غلطنامہ ہر شخص کو لازم ہے کہ اس کتاب کو اس غلط نامہ کے موافق صحیح کرے۔

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۸	آنکھوکونسی	آنکھون سے	۶۱	۱۲	جڑہاہی	اڑہاہی
۱۴	۲۲	ابن جہان	ابن حبان	۶۹	۱۱	چاہئی	چاہیین
۱۵	۲۱	عُتنہ	عُتبۃ	۷۴	۲۳	چارسو	تین سو
۱۷	۴	ردالختار	ردالمحتار	۷۷	۱۲	پہلی	پچھلی
۲۱	۴	یابن	بابن	ایضا	۱۴	ہوگا	ہونگے
۲۴	۱۲	کسدلونکی اُور	کسدیونکی اُور	۸۰	۸	کہنے	لکہنے
ایضا	۱۶و۱۹و۲۱	ہاجرہ	ہاجر	۸۱	۹	بعل سے	بعل کو
۲۶	۲۲	ٹہٹر	اُہتر	۸۸	۱۰	جالی	جاتی
۳۶	۱۰	جبل علی	جبل طی	۹۲	۸	قوموم	قومون
ایضا	۱۶	مسریریتما	مسوپوتامیا	۹۶	۱۳	لیکن	کہین
ایضا	۱۹	بینیتالیس	تینتالیس	ایضا	۱۹	اوپراونپر	اوپر
۳۹	۱۴	ہواتہا	ہواہو	۹۸	۱۵	بہ آواز	بلند آواز
۴۱	۹	موقق	دِمُحُوقُ	۱۰۰	۶	جو	جب
ایضا	[illegible]	بھمث	یَقْھَتْ	۱۰۱	۱۹	نہین کیا	نہین کہا
[illegible]	۹	لادی	لاوی	۱۰۵	۶	گنی جادی	گنی جاویگی
ایضا	[illegible]	حلکونکی	حلکمون کے	۱۰۷	۱۷	عذر	عوز
[illegible]	[illegible]	سلشلیتم	وُسَلشِیُم	۱۰۸	۲۱	جہوکے	جہوٹے
ایضا	۲۳	یدھ	بدم	۱۱۱	۱۴	بنا	اپنا
ایضا	۲۳	ابھی	ہے	۱۱۲	۱۸	گس	گبن
۴۸	۱۴	بگڑگیا	ہلاک ہوا	۱۱۳	۱	غبت	محبت
۵۹	۲	زبانونین	زبانون کے	ایضا	۲	تباہی گئی	ٹباہی گئی
ایضا	۱۴و۱۵	دوان	ددان	ایضا	۸	گی	گی سہے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۱۵	۱	صلی اللہ	پیغمبر صلی اللہ	۱۷۷	۱۴	آیکا ایک	ایکا ایک
۱۱۶	۵	میا	میسا	۱۷۹	۹	بیس	ببیس
۱۱۷	۸	انگسیھان	انگیٹھیان	ایضا	۱۰	جاوی	جادی
۱۲۰	۱۴	زبور	زبورمین	ایضا	۲۰	کے آگے	کے لئے
۱۲۵	۲	ائی خدا دیلے تو مجھی ہی لے	توجھی ہی لے ای خدا دی کے	۱۸۰	۱	غودو	غودِد
				۱۸۱	۸	الموین	الیوین
ایضا	۱۰	ہی	ہی مین	۱۸۲	۱۱	کیا عجب ہے کہ خابور کا لفظ بد بدی کا	
۱۳۲	۷	خوشوقت	زندہ			گو واقدی سے معلوم ہوا کہ خابور وہ زمین ہے جسکو جزیرہ کہتے ہین	
۱۳۳	۲۰	ہوا	نہوا	۱۸۴	۴	آنری زنہ	آخری زمانہ
۱۳۶	۱۵	لیا کیا	لیا	ایضا	۱۸	ست	سب
۱۴۱	۲۳	وای	وادی	۱۹۱	۱۷	نجاص دہندہ	نجات دہندہ
۱۴۷	۱۷	کر	کو	ایضا	۲۳	ملی جائینگی	ملجائینگی
۱۴۹	۱۱	ہین کے	بن کے	۱۹۷	۱	اس جگہہ سے پادری سکاٹ کی تفسیر کا بیان لکھا جاتا ہے جو ہمارے زمانہ مین لکھی گئی ہے	
۱۵۲	۲	کہ آیا	آیا				
۱۵۴	۱۴	سے	نے			پادری طامس اسکاٹ کو دیکھو صاف صاف	
ایضا	۱۹	موین	دین	۲۰۰	۲	پادری سکاٹ	پادری طامس اسکاٹ
۱۵۹	۱۹	صیہون	سیحون	۲۰۳	۶	اندرس	اندلس
۱۶۰	۲۲	کتابمین	کتاب کے اورمین	۲۰۶	۷	نای	نامی
۱۶۶	۲۰	سوابی رام	اورابی رام	۲۰۸	۱۴	رات کے	رات کو
ایضا	۲۱	بجوب	بجُوب	۲۱۶	۴	ندیکھونگا	دیکھونگا
ایضا	۲۳	یوشع کے	یوشع نے	ایضا	۱۴	نفح	فتح
۱۶۹	۱۵	سوراای	سوارامی	ایضا	۱۹	جلدگی	جلد ہو گئی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۲۶	۲۳	بیٹھے	پستی	۳۶۶	۱	اسی برس	نوی برس
۲۴۹	۲	وہ دو سوار	دو دو سوار	۳۶۷	۱۰	جائینگی	جائیگی
۲۵۴	۱۸	دویون	دیوون	۳۶۸	۸	گیارہوان	اکاونوان
۲۷۰	۲۰	ولونکی	وادی کی	۳۷۱	۲۳	بشارت	بشارت محمدی
۲۷۷	۹	عمریونکی	عبریون کے	ایضا	۱۵	والد	وہ اعد
ایضا	۱۶	اور بات	اور یہہ بات	۳۷۴	۲۱	ہونگی	ہوینگی
۲۸۱	۱۵	بت پرستونمین	بت پرستون پر	۳۷۷	۱	ویرالو	ویرالو
۲۸۶	۸	بہرہ	بہرا	۳۷۸	۲	پہوٹنی کا	چہوٹنی کا
۲۸۷	۲۰	اسا	ایسا	۳۷۹	۶	اجان	ایمان
۲۸۸	۸	اس بہی	اس سے بھی	۳۸۳	۵	علیہ السلام	علیہ السلام سی
۲۹۱	۴	بربادیون نے	بربادیون کے	۳۸۴	۱	روپوش تھے	لوگ روپوش تھے
۲۹۴	۱۹	یعقوب ع نے فرشتونکو چڑہتے دیکھا		۳۸۸	۴	لمصوبے	منصوبے
"	"	داؤد ع نے فرشتی کو کہڑی دیکہا		۳۹۲	۱۱	للکارہی بانجہ	للکارای بانجہ
۳۰۴	۲	شہدیون	ندیون	۳۹۹	۶	ہونیکا	ہوونکا
۳۰۸	۱۷	حریک	مریک	۴۰۰	۵	کردیتے	کرلیتے
۳۰۹	۱۹	پھودن	پھولون	۴۰۱	۸	یہان	یہان سے
۳۱۴	۲۲	بابل کہ	بابل کو	ایضا	۲۱	سوت کرمین	سورت کے
۳۲۰	۲۲	وقت	دوست	۴۰۳	۱۴	غیریت	غیرت
۳۳۵	۱	آدر بیان	آدریان	۴۰۷	۱۲	یہان	ہان
ایضا	۲	آدکریان	آدریان	۴۰۸	۲۳	قدس	قدوس
۳۴۵	۱۹	دکن	دین	۴۱۵	۱۸	یعقوب ع نے فرشتون کو چڑہتے اترتے دیکہا	
۳۶۲	۱۴	نکرین	کرین	"		داؤد ع نے فرشتے کو کھڑے دیکہا	

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
ایضاً	۱۹	تورات کو اسورت کو وہ جو بابمین لکھا ہے		۵۱۵	۸	پانی ساکا	پانی کاسا
؍؍		توایخ کی پہلی کتاب کی اکیسوین باب سے ظاہر ہے		۵۲۷	۱۳	کامیانی	کامیابی
۴۲۱	۲۳	تعریف کراوے	تعریف نہ کرداوے	۵۳۳	۱۸	ینے	اپنے
۴۲۷	۱۵	آگ کو	آپ کو	ایضاً	۲۳	منور	منع
۴۳۷	۲۲	چل نکا	چل نکلا	۵۳۴	۱۸	منا	منار
۴۴۳	۲۳	شعائین	شعاعین	۵۳۵	۲۲	فتہ	فتح
۴۴۷	۲۲	ہوسنے	ہوتے ہوتے	۵۴۳	۳	سچا	سچا
۴۴۸	۱۴	نجاب	نجات	۵۵۳	۱۲	ر	نور
۴۵۴	۵	متنیاہ	متنیاہ	۵۵۸	۳	دہ سری	دوسری
۴۵۹	۱۷	زورشرور	زورشور	ایضاً	۴	گائی بجانی	گاتی بجاتی
۴۶۱	۴	اوسمین	رسمین	۵۵۹	۱	اامون	امامون
ایضاً	۱۲	سمجہہ دارونکو	لکھنے والونکو	۵۶۰	۹	مَعِط	مِعَط
ایضاً	۲۰	ذکریا	زکریا	ایضاً	۹	ھاحائرباہ	ھِحَارابارہ
۴۶۲	۹	اوروہین	اورمین	ایضاً	۱۰	ملیثی	مِلّتی
۴۶۳	۶	نکلی کی	نکلنے کی	ایضاً	۱۹	اونکر	اونکی
۴۶۵	۵	ہتقبصو	ہِتَقَبِصُو	۵۷۲	۲	روکنوواے	روکنی والے
۴۶۷	۱۸	بہگا	بہگادونگا	۵۷۷	۱۸	سیلم	حیلم
۴۷۴	۱۵	اوگاڑی	اوتاری	ایضاً	۱۲	صی	صلی
۴۸۰	۲۱	گفتو	گفتگو	۵۷۸	۳	یوساہ	یوسیاہ
۴۸۴	۱۷	چاندی کو	چاندی کو یعنی	ایضاً	۸	دکھلاکر پیشخبری	دکھلا کر یہ پیشخبری
۵۰۳	۸	مرکے	مرنے	ایضاً	۲۳	بری ٹری رکتین	بڑی بڑی برکتین
۵۰۸	۲۳	جواسد	جو اللہ	۵۸۱	۱۷	جوان گدسے	جوان گدہے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۸۴	۸	وہ بر	وہ جو	۶۵۷	۳	لفظ سی	لفظ ہے
۵۸۶	۲۰	غاہر	ظاہر	۶۶۰	۱۰	بیل	سیل
۵۸۷	۵	گھیرلیا	گھیرلیگا	۶۶۴	۴	مٹاوے	مٹائی
۵۸۹	۱۲	رہے	رہنے	الضا	۱۲	پہیری	پہیرے
۵۹۴	۱۴	مصری	مقدسی	۶۶۵	۹	نہ سین گے	نہ سنین گے
۵۹۸	۶	باری گا	باری گا	۶۶۷	۱۹	حضرت	کہ حضرت
۵۹۹	۱	قربان گاہ نے	قربان گاہ کی	۶۷۱	۱۷	پوہنچی	پہونچی
۶۱۰	۲۲	کہرلینی	کہولینے	۶۷۲	۲۳	جلیسائی	عیسائی
۶۱۱	۲۲	ڈہارہا	ڈہادیا	۶۷۳	۲۲	اس ابن تلماو	ابن تلما کو
۶۱۴	۱۶	عبدالباقی	محمد ابن عبدالباقی	۶۷۴	۲	مرقش	مرقس
الضا	۲۱	خاز	نماز	۶۸۱	۹	نمانہ	زمانہ
۶۱۶	۲۲	السلام	علیہ السلام	۶۸۸	۲	بادشاہی سے	بادشاہی کے
الضا	۲۳	کت	برکت	۷۰۲	۱۲	کہول گیا	کہل گیا
۶۲۵	۱	نمیر	خمیر	۷۰۵	۲۳	اسمال	اعمال
۶۳۰	۳	مایہ	سایہ	۷۰۸	۱۶	تری	بڑی
۶۳۵	۲	اچھی	اجنبی	۷۱۳	۸	نہرے	ہوئے
۶۳۶	۲	یو	یون	۷۱۵	۱	آنیدہ ابکی	آیندہ کی اب
۶۳۷	۱۵	بادشالا	بادشاہ	۷۲۴	۲	ہنسوار	ہنسوا
۶۳۸	۱۲	ق	حق	۷۳۲	۱	میتر	سیٹر
۶۴۴	۳	بلوریگا	ہوویگا	الضا	۲۳	جیساکر	جیساکہ
۶۵۲	۱	شہرتے	شہدے	۷۴۶	۶	رویتہ	رویتہ
۶۵۶	۲۲	"	چودہ آیتونکی بعد آکر	۷۵۰	۱۳،۱	دیشش	دیتس

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷۵۳	۶	کرربیان	کمسمیان	۸۹۱	۵	کہتے ہین	کہتے ہو
۷۵۶	۱۲	لویانہ	لدیانہ	۸۹۴	۲۳	اسرار سے	اسرار مین
۷۶۲	۲۰	نایا	بنایا	۸۹۵	۶	درہ ہین	درہ ہے
۷۷۰	۲۳	دمعین	فوجین	۹۰۱	۱۱	تیبعوین	تیئیسوین
۷۷۱	۱۵	قومین مین	قوموںمین	۹۰۶	۶	جبکین گے	جھکین گے
۷۹۹	۲۳	کرنے گے	کرنے لگے	ایضا	۲۳	راہ پر سے	راہ پر رہے
۸۰۲	۹	اردہ	ارادہ	۹۱۵	۸	حکیم زادی کے	حکیم زادی نے
۸۰۸	۱۱	باب	سال	ایضا	۱۱	صیلب	صلیب
۸۱۶	۲	یہ قلعہ جو	یہ قلعی جو	۹۱۹	۶	اب معلوم ہوا	یہان سے معلوم ہوا
۸۱۷	۱۶	بابر	جابر	۹۲۰	۱۴	آمد	آمُد
۸۲۱ ۲و۵ ۸۲۲ ۴و۱۹ ۸۲۴ ۱۵و۱۶ ۸۲۶				۹۲۷	۲۱	مال لتح	سال لتج
۲۳و۱۰و۱۱و۸ او ۲۰		لَبُصرٰی	لُبُصرٰی	ایضا	۲۲	دارالجرر	دارالجرد
۸۲۶	۱۰	موتہ	مُوتہ	۹۲۸	۲۲	کران	مکران
۸۳۲	۲۲	قلعی	تکمو	۹۲۹	۱۹	آندلس	اُندُلس
۸۴۷	۱۶	جاویگی	جاوینگے	۹۳۱	۱۱	بلمچ تک	بلنجر تک
۸۵۱	۱۵	جرجر	جریر	ایضا	۲۳	عبدالرحمل	عبدالرحمان
۸۵۴	۶	عبہ	عتبہ	۹۳۳	۱۳۴۱۹ . ۴و۱۳	عقبہ	عُقبہ
۸۵۹	۲۱	دجبہ	دجلہ	۹۳۹	۲۲	لولق	بولق
۸۶۳	۱۷	بنی	بنین	۹۴۱	۳	سرمانے	سرہانے
				ایضا	۴	مرمسجد	جمعہ مسجد
۸۷۶	۲۳	سیر کربائے	سیر کو بلائیگی	۹۴۲	۱۲	صعد	صُفُد
۸۸	۲۳	دکہادکہالکر	دکہادکہا کر	۹۴۴	۴	ہلاک سوجائیگا	ہلاک ہوجائیگا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
ایضا	۱۷	نوہون	نوجون	۹۷۴	۶	جوسب	سب جو
ایضا	۲۳	اونہوین	اونہون نے	۹۹۳	۶	دوری	دور سے
۹۴۷	۳	دبسہ	دُنبسہ	۹۹۶	۱۷	ین	مین
ایضا	۲۲	ماجد	ماجد	۱۰۰۵	۸	ثرُوٗ	ثرو
۹۴۹	۱۸	منیر	منبر	۱۰۱۵	۲۲	عَقَبہ	عُقبہ
۹۵۵	۲۲	اونکی	اونکی بیوی	۱۰۱۷	۴	مزام	مزاحم
۹۶۰	۱۹	اوبر	اور	۱۰۱۸	۸	سکر	شکر
۹۶۷	۸	قبفہ	قبضہ	ایضا	۱۰	نسدب	نسب
ایضا	۱۴	کم	حکم	۱۰۳۰	۱	گڑبا	گڑہا
۹۶۹	۳	شتر	شہر				

فہرست کتاب بشارت محمدی

صفحہ

صفحہ ۸۰ سی صفحہ ۹۰ تک حضرت موسی علیہ السلام کے بعد سے حضرت داؤد علیہ السلام کیوقت تک کا احوال ہی کہ کافرون پر جہاد بہت ہوا مگر اسرائیلیون کے سوا اور قومون مین ایمان نہین پہیلا

صفحہ ۹۰ سی صفحہ ۱۶۰ تک زبور شریف کی بشارتون کا بیان ہی وہی وعدہ جو توراۃ مین فرمایا تہا اوسیکو اللہ تعالی نے جابجا بار بار بہت صاف صاف فرمایا ہی کہ ہر ہر ملک مین کافر قتل ہونگی اور ہر ہر ملک مین ایمان پہیلے گا ۸۴ زبور مین مکہ کا پتا اور ۱۲۷ زبور مین مدینہ کا پتا تبلایا ہے

صفحہ ۱۶۱ سی صفحہ ۱۸۳ تک حضرت داؤد علیہ السلام کے بعد سے حضرت اشعیا علیہ السلام کے وقت تک کا احوال ہی کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے بعد اونکے صاحبزادی حضرت سلیمان علیہ السلام بادشاہ ہوے اور مسجد بیت المقدس بڑی طیاریون سے بنوائی اور خدا پرستی خوب پہیلائی آگے بعد تہوڑی مدت گذری تہی کہ اکثر اسرائیلی لوگ بت پرست ہوگئے اونہون نے نبیون کو قتل کیا وہ زمانہ جسکا وعدہ تہا وہ اوسوقت تک نہین آیا

صفحہ ۱۸۴ اسی صفحہ ۱۸۶ تک جناب ہوسیع علیہ السلام کے صحیفہ سے یہہ بشارت ہی کہ اسرائیلی لوگ آخر زمانہ مین خدا پرست ہوجاوین گے

صفحہ ۱۸۷ اسی صفحہ ۱۹۵ تک جناب میکا علیہ السلام کے صحیفہ سے یہہ خبر ہے کہ مسجد بیت المقدس اور وہ پاک شہر ویران جنگل ہوجائیگا پہر آخری زمانہ مین آباد ہوگا اور ساری قومون کے لوگ زیارت کو آوین گے اور بابل اور آسور یعنے ملک عراق پر تلوار سے جہاد ہوگا اور بابل ویران ہوجائیگا

صفحہ ۱۹۶ اسی صفحہ ۳۰۴ تک حضرت اشعیا علیہ السلام کے صحیفہ کی بشارتون کا بیان ہی اس صحیفہ مین زبور کے وعدون کا بہت صاف صاف بیان ہے کہ سارے جہان کے کافرون کو خصوصًا بابل والون کو سخت سزا ملیگی اور مسجد بیت المقدس اور اس پاک شہر کی بہت بڑی آبادی ہوگی اور پہر کبہی ویرانی نہوگی صفحہ ۳۰۵ باب ۳۴

صفحہ ۳۱۳ تک صوبہ ادومیہ خصوصا شہر بُصرٰی پر اللہ تعالے نے اپنے تلوار سے اوترنے کی خبر دی ہے
اور پھر ایمان کے پھیلنے کی خبر دی ہے اور صاف مکہ اور مدینہ کا پتا تبلایا ہے

صفحہ ۳۲۲ سے صفحہ ۳۴۲ تک بیالیسوین باب مین صاف صاف عرب کا اور مکہ اور مدینہ کا پتا
تبلایا ہے عبرانی مین سلع کا لفظ ہے اسجگہ بہت دلیلین قائم کین ہین کہ سلع مدینہ
پاک کا نام ہے اور اس باب مین رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ان پڑہ ہونیکا
صاف پتا تبلایا ہے

صفحہ ۳۷۹ سے صفحہ ۳۹۲ تک ترپنوین باب مین پہلی کافرون کے ہاتہ سے ظلم اوٹہانا اور پھر دین
کی ترقی آپکے ہاتھون پر ہونا صاف تبلایا ہے

صفحہ ۴۰۶ سے ۴۱۳ تک بالکل صاف صاف کعبہ شریف کے پتے تبلائی ہین

صفحہ ۴۷۲ سے ۴۸۱ تک صاف قرآن شریف کا پتا تبلایا ہے کہ عبرانی زبان کے سوا دوسری
زبان مین اللہ تعالے کلام فرمادیگا پھر حضرت یوشع اور حضرت داود کے سے جہاد کی
خبر دی ہے

صفحہ ۴۴۲ سے صفحہ ۴۴۴ تک صحیفہ حضرت حبقوق علیہ السلام سے کافرون کے قتل کی خبر ہے اور
فاران کا یعنے حجاز کا پتا دیا ہے

صفحہ ۴۴۵ سے صفحہ ۴۴۷ تک حضرت صفنیاہ علیہ السلام کے صحیفہ سے بیت المقدس کی ویرانی
کی اور پھر بہت بچے آبادی کی خبر اور اسرائیلیون مین ایمان پھیلنے کی خبر ہے

صفحہ ۴۴۸ سے صفحہ ۴۵۲ تک حضرت یوایل علیہ السلام کے صحیفہ سے بیت المقدس مین اللہ کے
بہادر فوج کے آنے کی اور کافرون کے خون بہانیکی خبر ہے

صفحہ ۴۵۲ مین جناب عبدیاہ علیہ السلام کے صحیفہ سے اسرائیلیون کے سوا اور قومون مین
ایک پیغمبر کے آنے کی خبر ہے

صفحہ ۴۵۳ مین کچہ بادشاہون کا احوال ہے

صفحہ ۴۵۴ سے صفحہ ۴۷۶ تک حضرت ارمیا علیہ السلام کے صحیفہ سے بیت المقدس کی ہمیشہ کی

آبادی کی خبر اور ساری قوموں کی زیارت کو آنے کی خبر ہے اور یہ خبر ہے کہ اللہ تعالے
ساری قوموں سے جھگڑیگا یہ پتا صاف قرآن مجید کا ہے پھر ساری زمین کے کافرون
کے قتل کی خبر ہے اور نئی شریعت بھیجنی کی بشارت ہے صفحہ ۴۶۵ باب ۴۹ مین صاف
یہہ بشارت ہے کہ قومون مین ایک پیغامبر بھیجا جاویگا

صفحہ ۴۶۸ سے صفحہ ۴۷۷ تک حضرت حزقیل علیہ السلام کے صحیفہ سے صاف عرب کا پتا اور اللہ کا کلام
اوترنے کی بشارت اور بیت المقدس کی بڑی آبادی کی خبر ہے

صفحہ ۴۷۷ اور ۴۷۹ مین یہہ بیان ہے کہ مسجد بیت المقدس کو بخت نصر بت پرست نے ویران کیا
اور اسرائیلیون کو قید کرکے بابل مین رکھا

صفحہ ۴۸۰ سے صفحہ ۵۵۵ تک حضرت دانیال علیہ السلام کے صحیفہ سے بڑی بڑی پیش خبریان ہین
اول سے صفحہ ۵۰۰ تک کا خلاصہ یہ ہے کہ چار خاندانون مین بادشاہت ہوگی پچھلی
بادشاہت رومیون کی ہے وہ بڑے ظالم ہونگے اونہین کے زمانہ مین اللہ تعالی
اپنے پاک بندون کی سلطنت قائم کریگا وہ سلطنت سب پر غالب ہوگی

صفحہ ۵۰۴ سے صفحہ ۵۱۰ تک یہ بیان ہے کہ اتنی مدت کے بعد حضرت مسیح علیہ السلام کا ظہور
ہوگا اور اتنی مدت کے بعد جناب خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوگا پھر ۵۱۹
سے صفحہ ۵۵۵ تک بڑی بڑے ظالم بادشاہون کی خبر ہے پھر دکھن کے یعنے عرب
کے بادشاہ کی بشارت ہے اخیر مین ایک مدت تبلا کر خوشی سنائی ہے اوس مدت
کی تمامی پر نورالدین بادشاہ کا اور محمدیون کا ملک شام پر غلبہ ہوا اور نصاری عاجز
ہوئے

صفحہ ۵۵۶ سے صفحہ ۵۵۸ تک یہ ذکر ہے کہ مسجد بیت المقدس خسرو بادشاہ کے حکم سے آباد ہوئی
صفحہ ۵۵۹ سے صفحہ ۵۶۵ تک جناب حجی نبی علیہ السلام کے صحیفہ سے یہ بشارت ہے کہ ساری
قومون کا پسند کیا ہوا آویگا اور اس مسجد کی پچھلی شان وشوکت پہلے شان وشوکت سے
بڑھ جائیگی

صفحہ ۵۶۶ سے صفحہ ۶۰۰ تک حضرت زکریا علیہ السلام کے صحیفہ سے کافرون کے خصوصًا بابل والون اور رومیونکی قتل ہونیکی اور بیت المقدس کی بڑے آبادی کی خبر ہے اور صاف بشارت ہی کہ جو لوگ دور مین وہ آوین گے اور اس مسجد کو بنادین گے اسکی بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بھی پیش خبری ہے

صفحہ ۶۰۱ مین یہ بیان ہے کہ حضرت عزیر علیہ السلام نے اور نحمیاہ نے شہر بیت المقدس کو خوب طرح آباد کیا

صفحہ ۶۰۲ سے صفحہ ۶۰۷ تک حضرت ملاکی علیہ السلام کے صحیفہ سے صاحب حکومت پیغمبر کے آنے کی اور کافرون کے قتل ہونے کی بشارت ہے

صفحہ ۶۰۸ سے صفحہ ۶۱۳ تک حضرت ملاکی علیہ السلام کے بعد سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کیوقت تک کا احوال اور انٹیوکس بادشاہ ظالم اور ہیرودیس ظالم کے ظلمون کا بیان ہے

صفحہ ۶۱۴ سے صفحہ ۶۵۷ تک انجیل شریف سے محمدی بشارتون کا بیان اور بے ایمان یہودیون کے اور بگڑے ہوئے عیسائیون کے قتل ہونے کی خبر ہے

صفحہ ۶۲۰ سے صفحہ ۶۲۲ تک یہہ بیان ہے کہ یہودی لوگ رومی بادشاہون کے ظلم سے بہت گھبرا گئی تھے اور اسلئے بیقرار تھے کہ وہ پیغمبر جلد آوین جو دین کی بادشاہت قائم کرین گے اور ہمکو ان ظالمون کے ظلم سے چھوڑاوینگے حضرت یحیٰی علیہ السلام نے اپنے دو شاگردون کو بھیجکر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پچھوایا کہ وہ پیغمبر آپ تو نہین آپنے ایسا جواب دیا جس سے صاف یہ مطلب ظاہر ہے کہ وہ مین نہین ہون پھر صفحہ ۶۲۴ مین یہ بیان ہے کہ یہودیون نے حضرت یحیٰی علیہ السلام سے پوچھا کہ وہ پیغمبر آپ تو نہین ہین فرمایا مین وہ نہین ہون

صفحہ ۶۵۸ سے صفحہ ۶۶۲ تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دنیا سے اوٹھ جانا اور بربابیل کو محمدی بشارت دینا

اطلاع یہ کتاب خاص واسطے اہل سنت جماعت کی ہے

الذین یتبعون الرسول النبی الامی الذی یجدونہ مکتوبا عندھم فی التوراۃ والانجیل

الحمد للہ والمنۃ کہ حضرت ارحم الراحمین کے فضل و کرم سے کتاب مستطاب

بشارت محمدی

تالیف شریف عالم نبیل و فاضل جلیل حافظ قرآن خادم حدیث جناب

مولوی حاجی خواجہ عبد العزیز صاحب محدث لکھنوی جسمین جناب بدر عالم کے بیتے

نشان اور قرآن شریف جو آپ اوتر اوسکی بیتے نشان اور اوسکی امت

کی بیتے نشان اور حضرت عیسی کی بیتے نشان توراۃ

و زبور اور انبیاء بنی اسرائیل کی صحیفون

لکھے ہین جو اللہ نے پہلے انبیاء کو

بتلائے ہین اور انجیل پاک

سے

جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیس خبریان لکھی ہین —

بمقام لکھنؤ محلہ فراشخانہ وزیر گنج تاریخ یکم ماہ محرم سنہ ۱۳۰۱ ہجری

مطبع حسینی اثنا عشری ہکلیمن سید عابد علی کے اہتمام سے چھپی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٰہی شکر تیری نعمتون کا
محمدؐ کو سکھایا تو نی قرآن
اکیلا تو فقط سچا خدا ہی
غلامی کا تیری سب ہم ہین بھرتے
کرو ہ قرآن محمدؐ کو سکھاوین
محمد کو جو کچہہ تونے سکھایا
دیا تو ہی نے یارب ہمکو ایمان
نہ آنکہونکو نسی کبہی تیرے حرف دیکہے
نشانی منکرون نی جبکہ مانگی
ہوا دو رایک ٹکڑا دوسری سے
محمد کو بلایا آسمان پر
الٰہی تو نی دی عیسٰی کو انجیل
نبی عیسٰی ہین ای رب تیری بندے
یہ تہا اندہے بہرے دیوون نی مچلایا
تو عیسٰی نے بہت دیوونکو نکالا

تری بس بی نہایت جتنو نکا
دیا رحمت سی ہمکو اُس ایمان
سبہونکو تو ہی نی پیدا کیا ہے
پیمبر اور امام اور سب فرشتے
محمد ساری عالم کو ڈراوین
انہون نی جن بشر سبکو سنایا
بڑی سی تیری نشانی ہی یہ قرآن
نہ کانون سے سُنی نبیونکی قصے
نشانی اور اک تو نی دکہائی
بخوبی صاف دیکہا منکرون نے
دکہائین قدرتین اپنی ہر اِک سر
کیا ساتہہ انکی ہر دم خضر جبریل
تیرے پیغام کے پہونچانیوالے
کہ انسانون کے تن مین گہر بنایا
پڑا دیوونکی دلمین انکا ڈر کا

ادا ہو سکے دلسی کہین زبان سے
محمد ہین الٰہی تیری بندے
کوئی ہرگز تیرا انکا نہین ہے
تیری رحمت ہی یہ ای رب اکبر
خوشی جنت کی مومن کو سناوین
تیری پیغام خلقت کو سنائے
محمد نے نہ لکہی تہین کتابین
تو ہی نی اونکو یہ عجب سکہایا
محمد نے دعا کی جبکہ تجہہ سے
پہر اون ٹکڑونکو تو ہی نے ملایا
الٰہی تو نی باتین کہین خود اونسے
کہ تیرے حکم سے مُردے جلائے
نشانی تہی الٰہی تیری انجیل
کوئی دیوانہ تہا اور کوئی گونگا
بدنمین سے وہ انسانونکی نکلے

کہ دی اپنی محبت ہمکو تو نے
تیری پیغام کی پہونچانیوالے
کوئی بیٹی کوئی بیٹا نہین ہے
کہ جبرائیل کو بہیجا زمین پر
عذابون سے وہ منکر کو ڈراوین
ہزارون جن بشر ایمان لائے
کتابون کی سُنی کب تہین باتین
تو ہی نی آپ اونہین سب کچہہ پڑہایا
گئے تب چاند کی دو ٹکڑی تو نے
نمونہ اپنی قدرت کا دکہایا
نمازین فرض کردین پانچ تو نے
گئے اچہی بہت کوڑہی و راندہے
تیری ہی حکم کی کرتے تہی تعمیل
ہوا جب حکم تیرا میری لا
ہوی انسان اک لحظہ مین چنگے

محمد کی جو امت مین ہین کامل
ہوا اونپر جو تیرا فضل شامل

تو قبرونمین پھیلاتی ہین وہ نور
کرامت سی ہی انکی ہند معمور

کھلتے رہتی ہین پھول انکا وہ سر
تیری ہی حکم سی ای رب اکبر

یہ ارواحونمین او نظرونمین آنکھی
تو ہی نے ہی عجب تاثیر رکھی

تو ہی تاثیر اونکی ڈالتا ہی
جہان تاثیر جتنی چاہتا ہی

شفا کوڑھی اور اندھی کو وہ دیتا
تو اونکی روح سی ہی کام لیتا

نمونہ اونمین عیسی کا عیان ہے
نہین کچھ حاجت شرح و بیان ہے

جو تھی عیسی کے دشمن جب وہ آئی
ارادہ قتل کا جب جی مین لائے

الہی تونے عیسی کو بچایا
اور اپنی پاس زندہ بلایا

الہی تو نی دی موسی کو تورات
شریعت کی بتادی صاف ہر بات

خود اپنی باتین موسی کو سنائین
اور اپنی قدرتین سبکو دکہائین

گھٹا کالی اومند کر خوب آئی
چمک بجلی نے خوب اپنی دکھائی

وہ بادل خوب جب برسی گرج کے
تو ساری لوگ سب ڈر دل مین لرزے

بلند آواز قرنا کی آئی
جلالی شان خالق نی دکھائی

لگا ہلنی پہاڑ اوٹھا دھوان اوسپر
کہ خود اوس کوہ پر اللہ اوترا

نشانی اپنی آنی کی دکھائی
شریعت اپنی موسی کو بتائی

پھر اپنی ہاتھ سی پن لکھکی تو چین
ہوا کرتی رہین پھر یونہین باتین

تو بچھڑا اونسی یارب بولتا تہا
اور اپنی دشمنون کو جھلساتا

تیرا پیغام جب موسی سی سنکر
ہوا فرعون تیرا اوصاف منکر

اوسی اور اوسکی سب فوجونکو لیکے
ڈبویا تو نی سب دریا مین ڈوبے

نہ جب قارون نی موسی کو مانا
زمین مین اوسکو تو ہی نی دھنسایا

عمالیقی جب اونسی لڑنی آئے
ہوی موسی کی تلوار ونسے ٹکڑے

جو سیحون بادشا لڑنی کو آیا
اوسی بھی تیغ موسی نی بہایا

جو عوج بن عنق لڑنی کو آیا
الہی تونے اوسکو بھی مٹایا

وہ تہا بلعام جو فرزند باعور
کیا تلوار سی اوسکا بھی چور

خدا کا حکم تہا مارو تم ان کو
نہ ہرگز کافرون پر رحم سمجھو

ہوا اللہ کا جو کوی دشمن
لگا کرنے خدا سی مکر او رفن

کرو قتل اوسکو یہ حکم خدا ہے
بیان یہ جا بجا تورات کا ہے

پیمبر جتنے تہے خالق نی بھیجی
وہ سب عاشق رہی حکم خدا کے

الہی دی ہمین بھی عشق کامل
تیری ہی عشق مین ہو یاربی دل

الہی اپنی رحمت اور کرم سے
وہ اپنی عشق کی نعمت جو تونے

عنایت کی محمد مصطفے کو
تمامی انبیا اور اولیا کو

ہمین بھی دی امین ہے الہی
تیری رحمت بہت بیحد ہے ربی

ابو بکر اور عمر عثمان علے کا
رہی دلمین ہمیشہ نور پھیلا

محب آل محمد کے رہین ہم
حسین ابن علے کا دم بھرین ہم

ملین انکھونسی ہم خاک شفا کو
مدینہ دلمین سمجھین کربلا کو

رہین بارہ اماموں پر فدا ہم
رہین عشق محمد مین فنا ہم

جگر شیطان کا یارب چاک کر دے
ہمارے دل کو یارب پاک کر دے

محمد اور علی کا نور بھر دے
اوسی دریا کا چشمہ دلکو کر دے

یہ دل مہر سلیمانی بنا دے
ہمین دیوونکی بندسی چھڑا دے

دلونمین بھر دی اب نور محمد
عطا کر فخر دین کا فیض بیحد

الہی تو ہی ہی ہر شی پہ قادر
دل و روح اور تن کو کر دی طاہر

عطا کر ہمکو فیض عبد قادر
کبھی ہم ہون نہ اس حلقہ سی باہر

رہی ہمپر نگاہ سید اشرف
دل اور جان مین ہے وہ روح الطف

ہماری روح کو پیاسا بنا دے
پھر آب وصل سی اپنی چھکا دے

وہ دعا داؤد کو تو نے سکھائی
کہ میری روح ہی خالق کی پیاسی ہے

الٰہی اپنا پیاسا ہمکو کر دے
الٰہی یہ بڑی نعمت ہے تیرے
کہ ایسا اک نبی قائم کرونگا
پھر اس مطلب کو آگے بڑھکے لایا کہو
عدالت ہاتھہ سے اپنی کرونگا
کہا تونی زبور میں صاف گاؤ
کرینگا ظالمون کی ٹکڑی بکھڑے
تبھی پھر سب بتائی شعیا کو
کہ اک سو تم کہی مین سے وہ ہوگی گا
اوگا اونگا صنوبر اور شمشاد
کہ وہ بیت المقدس مین تمام بسینگے
یہ دشمن ہو ونگی ویران برباد
زمین شام کی وارث وہ ہونگے
وہ پھر ہر ملک مین ہو ونگی آباد
کرین بس ہمیشہ شکر اسکا خدا ایا
سنا عیسیٰ نے وہ وعدہ جو تجھے
وہ بھیجے روح والا جسکہ آوے
نہین اپنی طرف سے کچھ کہیگا
الٰہی شکر تیری نعمتون کا
جو دی موسیٰ کو یارب تو نے توریت
خدا کی عشق سے تم منھ موڑو
کہا جو اشعیا اور ارمیا نے
دلایا یاد پھر قرآن مین اسکو

محمد کا دلونمین عشق بھر دے
کہ ہمکو کر دیا امت مین اونکی
کہ ہوویگا وہ موسیٰ کی طرح کا
پتا اوسکی شریعت کا بتایا
اور اپنی دشمنون سے لونگا بدلا
خوشی مین آؤ اور ڈنکی بجاؤ
بجاؤ پہلی سی خوشی تیئونکی ڈنکی
کیا مشتاق ساری انبیا کو
وہ کنبل کی طرح سے چ وہ چلیگا
بیابان ہوویگا خوش اور دلشاد
بڑی رونق وہ اس مسجد کو دینگے
اوکھیڑی جائیگی ان سب کی بنیاد
بسین گی ملک مین پیغمبر ونکے
زمین کی رب کے تعریفو نمین دلشاد
محمد کی ہمین امت بنایا
وہ وعدہ صاف بتلایا انہون نے
وہ سچائی کل سب بتادے
کہیگا وہ وہی جو کچھ سنیگا
محمد کی ہمین امت مین کہا
عیان قرآن مین ہے اوسکی ہر بات
بتون کو اور بتخانون کو توڑو
وہ سب کہلا دیا بندونکو اپنے
جو وعدہ تھا کہ بتلاونگا سب وہ

محب عیسیٰ و موسیٰ کے رہین ہم
خبر توراۃ مین جنکی سنائی
کلام اپنا مین ڈالونگا اوسکی منھ مین
کہ اپنی مین کرونگا تیر تلوار
نبی داؤد گواہی رب اکبر
کہ ایسا بادشاہ آتا ہے عادل
خدا کی طالبو تم خوش ہوگے
بتا ملک کا دیکر اور عرب کا
زمین خشک سے نہرین بہاؤن
بتایا اونکی امت کا بتایا
سلیمان نی جو تھی مسجد بنائی
کبھی ہوگی یہ مسجد پھر برباد
وہ ہین اللہ کی مقبول بندے
محمد کی یہ امت ہے وہ معصوم
بشارت جنکی عیسیٰ نے دی تجھے
کہا تم پاس میری ہین بہت سے
میری تعریف وہ آکر کریگا
کیا پہلی ہی سے مین نے خبردار
محمد پہ اوتارا ایسا قرآن
یہی کہتا ہے قرآن اور توراۃ
صحیفو نمین جو تھین خوشخبریان
صفائی روح کی اور دل کی پاکی
نہین تھا جو کچھ عیسیٰ نے بتایا

دم ابراہیم کا ہر دم بھرینگے
صفت موسیٰ کو اونکی یہ بتائی
سناویگا تمہین وہ میری باتین
لہو سے تیر میری ہونگی سرشار
زبورونمین بشارت اونکی دیکر
کہ مظلومونکو کردیگا وہ خوشدل
خدا کا ذکر جب سے سنوگی
کیا فرحت سے دل معمور کا
شگفتہ باغ جنگل کو بناؤن
صحیفون اور زبورونمین سنایا
وہ آکر بت پرستون نے گرائی
خدا والی رہینگے اوسمین دلشاد
سدا ذکر خدا مین خوش رہینگے
کہ ہر امت مین تھی اونکی بھی دھوم
بتی سب اور نشان بتلا گئی تجھے
مگر تم سے نہین ہو سکینگے
تمہین آئندہ کی خبرین وہ دیگا
کہ آتا اس جہان کا اب سردار
جو ساری کتابون کا نگہبان
کہ مانو اپنے خالق کی ہر آیات
وہی قرآن مین سب کو دکھائین
جو کچھ انجیل مین عیسیٰ کو دی تجھے
وہ سب کچھ تو نی قرآن مین سنایا

الٰہی لائی ہین ہم سب پر ایمان
تیری جبریل پر لائی ہم ایمان
فرشتی موت کی تو بھیجتا ہے
بچاتی ہین ہمین دیو ونکی منہ سے
جو تیری تخت کو اٹھا رہے ہے
الٰہی عرش کے سایہ مین اپنے
دکھادی دلکو اپنا نور یارب
بدنھین روحکو تو ڈال دیگا
الٰہی تونی حشر اور آخرت کی
وہی سب تونے لکھوایا تھم سی
کسیکو دوزخی تونی بنایا
کسی طاقت کہ یارب تجھسی بھلے
الٰہی شر سے تو ہمکو بچالے
الٰہی فوج دجالی ہے پھیلے
تیری بندونکو تہراتی ہین بٹھا
محمدؐ اور عیسیٰ سب ہین بندی
تجھی کو پوجتے ہین صدق دلسے
مدد بھی ہم تجھی سی مانگتی ہین
فرشتی بدر مین جو تونی بھیجے
اور ابراہیمؑ و داؤدؑ اور سلیمانؑ
کرین امداد ایوب اور ہارونؑ
جناب ذکریاؑ بھی اور یحییؑ
مدد کیواسطی اب بھیج اللہ

ہماری سر پہ ہی انجیل و قرآن
محمدؐ پاس لائی ہین جو قرآن
تیرا ہر حکم برحق ہی بجا ہی
یہ تیری کام ہین ہاتھون پہ انکے
اوٹھائی ہے تیرے مین ہردم فرشتی
ہماری روح کو یارب حکم دے
بنادی دلکو کوہ طور یارب
حساب اعمال کا تو سب سے لیگا
خبر قرآن اور انجیل مین تیرے
وہی سب کر دکھایا صاف تونے
اوسی سبکا کی دوزخ مین گرایا
کہ کیون تجھسے کیا یہ اسطرح سے
سراپا خیر تو ہمکو بنادے
پناہ اللہ دی تو ہمکو لینے
سمجھتے ہین تیری بندونکو تجھسا
غلامی کا تیری سب ہین بھرتی
پیمبر اور امام اور سب فرشتی
محمدؐ کو وسیلہ جانتے ہین
مدد کا حکم اب پھر انکو دیدے
مدد دیوین ہمین ای رب رحمان
جناب یونسؑ و ادریسؑ و صالحؑ عون
کرین زندہ دل مردہ کو ربا
مصیبت سے ہماری تو نے نکالا

زبور ہین اور توراۃ اور صحیفی
ہمین ایمان ہے میکائیل پر بھی
فرشتی جو ہماری ہین نگہبان
توہی ہی تہامنی والا سبھونکا
مزہ ہی بس او نہین کو زندگی کا
دکھا جنت مین یارب اپنا دیدار
قیامت مین اوٹھاویگا تو سبکو
بہشت ایمان والونکو تو دیگا
الٰہی تو ہمیشہ جانتا تھا
کسیکو جنتی تو نے بنایا
تیری بندی ہین سب تو سبکا مختار
الٰہی لائی ہم ایمان تجھپر
محمدؐ کی رہین امت مین داخل
جو ہین بیجا کی دشمن اونکو تو نے
توہی ہی مالک اور مختار سب کا
علی اور فاطمہ اور اونکی اولاد
الٰہی شرک سی ہمکو بچالی
الٰہی بھیجکر روح القدس کو
محمدؐ اور عیسیٰؑ اور موسیٰؑ
اور اسماعیلؑ اور اسحاقؑ و یعقوبؑ
جناب یوسفؑ اور یوشعؑ نبی کو
جناب اشعیا اور ارمیا کو
مدد کیواسطے خضرؑ و الیاس آوین

الٰہی ہم ہین انکھو نسی لگاتے
یقین ہی ہمکو اسرافیل پر بھی
تیری ہی حکم سی ہین پاس آن
فرشتونکا اور انسان اور جنونکا
تیرا رہتا ہی ہردم جن پہ سایا
رکھ اپنی عشق مین مست و سرشار
مرینگے سب جلاویگا تو سبکو
جو کافر ہی جہنم مین جلیگا
کہ پیدا اسطرح سبکو کروںگا
اوسی ایمان کا رستہ دکھایا
نہین حکمت سے خالی ہی کوئی کام
کہ ٹہرائی ہی تو نے خیر اور شر
ہمیشہ رکھیو اپنا فضل شامل
بچھائی ہر طرف ہین جال بیحد
نہین بن حکم ہل سکتا ہی ذرا
غلامی مین تیری رہتی ہین دلشاد
تجھی کو پوجتی ہم سب ہین دلسے
مدد کیواسطی حکم انکو اب ہو
مدد کیواسطے آجائین ربا
مدد کرتے رہین ای رب محبوب
مدد کا حکم ای اللہ اب ہو
جناب دانیال اور صفنیا کو
نبی اللہ کی شموئیل آوین

جناب نوحؑ والیاسؑ اور آدمؑ
ہر اک جانب سے گھیرا دشمنون نے
محمدیونکی آنکھین لگ رہین ہین
آلہی عیسیٰ مریم اب آوین
نگاہ تیز سے ان سبکو دیکھین
دعا مین جبکہ عیسیٰ ہاتھ پھیلائین
تو یاجوج اور ماجوج ایکدم مین
کدورت سے دلونکو پاک کردین
آلہی وقت اونکا جلد آوے
دکھادے نور عیسیٰ کا آلہی
آلہی برکتین پیغمبرون کی
محمد کا ہمین ساغر پلادے
محمد کی رہین سایہ مین محفوظ
آلہی شربت کوثر عطا کر
طفیل خاص اصحاب محمدؐ

مدد دیوین ہمین اے رب اکرم
زمین پہ ہو گئی جور و ستم کی
اونہین کا راستا سب تک رہین ہین
کہ سب دجالیونکا خون بہاوین
نمک کیطرح سب پانی مین پگھلین
تو سب یاجوج اور ماجوج مرجائین
مرین اور سب مٹین دوزخ مین پہونچین
محمد کا دلونمین نور بہردین
ہمین ابنے رہ عیسے کا دکھاتے
محمد دیکھی خبرین سب اونکی
ہماری دین کے سب سرور دیکھے
محمدیون کا خاک پا بنادے
شریعت مین ہمین ہم اونکی محفوظ
محمد کی محبت مین فنا کر
طفیل جملہ احباب محمدؐ

بہت ایمان والو پر ہی نرغا
آلہی مہدیؑ عادل اب آوین
ہر اک سو دوڑتی پھرتے ہین دجال
زمین پر آسمان سے اب وہ اترآئین
دم عیسے کی گرمی سے پگھل جائین
دعا عیسے جو یا رب تجھسی مانگین
محمدیون کو دین عیسیٰ طہارت
ہم اونکی سامنی آنکھین بچھائین
ہوی آخر مین ہم امت کی پیدا
محمد اول اور آخر مین عیسیٰ
ہمین فضل اور کرم سے کر عنایت
محمد سے نہو ہمکو جدائی
محمد کے ہین قول اور فعل جتنے
آلہی تیرا جنت مین ہو دیدار
آلہی جو دعائین ہم نی مانگین

جگر پھٹتا ہی اور اب دم ہی گھٹتا
نشان سب ظالمونکا وہ مٹادین
ہوا جاتا ہی اب اسلام پامال
اور اپنا زور دجالونکو دکھلائین
شیاطین آگمین دوزخکی جل جائین
ہم اونکی ساتھ سب آمین بولین
محمد دیکھی اونکی بشارت
قدم چومین اور آنکھونسی لگائین
محمد کا نہ نور پاک دیکھا
طفیل اونکے ہمین یا رب بچانا
تیری رحمت سے یا رب بے نہایت
عذابونسی ہمین ہے اب رہائی
عمل سب پر کرین ہم صدق دلسے
طفیل احمد و اولاد اطہار
کرم سی کیجیو مقبول آمین

یا اللہ تو اکیلا ہی تیرا دوسرا کوئی نہین ہے تو ہمیشہ سے ہی اور ہمیشہ رہیگا سبکو تونے بنایا سب تیرے بندے اور غلام ہین تیرے سوا کسیکو ایک ذرہ پر بھی اختیار نہین حضرت محمد تیرے بندے اور تیرے پیغام پہونچانیوالے ہین تونے جبریل فرشتے کی زبانی اونکی پاس قرآن بھیجا اونہون نے تیرے حکم سے آدمیون کو اور جنون کو قرآن سنایا تیرا پیغام پہونچایا سارے جہان کے سب لوگون کو تیرے عذاب سے ڈرایا جو لوگ اونپر اور قرآن پر ایمان لائے اون کو باغ بہشت کی نعمتونکا اور تیرے دیدار کا وعدہ سنایا اونکے دلونکو پاک کرکے تیرے عشق اور محبت مین سرشار کیا تیرے راہ مین جان دینے پر طیار کیا جو لوگ بتون اور پتھرون کو اللہ کا شریک ٹہراتے تھے اونکو بتون کے بندہ سی چھڑاکر اکیلے اللہ کا پوجنا

سکھلایا بتون اور تھانون کو توڑوایا نصاریٰ جو اللہ کا ساجھی حضرت عیسےٰ اور مریم کو اور بعضے
روح القدس کو ٹھہراتے تھے اونکو اس کھلے شرک سے پاک کر کے اللہ کا اکیلا ہونا اور حضرت
عیسیٰ اور حضرت مریم اور روح القدس کا بندہ ہونا دل کی آنکھون سے سُجھایا یہودی جو حضرت
موسیٰ کو اور توراۃ کو مانتے تھے مگر حضرت عیسیٰ اور مریم کے دشمن تھے اونکو اس دشمنی سے چھڑا کر حضرت
عیسیٰ کا اور حضرت مریم کا اور سب پیغمبرونکا عاشق بنایا یا اللہ اوس رسول پاک پر لاکھون درودین
اور رحمتین نازل فرما اور اونکی اولاد پاک پر رحمتونکا مینھہ برسا یا اللہ حضرت عیسیٰ بھی تیری بندے اور تیرے
پیغام پہونچانیوالے ہین تو نے اُنکو انجیل دی اونھون نے تیرے حکم سے اسرائیلیون کو انجیل سنائی
اور ہمیشہ کی زندگی کی راہ دکھلائی حضرت داؤد بھی تیرے بندے اور تیرے نبی ہین تو نے اونکو
زبور دی اونھون نے اسرائیلیون کو زبور سُنائی تیرے عشق و محبت کی چاشنی چکھائی حضرت
موسیٰ بھی تیرے بندے اور تیرے پیغام پہونچانیوالے ہین تو نے تختون پر اپنے ہاتھ سے ہر طرح کی
نصیحتین لکھکر اونکو دین اور ایسی توراۃ اونپر اوتاری جسمین کافرون کی قتل کی تدبیرین بتائین تو نکو
توڑا بتخانون کو تڑوایا ایمان کا نور ہر طرف پھیلایا یا اللہ جو جو کلام اپنا تو نے ہماری پیغامبر
برحق محمد صلے اللہ علیہ والہ وسلم پر اوتارا اور جو جو کلام اپنا تو نے ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق
اور یعقوب پر اوتارا اور جو کلام اپنا تو نے موسیٰ اور عیسیٰ کو اور سب نبیون کو دیا ہم اوس سب پر
ایمان لائے ہم نبیون کو آپسمین جدا نہین سمجھتے ہم تیرے تابعدار ہین یا اللہ یہہ ایمان ہمکو تو ہی نے
دیا ہی تو اپنے فضل سے ہم سب محمدیون کو اس محمدی ایمان پر ثابت رکھہ اور اپنے سب نبیون اور
پیغامبرونکی محبت اور تعظیم اور ادب اور اپنی سب کتابون کا ادب اور تعظیم اور محبت ہماری دلونمین
قائم رکھہ یا اللہ ہم تیرے فرشتون پر بھی ایمان لائے تو نے اونکو نور سے بنایا ہی وہ سب تیری خاص
بندے ہین تیرے حکم کے تابعدار ہین تیرے حکم سے کام کرتے ہین جب تیری مرضی پاتی ہین جب
کسیکی سفارش کرتے ہین تیری ہیبت سے ڈرتے ہین یا اللہ ہم قیامت پر بھی ایمان لائے تو نے
قرآن اور انجیل مین خبر دی ہے کہ تو سب آدمیون کو اور جنون کو اوسدن زندہ کریگا روح کو بدن
مین ڈالدیگا قبرون سے اوٹھا کھڑا کریگا سب سے حساب لیگا ایمان والون کو باغ بہشت مین اور
منکرون کو دوزخ کی آگ مین رکھیگا یا اللہ تقدیر پر بھی ہم ایمان لائے جسکے مقدر ہین جو تو نے

ٹھرادیا ویسا ہی تونے اوسکو بنادیا کسیکو تونے بہشت کے لیئے بنایا کسیکو آگ کے لیے بنایا
کسی کو ایمان دیا اور نیک کامو نمین مشغول کردیا کسیکے دل کو سخت کیا اور اپنی یاد سے غافل کردیا
تیرا کوئی کام حکمت سے خالی نہین تیری حکمتون کو تیرے سوا کون جانتا ہی تیرا دوسرا کون ہی جو پوچہے
کہ تونے یہ کیون کیا یا اللہ محمدی ایمان پر ہمکو قائم رکہہ اور اپنے سب بندون کو ایمان دے آمین
بعد اسکے کہتا ہی بندہ گنہگار اللہ کی رحمت کا اور اللہ کے حکم سے اوسکے محبوب خاص محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کی شفاعت کا امیدوار عبد العزیز بن غلام احمد بن جمال الدین اللہ اون سبکے گناہون کو
معاف کرے اور اپنے رحمت مین غرق رکہی کہ اس زمانہ مین ایمان کے دشمنون نے بہت سر اوٹہایا ہے
طرح طرحکا کفر پہیلایا ہی ادہر پادریون نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور قرآن شریف کی آیتون پر
بیتحاشا زبان کہولی ہے وہ وہ کفر بکے ہین جسکے دیکہنے سے ایمان والونکا کلیجہ منہہ کو آیا ادہر اونکے
جواب مین جہوٹے مسلمانون نے حضرت عیسیٰ اور حضرت موسیٰ سے اور توراۃ اور انجیل سے بیزاد بیان
کرکے کلمے کفر کے بک بک کے ایمان والونکا دل جلایا ہے ادہر نیچرون نے جہوٹہہ موٹہہ اپنا نام
مسلمان رکہکر فرشتون کا اور پیغامبرون کے معجزونکا اور قیامت مین دوبارہ سب کے زندہ
ہونے کا اور حساب اور ثواب اور عذاب اور بہشت اور دوزخ کا انکار ہر طرف پہیلایا ہے ہزارون
آدمیون کو بے ایمان بنایا ہے ادہر وہ لوگ جابجا پہیلے ہین جو ظاہر مین پیغامبرون اور فرشتونکو
مانتے ہین مگر وہ ایمان کی جڑ جسکے مضبوط کرنیکے لیئے ایک لاکہہ کئی ہزار نبی اللہ نے بہیجے اوس جڑکے
کہودنیمین دن رات مشغول ہین کہتے ہین کہ پیغامبرون کو اور اولیاؤن کو اللہ کا بندہ یہ سمجہکر مت کہو
کہ وہ اللہ کے غلام اور مملوک ہین بلکہ بندہ کے یہ معنے سمجہو کہ وہ اللہ کے تابعدار ہین مگر اللہ کے
غلام نہین ہین اس مقدمہ مین ایک رسالہ چہاپکر جابجا پہیلایا ہی ای ایمانوالو ہوشیار رہو انکی
فریب مین نہ آئیو نصاری کی بات مین اور ان بے ایمانون کی بات مین کچہہ فرق نہین نصاری
حضرت عیسیٰ کو اللہ کا بیٹا کہتے ہین اور جو بیٹا سعادتمند ہوتا ہی وہ باپ کا تابعدار ہوتا ہی تو نصاری اسبات
کے منکر نہین کہ حضرت عیسیٰ اللہ کے تابعدار ہین مگر اونکو اللہ کا غلام اور مملوک نہین سمجہتے یہ لوگ بہی فقط
تابعداری کا اقرار کرتے ہین اور غلام اور مملوک اللہ کا اونکو نہین جانتے بعضے یون دلیل لاتے ہین
کہ چاند کو دو ٹکڑے کردینا اور تہوڑی دیر مین ساتون آسمانون تک پہونچنا بندہ کا کام نہین ہم جناب

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بندہ کیونکر کہین یہی بات نصاری بھی کہتے ہین کہ مردہ کا جلانا بندہ کا کام
نہین ہم حضرت عیسی کو بندہ کیونکر کہین ہای یہ دونو فرقے اتنا بھی نہین سمجھتی کہ اللہ جتنی طاقت چاہے اپنے
بندی کو دی اور جو کام چاہے اوسکے ہاتھہ سے لے وہ خدا کیونکر ہو گیا جب اوسکی سب طاقتین
اللہ ہی نے دی ہین اور اللہ کے بن حکم کوی کام نہین کر سکتا ہو اللہ کی بندگی اور غلامی سے
کیونکر باہر ہو سکتا ہو یہہ لوگ کہتی ہین کہ اللہ کے حکم کی حاجت پیغمبرون اور اولیاؤنکو نہین ہے
اللہ الگ بیٹھا رہتا ہو وہ جو چاہتی ہین سو کرتی ہین جو کوی کہتا ہو کہ اونکی شفاعت اور معجزی اور
کرامتین ظہور مین آتی ہین جب اللہ کا اذن ہوتا ہو تو یہ لوگ اللہ کے اذن کا نام سنکر بہت گبھراتی
ہین اور کہنے والیکا گلا دباتے ہین نصاری کیطرح پھر کہلا ہوا شرک انہون نے پھیلا رکھا ہو اونکے
مقابلی مین وہ لوگ پہلی ہین جو اللہ کی عظمت اور جلال کے پردہ مین پیغمبرون کے حق مین کلمی بے ادبی
اور حقارت کے بولتی ہین اور پیغمبرونکی تعظیم اور ادب کو شرک اور کفر ٹہراتے ہین جب بہت سی ٹیڑہی لوگ
یون بگڑے اب جاہلونکا کچھہ حال نہ پوچھو وہ تو غفلت مین سرشار ہین جس مرد اور عورت سی پوچھو
کہ قرآن کیا چیز ہے اتنا تو اقرار کرتے ہین کہ اللہ کا کلام ہو اللہ نے بھیجا ہو جب کہو کہ یہ کلام اللہ نے
کسکے پاس بھیجا تو کہتی ہین یہ بات ہمکو کسی نے نہین تبلای بھلا بن بتای ہم کیونکر جان لیتے ایمانکی تعلیم
لوگون نے جا بجا چھوڑ دی ہزارون آدمی ایمان کو بھول گئے یا اللہ امت محمدی پر رحم کر آمین اس
زمانہ مین ہم محمدیون پر بہت بڑا فرض اللہ کا یہ ہو کہ اپنے ایمان کی بچانے کی تدبیرین کرین اور اللہ سے
ہمیشہ ایمان مانگا کرین یا اللہ ہماری ایمان کو قائم رکھیو اور ایمانکی دشمنو نسی ہمکو بچائیو آمین ای ایمانوالو
اللہ نے پیغمبرون کو اونکی سچای ظاہر کرنے کے لیے بڑی بڑی نشانیان دین ہین حضرت موسی کو
یہ نشانی دی کہ اللہ کے حکم سے اونہون نے فرعون بادشاہ کے سامنی اور اوسکی سب امیرونکی سامنی
اپنا عصا ڈالدیا وہ عصا اژدہا بن گیا اور جادوگرون نے جو رسیان اور لاٹھیان ڈالین تھین اور
وہ سب لوگون کو دوڑتی ہوی دکھلای دیتی تھین اون سبھونکو وہ عصا اژدہا بن کر نگل گیا
اور بھی اوس عصا سی بڑی بڑی نشانیان اللہ نے دکھلائین ایمانوالون نے بڑی بڑی نعمتین پائین
حضرت عیسی کو اللہ نے یہ نشانی دی کہ اللہ کے حکم سے مردون کو زندہ کیا اور مان کی پیٹ کی اندہی کو
اور سفید داغ والی کو اور طرح طرح کے بیمارون کو اللہ کے حکم سے اچھا کیا اور دیو بھوت جو انسانکو لگتے

بذ ہین گہستی بہی تہے اونکو اللہ کے حکم سے گہرک جہڑک کر بہگا دیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ
وسلم جو سب پیغمبرون کے سردار ہین اونکو اللہ نے بڑی بڑی نشانیان دین ہین ایک نشانی
بہت بڑی یہہ دی کہ اونہون نے اللہ سے مانگا اللہ نے اپنی قدرت سی چاند کی دو ٹکڑی
کردیے ایک ٹکڑا چاند کا پہاڑ کی ادہر اور دوسرا ٹکڑا اودہر ہوگیا جب لوگون نے اچہی طرح
خوب دیکہہ لیا پہر اللہ نے دو نو ٹکڑون کو ملا دیا بارہا ایسا ہوا کہ تہوڑی سے کہانی مین سیکڑون
آدمیونکو اللہ کے حکم سے کہلا دیا اور تہوڑسی پانی مین سیکڑونکو اللہ کے حکم سے چہکا دیا اور اللہ نے
قرآن مین یہہ بہی فرما دیا کہ کوی پیغامبر اللہ کے بن اذن کوی نشانی نہین لا سکتا اور یہہ بہی فرما دیا کہ اب
ہم اونکو اپنی نشانیان دکہاوینگی دنیا کی کنارون مین اور اونکی جی مین تاکہ اونپر کہلجاوی کہ یہہ قرآن
سچا ہے اس وعدہ کو اللہ نے یون پورا کیا کہ جو جو خبرین آیندہ کی قرآن مین دی تہین اون سبکا ظہور ساری
عالم کو دکہا دیا اور امت کے اولیاؤن مین ہر ہر وقت مین نمونہ پیغمبرون کا دکہا دیا کہ دیکہو اس
قرآن کی راہ پر چلنی سی یہہ نشانیان اونکو ملی ہین جو پیغمبرونکو ملی تہین اور پیغمبرون اور اولیاؤنکی
پاک روحونکی برکتین اور تاثیرین جا بجا لوگونکو دل اور روح کے اندر اور ہر طرف اللہ نے دکہلا دین
اللہ کے کلام کی لذتین اور اوسکے نام کی فرحتین پانوالونکی روحون نے پائین جن کامونکا اذن
اللہ نے پیغمبرون اور اولیاؤنکو اونکی زندگی مین دیا تہا اون کامونکا اذن اونکی پاک روحونکو بہی
دیدیا اوسکے اذن کو کون روکسکتا ہے ایک بہت بڑی نشانی اللہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو
یہہ دی کہ آپکو ان پڑہہ مین شہر مکہ مین پیدا کیا اور چالیس برس کی عمر تک ان پڑہہ رکہا پہر جبرئیل
فرشتے کو بہیجکر اونکو یہہ قرآن پڑہایا اور اونکو حکم کیا کہ یہہ قرآن سبکو سناؤ اور اللہ کے حکم سب کو
پہونچاؤ اللہ نے اس قرآن مین توراۃ اور زبور اور انجیل کے اور اپنی سب کتابونکی باتین اکہٹی کردین
جب آپنے قرآن سنایا مکہ مین بہت سے بت پرستون نے بتونکو چہوڑا اور اللہ کو پہچانا اور محمدی دین کو
دلسے مانا جب آپ مدینہ مین تشریف لائی بڑی بڑی کتابون کے پڑہنے والے اوس ان پڑہہ
نبی سے قرآن سنکر ایمان لائے اللہ کی رحمت کے بڑے بڑے فیض پائے اون لوگون نے گواہی دی
کہ قرآن اگلی کتابون کے موافق ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پتے اور نشان اللہ نے اگلی کتابونمین
صاف صاف تبلای ہین اللہ تعالی قرآن مین اون لوگون کی تعریف مین فرماتا ہے یَجِدُونَهٗ مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ

فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ یعنی وہ لوگ ان پڑھ نبی کی تابع ہین جسکا ذکر لکہا ہوا پاتی ہین اپنی پاس توراۃ
اور انجیل مین حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے وقت مین توراۃ اور زبور اور سب کتابین پڑہی جاتی تہین کیونکہ انجیل مین
سب کتابون کی باتین نہین تہین سب کتابونکے پڑہنے کی ضرورت تہی قرآن مین اللہ نے سب
کتابون کا خلاصہ کر دیا اگلی کتابون کی پڑہنی کی ہمکو حاجت نرہی جناب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو
اور آپکی امت کو اللہ نے توراۃ اور انجیل اور زبور کے پڑہنے کا حکم نہین کیا فقط اتنا حکم قرآن مین بار بار
فرمایا کہ سب کتابون پر ایمان لاؤ دلسے یقین کرو اور زبان سے بہی سب کے سامنی اقرار کرو کہ ہم قران اور
انجیل اور توراۃ اور زبور پر اور اللہ کی سب کتابون پر ایمان لای ہین اور یہ بہی صاف فرما دیا کہ جو
لوگ کہتی ہین کہ ہم ایک پیغمبر پر ایمان لاتے ہین ایک سی منکر ہوتے ہین جو یہ کہتی ہین وہ کافر ہین
قرآن مجید ساری کتابونکا خلاصہ ہو جسنے اسکو پڑہا گویا ساری کتابین پڑہ لین اس باعث سے
اور کتابون کی پڑہنے کی بہت ضرورت نرہی یہی معنی ہین منسوخ کے اللہ نے اگلی کتابون کو منسوخ
کر دیا یعنی اوسکی تلاوت کو موقوف کر دیا اونکے پڑہنے کی تاکید نہین کی اکثر حکم قران کی وہی
ہین جو توراۃ اور انجیل اور زبور مین ہین مگر بعضی بعضی حکم اللہ نے بدل دیے اونٹ کا گوشت
توراۃ مین حرام تہا قرآن مین حلال کر دیا شراب پہلی حرام نہین تہی قرآن مین اوسکو اللہ نے حرام کر دیا
اب جو کوئی پچہلی حکمونکو چہوڑ کر پہلی حکمو نپر چلیگا وہ کافر ہوگا اگلی زمانہ مین وہی حکم مناسب تہی وہ
اوسوقت کے لوگونکے لیے تہے اب اس زمانہ مین یہی حکم مناسب ہین جو قرآن اور حدیث مین
اللہ نے بہیجے ہین اللہ کا بندہ جسکو اللہ تہوڑی سی حکمت دیتا ہی وہ ایکدن بیمار کو کہتا ہی فاقہ
کر دوسرے دن کہتا ہی کہانا کہا اوسکی دو نو حکم اپنی اپنی وقت پر ٹہیک ہین پہر اللہ کی حکمت
تو بے انتہا ہی اوسکا ہر حکم اپنے اپنے وقت پر ٹہیک ہو اوسنے جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ
وسلم کو پہلے حکم کیا کہ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑہو پہر آخر مین قران مین یہہ حکم بہیجا
کہ کعبہ کیطرف منہ کر کے نماز پڑہو اگر کوئی پچہلی حکم کو چہوڑ کر پہلی حکم پر چلیگا اور بیت المقدس
کی طرف منہ کر کے نماز پڑہیگا کافر ہو جائیگا مگر مسجد بیت المقدس کی زیارت اور تعظیم اور ادب
جیسا تہا ویسا ہی قائم رکہا فقط اوسکی طرف منہ کر کے نماز پڑہنے کا حکم اللہ نے موقوف کر دیا
جب تک آپ مکہ مین رہے اللہ کا حکم تہا کہ کافرون کے ظلم پر صبر کرو جب آپ مدینہ مین تشریف لائے

اللہ نے قرآنمین حکم کیا کہ کافرون سی لڑو اور اونکو قتل کرو اللہ مالک ہے جسوقت جو چاہی حکم کرے بعضی
بعضی آیتین اللہ نے قرآن مین آپ پر اوتارین پہر اون آیتونکے قرآنمین پڑہنے کا حکم موقوف
کردیا قرآنمین ملاکر وہ پڑہی نہین جاتی اون آیتونمین سے ایک یہ ہی الشیخ والشیخۃ اذا زنیا
فارجموھما یعنی بوڑہا اور بڑہیا جب زنا کرین تو اون دونون پر پتہراو کرو یعنی پتہرون کی بوچہار
کرکے اونکو قتل کرو اس آیت کا پڑہنا اللہ نے موقوف کردیا مگر عمل باقی رکہا جو مرد یا عورت
بڈہا ہوتا تہا اور زنا کرتا تہا جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اوس پر پتہراو کا حکم دیتے تہے مگر اس آیت کو
آپ قرآنمین نہین پڑہتے تہے اسیطرح حدیثونمین بعضی حکم اللہ نے پہلے بہیجے پہر دوسرا حکم بہیجکر پہلا
حکم موقوف کیا جب تک آپ مکہ مین رہے ظہر اور عصر اور عشا کی دو دو رکعت فرض تہی جب
مدینہ مین تشریف لائی ان تین نمازونمین دو دو رکعتین اللہ نے بڑہا دین چار رکعتین فرض کردین
مگر سفر مین وہی دو رکعتین رکہین اور مغرب پہلی ہی سے تین رکعت تہی اور فجر دو رکعت تہی
اور بہت کام ایسے ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کام کئے یا اونکا حکم کیا پہر آخر مین اوس
کام کو چہوڑ دیا اوسکی جگہ پر دوسرا کام کیا اور پہلے کام کو منع نہین فرمایا اس مین یہ اشارہ ہی
کہ پہلی کام کو بالکل موقوف کرنا منظور نہین اگر کوئی کرے اوسکو منع مت کرو کیونکہ اللہ کے رسول
نے منع نہین کیا پہلی آپنے فرمایا تہا کہ جب آگ کی پکی کوئی چیز کہاؤ وضو کرلو پہر آپ نے کہانا کہایا
اور وضو نہین کیا اور نماز پڑہی پہلا حکم موقوف ہوا مگر بعض بعض آپ کی خادم وضو کرنے کو بہتر سمجہتی
تہے پہلے آپنے فرمایا تہا کہ جب جنازہ دیکہو تو اوٹہہ کہڑے ہو آخر کو ایکبار جنازہ چلا گیا اور آپ
بیٹہے رہے اور نہین اوٹہے پہلا حکم موقوف ہوا بعضی بعضی آپکے خادم سمجہتی تہے کہ اب تاکید
نہی مگر اوٹہہ کہڑا ہونا بہتر ہو آپکے بہتسے خادم ایسی ایسی جگہ پر پہلی فعل پر عمل کرتے تہے اوسیکو
افضل اور بہتر جانتے تہے اور اگر کوئی پہلے فعل پر عمل کرتا تہا اوسکو منع نہین کرتے تہے حضرت عبد اللہ
بن مسعود رض جو جناب پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص خادم تہے اونکا عمل اسطرح پر تہا کہ نماز مین
شروع کیوقت ہاتہونکو اوٹہاتے تہے اور رکوع مین جاتے وقت اور رکوع سے اوٹہتے وقت ہاتہہ
نہین اوٹہاتے تہے اور بسم اللہ چپکی سی پڑہتے تہے اور آمین بہی چپکی سے کہتی تہے اور عید کی نماز مین
پہلی رکعت مین تین تکبیر ونکا اور دوسری رکعت مین تین تکبیر ونکا اونہون نے حکم فرمایا اور وتر کی

تین رکعتین پڑہتے تھے اور تیسری رکعت مین رکوع سے پہلے دعای قنوت پڑہتے تھے کوفہ کے
لوگون نے حضرت علی سے اور عبد اللہ بن مسعود رض سے دین کی تعلیم پای ہے امام ابو حنیفہ کا
اور اونکے اوستادون کا بھی قول تہا کہ جناب پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری فعل یہی ہین تب تو
عبد اللہ بن مسعود رض نے ان فعلون کو اختیار کیا ہی مگر وہ عبد اللہ جو حضرت عمر کے بیٹے تھے وہ رکوع
مین جاتے وقت اور رکوع سے اوٹھتے وقت بہی ہاتہو نکو اوٹہاتے تھے عبد اللہ بن مسعود رض نے کبہی
اونکو منع نہین کیا امام محمد جو امام ابو حنیفہ کے شاگرد ہین انہون نے اپنی موطا مین عید کی تکبیرونکی
مقدمہ مین لکہا ہی کہ ابو ہریرہ رض نے پہلی رکعت مین سات تکبیرین کہین دوسری رکعت مین
پانچ تکبیرین کہین امام محمد لکہتے ہین کہ تو جسپر عمل کرے وہ اچہا ہی اور ہماری نزدیک افضل بات وہی ہے
جسکو عبد اللہ بن مسعود رض نے روایت کیا ہی اب اس اندہیر کیوقت مین بعضی یون سمجہتی ہین کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فعل آخر مین چہوڑدیا اگرچہ منع نکیا ہو وہ فعل معاذ اللہ حرام ہوگیا اور بعضے
کہتے ہین کہ یہ فعل آپکے نہین ہین حدیث والون نے آپ پر تہمتین جوڑین ہین اور جنہون نے
بالکل ایمان چہوڑدیا وہ کہتے ہین کہ یہ فعل آپکے ہین تو بھی معاذ اللہ ہمکو درست نہین ہی جب ہمارے
اماموں نے نکیا تو ہمکو درست نہای ایمان والو جو بات آپنے فرمائی اور جو کام آپنے کئی یا آپکے
وقت مین ہوا اور آپنے منع نکیا آپ کے بعد وہ حکم کسیطرح بدل نہین سکتا کیونکہ آپ کے بعد
کوی نبی نہین جسپر اللہ کا دوسرا حکم آوے اور پہلا حکم موقوف ہوجاوے اگر کوی کام ایسا ہی کہ
آپنے اوسکی تاکید نہین کی اور آپ کے بعد لوگون نے جانا کہ یہہ کام اگرچہ درست ہی مگر بہت ضرور
نہین یہ سمجہکر اوسکو نکیا اور اوسکا رواج جاتا رہا تو رواج نہونے سے وہ کام معاذ اللہ نادرست
نہین ہوگیا بلکہ جو کوی اوسکو پہر رواج دیوے اوسکے لیئے یہ بشارت ہی کہ ہماری رسول پاک صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ جسنے میری سنت کو زندہ کیا اوسنی مجکو زندہ کیا اور جسنی مجکو زندہ کیا وہ میرے
ساتہہ جنت مین ہوگا یہ حدیث جامع ترمذی مین موجود ہے ہای افسوس اس مصیبت کی زمانہ مین
جس بات کا رواج نہین ہوتا اوسکو بے عقل لوگ نادرست کہتے ہین اور اوس کام کو جو کوی کرے
اوسکے جان کے دشمن ہوجاتے ہین اور طرح طرح کی حقارت اور بے ادبی کے کلمی محبوب خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کے فعلونکی حق مین بولتی ہین جن اماموں کا یہ نام لیتے ہین وہ ہمیشہ اس افراط

بی ادبی کے مٹانمین مشغول رہے اور بے ادبون پر اسلام کی تلوار چمکاتے رہے امام ابو یوسف جو
امام ابو حنیفہ کے بڑی شاگرد تھے اونکے سامنے ایک شخص نے کہا کہ جناب پیغامبر صلی اللہ
علیہ وسلم کو کدو سی رغبت تہی دوسرا بولا کہ مجکو کدو سے رغبت نہین امام ابو یوسف بولے کہ جلاد
کو بلاؤ تلوار لاؤ یہہ شخص دین سے پہر گیا اوس شخص نے کہا مین سب کفر کی باتون سے توبہ کرتا ہون
اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ تب امام ابو یوسف نے
اوسکو قتل نہین کیا اسوقت کی بے ادبیان اگر امام دیکھتی تو کیا کرتے اب تو آمین کی آواز پر غصہ
کی آگ اسقدر بہڑکتی ہے کہ کچہریون مین نالش ہوتی ہی جابجا کلمے کفر کے لوگ بکتی ہین اوسکے
نالش کوئی نہین کرتا یا اللہ جسطرح اپنے رسول پاک کی ہر ہر قول اور ہر ہر فعل کی تعظیم ہمارے
اماموں کے دلون مین تونے ڈالی اونکی طفیل سے ہماری دل مین بھی آپکے ہر ہر قول اور فعل کے
محبت اور تعظیم بہردے اور بے ادبی کرنیوالون کو توبہ اور ایمان عنایت فرما آمین امام مالک سے
ایک بادشاہ نے کہا کہ آپ میری ساتہہ چلئے میرا ارادہ ہی کہ اپنے تمام ملک مین حکم کرون کہ آپ
ہی کی کتاب موطا پر لوگ عمل کرین امام مالک نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مدینہ چہوڑکر
کہان جاؤن اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ کے لوگ آپکے بعد جدا جدا شہرون مین
جا رہے تو ہر شہر مین وہ علم ہے جو دوسرے کے شہر مین نہین ہی یہ کیونکر ہوسکتا ہی کہ سب موطا ہی پر
عمل کرین اوس زمانہ مین سب حدیثین ایک جگہہ اکہٹی نہین تہین شہرون شہرون جدا جدا تہین
جہان حدیثین نہین ملتی تہین وہان مجتہد لوگ اپنی عقل سے کچہہ بات فرماتی تھے جب حدیث
ملجاتی تھے اپنی قیاسی بات چہوڑ دیتے تھے اسی لیے ہمارے امام ابو حنیفہ نے بہی فرمایا ہے
کہ جب تمکو حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ملجاوی میرا قول چہوڑ دیجیو امام کے بعد امام ابو یوسف
اور امام محمد کو بہت حدیثین ملین اونپر عمل کیا اور قول اوستاد کا چہوڑ دیا دوسری صدی یون گذر گئی
پہر تیسری صدی مین بخاری اور مسلم اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے تمام شہرون مین
پہر کر سب حدیثین ایک جگہہ اکہٹی کین اور بڑی بڑی محنتین اوٹہائین اور چوتہی صدی مین ابن
حبان اور دارقطنی اور حاکم نے اور پانچوین صدی مین امام بیہقی نے بڑی تلاش سے بہت حدیثین
اکہٹی کین یہہ رسم شہرون شہرون پہر کر حدیثین اکہٹی کرنیکی امام احمد بن حنبل سے نکلی ان لوگون نے

بہت حدیثین پائین جو دوسری صدی والون نے نہین پائی تہین جو لوگ ان کتابون مین مشغول رہتے ہین اونکو بہت بہید دین کے کہلتے ہین اور جو ان کتابون سے غافل ہین یا اون لوگون کی تحقیق کو معتبر نہین جانتے اونکا وہی حال ہے جو جناب شیخ محی الدین بن عربے رحمہ اللہ علیہ نے فتوحات مین لکہا ہے کہ امام ابوحنیفہ نے فرمایا ہر کہ ہمیشہ لوگ اچہی طرح رہینگے جب علم کو حدیث کے ساتہہ طلب کرینگے پہر جب علم کو بغیر حدیث کے طلب کرینگے اوسوقت بگڑ جائین گے سبحان اللہ امام کے دل پر اللہ نے آخری زمانہ کی اس مصیبت کا حال کہولدیا تہا ای ایماندا لو جن حکمون کو اللہ نے منسوخ کردیا یا اپنے جس کلام کی تلاوت موقوف کردی اوسکی تعظیم کو ہرگز موقوف نہین کیا قرآن شریف کی وہ آیتین جنکا حکم موقوف کردیا یا وہ آیتین جنکی تلاوت موقوف کردی اون آیتون کی تعظیم جیسی تہی ویسی ہی ہی اسیطرح توراۃ اور زبور اور انجیل کے اور اللہ کے سب کتابون کی تعظیم جیسی تہی ویسی ہی ہی ہمارے پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم ایکبار یہودیون کے مدرسہ مین تشریف لیگئے اونکے قائل کرنے کے لئے توراۃ منگوائی جب توراۃ آئی جس مسند پر آپ بیٹہے تہے اوسکو الگ کردیا اور توراۃ کو اوسپر رکہا اور فرمایا مین ایمان لایا تجہپر اور اوسپر جسنے تجکو اتارا یہ حدیث سُنن ابوداؤد مین موجود ہی اگرچہ ان کتابون مین یہودیون اور نصرانیون نے کہین کہین گہٹا یا بڑہایا تہا مگر اصل کی تعظیم اللہ نے باقی رکہی حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے توراۃ کی تعظیم کی ہاے افسوس ملک ہند کے کٹہ مُلّا جابجا لوگون کو بہکلتے ہین اور منسوخ کی یہ معنی بتلاتی ہین کہ یہ کتابین معاذ اللہ رد ہوگئین ردّی ہوگئین پہاڑ کر پہینک دینے کے قابل ہوگئین یا اللہ اپنے فضل وکرم سے محمدی دین کو ملک ہند مین پہر پہیلادے آمین ہمارے پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اول اول ان کتابون کو دیکہنے اور پڑہنے سے منع فرمایا تہا کہ ایسا نہو یہود اور نصاری اونکا مطلب سمجہا کر ایمانوالون کو بہکادین پہر آخر مین آپنے اذن دیا اور فرمایا کہ بنی اسرائیل کا احوال بیان کرو کچہہ حرج نہین حضرت عبداللہ جو عمرو بن عاص کے بیٹے تہی اونہون نے آپکے اذن سے توراۃ پڑہی اور صحابون کے شاگردون مین وہب ابن مُنَبِّہ ان کتابون کے بڑے جاننے والے تہے ان کتابون کے باتین اونکی زبانی حدیث والون نے بہت لکہی ہین ابن قُتَیبَہ بہت بڑے عالم تہی وہ بہی توراۃ اور انجیل سے خوب واقف تہے ابن خلکان نے لکہا ہے کہ کمال الدین موسی ابن یونس

بن محمد شافعی جو چھٹی صدی ہجری مین تھے اور حنفیون کے جامع کبیر کے مسئلے مشکل اچھی طرح حل کر دیتے تھے
اور تفسیر اور حدیث مین بھی خوب دخل رکھتے تھے اور بہت بڑے عالم تھے اون سے یہودی اور
نصرانی توراۃ اور انجیل پڑھا کرتے تھے اور وہ اون کتابونکا ایسا مطلب بیان کرتے تھے کہ یہود اور
نصاری اقرار کرتے تھے کہ ہمکو ایسا اور کوی شخص نہین ملتا جو اونکی طرح سے ان کتابون کا ایسا
صاف صاف مطلب بیان کرے ابن خلکان لکھتے ہین کہ مین نے اونکو موصل مین ۶۱۶ھ مین
دیکھا ہی اور کئی بار اونکی پاس گیا ہون مولانا عبد الرحمن جامی رحمہ نفحات الانس مین لکھتے ہین
کہ ابو بکر وراق جو بڑی بزرگ ہین اور امام ابو عیسے ترمذی کے ماموں ہین اُنھون نے
توراۃ اور انجیل اور زبور اور آسمانی کتابین پڑھی تھین مولانا عبد الرحمن چشتی رحمہ مراۃ الاسرار مین لکھتے
ہین کہ میر سید جعفر مکی جو حضرت شیخ نصیر الدین چراغ دہلی رحمہ اللہ کے خاص مرید اور جانشین
ہین بہت سے اولیاؤنکو اونہون نے دیکھا اور توراۃ اور انجیل اور زبور اور قرآن اور بہت
سے صحیفے اونہون نے پڑھے تھے امام محمد جو امام ابو حنیفہ کے شاگرد ہین سیر کبیر مین جہاد کے
بیان مین لکھتے ہین کہ مسلمانون کو جب کافرون کا مال لوٹ مین ملجاوے اور اوسمین کوئی
کتاب ہو اور معلوم نہو کہ اسمین جو لکھا ہے توراۃ ہی یا انجیل ہے یا زبور ہی یا کفر ہی تو اوسکو کافرونکے
ہاتھہ بیچنا نچاہیے ایسا نہو کہ وہ اوسکی باعث سے گمراہ ہون اور یہ شخص اونکے کفر پر اڑ جانے کا
سبب ہو جاے اور کسی مسلمان کے ہاتھہ نہ بیچے ایسا نہو کہ وہ مسلمان اوسکو کافرون کے ہاتھہ
بیچے اور اوسکو آگ مین بھی جلانا نچاہیے کہ شاید اوسمین کچھہ اللہ کا ذکر ہو یا اللہ کے کلام مین سے
کوئی چیز ہو اور آگ مین جلانا بے ادبی ہے دیکھو جس صورت مین معلوم نہو کہ توراۃ اور انجیل
ہی یا کوئی کفر کی کتاب ہی یعنے اون حرفون کا کوئی پہچاننے والا نہو تو امام محمد نے بے ادبی
سی منع کیا کہ شاید اللہ کا کلام ہو اور بیچنے سے منع کیا کہ شاید کفر کی کتاب ہو افسوس اسوقت
مین لوگ توراۃ اور انجیل سے بڑی بڑی بے ادبیان کرتے ہین اور کافرون کی مذہب کے کتابین
شہرون شہرون بیچ رہے ہین پھر جانتے ہین کہ ہمارے ایمان مین ذرا بھی خلل نہین بڑا امام
مالک کے موطا مین ہے کہ جناب پیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ چھوی قران کو مگر پاک
شخص یعنی جو بے وضو ہو وہ قران کو نہ چھوی اور جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر غسل واجب ہوتا تھا

کہا کہ دیکھہ تیری لونڈی تیری بس مین ہی جو تجھی اچھا لگی تو اوس سے کر تب سارہ نی اوسپر سختی کی اور وہ اوسکی پاس سے
بہاگ گئی اور اللہ کی فرشتی نی بیابان مین ایک چشمہ کی نزدیک جو سور کی راہ مین ہی اوسی پایا اور کہا کہ ای سارہ
کی لونڈی ہاجرہ تو کہان سی آتی ہی اور کدہر جائیگی وہ بولی کہ مین اپنی بیوی سارہ کی گہر سی بہاگی ہون اللہ کے
فرشتی نے اوس سے کہا کہ تو اپنی بیوی کی پاس پہر جا اور اوسکی آگی سر نگون رہ پہر اللہ کی فرشتی نی اوس سی کہا یعنی
اللہ تعالی نے کہا کہ مین تیری نسل بہت بڑہاونگا ایسا کہ وہ کثرت سے شمار مین آویگی بعد اسکی اللہ کی فرشتی نی اوس سے
کہا کہ دیکھہ تو حاملہ ہی اور تو ایک بیٹا جنیگی اوسکا نام اسماعیل کہنا کیونکہ اللہ نی تیرا دکہہ سنا ای امت محمد
صلی اللہ علیہ وسلم دیکھو اللہ نے حضرت ابراہیم کو پہر حضرت اسماعیل کی مان کو پہلی سی بشارت دی اور وعدہ کیا کہ
مین تیری نسل کو بہت بڑہاونگا پہر فرشتی نی یون بشارت دی کہ اللہ نی تیرا دکہہ سنا اسکا نام اسماعیل کہنا
اسکا یہ مطلب ہے کہ عبرانی بولی مین یشمع کے معنی سنتا ہی اور ایل نام اللہ کا ہی اصل عبرانی مین یہ نام یون ہی یشمعیل
یعنی سنا اللہ نے اور توراۃ مین یون لکہا ہی یشماعل میم کے بعد الف ہو گیا اور عین کے بعد ہمزہ اور یے جاتی رہی پہر
عربی مین اسماعیل ہو گیا یائی کے بدلے الف اور شین کی بدلی ہوئی سین پہر عین کے بعدی یاء بڑہ گئی قران مجید مین
اسماعیل کا لفظ ہی کیونکہ قرآن عربی بولی مین ہی غفر لہ ملا سید علی طہرانی نی جو کتاب اقامۃ الشہود یہودیونکی رد مین
سن بارہ سو بانوی (۱۲۹۲) مین طہران مین چہپوائی ہی اوسکے آخر مین لکہتی ہین کہ ان آیتون مین یہ دلیل ہی کہ وہ وعدہ جو
اللہ نے حضرت ابراہیم سی اوسوقت کیا تہا جب حضرت اسماعیل علیہ السلام حضرت ہاجر کی پیٹ مین نہین آئی تہی کہ مین
تیری نسل بڑہاونگا یہ وہی بشارت ہی جو خود فرشتی نے حضرت ہاجر کو دی جب حضرت اسماعیل اونکی شکم مین آئی اسکا قرینہ یہ ہے
کہ دونو بشارتونکا مطلب موافق ہی کیونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سی اللہ نے جو بات فرمائی ہی بات اسیکی حکم سی فرشتی نے حضرت
ہاجر سی فرمائی کہ مین تیری اولاد کو بہت بڑہاونگا کہ وہ کثرت سے شمار مین آویگی دوسری دلیل یہ ہی کہ حضرت اسحاق علیہ السلام کے
اولاد شمار سی باہر نہین تہی بار بار شمار مین آئی ہین پہلی بار جب حضرت اسحاق کی بیٹی حضرت یعقوب علیہ السلام مصر مین داخل ہوے
دوسری بار جب مصر سی نکلی تب ہی اونکا شمار کیا گیا تیسری بار جب بیت المقدس مین داخل ہوی اور وہان اونکا قبضہ ہوا چوتہی بار جب
بابل مین قید ہو گئی پانچوین بار جب اوس قید سی چہوٹے اور دوبارہ بیت المقدس مین داخل ہوے ان سب مقامونمین سرائیلی لوگ شمار کئی گئی
یہی دلیل ہے اس بات کی کہ اللہ تعالی نی جو وعدہ فرمایا تہا وہ وعدہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کے نسل کے تہا کہ اوسوقت سے اسوقت تک کسے
مقام مین شمار مین نہین آئی جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سی اور اونکی آل پاک کی برکت سے وہ شمار سی باہر ہین ملا سید علی
لکہتی ہین کہ یہ کتاب عبرانی مین تہی اوسکو ملا محمد رضا طہرانی نی یہودیونکی رد مین لکہا تہا اونکا نام منقول عنہ کہا تہا اونکی فارسی مین ترجمہ کیا

ملا سید علی لکہتی ہین کہ یہ نام یعنی منقول رضای جو اونہون نے رکہا تہا اوسمین تاریخ اونکے مسلمان ہونیکے
نکلتی ہے کہ وہ سن بارہ سو بتیس ۱۲۳۲ مین مسلمان ہوے ہین اور مین نے اسکا نام کہا اقامۃ الشہود فی رد الیہود
اور مین نے کچہہ تاریخ کا خیال نہین کیا پہر اپنے دوستونکے ساتہہ جو عدد گوگنا تو وہی تاریخ اسمین بہی نکلتی
ہی ملا محمد رضا نی اوس کتاب مین یہودی ملاؤنکو خوب فضیحت کیا ہی کہ دیکہو اللہ کے کلام کا مطلب
کس بیحیای سے ادہرسی ادہر پہیرتے ہین اوس کتاب مین اونہون نے حضرت عیسی کی اور حضرت
محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی بہت بشارتین ان پاک کتابون سے بیان فرمای ہین اقامۃ الشہود کے
آخر مین ملا محمد رضا کے یہ شعر خوب لکہی ہین شعر از منزل عدم بوجود آشنا شدم ؛ در امت
کلیم خدا پیشوا شدم ؛ در مصحف کلیم و در احکام انبیا ؛ دیدم محمد است محمد رضا شدم ؛ رفتم ازین
جہان بہ بر دوست شادمان ؛ از بہر آنکہ طالب دین خدا شدم ؛ یعنی مین نیستی سے ہستی مین آیا حضرت
موسی کی امت مین پیشوا ہوا حضرت موسی کی کتاب مین اور نبیون کے حکمون مین مین نے محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کا ذکر دیکہا تب مین محمد رضا ہوا مین اس جہان سے اللہ کے سامنی خوشی سے جاؤنگا
کیونکہ مین اللہ کے دین کا طالب ہوا ملا سید علی طہرانی رحمۃ اللہ علیہ لکہتی ہین کہ ملا محمد رضا اپنے
زمانہ مین سب اسرائیلی ملاؤن سی زیادہ علم والے تہے اور سب آسمانی کتابون سے بلکہ اسرائیلی
علماؤنکی جمع کی ہوی کتابونسی خوب طرح واقف تہے اونہون نے اپنے باپ دادا کی دین سے
ہاتہہ اوٹہایا اور محمدی شریعت مین داخل ہوی بلکہ اونکے مسلمان ہونے کے باعث سے
اونکے رشتہ دارون کی ایک بڑی جماعت مسلمان ہوی بلکہ ہر ہر شہر مین اور لوگ بہی مسلمان ہوے
اس کتاب مین ایک مقام پر خود ملا محمد رضا کا کلام لکہا ہی کہ اونہون نے پہلے وہ باتین یہودی ملاؤنکی
کتابون سے نقل کی ہین جنکی نقل نہین ہوسکتی اونکے بہت ملاؤن نے دعوی کیا ہی کہ ہمنی اللہ کو
دیکہا ہی اور طرح طرحکی کفر کی باتین یہودی ملاون نے اللہ کے حق مین لکہی ہین طرح طرح کے
تہمتین اللہ پر جوڑی ہین پہر ملا محمد رضا فرماتے ہین کہ ایسے عقیدون سی مین دست بردار ہوا
اور دین محکم خیار اسلام مینی قبول کیا اگر اللہ تعالی چاہی تو ہمکو اون لوگون مین سے شمار کرے جو جناب
خاتم الانبیاء پر ایمان لاے ہین اور آپ کی امتیون مین اللہ میرا حشر کرے اب یہودی نادان ضد سے
جو چاہین کہین تمام خلق پر ظاہر ہی کہ مین مال اور اسباب کیواسطی باپ دادا کے دین سی جدا نہین ہوا

امت محمدی کی مدد کیلیے بہیجیگا وہ اوترکر دجال کو اور یہودیونکو قتل کرینگے اون محمدی مسلمانون کے
بہت بڑے رتبے ہین جو حضرت امام مہدیؑ اور حضرت عیسیؑ کے ساتہہ رہین گے ہماری پیغامبر
صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس زمانہ کا حال بہت کچہہ بیان فرمایا ہی صحیح بخاری مین ہی کہ اپ نے
فرمایا انا اولی الناس بابن مریم فی الدنیا والاخرۃ مین سب لوگونسی زیادہ نزدیک ہون مریم
کی بیٹی سے دنیا مین اور عقبی مین ابن ابی شیبہ نے اچھی سند عبد الرحمن بن جُبیر تک پہونچائی کہ
جناب پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا لیدرکن المسیح اقوام انہم لمثلکم او خیر یعنی مسیح کو
پاوینگی وہ لوگ کہ وہ تمہاری برابر ہین بلکہ بہتر ہین تین بار یون فرمایا اور فرمایا لَن یُخزِیَ اللّٰہُ اُمَّۃً
اَنَا اَوَّلُہَا وَالمَسِیحُ اٰخِرُہَا یعنی ہرگز رسوا نہین کریگا اللہ اوس امت کو کہ مین اوسکا اول ہون
اور مسیح اوسکا آخر ہی یا اللہ وہ زمانہ ہمکو جلد دکہلادی اور ایمان کے ساتہہ دنیا سی اوٹہالے
ای ایمانوالو وہ زمانہ اب بہت نزدیک ہی حضرت عیسیؑ اور امام مہدی کے انتظار مین رہو اور
اللہ کے ذکر مین اور پیغمبرون کے ذکر مین مشغول رہو کہ اونکی ذکر کی برکت سی اللہ اسوقت کے
فتنہ اور فسادون سے بچالی اور اپنی محبت کامل اور اپنے سب پیغمبرون اور کتابونکی اور فرشتونکی
اور سب اولیاؤنکی محبت کامل عنایت فرماوی آمین اب توراۃ شریف سی محمدی بشارتونکا بیان
ہی — اول حضرت اسماعیل علیہ السلام جنکی نسل مین اللہ کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا پیدا کرنا منظور تہا
اونکے حق مین اللہ نے پہلے سے بڑی بڑی بشارتین دین ہین — ای محمدی بہائیو اللہ تعالی نے
توراۃ شریف مین اول احوال حضرت آدم کا پہر حضرت نوح کا پہر حضرت ابراہیم کا بیان فرمایا ہی
حضرت ابراہیم کو اللہ نے دو بیٹے دے حضرت اسماعیلؑ اور حضرت اسحاقؑ حضرت اسحاق کی نسل مین
بہت پیغمبر پیدا ہوی حضرت یعقوب حضرت اسحاق کے بیٹے ہین اونکا خطاب اسرائیل ہی اونکی
نسل مین حضرت موسی اور حضرت داؤد اور حضرت سلیمان اور حضرت عیسیؑ اور بہت پیغمبر پیدا ہوے
پیغمبر اور اونکی قوم کے لوگ بنی اسرائیل کہلائے یعنی بیٹے حضرت یعقوب کے اور حضرت یعقوب کی ایک
صاحبزادی کا نام یہودا ہی آخر کو اونکی نسل اور اونکے بہائیونکی نسل یہودی کہلای پہر حضرت عیسیؑ
کی بعد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی نے حضرت اسماعیل کی نسل مین پیدا کیا اب جو
اسرائیلی لوگ امت محمدی مین داخل ہوی ہین وہ بنی اسرائیل کہلاتے ہین مگر یہودی نہین کہلاتے

اب یہودی اونکا نام ہے جو حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اور حضرت عیسیٰ کے دشمن ہین
چونکہ حضرت اسماعیل کی نسل مین اللہ تعالی کو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا پیدا کرنا منظور تہا اس لیے
پہلے سے حضرت اسماعیل کی حق مین بڑی بڑی خوش خبریان حضرت ابراہیم کو سنائین توراۃ
شریف کے پہلے سورہ کے گیارہوین اور بارہوین اور تیرہوین باب کا خلاصہ یہ ہی کہ حضرت
ابراہیم کسدیون کے ملک مین یعنی ملک عراق مین پیدا ہوی پہر اللہ نے اونکو کنعان کی ملک
مین یعنے شام مین جانے کا حکم دیا آپ کنعان مین آی پہر وہانسی مصر مین آی پہر کنعان مین آی تیرہوین باب کے چودہوین
آیت مین ہی کہ اللہ تعالی نے فرمایا کہ اپنی آنکہہ اوٹہا اور اس جگہ سے جہان تو ہی اوتر اور دکہن
اور پورب اور پچہم دیکہہ کہ یہ تمام ملک جو تو اب دیکہتا ہی مین تجکو اور تیری نسل کو ہمیشہ کے لیے دونگا
پہر پندرہوین باب مین لکہا ہی کہ اللہ کا کلام خواب مین ابراہیم پر اوترا اور فرمایا ای ابراہیم تو
مت ڈر ابراہیم نے کہا کہ تو نے مجہی فرزند نہ دیا تب وہ اوسکو باہر لیگیا اور کہا کہ اب آسمان کیطرف
نگاہ کر اور ستارونکو گن اگر تو اونکو گن سکے اور فرمایا کہ تیری اولاد ایسی ہی ہوگی تب اللہ نی
فرمایا کہ مین تجکو کسدیونکی اُور سے نکال لایا کہ تجکو یہ ملک میراث مین دون پہر آگے بڑہ کر لکہا ہی
کہ اوسیدن اللہ تعالی نے ابراہیم سے عہد کر کے فرمایا کہ مین تیری اولاد کو یہ ملک دونگا مصر کی
ندی سے لیکے بڑی ندی تک جو فرات کی ندی ہی قینی اور قنیزی اور حتی اور فرزی اور رفائی
اور اموری اور کنعانی اور جرجاسی اور یبوسی بہی پہر سولہوین باب مین لکہا ہی کہ ابراہیم کی
بیوی سارہ سے پہلے اولاد نہوی اور اوسکی ایک مصری لونڈی تہی جسکا نام ہاجرہ تہا سارہ
نے ابراہیم سے کہا کہ دیکہہ اللہ نے مجہے جننی سے روکا اب میری لونڈی پاس جا شاید میرا گہر
اوس سے آباد ہووے اور ابراہیم نے سارہ کی بات سُنی ابراہیم کی جورو سارہ نے بعد اسکے
کہ ابراہیم نے کنعان کی زمین مین دس برس بود و باش کی مصری ہاجرہ اپنی لونڈی کو لیا اور
اپنی شوہر ابراہیم کو دیا کہ اوسکی جورو ہووی تب وہ ہاجرہ کی پاس گیا وہ پیٹ سی ہوی اور جب
اوسنے اپنے تئین حاملہ دیکہا تو اپنی بیوی کو اپنی نزدیک حقیر جانا تب سارہ نی ابراہیم سی کہا کہ
مین تجہسی داد چاہتی ہون کہ مین نے اپنی لونڈی تجکو دی اب جو اوسنی اپنے تئین حاملہ دیکہا
تو مجہی اپنی نظر مین حقیر جانا میرے اور تیرے بیچ مین اللہ انصاف کرے تب ابراہیم نی سارہ سے

فِی الْاٰفَاقِ وَفِیْ اَنْفُسِہِمْ حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَہُمْ اَنَّہُ الْحَقُّ اب ہم دکہاوینگی اونکو اپنی نشانیان
دنیاکی کنارونمین اور اونکے جانونمین یہانتک کہ اونپر کہلجاویگا کہ یہ قرآن سچا ہی اللہ تعالی اس
آیت مین وعدہ کرتا ہی کہ قرآنکی سچی ہونیکی نشانیان ہر ہر ملک مین اور تمہاری جانکی اندر تمکو
دکہلاونگا اس وعدہ کی موافق ایک بڑی نشانی اللہ نے ہمکو یہہ دکہلای کہ توراۃ اور زبور اور
صحیفونکا اور انجیل کا ترجمہ پادریون سے لکہوا دیا عربی اور فارسی اور اردو اور انگریزے
جاننی والون کوبہی اون کتابون سے واقف کردیا پادریون کے قائل کرنیکا سامان دیدیا اس
گنہگار نے ان ترجمون کو بہت دیکہا پہر اللہ نے عبرانی سے بہی کچہہ واقف کردیا قرآن کا
معجزہ آنکہونسی دکہادیا نور ایمان کا دلمین بڑہادیا ہر ہر کتاب مین اللہ تعالی نے نئی نئی طرحسے
آخری پیغمبر کی تعریفین کی ہین اور اونکی پتے اور نشان اور اونکی امت کی اور اونکی شریعت
کی پتے اور نشان پہلے سے نبیونکو بتلای ہین توراۃ اور زبور اور صحیفونمین بڑی بڑی بشارتین
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی موجود ہین اور حضرت عیسی کی بشارت بہی جابجا موجود ہی یہودی
لوگ جو ان کتابون کے پڑہنے والے ہین اور حضرت عیسی کے اور حضرت محمد کے دشمن ہین وہ
کہتی ہین کہ جس پیغمبر کی یہ خبر ہی وہ ابہی پیدا نہین ہوئے ہم اونکی راہ دیکہہ رہے ہین نصرانی پادری
کہتی ہین کہ یہ سب خبرین حضرت عیسی کی ہین صاف آنکہونسی دیکہہ رہے ہین کہ یہ پتی حضرت عیسی
مین نہین ہین مگر جان بوجہکی حق کو چہپاتی ہین جابجا تلوار کے جہاد کی خبر موجود ہی اور حضرت عیسی نے
جہاد نہین کیا تو پادری کہتی ہین کہ حضرت عیسی کا کلام تلوار کیطرح دلون پر اثر کرتا تہا یہ اونہین کے
خبر ہے اسیطرح ہر جگہ آسمان کا مطلب مین کہکر بیوقوفون کو بہکاتے ہین اور انجیل پاک کی محمدی
بشارتونکا بہی طرح طرحپر مطلب بدل کر بتلاتے ہین اس لیے یہ کتاب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کی اور حضرت عیسی کی بشارتونکی بیان مین لکھی جاتی ہین اور نام اسکا بشارت محمدی ہی اس کتاب مین
جابجا پادریون کی انگریزی تفسیرونسی محمدی بشارتونکا مطلب بیان کیا جاتا ہی کہ پادریونکی بی انصافی
اور ہٹ دہرمی سب پر کہلجاوی صاف صاف پتی اور نشان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اور
اونکے امت کے موجود ہین اوسکا مطلب حضرت عیسی کیطرف اور عیسائیون کی طرف
پہیرتے ہین اور بعضی جگہ اقرار کرتی ہین کہ یہ پتا حضرت عیسی پر مطابق نہین پڑتا پہر لکہتی ہین کہ اسکا ظہور ابہی نہین ہوا

آیندہ زمانہ مین ہوگا اور ہم محمدی علم والونمین جو لوگ عبرانی زبان سے واقف تہی اونکی کتابونکی
باتین بہی کہین کہین اس کتاب مین لکہی جائینگے اور اس کتاب مین وہ احوال اگلے پیغمبرونکا
اور اونکی امت کا اور وہ احوال جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اور آپکی امت کا لکہنا ضرور ہوا
جس سے ثابت ہوجاوی کہ یہ پتے اور نشان سب آپ مین اور آپکی امت مین موجود ہین اور کسی
اور پیغمبر مین اور اونکی امت مین یہ پتے اور نشان نہین ہین ان پاک کتابونمین جا بجا اللہ تعالی نے
پہلے اول اول کے معاملون کی خبرین دی ہین کہ یون ہوگا اور یون ہوگا اور ایمانوالون پر یہہ
مصیبتین آئینگی پہر آخری زمانہ کی خوشیان سبکو سنای ہین ساری خبرین اول سے آخر تلک
اس کتاب مین لکہی جائینگے اس مین مطلب خوب کہلجاتا ہی اور ایمان کا نور خوب دلمین پہیلجاتا ہی
اور صاف روشن ہوجاتا ہی کہ جو جو معاملے اول اول ہونیوالی تہی وہ سب ہوگئی تب جناب محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا تو وہ خبرین آپ کے سوا کسی کی نہین ہوسکتین ان پاک کتابونمین
آخری پیغامبر کا اور آخری امت کا بڑا پتا یہ ہی کہ اونکے وقت مین کافرونکا زور ٹوٹ جائیگا ایمانوالے
ہر جگہ امن و امان سے رہین گے اور مسجد بیت المقدس کی اور اوس شہر کی ایسی آبادی ہوگی کہ پہر کبہی
ویرانی نہوگی اس مطلب کے کہولنے کے لیے یہ احوال لکہنا ضرور ہوا کہ حضرت موسی کے بعد دن بدن
بت پرستون کا ظلم خدا پرستون پر بڑہتا گیا حضرت داؤد اور حضرت سلیمان کے بعد پیغمبرون پر
اور ایمانداروں پر بڑے بڑے ظلم ہوئے بہت پیغمبر شہید ہوی حضرت عیسی کے بعد بیت المقدس
کی بڑی بڑی ویرانیان رہین چہہ سو برس تک ایمانوالونکو کافرونکی ہاتہہ سی جان بچانا مشکل پڑگیا
پہر ایمانوالونکو ہر جگہ امن امان اور مسجد بیت المقدس کی بڑی بڑی آبادیان محمدی وقت مین ہوئین
یہ احوال پادریون کی کتابون سے صاف صاف لکہا گیا یا اللہ اس کتاب کو قبول فرما اور اپنے
بندونکو اوس سے نفع پہونچا اور اونکو ٹہیک محمدی بنادی محمدی نور دکہلادی آمین یا اللہ یہود اور نصاری
اور نیچریونکی وسوسون سے ہم سب محمدیون کو بچالے آمین آی ایمانوالو ہماری پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم
نے خبر دی ہی کہ آخری زمانہ مین جب دین بہت سست ہوجائیگا اللہ تعالی امام مہدی علیہ السلام کو مکہ سے
ظاہر کریگا وہ نصاری پر جہاد کرینگے اونکے وقت مین دجال جو ایمان کا بہت بڑا دشمن ہی شیاطین کی
فوجین لیکر نکلیگا اور خدائی کا دعوی کریگا بہت لوگونکو بے ایمان کردیگا اللہ تعالی آسمان سی حضرت عیسے کو

اوسوقت آپ غسل سی پہلے قرآن نہین پڑہتی تہی اسی پر قیاس کر کے حنفی علماؤن نے توراۃ اور انجیل کا بہی بے غسل پڑہنا اور بے وضو چہونا منع کر دیا مضمرات مین لکہا ہی کہ غسل کی حاجت مین اور عورت کو حیض کی حالت مین توراۃ اور انجیل اور آسمانی کتابونکا پڑہنا مکروہ ہی اور در مختار کی شرح رد المحتار مین مولانا محمد امین شامی رحمۃ اللہ لکہتی ہین کہ عورت حیض کی حالت مین قرآن نہ پڑہے اور قرآن کے مانند ہی توراۃ اور انجیل اور زبور اور مولانا سید احمد طحطاوی رحمۃ اللہ علیہ در مختار کی شرح مین لکہتی ہین کہ غسل کی حاجت مین اور عورت کو حیض کے حالت مین قرآن کا پڑہنا اور چہونا منع ہی اگرچہ قرآنکا ترجمہ فارسی مین بہی لکہا ہو یہی قول بہت صحیح ہی بحر الرائق مین لکہا ہی کہ قرآن فارسی بولی مین لکہا ہو تب بہی غسل کی حاجت مین اور عورت کو حیض کی حالت مین اوسکا چہونا حرام ہی اس بات پر سبکا اتفاق اور ایکا ہی اور علماؤن نے فرمایا ہی کہ تفسیر اور فقہ اور حدیث کی کتابونکا چہونا بہی اس حالت مین مکروہ ہی کیونکہ یہ کتابین قرآن کی آیتونسی خالی نہین اور قرآن کے مانند ہی جسقدر بدلا نہین گیا توراۃ اور انجیل اور زبور مین سے مولانا سید احمد طحطاوی رح دوسری جگہ یون لکہتی ہین کہ غسل کی حاجت مین اور عورت کو حیض کی حالت مین توراۃ اور انجیل اور زبور کا پڑہنا مکروہ ہے کیونکہ سب کلام اللہ کا ہی اور جس جگہ بدلا ہوا ہی وہ جگہ معین نہین ہی **فائدہ** یعنی معلوم نہین کہ کس جگہ بدلا ہوا ہی تو سب کا ادب کرنا چاہیے ہان جس جگہ صاف معلوم ہو جاوی کہ یہود اور نصاری کا جعل ہی کوی کفر کی بات ہی اوسکو کسی وقت پڑہنا نچاہیے اوسکا یہان ذکر نہین پہر لکہتی ہین کہ عینی نے مجمع کی شرح مین یقین کر کے لکہا ہی کہ اس حالت مین ان کتابونکا پڑہنا حرام ہی اور ذخیرہ مین لکہا ہی کہ ان کتابون کو بے وضو چہونا نچاہیے ای ایمانوالو اگلی حنفیون کا یہ کلام ہی جو تمنے سُنا مولانا محمود عینی حنفی بہی بڑے تحقیق والون سے ہین جنہون نے صحیح بخاری کی اور ہدایہ کی شرح لکہی ہی ہای افسوس ہماری وقت مین جو حنفی کہلاتے ہین اونمین یہ بات مشہور رہی کہ یہ کتابین بالکل دنیا سے اوٹہ گیئین اور یہ جو اب ہین یہ دوسری کتابین ہین جہوٹہ موٹہ اونکا نام توراۃ اور انجیل رکہ لیا ہی یہ سمجہکر ان کتابون سے بڑی بڑی بے ادبیان کرتے ہین یا اللہ کہوی ہوی عقلین ہم سب مسلمانون کو عنایت فرما آمین بات آنی ہی کہ ان کتابون مین ایمانونسے

بہت گہٹا و بڑہا و گیا ہی اور ترجمون مین تو اور بہی زیادہ خرابیان ڈالین ہین بہت جگہ کیا ہی
کہ ایک لفظ کے دو معنی ہین جو معنی وہان کہلے ہوے ہین وہ معنی نہین لکہی اور جو معنی وہان
کسیطرح نہین بن سکتے وہ معنی لکہدے مطلب بگڑ گیا اصل عبرانی سے یہ بہید کہلتا ہی سچی
عقل والون کو چاہیے کہ ان کتابونکو دیکہین کہ انکو معلوم ہوگا کہ کہان اصل ہی اور کہان جعل
ہی مگر چاہیے کہ ان کتابون کو ادب سے اوٹہاوین تعظیم سے اونچی جگہ رکہین اللہ کی کتابون سے
بے ادبی کرنا بے ایمانونکا کام ہی اور جنکی عقلین پکی ہین اونکو ضرور ہی کہ ان کتابونکا مطلب خوب
طرح تحقیق کرکے پادریونکو قائل کرین پادری کہتی ہین کہ معاذ اللہ تین خدا ہین اور توراۃ اور زبور
اور انجیل ہین اول سے آخر تک یہی بیان ہی کہ اللہ اکیلا ہی اوسکا دوسرا کوئی نہین اوسکی
آگے سب بے اختیار ہین ہمکو لازم ہی کہ اللہ کا اکیلا ہونا اور حضرت عیسیٰ کا اور سب پیغمبرونکا بندہ ہونا
توراۃ اور انجیل سے ثابت کرکے پادریونکو دکہلاوین اور محمدی بہائیونکا ایمان تازہ کرین پادری
لوگ قرآن کی ضد کے مارے کہتی ہین کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر کسی کتاب مین نہین ہے
ہمپر فرض ہی کہ توراۃ اور زبور اور صحیفون سے اور انجیل سے محمدی بشارتین جمع کرکے پادریونکا
سر نیچا کرین اونہین کا لکہا ہوا اونکو دکہلاوین اور محمدیونکا ایمان پکا کرین اسیطرح ہمکو لازم ہی
کہ قرآن اور حدیث مین جو جو تعریفین حضرت عیسیٰ اور حضرت موسیٰ کی اور سب پیغمبرونکی ہین
اوسکو بہی سب کے سامنی بیان کیا کرین اور جو جہوٹے مسلمان اللہ کے پیغمبرونکو اور اللہ کی کتابونکو
برا کہتی ہین اونکو سب کافرون سے بدتر سمجہکر اونکی سایہ سے بہاگین اور جو لوگ فرشتونکی اور
قیامت اور بہشت اور دوزخ کے منکر ہین اونکو بہی سب کافرون سے بدتر سمجہکر اونسی بہاگین
کیونکہ جو پہلے مسلمان تہی پہر کافر ہوگئے وہ سب کافرون سے بدتر ہین یا اللہ ہمارا ایمان بچائیو
آمین اے ایمانوالو حضرت موسیٰ کی توراۃ اور حضرت داود کی زبور اور حضرت اشعیا اور حضرت
ارمیا اور حضرت حزقیل اور حضرت دانیال اور حضرت زکریا کے صحیفے یہودیونکی پاس عبرانی
زبان مین موجود ہین اور نصاریٰ کی پاس یہ کتابین ہین اور انجیل بہی ہی انجیل عبرانی کمیاب
ہی اوسکا ترجمہ یونانی زبان مین پہیلا ہوا ہی ان سب کتابونکی ترجمی پادریون نے عربی مین اور
فارسی مین اور اردو مین اور انگریزی مین چہاپی ہین اللہ تعالیٰ قرآن مین فرماتا ہی سَنُرِیهِمْ آیَاتِنَا

بلکہ اسپر روشن ہو کہ مین نے چھتیس اسرائیلی پیغمبرون کی خبر کی تابعداری کی ہو اور نفس کی خواہش سی کوئی کام نہین کیا بلکہ قیامت کے دن پکڑی جانے سے مین نی خوف کیا اب توراۃ شریف کے اون کلمونکا بیان ہو جو فرشتی نے حضرت اسماعیل کے حق مین کہے وے یہ ہین وِھُویِھْیِہْ پِرا۲ آدام اور وہ ہوگا قوی آدمی فخر الدین رازی نے تفسیر کبیر مین اسکا ترجمہ یون کیا ہو وَھُوَیکُونُ عَیْنُ النَّاسِ اور وہ ہوگا سردار آدمیونکا ملا احمد ایرانی جو زبان عبرانی سے خوب واقف تہی اونہون نے کتاب سیف الامۃ نصاری کی رد مین فتح علی شاہ بادشاہ کیوقت مین سن بارہ سو تینتیس ۱۲۳۳ ہجری مین لکہی ہے اونہون نے اوسمین توراۃ اور زبور اور صحیفون کی آیتین اصل عبرانی مین لکہی ہین اونکا ترجمہ فارسی مین کیا ہو اور لکہا ہو کہ مین نے اصل کتابین جمع کین اور اونکے لغت کی معتبر کتابین جمع کین اور بہت سی یہودی ملاؤنکو معنی تحقیق کرنیکے لیے حاضر کیا سو ملا احمد لکہتی ہین کہ جرانیم نصرانی نے لاطینی بولی مین پِرا آدام کا ترجمہ کیا ہو قوت والا اور اونکی لغت کی کتابون سے یون معلوم ہوتا ہو کہ پرا آدام کے معنی ہین جنگل کا رہنے والا جاننا چاہیے کہ جنگل کا رہنے والا بہی تعریف کی بات ہو اسی سورہ کی پچیسوین باب مین حضرت اسحاق کے بیٹے حضرت عیص کے حق مین لکہا ہو کہ عیص شکار مین ماہر اور جنگل کا رہنے والا تہا یہی مطلب یہان بہی ہو کہ اسماعیل بڑا بہادر اور دل کا قوی ہوگا جنگل مین رہیگا اور شکار کیا کریگا پادری مریک کشف الآثار مین یہی ترجمہ کرکے لکہتا ہی گبنون تاریخ لکہنی والا اقرار کرتا ہو کہ اگرچہ بعضی قومین عرب کی دوسری سلطنت کے قبضہ مین کبہی آگئے ہون لیکن سب ہرگز عاجز نہین ہوئے اوسنسطرمس جو مصر کا بڑا بادشاہ تہا اور کیخسرو جو ایران کا بڑا بادشاہ تہا اور پمپی اور ترا جن کہ ایک بڑا سردار اور دوسرا بڑا بادشاہ رومیونکا تہا ان بادشاہونکا لشکر بہی عرب کی تمام قومون پر غلبہ نکرسکا اور اللہ کا پاک کلام ظہور مین آیا کہ اگلی زمانہ مین اور ابکے زمانہ مین عرب کی آزادی ایک مثال ہوگئی اور لکہا ہو کہ حضرت اسماعیل کا حال اور اونکی اولاد کا حال بالکل برابر ہو اور اونکی زبان اور ختنی کی رسم کہ اونکے دادا حضرت ابراہیم سی اونکو پہونچی ان سب باتون سی اللہ کے پاک کلام کا سچا ہونا ظاہر ہوتا ہو کہ حقیقت مین یہ لوگ حضرت اسماعیل کی اولاد ہین تفسیر ہنری اسکاٹ مین ہے کہ نیوٹن کہتا ہو کہ یہہ ایک پیشین خبر ہے واسطی اولاد اسماعیل کے یعنی عرب

کی قومین ساری اسماعیل علیہ السلام کی اولاد مین ہی اور اون لوگون نے ابراہیم علیہ السلام
کی یادگاری کی واسطے بہت تقدس کو قائم رکہا تمام زمانون مین یہانتک کہ آجتک یہہ لوگ بہت جرار
اور نامغلوب ہونیوالی قوم ہی اور تمام قومونمین امتیاز والی رہی ہین تاریخ والے جن لوگون نے
اس ملک کے باب مین لکہا ہی وہ یون بیان کرتے ہین کہ یہ لوگ ہمیشہ اور قومونسے لڑتے رہی ہین
اور اونہون نے فارسیون کو اور رومیونکو اور یونانیونکو مغلوب کیا ہی اس حالت مین یہ لوگ
چھٹی صدی عیسوی تک ہتی چلے آئے یہانتک کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوی آپکے
بعد آپ کے نائبون کے ساتھہ ان لوگون نے ایشیا اور افریقہ اور یورپ کے بہت بڑی حصون کو
مغلوب کر ڈالا اور تہوڑے عرصہ مین اونہون نے لوگونکو بہت زیادہ مغلوب کرلیا بنسبت
رومیون کے جنہون نے سیکڑون برس تک ملکون کو اتنا مغلوب نہین کیا تہا اور جب سے یہہ سلطنت
ترکون کے ہاتھہ گئی تب سی اونہون نے کوشش کی مگر ویسی نہین عرب نے اپنی طاقت کو خود سر رکہا
اور سیکڑون برس تک ترکی عرب کے لوگون کو خراج دیتے رہے مکہ کے حج کے نام سی اور
وہ لفظ جنگلی آدمی کا اصل جنگلی گدہے کے لیے استعمال مین آتا ہی یعنی ایسا جنگلی جیسا گدہا کیونکہ ایوب
علیہ السلام کے گیارہوین[11] باب کی بارہوین[12] آیت مین خوب صاف بیان ہی اگرچہ انسان پیدایش
مین گورخر کے بچے کے مانند ہی اس جانور کی تحقیق کیواسطی ایوب علیہ السلام کے اونتالیسوین[39] باب
کی پانچوین آیت دیکہو کسنی گورخر کو آزاد کر کے باہر نکالا ہی اور کسنی جنگلی گدہی کا بند ہین کہولا ہے
مین ہی نی بیابان کو اوسکا گہر ٹہرایا اور کہاری جنگل کو اوسکا مقام وہ شہر کی بہیڑ بہاڑ پر ہنستا ہی
اور ہانکنی والے کے شور شار سی بے پروا رہتا ہی کوہستان اوسکے چرنے کی جگہہ ہی اور ہر ایک
ہری چیز کے تلاش مین رہتا ہی دیکہو یہ صفتین حضرت اسماعیل کے اولاد مین پائیجاتی ہین بٹوتن
کہتا ہی سوای یہودیون کی اولاد اسماعیل علیہ السلام کے صرف وہی لوگ ہین جنہون نے اول سے
آخر تک اپنی تئین اور قومون سے ممیز رکہا ہی اور اللہ کی حفاظت مین ہمیشہ رہے ہین جو
بہت اچھی طرح سب کامون کو اپنے قبضہ مین رکہتا ہی مگر ظاہر مین اوسکا ہاتھہ دکہلائی نہین دیتا
اور تغیر طامس اسکاٹ جو سن سترہ سو ستر مین شروع ہوی اور بیس برس تک پادری طامس اسکات
اوسکو چہاپ کرتا رہا ولیم نے لندن مین چہاپی ہی اوسمین لکہا ہی کہ وہ لفظ جسکے معنے جنگلی آدمی کی ہین

اوسکے ٹھیک معنی ہین گورخر اور لکھا ہی کہ اولاد اسماعیل علیہ السلام کی ہمیشہ اسرائیلیون پر
اور ادومیون پر اور تمام اولاد ابراہیم پر غالب رہی ہی پھر اوس فرشتے نے فرمایا یَادُوْ بکّل۔
وِیَدْ کُل بُوْ یعنی ہاتھہ اوسکا سب کے ساتھہ اور ہاتھہ سب کا اوسکے ساتھہ اسکا یہہ مطلب کہ اسماعیل
کی نسل تمام اولاد آدم مین پھیل جاویگی اس خبر کا ظہور جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم مین ہوا
فخر الدین رازی تفسیر کبیر مین لکھتی ہین کہ یہ بات معلوم ہی کہ حضرت اسماعیل اور اونکی اولاد
جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم سی پہلی دنیا کی اکثر ملکونمین اور اکثر قومونمین حکومت نہین رکھتی تھی
اور حکومت کے طور پر سب سے ملنی والے نتھے کیونکہ جناب محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم نہین پیدا
ہوئے تھے تب تلک وہ لوگ جنگل مین گھیرے ہوی تھے ملک شام اور ملک عراق کی سرحد کی
اندر داخل ہونیکی اونکو مجال نہین پڑتی تھی مگر نہایت ڈرتے ہوئے جاتے تھے جب اللہ تعالی نے
حضرت اسماعیل کی نسل مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا اور اونپر قرآن اوتارا عرب کے
بہت لوگ اس قرآن پر ایمان لای جو منکر رہی وہ قتل ہوی آپ کے بعد آپکی نائبون نی ملک شام
اور مصر اور روم اور فارس کے کافرونپر جہاد کیا ان قومونمین بہت لوگ ایمان لای جناب محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد پاک اور آپکی رفیقونکی اولاد پاک تمام قومونمین اور تمام ملکونمین پھیل گئی
پورب اور پچھم پر اونکا غلبہ ہوا ہر ہر ملک کے لوگون نے اونکی تعلیم کی برکت سی دولت ایمانکی
پای حضرت اسماعیل کی نسل اور اور قومونکی نسل جو ایمان لای سب دین کے بھای ہوگئی سب
قومونکی محمدی لوگ ملک عرب کے ملک مین کعبہ کی حج کو جاتے ہین اور عرب کے لوگ اور ملکونمین
آتے ہین فرشتہ کہتا ہی وِعَلْ پِنْ کُلْ اِحَاوْ یِشْکُوْنْ اور اپنے سب بھائیونکے سامنی گھر بنایگا
اسمین یہ اشارہ ہی کہ سارہ بیوی سے اولاد ہوگی وہ نسل بہی بہت پھیلیگی مگر اسماعیل کسیطرح اونسے
کم نہین ہوگا یہ تسلی اس لیے دی کہ حضرت ہاجرہ یہ خیال نکرین کہ مین لونڈی ہون اس لیے
فرما دیا کہ تمہاری بیٹے اسماعیل کا بہت بڑا رتبہ ہوگا اور اوسکی نسل اپنے سب بھائیون کی برابر رہیگی
اور اونکا ملک اپنے سب بھائیون کے ملک کے سامنی ہوگا چنانچہ اسی سورۃ کے پچیسوین باب
مین جہان حضرت اسماعیل کے بارہ[۱۲] بیٹونکے نام لکہی ہین وہان لکھا ہی کہ یہ اپنی قومون کے بارہ
رئیس تھے اور وہ حویلہ سی شور تک جو مصر کے سامنی اوس راہ مین ہی جس سی آسور کو جاتی مین

بستی تھی انکا قطعۂ زمین انکے سب بھائیونکی سامنی پڑا تھا اسکا یہ مطلب کہ عرب کا ملک کنعانکے
سامنی ہے عرب مین حضرت اسمٰعیل کے اولاد رہی کنعانمین حضرت اسحاق کی نسل بسی پادری
مسٹر فاسٹر لکھتا ہو کہ حضرت اسمٰعیل کی نسل شور سے حویلاہ تک یعنی عرب مین مصر کی کنارے سے
دریای فرات کے موہانہ تک پھیل گی ملا سید علی طہرانی نے اقامۃ الشہود مین لکھا ہو کہ یہ فقرہ جو ہی
یَادُو بَکُّل وِیَدکُلّ بُوْ اسمین بے کے معنے ساتھ کے ہین اور یے کے معنے اوپر کے نہین ہین جس سے
ضرر سمجھا جاوے مگر یہودی ملاؤن نے جو فارسی ترجمہ توراۃ کا فاضل خان ہمدانی سے لکھوایا تھا اونہین
یون ترجمہ کر دیا تھا کہ وہ سب کا ضد اور سب اوسکی ضد پر ہونگے ای ایمانوالو ہماری وقت مین
بھی پادریون نے ہندی ترجمہ مین یون ہی لکھدیا کہ اوسکا ہاتھہ سب کے برخلاف ہوگا اور سب کے
ہاتھہ اوسکے برخلاف ہونگے یہود اور نصاری کو حضرت اسمٰعیل سے اور جناب محمد صلی اللہ علیہ
وسلم سے بڑی دشمنی ہو اس باعث سے کچھ کا کچھہ ترجمہ کر دیتے ہین یا اللہ تیرا شکر ہے کہ تو نے اصل
عبرانی لفظین توراۃ مین دکھادین اور صاف مطلب سمجھا دیا ملا احمد سیف الامۃ مین لکھتی ہین کہ ربی راکوم
جو توراۃ شریف کا ترجمہ کرنیوالا ہو اوسنے یون ترجمہ کیا ہو کہ وہ سب پر غالب اور سب اوسکے
محتاج ہونگے معلوم ہوا کہ عبرانی محاورہ کے موافق یہ معنی بھی ہو سکتی ہین کہ اوسکا ہاتھہ سب پر ہوگا
یعنی سب پر غالب ہوگا اور سبکے ہاتھہ اوسکے ساتھہ یعنی اوسکے سب دست نگر ہونگے پھر اسنی
سولھوین باب مین لکھا ہو کہ پھر ہاجرہ بیٹا جنی اور ابراہیم نے اوسکا نام اسمٰعیل رکھا پھر سترھوین
باب مین لکھا ہو کہ اللہ تعالی نے حضرت ابراہیم سی فرمایا کہ مین تیرے اور اپنے درمیان عہد کرتا ہون
اسکے بعد یون ہو وِاَرْبِہْ اَوْتِخَا بِمُئُدْ مِئُدْ اور بڑہاونگا مین تجکو ساتھہ نہایت نہایت کی تب
حضرت ابراہیم سجدی مین گر پڑے پھر اللہ نے فرمایا کہ مین نے تجھی بہت قومونکا باپ ٹھرایا اسکی بعد
یون ہو وِھِفْرِیتِی اَوْتِخَا بِمُئُدْ مِئُدْ اور پھلدار کرونگا مین تجکو ساتھہ نہایت نہایت کی اور قومین
تجسے پیدا ہونگی اور بادشاہ تجسی نکلینگے اور مین اپنے اور تیرے درمیان اور تیری بعد تیرے
نسل کے درمیان انکی پشت در پشت کے لیے اپنا عہد جو ہمیشہ کا عہد ہو کرتا ہون کہ مین تیرا
اور تیرے بعد تیری نسل کا خدا ہون گا اسکا یہ مطلب ہو کہ تیری نسل مین ہمیشہ وہ لوگ رہینگے
جو اللہ کو اپنا اکیلا مالک سمجھین گے اور فقط اوسکو پوجین گے قرآن شریف مین بھی اللہ تعالی سورۂ

زخرف مین فرماتا ہو وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِي عَقِبِهِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ یعنی اللہ کو اکیلا جاننا۔ اس
کلمہ کو اللہ نے حضرت ابراہیم کی نسل مین باقی رکہا کہ اللہ کیطرف رجوع ہوون پہر ارشاد ہوتا ہو
اور مین تجکو اور تیری نسل کو کنعان کا تمام ملک جسمین تو پردیسی ہو دیتا ہون کہ ہمیشہ کے لیے
ملک ہو اور مین اونکا خدا ہونگا ای محمدی بہائیو یہہ وعدہ یون پورا ہوا کہ حضرت ابراہیم کی
بیٹے حضرت اسحاق کی نسل کا غلبہ ملک کنعان پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت تک رہا پہر اونکے
بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے حضرت اسماعیل کی نسل مین اللہ نے جناب محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کو پیدا کیا اور اونپر قرآن اوتارا اور اونکی قوم کو یعنی عرب کو جو حضرت اسماعیل کے
نسل مین تہے ملک کنعان کا دیا آجتک وہان محمدیون کا عمل ہو اور حضرت اسحاق کی نسل مین جو
لوگ محمدی ہین وہ بہی وہان بستے ہین اللہ نے پہر یہ وعدہ کر دیا کہ مین اونکا خدا ہونگا یعنی وہ میرے
حکم پر چلین گے میرے دین مین ہونگے تیرہ سو برس سے ملک کنعان مین محمدیونکا غلبہ ہو یہ کہلے
نشانی اسکی ہو کہ وہ سچی دین پر ہین پہر اسی باب مین ہو کہ اللہ تعالی نے حضرت ابراہیم سی فرمایا
کہ تم مین سے ہر ایک بیٹا جو نر ہو ختنہ کرا دے ختنہ کا بہت بڑا بیان ہو پہر فرمایا کہ تیری جورو
سارہ تیرے لیے ایک بیٹا جنی گی تو اوسکا نام اسحاق رکہنا اور مین اوسکے ساتہہ ایک عہد قائم
کرونگا جو بعد اوسکی اوسکی نسل کے ساتہہ ہمیشہ تک ہوگا اسکے بعد عبرانی لفظین یہ ہین وَلِیشمعیل
شِمَعتِیخا ہِنّہ بیرَختی اُتو وِہِفریتی اُتو وِہِربیتی اُتو بِمِئُود مِئُود شِنیم عاشار
نِسِئیم یولید وُنِتتِیو لِگوی غادول اور اسماعیل کے لیے مین نے تیری سنی ہان مین اوسکو
برکت دونگا اور مین اوسکو پہلدار کرونگا اور مین اوسکو بڑہاؤنگا ساتہہ نہایت نہایت کے
بارہ سردار اوس سے پیدا ہونگے اور اوسکو مین بناونگا بڑی امت آئی محمدی بہائیو جس لفظ
کے معنی نہایت نہایت کے ہین وہ لفظ مؤد مؤد کا ہو اوسمین میم کے نیچے زیر ہو اور ہمزہ پہ پیش
اور واو پر جزم یہ لفظ توراۃ شریف مین بہت جگہ آیا ہو اسی سورۃ کے پہلے باب مین ہو طوب
مِئُود یعنی اچہا ہو نہایت اور ساتوین باب مین ہے وِهَمَّايِم گابِرُو مِئُود مِئُود پانی بڑہ گیا
نہایت نہایت اس لفظ کے سرے پر اکثر جگہ پر بے نہین ہو اگرچہ توراۃ شریف کی دوسری سورۃ
کی سرے پر مِئُود مِئُود پر بے آئی ہو کہ بنی اسرائیل قوی ہوگئی نہایت نہایت مگر اکثر جگہ

ے نہین ہو اور اس جگہ پر کئی جگہ بے آئی ہو تو یہان ایک معنی یہہ ہین کہ اسماعیل کو نہایت نہایت برکت
بڑہاونگا دوسرے معنے یہہ بہی ہو سکتی ہین کہ اسماعیل کو بڑہاونگا مود مود کی باعث سی اسی
باعث سے ہمارے محمدی علماؤن نے لکہا ہو کہ مود مود بہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نامون مین سے
ہی ملا احمد نے سیف الامۃ مین یون ترجمہ کیا ہو کہ بڑہاونگا مین اوسکو بسبب مود مود کے یعنی
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے باعث سے پہر لکہا ہو کہ عبرانی لغت کی کتاب مین یون ہو کہ مود مود کی معنی
ہین نہایت نہایت اور بحساب اب یہ بات سوچنا چاہیے کہ اللہ تعالی نے حضرت ابراہیم سی یہی
یہی لفظ فرمایا کہ مین تجکو نہایت نہایت بڑہاونگا اور نہایت نہایت پہلدار کرونگا پہر یہی لفظین حضرت
اسماعیل کے حق مین فرمائین اور ابہی تک حضرت اسحاق پیدا نہین ہوی تہے اس سے صاف معلوم ہوا
کہ وہ وعدے جو حضرت ابراہیم سے ہوئے تہے اون وعدونکا ظہور اگرچہ دونون صاحبزادونکی
نسل مین ہوا مگر ظہور اون وعدونکا حضرت اسماعیل مین بہت زیادہ ہو اونکی نسل مین اون وعدونکا
بہت بڑا ظہور ہوا حضرت اسحاق کے حق مین یہہ لفظین نہین فرمائین اگرچہ اونسی بہی برکت کا
وعدہ کیا مگر یہہ لفظین جس سے بے نہایت برکت سمجہی جاوی وہان نہین فرمائین بیشک حضرت اسماعیل کا
رتبہ اللہ نے حضرت اسحاق سی زیادہ دیا جیسا کہ ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِنَّ اللہَ اصْطَفٰی
مِنْ وُلْدِ اِبْرَاهِيمَ اِسْمَاعِيلَ بیشک اللہ نے چن لیا ابراہیم کی اولاد مین سے اسماعیل کو
یہ حدیث صحیح مسلم اور ترمذی مین موجود ہو یہہ بے نہایت برکت جسکا وعدہ اللہ نے حضرت ابراہیم
اور حضرت اسماعیل سے کیا اسکا ظہور یون ہوا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جو سب پیغمبرون کے سردار
ہین حضرت اسماعیل کی نسل مین پیدا کیا اور اونکو ملک کنعان کا دیا اور حضرت اسحاق کی نسل مین
جو لوگ محمدی ہوئے اونکو بہی اونکے ساتہ شریک کیا مگر بڑا رتبہ اونہین کا رہا جو حضرت اسماعیل
کی نسل مین ہین تفسیر ہنری اسکاٹ والا اس مطلب کو سمجہ گیا ہو پہر جان بوجہکر مکرتا ہو اور لکہتا ہو
کہ اس بات کا یہ مطلب نہین ہو کہ اللہ تعالی حضرت اسماعیل کو حضرت اسحاق سے زیادہ برکت
دیگا اور کئی بار جو فرمایا تو حضرت ابراہیم کی تسلی کے لیے فرمایا کیونکہ حضرت اسحاق سی جب برکت کا
وعدہ ہوا تو حضرت ابراہیم نے حضرت اسماعیل کے لیے بہی دعا کی کہ ایسا نہو وہ بالکل برکت سے
محروم رہے سو اللہ تعالی نے حضرت ابراہیم کی دل کی تسلی کے لیے بار بار فرمایا اور بہتسا کا

بہی اونکی حول کی خوشی کے لیے فرمایا کہ اونکے دونو بیٹون کو برکت دی دیکھو یہہ پادری سمجھہ گیا ہی کہ اس آیت کا صاف یہ مطلب ہی کہ اللہ نے حضرت اسحاق سے بہت زیادہ بے نہایت برکتین حضرت اسماعیل کو دین ہین یہ سمجھہ کر اس صاف بات کا مطلب اور طرف پہیرتا ہی یا اللہ پادریون کو انصاف اور ایمان کی نعمت عنایت فرما اور ان اندہون کی آنکہین کہولدی آمین پہہ جو فرمایا کہ بارہ سردار پیدا ہونگے اوس سے اوسکا اشارہ حضرت اسماعیل کیطرف ہی اور یہ مطلب ہے کہ اونسے بارہ ۱۲ بیٹے پیدا ہونگے توراۃ شریف سے ثابت ہی کہ حضرت اسماعیل کے بارہ صاحبزادی تہی پہر فرمایا کہ مین اوسکو بڑی امت بناؤنگا یہہ بڑی امت وہی لوگ ہین جو حضرت اسماعیل کی نسل ہین اونکی شریعت پر قائم رہے حضرت اسماعیل کی نسل مین مدت تک شریعت قائم رہی پہر آخر کو یہ لوگ بت پرستونکی صحبت مین بگڑ گئے اور بت پوجنی لگے کئی سو برس بعد اللہ نے اونمین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا اور اونپر قرآن اوتارا اوسوقت سی آجتک تمام عرب کی لوگ شریعت پر قائم ہین اونکی نسل مین اللہ نے نہایت برکت دی ہی ایک پادری نے اپنے رسالہ مین لکھا ہی کہ یہ بشارت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی امت محمد کے سوا کوی بڑی امت حضرت اسماعیل کے نسل مین نہین پیدا ہوے اس آیت کے بعد یون ارشاد ہوتا ہی اور اسحاق کے ساتہہ جسے سارہ تیرے لیے دوسرے سال اوسیوقت معین مین جنی گی اپنا عہد قائم کرونگا ای ایمانوالو توراۃ مین اس جگہہ واو ہی جسکے معنی اور ہین اس لیے ہمنی لکھا کہ اور اسحاق کے ساتہہ مگر پادریون نے اردو ترجمہ مین اور کی جگہہ پر لیکن کا لفظ لکہدیا ہی ہمارے وقت کا ایک پادری لکھتا ہی کہ دیکہو لیکن کی لفظ سے یہ مطلب نکلتا ہی کہ وہ جو دین کا فیض ہی وہ فقط اسحاق کیواسطی ہے اسماعیل کے لیے نہین ہی ای پادریو اللہ سی ڈرو توراۃ مین لیکن کا لفظ نہین تمنی اور کی جگہہ لیکن لکہدیا اللہ نے ہمکو توراۃ دکہلا دی تمہاری چوری کہل گئی دیکہو اللہ تعالی نے حضرت اسماعیل سی اور اونکی نسل سے بہت بہت بڑی بڑی برکتونکا وعدہ کیا ہی وہ سب برکتین دین و ایمانکی ہین فقط دنیاکی برکتون کو اللہ نہین فرماویگا کہ بہت بڑی برکتین ہین یہ بات ایمانوالونپر خوب ظاہر ہی پہر توراۃ شریف مین لکھا ہی کہ فرشتے حضرت ابراہیم کے گہر مین آئی اور حضرت اسحاق کے پیدا ہونیکی بشارت دی ہان پہر لکھا ہی کہ اللہ تعالی نے فرمایا کہ زمین کی ساری قومین ابراہیم سے برکت پاوینگی ای ایمانوالو

پادریونکی کتابونمین جابجا اس بات کا اقرار ہو کہ حضرت ابراہیم کے وقت سی حضرت عیسیٰ کے
وقت تک سوا اولاد ابراہیم کے اور کسی قوم مین ایمان نہین پھیلا اکثر قومین بت پرستی مین تہین
رہین حضرت عیسے کے بعد آپ کے خاص رفیقون نے غیر قومونمین انجیل سُنائی اور ہر ہر قوم مین
ایمان پہیلایا پادری کہتی ہین یہہ اس خبر کا ظہور ہوا کہ حضرت عیسی کے نائب جو حضرت اسحاق
کی نسل مین تھے اونسے ساری قومون نے برکت ایمانکی پائی آمی پادریوا سکے بعد یہہ بہی دیکھو
کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے حضرت ابراہیم کے بیٹے حضرت اسماعیل کی نسل مین پیدا
کیا اونکی بدولت ساری قومونمین ایمان پہیلا اس بشارت کا ظہور محمدی وقت مین ہوا پہر لکہا ہی
کہ جب حضرت اسحاق پیدا ہوی اور اونکا دودہ چہڑایا گیا تب سارہ نے دیکہا کہ مصری ہاجرہ کا
بیٹا جو وہ ابراہیم کے لیے جنی تہی ٹھٹھے مارتا ہو اونسے ابراہیم سے کہا کہ تو اس لونڈی کو اور اوسکی
بیٹے کو نکال کیونکہ یہ لونڈی بچہ میرے بیٹے اسحاق کے ساتھہ وارث نہوگا ابراہیم کو یہ بات جو اوسکی
بیٹے کے حق مین تہی تلخ لگی تب اللہ تعالی نے ابراہیم سی کہا وہ بات اس لڑکے کے بابت اور تیری لونڈی
کی بابت تجھی تلخ نہ لگی جو باتین سارہ نے تجھسی کہین سومان کیونکہ تیری نسل اسحاق سی مشہور ہوگی اور
مین اوس لونڈی کی بیٹے سے بہی ایک قوم پیدا کرونگا کیونکہ وہ بہی تیری نسل ہی تب ابراہیم نی صبح کو
اوٹہکر روٹی اور پانی کی ایک مشک لی اور ہاجرہ کے کندہی پر دہری اور لڑکی کو بہی اوسکے حوالی
کرکے اوسی روانہ کیا اور وہ روانہ ہوی اور بیرسبع کی بیابانمین بھٹکتی پہرتی تہی اور جب مشک کا پانی
ہوچکا تب اوسنے اوس لڑکے کو ایک جہاڑی کے نیچے ڈالدیا اور آپ اوسکے سامنی ایک تیر کے
ٹپّی پر جا بیٹھی کیونکہ اوسنی کہا مین لڑکے کا مرنا نہ دیکہون سو وہ سامنی بیٹھی اور چلا چلا کے روئی
تب خدا نے اوس لڑکے کی آواز سُنی اور خدا کے فرشتے نے آسمان پر سے ہاجرہ کو پکارا اور اوس سے
کہا ای ہاجرہ تجھی کیا ہوا مت ڈر کہ خدا نے اس لڑکے کی آواز کو دہین جہان وہ ہی سُنا اوٹھہ اور
اوس لڑکے کو اوٹہا اور ہاتہو نسی سنبھال کے لے کہ مین اوسکو ایک بڑی گروہ بناونگا پہر خدا نی اوسکے
آنکھین کہولین تب اوسنے پانی کا ایک کنوان دیکھا اوسنے جاکے اوس مشک کو پانی سے بہرا
اور اوس لڑکی کو پلایا سو خدا اوس لڑکے کے ساتھہ تہا کہ وہ بڑہا اور بیابان کا رہنے والا اور تیرانداز
ہوا اور وہ دشتِ فاران مین رہا اس جگہ پر توراۃ کی لفظین یہ ہین وَیَشِب بمِذ بَار یعنی رہا وہ

بیابانمین پهر لکها هی وَیَشِیب بِمِدْبَرِ پَارَان اور رہا وہ فاران کے بیابانمین ای محمدی بہائیو یہہ
احوال حضرت اسماعیل کا حدیثونمین بہت پہیلا ویکی ساتهہ ہی فرشتی نے اونکے لیے زمزم کہودا
جو آجتک مکہ مین موجود ہی اب ہمکو خوب یقین ہی کہ فاران اور بیرسبع کا بیابان اوس زمانہ مین
اسی مقام کا نام تہا جہان مکہ شہر بسایا گیا پادری جان ڈیون پورٹ نے ہماری زمانہ مین حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف مین ایک کتاب لکھی ہی اور پادریونکو خوب قائل کیا ہی اوس
کتاب مین زمزم اور مکہ کے ذکر مین لکہا ہی کہ یہ وہی کنوان ہی جو فرشتہ نی جنگل مین حضرت ہاجرہ کو
دکہایا تہا پادری مارش تَین نے سیر الاسلام مین چاہ زمزم کے ذکر مین لکہا ہی کہ یہہ چشمہ پانی کا کہ
عرب کے لوگ نہایت پاک جانتی تہے حضرت اسماعیل پیغمبر کی پیاس دفع کرنیکے واسطے ظاہر اور
جاری ہوا جب اونکی مان ہاجرہ جنگل مین بہٹک رہی تہین اور اونکو گود مین لیے پہرتی تہین دیکہو ان
دونو پادریون نے اقرار کیا کہ بیرسبع اور فاران مکہ کا نام ہی ملا محمد رضا طہرانی جو یہودیون کے بڑے
عالم تہے پہر محمدی ہوی وہ اپنی کتاب مین لکہتی ہین کہ یہودی علم والون نے فاران کے پہاڑ کا یہی بیان
کیا ہی کہ وہ مکہ ہی اور فاران کا پہاڑ مکہ سی اڑہای میل کے قریب ہی اوسکے سوا اس نام کا پہاڑ تمام
جہانمین کسی نے نہین بتلایا ہی مگر نصاری کا ایک پادری تہا اوس دل کے اندہی نے دعوی کیا تہا
کہ فاران کا پہاڑ بیابان تیہ مین تہا یعنی جہان حضرت موسی اور اونکی ساتہہ والے چالیس برس رہے
ای ایمانوالو قران اور حدیث سی حضرت اسماعیل کا مکہ مین رہنا خوب ثابت ہی آگی بڑہ کر پادریونکی
قائل کرنیکے لیے اونہین کی کتابونسی یہ بیان ہوگا کہ فاران اوسوقت مین مکہ کو کہتی تہی ای محمدے
بہائیو دیکہو اللہ تعالی نے حضرت ہاجرہ کو بشارت دی کہ اوسکو ایک بڑی گروہ بناونگا یہہ پہر اشارہ
امت محمدی کی طرف ہی پہر اس لفظ کو دیکہو کہ خدا اوس لڑکے کے ساتہہ تہا دیکہو حضرت اسماعیل کا
بہت بڑا رتبہ ہی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے قرآنمین خبر دی ہی کہ اسماعیل نبی تہی اور رسول
تہی یعنے اللہ کے پیغام پہونچانیوالی تہے اب دیکہو کہ جسطرح حضرت اسماعیل کو اللہ نے حضرت اسحاق
سے زیادہ برکت دی اونکے باعث سی اونکی مان حضرت ہاجرہ کو بہی حضرت سارہ سی بہت بڑہایا
حضرت ہاجرہ کے پاس دوبار بشارت دینے کو فرشتہ آیا اوسوقت حضرت ابراہیم اونکی پاس نہین
تہے اور حضرت سارہ کے پاس ایسے وقت مین فرشتے نہین آی جسوقت حضرت ابراہیم اونکی پاس

نہوں ہاں جب حضرت ابراہیم کے پاس فرشتے حضرت اسحاق کی بشارت لای تھے اوس وقت
حضرت سارہ سی بھی باتین کر گئے جسکا ذکر توراۃ او قرآئین اللہ نے کیا ہی اور حضرت
ہاجرجب اکیلی تھین خود اونہین سے باتین کرنیکے لیے اللہ نے فرشتے کو بھیجا ملا محمد رضا طہرانی
نے بھی اس جگہ لکھا ہی کہ کئی دفعہ فرشتہ حضرت ہاجرہ پر ظاہر ہوا اور حضرت سارہ پر ظاہر نہوا
ای محمدی بھائیو نصاری اور یہود حضرت ہاجرہ اور حضرت اسماعیل سے بڑی بڑی بے اوبیان
کرتے ہین اونکو توراۃ شریف کا یہ مقام دکھلاو ای ایمانوالو قرآن اور حدیث سی ثابت ہی
کہ حضرت اسماعیل کو حضرت ابراہیم نے مکہ مین بسایا مگر پادری لوگ بی وقوفونکو بہکاتے ہین
کہ فاران مکہ کا نام نہین ہے اس لیے ہم پادریون کی کتابون سے ثابت کرتے ہین کہ فاران مکہ کا
نام ہے جارج سیل صاحب جسنی ترجمہ قرآن شریف کا انگریزی مین لکھا ہی اوسکی عربستان کی تاریخ
جو ۱۸۰۳ء مین لندن مین چھپی ہے اوسمین لکھتا ہی کہ فاران وہ جگہ ہی جو مکہ معظمہ کے اطراف
پہاڑون کے نیچے جنگل ہین اوسکو فاران کہتے ہین اور مکہ کا نام پہلے میسا تہا وہ اسماعیل علیہ
السلام کی ایک بیٹے تھے اونہون نے اپنے نام سے بسایا تہا پہر اوسکو بکہ بھی کہتے تھے اور مکہ
بھی کہتی ہین ہماری وقت مین ایک اخبار مین فاران کی تحقیق یون لکھی ہے کہ اکتوبر سنہ اٹھارہ سو
اونسٹھ عیسوی کے کوارٹرلی ریویو مین اسلام پر ایک آرٹیکل چھپا ہی یعنی ولایت کا ایک اخبار
چھپا ہی جو ایک بہت بڑی عالم یہودی زبان جاننے والی کا لکھا ہوا ہی اوسکی دوسونانوی صفحہ مین
لکھا ہی کہ فاران صاف عرب کے لیے مستعمل ہے صرف اسمین شبہ ہی کہ مکہ کے گرد کے پہاڑون کا
یہہ نام ہے یا نہین اب ہم اس شبہ کو بھی مٹادینگے اور قدیم جغرافیہ کی تحقیقات سی ثابت کردینگے
کہ مکہ کے گرد کے پہاڑ ہی فاران ہین توراۃ سی ثابت ہی کہ حضرت اسماعیل فاران مین رہے
اب حضرت اسماعیل کے اولاد کے رہنے کے مکانون کو تحقیق کرو جہان وہ ملین بس وہی مقام
حضرت اسماعیل کا ہی اور وہی فاران ہے حضرت اسماعیل کے بارہ بیٹے تھے ایک نبایوث
یہہ بیٹے حضرت اسماعیل کے عرب کے اوتر پچھم حصہ مین آباد ہوی ریورنڈ کاتری پی ٹائمرای
نے اپنے نقشہ نامہ مین اسکا نشان اڑتیس اور تیس درجی عرض شمالی اور چھتیس اور اڑتیس
درجی طول شرقی کے درمیان مین لگایا ہی ریورنڈ مسٹر فاسٹر لکھتا ہی کہ نبایوث کی اولاد جو بیٹا

پورب کیطرف عربیا پٹرا یعنی بیابان تک اور دکہن کیطرف خلیج الاسنک اور حجاز تک پہیل گئی تہے
مسٹر ہیو کی بیان سے پایا جاتا ہے کہ نبایوت کی اولاد نے اس سے بہی زیادہ ملک گہیر لیا تہا اور مدینہ
تک اور ینبع بحور اور ینبع ریمبو تک جو بحر قلزم کے کناری پر ہے اور مدینہ سے جنوب مغرب مین واقع ہے
اونکی عملداری ہو گئی ریورنڈ مسٹر فاسٹر لکہتا ہے کہ اس مختصر بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ نبایوت کی اولاد
صرف پتہر والی میدانون ہی مین نہین پڑی رہی بلکہ حجاز اور نجد کے بڑے بڑے ضلعون مین پہیل گئی ہو سکتا ہے
کہ رفتہ رفتہ نبایوت کی اولاد عرب کے بہت بڑے حصے مین پہیل گئی ہو دوسرے بیٹے حضرت
اسماعیل کے قیدار ہین وہ نبایوت کے پاس دکہن کیطرف حجاز مین آباد ہوے ریورنڈ مسٹر فاسٹر
کہتا ہے کہ اشعیا نبی علیہ السلام کے بیان سے بہی صاف صاف قیدار کے رہنے کا مقام حجاز
ثابت ہوتا ہے جسمین مکہ اور مدینہ بہی شامل ہے اور زیادہ ثبوت اسکا حال کے جغرافیہ مین شہر الخذر
اور نبت سے پایا جاتا ہے جو اصل مین القیدار اور نبایوت ہین اہل عرب کی یہہ روایت کہ قیدار اور
اونکی اولاد حجاز مین آباد ہوی اس کی تائید اس بات سے بہی ہوتی ہے کہ توراۃ اور صحیفون مین قیدار کے
رہنے کا مکان عرب کے اسی حصہ مین یعنی حجاز مین بیان ہوا ہے دوسرے یہ کہ یہ بات بخوبی ثابت ہے
کہ پورنیس اور بطلمیوس ور پلینی اعظم کے زمانون مین یہ قومین حجاز کی باشندہ تہین کیڈری یعنے
قیدری وری یعنی مخفف قیدری اور گڈرونایتی یعنی قیداری کدریتی یعنی قیدری چنانچہ اسکا ذکر
ہسٹری جغرافیہ جلد اول دوسو اڑتالیسوین صفحہ مین موجود ہے اب خوب ثابت ہو گیا کہ قیدار
حجاز مین آباد تہے ریورنڈ کاتری لی کاری نے اپنے نقشہ مین قیدار کے آبادی کا نشان چہبیس
اور ستائیس درجہ عرض شمالی اور سینتیس اور انتالیس درجہ طول شرقیکی درمیان مین لگایا ہے
اس بات کو خوب یاد رکہو یہ بات وہان کام اویگی جہان حضرت اشعیا علیہ السلام کے صحیفہ مین
آخری پیغمبر کی تعریف ہے وہان قیدار کا پتا دیا ہے تیسرے بیٹے حضرت اسماعیل کے اذبیل ہین
جوزیفس کی سند کے موافق اذبیل بہی اپنے اون دونو بہائیون کے ہمسایہ مین آباد ہوے
چوتہے بیٹے حضرت اسماعیل کے مبسام ہین اونکے رہنے کے مقام کا پتا نہین ملتا پانچوین بیٹے
حضرت اسماعیل کے مشماع ہین ریورنڈ مسٹر فاسٹر کا یہ قیاس صحیح ہے کہ عبرانی مین خلو مشماع
لکہا ہے اونہین کو یونانی ترجمہ مین مسما اور جوزیفس نے مساس اور بطلیموس نے مسمیز لکہا ہے

اور عرب مین اونہین کی اولاد بنی مسما کہلاتی ہی پس کچھ شبہہ نہین کہ یہہ بیٹے قریب نجد کے
پہلے آباد ہوی تھے چھٹی بیٹے حضرت اسمٰعیل کے دومہ ہین یورب اور پچھم کے جغرافیہ
جاننے والے قبول کرتے ہین کہ یہ بیٹے تہامہ مین آباد ہوی معجم البلدان مین لکھا ہی کہ دومۃ الجندل
کا نام واقدی کے حدیث مین دوماہ الجندل اور ابن سقفیہ نی اوسکو اعمال مدینہ مین گنا ہی اوسکا
نام دوم ابن اسمٰعیل ابن ابراہیم کے نام پر رکھا گیا ہی اور زجاجی کا قول ہی کہ حضرت اسمٰعیل کے
بیٹے کا نام دومان ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ حضرت اسمٰعیل کے ایک بیٹے کا نام دوما تھا اور شاید
اس اصل نام کو بدل دیا ہی اور ابن کلبی کا قول ہے کہ دوماہ حضرت اسمٰعیل کے بیٹے تھے اور اونہین کا
قول ہے کہ جب تہامہ مین حضرت اسمٰعیل کی بہت سی اولاد ہو گئی تو دوماہ وہانسی نکلے اور دومہ
کے مقام مین قیام کیا اور وہان قلعہ بنایا اور اوسکا نام دوماہ اپنے نام پر رکھا اور ابو عبید سکونی کا قول ہے
کہ دومۃ جندل قلعہ اور گانو شام اور مدینہ کے درمیان مین ہی قریب جبل طے کے اور دومہ وادی
قری کے گانون مین سے ہے ریورنڈ مسٹر فاسٹری بہی اس بیان کو مانتا ہی اور اب تک یہ ایک
مشہور جگہ عرب مین موجود ہی **فائدہ** امام نووی نے تہذیب الاسما مین لکہا ہی کہ دومۃ الجندل
مدینہ شریف سی پندرہ شب کا رستا ہی اور ٹہیک بات وہ ہی جو امام ابو القاسم ابن عساکر نے تاریخ
دمشق مین واقدی سے نقل کی ہی کہ دومۃ الجندل مدینہ شریف سی تیرہ منزل ہی اور کوفہ سے
دس منزل پر ہی اور دمشق سے دس منزل پر ہو ساتوین بیٹے حضرت اسمٰعیل کے مَسّا تھے
ریورنڈ مسٹر فاسٹر بیان کرتا ہی کہ یہہ بیٹے مسر یتما مین آباد ہوی مگر یہ صحیح نہین ہے اسمین کچھ شبہہ نہین
کہ یہ بیٹے جب حجاز سے نکلے تو یمن مین آباد ہوی اور یمن کے کہنڈر مین اب تک مسا کا نام
قائم ہے ریورنڈ کاتری بیکاری نے اپنے نقشہ مین اس مقام کا نشان تیرہ درجی اور تیس دقیقہ
عرض شمالی اور پینتالیس درجہ اور بیس دقیقہ طول شرقیمین قائم کیا ہو آٹہوین بیٹے حضرت
اسمٰعیل کے حِدار تہی اور توراۃ مین حداد بہی اونکا نام ہی یمن مین شہر حدیدہ اب تک اونہین کا
مقام بتلا رہا ہی اور قوم حدیدہ جو یمن کی ایک قوم ہی اونہین کے نام کو یاد دلاتے ہی زہیر
مورخ کا بہی یہی قول ہی اور ریورنڈ مسٹر فاسٹر بہی اسی کو مانتا ہی نوین بیٹے حضرت اسمٰعیل
کے تیما تھے اونکے رہنے کا مقام نجد ہی اور بعد کو رفتہ رفتہ خلیج فارس تک پہونچ گئے دسوین بیٹے

حضرت اسماعیل کے بیٹون مین ریورنڈ مسٹر فاسٹر بیان کرتا ہی کہ اونکا مقام حدور مین تہا
جو کسرقی پہاڑ کی دکہن اور جبل الشیخ پہاڑ کے پورب مین ہی گیارہوین بیٹے حضرت اسماعیل
کے نافیش ہین ریورنڈ مسٹر فاسٹر توراۃ اور جوزیفس کی سند سی لکہتا ہی کہ عربیا ڈزرتا مین اونکی
نسل اسی نام سی آباد تہی بارہوین بیٹے حضرت اسماعیل کے قیذماہ تہی اونہون نے بہی یمن مین
رہنا اختیار کیا تہا مسعودی نے مروج الذہب مین لکہا ہی کہ اصحاب الرّس حضرت اسماعیل کی
اولاد مین سی تہی اور وہ دو قوم تہی ایک کو قدمان کہتی تہی دوسرے کو یامین اور بعضونکی نزدیک
رعویل اور یہ یمن مین تہے اس بیان سی خوب ثابت ہوگیا کہ حضرت اسماعیل اور اونکی تمام
اولاد عرب مین آباد ہوی اور یہ بہی خوب ثابت ہوا کہ اصل مقام اس خاندان کی آبادی کا
حجاز ہی جہان مکہ اور مدینہ ہی حضرت اسماعیل کی پہلی اولاد یعنی نبایوث اور قیدار کا یہی مقام تہا
پہر وہانسے عرب کے اور طرفون مین پہیل گئے اب ثابت ہوا کہ حضرت اسماعیل نے حجاز مین
رہنا اختیار کیا تہا اور اوسی کا قدیم نام فاران تہا توراۃ سامری کا عربی ترجمہ جسکو آرکیونن نے
سنہ اٹہارہ سو پندرہ عیسوی مین کلدونی نیاورم کے مقام مین چہاپا ہی فاران کی معنی حجاز
لکہدے ہین اوس ترجمہ کی عبارت یہ ہی وَسَکَنَ فِی بَرِّیَّۃِ فَارَانَ (الحجاز) لفظ حجاز کا جو
دو لکیرونکی بیچمین ہی ترجمہ کرنیوالی نے اسیطرح لکہا ہو اب سنو کہ ایک فاران اور بہی ہی اوسکا یہان
ہرگز ذکر نہین ہی کوی قرینہ اوس فاران کا یہان نہین ہی مسلمان جغرافیہ والون کے لکہنی سی ثابت ہی
کہ تین مقام فاران کے نام سی مشہور تہے ایک کوہستان حجاز یعنی مکہ معظمہ اور ابو نصر بن قاسم بن
قضاعہ قضاعی فارانی اسکندری جو حجاز کا رہنے والا تہا وہ حجاز ہی کے رہنے کے باعث سی
فارانی کہلایا دوسرا فاران کوہ طور یا سینا کی پاس تہا تیسرا فاران نواح سمرقند مین تہا یہ بیان
کتاب مشترک یاقوت حمری مین لکہا ہی مگر توراۃ مین ان دونو مقامونکا کوی قرینہ نہین پادری تو
ناحق بیوقوفونکو دہوکا دیتی ہین سمرقند سی تو یہان کچہہ ذرا بہی علاقہ نہین ہے باقی رہا وہ فاران
جو سینا پہاڑ یعنی کوہ طور کے پچہم طرف ہی اور جسکے کہنڈر ملے ہین وہ توراۃ کا فاران نہین ہے
حضرت موسی کے زمانہ تک اوسکا نام و نشان نہین تہا حضرت موسی علیہ السلام جب مصر سے
بنی اسرائیل کو لیکر نکلے اور فرعون ڈوب چکا تو آپ شور کی جنگل مین پہونچی اور جب مین کے

جنگل کو چلی کیا رفیدیم مین مقام ہوا یہان سی سینا پہاڑ کیطرف چلے اور سینا پہاڑ تک پہونچکی
اور فاران کا کچھہ ذکر نہین آیا جب سینا پہاڑ سی آگے بڑہے اوتر اور پورب کو چلی یہان
لکھا ہی کہ بیابان سی نکلے اور بادل فاران کے بیابان مین ٹہر گیا اب صاف ثابت ہوا کہ
حضرت موسی کیوقت مین فاران کا بیابان سینا پہاڑ کے اوتر پورب کی طرف تہا جو قادس
کی قریب ہی وہی بیابان حجاز کا ہے اور جب حضرت یوسف نے حضرت یعقوب کو مصر مین
بلا بہیجا تہا ان توراۃ شریف مین لکہا ہی کہ حضرت یعقوب نے اون سب سمیت جو اونکی تہے
سفر کیا اور بیرسبع پر آکر اپنی باپ اسحاق کے خدا کیلیے قربانیان گذرانین یہان سے
معلوم ہوا کہ بیرسبع قربانی کا مقام تہا اور توراۃ کے پہلے سورۃ کے چودہوین [۱۴] باب کے
چہٹی آیت مین ہے کہ حوریونکو اونکی پہاڑ سعیر مین ایل فاران تک جو بیابان کے کنارے
پر ہے مارا دیکہو ایل نام اللہ کا جابجا ان پاک کتابون مین آتا ہی تو ایل فاران کے معنی ہین اللہ
فاران کا اس سی معلوم ہوا کہ فاران برکت کا مقام تہا اللہ کی عبادت کا مقام تہا اگر کوی کہی
کہ یون کیون نکہا کہ فاران اللہ کا اسکا جواب یہ ہی کہ توراۃ شریف کے اسی سورۃ کی پینتیسوین [۳۵]
باب مین ہے کہ حضرت یعقوب نے شہر لوز مین قربانیکا مقام بنایا اور اوسکا نام ایل بیت ایل
رکہا یادری میتمر نے اسکا ترجمہ حاشیہ پر یون لکہا ہی کہ خدا خانۂ خدا کا اسی طرح یہان
بہی یہہ نام ہے کہ خدا فاران کا اور مطلب یہ ہی کہ اس مقام کو دیکہکر اس مقام کی مالک
گویا دکہہ معلوم ہوا کہ فاران مین بہے اللہ کا گہر تہا تب تو اوسکا یہ نام ہوا اور تینتیسوین [۳۳]
باب کے اونیسوین اور بیسوین آیت مین ہے کہ حضرت یعقوب نے شہر سکم مین ایک قربانی کا
مقام بنایا اور اوسکا نام ایل الہ اسرائیل رکہا یعنی خدا اسرائیل کا خدا اس نام کا مطلب
یہہ ہے کہ وہ جو اسرائیل کا خدا ہی یہان یاد آتا ہی یہ مطلب نہین کہ یہ مقام معاذ اللہ خود
خدا ہے امام احمد قسطلانی مواہب لدنیہ مین لکہتے ہین کہ مسلمانون مین اور کتاب والونمین
یعنے یہود اور نصاری مین اس بات مین اختلاف نہین ہے کہ فاران مکہ کو کہتے ہین اور
ملا احمد ایرانی لکہتے ہین کہ فاران کا پہاڑ مکہ کے گرد نواح مین اڑہای کوس پر ہی عدن کے
کچھہ آگے اور یہودیون مین بہی اکثرون نے یہی کہا ہے کہ فاران مکہ ہے ہارن لکہتا ہے

کہ عرب کی لوگ پاک کتابون مین بنی قدیم کہلاتی تہی قاضیون کی کتاب کی چہٹی باب کی تیسری آیت اور سلاطین اول کے پانچوین باب کی دوسری آیت اشعیا علیہ السلام کی گیارہوین باب کی چودہوین آیت یرمیا علیہ السلام کی اونچاسوین باب کی اٹہائیسوین آیت دیکہو اور پچہلی کتابون مین اونکا نام عربیم ہو دوسرے اخبار الایام کے بائیسوین باب کی پہلی آیت نحمیا کی دوسرے باب کے اونیسوین آیت دیکہو **توراۃ مین لکہا ہی** کہ حضرت ابراہیم کو اللہ تعالی نی فرمایا کہ تو اپنے اکلوتی بیٹے کو جسی تو پیار کرتا ہو اسحاق کو میری لیے ذبح کر حضرت ابراہیم ذبح کرنیکو مستعد ہوگئی اللہ تعالی نے اوسکی بدلے قربانی کے لیے مینڈہا بہیجا پہر اللہ تعالی کے فرشتی نے اسمان سے حضرت ابراہیم کو پکارا اور کہا کہ اللہ فرماتا ہی مین نے اپنی ذات کی قسم کہائی اسلیے کہ تو نے ایسا کام کیا اور اپنا بیٹا اکلوتا بہی دریغ نکیا مین تجہی برکت پر برکت دونگا اور آسمان کے ستارون اور دریا کی کناری کی ریت کے مانند تیری نسل کو نہایت کثرت بخشونگا اور تیری نسل اپنے دشمنون کی دروازونکی وارث ہوگی اور تیری نسل سے زمین کی ساری امتین برکت پاوینگی کیونکہ تو نے میری بات مانی اس جگہ ہماری محمدی علم والونکی دو روایتین ہین بعضی کہتی ہین کہ حضرت اسحاق کے ذبح کرنیکا حکم ہوا تہا اور بعضے کہتی ہین کہ اسحاق کا لفظ یہودیون نی غلطی سے لکہدیا ہی یہہ حکم حضرت اسماعیل کے لیے ہوا تہا اور یہی صحیح ہے کہ یہ حکم دونو کیواسطی ہوا تہا واللہ اعلم ای ایمانوالو اب دیکہو کہ حضرت عیسی کے وقت تک حضرت ابراہیم کی نسل مین جتنے پیغمبر اور ولی ہوے اونکی برکت اور قومون مین نہین پہیلی حضرت عیسی کے بعد اونکے نایبون کی برکت غیر قومون مین پہیلے پہر چہہ سو برس بعد اللہ نے محمدی برکتین ساری قومون مین ایسی پہیلائین کہ اللہ اللہ توراۃ مین حضرت اسحاق کے ذکر مین بہی لکہا ہو کہ اللہ نے حضرت اسحاق سے فرمایا کہ زمین کے ساری فرقے تیری نسل سی برکت پاوینگی اس خبر کا ظہور کچہہ کچہہ حضرت عیسی کے نایبون سے ہوا پہر اچہی طرح محمدی وقت مین اس خبر کا ظہور ہوا کہ بہت لوگ جو حضرت اسحاق کی نسل مین تہے وہ محمدی ہوی اور محمدی علم مین اور نیک اعمالونمین اور ایمان کے فیض مین کامل ہوی اونکی تعلیم سی ساری قومون نے برکت پائی حضرت اسحاق کی بیٹے حضرت یعقوب کی نسل کے لوگ جو بنی اسرائیل کہلاتے ہین اونمین بہت سے محمدی ہو کر محمدی

دین کے پیشوا ہوی اور بہت قومونمین اونکا فیض پہیلا اور حضرت اسحاق کے دوسرے بیٹے حضرت عیص ہین رومی لوگ اونکی نسل مین ہین رومیون مین بہی بہت لوگ محمدی ہوے اور ساری قومین اونکی برکت پہیلی حضرت اسحاق کے بیٹے جو حضرت یعقوب ہین اونکے ذکر مین بہی توراۃ مین لکھا ہو کہ اللہ تعالی نے اونسے فرمایا کہ زمین کے ساری گہرانے تجسے اور تیری نسل سے برکت پاوینگے اسکا بہی وہی مطلب ہو حضرت یعقوب کی نسل مین جو جو لوگ حضرت عیسیٰ کی شریعت پر چلے اونسے غیر قومونمین ایمان پہیلا پہر جو اسرائیلی لوگ محمدی دین مین آئی اونمین بڑے بڑے عالم دیندار اور بڑی بڑی ولی اللہ کی عاشق جان نثار ہوے اونکا فیض ساری قومونمین پہیلا اون لوگونکا پورا بیان اس کتاب کی آخر مین آویگا اگر اللہ چاہی گا اور یہ جو حضرت یعقوب سے فرمایا کہ تجہسے اسکا ظہور حضرت یعقوب کی زندگیمین نہین ہوا تو اسکا مطلب بیشک یون ہو کہ محمدی اولیاؤن نے حضرت یعقوب سی اور بہت پیغمبرونسے فیض پایا ہو جتنی پیغمبر ہین سب اپنی قبرونمین زندہ ہین اللہ کی یاد مین اور محبت مین غرق ہین محمدی اولیاؤن نے کبہی خواب مین کبہی جاگتی مین پیغمبرونکا جمال پاک دیکہا ہو اونکی قبرون پر گئے ہین طرح طرحکے فیض ظاہر اور باطن کے سب پیغمبرونسی پای ہین محمدی ولیاؤن نے اپنی کتابونمین اس فیض اور برکت کا احوال بہت کچہہ بیان فرمایا ہو یا اللہ ہماری پیغمبر برحق محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا فیض اور سب پیغمبرونکا فیض ہم سب محمدیون پر ہمیشہ جاری رکہیو آمین

اب یہ بیان ہی کہ حضرت یعقوب نی اپنی موت کی وقت جو پیغمبرونکی پتے بتلاے کچہ پتے حضرت عیسیٰ کے کچہ پتے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے

ای محمدی بہائیو حضرت یعقوب کے بیٹے حضرت یوسف ہین اور گیارہ بہای اونکے اور ہین اون سبکا احوال توراۃ مین بہت کچہہ ہو حضرت یعقوب کا خطاب اسرائیل ہو اس لیے اونکی بارہ بیٹون کی نسل کے لوگ بنی اسرائیل کہلاتے ہین حضرت یوسف کا قصہ توراۃ اور قرآن مین بہت بڑا قصہ ہو حضرت یوسف کنعان سے مصر مین آی پہر حضرت یعقوب اور اونکی سب بیٹے مصر مین آئی اور مصر مین رہے توراۃ مین لکہا ہو کہ جب حضرت یعقوب کے مرنے کا وقت آیا

اپنی بیٹون کے حق مین پیش خبریان فرمائین انچاسوین باب کے آٹھوین آیت مین حضرت یہودا کے حق مین یون فرمایا ای یہودا تو وہ ہی کہ تیرے بہائی تیری تعریف کرینگے تیرا ہاتھ تیرے دشمنون کی گردنمین ہوگا تیرے باپ کی اولاد تیرے حضور خم ہوگی یہودا شیر کا بچہ ہی میرے بیٹی تو شکار پرسی اوٹھہ چلا وہ شیر ببر بلکہ پرانے شیر ببر کی مانند جھکا اور بیٹھا اوسکو کون اوٹھاویگا آگی ایکا نو الو حضرت یہودا کی نسل مین حضرت داؤد نبی اور اونکے بیٹے حضرت سلیمان نبی ہوے اونہون نے بادشاہی اور حکومت سی دین کو قائم کیا پادری آس براڈ ہیڈ ٹے ری اپنی دنیوی تاریخ مین لکہا ہی کہ حضرت سلیمان کے بادشاہی صلح کی تہی اور یہودا شیر ببر کے مانند جہکتا اور بیٹھتا تہا اور سب لوگ اوسی چہیڑنے سے ڈرتے تہے اسکے بعد دسوین آیت مین حضرت یعقوب فرماتے ہین لو یاسور شبط میہودہ و محوقق مبین رغلاو عد کی یابوشیلو و لو یقہت عمیم یعنی جدا نہوگی لاٹھی یہودا سی اور شریعت کی راہ ڈالنی والا اوسکے پاؤنگی درمیان مین سے یہانتک کہ آوی شیلو اور اوسکی واسطی جمع ہونگی قومین یہ جو لفظ محوقق کا ہی پادری میتھر نے جو ترجمہ ان پاک کتابونکا سن اٹھارہ سو اونہتر عیسوی مین بڑی صحت سی چہپوایا ہی اوسمین محوقق کا ترجمہ حاشیہ پر لکہا ہی حق ٹھیرانیوالا تو یہی مطلب ٹھرا کہ شریعت کی راہ ڈالنی الا یعنی پیغمبر جو نئی طرح کی شریعت لاوی اور یہی لفظ جناب اشعیا علیہ السلام کی تینتیسوین باب کے اخیر مین بہی آیا ہی یہوہ محوققنو اسکا ترجمہ پادری میتھر نے یون کیا ہی کہ خداوند ہمارا شریعت دینے والا ہی اور توراۃ شریف کے پانچوین سورہ کے چوتھی باب کی پانچوین آیت مین اور پانچوین باب کی اکتیسوین آیت مین اور چھٹی باب کی پہلی آیت مین حوقیم اور مشپاطیم لفظ آیا ہی حوقیم کے معنے پادری میتھر نے پہلی جگہ لکہا ہے شریعتین اور دوسری جگہ لکہا ہی احکام تیسری جگہ لکہا ہی حقوق خلاصہ یہ ہی کہ شریعت کے قاعدون کو اللہ نے توراۃ مین حوقیم فرمایا اب محوقق کا مطلب صاف کہل گیا اس جگہ بہی یہی مطلب ہی کہ ایک شریعت دینی والا پیغمبر جو اللہ کیطرف سی شریعت دیگا یہودا کی نسل مین ہوگا ان پاک کتابونکا محاورہ ہی کہ دو باتین ہوتی ہین دونو کا ایک ہی مطلب ہوتا ہی جیسا کہ جناب اشعیا علیہ السلام کی صحیفہ مین صیہون کے ذکر مین ہے کہ وہ اوسکا بیابان عدن کے مانند اور اوسکا صحرا جنت

خداوند کے مانند بنا دیگا دیکھو عدن اور جنت خداوند ایک ہی چیز ہی اور اسکی دو مثالین آگے
کی آیت مین آتے ہین کہ دو باتون کا ایک ہی مطلب ہی اسیطرح یہان بہی فرمایا کہ یہودا سی
لاٹہی جدا نہوگی اور شریعت کی راہ ڈالنی والا اوسکے پانون کے درمیان مین سے نہین کیگا
ظاہر یون ہے کہ حکومت کی لاٹہی دین کی حکومت کو فرمایا پہر اوسکا مطلب یون کہولدیا
کہ وہ حاکم دین کا جو شریعت دینے والا ہی وہ یہودا کی نسل مین رہیگا یہہ اشارہ حضرت
عیسی کیطرف ہی کیونکہ حضرت موسی یہودا کی نسل مین نہین ہین بلکہ اونکی بہائی لاوی کی
نسل مین ہین جیساکہ توراۃ سے ثابت ہی اور حضرت داؤد یہودا کی نسل مین ہین جیساکہ زبور
سے ثابت ہی مگر اونپر زبور مین دو تین نئے حکمونکے سوا نئی شریعت نہین اوتری فقط دعائین
اور اللہ کی تعریفین اور پیش خبریان زبور مین ہین حضرت عیسی علیہ السلام حضرت داؤد کی نسل
مین ہین اور انجیل پاک مین اونپر نئی شریعت اوتری یہی دین کے حکومت والی ہین اور
نئی شریعت لائی ہین جناب میکا علیہ السلام کے صحیفہ کے پانچوین باب مین جہان حضرت
عیسی کی صاف بشارت ہی وہان اونکو اسرائیلیونکا حاکم کہکر بتادیا ہی ظاہر یون ہی کہ یوحنا کی
انجیل کے پانچوین باب کے اخیر مین جو لکھا ہی کہ حضرت عیسی نے فرمایا کہ موسی نے میرے حق مین
لکہا ہی یہہ اشارہ اسی مقام کیطرف ہی مولوی رحمت اللہ صاحب نے اظہار الحق مین لکہا ہے کہ
سلطان بایزید خان کیوقت مین ایک یہودی عالم مسلمان ہوئی تہی اونکا نام عبد السلام رکہا گیا
اونہون نے یہودیونکی رد مین ایک رسالہ لکہا ہی اوسمین [illegible] کا ترجمہ کیا ہی راسم یعنی شریعت کے
رسم ڈالنی والا اور اوس سے حضرت عیسی علیہ السلام کو مراد لیا ہی اب مطلب یہہ ہوا کہ یہودا کی
نسل مین ضرور ایک پیغمبر نئی شریعت والا پیدا ہوگا وہ یہودا سے نہین جائیگا یعنی اوسکی شریعت
کا حکم اونپر جاری رہیگا یہانتک کہ شیلو آوی یعنی وہ آخری پیغمبر جسکے پاس قومین جمع ہونگی یعنی
جب تک جناب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نہ آوینگے تب تک حضرت عیسی کی شریعت کا
حکم جاری رہیگا پہر جب شیلو یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم آوینگے اونکو اللہ اور شریعت دیگا انجیل
کی شریعت کو اللہ موقوف کردیگا آگے اسکے ایک مثال بتلادی کہ شراب سے اوسوقت مین پرہیز
کرنا واجب ہوگا جس کپڑے مین لگی گی وہ دہو ڈالا جائیگا ملا احمد ایرانی نے سیف الامۃ مین

مطلب لیا ہی کہ بادشاہی اور پیغمبری دونو یہودا مین رہیگی جب تک شیلوہ آوین سو حضرت
داؤد اور آنکے بیٹے حضرت سلیمان یہودا کی نسل مین تھے پھر حضرت داؤد کی نسل مین حضرت
زکریا اور اونکے بیٹے یحیی ہین اور حضرت عیسی بھی حضرت داؤد کی نسل مین ہین یہ سب
باتین زبور اور انجیل سے ثابت ہین مولانا قاضی ثناء اللہ پانی پتی اپنی تفسیر مین لکھتے ہین کہ
حضرت حسن بصری اور حضرت وہب نے فرمایا کہ حضرت مریم کے باپ عمران ہین بیٹے اشہم
کے وہ بیٹے اموں کے حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام کی نسل مین ہین اور اسی تفسیر
مین ہے کہ حضرت زکریا علیہ السلام بیٹے ہین اودن کی وہ بیٹے مسلم کے وہ بیٹے صدوق کی حضرت
سلیمان بن داؤد علیہما السلام کی نسل مین ہین ابو الفدا جنہون نے سات سو بتیس ہجری مین
وفات پائی وہ اپنی تاریخ مین علی بن سعید مغربی کی کتاب سے نقل کرتے ہین کہ حضرت زکریا حضرت
سلیمان کی اولاد مین ہین اور حضرت مریم بیٹی عمران بن ماثان کے حضرت سلیمان بن داؤد علیہما
السلام کی نسل مین ہین اور حضرت مریم کی ماں کا نام حنہ تہا حنہ کی بہن ایشاع ہین جو حضرت
زکریا کی نکاح مین تہین ملا احمد کہتے ہین کہ بادشاہت دنیا کی یہودا مین سے قید بابل کے بعد
حضرت عیسی علیہ السلام کے کئی سو برس پہلے جاتی رہی تھی یعنی جب بابل کا بادشاہ اسرائیلیونکو
پکڑ لیگیا اور شہر بابل مین سیکو ر کہاتہا او سکے بعد کوئی بادشاہ قوم یہودا مین نہین ہوا مگر تھوڑی
حکومت اونمین باقی رہی اپنی قوم کے رئیس لوگ تھوڑی بہت حکومت رکھتے تھے یہانتک
کہ ہمارے حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی وقت سے اونکی حکومت جاتی رہی اس کتاب کا لکھنے والا
کہتا ہے کہ حکومت سے دین والونکی حکومت مراد ہے دوسری لفظ مین اس مطلب کو کھولدیا ہے سو
یہودا کی نسل مین حضرت عیسی علیہ السلام کے شرعی حکومت اور اونکی امت کے نیکے علم والونکی
شرعی حکومت قائم رہی یہانتک کہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آئی اور حضرت سلیمان کے بعد اونکی
نسل مین بعضے بادشاہ خدا پرست تھے اور بعضے کافر تھے تو جو بادشاہ کافر تھے اونہون نے جو دنیا کے
حکومت کی اوسکے ذکر سے پیغمبرون کو کیا کام ہے اور دین والے لوگ جو اللہ کو اکیلا جانتے اوسکے
اور سب پیغمبرون کے ماننے والے تھے وہ ہر وقت مین ہوتے رہے تھوڑی ہون یا بہت لیکن
اب شیلوہ کے معنے سنو عربی ترجمہ جو پادریون نے سن اٹھارہ سو چوالیس عیسوی مین چھاپا ہے

اوسمین شیلو کا ترجمہ یون کیا ہی اَلَّذِیْ لَہٗ اَلْکُلّ یعنی وہ شخص کہ سب کچھ اوسیکے لیے ہی اور یہ
ترجمہ یونانی ترجمہ کے موافق ہے اور ترجمہ لاطینی اور ولگیت مین یون ترجمہ کیا ہی اَلَّذِیْ سَیُرْسَل
یعنے وہ شخص جواب بھیجا جائیگا تفسیر رشی جو شمعون بن یوحا نے لکھی ہی سنہ پانچہزار پانسو ناسی مین
یہ الٹی عالم ہی اوسمین شیلو کا یون بیان کیا ہی کہ بادشاہ مسیحا ایسا کہ بادشاہت اوسکی واسطی ہی
ایسا ہی ترجمہ کیا ہی انقلس نے اور مسیحا ان کتابون مین ہر پیغامبر کو کہا جاتا ہی جیسا کہ زبور شریف
مین آیا ہی کہ میری مسیحون کو مت ستاؤ سو تفسیر رشی کا یہان مطلب یہ ہی کہ وہ پیغامبر جو بادشاہی
کے ساتھ آویگا اسکے بعد یہ لفظ ہی وَلَہٗ یِقْہَتْ عَمِّیْمْ اسکا ترجمہ پادری میتھر نے اور ملا سید علی
طہرانی نے یون کیا ہی کہ اوسکے پاس اکٹھی ہونگی قومین اور ملا احمد ایرانی نے یون ترجمہ کیا ہی کہ
اوسکی راہ دیکھتی ہین سب قومین ملا احمد لکھتی ہین کہ اس آیت سے یہ مطلب نکلا کہ وہ پیغامبر جنکا
خطاب شیلو ہی جب وہ آوینگی بادشاہت اور امامت یہودا کی نسل سے جاتی رہیگی اور جب تک
وہ نہ آوینگے تب تک بادشاہت اور امامت یہودا کی نسل مین رہیگی اور یہہ خبر حضرت عیسی علیہ السلام
کی نہین ہوسکتی کیونکہ وہ خود قوم یہودا مین سے تھے ای ایمانوالو مطلب یہ ہی کہ پادری لوگ کہتی ہین
کہ شیلو سی مراد حضرت عیسی ہین اور یہہ نہین دیکھتی کہ حضرت عیسی خود قوم یہودا مین سے ہین تو اونکے
آنے کے بعد شرعی حکومت قوم یہودا مین رہی یہودا سے جدا نہین ہوئی معلوم ہوا کہ شیلو وہ ہین
جو یہودا مین سے نہین ہین جنکے آنے سے یہودا کی حکومت تمام ہوی یعنی حضرت عیسی کی بعثت
موقوف ہوئی پادری لوگ محوقق کی لفظ مین غور نہین کرتے اور یہ سمجھتی ہین کہ حضرت سلیمان کے
بعد قوم یہودا مین بادشاہ ہوتے رہے پہر قید بابل مین اور اوسکے بعد اگرچہ یہودا مین کوئی
بادشاہ نہین تہا مگر اپنے رئیسون اور اماموںکے تابع تھے جب حضرت عیسی آے وہ حکومت
جاتی رہی حضرت عیسی کے چالیس برس بعد روم کے بت پرستون نے یہودیونکو قتل کیا اور باقیونکو
شہر بیت المقدس سے نکالدیا اوسوقت سے یہودی ہر ہر شہر مین تتر بتر ہو گئے تو حضرت
عیسی کے آنے سے حکومت یہودیون کی جاتی رہی پادری اتنا نہین سمجھتی کہ یہان شرعی حکومت کا
ذکر ہے حضرت عیسی خود اوسی قوم مین کے تھے اونکے آنے سے تو یہودا کی شرعی حکومت اوسکی زیادہ
بڑھ گئی قید بابل کے بعد چارسو برس تک اونکے امام اور ملا اونپر حکومت کرتے تھے اب اوسی قوم مین

ایسا پیغامبر عالی شان دین کی حکومت کرنے آیا حکومت یہودا سے جدا نہین ہوی بیشک
شیلو سے مراد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین جو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی نسل مین
ہین اور اونکی نائب بہی اونہین کی قوم کے تہی اور قومون کے لوگ جو محمدی ہوے وہ اونکے
تابع ہین آپ کا دین ساری قومونمین پہیلا اور پہلے سے ساری قومین ایسی پیغامبر کی راہ دیکھہ
رہی تہین جو بادشاہت اور حکومت کے ساتہہ آوینگے اسکا بیان اپنی جگہ پر آویگا اگر اللہ چاہیگا
پادری ڈایوڈیتی جو جنیوا مین انجیل کا وعظ کہنی والا تہا اوسکی تفسیر کے چہاپہ خانہ مین شہر
لندن مین سنہ سولہ سو اکاون ۱۶۵۱ عیسوی مین چہپی ہے اوسمین لکہا ہی کہ ایک خاندان کی سلطنت
اگر بدلی جاوی اور وہی نشان اور وہی قانون جاری رہے تو اوسکو سلطنت کا بدلنا نہین کہتی
ہین حضرت عیسی نے اپنی سلطنت سے یہودیونکو رومیون کے ذریعہ سے برباد کیا یہودی آدمیونکو
بہی اور یہودی طریق کو بہی ای ایمانوالو دیکہو یہہ پادری اقرار کرتا ہی کہ اس آیت کا مطلب یہہ
ہے کہ قوم یہودا کی شرعی سلطنت شیلو کے آنے سے جاتی رہیگی پہر لکہتا ہی کہ حضرت عیسی کے آنی سے
یہودیونکی پوری بربادی ہو گئی رومیون نے یہودیونکو بیت المقدس سے نکالدیا اور اونکی
شریعت بہی حضرت عیسی نے اللہ کے حکم سے بدل دی ہای یہ پادری یہہ نہین دیکہتا کہ حضرت عیسے
خود یہودا مین سے تہے یہودا کی شرعی حکومت اونکے آنے سے اور زیادہ بڑہگئی اوس قوم کے
بہت لوگ اونپر ایمان لای جیسا کہ انجیل سے اور حواریون کے کلام سے ثابت ہو اونکے نائب
جو یہودا مین سے تہے اونہون نے ہر طرف دین پہیلایا روم کے بت پرستون کے ہاتہون وہی
یہودی برباد ہوے جو حضرت عیسی کے دشمن تہے اور جو یہودی آپ پر ایمان لای تہے اونکو
اللہ نے رومیون سے بچالیا اونہون نے جب رومیون کے غلبہ کی نشانیان دیکہین وہ اوس
شہر مین جا بسے جسکا نام پلہ ہے رومیون نے بے ایمان یہودیونکو قتل کیا اور شہر سے نکالدیا
پادریون کے کتابون سے یہہ سارا احوال خوب ظاہر ہے شیلو بیشک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین
جو قوم عرب مین سے ہین جو نئی شریعت لائے اور اونکے آنے سے اونکی شرعی حکومت اور
اونکی قوم کی شرعی حکومت یہودا پر اور سب قومون پر قائم ہوی یا اللہ پادریون کی آنکہین کہولدے
بعد اسکے گیارہوین آیت مین حضرت یعقوب علیہ السلام شیلو کا صاف پتا دیتے ہین فرماتی ہین

اُوسِیا یَ لِغفِن عِیرُوَ وِلَسّاقاہ بِنِی اَتُونُو کِبّیس بَیَیِن لبُوشُو وبِدَم عِنابِیم سُوتُو
وو باندہیگا انگور کے درخت سی اپنے گدہی کو اور خاصہ انگور کے درخت سی اپنے گدہی کے
بچی کو وہ دہوئیگا شراب کے باعث سی اپنی پوشاک کو اور انگور کے خون کے باعث سی اپنے
کپڑے کو پادری طامس اسکات لکھتا ہی کہ یہ اشارہ یہودا کی طرف ہی اور مطلب یہ ہی کہ یہودا
کی نسل ملک کنعان مین اسقدر انگورون کے درخت پاویگی کہ اپنے گدہے اوسمین باندہینگے
اور پادری شیلو کا نام نزدیک ہی یہ اشارہ صاف شیلو کیطرف ہی اور یہ خطاب محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کا ہی اور انکی امت کو اللہ نے کنعان کے ملک مین پہونچایا جہان انگورونکی کثرت
ہے تفسیر رشتی مین ہے کہ یہ خبر زمین یہودا کی ہی جو جگہ شراب کی ہی سو ارشاد ہوتا ہی کہ شیلو
کا غلبہ کنعانکی ملک پر ہوگا جہان انگورونکی کثرت ہی مگر شراب کے باعث سے وہ اپنی کپڑی
کو دہوویگا یعنی شراب کو اللہ تعالی اوسکی شریعت مین حرام اور نجس کردیگا کپڑی مین لگیگی
تو کپڑا دہونا پڑیگا یہ نشانی جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے اور نیز اللہ نے سورۂ
مائدہ مین یہہ آیت اتاری کہ شراب ناپاک ہی شیطان کے کامون مین سے تم اوس سی پرہیز کرو
اور بھائی یہ ب جو ہے کا حرف ہی اسکے معنی سبب کے بھی آتے ہین یہان یہی معنی ہین کہ
شراب کی سبب سے وہ کپڑے کو دہوویگا اس معنی کی سند بہی یاد رکہو حضرت اشعیا علیہ السلام کے
صحیفہ کے اٹھائیسوین باب مین اللہ تعالی اسرائیلیونکی شکایت کرتا ہی اور فرماتا ہی وَغَمِ اِلّہ بَیَّیِن شَاغُو
وبَشِّیکَار تَاعُو اسکا ترجمہ پادری میتہر نے یون کیا ہی یہ بہی شراب کے سبب سے خطا کرتے ہین مے نوشی
سی ڈگمگاتے ہین دیکہو بے کا حرف بیین یعنی شراب پر آیا اسکے معنی ہین شراب کی سبب سے
بس یہی معنی یہان بہی ہین کہ شراب کے باعث سی اپنا کپڑا دہوویگا پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہی
کہ یہ تعریف یہودا کی ہی کہ اونکے ملک مین اسقدر پیداوار ہوگی کہ انگور کی رس مین کپڑے
رنگین گے اور پادری دیویڈ یہودا کی نسل جنکی یہہ خبر ٹہراتے ہین اونکے نسل مین اور تمام جہان مین
کسقدر انگوری شراب ہی کہ کپڑے رنگے ہین اور کتاب مین تو دہونے کا لفظ ہی دہونیکی جگہ رنگنے کے
معنے سمجہنا کس ملک کا قاعدہ ہی یہ جو کبیس کا لفظ ہی جسکے معنے ہین دہوویگا یہی لفظ کبیس کا
توریت کے سفر مصری سورہ کے [illegible] پندرہوین باب کی تیرہوین آیت مین بہی ہی وہان بہی یہی معنے

کہ اپنے کپڑے دہووی توراۃ مین خون انگور کا لفظ ہی مگر پادری میتھر نے سوچا کہ خون سے کپڑا نہین
دہویا جاتا بلکہ خون کے باعث سے میلا ہو جاتا ہی یہہ سوچکر خون انگور کے بدلے آب انگور کا لفظ ترجمہ
مین لکھدیا یا احمد تیرا شکر ہی کہ تو نے عبرانی توراۃ دکھلادی اور اصل مطلب کھولدیا کہ اسی لیے
شراب کو انگور کا خون فرمایا کہ معلوم ہو کہ شراب اوس شریعت مین بمنزلہ خون کے ہو جاویگے
اور اسکے لگ جانے سے کپڑا دہویا جاویگا دوسرے ہنری اسکاٹ مین اور طامس اسکاٹ
مین یہہ بہی لکھی ہین کہ یہ تعریف شیلوہ کے ہین اور یہ خطاب حضرت عیسیٰ کا ہی اور انگور کے
خون سے مراد حضرت عیسیٰ کا خون ہی جو اونہون نے گنہگارونکی نجات کے لیے بہادیا دیکھو
کہان انگور کا خون کہان انسان کا خون پادری لوگ جس لفظ کے جو معنے چاہتے ہین لکھدیتے
ہین ہیمے کی اس معنی کے ایک سند یہہ ہی کہ توراۃ کی تیسرے سورہ کی بارہوین ایت مین اللہ تعالیٰ نے عورت
کو لڑکا جننے کے بعد حکم فرمایا کہ سات دن جیسے حیض کے دنون رہتی ہی وہ ناپاک ہوگی پہر فرمایا
وشلشیم یوم وشلشت یامیم تشب بدمی طاہرا اسکا ترجمہ پادری میتھر نے یون کیا ہی کہ تینتیس دن
وہ ٹہری رہی لہو سے اپنے پاک کرنے مین دیکھو یہان بہی بے کے یہی معنی ہین کہ لہو سی پاک کرنیکے
لیے بیٹھی رہی یہ معنی نہین کہ لہو کے اندر بیٹھی رہی پہر دوسری آیت مین یون ہے تشب عل
دمی طاہارا یہان بی کی جگہ عل کا لفظ ہی جسکے معنی ہین اوپر اسکا ترجمہ بہی یہی کیا ہی کہ خون
سے اپنے پاک کرنے مین جناب یوحنا کی مشاہدات کے ساتوین باب مین ہی کہ حضرت یوحنا نے عالم غیب
مین ایک بڑی جماعت دیکھی سفید کپڑے پہنے ہوئے تخت کے آگے یعنی اللہ کے تخت کے آگے
اور بڑی کی یعنی حضرت عیسیٰ کے حضور مین کہڑے ہین اور سب فرشتون نے اللہ کو سجدہ کیا
اور ایک بزرگ نے مجہسے کہا کہ وی جو سفید کپڑے پہنی ہین کون ہین مین نے کہا ای خداوند
تو ہی جانتا ہی اوسنے کہا یہہ وہ ہین جو بڑی مصیبت مین سے آی ہین اونہون نے اپنے کپڑونکو
بڑی کے یعنی حضرت عیسیٰ کے لہو سی دہویا ہی اور اونہین سفید کیا ہی وہ عبرانی مجموعہ انجیل کا
جو بیروت مین چہاپا گیا ہی اوسمین یہان عبرانی لفظین یہ ہین ویکبسو اث سلموثام ویلبینوم
بدم ہسہ دیکھو یہان بہی بدم بے کا حرف ہی اور معنی صاف یون ہین کہ اوس خون سے
کپڑونکو دہویا اور سفید کیا ہی یا پانی سے کپڑونکو دہوکر وہ خون کپڑون سی چہڑایا ہی تب سے کپڑے

سفید ہوئی اور یہ معنی نہیں ہر کہ خونکو پانی کی جگہ کپڑون پر ڈالا ہو یون ہوتا تو کپڑی لال ہوجاتے
سفید کیون ہوتے بیشک حضرت یعقوب کے قول کا بھی یہی مطلب ہر کہ وہ شراب کی باعث سے
اپنے کپڑے کو دہو ویگا تاریخ واقدی مین لکہا ہر کہ حضرت ابوبکر صدیق رض کے وقت مین جب
شہر بُصری کے نصاری پر محمدیونکی فوج پہونچی وہانکا حاکم روماس مسلمانون کے پاس آیا اور حضرت
صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی بابت پوچہا وہان یہہ بہی ہر کہ اوسنے پوچہا کہ اونپر کوئی کتاب اوتری ہے
خالد رض بولے ہان اللہ نے اونپر قرآن اوتارا ہر روماس بولا بہلا اوسمین شراب حرام ہوگئی ہے
خالد رض بولے ہان پہر اور بہتے پوچہکر ایمان لایا اور محمدی ہوا اسکے بعد بارہوین آیت مین حضرت
یعقوب علیہ السلام فرماتے ہین حَکْلِیلِی عَیْنَیِم مِیَّایِن وُلِبْنِ شِنَّیِم مِحَالَاب یعنی اوسکی آنکہین
شراب سے زیادہ سرخ ہونگی یہہ صاف پتا دیکہو اور سمجھو کہ یہہ جو میم کا حرف ہر عربی مین اسکی جگہ مین
ہوتا ہر اسکے معنے ہین سے آگے معنی یہی ہین کہ شراب سی زیادہ اسکی سند یہہ ہر کہ زبور شریف
کے اکیاونوین سورہ مین آیا ہر ومِشِلِج اَلْبِین اسکا ترجمہ لکہا ہر کہ مین برف سی زیادہ سفید ہوجاؤن
دیکہو لفظ کے معنے اتنی ہی ہین کہ مین برف سی سفید ہوجاؤن لیکن پادری میتہر نے زیادہ کا
لفظ لکہا ہر اور حضرت اشعیا علیہ السلام کے باونوین باب کے آخر مین ہر کی مِشحَت مِایش مَرْاِہ
یعنی اوسکا چہرہ ہر بشر سے زیادہ بگڑ گیا دیکہو یہان بہی زیادہ کے معنی لکہی ہین اور اسی صحیفہ
کے تیرہوین باب مین ہے اُوقِیرْ اِنُوش مِپّاز وِادَام مِکِّتِم اُوفِیر مین زیادہ بیش قیمت کرونگا
مرد کو کندن سے اور آدمی کو اوفیر کے سونے سے دیکہو یہان بہی زیادہ کے معنے نکل آئی ہی پس اسیطرح
یہان توراۃ مین بہی یہی مطلب ہر کہ اوسکی آنکہین شراب سی زیادہ سرخ ہونگی اور اوسکی دانت
دودہ سی زیادہ سفید ہین یہ صاف پتا جناب محمد صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کا ہر آپ کے وقت مین
توراۃ اور انجیل کے جاننی والون نے کئی جگہ یہہ پتا آپکا لوگون سی پوچہا کہ آپ کی آنکہونمین سرخی ہے
یا نہیں بسبب اسکے کہ ہمیشہ آنکہونمین سرخی رہتی ہر کہا یہ وہی پیغمبر ہین جنکی سب راہ دیکہہ رہے ہین حدیث
کی کتابونمین ہر کہ آپ پر قرآن کے اوترنے سے پہلے جب آپ حضرت خدیجہ کا مال لیکر تجارت کے
لیے تشریف لیگئے بُصری کے بازار تک پہونچی ایک درخت کے سایہ کے نیچے اوترے وہان صومعہ
یعنی تکیہ نسطورا درویش عیسائی کا قریب تہا اوس درویش حقانی نے آپ کو دل کے نور سی پہچانا

مولانا عبد الباقی زرقانی مواہب لدنیہ کی شرح مین لکھتی ہین کہ میسرہ حضرت خدیجہ کا غلام جو
آپ کے ساتھہ تھا نسطورا نے اوس سے پوچھا کہ آپکی آنکھونمین سرخی ہے میسرہ نے کہا کہ ہان ونکی
آنکھونمین ہمیشہ سرخی رہا کرتی ہی جدا نہین ہوتی اوس درویش نے فرمایا کہ یہہ وہی پیغمبر ہین اور وہ
آخر ہین سب پیغمبرون سی کاشکے مین اونکا وقت پاؤن جب اونکو ظاہر ہونیکا حکم ہوگا اور ابو سعد
نے شرف المصطفی مین ذکر کیا ہی کہ وہ درویش جب یہہ نشانیان معلوم کر چکا آپ کے نزدیک آیا
اور آپ کے سر کو اور قدمون کو چوما اور بولا کہ مین آپ پر ایمان لایا اور مین گواہی دیتا ہون کہ
آپ وہی ہین جنکا ذکر اللہ نے توراۃ مین کیا ہی پھر جب اوسنے آپکے کندہون پر مُہر پیغمبری کی
دیکھی اوسپر بوسہ دیا مولانا جلال الدین سیوطی نے تاریخ مصر مین عبد الرحمن ابن عبد اللہ ابن
عبد الحکم کی فتوح مصر سے نقل کیا ہی اور وہ ابان بن صالح سی روایت کرتے ہین کہ جناب پیغمبر صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے جب حاطب کو بادشاہ مصر مقوقس پاس اپنا فرمان دیکر بھیجا تو اوس بادشاہ نی آخری
پیغمبر کی صفتین بیان کین ہین اوسمین یہہ بہی ہی کہ اونکی آنکھونمین سرخی ہی کہ اونسی جدا نہین ہوتی
ہی حاطب بولے ہان یہی آپکا پتا ہی یہہ جو فرمایا کہ اوسکی دانت دودہ سی زیادہ سفید ہین یعنے
حُسن کے باعث سی اور مسواک کی کثرت سی دانت بہت سفید ہین پادری متھر نے اور سب آیتونمین
جہان ایسا لفظ ہی زیادہ کے معنی لکھی ہین مگر اس جگہہ یون ترجمہ کردیا کہ اوسکی آنکھین شراب سے
لال ہونگی اور اوسکی دانت دودہ سی سفید ہونگے اور پادری طامس اسکاٹ اسکا مطلب دو طرح
لکھتا ہی ایک تو یہ کہ یہہ تعریف شیلو کی ہی اور یہ خطاب حضرت عیسی کا ہی اور معنی یہ ہین کہ اونکی
آنکھین شراب سی سرخ ہونگی اور دانت دودہ سی سفید ہونگی اور شراب اور دودہ سی انجیل
کی برکتین مراد ہین اسکی سند یون بیان کرتا ہی کہ حضرت اشعیا علیہ السلام کی صحیفہ مین آخر زمانہ
کی بشارتونمین یون فرمایا ہی کہ شراب اور دودہ بغیر قیمت کے خریدو اور وہان اللہ کی کلام
کی برکتین مراد ہین ہم کہتی ہین وہان انجیل کا نام نہین ہی وہان صاف محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی قرآن اور حدیث کی فیض اور برکت کی بشارت ہی اور یہان توراۃ مین بہی اگر فیض اور برکت
مراد لو تو بہی یہی قرآن اور حدیث کا فیض اور برکت مراد ہی کیونکہ اس بشارت مین بہت بڑا کھلا
ہوا نشان جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ہی کہ وہ انگور کے خون کے باعث سی اپنا کپڑا دہوئیگا

پادری طامس اسکاٹ دوسرے معنی یون لکھتا ہے کہ یہہ تعریف یہودا کی ہو کہ وہ جب شراب
بہت پیا کرینگے تو اونکے آنکھین شراب انگور کی طرح سرخ ہونگی اور دانت مانند دودہ کے
اور اونکی چراگاہین بہت بلند ہونگی کبہی حضرت عیسی کی تعریف اور کبہی یہودا کی تعریف
شہرائی بہت انہی نکتہین کہو آئے آمین **اللہ تعالی نی حضرت موسی سی فرمایا اسرائیلیون کے**
واسطی تیری مانند ایک نبی قائم کرونگا اسلیئی اس جگہ حضرت موسی کا احوال لکھا جاتاہی
ای بیانو الواس جگہ حضرت موسے کا احوال توریت شریف سی لکھا جاتا ہے حضرت یعقوب کی بیٹے لاوی کی نسل مین حضرت
موسی پیدا ہوی لاوی کے بیٹے قہات اور قہات کے بیٹے عمران اور عمران کے بیٹے حضرت موسے
اور حضرت ہارون ہین حضرت موسی ایک میدان مین تھے کہ درخت سی آگ انکو دکہلائی دی جب
پاس گئے اللہ نے آواز دی کہ ای موسی مین اللہ ہون ساری جہان کا مالک ہون تو اپنی
لاٹھی ڈالدی آپ نے لاٹھی ڈالدی وہ سانپ بن گیا اور دوڑنے لگا اللہ نے فرمایا مت ڈر
اسکو پکڑلے وہ پہر لاٹھی ہوجائیگی اور اللہ نے آپ کے ہاتھہ کو روشن کردیا اور فرمایا کہ یہہ
دونون نشانیان لیکر تو اور تیرا بہائی ہارون دونو جاؤ اور فرعون کو میرا پیغام پہونچاؤ اور کہو کہ
اللہ پر ایمان لا اور اسرائیلیون کو عذاب نہ دے اور اونکو ہماری ساتھہ بہیج دے حضرت
موسی اور حضرت ہارون نے فرعون کو جو مصر کا بادشاہ تہا اللہ کا یہ پیغام پہونچایا فرعون کسیطرح
اللہ پہ ایمان نلایا فرعون ایسا کافر تہا کہ بالکل اللہ کا منکر تہا حضرت موسی کی قوم کے لوگ جو
حضرت یعقوب کی نسل مین تہی اونکو بیگار مین پکڑ کر کہاتہا بڑی بڑی سخت محنتین اون سے
لیتا تہا جب حضرت موسی نے اوسکو یہہ نشانی دکہلای کہ اپنا ہاتہہ روشن دکہلادیا اور اپنا
عصا ڈالدیا وہ اژدہا بن گیا فرعون نے کہا یہ جادو ہے اوسنی تمام شہرون سی جادوگرون کو
جمع کیا اونہون نے اپنی رسیان اور لاٹھیان ڈالدین حضرت موسی کے اور سب لوگون کے
خیال مین یون دکہائی دیا کہ اژدہی دوڑ رہے ہین حضرت موسی کے دل مین کچہہ خوف آیا اللہ نے
فرمایا تو مت ڈر تو ہی اونچا ہے تو اپنی لاٹھی ڈالدے آپ نے لاٹھی ڈالدی وہ اژدہا بن
کے سب کو نگل گئی اور پہر لاٹھی ہوگئی ساری جادوگر اللہ کے آگے سجدی مین گر پڑے
اور بولے کہ ہم اللہ پہ ایمان لائے جو ساری جہان کا مالک ہے اور موسی اور ہارون کا

مالک ہے جب فرعون کسیطرح ایمان نہ لایا اللہ نے حضرت موسی کو حکم کیا کہ رات کیوقت اپنی اُمت
کو ساتھہ لیکر شہر سی نکلجا و حضرت موسی اپنی قوم کو ساتھہ لیکر رات کیوقت نکل گئے سورج نکلتی
وقت دریا کی کناری پر تہی کہ فرعون فوجون سمیت پہونچا حضرت موسی کو اللہ نے حکم دیا کہ
اپنا عصا دریا پر مارو آپ نے دریا پر عصا مار ا دریا خشک ہو گیا حضرت موسی اپنی قوم سمیت
پار ہو گئی فرعون سو کہا پیچھا دیکہکر پیچھی آیا اللہ نے پانی کو ملا دیا اور فرعون کو فوج اور لشکر
سمیت ڈبو دیا یہ احوال توراۃ اور قرآن مین نہایت پہیلاو کے ساتھہ ہی جاننا چاہیے کہ توراۃ مین
اور اگلی کتابون مین اللہ کے کلام کے ساتھہ کچہہ کچہہ کلام پیغمبرونکا اور علم والونکا بہی لکھا گیا ہی تاکہ
اللہ کے کلام کا مطلب خوب کہلجاوی عقل سی معلوم ہوتا ہی کہ اتنا کلام اللہ کا ہی اتنا حضرت موسی کا
توراۃ مین کئی جگہہ لکہا ہی کہ اللہ نے حکم کیا کہ یہہ احوال لکھہ رکہو معلوم ہوا کہ اللہ کے کلام کے ساتھہ
اور احوال جو اوسوقت مین گذرا اوسکو اللہ کے حکم سی حضرت موسی نی لکھہ اسی طرح اور
پیغمبرونکی کتابون مین پیغمبرون نے اپنا احوال بہی لکہا ہی انجیل مین حضرت عیسی کا احوال آپ کے
رفیقون نے لکہا ہی مگر قرآن شریف مین فقط اللہ ہی کا کلام لکہا گیا ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ کا
حکم یون ہی ہوا کہ قرآن الگ رہا اور قرآن کے سوا جو کچہہ اللہ نے آپ کو بتلایا آپ نے لوگونکو
فرمایا وہ الگ رہا توراۃ شریف کی دوسرے سورۃ مین لکہا ہی کہ حضرت موسی دریا سی پار
ہوکر اپنی سب لوگون سمیت سور کے بیابان مین گئے تین دن کی بعد مارہ مین آئی پہر ایلیم
مین آئے پہر مصر سی نکلنی کی دوسری مہینی کی پندرہوین دن سین کے بیابان مین پہونچی وہان
اللہ نے اونپر من برسایا وہ ایک سفید اور گول چیز تہی جیسی برف کا چہوٹا ٹکڑا اور بٹیرونکی
فوجین تمام لشکر مین آن پڑین وہ لوگ بٹیرونکا گوشت اور من مدتون تک کہاتی رہی پہر اون
سب لوگون نے سین کے بیابان سے کوچ کر کے رفیدیم مین ڈیرا کیا وہان پانی نتہا حضرت موسے
کی دعا سی اللہ نے ایک پتھر سی بارہ چشمی نکالی رفیدیم مین عمالیق لوگ لڑنے آئے حضرت موسی نے
اونپر جہاد کیا اور فتح پای پہر حضرت موسی سب قوم سمیت مصر سی نکلنی سے تیسرے مہینہ کی اوسی
سینا کی بیابان مین آئی سب لوگون نے پہاڑ کے آگے خیمی کہڑے کیے حضرت موسی پہاڑ پر
چڑہ گئی اللہ نے آپ سی باتین کی اور اللہ تعالی نے آپ سے وعدہ کیا کہ دیکہہ مین اندہیری بدلی مین

تجہہ پاس آتا ہون تا کہ جب مین تجہسی باتین کرون لوگ سنین اور ہمیشہ تجہسی عقیدہ رکہین
پہر تیسرے دن ایسا ہوا کہ صبح کو بادل گرجا اور بجلیان چمکین اور پہاڑ پر کالی گہٹا اومڈی اور
قرنای کی آواز بہت بلند ہوی ساری لوگ دیرونمین کانپ گئی حضرت موسی سب لوگونکو
خیمونسی باہر لای وہ لوگ پہاڑ کے نیچے کہڑے ہوے اور سینا پہاڑ پر پہونچے اور سب دہوان دہوا تہا
کیونکہ اللہ تعالی شعلے مین ہو کر اوترا اور تنور کا سا دہوان اوٹہا اور سارا پہاڑ ہل گیا اور
اللہ تعالی نے حضرت موسی سے باتین کین اور شریعت کے بہت حکم بتلای پہر حضرت موسی
نے وہ سب حکم لوگون کو آکر سنای پہر حضرت موسی ستر آدمی چن کر اپنے ساتہہ پہاڑ پر لیگئی پہر
حضرت موسی چالیس دن اوس پہاڑ پر رہے اللہ نے آپ سی بہت باتین کی اور اللہ نے تختیون پر
اپنا کلام لکہکر حضرت موسی کو دیا اور اللہ تعالی نے حضرت موسی کو ایک صندوق کے بنانے کا
حکم کیا اوسکی سب ترکیبین بتلادین وہ صندوق بنایا گیا اور ایک خیمہ مین رکہا گیا وہ خیمہ
اور وہ صندوق خاص مقام اللہ کی بندگی کا تہا جیسے ہماری شریعت مین کعبہ ہو اوس
صندوق کا ذکر اللہ تعالے نے سورۂ بقر مین کیا ہو کہ اوس صندوق مین اللہ کے طرف کے
تسلے تہے یعنی ایسی برکت اور فیض اللہ کیطرف کا اوسمین تہا جس سے ایمانوالون کے دلونکو
تسلی ہو پہر حضرت موسی سینا پہاڑ سے اوترے اور پورب کی راہ چلے توراۃ کے چوتہی سورہ
جسکو کتاب العدد کہتی ہین یعنے گنتی کی کتاب جسمین حضرت موسی کی قوم کی گنتی اور حساب ہو
اوسمین دسوین باب کی گیارہوین آیت مین لکہا ہو کہ دوسرے برس کے دوسرے مہینے کے
بیسوین تاریخ بنی اسرائیل سینا کے جنگل سے اپنے اپنے سفر دنمین چلے اور بدلی فاران کے
جنگلمین جا ٹہیرے یعنی وہ بدلی جسکا اونپر سایہ رہا کرتا تہا پہر آگے بڑہکر لکہا ہو کہ اونہون نے خداوند
کے پہاڑ سے تین دن کی راہ سفر کیا پہر لکہا ہو کہ حضرت موسی نے ایک مقام کا نام تبعرہ رکہا
پہر لکہا ہو کہ اوس مقام کا نام قبر الخطاوہ رکہا شاید یہہ دوسرا مقام ہوگا یا وہی تبعرہ تہا پہر انہونسے
کوچ کیا اور حصیرات مین جا کر رہے پہر لوگون نے حصیرات سی کوچ کیا اور فاران کے بیابانمین
ڈیرے کیے پہر لکہا ہو کہ حضرت موسی کو اللہ تعالی نے حکم فرمایا کہ تو لوگون کو بہیج تا کہ کنعان کی
زمین کی جاسوسی کرین حضرت موسی نے فاران کے جنگل سی جاسوسونکو بہیجا وہ لوگ چالیس دن

کی بعد جاسوسی کرکے پھرے اور پھر کر موسی اور ہارون اور بنی اسرائیل کی ساری جماعت کی پاس فاران کی جنگل قادس مین پہونچے جاسوسون نے سب لوگون سی کہدیا کہ اوس زمین کے رہنے والے بڑے قد اور ہم اونکے سامنے ایسے ہین جیسے تڈی تب ساری لوگ چلاکر روے اور حضرت یوشع جو نون کی بیٹے ہین اور جناب کالب جو یفنہ کے بیٹے ہین اون دونون نی سب کو نصیحت کی اور فرمایا اگر اللہ ہم سی راضی ہی تو ہمکو اوس زمین پر لیجائیگا اور وہ زمین ہمکو دیگا تم اللہ سی بغی مت ہو اور اوس زمین کے لوگون سی مت ڈرو کہ اللہ ہماری ساتھہ ہی اللہ تعالی نے قرآن شریف مین اپنے رسول پاک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہہ احوال سورۂ مائدہ مین سنایا ہی اور ان دو نو شخصونکی بڑی تعریف فرمای ہی پھر اللہ تعالی نے حضرت موسی سے فرمایا کہ یہہ سب لوگ جنہون نے میری شکایتین کین ہین اس بیابانین مرینگے کالب اور یوشع کے سوا تم اوس زمین تک نہین پہونچوگے اور تمہاری لڑکون کو مین وہان داخل کرونگا اور تمہاری لاشین اس بیابانین گرینگی اور تمہاری لڑکے اس جنگل مین چالیس برس تک بیابانین بھٹکتے پھرینگے اور حضرت یوشع علیہ السلام کے کتاب کے چودہوین باب مین لکہا ہی کہ حضرت کالب نے فرمایا کہ حضرت موسی نے مجکو اس زمین کی جاسوسی کے لیے قادس برنیع سی بہیجا تہا اور توراۃ کے پانچوین سورۃ مین ہے کہ حضرت موسی فرماتے ہین کہ تم بہت دن تک قادس مین رہے تب ہم پھرے اور جیسا اللہ نے مجھسے فرمایا تہا دریای قلزم کی راہ بیابان مین آئے اور ایک مدت تک سعیر پہاڑ کے گرد پھرتے رہے پھر اللہ نی مجھسی فرمایا کہ تم اس پہاڑ کے گرد بہت پھرے اب اوتر طرف جاؤ اور بنی عیص جو سعیر مین رہتی ہین اونکو مت چھیڑو کہ مین اونکی زمین سی ایک قدم بھر بھی تمکو نہین دینے کا وہ اس بڑے بیابان مین تیرا چلنا پھرنا جانتا ہی اس چالیس برس کی مدت سی خداوند تیرا خدا تیرے ساتھہ ہی سو جب ہم اپنی بھائیون بنی عیص کے سامنی جو سعیر مین رہتی ہین میدان کی راہ سی ایلات اور عصیون جبر سی ہوکے گذر گئے تو ہم پھرے اور موآب کی بیابان کی راہ مین آی اب اوٹھو اور وادی زرد کی پار ہو چنانچہ ہم وادی زرد سی اودہر گذری اور جب سی ہمنی قادس برنیع کو چھوڑا اور وادی زرد تک آی اڑتیس ۳۸ برس کا عرصہ ہوا پھر کتاب العدد کی بیسوین ۲۰ باب مین اس احوال کو یون لکہا ہی کہ بعد اسکے بنی اسرئیل کی ساری جماعت پہلے مہینی مین دشت سین مین ای اور قادس مین

بہنے لگی وہان پانی تہا لوگون نی حضرت موسی سی کہا یہان تو بونی کی جگہ نہین اور نہ انجیرون کی اور نہ
انارون کی یہان تو ہمنی کو پانی بہی نہین تب حضرت موسی نی عصا مارا اور پتہر سی پانی نکلا پہر حضرت موسی
نی قادس سے ادوم کی بادشاہ پاس قاصد بہیجی کہ ہم قادس شہر مین ہین جو تیری دور کی سرحد پر ہی سو
ہمکو اپنی ملک مین جانیکا رستہ دی اوسنی رستہ نہ دیا اور بنی اسرائیل قادس سی روانہ ہوکر حور پہاڑ پر آئے
اور حور کا پہاڑ جو ادوم کی سرحد سی ملا ہوا تہا اوسپر اللہ نی حضرت موسی اور ہارون کو کہا کہ ہارون اپنے
لوگو مین جا ملیگا اور مر جائیگا سو حضرت ہارون نی پہاڑ کی چوٹی پر وفات پائی یہ بیان اڑتیس برس کے
بعد کا ہی کہ اڑتیس برس بعد پہر قادس مین آئی پہر تینتیسوین باب مین مصر سی حور پہاڑ تک بہت سی
منزلین لکہی ہین اور لکہا ہی کہ حضرت موسی نی اللہ کی حکم کی مطابق کوچ بکوچ اونکی منزلون کو قلمبند کیا
پہلی ایلیم کی بعد لکہا ہی کہ سین کی بیابان مین خیمہ کیا پہر بیچ مین دو منزلین اور لکہکر رفیدیم کی منزل لکہی ہے
رفیدیم کی بعد دشت سینا پہر قبر التہاوہ پہر حصیرات لکہا ہی پہر حصیرات کی بعد اٹہارہ منزلین اور لکہی
ہین ان اٹہارہ منزلون مین تیرہوین منزل کا نام موسیروث لکہا ہی پہر لکہا ہی کہ دشت سین مین جو
قادس ہی ڈیری کئے اور قادس سی چلکر حور پہاڑ پر خیمہ کیا جو زمین ادوم کی سرحد پر ہی یہان حضرت
ہارون اللہ کی حکم سی حور پہاڑ پر گئی اور بنی اسرائیل کی مصر سی نکلنی کی پیچہی چالیسوین برس کے
پانچوین مہینے کی پہلی تاریخ وہان وفات پائی اس بیان سی معلوم ہوا کہ سین دو ہین ایک وہ مقام
جو سینا پہاڑ سی پہلی ملا تہا ایک یہ سین جسکا قادس نام ہی آگی امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اوپر خوب ثابت ہو چکا کہ فاران مکہ کا نام ہی جہان حضرت اسمعیل علیہ السلام رہتی تہی اب یہان سے
معلوم ہوا کہ قادس بہی اوسی مقام کا نام ہی امام نووی نی تہذیب الاسماء مین لکہا ہی کہ مکہ کا نام
قادس بہی ہی معلوم ہوا کہ مکہ سی حضرت موسی نے کنعان کی طرف جاسوس بہیجی جب لوگون نی ملک کنعان مین
جہاد کے لیے جانی سی انکار کیا اللہ تعالی نی فرمایا کہ چالیس برس تک یہہ لوگ اسی بیابان مین بہٹکتے
پہرینگے حضرت موسی امت سمیت ایک مدت تک قادس مین یعنی مکہ مین رہی یا اوسکی قریب کسی
مقام مین رہی پہر اللہ کی حکم سی دریای قلزم کی راہ اودیسہ کی بیابان مین آئی اور ایک مدت تک سعیر
پہاڑ کے گرد پہرتی رہی پہر اللہ نی فرمایا کہ اب اوتر طرف جاؤ سو وہان سی پہر کر ایلات اور عصیون
جبر سی ہوکی گذر گئی پہر پہری اور مواب کی بیابان کی راہ ای ملا احمد ایرانی عبرانی دان کے سیف اللامتہ

مین کتاب کالو مین لغت عبرانی سے لکھا ہی کہ مواب ایک شہر تہا ملک عراق مین اور بعضی کہتی
ہین کہ مواب خیبر کی ولایت کا نام ہی واللہ اعلم یہہ حضرت موسی علیہ السلام مواب سی وادی
زرد مین آی مولانا سید علی مدنی جو کتاب وفا الوفا مدینہ شریف کی احوال مین لکہی ہی اوسمین وادی
زرود کو مدینہ منورہ سے بارہ ۱۲ کوس پر لکہا ہی اب قادس برنیع کو چہوڑی ہوی اڑتیس برس گذری تہے
پہر اونتالیسوین برس موسیروت مین آی جو قادس برنیع کی قریب ہی اس بیچ مین بہت سی لڑتین
بیچ مین ہوگئین جو تینتیسوین ۳۳ باب مین لکہی ہین یہہ قادس برنیع مین ڈیری کئی اب قادس برنیع سے
چلکر حور پہاڑ پر خیمہ کیا جو زمین ادوم کی سرحد پر ہی اس پہاڑ پر حضرت ہارون علیہ السلام کو اللہ نے
دنیا سی اوٹہا لیا آپ اوسی پہاڑ پر دفن ہوی یہہ سب بیان توراۃ شریف کی پانچوین سورۃ سی
ظاہر ہی اب اس مقام مین فاران کا پتا اور نشان اور زیادہ کہل گیا اور پادریون کی اٹکلین غلط
ہوگئین فاران مین پادریون کی تین ۳ قول ہین پہلا قول یہ ہی کہ فاران اوس میدان کا نام ہی جو سینا
پہاڑ کے پچہم طرف ہی اور اوس جنگل مین عمارتین اور پرانی قبرون کے اور منارون کی نشان اب تک
موجود ہین یہ قول صاف غلط ہی کیونکہ توراۃ مین حضرت موسی علیہ السلام کی منزلین جو سینا پہاڑ تک
لکہی ہین وہان فاران کا ذکر نہین اور رفیدیم مصر کے اوتر طرف کے صوبونمین سینا پہاڑ کی پچہم طرف ہے
حضرت موسی علیہ السلام وہان سی پورب کیطرف آی اونکو سینا پہاڑ کی طرف فاران نہین ملا دوسرا
قول یہ ہی کہ فاران اوس میدان کا نام ہی جو بیرسبع کی اوتر حد سی سینا پہاڑ تک چلا گیا ہی اور اکثر
لوگون نی یہہ بیان کیا ہی کہ اوسکی اوتر مین ملک کنعان ہی اور دکہن مین سینا پہاڑ اور پچہم مین مصر
اور پورب مین ساعیر پہاڑ ہی اور اس میدان لق و دق مین بہت سی چہوٹی چہوٹی جنگل ہین یہ قول
بہی بالکل غلط ہی کیونکہ حضرت موسی علیہ السلام سینا پہاڑ سی تین دن کی راہ چلے اور قبر الحطاوہ اور
حصیرات مین رہی حصیروت سی کوچ کیا تب فاران مین آی یہان سی ثابت ہوا کہ حصیرات سی آگے
فاران ہی اور ان سب بیابانون سی علیحدہ اور بادشاہون کی احوال کی پہلی کتاب جو توراۃ کی جلد
مین لگی ہوی ہی اوسکی گیارہوین باب کی اٹہارہوین آیت مین ہی وہ مدیان سی نکلی اور فاران مین
آی اور وہان سی آدمی ساتہہ لیکر مصر کو گئی مدیان وہ شہر ہی جسکو عرب لوگ مدین کہتی ہین اور دریا
قلزم کی کناری پر ہی جو حجاز کیجانب سی تبوک سی چہہ منزل کی قریب دکہن کی طرف ہی اور یہہ شہر

عین وادی فاران مین تہا جو ٹہیک حجاز ہو ایک قول پادریونکا یہ ہو کہ قادس جہان حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کنوان کہودا تہا اور اوسکا نام بیرسبع رکہا تہا وہی فاران ہی ہم کہتے ہین یہی قول ٹہیک ہو کیونکہ حضرت ہاجر علیہا السلام کی ذکر مین توراۃ شریف مین لکہا ہو کہ بیرسبع کے میدانمین بہٹکتی پہرتی تہین پہر لکہا ہو کہ حضرت اسماعیل فاران کی بیابانمین رہی معلوم ہوا کہ فاران اور بیرسبع ایک ہو یا دونو پاس پاس ہین اب یہان لکہا ہو کہ لوگ جاسوسی کرکے فاران قادس مین آئی معلوم ہوا کہ فاران اور قادس دونو پاس پاس ہین توراۃ کی پہلی سورہ کی چودہوین باب کی چہٹی آیت مین ہو کہ گدر لاعومر نے حوریون کو اونکی پہاڑ سیعیر مین ایل فاران تک جو بیابان کی کنارے پر ہو مارا اور وہ پہر کر عین مشپاط یعنی قادس مین آئی پادری ہارن اپنی تفسیر کی تیسری جلد کے پانسو ستانوے صفحہ مین لکہتا ہو کہ قادس برنیع یا عین مشپاط فرقہ یہودا سے متعلق تہا اور حضرت موسی کی بہن نے وہان انتقال کیا حضرت شموئیل علیہ السلام کی احوال کے دوسری کتاب کی سترہوین باب مین ہو کہ دان سی بیرسبع تک ساری بنی اسرائیل جمع ہوون اور توراۃ کی چوتہی سورۃ کی چونتیسوین باب مین ہو کہ اسرائیلیونکی دکہنی سرحد قادس برنیع تک ہو پہونچے اس سی بہی معلوم ہوا کہ قادس برنیع اور بیرسبع دونو ایک ہین یا پاس پاس ہین اور حضرت یوشع علیہ السلام کی پندرہوین باب مین ہو کہ یہودا کی فرقی کا حصہ دشت سین دکہن کی طرف دکہنی ہو انے کی انتہا ادوم کی سرحد تک اور یہہ حد دکہن کیطرف عقرابیم کی چڑہائی سی ہو کر سین تک پہونچی اور دکہن سی قادس برنیع کو چڑہی اور حصرون پاس جا کی ادار کو چڑہی اور اسی باب کی تیئیسوین آیت مین ہو قادس اور حصور اور ارمیا علیہ السلام کی اونچاسوین باب مین اٹہائیسوین آیت مین ہو کہ قیدار کی بابت اور حصور کی بادشاہونکی بابت یہان سی معلوم ہوا کہ قادس قیدار یونکا مقام تہا حصور کی ساتہہ ایک جگہ قادس کا نام لیا دوسری جگہ اوسکی عوض قیدار کا نام لیا معلوم ہوا کہ قادس وہ جگہ ہو جہان قیداری رہتی تہی اور وہ مکہ ہو سبائک الذہب مین مولانا محمد امین بغدادی نے لکہا ہو کہ حصور ایک شاخ ہو قوم حمیر کی اونمین ایک پیغمبر شعیب نام اللہ نے بہیجی اون لوگون نے اونکو قتل کیا اللہ نے اونپر بخت نصر کو غلبہ دیا اوسنی اونکو قتل کیا ارمیا علیہ السلام کی اسی باب کی اکتیسوین آیت مین یہودا کی سرحد کا بیان یون ہو کہ بیابانمین بیت عرابہ اور مدین اور رسکا کادر

بستان اور وہ عیر جو کہاری ہی اور عین جدی یہان سی سارا مطلب کھلگیا کیونکہ بیابان عرب
کی اوس حصہ کا نام ہی جہان مکہ اور مدینہ ہی جو حجاز کہلاتا ہی جیسا کہ حضرت اشعیا علیہ السلام
کی بیالیسوین باب کی گیارہوین آیت مین بیابان کا اور قیدار کا اور سلع کا ذکر ایک ہی آیت مین
ہی اوس سی ظاہر ہوتا ہی کہ بیابان اوس مقام کا نام ہی جہان قیداری لوگ رہتی تہی اور وہ مکہ
ہی اور سلع قیداریون کی قریب ہی تو سلع یہی مدینہ پاک ہی پادری ہارن نے اپنی تفسیر مین لکھا ہی
کہ یونانیون نی ملک عرب کی تین حصی کئی ہین ایک یمن دوسرا پٹیرا تیسرا صحرا عرب اور پادری مارش مین
سیر الاسلام مین لکھتا ہی کہ سنگستانی عرب مین سینا پہاڑ اور حوریب پہاڑ ہی اور ریگستانی عرب مین
مین مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ ہی معلوم ہوا کہ یونانیون نی سنگستانی عرب اوس ضلع کا نام رکہا جہان
پہاڑون کی بہت کثرت ہی اور مکہ سی مدینہ تک کسی نے ریگستانی کہا کسی نے صحرا اور جنگل کہا قاموس مین
ہی کہ قریشی لوگ عربہ مین رہی اسی سی سب عربون کی نسبت اوسکی طرف ہوگئی اور وہ میدان
عرب کا ہی اور میدان اسماعیل علیہ السلام کی گہر کا ہی اور ایک شاعر نی ضرورت سی ری کو ساکن
کر دیا ہی اور کہا ہی ؎ وَعَرْبَةُ اَرْضٌ مَا يُحِلُّ حَرَامَهَا ؛ مِنَ النَّاسِ اِلَّا اللَّوْذَعِيُّ الْحُلَاحِلُ
یعنی عربہ ایسی زمین ہی کہ اوسکی حرام کو کوئی آدمی حلال نہین کر سکتا مگر وہ بڑا عقلمند سردار شجاع عقل والا
یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو تہوڑی دیر مکہ مین کافرونکا قتل کرنا اللہ نی حلال کر دیا تہا
اس بیان سی معلوم ہوا کہ وہ ٹکڑا زمین کا جو عربہ کہلاتا تہا وہی زمین مکہ کی ہی جہان حضرت اسماعیل
رہی تہی اسی کو عبرانی مین بیت عرابہ کہا ہی اور مدین تو عرب مین مشہور ہی جہان حضرت موسی ع
پہلی بار مصر سی نکل کر رہی تہی یہہ شہر مکہ اور مدینہ کی قریب ہی اوسکی ساتھہ اوس عیر کا یعنی شہر کا نام
ہی جو کہاری ہی عبرانی مین عیر شہر کو کہتی ہین ظاہر یون ہی کہ یہ اشارہ مدینہ منورہ کی طرف ہی کیونکہ اوسکے
آس پاس کہاری زمین ہی اور مدینہ منورہ مین ایک پہاڑ بہی ہی جسکا نام عیر ہی معلوم ہوا کہ یہود کے
فرقہ کی سرحد مدینہ تک تہی اور قادس برنیع مکہ ہی اونکی سرحد وہانتک بہی تہی وفاء الوفا مین بہت
روایتین اس مضمون کی لکھی ہین کہ اسرائیلی لوگ مدینہ مین حضرت موسی علیہ السلام کی وقت مین
اوتری تہی کسی روایت مین ہی کہ بخت نصر کی ظلم سی جب تتر بتر ہوی یہان اوتری ایک روایت مین ہے
کہ بادشاہ روم نی جب انکو عاجز کیا تب یہان اوتری اور رزین نی شرقی سی نقل کیا ہی کہ یہودی کو

بیش اور کئی قومین تہین ابن النجار نے لکھا ہو کہ اونکی اونسٹھہ محل تہی اور وہ عرب جو انصار کو نسبے
پہلی اونکی اوپر اوتری تہی اونکی تیرہ محل تہی ابن زبالہ نی بہت سی نام لکہی ہین جو ہماری زمانہ مین
پہچانی نہین جاتی تمام ہوا بیان وفاء الوفا کا ظاہر یون ہو کہ پہلی حضرت موسی کیوقت مین آئے تہے
پہر وقت پر اور لوگ اونمین ملتی گئی واللہ اعلم اب رہی یہہ بات کہ جو پہاڑ کہان ہو سو مولانا سید علی سمہودی
جو مدینہ شریف کی رہنی والی تہی وفاء الوفا مین لکہتی ہین کہ ابن شبہ نی ایسی لوگون کی زبانی سند
پہونچای جنمین کوی عیب نہین مگر اسکی سند کی سلسلہ مین ایک شخص ایسا ہو جسکا نام نہین لیا یہہ سند
حضرت جابر تک پہونچی کہ جناب پیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا کہ موسی اور ہارون حج کو آئی
پہر مدینہ پر گذری پہر وہ دونو احد پر اوتری پہر ہارون کو موت نی ڈہانک لیا پہر حضرت موسی نے
اور اونکی قبر کہودی اور بغلی قبر بنای پہر فرمایا ای بہای تم مرجاوگی پہر حضرت ہارون اوٹہی اور
اپنی لحد مین داخل ہوگئے اور اونکی روح نکالی گئی پہر حضرت موسی نی اونپر مٹی ڈالی اس حدیث کی
سنی والونمین ایک شخص ایسا ہی جسکا حال معلوم نہین کہ معتبر ہی یا نہین اور ابن زبالہ نی بہی اس
حدیث کو روایت کیا ہو اور اوس شخص کا نام لی دیا ہو مولانا سید علی لکہتی ہین کہ اوس شخص مین بہی
کچہہ عیب نہین ہو مگر ابن زبالہ پر اس مقدمہ مین اعتماد نہین اس کتاب کا لکہنی والا کہتا ہو کہ
اگرچہ مولانا سید علی نے ابن زبالہ کا قول اس مقدمہ مین معتبر نہین جانا مگر کئی دلیلونسی ہمارا انکا گمان
یہی ہو کہ جو پہاڑ احد پہاڑ کا نام ہو ایک یہہ کہ پادری تیسرنگ نے کتاب عمارات المعروف مین لکہا ہو
کہ وہ شہر جو عبرانی مین سلع کہلاتا تہا اوسکو یونانی لوگ پترہ کہتی تہی دونو لفظونکی ایک ہی معنی ہین
یعنی چٹان سو یوسیفس جو حضرت عیسی علیہ السلام کی بعد پہلی صدی مین تہا اور یوسی بیس اور جیروم
جو چوتہی صدی مین تہی وہ اپنی کتابونمین لکہتی ہین کہ جو پہاڑ پترا کی نزدیک ہو یوسیفس بار بار پترا کا
ذکر کر کی لکہتا ہو کہ وہ کوہستانی عرب کا پای تخت تہا پہر کوہستانی عرب قیصر تراجنس کیوقت مین
رومیون کے عمل مین آیا اب ہم کہتی ہین کہ ہماری حدیث کی کتابون مین سلع پہاڑ کا ذکر آتا ہو جو
مدینہ شریف کی پاس ہو تو معلوم ہوا کہ اگلی زمانہ مین شہر مدینہ سلع کہلاتا تہا اور وہ پہاڑ جسپر
حضرت ہارون علیہ السلام دفن ہوی وہ سلع کی پاس ہو تو بیشک وہ پہاڑ یہی احد کا پہاڑ ہے
واللہ اعلم اور یونان والون نی سلع کا نام پطرہ رکہا تہا تو ہم کہتی ہین کہ ہماری پیغامبر صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کیوقت مین عرب لوگ مدینہ کو یثرب کہتی تھے ظاہر یون ہی کہ عربون نی یترہ کو یثرب
کرلیا ہی جیساکہ اور زبانونمین نامون کی حرف بدل کی عربی لفظ بنالیتی تہی مگر سبائک الذہب مین
لکہا ہی کہ جس شخص نی پہلی پہل شہر مدینہ کی نیوڈالی اوسکا نام یثرب ہی وہ حضرت سام بن نوح علیہ
السلام کی آٹھوین نسل مین ہی واللہ اعلم پادری شیرنگ نے لکہا ہی کہ یہہ شہر حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کی بعد پانسو چھتیس برس تک آباد تہا ایک بڑا پادری بہی وہان رہتا تہا پہر اوس زمانہ کی بعد اس
شہر کا حال کسی کتاب مین نہین کہلتا اور کسی عربی کتاب مین بہی اوسکی آبادی کا کچہہ ذکر پایا نہین جاتا
اب ہم کہتی ہین کہ اس سی معلوم ہوتا ہی کہ وہ شہر جو بادشاہی شہر تہا اگر چہٹی صدی مین ویران
ہوجاتا تو اوسکی ویرانی کا کوی بیان کرتا اور سوا مدینہ کی کوی اور بڑا شہر ہوتا تو حدیث کی کتابون مین
ضرور اسکا ذکر ہوتا ظاہر یون ہی کہ اوسکا نام یترہ بدل کر یثرب ہو گیا پادری شیرنگ نی شہر سلع کو
صوبہ ادومیہ کا پای تخت لکہا ہی اور صوبہ ادومیہ کی سب بڑی بڑی شہر جو حضرت اشعیا اور
حضرت ارمیا کی کتاب مین ہین بُصری اور تیما اور آئیلہ ان سب کا ذکر ہماری حدیث کی کتابون مین
موجود ہی یہہ سب شہر ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وقت تک موجود تہی پہر سلع جو انکا
بادشاہی شہر تہا مدینہ کی سوا کوی اور شہر ہوتا تو اوسکا ذکر بہی ضرور ہوتا معلوم ہوا کہ سلع
یہی مدینہ ہی حضرت ارمیا علیہ السلام کی اونچاسوین باب مین ادوم اور تیما اور ددان کا ذکر
پاس پاس آیا معلوم ہوا کہ تیما اور ددان بہی صوبۂ ادوم کی مقام ہین مواہب لدنیہ مین ہے
کہ تیما ایک مشہور شہر ہی مدینہ اور شام کی بیچ مین مدینۂ شریف سی سات یا آٹہہ منزل پر قوم طی کے
شہرون مین ہی اور وفاء الوفاء مین ہی کہ وہ مدینہ کی علاقون مین سی ہی اور وہان ایک قلعہ ہی کہ
عرب لوگ مضبوطی مین اوس سے مثال دیتی ہین اور لوگ کہتی ہین کہ وہ حضرت سلیمان کا بنایا
ہوا ہی ابن القیم زاد المعاد مین لکہتی ہین کہ جناب پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کو فتح کرکے
وادی القری کیطرف تشریف لیگئی وہان کچہہ یہودی اور کچہہ عرب لوگ تہی اونپر جہاد ہوا اللہ نے
آپ کو فتح دی جب تیما کی یہودیون کو خبر پہنچی اونہون نی آپ سی صلح کرلی پہر جب حضرت عمر کا
زمانہ آیا اونہون نی خیبر اور فدک کی یہودیون کو نکالدیا اور تیما اور وادی القری والون کو نہین
نکالا کیونکہ وہ دونون زمین شام مین سی ہین اور روایت آئی ہی کہ وادی القری کے اسطرف

جو کچھ ہی وہ مدینہ تک حجاز ہی اور جو وادی قری کی اوسطرف ہی وہ شام مین ہی اور ایلہ والون نے
جناب پیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی صلح کی آپنی اونکو امان کا خط لکھدیا مولانا مجیر الدین
حنبلی تاریخ بیت المقدس مین لکھتی ہین کہ شہر ایلہ کی سطح وہی حجاز کی حد ہی اور شہر ایلہ
بنی اسرائیل کے جنگل مین داخل ہی اب ہم کہتی ہین کہ جب تیما مدینہ شریف سی سات منزل ہے
اور مدینہ کے علاقو نمین ہی اور وہ صوبہ ادومیہ مین داخل ہی تو شہر سلع جو ادومیہ کا قدیم پای تخت
تہا وہ بہی مدینہ ہی پادری شیرنگ کتاب پاک کی لغت مین لکھتا ہی کہ صوبہ ادومیہ کی شہرونمین
بصری ایک مشہور شہر تہا وہ بحر موت کی دکہن طرف تفلہ اور پترہ کی درمیانمین ہی اور ابتک بصیرے
کہلاتا ہی ملک ادوم کی شہرونمین یہ شہر بہت مشہور تہی بصری سلع ایلات عصیون جبر ہم کہتی ہین
کہ بصری کا ذکر ہماری حدیث کی کتابونمین بہت آیا ہی سید عبد الستار مدنی نی غازی پور مین مجہسی
بیان فرمایا کہ مدینہ شریف سے بصری بارہ دن کی راہ ہی اور تفلہ بصری کی آگی ہی بصری سی اوس تک
پانچ دن کی راہ ہی تو بصری تفلہ اور مدینہ کی بیچ مین ہی اور پادری بہی کہتا ہی کہ بصرے تفلہ اور پترہ
یعنی سلع کی درمیان ہی طیبی نی کہا ہی کہ بصری شہر حوران کا نام ہی وہ قریب جنگل کی کنارے کے ہی
درمیان شام اور حجاز کی اور پادریون کی کتابونمین جو لکہا ہی کہ شہر سلع پہلی صوبہ ادومیہ کا پای تخت
تہا پہر سنگستانی عرب کا پای تخت ہوگیا اور مدینہ شریف کو ریگستانی عرب مین داخل کیا ہی سنگستانی نے
عرب مین نہین داخل کیا تو ہم کہتی ہین کہ سنگستانی عرب مدینہ شریف کے نزدیک ہی کہین دور
نہین ہے پہر کیا عجب ہی کہ سنگستانی عرب کا بادشاہ وہان رہتا ہو پادری هارن لکھتا ہی کہ سنگستانی
عرب کنعان کے دکہن اور دکہن پورب مین ہی مصر تک پہیلا ہوا ہی سینا پہاڑ کا ٹاپو بہی اوسمین
شامل ہی اور پہاڑون کی کثرت اور ریت کی ٹیلون کی کثرت سی زیادہ مشہور ہی ہم کہتی ہین قوم
ثمود کی زمین جہان حضرت صالح علیہ السلام تہی وہان پہاڑون کی کثرت ہی قرآن مجید مین ہے
کہ وہ لوگ پہاڑون کو تراش کر گہر بناتی تہی اور وہ لوگ وادی القری مین تہی اور صحیح بخاری مین
تجارت کی بیانمین عبد اللہ بن عمر رض کا ایک قصہ ہی جس سے ثابت ہوتا ہی کہ خیبر سے وادی القری
تین شبون کی راہ ہی تو وہ مدینہ شریف سی سات منزل ٹہرتا ہی وہ بہی سنگستانی عرب مین ہی
اور خیبر کا ضلع بہی سنگستانی عرب مین ہے ملا رفاعہ بدوی رافع مصری نے کتاب جغرافیہ جو

انگریزی کتاب جو فرنسی جن کر لکھی ہی اور مصر مین چہاپی ہی اوسمین لکہا ہی کہ حجاز یعنی مکہ مدینہ کے پہاڑونمین چہوٹی چہوٹی کئی ولایتین ہین جو عرب اون پہاڑونمین ہین وہ اور عربون کی طرح خیمون مین نہین رہتی بلکہ انکی شہر اور گانو ہین اور وہ اپنی نگہبانی کرتے ہین چہوٹی چہوٹی قلعون سی جو پتہرون سے بنائی گئی ہین اور اون پہاڑون سی جن پر چڑہنا مشکل ہے انہین ولایتونمین خیبر کی ولایت بہی ہے اور وہ مدینہ شریف کی اوتر پورب کیطرف ہے اور حجاز کی پورب طرف کو نجد کی جنگل ہین جو بہت چوڑے ہین اور نجد کی اوتر طرف شام کا جنگل ہے اور پچہم کی طرف حجاز ہی اور وہ جو اعلی نجد ہی اوسمین پہاڑونکی کثرت ہی اور شہر اور گانو بہت ہین معلوم ہوا کہ انہین مقامون کو یونانیون نی سنگستانی عرب کہا ہی یہہ سب مقام مدینہ شریف کی قریب ہین خیبر مدینہ شریف سی چار منزل شام کی قریب ہی پادری ہارن لکہتا ہی کہ صوبہ ادومیہ ملک یہودیہ کی دکہنی حصہ کی انتہا پر تہا اور اوسمین کسیقدر عرب کا حصہ بہی ملا ہوا تہا ہم کہتی ہین کہ جب صوبہ ادومیہ مین کچہہ عرب بہی داخل تہا تو شہر سلع جو پہلی ادومیون کا پای تخت تہا وہ سنگستانی عرب کا پای تخت ہو گیا اسمین کچہہ تعجب کے بات نہین پادری مریک کشف الآثار مین لکہتا ہی کہ حضرت عیسی کی ڈہائی سو برس بعد کی قریب اس قوم کے بولی اور اونکا نام و نشان مٹ گیا اور اونکا ملک پہلی ملک شام مین گنا جاتا تہا اب عربستان کی ولایت مین گنا گیا ہم کہتی ہین کہ بُصری اور تیما اور وادی القری کو حضرت عمر نی شام مین گنا پس معلوم ہوا کہ ادومیہ کا وہ ضلع جو پہلی شام مین گنا جاتا تہا اب عرب مین گنا گیا وہ خیبر اور مدینہ ہی اور مدینہ سلع کہلاتا تہا اور ادومیہ مین گنا جاتا تہا پہر عرب مین گنا گیا واللہ اعلم پادری مریک نے کشف الآثار مین لکہا ہی کہ شہر سلع کی بادشاہ کا نام عبودس تہا اور تفسیر ڈوالی رچرڈ منٹ مین حضرت یوحنا کی مشاہدات کی تفسیر مین جہان لفظ ابدون کا ہی وہان لکہتا ہی کہ مسٹر میڈ کہتا ہی کہ اس مین اشارہ عبودس کی نام کا ہی جو خطاب ہی عرب کی اوس حصہ ملک کی بادشاہونکا جہان سی محمد صاحب آئی تہے جسطرح قیصر خطاب ہی روم کی بادشاہونکا اس پادری کی قول سی صاف کہل گیا کہ سلع بیشک مدینہ کا نام ہی تو جو یہ پہاڑ ہو شہر سلع کی پاس تہا وہ بیشک یہی اُحد پہاڑ ہی مولانا سید علی مدنی نے وفاء الوفا مین لکہا ہی کہ اُحد مین ایک گہاٹی ہی جو ہارون کی گہاٹی کرکے مشہور ہی لوگ کہتی ہین کہ ہارون علیہ السلام کی قبر اوسکی اوپر ہی اس کتاب کا لکہنی والا کہتا ہی کہ ایک عالم مین کے

رہنی والی حیدر آباد مین مجکو ملی انہون نی فرمایا کہ اُحد پہاڑ پر قبہ ہارون جو مشہور ہی اسکی وجہ
وہان لوگ یون کہتی ہین کہ ہارون ایک شخص ملک ہند سی گئی تہی اور وہ اُحد پر اللہ کی عبادت
کرتے تہی اونہون نی حضرت ہارون پیغامبر علیہ السلام کو خواب مین دیکھا آپ نی فرمایا کہ ہماری قبر
اسی جگہ ہی تب اونہون نی وہان یہہ قبہ بنایا اس بات کو دو سو برس ہوی اونہون نی یہہ بہی فرمایا
کہ مین نے مدینہ شریف کی ایک عالم سی سنا ہی اونہون نی ایک اور شخص سی سنا ہی کہ اوسنی خواب مین
دیکھا کہ احد پہاڑ پر ایک جنازہ رکھا ہی فرشتی اوتر رہی ہین لوگ جمع ہین اس شخص نے پوچھا یہہ
جنازہ کسکا ہی لوگون نی کہا یہہ جنازہ حضرت ہارون علیہ السلام کا ہی واللہ اعلم شہر سلع کا باقی
بیان حضرت اشعیا علیہ السلام کی بیالیسوین باب مین آویگا اگر اللہ چاہیگا کتاب جغرافیہ جو
عربی مین ملا رفاعہ بدوی نی مصر مین لکھکر سن بارہ سو چون مین چہاپی ہی اوسمین لکھا ہی کہ وہ ٹاپو
زمین جو نہر آئیلہ اور نہر سوئیس کی بیچ مین ہی وہ سینا پہاڑ کا جنگل کہلاتا ہی اور سینا پہاڑ جو ہے
اوسمین بڑے بڑے ٹیلے چٹانون کی ہین اور یہہ پہاڑ بہت پہاڑون کی سلسلہ پر بلند ہی کہ وہ
سلسلہ موسی کا پہاڑ کہلاتا ہی اور آدمی اوسکی آس پاس گہوم نہین سکتا مگر جب چند روز چلتا ہے
اور یہہ سلسلہ بلاط کی پتہرون سی مرکب ہی اور اوسمین کئی میدان ہین اوسمین انگور اور کہجور اور
امرود وغیرہ کے باغ ہین اور سینا پہاڑ اور حوریب پہاڑ دو نو پاک مقام ہین مسلمانون کی نزدیک
بہی اور یہود اور نصاری کی نزدیک بہی اور حاجی لوگ جب مدینہ شریف سی پلٹتی ہین قربانیان
کرتے ہین اوس مقام کی عزت کی لئی جہان اللہ تعالی نی حضرت موسی علیہ السلام سی باتین کی ہین حجاز
کی زمین مین سینا پہاڑ کی شہرون کی بہ نسبت جنگل بہت کم ہین جب تو سینا پہاڑ سی چلیگا تیرے
داہنی طرف وہ جنگل پڑیگا جسمین قوم مدین وغیرہ کی شہر تہی اور بائین طرف مدینہ منورہ ہوگا جہان
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مزار نورانی ہی اور مدینہ منورہ کا جو جہاز ٹہرانیکا مقام ہی
وہ شہر ینبع ہی مجمع البحار مین ہی کہ ینبع مدینہ شریف سی سات منزل ہی سمندر کی طرف ملا رفاعہ مصری
کی بیان سی معلوم ہوا کہ مصر کے لوگ جب حج کرکے مدینہ شریف مین آپ کی زیارت کرکے مصر کی طرف
جاتی ہین تو سینا پہاڑ راہ مین پڑتا ہی سینا پہاڑ سی حضرت موسی علیہ السلام بیشک زمین حجاز مین
یعنی مکہ مدینہ مین تشریف لای ہین پہلی تو کہ سی کنعان کی طرف جاسوس بہیجی پہر وہان سے دریای قلزم

کی راہ ملک ادومیہ مین آمی اوسیعیر پہاڑ کی گرد صوبہ ادومیہ اور سنگستانی عرب مین اڑتیس برس امت سمیت پہرتے رہے وہی جنگل بنی اسرائیل کا کہلاتا ہی جو عرب مین مشہور ہی اور مدینہ منورہ شریف سی چند منزل پر ہی پہر وہان سی پلٹ کر قادس مین یعنی مکہ مین آمی پہر حور پہاڑ پر یعنی احد پر تشریف لیگئی وہان حضرت ہارون علیہ السلام نی وفات پامی واللہ اعلم اس چالیس برس کی عرصہ مین بدلی اون لوگون پر سایہ کئی ہوی رہتی تہی اور من آسمان سی برف کی طرح برستا تہا اوسکو کہاتی تہے اور سلوی جو ایک اور مینا جانور ہی اوسکی فوجین جنگلمین آتی تہین اونکو شکار کرتی تہی اور کہاتی تہے سید عبد الستار مدنی نی غازی پور مین مجہسی بیان فرمایا کہ بنی اسرائیل کا جنگل اب تک عرب مین مشہور ہی اور اوسکی اور مدینہ پاک کی بیچمین تیرہ دن کا رستہ ہی اور نواب محمد اسلم صاحب رہنے والے آباد نی مجہسی فرمایا کہ مین بیت المقدس کی زیارت کو گیا تہا وہان سی مصر مین جا کر مصر سی ریل پر چہہ گہنٹی مین سویس تک پہونچی وہان سی تین گہنٹہ کشتی پر سوار رہی اور کنارہ پر اوتر کر ایک منزل پہونچکر بنی اسرائیل کی جنگل کو پہونچی جہان سی وہ جنگل شروع ہوا وہان سی خچرون پر سوار ہوکر سات کوس کی ایک منزل کی وہان سی دوسری منزل بہی سات کوس کی ہومی جب بنی اسرائیل کا جنگل تمام ہوا پہر خچرون پر دو منزل چل کر طور پہاڑ تک پہونچی وہان سی کہارا انبوا مین آمی وہ ایک شہر تین منزل پر ہی وہان سی مدینہ منورہ پانچ منزل ہی ہم وہان سی مدینہ منورہ مین آمی سینا پہاڑ سی مدینہ شریف تک آٹھہ منزل ہوی مولانا سید علی لکھتی ہین کہ ابن زبالہ نی روایت کیا ہی کہ پہلی لڑای جو ابوا کی لڑای تہی اوسمین جب جناب پیغامبر صلی اللہ علیہ والہ وسلم روحا مین پہونچے آپنے فرمایا کہ اس مین یعنی روحا مین موسی کا گذر ہوا تہا ستر ہزار اسرائیلیون کی ساتہہ اور قیامت نہین قائم ہوگی یہانتک کہ عیسی کا یہان گذر ہوگا اب سنو کہ جب حضرت ہارون علیہ السلام نے حور پہاڑ پر یعنی احد پر وفات پای اسکے بعد توراۃ مین لکہا ہی کہ کنعان کا ایک بادشاہ جسکا پای تخت دکہن کے اطراف مین تہا وہ آیا اور بنی اسرائیل سی لڑا حضرت موسی نی اوپر جہاد کیا اللہ نی آپکو فتح دی پہر اونہون نی وہان سی کوچ کیا تین جگہ مقام کرکے ارنون کی پار خیمے کہڑے کئی وہ اموریونکے سرحد کے آگے بیابان مین بہتی ہی کیونکہ ارنون موآب کی سرحد پر ہی موآب اور اموریون کی درمیان پانچوین سورۃ مین ہی کہ اللہ تعالی نے حضرت موسی سے فرمایا کہ موابیون سی لڑائی

مت کر کہ مین اونکی زمین مین سی تجکو کچھہ نہین دونگا اور بنی عمون کو بہی مت چہیڑ کہ مین اونکی زمین
تجھی نہین دونگا پہر وہ لوگ چار مقامون کو طی کرکے اوس وادی کو گئی جو مواب کی ملک
مین ہے لیکہ کی اوس چوٹی پر جسکا رخ بیابان کی طرف ہو وہان بنی اسرائیل نے اموریون کے
بادشاہ سیحون کو کہلا بہیجا کہ ہمکو اپنی زمین سی گذر جانی دی اوسنی نہ مانا اور لڑنیکو نکلا بنی اسرائیل
نی تلوار سی اوسپر جہاد کیا اور اوسکی سرزمین پر ارنون سی لیکر یبوق تک اور بنی عمون تک قبضہ
کیا **فائدہ** ظاہر یون ہو کہ وادی ارنون اور نہر ارنون جو توراۃ مین ہو وہی وادی الونا ہو
جو مدینہ شریف کی قریب ہو وفاء الوفا مین ابن شبہ کی کتاب سے اوسکو سیل رانون یعنی بہاو رانون کا
لکہا ہو اور ابن اسحاق کی کتاب سے وادی رانونا کا لفظ لکہا ہو معلوم ہوا کہ وہان نالا تہا اور پانی کا
بہاو تہا اور یبوق جو توراۃ مین ہے ظاہر یون ہے کہ یہہ وہی تبوک ہو جسکو وفاء الوفا مین مدینہ
شریف سے بارہ منزل پر لکہا ہو کہ وہ وادی القری اور شام کی بیچ مین ہے توراۃ مین ہو کہ پہر وے
پہرے اور باسان کی راہ سی چلے اور باسان کی بادشاہ عوج نی اور اوسکی سب لوگون نی لڑنیکا
سامان کیا تب اللہ تعالی نے موسی سی فرمایا اس سے مت ڈر کہ مین نے اوسی اور اوسکی لوگ
اور اوسکی سرزمین کو تیری ہاتہہ مین دیدیا سو تو اوس سی وہی کر جو تو نی اموریون کی بادشاہ سے
کیا چنانچہ اونہون نی اوسکو اور اوسکی بیٹون کو اور ساری لوگون کو یہانتک مارا کہ اوسکا کوئی
باقی نرہا اور اوسکی سرزمین کو اپنی قبضہ مین کر لیا پہر بنی اسرائیل نے کوچ کیا اور مواب کے
میدانون مین نہر یردن کے اس پار یریحو کے مقابل خیمی کہڑی کئی اور صفور کا بیٹا بلق جو مواب کا
بادشاہ تہا اوسنی وہ سب جو بنی اسرائیل نے اموریون سی کیا دیکہا تب وہ اون لوگون سے بہت ڈرا
اور اوسنی بعور کی بیٹی بلعام پاس قاصد بہیجی کہ ایک قوم مصر سی باہر آئی ہو تو اونکی حق مین بد دعا کر
بلعام کو اللہ تعالی نے منع کیا کہ ان لوگون کو بد دعا نہ دیجیو آخر کو بلعام بادشاہ کی پاس گیا اور
کئی بار بادشاہ کی کہنی سی اوسنی اللہ کی نذر گذرانی کہ شاید بد دعا کا اذن ملجاوی ہر بار اللہ تعالے
نی اوسکو منع فرمایا آخر کو اوسنی بادشاہ کو یہہ فریب سکہایا کہ اونکی لشکر مین بدکار عورتون کو
بہیجو مواب کی عورتین آئین اور بنی اسرائیل کی لوگون نی اونسی حرام کاری شروع کی اور اونکی
بتون کو سجدہ کیا اللہ کی حکم سی حضرت موسی نی اونکی قتل کا حکم کیا جنہون نی بت کو پوجا تہا

وہ سب قتل ہوی اور ایک اسرائیلی آیا اور ایک مدیانی عورت جوایک سردار کی بیٹی تہی حضرت
موسی کے سامنی لایا حضرت ہارون کی پوتی فینحاس اوٹھی اور اون دونون کو برچہی سی چہیدہ اتب
بنی اسرائیل سی وبا جاتی رہی پہر اللہ تعالی نے حضرت موسی کو حکم کیا کہ مدیانیون کو قتل کرو کہ
وہ اپنی مکرون سی جنسی تمکو فریب دیا ہو اوس بت کی بابت اور اوس عورت کی بابت جو مدیان
کی سردار کی بیٹی تہی تمکو تنگ کرتے ہین پہر اللہ تعالی نے حضرت موسی سی فرمایا کہ مدیان کی لوگون
سی بنی اسرائیل کا بدلہ لے بعد اسکی تو اپنی لوگوںمین ملجائیگا حضرت موسی نی فوج طیار کی اور
مدیان کے لوگون پر جہاد کیا ساری مردون کو قتل کیا اور مدیان کی پانچ بادشاہون کو قتل کیا
اور بلعام کو بہی تلوار سی قتل کیا اور بنی اسرائیل نے مدیان کی عورتون کو اور اونکی بچون کو
قید کر لیا اور مال اور اسباب سب لوٹ لیا اور اونکی ساری شہرون کو پہونک دیا پہر حضرت
موسی نی غصہ ہوکر فرمایا کہ تمنی سب عورتون کو جیتا رکہا دیکہو یہ بلعام کی کہنی سی بت کی بابت
بنی اسرائیل کے گنہگار ہونیکا باعث ہوئین سو تم سب لڑکون کو قتل کرو اور جو عورتین مرد کی صحبت
سی واقف تہین اونکو قتل کرو اور جو لڑکیان مرد کی صحبت سی واقف نہین ہوئین اونکو اپنی لیے
زندہ رہنی دو ای امت محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالی نے محمدی شریعت مین اس حکم کو
موقوف کردیا عورتون اور لڑکون کی قتل کا کرنا منع کردیا ہماری نبی محمد صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کو
اللہ نے رحمت کا وسیلہ بنایا ہو آپ کی جہاد سی کچہ لوگ قتل ہوی بہتون کو ایمان ملگیا الٰہی جناب
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور حضرت موسی پر لاکہون درود بہیج آمین اب سنو کہ توراۃ مین
جابجا یہہ لکہا ہو کہ اللہ تعالی نے حضرت موسی سی فرمایا کہ بنی اسرائیل سی کہدی کہ جب تم زمین
کنعان مین جاو تو وہان کی باشندون کو بہگادو اور اونکی بتون کو فنا کردو اور اونکی تہانونکو
ڈہادو تمام توراۃ مین بار بار جہاد کا بیان موجود ہو پہر حضرت موسی نے اردن نہر کی اسی پار مواب
کی زمین مین وفات پای آپ کی بعد حضرت یوشع پیغمبر نے کنعان کا ملک فتح کیا اور بڑی بڑے
بُت پرست بادشاہون کو قتل کیا اسرائیلی لوگ کنعان کے ملک مین بسے اس بیان سے بڑا مطلب
یہ ہو کہ اللہ تعالی نی توراۃ مین حضرت موسی کو خبر دی ہو کہ مین بنی اسرائیل کے لئی تجسا ایک
نبی قایم کرونگا ای ایماندارو حضرت موسی کی طرحکا کوی نبی سوا جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی

نہین ہے اسکا بیان اس کتاب مین بڑی بڑی پکی دلیلونسے ہوگا یہ بات خوب یاد رکھنا چاہئے
کہ جناب موسی علیہ السلام سی اللہ تعالی نے آمنے سامنے باتین کین اور کیسی شریعت اور حکومت
عنایت فرمای اور فرعون کو فوج ولشکر سمیت دم بہر مین غرق کردیا اور ایمانوالون کو اون
کافرون کے ظلم سی چہڑا دیا پہر کیسی زبردست کافر بادشاہون کو حضرت موسی کی ہاتہون
قتل کیا یہی بتا آخری پیغمبر کا اللہ نی جا بجا زبورمین اور پاک صحیفونمین دیا ہی اور جناب محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تہون سے کتاب والون کو خوب خبردار کردیا ہو حضرت عیسی کی بعد
کافرون کا ظلم ایمانوالون پر یہانتک بڑہگیا تہا کہ جنگلون اور پہاڑونمین ایماندار لوگ جان بچاتے پہرتے
رہتی تھے اللہ نی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلوار کی برکت سی ایمانوالون کو بچایا
ظالمون کا زور توڑا اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اٰمِیْن

اب یہہ ذکر ہی کہ حضرت موسیٰ کو طور پہاڑ پر اللہ نی جناب محمد کی پتی بتلائے

توراۃ کی پانچوین سورۃ کی اٹھارہوین باب مین لکھا ہو کہ حضرت موسیٰ نی فرمایا نابی مقربخا مِاَحیخا کاموٗنی
یاقیم لخا یھوواہ الوھیخا الاو تشماعون یعنی نبی تیری درمیان مین سی تیرے بہائیونمین
سی میرے مانند قائم کریگا تیرے واسطے اللہ جو تیرا مالک ہو اوسکی طرف تم کان دہریو اسکی بعد
کا ترجمہ یون ہو کہ اس سب کے مانند جو تونے اللہ اپنے خدا سی حوریب مین یعنی سینا پہاڑ پر
مجمع کے دن مانگا اور کہا ایسا نہو کہ مین اللہ اپنی خدا کی آواز پہر سنون اور ایسی شدت
کی آگ مین پہر دیکھون تاکہ مین مرنجاؤن اور اللہ نے مجھسے کہا کہ اونہون نے جو کچھ کہا سو
اچھا کہا اسکے بعد عبرانی عبارت یون ہو نابی اقیم لاھم مقرب اَحیھم کاموٗخا
ونَاتتی دبارای بفیو ودبیر الیھم ات کل اشر اَصَوّنّو وھایاہ ھاایش اشر لو
یشمع ال دباری اشر یدبر بشمی انوخی ادرش معمّو یعنی نبی قائم کرونگا مین
اونکی واسطے اونکے بہائیون کے درمیان مین سے تیری مانند اور رکھدونگا اپنا کلام اوسکی منھ
مین اور کہیگا وہ اونسے وہ سب باتین جو مین اوس سے کہونگا اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی شخص
ایسا ہوگا جو نسنیگا میری باتین جو وہ کہیگا میرے نام سی سو مین اوسکا حساب اوس سے
لونگا اور یش کا ترجمہ پادری متہر نے یہی کیا ہو کہ حساب لونگا اور رسالہ اعمال کے ۳ باب مین یہی ترجمہ

لیا ہو کہ وہ قوم مین سے نیست کیا جاویگا اسکا صاف مطلب یہہ ہے کہ وہ قتل کیا جاویگا اب یہہ کہ بنی اسرائیل حضرت
یعقوب کی نسل مین ہین اور حضرت یعقوب کی باپ حضرت اسحاق ہین اور حضرت اسحاق
کی بہای جناب اسماعیل ہین یہہ دونو بہای حضرت ابراہیم کے بیٹے ہین تو بنی اسرائیل حضرت
اسحاق کی اولاد ہین اور بنی اسماعیل اونکے بہای حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد ہین
دو نو بہائیونکی اولاد آپسمین بہای ہین حضرت اسماعیل کی اولاد یعنی عرب کی لوگ بنی اسرائیل
کی بہای ہین اب یہہ جو فرمایا کہ تمہاری بہائیومین سی اسکا یہہ مطلب ہوا کہ وہ پیغمبر حضرت ابراہیم کے
نسل سے باہر نہین باقی رہی یہہ بات کہ وہ پیغمبر بنی اسرائیل مین ہین یا نسل اسماعیل مین سے
سو یہہ مطلب حضرت اشعیا علیہ السلام کی کتاب مین صاف کہولدیا اور صاف صاف پتے
بتادی کہ وہ پیغمبر اسماعیل کی نسل سے عرب مین ہوگا یعنی جناب محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم
جو حضرت اسماعیل کی نسل مین مکہ مین پیدا ہوی یہہ مطلب دوسری پتی سی صاف کہلجاتا ہو کہ
وہ نبی مانند موسی کے ہوگا اس پتی کا بیان توراۃ اور زبور مین اور انجیل مین جابجا ایسا
صاف فرمادیا کہ صاف کہلجاتا ہو کہ مانند موسی کی ہونیکا کیا مطلب ہو اور کیا کیا باتین پہلی ہونگی
تب وہ نبی ظاہر ہوگا اون پتونسے صاف کہلجاتا ہو کہ یہہ بشارت بیشک حضرت محمد صلی اللہ
علیہ والہ وسلم کی ہو اس لیے کہ جو جو پتی اور نشان سب کتابونمین موجود ہین وہ پتی سوا
جناب محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اور کسی مین نہین ہین اس قاعدہ کو خوب یاد رکھنا
چاہیے کہ اللہ تعالی ایک بات کا مطلب دوسری جگہ پر کہولدیتا ہو جو مطلب صاف نہو اوسکا
صاف بیان دوسری جگہونمین تلاش کرنا چاہیے نصرانی اور یہودی ایک لفظ پکڑ رکہتی ہین اور
بیوقوفون کو دہوکے دیتے ہین اللہ ہم سب محمدیون کو اونکی فریبون سی بچاوی آمین اب سنو
توراۃ شریف مین حضرت اسماعیل کے حق مین اوپر ہو چکا کہ اپنی سب بہائیون کی سامنی
خیمہ کہڑا کریگا یعنی اوسکے بہای جو حضرت اسحاق کی اولاد ہین اور جو جو حضرت ابراہیم کے
اولاد ہین اونکے سامنے رہیگا اور توراۃ شریف مین گنتی کی کتاب کے بیسوین باب مین ہو
کہ حضرت موسی نے قادس سے ادوم کی بادشاہ کیطرف قاصد بہیجی اور کہلا بہیجا کہ تیرا بہائی
اسرائیل یون کہتا ہو اور استثنا کی کتاب کے دوسرے باب مین ہو کہ اب تم گذروگے

اپنے بھائیون بنی عیص کی زمین مین جو ساعیر مین رہتی ہین دیکھو یہان حضرت عیص جو حضرت
یعقوب کی بھائی ہین اونکی اولاد کو حضرت یعقوب کی اولاد کا بھائی کہا اسیطرح سمجھو کہ اس
آیت مین بھی حضرت اسحاق اور حضرت یعقوب کی اولاد کا بھائی اونکو کہا ہی جو حضرت اسمٰعیل
کی اولاد ہین اس جگہ پر یہی مطلب بنتا ہی دوسرا مطلب کسیطرح نہین بن سکتا اگرچہ توراۃ شریف
مین بعضی جگہ پر بنی اسرائیل کا بھائی خود اونہین کو کہا ہی چنانچہ اسی پانچوین سورۃ کی پندرہوین
باب کی ساتوین آیت مین ہی کہ اگر تمہارے بیچ تمہارے بھائیون مین سی تیری شہرون مین تیری اس
زمین پر جسی اللہ تیرا خدا تجہی دیتا ہی کوئی مفلس ہووی تو اوس سی سخت دلی مت کیجیو اور اپنی
مفلس بھائی کیطرف سی اپنا ہاتھہ مت کہینچیو اور سترہوین باب کی پندرہوین آیت مین ہے کہ تو اپنی
بھائیون مین سی ایک کو بادشاہ کیجیو اور کسی اجنبی کو جو تیرا بھائی نہین اپنا بادشاہ ہرگز نکر سکیگا
اور چوبیسوین باب کی چودہوین آیت مین ہی ایسا نہو کہ تو اپنی محتاج مسکین چاکر کا حق ندے
خواہ وہ تیرے بھائیون مین سی ہو خواہ مسافرون مین سی جو تیری زمین پر تیری مکانون مین رہتی ہین
اب خلاصہ یہہ ہی کہ اللہ نی جو فرمایا کہ ایک نبی تمہارے بھائیون مین سی موسی کے مانند قائم کرونگا
مطلب اگرچہ صاف اس لفظ سی نہین کھلتا کہ وہ نبی بنی اسرائیل مین سی ہی یا بنی اسرائیل
کی اور بھائیون مین سی حضرت اسماعیل کے نسل سی یا حضرت عیص کی نسل مین سی یہہ مطلب اگر
صاف اس آیت سے نہین کھلتا تو اور بہت سے آیتین صاف صاف موجود ہین حضرت اشعیا علیہ السلام
کی کتاب مین صاف عرب کا پتا اور حضرت اسماعیل کی نسل کا پتا موجود ہی یا اللہ یہودیون
اور نصرانیون کی آنکہین کہولدے آمین اور یہہ جو فرمایا کہ تونی طور پہاڑ پر اللہ سی مانگا کہ مین اللہ
کی آواز پہر نسنون اور ایسی شدت کی آگ مین پہر نہ دیکہون تاکہ مین مرنجاؤن اسکا یہہ مطلب
کہ جب اللہ نی حضرت موسی سے طور پہاڑ پر باتین کین تہین اوسدن اللہ کے جلال کے آثار اون
لوگون نے دیکہکر کہا تہا کہ اللہ تعالی کی آواز ہم پہر نسنین ایسا نہو اوس مالک کی دہشت سے
ہم مرجاوین اس مقام مین ارشاد ہوتا ہی کہ تمنی آپہی مانگا ہی کہ ہم اللہ کی آواز پہر نسنین سو
اللہ تعالی ایک پیغمبر میری مانند بہیجیگا مگر یہہ نہوگا کہ تم اوسکی ساتہہ اللہ کی آواز سنو بلکہ اللہ تعالی
فرماتا ہی کہ مین اپنا کلام اوسکی منہہ مین ڈالونگا وہ تمکو میرا کلام سناویگا مطلب یہ ہی کہ تم اوسوقت یہہ

کہنا کہ یہ پیغمبر موسی کی طرح کا نہین ہے حضرت موسی کیوقت مین تو اللہ نے اپنے تئین یون ظاہر
کیا تہا کہ اپنی تجلی کے ساتہہ جو جو سامان تہی سب ہمکو دکہای تہی اگرچہ ہمنی اللہ کو نہین دیکہا مگر
اوسکی سواری کا جلوس تو دیکہا تہا اور اوسکی اواز سنی تہی یہ بات اس پیغمبر کیوقت مین کیون
نہوی یہہ بات اوسوقت تم نکہیو کیونکہ تم خود اللہ سی مانگ چکی ہو کہ ہم پہر یہہ جلالی آواز نسنین
ملا احمد ایرانی لکہتی ہین کہ گویا اون لوگونکو یہہ خیال آیا کہ جس پیغمبر پر اللہ کا کلام اوتریگا تجلی اور
گرج کے ساتہہ اوتریگا اس لیے چاہا کہ اب پہر اسطرح نہ اوتری ملا سید علی طہرانی کتاب اقامة الشہود
مین لکہتی ہین کہ کتاب عغاریم جو ایک یہودی نی لکہی ہی اوسمین لکہتا ہی کہ اللہ تعالی نی حضرت
موسی پر توراۃ گرج اور بجلی اور زلزلہ کے ساتہہ نازل فرمای کہ سب اسرائیلیون نی دیکہا پہر جب
دوسرا پیغمبر آوی اور چاہی کہ توراۃ کو منسوخ کری تو چاہی کہ وہ بہی مانند موسی علیہ السلام
کی گرج اور بجلی اور آتشی علامتون کی ساتہہ آوی اسکا جواب یہ ہی کہ یہہ قیاسی بات ہی
اسپر کوئی دلیل نہین ہی کہ یہہ نشانیان ضرور چاہیی دوسرا جواب یہہ ہی کہ توراۃ مین لکہا ہوا ہے
کہ وہ پیغمبر جسکا تمسے وعدہ ہی جب وہ آویگا یہہ علامت نہوگی توراۃ مین لکہا ہی کہ لوگون نی کہا کہ
ہمکو طاقت اس علامت کی نہین ہی اللہ نی فرمایا کہ اونہون نے جو کچہہ کہا اچہا کہا یعنی اونکا یہہ کہنا
ٹہیک ہی سو پہر ایسی علامتین ظاہر نہونگی پہر جب اللہ ہی فرما چکا کہ پہر ایسی نشانیان ظاہر نہونگی
تو اس کتاب والی کا قول محض بیجا ہی اب اس پیتی کا مطلب سمجہو کہ وہ پیغمبر مانند موسی کی ہونگے
جو کتابین توراۃ کی بعد اوترین جیسی زبور شریف اور حضرت اشعیا علیہ السلام کی کتاب اون
کتابونمین اللہ نی اس پیتی کا مطلب خوب کہولدیا مگر کچہہ اشاری صاف صاف توراۃ مین بہی موجود
ہین حضرت موسی کی بعد سی حضرت عیسی تک کا حال پہر جناب محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی وقت تک کا
سارا حال صاف صاف سنا دیا ہی اسی پانچوین سورہ کی اٹہائیسوین [۲۸] باب سی تینتیسوین [۳۳] باب تک
دیکہو اللہ تعالی نے شریعت کی حکم اسرائیلیونسی بیان فرمای پہر فرمایا کہ اگر تم میری شریعت اور
میری حکمون پر چلوگی تو تمہاری ہر چیز مین برکت ہوگی اور تمہاری دشمن ماری جاوینگی اور بہاگینگے
اور اگر تم میری حکمون پر نچلوگی تو تم پر طرح طرح کی مصیبت آویگی اٹہائیسوین [۲۸] باب کی چہتیسوین [۳۶] آیت
مین فرمایا کہ اللہ تعالی تمکو اور تمہاری بادشاہ کو جسی تم اپنی اوپر قائم کروگے ایک گروہ کے

درمیان لیجاویگا جس سی تم اور تمہاری باپ دادا واقف نتھی اور وہان تم غیر معبودون کو پوجوگی جو لکڑیان اور پتھر ہین پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ یہہ پیش خبری پوری ہوئی جب صدقیا بادشاہ اور اوسکی لوگ بابل کو پکڑ گئی تہی ای امت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم یہہ احوال حضرت سلیمان کی کئی سو برس بعد گذرا کہ بخت نصر جو بابل کا یعنی ملک عراق کا بادشاہ تھا صدقیا بادشاہ کو شہر بیت المقدس سے پکڑ لیگیا اور مسجد بیت المقدس جو حضرت سلیمان کی بنای ہوی تہی اوسکو ڈہادیا یہہ مصیبت بہت بڑی ہی اسکا بیان بہت لنبا ہی ستر برس تک اسرائیلی لوگ بابل مین قید رہی پہر اپنی ملک مین آی اور بیت المقدس مسجد کو پہر بنایا بہت یہودی بابل مین رہگئی اور بت پرستی مین پہنسے رہی پہر اسکے بعد اس سی بہی بڑی مصیبت حضرت عیسی کے بعد یہودیون پر پڑی اوسکی خبر بہی اللہ تعالی اسرائیلیون کو دیتا ہی اڑہتالیسوین آیت مین فرماتا ہی کہ تو بہوک پیاس ننگی پن اور سب چیزونکی احتیاج مین گرفتار ہوگا اپنی اون دشمنونکی خدمت کریگا جنکو اللہ تعالی تجپر بہیجیگا پہر اونچاسوین آیت مین فرماتا ہی کہ اللہ تعالی ایک قوم کو دور سی زمین کی انتہا سی ایسا جلد بلکہ جیسا عقاب اڑتا ہی تمپر چڑہا لاویگا وہ ایک قوم ہوگی جسکی بولی تم نہ سمجہوگی وہ ترش رو گروہ ہوگی جو نہ بوڑہی کا ادب نہ جوان پر کرم کرینگے اس جگہ پر طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ بابل والون کو بہی اگرچہ عقاب سی مثال دی گئی ہی مگر یہہ خاص کرکے خیال کیا جاتا ہی کہ یہہ پیش خبری اوسوقت کی ہی جب رومیون نی یہودیونکو برباد کیا رومی لوگ یہودیونکی بہت بڑی دشمن تہی او بابل والون کی ملک سے اونکا ملک بہت دور تہا جہان سی وہ آی تہی اور اونکا نشان عقاب تہا اور اونکی بولی بہی یہودیونکی بولی سی بالکل اجنبی تہی اور بالکل عبرانی سی نہین ملتی تہی اور کالدی بولی جو بابل والی بولتی تہی وہ عبرانی زبان کی ایک شاخ تہی رومیون کی شکلین خوفناک تہین حکومت سخت تہی اونہون نی بہت بڑی ایذا ئین پہونچائین اونکی فوج نی شہر بیت المقدس کو گہیر لیا اور بالکل برباد کردیا تفسیر ڈوالی اور رچرڈ منٹ مین بہی یہی ہی کہ یہہ خبر رومیون کی ہی آٹہہ سو برس پہلی اونکی وجود قومی کی یہہ پیش خبری ہوگئی یہہ جو فرمایا کہ اونکا ملک دور ہی یعنی فلسطین کی مغرب اور زمین کی انتہا سے یعنی سمندر اطلانتک کے کناری سی اور اونکی زبان لاطن تہی جسکو یہودی نہین سمجہہ سکتی تہی اگرچہ

حضرت سکندر کیوقت سی یہودیونمین یونانی کا رواج ہوگیا تہا اور رومیون کی قدیم زمانہ
سی یہی پہچان تہی تند چہرہ ہونا باونوین اور ترپنوین آیت مین یہہ بیان ہی کہ وہ تجہی ایکا ایک
شہر کے سب پہاٹکون مین اگہیرینگے اور تو اپنی بیٹی بیٹیون کا گوشت کہائیگا اور اپنی بچون کے
گوشت مین سی کسی کو کچہہ نہ دیگا اور تریسٹہوین آیت مین ہی کہ تو اوس سرزمین سی اوکہاڑ ڈالا جائیگا
اور اللہ تعالی تجکو سب قومونمین تربتر کردیگا اور وہان تو غیر معبودونکی جو لکڑیان اور پتہر ہین
پوجا کریگا جن سی نہ تو نہ تیری باپ دادی واقف تہی اور اڑسٹہوین آیت مین ہی کہ اللہ تعالے
تجکو کشتیون پر مصر مین پہر لیجائیگا اور تم وہان غلام اور لونڈی ہونیکی لیے اپنے دشمنون کے ہاتہہ
بیچی جاوگی اور کوی تمہین مول نہ لیگا پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ اس مصیبت مین اسقدر
سخت قحط پڑا تہا کہ امیر اور لیاقت دار مرد اور عورتین بہی اپنی لڑکون کو کہا جاتی تہین اور روٹی
چُھپاتی تہین کہ ایسا نہو وہ چہین لین عورتین اپنی خاوند کی مُنہہ سی نوالہ چہین لیتی تہین اور اپنی
باپ کے لڑکون سی اور مائین اپنی چہوٹی بچون سی ایسا ہی لکہا یوسف نے یہودیونکی لڑائی کی پانچوین
کتاب کے دسوین باب کی تیسری آیہ مین اگر کسیکی مکانمین کچہہ بہی نشان غلہ کے معلوم ہوتی ایک
لڑائی شروع ہوتی تہی اپنی دوستونمین اور رشتہ دارونمین اور ایک دوسری سی چہین لیتا تہا
کتاب چہٹی باب تیسرا دفعہ تیسرا ایک عورت مالدار اور خاندانی نی اپنی کل حاصلات کی لوٹے
جانیکے بعد اپنے دودہ پیتے بچے کو اوبالا آدہا کہا لیا اور آدہا دوسری وقت کی لئی چہپار کہا۔ کتاب چہٹے
باب تیسرا دفعہ چوتہا چرٹ منٹ مین ہے کہ طیطس اور ادریان کی فوجین گال برٹن اور اسپانی قومون سی مخلوط
تہین رومیون نی جن لوگونکو قید کیا تہا اونکو جہازونپر بہاکر اطلی بہجدیا تہا پہر وہان سی کچہہ قیدیونکو
مصر مین بہجدیا جہازون پر لادکر یورپ کی ملکونمین یہودیونکے واسطی یہہ رواج ہی کہ وہ رومی
کلیسیا کی بت پرستانہ عبادت مین شریک کئی جاتی ہین اور لکڑیون اور پتہرون کی آگے سجدہ
کرتے ہین نہین تو جلاوطن کردی جاوین اور اونکا مال اور اسباب ضبط کرلیا جاوی۔ ای محمدی
بہائیو یادریونکی کتابونمین اس دوسری مصیبت کا بہت بڑا قصہ ہی اس مصیبت کی حضرت عیسی
نی خبر دی تہی یہودیونمین جو عیسائی لوگ تہی وہ آپکی ارشاد کی موافق پہلی سی ایک اور شہر مین جا بسی
تہی جو یہودی حضرت عیسی کے دشمن تہی وہ رہگئی اونپر اللہ نی طرح طرحکی عذاب بہیجی بی ایمان

یہودیون کو روم کی بت پرستون نے قتل کیا بہتون کو لونڈی غلام بناکر کوڑیون کی مول بیچا رومیون نے
سوی بیت المقدس کو ڈہا دیا سارا شہر ویران کردیا یہودی اوسوقت سی ہر ہر شہر مین تتر بتر ہوگئی
سیر المتقدمین مین ہر کہ گیارہ لاکہہ یہودی قحط اور وبا اور تلوار سی ہلاک ہوی اور ستانوی ہزار
قیدی ہوگئی اور بہت سی مصر مین اور ملکون مین کوڑیونکی مول بیچی گئے اسکا بیان آگے بہی
جابجا آویگا اگر اللہ چاہی گا ان دونو مصیبتونکا احوال اللہ تعالی نے سورہ بنی اسرائیل مین
اپنے حبیب محمد صلی اللہ علیہ واله وسلم کو سنایا ہو اب اسکی بعد سنو اللہ تعالی نی کیا کیا خبرین
دیتہ ہین کتاب استثنا ۳۱ مین اور ۳۲ باب مین یہہ بیان ہو کہ یہہ لوگ جب کنعان کی ملک مین جاکر بسینگے
تو وہان بت پرستون کے بتون کو پوجنی لگین گے اللہ فرماتا ہو کہ مجکو چھوڑ دینگی اور میرا قہر اونپر بہڑکیگا
اور بہت سی مصیبتین اور آفتین اونپر پڑینگی سو حضرت موسی اور حضرت یوشع کے بعد پہر حضرت
سلیمان کے بعد بار بار اون لوگون نی بتونکو پوجا بعد اسکی اللہ ۳۲ باب کی ۲۱ آیت مین فرماتا ہو
کہ اونہون نے اونکی سبب سے جو خدا نہین مجہی غیرت دلائی اور اپنی غلط باتون سی مجہی غصہ دلایا سو
مین بہی اونہین اون سی جو گروہ نہین ہے غیرت دلاونگا اور ایک نادان قوم سی اونکو خفا کرونگا اسکا
یہ مطلب ہو کہ بت جو حقیقت مین خدا نہین ان لوگون نی اونکو خدا سمجہکر مجکو غیرت دلای اب مین بہی
ایک نادان قوم کو علم اور ایمان دیکر ان لوگون کو رشک دلاونگا اس خبر کا ظہور کچہہ کچہہ حضرت عیسی
کی بعد بہی شروع ہوا کہ آپکی نائبون نی بت پرستون کو انجیل سنای اسرائیلیون کی سوا بہت
غیر قومون کی لوگون نی اللہ کو اور پیغمبرون کو پہچانا بتون کو توڑا کافرون کو چہوڑا اوسوقت مین
اسرائیلیون کو نہایت رشک اور گہمنڈ نے گہیرا تہا جناب پولوس نے اپنے خطو مین یہودیونکو
خوب قائل کیا ہو رومیون کو جو خط لکہا ہو اوسکی دسوین باب مین کہتی ہین کیا اسرائیلیون کو
خبر نہین ہے موسی تو پہلی فرماچکی ہین کہ مین اونسی جو قوم نہین ہو تمکو غیرت دلاونگا اور قوم نادان
سی تمکو غصہ دلاونگا جناب پولوس اسرائیلیون کو یاد دلاتے ہین کہ اللہ تعالی توراۃ مین اسوقت
کی خبر دیچکا ہو اب ہم کہتی ہین کہ اوسوقت سی نادان قومون پر اللہ کی رحمت کا آغاز ہوا تہا
پہر چہہ سو برس بعد نادان قومون پر اللہ کی رحمت کا ایسا جوش ہوا کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ واله
وسلم کو بہیجا مگر ان پڑہ ہونے مین آکر کے ایسا پاک کلام اونپر اتارا جسکو سنکی سارے عقلمند حیران

مین رہگئی عرب کی اور ایران کی اور ہند کی نادان لوگ اس کلام کو پڑھکر علم والونکی سردار ہو گئے جو اسرائیلی ایمان لای اونہون نے بہی بڑی بڑی فیض پای اور جن اسرائیلیون نی ایمان قبول نکیا وہ دوزخی ہوی آجتک رشک اور جلن سی مرتے ہین کہ ای الیا تیی والا پیغمبر آن پڑہ ہمونمین کیون ہوا اور آن پڑہون کو بڑی بڑی درجی ایمان کی اور علم کے کیون ملی اس خبر کا بڑا ظہور محمدی وقت مین ہوا اس مقام مین صاف اشارہ ہو رہا ہی کہ وہ نبی جو موسی کے مانند کافرون کو قتل کریگا وہ آن پڑہ ہمونمین ہوگا اب یہہ یاد کرو کہ اوپر اوس بربادی کی خبر ہو چکی جو روم کی بت پرستون کے ہاتہون سی حضرت عیسی کے بعد ہوی اب اسکے بعد اللہ تعالی اسرائیلیونکو تسلی دیتا ہی اور بت پرستونکی قتل کی خبر دیتا ہی یہہ صاف پتا محمدی جہاد کا ہی اللہ فرماتا ہی کہ اگر یہہ بات نہولی کہ اونکی دشمن گہمنڈ کرینگے کہ ہمین غالب ہوی اللہ نی کچہہ نہین کیا ہمین نے انپر غلبہ کیا اگر یہہ بات نہوتی تو مین انکا ذکر آدمیون کے درمیان سے مٹا دیتا یعنی بت پرستونکو ایسا غالب کر دیتا کہ یہودیونکا نام ونشان بالکل مٹا دیتا لیکن اگر ایسا کرونگا بت پرست بہت مغرور ہو جائینگے بتیسوین باب کی پینتیسوین آیت مین فرماتا ہی انتقام لینا اور سزا دینا میرا کام ہی اونکے پاؤن بروقت پہسلین گے کہ اونکی ہلاکت کا دن نزدیک ہی اور وہ مصیبتین جو اونپر واقع ہونگی جلد چلے آتے ہین کیونکہ اللہ اپنی لوگون کی عدالت کریگا اور اپنی بندونکے حالت کی سبب پچہتاویگا جبکہ دیکہیگا کہ قدرت جاتی رہی اور کہ اونمین جو قید ہوی یا آزاد کوئی باقی نرہا اور کہیگا کہ اونکی وہ معبود اور وہ چٹان جنکا اونکو بہروسا تہا کیا ہوی جنہون نے اونکی قربانیون کی چربی کہائی اور اونکی تپاون کی شراب پی اب وہ اوٹہین اور تمہارا چارہ کرین اور تمہاری حمایتی ہون اب دیکہو کہ مین آپ مین ہی وہ ہون اور کوی خدا میرا شریک نہین مین ہی مارتا ہون اور مین ہی جلاتا ہون مین ہی بیمار کرتا ہون اور مین ہی چنگا کرتا ہون اور ایسا کوی نہین جو میری ہاتہہ سی چہڑادی کہ مین اپنا ہاتہہ آسمان تک اوٹہاتا ہون اور کہتا ہون کہ مین ہمیشہ زندہ ہون اگر مین اپنی چمکتی تلوار تیز کرون اور میرا ہاتہہ عدالت کو پکڑ لی تو مین اپنی دشمنون سی بدلہ لونگا اور اونکو جو میرا کینہ رکہتی ہین سزا دونگا مین اپنی تیرونکو خون سے مست کرونگا اور میری تلوار گوشت کہائیگی قتل کئی ہودن کے لہوسی اور قیدیون کی اوہ

دشمنون کی سیر وارون کے سرون پر سی ای گروہ ہوا اوسکی قوم کی ساتہہ خوشی سی گا داس لیے
کروہ اپنے بندونکی خون کا بدلہ اور اپنی دشمنون سی انتقام لیگا اور اپنی زمین پہ اور اپنی قوم
پہ رحم کریگا فائدہ مجتہا نے کے یہہ معنی ہین کہ غضب کے بعد رحم کریگا پادری طامس اسکاٹ
لکہتا ہی کہ بدلا دینا انکو تو انکا اللہ کا کام ہی لیس کوئی شخص بدلہ نہین لے سکتا اوس شخص کے سوا
جو اللہ کیطرف سے مقرر کیا جاوی مگر حکمت سی اوسوقت کا انتظار چاہیی اللہ کی عدالت
اگرچہ دیر مین آتی معلوم ہو مگر اصل مین وہ جلد ہوتی ہی اور ہاتہونکا اوٹہانا قسم کہانیکی وقت
عادت ہی مطلب یہہ ہی کہ اللہ تعالی آخر کو اسرائیلیونکو نجات دیگا اور اونکی دشمنون کو
غارت کریگا اور جو معاملی آیندہ زمانہ مین گذرینگی اونمین اس پیش خبری کا ظہور ہوگا - اے
پادری تو تمنی اقرار کیا کہ اوسمین خبر تہی وہ روم کے بت پرستون کی خبر تہی جنہون نی یہودیون کو
برباد کیا پہر یہہ بہی تمہاری کتابونمین لکہا ہی کہ انہین روم کی بت پرستون نے تین سو برس تک
عیسائیون کے خون کے دریا بہای پہر قسطنطین رومی جہوٹہہ موٹہہ کا عیسائی ہوا اوسنی حضرت
عیسی کو اور روح القدس کو دو خدا ٹہراکر سب سی تین خدا اونکا اقرار زور و ظلم سی کروایا
اور جو عیسائی اللہ کو اکیلا جاننی والی اور سب پیغمبرون کے ماننی والی تہی اون ایمانوالونکو
برے ہی بڑے عذاب دی پہر فرقہ پروٹسٹنٹ کے پادری جو دو تین سو برس سی نکلے ہین اگرچہ رومیون کیطرح تین
خداون کی قائل ہین مگر اونکی اور تہراتون کی باعث سی یہہ بہی اونکو بہت برا کہتی ہین اور انکے
مذہب والی رومیونکا کتہلک کہلاتی ہین یہہ فرقہ پروٹسٹنٹ کی لوگ اونکو جہوٹہا عیسائی
کہتی ہین وہ لوگ بتونکو پوجتی ہین اور یہودیون سی بہی بت پجواتی ہین جیسا کہ تفسیر پروٹسٹنٹ
مین ہی توراۃ مین اللہ نے خبر دی تہی کہ تم وہان غیر معبودون کو پوجوگے جو لکڑیان اور پتہر
ہین یہہ خبر اونہین رومیون کی تہی جو جہوٹے عیسائی ہین اسی فرقہ پروٹسٹنٹ کے پادری
رومیون کے ذکر کے بعد اللہ تعالی اپنی تلوار کی تیز کرنیکی خبر دیتا ہی اور فرماتا ہی کہ اونکی یعنی
یہودیون کے دشمنون کی ہلاکت کا دن نزدیک ہی اور تمہی جانتی ہو کہ یہی جو پہلی بت پرست
تہی پہر جہوٹہہ موٹہہ کے عیسائی ہوی اونہون نے خود بہی بت پوجی اور یہودیون سی بہی بت
پجوائی وہ چار سو برس بعد محمدی تلوار سی قتل ہوی یہہ سب جانتی ہو پہر کہتی ہو کہ وہ دن

بھی نہین آیا اگی آویگا بھلا یہ کون انصاف ہی رومن کا ملک والون کی طرح جیسا کہ تم بھی
جھوٹے عیسائی ہو انجیل کو چھوڑ کر محمدی ہو جاؤ اور سمجھو کہ بیشک یہ خبر محمدی کی ہی جو محمد صلی اللہ
علیہ وسلم نے اور اونکی نائبون نے روم کے جھوٹے عیسائیون کو بھی قتل کیا اور بھی جابجا بیت المقدس
اور بے ایمان یہودیون کو قتل کیا اور یہہ جو فرمایا کہ اپنے بندون کی حالت کے سبب پچھتاویگا
اسکا یہ مطلب کہ اسرائیلیون کی تباہی اور خرابی پر رحم کریگا اور غصہ سے باز آویگا اسکا ظہور یون
ہوا کہ یہودیون مین سی بہت لوگ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور قرآن شریف پر اور حضرت عیسیٰ
اور انجیل پاک پر ایمان لائی اونکو اللہ نے کفر سے چھڑا کر پھر اپنی رحمت مین گھیر لیا ہر زمانہ مین
بہت سی یہودی محمدی دین مین آجاتے ہین اور ایمان کا مزہ پاجاتے ہین اللہ نے اپنی زمین پر
یعنی بیت المقدس اور ملک شام پر بھی رحم کیا محمدیون کے ہاتھون اوس پاک مسجد کو جو [illegible]
روم کی جھوٹی عیسائیون نے یہودیون کی ضد مین اوس مسجد کی بڑی چٹان پر کوڑا کرکٹ گوبر اور لید
اور حیض کے لتون کا ڈھیر لگا رکھا تھا محمدیون نے اوسکو پاک صاف کر کے مسجد کو [illegible]
اسرائیلی لوگ محمدی ہوئی ہین وہ بھی وہان سب محمدیون کے ساتھ [illegible]
بت پرستون کا قابو اوس پاک زمین پر چلنی نہین پاتا یہہ سب احوال [illegible] کے آخر [illegible]
[illegible] کے ساتھ اویگا اگر اللہ چاہیگا حکم ہوتا کہ ای قومو اللہ کے خاص گروہ کے ساتھ یعنی
اسرائیلیون کے ساتھ خوشی سے گاؤ اسکا یہہ مطلب کہ اوس زمانہ مین سب قومون مین ایمان [illegible]
سب قومون کے ایمان والون کو پہلی سے حکم ہوتا ہی کہ اوسوقت سب قومون سے محمدی [illegible]
محمدی اسرائیلیون کے ساتھ ملکر اللہ کا شکر کرین کہ اللہ نی بت پرستون سے اور بے ایمان یہودیون
اور جھوٹے عیسائیون سی اپنی خاص بندون کے خون کا بدلہ لیا اور ملک شام پر اور محمدی
اسرائیلیون پر رحم کیا یہہ بیان اور صحیفون مین بھی جابجا آیا ہی پادری لوگون کو یہہ نور ایمان کا
ذرا سا بھی نہین دیتا وہ کہتی ہین کہ ان خبرون کا ظہور جب ہوگا جب سب یہودی ہماری طرح
مسیح خدا ہونے کے قائل ہو جاوینگے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دشمنی پر قائم رہین اوسوقت یہودیون
کی ترقی ہوگی اور ملک شام اونکو ملجاویگا جن یہودیون نے دین محمدی قبول نہین کیا وہ
اس خیال مین ہین کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اور انجیل کی دشمنی پر اور حضرت محمد [illegible] آنکے

دشمنے پر قائم رہینگے اور ملک شام پر قبضہ کرلیوینگی یہ دونو فرقے اتنا نہین سوچتے کہ اب تک
ملک شام ان دونو کو نہ ملا اور محمدیون کو اللہ نے ملک شام دیدیا یہہ کھلی نشانی دیکھتی ہین
پھر محمدی دین مین نہین آتے اور ملک شام لینی کی آرزو مین بیٹھی ہین یہہ سب امیدین اونکی
ٹوٹجاوینگی حضرت امام مہدی اور حضرت عیسی آتی ہین محمدی دین کو ساری جہان مین پہیلاتی ہین
یا اللہ وہ وقت جلد آوی آمین اب اوس لفظ کا مطلب صاف کھلگیا کہ وہ نبی موسی کی مانند
ہوگا یعنی جسطرح حضرت موسی سی پہلی مدتون تک اسرائیلیون نے مصر کے ملک مین فرعون کے
ظلم اوٹہائی مصر والون نے بڑی بڑی مشکل کام اونسی لئی اور لڑکون کو قتل کیا آخر اللہ تعالی نے
حضرت موسی کو اس قوم مین پیدا کیا اور اونکی ہاتہون فرعون کو فوجون سمیت دریا مین ڈوبادیا
اور اسرائیلیون کو اونکی ظلم سی چہڑا دیا بعد اسکے حضرت موسی نے اور بہی بہت کافرون کو
قتل کیا اور خوب جہاد کیا اسی طرح اللہ تعالی وعدہ کرتا ہی کہ جب تمپر ظلم بت پرستونکا حد کو پہونچیگا
اوسوقت ایک نبی موسی کی مانند جلال والا پیدا کرونگا اور اوسکی ہاتہون تمہاری دشمنون کو
مٹاونگا یہہ وعدہ اون اسرائیلیون سی ہی جو محمدی دین مین آئی اور جن اسرائیلیون نی اوس
رسول پاک کی دشمنی کی وہ قتل ہوئے حضرت موسی کیوقت مین بہی جن اسرائیلیون نی گائی کا بچہڑا
پوجا وہ قتل ہوے اور قارون نے حضرت موسی کا کہنا نمانا وہ زمین مین دہنس گیا اسیواسطی آخری پیغمبر کا یہہ پتا ہی
دیدیا کہ جو کوئی اوس نبی کا کہنا نمانیگا مین اوسکو قوم مین سے نیست کردونگا جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے
ظاہر مین توراۃ نہین پڑہی تہی دیکھو اللہ نی اونکو توراۃ کا مطلب سنادیا سورہ مزمل مین فرمایا
اِنَّا اَرْسَلْنَا اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَا اَرْسَلْنَا اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا فَعَصٰى فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ
فَاَخَذْنٰهُ اَخْذًا وَّبِيْلًا اللہ تعالی اس آیت مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی مکہ کی بت پرستو کو
فرماتا ہی کہ ہمنی بہیجا تمہاری طرف ایک پیغام پہونچانیوالا جو گواہ ہی تمہاری اوپر جسطرح بہیجا تہا
فرعون کیطرف ایک پیغام پہونچانیوالا پہر کہنا نمانا فرعون نی اوس پیغام پہونچانیوالیکا سو پکڑا
ہمنی اوسکو پکڑنا وبال کا جسطرح توراۃ مین فرمایا تہا کہ ایک نبی موسی کی مانند بہیجونگا قرآن مین
بہی فرمادیا کہ ہمنی ایسا رسول بہیجا جیسا رسول فرعون کیطرف بہیجا تہا اس پردہ مین تورات والونکو
سنادیا کہ یہہ وہی نبی ہین جنکو توراۃ مین موسی کی مانند کہا ہی فرعون نی موسی کو نمانا وہ غرق ہوا اس

ہی کی نافرمانی والی ہی دنیا اور عقبی دونوں مین سزا پاویگی اور عقبی اسمین تو بیٹو نکی دشمنونکی سزا موجود
ہو اب دو دلیلین اور اس جگہ ہم بیان کرتے ہین جنسی صاف کہلجاویگا کہ یہہ خبر سوا جناب
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کسی کی نہین ہو ایک دلیل تو یہہ ہو کہ حضرت موسی کی بعد جو
توراۃ لکھی گئی اوسکی آخر مین کسی نے حضرت موسی کی وفات کا احوال بہی لکھدیا اوسکی بعد
لکھا ہو کہ ابتلک بنی اسرائیل مین موسی کی مانند کوی نبی نہین اوٹھا جس سی اللہ تعالی منہہ در منہہ
ملاقات کرتا اون سب نشانیون اور عجائب وغرائب کی بابت جنکی کرنے کے لیے فرعون اور
اوسکی سب خادمون اور اوسکی ساری سرزمین کے سامنی خداوند نی اوسی مصر کی زمین مین
بہیجا تہا اور اوس قوی ہاتہہ اور بڑی ہیبت کی سب کامون کی بابت جو موسی نی تمام بنی اسرائیل
کی آگے کر دکہای تفسیر ہنری اسکاٹ مین ہو کہ یہہ باب کسی نی ملادیا ہو یا حضرت یوشع نے یا
حضرت شموئیل نے یا حضرت عزرا نی یا کسی اور نبی نے اور شاید پچہلی آیتین اوسوقت ملای گئین
جب اسرائیلی لوگ قید بابل سی چہوٹے اسکا مطلب یہہ ہو کہ حضرت موسی کی وفات کا احوال
کسی نبی نے ملایا ہو مگر یہہ جو پچہلی آیتین ہین جنمین یہہ ذکر ہو کہ ابتک موسی کی مانند کوی نبی نہین
ہوا اس سی یہ مطلب نکلتا ہو کہ نبی بہت سی ہو چکی ہین مگر موسی کی مانند کوی نہین ہوا جو نبی
موسی کے مانند ہوگا اونکا ابہی انتظار ہو اس بیان سی گمان جاتا ہو کہ یہہ بات قید بابل سے
چہوٹنی کے بعد لکہی گئی اگر یہہ بات ہو تو حضرت عزیر علیہ السلام نی اپنی وقت تک کسی نبی
کو حضرت موسی کے مانند نہین جانا اور صاف لکھدیا کہ جیسی عجائب غرائب معجزی اور سخت
زور کافرون کو اللہ کے حکم سی حضرت موسی نی دکہلای اور بڑے بڑے معجزے ایمانوالون کو
بہی دکہلای ویسی زبردست معجزے آجتک کسی نبی سی نہین ہوی ہماری رسول پاک محمد صلی اللہ
علیہ وسلم اس بات مین موسی کے مانند ہین کافرون کے مقابلہ مین کیسی کیسی قوی معجزی ظاہر ہوئے
ایمانداروں کو اللہ نے آپکی لیے دو نکڑے کرد یا اور لڑائیون مین فرشتون کی فوجین بہیجین محمد جہاد
کی برکت سی ایمانوالون کو کافرون کی ظلم سی نجات دی دوسری دلیل یہہ ہو کہ انجیل پاک کے
جلد مین جو رسالہ اعمال کا ہی وہ رسالہ لوقا کی تصنیف ہو جنہون نی حضرت عیسی کے دیکہنی والونکی
صحبت پای ہو اوس رسالہ کے تیسرے باب مین جناب لوقا لکہتی ہین کہ جناب پطرس حواری

جو حضرت عیسیٰ کی سب حواریون مین افضل ہین اونہون نے اسرائیلیون کو وعظ سنایا اور کہا ان
حضرت عیسیٰ کے آسمان سے آنے کی خبر دی پھر فرمایا کہ ضرور ہے آسمان اوسکو لئے رہے اوس وقت تک
کہ سب باتین جنکا خدا نے اپنے سب پاک نبیون کی زبانی قدیم سے ذکر کیا بحال ہووین کیونکہ موسے
نے باپ دادون کو کہا کہ خداوند تمہارا خدا تمہارے بھائیون مین سے تمہارے لئے ایک نبی میرے
مانند اوٹھاویگا اوسکی سنو سب باتون مین جو وہ تمکو کہے دیکھو جناب شمعون علیہ السلام کی بات کا
صاف مطلب یہہ ہے کہ وہ نبی جسکا توراۃ مین وعدہ ہے وہ ابھی نہین آئے ہین جب وہ ظاہر
ہوینگے تب حضرت عیسیٰ اوترینگے اسکا بیان انجیل پاک کی بشارتون کی بعد بہت بسط کی
ساتھہ ہوویگا اگر اللہ چاہیگا توراۃ شریف کی پانچوین سورۃ کی آخر مین ہے کہ حضرت
موسیٰ نے اپنی موت سے پہلے یون فرمایا یہوواہ مسینا بَا وِزَارَحْ مِسِّعِیرْ لَامُو ہُوفِیعَ
مِہَرْ پَارَانْ وِاَتَاہ مِرِبْبُوتْ قُودِشْ مِیمِینُو اِشْ دَتْ لَامُو اَفْ حُوبِبْ عَمِّیمْ كُلْ قِدُوشَاو
بِيَادِخَا وِہِمْ تُكُّو لِرَغْلِيخَا يِسَّا مِدَّبِّرُوتِيخَا تفسیر ڈوالی رچرڈ منٹ مین یون ترجمہ کیا ہے
کہ اللہ تعالیٰ سینا سے آیا اور سعیر سے اونکی واسطے چمک نکلا پاران کی پہاڑ سے اور آیا
دس ہزار مقدسون کے ساتھہ اوسکی داہنے ہاتھہ مین آتشی شریعت ہے اونکی واسطے وہ
اپنی محبت کی قومون سے ساری اوسکی مقدس تیری ہاتھہ مین ہین اور وہ جھکتی تیری قدمون پر
قدمون پہ اوٹھائی ہین تیری باتون سے اور تفسیر ہنری اسکاٹ مین یون ترجمہ کیا ہے کہ ہر
ایک انمین کا اوٹھاویگا تیری باتون سے تفسیر ڈوالی رچرڈ منٹ مین ہے کہ یہہ مثل کہتا ہے
کہ خدا اپنے چمکتی آفتاب کی طرح اپنا نور اسرائیلیون پر ڈالا اور اس بات کو شروع کیا سینا پر
داخل ہونے کی وقت سے اور ابھی اوٹھتا گیا اونپر زمین ادوم پر سے جب وہ گذرتی رہتی پھر مین اونپر
طالع ہوا اور چمک نکالا روشنی کے ساتھہ جیسے کہ دوپہر کیوقت ہوتا ہے جبکہ اوسنی اسرائیلیون کو
اپنی فیض سے بڑا حصہ دیا اور اوسنی اپنی قوم کی حفاظت کی دس ہزار قوی فرشتون سے
خصلے مین ہو اوسنی آگ مین اپنی شریعت جلال اور ہیبت ناک طور سے اسرائیلیون کو دی
پاٹل کا قول ہے گویا کہ یہہ کہا گیا ہے کہ یہہ قوم پسندیدہ ہے جسپر اللہ کی بڑی مہربانی ہے جنکو خدا نے
بیشمار فرشتون کے گروہ کی ساتھہ ظاہر کیا جسکے ساتھہ خدا کی حضوری کی علامتین تہین اپنی

شریعت دینے کے لیے اور اون لوگون کو اپنی خاص عہد مین اپنی ساتھہ لی لیا جب آئی پہاڑ سینا پر اوسنی اونکو اپنی جلال کے بادل سی بحفاظت تمام بطور معجزی کے عرب کے جنگل اور پہاڑ ان کی بیابان اور ادومیہ کی کنارون سی بحفاظت تمام لے لیا تشب کدر کہتا ہے کہ دس ہزار اون مقدسون سی فرشتے مراد ہین اور آتشی شریعت کہا اسلیے کہ اللہ تعالی نی آگ مین یہہ باتین فرمائی تہین ای ایمانوالو دیکھو تفسیر ڈوالی رچرڈ منٹ نے جو ترجمہ کیا ہو اوس سے صاف مطلب کہلگیا یعنے جو ہو فیع کا لفظ ہو اوسکے معنی ہین روشنی کی ساتھہ چمک نکلا یعنی جسطرح آفتاب دوپہر کیوقت ہوتا ہو تو یہہ مطلب ہو کہ اللہ تعالی حضرت موسی کیوقت مین پہلی سینا پہاڑ پر ظاہر ہوا پہر ساعیر پہاڑ کی پاس جو حضرت موسی اڑتیس برس تک رہی وہان اللہ تعالی کا ظہور اور زیادہ ہوا جیسا کہ پادری نی ترجمہ کیا ہو کہ ابہی اوٹہتا گیا اور پہر جب وہ زمین ادوم پر یعنی ساعیر پہاڑ پہ سی گذری تمام رستی مین اونپر ظاہر رہا اور اپنی احکام حضرت موسی کو بتلاتا رہا پہر جب حضرت موسی فاران یعنی مکہ مین آئی تب تو اللہ کا ایسا ظہور ہوا جیسا ظہور آفتاب کا دوپہر کی وقت ہوتا ہو یعنی پہر خوب طرح پر شریعت کی باتین سنائین جو توراۃ کی پانچوین سورۃ مین ہے یہہ مطلب اس پادری نی سمجہا ہو مگر یہان ایک اور اشارہ صاف موجود ہو وہ یہہ ہو کہ ہان او سنی محبتہ کی قومون سی یہان عمیم کا لفظ ہو یہی لفظ وہان بہی تہا جہان حضرت یعقوب نے آخری پیغمبر کی بشارت دی تہی اور فرمایا تہا کہ اوسکی پاس جمع ہونگی قومین سو یہہ بات حضرت موسی کی وقت مین نہین ہوئی حضرت موسی کی شریعت سوا اسرائیلیون کی اور قومون نہین پہیلی تو یہہ بات کیونکر بنیگی کہ ہان اوسنی محبتہ کی قومون سی اور یہہ بات کیونکر بنیگی کہ حضرت موسی کیوقت مین سینا پہاڑ سی اللہ آیا اور مکہ ہی خوب طرح ظہور فرمایا حضرت موسی کیوقت مین تو سینا پہاڑ پر بڑی بڑی تجلیان ہوئین تہین پہر جب حضرت موسی مکہ مین آئی وہان پہر ویسی تجلیان نہین ہوئین البتہ نصیحت کی باتین بہت سنائین تو یہہ اشارہ صاف اوس وقت کی طرف ہو جب مکہ مین جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پہ اللہ کا کلام اوترا اور وہ کلام ساری قومون مین پہیلایا اللہ یہہ مطلب پادریون کو بہی بہا دی اور اونکو محمدی بنا دی آمین یہہ دونو باتین جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیوقت مین ہوئین کہ اللہ کا کلام جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر فاران مین یعنی مکہ مین

اوترا اور اللہ تعالی خوب طرح ظاہر ہوا جسطرح آفتاب دوپہر کو تمام لوگون پر ظاہر ہوتا ہی اوسیطرح
اوسنی اپنی کلام کو اور ایمان کو ساری قومونمین پھیلایا اور جن لوگون نی اوس شریعت پر عمل کیا
وہ اللہ کی پیاری ہوی پھر جناب آخری پیغامبر نی یون فرمایا کہ اللہ کی سب پاک بندی تیرے
ہاتھہ مین ہین اور تیری قدمون پر گرتے ہین اور تیری باتین سیکھتی ہین مطلب یہہ ہو کہ اوسوقت
ساری قومون کے واسطی ایک ہی شریعت ہوگی وہ شریعت جو مکہ مین ظاہر ہوگی ساری قومونکے
لوگ اوسی پر عمل کرینگے اور آخری پیغامبر کی تابع ہونگے تب نجات پائینگے

اب حضرت موسی کی بعد سے حضرت داؤد کی وقت تک کا احوال ہی

اس احوال کے کہنے سی مطلب یہہ ہو کہ وہ جو پیشین گوئی اور نشان آخری پیغمبر کے توراۃ مین بتلای تھے
وہ کسی اسرائیلی پیغمبر مین نہین پای گئے اگرچہ بت پرستون پر جہاد بہت ہوی مگر اسرائیلیونکی
سوا کسی قوم مین ایمان نہین پہیلا حضرت موسی کی بعد حضرت یوشع جو نون کی بیٹی تہی اور حضرت
موسی کی خادم تہی انکو اللہ نی پیغمبر کیا اور اوپر اپنا کلام اوتارا اونکی احوال کی کتاب توراۃ
شریف کی جلد مین لگی ہوی ہو حضرت یوشع نی اللہ کی حکم سے کنعان کا ملک فتح کیا اور اوس
ملک کی بہت کافرون کو قتل کیا اور بہت سی شہر فتح کیی اکتیس (۳۱) بادشاہون کو قتل کیا اور
بہت ملک اونکی فتح کی بعد وہ باقی رہی کہ حضرت یوشع کو اللہ نی دنیا سی اوٹھالیا اگر کوی یہودی
یا نصرانی دہوکا دیوی کہ جس پیغمبر کو توراۃ مین مانند موسی کی کہا ہو وہ حضرت یوشع ہین کیونکہ
اونہون نی اسرائیلیون کی دشمنون کو قتل کیا اسکا جواب یہہ ہو کہ توراۃ مین پہلی بہت طول
سی یہہ بیان ہو کہ پہلی اسرائیلی لوگ بت پرستی کرینگی پہر اونپر بت پرستون کی ہاتھون سی بڑی بڑی
مصیبتین پڑینگی اونکی بادشاہ کو اور اونکو بت پرست لوگ اپنی ملک مین پکڑ لیجائینگے اور دور سے
ایک فوج آئیگی جنکی بولی نہ سمجھی جائیگی وہ بہت بڑی ویرانیان کرینگے تب بت پرستون سے
بدلا لیا جائیگا اور سب قومونمین ایمان پہیلیگا سو حضرت یوشع سے پہلی اسرائیلیون پر وہ مصیبتین
نہین آئین اور حضرت یوشع کی جہاد کی بدولت اور قومونمین ایمان نہین پہیلا یہہ خبر اونکی نہین ہوسکتی
حضرت یوشع کی بعد کا احوال جس کتاب مین ہو وہ قاضیون کی کتاب کہلاتی ہو اور توراۃ کی
جلد مین لگی ہوی ہو اوسکا خلاصہ یہہ ہو کہ حضرت یوشع کی بعد اسرائیلیون نی ملک کنعان کے

بہت شہر فتح کیئی مگر بعضی بعضی کافرون کو اوس ملک سی نہین نکالا بلکہ اونسی صلح کر لی اور اونسے
محصول مقرر کر لیا یہ بات توراۃ کی برخلاف کی تب اللہ تعالی کی طرفسی ایک فرشتہ آیا اور
پیغام اوسکا لایا کہ مین نے تو کہا تہا کہ تم اون مین کی رہنے والون سی عہد نہ باندہو اور اونکی قربانگاہ کی
جگہون کو ڈہا دو پہر تمنی یہ کہنا نہ مانا اسواسطی مین نی ٹہرایا کہ مین اونکو تمہاری آگی سی دفع
نکرونگا بلکہ وہ تمہاری پسلیون مین کانٹی اور اونکی معبود تمہارے لیے پہندے ہونگی یعنی تم
بہی بت پرستی مین گرفتار ہو جاؤگی اونکی صحبت کا اثر ہو جائیگا اونکو نہ نکالنی کا یہ نتیجہ ہوگا
اسرائیلی لوگ اس بات کو سنکر چلا چلا کی روی جب تک حضرت یوشع کی دیکہنی والی لوگ زندہ
تہی تب تک اسرائیلی لوگ اللہ کی بندگی کرتے رہی جب وہ لوگ مر چکی اونکی بعد اور
لوگ پیدا ہوی اونہون نی اللہ کو نہ پہچانا اور اوس ملک کی بت پرستونکی بتونکو جیسے بعل کے
اور عستارات کو پوجنی لگی تب اللہ کا غضب اسرائیلیون پر بہڑکا اور اللہ تعالی نی آس پاس کی دشمنونکو
اونپر غالب کر دیا دشمنون نے اونکو لوٹنا شروع کیا پہر اللہ تعالی نے قاضیون کو کہڑا کیا اونہون نی اونکو
دشمنون کے ہاتہ سی چہڑایا مگر اونہون نے قاضیون کی کہنی بہی بت پوجنا نہ چہوڑا جب تک قاضی جیتا رہا
تب تک اونکو دشمنون سے چہڑاتا رہا جب قاضی مرگیا پہر وہ بت پوجنی لگی اونہون نی بت پرستونکی
بیٹیون سی نکاح کیئی اور اپنی بیٹیان اونکی بیٹون کو دین اور اونکی بتون کو پوجا تب اللہ نے
اسرائیلیونکو کوشن شعتایم بادشاہ کی قبضہ مین کر دیا آٹہہ برس تک اوسکی غلامی کرتے رہے پہر اسرائیلیون
نے اللہ سی فریاد کی اللہ تعالی نے عتنی ایل کو جو قنز کا بیٹا تہا اونکی نجات کی لیے اوٹہایا اور وہ اسرائیل
کا حاکم ہوا اور لڑائی کے لیے نکلا اور اوس بادشاہ پر غالب ہوا اور اوس زمین مین چالیس برس تک
چین رہا بعد اسکے عتنی ایل مرگیا پہر اسرائیلیون نے گناہ کیئی پہر اللہ تعالی نی موآب کی بادشاہ عجلون
کو اونپر غالب کر دیا اوسنی اونہین مارا اور کہجورون کا شہر لیلیا اسرائیلی لوگ اٹہارہ برس تک
اوسکی غلامی کرتے رہے پہر اللہ تعالی سی اسرائیلیون نی فریاد کی اللہ تعالی نے ایہود کو جو جیرا کا
بیٹا تہا اونکی چہڑانیکے لیے اوٹہایا اسرائیلیون نے اوسکی بدولت عجلون کی لیے تحفہ بہیجا ایہود جا کر
وہ اوسکا دیکر عجلون کو قتل کر کے چلا آیا اور موآب کی دس ہزار مرد کی قریب قتل کیے اور موآب
اسرائیلیون کے قابو مین آیا اوس زمین مین اسّی برس امن رہا بعد اسکی شمجر جو عنات کا بیٹا تہا

کہڑا ہوا اور اوسنی فلستی چہ سو مرد ماری اور اوسنی بہی اسرائیلیون کو نجات دی اور جب
اہُود مر گیا اسرائیلی لوگ پہر گناہ کرنیلگے اللہ تعالی نے اونکو کنعان کی بادشاہ یابین کی ہاتہہ مین سونپا
اوسنی بیس برس تک اسرائیلیون کو ستایا پہر اسرائیلیون نی اللہ سی فریاد کی اوسوقت لفیدوت کی
کی بی بی دبورہ نبیہ اسرائیلیون کے حاکم تہی اوسکے پاس فیصلے کو گئی اوسنی برق کو جو ابی نُعم کا
بیٹا تہا بلا بہیجا اور دونو ملکر دس ہزار مرد ساتہہ لیکر گئے اور ساری لشکر کو تلوار سے شکست دی
بادشاہ مارا گیا اسرائیلی لوگ بہت زور پکڑ چلے زمین پر چالیس برس امن رہا پہر اسرائیلیون نے
گناہ کئی تب اللہ تعالی نی اونکو سات برس تک مدیانیون کے ہاتہہ مین سپرد کیا مدیانی اور عمالیقی اور
پورب کے لوگ ٹڈیون کی دل کی طرح آتی تہی اور کہیتیون کو برباد کر جاتی تہی ایک ذرہ خوراک
نہی چہوڑتے تہے پہر اسرائیلیون نے اللہ سی فریاد کی تب اللہ نی حضرت جدعون علیہ السلام کو نبی کیا اور
اونکو حکم کیا کہ جا تو اسرائیلیون کو مدیانیونکی ہاتہہ سی نجات دیگا حضرت جدعون نے اپنی باپ یوآس کا
بتخانہ جسمین بعل کی قربانی ہوتی تہی رات کو ڈہا دیا جب دن کو خبر ہوی تو لوگون نی اونکی باپ سے
کہا کہ اپنی بیٹی کو نکال کہ قتل کیا جاوے یوآس نے کہا تم بعل کیطرفسی جہگڑتے ہو اور اوسی بچایا چاہتی ہو
جو کوئی اوسکی طرفسی جہگڑا کری سو آج ہی صبح کو مارا جاوی اگر وہ خدا ہی تو آپ ہی اپنی لیے جہگڑیگی
پہر حضرت جدعون نی تین سو آدمیون سی مدیانیون کو بہگا دیا اور دو سردار غراب اور ذیب کا
سر حضرت جدعون کی پاس آیا پہر حضرت جدعون نی زبح اور ضلمنع دو مدیانی بادشاہ کی لشکر
کو مارا اور اون دونو کو پکڑ کر قتل کیا پہر حضرت جدعون علیہ السلام مر گئے اور اونکی لونڈی کا
بیٹا ابی ملک اپنی اونہتر بہائیونکو قتل کر کے سکم کا بادشاہ بنا اور اوسکا ایک بہای یوتام بچ رہا تہا
اوسنے اوسی بد دعا دی آخر کو ابی ملک کسی قلعہ سی لڑنے گیا تہا ایک عورت نے چکی کی پاٹ کا
ٹکڑا اوسکی سر پر ڈالدیا اوسکی کہوپڑی چور ہو گئی اوسنی اپنی ایک جوان سی کہا مجہی تلوار سی مار
اوسنے تلوار ہونکی وہ مر گیا اوسکے بعد تولع جو فواہ کا بیٹا تہا اسرائیلیون کو نجات دینی اوٹہا
اوسنی تیئیس برس حکومت کی اور مر گیا بعد اوسکی جلعادی یائیر اوٹہا اوسنی بائیس برس ونپر حکومت
کی جب وہ مر گیا تب پہر اسرائیلی لوگ گناہ کرنے لگی اور اونہون نی بعلیم اور عستارات اور ارام
کی بتون اور صیدہ کی بتون اور موآبیون اور عمونیون کے سوا فلستیونکی بتون کو پوجا اور خدا کو

چھوڑ دیا تب اللہ تعالی نی فلستیون اور بنی عمون کی ہاتھونمین اونہین کر دیا اور اونہون نے
اوس سال سے لیکے ساری اسرائیلیون کو جو اردن کے پار عمونیونکی زمین مین اور جلعاد مین تھے
اٹھارہ برس تک شدت سے دکھہ دیا اور بہت تنگ کیا اور عمونیون نے اردن کے پار ہو کی یہودا اور
بن یامین اور افرائیم کے گھرانے سے جنگ کی یہانتک کہ اسرائیلی بہت تنگ آئی تب اسرائیلیون
نے اللہ تعالی سے فریاد کی اور بتونکو پھینکدیا افتاح ایک شخص بڑا بہادر تہا اوسکو ساتھہ لیا
اور عمونیونکو شکست دی پھر بنے افرائیم جو اسرائیلیونکا ایک فرقہ تہا لڑنے نکلا افتاح نے
اونمین کے بیالیس ہزار قتل کئی افتاح نے چھہ برس حکومت کی پھر مر گیا اوسکی بعد ابصان بیت لحمی
اسرائیلیونکا حاکم ہوا وہ سات برس حاکم رہا پھر مر گیا اوسکی بعد زبولونی ایلون حاکم ہوا وہ
دس برس حاکم رہا پھر مر گیا پھر عبدون نی آٹھہ برس حکومت کی اور مر گیا پھر اسرائیلیون نے
بدکاری کی اللہ تعالی نے اونکو چالیس برس تک فلستیون کی ہاتھہ مین کر دیا اور دان کی گھرانے مین
منوح نام ایک شخص تہا اوسکی شمسون بہادر پیدا ہوا اوسنی فلسطیون سے بڑی بڑی زور کئی وہ بیس
برس اسرائیلیونکا قاضی رہا آخر اوسنی بد دعا دی کہ مجھی فلسطیونکی ساتھہ مرنا قبول ہی بہت سے
فلسطی مکانمین دب کر مر گئی اونکے ساتھہ وہ بھی مر گیا پھر اسرائیلیونکی بعضی لوگون نی بہت سے
مدت تک اونمین کوی بادشاہ نہو جسنی جو چاہا سو کیا راعوث کی احوال کی کتاب جو توراۃ کی
جلد مین لگی ہوی ہی اوسکا خلاصہ یہہ ہی کہ قاضیون کی ریاست کیوقت مین یہودا کی بیت لحم
سی ایک شخص جسکا نام ایی ملک تہا اپنی بیوی اور دو بیٹون سمیت موآب کی ملک مین جا بسا
اوسکے بیٹون نے دو موابی بیوبان کین ایک کا نام عرفہ دوسری کا نام راعوث پھر دونو شخص مر گئی
جب اونکی مان وہان سی چلی اوسکی ایک بہو نی جسکا نام راعوث تہا اوسکا ساتھہ نچھوڑا اور کہا
جہان تو رہیگی وہان مین رہونگی تیرے لوگ میرے لوگ اور تیرا خدا میرا خدا ہی غرض راعوث
بیت لحم مین آئی اور ایی ملک کا ایک رشتہ دار تہا اوسکا نام بوعز تہا اوسنی راعوث سی نکاح کیا
اوسکی لڑکا پیدا ہوا اوسکا نام عابد رکہا وہ یسّی کا باپ تہا اور یسّی حضرت داؤد علیہ السلام کی
باپ ہین اب حضرت شموئیل علیہ السلام کی حال کی کتاب جو توراۃ کی جلد مین ہی اوسکا خلاصہ
یہ ہی کہ جب حضرت شموئیل پیغمبر ہوی تو اسرائیلی لوگ فلستیون سی لڑنے نکلی اور اسرائیلیون نے

شکست کہائی پہر اسرائیلیون نے اللہ تعالی کی عہدنامہ کا صندوق لشکر مین بہیجا فلستیون نے انکے
تیس ہزار اسرائیلیون کو مارا اور اللہ تعالی کا صندوق لوٹ لیگئی اور اوسکو لیجا کر اپنی بتخانہ مین
رکہا اوس شہر کی لوگ بہت مر گئے اوس صندوق کو دوسرے شہر مین لے گئے
وہان بہی سب لوگ مر گئی آخر اوس صندوق کو رتہہ پر لاد کی چہوڑ دیا گائین سیدہی اسرائیلیون
تک چلی آئین پہر لکہا ہی کہ اونہون نی صندوق کو یعریم بستی مین بہیجدیا بیس برس تک وہان کہا رہا
اور ساری اسرائیلیون نی اللہ کی سامنی فریاد کی حضرت شموئل نی اسرائیل کی ساری گہرانی کو کہا کہ
اگر تم اپنی دلون سی اللہ تعالی کیطرف پہرے تو اون اجنبی معبودون کو اور عستارات کو اپنی بیچمین سے
نکال دیکہو اور اللہ سی دل لگاو اور اوس اکیلی کو پوجو کہ وہ فلستیون کی ہاتہہ سی تمہین نجات بخشیگا او
اسرائیلیون نے بعلیم اور عستارات کو نکال پہینکا اور اکیلے اللہ کو پوجنی لگی اور حضرت شموئل نی دعا
مانگی فلسطی لڑنیکو آئی اللہ نی اسرائیلیون کو فلسطیون پر فتح دی اور فلسطیون نے اسرائیل کی سرحد کیطر
پہر منہہ نکیا اور حضرت شموئل کی ساری زمانہ تک فلسطی عاجز رہی اور وہ بستیان جو فلسطیون نے
اسرائیلیون سی لی لین تہین عقرون سی لیکی جات تک اور اونکی نواحی کی گانو اسرائیلیون کو پہر لے
اور جب حضرت شموئل بوڑہی ہوی اسرائیلیون نی کہا ہماری لئی ایک بادشاہ مقرر کر دیجی وہ
ہماری عدالت کری اور ہماری لئی قتال کرے حضرت شموئل نی اللہ کی حکم سی طالوت کو بادشاہ کیا
جسکا قصہ اللہ تعالی نی سورہ بقر مین بیان فرمایا ہی یہہ طالوت بنیامین کے نسل مین تہا طالوت کا نام اوس کتاب
مین شاول لکہا ہی شاول اور طالوت دونو کی معنی ہین لمبا مولانا جلال الدین سیوطی نی تفسیر
درمنثور مین ابن اسحاق اور ابن جریر کی کتاب سی وہب ابن منبہ کی زبانی طالوت کا قصہ لکہا ہی
اوسمین یہہ بہی ہی کہ طالوت کا نام سریانی مین شاول ہی جب طالوت کی بادشاہی کی دو برس گذر گئے
تب اوسنی تین ہزار اسرائیلی اپنی لیے چننے اور فلستیونکی چوکیدارون کو جو جبعہ مین تہی مارا فلسطی بہی
لڑنیکو نکلی تیس ہزار اونکی رتہین تہین اور چہہ ہزار سوار اور بہت سی لوگ ایسے جیسے دریا کے
کناری کی ریت اللہ نی اسرائیلیونکو بڑی فتح دی اور طالوت نی اسرائیلیونکا ملک اپنی قبضہ مین کیا
اور ہر طرف اپنی دشمنون سی موابیون مین اور عمونیون سے لڑا ادوم مین اور صوبہ کے
مملکتونمین اور فلسطیون کی ملک مین لڑا کیا اور عمالیقیون سے بہی لڑا اور اسرائیلیون کو اونکے

دشمنون کی ہاتھہ سی چھڑایا پھر حضرت شموئیل نے اللہ کی حکم سی حضرت داؤد پر تیل ملا اور جبرئیل روح یعنی اللہ کا فرشتہ یا فیض اوس دن سی ہمیشہ تک داؤد علیہ السلام پر اوترتا رہا حضرت داؤد اپنی سب بھائیون مین چھوٹے تھے اور بہت خوبصورت تہی طالوت کا فلسطیون سے عمر بہر سخت مقابلہ رہا فلسطیونکی لڑائیمین جالوت ایک بڑا پہلوان بہادر ایسا نکلا کہ اوس سی سب ڈر گئی کوئی اوسکا سامنا نکرسکا حضرت داؤد اون دنونمین لڑکے تہی آپنے اللہ کی قدرت سی جالوت کو قتل کیا فلسطی بہاگی اسرائیلیون نے اونہین گھیرا اور خوب مارا اور لوٹا حضرت داؤد جالوت کا سر لیکے یروشلم مین آئی اور حضرت داؤد کی عقلمندیان دیکہہ دیکہکر طالوت دشمن ہوگیا اوسکو اندیشہ ہوا کہ ایسا نہو یہی میری بعد بادشاہ ہوجاوین مگر سب اسرائیلی حضرت داؤد سی محبت رکہتی تہے اور طالوت کا بیٹا یونتن آپ کو جان سی زیادہ عزیز رکہتا تہا اور طالوت کی بیٹی میکل جو حضرت داؤد کی نکاح مین تہی آپسے بہت محبت رکہتی تہی طالوت نی کئی بار حضرت داؤد کی قتل کا ارادہ کیا اللہ تعالی نے ہر دفعہ بچا لیا آخر حضرت داؤد اوسکی پاس سی چلی آئی اور عدولام کی مغاری مین گئی وہان آپ کی بہائی اور آپکے باپ کا سارا گہرانا اور ساری محتاج اور مصیبت زدی جمع ہوگئے حضرت داؤد اونکی سردار ہوئی اونکی ساتہہ قریب چارسو آدمی کی ہوگئی اور طالوت کو یہہ خبر پہونچی حضرت داؤد کو خبر ہوئی کہ فلسطی قعیلہ سی لڑتے ہین اور کہلیانون کو لوٹتی ہین اللہ تعالی نی حضرت داؤد سی فرمایا اوٹہہ قعیلہ کو اوترجا مین فلسطیونکو تیری قابو مین کردونگا آپنے اللہ کی حکم سی اونکی ساتہہ جنگ کی طالوت کو خبر پہونچی اوسنی قعیلہ کا ارادہ کیا حضرت داؤد قریب چہہ سو آدمی کے ساتہہ وہانسے چلے گئے اور بیابان کے بیچمین مضبوط مقامونمین رہنا اختیار کیا اور دشت زیف مین ایک پہاڑ کی بیچ رہی طالوت قتل کے ارادہ پر چلا یہانتک کہ اکمقام مین آپکو رفیقون سمیت گھیر لیا اوسوقت طالوت پاس ایک قاصد آیا اور کہا جلدی کر اور اپنی تئین پہونچا فلسطیون نے ساری زمین پر حملہ کیا طالوت حضرت داؤد کو چہوڑکر فلسطیون سے لڑنے گیا حضرت داؤد عین جدی کی بیچ مضبوط مقامونمین آٹہیرے طالوت پہر آیا ایک مقام مین غار کی اندر فراغت کرنے کو گیا اوسوقت داؤد علیہ السلام اوس غار پاس بیٹہی تہے آپنے اوٹہکر طالوت کی چادر کا کونا چپکی سے کاٹ لیا اور پہر طالوت کو پکارا اور فرمایا تو کیون ان لوگون کی باتون پر کان دہرتا ہی جو کہتی ہین

کہ داود تیرا بدخواہ ہو دیکھہ آج کی دن تونے اپنی آنکھونسی دیکھا کہ اللہ نے تجھی میری قابو مین کر دیا
اور کتنون نے مجھی کہا کہ تجھی مار لون پھر مین نے کہا اپنی مالک پر ہاتھہ نہ چلاونگا کہ اللہ کا مسیح ہے
یعنی اللہ نی اوسکو بادشاہ کیا ہو ای میری باپ دیکھہ تیری چادر کا کونا میری ہاتھہ مین ہی جب
مین نے تیری چادر کا کونا کاٹ لیا تو تجھی مار نڈالا دیکھہ میری دلمین کسیطرحکی برائی نہین اور مین نے
تیرا کچھہ قصور نہین کیا اور تو مجھی ہلاک کیا چاہتا ہو اللہ میرا تیرا انصاف کرے اور اللہ تعالی تجھسے
میرا بدلہ لیوی پر میرا ہاتھہ تجھپر نہ اوٹھیگا طالوت بولا میری بیٹے داود یہہ تیری آواز ہی اور بلند آواز سے
رو دیا اور کہا تو مجھسی زیادہ سچا ہو تو نی مجھی اچھا بدلہ دیا اور مین نے تجھی برا بدلا دیا اللہ تجکو اچھا بدلہ دے
اب مین جانتا ہون کہ تو بادشاہ ہوگا تو خدا کی قسم کہا کر کہہ کہ مین تیری بعد تیری نسل کو ہلاک نکرونگا
حضرت داود نے قسم کہای اور طالوت چلا گیا حضرت داود اور اونکی لوگ پناہ کی جگہ جا بیٹھے اور
حضرت شمویل علیہ السلام مر گیی اور زیف کی لوگ جبعہ مین طالوت پاس آی اور بولی کہ داود حکیلہ
کی پہاڑ مین چھپا ہوا ہی طالوت پھر آیا حضرت داود اوسکے سوتے مین اوسکی پاس آی اوسکا نیزہ
سرہانے رکھا تھا حضرت داود نی نیزہ اوٹھا لیا اور چلی آی اور پہاڑ پر سی اوسکے ایک رفیق کو پکارا
جب طالوت کو خبر ہوی تب حضرت داود نی کہا کیون میرا دشمن ہوا ہی مین نے تیرا کیا قصور کیا ہی
طالوت نی کہا ای میری بیٹے داود پھر آ کہ مین تجھی پھر نہ ستاونگا مین نے حماقت اور نہایت بڑی خطا کی
حضرت داود نی فرمایا یہہ تیرا نیزہ ہی سو بہادرون مین سی ایک آدمی کہ اوسی لیجاوی طالوت بولا تو مبارک
ہی ای میری بیٹے داود تو بڑی بڑی کام بہی کریگا اور تو فتحمند بہی ہوگا پہر حضرت داود چلی گئے
اور طالوت اپنی مکان کو پہرا پہر حضرت داود نی کہا کہ طالوت مجھی ایکدن ہلاک کریگا بہتر یہہ ہے
کہ فلسطینونکی ملک مین جا رہون آپ چہہ سو جوانون کو لیکر جات کی بادشاہ معوک کی بیٹے اکیس
کیطرف گذری اکیس نے شہر صقلغ آپ کو دیدیا آپنی اپنی لوگون کو لیکی جسور اور جرز اور عمالیق کے
لوگونپر حملہ کیا کہ وی جسور کی سرحد سی مصر کی سوانی تک قدیم سی بستی تھی آپنے اونکی زمین کو ویران
کیا اونکے زن و مرد کو جیتا نچھوڑا پہر اکیس پاس تشریف لای پہر حضرت داود اپنی شہر صقلغ سے
باہر گئے تھے کہ عمالیقی صقلغ پر چڑہ آی اونہون نی صقلغ کو لوٹا اور آگ سی پہونکدیا اور عورتونکو
قید کیا جب حضرت داود شہر مین آی اکوا اوسدن اللہ تعالی کا حکم ہوا کہ اونکا پیچھا کر کہ تو یقینا

اونتک پہونچیگا اور بیشک اوسکو چھڑالاویگا آپ نی چھہ سو جوان ساتھہ لئی اور جاکر اون سبکو
قتل کیا چارسو اونمین بھاگ نکلی حضرت داود صقلغ مین آئی اور فلسطی جو تھی وہ اسرائیلیونسے
لڑتے تھے اور اسرائیلی بہاگی اور فلسطیون نے طالوت کو اور اوسکی بیٹون کو قتل کیا کتنی اسرائیلی
بستیان چھوڑکر بھاگ نکلی اور فلسطی آئی اور وہان بسی حضرت داود کو یہہ خبر پہونچی آپنے طالوت کا
اور اوسکی بیٹون کا بہت غم کیا تفسیر معالم التنزیل مین ایک بڑی روایت لکھی ہی جسکا خلاصہ
یہہ ہی کہ آخرکو طالوت شرمندہ ہوا اور بہت رویا کیا آخرکو ایک عورت اوسکو ملی جو اللہ کا
بہت بڑا نام جانتی تھی وہ اوسکو حضرت شموئیل کی قبر پر لیگئی اور وہان اوسنی دعا کی پھر اوسنی
حضرت شموئیل کو پکارا آپ قبر سی نکلی طالوت نے پوچھا کہ میری لئی توبہ ہی آپنے فرمایا کہ بادشاہت
چھوڑدی اور تو اور تیری بیٹی اللہ کی راہ مین لڑین پھر تیری بیٹی تیری سامنی قتل ہون پھر تو لڑے
یہانتک کہ قتل کیا جاوی طالوت نے ایسا ہی کیا پہلی اوسکی بیٹی لڑکر قتل ہوی پھر وہ لڑا اور قتل ہوا
اور لوگون نی حضرت داود کو اپنا بادشاہ کیا حضرت داود کی احوال کی کتاب مین ہے کہ اللہ تعالی نی حضرت
داود کو حکم کیا کہ حبرون کو جا آپ حبرون کو گئی قوم یہودا نی آکر آپ پر تیل ملا کہ آپ قوم یہودا کے
بادشاہ ہون اور طالوت کا بیٹا ایش بوشت باقی اسرائیلیونکا بادشاہ ہوا اوسنی دو برس بادشاہت
کی اور حضرت داود نی حبرون مین بنی یہودا پر سات برس چھہ مہینی حکومت کی ایش بوشت کی لشکر
حضرت داود کی لشکر سی لڑی اونہون نے شکست کھائی ایک مدت تک دونو گھرانونمین جنگ رہی
حضرت داود دن بدن زور پکڑتے گئے اور طالوت کا گھرانا سست ہوتا گیا اون لوگونمین کا ایک شخص
پوشیدہ حضرت داود سی ملگیا اور اوسنی اسرائیلیونسی کہا کہ اللہ تعالی نی داود کی حق مین خبر دیا ہے
کہ مین اپنے بندے داود کی معرفت سے اپنی لوگون اسرائیل کو فلسطیونکی ہاتھہ سی اور اونکی سب دشمنونکے
ہاتھہ سی چھڑاونگا آخرکو ایش بوشت کو اوسکی ایک دشمن نی قتل کیا اور سارے اسرائیلیونکی ساری فرقے
حبرون مین حضرت داود پاس آئی اونہون نی آپ کی سر پر تیل ملا کہ آپ اسرائیلیون کی بادشاہ ہوے
آپ جب سلطنت کرنے لگے جب تیس برس کی تھے اور چالیس برس آپنے سلطنت کی حبرون مین
سات برس چھہ مہینی بنی یہودا پر بادشاہت کی اور یروشلم مین ساری اسرائیلیون اور یہودا پر
تینتیس برس اور آپ اپنی لوگون سمیت یروشالم کو یبوسیونکی پاس گئی جو اوس زمین مین بستے تھے

اونھون نی کہا جبتک تو اندھونکو اور لنگڑونکو نہ مار لیگا یہان نہ آنی پاویگا اونھون نی جانا کہ داؤد
یہان نہ آسکیگا لیکن حضرت داؤد نی صیہون کی گڑھی پکڑی اور وہی داؤد کا شہر ہوا اور داؤد
نے اوسدن کہا کہ جو کوی پرنالی تک پہونچی اور یبوسیون اور لنگڑون اور اندھونکو جو داؤد
کے جانی دشمن ہین ماری تو وہی لشکر کا سردار ہوگا اور حضرت داؤد گڑھی مین رہی اور آپنے
اوسکا نام داؤد کا شہر رکھا اور آپنے ملّو کی گرد اگرد اور اوسکی اندر گھر بنائی تب صور کی بادشاہ
حیرام نی سرو کی لکڑی اور بڑھئی اور سنگتراش ایلچیو کی ساتھ حضرت داؤد کی پاس بھجوائی انہون
نے آپ کے لیے محل بنایا اور فلسطی چڑھ آئی اللہ تعالی نے آپ سی فرمایا چڑھ جا کہ مین بیشک فلسطیونکو
تیرے ہاتھہ مین کرونگا آپ بعل فرصیم مین آئی وہان اونہین مارا فلسطی اپنی بت چھوڑ گئی
آپنے بتونکو جلادیا فلسطی پھر چڑھے پھر آپنے اللہ کی حکم سی جبعہ سے لیکر جزر کی مدخل تک اونہین قتل
کیا پھر حضرت داؤد اللہ کی صندوق کو ابی نداب کی گھر سے جو جبع مین تھا نکال لائی اور جاتی عابد
ادوم کے گھر مین تین مہینہ تک رہا پھر حضرت داؤد اپنی شہر مین لائی اور اوسکو خیمہ مین رکھا اور
اوس صندوق کے خادم مقرر کیی کہ اللہ کا ذکر اور شکر اور تعریف کرین اور اونکو یہہ گست دیا جو
تواریخ کی پہلی کتاب کی سولہوین باب مین لکھا ہی اوسکا اول ایک سو پانچوین زبور مین ہی اور اوسکے
اور باتین جابجا زبور مین ہین پھر حضرت داؤد کی حالکی کتاب سی لکھا جاتا ہی کہ حضرت داؤد نے
فلسطیونکو مارا اور اونکو عاجز کیا اور مواب کو مارا اور کتنونکی جان بخشی کی سو موابی آپ کی غلام ہوے
اور تحفی لائی اور حضرت داؤد نی صوبہ کی بادشاہ رحوب کی بیٹی ہددعزر کو بھی مار لیا جب وہ نہر فرات پر
قبضہ کرنے گیا اور اوسمین سی بہتونکو قید کرلیا اور جبکہ دمشق کی ارامی صوبہ کی بادشاہ ہددعزر کی
کمک کو آئی تو حضرت داؤد نے انکی بائیس ہزار قتل کئے اور اونپر چوکیان بٹھلائین سو ارامی بھی
حضرت داؤد کے غلام ہوی اور تحفی لائی حضرت داؤد یروشلم مین آئی حماۃ کی بادشاہ توعی نی آپ کو
فتح کی مبارکباد کہلا بھیجی اور حضرت داؤد اٹھارہ ہزار ارامی آدمی نمک کی نشیب مین مار کی پلٹ آنے سے
اور بڑا نام نکالا اور ادوم مین چوکیان مقرر کین اور ساری ادومی آپ کی غلام ہوی اور آپ ساری
اسرائیل کے بادشاہ ہوی بعد اسکی بنی عمون اور ارامی ملکر لڑنے آئے اونہون نی شکست کھائی
پھر ارامی جمع ہوکر حلام مین آئی حضرت داؤد اسرائیلیونکو لیکی اردن پار اوتری اور حلام تک آئے

سند نے وہان ہی حضرت داود کو فتح دے ارامیون نے صلح کے اور خدمت کی اور پھر
بنی عمونکی ملک کا ارادہ کیا حضرت داود نی پھر بنی عمون کو قتل کیا اور ربہ شہر لیلیا اور اونکا
مال لوٹا اور اون لوگونسی محنت لی اور بنی عمون کی ساری شہرون سی یہہ کچہہ کیا پھر آپ لشکر سمیت
یروشلم کو پھری پھر ابی سلوم جو حضرت داود کا بیٹا تھا اسرائیلیونکو اپنی ساتھہ متفق کرکے بادشاہ
بن بیٹھا اور حضرت داود سی لڑا افرائیم کی بن مین لڑائی ہوئی اسرائیلی لوگ حضرت داود کی لشکر سے
ہاری پڑے بیس ہزار کٹ گئی تمام ملک مین جا بجا قتال ہوا ابی سلوم مارا گیا حضرت داود نی سنکر
بہت غم کیا ساری اسرائیلیون نے آپ کو چھوڑ دیا سبع بن بکری کی تابعدار ہوی مگر بنی یہودا آپکی
تابعدار رہے آپ نی لشکر بھیجا سبع کا سر کاٹا گیا اور فلسطی اسرائیلیونسی پھر لڑے حضرت داود نے
اونپر فتح پای پھر تین بار اونسے لڑائی ہوی حضرت داود کو اللہ نی جسدن اونکی ساری دشمنونسے
اور طالوت کی ہاتہہ سی نجات دی اللہ تعالی کے آگے یہہ گیت کہا خداوند میرا پہاڑ اور میری پناہ
اور میرا چھڑانیوالا ہی پھر حضرت داود نی اپنی بیٹے حضرت سلیمان کو اپنا قائم مقام کیا اور آپ نے
دنیاسی انتقال کیا ای ایمانوالو غور کرو اس احوال کی لکہنی مین بہت بڑا مطلب یہہ ہی کہ وہ جو
بڑی عدالت کا وعدہ توراۃ شریف مین ہوا ہی وہ عدالت حضرت داود کی زمانہ تک نہین ہوے
اگر یاد رہی لوگ دہوکا دین اور کہین کہ اسرائیل کے دشمنون سی اللہ تعالی نے بہت بدلہ لیا اور
اونکو تلوار سی مارا وعدہ توراۃ کا پورا ہوچکا اسکا جواب یہہ ہی کہ جو جو مصیبتین اسرائیلیون پر
بت پرستونکی ہاتہہ سی پڑنیوالی تہین جنکی خبر توراۃ مین تہی وہ مصیبتین ابہی بہت سی باقی تہین توراۃ کی
پانچوین سپارہ کی اٹھائیسوین باب مین لکہا ہی کہ اللہ تعالے تمکو اور تمہاری بادشاہ کو اوس قوم تک لیجاویگا جس سے
تم اور تمہاری باپ دادی واقف نتھی اور وہان تم غیر معبودونکو پوجوگی جو لکڑیان اور پتھر ہین
آگی بڑہکر لکہا ہی کہ اللہ تعالی ایک گروہ دور سی اور زمین کی انتہا سی ایسے جلد جیسی عقاب اوڑتا ہی
تمپر چڑہا لاویگا وہ ایک قوم ہوگی جسکی زبان تو نہ سمجہیگا اوس گروہ کی خونخوار چہری ہونگے جو نہ بوڑہی کا
ادب نہ جوان پر کرم کرینگی سو ان دونو مصیبتون کا ظہور حضرت داود کی مدتون بعد ہوا حضرت
ارمیا علیہ السلام کی وقت مین بابل کا بادشاہ بخت نصر یروشالم پر چڑہ آیا اور یہویکین بادشاہ کو
پکڑ لیگیا پھر کئی برس بعد صدقیا بادشاہ کو اور اسرائیلیون کو پکڑ لیگیا کچہہ کنگالون کو چھوڑ دیا

کتاب اخبار الایام جو توراۃ کی جلد مین ہی اوسکے چھبیسوین[۲۶] باب مین ہی کہ جوانون کو تلوار سی مار ڈالا
اور کوارون اور کواریون اور بوڑہون اور بوڑہیون پر رحم نکیا جو تلوار سی بچی اونہین بابل مین
لے گیا اور پادری طامس سکاٹ نی لکہا ہی کہ وہ قوم جو عقاب کی طرح پر دور ملک سی آئی وہ رومی لوگ
ہین جنھون نے حضرت عیسی کی بعد بیت المقدس کو غارت کیا اب ہم کہتی ہین کہ اسکے بعد توراۃ شریف
مین بہت بڑی عدالت کی خبر ہی تو وہ عدالت بیشک محمدی عدالت ہی اب سنو کہ حضرت
داؤد علیہ السلام کو اللہ نے زبور کتاب دی ساری زبور مین اول
سی آخر تک جا بجا عدالت کا وعدہ ہی زبور شریف مین دو طرح کی باتین ہین اللہ تعالی کہین حضرت
داود کو دعائین سکہلاتا ہی کہین آیندہ کی خبرین سناتا ہی دعائین اکثر اس مضمون کی ہین کہ یا اللہ
منکرون نی ایمانوالون پر بہت ظلم توڑا ہی انکو جلد فنا کر ان سی جلد بدلا لی پیش خبریان اکثر اس
مضمون کی ہین کہ خاطر جمع رکہو دیکہو اللہ تعالی مظلومونکی داد دیگا ظالمون کو فنا کریگا دوسرا
پتا جو توراۃ مین ہی کہ ایک گروہ ہوا اوسکی قوم کی ساتہہ خوشی کا وہ اس پتی کا بیان زبور مین خوب صاف
دکہا دیا جا بجا سنا دیا کہ ساری زمین مین اللہ کا دین پہیلجائیگا سب جگہ اللہ کو سجدہ ہوگا تیسرا پتا جسکا
توراۃ مین اشارہ تہا کہ جس نبی کے ہاتہہ سی یہہ عدالت ہوگی وہ اسرائیلیونمین سی نہین ہی یہہ پتا بہی اور
پتونکی ساتہہ زبور شریف مین موجود ہی یہہ کتاب اسی مطلب کے کہولنی کے لیے اوتری ہی زبور شریف
کی ڈیڑہ سو سورتین ہین ہر سورہ ایک زبور کہلاتی ہی دوسری زبور مین اللہ فرماتا ہی قومین کسلئی ۲ زبور
جوشمین ہین اور لوگ باطل خیال کرتے ہین زمین کی بادشاہ سامہنا کرتے ہین اور سردار اللہ کے
اور اوسکے مسیح کے مقابل منصوبے باندہتے ہین کہ آو ہم اونکے بند کہولڈالین اور اونکی رسی
اپنی سی توڑ پہینکین پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ اس زبور کا مطلب یہہ ہی کہ حضرت داود بادشاہ
ہوے اور اونکے دشمن جو اسرائیلیونمین اور آس پاس کی قومونمین تہی جو اونکی بادشاہی کو روکتی تہی
اوپر اونکو فتح ہوگی لیکن ظاہر یون ہی کہ یہہ پیش خبری حضرت عیسے کی ہی اور حواریون نی بار بار
ذکر کیا ہی کہ یہودیون اور بت پرستون نے اور حاکمون نی اور لوگون نی حضرت عیسے کا مقابلہ کیا
اور سولی چڑہایا اب ہم کہتی ہین کہ اس جگہ پر یہہ بات یاد رکہنا چاہیی کہ مسیح اگرچہ حضرت عیسی کا
خطاب ہی مگر اللہ کے کلام مین اور نبیون کے حق مین بہی آیا ہی تو اسیوین زبور مین اللہ تعالی

فرماتا ہو مین نے اپنی بندی داود کو پایا مین نے اوسکو اپنی برکت والی تیل سی مسح کیا اس آیت سی معلوم ہوا
کہ مسیح کے معنے ہین ہاتھہ پھیرا ہوا حضرت شموئیل کی احوال کی کتاب کی سولھوین باب مین ہو کہ
حضرت شموئیل نے تیل کا سینگھہ لیا اور حضرت داود کو ممسوح کیا اللہ تعالی کا حکم حضرت شموئیل کو یون
ہوا تھا کہ اپنی سینگھہ مین تیل بھر اور جا مین تجھی یسی پاس بھیجتا ہون کہ مین نے اوسکی بیٹون مین سی ایک کو
بادشاہ مقرر کیا آخر حضرت شموئیل آئی جب حضرت داود کو دیکھا اللہ تعالی نی فرمایا اوٹھہ اور اوسے
ممسوح کر آپنے اونکو ممسوح کیا اور اللہ تعالی کی روح یعنی اوسکا کلام یا اوسکا فیضان اوسدن سے
ہمیشہ تک داود پر اوترتا رہا اب سمجھو کہ مسیح کی معنی یہہ ہین کہ اللہ نے جسپر رحمت کا ہاتھہ پھیر کر اوسکو
پیغمبر کیا یا بادشاہ کیا اوسکو مسیح کہتی ہین کتاب شموئیل کے چوبیسوین باب مین ہو کہ حضرت داود نے
طالوت بادشاہ کی حق مین کہا خداوند یہہ نکرے کہ مین اپنی صاحب پہ جو خداوند کا مسیح ہو دست درازی
کرون کہ وہ خداوند کا مسیح ہو دیکھو یہان بادشاہ کو مسیح کیا اس کتاب کی دسوین باب مین ہے
کہ حضرت شموئیل نے تیل کی شیشی طالوت کی سر پر اونڈیلا اور طالوت کو بادشاہ بنایا اور ایکسو پانچوین
زبور کی پندروین آیت مین ہو کہ میری مسیحونکو ہاتھہ مت لگاؤ اور میری پیغمبرونسی برائی نکرو یہی سمجھکر
پادری نی لکھا ہو کہ یہہ ذکر حضرت داود کی فتح کا ہو پھر لکھا ہو کہ حضرت عیسی کی خبر ہی ہان جناب
لوقا نے رسالہ اعمال کے چوتھی باب مین لکھا ہو کہ جناب شمعون اور یوحنا نی وعظ مین یون فرمایا کہ
ای رب تو وہ خدا ہو جسنے آسمان اور زمین اور سمندر اور سب کچھہ جو اونمین ہو پیدا کیا تو نی اپنی
بندے داود کی زبانی فرمایا کہ غیر قومون نی کیون دھوم مچائی اور لوگون نے باطل خیال کئی خداوند
اور اوسکے مسیح کی برخلاف ہوکر زمین کے بادشاہ اوٹھی اور سردار باہم جمع ہوی سچ ہو اس شہر مین
تیری مقدس عیسی کی جسی تو نے مسیح کیا برخلاف ہوی کاہر ودیس اور پنطوس پلاطوس غیر قومون
اور اسرائیلیون کی ساتھہ جمع ہوی تا کہ جسکا ہونا تیری ہاتھہ اور ارادی نی آگی سی ٹھیرا رکھا عمل مین
لاوین اس جگہ ایک قاعدہ بڑی کام کا ہو اوسکو خوب یاد رکھنا چاہئی اس قاعدہ کو پادری اسکاٹ
جو ہماری وقت کا ہو اونسی انجیل پاک کی اردو تفسیر مین بیان کیا ہو وہ یہہ ہو کہ حواری لوگ حضرت
عیسی کے حق مین بعضی آیتین لکھتی ہین اور اونکا مطلب یہہ ہوتا ہو کہ یہہ احوال حضرت عیسی پر
بھی گذرا اگرچہ وہ آیت دوسری کے حق مین تہی اسکی مثالین حواریون کی کلام مین بہت آوینگے

حضرت اشعیا علیہ السلام کی صحیفہ مین صاف بیان ہی کہ حضرت اشعیا نی اپنی صاحبزادہ کے
پیدا ہونیکی خبر دی اور وہ پیدا ہوا اور جناب متّی حواری نے وہ آیت حضرت عیسے کی حق مین
لکھی ہی کہ جو اللہ نی نبی کی معرفت فرمایا تھا پورا ہوا پادری اسکاٹ لکھتا ہی کہ اسکا یہہ مطلب ہی
کہ جو بات اللہ نے حضرت اشعیا کی صاحبزادہ کی حق مین فرمائی تھی وہی احوال حضرت عیسیٰ پر
بھی گذرا ایسی جگہ مثال دینا منظور ہوتا ہی کہ جس طرح پر وہ معاملہ اوس مقام مین گذرا تھا اوسیطرح
یہان بھی گذرا جب یہہ قاعدہ معلوم ہو چکا تو سمجھنا چاہیئی کہ اس جگہ حضرت شمعون اور یوحنا نی یہہ
نہین فرمایا کہ یہہ خبر حضرت عیسی کی ہی مطلب اونکا یہہ ہی کہ یہہ احوال آپ پر بھی گذرا ہماری نزدیک
تو یہہ بات حضرت داود علیہ السلام پر بہت مطابق ہی کہ آپ سی بہت غیر قوموم کی بادشاہون نے
سامنا کیا اور اسرائیلیون نی بھی سامنا کیا اور چاہا کہ اونکی تابعداری کی رسی جو گلےمین ہی توڑ کر
پھینکین اور تابعداری سی باہر ہو جائین یہہ حال حضرت داود پر گذرا ہی کہ تابعداری کی رسی
جنکی گردنمین تھی وہ باغی ہوی یہہ بات اسرائیلیون پر جمتی ہی اول غیر قوموںکا ذکر ہی پھر اسرائیلیونکا
اور حضرت عیسی کی دشمن پہلی سی تابعدار نہین تھی اسکے بعد ارشاد ہوتا ہی جو بیٹھنی والا آسمانون پر
ہنسیگا اور خداوند اونہین ٹھٹھو مین اوڑاویگا تب وہ غصی مین اونسے باتین کریگا اور نہایت
بیزار ہوکر اونہین پریشانیمین ڈالیگا مینی تو اپنی بادشاہ کو کوہ مقدس صیہون پر بٹھلایا ہی پادری لکھتا ہی کہ آدمی
اونپر ٹھٹھا کرتا ہی جو اوسکا کچھ بگاڑ نہین سکتا اسی طرح اللہ اپنی دشمنون پر ٹھٹھا کرتا ہی لیکن اللہ کا
غصہ بھڑکا ہی اوسنی اپنی زور اور کلام سی اونکو گھبرا دینا چاہا ہی جب وہ قائم کریگا بادشاہ مسیح کو
تخت پر اور حکومت پاک جماعت پر کہ عبادتخانہ اور بادشاہت حضرت داود کی صیہون پہاڑ
اوسکا نمونہ تھا سو اسکے موافق جب یہودی ملاؤن اور ظالم حاکمون نی حضرت عیسی کو سولی
چڑھایا اور اونکے شاگردون کو ایذا دیکر دور دور پھیلایا اسیطرحسی ترقی انجیل کی ہو گئی
بعد اسکے رومیون نی بیت المقدس کو ویران کیا پھر رومی بھی حضرت عیسے کے مقابلہ پر موئی
اور اونسی بھی لڑائی شروع ہو گئی ای امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس جگہ پر صاف محمدی
ہی اور یہہ قوموںکا لفظ ہی پھر اشارہ مین اسرائیلیون کا ذکر ہی پھر اللہ فرماتا ہی کہ مین غصہ مین
اونسے باتین کرونگا یہہ اشارہ ساری قوموںکیطرف ہی کہ ساری قوم اونسی اللہ باتین کریگا

انجیل پاک مین اللہ تعالی نے ساری قومونسی باتین نہین کین فقط اسرائیلیونسی البتہ خصم
اور قہر کے باتین کین زبور اور انجیل مین اور سب صحیفونمین منھ در منھ غیر قومونکو اللہ نے خطاب
نہین کیا زبور شریف مین اگر کہین کہین خطاب سب قومونکو ہی تو غائبانہ خطاب ہی ساری قومونکو
صاف صاف خطاب اللہ تعالی نے قرآن شریف مین کیا ہی ساری جہان کی آدمیون کو اور جنونکو
طرح طرح کی اپنی عذاب سی ڈرایا پہر کافرون کو محمدی تلوار سی جابجا قتل کیا حضرت داود کی بادشاہت
مین محمد کے بادشاہی کا نمونہ تہا حضرت عیسی نی جہاد نہین کیا اونکا یہہ نمونہ نہین ہوسکتا پادری
صاف وہ لفظین لکہتا ہی جو قرآن شریف پر مطابق ہین صاف لکہتا ہی کہ اللہ نی چاہا کہ اپنی زور آور
کلام سے کافرون کو گہبرا دیوی اور برباد کردے یہہ لفظین لکہکر اوسکو حضرت عیسی کی خبر ٹہیراتا ہی
حضرت داود کی سلطنت جسمین ہر طرف کافرونکا خون بہایا گیا اوسکو حضرت عیسی کی سلطنت کا نمونہ ٹہیراتا ہی
یا اللہ پادریون کی آنکہین کہولدی آمین صیہون ایک پہاڑ کا نام ہی جہان ایک گڑہی تہی جہان اول
حضرت داود علیہ السلام رہی تہی اور پادری جوزف آدین زبور کی تفسیر مین اٹہترین زبور کی اڑسٹہوین
آیت کے بیان مین لکہتا ہی کہ حضرت داود کی وقت مین وہ سب پہاڑ جن پر یروشلم آباد ہی صیہون
کہلائے اور پادری شیرنگ نی الکتاب کے مقامات المعروف کی صفحہ ۱۶ مین لکہا ہی کہ شہر یروشلم چار پہاڑ پر
آباد ہی ایک موریہ دوسرا صیہون تیسرا اکرا چوتہا بزیتہا یا نیا شہر قدیم زمانہ مین سب کا ایک ہی نام
موریہ تہا آب اللہ تعالی حضرت داود سی کہواتا ہی اور وہ اللہ کی حکم سی کہتی ہین مین محکم حکم کو ظاہر کرونگا
کہ اللہ نی میری حق مین فرمایا تو میرا بیٹا ہی آج کی دن مین تیرا باپ ہوا اور دوسری ترجمہ مین یون ہی
کہ آج کی دن تجہی مینی جنا ای عقلمند خوب یاد رکہو کہ لفظ کا مطلب دو طرح پر ہوتا ہی ایک تو اصل نام کسی
چیز کا ہوتا ہی جیسی شیر کا لفظ اصل مین ایک جانور کا نام ہی جو بڑا بہادر ہی دوسری طرح کا مطلب یہہ
کہ کہین ذرا سی لگاوٹ سی دوسری چیز کا وہی نام کہدیتی ہین جو آدمی بہت بہادر ہوتا ہی اوسکو کہتی ہین
بڑا شیر ہے مطلب یہہ ہوتا ہی کہ بڑا بہادر ہی اور جو شخص اس مطلب کو نہ سمجہی آدمی کو جانور خیال کری
وہ کاٹ کا الو ہی اب سمجہو کہ اللہ نے سبکو بنایا ہی سب اوسکی بندی ہین اوسنی کسی کو جنا نہین ہی بندہ کو
بیٹا بہت پیارا ہوتا ہی اللہ نی اونکی عقل کے موافق اونکو سمجہایا اپنی پیاری بندون کو اپنا بیٹا فرمایا مطلب
یہہ ہی کہ آج سی مین نے تجکو اپنا پیارا بندہ کرلیا اور میری محبت نی تجہپر جوش کیا یہہ لفظ یہان حضرت

داؤد کی حق مین فرمایا اور ایک جگہ حضرت سلیمان کے حق مین فرمایا اور بہی بہت جگہ نیک بندونکی
حق مین یہہ لفظ فرمایا ہی پادری لوگ سب جگہ اقرار کرتے ہین کہ وہ پیاری بندی تہے محبت کے
راہ سی اونکو بیٹا فرمایا مگر حضرت عیسے کے حق مین جہان یہہ لفظ فرمایا ہی وہان ساری کتابین بعضی جاے
ہین اور کہتی ہین کہ وہ اللہ کے بنای ہوی نہین ہین معاذ اللہ اللہ نے اونکو جنا ہی اللہ تعالی نے
اپنی رسول پاک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی فرمایا لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ یعنی اللہ نے کسیکو ہرگز نہین جنا
اور وہ ہرگز نہین جنا یا گیا اور آیتو مین فرمایا لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا یعنے اللہ نے کسی کو بیٹا نہین بنالیا
یعنی اللہ نے کسی اپنے غلام کو غلامی سی باہر نہین کیا لی یا لک نہین بنایا سب اوسکی بندی اور غلام ہین
پولوس علیہای نی جو خط گلاتیون کو لکہا ہی اوسکے چوتہے باب مین لکہتی ہین ای میری بچو جنکی سبب سے
مجہے پہر جنی گا درد ہی دیکہو جناب پولوس اپنی شاگردونسے فرماتے ہین کہ تم میری بچی ہو تمہی تمہارے
باعث سی پہر جنی گا درد ہی یعنی تمہاری تعلیم مین محنت کر رہا ہون اور بیقرار ہو رہا ہون کہ کسی طرح تم
سیدہی راہ کو اچہی طرح پہچانو یہہ آیت جو اس زبور مین ہی پادری لوگ کہتی ہین کہ یہہ اشارہ حضرت
عیسی کی طرف ہی اور مطلب یہہ ہی کہ حضرت داود کی اولاد مین ایسا شخص ہوگا جو یہہ بات ظاہر
کریگا کہ اللہ نے میری حق مین فرمایا کہ تو میرا بیٹا ہی اگر یہہ اشارہ ہی تو بہی بیٹی کا یہی مطلب ہی کہ میرا
پیارا بندہ ہی جناب پولوس نے جو خط عبرانیون کو لکہا ہی اوسکے سری پر حضرت عیسے کے ذکر مین یہہ آیت
لای ہین ای ایمانوالو اوس جگہ دیکہو پولوس کیا فرماتے ہین وہ لکہتی ہین کہ فرشتون سی اسقدر بزرگ
ٹہیرا جسقدر اونسی افضل نام کا وارث ہوا ہی دیکہو وارث ہونیکا صاف یہی مطلب ہی کہ یہہ خطاب
اگلے نبیون کو بہی ملا تہا حضرت عیسی کو بہی ورثہ مین وہ خطاب ملا آگے لکہتی ہین کیونکہ اوسنی
فرشتون مین سی کسکو کبہی کہا کہ تو میرا بیٹا ہی آج مین تیرا باپ ہوا اور پہر یہہ کہ مین اوسکی واسطے
باپ ہونگا اور وہ میری واسطی بیٹا ہوگا اور پہر جب پہلوتہی کو دنیا مین لایا تو کہا کہ خدا کی سب
فرشتے اوسکو سجدہ کرین دیکہو پولوس کا صاف مطلب یہہ ہی کہ یہہ خطاب فرشتون مین کسی کو
نہین دیا جو انسانون کو دیا ہی پہلوتہی سی صاف مراد حضرت ادم علیہ السلام ہین جنکو فرشتون
نے تعظیمی سجدہ کیا جناب پولوس مثالین دیتے ہین کہ حضرت آدم کو اور اونکی اولاد کو کیا کیا رتبے
دی حضرت داود کے حق مین فرمایا تو میرا بیٹا ہی اور دوسری مثال جو دی ہی وہ صاف حضرت

سلیمان کی حق مین ہو حضرت شمویل کی دوسری کتاب کا ساتوان باب دیکھو اور دل کی آنکھین
آنکھین کھولو جب حضرت داود نی چاہا کہ اللہ کا گھر بناؤن اللہ کا حکم پہونچا کہ جب تو اپنی باپ
دادونکے ساتھہ سو رہیگا تو مین تیری بعد تیرے تخم کو جو تیرے پیٹھہ سی ہوگا برپا کرونگا اور اوسکے
سلطنت کا بند وبست کرونگا اور وہ میری نام کا ایک گھر بنا دیگا اگی فرمایا اور مین اوسکا باپ
ہونگا اور وہ میرا بیٹا ہوگا سو جناب پولوس یہہ مثالین دیتی ہین کہ دیکھو اللہ نے حضرت آدم کو
اور حضرت داود کو اور حضرت سلیمان کو کیا کیا رتبی دی کیا کیا کلمی محبت کی اونکی حق مین کہے
وسی نام کا وارث حضرت عیسی کو کیا تو حضرت داود اور حضرت سلیمان کو جب بیٹا اسی اوسی
کہا کہ وہ پیاری بندی تھی اسی راہ سی بیشک حضرت عیسی کو بہی کہا کیونکہ وہ اونکی نام کی وارث
ہین اللہ بیٹی سی اور جنی سی پاک ہی بعد اسکے ارشاد ہوتا ہی مجھسی مانگ کہ مین تجھی امتون کا وارث
کرونگا اور زمین سرتاسر تیرے قبضے مین کر دونگا تو لوہی کی جریب سی اونہین توڑیگا کمہار کے
برتن کے مانند اونہین چکناچور کریگا پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ یہہ حکم بہی حضرت عیسی کو
ہو رہا ہی کہ وہ قومون کا وارث ہوگا اور جو لوگ آسانی سی اوسکے تابعدار نہونگے وہ اوسکی زور سے
نیست ونابود کئی جائینگے جیسے کمہار کا برتن لوہی کی چھڑ لیسی ٹوٹ جاتا ہی پہر لکھتا ہی کہ حضرت داود
جو اسرائیلیون کی بادشاہ ہوی اور اونہون نی فتحین پائین اور گرد ونواح کی قومون پر حکومت
پای یہہ منشا ہی آنیوالی احوالون کا پادری کا شاید مطلب یہہ ہی کہ حضرت داود کی حکومت اور فتحونکا
بہی اشارہ ہی اور پہر آخر مین حضرت عیسی جو اونکی اولاد مین ہین اونسی یہہ کام پورا ہوا اور انکو
خوب معلوم ہی کہ حضرت عیسی نے جہاد نہین کیا اونکی وقت مین اور اونکی بعد کافرون نی بڑی بڑے
ظلم ایمانوالون پر کئی پادری وہ لفظین لکہتا ہی جو حضرت عیسی پر مطابق نہین پڑتین کہ جو اونکی تابعدار
نہونگے وہ زور سی نیست ونابود کئی جائینگے یہہ بات حضرت عیسی سی ہرگز نہین ہوئی یہہ تو صاف
خبر محمدی جہاد کی ہی اللہ تعالی حضرت داود علیہ السلام سی وعدہ کرتا ہی کہ ساری زمین تیری قبضے مین
کردونگا اور تو کافرون کو قتل کریگا یعنی یہہ کام تجھسی اور تیرے دین والون سی ہوگا یہہ ویسی بات
ہی جیسا ہم کہتی ہین کہ امام مہدی علیہ السلام کی وقت مین ہمارا غلبہ ہوگا یعنی ہماری دین والونکا
غلبہ ہوگا اگرچہ اسوقت کے مسلمان اوسوقت تک نہین سو اللہ نے جو وعدہ حضرت داود سے

کیا اوسکا ظہور جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم سی ہوا جو حضرت داؤد کی بہائیون کی اولاد مین ہین
اور اوسی دین پاک کی پہیلانیکے لیے اللہ نے اونپر قرآن اوتارا ہی ساری قومونمین آپ نے
اور آپ کی امت نی جہاد کیا جب آپکا غلبہ ہوا تو سب پیغمبرونکا غلبہ ہوا کیونکہ اصل دین سب کا
ایک ہی سب پیغمبرونکی تعریفین قرآنمین اوتری اور سب پیغمبرونکا نام ساری دنیا مین روشن ہوا
ایسی محاوری زبور شریف مین بہت ہین کہ حضرت داؤد نے فرمایا کہ یہہ حال مجہر گذرا اور پہر وہ
حال حضرت عیسے پر گذرا اس بشارت کا مطلب اللہ نے حضرت یوحنا حواری پر کہولدیا اور اونکو محمدی
جلوہ دکہلا دیا حضرت یوحنا کی کتاب جسکا نام مشاہدات ہی جو انجیل پاک کی جلد مین لگی ہوئی ہی
اوسمین وہ احوال لکہا ہی جو حضرت عیسی کے بعد اللہ تعالی نے جناب یوحنا کو غیب کی عالم مین دکہایا
ہی وہان اونہونی ایک عورت کو نہایت شان شوکت سے دیکہا کہ اوس سے لڑکا پیدا ہوا جو لوہی کی عصا سے
سب قومون پر حکومت کریگا زبور مین جسکا پتا اللہ نے دیا تہا اوسکا پیدا ہونا حضرت عیسی کے بعد
اللہ نے دکہلایا اوسکا پورا بیان کتاب مشاہدات کی بشارتونمین آویگا اگر اللہ چاہیگا تیسری بو
ساتوین زبور تک یہہ دعامین اس مطلب کی ہین کہ ای اللہ میری دشمن بہت کثرت سی ہین تو میرا
بچانیوالا ہو کہین یون ہی کہ ای اللہ اونکو ہلاک کر کہین یون ہی کہ تو جہوٹونکو فنا کریگا لیکن اللہ تعالی
حضرت داؤد کو دعامین سکہلاتا ہی کہین اونکو تسلی دیتا ہی کہ مین دشمنونکو فنا کرونگا تو خاطر جمع رکہہ
یہی دو مطلب اکثر زبورونمین چلیجاتی ہین ساتوین زبور مین ہی کہ اللہ لوگونکی عدالت کریگا
آگی چلکر یون ہی کہ اللہ ہر روز بدکار پر جہنجلاتا ہی اگر وہ باز نہ آویگا تو اللہ اپنی تلوار تیز کریگا اوس
نی اپنی کمان پر چلہ چڑہایا ہی مطلب یون ہی کہ اوسنی ظالمون پر تیر چہوڑی ہین دیکہو یہان بہی توراۃ کا مطلب
ہی عدالت اور تیر اور تلوار کا ذکر ہی صاف پتا محمدی جہاد کا ہی آٹہوین زبور کا سرا یہہ ہی ای اللہ
ہماری خدا اوند ساری زمین پر کیا ہی تیرا نام افضل ہے کہ تو نے اپنی شوکت آسمانون کی اوپر ظاہر
کی ہے تو نے بچون اور شیرخوارونکی منہ مین قوت پیدا کی جناب متی حواری اپنی انجیل کے
اکیسوین باب مین لکہتی ہین کہ جب حضرت عیسی بیت المقدس مین تشریف لای یہودی ملاون
نی دیکہا کہ لڑکے پکارتے ہین اور کہتی ہین داؤد کے بیٹے کو ہوشعنا یعنے نجات تب یہودی ملا
بہت غصے ہوئے اور حضرت عیسے سے کہا تو سنتا ہی یہہ کیا کہتی ہین حضرت عیسی بولے ہان

ساتوین زبور

زبور

آٹہوین زبور

کیا تمنی کبھی نہین پڑھا کہ بچون اور شیر خوارون کی منہ سی تو نے کامل تعریف کروای ای ایمانوالو
زبور شریف کا یہی محاورہ ہو کہ آیندہ باتون کے حق مین فرمایا ہو کہ یون ہوگیا اللہ کی علم مین
سب آیندہ چیزین حاضر ہین جو آگے ہونیوالی ہین اوسکو اللہ فرماتا ہو کہ یون ہوگیا جب اون
خبرونکا ظہور ہوتا ہی مطلب کھلتا ہو اسی طرح زبور مین بہت خبرین ہین جنکا ظہور جناب محمد
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین ہوا ہے پادری لوگ حضرت عیسے کے خبرونکو سمجھتی ہین مگر محمدی
۹ زبور بشارتونکے سمجھنے مین اپنے تئین نادان بناتے ہین نوین زبور مین اللہ کی تعریف ہو پھر یہہ مضمون
ہے کہ میرے دشمنونکو اللہ نے ہلاک کیا اونکا نام ہمیشہ کے لیے مٹا ڈالا اسکے بعد یون ہو لیکن اللہ
ہمیشہ تک موجود رہیگا وہ اپنی عدالت کا تخت طیار کرتا ہو وہ صداقت سی جہانکا انصاف کریگا
اور راستی سی قومون کی عدالت کریگا دیکھو پھر وہی توراۃ کی لفظین ہین عدالت کا پتا موجود ہو
ہنری اسکاٹ مین ہو کہ یہہ زبور حضرت عیسے کی سلطنت کے مطابق ہو اس زبور کے آخر مین یون ہے
اوٹھ ای خداوند کہ انسان غالب نہوی قومونکی عدالت تیری حضور مین کیجاوی ای خداوند
اونکو ڈراکہ قومین اپنے تئین بشر ہی جانین یہہ ترجمہ پادری مٹیھر کا ہو مگر اصل عبرانی مین یون ہو
شِیتَا یہْوَا مُوتَاہ لاہم یعنی دی یا اللہ شریعت والا اونکے لیے ایک پادری نے
اپنی فارسی رسالہ مین یون ہی ترجمہ کیا ہو اسکا مطلب یہہ ہو کہ ایسا شریعت والا پیغمبر بھیجدے
جو قومون پر جہاد کرے اور لوگ اپنی تئین آدمی سمجھین اور خدائی دعوی اور غرور کی باتین چھوڑ دیوین
۱۰ زبور دسوین زبور کو دیکھو اللہ سی فریاد ہو ظالمونکی ظلم سی طرح طرح کی شکایت ہو کہ ظالم لوگ بیگناہونکو
اور محتاجون کو قتل کرتے ہین پھر یون ہو اوٹھ ای اللہ ای خدا اپنا ہاتھ بڑھا پھر یون ہو کہ شریر کا
بازو ایسا توڑ کہ اوسکی شرارت پھر ڈھونڈی نپائیجاوی دعا کی بعد پھر یون ہو اللہ ہمیشہ سی ہمیشہ تک
بادشاہ ہو قومین اوسکے زمین پر فنا ہووین ای اللہ تو مسکینونکا مطلب سنتا ہو تو اونکی دلونکو مستعد
۱۱ زبور کریگا اور کان دہر کرسنیگا کہ یتیمون اور مظلومونکا انصاف کری تاکہ زمین کا آدمی پھر ظلم نکری گیارھوین
۱۲ زبور زبور مین بھی یہی بیان ہو کہ ظالمونپر عذاب اور تباہی آوی بارھوین زبور مین ہو اللہ سب چلبلوسی
کے ہونٹھ اور وہ زبان جس سی بڑا بول نکلتا ہو کاٹ ڈالیگا پھر یون ہو کہ مسکینونکی شدت اور
حاجتمندونکی ٹھنڈی سانس پر نظر کرکے اللہ فرماتا ہو اب مین اوٹھتا ہون اوسی اوس سے

جو اوسکو پہانستا ہی نجات دونگا تیرہوین اور چودہوین زبور مین بہی ظالمونکی شکایت ہی پندرہوان زبور یہہ ہی ای اللہ تیری خیمہ مین کون بسیگا تیرے پاک پہاڑ پر کون رہیگا وہ جو سیدہا چلتا ہی اور راستبازی کے کام کرتا ہی اور اپنی دلسی سچ بولتا ہی وہ جو اپنی زبان سی چغلی نہین کہاتا آخر مین یون ہی وہ جو سود کی لیے قرض نہین دیتا اور بے گناہونکی ستانے کے لیے رشوت نہین لیتا وہ جو یہہ کرتا ہی کبہی نہ ٹلیگا دیکہو اللہ نے اپنی پاک پہاڑ پر محمدیون کو بسایا ہی تیرہ سو برس سے کعبہ اور بیت المقدس دونو مین محمدی بستی ہین سولہوین[۱۶] زبور مین بہی ظالمون کی تباہی کی خبر ہی پہر یہہ دعا ہی کہ اللہ تعالی میری دہنی طرف ہی مین کبہی نہ پہسلونگا آگی یون ہی کہ تو میری جان کو قبر مین رہنی نہ دیگا اور تو اپنے مقدس کو سڑنے نہ دیگا تو مجہکو زندگانی کی راہ دکہلائیگا دیکہو یہہ خبر صاف اس بات کی ہی کہ نبیونکا بدن زمین مین نہین گلتا عبرانیمین حسیدیخا جمع کا صیغہ ہی یعنی اپنی مقدسون کو اور بعضے نسخونمین حسیدخا بغیر یے کے ہی یعنی اپنی مقدس کو اور ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نی فرمایا ہی کہ اللہ نے نبیون کا جسم زمین پر حرام کر دیا ہی اس زبور کی آیت کا صاف مطلب یہی ہی جو اس محمدی حدیث کا ہی مگر حضرت عیسے کے وقت مین اس آیت کا مطلب حواریون پر نہ کہلا اونہون نے کچہہ اور ہی مطلب سمجہا انجیل مین جابجا اسکا بیان ہی کہ حواری لوگ بعضی بعضی باریک باتین نہین سمجہتی تہے جناب لوقا اعمال کے رسالہ کے دوسرے باب مین فرماتے ہین کہ جناب پطرس شمعون نے گیارہ حواریونکی ساتہہ کہڑے ہوکر بآواز بیت المقدس مین یہودیونکو وعظ سنایا اور حضرت عیسے کے حق مین یون فرمایا کہ داؤد اوسکے حق مین یون فرماتے ہین یعنی تو میری جان قبر مین رہنے نہ دیگا اور تو اپنے قدوس کو سڑنے نہ دیگا پہر جناب پطرس شمعون نے فرمایا کہ ای بہائیو حضرت داؤد مر گئے اور دفن کیے گیے اور اونکی قبر آجتک ہماری درمیان موجود ہی سو اس باعث سے کہ وہ نبی تہے اور جانتے تہے کہ اللہ نے اونسے قسم کہای ہی کہ مین تیری نسل سے مسیح کو جسم کے رو سی ظاہر کرونگا کہ تیرے تخت پر بیٹہے اونہون نے یہہ پہلی سے جانکر مسیح کی جی اوٹہنیکا ذکر کیا کہ اوسکی جان عالم غیب مین چہوڑی نگئی نہ اونکا بدن سڑنے پایا حضرت عیسی کو اللہ نے زندہ کر کے اوٹہایا اسکے ہم سب گواہ ہین دیکہو جناب پطرس شمعون نی یون سمجہا کہ ظاہر مین تو اللہ تعالی نے یہہ دعا حضرت داؤد کو سکہلائی مگر حضرت داؤد تو مر گئے اور قبر مین دفن ہوئے

۱۵ زبور

اور اونکی قبر آجتک موجود ہی تو یہہ خبر حضرت داؤد کے مطابق نہ پڑی اس جہت سی یہہ سوچا کہ حضرت عیسی حضرت داؤد کی اولاد مین ہین جو حال اونپر گذرا گویا اونہین پر گذرا کہ حضرت عیسے قبر مین دفن ہوئی تیسری دن جی اوٹھی اور قبر سی نکلی اب ہم کہتی ہین کہ جناب پطرس کی خیال مین یہہ مطلب نہ آیا کہ یہہ بات حضرت عیسے پر منحصر نہین سب نبیونکا جسم قبر مین جیسا تہا ویسا ہی رہتا ہے اور اونکی روح اللہ کی حضور مین آسمان پر رہتی ہو کچھہ علاقہ قبر سی بھی رہتا ہو جناب پطرس نے یہہ مطلب سمجھا کہ بدن قبر مین نرہیگا بلکہ قبر سی نکلکر دنیا مین آویگا یہہ سمجھکر اوسکو حضرت عیسی کی خبر سمجھا اور جو آنکھو نسے دیکھا تھا وہ بیان کیا کہ حضرت عیسی کو یہودیون نی سولی دی پھر آپ قبر مین دفن کئی گئی پھر تیسرے دن لوگونکو دکھلای دی لوگون نی جانا کہ آپ قبر سی زندہ ہوکر نکل آئی پھر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبانی اللہ نی قرآن مین اصل یہہ کھولدیا کہ حضرت عیسیٰ کو نہ سولی دیا نہ قتل کیا وہ اور شخص تھا اوسکی صورت اللہ نی حضرت عیسی کی سی بنادی یہودیون نی جانا کہ یہی حضرت عیسیٰ ہین اوس شخص کو سولی پر چڑھایا اور وہ قبر مین گاڑا گیا حضرت عیسی زندہ کی زندہ رہی پھر لوگونکو دکھلائی تھے جو شخص آپ کی بدلے سولی دیا گیا بعضی کہتی ہین وہ تھا جو گرفتار کرنیکو آیا تھا اور معتبر روایت یہہ ہی کہ حضرت عیسے نے اوسوقت فرمایا کہ کوئی ایسا ہو جو میری عوض قتل ہونا قبول کرے ایک جوان نے عرض کیا کہ مین حاضر ہون آپ کی شباہت اوسپر ڈالدی گئی اور وہ آپکی بدلی شہید ہوا اسکو ابن کثیر نی اپنی تفسیر مین نکی سند سی لکھا ہو اب یہہ سمجھو کہ جناب پطرس پر اگرچہ یہہ مطلب زبور کا نہ کھلا مگر یہہ بات اونکی کلام سے ثابت ہوئی کہ زبور کے محاوریکی موافق ہوسکتا ہو کہ حضرت داؤد کی زبانی ایک بات ارشاد ہو اور وہ بات اونپر نگذری بلکہ اونکی اولاد مین کسی پر گذری یہہ محاورہ ویسا ہو جیسا توراۃ مین اللہ نے اسرائیلیونکو خبر دی تہی کہ یہہ یہہ احوال تمپر گذریگا اور مطلب یہہ تہا کہ جو لوگ تمھاری نسل مین ہونگی اونپر گذریگا ایسا محاورہ قرآن مجید مین بھی ہو اللہ فرماتا ہو ای اسرائیلیو مین نے تمپر یہہ یہہ احسان کئی تمھاری دیکھتی ہوی فرعون والون کو ڈبو دیا تمپر بدلی کا سایہ کیا تمپر من اور سلوی اوتارا اور مطلب یہہ ہو کہ تمھاری باپ دادی جو حضرت موسی کیوقت مین تھے اونپر یہہ احسان کئی تھی یہی محاورہ زبور شریف کا ہو اسکے موافق سمجھنا چاہیے کہ جو خبر زبور مین ایسی ہو جسکا ظہور جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم مین ہوا ہو اوسکو آپ ہی کی خبر سمجھنا چاہیے کیونکہ سب نبی

آپسمین ایک ہین اور حضرت داود حضرت اسحاق کی نسل مین ہین اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم حضرت اسماعیل کی نسل مین ہین جو حضرت اسحاق کے بھائی ہین تو بھائی کی اولاد بھی اپنی اولاد
ہو اور اللہ کی راہ کے سب لوگ ایکدل ہین اس جگہ یہہ بیان ضرور ہو کہ حواریونکی سمجھہ مین غلطی کا پڑجانا
تعجب نہین ہو پولوس نے گلاتیون کے خط مین لکھا ہو کہ جب پطرس انطاکیہ مین آیا مین نے روبرو
اوس سے مقابلہ کیا اسلیے کہ وہ ملامت کی لائق تھا کیونکہ غیر قومونکی ساتھہ کھایا کرتا تھا جب اسرائیلیون مین
کے کئی شخص آئی تب مختونونسی ڈر کے پیچھی ہٹا اور الگ ہوا تب مین نے پطرس سے کہا کہ جو تو یہودی ہو کے
غیر قومونکے مانند زندگی گذارتا ہو تو کسواسطی غیر قومون پر جبر کرتا ہو کہ یہودیونکی طور پر چلین اسکا مطلب
یہ ہو کہ جو یہودی حضرت عیسی پر ایمان لائی تھے اونمین بعض غیر قومون کے ساتھہ کھانے تھے بعضے
پرہیز کرتے تھے جناب پولوس جو حواریون کے دیکھنے والے ہین اونہون نے حواریون کے سردار پطرس
شمعون کی غلطی پکڑ لی اور کہا کہ جو غیر قومون کے لوگ ایمان لائی ہین تم اونپر جبر کیون کرتے ہو کہ غیر قومونکے
ساتھہ نکھاو تم تو خود اسرائیلی ہو کر غیر قومونکی ساتھہ کھاتے تھے سید منصور علی صاحب نے نوید جاوید
مین لکھا ہو کہ ریس کی سائیکلو پیڈیا کی ۱۹ جلد مین لکھا ہو کہ حواری لوگ ایک دوسری کو صاحب وحی
نہین سمجھتی تھے جیسا کہ یروشالم کی کونسل کے آپس کی بحث اور پولوس کی پطرس کو الزام دینی
سی ظاہر ہو اور یہہ بھی کہا گیا ہو کہ قدیم عیسائی لوگ اون لوگونکو خطاسی خالی نہین سمجھتی تھی کیونکہ
بعضی اوقات اونکی فعلونپر روک ٹوک کی گئی ہو اعمال کے گیارہوین باب مین ہو کہ جب پطرس
یروشالم مین آیا تو مختونون نی اوس سی بحث کی اور کہا کہ تو نا مختونون کی پاس گیا اور اونکی ساتھہ کھایا
اور پولوس جو حواریون سی اپنی تئین کمتر نہین سمجھتی تھے جیسا کہ اونہون نی قرنتیون کے دوسری خط کی
۱۱ باب کی ۵ آیت مین فرمایا ہو مگر وہ اپنی ہر بات کو الہامی نہین سمجھتی تھے قرنتیون کی پہلی خط
کی ۷ باب کی ۱۵ آیہ مین ایک بات کو لکھتی ہین کہ خداوند یعنی حضرت عیسی یون فرماتی ہین دوسری بات
کو لکھتی ہین کہ یہہ قول حضرت عیسی کا نہین ہو بلکہ مین کہتا ہون ان سب باتون سی ثابت ہوا کہ جو حقیقت
ہم محمدیونکا ہو کہ علم والی لوگ جو بات اپنی عقل سے کہتی ہین اونکی سمجھہ مین کبھی غلطی بھی پڑجاتی ہو پھر
وہ غلطی اور علم والونپر کھلجاتی ہو جب دلیلونمین غور کرتے ہین یہی عقیدہ قدیم عیسائیونکا بھی تھا
بعضی غلطیاں حواریون کے اونکی وقت کی علم والونپر کھلین یعنی غلطیاں اونکی ہم محمدیون کو معلوم

ہوئین اٹھارویں زبور مین پہلی بڑی دور تک یہہ بیان ہی کہ اللہ تعالی نے مجکو بڑی مصیبتون سے نکالا
میری دشمنون سی مجکو بچایا اوسکے سوا کوی بچانیوالا نہین اوسنے مجکو میری دشمنون پر غالب کیا
اور میری ہاتہہ سی اونکو فنا کیا ہوتے ہوتے ارشاد ہوتا ہی کہ تو نے مجھے لوگونکی جھگڑونسی نجات دی
تو نے مجھے غیر قومونکا سردار کیا وی لوگ جنہین مین جانتا نہین میری فرمان برداری کرینگے میرا نام سنتی ہی
اونہین میری فرمان برداری کرنی پڑیگی اجنبیونکی نسلین مجہہ سی دب نکلینگی اجنبیونکی نسلین مرجھا جاینگی
اور اپنی چھپنی کے مکانونمین تھرتھراوینگی آگی یہہ مطلب ہی کہ اللہ میرا بدلہ لیتا ہی وہی مجھی میری دشمنون
سی نجات دیتا ہی آگی یون ہی سو مین اسیلیے ای اللہ قومونکی درمیان تیری ثنا کرونگا اور تیرا نام لیکی
مدح گاونگا دیکھو اس خبر کا ظہور جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین ہوا کہ اسرائیلیونکی سوا اور عرب
کی سوا اور قومونکنے بھی تابعداری کی بہت سے دین مین آئی اور بہت سے دب کر اونکی پناہ مین رہے حضرت
داؤد اور حضرت سلیمان کی رعب سے بہت غیر قومین دب گیئین مگر دین اکثرون نی نہین قبول کیا اور
اس زبور مین صاف دین قبول کرنیکا اشارہ ہی کہ مین قومونکی درمیان تیری تعریف کرونگا یعنی اور قومین
بھی دین مین آوینگے اونکی ساتھہ ملکر مین تیری تعریف کرونگا یہی مطلب جناب پولوس نی بھی سمجھا ہی
رومیون کی خط کے پندرہوین باب مین لکھتی ہین کہ عیسے مسیح مختونونکا خادم ہوا تاکہ اون وعدون کو جو
باپ دادون سی کیے گئے پورا کرے اور یہہ کہ غیر قومون نے رحم کیواسطی خدا کی تعریف کی چنانچہ لکھا ہی
کہ اس سبب سے غیر قومون کی درمیان تیری ثنا کرونگا اور تیرا نام گاؤنگا اور پھر کہتا ہی کہ ای غیر قومو اسکی
قوم کی ساتہہ خوشی کرو اور پھر یہہ کہ ای ساری غیر قومو خداوند کی تعریف کرو اور ای سب لوگو اوسکی
تعریف کرو دیکھو جناب پولوس رومیونکو خوشی سناتے ہین کہ تمنی جو دین عیسائی قبول کیا یہہ وہ وعدہ
ہی جو باپ دادون سی کیا گیا تہا اور حضرت عیسی کی وسیلہ سی پورا ہوا کہ غیر قومون کے درمیان تیری
تعریف کرونگا اب ہم کہتی ہین کہ جناب پولوس نے یہہ نہین کیا کہ اس وعدہ کا ظہور فقط حضرت عیسے سے ہی
اور کسی سے نہوگا یہہ مطلب بتاو کس لفظ سی نکلتا ہی جن جن لوگونمین اس وعدہ کا ظہور ہوا یہہ خبر اون سب
کی حق مین ہی حضرت عیسی کی بدولت کچہہ کچہہ دین اللہ کا غیر قومونمین پھیلا پھر حضرت محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے اللہ کا دین سب قومونمین ساری جہانمین پھیلایا زبور کا مطلب صاف کھلگیا اکیسوان
زبور پہری اسکا ثبوت یہین ہی کہ بہت باتین اس زبور کی حضرت داؤد سی علاقہ رکھتی ہین لیکن معلوم ہوتا ہی

۲۱ زبور

کہ تمام باتین زیادہ تر حضرت عیسی اور اونکی سلطنت کی باب مین ہین اور طامس اسکاٹ لکھتا ہو کہ اس
زبور کی بہت سی حالتین حضرت داود کی حالتین ہین لیکن تمام معلوم ہوتا ہو حضرت عیسے اور اونکی سلطنت
کے بابت اور بہت سی یہودی اسکو مسیحا کی حق مین بتلاتے ہین یہہ زبور فتح کا کہلاتا ہو وہ زبور یہہ ہے
ای اللہ تیری قوت سی بادشاہ خوش ہوگا اور تیری نجات سی وہ کتنا بہت خوش ہوگا تو نے اوسکے
دلکا مطلب دیا اور اوسنی جو کچھہ اپنی منہہ سی مانگا تو نے اوسے رد نکیا فیض کی برکتون سی تو آپ ہی
اوسکے ساتھہ پیش آیا تو نے خالص سونیکا تاج اوسکے سر پہ رکھا اوسنی تجھہ سی زندگی چاہی اور تو نے
اوسکو عمر کی درازی ہمیشہ کے اور آخر تک بخشی تیری نجات سی اوسکی شوکت بڑی ہو حشمت
اور جلال کو تو نے اوسپر رکھا ہو کہ تو نے اوسکو سدا کی برکتونکا سبب ٹھیرایا ہو تو نے اوسکو اپنی
دیدار سی نہایت خوشوقت کیا کیونکہ وہ بادشاہ خداوند پر بہروسا رکھتا ہو حقتعالی کی رحمت سی جنبش
نپاویگا آی امت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اس زبور مین اشارہ جناب محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
کیطرف صاف دکھاتی دیتا ہو ہمیشہ کی برکتونکا سبب آپ ہی ہین کہ اللہ کا کلام جو آپپر اوترا
وہ ہمیشہ باقی ہو اوسکے بعد دوسری کتاب نہین اور ہمیشہ کی زندگی یعنی آپ کا فیض ہمیشہ امت پر
اللہ کے حکم سی جاری ہو سونیکی تاج سی مراد اللہ کا فیض ہو یا بہشت مین سونیکا تاج ملیگا اصل عبرانی
مین ہملخ کا لفظ ہو یعنی وہ بادشاہ اللہ پر بہروسا رکہتا ہو اس سے صاف اشارہ ہو کہ کسی آنیوالے
بادشاہ کا ذکر ہو حضرت داود کا ذکر نہین اور سریانی پر لیسمیح کا لفظ ہو یعنی خوشی کریگا انگریزی ترجمہ مین
یون ہی ترجمہ کیا ہو کہ خوش ہوگا اسکے بعد پہر اللہ کے دشمنون کی نیست و نابود ہوجانیکی خبر ہو صاف
محمدی جہاد کا اشارہ ہو بائیسوین زبور مین سرے پر اس مطلب کے دعائین ہین کہ یا اللہ میری دشمنون
نے مجکو گہیرا ہو مین تباہ ہوا جاتا ہون ہوتے ہوتے سولہوین آیت مین ارشاد ہوتا ہو تمریرون کے
گروہ نے مجکو گہیر لیا اونہون نے میرے ہاتھہ اور میرے پانون چہیدی ہین مین اپنی سب ہڈیون کو گن سکتا ہون
وہ مجہی تاکتی ہین اور گہورتے ہین وی میری کپڑی آپسمین بانٹتی ہین اور میری لباس پر قرعہ ڈالتی ہین
پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہو کہ اس زبور مین بہت باتین حضرت عیسی پر مطابق ہین حضرت داود
پر مطابق نہین یہہ جو فرمایا کہ میری ہاتہہ پانون چہیدے یہہ حالت حضرت داود پر نہین گذری اس
طرح سے پھانسی دینی کا رواج یہود مین نہین تہا بلکہ رومی اور یونانی لوگ اپنی غلامون کو دیتی تہی

۲۲ زبور

حضرت داود کی اولاد مین یہہ سب باتین پوری ہوئین جناب متی نے اپنی انجیل کی ستائیسوین
باب مین اور حضرت یوحنا نے اپنی انجیل کے اونیسوین باب مین لکھا ہی کہ حضرت عیسی کو اون
لوگون نی سولی دی اور آپ کی کپڑی چٹھی ڈالکر بانٹ لئی تاکہ جو نبی سی کہا گیا تہا پورا ہوا کہ اونہون
نی میری کپڑی آپسمین بانٹ لئی اور میری لباس پہ چٹھی ڈالی جناب یوحنا یون لکھتی ہین کہ کپڑونکو
حصی کیے ہر سپاہی کی لیے ایک حصہ اور کرتا بن سیا سراسر بنا ہوا تہا اس لئے اونہون نے
آپسمین کہا کہ ہم اسی نہ پہاڑین بلکہ اوسپر چٹھی ڈالین کہ یہہ کسکا ہوگا یہہ اس لئی ہوا کہ نوشتہ جو
کہتا ہی کہ اونہون نی میری پوشاک بانٹ لی اور میرے کرتے کے لیے چٹھیان ڈالین پورا ہووے
سو سپاہیون نی ایسا ہی کیا یہان کرتے کا لفظ لکھا ہی نہین معلوم کیا باعث ہی زبور شریف مین
تو لفظ لباس کا ہی ای ایمانوالو دیکہو جناب متی اور حضرت یوحنا نی اوسی قاعدی کی موافق اس
آیت کو حضرت عیسے پہ مطابق کیا کہ جو احوال حضرت عیسے پر گذرا گویا حضرت داود پر گذرا
پہلی سے اللہ نے حضرت داود سی یون کہوایا کہ اونہون نے مجہپر ظلم کیا مطلب یہہ ہی کہ میری اولاد پر
جو ظلم ہوا وہ مجہی پہ ہوا اب یہہ سمجہو کہ اس بات کا مطلب یہہ ہی کہ اونہون نی اپنی سمجہہ مین سولی دی
اور ہاتہہ پانون چہیدی تو حضرت عیسی کی قتل کرنیکا عذاب اونپر ہوچکا اللہ نی قرآن مین جناب محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر دی کہ اونہون نی عیسی کو قتل نہین کیا اور سولی پر نہین چڑہایا لیکن اونکے
واسطی شبہ ڈالدیا گیا یعنی اور شخص اونکی شباہت کا سولی دیا گیا اور معتبر روایت یون ہی کہ وہ شخص
حضرت عیسی کے خاص فیقوئین سی تہا جو آپ کی بدلی شہید ہوا تو غالبا وہ بہی قوم یہودا مین سی
حضرت داود کی نسل مین سی تہا پادری طامس اسکات لکہتا ہی کہ عبرانی کا ترجمہ یون ہی جیسی کہ ایک
شیر میری ہاتہہ میری پانون اسکا کچھ مطلب نہین نکلتا ترجمہ یونانی مین اسطرح پر لکھا ہی جس سی
مطلب صاف نکلتا ہی مولوی رحمت اللہ صاحب نے اعجاز عیسوی مین لکھا ہی کہ فرقہ پروٹسٹنٹ کی
سب پادری اقرار کرتے ہین کہ یہہ لفظین بدلی ہوی ہین لاطینی ترجمہ ٹہیک ہی جسمین یون ہی میرے ہاتہہ
اور پانون چہیدی ہین اور بعضی پادریون نی لکھا ہی کہ یہودیون نی اس لیے بدل دیا کہ حضرت عیسی کی
مطابق نہ پڑے اب ہم کہتی ہین کہ اس زبور مین بہت بڑا مطلب صاف کہلگیا کہ جو جو ظلم حضرت داود پر
اور اونکی بیٹون پر اور ایمانوالونپر لاکے اون ظلمونکی تمامی یہانتک ہوی کہ حضرت عیسی پر اور اونکی دوست پر

ظلم ہوا حضرت داؤد دان سب ظلمونسی اللہ کے آگے فریاد کرتے ہین کہ یہہ سب ظلم مجہی پر گذری اب
صاف ثابت ہوا کہ زمانہ عدالت کا حضرت عیسیٰ کے بعد ہی حضرت عیسیٰ تو حضرت داؤد کی ساتھہ فریاد دیتے ہین
ہین اب عدالت کا وعدہ جو توراۃ و زبور مین ہی اوسکا ظہور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
ہاتھون ہوا دیکھو حضرت داؤد اپنی طرفسے اور حضرت عیسیٰ کیطرف سی فریاد کرکے اسکے بعد یون
فرماتے ہین پر تو اے اللہ دور مت رہ اے میری توانائی جلد میری مدد کے لیے آ میری جان کو
تلوار سی بچا میری وحیدہ کو کتّی کی ہاتھہ سی ببر کے منہہ سی اور بہینسونکی سینگونسی مجہی رہائی دی تونے
میری سنکی بچایا ہی مین اپنی بہائیونمین تیرا نام بیان کرونگا دیکھو یہہ مدد ایمانوالونکی محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کی ہاتھون ہوی کافرونکا زور ٹوٹا ایمانوالی اونکی ظلم سی چہوٹی اور وحیدہ کا لفظ اصل عبرانیمین
یحیداہ ہی پادری طامس سکاٹ نی اس کو لکہا ہی کہ یہہ اسم مونث ہی اور اسکے معنے ہین اکیلا لڑکا
یا اکیلا پیدا کیا ہوا لڑکا سپٹواجنٹ مین اسیطرح ترجمہ کیا ہی اور بعضون نے اس سے حضرت عیسیٰ کو
مراد لیا ہی اب ہم کہتی ہین کہ اگر حضرت عیسیٰ مراد ہین تو حضرت داؤد اونکی لیے دعا کرتے ہین کہ
وہ میرا اکلوتا بیٹا ہی یعنی اپنی مان مریم کا اکلوتا ہی یا یہہ معنی کہ میری نسل مین ایسا نبی والا کوئی نہین
اوسکو دشمنون سی بچالی سو اللہ نی حضرت عیسیٰ کو دشمنون سی بچالیا اونکی عوض دوسرا سولی دیا گیا
اور کیا عجب ہی کہ اکلوتی سی مراد جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہون وہ بہی حضرت داود کی
بہائیونکی نسل مین ہین اور اونکا دوسرا پیغمبر ونمین کوئی نہین ہی اونکو بہی اللہ نی دشمنون سے
بچایا اور اونکا دین سب قومونمین پہیلایا آگے بڑہکی چبیسوین آیت یون ہی بڑی جماعت مین
مجہسی تیری تعریف ہوگی مین اونکی آگی جو تجہسی ڈرتے ہین اپنی نذرین ادا کرونگا وی جو حلیم ہین
کہاوینگی اور سیر ہووینگی وی جو خداوند کی طالب ہین اوسکی تعریف کرینگے تمہارا دل ہمیشہ تک زندہ
رہی ساری جہان کو سراسر یاد آویگا اور وہ خداوند کی طرف رجوع ہونگی سب قومونکی گہرانی
تیرے آگے سجدہ کرینگے کہ سلطنت خداوند کی ہی قومونکی درمیان وہی حاکم ہی دنیا کی سارے
دولتمند کہاوینگے او سجدہ کرینگے وہ سب بہی جو خاک مین ملتی ہین اوسکے حضور جہکینگے او
وی جنکی مجال نہین کہ اپنی جان بچاوین دیکھو یہہ بات محمدی وقت مین ہوئی کہ ساری قومونمین
اللہ کا دین پہیلا ہی اور غلبہ اور حکومت اللہ والون کو ملی پادری لکہتا ہی کہ امیر غریب سب اس

دعوت مین یعنی دین عیسی مین بلائینگی اگر اس روحانی دعوت کو قبول نکرینگی تو سمجھو کون مرینگی کوئی
اپنی جان نہین بچا سکتا مرنے سے یا یہ مطلب کہ عذاب سے اسکی بعد ارشاد ہوتا ہی ایک نسل ہوگی
جو اوسکی بندگی کریگی وہ اللہ کی گھرانی مین گنی جاویگی وہ آویگی اور اون لوگونکو جو پیدا ہونگی یہہ کہکر
اوسکی صداقت ظاہر کریگی کہ اوسنی ایسا کیا ای ایمانوالو دیکھو حضرت داود کی وقت سی حضرت عیسے تک
اللہ کا ذکر اور خدا پرستی فقط اسرائیلیونمین رہی اب یہان دوسری نسل کی خبر ہے جو اللہ والون مین
گنی جاوی اس خبر کا ظہور صاف عرب کے لوگون سی ہوا جو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی نسل مین ہین
اونکو اللہ نی یہہ رتبہ دیا کہ سب پیغمبرونکی سردار محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اونمین پیدا کیا اور اونپر
اپنا کلام پاک اوتارا تب سی عرب لوگ اللہ والونمین شمار کئی گئی ملا سید علی طہرانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتی ہین
کہ اس نبوت مین پہلی یہہ خبر ہی کہ زمین کی سب کنارے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تعلیم سی اللہ کیطرف رجوع
ہونگے اور سب خاندان یہانتک کہ اسرائیلی لوگ بھی جو پیغمبرونکی اولاد ہین دین محمدی مین داخل ہونگے
پادری طامس سکاٹ اور ہنری اسکاٹ والی پادری لکھتی ہین کہ یہہ اون لوگون کی خبر ہی جو حضرت عیسے
کی بعد غیر قومون کی لوگ عیسای دین مین داخل ہوی ہای پادریون نے یہہ نہ سونچا کہ یہان ایک
نسل کا ذکر ہو معلوم ہوا کہ وہ ایک نسل ایسی ہوگی کہ اوسکو ایسا رتبہ ملیگا جیسا اسرائیلیونکو ملا وہ
رتبہ دوسری نسل کے لوگون کو نہوگا یہ رتبہ عرب کو ملا جنمین محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر اللہ کا کلام
اوترا یہہ اور قومین بھی ایمان لائین مگر یہ رتبہ اونہین کا رہا جن مین وہ رسول پاک پیدا ہوی اور حضرت
عیسے کا دین تو اسرائیلیونکی سوا رومیون اور یونانیون اور بہت سی قومونمین پھیلا اس بات مین وہ ساری
قومین برابر ہین حضرت عیسی کے باعث سی خاص رتبہ فقط اسرائیلیون کو ملا کسی دوسری قوم کو ایسا
رتبہ نہین ملا جسمین دوسری قوم شریک ہو اور یہان ایک نسل کا ذکر ہی اور اللہ والون کی سلطنت کا اور
(زبور ۲۴) غلبہ کا صاف بیان ہی یہی عیسای توجیہہ سورہ معصیت مین ہی یہہ خبر اونکی نہین ہو سکتی چوبیسوین
زبور مین ارشاد ہوتا ہی اللہ کے پہاڑ پر کون چڑھ سکتا ہی اور اوسکی پاک مکان پر کون کھڑا رہ سکتا ہی
وہی ہی جسکے ہاتھ صاف ہین اور جسکا دل پاک ہی جسکے دل مین بیہودگی نہین سمائی جسنے مکر سی قسم نہین
کھائی اللہ کی برکت اوسی ہوچیگی اور اوسکی نجات دینی والی خدا کی صداقت اوسکی ساتھ ہوگی یہہ
وہ پشت ہی جو اوسکی طالب ہی تیری دیدار کا چاہنی والا یعقوب ہی ای پہاٹکو اپنی سر اونچی کرو اور

ای ہمیشہ کی دروازو اونچی ہو کہ جلال کا بادشاہ داخل ہووی یہ جلال کا بادشاہ کون ہی خداوند
جو قوی اور قادر ہی خداوند جو جنگ مین زور آور ہی ای پہاٹکو اپنی سر اونچی کرو اور ای ہمیشہ کے
دروازو اونچی ہو کہ جلال کا بادشاہ داخل ہووی یہ جلال کا بادشاہ کون ہی لشکرونکا خداوہی
جلال کا بادشاہ ہی ان آیتونمین صاف فرمایا ہی کہ اللہ کی پہاڑ پر یعنی صیہون و بیت المقدس پر
وہی لوگ جا سکتی ہین جو پاکدل ہین اونچی وہی پر ہین پہر صاف فرمایا کہ ای ہمیشہ کی دروازو اونچے ہوو
کہ اللہ تعالی داخل ہو اسکا صاف یہ مطلب ہی کہ وہ لوگ جو اس پاک مقام مین ہمیشہ رہین گے
اللہ اونکی ساتھ رہیگا اس وعدہ کی موافق حضرت سلیمان کی بعد جب اسرائیلی لوگ بگڑ گئی اونکو بخت نصر
کی ہاتہون قتل کروایا اور اوس پاک پہاڑ سی نکلوا دیا پہر جب وہ شریعت پر قائم ہوئے اونکو خسرو
بادشاہ کی بدولت پہر بیت المقدس مین بسایا پہر جب اونہون نی حضرت یحیی اور حضرت عیسی پر
ظلم کیا اونکو رومیون کی ہاتہون بیت المقدس سی نکلوایا پہر جب جہوٹی عیسائیون نی شرک اور کفر
پہیلایا اونکو محمدیون کی ہاتہون قتل کروایا اور محمدیون کو جو اللہ کو اکیلا جانتی والی اور سب پیغمبرونکو
اور سب کتابون کی ماننی والی ہین اوس پاک مقام مین اس چین امان سی بسایا آجتک وہان محمدیونکا
زور ہی پادری طامس اسکاٹ اور ہنری اسکاٹ والون نی یہ مطلب لکہا ہی کہ اللہ کی پہاڑ پر
یعنی آسمان پر حضرت عیسی کی اور اونکی امت کی سوا کوئی نہین چڑہ سکتا واہ کیا کہنا زمین کے
معنی آسمان سمجہنا پادریون کا کام ہی پہر پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ پہاٹکون کی اونچی ہونیکا یہ
مطلب کہ اللہ تعالی کا صندوق جب حضرت داود نی یروشلم مین رکہا یہ اوسوقت کا ذکر ہی
یا جب حضرت سلیمان نی اوسکو مسجد بیت المقدس مین رکہا اوسوقت کی بشارت ہی کہ ای پہاٹکو
سر اونچی کرو معلوم ہوتا ہی کہ وہ پہاٹک اوسوقت ہوئی تہی یہ پہاٹک چاہی کہ ہمیشہ رہین ہای افسوس
پادریون کو یہ نہین سوجہتا کہ وہ پہاٹک جو حضرت سلیمان کی بنائی تہی ہمیشہ کہان رہی وہ پاک مسجد
تو وہ بارہ ویران ہوئی پہر جب سی محمدیون نی اوسکو بنایا جب سے آجتک آباد ہی وہ ہمیشہ کی پہاٹک یہی
ہین جو محمدیون نے بیت المقدس مین بنوائی ہین پچیسوین زبور مین یہ بیان ہی کہ میری دشمن بہت
ہین مجہی اونسے چہڑالی پہر یون ہی کہ ای خدا اسرائیل کو اوسکی ساری تکلیفون سی مخلصی دے
۵ پہر ستائیسوین اور اٹہائیسوین زبور مین دشمنون کی ہاتہ سی فریاد ہی آخر مین یون ہی اپنی لوگونکو

ات دی اور اپنی میراث مین برکت دی انہین پال اور اونکو ہمیشہ کی لیئے بلندی دی دیکہو یہہ دعا
ری وقت مین قبول ہوئی کہ دین اللہ کا کثرت سی پہیلا اور ہمیشہ کی لیئے قائم رہا تیسوین اکتیسوین
ر چونتیسوین اور پینتیسوین اور چہتیسوین زبور مین بہی دشمنون کی ہاتہہ سی فریاد ہی پینتیسوین
بور کی سولوین آیہ مین ہی ای خداوند کب تک تو دیکہا کریگا اونکی خرابیون سی میری جان کو چہڑا
میری وحید کو شیر بچون سی مین بڑی جماعت مین تیرا شکر کرونگا مین لوگون کی کثرت کی درمیان
تیری تعریف کرونگا پہر دشمنون سی فریاد ہی پہر بولتا ہی کہ ای خداوند مجہسی مت دور رہ ای میری
ب اوٹہہ اپنی صداقت کی مطابق میرا انصاف کر پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ بائیسوین
بور کی لفظین اور یہہ لفظین موافق ہین اس سی ظاہر ہوتا ہی کہ یہہ بہی حضرت عیسی کی خبر ہی اب
ہم کہتی ہین کہ وہی لفظ وحید کا جو وہان تہا وہ یہان بہی ہی حضرت داود کی اکلوتی بیٹی سی یا حضرت
عیسی مراد ہین یا حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم مراد ہین مگر چونکہ ظلم پیغمبرون پر دشمنون کی انکی
ونکی عدالت محمدی وقت مین ہوئی اب سینتیسوان زبور سنو اللہ تعالی فرماتا ہی بدکارون کی سبب تو مت کڑہ
ری کام کرنیوالون سی تو حسد نکر کہ وی جلدی گہاس کی مانند کاٹ ڈالیجائینگی اور ہری سبزی کی طرح
مرجہائینگے خداوند پر بہروسا رکہہ اور نیکی کر تو سر زمین مین زندگانی بسر کر اور دیانت سی چر اگر خداوند کی
مین خوش رہ کہ وہ تیری دل کی مطالب پوری کریگا اپنی راہ خداوند پر چہوڑ دی اوسپر بہروسا رکہہ
وہ خود بنا لیگا وہ تیری صداقت کو نور کیطرح ظاہر کریگا اسکی بعد آگی بڑہکر فرمایا ہی کہ بدکار لوگ
کاٹ ڈالیجائینگی لیکن وی جو خداوند کی منتظر ہین زمین کو میراث مین لینگی کہ ایک تہوڑی سی مدت ہی کہ شریر
نہوگا تو غور کریگا اوسکا مکان ڈہونڈیگا اور وہ نہوگا لیکن وی جو حلیم ہین زمین کی وارث ہونگی اور
دوستی راحت پاکی خوشدل ہونگی پہر آگے بڑہکر یون ہی کہ شریر تلوار نکالتی اور اپنی کمان کہینچتی
تا کہ مسکین اور محتاج کو گراوین اور اونکو جن کی راہین سیدہی ہین جان سے مارین اونکی تلوار
اونہین کے دلونمین پہنسیگی اونکی کمانین ٹوٹ جاوینگی پہر فرماتا ہی شریرون کی بازو توڑ جاوینگی
پر خداوند صادقون کا تہامنی والا ہی خداوند دینداروں کی دلون کو پہچانتا ہی اور اونکی میراث ہمیشہ کی
ہوگی وی بری وقت مین شرمندہ نہونگی بلکہ کال کے دنونمین سیر رہینگی پہر آگے بڑہکر یون ہے
کہ شریرون کی نسل کاٹیجائیگی صادق زمین کے وارث ہونگی اور ہمیشہ اوسپر بسینگی

محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یہہ وہی مقام ہو جسکا اللہ نی قرآن مین بتا دیا ہو اور سورہ انبیا مین فرمایا
وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ اور بیشک ہم
لکہہ چکے ہین زبور مین بعد نصیحت کے کہ زمین کے وارث ہونگے میرے اچھے بندے دیکہو اوس زبور مین باربار یہہ لفظ
فرمایا کہ اچھے لوگ زمین کے وارث ہونگے یہی لفظ قرآن پاک مین یاد دلایا اور یہہ بھی بتا بتلایا کہ یہہ بات
ہمنی نصیحت کی بعد لکہی ہو دیکہو اوس زبور مین پہلی نصیحت ہو کہ اللہ کی یاد مین مضبوط رہو اور صبر کرو نصیحتونکی
بعد بشارت دی یعنی اشارہ ہو کہ جن لوگونکا یہہ ذکر زبور مین تہا وہی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور اونکی
امتی ہین یہی اوس زمین کی وارث ہونگی جہان زبور اوتری تہی اس وعدہ کو اللہ نی یون پورا کیا
کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بعد آپ کی خادمون کو ملک شام مین پہونچایا اونہون نی جاکر
جہوٹے عیسائیون پر جہاد کیا اور صیہون کا پہاڑ جسکے تمام زبور مین تعریف ہو جہان حضرت داود رہتے تہی
اور مسجد بیت المقدس جو اونکے صاحبزادی حضرت سلیمان نے بنائی تہی اور اوسکو بار بار بت پرستون نے
ویران کیا تہا اوسکو محمدیون نی پایا اور نئی سر سے ان پاک مقامون مین اللہ کی کلام کا اور نماز روزہ کا
نور پہیلایا اور شریرونکو گہاس کیطرح کاٹ ڈالا بہت سی نصاری اور یہودی دین محمدی مین داخل ہوے
وہ سب محمدیون کی ساتہہ اوسوقت سی آجتک ملک شام اور بیت المقدس مین بستی ہین مہری اسکا ترجمہ کرنے والے
لکہتی ہین کہ اسکا یہہ مطلب ہو کہ جو لوگ حضرت عیسی پے ایمان لاوینگی وہی زمین کی وارث ہونگی وعدہ یہہ ہے
کہ بدکار لوگ سب اکہاڑ دیجائینگی اور اچہی لوگ عزت پاوینگی شاید اس دنیا کی آخری زمانہ سی مراد ہو اوس
یا مراد ہو حضرت عیسی پر جو لوگ ایمان لائی وہ بت پرستونکی ہاتہون تین سو برس تک مصیبتون مین رہے پہر جب جہوٹے
عیسائیونکا غلبہ ہوا سچی عیسائی ملک شام اور بیت المقدس سے نکالی گئے جنگلون مین جا بیٹہے یہان تو اللہ
اون لوگونکا ذکر کرتا ہے جو ہمیشہ وہان بسینگی پادری یہی سوچکر کہتی ہین کہ یہہ آخری زمانہ کی خبر ہو جب حضرت
عیسی آسمان سی اوترینگی اور وہان نصرانی لوگ بسینگے یہہ نہین جانتی کہ حضرت عیسی اہم محمد ہوکر اوس زمین مین
اوترینگے سب محمدی اونکی اوترنے کی راہ دیکہہ رہی ہین حواریونکی طرح آپ کی خدمت مین حاضر رہینگی
جہوٹے عیسائی پہلی سے امام مہدی علیہ السلام کی ہاتہون قتل ہو چکینگے چالیسوین زبور مین ارشاد

زبور ۴۰

ہوتا ہو اے خداوند میری خدا تیری عجائب قدرتین جو تونے کر دکہلائین بہت سی ہین آگی بڑہکر یون ہے
قربانی اور نذر کو تونے نہین چاہا تونے میرے کان کہولے سوختنی قربانی کا اور خطا کی قربانی کا تو طالب

نہین تب مین نے کہا دیکہہ مین آتا ہون کتاب کی دفتر مین میری حق مین لکہا ہی ای میری خدا مین تیری مرضی بجالانے پر خوش ہون تیری شریعت تو میری دل کے بیچ ہی اس زبور کی یہہ آیتین جناب پولوس نے عبرانیون کی خط کے دسوین باب مین لکھی ہین پہلی آیت کو یون لکہا ہی قربانی اور نذر تو نے نہین چاہا پر میری لیے بدن طیار کیا جناب پولوس نے اس خط کے ساتوین باب سے دسوین باب تک اس بات کی دلیلین لکھی ہین کہ جناب عیسی علیہ السلام کی شریعت کی بہت حکم حضرت عیسی کے دین مین موقوف ہوئے ایک بڑا حکم یہہ تہا کہ توراۃ شریف مین قربانیونکا حکم بہت کثرت سی تھا اکثر گناہون کی عوض قربانی مقرر تھے اور ایک قربانی وہ تھی جو اللہ کی حضور مین جلا دیجاتی تھے گناہ کی قربانی کے حکم اور سوختنی قربانی کے حکم جا بجا توراۃ شریف مین موجود ہین حضرت عیسیٰ کی شریعت مین یہہ سب موقوف ہو گیا جناب پولوس اس آیت کی دلیل لاے ہین کہ یہان سی قربانیونکی موقوف ہو جانیکی خبر پائیجاتی ہے جناب پولوس لکھتی ہین پس وہ پہلی کو مٹاتا ہی تاکہ دوسری کو ثابت کرے جناب پولوس یہ سمجھی ہین کہ یہہ مین اللہ نے حضرت عیسی علیہ السلام کی زبانی فرمائین ہین کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالی سی عرض کرتے ہین کہ ان قربانیونسے تو خوش نہین ہوا بلکہ تو نے میرے لیے بدن طیار کیا کہ مین تیری راہ مین اپنے بدن کو قربان کرون اور دشمنون کے ہاتھون قتل کیا جاؤن یہہ قربانی تو نے مقرر کی اون قربانیونکو موقوف کیا اب ہم کہتی ہین کہ یہان حضرت عیسیٰ کا نام نہین ہی جناب پولوس نے اپنے ذہن سی یون سمجہا ہی ہمکو قرآن سی ثابت ہوا کہ حضرت عیسیٰ قتل نہین ہوئے نہ سولی دیے گئے وہ دوسرا شخص آپکے بدلی قتل ہوا یہہ خبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی آپ کی نور نے عرض کیا کہ قربانی اور نذر تو نے نہین چاہی میری لیے بدن طیار کیا اسکا یہہ مطلب کہ میری شریعت مین تو نے گناہ کی بدلے کی قربانیان اور جلانیکی قربانیان موقوف کر دین اوسکے بدلے بدنکی عبادت کثرت سی مقرر کر دی اعجاز عیسوی مین ہی کہ عبرانیون کی زبان مین ہی تو نے میرے کان کہولی اور ترجمہ یونانی مین اسکے بدلے یون ہی کہ تو نے میرے لیے ایک بدن طیار کیا دیکھو جناب پولوس نے بھی یون لکہا ہی معلوم ہوا کہ یہی صحیح ہی مطلب یہہ ہی کہ محمدی دین مین بدن کی ریاضت اللہ کیواسطے بہت ہی نماز اور روزہ فرض اور نفل بہت کثرت سی مقرر ہوا چھوٹے گناہ نماز روزہ سی معاف ہوتے ہین بڑے گناہونکے لیے سچی توبہ ہی پھر جہانتک ہوسکے اوسکے بدلے نیکیان کری اوسکے کچھہ حد نہین قربانی اور نذر دین محمدی مین فرض بہی اور نفل بہی ہے مگر اس کثرت سی نہین جیسا توراۃ مین

حکم تھا ہر روز کی قربانی اور ساتوین دن کی قربانی اور ہر مہینے کی قربانی اور گناہ اور خطا کی بدلے
کی قربانیان ان سب کو اللہ نے موقوف کر کے دن کی ریاضتونکا حکم دیا کبھی کبھی قربانی اور نذر کو بھی
باقی رکھا اکتالیسوین زبور مین دشمنونکی شکایت ہے اور یون لکھا ہے میرے اوس جان پہچان نے بھی ۴۱ زبور
جسپر مجھے بھروسا تھا اور جو میرا ہمنوالہ تھا مجھپر لات اوٹھائی جناب یوحنا اپنی انجیل کے تیرہوین باب
مین حضرت عیسے کے حال مین لکھتے ہین کہ یہ ہوا تاکہ نوشتہ پورا ہووے کہ اوسنے جو میری ساتھ روٹی
کھاتا ہے مجھپر لات اوٹھائی. آگے لکھتے ہین کہ یہودا اسکریوطی کو حضرت عیسے نے نوالہ دیا اور اوسی نے
آپ کے قتل کی تدبیر کی اور بے ایمان ہو گیا دیکھو حواریونکے نزدیک زبور شریف مین جابجا حضرت
داود اپنی طرف سے بھی اور حضرت عیسے کی طرف سے بھی اور جو ظلم اونکی نسل مین ایمانوالون پر گذرے
اون سب کی طرف سے فریاد کرتے ہین پھر زبور مین جابجا عدالت کی خبر ہے وہ محمدی عدالت کی بشارت
ہے اور حضرت عیسے پر ظلم اوٹھانیوالونمین اور انکے دشمنون کو محمدی وقت مین سزا ملی بیالیسوین ۴۲ زبور
زبور مین دشمنون سے فریاد ہے تینتالیسوین زبور مین بھی سر سے پر فریاد ہے پھر یون ہے اپنی نور
اور اپنی صداقت کو ظاہر کر وہ ہمین راہ دکھاوین ایسا کہ وے مجھکو تیرے پاک پہاڑ پر اور تیرے خیمون مین
لیجاوین کیا عجب ہے کہ یہان بھی یہی اشارہ ہو کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ظاہر کر جنکو تو نے نور ہی نور
بنایا اور سر سے پانون تک سچائی کی صورت اونکو بنایا اونکو ظاہر کر اور اسرائیلیونکو اونکے دین مین
داخل کر کہ وہ عرفات کے پہاڑ پر اور وہان کے پاک مقامون مین جاوین چوالیسوین زبور مین ہے ۴۴ زبور
تو ہی ای خدا تو میرا بادشاہ ہے یعقوب کے لیے نجاتون کا حکم ہو تیری مدد سے ہم اپنی دشمنون کو سینگ
مارینگے تیری نام سے ہم اونکو جو ہمپر چڑھتے ہین پامال کرینگے پھر بعد اسکے دور تک یہ مطلب ہے
کہ یا اللہ تو نے ہمکو دور کیا اور رسوا کیا اور ہمکو غیر قومون مین آوارہ کیا ہوتے ہوتے یہ لفظ ہے
کہ تیری لیے ہم ساری دن قتل کیے گئے اور قربانیکی گوسپند بنی ای خداوند ہمیشہ تک دور مت کر
تو کیون اپنا منہ چھپاتا ہے ہماری مدد کی لیے اوٹھ اور اپنی رحمتونکی واسطے ہمکو رہائی دے ای
ایمانوالو دیکھو حضرت عیسے کے وقت تک یہی ظلم ظالمونکا نبیون پر اور ایمانوالون پر ہوا کیے غیر قومون مین وہ
آوارہ ہوئی عیسائی لوگ ہر طرف قتل ہوتی رہے ان سب ظلمونسے فریاد ہے کہ جلد ہماری مدد کر
یہ دعا محمدی وقت مین قبول ہوئی ایمانوالونکا ہر طرف غلبہ ہوا کافرونکا زور ٹوٹا پینتالیسوین ۴۵ زبور

زبور سنگو پادری ہیتھر نے اس زبور کی سرخی پر لکھا ہی کہ مسیح کی بادشاہت کی شوکت اور رونق
اسد تعالیٰ حضرت داود سی یون کہواتا ہی میرے دل مین اچھا کلام جوش مارتا ہی مین اون کامونکو
جو مین نے بادشاہ کی حق مین کئی بیان کرتا ہون میری زبان ماہر لکھنی والی کا قلم ہی ای ایمانوالو
یہودی ملاون کی ناسمجھی سے زبور مین بڑی بڑی جھگڑے پڑ گئی تھے بعضے زبورونکو کہتی ہین کہ حضرت
داود کی زبانی نہین ہین بلکہ اونکی گانیوالونکی بنائی ہوئی ہین اس زبور کی سرخی پر عبرانی مین لکھا ہی
کہ سردار گانیوالی کے لیے بنی قورح کیواسطی مشکیل یعنی تعلیم دینی والا زبور ان لفظونکا یہی مطلب ہے
کہ بنی قورح جو گانیوالی تھے اونکو گانیکے لیے حضرت داود نے یہہ زبور دیا تھا عبرانی اور عربی مین لام
کی معنے ہین واسطی سو بعضے یہودی ملا اس لام کی یہہ معنی سمجھی کہ اونکی واسطی یعنی اونکا بنایا ہوا لام کے
یہہ معنی بہی آئی ہین مگر یہان یہہ معنی سمجھنا بڑی ناسمجھی ہی یہان اس لام کا یہہ مطلب ہے کہ اونکی گانیکی واسطے
حضرت داود نے اونکو دیا اس زبور کی آخر مین دیکھو صاف ارشاد ہوتا ہی کہ مین ساری پشتون کو
تیرا نام یاد دلاونگا دیکھو یہہ بات اسد کے سوا کون کہہ سکتا ہی یہہ زبور بہی اللہ کا کلام ہی اللہ حضرت
داود سی کہواتا ہی کہ میری دلمین بہت اچھا کلام جوش کر رہا ہی اور بادشاہ کے حق مین جو کام
مین نے کیے اسکو بیان کرتا ہون اسکا یہہ مطلب کہ اللہ نے میرے دلمین یہہ کلام ڈالا ہی اللہ کے
پیغام کا یہہ بہی ایک طریقہ ہی کہ اپنی پیغمبرونکی دلمین سنا کلام ڈالدیتا ہی سو حضرت داود سے
اللہ کہواتا ہی کہ مین نے بادشاہ کی حق مین یہہ لفظین اپنی دل مین بولی ہین پہر یہ بہی کہہ ایا کہ میری زبان
لکھنی والی کا قلم ہی یعنی قلم کیطرح میری زبان بی اختیار ہی اللہ میری زبان سی یہہ لفظین کہواتا ہی معلوم ہوا
کہ یہہ کلام اسد کا ہی اور کسی اور بادشاہ کا ذکر ہی حضرت داود کا ذکر نہین پادری طامس اسکاٹ
لکھتا ہی کہ اسد کا الہام یعنی اللہ کا پیغام پیغمبر کے دل سی ظاہر ہوا جسطرح تالاب مین حباب اوٹہتی
ہین یہہ وعدہ مسیحا کا ہی پہر پادری لکھتا ہی کہ یہہ زبور بہت باتونمین حضرت سلیمان کی شان سی
ملتا ہی شادی کی پردیمین روحانی ملاقات کا بیان ہی بہت تاریخ والونکا بیان ہی کہ حضرت سلیمان کی
شادی جو فرعون کی بیٹی سی ہوئی اوسکا یہہ بیان ہی لیکن بہت سا حصہ اس زبور کا اس حال
سی مطابق نہین ہی لیکن یہہ بالکل پیش خبری حضرت عیسے کی ہی ہنری اسکاٹ مین ہی کہ روح القدس
حضرت داود کی دلمین یہہ کلام ڈالکر جوش دلاتے ہین کہ وعدہ کیے ہوئے بادشاہ کی مقدمہ مین

یعنی مسیحا کی حق مین لکھی اوسکی زبان کو اللہ نی راہ بتای جسطرح قلم لکھنی والی کے ہاتھ مین اور بادشاہت
سی مراد حضرت عیسی اور اونکی سلطنت ہی بعد اسکے ارشاد ہوتا ہی تو حسن مین بنی آدم سے
کہین زیادہ ہی تیری ہونٹون سی نعمت بٹائی گئی ہی اس لیے خدا نی تجکو ہمیشہ تک مبارک کیا ای ایمانوالو
اس نبور مین صاف صاف یہی جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ظاہر ہین آپکا حسن تمام اولاد آدم
سی بیشک بڑھکر تھا بخاری و مسلم مین ہی کہ حضرت براء جو عازب کی بیٹے ہین فرماتے ہین کہ جناب
پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب آدمیون سی زیادہ خوبصورت اور خوش خلق تھے اور شمائل ترمذی
مین ہی کہ حضرت ابوہریرہ رضہ نی فرمایا کہ مین نے آپ سی زیادہ کوئی چیز خوبصورت نہین دیکھی گویا
آفتاب آپ کی چہری مین چلا جاتا تھا یعنی آپ کی چلنی کے وقت کا یہہ بیان ہی کہ معلوم ہوتا تھا کہ آفتاب
چلا آتا ہی اور حضرت جابر رضہ فرماتی ہین کہ وہ اللہ کے پیغام پہونچانیوالی اللہ اونپر درود اور سلام
بھیجی مینی اونکو چاندنی رات مین دیکھا اوسوقت آپ سرخ جوڑا پہنی تھی مین آپکو دیکھتا تھا اور چاند کو بھی
دیکھتا تھا قسم ہی آپ میری نزدیک چاند سی زیادہ خوبصورت تھے اور شمائل ترمذی مین ہی کہ حضرت ہند
بن ابی ہالہ نی فرمایا کہ آپ کا چہرہ ایسا چمکتا تھا جیسا چودہوین رات کا چاند چمکتا ہی صحیح بخاری مین ہی
کہ کعب ابن مالک رضہ نی فرمایا کہ جناب پیغمبر جب خوش ہوتی تھے آپ کا چہرہ روشن ہو جاتا تھا گویا چاند کا
ٹکڑا ہی شمائل ترمذی مین ہی کہ حضرت علی رضہ نی فرمایا کہ آپکا تعریف کرنیوالا کہتا تھا کہ آپ سی پہلے اور آپکی بعد
آپ کی طرح کا کوئی نہین دیکھا ای ایمانوالو آپ کی حسن جمال کا رعب دشمنون پر بھی چھایا ہوا ہی پادری
جان ڈیون پورٹ لندنی بڑا پادری ہی جسنے ایک کتاب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف مین لکھی
ہی مگر آپ کی پیغمبری کا صاف اقرار نہین کرتا اللہ اوسکو دین محمدی مین داخل کردی آمین اوس کتاب مین
لکھا ہی کہ گبن صاحب تاریخ جاننی والا اپنی کتاب مین لکھتا ہی کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسن مین
ممتاز تھی اس نعمت ظاہری کو کوئی حقیر نہین سمجھتا ہی مگر وہی لوگ جنکو اللہ نے اس نعمت سی محروم رکھا ہی
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حسن ایسا تھا کہ جب گھر مین یا باہر وعظ فرماتی تو اس سے پہلی کہ آپ
کچھ فرماوین سننی والی آپ کی صورت ہی دیکھکر عاشق ہو جاتی تھے اور تمام محفل مین شور تعریف کا بلند
ہوتا تھا اور لوگ کہتی تھے سبحان اللہ کیا رعب اور شان و شوکت بادشاہی ہی کیا آنکھین ہین کہ دل مین
کھبی جاتی ہین کیا خوبصورت مسکراہٹ ہی کیا روی مبارک ہی جس سے ہر ایک بات دل کی ظاہر ہی

اسیطرح گبن صاحب نے آپ کی خلق اور محبت اور مروت کی بہت بڑی تعریفین کین ہین اللہ تعالی نے فرمایا کہ
تیری ہونٹون سی نعمت بٹائی گئی اسکا مطلب یہہ ہی کہ اللہ کا کلام آپ کی ہونٹون سے ظاہر ہوا یادری
لکہتا ہی کہ اوسکی لفظین ہین بہری ہوئی قوت اور نصیحت اور رغبت اور تسلی سے اسکے بعد ارشاد ہوتا ہی
ای پہلوان اپنی تلوار کو جو تیری حشمت اور بزرگی ہی گلیمین ڈال کے اپنی ران پر لٹکا راستبازی اور حلم
اور عدالت پر اپنی بزرگواری اور اقبالمندی سی سوار ہو کہ تیرا داہنا ہاتہہ تجہی ہیبت والا کام دکہائیگا
تیرے تیر تیز ہین قومین تیرے نیچی گر پڑتی ہین وہی اوس بادشاہ کی دشمنون کی دلین لگ جاتی ہین عبرانی مین
ہمتیلیخ کا لفظ ہی یعنی اوس بادشاہ کی ای ایمانوالو اس مقام کو ہمارے محمدی علم والی اپنی کتابون مین نقل کرتی
ہین اور کہتی ہین کہ یہہ بشارت محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ہی مولانا محمد مہدی رحمۃ اللہ علیہ دلائل الخیرات
کی شرح مین لکھتی ہین کہ گلیمین تلوار کا لٹکانا فقط عربون کا دستور تہا اور کسی قوم کی یہہ وضع اور عادت نہ تہی
اور سب قومین تلوار کو کندہی پر لٹکاتی ہین اس مین صاف اشارہ ہی کہ وہ دین کا بادشاہ عرب مین سے
ہوگا اور تلوار گلی سی ڈالیگا اور سچی دین کی موافق عدالت کریگا تیر اندازی عرب کی مشہور ہی اور یہہ جو
فرمایا کہ تیرا داہنا ہاتہہ تجہی ہیبت والا کام دکہائیگا اس مین کیا تعجب ہی کہ یہہ اشارہ ہو کہ جناب محمد صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم نی بدر کی لڑائی مین اور حنین کی لڑائیمین کنکر اوٹہا کر پہینکے کافرونکی فوج بہاگ گئی اللہ
قرآنمین فرماتا ہی وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی اور تو نی نہین پہینکا جسوقت پہینکا لیکن
اللہ نے پہینکا یادری خوب جانتی ہین کہ حضرت عیسی نے جہاد نہین کیا اسلیے ہنری و اسکاٹ والون
نے اور علماء اسکاٹ نی لکہا ہی کہ حضرت عیسے کی زبان کو اللہ نے تلوار کی سی قوت دی تہی اور ایمان کی
تیر گنہگارونکی دلون بڑی خوفناک ہین ہنری اسکاٹ مین ہی کہ اگرچہ یہہ شان و شوکت ظاہر مین حضرت
عیسے مین نہین تہی مگر اوس دوسری جہانکی شان و شوکت مراد ہی ہای افسوس اوس دوسری جہان مین
یعنی بہشت مین تلوار اور تیر کو کیا علاقہ ہی بہشت مین کس سی لڑائی ہوگی یادریونکو کچہہ نہین سوجہتا
جو چاہتی ہین سو کہتی ہین ۔ ارشاد ہوتا ہی تیرا تخت ای بادشاہ ہمیشہ اور آخر تک ہی تیری سلطنت کا
عصا راستی کا عصا ہی تو صداقت کا دوست اور شرارت کا دشمن ہی اس سبب سے خدا نی جو تیرا خدا ہی
خوشی کے روغن سی تیرے مصاحبون سی زیادہ تجکو مسح کیا ای ایمانوالو توراۃ مین اِلوہیم کا لفظ
اللہ کے حق مین آتا ہی عربی مین الہ اور عبرانیمین الوہ اسکے معنے ہین حاکم اور ٹہاکر یہین یہہ لفظ اللہ کے

حق مین بولا جاتا ہو کہین بادشاہون اور قاضیون کی حق مین آتا ہو کہین فرشتون کی حق مین اور مطلب
یہہ ہوتا ہو کہ اللہ جو اصل حاکم سب خلق کا ہو اوسنی انکو حاکم اور بادشاہ بنایا ہو یہان جو فرمایا کہ تیرا
تخت ای بادشاہ یہان بہی اِلُوہِیم کا لفظ ہو پادریون نی اسکے معنے مین خدا کا لفظ لکھدیا کہ بیوقوفونکو
بہکادین کہ دیکہو حضرت عیسی کا خدا ہونا یہان سی معاذ اللہ ثابت ہوا مگر اسکے بعد پہر اللہ نی پادریونکا
دہوکا مٹا دیا اور اللہ نے فرما دیا کہ خدانے جو تیرا خدا ہو یعنی تو اسکا بندہ ہو اللہ کی سوا کوئی اور خدا
نہین ہو اور یہہ بشارت صاف جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہو اللہ تعالی حضرت داؤد کو آپکی
بادشاہی کی خبر دیتا ہو کہ حضرت داود کی طرح پیغمبری ہونگی اور بادشاہی اور حکومت سی ایمان کو پہیلاوینگی
اور اونکا دین ہمیشہ آخر زمانہ تک رہیگا اسکے بعد ارشاد ہو مُر اور عود اور تج کی خوشبو آتی ہو تیرے
ساری لباس سی ہاتہی دانت کی محلون سی اونہون نی تجکو خوش کیا ہو بادشاہون کی بیٹیان تیری
عزت والیون مین ہین ملکہ تیرے داہنے ہاتہہ کہڑی ہو اوفیر کے سونے کے ساتہہ ای بیٹی سن اور سوچ
اور اپنی کان ادہر دہر اور اپنی لوگون اور اپنی باپ کی گہر کو بہول جا تا کہ وہ بادشاہ تیری جمال کا
نہیٹ مشتاق ہو کہ وہ تیرا خداوند ہو تو او سے سجدہ کر یہان بہی ہشتلیح کا لفظ ہو یعنی وہ بادشاہ
ای ایمانوالو حضرت عیسی نے نکاح نہین کیا یہہ خبر اونکی نہین ہو سکتی یہہ اوس دین کے بادشاہ کی خبر ہو
جسکے نکاح مین بڑے بڑے سردارونکی بیٹیان آئین پہلے آپ کی خوشبو کا بیان فرمایا کہ تیری خدا
نی تیرے ساتہہ والون سی زیادہ تجپر خوشی کا روغن ملا ہو یعنی وہ خوشبو اوپر سی لگائی ہوئی نہین ہو
اللہ ہی نے تمکو ایسا خوشبودار بنایا ہو تجسی عود اور تج وغیرہ خوشبو چیزونکی خوشبو آتی ہو مولانا سید
غلام علی ازاد رحمۃ اللہ علیہ نی تاریخ ہند مین لکہا ہو کہ مُر ایک پانی ہو جما ہوا ایک درخت پر جو
ببول کیطرح کا ہو اور مفردات ناصری سی حاشیہ پر لکہا ہو کہ مر گوند سرخ تُند ہو ہندی مین اوسکو بول
کہتی ہین حضرت انس فرماتی ہین کہ مینے کوئی مشک اور کوئی عنبر ایسا نہین سونگہا جسکی خوشبو جناب پیغمبر
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشبو سی زیادہ ہو اور حضرت جابر رض فرماتی ہین کہ آپ نی میری گال پر ہاتہہ
پہیرا مین نی آپکی ہاتہہ سی ایسی خوشبو پائی گویا عطار کی ڈبی سی ہاتہہ نکالا ہو امام دارمی اور بیہقی اور ابو نعیم
نی لکہا ہو کہ حضرت جابر بن عبداللہ رض نی فرمایا کہ آپ جس ستی گلیمین چلتی تہے تو جو کوئی آپکی پیچہی جاتا تہا
آپکا رستا پہچان لیتا تہا کہ وہ رستا معطر ہوتا آپکی پسینے کی خوشبو سی ابو یعلی اور طبرانی نی لکہا ہو کہ جناب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی کسی نے مدد مانگی کہ اوسکی بیٹی بیاہی جاتی تھے اور اوسکی پاس کچھہ سامان نہین تھا اوس رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نی شیشہ منگایا اور کچھہ پسینا اوسمین پونچھہ دیا اور فرمایا کہ تو اوسکو حکم کر کہ اوسکو بدن مین لگا دی وہ عورت جب خوشبو لگاتی تہی مدینہ کی سب لوگونکو خوشبو آتی تہی اوس گہر کا نام یون مشہور ہوا کہ وہ جو خوشبو دار لوگونکا گہر ہی ابو یعلی اور بزار نی صحیح اسنادسی لکھا ہی کہ مدینے کی رستونمین سی آپ جس رستی سی جاتی تھے اوس رستی سی سبکو خوشبو آتی تہی لوگ کہتی تھی کہ اس رستے سے آپکا گذر ہوا ہی پہر زبور مین ارشاد ہوا کہ بادشاہونکی بیٹیان تیری عزت والیونمین ہین اگلی زمانہ مین جو لوگ اپنی قوم کی سردار ہوتی تھے وہ بہی بادشاہ کہلاتی تھے صحیح بخاری مین ہی کہ نعمان جو ایک قوم کا سردار تہا اوسکی بیٹی نے اپنے تئین ملکہ یعنی شہزادی کہا سو ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نکاح مین ام حبیبہ تہین جو مکہ کی سردار ابو سفیان کی بیٹی تہین اور حضرت صفیہ آپکی نکاح مین آئین تہین جو خیبر مین ایک سردار کی بیٹی تہین حضرت ابو بکر اور حضرت عمر مکہ کی سردارونمین تھی حضرت ابو بکر کے بیٹی حضرت عائشہ اور حضرت عمر کی بیٹی حضرت حفصہ آپکی نکاح مین آئین یہہ جو ایک شہزادی کا ذکر ہے یہہ حضرت خدیجہ کی حال کے موافق ہی احمد بن عبد اللہ بکری نی اپنی مولود شریف مین حضرت خدیجہ سے نکاح کا حال بہت طول سی لکھا ہی اوسمین صاف لکھا ہی کہ خدیجہ عظیم الشان ملکہ تہین اور اونکے مال اور جانور بیشمار تھے اور یہ بہی لکھا ہی کہ ایک یہودی علم والی نی حضرت خدیجہ سی بیان کیا کہ مین نے توراۃ مین اونکی پتی پای ہین کہ وہ آخر زمانہ مین بہیجی جاوینگی بتونکو توڑینگی اور اونکی ماں باپ مرجاوینگی اور اونکی دادا اور چچا اونکی پرورش کرینگی اور وہ قریش کی ایک عورت سی ملینگے کہ وہ اپنی قوم کی سردار ہوگی اور اپنی قوم کی امیر ہوگی اور اپنی ہاتہہ سی حضرت خدیجہ کی طرف اشارہ کیا پہر کہا کہ میری بات یاد رکہنا اور حضرت خدیجہ کا چچا ورقہ جو نوفل کا بیٹا تہا اوسنی کتابین حضرت شیث کی اور توراۃ اور انجیل اور زبور حضرت داود کی پڑہی تہی آپ کی پتے پہچانتا تہا اور اوسکو معلوم تہا کہ وہ نبی جو ہونگی قریش مین سی ایک عورت سے نکاح کرینگی کہ وہ اپنی قوم کی سردار ہوگی اور اونپر امیر ہوگی وہ کامونمین اونکی مدد کریگی اور اپنا مال اونپر خرچ کریگی سو ورقہ نے جانا کہ مکہ مین حضرت خدیجہ سی زیادہ کوئی مالدار نہین اونکو امید تہی کہ یہی آپ کی زوجہ ہونگی اوسی کتاب مین حضرت خدیجہ کی نکاح کا سامان بہت کچھہ لکھا ہی کہ حضرت خدیجہ نی بہت کچھہ سامان کیا اوسمین لکھا ہی کہ جب حضرت خدیجہ آپکی خدمت مین

بعد نکاح کے حاضر ہوئین تو سندس کی کپڑے پہنی تہین اور اونکی سر پر سرخ سونیکا تاج تہا اوسمین
سبز فیروزی جڑی تہی یہہ دیکہو زبور مین فرمایا کہ اوفیر کی سونیکی ساتہہ یہہ بیان کیسا مطابق ہی ایک
انگریزی لغت مین لکہا ہی کہ اوفیر ایک شہر ہی عرب مین اور توراۃ شریف مین حضرت نوح کے
صاحبزادی حضرت سام کی حالمین لکہا ہی کہ سام کی بیٹی ارفخشد اور اونکی بیٹی شالح اونکی بیٹی عابر
اونکی بیٹی فالغ اور قحطان اونکی بیٹی شبا اور اوفیر اونکی اور بیٹی بہی لکہی ہین یہہ لکہا ہی انکی گہر میسا
سی سفار تک تہی اور ایک ترجمہ مین یون ہی کہ مکہ سی مدینہ تک تہی معلوم ہوا کہ شہر اوفیر بہی انہین
مقامو مین تہا جو اوفیر کے نام سی مشہور تہا احمد بن عبد اللہ بکری اوسی کتاب مین لکہتی ہین کہ سات
مرتبہ حضرت خدیجہ آپکی سامنی آئین ہر مرتبہ نئی طرح کا لباس تہا چوتہی مرتبہ مین لکہا ہی کہ کپڑی اور
جواہر اور سونا اتنا تہا کہ دیکہنی والونکی دل حیران ہو گئے چہٹے مرتبہ لکہا ہی کہ آپکی کپڑے یاقوت سے
جڑے تہے ساتوین مرتبہ لکہا ہی کہ ریشمی کپڑے پہنی تہین جو سونے سے بہاری ہو رہے تہے اور
موتی اور جواہر اور یاقوت سی جڑے تہے اور یہہ بہی لکہا ہی کہ حضرت خدیجہ نے اپنے چچا ورقہ سے
کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سی کہو کہ مین بہی اونکی ہون اور میرا سب مال اور جان اونہین کا ہی
اور اونکی اختیار مین ہی جسطرح چاہین تصرف کرین سو ورقہ زمزم اور مقام کی بیچمین کہڑے ہوئے
اور بلند آواز سی پکار کر کہا ای عرب کی لوگو خدیجہ جو خویلد کی بیٹی ہی تمکو گواہ کرتی ہی کہ اوسنی
اپنی جان اور اپنی غلام اور اپنی مال اور اپنا سارا مال جو اوسکی ہاتہہ مین ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو
دیدیا اونکی تعظیم کے لیے اور اونکی تکریم کی لیے تم سب اسپر گواہ رہو اور جہان سامان کا حال
لکہا ہی وہان لکہا ہی کہ حضرت خدیجہ نے کہنی بنوای اور پردی لٹکائی اور رنگا رنگ کے فرش بچہائے
اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے لیئے فرش بچہایا ریشم کا اور حسینت کا اور ایک
تخت ہاتہی دانت کا اور آبنوس کا جسمین سونی کی تار لگے تہے دیکہو ہاتہی دانت کی محل کا بیان جو اس
زبور مین ہی کیسا موافق ہی جب مکان مین ہاتہی دانت کا تخت تہا اوس مکان کو ہاتہی دانت کا محل کہہ سکتی
ہین اور یہہ جو فرمایا کہ تو اوسی سجدہ کر یعنی تعظیم کر اور تا ابد اوسکی یہہ ارشاد ہوتا ہی اور صور کی بیٹی
ہدیے لاویگی قوم کی دولتمند تجہہ پاس حاضر ہونگی ای ایمانوالو صور ایک شہر ملک شام مین ہی وسکی بیٹی
یعنی اوسکی قوم بہی تیرے پاس تحفے لاویگی سو صور اور سارا ملک شام حضرت عمر کی [illegible]

محمدیون نی جہوٹی عیسائیون سی چہین لیا وہانکی بہت لوگ محمدیونکی تابعدار ہوی پادری لکہتا ہو کہ
اسکا یہہ مطلب کہ صور کی لوگ اور سب امیر اپنی دولت حضرت عیسی پر نثار کرینگے پہر ارشاد
ہوتا ہو شاہزادی جلال سی بہری ہوئی ہو اوسکا لباس تمام تاش کا ہو اوسی سوزنی کی کپڑی پہنا کی بادشاہ
کی حضور پہونچایا دینگی کنواری عورتین جو اوس کی خواصین ہین اوسکی پیچہی پیچہی تجہہ پاس حاضر کیجاینگی
خوشی اور شادمانی سی وہ پہونچائی جاینگی وی بادشاہ کی محل مین داخل ہونگی ای ایمانوالو اوس کتاب مین
حضرت خدیجہ کی نکاح کی سامان مین لکہا ہو حبیب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی چچاونکی ساتہہ حضرت
خدیجہ کی گہر مین داخل ہوی ایک خیمہ آبنوس کا آپکی لیے خالی کر دیا اور اپنی داہنی طرف دس لونڈیان
کہڑی کر رکہین اونکی آگی سونی کی انگیٹہیان اور عود کی خوشبو تہی اور اپنی بائین طرف بہی ایسا ہی کیا
اور اونکی پیچہی غلامونکو کہڑا کیا اونکی پاس برتن تہے جن مین زعفران اور مشک اور عنبر تہا اون غلامونکو
وقت نکاح کی آپکی سر مبارک پاس کہڑا کیا جب نکاح ہوچکا لونڈیون اور غلامون نی اوس خوشبو
کو آپکی سر مبارک پر چہڑکا اور سب مجلس کی لوگون پر چہڑکا ای ایمانوالو دیکہو یہہ پتی اور نشان پور
کی حضرت خدیجہ پر کسقدر مطابق ہین اللہ نی پہلی سے یہہ سب پتی دی رکہی پادریونکو جواب دی رکہا جو
اللہ کی حکم کے برخلاف ہوکر بہت سے نکاح ہونکو عیب جانتی ہین اللہ نے پہلے سی فرما رکہا کہ وہ دین کا بادشاہ
جو بیاہی کا محب اور شرارت کا دشمن ہوگا اوسکی بہت بی بیان ہونگی اوسکا یہہ پتا یاد رکہو اور اسکو
حضرت عیسی کی خبر سمجہو حضرت عیسی نے نکاح نہین کیا اونکی اولاد نہین ہو اور یہان اللہ نی بیبیونکا
اور اولاد کا پتا دیتا ہو مگر پادری لوگ اس کہلی بات کا مطلب بدلنی مین ذرا بہی نہین شرماتے
پہری اسکا شین ہو کہ بادشاہونکی بیٹیون سی مراد رعیت کی گہر ہین جنکو حضرت عیسے سی نسبت ہو جیسی نسبت
مرد کو اپنی بی بی سی ہوتی ہو پادریونکا مطلب یہہ ہو کہ یہہ مثال رشتہ محبت کی ہو حضرت عیسی کو اپنی
امت سی نہایت محبت ہو ایسی دور کی معنی گہڑ دینا اور لگتی کہلی معنی چہوڑ دینا پادریونکا کام ہو ارشاد
ہوتا ہو تیری فرزند تیری باپ دادونکی قائم مقام ہونگی جنہین تو ساری زمین کے سردار مقرر کریگا مین ساری
پشتونکو تیرا نام یاد دلاونگا اسلیے ساری قومین ہمیشہ اور آخر تک تیری تعریف کرینگی عبرانیون
ہو تحت اللفظ عربی ترجمہ مین ہو کہ تیری باپ دادونکی عوض ای ایمانوالو جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے فرزند آپکی باپ دادونکی عوض دین کے سردار ہوی حضرت اسمعیل علیہ السلام کو جیسے

بڑی مدت گذر گئی دین کی سردار ہے اونکی اولاد مین نہین ہی جناب محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم
کی باپ دادا دین کی سرداری سی محروم رہی اونکی بدلی آپکی اولاد پاک مین امام حسن اور امام حسین ایسی
امام ہوی پھر اونکی اولاد مین آجتک کیسی کیسی ولی اللہ کی ہوتی ہین جنہون نے ہر طرف دین و ایمانکا نور پھیلایا
حضرت عیسی کی اولاد نہین تھی یہہ خبر انکی نہین ہوسکتی پھر یہہ پتا دیا کہ پشت در پشت تیرا نام سبکو
یاد دلاونگا ساری قومونکی لوگ تجھپر ایمان لاوینگی وہ ہمیشہ آخر زمانہ تک تیری تعریف کیا کرینگی یہہ بھی خاص
پتا ہی کیونکہ حضرت داود اور حضرت سلیمان کی تہوڑی مدت بعد اسرائیلیون مین بت پرستی پھیل گئی حضرت
سلیمانکی اولاد مین بہت بادشاہ بت پرست ہوئے اور جو خدا پرست ہوگے وہ ساری زمین کی سردار نہین
ہوئے فقط ملک شام کی سردار ہوئی یہہ خاص پتا اولاد پاک محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ہی حضرت سلیمان
کی تعریفونکی بدلی اونپر طرح طرح کی تہمتین انکی قوم یعنی یہودیون نی جوڑین ہمارے پیغامبر محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کیوقت تک یہودی لوگ حضرت سلیمان کو جادوگر کہتی تہی اور اونکی نبی ہونیکی قائل تہی
اللہ نی یہہ ذکر قرآن مین نازل کیا اور فرمایا وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ یعنی سلیمان نے کفر نہین کیا تو یہہ بات
جو یہان فرمائی کہ ساری پشتونکو تیرا نام یاد دلاونگا یہہ خبر حضرت سلیمان کی ہرگز نہین ہوسکتی یہہ پتا خاص
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہی جو لوگ اونپر ایمان لائی انکی نسل مین آجتک دین محمدی اکثر لوگونمین
باقی ہی ایسا نہین کہ ساری قوم دین سی پھر جاوی ساری قومونمین تعریف محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
آجتک ہوتی ہی اسمین اشارہ آپکی نام کیطرف بھی ہی نام آپکا محمد ہی یعنی تعریف کیا ہوا علامہ سید علی
طہرانی رحمۃ اللہ علیہ لکہتی ہین کہ اس خبر دینی کی وقت سی آجتک محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سوا کوئی
ایسا نہین ہوا کہ ساری قومین پشت در پشت اوسکے نام کو ہمیشہ نیکی کیساتہہ یاد کرین اگلی پیغمبرونکا ذکر بعضی
بعضی شہرونمین تہا اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کا ذکر تمام شہرونمین دن بدن بڑہتا جاتا ہے اے ایمانوالو اگلی
پیغمبرونکا ذکر خیر بھی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باعث سی سب قومونمین پھیل رہا ہی قرآن اور حدیث
مین دیکھو کیسی کیسی تعریفین پیغمبرونکی موجود ہین حضرت عیسے کے وقت تک پیغمبرونکی تعریفین فقط
ایک ہی قوم مین تہین پھر جب غیر قومونکی لوگ عیسائی ہوی اونمین تہوڑی مدت بعد سب لوگ
حضرت عیسی کو اللہ کا شریک جاننی لگے سچی تعریف حضرت عیسی کی یہہ ہی کہ وہ اللہ کی بندے اور
اوسکے پیغام پہونچانیوالے ہین یہہ تعریف محمدی وقت مین پہیلی چہیالیسوان زبور سنو ایک

دی ہی جسکی دہارین خدا کی شہر کو اللہ تعالی کی پاک مقامونکو خوش کرتے ہین خدا اوسکی بیچون بیچ ہی
وسی ہرگز جنبش نہوگی خدا صبح سویری اوسکی مدد کریگا قومون نی غصہ کیا مملکتین جنبش کہا گئین
وسنی اپنی آواز نکالی زمین گداز ہو گئی اللہ رب العالمین ہماری ساتھ ہی یعقوب کا خدا ہمارے
پناہ ہی آؤ اللہ کی کامونکو دیکھو کہ زمین پر کیسی کیسی ویرانیان کرتا ہی کہ وہ زمین کی انتہا تک لڑائیان
موقوف کرتا ہی وہ کمان توڑتا اور نیزی دو ٹکڑی کرتا ہی گاڑیون کو آگ سی جلاتا ہی تہم جاؤ اور
جانو کہ مین خدا ہون مین قومون مین بلند ہونگا مین زمین پر بلند ہونگا رب العالمین ہماری ساتھ ہی
یعقوب کا خدا ہماری ساتھ ہی ای ایمان والو اس زبور مین اللہ نی یہہ خبر دی کہ اللہ کی پاک مقامون کو ایک ندی کی دہارین خوش کرتی
ہین نہری اسکاٹ مین ہی کہ پانی سیلوم کا جو سچ سچ یروشالم مین بہتا ہی اگرچہ وہ بہت گہرا نہین ہی
ورنہ بہت چوڑا ہی تو بہی یروشالم کی حفاظت کی لیے کافی ہی مگر اسحٰق نی کو روحانی طور پر سمجہنا چاہئے
کیونکہ زندگی کا پانی یعنی جو روح القدس سی آرام ملا ہی وہ آرام گرجاؤنکی وسیلہ سی پیدا ہوا ہی ہمارے
خدا کا شہر یعنی دل اوس سے فیضیاب ہوگا اور کلام اللہ کا پہیلجاویگا اگرچہ بہت قومین عیسائیونکے
دشمن ہین ای ایمان والو دیکھو پادری نی دیکہا کہ بیت المقدس مین اللہ نی محمدی فیض کا دریا جاری کیا ہی
اور یہہ صاف خبر اوس پاک شہر کی آبادی کی ہی جو محمدیونکی ہاتہون آباد ہوا تو ثابت ہوا کہ اللہ
محمدیون کی ساتہہ ہی اس لئی پادری نی خدا کی شہر سی اپنا دل مراد لیا ای ایمان والو اللہ تعالی حضرت
داود کو تسلی دیتا ہی کہ تمہارا جو یہہ شہر صیہون اور بیت المقدس ہی اسپر اللہ کا فیض جاری ہوگا
پہر کبھی اوسکو جنبش نہوگی اللہ اوسکی مدد کریگا صبح سویری یعنی آخری زمانہ مین اللہ اوسکی مدد
کریگا پہر صاف بتا دی کہ قومون نی غصہ کیا یعنی بت پرستونکی قومون نی کئی بار بیت المقدس کو
ویران کیا اور لڑتے رہی یعنی ایکبار بخت نصر نے حضرت ارمیا کی وقت مین دوسری بار رومیون
نی حضرت عیسیٰ کی بعد اوسکو ویران کیا پہر اللہ نی اپنی آواز نکالی یعنی آخری پیغمبر پر اپنا کلام اوتارا کہ
لوگ گہل جائینگی اور ڈر جائینگی اونکی ملک اوجڑ جائینگی اونکی لڑائیان موقوف ہو جائینگی اونکی ہتیار
ٹوٹ جائینگی پہر صاف فرمایا کہ مین قومون مین بلند ہونگا یہہ وعدہ محمدی وقت مین پوری ہوئے ساری
قومون مین اللہ کا نام بلند ہوا بہت کافر قتل ہوئی اور بہت ایمان لائی اور محمدی ہوئی جیسی کہ ایمان
والی دشمنون مین تہین کہ بت پرست لوگ اسرائیلیونکو تباہ کر دیتی تہی ایسی لڑائیان موقوف ہوئین

یہہ خبر حضرت عیسی کی کسیطرح نہین ہوسکتی اونکی بعد تو بت پرستون نی مسجد بیت المقدس کو ڈہا دیا
محمدی وقت مین اللہ نی اوس پاک گہر کی مدد کی جو لوگ بیت المقدس سے لڑنیوالی تہی بتون کے
پوجنی والی اور آگ کی پوجنی والی اونکا زور بالکل ٹوٹ گیا سینتالیسوان زبور اس زبور کے
سرے پہ پادری ہیتہر نے لکہا ہو کہ قومونکو نصیحت کیجاتی ہو کہ مسیح بادشاہ کی تابعداری خوشی سے
کرین ارشاد ہوتا ہو ہان ای لوگو تم سب تالیان بجاو شادمانہ گاتی ہوئی اللہ کی تعریف کرو کہ اللہ
بلند اور ہیبت والا ہو وہ ساری زمین پر بادشاہ عظیم ہو وہ قومونکو ہمارا زیر دست اور گروہونکو
ہماری پاونکی نیچی ڈالیگا پہر اللہ کی تعریف کی بعد یون ہو خدا قومون پر بادشاہت کرتا ہو خدا اپنے
مقدس تخت پر بیٹہا ہو قومونکی امرا جمع ہوئی ہین وی جو ابراہیم کی خدا کی لوگ ہین ای ایمانوالو اس
زبور مین بہی اشارہ اسی بات کا ہو کہ آخری زمانہ مین احمد کا نام ساری قومون مین پہیلیگا اس کا ظہور
محمدی وقت مین ہوا کہ ساری قومونکی بڑی بڑی سردار اللہ کی دین مین آئی اللہ کو اکیلا جاننا اور سب
پیغمبرون اور سب کتابونکو ماننا ملا سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ اس زبور کی آیتین بہی اپنی کتاب مین لائے
ہین پہر لکہتی ہین کہ یہہ سب خبرین آئندہ کی ہین اور حضرت داود علیہ السلام کی زمانہ سی اب تک سوا
محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی کسی نبی اور بادشاہ کو یہہ بات حاصل نہین ہوئی کہ سب قومین اونکی
تابعداری کرین اور اونکی دین مین آوین اڑتالیسوین زبور پہلی صیہون کی تعریف ہو پہر آٹہوین
آیت یون ہو جیسا ہمنی سنا تہا ویسا ہی رب العالمین کی شہر مین اپنی خدا کی شہر مین دیکہا خدا اوسکو ہمیشہ تک
برقرار رکہیگا اسی پاک [illegible] تو اوسکا صاف مطلب یہہ ہو کہ اللہ حضرت داود سی کہتا ہو کہ صیہون اور
بیت المقدس کی آبادی کی جیسی خبرین ہمنی سنی تہین اوسکا ظہور محمدی وقت مین دیکہا اللہ اوسکو
ہمیشہ قائم رکہیگا اللہ کی سامنی آئندہ سارا زمانہ حاضر ہو پادری لکہتا ہو کہ یروشالم تو بار بار
بت پرستون نی ویران کیا لیکن مراد عیسی علیہ السلام کا ہمیشہ رہیگا یروشالم اوسکا فقط نمونہ تہا ہی
محمدی جماعت [illegible] پادری نی بیت المقدس سی گرجا گہر کو مراد لیا اور کہلا مطلب یہہ ہو کہ اوس پاک شہر کو
اللہ نی محمدیون کی ہاتہون ہمیشہ آباد رکہا سو یہہ پاک شہر تیرہ سو برس سی محمدیون سی آباد ہو ارشاد ہوتا ہی
ای خدا ہم تیری ہیکل کی درمیان تیری لطف کی منتظر تہی ای خدا جیسا تیرا نام ہو زمین پر سر تا سر
ویسی ہی تیری مدح ہو تیرا داہنا ہاتہ صداقت سی بہرا ہوا ہو کوہ صیہون خوش ہووی یہودا کی

۴۷ زبور

۴۸ زبور

شیان خوشی کرین تیری عدالتون کی سبب ای ایمانوالو اللہ کی مسجد مین پوری رحمت محمدی وقت مین ہوگی جو صیہون پہاڑ محمد یون سی آباد ہوا اللہ کی عدالت سی قوم یہودا کی محمدی لوگ نہایت خوش ہوی پادری لکہتا ہو کہ اسکا یہہ مطلب ہے کہ اللہ کی نام کا پورا شہرہ ہوگا ایمانوالی لوگ بت پرستونسی جدا ہو جاینگے اور اللہ کا داہنا ہاتہہ دشمنونسے بدلہ لیگا یہہ شہرہ ساری زمین مین آخر دنیا تک ہیگا ای ایمانوالو یہہ سب باتین محمدی وقت مین پوری ہوئین پچاسواں زبور پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہو کہ اس زبور مین یہودیونکی جعلسازی کا بیان ہو اور حضرت عیسی کے آنیکی پیش خبری ہو اور حضرت موسی کی شریعت کا موقوف ہونا اور یہودیونکا گنہگار ٹہرایا جانا بیان ہوا ہو اور اسی سی عام فیصلہ ظاہر ہوتا ہو فریسی اور جہوٹے معلم عیسائیونکی اخیر مین گنہگار ٹہرائیجائینگی ارشاد ہوتا ہو قادر مطلق خدا اللہ نی فرمایا اور زمین کو سورج کی نکلنی کی جگہ سی لیکی اوسکی ڈوبنی کی جگہ تک بلایا ہو صیہون سی حسن کے کمال سی خدا جلوہ گر ہوا ہو پادری لکھتا ہو کہ تمام دنیا کی رہنی والی خدا کی نام سی بلای گئے ہین اور خدا ظاہر ہوا اور اوسکے بڑی عدالت سینا پہاڑ پر نہین قائم ہوئی بلکہ صیہون پہاڑ پر جہان سی اوسنی اپنا سخت حکم جاری کیا اور جہان اوسکی شہرت ظاہر ہوئی اسطرحسی صیہون کو پوری خوبصورتی کہا پادری کا مطلب یہہ ہو صیہون اور بیت المقدس مین حضرت عیسی کا ظہور ہوا یہہ اوسکی خبر ہو مگر پادری نی یہہ نہ دیکھا کہ صیہونمین بہت بڑا ظہور اللہ کی نام کا اور اوسکی کلام کا محمدی وقت مین ہوا اسکے بعد دیکھو صاف محمدی جہاد کا اشارہ ہو ارشاد ہوتا ہو ہمارا خدا آویگا اور چپ چاپ نرہیگا اک آگ اوسکی آگی آگی کہا کرتیجاویگی اور اوسکے گرداگرد شدت سی موج زن ہوگی ای ایمانوالو دیکھو یہہ اوس رسول پاک کی خبر ہو جسکے ساتہہ اللہ نہایت جلال سی آیا اور چارونطرف لڑای کی آگ بہڑکادی یہہ صاف خبر محمدی جہاد کی ہو مگر پادری لکھتا ہو کہ اللہ آویگا اور گنہگارون سی بدلہ لیگا اور اوسکی حکومت صیہونمین ہوگی جب حضرت عیسی آی اللہ کے غصہ نے بن بجہنی والی اگ کی طرح بہت قومونکو جلادیا جو ایمان نلای لیکن اونکا دوبارہ آنا پوری نجات اور گنہگارونکی نجات کی لیے ہوگا یہودی اس زبور مین خیال کرتے ہین کہ یہہ فیصلہ مسیحا کی وقت مین ہوگا افسوس پادری کہتا ہو کہ حضرت عیسی کے وقت مین اللہ کے غصہ کی آگ نے بہت قومون کو جلادیا ہای پادری نہین دیکھتا کہ جہہ سو برس تک بت پرستونکا اور جہوٹی عیسائیونکا ہرطرف زور رہا پہر محمدی وقت مین اللہ کی غصہ کی آگ ہرطرف

کافرونپر بہڑکی ارشاد ہوتا ہی وہ اوپر سی آسمان کو منادی کریگا اور زمین کو تاکہ اپنی لوگونکی عدالت
کرے میری پاک بندو میری پاس جمع ہووہی بندی جنہون نی میری ساتھہ قربانی کا عہد کیا آسمان
اوسکی راستبازی کو آشکارا کرینگی کہ خدا ہی عدالت کرنیوالا ہی پادری لکھتا ہی کہ تمام باشندی زمین کے
اور آسمانونکی بلائیجائینگی کہ اوسکی فیصلہ کا یقین کرین اور تمام آدمی قیامت مین ظاہر ہونگی اور
اچھی لوگونکو فرشتی جمع کرینگے اس سی پہلی بدونکو سزا ہووی ارشاد ہوتا ہی ای میری قوم
سن مین کہتا ہون ای اسرائیل مین تجہپر گواہی دیتا ہون مین خدا تیرا خدا ہون مین تجکو تیری
ذبیحون اور تیری سوختنی قربانیونکی بابت جو ہمیشہ میرے سامنے ہوگے ہین مجرم نہین
ٹہیراونگا مین تیری گہر کا بیل اور تیری باڑی کا بکرا نہین لونگا کہ جنگل کے ساری جانور اور پہاڑونکی
چارپای ہزارون ہزار میری ہین مین پہاڑکی ساری پرندونسی آگاہ ہون اور جنگلی چرند میری ہین
اگر مین بہوکا ہوتا تو تجہسی نکہتا کہ دنیا اور اوسکی معموری میری ہی کیا مین بیلونکا گوشت کہاتا ہون
یا بکریونکا لہو پیتا ہون تو قربانی خدا کی آگی گذران اور اللہ تعالی کے سامنی اپنی نذرین ادا کر اور
مصیبت کی دن مجہسی فریاد کر مین تجہی مخلصی دونگا اور تو میرا جلال ظاہر کریگا پادری لکھتا ہی کہ
کہ یہودی لوگ اللہ کی پرستش ظاہری کرتی تہے دل سی نہین کرتی تہی اللہ اونکو سزا دیتا ہی اور جو عاجزی سے پرستش
کرتے تہے وہ نجات پائینگی اس سب سے مراد حضرت عیسی کا آنا اور ترقی دینا دعا اور تعریف کا ای امت
محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اسجگہ صاف محمدی بشارت ہی اللہ تعالی یہہ بتا دیتا ہی کہ یہہ قربانیان جو ہمیشہ
میری سامنی ہوا کرتی ہین اونکی باعث سی تجکو گنہگار نہین ٹہیراونگا یعنے یہہ جو حضرت موسی کی شریعت
کی موافق ہمیشہ قربانیان ہوا کرتی ہین یہہ آخری شریعت مین فرض نرہینگی ان قربانیونکو جو
کوئی نکریگا گنہگار نہوگا پہر آخر مین فرمایا کہ تو قربانی اللہ کے آگی گذران اسمین شاید یہہ اشارہ ہی کہ قربانی
اور نذر اوس شریعت مین ہوگی مگر کثرت سی نہوگی جیسا حضرت موسی کی شریعت مین تہی اسکی بعد
ارشاد ہوتا ہی پر شریر کو خدا کہتا ہی تجہی میری حکمونکی بیان کرنے سی کیا کام تو کیون اپنی منہہ سے
میری عہد کا ذکر کرتا ہی حالانکہ تو تربیت سی عداوت رکہتا ہی اور میری کلام کو اپنی پیچہے پہینکتا ہی
اسی طرح اون لوگونکی فعلونکی شکایتین ہین پادری لکھتا ہی کہ یہودیونمین جو سکہلانیوالی تہی بہت خراب
لوگ تہے اونہون نے حضرت عیسی کے قتل کی تدبیر کی اونکو سخت سزا دیگئی اسکے بعد اللہ فرماتا ہی

ای خدا کی بھولنی والو اسکو سوچو نہو کہ مین تمہین ٹکڑی ٹکڑی کر دون اور کوئی چھڑانیوالا نہو جو کوئی
ذبیحی گذرانتا ہی وہ میرا جلال ظاہر کرتا ہی اور اوسکو جو اپنی چال چلین درست رکھتا ہی مین خدا کی
نجات دکھلاونگا پادری لکھتا ہی کہ جو سیدہی لوگ ہین اونکو ترقی ہوگی شکر گذار ہونگی واسطی جس سے
کہ خدا کی تعریف کیجائیگی حضرت عیسیٰ کے وسیلہ سی ای ایمانوالو اس جگہ عبرانیمین فقط ذبیحی کا لفظ ہی کہ جو کوئی
ذبیحی گذرانتا ہی اور اوپر بہی یہی لفظ ہی کہ تو ذبیحہ یعنی قربانی اللہ کی آگے گذران مگر پادریون نی ترجمہ مین
شکر گذاری کا لفظ بڑہا دیا کہ تو شکر گذاری کی قربانیان اللہ کے آگی گذران اور یہان بہی یون لکہا کہ جو
کوئی تعریف کی ذبیحی گذرانتا ہی وہ میرا جلال ظاہر کریگا یہہ لفظین پادریون نی اس لیے بڑہا دین کہ
کہ عیسائی شریعت مین قربانی نہین ہی تو یہان قربانی سی مراد اللہ کی تعریف اور شکر گذاری ہی اور
یہان صاف محمد ﷺ شریعت کی بشارت ہی کہ اوس شریعت مین قربانیان ہونگی مگر کثرت قربانیونکی
موقوف ہوجائیگی اکاونوان زبور سنو اول مین دعا ہی آخر مین یون ہی ای خداوند میری ہونٹونکو
کہولدی تو میرا منہہ تیری تعریف بیان کرے گا کہ تو ذبیحی سی خوش نہین ہوتا نہین تو مین دیتا سو
قربانی مین تیری خوشنودی نہین خدا کی ذبیحی شکستہ جان ہین دل شکستہ اور خاکساری کو ای
خدا تو حقیر نہ جانیگا اپنی خوشی سی صیہون کی ساتہہ بہلائی کر یروشالم کی دیوارونکو بنا تب تو صداقت
کی ذبیحون اور چڑہاوی اور کامل قربانیونسی خوشنود ہوگا تب وہ تیری مذبح پر بچھڑی چڑہاوینگے
عبرانیمین عولاہ کا لفظ ہی چڑہاوی کا ترجمہ جو ایک پادری نی کیا ہی بہت اچہا ہی یہی لفظ عولاہ کا
وہان بہی آتا ہی جہان قربانیونکی جلادینی کا حکم ہی وہان اکثر پادری سوختنی قربانی کا لفظ لکہدیتی
ہین مگر عولاہ کا صاف ترجمہ یہی چڑہاوا ہی سو حضرت موسیٰ کی شریعت مین چڑہاوی کی جلادینی کا
حکم تہا اب اللہ خبر دیتا ہی کہ آخری وقت مین جو چڑہاوا دل کی محبت سی اور صدق سی ہوگا وہ
قبول ہوگا یعنی جلانیکا حکم موقوف ہوجائیگا اس زبور مین دو باتین فرمائین ہین پہلی فرمایا کہ اللہ کے
ذبیحی شکستہ جان ہین یعنی جن لوگونکی جان اللہ کے عشق مین ٹوٹی ہوئی ہو اصل ذبیحہ وہی ہے
پہر یہہ بتادیا کہ یروشالم کی دیوارونکو بنا یعنی یہہ خبر اوس وقت کی ہی جب یہہ شہر آباد کیا جائیگا یہہ جہان
فرمادیا کہ وہ تیری مذبح پر بچھڑی چڑہاوینگی یعنی ظاہر کی قربانیان بہی ہونگی یہہ بتا محمدی شریعت کا ہی
باونوین زبور مین اور چونتیسوین زبور مین دشمنون کی ہاتہہ سی فریاد ہی ستاونوین زبور مین بہی سری پر فریاد ہے
پہر یون ہے کہ وہ آسمان پر سی بہیجیگا تا کہ مجکو اونکی ملامت سی جو مجہی نگلا چاہتی ہین بچاوی خدا اپنی

رحمت اور صداقت کو بھیجیگا میری جان شیرونکی بیچمین ہو پھر آگے بڑھکر یون ہو تو آسمانون پر سرفراز ہو اور ساری زمین پر تیرا جلال ظاہر ہو ای امت محمد صلعم زبور مین فرمایا کہ اللہ اپنی رحمت کو بھیجیگا یہی بتا قرآنمین بھی ان پڑہ نبی کی زبانی یاد دلایا اور فرمایا وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ اور نہین بھیجا ہمنی تجکو مگر رحمت جہان والونکی واسطی اللہ نے اس بور کا مطلب یون کھولدیا کہ جس رحمت کے بھیجنی کا ہمنی وعدہ کیا تہا وہ محمد ہین جو سر سی پانون تک رحمت ہی رحمت ہین اور قرآن کی حق مین فرمایا وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا اور پوری ہوی بات تیری رب کی سچای مین اور انصاف مین اس بور کا مطلب کہلگیا کہ اللہ اپنی رحمت اور صداقت کو بھیجیگا رحمت محمد ہین اور صداقت قران ہو پہر اوسوقت کا پتا یہہ دیا کہ ساری زمین پر اللہ کا جلال ظاہر ہوگا اسکا بڑا ظہور محمدی وقت مین ہوا پادری لکھتا ہی کہ حضرت داود کی بدولت اللہ کی تعریف دنیا مین پہیلی اس بات مین وہ حضرت عیسی کا نمونہ تہی اکیسوین زبور کی تیروین آیت کا بھی یہی مطلب ہو اٹھاونوین زبور مین ظالمونکی غارت ہونی کی دعائین ہین پہر آخر مین یون ہے صادق جب سزا کو دیکھیگا تو خوش ہوگا وہ شریر کی لہو سی اپنی پانون دہوویگا ایسا کہ آدمی کہیگا بیشک سچی کے لیے بدلہ ہو بیشک ایک خدا ہو جو زمین پر انصاف کرتا ہو پادری لکھتا ہی کہ حضرت عیسی کے بعد جب یروشالم برباد ہوا تب یہہ بات پوری ہوئی اور بار بار عیسائی دین قائم ہونے مین اور دشمنون کی برباد ہونی مین اسکا ظہور ہوگا اور قیامت مین بہت بڑا ظہور ہوگا ای محمدی بہائیو یہہ صاف محمدی جہاد کی خبر ہے جسمین ساری زمین کے شریرون کو سزا ملی اور جو سچی ایمان والی تہی وہ کافرون کی خون بہای جانی سے خوش ہوئی حضرت داود کی اور سب پیغمبرون کی دعائین قبول ہوئین اللہ نے اچہی بندونکا کافرونسی بدلہ لیا اس کثرت سی خون بہایا گیا کہ جنگلی پاؤن اوسمین بہر گئی اونکو پاؤن دہونیکی ضرورت ہوی اونسٹھوان زبور دیکھو پہلی دشمنون کی ہاتہہ سی فریاد ہو پہر یون ہے ای اللہ لشکرون کے خدا تو جو اسرائیل کا خدا ہو اوٹھکی ساری گروہون پر التفات کر کسی شریر گنہگار پر رحم مت کر پادری لکھتا ہو کہ یہہ پیش خبری پوری ہوئی گے حضرت عیسی کے دشمنون پر اور جو توبہ نکریگا اوسپر رحم نہوگا ای ایمانوالو یہہ صاف خبر محمدی وقت کی ہو اوسوقت مین اللہ تعالی نے ساری قومونکو سمجہایا جو ایمان نہ لای اون شریرون کو قتل کیا پہر آگے بڑھکر یون ہو تو ای خدا ہنستا ہو تو ساری غیر گروہونکو مسخرہ بناویگا اکہتروین زبور مین دعا اور شکر ہے پہر یون ہے

ای خدا تو نے میری نذرین قبول کین تو نے مجھے اون لوگون کے جو تیرے نام سی ترسان ہین میراث
دی تو مجھی اوس پہاڑ تک جو مجسے اونچا ہی لی پہونچا کیونکہ تو میرے لیے ایک پناہ ہوا ہی پہر تون
ہے تو بادشاہ کی زندگانی بڑہا ویگا اور اوسکی عمر پشت در پشت دراز کریگا وہ خدا کی حضور ہمیشہ تک
ثابت رہیگا تو اپنی رحمت اور راستی سے اوسکی نگہبانی کر دیکھو یہان صاف اشارہ ہی کہ وہ پہاڑ جو مجھسی
اونچا ہی یعنی جسکا رتبہ مجھسی بڑا ہی مجھی وہانتک پہونچا یعنی اسرائیلیونکو اوس پناہ مین داخل کر
پہر بادشاہ کا اشارہ صاف اوس دین کے بادشاہ کیطرف ہی جسکا ذکر اکیسوین زبور مین ہوچکا ہی [21]
اور پہر بہتر وین زبور مین بڑی دہوم سی ذکر آتا ہی الٰہی اوس دین کے بادشاہ پر لاکہون دروودین
نازل فرما یا دری لکھتا ہی کہ حضرت داود امیدوار تھے کہ اللہ کے وعدہ کے موافق مسیحا اونکی
نسل مین بادشاہی کریگا او گنہگارونپر رحم اور صداقت ظاہر کریگا تریسٹھوان زبور ای خدا تو [63]
میرا خدا ہی تڑکے تجھی ڈہونڈونگا میری جان تیری پیاسی ہی اور میرا جسم خشک اور دہوپ کے جلے
ہوی زمین مین جہان پانی نہین تیرا مشتاق ہی تا کہ تیری قدرت اور تیری حشمت کو دیکھی جیسا کہ
مین نے بیت قدس مین دیکہا اس لیے کہ تیری رحمت زندگیسی بہتر دیکھو اسکا صاف مطلب یہہ ہے
کہ جن ملکونمین اللہ کا دین بالکل نہین اون ملکونمین اللہ کا نام پہیلی مین اوس دن کا مشتاق ہون
جیسا بیت مقدس مین اللہ کا دین پہیلا ویسا اور ملکونمین بہی پہیلے جو خشک اور جلی ہوئی زمین کے
طرح ہین وہان ایمان کا فیض جاری ہووی پہر اس زبور کے آخر مین یہہ خبر ہے کہ میری دشمن تلوار
سی مارے جائینگی لیکن بادشاہ خدا سی مسرور ہوگا ہر اک شخص جو اوسکی قسم کہاتا ہی شوکت پیدا کریگا
پر اونکا منہہ جو جہوٹھ بولتی ہین بند ہو جائیگا دیکھو صاف دین کی غلبہ کی خبر اور منکرون کے عاجز
ہونیکا ذکر ہی پور الغلبہ للہ کے دین کا سوا محمدی وقت کی کسی وقت مین نہین ہوا چونسٹھوان
زبور پہلی دشمنونسی فریاد ہی کہ کامل آدمی کی قتل کی تدبیرین کرتی ہین اور کہتی ہین ہمکو کون دیکھیگا پہر یہہ
خبر ہی کہ خدا اینپر تیر چلاویگا وی بیخبر گہائل ہو جاوینگے سو اونکی زبان اونہین پر پڑیگی وی سب جو
اونکو دیکھین گے بہاگین گے اور ہر اک شخص ڈریگا اور خدا کے کام کو بیان کریگا اور وی اوسکے
فعلونکو اچھی طرح سمجھین گے اسوقت راستباز خدا کے سبب خوش ہونگی اور اوسپر بہروسا کرینگے
اور ساری دیانت دار دلسی تعریف کرینگے دیکھو ای ایمانووالو اس خبر کا ظہور کسوقت مین ہوا کہ

جو بندگی اللہ کی ہین وہ قتل ہوئے اور یہہ حال دیکھکر سب ڈری اور اللہ کی کامونکو خوب سمجھی اور خوش
ہوئی سوا محمدی وقت کے کوئی ایسا وقت نہین ہی پینسٹھوین زبور مین ہی ای خدا صیہون
۶۵ زبور
مین تسبیح تیرا انتظار کرتی ہی اور تجھی نذر گذرانی جائیگی تو جو دعا کا سننی والا ہی ہر بشر تجھہ پاس آویگا
دیکھو یہان بھی ایسی وقت کا انتظار ہی کہ اللہ کا نام خوب ظاہر ہو اور سب لوگ اللہ سی رجوع کرین
پادری لکھتا ہی کہ یہہ انتظار حضرت عیسیٰ کی آمد کا ہی کہ صیہون مین دعائین قبول ہونگی اور یہہ بات دیکھ
دیکھکر لوگ بیت المقدس کی زیارت کو آوینگی اور سب قومون مین انجیل پہیلجاویگی ای پادریو یہہ سب
باتین محمدی ظہور سی پوری ہوئین چہیاسٹھوان زبور سنو ای ساری سرزمینو خوشی سی چلاکے
۶۶ زبور
خدا کا نام لو پکارکی اوسکی بڑی نام کی گیت گاو تقدیس سی اوسکا شکر کرو خدا سی کہو تیری کام کیا ہی
ہیبت والی ہین تیری قدرت کی بزرگی سی تیری ساری دشمن تجہسی مغلوب ہونگی ساری زمین تجھی
سجدہ کریگی اور تیری تعریف پڑہنی والی ہوگی وی تیری نام کا گیت گاوینگی پادری لکھتا ہی کہ اسمین
چند پیش خبریان معلوم ہوتی ہین اور حضرت عیسیٰ کی وقت مین اسکو یہودیون نی خیال نکیا اور اسمین
بہت صاف صاف پیش خبریان ہین کہ سلطنت حضرت عیسیٰ کی قائم ہوگی تمام دنیا پر یقیناً آخر کو عیسائی
قائم ہونگی ای پادریو یہہ پیش خبریان صاف محمدی دین کے پہیلجانی کی ہین آنکہین کہولو اور محمدی جا
سٹسٹھوان زبور دیکھو خدا ہم پر رحم کرے اور ہمکو برکت دیوی اور اپنی چہرہ کو ہم پر جلوہ گر فرماوی
۶۷ زبور
تا کہ تیری راہ زمین مین جانیجاوی اور تیری نجات ساری قومون مین ای خداوند لوگ تیری شکرگذاری
کرین سب لوگ تیری مدح خوانی کرین امتین خوش ہووین اور خوشی سی گاوین کہ تو لوگونکی حق پر
ستی عدالت کریگا اور زمین پر امتون کو ہدایت کریگا خدایا لوگ تیرا شکر کرین ساری لوگ تیری
مدح خوانی کرین زمین اپنی افزائش پیدا کریگی خدا ہمارا خدا ہمکو برکت دیگا اور زمین کی ساری
کناری ڈرہانین گے دیکھو ای ایمان والو ساری قومین اللہ کی راہ محمدی وقت مین پہلی نبیون کی
دل کی مراد اللہ نی پوری کی ملا سید علی طہرانی رحمۃ اللہ علیہ اقامۃ الشہود مین یہہ سب آیتین چہیاسٹھوین
زبور کی اور سٹسٹھوین زبور کی لائی ہین پہر لکھتی ہین کہ حضرت داود علیہ السلام اللہ کی پیغام کو
زبان سی آیندہ زمانہ کی خبر دیتی ہین جو جو باتین ان آیتون مین فرمائین وہ سب جناب محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے وقت مین اور آپ کے خلفای راشدین اور اماموں کی وقت مین ظہور مین آئین

کی تعریف منارونپر اور پہاڑونپر اور اذان کہنی والونکا چلانا اور اللہ کی تعریف کرنیوالون کا
پہرونپر چلانا خاص اسی امت مرحومہ مین ہی جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بہیجے جانے کے
وقت سے آجتک اللہ کے فضل سی یہہ بات مسلمانون کے تمام شہرونمین شیعونمین اور سنیونمین پوری
ہو رہی ہی اڑسٹہوان زبور یون ہی خدا اوٹہی اوسکی دشمن پراگندہ ہووین وی جو اوسکا
کینہ رکہتی ہین اوسکی حضوری سی بہاگین جسطرح دہوان ہانکنی سی ہٹ جاتا ہی اوسیطرح وے
ہٹ جاوین جسطرح کہ موم آگ پر پگہلتا ہی شریر خدا کی حضور مین فنا ہووین راستباز شادمان
ہون اور خدا کی سامنی خوش ہون ہان خوشی کے ماری پہولے نہ سماوین خدا کی تعریف کرو
اوسکی نام کی تعریف کرو اوسکی راہ طیار کرو جو اپنے تمام یاہ سی سوار ہو کی بیابانونمین گذرجاتا اور
اوسکے حضور خوشی کرو یتیمون کا باپ اور بیواؤنکا والی اپنے مکان مقدس مین خدا ہی خدا تنہاؤنکو
گہرانیوالا کرتا ہی وہی قیدیونکو چہڑا کے کامیابی مین لاتا ہی پر سرکش لوگ خشک زمین مین بستی ہین ای
ہی خدا جسدم تو اپنی بندونکے آگے آگے نکلا اور جسدم تو بیابان سی گذرا سلاہ زمین لرزی اور
آسمان ٹپکی خدا کے حضور ہان سینا کی بہی خدا کے حضور جو اسرائیل کا خدا ہی جنبش ہوئی آے
ایمانوالو دیکہو اللہ کی دشمنونکی تباہ ہونیکی صاف خبر ہی اور اللہ والون کی خوش ہونیکی ٹہی بشارت
ہی صاف محمدی جہاد کی خبر ہی پہر حضرت موسی کی وقت کا اشارہ ہی کہ اللہ اوسوقت بیابانونمین
گذرا تہا زمین آسمان اور سینا پہاڑ کانپ گئی تہی یعنی ویسا جلال پہر دکہلاوی اور کافرونکو مٹاوے
پادری لکہتا ہی کہ اس زبور کے پڑہنے سے ہمارا خیال اون معاملون کی طرف جاتا ہی جو حضرت
عیسی کے بعد ہوئے حواریون پر فیض روح القدس کا پہیلا اور حضرت عیسی نے حواریون کو
بشارت دی کہ انجیل کا وعظ سناؤ پہر ارشاد ہوتا ہی ای خدا تونے زور کا مینہہ برسا کی اپنی ضعیف
میراث کو قائم کیا تیری جماعت اوسمین بسی ای خدا تونے اپنے لطف سے مسکینون کے لیے طیاری
کی خداوند نے حکم دیا اور خوش خبری دینی والی بڑی جماعت تہی لشکروالی بادشاہ بہاگ بہاگ
جاوینگے اور گہر مین رہنی والی عورت لوٹ کا مال بانٹی گی ای ایمانوالو دیکہو حضرت عیسی نے جہاد
نہین کیا یہہ خبر صاف محمدی جہاد کی ہی کہ عرب کے مسکینون کو اللہ نے نئی سری سی ایمانکا
زور دیا زور کا مینہہ یعنی قران تعریف کا فیض حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر برسا کر ضعیف

۶۸ زبور

میراث کو یعنی کعبہ کو جو بت پرستونکے ہاتھونمین بسا ہوا تھا اوسکو پھر اپنی نام سے آباد کیا اور
ایمانوالون کو اوسمین بسایا اور اس خوشخبری کے دینے والے بہت سی اسرائیلی پیغمبر تھے اونکی
خبرونکا ظہور دکھایا اور بڑی بڑے بے ایمان بادشاہون کو بھگا دیا پادری لکھتا ہو کہ بہت
لوگ بشارت دینی کو بھیجے گئے اور بہت سی برخلاف لوگ پامال ہوئے اور جو اون کے
شریک تھی وہ خوش ہوئے یہہ بھی خیال کرنیکے بات ہو کہ ان آیتونمین آیندہ فعل بولی گئی ہین اگرچہ
گذری ہوئے زمانہ کی خبرونمین بھی ایسا ہوتا ہی مگر اسکو پیش خبری سمجھنا چاہئی ارشاد ہوتا ہو
اگرچہ تم دیگونمین پڑے ہوئے ہو پر تم ایسے ہو گے جیسے کبوتر جسکے بال روپے سے مڑھے
ہون اور جسکی پر خالص سونے سے جسوقت اوس قادر نے بادشاہون کو اوسمین تتر بتر کیا تو
وہ صلمون کی برف کی مانند سفید ہو گیا پادری لکھتا ہو کہ اسکا یہہ مطلب ہو کہ گمراہ لوگ عیسائی
ہو جائینگے اور خوبصورت معلوم ہونگے اور اونکے گناہ معاف ہو جائینگے اور جب اللہ نے
بادشاہونکو برباد کر دیا تو اسرائیلی لوگ عزت دار ہوئے اور گناہونسی پاک ہوئے تو سلمون
کی چوٹی کی طرحپر سفید ہو گئے جو برف سی چھپا ہوا ہو وہ قومین جو حضرت یوشع کے ساتھہ ہو کر
لڑین وہ عمدہ تھین اور جو اور حاکمون کے ماتحت ہو کر لڑین وہ بھی عمدہ تھین قبل اسکے کہ وہ
فتحمند ہوئے اور اونکو نجات دیگئی اسمین بھی آیندہ فعل بولا گیا ہی جس سے معلوم ہوتا ہو کہ آیندہ
کی خبر ہے شاید پادری کا اشارہ اسطرف ہو کہ تنلج کے معنے برف کیطرح ہو جائیگا تو اسمین
آیندہ کی خبر ہو کہ ایک وقت ایسا آویگا کہ بے ایمان بادشاہون کو اللہ تعالی برباد کریگا تب
ایمانوالی لوگ برف کی طرحپر اوجلے اور نورانی اور خوبصورت ہو جاوینگے ایسا ہی مطلب
انجیل پاک مین فرمایا ہو کہ جب بدکار جلتی تنور مین ڈالیجائینگے تب سچی لوگ سورج کی طرح چمکین گے
یہہ صاف صاف خبرین محمدی جہاد کی ہین مگر پادری حضرت عیسی کی خبر ٹہراتے ہین اور کہتی ہین
کہ اسکا ظہور آگے بڑھکر ہوگا ارشاد ہوتا ہو خدا کا پہاڑ باسان کا سا پہاڑ ہو باسان کے پہاڑ کی
مانند ایک اونچا پہاڑ ہو تم کیون کودتے ہو ای اونچی پہاڑو یہہ وہ پہاڑ ہو جسمین خدا نے چاہا کہ
بسے ہان اللہ اوسمین ہمیشہ تک بسیگا پادری لکھتا ہو کہ اسکا یہہ مطلب کہ اللہ نے صیہون
پہاڑ کو اپنے ہمیشہ رہنے کیواسطے پسند کیا ہے اول آیت کو ساتھہ نشانی سوالیہ کے پڑہو

تو یون ہوتی ہی پہاڑ خدا کا ہی پہاڑ باسان کا پہاڑ اونچی چوٹیونکا ہی پہاڑ باسان کا یہ جو پادری نے لکھا ہی
یہ لفظی ترجمہ عبرانی کا ہی معلوم ہوا کہ اسکا مطلب یون سمجھا ہی کہ صیہون کے پہاڑ کو اللہ نے باسان کے
پہاڑ سے مثال دی ہی یہ سمجھکر یون ترجمہ کر دیا کہ خدا کا پہاڑ باسان کا سا پہاڑ ہی باسان کے پہاڑ کے مانند
ایک اونچا پہاڑ ہے اے ایمان والو یہان صیہون کا نام نہین یہ ذکر اگر کعبہ شریف کا ہو تو کیا تعجب ہے یعنے
اللہ اوس پہاڑ مین ہمیشہ رہیگا اور اگر صیہون کیطرف اشارہ ہی تو بھی صیہون پہاڑ پر تیرہ سو برس
سے محمدی بستی ہین اللہ اونکے ساتھ ہی کیونکہ اسکا وعدہ ہی کہ مین ہمیشہ یہان رہونگا آفتاب صداقت مین لکھا ہے
کہ جہان لبنان کے پہاڑونکا سلسلہ ختم ہوتا ہی اسکے آگے ایک پہاڑ ہی جو حرمن کہلاتا ہی سب سے اونچا ہی
اوسکی چوٹی پر ہمیشہ برف رہتی ہی اوسکے اور لبنان کے اوترائی پر شمشاد اور دیودار اور بلوط سر سبز ہین
ہین پھر یہ سلسلہ آگے بڑہ کر دریای جلیل کے پورب طرف پر باسان کہلاتا ہی جو بلوط اور چراگاہ کے
لیے مشہور تھا تھوڑی دور آگے دریای اردن اور بنی عمون کی زمین ہی ارشاد ہوتا ہی خدا کی گاڑیان
بیس ہزار ہین بلکہ ہزار ہا ہزار ہین خداوند اونکے درمیان ہی جو سینا مقدس مین ہے پادری لکھتا ہے
کہ اسکا مطلب یہ ہے کہ جسطرح فتحمند بادشاہ فوجون اور گھوڑون اور گاڑیون کے ساتھ آتا ہی اسیطرح
اللہ تعالے ہزارون فرشتونکے ساتھ آیا اور سینا پہاڑ پر چڑہا اسی طرح وہ صیہون پہاڑ پر رہیگا اور حضرت
عیسی آسمان پر چڑہے ارشاد ہوتا ہے تو اونچی پر چڑہا تو نے قیدیونکو قید کیا تو نے لوگونکے درمیان
ہدیے لئے بلکہ سرکشون کے درمیان تاکہ خداوند خدا اونمین بسی پادری سمجھا ہے کہ یہ بات اللہ
حضرت عیسی سے فرما رہا ہے کہ تو اونچی پر چڑہا یعنے آسمان پر چڑہا اور اس لفظ کو پادری نہین
دیکھتا کہ تو نے قیدیونکو قید کیا یہ پتا صاف جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی کہ آپ کو اللہ نے آسمان
پر بلایا اور آپ نے جہاد مین بہت کافرونکو قید کیا جسطرح حضرت موسی نے قید کیا تھا اور آپکا دستور
تھا کہ جو کوئی تحفہ لاتا تھا آپ قبول کر لیتے تھے ایمان والون سے ہی تحفے قبول کئے اور کبھی سرکشون سے
یعنے اون لوگون سے جو ایمان نہین لائے جیسے مصر کا بادشاہ مقوقس اسنے بہت تحفے بھیجے آپنے قبول
کئے اللہ فرماتا ہے کہ تو نے یہ باتین اس لئے کین تاکہ اللہ اونمین بسی یعنے اللہ کی محبت انکے دلون
بسی اور وہ ایمان لاوین یعنے یہ جہاد کرنا اور لوگونکو قید کرنا اور تحفے لوگون سے لینا اس غرض سے
بادشاہت اور حکومت کا انجام یہ ہوگا کہ لوگ ایمان لاوینگے اور اللہ اونکے ہوجاوینگی حضرت داؤد

کی یہ خبر نہین ہے کیونکہ اونکے وقت مین اسرائیلونکے سوا اور قومونین ایمان نہین پھیلا بعد اسکے اللہ کی تعریف ہی کہ وہ بڑا نجات دینی والا ہے پھر اکیسوین آیت یون ہے خدا دشمنونکے سر اور اوس شخص کے کھوپریکے بالونکو جو گناہ کرتا ہی چور کر دیگا خداوند نے فرمایا مین باسان سے انکو پھیر لا ونگا یامین دریا کے گہراو مین سے اونہین پھیر لاونگا پادری لکہتا ہے کہ باسان مین عوج بادشاہ کو اللہ تعالے نے حضرت موسی کے ہاتھون قتل کیا تھا اب یہان وعدہ ہوتا ہے کہ پھر اللہ اوسی طرح دشمنونکو قتل کریگا اسکے بعد پھر اللہ کی تعریف ہے پھر یون ہی چھوٹا بنیامین اونکا حاکم ہے پادری لکھتا ہے کہ ساؤل یعنے طالوت بادشاہ بنیامین کی نسل مین تھا جو حضرت یعقوبؑ کے چھوٹے صاحبزادے تھے اسکے بعد یون ہے تیرے خدا نے تیری مضبوطی کا حکم دیا اے خدا اوسکو جو تو نے ہمارے لئی مہیا کیا مضبوطی بخش اسکے بعد عبرانی مین یون ہے مِہیخَالِخَا عَلْ یِرُوشَنَالَامِ لِخَا یُوبِیلُو مَلَاخِیْم شَائ تیری ہیکل سے یعنے مسجد سے یروشالم پر تیرے واسطے بادشاہ تحفی لاوینگے اے ایمان والون اسکا صاف مطلب یہ ہے کہ تیرے مسجد جو یروشالم کے سوا کہین اور ہے وہان سے یروشالم مین بادشاہ لوگ اللہ کی نذرین لاوینگے اسکا ظہور محمدی وقت مین ہوا کہ کعبہ شریف سے یا مدینہ پاک سے جہان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد ہے بادشاہون نے یروشالم مین تحفی بھیجے اور اللہ کی مسجد بیت المقدس جو حضرت سلیمان نے یروشالم مین بنائی تھے اوسکو خوب محمدی بادشاہونکو آباد کیا حضرت داود کے بعد یروشالم مین مسجد بیت المقدس اونکے صاحبزادے حضرت سلیمان نے بنای مگر یہان مسجد کی لفظ سے مسجد بیت المقدس مراد نہین یہان صاف یہ ذکر ہے کہ تیری مسجد سے یروشالم پر تیرے واسطے بادشاہ تحفی لاوینگے تو وہ مسجد یروشالم کی سوا کہین اور ہے جہان سے یروشالم مین تحفی اوینگے یہہ ایسی بات ہے جیسی اشعیا علیہ السلام کے سولہوین باب مین ہے کہ سلع سے بیابان کی راہ صیہون کی بیٹی کے پہاڑ پر زمین کے حاکم کے برے بھیجو یعنی صیہون اور بیت المقدس مین سلع سے تحفی بھیجو وہی بات یہان بھی ہے اور سلع نام مدینہ پاک کا ہے اسکا بیان اوپر ہو چکا اور پادری جو یہ مطلب سمجھتا ہے کہ تیری مسجد جو یروشالم پر ہے وہان سے تیری لئے بادشاہ تحفی بھیجینگے تو بھی یہ مطلب ثابت ہوتا ہی کہ بیت المقدس سے بادشاہ کسی اور جگہہ اللہ کی نذرین بھیجینگے وہ جگہہ سوا مکہ شریف کے اور مدینہ پاک کے کہین نہین ہے یہ بات بھی محمدی وقت مین ہوی محمدی لوگ

کعبہ اور بیت المقدس دو لوگونکے عاشق ہین حضرت عیسی کے وقت تک اسرائیلیونکے سوا سب بادشاہ
بت پرست تھے بیت المقدس کے دشمن تھے حضرت عیسی کے بعد بیت المقدسکو کافرون نے ڈھا دیا پانسو برس
کے بعد محمدیون نے تعمیر آباد کیا پادری لکھتا ہے کہ شاید یہ پیش خبری اس بات کی ہے کہ یروشالم مین مسجد بنائی
جاویگی اور وہان سب لوگ اور بادشاہ اللہ کی بندگی کرینگے اس مین یہ اشارہ ہے کہ آخر زمانہ مین
سب بادشاہ عیسائی ہوجاوینگے ای ایمان والون مسجد بیت المقدس جو بت پرستون نی ڈھائے
تھی وہ محمدیون نے بنائی اور وہان سب محمدی تیرہ سو برس سے اللہ کی بندگی کرتی ہین مگر
پادری کو یہ آرزو ہے کہ جو کچھ ہو سکے عیسائی وہان اپنی مسجد یعنی گرجاگھر بناکر سب پیغمبرونکے
برخلاف تین خداونکو پوجین محمدیونکی عبادت پادری کے نزدیک معتبر نہین جو اللہ کو اکیلا جاننے
والی اور سب پیغمبرونکی ماننے والے ہین اسکے بعد ارشاد ہوتا ہے تو نیستان کے وحشیونکو اور بیلونکے
جماعت کو لوگونکے بچھڑون سمیت ڈانٹ تو جو روپی کے ٹکرونکو پامال کرتا ہے اور اون قومونکو جو لڑائی
سے خوش ہوتی ہین پریشان کر پادری لکھتا ہے کہ کچھ شک نہین ہے کہ یہ خیال کیا گیا
ہو کہ یہ پیش خبری ایک ٹھیک فتح کی ہے سخت دشمنون کے اوپر اسے ایمانوالو یہ صاف محمدی
جہاد کی خبر ہے بعد اسکے ارشاد ہوتا ہے سردار مصر سے آوینگے حبش کے لوگ جلدی اپنے ہاتھ اللہ کی طرف
بڑھاوینگے ای زمین کی مملکتو خدا کی گیت گاؤ اور خداوند کی تعریف کرو ای ایمانوالو مصر اور حبش دونو
عرب سے نزدیک ہین محمدی وقت مین جلد ملک شام اور مصر اور حبش مین محمدی دین پھیل گیا یہ صاف
خبر اوسی وقت کی ہے پھر زمین کے سارے ملکونکی خبر ہے کہ سب اللہ کے دین مین آوینگے اونہتروین
زبور مین بڑے دور تک دشمنونکے ہاتھ سے فریاد ہے کہ ای اللہ میرے دشمن بہت کثرت سے ہین جو مجھے
قتل کیا چاہتی ہین پھیریون ہی وہ جو آستانے پر بیٹھی ہین میری بابت کہتی ہین اور نشئی بازمیری حق مین گاتی ہین
پھر بد دعائین ہین یا اللہ اپنا سخت قہر اونپر انڈیل دی اونکا محل اوجاڑ دی پھر یون ہی گناہ پر گناہ افزود کر
اور اونہین اپنی عدالت مین داخل ہونے ندی اونہین زندونکے دفتر سے میٹ دے اور راستبازونکے
درمیان اونکو قلمبند کر دیکھو اس زبور مین بھی اون دشمنون سے فریاد ہے جو اپنی آستانی پر بیٹھی ہین
اسرائیلیونکی شریرون کے ہاتھ سے فریاد ہے اور رو رہا ہے کہ وہ جو عدالت کا وقت آوی اوس وقت انکو
ایمان نصیب نہو اس قوم نے نبیون کے دل ایسی ستائی کہ اللہ کی پناہ اسی باعث سے حضرت

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین یہودیونکو ایمان کم نصیب ہوا گناہ پر گناہ بڑہتا گیا جیسا
کہ قرآن شریف مین بھی اونکے حق مین فرمایا فَبَاءُو بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ یعنی کما لائی غضب پر غضب یعنے
ایک غصہ اتپر وہ ہوا کہ حضرت عیسی سے اور اسرائیلی پیغمبرون سے دشمنی کی اور دوسرا غضب یہہ
ہوا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن ہوئی آگے یون ہے پر مین مسکین ہون اور غمگین ای خدا
اپنی نجات سے مجھے اونچا کرین خدا کی نام کا راگ گاونگا اور شکرگذاری کرکے اوسکے بڑائی کرونگا اس سے
اللہ تعالے بیل اور بچھڑون سے نسبت جنکے سینگ اور کھر ہوتے ہین زیادہ خوش ہوگا فروتنی کرنیوالے
دیکھوگے اور خوش ہونگے کہ تم جو خدا کے طالب ہو تمہارے دل خوشوقت ہونگے کیونکہ اللہ مسکینونکے
سنتا ہے اور اپنے اسیرونکے اہانت نہین کرتا آسمان اور زمین اوسکی تعریف کرین اسی طرح سارے دریا
اور ہر ایک چیز جو اونمین رینگتی ہین کہ خدا صیہون کو بچاوے گا اور یہودا کی بستیون کی مرمت کریگا
تاکہ دے اونمین بسین اور اونکے مالک ہوئین اوسکے بندونکی اولاد بھی اوسکی وارث ہوگی اور وے
جو اوسکے نام پر عاشق ہین اوسمین بود وباش کرینگی دیکھو اس زبور مین شریرونکو برباد کرکے اوس شریعت کا
پتا دیا جسمین قربانیان موقوف ہوجاوینگی قربانیونکی کثرت کے بدلے اللہ کا ذکر اور اوسکی بڑائی
کرنا کثرت سے مقرر ہوگا اللہ تعالی کو وہ عبادت ان قربانیون سے زیادہ پسند آویگی یہ اشارہ
صاف محمدی نماز کا ہے جسمین قرآن کا خوش آوازی سے پڑہنا اور بار بار اللہ اکبر کہنا ہے اللہ کے
طالبونکی دل اس عبادت مین وہ ذوق پاتی ہین جو حضرت موسی کے وقت کی قربانیونمین نہین پایا وہان جانور
ذبح کرنا تھا یہان روح اور دلکو اللہ کے عشق کی چھری سے ذبح کرنا ہے پھر یہ پتا دیا کہ اوسوقت صیہون
اور یہودا کی بستیان آباد ہونگی اللہ کے عاشق اسمین بسینگے یہ پتا صاف محمدی وقت کا ہے حضرت
عیسی کے بعد مسجد بیت المقدس کو بت پرستون نے ڈھادیا تھا اسوقت کا پتا یہ کسی طرح نہین
ہوسکتا وہ بستیان محمدی وقت مین آباد ہوئین اور آجتک محمدی اونمین بستے ہین پادری طامس
اسکاٹ اسکو حضرت عیسی کی بشارت ٹھہراتا ہے اور لکھتا ہے کہ یہ جو یہودنونکی بربادی کی خبر ہے
اسکا یون ظہور ہوا کہ جو یہودی حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان نہین لائے رومیونکے ہاتھون
قتل ہوئی اللہ نے اونکو اپنے دفترمین سے میٹ دیا اور لکھتا ہے کہ جسطرح بائیسوین[۲۲] زبور مین پہلے
رنج اسکے بعد خوشی کا بیان ہے یہہ لکھتا ہے کہ یہان فعل آئندہ آیا ہے اس سے زمانہ آیندہ کی خبر

ثابت ہوتی ہے اور لکھتا ہے کہ صیہون سے مراد ہے گرجا اور شہر یہود اکے اور بست جسمی گرجا کے
دنیا مین اللہ تعالے بچاوی گا اور جو لوگ دسرے سے محبت رکھتی ہین صیہون مین رہینگے اور دشمن اونپر کبھی
غلبہ نکرینگے شاید آیندہ زمانہ کی خبر ہے جب یہودی مذہب بدلین گی آی پادری وہ زمانہ اپکا
بست یہودی مذہب بدل کر محمدی ہوئی اور جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور قرآن پر اور حضرت
عیسی اور انجیل پر ایمان لائے وہ صیہون مین اور بیت المقدس مین اور جا بجا ملک شام مین بستی ہین
صیہون سے خود صیہون ہی مراد ہے صیہون سے اور شہر ونکے گرجاؤن کو مراد لینا پادریون کی
ہٹ دھرمی ہے یا اللہ اپنے بندونپر حق کھولدی آمین اب بہتر وان زبور سنو کس دھوم دھام سے
محمدی عدالت کی خوشخبری اللہ تعالے سناتا ہے اول یہ سمجھنا چاہیی کہ یہ زبور وہ ہی جسمین بعضے
یہودی ملاؤنکو شبہہ پڑا ہے کہ یہ زبور حضرت سلیمان کا کہا ہوا ہے اس شبہہ کا باعث یہ ہے کہ
کہ اس زبور کے سرے پر لکھا ہے لِسُلَیْمَانَ یعنے واسطے سلیمان کے اس لفظ کے دو نو معنے ہو سکتے ہین ایک
یہ معنے کہ سلیمانکا کہا ہوا ہے دوسرے یہ معنے کہ سلیمان کے حق مین یہ دعا ہے پادری میتھو نے
یون ترجمہ کیا ہے کہ سلیمان کا پھر حاشیہ پر دوسرا ترجمہ یون لکھا ہے کہ سلیمان کے لیے اور اس
زبور کے سرے پر پادری نے لکھا ہے کہ داود سلیمان کے لیے دعا مانگتا ہے اسی طرح ایک سو ستائیسوین
زبور کے سرے پر بھی لکھا ہے لِسُلَیْمَانَ یعنے سلیمان کے واسطے اس زبور مین یہ بیان ہے کہ اللہ
کی طرف سے اولاد کا ہونا بہت بڑی نعمت ہے معلوم ہوا کہ یہان یہی معنے ہین کہ حضرت سلیمان
کے طرف اشارہ ہے جو حضرت داؤد کے فرزند تھے اور لسلیمان کے یہ معنے نہین ہین کہ یہ
سلیمان کا کہا ہوا ہے اسی طرح اس بہترون زبور مین بھی سمجھنا چاہئے تفسیر ہنری اسکات مین ہے
کہ یہ زبور حضرت سلیمان کے تعریف مین ہے مگر اس پردے مین حضرت عیسی کی بھی بشارت ہے
طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ اس زبور مین حضرت داؤد نے سلیمانکو اللہ کی برکت کے سپرد کیا مگر اس طرح بلندی سے
کہا کہ یہ لفظین پوری نہین ہو سکتین جب تک بڑا بادشاہ عیسی مسیح نہو اس سے بھی کی داؤد نے خبر دی تھی اپنی زبان
دیکھو پادری پہلے کہتی ہین کہ حضرت سلیمان کی خبر ہی پھر کہتے ہین کہ پورا پورا انھو ران لفظونکا حضرت سلیمان
مین نہین ہوا بلکہ حضرت عیسی مین ہوا اب ہم کہتی ہین کہ پورا پورا انھوران لفظونکا حضرت عیسی مین بھی ہرگز نہین ہوا
یہ صاف محمدی بشارت ہے دیکھو اللہ تعالے نے حضرت داؤد کی زبان پاک سے یون کہوا تا ہی ای خدا بادشاہ کو اپنی عدالتین

عطا کر اور بادشاہ کی بیٹی کو اپنی صداقت دے اے محمدی بھائیو اس کتاب میں کئی جگہ ایک بڑے
بادشاہ کی پیش خبری بڑی بڑی تعریفوں کی ساتھ ہو چکی ہے یہاں بھی اوسی بادشاہ کے حق مین
دعا ہو رہی ہے کہ یا اللہ اوس بادشاہ کو جلد ظاہر کر اور اپنی عدالتین اسکو دے کہ تیری حکم سے
مظلومونکی داد دیوے اور ظالمون سے بدلہ لیوے اور بادشاہ کی بیٹی کا اشارہ غالب یون ہے
کہ امام مہدی علیہ السلام کی طرف ہے ایک کتاب بمبئی کی چھپی ہوئی دیکھنے مین آئی اسکا لکھنے والا
اپنا نام لکھتا ہے کریم ابن ابراہیم کرمان کا رہنے والا وہ بھی لکھتا ہے کہ بادشاہ سے مراد جناب
محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور بادشاہ کی بیٹی سے مراد حضرت امام مہدی علیہ السلام ہین پھر
لکھتا ہے کہ یہودی کہتے ہین بادشاہ سے مراد حضرت داؤد ہین اور بادشاہ کی بیٹی سے مراد حضرت سلیمان
ہین پھر اوسنے یہودیون کے قول کو خوب طرح رد کیا ہے اب اللہ حضرت داود سے اوس بادشاہ دین کے
حق مین یون کہواتا ہے وہ تیرے لوگونمین صداقت سے حکم کریگا اور تیرے مسکینون مین عدالت سے
بہاڑ لوگون کی لیے سلامتی ظاہر کرینگے اور ٹیلی راست بازی وہ قوم کے مسکینون کا انصاف کریگا
اور محتاجونکی فرزندونکو بچاویگا اور ظالم کو ٹکڑے ٹکڑے کریگا اے ایمانوالو دیکھو یادریون سے پوچھو
ظالمونکو ٹکڑے ٹکڑے کسنے کیا یہ کسکی بشارت ہے حضرت سلیمان کا احوال تمہاری کتابون مین
آگی پڑھکر لکھا جائیگا انکو لڑائی کا اتفاق نہین ہوا تمام دنیا کے بادشاہ انکے تابع ہو گئے تھے
اگر کہین اتفاقا لڑائی بھی ہوئی ہو تو نادر ہے یہ لفظین اونپر مطابق نہین پڑ سکتین
حضرت عیسی نے تو ہمیشہ ظالمونکے ظلم اوٹھائے اور صبر کیا اونکی خبر یہ ہرگز نہین ہو سکتی جناب
محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسیٰ کا اور سب نبیونکا بدلہ بے ایمانون سے لیا یہ صاف خبر
انہی کے جہاد کی ہے اسکے بعد ارشاد ہوتا ہے جب تک کہ سورج اور چاند باقی رہین گے ساری
پشتونتک لوگ تجھ سے ڈرا کرینگے وہ بارش کے مانند جو کاٹی ہوئی گھاس پر پڑتی نازل ہوگا اور
ہو بہو مینھ کی طرح جو زمین کو سیراب کرتا ہو اوسکے زمانہ مین جب تک کہ چاند باقی رہیگا
صادق پھیلین گے اور سلامتی فراوان ہو گی اس جگہ پر پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے
کہ حضرت سلیمان نے چالیس سال سلطنت کی اور شان و شوکت اونکی سلطنت کی اونکی اولاد
کے وقت مین کم ہو گئی اور سلطنت یہود اکی بھی چند صدیونکے بعد جاتی رہی لیکن سلطنت حضرت

عیسیٰ کے آخر زمانہ تک رہے کہ حضرت سلیمان نی عدالت سے رعایا کو تر و تازہ کیا اور انجیل کے وعظ سے
ہر طرح کی تر و تازگی ہوئی مظلوموں کو آرام ملا اور جو پھلدار نتھی پھلدار ہوئی اور بہت عمدہ پاکیزگی کے تعلیم
ہوئی جہاں اس سے پہلے بدی پھیلی ہوئی تھی دیکھو ای ایمانو والو اس زبور مین یہ بشارت ہے کہ ساری
پشتونکے لوگ اللہ سے ڈرا کرینگے اور اوسکا فیض مینھ کی طرح دلونکو تر و تازہ کریگا اور قیامت تک سچے
ایمان والے پھیلینگے پادری لکھتا ہے کہ یہ بات حضرت سلیمانکے بعد نہین ہوئی یعنے تھوڑی مدتمین
اونکے نسل مین بت پرستی پھیل گئی پادری کا مطلب یہ ہے کہ یہ خبر حضرت سلیمان نہین ہے بلکہ
حضرت عیسیٰ کی خبر ہے ای ایمان والو اسی طرح حضرت عیسیٰ کے بعد بھی تھوڑی زنون بعد لوگ تین خداونکے
قائل ہوئی بہت لوگ بے ایمان ہوگئی سچے ایمانوالے جنگلون اور پہاڑونمین چھپ چھپ بیٹھے ان لفظونکا
ظہور نہین ہوا کہ سارے پشتونکے لوگ تجسی ڈرا کرینگے اور سچی ایمانوالے پھیلنگے ان لفظونکا ظہور صاف محمدی
وقت مین ہوا جو لوگ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور قرآن پاک پر ایمان لائے انکے پشت در پشت دین
محمدی قایم رہا اور سچے ایمانوالونکا ساری جہان مین غلبہ ہوا محمدی فیض بارانِ رحمت کی طرح دلونپر ایسا
اللہ تعالےٰ نے برسایا کہ اونکے پشت در پشت ایمان کے درخت کو سرسبز رکھا اسکے بعد ارشاد ہوتا ہے
سمندر سے سمندر تک اور دریا سے انتہای زمین تک اوسکا حکم ہوگا وی جو بیابان کے باشندے
ہین اوسکے سامنی جھکینگے اور اوسکے دشمن مٹی چاٹینگے ترسیس اور ٹاپوؤن کے بادشاہ
تحفے لاوینگے اور شبا اور سبا کے بادشاہ ہدیی گذرانینگے ہان ساری بادشاہ اوسکے حضور
سجدہ کرینگے سارے گروہین اسکی خدمت گذاری کرینگے کیونکہ وہ دہای دینے والے محتاج کو
اور مسکین کو اور اونکو جنکا کوئی مددگار نہو چھڑادیگا وہ مسکین اور محتاج پر ترس کہاویگا اور محتاجونکی
جان بچاویگا وہ اونکی جانونکو ظلم اور غضب سے بچا لیگا اونکا خون اوسکے نظر مین بیش قیمت
ہوگا پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ حضرت سلیمان کی سلطنت دریای مصر اور میدی ترین سے
دریای فرات تک اور شاید خلیج فارس تک تھی جسمین دریای فرات گرتا ہے اور تمام باشندی جنگلون کے
اونکے ماتحت رہے اور بادشاہزادے شبا کی یروشلم مین مع عمدہ تحفونکے آئے اور تمام بادشاہ
گرد و نواح کے مع تحفونکے آئی اس سے کچھ کچھ پیش خبری حضرت عیسیٰ کی سلطنت کی ظاہر ہوتی ہے
عقلمند آدمی عمدہ تحفون کے ساتھ حضرت عیسیٰ کے پاس حاضر ہوتی تھی جب حضرت عیسیٰ پیدا ہوئی

اونکے سلطنت تمام قومونمین پھیل گئی ہے اور پیش خبری کسی زمانہ مین پوری ہوگی جبکہ تمام بادشاہ
اور کل قومین انکی تابعدار ہوجائینگی ای امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم شبا بڑے شین کے ساتھ عبرانی
مین اوس شہر کو کہا جو عربی مین سبا چھوٹے سین سے ہے وہ شہر ملک یمن مین ہی اور اسکا ذکر قرآن مجید مین سورہ سبا اور سورہ
نمل مین ہے اوس شہر کے شاہزادی بلقیس حضرت سلیمان کی خدمت مین حاضر آئے جسکا قصہ سورہ
نمل مین ہے بادشاہونکے احوال کی پہلے کتاب جو توراۃ کی جلد مین ہے اوسمین جو یہ قصہ لکھا ہے تو
شبا عبرانی مین بڑے شین سے لکھا ہے اب اسکے بعد جو سبا چھوٹے سین سے ہی اسکے معنے ایک
پادری نے اپنے کتاب مین عربستان کے لکھین ہین جہان بصرہ ہے واللہ اعلم ایسی بادشاہی اگرچہ حضرت
سلیمان کو بھی ملی مگر وہ جو اوپر لکھے گئے ہین وہ اوصاف نہین ہین اس لئے ہم کہتے ہین کہ اس زبور مین
سراسر محمدی بشارت ہے بیابان کے یعنے عرب کے باشندے سب آپ کے تابع ہوئی اور دشمن خاک
مین ملے ترسیس جو ایک شہر ملک اسپانیہ یعنے اندلس مین ہے وہان کے بادشاہون نے اور عرب کے
اور یمن کے بادشاہون نے اطاعت کے ساری قومونمین آپکا دین پھیلا آپ مسکینون پر بہت رحم
دل تھے آپنے کافرونکو کاٹ ڈالا تب تو مسکین ایمانوالونکی جان بچی اونکا خون بہت بیش قیمت تھا
انکے بچانے کے لیے ظالمونکا خون بہایا اسکے بعد ارشاد ہوتا ہے وہ جیویگا اور شبا کا سونا اوسے
دیا جاویگا اوسکے حقمین سدا دعا ہوگی ہر روز اوسکی مبارکبا دکہی جاویگی ای محمدی بھائیو
پادری لکھتا ہے کہ حضرت سلیمان نے اپنی سلطنت مین عرب سے اور دیگر قومون سے محصول لیا اور
لوگ انکے ترقی عمر کی دعا مانگتے تھے اور حضرت عیسیٰ کے آنیکے پہلے سے لوگ دعا مانگتے تھے اور اب
انجیل کے ترقی کی لوگ دعا مانگتے ہین ای محمدی بھائیو یہ خاص پتا محمدی شریعت کا ہے کہ ہمیشہ لوگ
کہا کرتے ہین اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ دیکھو ہر روز کی لفظ کو دیکھو
اور برکت کی لفظ کو دیکھو آپکے حقمین ہر روز برکت کی دعا ہوتی ہے سبا کا یعنے ملک یمن کا سونا
آپکے قبضہ مین آیا ارشاد ہوتا ہے اوسوقت ایک مٹھی بھر دانے جو زمین مین یا پہاڑون کے
چوٹیون پر گرینگے تو انکے پھل لبنان کے درخت کی طرح جھرجھرا وینگے اور شہر کے لوگ سبزہ
زار کے مانند پھلینگے اوسکا نام ہمیشہ تک باقی رہیگا جب تک کہ آفتاب رہیگا اسکے نام کا رواج
ہوگا لوگ اسکے باعث مبارک ہووینگے ساری قوم اوسے مبارک کہی کے اللہ اسرائیل کا خدا

مبارک ہے جو اکیلا ہے عجائب کام کرتا ہے اوسکا جلیل نام ہمیشہ تک مبارک ہے سارا جہان
اوسکے جلال سے معمور ہووے آمین پادری لکھتا ہے کہ ایک مٹھی بھر دانی پہاڑ پر بوئی جاویگی
جو خراب زمین ہے تو اوسمین اسقدر تر و تازہ کثرت سے پیدا ہوگا اور جب وہ ہلیگا تو لبنان کے
جنگل کی طرح معلوم ہوگا اسکا مطلب یہ کہ اوسوقت پسندیدہ مین ملک کنعان کا پھلدار ہوگا بیت المقدس
کے بسنے والے گھاس کی طرح بڑھینگے اس پیش خبری کا مطلب یہ ہے کہ عیسائی دین بت پرستون
اور یہودیون مین جا پھیلیگا جب وہ وعظ کہنے والے بت پرستون کی ملک مین بھیجی جاتے مین تمام
قوم یا ملک عمدہ فصل سے بھر جاتا ہے اور روحانی ترقی آباد شہرونکے خاص مراد ہے ان آیتون مین ایک
بڑی بھاری پیش خبری حضرت عیسیٰ کی ہے کہ اونکی سلطنت قائم ہوگی اور اللہ کے نام کا شہرہ
ہوگا ای پادریو یہ سب باتین محمدی وقت مین ظاہر ہوئین حضرت سلیمان کے نام کا رواج اونکے بعد
مدتون موقوف رہا جب اونکی قوم کی اکثر لوگ بتونکو پوجتے رہے حضرت عیسیٰ کے بعد بت پرست
بادشاہونکے ظلم سے حضرت عیسیٰ کا نام لینا ایمانوالونکو مشکل پڑگیا جیسا تمہارے کتابونسے
ثابت ہے البتہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر تمام قومون مین جو ایمان لائے اونون نے ہمیشہ کا غلبہ
پایا انکو حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے نام لینے سے کوئی روک نہین سکتا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کے نام کا رعب ایسا سارے دشمنونپر چھایا ہوا ہے کہ آپ کا نام لینے سے محمدیونکو کوئی دشمن
روک نہین سکتا آپکے نام کے ساتھ اور نبیونکے نام کا بھی خوب رواج ہوا یہ بشارت بیشک آپ ہی
کی ہے اللہ ہمکو سمجھ دے آمین تہترویں زبور مین پھر یہ خبر ہے کہ ای اللہ جو تجھ سے دور ہین فنا ہونگے
اور یہ بیان ہے کہ جو گھمنڈ کرنیوالے اور ظلم کرنیوالے ہین تو اونکو ہلاکت مین ڈھکیل دیگا چوہتروین
زبور مین سرے پر یہ فریاد ہے کہ ای اللہ دشمنون نے بیت مقدس مین آگ لگائی اور تیرے گھر کو
زمین تک ناپاک کیا اونھون نے زمین پر سارے عبادت گاہون کو جلا دیا پھر یون ہی ہم اپنی کرامتین
کچھ نہین دیکھتے کوئی نبی بھی نہین اور ہماری درمیان کوئی نہین جو جانے کہ یہ کب تک ہوگا ای خدا
دشمن کب تک ہمکو ملامت کریگا کیا دشمن ہمیشہ تک تیرے نام پر کفر بکیگا تو نے کیون اپنا
دہنا ہاتھ کھینچ لیا ہے اوسے اپنی بغل سے نکال کر آگے بڑھ کر یون ہے کہ ای خداوند اسے یاد
رکھ کہ دشمن ملامت کرتا ہے اور جاہل بندے تیرے نام پر کفر بکتے ہین اپنی فاختہ کی جان شریرونکے

جماعت کے قابو مین نکر اور اپنے مسکینونکے گروہ کو کبھی نہ بھول اپنے وثیقہ کی طرف متوجہ ہو کہ زمین کے سارے
اندھیرے مکان ظلم کے مساکن ہو گئے مظلوم کو اپنا سا منھ لیکر مت پھرا بلکہ مسکین اور محتاج تیرے
نام کی تعریف کرین اوٹھ اے خدا اپنے وکالت کر اور اپنی ہر روز کی ملامت احمق قوم سے
یاد کر اپنے دشمنونکی آواز کو بھول نجا کہ اونکا فساد جو تیرا مقابلہ کرتی ہین نت ترقی کرتا ہے دیکھو اس
زبور مین اللہ تعالے آیندہ کا حال حضرت داؤد کو یون بتاتا ہے کہ گویا اب سامنے موجود ہے
بیت المقدس اوسوقت مین بنائی نہین گئی تھی بعد حضرت داؤد کے انکے بیٹے حضرت سلیمان نے
بنائی اسکے بعد قرون بعد حضرت ارمیا علیہ السلام کے وقت مین بختنصر نے اوسکو ویران کر دیا اور
جلا دیا پھر ستر برس بعد بیت المقدس پھر بنائی گئی بعد حضرت عیسی کے چالیس برس بعد رومی بت پرستون
نے بیت المقدس کو ڈہا دیا اور مسجد اور قربانگاہ کو ڈھا کر ویران کر دی پادری اسکاٹ نے انجیل کے رومن تفسیر
کے دوسرے صفحہ مین لکہا ہے کہ طیطس رومی کی فوج نے بیت المقدس مین آگ لگا دی اور کشف الآثار مین پادری
مریکسن نے لکہا ہے کہ چھ ہزار آدمی مسجد کی آگ مین مرے تھا عدہ اللہ تعالی کیسکے نہین ہو تھا جو انکا یہ مطلب
ہے کہ یا اللہ اپنے بندونکو چھوڑ مت دے اور اللہ کا ہاتھ اور بغل ہم نہین جانتے کہ کیسا ہے جو انکا
کا مطلب اس لفظ سے ہے ہم اوسپر ایمان لائے اس زبور مین دیکھو کس کس وقت کا حال پہلے سے فرمایا
پہر حضرت داؤد نے اپنے بندونکی زبان سے فرماتا ہے کہ ہم اپنے کرامتین کچھ نہین دیکھتے کوئی نبی بھی
نہین اور ہماری درمیان کوئی نہین جو جانے یہ کب تک ہوگا یہ ذکر پہلے ویرانے کی وقت کا نہین ہے
کیونکہ اوسوقت مین جناب ارمیا پیغمبر موجود تھے اونکی زبانی اللہ تعالے نے صاف خبر سنائی کہ ستر برس کے بعد
مین پھر اس مقامکو آباد کرونگا اور بابل مین جو اسرائیلی لوگ قید تھے اونمین حضرت حزقیل اور حضرت
دانیال نبی موجود تھے اب خوب یقین کرو کہ یہ خبر حضرت عیسی کے بعد کی ہے کہ اوسوقت مین کوئی
نبی نہین تھا اور کسی کو معلوم نہین تھا کہ یہ مصیبت کب تک رہے گی اگرچہ حضرت دانیال نے اوسوقت
کی بھی خبر دی تھی مگر اوسکا مطلب مشکل تھا حضرت داؤد پہلے سے اللہ کے حکم سے اوسوقت کی دعا
مانگتے ہین کہ یا اللہ اپنے دشمنونکو غارت کر دی کفر بکنے والونکو سزا دے اور مسکین ایمانوالونکو کافرونکے ظلم سے
چھڑا لے یہ سب دعائین محمدی وقت مین قبول ہوئین ایمان والے لوگ کافرون کے ظلم سے چھوٹے
زمین صاف کئے دانے قتل ہوئے ایمانوالے سورج کی طرح چمک اوٹھے یاد رہے اس جگہ پہلے لکھتا ہے کہ یہ خبر

پہلے ویرانی کی ہے اور اگرچہ حضرت ارمیا علیہ السلام اور حضرت دانیال نے خبر دی تھے مگر لوگوں کو اون
خبروں کا سمجھنا مشکل تھا پھر لکھتا ہے کہ شاید یہاں عیسائیوں کی خبر ہے کہ ظالموں کی ظلم سے اونکی
رہائی کب ہوگی ای ایمانوالو جو خبر قید بابل سے چھوٹنے کی حضرت ارمیا نے دی تھی اوسکا سمجھنا ہرگز مشکل
نہیں تھا صاف ستر برس کی خبر دی تھے البتہ دوسرے ویرانی کی بعد آبادی کی خبر جو حضرت دانیال
نے دی تھے اوسکا سمجھنا البتہ مشکل تھا اسی لیے فرمایا کہ اوس مصیبت کے وقت کوئی نبی نہوگا جو
صاف خبر دے کہ رہائی کب ہوگی دوسرا قول پادری کا ٹھیک ہے کہ یہ خبر عیسائیوں کی ہے یعنی عیسائیوں
ظالموں کے ظلم سے محمدی وقت میں رہائی ملی پچھترویں زبور میں خبر ہے کہ اللہ کے غضب کا پیالہ ساری شریروں پر اونڈیلینگے اور میں
شریروں کے سینگ کاٹ ڈالونگا پر راست بازونکے سینگ بلند رہینگے اس زبور میں یہ بھی ہے
کہ اللہ عادل ہے ایک کو گراتا ہے دوسرے کو اوٹھاتا ہے اس اشارے میں سمجھا دیا کہ اسرائیلی لوگ
رشک نکریں کہ ان پر ہو نہیں پیغمبر کیوں پیدا کیا اسماعیلونکو کیون بڑھا دیا اناسیویں زبور میں
اللہ سے فریاد ہے کہ یا اللہ غیر قوموں نے تری پاک مسجد کو ناپاک کیا یروشالم کو ڈھیر کر دیا
تیرے بندونکے لاشونکو اونہوں نے آسمانی پرندون کی اور تیرے پاک لوگونکی گوشت کو زمین کے وحشیون
کی خوراک کر دیا اونہوں نے اونکے لہو کو یروشالم کے گرداگرد پانی کے مانند بہا دیا اور ان کا
گاڑنے والا کوئی نہوا ہم تو اپنے ہمسایونکے لئے ایک ننگ اور اونکے لیے جو ہمارے آس پاس ہیں ہنسی
مسخر اور ہنسی کے ہوئی یا اللہ کب تک کیا تو ہمیشہ بیزار رہیگا کیا تیرے غیرت آگ کے مانند بھڑکی
رہیگی اپنا غصہ اون قوموں پر اونڈیل دے جنہوں نے تجھے نہ پہچانا اور اون بادشاہوں پر جنہوں نے
تیرا نام نلیا کہ اونہوں نے یعقوب کے نگل لیا اور اوسکے مسکن کو اوجاڑ دیا ہمارے اگلے گناہونکو یاد
مت کر اپنی عمیم رحمتوں کو جلد ہماری طرف لا کہ ہم بہت ذلیل ہو گئی اے ہمارے نجات دینے والے خدا
اپنے نام کے جلال کے لیے ہماری مدد کر ہمکو بچالے اور اپنے نام کے لیے ہمارے گناہونکو ڈھانپ لے
قومیں کس لیے کہیں کہ اونکا خدا کہاں ہے تو اپنے بندونکے خون کا بدلہ ہماری آنکھوں کے آگے
غیر قوموں پر جتا دے قیدیوں کی سانسوں کو آپ تک پہونچنے دے اپنی بڑی قدرت کے
موافق اور اونکو جو موت کے لائق ہیں بچالے ہمارے ہمسایونکے ہر ایک ملامت کا [illegible] جس
طرح کہ اونہوں نے اے خدا تیرے ملامت کے سات سات حصہ اونکے گود میں رکھدے

زبور ۷۹

سو ہم تیرے بندے اور تیرے چراگاہ کے بھیڑ ہی ہمیشہ تک تیری شکرگذاری کرینگے ہم ہر ایک پشت
کے آگے تیری مدح بیان کرینگے دیکھو اس زبور کا بھی وہی بیان ہی جو چہترویں زبور کا ہی پادری طامس اسکاٹ
پہلے یوں لکھا ہی کہ یہ بابل کے قیدی کا بیان ہی پھر لکھتا ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ روح القدس زبور والے کو عام
تکلیفوں کا حال بتلاتے ہیں جبکہ یہودا کو دشمن کے فوج نے برباد کیا جب شہر یروشلم اور مسجد برباد ہوئی ایک
حصہ باشندوں کا ویران شہر میں دفن ہو گیا تھا اور بہت سے اونمیں سے جنکا خون بہایا گیا تھا جانوروں کے
واسطے چھوڑ دی گئی ہم کہتے ہیں بیشک دوسرے معنی ٹھیک ہیں یہ خبر بیشک بیت المقدس کی دوسری
ویرانی کی ہی جو حضرت عیسی کی بعد ہوئی مگر پادری کو یہ خیال نہ آیا کہ اوس وقت جو یہودی قتل ہوئی وہ حضرت
عیسی کے دشمن تھے پاک بندوں کا اشارہ اون ناپاکوں کی طرف ہرگز نہیں ہے بلکہ مطلب یہ ہی کہ اسکے
بعد رومی بت پرستوں نے بہت سے عیسائیوں کو بڑی بڑی عذابوں سے قتل کیا پھاڑنیوالے
جانوروں سے اونکو پھڑوایا اور بت پرستوں نے جمع ہو کر تماشا دیکھا اس زبور کا خلاصہ یہ ہے کہ یا اللہ
بت پرستوں نے ہمپر یہ ظلم کیے اور پھر طعنہ دی کہ اونکا خدا کہاں ہے اونکے مدد کیوں نہیں کرتا ای اللہ
ظالموں سے اچھی لوگوں کے خون کا بدلہ لے اللہ نے یہ دعا یوں قبول کی کہ جناب محمد صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے ہاتھوں اور اونکی امت کے ہاتھوں نبیوں اور اچھی لوگوں کے خونکا بدلہ بت پرستوں سے
بھی لیا اور ظالم اسرائیلیوں سے بھی لیا ہزاروں برس تک نبیوں نے اور اولیاؤں نے یہ دعائیں مانگیں جب
اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ظاہر کیا آپ کا ظہور ایسی بڑی نعمت ہے جو نبیوں نے اور اولیاؤں نے
سیکڑوں برس کی دعاؤں سے پائی ہے اسیویں زبور میں اول سے آخر تک یہی ذکر ہے کہ یا اللہ اسرائیلیوں
پر ظالموں نے بہت ظلم ڈھا رکھا ہے تو جلوہ گر ہو کئی جگہ یوں ہے کہ یا اللہ ہمکو پھر اپنی چہری کی تجلی
دکھلا کہ ہم بچ جائینگے کہیں یہ لفظ ہے کہ ہمارے طرف اپنا چہرہ روشن کر کہ ہم بچ جائینگے بیاسیویں زبور
کی آخر میں یوں ہے یا اللہ اوٹھ زمین کی عدالت کر کہ تو ساری امتوں کا وارث ہے پادری طامس
اسکاٹ لکھتا ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ اس آیت میں حضرت عیسیٰ کی آمد کی خبر ہے اور سب قوموں کی
ایمان لانیکی بشارت ہے ای پادریو یہ صاف خبر محمدی عدالت کی ہے جن میں ظالموں کو سزا ملے
مظلوموں کو نجات ملے تراسیویں زبور میں سرے پر اللہ کے آگے دشمنوں سے فریاد ہے پھر یوں ہے
کہ وے کہتے ہیں کہ آؤ اونکو دو کھاڑ ڈالیں کہ قوم نہ رہیں اور اسرائیل کا نام پھر ذکر میں نہ آوے اونہوں نے

ایکا کرکے جی سے مشورت کی ہے اور تیری برخلافی مین عہد باندھا ہے ادوم کے خیمی والی اور اسمعیلی اور موابی اور ساری ہاجری جبال اور عمون اور عمالیق اور فلست صور کے باشندون سمیت اشور بہی اونکے ساتھی ہین وی بنی لوط کے مددگار ہین تو اونسے ایسا کر جیسا تونے مدیانیون اور سیسرا اور یابین سے وادی قیسون مین کیا جو عین دور مین ہلاک ہوی اور زمین کے لیے کھاد ہوی اونکے امیرونکو غراب اور زیب کے مانند کر ہان اونکے ساری دولتمندونکو زبح اور ضلمنع کے مانند فنا کر جو کہتی ہین آؤ خدا کے گہرونکے ہم مالک بنین ای میری خدا انہین گردباد کے مانند کر اور بہوسی کے مانند رو برو ہوا کے جس طرح اگ جنگل کو جلاتی ہین اور جسطرح شعلہ پہاڑونکو جہلس دیتا ہے اوسطرح تو اپنی آندہی سے اونکا پیچھا کر اور اپنی ہولناک آندہی سے اونہین پریشان کر ای اللہ اونکے منہ کو رسوای سے بہردی تاکہ وی تیرے نام کے طالب ہوین وی ابد تک سراسیمہ اور پریشان ہون اور فنا ہون ہان وی رسوا ہون اور وی جانین کہ جسکا نام یہوواہ ہے وہ تو ہی اکیلا ساری زمین پر بلند و بالا ہے دیکھو اس زبور مین یہ دعا ہی کہ الہی بنی اسرائیل پر سب قومون نے ظلم توڑا ہے تو اونکو سزا دی ایسے سزا دی کہ وہ شرمندہ ہو کر تیرے طالب ہون اور تیرے اکیلے ہونیکا اقرار کرین ساری زمین پر تجکو غالب سمجھین اوسوقت کے بت پرست اللہ کو سارے جہانکا مالک نہین کہتی تھے بلکہ بنی اسرائیل کا خدا کہتے تھے سو اس زبور مین اللہ تعالے نے حضرت داؤد کو یہ دعا سکھای کہ یون دعا کرو کہ الہی انپر ایسے سزا بہیج کہ وہ اپنے کفر و بت پرستی سے شرمندہ ہو کر تیرے طالب ہون یہ دعا یون قبول ہوی کہ محمدی تلوار کی مار کہا کہا کر بت پرستون نے کفر چھوڑا اور اللہ کے طالب ہوئی اور جن ملکونمین کفر پھیلا تھا وہان اللہ کا نام پھیل گیا حضرت موسیٰ اور حضرت یوشع اور حضرت داؤد کے جہاد مین بت پرستون نے قتل ہونا قبول کیا اللہ پر اور اوسکے پیغامبرون پر ایمان لانا قبول نہ کیا محمدی جہاد مین بڑی رحمت کا ظہور ہوا اور ایک دوسری لکھتا ہے کہ اس زبور مین یہ دعا ہے کہ یا اللہ اونکو ہمیشہ کی تکلیف دی اور گہبراہٹ مین ڈالدی کہ غیر قومین خبردار ہو جاوین اور اس بات کو جانین کہ اللہ تعالے مالک تمام زمین کا ہے نہ فقط اسرائیلیونکا اے پادریو آنکھین کہولو یہ دعا محمدی وقت مین قبول ہوی یادری لکھتا ہے کہ عین دور کنعان کے اوتر طرف کوہ ہے قریب اوس جگہ کے جہان سیسرا کی فوج برباد ہوی ای ایمانوالو اس زبور مین اللہ تعالے نے یون دعا سکھلای کہ الہی جیسا تونے مدیانیون اور سیسرا اور یابین سے وادی قیسون مین کیا ویسا ہی معاملہ تو سارے کافر دشمنون کے

مدیانیون کا معاملہ قاضیون کے احوال کی کتاب مین چھٹے باب سے آٹھوین باب تک یون لکھا ہے کہ
سات برس تک اللہ تعالی نے بنی اسرائیل کو مدیانیون کے قبضہ مین کردیا تھا مدیانیون کا ہاتھ بنی اسرائیل
پر قوی تھا اور مدیانیون کے سبب بنی اسرائیل نے اپنے لیے پہاڑون مین گرہی اور غار اور پناہ کے مقام
بنائی اور جب بنی اسرائیل کچھ بوتے تھے تو مدیانی اور عمالیقی اور بنی قدم یعنے عرب انکے مقابل چڑہ آتے
تھے اور انکے سامنے خیمے کھڑے کرکے کھیتیون کا حاصل عزہ کے داخل ہونیکے مقام تک برباد کرتے تھے اور
بنی اسرائیل کیلیے ایک ذرہ بھی خوراک نہ رہنے دیتے تھے نہ بھیڑ بکری نہ گای بیل نہ گدہا کیونکہ وے اپنے
مواشی اور اپنے خیمون سمیت ٹڈیون کے دل کے مانند آتی تھے اور اونکا اور انکے اونٹون کا شمار نہ تھا اور
آکے اونکی سرزمین کو برباد کرجاتے تھے سو بنی اسرائیل خدا کے آگے چلائی تب اللہ تعالے نے حضرت
جدعون علیہ السلام کو نبی کیا اور اللہ کا فرشتہ حضرت جدعون پاس آیا اور اوسوقت حضرت جدعون
ایک کولہو مین گیہون جھاڑ رہے تھے تاکہ مدیانیونکے ہاتھ سے بچاوین سو اللہ کا فرشتہ انکو دکھائی دیا اور
فرشتہ نے کہا خداوند تیرے ساتھ ہے ای بہادر پہلوان حضرت جدعون بولے اگر خداوند ہماری ساتھ ہے
تو پھر یہ حادثے کیون پڑے اور کہان ہین اوسکے وی سب قدرتین جو ہماری باپ دادون نے ہمسی
بیان کین کیا خداوند ہمکو مصر سے نہین نکال لایا لیکن اب خداوند نے ہمکو چھوڑ دیا اور ہمکو مدیانیون کے
قبضے مین کردیا تب خداوند نے اوسپر نگاہ کی اور کہا کہ اپنی اسی قوت کے ساتھ جا کہ تو بنی اسرائیل کو مدیانیون
کے ہاتھ سے چھڑاوے گا کیا مین تجھے نہین بھیجتا کہا ای میرے خداوند مین کسطرح بنی اسرائیل کو بچاؤن دیکھہ کہ میرا
گھرانا منسی مین ذلیل ہے اور مین اپنے باپ دادون کے گھرانے مین سب سے چھوٹا ہون خداوند نے
فرمایا کہ مین تیرے ساتھ ہونگا اور تو ساری مدیانیونکو اسطرح ماریگا جیسے ایک شخص کو قتل کرتے ہین پھر
حضرت جدعون نے کہا کہ مجھے کوئی نشان دکھا جس سے مین جانون کہ مجھسے تو ہی بولتا ہی پھر حضرت جدعون اپنے
گھر جاکے لیے ایک بکری کا بچہ اور فطیری روٹیان لائی اور گوشت کو ٹوکری مین رکھا فرشتے نے کہا اسکو اور
فطیری روٹیان پتھر پر رکھہ اونھون نے رکھا پتھر سے آگ نکلے اور گوشت اور فطیری روٹیان کھا گئی تب فرشتہ اونکی نظر
سے غائب ہوگیا پھر رات کو اللہ تعالے نے حضرت جدعون کو حکم کیا کہ بعل کا مذبح جو تیرے باپ کا ہے
ڈہادی اور اوسپر کا گھنا باغ کاٹ ڈال حضرت جدعون نے رات کو وہ بتخانہ ڈہا دیا اسکا بیان اوپر
ہوچکا پھر مدیانی اور عمالیق اور مشرق کے لوگ یعنے عرب کے لوگ اکٹھی ہوئی اور پار اوترے اور یزرعیل

سکے وادی مین خیمی کہڑے کیی تب خداوند کے روح یعنے فرشتہ نے یا فیض نے حضرت جدعون پر احاطہ کیا
حضرت جدعون نے نرسنگا پہونکا اور بنی عزر کے لوگ اونکے پیچھی اکٹھی ہوی پہر آپ نے سارے بنی منسی کے
پاس قاصد بہیجے سو وی بہی اوسکے پیچھی فراہم ہوئی اور بنی آشر اور بنی زبولون اور بنی نفتالی کو بلایا پہر حضرت
جدعون نے اپنی سب لوگون سمیت سویری اوٹھکے حرود کے چشمی پر خیمہ کہڑا کیا اور مدیانیونکا لشکر اونکے اوتر
طرف کوہ مورہ کے متصل وادی مین تہا اللہ تعالے نے حضرت جدعون سے فرمایا کہ تیرے ساتھ کے لوگ بہت مین
سو مین کیونکر مدیانیونکو اونکے قبضے مین کردون ایسا نہو کہ بنی اسرائیل غرور کرین اور کہین کہ میرے قوت نے مجھے
بچایا پہر اللہ تعالے کے حکم سے حضرت جدعون علیہ السلام نے تین سو آدمیونکو اپنی ساتھ رکہا اور باقیونکو خیمون
بہیجا اور مدیانیونکا لشکر اوسکے نیچی وادی مین تہا پہر حضرت جدعون نے تین سو آدمیونکے تین غول کیی
اور ہر ایکسکے ہاتہ مین ایک ایک نرسنگا اور ایک ایک خالی گہڑا دیا اور ہر ایک گہڑی کے اندر چراغ
رکہا اور اونہین فرمایا کہ مجھے تاکتے رہو کہ جو مین کرون سو تم بہی کرو اور خبردار جب مین باہر باہر ہو کے لشکر کے
متصل جاؤن تو جو کچھ مین کرون سو تم بہی کیجیو یعنی جب مین اور وے سب جو میرے ساتھ مین نرسنگا پہونکین
تو تم سب بہی لشکر کے ہر ایک طرف نرسنگے پہونکیو اور بولیو کہ خداوند کے لیے اور جدعون کے لیے پہر
حضرت جدعون اور وی سو شخص جو اونکے ساتھ تہے باہر باہر ہو کے لشکر کے قریب آی اوسوقت دوسرے
پہرے کی ابتدا تہی اور چوکیدار اپنے مکان پر بیٹہا چاہتے تہی تب اونہون نے نرسنگی پہونکے اور اون
گہڑونکو جو اونکے ہاتہون مین تہے توڑا اور اون تینون غولون نے نرسنگی پہونکے اور گہڑے توڑے اور
چراغونکو اپنے بائین ہاتہونمین لیا اور نرسنگونکو اپنے دہنے ہاتہونمین پہونکنے کے لیے اور چلا اوٹہے کہ خداوند
کے اور جدعون کے تلوار اور اونمین سے ہر ایک شخص اپنے جگہہ پر لشکر کے ہر ایک طرف کہڑا تہا تب
سارا لشکر دوڑا اور چلایا اور بہاگ نکلا اور اون تین سو نے نرسنگے پہونکے اور خداوند نے ساری
لشکر مین ہر ایک کے تلوار اوسکے ساتھی پر چلائی اور وہ بیت الشطہ کو صریرات کے پاس اور ابل
محولہ کی طرف جو طبات پاس ہی بہاگ گئی تب اسرائیلی لوگ نفتالی اور آشر اور منسی جمع ہو کر نکلے اور مدیانیون کا تعاقب
کیا اور حضرت جدعون نے تمام کوہ افرائیم مین قاصد بہیجے اور کہا کہ مدیانیونکی برخلافی مین اوترو اور گہاٹونکو بیت برہ اور
یردن تک روکو تب ساری افرائیمیون نے جمع ہو کے گہاٹونکو بیت برہ اور یردن تک روکا اور اونہون نے
مدیانکے دو سردارون غراب اور ذیب کو پکڑا اور غراب کو غراب کے چٹان اور ذیب کو ذیب کے کولہو پاس قتل کیا اور مدیان کو

رکیدا یاد رس یتیہر ز صور کا ترجمہ کیا ہو کہ غراب کی چٹان پر اور یہی لفظ صور کا حضرت شعیا کی صحیفہ کے دسوین باب
مین بہی ہے وہان یون ترجمہ کیا ہے غراب کے پہاڑی پر الغرض غراب و ذیب کا سیر بردن کے پاس حضرت جدعون
پاس لائی اور حضرت جدعون بردن پاس آئے اور وہ اور اونکے ساتھی تین سو باہم ہار اوتری اور رکیدستے
رکیدستے تہک گئے تب آپنے سکات کے لوگون سے کہا کہ اون لوگون کو جو میرے ساتھ مین روٹیان دو
اسلیے کہ یہ تہک گئی ہین اور مین مدیان کے دونون بادشاہون ذبح اور ضلمنع کا پیچھا کئی جاتا ہون سو سکات
کے اشرافون نے انکار کیا اب ذبح اور ظلمنع اپنے لشکر سمیت جو پندرہ ہزار تہا قرقور مین تہی اور ایکسو لاکھ
بیس ہزار مارے گئے تہے حضرت جدعون اونکی طرف گئی جو نجیہاہ اور نبح کے پورب طرف کو خیمو نمین رہتے تہے
اور لشکر کو مار اکہ وہ لشکر غافل تہا جب زبح اور ضلمنع بہاگے تو حضرت جدعون نے اونکو رکیدا اور مدیان کے دونو
بادشاہون زبح اور ضلمنع کو اور ساری لشکر کو پریشان کیا پہر حضرت جدعون نے زبح اور ضلمنع کو اپنے ہاتھ
قتل کیا اور وہ زیور جو اونکے اونٹون کے گردنمین تہا لے لیا اور مدیانی لوگ اسماعیلی تہے **فائدہ** مولانا
سید علی سمہودی مدنی نے وفاء الوفا مین لکہا ہے کہ غراب ایک پہاڑ ہے مدینہ شریف کے شامی رخ کے طرف
ابن اسحاق نے لکہا ہے کہ جناب پیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ سے نکلے اور غراب پر چلے کہ وہ ایک پہاڑ ہے
مدینہ کے کنارے پر شام کی راہ پر اور اس حال سے پہلے کا حال قاضیون کی کتاب مین جو تہے باب مین یون ہے
کہ بنے اسرائیل نے گناہ کی تو اللہ تعالے نے اونکو کنعان کے بادشاہ یابین کے ہاتہون جو حضور مین سلطنت کرتا تہا
سونپا اور اوسکے لشکر کے سردار کا نام سیسرا تہا وہ حرستہ الجوئیم مین رہتا تہا تب بنی اسرائیل خداوند کے آگے چلائے
کہ اوس پاس لوہے کے نوسو رتہین تہین اوسنے بیس برس تک بنی اسرائیل کو ستایا اوسوقت لفیدات کی
بیبی نبیہ جو دبورہ تہی بنی اسرائیل کی حاکم تہی وہ اونکے پاس فیصلے کے لئے جیرہ اوسنی قادس نفتالی سے ابی نعم کی بیٹی برق
کو بلا بہیجا اور کہا کہ کیا خداوند اسرائیل کے خدا نے حکم نہین کیا کہ جا اور تبور کے پہاڑ کے سامنے لوگونکو کہینچ اور بنی نفتالی
اور بنی زبولون سے دس ہزار اپنے ساتھ لے اور مین نہر قیشون پر سیسرا لشکر یابین کے سردار کو اور اوسکے رتہون اور
اوسکی بہیڑ بہاڑ کو تجھ پاس کہینچ لاؤنگا اور اوسے تیرے قابو مین کر دونگا اور برق نے اوسے کہا اگر تو میرے ساتھ
آویگی تو مین جاؤنگا اور جو میرے ساتھ نہ آویگی تو مین نجاؤنگا وہ بولی مین تیرے ساتھ چلونگی لیکن اس سفر
مین جو تو کرتا ہے تیرے کچھ عزت نہوگی کیونکہ خداوند سیسرا کو ایک عورت کی ہاتہون سپرد کریگا دبورہ اوٹہی اور
برق کے ساتھ قادس کو گئی اور برق نے بنی زبولون اور بنی نفتالی کو قادس مین بلایا سو وہ دس ہزار مرد

اپنے ہمراہ لیکے چڑہا اور دبورہ بھی اوسکے ساتھہ چلی اب حبر قینی نے جو حضرت موسی علیہ السلام کے سسرے حوباب کے نسل سے تھا قینیون سے آپکو الگ کیا اور ظعننیم مین بلوط کے درخت کے پاس جو قادس سے لگ بہگ ہے اپنا خیمہ کہڑا کیا تب سیسرا کو خبر پہنچی کہ ابی نعم کا بیٹا برق تبور پہاڑ پر چڑہا اور سیسرا اسنے لوہے کے اپنے سارے رتھین جو نو سو تھین اور اپنے ساتھہ کے سارے لوگ حرستہ الجوین سے نہر قیسون پر فراہم کئے تب دبورہ نے برق کو کہا کہ اوٹھ کیونکہ یہ وہ دن ہے کہ خداوند سیسرا کو تیرے ہاتھہ مین دیدیا ہے کیا نہ خداوند تیرے آگے خروج نہین کرتا ہے تب برق کوہ تبور سے اوترا اور دس ہزار مرد اوسکے پیچھے تھے تب خداوند نے سیسرا کو اور اوسکو سارے رتھون اور اوسکے سارے لشکر کو تلوار کی دھار سے برق کے ہاتھہ شکست دی یہانتک کہ سیسرا رتھہ پر سے اوترکر پیدل بھاگا اور برق رتھون اور لشکر کو رکیدی گیا چنانچہ سیسرا کا سارا لشکر تلوار سے مارا پڑا اور ایک بھی نہ بچا اور سیسرا پیدل بھاگ کے حبر قینی کے جورو یاعیل کے خیمہ مین گیا اس لیے کہ حصور کے بادشاہ یابین اور حبر قینی کے گہرانے مین صلح تھی یاعیل نے کہا مجھہ پاس آمت ڈر اوسنے اوسے کمل اوڑہا دیا پھر یاعیل نے ایک میخ اوسکی کنپٹی پر دہر کے ایسی گاڑی کہ زمین جا دہسی وہ مر گیا اور جب برق آیا تو یاعیل اوسکے ملنے کو نکلی وہ خیمے مین آیا اور سیسرا کو مردہ دیکھا سو خدا نے اوسدن کنعان کے بادشاہ یابین کو بنی اسرائیل سے مغلوب کیا اور بنی اسرائیل کے ہاتھہ نہایت زور پکڑ چلے یہانتک کہ اونہون نے یابین کو کاٹ ڈالا دیکھو ترانوےویں زبور کا یہ مضمون ہے کہ الہی اسی طرح سارے بت پرستونکو قتل کر اسی طرح اونہین عاجز کر کہ وہ تیرے طالب ہوین حضرت داود کے وقتمین عمون اور مواب اور فلستی اور ادوم عاجز ہوے اور آپ کے تابع ہوئے اسکا ذکر اوپر ہو چکا مگر وہ لوگ اللہ کے طالب نہین ہوئے دین اونمین نہین پھیلا اس زبور کی دعا جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت مین قبول ہوئی کہ بت پرستون پر ایسی سخت مار پڑی جیسے مدیانیون اور سیسرا پر پڑی تھی تین سو تیرہ محمدیون نے بدر مین ایک ہزار کے لشکر کو شکست دی اسی طرح مار پر مار پڑتی رہی وہ لوگ شرمندہ ہو ہو کر اللہ کے طالب ہوتے گئے اسی طرح سارے عالم مین اللہ کا نام محمدی جہاد کے بدولت پھیلا اور سب نے اللہ کو تمام جہان کا الکہ سمجھا چوراسیوین زبور میں ہے نیکبخت وے ہین جو تیرے گہر مین بستی ہین وے سدا تیرا شکر کرتے ہین مبارک وے انسان جنہین قوت تجہسی ہے جنکے دلمین تیری راہین ہین جنہون نے باکا کے نشیب مین گذر کرتے ہوی اور پادری میتہر کے ترجمہ مین یون ہے کہ وے بکا کی وادی مین گذر کرتے ہوی اوسے ایک کنوان بناتی اور تالابون کو مینہ کے پانیون سے بہراہے اور پادری میتہر کے ترجمہ مین یون ہے کہ پہلے برسات اوسے برکتون سے ڈہانپ لیتی وے قوت سے قوت تک

ترقی کرتے چلے جاتی ہین یہانتک کہ خدا کے آگے صیہون مین حاضر ہوتے ہین ای ایمان والو اس زبور مین
صاف ذکر مکہ شریف کا ہے عبرانی لفظین یون ہین عوبرے بعمق ہبّاخا عبرانی مین کلمہ کے سرے پر حرف ہی کا
وہان آتا ہے جہان عربی مین الف لام آتا ہی تو ہبّاخا کے معنے ہین الباخا اور باخا کو ترجمہ مین ایک پادری نے
باکا لکہا پادری ہیتہر نے بکا لکہدیا اسکا یہ باعث ہے کہ بہت نامون مین عبرانی مین الف آتا ہی اور عربی مین
وہ الف جاتا رہتا ہی حضرت اسماعیل کے ماں کا نام عبرانی مین ہاجار ہے عربی مین ہاجر رہ گیا الف جاتا
رہا اور عربی مین عشر کہتی ہین عبرانی مین عاشار کہتے ہین اور جہان عبرانی مین خی ہوتی ہے عربی مین
اوسکے بدلے کاف آتا ہے تارے کو عبرانی مین کوخاب کہتے ہین عربی مین خی کے بدلے کاف آیا الف جاتا رہا
کوکب ہو گیا اسی قاعدے کے موافق باخا کے عربی بکا ہے اور بکہ مکہ کو کہتے ہین اور وادی نالی کو کہتے ہین
قرآن شریف مین بہی مکہ کو وادٍ غیر ذی زرع فرمایا ہے یعنے ایسا نالا جسمین کہیتی نہین مگر پادریونکے دلسے
کیونکر ہو سکے کہ یہ اقرار کرین کہ بکا یہان مکہ کو کہا ہے مگر سیل صاحب نے عربستان کی تاریخ مین اقرار کیا ہی کہ مکہ کا
نام بکہ بہی ہے دیکہو یہان صاف یہ مطلب ہے کہ حضرت ہاجرا اور حضرت اسماعیل بڑے برکت والے ہین
جو اللہ کے گہر مین بیٹہے کہ بہتر بستی ہین جنہون نے بکہ کے یعنے مکہ کے نالے مین ہوکر جہان زمزم کا کنوان بنایا
فرشتے نے اللہ کے حکم سے اونکے لیے پانی نکالا اور یہ جو فرمایا ہے کہ نالا اونکو مینہ کے پانیون سے بہرا ہے
یہ ذکر عرب کی زمین کا ہے مختصر تاریخ اسلام کی جو ڈاکتر جی ولیم لیٹنر پرنسپالی لاہور مین چہاپی ہے
اوسمین لکہا ہے کہ عرب کی زمین خشک تہی برسات کم ہوتی تہی اس لیے قومونکی قومین اپنے جانورونکو
لیکر جہان برسات کا پانی یا کوی چشمہ اور گذارے کی جگہ ملتی تہی وہان اوتر جاتی تہے صحیح بخاری مین ہے
کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ای آسمان کے پانی کے بیٹو مجمع البحار مین ہے کہ یہ عرب والونسے
کہا کہ وہ آسمان کے پانی کے تلاش مین رہتے تہے جہان وہ ہوتا تہا وہان اوترتے تہے سو یہان اسماعیلونکو
فرمایا کہ اونکے قوت بڑہتی چلی جاوے گی یہانتک کہ اللہ تعالے کے آگے صیہون مین حاضر ہونگے سو ایسا ہے ہوا
پہلے حضرت اسمعیل سے اونکو ایمانکی قوت ملی مدت تک ایمان پر قایم رہے پہر کئی سو برس بت پرستی مین
پہنسے رہے آخر کو اللہ نے اونمین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا اور آپ پر قرآن اوتارا اولاد اسمٰعیل
کو زور دیا کہ اونہون نے ہر طرف کا فرونکو مارا اور صیہون اور بیت المقدس مین اللہ کے گہر مین حاضر ہو کر
اوس ملک مین بہی اللہ کے کلام کا نور پہیلایا جہونے عیسائیونکو دبایا پادری طامس اسکاٹ کو دیکہو

باکا کے یہ معنے لکھتا ہے کہ درختوں مین شہتوت کے جو ایک ناپیدا وار جگہہ تہی اور جو لوگ وہان جاتے تھے اپنے پینے پانی کے واسطے گڑھے کہودتے تھے اسکا یہ مطلب ہی کہ جو لوگ حضرت عیسی کے گرجی کو آتے ہین انکو کوی روک نہین سکتا خدا اونکے ہمیشہ مدد کریگا بعضے لوگ باکا کے معنے کہتے مین رونا یا تکلیف لیکن شاید اوس سے مراد ہے ناپیدا وار جگہہ جسمین ہو کر کسی زمین کے لوگ بیت المقدس کو جاتی تھے لیکن اللہ کے حکم سے وہ اچھی طرح لیجائی جاتے تھے اور تالابون سے مراد ہے دعائین اور برکتین اور معنے یہ ہین کہ پانی برکتو نکا ڈہانک لیتا ہے انکو دیکہو پادری سنے آخر اقرار کیا کہ باکا سے ناپیدا وار جگہہ مراد ہے سو یکہ بہی ایسا ہی ہے اللہ تعالے فرماتا ہے بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ ایسا نالا جسمین کہتی نہین پچاشیویں زبور ای اللہ تو اپنی زمین پر مہربان ہے تو یعقوب کی قیدی کو پہیر لایا تو نے اپنے لوگونکے گناہ بخش دی تو نے اون کی سب خطا چہپائی تو اپنے سب قہر کو روکا تو نے اپنے غضب کی شدت کو پہیرا ای ہمارے نجات دینے والے خدا ہمکو پہیرا اور اپنے قہر کو ہمپر سے دفع کر کیا تو ہمیشہ ہم سے بیزار رہیگا کیا تو سارے پشتون پر اپنے قہر کو کہینچیگا کیا تو پہر کے ہمین نہ جلاویگا تاکہ تیرے لوگ تجھسے خوشی کرین ای اللہ ہمکو اپنی رحمت دکہا اور اپنی نجات ہمکو بخش مین سنونگا کہ اللہ خدا کیا فرماتا ہی وہ تو اپنے بندونکی اور اپنے پاک لوگون سی سلامتی کی باتین کہیگا پر لازم ہے کہ وے پہر جہالت کی طرف پہرین یقیناً اوسکی نجات اونسے جو اوس سے ڈرتے ہین نزدیک ہے تاکہ جلال ہمارے سرزمین مین بسی رحمت اور سچائی ملنے والیان ہین صداقت اور سلامتی نے ایک دوسرے کو چوما ہے سچائی زمین سے اوگی گی اور صداقت آسمان پر سے جہانکیگے ہان اللہ بہی جو کچھ خوب ہے سو دیگا اور ہماری سرزمین اپنے حاصل دیگی صداقت اوسکے آگے آگے چلیگی اور اوسکے قدم کو راہ مین رکہیگی اور پادری ہیتر نے یون ترجمہ کیا ہی کہ اپنے نقش قدم کو ایک راہ بناویگی پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ جب اللہ تعالے نے یہودیون کو قید سے چہڑایا اپنی رحمت سے اپنے وعدی پوری کئے اور اپنے عدالت کو ظاہر کیا پہر یہ جو فرمایا کہ سچائی زمین سے اوگی گی اور عدالت آسمان سے جہانکیگی سو پہلے اسکا مطلب پادری یون لکہتا ہی کہ اونکی زمین کی پیداواری بڑہ گئی یعنے پہل زمین کے اور پہل نیکی کے پہر پادری لکہتا ہی کہ ان آیتون کے یہ معنی عمدہ نہین ہین اور ٹہیک معنے یون ہین کہ اللہ نے اپنے رحمت سے حضرت عیسیٰ کو بہیجا اور اپنے وعدونکو پورا کیا افسوس پادری عدالت کی لفظ مین غور نہین کرتا اور محمدی نور کو نہین دیکہتا عدالت کا بیان توراۃ مین صاف صاف ہو چکا ہی کہ اللہ اپنی تلوار تیز کریگا اور اپنے دشمنونکو قتل کریگا زبورونمین بہی جابجا اس عدالت کا بیان ہی اس عدالت کے ساتھ سچا دین ساری زمین مین پہیلا یہ دونو باتین محمدی وقت مین ہوئین اور

یہ اشارت اسی وقت کی ہے اس زبور مین پہلی یہ اشارہ ہو کہ اللہ تعالے بابل کے قید سے اسرائیلیون کو پھر لاویگا پھر حضرت عیسی کے بعد کے زمانہ مین جو مصیبت اسرائیلیون پر پڑی اوسکے دفع ہونیکے لیے یہ دعا کی کہ یا اللہ اس قہر اور غضب کو دفع کردے اور رحمت اور نجات کو یعنے آخری شریعت کو بھیجدے اس اشارہ کو حضرت اشعیا علیہ السلام کی کیاونوین باب مین اللہ تعالے نے صاف کہولدیا پہلے ایک شریعت کے بھیجنے کا وعدہ کیا پھر فرمایا کہ میری صداقت نزدیک ہے اور میری نجات چل نکلی ہے یعنے آیا چاہتی ہے پھر فرمایا کہ میری صداقت ہمیشہ رہیگی اور میری نجات پشت در پشت یعنے جو لوگ اوس شریعت مین داخل ہونگے پشت در پشت اوسپر قایم رہینگے معلوم ہوا کہ اس زبور مین اور اٹھانوین زبور مین صداقت اور نجات آخری شریعت کا نام رکھا ہے پھر صاف آیندہ وقت کی خبر دی کہ اللہ تعالے اپنی بندون سے سلامتی کی باتین کہیگا یعنے اپنا کلام جو وسیلہ سلامتی کا ہی بھیجیگا اونکو لازم ہے کہ پھر اگلی سے جہالتین نکرین پھر یہ بتادیا کہ اسکا جلال ہماری زمین مین یعنے ملک شام مین بسے گا یعنے اس ملک مین امن امان ہوجاویگا رحمت اور سچائی اور صداقت اور سلامتی تمام زمین مین پہیلجاویگی یعنے سچا دین رحمت کے ساتھ پہیلیگا اور جن فرقون مین دشمنی ہے وہ مل کر ایک دین ہوجاوینگے اور دشمنون کے ہاتھون سے سلامت رہینگے یہ سب باتین محمدی وقت مین پوری ہوئین جیسا چہیاسیوین زبور مین ہے اے خداوند ساری امتین جنھین تونے پیدا کیا آوینگے اور تیرے آگے سجدہ کرینگی اور تیرے نام کی بزرگی کرینگے تو بزرگ ہے اور عجائب کام کرتا ہے تو ہی اکیلا خدا ہے اور یہی لکھتا ہے کہ یہ پیش خبری اسکی ہے کہ آس پاس کی قومین بت پوجنا چہوڑدینگی اور حضرت عیسی اور انجیل کو مانینگے اے ایماندارو ساری امتون کی لفظ کو دیکھو اوسمین تمام جہان کی جن و بشر سب داخل ہین یہ صاف بشارت دین محمدی کی پہیل جانے کی ہے نواسیوین زبور مین ہے اے خدا تیرے بعد اون ہے نیک بخت وہ گروہ جو تیرے شکر کی خوش آوازی کی شناسا ہے اے اللہ وہ تیرے چہرے کی روشنی مین خرامان ہونگے تیرا نام لینے سے وے سارے دن خوش وقت رہینگے تیری صداقت سے وہ بلندی پاوینگے کیونکہ اونکی توانائی کے شوکت تو ہے تیری مہربانی سے ہماری سینگ اونچی کی جائیگی کہ ہماری سپر اللہ ہے اور اسرائیل کا قدوس ہمارا بادشاہ ہے دیکھو صاف آیندہ کی خبر ہے کہ ایک اللہ والی قوم ہوگی کہ انکا غلبہ دنیا مین ہوگا اور انکے ساتھ ہم بھی یعنے بنی اسرائیل بھی عروج پاوینگے جو لوگ جس جس قوم کے محمدی ہوئے اونہون نے ہر طرح کا غلبہ پایا بانوے زبور مین پہلی یہ خبر ہے کہ اللہ تعالی کے دشمن فنا ہونگے اور ایمان والون کا غلبہ ہوگا پھر تیرہوین آیت یون ہے وے جو اللہ کے گہر مین لگائے گئے ہین ہمارے خدا کی درگاہون مین پھولینگے وے بڑہاپے مین بھی میوہ دینگے وے موٹے اور تر و تازہ ہونگے تاکہ ظاہر کرین کہ اللہ سیدھا ہے دیکھو اس پتے مین غور کرو جو اللہ کے گہر مین لگائی گئے یعنے حضرت اسمعیل جنکو حضرت ابراہیم نے

۸۶ زبور

۸۹ زبور

۹۲ زبور

مکہ مین اللہ کے گھر کے پاس بسایا تھا اون کی اولاد یعنی حضرت اسمعیل کی سب اولاد کو درختون سے مثال دیکر فرمایا کہ وہ اللہ کی درگاہون مین یعنے کعبہ اور مدینہ اور بیت المقدس مین پھولے پھلین گے اور بڑھاپے مین بھی میوہ دینگے یعنے اول حضرت اسمعیل علیہ السلام سے انہونے ہدایت پائی پھر آخر زمانہ مین اوس قوم مین جناب محمد صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم پیدا ہوئی جنکی باعث سے اللہ کے دشمنونکا زور ٹوٹا اور ایمان والونکا ہر جگہ غلبہ ہوا پادری ان آیتونکو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خبر ٹھہراتا ہی اور صاف صاف ہونے سے آنکھ چھپاتا ہی چورانوی زبور مین ظالمون کے ہاتھ سے اللہ کے آگی فریاد ہی اور آخر کو عدالت کی پیش خبری ہے چھیانوان زبور آؤ اللہ کے لیے ایک نیا گیت گاؤ خداوند کے لیے گاؤ ای سارے زمین خداوند کے لیے گاؤ اور اوسکے نام کو مبارک کہو روز بروز اوسکی نجات کی بشارت دو امتون کے درمیان اوسکے جلال کی اور ساری قومونکے بیچ اوسکی عجائب قدرتونکو بیان کرو نوین اور دسوین آیت مین ہی اے ساری زمین اوسکی سامنے کانپتی رہ قومون کے درمیان کہو کہ خداوند سلطنت کرتا ہی اس لیے جہان قایم ہے وہ جنبش نہین پاتا وہ صداقت سے لوگون کا انصاف کریگا آسمان خوشی کرین اور زمین شادیانہ بجاوے سمندر اور اوسکی معموری شور کری میدان اور سب سمیت جو اونمین ہی باغ باغ ہووین بن کے سارے درخت خوشی کرین اللہ کے آگے کیونکہ وہ آتا ہی وہ زمین کی عدالت کرنے آتا ہی وہ صداقت سے جہان کی اور اپنی سچائی سے لوگونکی عدالت کریگا اے ایمانوالو نئے گیت سے مراد زبور شریف نہین ہے بلکہ قرآن مجید کی طرف اشارا ہی اس اشارہ کو اللہ تعالے نے حضرت اشعیا علیہ السلام کے بیالیسوین باب مین صاف کھولدیا ہی عرب کے ملک کا صاف پتا دیا ہی وہان بھی یہی لفظ فرمایا ہے کہ خداوند کے لیے نیا گیت گاؤ اللہ چاہیگا تو اوس جگہ خوب طرح اسکا بیان ہوگا نئی گیت سے مراد قرآن مجید ہے اور اسکا پتا اس زبور مین یہ دیا ہی کہ اے سارے زمین خداوند کے لیے گا یعنے وہ کلام ساری زمین مین پڑھا جائیگا پھر عدالت کا صاف پتا بتلایا جسکا ذکر بار بار ہو چکا ہے ملا سید علی طہرانی رحمۃ اللہ علیہ اقامۃ الجھود مین اس چھیانوی زبور کی آیتین لکھکر لکھتی ہین کہ ہماری شریعت مین اللہ کی نئی نئی تعریفین موجود ہین اور تمام روی زمین مین ہر ہر قوم مین دین کا پھیلنا یہ بات خاص محمدی شریعت کے واسطے ہوی اور یہ بات اس زبور مین کئی جگہ بار بار فرمائی ہے اور دسوین آیت مین فرمایا کہ اللہ تعالے سلطنت کرتا ہی اوسنی جہان کو ایسی پائداری بخشی کہ اوسکو تزلزل نہوگا قومونکو راستی سے حکم کریگا اس مین یہ اشارہ ہے کہ آخری پیغمبر کا وقت عدالت کا وقت ہی اونکا دین ایسا مضبوط ہوگا کہ اونکی سلطنت دوسرے کو نجاوی گی پادری طامس اسکاٹ دسوین آیت مین لکھتا ہی کہ اس پیشینگوئی کا پورا ظہور ہوا کہ حواریون نے بت پرستون کو وعظ سنایا اور تمام قومون مین ایمان پھیلا پھر آخری خوش خبری نہین

۹۴ زبور

۹۶ زبور

لکھتا ہے کہ اس مین حضرت عیسیٰ کے اول بار آنیکی بہی خبر ہے اور آخری زمانے مین اوترنیکی بہی خبر ہے جب وہ لوگونکو نجات دینگے اور گنہگارونکو برباد کرینگے افسوس پادریونکو یہ نہین سوجھتا کہ جو جو پتے اور نشان اس عدالت کے وقت کے ان پاک کتابون مین مین وہ سب محمدی عدالت مین موجود ہین بیشک یہ عدالت محمدی وقت سے شروع ہوی حضرت عیسیٰ آن کر اوسکو تمام کرینگے اس عدالت اور سلطنت کے پتے اور نشان اور صحیفون مین صاف آتی ہین ستانوان زبور الله سلطنت کرتا ہی زمین خوشیان کرے بہتیرے جزیرے شاد ہووین بدلیان اور کالی گھٹائین اوسکی آس پاس مین صداقت اور عدالت اوسکے تخت کا مکان ایک شعلا اوسکے آگی آگی جاتا ہے اور اوسکے دشمنونکو ہر طرف جلاتا ہی اوسکے بجلیون نے عالم کو روشن کیا زمین نے دیکھا اور کانپ گئی ساری پہاڑ موم کے مانند پگھل گئی الله کے حضور ساری زمین کے خداوند کے حضور سارے آسمان اوسکے عدالت کے منادی کرتے ہین اور سارے امتین اسکے جلال کو دیکھتے ہین شرمندہ ہووین وے سب جو کھودی ہوے بت پوجتی ہین اور بتونپر پھولتی ہین ساری معبودو تم اوسی سجدہ کرو صیہون سنتی سنا اور مگن ہوئی یہوداکی بیٹیان اے الله تیری عدالتون سے خوشوقت ہوئین کیونکہ ای الله تو سارے زمین پر مقدم ہے تو سارے معبودون سے بہت سربلند ہے پادری طامس اسکاٹ اسکو حضرت عیسیٰ کی خبر ٹہراتا ہی اور کہتا ہے کہ حواریون کے وعظ سے بہت بت پرست عیسائی ہوگئی اور ابر اور کالی گھٹاؤن سے مراد ہے الله کا خوف جو دشمنون کو اسپر دکھاتا ہے جب اون سے بدلہ لیتا ہے ای پادری یوحنان تمنے اتنا سمجھا کہ حواریون کے وعظ سے بہت بت پرست عیسائی ہوئی ہان یہ بہی دیکھو کہ جناب محمد صلی الله علیہ وسلم پر قرآن کے اوترنیکی باعث سے تمام ملکون کے بت پرستون نے بتونکو چھوڑکر محمدی دین قبول کیا اور اس جگہ بار بار عدالت کی پیش خبری ہے یہ عدالت محمدی وقت مین ہوئی یہوداکی بیٹیان یعنے یہوداکی قوم جو بیت المقدس کے رہنے والے تھے اونمین جو محمدی دین مین آئے اس عدالت سے بہت خوش ہوے اس عدالت کا بیان جا بجا دیکھو اور اوسکے پتے اور نشان بہی نوانوان زبور خداوند کا ایک نیا گیت گاؤ کیونکہ اوسنے عجائبات کئی اوسکے داہنی ہاتھ اور پاک بازو نے اسکی فتح بخشی الله نے اپنی نجات کو ظاہر کیا اور اوسنی اپنی صداقت کہول کے دکہلائی اوسنی اسرائیل کے گھرانے کی بابت اپنی رحمت اور امانت کو یاد فرمایا زمین کی ساری کنارون نے ہمارے خدا کے نجات کو دیکھا اے ساری زمین الله کے لیے خوشی سے نعرہ مار اور آواز بلند کر اور خوش ہو اور مدح گا الله کے لیے بربط بجا کے گاؤ بربط بجا کے اور سرود کے گاؤ نرسنگی اور قرنائی پھونکتی ہوی الله بادشاہ کے آگے خوشی کے آواز کرو سمندر اور اوسکی معموری

شور مچاوین اور ساری دنیا بہی اور سب جو اوسمین بستی ہین نہرین تال دیوین اور سارے پہاڑیان اللہ کے آگے
ل کے خوشیان کرین کہ وہ زمین کی عدالت کرنے آتا ہے وہ صداقت سے دنیا کے اور انصاف سے اونکی
عدالت کریگا اس زبور مین پہر نئی گیت کا یعنے قران پاک کا وعدہ کیا اور پہر عدالت کی خوشی کرنیکا سب کو حکم
دیا ہے ان کتابون مین بار بار عدالت کا اور تلوار کا اور اللہ کے دشمنون کے قتل ہونیکا وعدہ ہے وہ عدالت
بیشک ہمارے پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم سے شروع ہوی حضرت عیسیٰ آخری زمانہ مین اس محمدی عدالت کو تمام
کرینگے اس زبور سے معلوم ہوا کہ حضرت داود کی شریعت مین جو زبور کی گانی کا اور اوسکے ساتھ باجی بجانے کا
حکم تھا یہ سب محمدی عدالت کی خوشی کرنیکا حکم تھا کہ اوسوقت کی خوشی مین اللہ کی تعریف کے گیت گاو اور اوس
عدالت کی خوشی سبکو سناؤ اور دشمنونکی ہاتھ سے اللہ کی آگے فریاد کرو اور خاطر جمع رکھو عدالت کا زمانہ آتا ہے
اللہ سب دشمنون کا زور دباتا ہے یہ لفظ جو فرمایا کہ اللہ عدالت کرنے آتا ہے پادری لوگ اسکا یہ مطلب سمجھتے ہین
کہ اللہ تعالے خود حضرت عیسیٰ کے شکل بنکر معاذ اللہ حضرت مریم سے پیدا ہوا اور اونسے تمام جہان کی عدالت
کی اسکا جواب یہ ہے کہ اللہ کی کتابونمین یہ لفظ بہت جگہ آیا ہے وہان دیکھو کیا مطلب ہے توراۃ کی پانچوین سورت
مین نوین باب مین بنی اسرائیل کو ارشاد ہوا کہ خداوند تیرا خدا وہ ہے جو تیرے آگے آگے پار جاتا ہی وہ اونکو فنا
کریگا جہان کہین کافرون سے مقابلہ ہوا ہے وہان یہ لفظ ہے کہ تم مت ڈرو اللہ تمہارے ساتھ جاتا ہے یہ بات
توراۃ مین جابجا موجود ہے بس معلوم ہوا کہ اللہ تعالے یون آتا ہی کہ اپنی نبیون اور اونکی امت کے ساتھ رہتا ہے
اون کے ہاتھون سے بڑی بڑی قوی کام کرتا ہے توراۃ کی چوتھی سورۃ کی چودہوین باب مین لکھا ہی کہ اللہ تعالے بنی اسرائیل
کے آگے آگے چلتا تھا اوسوقتمین کسی نے اسکا یہ مطلب نہین سمجھا کہ اللہ تعالے معاذ اللہ حضرت موسیٰ کی شکل پکڑکر اوترا تھا
پادری لوگ بہی توراۃ مین اس لفظ کا یہی مطلب سمجھتے ہین کہ خدا حضرت موسی کے اور بنی اسرائیل کے ساتھ چلتا تھا
اب ہم کہتے ہین کہ اب جو اللہ تعالے پہر خبر دیتا ہے کہ مین ساری دنیا کے عدالت کرنے آتا ہون یہان بہی وہی
مطلب ہے کہ موسی کی طرحکا ایک نبی بہیجونگا اور اوسکی ساتھ اور اوسکی ساتھیون کے ساتھ رہونگا اور اپنی نشانیان
اور اپنی قدرتین دکہاونگا اون تھوڑونکو بہتونپر غالب کرونگا اوس نبی کے اور اوسکے امت کے ہاتھون سارے
عالم کے ظالمونکو سزا دونگا اسی بات کو قران مین بہی یاد دلا دیا ہے سورہ انفال مین فرمادیا کہ اللہ ایمانوالونکے
ساتھ ہے تمھارے فوج کچھ تمکو کام نہ آویگی کے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکر کافرونپر پہینکے وہ سب بہاگ
گئے اللہ نے فرمایا جب تو نے کنکر پہینکے تہے تو نے نہین پہینکے ہمنے پہینکے اور اونکے ساتھیون سے فرمایا

کہ اونکو تم نے نہین قتل کیا لیکن اللہ نے اونکو قتل کیا سورہ حشر مین یہودیون کے حق مین فرمایا کہ اللہ اون پر
کہ آیا جہان سے اونکو گمان نتھا اور اون کے دلونمین رعب ڈال دیا یہ جو جابجا توراۃ اور زبور مین عدالت کا وعدہ
کیا تھا یہ مضمون کتاب والون کو قرآن مین پہر یاد دلایا سورہ شوری مین ہمارے اَن پڑہے نبی کی زبان پاک سے
یون فرمایا وَقُلْ آمَنْتُ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنْ كِتَابٍ وَأُمِرْتُ لِأَعْدِلَ بَيْنَكُمْ کہہ کہ مین یقین لایا اوسپر جو کچھ اللہ نے اوتارا کوئی
کتاب ہو اور مجکو حکم ہوا کہ مین عدالت کرون تمہارے بیچ مین دیکھو صاف ایسا وعدہ یاد دلایا کہ جو وعدہ عدالت
کا تھا وہ وقت آگیا ان پڑہی نبی نے فرمایا کہ مجکو عدالت کرنیکا حکم ہوا ایکسو دوسرے زبور مین گیارہ آیتون کے بعد
یون ہے تو اے اللہ ابد تک باقی رہیگا اور تیری یاد پشت در پشت ہوتی رہی گی تو اوٹھیگا اور صیہون پر رحمت
کریگا کہ اوسپر رحمت کا وقت ہے ہان اوسکا متعین وقت پہنچا ہو کہ تیرے بندے اوسکی پتھرون سے شاد ہوتے ہین
اور اوسکے خاک پر مہربانی کرتے مین ساری قومین اللہ کے نام سے ڈرین گی اور روی زمین کے سارے بادشاہ تیرے
جلال سے کیونکہ اللہ نے صیہون کو بنایا اور اپنی جلال مین ظاہر ہوا وہ بیکسون کی دعا کی طرف متوجہ ہوا اور انکی
دعا کو رد نکیا یہ پچھلی پشت کے لیے لکھا جائیگا اور لوگ جو پیدا ہوونگے اللہ کی تعریف کرینگے کہ اللہ نے اپنی بلند
اور مقدس مکانون پر سے نگاہ کی اللہ نے آسمان پر سے زمین پر نظر کی تا کہ قیدیونکا کراہنا سنے تاکہ اونہین
جن پر قتل کا فتوی ہوا ہے چہڑا دے تاکہ وے صیہون مین اللہ کا نام ظاہر کرین اور اوروشلیم مین اوسکا شکر کرین
جبکہ ساری لوگ اور مملکتین اللہ کی عبادت کے لیے جمع ہووین دیکھو ساری اس زبور مین اوسوقت کا پتا
دیا کہ سب قومین اللہ کی عبادت پہیلے گی اور یہ بتادیا کہ اوسوقت مین لوگ اسباب کا شکر کرین گی کہ شکر
خدا کا کہ جسنے ہمپر رحم کیا اور جن پر قتل کا فتوی ہو اتھا اونہین چہڑایا سو یہ ظلم نبیون پر اور اچھی لوگون پر حضرت
علیسے کے وقت تک رہا خود حضرت عیسی پر یہودی ملاون نے فتوی قتل کا دیا اور کفر بکنی کی تہمت اون پاک
رسول پر جوڑی انجیل لکھنے والون نے اسکا حال مفصل لکھا ہے بعد اسکے پہر عیسائیونکا قتل پہلی بت پرستون نے
پہر تین خدا کہنے والون نے شروع کیا آخر کو سچی عیسائی جنگلونمین بیٹھ رہے جناب محمد کی وقت تک اللہ اونپر
درود رحمت بہیجے کچھ عیسائی جنگلونمین رہا کرتے تھے ایسی لوگونکو اللہ نے ظلم سے چہڑایا ایک خدا کہنے والونکا
غلبہ ہوا تین خدا کہنے والے مارے گئی صیہون پر اللہ کی رحمت ہوئی محمدیونکا وہان عمل ہوا اللہ کی توحید
وہان پہیلے اللہ تعالے نے صیہون کو اور اوروشلیم کو یعنے بیت المقدس کو اور تمام ملک شام کو اپنے
کلام سے اور اپنی توحید سے آباد کیا جو لوگ نصرانیونکی ڈر کے مارے بول نہ سکتے تھے محمدی عدالت کی

راہ تکتی تھے اون بیکسون کی دعا اللہ نے قبول کی کہ اپنے جلال مین ظاہر ہوا اسے عقلمندو اس لفظ کا مطلب
سمجھو یہ لفظ حضرت موسی نے جب بولا تھا جب فرعون فوجون سمیت ڈوبا تھا معلوم ہوا کہ جلال مین ظاہر
ہونیکا یہ مطلب ہے کہ اپنا قہر اور غضب منکرون پر ڈالا اور اونکو پیس ڈالا اور ایمان والون کو اون سے چھڑا
چھڑایا یعنی عیسائی وحدت کا ڈنکا ملک شام مین دینے لگی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے لگے پادری صاحب
اسکا اٹ اسکو اوسوقت کی خبر پھر آتا ہی جب بیت المقدس کی پہلی ویرانی کی بعد اوسکو اسرائیلیون نے
خسرو بادشاہ کے حکم سے پھر بنایا پادری ان ہی تو نکو نہین دیکھتا کہ ساری قومین اللہ سے ڈرینگی اور زمین کے
سارے بادشاہ اللہ کو پوجینگے اور سارے ملکون کے لوگ اللہ کی بندگی کرینگے لیکن یہ سب ہون گے یہ تب صاحب
کی وقت سکے مین یا اللہ اندہون کی آنکھین کھولدے آمین ایک سو دسوان زبور میواہ نے یعنے اللہ نے
میرے خداوند سے فرمایا تو میرے دہنے ہاتھ بیٹھ جبتک کہ مین تیرے دشمنونکو تیرے پاؤن تلے کی چوکی کرون
جناب متی اپنی انجیل کے بائیسوین باب مین لکھتے ہین کہ جب فریسی یعنے یہودی علما جمع تھے حضرت عیسی نے یہ
کہکر اونسے پوچھا کہ مسیح کے بابت تمھین کیا گمان ہے وہ کسکا بیٹا ہی وہ بولے داود کا اوسنے اونھین کہا
پس داود روح کی معرفت کیونکر اوسکو خداوند کہتا ہی کہ اللہ نے میرے خداوند کو کہا کہ میرے دہنے ہاتھ بیٹھ
جبتک کہ مین تیرے دشمنونکو تیرے پاؤن کی چوکی نہ کرون پس جب داود اوسکو خداوند کہتا ہے تو وہ
کیونکر اوسکا بیٹا ہوا ای ایمانوالو اللہ تعالے حضرت داود سے یون کہواتا ہے کہ میواہ نے یعنے اللہ جل شانہ
نے میرے خداوند سے یعنے حضرت عیسے سے فرمایا کہ میرے دہنے ہاتھ بیٹھ حضرت داود کے اولاد مین
حضرت عیسے پیدا ہوئے مگر حضرت عیسی کا رتبہ اللہ کے نزدیک حضرت داود سے بہت بڑا ہے اس راہ سے
اونکو اپنا خداوند کہا یعنے مین اونکا تابعدار ہون وہ میرے سردار ہین سو اللہ تعالے نے میرے سردار حضرت
عیسی سے یون فرمایا کہ تو میرے دہنے ہاتھ بیٹھا رہ یعنے مین تجھی آسمانپر بلالونگا اپنے دہنے ہاتھ کی طرف بیٹھا
رکھونگا اوسوقت تک تو بیٹھا رہ کہ تیرے دشمنون کو تیرے پاؤن تلے کی چوکی کرون یعنے تجھکو اونپر طرح
طرح سے زبردست کرون اونکو عاجز کرون کہ تیرے پاؤن تلے پیسی جاوین پادری لوگ اس آیت کو اس بات
پر سند لاتے ہین کہ حضرت عیسی کو خداوند کہا معاذ اللہ اسے ثابت ہوا کہ وہ خدا کے بیٹے تھے الہی پادری
لوگ نہین سوچتے کہ اس آیت سے ثابت ہوتا ہی کہ وہ بندے تھے اللہ کے محتاج تھے کیونکہ اللہ نے ان سے
فرمایا کہ تو میرے پاس بیٹھا رہ تیرے دشمنون کو مین تیرے قدمونکے نیچے کرونگا صاف معلوم ہوا کہ

۱۱۰:۱

حضرت عیسیٰ کو خود اختیار نتھا کہ اپنے دشمنون کو عاجز کرین دشمنون نے جب بہت غلبہ کیا اللہ نے اونکو
اپنے پاس بلا لیا اور وعدہ کیا کہ تیرے دشمنون کو مین ذلیل کرونگا اس صاف مطلب کو یادرے نہین
دیکھتے اور یہ جو فرمایا کہ وہ کیونکر اوسکا بیٹا ہے اسکا یہ مطلب ہے کہ داود کا مین بیٹا ہون مگر ایسا بیٹا نہین
کہ باپ سے رتبے مین چھوٹا ہو داود کا بیٹا ہون مگر اللہ کے نزدیک مجھی اتنی ہے کہ داود نے مجھے اپنا آقا اور
خداوند کہا اب سنو اللہ تعالے نے حضرت عیسے سے بعد اسکی یون فرماتا ہے خدا تیرے زور کا عصا صیہون سے
بھیجیگا تو اپنے دشمنونکے درمیان حکمرانی کر دیکھو دوسری زبور مین ہوچکا ہے کہ تو لوہے کے عصا سے اونہین
توڑیگا اسکا پورا بیان اوپر ہوچکا کہ یہ بتا حضرت محمد کا ہے اور اونپر رحمت بھیجی حضرت یوحنا کو اللہ نے
دکھلا دیا کہ وہ شخص اب پیدا ہوگا جو لوہے کی عصا سے حکومت کریگا یہان بھی یہی مطلب ہے کہ اللہ حضرت
عیسے کو تسلی دیتا ہے کہ مین تیرے دشمنونکو یون عاجز کرونگا کہ زور کا عصا بھیجونگا یعنی وہ رسول پاک جسکے ساتھ
زور کا عصا ہوگا اسکے امتی جو تیرے محب ہین صیہون مین یعنے بیت المقدس مین زور پکڑین گے اور تیرے
دشمنون پر حاکم ہون گے اونکے حکومت تیرے حکومت ہے کیونکہ وہ تیرے دوستدار اور تیری پیغمبری کے گواہ ہین
تیرا اور اونکا دین ایک ہے پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ اسکا یہ مطلب ہے کہ پہلے صیہون مین تو اپنے
عصا کی قوت دکھلا اور پھر سلطنت تیری دنیا مین پھیل جاویگی اور تو سب مخالفون پر غالب آویگا ہم کہتے
ہین کہ عیسائیون نے چھ سو برس ظالمون کے ظلم اوٹھائے اس خبر کا ظہور اس مدت مین نہین ہوا اس مدت کے بعد
دیکھو ملک شام مین پہلے محمدیون کے حکومت کا زور بیت المقدس مین ظاہر ہوا پھر وہان سے تمام ملک شام مین محمدی
حکومت پھیلے اور حضرت عیسی کا اصل دین قوی ہوا بہت سے یہودی جو حضرت عیسے کے دشمن تھے وہ محمدی ہوکر
حضرت محمد اور حضرت عیسی علیہم السلام اور قرآن اور انجیل پر ایمان لائے اور بہت سے جھوٹے عیسائی جو تین خدا کے
قائل تھے وہ بھی محمدی ہوے اور اللہ کو اکیلا جانتے حضرت عیسے علیہ السلام کا اصل دین جابجا پھیلا اور جو ایمان نہین لائے اور
محمدی دین مین نہین آے وہ محمدیون سے دبی رہتے محصول دیتے رہتے اسکے بعد اللہ فرماتا ہے تیرے لوگ
تیری قوت کے دن بہت اچھی پاکیزگی کے ساتھ آپسے مستعد ہون گے تیری جوانی کی شبنم صبح کے
رحم کے شبنم سے زیادہ ہوگی اللہ تعالے حضرت عیسیٰ کو تسلی دیتا ہے کہ جو تیری راہ پر چلنے والے ہین
جسدن تیرا زور ہوگا یعنے تیرے دین والون کا زور ہوگا اسدن وہ لوگ نہایت دل کی صفائی سے
اور ایمان کے زور سے مستعد ہون گے اور صبح کی شبنم سے زیادہ تیری جوانی اور قوت کا فیض پھیلیگا

پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ شاید جوانی سے یہ مراد ہے کہ حضرت عیسیٰ کی بادشاہی کے شروع میں انجیل پھیلی اور بہت سے یہودی اور بت پرست ایمان لائے آئے پادریو یہہ بھی دیکھو کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے سے اب تک کسقدر یہودی اور بہت پرست محمدی دین مین آئے اور حضرت عیسے کا نام تمام جہان مین روشن ہوا یہی زمانہ حضرت عیسیٰ کی قوت اور جوانی کا ہے اس زبور کا مضمون قرآن مجید مین اللہ تعالے نے صاف فرمادیا سورہ آل عمران مین فرمایا إِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَىٰ إِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَجَاعِلُ الَّذِينَ اتَّبَعُوكَ فَوْقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ جب کہا اللہ نے اے عیسے مین بیشک تجکو سمیٹ لونگا اور اونچی پر بلالونگا اپنی طرف اور پاک کرونگا تجکو منکر لوگون سے اور کردونگا اون لوگونکو جو تیری راہ پر چلین گے زبردست اون لوگونکے اوپر جو منکر مین قیامت کے دن تلک مولانا جلال الدین سیوطی رح درمنثور مین لکھتے ہین کہ ابن ابی حاتم نے جناب حسن بصرے کی زبانی نقل کیا کہ اونہون نے فرمایا کہ وہ اسلام والے لوگ ہین اور ہم اونہین مین ہین اور ہم غالب ہین منکرون پر قیامت کی دن تک دیکھو جناب حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے صاف فرمادیا کہ حضرت عیسے کے تابع محمدی لوگ ہین کہ اونکو اللہ کا بندہ اور پیغام پہونچانیوالا جانتے ہین اور اونکی بشارت کے موافق جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو سب پیغمبرونکا سردار جانکر دین محمدی کی راہ پر چلتے ہین تفسیر ابوسعود مین لکھا ہے کہ وہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کے لوگ ہین جو حضرت عیسیٰ کو سچا جانتے ہین اور اون کے دین کے تابع ہین یہ قول ہے قتادہ اور شعبی اور مقاتل اور ربیع کا وہ یہودیونپر غالب ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ وہ حواری لوگ ہین تو اون کے غالب ہونیکا یہ مطلب سمجھنا چاہیئے کہ مسلمان غالب ہوی کیونکہ اللہ کے اکیلا جانتے ہین اور اللہ کی تابعداری مین حواری اور سب مسلمان ایک ہین حضرت عیسے کے تابع وہی ہین جو اونکو اللہ کا بندہ اور اللہ کا پیغام پہونچانیوالا جانتے ہین اور نصاری تو حضرت عیسیٰ سے بہت برخلاف ہین اگرچہ ظاہر مین موافق ہین اہ حضرت عیسے سے فرماتا ہے خداوند نے قسم کہائی ہے اور وہ نہ پچتاویگا تو ملک صدق کے طور پر اور ایک ترجمہ مین یون ہے کہ ملک صدق کی صف مین ہمیشہ تک کاہن ہے یعنے امام ہے خداوند تیرے داہنے ہاتھ اپنے قہر کے دن بادشاہون کو دے مار یگا وہ قومون مین عدالت کریگا وہ اونہین لاشون سے بہر دیگا وہ مملکتونمین بہتون کی سر کچلیگا یہ جو فرمایا کہ تو ملک صدق کی طور پر اسکا مطلب یہ ہے کہ ملک صدق ایک بادشاہ تھا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وقت مین اوسکا قصہ توراۃ شریف کی پہلی سورہ

کی چودھوین باب مین ہو کہ کدرلاعومر بادشاہ اور کئی بادشاہ جو اوسکے ساتھ تھے حضرت ابراہیم علیہ السلام
کی بھتیجی حضرت لوط علیہ السلام کو پکڑ لے گئے حضرت ابراہیم نے اپنی اٹھارہ خانہ زاد غلاموں کو ساتھ جا کر اونھین
مارا اور حضرت لوط علیہ السلام کو عورتون اور لڑکون سمیت چھڑا لائے جب وہان سے لوٹے سدوم کا بادشاہ پیشوائی
کو نکلا اور ملک الصدق شالم کا بادشاہ روٹی اور شراب نکال لایا وہ اللہ تعالے کا کاہن یعنے دین کا حاکم اور امام تھا
اور اوسکو برکت دی اور بولا کہ آسمان اور زمین کے مالک اللہ تعالے کے حکم سے ابرام مبارک ہووے اور اللہ تعالے
جسنے تیرے دشمنونکو تیرے ہاتھون مین گرفتار کیا مبارک ہے تب اوسکو سب چیزونکا دسوان حصہ دیا جناب پولس
عبرانیونکی خط مین ساتوین باب مین لکھتے ہین کہ ملک صدق نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے برکت چاہے
اوسکو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بھی سب چیزونکا دسوان حصہ دیا اور جو پہلے اپنے نام کی معنون کے
موافق راستی کا بادشاہ ہے اور پھر شاہ شلیم یعنے سلامتی کا بادشاہ ہے پس غور کرو کہ یہ کیسا بزرگ تھا جسکو
ہمارے دادا ابراہیم نے بھی لوٹ کے مال سے دسوان حصہ دیا پھر پولس لکھتے ہین کہ وہ جو کہانت یعنی امامت
لیوی کی اولاد مین تھی اگر اوسکا منسوخ اور موقوف کرنا اللہ تعالے کو منظور نہوتا تو کیون فرماتا کہ ملک صدق
کی صفت سے بلکہ یون فرماتا کہ ہارون کی صفت سے ہمارے حضرت اونہین یعنے جناب عیسی علیہ السلام یہودا
کے قوم سے پیدا ہوئے جس فرقی کی حق مین حضرت موسی نے امامت کے بابت کچھ نہ کہا آگے بڑی دور
تک جناب پولس نے یہ مطلب بیان کیا ہے کہ مراد اسے حضرت عیسے مین حضرت عیسے سے اللہ تعالے
فرماتا ہے کہ تو ملک صدق کی صفت مین ہمیشہ تلک کاہن ہے یعنے امام ہو یعنے ملک صدق حضرت ابراہیم
کی اولاد مین نہتی اونکی مثال دی جناب پولس نے مطلب سمجھا کہ حضرت عیسے بھی بنی اسرائیل کی اوس فرقہ
مین نہتی جس فرقے کے لوگ قربانگاہ کے خادم اور کاہن یعنے امام ہوتے تھے یعنے حضرت یعقوب کے بیٹے لاوی کی نسل
مین نہین تھی بلکہ آپ قوم یہودا مین سے تھے اس لیے اللہ تعالے نے ملک صدق سے آپکی مثال دی یعنے
مین تجھکو کاہن یعنے امام بناونگا مگر نئی طرحکا امام ویسا امام نہین جیسا حضرت موسی کے شریعت مین قربانی چڑھانے
کے مقام مین لیوی کی فرقی مین سے امام ہوتی تھے وہ لوگ کاہن کہلاتے تھے تو اوس فرقے سے نہین
بلکہ تو دوسرے فرقی سے ہے مطلب یہ نکلا کہ تیری شریعت کی احکام نئے طرح کے ہین تو نئی شریعت کا لانے
یعنے امام ہے اور بند و بست کرنیوالا نئی شریعت کا ہے جناب پولس نے اس مطلب سے یہ ثابت کیا ہے کہ
شریعت حضرت موسی کی منسوخ ہوئی حضرت عیسی کی شریعت اور طرح کی ہے اب ہمکو اس انجیلی شریعت

پر عمل کرنے سے نجات ملی کی۔ پھر ہم کہتے ہین کہ جناب پولوس کا ذہن کیا خوب پہنچا کہ ملک صدق کی مثال
دینے سے یہ مطلب نکلتا ہے کہ یہ امامت جو حضرت موسیٰ کی شریعت مین ہے موقوف ہو جاوے گی نئی شریعت کا نیا
امام ہوگا جو دوسری شرقی مین سے ہوگا اتنی بات کیا خوب نکالی مگر اوسوقت مین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کا ظہور نہین ہوا تھا جو ملک صدق سے ہمارے پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم کو مراد لیتے اب ہماری سمجھ مین یون
آتا ہے کہ ملک صدق سے مراد جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین جو سچی دین کی بادشاہ ہین اور وہ ملک صدق جو
حضرت ابراہیم کے وقت مین تھی اونکی طرح آپ اسرائیلیون کے بارہ قومون سے باہر ہین اللہ تعالے نے پہلے حضرت عیسیٰ
سے فرمایا کہ ای عیسے ملک صدق یعنے وہ نبی آخر الزمان جو سچائی کا بادشاہ ہے اوسکی صف مین یعنے اوسکے
امت مین یا اوسکے طور پر یعنے اوسکے شریعت کے موافق تو ہمیشہ تک کاہن یعنے امام ہے یعنے حضرت محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا بندوبست بعد جناب محمد کے اللہ اونپر درود و رحمت بھیجی تیری ہاتھ ہے تو اوس
رسول آخر الزمان کا نائب ہوگا محمدی جہاد کا بندوبست تیری ہاتھون ہوگا درمنثور مین لکھا ہے کہ ابن ابی شیبہ
اور احمد اور ابو داود اور ابن جریر اور ابن حبان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت
نبی صلعم نے فرمایا اَلْاَنْبِیَاءُ اِخْوَةٌ لِعَلَّاتٍ اُمَّهَاتُهُمْ شَتّٰی وَدِیْنُهُمْ وَاحِدٌ وَاِنِّیْ اَوْلَی النَّاسِ بِعِیْسَی ابْنِ
مَرْیَمَ لِاَنَّهٗ لَمْ یَکُنْ بَیْنِیْ وَبَیْنَهٗ نَبِیٌّ وَاِنَّهٗ خَلِیْفَتِیْ عَلٰی اُمَّتِیْ وَاِنَّهٗ نَازِلٌ فَاِذَا رَاَیْتُمُوْهُ فَاعْرِفُوْهُ رَجُلٌ
مَرْبُوْعٌ اِلَی الْحُمْرَةِ وَالْبَیَاضِ یعنے نبی سب بھائی ہین الگ الگ ماؤن سے مائین اونکی الگ الگ ہین اور دین اونکا ایک
اور مین سب لوگون سے زیادہ نزدیک ہون عیسے مریم کا بیٹی کی ساتھ کیونکہ نہین ہے بیچ مین میرے اور بیچ مین
اونکے کوئی نبی اور وہ میرے نائب ہین میری امت کی اوپر اور بیشک وہ اوترنے والے ہین جب تم اونکو دیکھو
تو اونہین پہچان لو ایک مرد ہین میانہ قد سرخی اور سفیدی کی طرف مائل آگی اوسوقت کا [illegible]
آپ اوترینگے اس حدیث مین یہ لفظ فرمایا کہ وہ میرے نائب ہین میری امت پر اور [illegible]
اور ابن عساکر سے یون لکھے ہے اَلَا اِنَّهٗ خَلِیْفَتِیْ فِیْ اُمَّتِیْ مِنْ بَعْدِیْ یعنے خبردار ہو وہ میرا نائب ہے میری امت
مین میری بعد اس حدیث کا ظاہر مطلب یہ ہے کہ جب سے جناب محمد اللہ اونپر درود و رحمت بھیجی [illegible]
اونکو حضرت عیسیٰ جب ہی سے آپ کے نائب ہین امت محمدی کا بندوبست آپ [illegible] ہاتھون [illegible]
اخیر زمانہ مین دنیا مین ظاہر ہوکر بندوبست محمدی دین کا کرینگے اب مخفی ہین مگر امت محمدی کا بندوبست [illegible] حضرت
رسول اللہ صلعم کے موافق کر رہے ہین تاریخ واقدی مین لکھا ہے کہ جب حضرت عمر کے وقت مین [illegible]

نے شہر اسکندریہ پر چڑھائی کی نصاریٰ کے بادشاہ نے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اور حضرت عیسیٰ کو خواب مین
دیکھا حضرت عیسیٰ نے فرمایا کہ ہم محمدیون کے مدد کے واسطے آئے ہین اور حضرت یوحنا کے مشاہدات مین بھی
ایسا بیان آویگا جس سے ثابت ہوتا ہی کہ جہاد مین اللہ کے حکم سے حضرت عیسیٰ محمدیون کی مدد کیواسطے آئی دوسرا مطلب
اس آیت کا یون بھی ہو سکتا ہی کہ تو اوس ملک صدق کی طرح ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وقت مین تھا
وہ اپنے شہر مین بیٹھا رہا لڑنیکو نہین گیا خدا نے غیب سے اوسکے لیے سامان کیا حضرت ابراہیم اون بادشاہونسے
لڑے اور اونکو قتل کیا اسی طرح حضرت عیسے علیہ السلام کو حکم ہوتا ہی کہ تو میرے داہنے ہاتھ کی طرف بیٹھا رہ تجکو
اپنے دشمنون سے لڑنے کی حاجت نہین تیرے دشمنونکو مین اور لوگون کے ہاتھون قتل کراونگا جسطرح ملک صدق
کے دشمنونکو حضرت ابراہیم کے ہاتھون قتل کروایا سو حضرت عیسے علیہ السلام کے کھلے اور چھپے دشمنونکو یعنے یہودیونکو
اور جھوٹے عیسائیونکو محمدیون نے قتل کیا اور اصل دین حضرت عیسیٰ کا دنیا مین پھیلایا جب حضرت عیسے علیہ السلام
آسمان سے اترینگے اللہ اون کے ہاتھون دجال کو اور یہودیونکو اور اونکی دعا سے یاجوج اور ماجوج کو قتل
کریگا اونکے لاشونکی تودے کر دیگا یا اللہ حضرت محمد اور حضرت عیسے پر اور سب نبیون پر بیشمار درودین
اور رحمتین نازل فرما آمین ایکسو سترھوین زبور اے ساری قومو اللہ کی تعریف کرو اے لوگو تم سب اوسکا ۱۱۷
شکر کرو اس آیت کو جناب پولوس نے رومیون کے خط کے پندرھوین باب مین اس بات پر سند پکڑا ہے
کہ سوا بنی اسرائیل کے اور قومو مومنین بھی ایمان کے پھیلنے کا وعدہ ہی یہ وعدہ حضرت عیسے علیہ السلام کے
وسیلے سے پورا ہوا ہم کہتے ہین کہ حضرت عیسے علیہ السلام سے اسکا آغاز ہوا محمدی وقتمین خوب پورا ہوا پورب سے
پچھم تک ایمان پھیلا ایکسو اٹھارھوین زبور مین اول سے فتح یابی کی خوشخبری اور دشمنون کے فنا ہونیکی خبر ہے ۱۱۸
پھر یون ہی صداقت کے دروازے میرے لیے کھولو کہ مین اونکے اندر جاونگا مین اللہ کا شکر کرونگا اللہ کا دروازہ یہ ہی
جسمین راستباز داخل ہوتے ہین مین تیری ثناخوانی کرونگا کہ تو نے میری سن لی اور تو میری نجات ہوا
وہ پتھر جسے معمارون نے رد کیا سو کونیکا سرا ہوا یہ اللہ کا کام ہے جو ہماری نظرونمین عجیب ہی اللہ
نے یہ دن پیدا کیا ہم تو اس دن خوشی کرینگے اور شادمان ہوونگے ای اللہ منت کرتا ہون نجات بخشیو
ای اللہ مین منت کرتا ہون کامیابی بخشیو مبارک ہے وہ جو اللہ کے نام سے آتا ہی ہم اللہ کے گھر مین سے
تمکو مبارکباد دیتے ہین خداوند وہ خدا ہے جسنے ہمکو نور دکھلایا اس زبور مین بھی صداقت سے مراد
آخری شریعت ہی جیسا کہ پچاسیوین زبور مین بیان ہوچکا ہے پادری طامس اسکات لکھتا ہی کہ پتھر سے مراد

حضرت عیسی علیہ السلام ہین اور یہ اونکی پیش خبری ہو ای ایمان والو پتھر سے مراد دوسری قوم ہو جو اسرئیلیون سے
الگ ہین جناب متی کی انجیل کے اکیسوین باب مین اس آیت کا مطلب صاف کھولدیا ہو حضرت عیسی علیہ السلام نے
یہ آیت زبور کی یاد دلائی پہر فرمایا کہ خدا کی بادشاہت تمسے لے لی جائیگی اور ایک قوم کو دی جائیگی یہان سے
معلوم ہوا کہ اوس پتھر سے مراد دوسری قوم ہو کہ خدا کی طرف سی جو دین کی بادشاہت ہو وہ اسرئیلیونسے لیلی جائیگی اور اوس قوم
کو دی جائیگی اور وہ عرب لوگ ہین جو حضرت اسمعیل علیہ السلام کی نسل مین ہین اور پتھر کی مثال کا یہ مطلب ہو کہ جیسی معمارون
نے یعنے عمارت بنانے والون نے ایک پتھر کو رد کیا یعنے عمارت مین نہ لگایا آخر کو وہی پتھر اوس عمارت کے کونے کے سرے پر لگایا
گیا یعنے وہی بہت عمدہ ٹہرا تب تو عمارت کے کونے پر لگایا گیا کہ سب لوگ اوسکو دیکھین یہ صاف اشارہ اسبات کا ہو
کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے حضرت اسمعیل کو اور اونکی ماں حضرت ہاجر کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیوی
حضرت سارہ نے الگ کر دیا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بھی اوسوقت اللہ کا یون ہی حکم ہوا کہ اونکی مرضی
پر چلو حضرت ابراہیم علیہ السلام اونکو اللہ کے حکم سے مکہ مین چھوڑ کر چلے گئے حضرت اسمعیل علیہ السلام کے اولاد عرب
مین پھیلی اونمین کوی پیغمبر مدتون تک نہین ہوا حضرت اسحق علیہ السلام جو دوسرے بیٹے تھے اونکی اولاد مین
بہت سے پیغمبر ملک شام مین پیدا ہوی عرب کے لوگ اونسے الگ رہے اللہ تعالے حضرت داود علیہ السلام
کی زبانی یہ اشارہ فرماتا ہو کہ اخیر زمانے مین دشمنون کو ہم عمارت مین لگاونگا جنکو سارہ نے الگ کر دیا تھا حضرت
داود علیہ السلام سے یون کہوایا کہ یہ کام اللہ کا ہو جو ہماری نظر مین عجیب ہو یعنے پہلے اونکو مدتون الگ رکھا پھر
نوازا تو ایسا نوازا کہ سب نبیونکی سردار کو اونمین پیدا کیا پھر حضرت داود علیہ السلام سے یون کہوایا کہ ہم تو
اسدن خوشی کرینگے وہ شخص جو اللہ کے نام کے ساتھ آتا ہو وہ برکت والا ہو ہم تمکو اسبات کی مبارک باد دیتے
ہین یہ اسلیے فرما رکھا کہ بنی اسرائیل اوسوقت رشک نکرین بلکہ خوشی کرین کہ اللہ نے ہماری لیے نجات دہندہ پیغمبر
بھیجا جو ہماری دشمنون سے ہمکو چھڑاویگا ایکسو پینتیسوین [۱۳۵] زبور مین پہلے حضرت موسی علیہ السلام کے وقت کا ذکر ہو
کہ اللہ تعالے نے عجیب قدرتین فرعون والونکو دکھلائین صیحون اور عوج اور اور بادشاہون کو قتل
کیا اور اونکا ملک بنی اسرائیل کو دیا پھر آگے یون ہو کہ اللہ اپنے لوگون کی عدالت کریگا اور اپنی بندون پر
پھر متوجہ ہوگا اس زبور مین عدالت کا مطلب صاف کھل گیا کہ جیسا حضرت موسی علیہ السلام کے وقت مین
دشمنونکو فنا کیا اور ایمان والون کو بچایا ویسا پھر کریگا ایکسو سینتیسوین [۱۳۷] زبور مین پہلے یہ ہو کہ بابل کی نہرون پر
وہان ہم بیٹھے اور صیحون کو یاد کر کے روئی پھر ساتوین آیت یون ہو ای خداوند بنی ادوم کے ... [illegible]

یروشلم کے دن کو یاد کر او نہون نے کہا اوسے برباد کرو اوسے جڑ بنیاد سے برباد کرو اس زبور مین مدتون پہلے
بعد کا حال یون فرمایا گویا کہ گیا حضرت داود علیہ السلام کے مدتون بعد بابل کا بادشاہ بخت نصر بنی اسرائیل کو
قید کرکے بابل مین لیگیا پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ اودمیون نے بابل والونکو بہڑکایا کہ اس شہر
اور مسجد کو برباد کرو واسطے اسکے عبرانی مین یون ہے بت بابل ہشدودہ پادری میتھر نے اسکا ترجمہ کیا ہے
اے بابل کی بیٹی جو غارت گر ہے اور حاشیہ پر دوسرا ترجمہ یون لکھا ہے کہ برباد ہوا چاہتی ہے مبارک وہ جو
اس سلوک کا جو تونے ہمسے کیا تجھسے بدلا لیوے مبارک وہ جو تیرے لڑکونکو پکڑ کے پتھرون پر پٹک دیوے
اور پادری میتھر نے حاشیہ پر دوسرا ترجمہ یون کیا ہے کہ چٹان پر پٹک دیوے اور عبرانی مین یون ہے ونفص اث
عولالیخ ال ہسالع نفص کا ترجمہ لغت عبرانی مین پھوڑ ڈالنا اور پراگندہ کرنا دونو طرح لکھا ہے اور
سلع کے معنے ہم بیان کر چکے کہ سلع ایک شہر کا نام ہے جو عرب مین ہے جسکا ذکر ان پاک کتابون مین کئی جگہ
داود علیہ السلام کی بشارتون مین ہم ثابت کر چکے کہ سلع نام مدینہ پاک کا ہے اسبات کی اور دلیلین بھی حضرت
اشعیا علیہ السلام کے بیان کی بشارتون کے باب مین آوینگی اگر اللہ چاہیگا اور بیان سالع پر بھی آئی اسطرح
عبرانی الفاظ کا ترجمہ یہ تھا کہ ایک معنے حضرت او ہوتی ہے اب صاف کھل گیا کہ بیان یعنی یہ ہین
کہ بابل کے لڑکون کو پکڑکے اور سالع کی طرف یعنی مدینہ پاک کیطرف پراگندہ کرے
یعنی بیان پیشینگوئی کی ہے جو جہاد مین لوگون کو قید کرکے مدینہ شریف مین لاتے
یعنی بابل عراق پر حضرت عمر کے وقت مین جہاد ہوا اوسکا بیان کتاب کے آخر مین آویگا اگر اللہ چاہیگا
اسجگہ بیان سے حضرت داود علیہ السلام کے بعد سے حضرت اشعیا
علیہ السلام کے وقت تک کا حال لکھا جاتا ہے تاکہ ثابت ہوجاوے کہ جیسی
بڑی عدالت کی خبر زبور شریف مین ہے اوسکا وقت حضرت اشعیا علیہ السلام کے وقت تک نہین آیا
اسوقت مین تو کافرون نے بہت پیغمبرون کے خون بہائے کافرون کا بڑا غلبہ رہا حضرت اشعیا
علیہ السلام کی کتاب مین بھی بڑی عدالت کی بشارتین اللہ نے دین جو زبور شریف مین دی تھین اور
مظلومون کو بڑی بڑی تسلیان دین اور پیغمبر صاحب عدالت کے بڑے بڑے پتے اور نشان بتلائے
بادشاہون کے وقتون کی جو کتابین ہین جو توراۃ شریف کی جلد مین لگی ہوئی ہین اونمین پہلی کتاب مین
لکھا ہے کہ حضرت داود علیہ السلام نے مرنے سے پہلے حضرت سلیمان علیہ السلام کو اپنی جگہ پر قائم مقام کیا

اور اللہ کے حکموں پر قائم رہنے کی نصیحت فرمائی اور دنیا سے اوٹھ گیا اور حضرت سلیمان آپکی جگہ بیٹھے پھر لکہا ہے
کہ آپنے اللہ تعالی کو خواب مین دیکھا اللہ تعالی نے فرمایا جو چاہے سو مانگ کہ مین تجھے دونگا آپنے عرض کیا کہ اپنے بندے کو ایسا
دل عنایت کر کہ وہ لوگونکی عدالت کرے تا کہ نیک و بد مین امتیاز کرون یہ بات اللہ تعالی
کو پسند آئی فرمایا کہ مینے تجھکو عقلمند دل بخشا کہ تجھسا نہ تجھسے پہلے تھا نہ تیرے بعد ہوگا اور
تجھکو مینے دولت اور عزت بھی دی کہ بادشاہون مین تمام عمر کوئی تیرا مثل نہوگا پھر لکھا ہے کہ حضرت
سلیمان علیہ السلام سارے بنی اسرائیل کے بادشاہ تھے پھر لکھا ہے کہ حضرت سلیمان سارے ملکون پر سلطنت کرتے تھے
نہر فرات سے لیکر فلسطینیون کی زمین تک اور مصر کی سرحد تک سب آپکو تحفے بھیجتے تھے اور جب تک
آپ زندہ رہے آپکی خدمت گذاری کرتے تھے اور لکھا ہے کہ دریا کے پار تفسح سے لیکر غزہ تک اون
سارے بادشاہون پر جو دریا کے اس طرف تھے مسلط تھے اور اون سب چہار طرف گردا گرد
صلح رکھتے تھے اور بنی یہودا اور بنی اسرائیل مین ہر شخص اپنے تاک اور انجیر کے درخت کے نیچے اون
دان سے لیکر بیرسبع تک سلامت بیٹھا رہا جب تک کہ حضرت سلیمان علیہ السلام زندہ رہے پھر
صور کے بادشاہ حیرام نے آپکے پاس اپنے خادم بھیجے اور حیرام تمام عمر حضرت داود کا دوست تھا
سلیمان نے حیرام کو کہلا بھیجا کہ تو جانتا ہے کہ میرا باپ داود خداوند اپنے خدا کے نام کے لیے ایک گھر
نہ بنا سکا کیونکہ ہر طرف لڑائی تھا یہانتک کہ خداوند نے اون سب کو اوسکے قدمون تلے کر دیا
اور اب خداوند میرے خدا نے مجھکو ہر طرف چین دیا ہے کہ کوئی میرا دشمن ہے اور نہ کوئی بری مصیبت سو مینے ٹھانا ہے کہ
خداوند اپنے خدا کے نام کا ایک گھر بناؤن جیسا کہ خداوند نے میرے باپ سے فرمایا تھا کہ تیرا بیٹا جسکو مین
تیرے جگہ تیرے تخت پر بٹھاونگا وہی میرے نام کا گھر بناویگا سو تو حکم کر کہ میرے لیے لبنان سے سرو کے
پیڑ کاٹین اور میرے چاکر تیرے چاکرون کے ساتھ رہینگے اور جو کچھ تو مقرر کریگا تیرے چاکرون کو دونگا
کہ تو جانتا ہے کہ ہمارے بیچ مین ایسا کوئی نہیں جسکو دانش پیڑ کاٹنے مین صیدانیون کے مانند ہو حیرام یہ پیغام
سنکر بہت خوش ہوا اور بولا کہ آج کے دن خداوند حمد کے لائق ہے کہ اوسنے داود کو ایسا عقلمند بیٹا دیا جو اس
بڑے گروہ کا حاکم ہے حیرام نے کہلا بھیجا کہ مین تیرے خواہش کے موافق سرو اور صنوبر کے درخت کٹواونگا
اور جہان تو کہیگا پہنچواونگا تو میرے خوشی کے موافق میرے نوکرون کو روٹی دیجیو سو حیرام نے سرو اور صنوبر
کے درخت دیئے اور حیرام مین اور حضرت سلیمان مین صلح تھی اور اون دونون نے آپس مین قول و قرار کیا

اور آپنے حکم کیا کہ بڑے بڑے نفیس پتھر تراشکے لاوین تا گھر کی نیو ڈالی جاوے اور زمین مصر سے بنی اسرائیل
کے نکلنے کے بعد چار سو اسی برس گذری تھی کہ حضرت سلیمان کی سلطنت کی چوتھی سال ایسا ہوا کہ آپنے اللہ
کا گھر بنانا شروع کیا وہ جو آپ نے اللہ کے لیے بنایا طول اوسکا ساٹھ ہاتھ اور عرض اوسکا بیس ہاتھ
اور بلندی اوسکی تیس ہاتھ تھی اور اوس گھر کی ہیکل کے سامنے ایک اسارا بنایا جسکا طول بیس ہاتھ تھا گھر کے
عرض کے برابر اور عرض اوسکا گھر کے سامنے کیطرف دس ہاتھ تھا اور گھر کی دیوار سے لگی ہوی کوٹھریان گرداگرد بنا
اور چھت سرو کے شہتیرون اور تختون سے پاٹی اور گھر کے اندر خالص کندن کا ملمع کیا اور دیوارون پر سرو کے تختے
لگائے اور الہام گاہ یعنی قدس الاقداس یعنی بہت بڑا پاک مکان جو تھا اوسمین بھی تختہ بندی کی اور الہام گاہ
جو تھا اوسی اندر کو گھر کے بیچ مین طیار کیا تا کہ اللہ کے عہد کا صندوق اوسمین رکھا جاوے اور الہام گاہ کے باہر
وار سونے کی زنجیرونکے آڑ سی پاس ایک اوٹ بنائی اور اوسپر سونا لگایا اسیطرح تمام گھر پر سونیکا ملمع کیا اور الہام
گاہ کی طرف جو مذبح یعنی قربانیکا مقام تھا اوسپر بھی تمام سونیکا ملمع کیا اور دیوارون پر کھجورون اور سوسن اور
کھلے ہوے پھولونکی طرح زنگار رنگ کے نقش کئے اور فرش پر سونا لگایا چوتھی سال شروع کیا گیارہوین سال تمام کیا
سات برس مین بنایا اور آپنے اللہ کے گھر کے لئے سب ظروف یعنی برتن بھی سونیکے بنائی اسکا بیان اور بڑے
بڑے طیاریونکا بیان اوس کتاب مین بہت طول سے لکھا ہی اور اللہ کا صندوق لاکر بیت المقدس مین اپنے اندر کو درجے مین رکھا
جب کاہن اور لاوی جو بربط وغیرہ لیکر گھر سے تھے اللہ کی حمد و شکرگذاری مین ہیکل گویا ایک ہی آواز تھی اور سیانونکے
آواز اللہ کی شکرگذاری مین بلند ہوی کہ وہ بھلا ہی کہ اوسکی رحمت ابدی ہی تو اللہ کا گھر ایک بادل سے بھر گیا کہ کاہنون کو
ابر کے سبب طاقت نہ ہوی کہ کھڑی ہو کر خدمت کرین اس لیے کہ خدا کا گھر خدا اسکے جلال سے معمور ہو گیا تب حضرت
سلیمان نے فرمایا کہ اللہ نے فرمایا ہے کہ مین اندھیری تاریکی مین رہونگا پھر حضرت سلیمان نے بہت دعائین مانگین
جب دعا مانگ چکی آسمان سے آگ اوتری اور سوختنی قربانی کو اور ذبیحونکو کھا گئی اور گھر اللہ کے جلال سے بھر گیا
اور حضرت سلیمان نے بائیس ہزار بیلون اور ایک لاکھ بائیس ہزار بھیڑ بکری قربانیکی نذر گذرانا پھر لکھا ہی کہ آپنے بہت سے شہر بنائے
اور جو کچھ آپ کے تمنا تھی سو یروشلم مین اور لبنان مین اور اپنے ملک کے ساری زمین مین بنایا لیکن
وہ سارے گروہ جو اموری اور حتی اور فرزی اور حوی اور یبوسی سے باقی رہی تھے اور اسرائیلی نہ تھی جنہین
بنی اسرائیل فنا نکر سکی آپنے اونسے محصول کے بدلے کام لیا جیسا آجکے دن ہوتا ہی پھر لکھا ہی کہ سال بسال
چھہ سو چھیاسٹھ قنطار سونا آپ پاس جمع ہوتا تھا سوا اوس سونیکے جو سوداگر اور اہل خراج اور اہل

تر و اور غرب کے نواحی کے سارے سلاطین اور ممالک کے حکام آپ کو پہنچاتے تھے اور آپ کے دولت اور
حکمت زمین کی بادشاہون سے بہت زیادہ ہوئی اور سارا جہان آپکا مشتاق تھا کہ آپکا عاقلانہ کلام جو اللہ نے
آپ کے دل مین ڈالا تھا سنے اور اونمین سے ہر ایک سال بسال روپیے اور سونیکے برتن اور پوشاک اور
خوشبوئیان گذرانتے تھے اور آپ نے مصر سے بہت گھوڑے منگوائے اور دوسری کتاب مین جو تواریخ کی ہے تو اوسکی
چار مین لگی ہوئی ہین اونمین سے پہلی مین حضرت سلیمان علیہ السلام کا اور بیت المقدس کی طیاریونکا حال بہت
طول سے لکھا ہے اور دوسری کتاب مین لکھا ہے کہ حضرت سلیمان اللہ کا گھر یروشلم مین کوہ موریاہ پر جو حضرت داود
علیہ السلام کو دکھایا گیا بنانے لگے اب ہم کہتے ہین کہ اتنا ثابت ہوا کہ تمام زمین کے بادشاہ سب آپکے تابع تھے
اور قرآن مجید سے ثابت ہے کہ سبا کی شہزادی آپ پاس حاضر ہوئی اور ایمان لائی مگر یہ نہین معلوم کہ تمام
قومون نے دین قبول کیا یا نہیں اگر یہ بھی ثابت ہو کہ آپ کے وقت مین دین اور قومون مین پھیل گیا تھا
تب بھی وہ بڑی رحمت اور بڑی عدالت کا زمانہ جسکی خبر تمام زبور مین بھری ہوئی ہے وہ زمانہ حضرت
سلیمان علیہ السلام کا نہین ہے کیونکہ بہتروین زبور مین اوس بادشاہ عادل کا یہ پتا دیا ہے کہ اوسکے وقت مین جبتک
کہ چاند باقی رہیگا راستباز پھیلینگے اور سلامتی کا ... رہیگی پھر آخر مین یون فرمایا ہے کہ اوسکا نام ابد تک
باقی رہیگا جبتک کہ آفتاب رہیگا اوسکے نام کا رواج ہوگا یہ پتا حضرت سلیمان مین نہین ہے بلکہ مرنے
کے بعد خبر حضرت سلیمان علیہ السلام کے نہین ہو سکتی کیونکہ آپ کے تھوڑے دنون کے بعد بنی اسرائیل مین بت
پرستی پھیل گئی اور پیغمبرون کے بہت خون ہوئے حضرت سلیمان علیہ السلام کے نام کا رواج جاتا رہا بت پرستون کو
پیغمبرون کے نام سے کیا کام اور اگر تھوڑے سے نام لینے والے باقی رہ گئے تو اوسکو رواج نہین کہتے ہین زبور مین
حق تعالے اوس دین کے بادشاہ کی خبر دیتا ہے جسکے وقت مین ظالم قتل ہونگے مظلوم [illegible] ایمان بھی جاگی ساری قومون مین
ایمان پھیلیگا اور ساری پشتون کے لوگ مدت سے ذرا کرینگے پشت در پشت ایمان باقی رہیگا یعنی لوگ الی آخر
قیامت تک پھیلے رہینگے اللہ کو اکیلا ماننے والے اور سب پیغمبرون کے اور سب کتابون کے ماننے والے پشت در پشت
رہینگے اور اوس دین کی بادشاہ کی نام کا رواج جاریا قیامت تک باقی رہیگا تاریخ کی پہلی کتاب سے اور بادشاہون
کے احوال کی پہلی کتاب سے یہ احوال لکھا جاتا ہے کچھ باتین اس کتاب مین جو اوپر لکھی دین ہین سب
ملا کر لکھی جاتی ہین بعد حضرت سلیمان علیہ السلام کے آپ کے صاحبزادے رحبعام جانشین ہوئے
یارابعام ایک شخص تھا وہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا نوکر تھا حضرت سلیمان کو یاد ... مصر کو بادشاہ شیشق پاس

گیا اور وہین رہا بعد حضرت سلیمان علیہ السلام کے اونکے بیٹے سے باغی ہوا اور تمام بنی اسرائیل اوسکے ساتھ ہوے
رحبعام یروشلم مین گیا اور بنی یہودا اور بن یامین کے فرقے کے لوگ آپ کے تابعدار رہے اور کاہن
اور لاوی بنی اسرائیل کے جو سب زمین مین تھے آپ پاس یروشلم مین آئے اور بنی اسرائیل کے سب فرقون مین
جو لوگ خدا کے طالب تھے یروشلم مین آئے اور اونھون نے یہودا کی سلطنت کو قوی کیا اور تین برس
تک سلیمان علیہ السلام کے بیٹے رحبعام کو زور بخشا کیونکہ وہ تین برس تک داؤد کی اور سلیمان علیہ السلام
کی راہ پر چلتے رہے پہر تواریخ کی کتاب کا دوسرا لکہا ہے کہ جب رحبعام کے بادشاہت قائم ہوی تب اوسنے
اور سارے بنی اسرائیل نے اللہ کی شریعت کو چھوڑ دیا تب مصر کا بادشاہ سیسق یروشلم پر چڑہ آیا
تب شمعیاہ نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالے فرماتا ہے تم نے مجھے چھوڑ دیا اسلیے مینے تمہین سیسق
کے ہاتھون مین چھوڑ دیا اس بات پر بنی اسرائیل کے سردارون نے اور بادشاہ نے اللہ کے آگے
عاجزی کی حضرت شمعیا کو کہا کہ خدا کا کلام آیا کہ مین انہین بچا لونگا پہر خدا کا غضب اتنا پڑ گیا کہ
بالکل ہلاک نکیا لیکن مصر کا بادشاہ خداوند کے گھر کا خزانہ اور بادشاہ کے گھر کا خزانہ سب لے گیا
سو رحبعام سترہ برس یروشلم مین سلطنت کرتا رہا اور رحبعام اور یاربعام کے درمیان جب تک جیتے رہے
جنگ برپا رہی اور بادشاہون کے حال کے کتاب مین لکہا ہے کہ یاربعام نے اپنے دل مین کہا
کہ اگر لوگ یروشلم مین اللہ کی گھر مین قربانی چڑہانی کو جاوینگی تو رحبعام سے مل جاوینگی اس لیے
اوسنے دو بچہڑے سونے کے بنائے اور کہا اے بنی اسرائیل یروشلم مین جانا کیا ضرور ہے تمہارا خدا جو تمکو مصر سے نکال لایا یہ ہے
اوسنے ایک کو بیت ایل مین دوسری کو دان مین قائم کیا اور اونکے آگے قربانیان چڑہائین اور ایک مرد خدا
یہودا سے بیت ایل مین آئے اوس وقت مذبح کے یعنے قربانی کے مقام کے پاس یاربعام خوشبو جلا رہا
تھا وہ بولے اے مذبح اے مذبح خداوند یون فرماتا ہے کہ دیکہ داؤد کے گھرانے سے ایک لڑکا پیدا
ہوگا جس کا نام یوسیاہ ہوگا سو وہ اونچے مکانو کے کاہنو کو جو تجپر خوشبو جلاتی ہین تجھ مین ذبح کرے گا
اور آدمیونکے ہڈیان تجپر جلائی جاوینگی اور مرد اوسنے اوسی ہی دن ایک نشان بتایا اور کہا وہ علامت
جو خداوند نے بتائی یہ ہے کہ مذبح پہٹ جائیگا اور راکہ جو اوسپر ہے گر جائیگی اور یاربعام نے اپنا ہاتھ
لنبا کیا اور کہا اوسے پکڑ لو سو اوسکا وہ ہاتھ سوکہ گیا اور مذبح پہٹ گیا اور راکہ گر گئی تب اوسنے کہا
اے خداوند اپنے خدا سے منت کر کہ میرا ہاتھ درست ہو جاوے اوس مرد خدا نے دعا مانگی اور ہاتھ

درست ہوگیا تسپر بھی یاراب عام اپنی گمراہی سی باز نہ آیا تواریخ کی دوسری کتاب مین ہے کہ یاراب عام کی سلطنت کے
اٹھارھوین برس مین ابیاہ یہوداکا بادشاہ ہوا اوسنے یروشلم مین تین برس بادشاہت کی اور چار لاکھ
جنگی مردون سے صف باندہی اور یاراب عام نے بھی آٹھ لاکھ بہادرونکی صف باندہی ابیاہ صمریم کے پہاڑ
پر جو افرائیم کے کوہستان مین ہے چڑھ گیا اور کہا اے یاراب عام اور سارے بنی اسرائیل میری سنو
کیا تم نہین جانتے کہ خداوند اسرائیل کے خدا نے اسرائیل کی سلطنت داود کو اور اوسکی بیٹون کو ہمیشہ
کے لیئے دی ہے لیکن یاراب عام جو داود کے بیٹے سلیمان کا ایک نوکر تھا اور اپنے خاوند سے باغی ہوا
اور رحبعام جوان اور نرم دل تھا سامنا نکر سکتا تھا اب تم چاہتے ہو کہ داود کی اولاد کے ہاتھ مین
جو ملک ہے اوسکا سامنا کرو اور تمہارے ساتھ وہ سنہلے بچہڑے ہین جنہین یاراب عام نے بنایا کہ تمہارے
معبود ہوین لیکن ہم لوگ جو ہین خداوند ہمارا خدا ہے ہمنے اوسکو چھوڑ نہین دیا ہم خداوند اپنے خدا کی شریعت
کو حفظ کرتے ہین پر تمنے اوسکو چھوڑ دیا اور کاہن یعنے امام جو خدا کے بندگی کرتے ہین سو ہارون کے بیٹے
ہین اور لاوی کام کے لیے حاضر رہتے ہین اور ہر صبح شام خداوند کے لیے سوختنی قربانیان اور خوشبوئیان
جلاتے ہین دیکھو خدا پیشوا ہو کے ہمارے ساتھ ہے اور اوسکے کاہن حاضر ہین اور شور کے نرسنگے
بھی موجود ہین کہ تمہارے برخلاف شور مچاوین اے بنی اسرائیل اپنے باپ دادون کے خدا سے مت لڑو
کیونکہ تم ہرگز اقبالمند نہوگے پہر اونہون نے خداوند سے دعا کی اور کاہنون نے تُرہیان پہونک کے
شور مچایا اور یہوداہ کے لوگون نے للکارا اور جب یہوداہ کے لوگون نے للکارا تو خدا نے ابیاہ
اور یہوداہ کے آگے سے یاراب عام اور سب بنی اسرائیل کو مارا وہ بھاگ گئے اور ابیاہ اور
اوسکے لوگون نے اونہین کاٹ ڈالا بنی اسرائیل مین پانچ لاکھ چنے ہوئے مرد مارے پڑے
اور بنی یہوداہ غالب ہوئے کیونکہ وہ اپنے خدا پر بہروسا رکہتے تھے اور ابیاہ نے یاراب عام کا
تعاقب کیا اور شہرونکو اوس سے لے لیا یعنے بیت ایل مع اوسکا دیہات اور یسلنہ اور اوسکا
دیہات اور عفرون اور اوسکے دیہات اور ابیاہ کے دنونمین یاراب عام نے پہر زور نہ پکڑا اور
خداوند نے اوسے مارا اور وہ مرگیا اور ابیاہ کی بعد اوسکا بیٹا آسا اوسکی جگہ بادشاہ ہوا اوسکے دس
برس ملک مین چین رہا اوسنے اللہ تعالے کے حضور نیکوکاری کی یہوداہ کے سارے شہرون مین سے
اونچے مکانونکو اور سورج کے مورتونکو اوٹھادیا اوس سے لڑنیکو زارح کوشی دس لاکھ کی فوج لیکر آیا آسا نے

اوسسے فریاد کی اللہ نے اوسکو فتح دی آسا کی سلطنت کی دوسرے برس یارابعام کا بیٹا نادب بنی اسرائیل
کا بادشاہ ہوا اوسنے اسرائیل پر دو برس سلطنت کی اور خداوند کے حضور بدی کی اور اپنے باپ کے راہ پر
چلا اور بنی اسرائیل کو گناہگار کیا تب اشکار کے گھرانے میں سے اخیاہ کی بیٹی بعشا نے اوسکو مار لیا اور اوسکی جگہ بادشاہ
ہوا اور یارابعام کے سارے گھرانے کو قتل کیا اور اوسکے نسل میں سے ایک کو بھی نہ چھوڑا اور آسا اور
بعشا کی درمیان تمام عمر لڑائی رہی بعشا نے چوبیس برس بادشاہت کی اور اوسنے خداوند کے حضور بدی کی
اور یارابعام کی راہ میں اور اوس کے گناہ میں چلا جسنے بنی اسرائیل سے گناہ کروائی اوسوقت حنانی کے بیٹے یاہو
پر خداوند کا کلام بعشا کے حق میں آیا تو میں نے تجھے خاک سے اوٹھایا اور سلطنت بخشی اور تو نے بنی اسرائیل سے گناہ
کروائی میں بعشا کے نسل اور اوسکے گھرانے کی بنیاد کو نابود کرونگا اور آسا کی سلطنت کے چھبیسوین برس بعشا کا بیٹا
ایلاہ بنی اسرائیل کا بادشاہ ہوا اوسنے دو سال بادشاہت کی بعد اوسکو اوسکے غلام زمری نے اوسی مستی میں پایا کر مار لیا اور
اوسکی جگہ بادشاہ ہوا اور تخت پر بیٹھتے ہی بعشا کے سارے گھرانے کو قتل کیا اور اوسکے رشتہ داروں اور دوستوں
میں سے ایک بھی باقی نہ رہا جیسا کہ اوسنے یاہو نبی کے معرفت فرمایا تھا زمری نے سات دن بادشاہت کی پھر
اسرائیلیوں نے عمری کو اپنا بادشاہ کیا زمری محل میں جاکر اوسکو آگ لگا کر جل مرا اوسنے خداوند کے حضور بد گناہ کی اور
یارابعام کی راہ پر چل کر اوسکے مانند آپ بھی گناہ کی اور بنی اسرائیل سے بھی گناہ کروائی عمری نے بارہ برس سلطنت کی اور
سمرون شہر بسایا اور خداوند کے حضور گناہ کی اور اون سبھوں سے جو اوسکے آگے تھے بدتر کام کی یارابعام کے ساری بدکاری
اختیار کی پھر عمری مر گیا اور آسا کی سلطنت کی اڑتیسوین سال عمری کا بیٹا اخی اب بنی اسرائیل کا بادشاہ
ہوا اوسنے سمرون میں بنی اسرائیل پر بائیس برس سلطنت کی اور اون سب سے جو اوس سے آگے تھے خداوند کے
حضور زیادہ بدکاریاں کیں فقط یارابعام کے سے گناہ کرنے پر کفایت نکی بلکہ صیدانیون کے بادشاہ
اتبعل کی بیٹی ایزبل کو بیاہ لایا اور جاکے بعل کو پوجا اور اوسکے آگے سجدہ کیا اور بعل کے گھر میں جو اوسنے
سمرون میں بنایا تھا بعل کے لیے ایک مذبح بنا رکھا اور یسیرت بنائی متہرہ نے یسیرت کا ترجمہ کیا ہے گھنا
باغ لگایا اور خدا کو بہت غصہ دلایا اور اوسکے ایام میں بیت ایلی حی ایل نے یریحو کو آباد کیا موافق رام کے اپنے
پہلوٹھے بیٹے سے اوسکے بنا شروع کی اور اپنی چھوٹی بیٹے سجوب پر اوسکے دروازے قائم کی جیسا کہ اللہ تعالیٰ
نے نون کے بیٹے حضرت یوشع کی وسیلے سے فرمایا تھا چنانچہ حضرت یوشع کی احوال کی کتاب میں لکھا ہے کہ
جب حضرت یوشع نے یریحا کو فتح کیا تو شہر کو اور سب کچھ جو اوسمیں تھا پھونک دیا اور حضرت یوشع نے

قسم دی اور کہا کہ جو شخص کھڑا ہوا اور یریحا کے شہر کو پھر بنا کرے وہ خداوند کے سامنے ملعون ہوگا اور
اپنے پہلوٹھے پر اوسکی بنا ڈالیگا اور اپنے چھوٹے بیٹے پر اوسکے دروازے قائم کریگا اس خبر کا
ظہور اخی اب کے وقت میں ہوا تب الیاہ تشبی نے جو جلعاد کے باشندوں میں سے تھے اخی اب سے کہا
کہ خداوند اسرائیل کا خدا جسکے سامنے میں کھڑا ہوں زندہ ہے ان برسوں میں شبنم نہ پڑیگی نہ مینہ برسیگا
مگر جب کہ میں کہوں اور خداوند کا کلام اوترا کہ یہاں سے چل دے اور مشرق کی راہ لے اور وادی کریت
میں جو یردن کے سامنے ہے جا چھپ اور تو اوس نالے میں سے پئیگا سو حضرت الیاہ وہاں جا رہے
اور ایک مدت کے بعد اللہ کے حکم سے صیدا کے صرفت کو گئے ایک بیوہ کے گھر اوترے اور
اوسکا مٹکا آٹے سے خالی نہوا اللہ نے برکت دی آپکی برکت سے اوسکا مرا ہوا بیٹا اللہ نے
زندہ کر دیا مدت کے بعد خداوند کا کلام تیسرے سال اوترا کہ جا اور اپنے تئیں اخی اب کو دکھا کہ میں زمین پر مینہ
برساؤنگا آپ روانہ ہوئے سمرون میں قحط سخت تھا اوس وقت اخی اب نے عبدیاہ کو جو اوسکے گھر کا مختار
تھا طلب کیا اور عبدیاہ اللہ سے بہت ڈرتا تھا اور ایسا ہوا کہ جس وقت ایزبل نے خداوند کے نبیوں کو
قتل کیا تو عبدیاہ نے سو نبیوں کو لیکے پچاس پچاس ایک غار میں پوشیدہ کیا اور اونہیں روٹی پانی سے پالا
سو اخی اب نے عبدیاہ سے کہا ملک میں گشت کر شاید کہیں گھاس ملے تا کہ جانور برباد نہوں عبدیاہ راہ
میں تھا کہ حضرت الیاس اوسے ملے اوسنے پہچانا آپ نے فرمایا جا اپنے خداوند کو کہہ دیکھ الیاس ملے ہیں
وہ بولا کہ میرا کیا قصور ہے جو آپ مجھے جو آپکا غلام ہوں اخی اب کے ہاتھ میں گرفتار کرایا چاہتے ہیں کہ وہ مجھے
قتل کرے کوئی ملک باقی نہیں رہا جہاں اوسنے آپ کی تلاش کو نہیں بھیجا اور جب لوگوں نے کہا
کہ وہ یہاں نہیں تو اوسنے قسم لی کہ وہ نہیں ملی اور جب میں آپ کے پاس سے جاؤنگا اور اللہ تعالی آپکو
ایسی جگہ لیجائیگا جہاں مجھے خبر نہیں اور اخی اب آپکو نہ پاویگا تو مجھے قتل کریگا آپ نے فرمایا خداوند
لشکروں کا خدا زندہ جسکے آگے میں کھڑا ہوں کہ آج کے دن اوسے اپنے تئیں دکھلاؤنگا سو عبدیاہ
گیا اور اخی اب کو خبر کی وہ حضرت الیاس کی ملاقات کو نکلا آپکو دیکھ کر بولا کیا اسرائیلیوں کا بگاڑنے والا تو
ہے آپ نے فرمایا میں اونکا بگاڑنے والا نہیں بلکہ تو اور تیرے باپ کا گھرانا کہ تمنے خداوند کے حکموں کو چھوڑ دیا
بعلیم کے پیرو ہوئے اب تو لوگ بھیج اور ساری اسرائیلیوں کو اور بعل کے ساڑھے چار سو نبیوں کو اور سیرت
کے چار سو نبیوں کو کوہ کرمل پر جمع کر اوسنے سب کو جمع کیا حضرت الیاس نے فرمایا خداوند کے

بعوض میں سے میں ہی اکیلا باقی ہوں اور بعل کے چار سو پچاس نبی ہیں سو دو بیل اب ہمکو دیں اور انہوں نے
ایک پسند کر لیں اور اسکے ٹکڑے ٹکڑے کریں اور لکڑیوں پر دہریں اور آگ نہ دیں اور میں دوسرا بیل
تیار کر دونگا اور اسی لکڑیوں پر دہر دونگا اور آگ نہ دونگا تب تم اپنے خدا کا نام لو اور میں خداوند کا نام لونگا اور جو
خدا کہ آگ سے جواب دے وہی خدا ہے اور سب لوگ بول اٹھے کیا خوب کہا سو انہوں نے ایک بیل
لیا اور تیار کیا اور صبح سے دوپہر تک بعل کا نام لیا کہ اے بعل ہماری سن پر کچھ آواز نہوئی آخر کو
حضرت الیاس نے خداوند کے مذبح کو جو ڈھایا گیا تھا پھر بنایا اور بیل کو ٹکڑے کیا اور لکڑیوں پر
دہرا اور کہا اے خداوند ابراہیم اور اسحق اور یعقوب کے خدا آج کے دن معلوم ہو جاوے کہ تو اسرائیل کا
خدا ہے اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں نے یہ سب کچھ تیرے کہے سے کیا میری سن اے خداوند میری سن تاکہ یہ لوگ
جانیں کہ خداوند تو ہی خدا ہے اور تو نے انکے دلونکو پھیرا تب اللہ تعالے کی طرف سے ایک آگ اتری
اور اسے چڑہاوے کو اور لکڑیونکو جلا دیا سب لوگ اوندہے منہ گر پڑے اور بولے خداوند وہی خدا ہے
خداوند وہی خدا ہے اور انہوں نے بعل کے نبیونکو پکڑا اور حضرت الیاس نے وادی قیسون میں لا کے انکو ذبح
قتل کیا اور اخی اب سے کہا چڑہ جا کہا اور پی کہ بڑی بارش کی آواز ہے حضرت الیاس کرمل کی چوٹی پر
چڑہ گئے اور آپ کو زمین پر جھکایا اور اپنا منہ دونوں گھٹنوں سے لگایا تھوڑی دیر میں بادل اٹھا اور
آسمان بدلیوں سے اور آندھیوں سے سیاہ ہو گیا اور شدت سے مینہ برسنے لگا اور اخی اب سوار
ہو کر یزرعیل کو گیا پھر اخی اب نے ایزبل سے کہا کہ حضرت الیاس نے بعل کے نبیوں کو قتل کیا ایزبل نے
حضرت الیاس کو کہلا بھیجا کہ اگر میں کل کے دن اسی وقت تجھکو بھی انکے ایک کی مانند نہ کروں تو خدا مجھ سے ایسا
کرے بلکہ اوس سے زیادہ کرے حضرت الیاس یہ سنکر یہوداہ کے بیرسبع میں آئے اور وہاں اپنا ایک
چاکر چھوڑ کے ایک دن کی راہ دشت میں نکل گئے اور رتم کے ایک درخت تلے جا بیٹھے اور اپنی موت
مانگی اور کہا اے خداوند بس اب میری جان لے کہ میں اپنے باپ دادوں سے بہتر نہیں وہاں اللہ نے غیب سے
کھانا بھیجا آپ نے کھایا اور پیا اور اسکی قوت سے چالیس دن رات کا سفر کر کے خدا کے پہاڑ حورب تک
پہنچے اور وہاں ایک غار میں رہے وہاں اللہ تعالے کا کلام سنا کہ اوسنے فرمایا الیاس تو یہاں کیا کرتا ہے وہ بولے
کہ خداوند لشکروں کے خدا کے لئے مجھے غیرت آئی کہ بنی اسرائیل نے تیرے عہد کو چھوڑ دیا کہ تیرے مذبحوں کو ڈھا دیا
اور تیرے نبیوں کو تلوار سے قتل کیا اور میں ہی اکیلا بچا سو وے چاہتے ہیں کہ میری بھی جان لیں پھر خداوند نے

فرمایا نکل بیدان کی راہ سے دمشق کو جا اور جب تو وہان پہنچے تو حزائیل کو مسح کر کہ وہ ارام کا بادشاہ ہووے
اور نمشی کے بیٹے یاہو کو مسح کر کہ اسرائیل کا بادشاہ ہووے اور آبیل محولہ سے الیشاع بن سافط کو مسح کر کہ تیرے
جگہہ نبی ہو اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی حزائیل کی تلوار سے بچیگا اوسے یاہو قتل کریگا اور جو یاہو کی تلوار سے بچ رہیگا
اوسے الیشاع ماریگا لیکن مین نے سات ہزار اسرائیلی اپنے لیئے رکھ چھوڑے ہین جنکے گھٹنے بعل کے آگے نہین
جھکے اور اونمین سے کسی نے اوسے منھہ سے نہین چوما آپ نے وہان سے روانہ ہو کے سافط کے بیٹے الیشاع
کو پایا کہ بل جوتتے تھے اور بارہ جوڑی اونکے آگے چل رہے تھی اور وہ بارھوین کے ساتھہ رہی حضرت الیاس
اونکے برابر سے گذرے اور اپنے چادر اونپر ڈال دی اونھون نے بیلون کو چھوڑا اور حضرت الیاس کے
پیچھے دوڑے اور کہا مجھی مہلت دیجیے کہ اپنے مان باپ کو چومون تب آپ کے ساتھہ چلون پھر وہ گئے اور پھر
آئے اور آپ کے پیچھے روانہ ہوئے اور آپ کے خدمت کی اب ارام کے بادشاہ بن ہدد نے لشکر جمع کیا
اوسکے ساتھہ بتیس[۳۲] بادشاہ تھے سمرون پر چڑھ کر اوسے گھیر لیا تب نبیون مین سے ایک نے اسرائیل کے
بادشاہ اخیاب سے کہا کہ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ یہ بڑے گروہ تو نے دیکھے سو دیکھ مین آج کے دن اوسے تیرے
ہاتھہ گرفتار کروا دونگا اور تو جان رکھیگا کہ خداوند مین ہی ہون اوسنے کہا کن کی معرفت فرمایا کہ اللہ تعالے فرماتا ہے
کہ شہرونکے امیر جوانون کے معرفت کہا صف آرائی کون کرے فرمایا کہ تو سو شہرونکے امیر جوان دوسو بتیس[۲۳۲]
تھے اور بنی اسرائیل سات ہزار تھے اور یہ سب دوپہر کو نکلی اور شہرون کے جوان امیر نکلے اور لشکر اونکے پیچھے تھا
اور جیسے اونکا سامنا کیا اونھون نے اوسکو قتل کیا سو ارامی بھاگے اور شاہ اسرائیل نے نکل کر گھوڑون
اور رکابیون کو مار لیا اور ارامیونکو شدت سے قتل کیا پھر شاہ ارام کے خادمون نے کہا کہ اونکے خدا
پہاڑونکے خدا ہین اس لیئے اونھون نے ہم پر فتح پائی سو تو ہمکو حکم دے کہ میدان مین اون سے لڑین تو
ہم غالب ہونگے وہ لوگ بہت بڑا لشکر لیکر پھر آئے ایک مرد خدا اسرائیل کے بادشاہ پاس
آیا اور کہا کہ خداوند یون فرماتا ہے چونکہ ارامیون نے یون کہا کہ خداوند پہاڑونکا خدا ہے اور وادیون کا خدا
نہین اس لیئے مین اس گروہ کو تیرے ہاتھہ مین کر دونگا اور تم جانوگے کہ مین خداوند ہون پھر ارامی دوبارہ
چڑھ کر آئے اونھون نے شکست کھائی بنی اسرائیل نے ایک دن مین اونکے ایک لاکھہ پیادے قتل کئے اور باقی افیق
کو بھاگے وہان ایک دیوار ستائیس[۲۷] ہزار بھاگے ہوون پر گری بن ہدد نے کہلا بھیجا کہ میری جان بخشے
سو اخیاب نے اوسکو اپنے پاس بلایا اور صلح کر کے اوسکو روانہ کیا اوسوقت نبی زادون مین سے ایک نے

کہا خداوند فرماتا ہی کہ تو نے ایک شخص کو چھوڑ دیا جسے مین نے واجب القتل کیا تھا سو اوسکے بدلے تیری
جان جاوی گی اور تیرا لشکر اوسکے لشکر کے بدلے ہوگا اب ایسا ہوا کہ نبات یزرعیلی کا ایک انگوری باغ
ہی اونکے بادشاہ اخیاب کے محل سے لگا ہوا یزرعیل مین تھا سو اخیاب نے نبات سے کہا کہ اپنا انگوری باغ
مجھے دی مین اوسکے بدلے تجکو اوس سے بہتر انگوری باغ دونگا اور اگر تو چاہیگا تو اوسکی قیمت دونگا اوسنے
کہا خدا نکرے کہ مین اپنے باپ دادون کی میراث تجکو دون اخیاب کو بہت رنج ہوا اوسکی جورو ایزبل
نے کہا وہ باغ مین تجھے دونگی اوسنے لوگون کو لکھا اون لوگون نے بہری محفل مین نبات کے
سامنے دو غیر مردون سے گواہی دلوائی کہ نبات نے خدا کو اور بادشاہ کو برا کہا تب لوگ اوسے شہر سے
باہر لے گئے اور پتھراو کیا کہ وہ مرگیا جب اخیاب نے سنا کہ وہ مرگیا تب اوٹھا کہ اوسکے باغ پر قبضہ
کرے تب حضرت الیاس کو اللہ تعالے کا حکم ہوا کہ جا اخیاب سے کہہ جس جگہہ نبات کا کتون نے لہو
چاٹا اوس جگہہ تیرا بھی لہو چاٹینگے اخیاب نے حضرت الیاس کو دیکھکر کہا اے میرے دشمن تو نے مجھے
پایا فرمایا کہ ہان پایا کہ تو نے خداوند کے حضور بدکاری کے لیے آپ کو بیچا اب مین تیری بنیاد کھودونگا اور
تیرے گھر کو یاربعام اور بعشا کے گھر کے مانند کردونگا کیونکہ تو نے مجھے غصہ دلایا اور اسرائیلیونکو گنہگار کیا
اور خداوند فرماتا ہی کہ ایزبل کو کتے کہاوینگے اخیاب نے اپنے کپڑے پھاڑے اور اپنے تن پر ٹاٹ ڈالا اور روزہ رکہا تب
اوسپر کلام حضرت الیاس پر یون آیا تو دیکھتا ہے کہ اخیاب نے اپکو میرے حضور کیونکر خاکسار بنایا سو
اوسکی زندگی بہر اوسپر بلا نہ بہیجونگا بلکہ اوسکے بیٹون کے وقت مین اوسکے گھرانے پر بلا نازل کرونگا اب
یہان یہودا کا بادشاہ جو آسا تہا اوسنے اکتالیس برس یروشلم مین بادشاہت کی اور اپنے باپ
داود کے مانند خداوند کے حضور نیکوکاری کی اور اپنی مان معکہ کو ملکہ ہونیکی منصب سے معزول کیا
اس لیے کہ اوسنے گھنے باغ مین ایک مورت بنائی تھی سو آسا نے اوسکے بت کو گرا دیا اور جلا دیا وہ جب تک
جیتا رہا اوسکا دل خدا ہی سے لگا رہا اور تواریخ کی دوسری کتاب مین اسکے برخلاف لکھا ہے کہ حنانی غیب گو
پر یعنی روشن دل درویش پر خفا ہوا اور قید مین ڈالا اور کتنون پر ظلم کیا الغیب عند اللہ پہر اوسکا بیٹا یہوشفط
اوسکے جگہہ بادشاہ ہوا وہ اسرائیل پر غالب ہوا اور خداوند یہوشفط کے ساتھ تھا کیونکہ وہ اپنے
باپ دادے کی چالون پر چلتا تھا اور بعلون کا پیچھا نہ کرتا تھا سو اللہ تعالے نے اوسکی سلطنت کو مضبوطی
بخشی اوسنے اپنے سلطنت کے تیسرے برس کتنے سردار اور لاویونکے ساتھ بہیجے کہ یہودا کے شہرون مین

تعلیم دیوین وہی لوگ تعلیم کرتے تھے اور خداوند کی توراۃ کی کتاب اونکے ساتھ تھی اور وہی یہوداہ کے سارے شہروں میں
تعلیم دیتے پہرتے تھے اور خداوند کی دہشت یہوداہ کے چاروں طرف کے ملکوں پر آپڑی کہ وے یہوشفط سے لڑی
اور فلستی اور عربی اوس پاس تحفے لائے اور اوسنے اخیاب سے نسبت کی تا کئی برس بعد وہ اخیاب
پاس سمرون مین گیا اور دونوں ملکر راماۃ جلعاد کو لڑنیکے لئے چلے جناب میکایاہ ابن املاہ نبی کو بلایا آپنے
خبر دی کہ مینے سارے بنی اسرائیل کو ان گوسپندوں کے مانند جنکا چرواہا نہو پہاڑون پر پراگندہ دیکہا
اور خداوند نے فرمایا کوئی انکا آقا نہین شاہ اسرائیل نے کہا میکایاہ کو پکڑو اور میری سلامت پہر آنے
تک اسی قید مین رکہو اور اسے روٹی پانی سے مصیبت دیجیو اونسے آپ بولے اگر تو کسیطرح سلامت
پہر آوے تو خداوند نے میری معرفت سے کچہہ نہین کہا پہر دونو بادشاہ گئے اور شاہ اسرائیل کو تیر لگا
وہ مر گیا اور جس گاڑی پر وہ زخمی ہوا تہا اور اوسکا لہو بہا تہا وہ گاڑی سمرون کے تالاب
مین دہوئی گئی اور کتون نے اوسکا لہو چاٹا جیسا کہ خداوند نے فرمایا تہا اور یہوشفط سلامت
پہر آیا تب حنانی کا بیٹا یاہو غیب بین اوسکے استقبال کو نکلا اور کہا کیا شریر کی مدد کرنا مناسب ہے
کیا تو خداوند کے دشمنوںسے محبت کرتا ہے اس لیے تجہہ پر خداوند کی طرفسے غضب نازل ہوگا تس پر بہی
اچہی باتین تجہہ مین پائی جاتی ہین پہر لکہا ہے کہ یہوشفط نے ملک کا بندوبست خوب موافق شریعت کے
کیا اور یروشلم مین لاویون اور کاہنونکو مقرر کیا پہر بنی عمون اور بنی موآب کو سیر چڑہ آئے اوسنے
دعا مانگی جب مقابلہ ہوا وہ لوگ آپسمین کٹ مرے انہون نے اونکو لوٹ لیا پہر یہوشفط اسرائیل
کے بادشاہ اخزیاہ سے مل گیا جو گناہ کے کام کرتا تہا وہ اخیاب کا بیٹا تہا اوسنے یاراب عام
کی راہ اختیار کی اور بعل کو پوجا اور اوسے سجدہ کیا سو یہوشفط اوسے اس لیے ملا کہ جہاز بناوے
جو ترسیس کو جاوین تب الیعزر بن دوداواہو نے جو مریسہ کا تہا اوسکے برخلاف نبوت کی اور کہا اسلیے
کہ تو اخزیاہ سے مل گیا خداوند تیرا کام بگاڑیگا اور وہی جہاز بگڑ گئے ترسیس کو نجا سکے یہوشفط
پینتیس ۳۵ برس کی عمر مین بادشاہ ہوا اور پچیس ۲۵ برس بادشاہت کی بادشاہونکی پہلی کتاب مین ہے
کہ یہوشفط کی سلطنت کے سترہوین برس اخی اب کا بیٹا اخزیاہ سمرون مین اسرائیل کا بادشاہ ہوا اور
وہ دو برس بادشاہ رہا اور اوسنے خداوند کے حضور بدکاری کی تواریخ کی دوسری کتاب مین ہے کہ یہوشفط کے بعد اوسکا
بیٹا یہورام بادشاہ ہوا اوسنے اپنے سارے بہائیونکو تلوار سے قتل کیا اوسنے آٹھ برس سلطنت کی وہ

اسرائیلی بادشاہونکے روش پر چلا کہ اخی اب کے بیٹی اوسکی جورو تھی اور اوسنی خداوند کے حضور گناہ کئے اوسنی
یہود اکے پہاڑونپر اونچی مکان بنائی اور یروشلم کے باشندون سے زنا کروائی اور یہودا کو خراب
کیا بادشاہونکے احوال کی دوسری کتاب مین ہے کہ اخیاب کے مرنے کے بعد موابی اسرائیل باغی ہوئے اور اخزیاہ اپنی بالاخانے کی کھڑکی سے
جو سمرون مین تھا گر پڑا اور بیمار ہوا سو اوسنے قاصدونکو بھیجا اور اونہین کہا کہ جاؤ اور عقرون کے بعل
بعل زبوب سے پوچھو کہ مین اس بیماری سے چنگا ہونگا کہ نہین اوس دم خداوند کے فرشتے نے حضرت
الیاس تشبی کو حکم کیا کہ اوٹھ اور شاہ سمرون کے قاصدون سے ملاقات کر اور اونہین کہہ کہ ہان
مگر اسرائیل کا کوئی خدا نہین جو تم عقرون کے بعل زبوب سے پوچھنے چلے ہو سو خداوند یون فرماتا ہے
کہ تو اس بستر پر سے جس پر تو چڑھا ہے اوترنے نپاویگا اور البتہ مر ہی جاویگا چنانچہ قاصد الٹے
پہری اور یہ حال بادشاہ سے کہا آخر وہ بادشاہ مر گیا اور اوسکا بہائی یہورام یہوشفط کے سلطنت
کے اٹھارھوین سال بادشاہ ہوا اور یون ہوا کہ جب خداوند نے چاہا کہ حضرت الیاس کو ایک بگولے
مین اوڑا کے آسمان پر لیجاوے حضرت الیسع سے کہا اس سے آگے کہ مین تجھ سے جدا ہون مانگ کے
مین تجھکو کیا دون اونہون نے فرمایا مہربانی کرکے ایسا کیجیے کہ وہ روح جو تجھپر ہے سو مجھپر دوچند
ہو فرمایا تو نے بھاری سوال کیا سو اگر تو مجھے آپسے جدا ہوتے ہوئے دیکھیگا تو ایسا ہی ہوگا
اور اگر نہین تو کچھ نہوگا اور وہ دونو ٹہلتے باتین کرتے چلے جاتے تھے کہ ایک آتشی رتھ اور آتشی گھوڑے
اون دونون کے بیچ مین آگئی اور حضرت الیاس بگولی مین ہو کے آسمان پر چلے گئے اور حضرت الیسع
چلائی میرے باپ میرے باپ اسرائیل کی رتھ اور اوسکے سوار تھے سو اونہون نے اونہین پھر نہ دیکھا
پھر حضرت الیسع کے کئی معجزے لکھی ہین پھر لکھا ہے کہ اخیاب کا بیٹا جو یہورام تھا اوسنے بھی خداوند
کے آگے گناہ کئے بعل کو تو نکال پھینکا لیکن یرابعام کی طرح گناہ کرتا رہا پھر موابی اوسپر چڑھ آئے سو
شاہ یہودا یہوشفط کو اوسنے بلا بھیجا دونو ملکر شاہ ادوم کو ساتھ لیکر موابیونسے لڑنے چلے اور حضرت
الیسع پاس گئے آپنے شاہ اسرائیل سے کہا مجھے تجھ سے کیا اگر مجھکو شاہ یہودا یہوشفط کے حضوری کا
پاس نہوتا تو مین تیری طرف نظر نکرتا پھر فرمایا کہ خدا موابیونکو تمہاری ہاتھ مین گرفتار کروادیگا
پھر اسرائیلیون نے موابیونکو مارا اور فتح پائی حضرت الیسع کے پھر کئی معجزے لکھی ہین شاہ ارام کی فوج
کا سردار جسکا نام نعمان تھا اوسکو برص تھا وہ آپ کا نام سنکر آیا اور اچھا ہو گیا اور ایمان لایا اور اقرار کیا

کہ خدا ایک ہے اب کسی بت کو نہ پوجونگا پہر شاہ ارام شاہ اسرائیل سے لڑنے آیا حضرت الیساع کے معجزے
سے شاہ اسرائیل نے فتح پائی پہر بن ہدد شاہ ارام نے چڑہائی کی پہر حضرت الیساع کی برکت سے اسرائیلیون
نے فتح پائی اور بادشاہ اسرائیل نے سب معجزے حضرت الیساع کے آپکے چاکر سے پوچھے اوسنے بیان کیئے
ایک عورت تھی جسکا بیٹا آپنے اللہ کے حکم سے جلایا تھا اوس عورت کو بادشاہ نے سب کچھ دیا پہر حضرت
الیساع دمشق مین آے اور بن ہدد بیمار تھا اوسنے حزائیل کو بہیجا کہ آپ سے پوچھو مین اچھا ہونگا فرمایا
وہ مرجائیگا اور حزائیل سے کہا خداوند نے مجھے خبر دی کہ تو ارام کا بادشاہ ہوگا پہر ایسا ہی ہوا تواریخ
کی دوسری کتاب مین ہے کہ یہودا کا بادشاہ جو یہورام تھا اوسکے وقت مین ادومی یہودا سے پہر گئے
یہورام فوج لے گیا اور اونکو مارا اور حضرت الیاس کی طرف سے اوس پاس خط آیا اوسکا مضمون یہ تہا
کہ خداوند تیری باپ داود کا خدا یون فرماتا ہی کہ تو یہوشفط اور آسا کی راہون پر نچلا بلکہ اسرائیل کے بادشاہون کی
چال پر چلا سو خداوند تیرے لوگونکو اور تیری بیٹونکو اور تیرے جورونکو اور تیرے سارے مال کو بڑے
مار سے مارے گا اور تو بڑی بیماری مین گرفتار ہوگا تیری انتڑیونکا ایسا روگ ہوگا کہ تیری انتڑیان
سال بسال نکل پڑینگی چنانچہ ایسا ہی ہوگیا فلستیون نے اور عربیون نے اوسکو شکست دی
اوسکے سارے مال کو اور اوسکے بیٹون اور جورونکو لے گئے ایک چھوٹا بیٹا یہواخاز یعنے اخزیاہ
باقی رہا اور سال بسال اوسکی انتڑیان نکل پڑین اور وہ مرگیا اور اوسکا چھوٹا بیٹا بادشاہ ہوا
اوسنے ایک برس یروشلم مین بادشاہت کی وہ بہی اخیاب کے گھرانے کی راہون پر چلتا تھا
اوسکی مان اوسکی صلاح کار تھی وہ شاہ اسرائیل کی بیٹی یہورام کے ساتھ شاہ ارام حزائیل سے
لڑنے چلا اور یہورام زخمی ہوا تب وہ پہر آیا کہ وہ یزرعیل مین اون زخمون کی دوا کرے
جو اوسنے رامہ مین شاہ ارام حزائیل کی لڑائی مین کہائی تھے اور یہودا کے بادشاہ یہورام کا
بیٹا عزریاہ یعنے وہی اخزیاہ اوترگیا کہ اخی اب کے بیٹے یہورام کو یزرعیل مین دیکھے کیونکہ وہ
بیمار تھا اور یورام کے پاس جانے مین خدا کی طرف سے اخزیاہ کی ہلاکت ہوی کہ جب آپہونچا تو یہورام کے ساتھ یاہو
کی پیشوائی کو گیا اور قتل ہوا اسکے بعد بادشاہونکی دوسری کتاب کا بیان ہی کہ تب حضرت الیساع نبی نے انبیا
زادونمین سے ایک کو بلایا اور فرمایا یہ تیل کی شیشی لیجا اور رامات جلعاد مین یاہو جو یہوشفط کا بیٹا نمشی
کا پوتا ہی اوسکی سر پر ڈال اور کہہ کہ خداوند فرماتا ہی مین نے تجھی مسح کرکے اسرائیلیون کا بادشاہ کیا سو وہ

جوان نبی زادہ گیا اور اوسکی سر پر تیل ڈالا اور کہا خداوند اسرائیل کا خدا یون فرماتا ہے کہ مین نے تجہی مسح کر کے
اپنے بندون بنی اسرائیل کا بادشاہ کیا اور تو اپنے آقا اخیاب کے گھرانی کو قتل کریگا تا کہ مین اپنی بندون نبیونکے
خون کا اور خداوند کی سارے بندونکے خونکا ایزبل سے بدلہ لون اور اخیاب کا سارا گھر نابود ہوگا سو یاہو یورام
سے پہر بیٹہا اور گاڑی پر سوار ہوکے یزرعیل کو گیا کہ یورام وہین پڑا ہوا تہا اور شاہ یہوداہ اخزیاہ اور شاہ اسرائیل یہورام
یاہو کی پیشوائی کو گئے یورام بولا اے یاہو خیر ہے وہ بولا کیا خیر ہے جس حال مین کہ تیری ماں ایزبل کی زناکاریان
اور اوسکے جادوگریان اسقدر ہین تب یورام بہاگا پہر یاہو نے تیر مارا اور وہ گر پڑا یاہو نے لشکر کے سردار کو حکم کیا
کہ اوسکو یزرعیلی نبات کی ملکیت کے کہیت مین ڈالدی اور اخزیاہ بہاگا یاہو کے لوگون نے اوسکو بہی مارا وہ بہاگا
اور مجدو مین آکے مرگیا اور یاہو ایزبل کے دروازے پر پہونچا اور ایزبل کو دو تین شخصون نے کوٹہی پر سے
نیچے گرادیا اور اوسکا لہو دیوار پر اور گہوڑون پر پڑا اور اوسنے اوسے پامال کیا اور اندر آکے اوسنے
کہایا پیا پہر فرمایا جاؤ اسے دفن کرو جب وے گاڑنے کو گئے تو کہوپڑی اور پانون اور ہتہیلیون کے سوا کچہ
نپایا یاہو بولا یہ وہ بات ہے جو خداوند نے حضرت الیاس کی معرفت فرمائی تہی کہ یزرعیل کے موروثی زمین مین
کتے ایزبل کا گوشت کہاینگے سمرون مین اخیاب کے ستر بیٹے تہے یاہو کے حکم سے شہر کے امیرون نے
اون ستر ونکو قتل کرکے اونکا سر یاہو پاس بہیجا پہر یاہو نے یزرعیل مین اوسکے سارے امیرون
اور رشتہ دارون اور اوسکے کاہنونکو قتل کیا ایک کو بہی باقی نچہوڑا پہر سمرون کی طرف چلا اور یاہو راہ
مین شاہ یہوداہ اخزیاہ کے بہائیون سے ملا پوچہا تم کون ہو وہ بولے ہم اخزیاہ کے بہائی ہین اور ہم جاتی ہین کہ بادشاہ
کے بیٹونکو اور ملکہ کے بیٹونکو سلام کرین تب یاہو نے اونکو پکڑ لیا اور قتل کیا ایک کو بہی نچہوڑا جب سمرون مین پہنچا
اخیابیون مین جو باقی تہی اونہین قتل کیا پہر یاہو نے بعل کی مورتونکو نکالا اور آگ مین جلایا اور بعل کے بت کو
چکناچور کیا اور بعل کا گہر ڈہا دیا اور پاخانہ بنایا لیکن یاربعام نے جو سونیکی بچہڑی بنائی تہی اونکو رہنے
دیا اون دنون مین خداوند نے اسرائیلیونکو گہٹانا شروع کیا کہ حزائیل نے اونہین ہر طرف سے مارا یردن سے لیکی
پوربی سمت تک تب اخزیاہ کی ماں عتلیا نے دیکہا کہ اوسکا بیٹا مرا تو اوسنے یہوداکے گہرانے کے سارے
شہزادونکو قتل کیا تب یورام بادشاہ کی بیٹی یہوشبع جو اخزیاہ کی بہن تہی اور یہویدع کاہن کی جورو
تہی اوسنے اخزیاہ کی بیٹی یوآس کو ایک کوٹہری مین چہپا رکہا اور چہہ برس تک وہ چہپا رہا اور ساتوین برس
یہویدع نے سب رئیسونکو جمع کرکے یوآس کو بادشاہ کیا اور عتلیا کو قتل کیا پہر یہویدع نے اپنے اور [illegible]

لوگون اور بادشاہ کے درمیان ایک عہد باندھا کہ وی خداوند کے لوگ ہووین تب سبھون نے بعل کے گھر کو
ڈھا دیا اور اوسکے مذبحون اور اوسکے مورتونکو چکناچور کیا اور بعل کے کاہن متان کو قتل کیا تواریخ کی دوسری
کتاب مین ہی کہ یہُویدَع نے خدا کے گھر کے عہدی لاوی کاہنون کے ہاتھ مین سونپے کہ چڑھاوے چڑھاوین
جیساکہ موسی کی توراۃ مین لکھا ہے اور داود کے طور پر خوشی گاتے بجاتے رہین یہُویدَع کے جیتے جی یوآس شریعت
پر خوب قائم رہا اوسکے مرنے کے بعد یہودا کے سردارون نے بادشاہ کو سجدہ کیا تب بادشاہ اونکا شنوا
ہوا اور وی اللہ کے گھر کو چھوڑ کر سیرتون اور بتونکو پوجنی لگی اللہ تعالے نے نبیونکو اون پاس بھیجا وے اونہین
نصیحت دیتے تھے پر وہ نہین سنتی تھے تب خدا کی روح نے یہُویدَع کاہن کے بیٹے زکریا پر احاطہ کیا
اور پادری پیتھر نے یون ترجمہ کیا ہے کہ نازل ہوی اور حاشیہ پر لکھا ہے کہ عبرانی مین یون ہے کہ
وہ روح سے ملبس ہوا سو اُسنے اوپر کھڑا ہو کے لوگون سے کہا کہ خداوند یون فرماتا ہے تم کیون خداوند
کے حکم سے باہر جاتے ہو تم ہرگز خوش حال نہین ہو سکتے اس لیے کہ تم خداوند کو چھوڑ دیتے ہو وہ تمہین
بھی چھوڑ دیگا تب وی ہمقسم ہو کے بادشاہ کے حکم سے اللہ کے گھر کے صحن مین اوسے پتھر مارتے
تھے سو یوآس نے یہُویدَع کی بیٹی کو قتل کیا اور مرتے وقت اوسنے کہا خداوند دیکھتا ہے اور وہ بدلہ لیگا ایک
برس کے بعد ارام کی فوج چڑھ آئی اور ساری سرگروہونکو مار ڈالا اور یوآس کو بہت زخمی کر کے چلے گئے تو اوسکے نوکرون
نے اوسے ایسا مارا کہ وہ مر گیا اور اوسکا بیٹا اَمَصیاہ اوسکے جگہ بادشاہ ہوا یوآس نے چالیس برس بادشاہت
کی اوسکے سلطنت کے تئیسوین برس یاہو کا بیٹا یہوآحاز سمرون مین بنی اسرائیل کا بادشاہ ہوا اوسنے سترہ برس
سلطنت کی اور یارابعام کی راہ پر چلا اللہ تعالی نے ارام کے بادشاہ حزائیل کو اور حزائیل کے بیٹے بن ہدد کو بہت مدت
اونپر مسلط رکھا اوسکے بعد اوسکا بیٹا یہوآس سمرون مین بادشاہ ہوا بادشاہ یہودا یوآس کی سلطنت کے سینتیسوین
برس وہ بھی یارابعام کے راہ پر چلا اوسوقت حضرت الیساع بیمار ہوی اور انتقال کیا سو اسرائیل کا بادشاہ
یہوآس آپ پاس گیا اور رویا اور بولا ای میرے باپ ای میرے باپ اسرائیل کے مرکب اور راکب اور اَمصیاہ :
پہلے کچھ شریعت پر قائم رہا پھر ادومیون سے لڑنے گیا بادشاہونکی حال کی دوسری کتاب مین یون ہے کہ اوسنے
وادی شور مین دس ہزار ادومی مارے اور سلع شہر کو لڑ کے لی لیا اور اوسکا نام یقتئیل رکھا تواریخ کی دوسری
کتاب مین ہے کہ جب ادومیونکو مار کر پھر آیا تو بنی شعیر کے معبودونکو لایا اور اونہین اپنا معبود ٹھیرایا تب اللہ تعالے نے
ایک نبی اوس پاس بھیجا جسنے فرمایا جو معبود اپنے ہی لوگونکو تیرے ہاتھ سے چھڑا نہ سکے تو نے اونکا پیچھا کیون

امصیا نے کہا کسنے تجکو مقرر کیا کہ بادشاہ کا صلاح کار ہووی رہ جا تو کیون مارا جاوی تب امصیا اسرائیل
کے بادشاہ یوآس بن یہوآحاز بن یاہو سے لڑنے گیا اور شکست کہائی اور امصیا کو یروشلم مین لوگون نے
بلوا کرکے قتل کیا اوسکی جگہہ عزریاہ اوسکا بیٹا بادشاہ ہوا وہ باون برس تک یروشلم مین سلطان رہا وہ زکریا
کے دنونمین جو خدا کی رویتون مین بینا تہا خدا کا طالب رہا اوسکی سلطنت مضبوط ہوئے آخر کو اوسنے ہیکل
مین یعنی بیت المقدس مین خوشبو جلائے جو کام ہارون کے بیٹون کا ہے اس جہت سے وہ اوسی وقت کوڑہی
ہو گیا پہر مر گیا اور اوسکا بیٹا یوتام بادشاہ ہوا اور پہر ونہین امصیاہ کی سلطنت کے پندرہوین برس یوآس
کا بیٹا یاراب عام بادشاہ ہوا اوسنے اکتالیس برس بادشاہت کی وہ بہی یاراب عام کی راہ پر چلا

جناب عاموس نبی علیہ السلام کا صحیفہ جو توراۃ شریف کی جلد مین لگا ہوا ہے اوسکے سر
پہ لکہا ہے کہ عاموس کی باتین جو انہونے یہودا کے بادشاہ عزیاہ کے دنون مین اور اسرائیل کے بادشاہ یاراب عام
کی دنون مین اسرائیل کے بابت بہونچال کے آنے سے دو برس پہلے دیکہین اس صحیفہ مین اللہ تعالے دمشق اور غزہ
اور اسقلون اور فلسطین اور صور اور ادوم اور عمون اور موآب اور یہودا اور اسرائیل ان سب قومون کی ظلم اور
شرارتون کی شکایتین کرکے اونکے ملک کی تباہی کی خبر دیتا ہے دس فرقے اسرائیلیون کے جو شمرون مین رہتے تھے
اونکی بادشاہت اسرائیل اور افرائیم کے نام سے مشہور تہی پہر شمرون کے نام سے مشہور ہوی سو شمرون والونکی
بدکاریون اور ظلم پر تیسرے باب کی گیارہوین آیت مین اللہ تعالے خبر دیتا ہے کہ ایک دشمن اوس سرزمین کو گہیر لیگا اور
پانچوین باب کی پچھلی آیت مین فرماتا ہے کہ مین تمکو قید کرکے دمشق کے پار لیجاؤنگا ساتوین باب مین لکہا ہے
کہ بیت ایل کے کاہن امصیاہ نے اسرائیل کے بادشاہ یاراب عام کو کہلا بہیجا کہ عاموس خبر دیتے ہین کہ یاراب عام
تلوار سے مارا جاویگا اور اسرائیلی لوگ اپنے وطن سے یقیناً قید ہوکے جاوینگے امصیاہ نے عاموس سے کہا
کہ یہان سے بہاگ کر یہودا کی سرزمین مین جا اور وہان نبوت کر اور یہان ایسی خبرین مت دے یہان بادشاہ کا
پاک شہر اور اوسکا بادشاہی شہر ہے پہر حضرت عاموس علیہ السلام نے اوس سے فرمایا کہ اللہ تعالے یون فرماتا ہے
کہ اسرائیل اپنے وطن سے یقیناً قید ہوکے جاوینگے بعد اوسکے آٹھوین باب مین غضب کی خبرون کے بعد
گیارہوین آیت مین اللہ تعالے فرماتا ہے دیکہو وی دن آتے ہین خداوند اللہ فرماتا ہے کہ مین اوس ملک مین کال ڈالونگا
بہوک روٹی کی اور نہ پانی کی پیاس کی کال بلکہ اللہ کے کلام سننے کا قحط تب وہ اس سمندر سے اوس سمندر تک
اور اوتر سے پورب کو بہٹکتے پہرینگے اور خداوند کے کلام کے ڈہونڈنے کے لیے ادہر اودہر دوڑینگے پر نہین پاوینگے

پادری طامس اسکات لکہتا ہی کہ یون معلوم ہوتا ہے کہ اسرائیلیون کے سلطنت مین قید بابل سے پہلے بہت پیغمبر ہوے پہر بعد وینو نکا مذہب زمین مین پہیل گیا اور اسرائیلی لوگ بت پرستو نمین مل گئے یا نبیرہ پیغمبر کے رہے اور اونکی تلاش سے فائدہ ہوتا تہا بعضے وقت خیال کرتے ہین کہ حالت موجودہ یہودیون کی مراد ہے جب کہ اونہو نے حضرت عیسی علیہ السلام اور حواریون سے انکار کیا تب الله نے قحط اپنے کلام کا اونپر نازل کیا اب ہم کہتے ہین کہ پادریونکا یہ قول بیشک بہت ٹہیک ہے یہ خبر حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد کی ہے قحط حضرت عیسی کے بعد پڑ گیا تہا اس سے پہلے ہرگز نہین پڑا قید بابل سے پہلا پیغمبرونکی کثرت رہی پہر جب اسرائیلی لوگ شہر بابل مین ستر برس تک قید رہے وہان بہی الله کے کلام کا قحط نہین پڑا حضرت حزقیل علیہ السلام پر اور حضرت دانیال علیہ السلام پر الله کا کلام اترا رہا پہر جب اسرائیلی لوگ ملک کنعان مین آباد ہوی تب بہی علم والے لوگ الله کی کلام کی تعلیم کرتے رہے چار سو برس بعد حضرت زکریا اور حضرت یحیی نبی الله کے ظاہر ہوے اوسی وقت مین حضرت عیسی علیہ السلام پر انجیل اتری آپنے الله کا کلام اسرائیلیونکو سنایا بعد حضرت عیسی علیہ السلام کے پیغمبرونکا آنا چہہ سو برس تک موقوف رہا حضرت عیسی علیہ السلام کے حواریون نے شہرون شہرون انجیل پاک سنائی اور ٹہیک ٹہیک مطلب سبکو بتایا حواریون کے بعد دن بدن دین پر پردہ پڑتا گیا الله کے کلام کا ٹہیک ٹہیک مطلب بتانی والے تہوڑے سے رہ گئی جنگلون اور پہارونمین چہپ رہے آپکا ایک محمدی نور عرب سے چمکا دیکہو اسکے بعد الله تعالے پہر اسرائیلیون کی بت پرستی کا ذکر کے اونکی حقمین بڑے بڑے قہر اور غضب کے کلمے فرما کر نوین باب کی پہلی اور چوتہی آیت مین اون کے قتل کی خبر دیتا ہی پہر آٹہوین آیت مین فرماتا ہے کہ یعقوب کے گہرانیکو مین بالکل نہین مٹاؤنگا پہر دسوین آیت مین فرماتا ہے کہ میری گروہ مین کے سارے گناہ گار تلوار سے مارے جاوینگے مین اوسی دن مین داود کے گری ہوی گہر کو کہڑا کرونگا اور اوسکے درارونکو بند کرونگا اور مین اوسکے ٹوٹے ہوے مکان کی مرمت کرونگا اور اوسے جیسا اگلے دنون مین تہا ویسا تعمیر کرونگا تاکہ وے ادوم کے باقی لوگونکو اور ساری قومونکو جن پر میرا نام کہا جائیگا اپنے میراث مین لے لیوین خداوند جو اس کام کا کرنے والا ہی فرماتا ہی دیکہو یہان الله تعالے اون یہودیون کی قتل کی خبر دیتا ہی جو ایمان نہین لاوینگے اور اوسدن کا یہ پتا دیتا ہے کہ اوس وقت مین داود کے گری ہوے گہر کو قایم کرونگا یعنے حکومت والا پیغمبر بہیجونگا جو داود کی طرح حکومت سے دین کو پہیلا وے اور اسمین یہ اشارہ ہی ہے کہ مسجد بیت المقدس جسکے بنانیکا ارادہ پہلے حضرت داود علیہ السلام نے کیا تہا

پہر حضرت سلیمان علیہ السلام نے اوسکو بنایا یہ مسجد حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد گر پڑی تہی محمدیون نے
اوسکو خوب طرح بناکر اوسکو آباد کیا اسکے بعد اللہ تعالے یہ پتا دیتا ہی کہ داود کے گہرانے کے لوگ جو ایماندار ہونگے
وہ ادوم کے باقی لوگونکو اور سب قومونکو میراث مین لینگے یعنے ایمان کی راہ اونکو سکہاوینگے جن پر میرا نام کہا گیا ہی
یعنے جنکے مقدر مین اللہ نے ایمان رکہا ہی اور اونکو اپنے نام کا کرلیا ہی ادومی لوگ حضرت داود علیہ السلام
کے تابعدار تہے پادری ہیریک کشف الآثار مین لکہتا ہے کہ ادومی لوگ حضرت عیسی علیہ السلام کے وقت تک
تہے بعد اسکے جو اونمین باقی تہے عرب کی قوم مین مل کر سب ایک ہو گئی حضرت عیسی علیہ السلام کے اٹہائیسو
برس بعد کے قریب اس قوم کی بولی اور نام مٹ گیا ہم کہتے ہین اسی لیے ادوم کے باقی لوگونکا لفظ فرمایا یعنے بہت لوگ اوس
قوم کے لڑائیون مین قتل ہو چکے اور تہوڑے باقی رہ گئے وہ عرب مین مل گئے جب تمام عرب مین دین پہیل گیا وہ
بہی محمدی ہو لئی اسکے بعد یون ہے دیکہو وے دن آتے ہین خداوند فرماتا ہی کہ جوتنے والا کاٹنے والے کا اور انگورونکا
کچلنے والا بونے والیکا پیچہا کرکے اوسکے برابر آویگا اور سارے پہاڑونسے نئی مَی ٹپکیگی اور سارے
ٹیلے گداز ہونگے اور مین اپنی گروہ اسرائیل کے قیدیونکو پہیر لاونگا اور وے اجاڑ شہرونکو بناوینگے اور اونمین بودو
باش کرینگے اور وے انگور کے باغونکو لگاوینگے اور اونکی مَی پیئینگے وے باغونکو لگاوینگے اور اونکا پہل کہاوینگے
کیونکہ مین اونکو اونکی سرزمین مین لگاونگا اور وے اپنی سرزمین سے جسکو مین نے اونہین دیا ہی کبہی اوکہاڑے نجاوینگے
خداوند تیرا خدا فرماتا ہے جاننا چاہیے کہ مَی سے مراد یہان انگور کا رس ہے نشہ والی شراب ہرگز مراد نہین کیونکہ
یہ بشارت محمدی وقت کی ہے اور محمدی شریعت مین شراب حرام ہے یوحنا کی انجیل کے دوسرے باب مین ہے
کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے اللہ کے حکم سے مشکون کے پانی کو مَی بنادیا اس مقام مین انجیل کی تفسیر مین
جو بہت سے پادریون نے جمع ہوکر لکہی ہے یون لکہا ہے کہ ملک یہودیہ مین دستور تہا کہ انگورونکا لہو مین
رس نکال کر مشکون مین بہر رکہتے تہے وہ دو قسم کا ہوتا تہا اچہی انگورونکا رس نکال کے علیحدہ رکہتے تہے اور
دوسری قسم کا علیحدہ وہ نہ دہوپ مین رکہا جاتا نہ آگ پر کہینچا جاتا اسی اول اور دوسری قسم کے بابت میر مجلس نے
کہا کہ ہر شخص پہلے اچہی مَی خرچ کرتا ہی یعنے پہلے قسم اول کا رس استعمال کرتے تہے بعد دوسری قسم کا اور اوسمین نشا مطلق
نہ تہا اگرچہ مٹ بہر بہی پیا جاوے پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ یہ پیشخبری اسبات کی ہی کہ یہودی اور بہت سے
لوگ عیسائی دین مین داخل ہونگے وہ یہودی اپنی زمین مین آباد ہون گے وہ اپنے ملک مین قائم کیے جاوینگے
اور ترقی پاوینگے اور اوس سے پہر کبہی نکالے نجاوینگے پادری لکہتا ہے کہ یہ خبر اوسوقت کی نہین ہی جب یہودی

بابل کی قید سے چھوٹ کر اپنی زمین مین آباد ہوی کیونکہ اونکو روم والون نے پہر وہان سے نکالدیا سو یہان اوسوقت
کی خبر ہے جب یہودی مذہب بدلین گے اور اپنے ملک مین آباد ہون گے اسے یاد رہے اگر مین کہو تو وہ وقت
ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اوسوقت سے اسوقت تک بہت سے یہودی جناب محمد صلی اللہ علیہ
وسلم پر اور قرآن شریف پر اور حضرت عیسی پر اور انجیل پاک پر ایمان لائے اور اللہ نے ملک شام مین اونکو
امن و امان سے بسایا آجتک وہ ملک شام مین بستے ہین کوی حاکم اونکو وہان سے نکال نہین سکتا جو
یہودی دین محمدی مین آئے وہ ظالم بادشاہون کے قید سے چھوٹے یا اللہ اپنے سب بندونکو ایمان دے

اب پہر بادشاہونکا احوال سنو بادشاہون کی دوسری کتاب کا اور تواریخ کی دوسری کتاب
کا خلاصہ یہ ہے کہ عزیاہ کی بادشاہت کے اڑتیسوین سال یارابعام کا بیٹا زکریا سمرون مین بادشاہ ہوا
اوسنے چھہ مہینے بادشاہت کی اور وہ یارابعام کی راہ پر چلا اور یبیس کا بیٹا سلوم اوسے مارکر
اوسکی جگہہ بادشاہ ہوا اوسنے سمرون مین مہینہ بہر بادشاہت کی پہر جادی کا بیٹا مناحم اوسے مارکر بادشاہ
بنا اوسنے دس برس بادشاہت کی اور یارابعام کی راہ پر چلا تب آسوریونکا بادشاہ پول اوسکے
ملک پر چڑہ آیا اوسنے بہت کچھ دے کر اوسے پہیر دیا پہر اوسکا بیٹا فقحیاہ اوسکے جگہہ بادشاہ ہوا
اوسنے سمرون مین دو برس بادشاہت کی اور یارابعام کی راہ پر چلا اور فقح بن رملیاہ جو اوسکے
امیرون مین سے تھا اوسنے اوسی قتل کیا اور خود بادشاہ بنا اوسنے بیس برس بادشاہت کی اور اوسنے
خداوند کے آگے بدکاریان کین اور یارابعام کی راہ پر چلا اور اوسکے وقت مین شاہ آسور تجلت پلاسر نے
بہت شہر لیلئے اور اونہین پکڑ کر آسور مین لے گیا اوسوقت ہوسیع بن ایلہ نے فقح کو قتل کرکے آپ بادشاہ
بنا اور فقح کی سلطنت کے دوسرے سال عزیا کا بیٹا یوتام بادشاہ ہوا وہ پچیس ۲۵ برس کا تھا اوسنے سولہ برس یروشلم
مین سلطنت کی اوسنے خداوند کے آگے نیکوکاری کی اوسکے بادشاہت مضبوط ہوی کیونکہ وہ اللہ تعالے
کے لئے سیدہا چلتا تھا اوسکے بعد اوسکا بیٹا آخز بادشاہ ہوا اور سولہ برس بادشاہ رہا اوسنے بعلون
کے آگے ڈہالے ہوی بت بنای اور اپنی بیٹونکو آگ مین ڈالا اور اونچی مکانون اور پہاڑون پر اور ہرایک
ہرے درخت تلی ذبح کیا اور بخور جلایا تب اللہ تعالے نے اوسے شاہ ارام رصین کے ہاتھ مین کردیا
اونہون نے اوسے مارا اور بہتونکو قید کیا اور دمشق مین بہیجایا اور شاہ اسرائیل کے ہاتھ مین بھی سونپا
گیا اوسنے اوسی بڑی مار سے مارا اور فقح بن رملیا نے یہودا مین ایک لاکھ بیس ہزار بہادر لوگونکو ایکدن قتل کیا

اور بنی اسرائیل اپنے بھائیونمین سے دو لاکھ عورتون اور بیٹی بیٹونکو قید کرکے لے گئے وہان عودید نام خدا کے
ایک نبی تھے اونہون نے نصیحت کی کہ ان قیدیونکو آزاد کرکے پھر بھیجو تب لوگون نے اونہین پھر بھیجا اوسوقت
آخذ نے آسور کے بادشاہون سے مدد مانگی شاہ آسور دمشق مین آیا اور رصین کو قتل کیا پھر ادومی
چڑھ آئے اور یہودا کو مار کر اسیر اونکو لے گئے اور فلستی بہت شہرونپر قابض ہوگئی اور شاہ آسور تجلت پلاسر
چڑھ آیا اوسنے شاہ آسور کو بہت کچھ دیا پر اوسکی مدد نہوئی وہ تنگی مین اور زیادہ بے ایمان ہوا اوسنے دمشق
کے ٹھاکرونکی لئے جنہون نے اوسے مارا تھا ذبح کیا اور کہا کہ ارام کے بادشاہون کے ٹھاکرون نے
اونکی مدد کی ہے سو مین اونکے لیئے قربانی کرونگا کہ میری مدد کرین اور آخذ نے خداوند کے گہر کے
برتنونکو جمع کیا اور خدا کے گہر کے برتنونکو کاٹ لیا اور خداوند کے گہر کے دروازونکو بند کیا اور اپنی لیے
یروشالم مین ہر ایک کونے پر مذبح بنایا اور یہودا کی ہر ایک شہر مین اونچے مکان بنوائی کہ اجنبی ٹھاکرون کے
لیے خوشبو جلاوین اور اللہ تعالے کو بہت غصہ دلایا اور آخذ کی سلطنت کے بارہوین برس ہوسیع
اسرائیلیونکا بادشاہ ہوا اوسنے نو برس بادشاہت کی اور بدکاریان کین اسرائیلی بادشاہونکے تنزل
پہر شاہ آسور سلمنسر کا تابعدار ہوا پہر شاہ آسور نے اوسے قید مین ڈالا اور شاہ آسور سارے ملک پر چڑھا
اور سمرون کو تین برس گھیرے رہا اور ہوسیع کی سلطنت کی نوین برس شاہ آسور نے سمرون پر
قبضہ کیا اور اسرائیلیونکو قید کرکے لے گیا اور خلح اور خابور مین جو جوزان کی نہر کے نزدیک تھے اور مادے
کی بستیون مین یعنے ایران کے اوتر طرف جیسی ہمدان اور آذربیجان وغیرہ کے بستیون مین بسایا
اور شاہ آسور نے بابل کے اور کوتہ کی اور عوا کے اور حماۃ کے اور سفروائم کے لوگونکو لاکے سمرون کی بستیون
مین بسایا سو خداوند نے اون شیرونکو چھوڑا اونہون نے اونہین مارا شاہ آسور کو یون خبر
پھونچی کہ جنکو تونے وہان بسایا ہے اونکو اوس زمین کے خدا کی پرستش کے طور معلوم نہین
چنانچہ اوسنے اونپر شیر چھوڑے ہین وہ اونہین پھاڑتے ہین تب شاہ آسور نے حکم کیا
کہ کاہنونمین تم گرفتار کر لائی ہو اونمین سے ایک کو وہان لیجاؤ وہ جاکر اون پاس حاضر رہے اور
اوس زمین کے خدا کے بندگی کا دستور سکھاوے سو کاہن نے آنکر اونہین سکھایا سو وہ لوگ اللہ تعالے
سے بھی ڈرتے تھے اور اپنے بتونکو بھی پوجتے تھے اور خدا کا حکم نہین مانتے تھے کہ تم دوسرے معبودونسے
نہ ڈریو اور اونکے آگے سجدہ نکیجیو ہوسیع کی سلطنت کے تیسرے سال آخذ کا بیٹا حزقیا بادشاہ ہوا

فائدہ پادری مارش مین نے خلاصۃ التواریخ مین لکھا ہی کہ وہ دسنے اسرائیلیونکی دس قومین جس مقام مین
بسائی گئین اونکی تلاش مین جتنی کوشش کی گئی سب بیفائدہ اور لاحاصل ثابت ہوی مگر غالب یہ خیال کیا
جاتا ہی کہ وہ ملک افاغنہ مین بسائی گئی پادری اگسٹس براؤ ہمیلڈ ڈینی اور دنیوی تاریخ مین بابت [illegible]
صفحہ مین لکھتا ہی کہ ان دس فرقون کی بابت بڑی بحث ہو رہی ہی کہ اونکی اولاد کہان ہی بعضے گمان کرتے
ہین کہ امریکہ کے اصلی لوگ جنکو انڈین کہتے ہین اور بعضے سمجھتے ہین کہ افغانی ان دس فرقون مین سے نکلے ہین
لیکن اونکی تحقیق مین کوئی بات ثابت نہین ہوتی اغلب یہ ہی کہ اونمین سے بہتیری یہودیون کی سعی [illegible]
سے ملک یہودیہ مین پلٹ کر اون سے ملا دی گئی سید جمیل الدین صاحب ہجر کا اخبار جو میرٹھ مین چھپتا ہی
اوسمین لکھا ہی کہ انگریزی اخبار نگیر بحوالہ اخبار المبین جلیکل ریویو نامی کی گئے انگریزی صاحبون کی تحقیقات اور ایک
جمہور یورپ کی اتفاق سے بعض حیر افغانستان کی اس امر کو ثابت کرتا ہی کہ افغان یہودیون کی اولاد
مین سے ہین جس سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ یہ تحقیقات افغانستان کے افغانون کے نسبت تو اوسمین
کچھ شک نہین کہ دونو انگریزی اخبار نویس اعلی درجے کے واقع نگار ہین اور چند صاحبان یورپ
شریک تحقیقات بھی کامل محقق روزگار ہین محمد حیات خان صاحب ضلع راول پنڈی کے رہنے والے
حیات افغانی مین لکھتے ہین کہ انفنسٹن جو صاحب علم انگریزی اپنی کتاب مین لکھتا ہی کہ تجلہ پلاسر اور اوسکے
فرزند سلمناصر نے جو ملک آسور کے بادشاہ تھے اونھون نے اسرائیلیون پر تباہی ڈالی اور تھوڑے
عرصہ بعد بخت نصر نے اسرائیلیونکو گرفتار کر کے بابل مین لے گیا اور بارہ قومون مین سے دس قومین
مشرق مین رہین اور دو قومین یہودا اور بنیامین واپس گئین تو یہ کہتا ہی کہ افغانونکا جد اعلی
قیس عبد الرشید اون باقی ماندہ اسرائیلیونمین سے ہو محمد حیات خانصاحب نے یہ کتاب بڑی تحقیق سے لکھی ہے
قیس عبد الرشید تک پٹھانونکی ساری قومونکے سلسلے پہونچائے ہین اور لکھا ہی کہ افغانی روایتین سب متفق ہین کہ قیس
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت مین مسلمان ہوی اور ایک روایت غوری کی تاریخ سے ایسی ملتی ہی کہ حضرت علی
کے وقت مین جب شنسب جو ملک غور کا رئیس تھا ایمان لایا تو اوسوقت قیس بھی مسلمان ہوی اس کتاب کا لکھنے والا
لکھتا ہی کہ یہان عبرانی مین لفظ خلج کا ہی دو فوجی ہین مگر ترجمہ مین پادریون نے پہلی حی پر نقطہ دیا ہی اور بعضون نے اخیرین
جیم کا نقطہ دیا ہے اور خابور کی حی پر بھی نقطہ دیا ہی معلوم ہوا کہ عبرانی مین حی تھی اب خی اور جیم سے
خلج ہو گیا اور خابور مین بھی خی نقطہ دار ہو گئی اور حیات افغانی مین قوم خلج کا ذکر ہی اور تاریخ فرشتہ

سے نقل کیا ہی کہ جب اس قوم نے یعنے افغانون نے سن ایکسو تیتالیس ہجری مین پشاور کی نواح مین حملہ کرکر
قبضہ کرلیا تو لاہور کے راجہ نے فوج بہیجی اور چند لڑائیان ہوتی رہین لوگ کابل اور غور اور خلج کے جو مسلمان تھے
ایک دین ہونیکے باعث سے افغانون کے مدد کو آئی اور منشی عبد الکریم صاحب لکہنوی نے جو کتاب
گلشن ہند تاریخ ہندوستان کے بیان مین لکہی ہی اوسمین لکہا ہی کہ غزنوی تاریخون سے معلوم ہوتا ہی کہ سلطان محمود
کے بہت امیر قوم خلج مین سے تہی اور سلطان محمود کے بیٹی سلطان محمد کے حال مین لکہا ہی کہ اوسنے اپنے
بہائی سلطان مسعود سے لڑائی کی اوسکی امیر اوس سے پہر گئی اور اوسکو پکڑ کر قلعہ خلج مین قید کیا اور اونکے
بہائی سلطان مسعود کی پیشوائی کے لیے ہرات کی طرف دوڑے یہان سے معلوم ہوا کہ خلج کسی شہر کا نام
ہی جہان یہ قوم رہتی تہی اور وہ شہر ہرات کے پاس ہی اور حیات افغانی مین افغانستان کے پچہم طرف کے
حصہ کے چار شہر بہت بڑے لکہی ہین کابل غزنین قندہار ہرات اب ثابت ہوا کہ افغانستان مین قریب
ہرات کے مقام خلج مین اوس بادشاہ نے اسرائیلیونکو بسایا تہا اور خلج کے ساتھ لفظ خابور کا لکہا ہے
سو کیا عجب ہی کہ خابور کا لفظ بدلتے بدلتے کابل ہوگیا ہو اب پٹہانونکا بنی اسرائیل مین سے ہونا قریب
قیاس ہوگیا واللہ اعلم حیات افغانی مین ہی کہ کتاب مخزن افغانی جو سنہ ۱۰۲۳ ہجری مین جہانگیر بادشاہ کی
کے وقت مین خان جہان قوم لودی نے نعمت اللہ ہروی کی مدد سے لکہی ہے اوسمین قیس عبد الرشید کا
نسب نامہ طالوت بادشاہ تک پہونچایا ہے اور طالوت کے بیٹے کا نام ارمیا اور پوتے کا نام افغان
لکہا ہے اور لکہا ہے کہ ارمیا کے دوسرے بہائی ارخیا تہے اور ارخیا کے بیٹے کا نام آصف تہا اور طالوت
کا نسب نامہ یہودا تک لکہا ہی محمد حیات خان لکہتے ہین کہ طالوت حضرت یہودا کی نسل مین نہین ہین بلکہ
حضرت بنیامین کی نسل مین ہین اور طالوت کے بیٹونکے نام جو حضرت شمویل علیہ السلام کی کتاب مین ہین
اونمین ارمیا اور ارخیا کوئی نہین ہے ہم کہتے ہین کہ حضرت ارمیا پیغمبر علیہ السلام کے رفیق ارخیا تہے
کیا عجب ہے کہ نسب نامہ حضرت ارمیا تک پہونچا ہو اور اوپر کے نام طالوت تک لوگونکو معلوم نہین
اونہون نے طالوت کا نام لکہدیا اور طالوت کو غلطی سے حضرت یہودا کی نسل مین لکہدیا اب حزقیاہ
کا **حال سنو** جب وہ بادشاہ ہوا پچیس برس کا تہا اوسنے اونتیس برس یروشلم مین بادشاہت
کی اوسنے اپنے باپ داود کی مانند خداوند کے حضور سب بات مین نیکوکاری کی اونچی مکانونکو ڈہادیا
اور مورتون کو توڑا اور یسیرتون کو کاٹ ڈالا اور پیتل کا سانپ جو حضرت موسی علیہ السلام نے بنایا تہا

اوسنے توڑکر چکنا چور کیا کیونکہ بنی اسرائیل اوس زمانہ تک اوسکے آگے خوشبوئیان جلاتے تھے اور اوسنے
خداوند پر ایسا بھروسا کیا کہ بعد اوسکے یہودا کے سب بادشاہون مین ویسا ایک نہوا اور نہ اوس سے
آگے کوئی ہوا تھا وہ خداوند سے لپٹا رہا اور اوسکی فرمانبرداری سے جدا نہوا اُن حکمونکو جو خداوند نے حضرت
موسی علیہ السلام کو دئی تھے حفظ کیا اور خداوند اوسکے ساتھ تھا وہ جدہر کو گیا کامیاب رہا اور شاہ
آسور سے باغی ہوا اور اوسکی خدمت نکی اوسنے فلستیونکو غزہ تک اور اونکی سرحدونکی انتہا تک مارا
حزقیا کی سلطنت کے چودہوین برس آسور کا بادشاہ سنحریب یہودا کے مضبوط شہرون پر چڑہا اور اونہیں
لے لیا پھر آسور کے بادشاہ نے یروشلم کی طرف فوج بھیجی اوس فوج کے سردار نے حزقیا کو بہت دہمکایا اوسنے
حضرت اشعیا علیہ السلام سے کہلا بھیجا کہ دعا مانگئی اور حزقیا نے خود اسکے گہر مین جاکر دعا مانگی تب اللہ
کے فرشتے نے آسور کے بادشاہ کی فوج مین جاکر ایک لاکھ پچاسی ہزار آدمی قتل کئی اور بادشاہ چلا گیا

اے محمدی بھائیو حضرت سلیمان علیہ السلام کے بعد کا سارا احوال حضرت اشعیا علیہ السلام
کے وقت تک اسلیئے صاف صاف لکھدیا گیا کہ حق خوب کھلجاوے کہ جس نبی آخر الزمان صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خبر زبور شریف مین جابجا موجود ہی اور اونکے حق مین یہ ہے کہ اونکے وقت مین خداپرستی تمام
زمین مین پھیل جاویگی اور ایمان والے غالب ہون گے اور کافر مٹ جاینگے اور عاجز ہوکے دبجاینگے پھر خداپرستی
قیامت تک پھیلتی رہیگی پشت در پشت ایمان رہیگا یہ پتا حضرت سلیمان کا ہرگز نہین ہوسکتا کیونکہ انکے
حضرت سلیمان علیہ السلام کے اکثر فرقے بنی اسرائیل کے بت پرست ہوگئی یاراب عام نمکحرام نے اور اوسکے
بعد اور بادشاہون نے اکثر ملکونمین بت پرستی پھیلای اور نبیونکے خون بہای گئے فقط یہودا اور بنیامین اور
لاوی کے فرقے مین اور جو اور فرقونمین کے خداپرست اونکے ساتھ تھے اونمین تہوری مدت خداپرستی رہی پھر
آخر کو یہودا کے بادشاہون نے بھی اور اسرائیلی فرقون کی راہ سیکہی کیسی کیسی بت پرستیان اس فرقے
مین بھی ہوئین نبیونکو اور اچھی لوگونکو کیسا کیسا ظالمون نے ستایا جو کوئی زبور شریف کو اول سے آخر تک
خوب دیکھیگا اور پھر یہ ظلم اور کفر جو اسرائیلیونمین پھیلا ہوا تھا دیکھیگا وہ صاف دیکھ لیگا کہ وہ زمانہ
بڑی عدالت کا اور امن امان کا ابھی تک نہین آیا تھا اور قومونمین ایمان اور خداپرستی پھیلنے کا کیا ذکر
ہے یہان تو اسرائیلیونمین مدتون کفر پہیلا رہا اور زبور شریف مین جابجا یہ خبرین ہین کہ ساری قومین اسکے
کے آگے سجدہ کرینگے اور ساری زمین مین خداپرستی پھیلیگی اور پھر قیامت تک پھیلی رہیگی جو شخص کہ

کہ وہ زمانہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا اور اونکے بعد کا ہی وہ شخص دل کا اندھا ہی یا اللہ ہماری دلونکو نور
محمدی سے روشن رکھیو آمین جناب ہوسیع علیہ السلام کا صحیفہ جو توراۃ شریف کے
جملہ مین لگا ہوا ہی اوس صحیفہ کا اور سب صحیفونکا یہ انداز ہے کہ اللہ تعالے اسرائیلیونکو پہلے ظالم بادشاہونسے
ڈراتا ہی کہ انکے ہاتھون انکو ہلاک کرونگا پھر یہ خبر دیتا ہی کہ آخری زمانہ مین پھر رحم کرونگا اور تمہارا دل سیدھا
کرونگا اور رحمت کے وقت کے پتے اور نشان صاف صاف ہر صحیفہ مین بتلاتا ہی جناب ہوسیع علیہ السلام
عزیا اور یوتام اور آخز اور حزقیا کے وقت مین تھے اونہونمین اسرائیل کے دس فرقونکا بادشاہ یارابعام
تھا اونکے صحیفہ مین اللہ تعالے اسرائیلیونکو اور افرائیم کے فرقے کو ڈراتا ہی کہ مین تمہارے ملک کو اور تمکو برباد
کرونگا پھر رحمت کے وعدے بھی جابجا فرماتا ہی پہلے باب مین فرمایا کہ اسرائیل کے گھرانے پر رحم نکرونگا اونہین
بالکل اوٹھا لیجاؤنگا لیکن یہوداہ کے گھرانے پر رحم کرونگا سو اس خبر کا یون ظہور ہوا کہ اسرائیلی دس فرقونکو
اسور کا یعنے عراق کا بادشاہ پکڑ لے گیا اور یہودا والے بچ گئے پھر تھوڑی مدت کے بعد جب اونہین بہت
بت پرستی پھیلائی اونکو بخت نصر نے تباہ کیا پھر اسی پہلے باب کے آخر مین یہ وعدہ ہی کہ بنی یہودا اور بنی
اسرائیل باہم اکٹھے ہونگے اسی طرح دوسرے باب مین پہلے یہ خبر ہی کہ مین انہین برباد کرونگا پھر بڑے بڑے
رحمت کے وعدے ہین کہ مین اونکو امن امان دونگا اور انپر رحم کرونگا اونسے فرماتا ہی تم اللہ کو پہچانوگی
تیسرے باب مین پہلے فرمایا کہ بنی اسرائیل بہت دن تک بغیر بادشاہ اور بغیر حاکم اور بغیر قربانی کے رہینگے
اور اسکے بعد بنی اسرائیل رجوع کرینگے اور اللہ کو ڈھونڈینگے اور آخری دنونمین وہ ڈرتے ہوئے اللہ کی
اور اوسکی رحمت کی پناہ لینگے چوتھی باب مین اللہ تعالے بنی اسرائیل کے جھوٹ بے ایمانی اور بےرحمی اور خونریزی
اور چوری اور حرامکاری اور بت پرستی کی شکایت کرکے اونکی تباہی اور ویرانی کی خبر دیتا ہی پانچوین باب مین
بنی اسرائیل اور افرائیم کی بدکاریون کی شکایت کرکے اسرائیلیونکی اور افرائیم اور یہوداہ سب کی ویرانی اور
بربادی کی خبر دیتا ہی پھر چھٹے باب مین رحمت کے وعدے ہین پھر افرائیم اور اسرائیل اور یہودیون کی بت پرستی
اور بدکاریونکی اور پھر قہر اور غضب کے کلمے دسوین باب تک چلے گئے ہین پھر گیارھوین باب مین شکایتون کے بعد
رحمت کے کلمے فرماکر نوین آیت مین فرماتا ہی کہ مین پھر کبھی افرائیم کو ہلاک نکرونگا تیرھوین باب مین پھر غضب
کے کلمے اور تباہی کے خبرین ہین پھر چودھوین باب مین رحمت کا جوش ہے اور یہ بشارت ہی کہ اسرائیلی لوگ
توبہ کرینگے اور افرائیمی لوگ بتونکو نہین پوجینگے اللہ فرماتا ہی کہ مین اونکی بناوٹونکو دور کرونگا مین اونسے

محبت کرونگا اسی طرح کہ محبت اور رحمت کے کلمے اور بھی فرمائی ہین اب سمجھنا چاہیے کہ یہودا اور
بنیامین کے سوا اسرائیلیون کے دس فرقون سے بیان رحمت کا وعدہ ہوتا ہی سو جب سے عراق کا
بادشاہ حزقیا بادشاہ کے وقت مین ان دس فرقون کو پکڑ لے گیا تب سے یہود اور نصاری کے اندر اونکا
نام اور نشان تک کہین نہین پادری گاڈفری ہگنس نے جو کتاب دین محمدی کے حمایت مین لکھی ہی اوسمین
لکھا ہی کہ قوم یہودا اور بنیامین کے فرقون سے معلوم ہوتا ہی کہ اسقدر لوگ دین محمدی مین داخل نہین ہوے
جسقدر باقی اسرائیلیون مین دین محمدی پھیلا کہ بالکل قومین دین محمدی مین کھپ گئین اگر محمدیون مین یہ قومین داخل نہین
ہوئین تو بتلاؤ وہ کیا ہوئین اس پادری کے بیان سے معلوم ہوا کہ اسرائیلیون کی دس قومین اب نہ یہودیون
مین نہ نصاری مین ہین وہ سب محمدیون مین مل گئی مدت ہوئی کہ ایک یہودی بغداد کا لکھنؤ مین آیا تھا وہ یون
کہتا تھا کہ بغداد مین اور ملک شام مین اور سب جگہ پر یہودیون کی بارہ قومون مین سے اڑھائی قومین باقی
ہین بنی یہودا اور بنی یوسف اور بنیامین کا آدھا فرقہ باقی ساڑھے نو قومین غائب ہین اور وہ قومین چین کے
اوس پار اور چین کے اوس پار ہین جہان کوئی اور یہودی جا نہین سکتا اگر جاوے تو وہ لوگ مار ڈالین
اس یہودی نے جو چین کا پتا دیا یہ پتا ایک اخبار سے بھی معلوم ہوا مطبع نولکشوری کے اخبار مین
ایک مرتبہ یہ عبارت چھاپی گئی تھی وَمِنْ قَوْمِ مُوسَىٰ أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ یعنے اللہ تعالے سورہ
اعراف مین فرماتا ہی کہ موسی کی قوم مین سے ایک امت ہی کہ سچے دین کی راہ بتلاتے ہین اور اوسی کے موافق عدالت
کرتے ہین تفسیر مین سُدی اور ابن جُریج کی روایت اور تفسیر والون کی ایک جماعت کی روایت لکھی ہی کہ یہ وہ
لوگ ہین کہ مغرب کی طرف ملک چین مین رہتے ہین مسلمانون کے قبلہ کیطرف نماز پڑھتے ہین اور مسلمان ہین
اور حضرت موسی علیہ السلام کی قوم مین سے ہین اخبار والا لکھتا ہی کہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ قوم پانتھی ہی جو ملک
یونان حصہ مغربی اقلیم چین مین رہتے ہین جو کہ آجکل مشہور ہوئے ہین اور بعضے اخبارونمین بقول تاریخ والونکے
اونکو اولاد عرب سے خیال کیا ہی اور بعضون نے بنی اسرائیل مین سے کہا ہی پس عبارت تفسیر سے صحیح بیان لوگونکا
یہی معلوم ہوتا ہی کہ یہ بنی اسرائیل مین سے ہین اس اخبار کے بیان سے معلوم ہوا کہ وہ لوگ محمدی دین مین ہین اور وہ
یہودی جو کہتا تھا کہ اگر کوئی یہودی وہان جاوے تو وہ اوسکو مار ڈالین اسکا یہی باعث ہی کہ وہ لوگ محمدی
ہین یہودی کو اپنے ملک مین نہین آنے دیتے ہین جو سورۂ اعراف کی آیت ہی اسکے بیان مین امام محی السنۃ بغوی رحمۃ
اللہ علیہ نے تفسیر معالم التنزیل مین یون لکھا ہے کہ کہتا کلبی اور ضحاک اور ربیع نے کہ وہ کچھ لوگ ہین چین کے پیچھے

مشرق یعنے پورب کے کنارے پر ایک شہر ہے جسکا نام ہزاؤ وان ہی اونمین کسی کے پاس ایسا مال نہین کہ اوسکو
ساتھ لیکا اوسمین داخل ہو رات کو اونپر مینہہ برستا ہے اور دن کو اونپر دہوپ پڑتی ہے اور وہ کہیتی کرتے ہین ہم مین سے
اون تک کوئی نہین پہونچتا اور وہ سیدہے دین پر ہین اور ذکر کیا گیا ہے کہ جبریل علیہ السلام حضرت نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کو معراج کی رات مین اون تک لے گئے آپنے اونسے باتین کین جبریل علیہ السلام نے اونسے کہا
بہلا تم پہچانتے ہو کسے باتین کر رہے ہو بولے نہین اونہون نے فرمایا یہ محمد ہین ان پڑہ نبی تب وہ لوگ آپ پر
ایمان لائے اور عرض کیا یا رسول اللہ موسی علیہ السلام ہمسے فرما گئے ہین کہ جو کوئی تم مین سے احمد کو پاوے
تو میری طرف سے اونکو سلام پہونچا دے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت موسیٰؑ کو اور اونکو سلام کا
جواب دیا پہر اونکو دس سورتین قرآن کی پڑہائین جو مکہ مین اوتری تہین اور اونکو نماز اور زکوۃ کا حکم
کیا اور اونکو حکم کیا کہ اپنی جگہ پر رہین اور وہ ہفتے کے دن عبادت کرتے تہے آپ نے اونکو جمعے کا حکم کیا
اور حکم فرمایا کہ ہفتے کو چھوڑ دین اور بعضون نے کہا ہے کہ اس آیت مین اون یہودیونکا ذکر ہے جو حضرت
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین مسلمان ہوے اور پہلی بات زیادہ صحیح ہے اب سمجھنا چاہیے
کہ اس صحیفے مین جو اون دس قومون سے اللہ وعدہ کرتا ہے کہ پہلے مین تمکو بڑے بڑے سزائین دونگا
پہر آخر کو تمپر رحم کرونگا اور تمکو توبہ دونگا یہ وعدہ یون پورا ہوا کہ وہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت
مرحومہ مین داخل ہوے اور یہ جو پہلی باب کی گیارہوین آیت مین وعدہ ہے کہ اسرائیلی لوگ اور یہودا والے اکہٹے کیے جاوینگے
اور یہودا اور اسرائیلی لوگ اکہٹے ہونگے اور دوسرے باب کی چودہوین آیت اور تیئسوین آیت مین وعدہ
ہے کہ مین اونکو اونکی زمین مین یعنے ملک شام مین رکہونگا اور اونپر رحم کرونگا اوسکو یون سمجھنا چاہیے کہ کچہ
محمدی لوگ اون دس قومون مین سے ملک شام مین بسے ہین اور جو یہودا والے محمدی دین مین ہین اونکے
ساتھ اکہٹے ہوتے ہین یا آیندہ زمانے مین امام مہدی علیہ السلام کے وقتمین وہ سب ملک شام
مین رہینگے واللہ اعلم پادری گاڈفری ہگنس اوسی کتاب مین لکہتا ہے کہ سمرون کی دس قومین جو اوس وقت
گم گئی تہین بہت سی تہین اور شاید فتح کرنے والے پیغمبر کو ڈہونڈہتے تہے تو وہ دس قومین محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کو وعدہ کیا ہوا پیغمبر کیون نہ سمجہتے ہین پہر لکہا ہے کہ یہودیونکا قول ہے کہ سمرون کے لوگ بت پرستونکے
اولاد مین سے تہے پہر لکہتا ہے کہ رومیون کے زمانے مین اونکی گنتی بہت کثرت سے تہی وہ لوگ ایک اونچا
عبادت خانہ جرزیم کے پہاڑ پر بادشاہ ہرکینس کے زمانہ تک رکہتی تہی اوس نے اوسکو مسمار کروادیا وہ اپنے

تیئین دسون قومون کی اولاد مین سے سمجھتے تھے اب ہم کہتے ہین کہ دس قومون کو جو وہ بادشاہ پکڑ لے گیا تھا اور اونکے بدلے وہان بت پرستونکو بسایا تھا تو کیا عجب ہی کہ اسرائیلیون مین سے تھوڑونکو چھوڑ گیا ہو یا اون دس قومونکے کچھ لوگ اپنے ملک مین چلے آئے ہون اونکی اولاد کا وہان ہونا تعجب کی بات نہین ہی یعقوب جوای اپنے خط کے سرے پر لکھتے ہین کہ اون بارہ فرقونکو جو تتر بتر ہین سلام اس سے معلوم ہوا کہ بارہ فرقون مین سے کچھ لوگ جو تتر بتر تھے وہ عیسای ہوگئی تھے پادری گاڈفری کے بیان سے صاف ظاہر ہوا کہ دس فرقے سب دین محمدی مین داخل ہوی الحمد سب بندونکو ایمان دی آمین جناب میکا علیہ السلام کا صحیفہ جو توراۃ شریف مین داخل ہی اوسکے سرے پر لکھا ہی کہ اللہ کا کلام جو یہوداکے بادشاہون یوتام اور آخز اور حزقیاک کے دنونمین مورستی میکا کو پہونچا جو اونہون نے سمرون اور یروشالم کی بابت دیکھا اس صحیفہ مین بھی اللہ سمرون والے اسرائیلیونکو اور یہوداکو جو یروشالم کے رہنے والے تھے قید ہوکر پکڑی جانے سے اور بڑی بڑی مصیبتون سے ڈراتا ہی اور اونکی بت پرستیون اور بداعمالون کے اوپر بکلی قہر اور غضب کے فرماتا ہی اور اونکے ملک کی ویران ہونیکی خبر سناتا ہی تیسرے باب کی بارہوین آیت مین فرماتا ہی کہ صیہون تمہارے ہی سبب سے کھیت کیطرح جوتا جائیگا اور یروشالم تودہ تودہ ہوجائیگا اور ہیکل یعنے مسجد کا پہاڑ جنگل کے اونچے مکانون کی طرح ہوجائیگا سید منصور علی صاحب دہلوی دولت فاروقی مین لکھتے ہین کہ میمندلیس ایک یہودی تاریخ والا لکھتا ہی کہ ترنتیوس روفس جو طیطس کی فوج کا ایک افسر تھا اوسنے ہیکل کی یعنے مسجد کی بنیاد پر ہل چلوای ای محمدی بھائیو دیکھو اول اللہ تعالے نے اسرائیلیونکی بداعمالونپر اونکو بختنصر وغیرہ ظالم بادشاہون سے ڈرایا یہانتک کہ اوس بڑی مصیبت کا پتا بتلایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے چالیس برس بعد طیطس رومی بت پرست کی فوج سے مسجد بیت المقدس کی ویرانی ہوی اور عین مسجد کی جگہ پر ہل چلوایا گیا اب اسکے بعد دیکھو اللہ تعالے اوس مسجد کی بڑی آبادی کی خبر دیتا ہی وہ آبادی جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے خادمون کے ہاتھ سے ہوی چوتھے باب مین ارشاد ہوتا ہی لیکن آخری دنونمین ایسا ہوگا کہ خداوند کے گھر کا پہاڑ پہاڑون کی چوٹی پر قائم کیا جاویگا اور سارے ٹیلون سے اونچا کیا جاویگا اور قومین اوسکی طرف روانہ ہونگی اور بتیرے قومین آوینگے اور کہینگے کہ چلو کہ ہم لوگ خداوند کے پہاڑ اور یعقوب کے خدا کے گھر کو چڑھ جائین اور وہ ہمین اپنی راہین سکھلاویگا اور ہم اوسکے راستونپر چلینگی کیونکہ شریعت صیہون سے اور خداوند کا کلام یروشالم سے نکلیگا دیکھو یہ صاف پتا اور نشان

محمدی وقت کا ہی کہ مسجد بیت المقدس پھر اچھی طرح بنائی گئی اور ہر ہر طرف سے ایمان والے لوگ اوسکی زیارت
کے واسطے جانے لگے اور اللہ کے کلام کا اور شریعت کا وہان سے ظہور ہوا کیونکہ محمدیون کی حکومت پہلے
شہر بیت المقدس مین قائم ہوی وہان قرآن اور حدیث کا ظہور ہوا وہان سے تمام ملک شام مین اللہ کا کلام
اور شریعت پہیلے اور بڑے بڑے علم والے وہان رہے محمدی بادشاہون نے وہان بہت سے مدرسے بنای
ہر ہر طرف کے لوگ اللہ کا کلام اور اوسکی شریعت سیکہنے کو آئے اب ارشاد ہوتا ہی اور وہ بہتیری قومون کے
درمیان عدالت کریگا اور بہتیرے زور آور گروہون کے لیے جو دور رہتی ہین فیصلہ کریگا یہانتک کہ وے
اپنی تلوارونکو توڑ کر پہالین بناوینگے اور اپنی برچہیونکو ہنسوی - ایک قوم دوسری قوم پر تلوار نہین چلاوی گی اور وے
پہر جنگ نہ سیکہینگے تب وے ہر کوئی اپنی اپنی تاک کے نیچے اور انجیر کے درخت تلی بیٹہین گی اور اونہین کوئی نہین
ڈراویگا کیونکہ رب العالمین کے مُنہہ نے یہ فرمایا ہی - ان پاک کتابون کا جابجا یہ انداز ہی کہ اللہ تعالے کوئی خبر
اول زمانے کی سُناتا ہی کوئی حال اخیر زمانہ کا بتلاتا ہی ان خبرونکا ظہور حضرت عیسے علیہ السلام کے زمانے مین ہوگا
تمام جہان کے سب لوگ محمدی ہوجاوینگے لڑائی موقوف ہوجاوی گی اب ارشاد ہوتا ہی کیونکہ ساری قومون مین سے
ہر ایک اپنے اپنے معبود کا نام لیکے چلیگا اور ہم لوگ خداوند اپنے خدا کا نام لیکے ہمیشہ سے لئے اور ابد تک
چلا کرینگے اسکا یہ مطلب کہ اول اول ایک زمانہ وہ گذرا کہ اسرائیلیونکے سوا تمام قومین ہتونکو پوجتی تہین
مگر اسرائیلیونکے کبہی بہت لوگ کبہی تہوڑے لوگ اللہ ہی اللہ پکارتے رہے اسکا نتیجہ یہ نکلا کہ اللہ نے
اپنے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قرآن کے بدولت ساری قومونمین ایمان پہیلایا اور قیامت کے
قریب سبکو محمدی بناویگا اسکے بعد یون ہی خداوند فرماتا ہی کہ مین اوسی دن مین اونکو جو لنگڑاتے ہین اور اونکو جو
خارج کیئی گئین ہین اکہٹا کرونگا اور اونکو جنہین مین نے دُکہہ دیا ہی سمیٹ لونگا اور مین اونکو جو لنگڑاتے ہین ایک بقیہ
ٹہراونگا اور انہین جو دور تک آوارہ کیی گئے تہے ایک زور آور قوم بناونگا اور خداوند صیہون کے پہاڑ پر ابد
ہمیشہ تک اونپر سلطنت کریگا - یہ بشارت اسرائیلیونکو ہی کہ جو اونمین لنگڑاتے ہین یعنے ظالمون سے دبی ہوی ہین
اور جو خارج کیے ہوے ہین یعنے ایمان سے باہر ہوگئی ہین اونکو ایمان دونگا اور سبکو اکہٹا کرونگا اور جنکو مصیبت پہنچی
ڈالا ہی اونکو سمیٹ لونگا فی الحقیقت ایسا ہی ہوا ہمارے پیغامبر برحق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے وقتمین بہت لوگ ایسے تہے جو اللہ کو اکیلا جانتے تہے اور حضرت عیسیٰ کو اور سب پیغمبرونکو اللہ کا بندہ اور
پیغام پہونچانے والا سمجہہ کر مانتے تہے وہ تہوڑے سے تہے کافرونکا ہر طرف زور تہا وہ بول نہ سکتے تہے

اونکو اللہ نے غلبہ دیا اونکا ہونا اوس زمانہ مین بڑی نعمت تھی اونکے باعث سے یکی عقل والون نے پہچانا کہ جو ایمان کی راہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم بتلاتے ہین وہی راہ اگلی پیغمبرون کی تھی کیونکہ اوس راہ کی جاننے والے ابتک موجود ہین اونکے حق مین فرمایا کہ اونہین کو بقیہ ٹھہراونگا یعنی پیغمبرون کے طریق پر وہی باقی رہی ایسی مشکل وقت مین ایمان پر قائم رہے اونکا بڑا رتبہ ہی صحیح مسلم مین ہی کہ ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ والہ وسلم نی فرمایا اِنَّ اللّٰہَ نَظَرَ اِلٰی اَھْلِ الْاَرْضِ فَمَقَتَھُمْ عَرَبَھُمْ وَعَجَمَھُمْ اِلَّا بَقَایَا مِنْ اَھْلِ الْکِتَابِ وَقَالَ اِنَّمَا بَعَثْتُکَ لِاَبْتَلِیَکَ وَاَبْتَلِیَ بِکَ یعنی اللہ نی زمین کی لوگون کو عرب والون اور عجم والون کو غضب کی نگاہ سی دیکھا مگر جو بقایا تھی کتاب والون مین سی اور فرمایا کہ مین نے تجکو اسی لیے بھیجا کہ تجکو آزماؤن اور تیری باعث سی اورون کو آزماؤن یعنی کچھ لوگ کتاب والون مین یعنی توریت اور انجیل والونمین ایمان پر قائم تھی اونپر رحمت کی نظر تھی باقی سب کو قہر و غضب کی نظر سی دیکھا اور اپنی پیاری پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم سی فرمایا کہ مین نے تجکو ایسی وقت مین اسلئی بھیجا کہ تجکو آزماؤن یعنی تیرا امتحان سب کو دکھلاؤن کہ تو ایسی مشکل وقت مین سچا دین سب مین پھیلاوی اور اللہ کی راہ مین بڑی بڑی محنتین اوٹھاوی اور اللہ کی سوا کسی کا ڈر دل مین نہ لاوی اور تیری باعث سی اورونکو آزماؤن یعنی جو تیرا ساتھ دینگی وہ بھی اللہ کی راہ مین بڑی بڑی مصیبتین اوٹھاوینگی تب دین کو سارے عالم مین پھیلاوینگی اور یہہ جو فرمایا کہ جو دور تنگ وارد کئی گئی ہین اونکو زور آور قوم بناؤنگا ظاہر یون ہی کہ یہہ اون دس قومون کی طرف اشارہ ہی جنکو ظالم بادشاہ نی ایران اور خلیج وغیرہ تک نکالدیا تھا یا اور لوگ جو دور ملکون مین تتر بتر ہو گئی تھی اگر یہہ وہ اسرائیلی ہین جو ملک چین مین رہتے ہین جنکا اوپر ذکر ہو چکا جو سب محمدی ہین تو اونکا غلبہ صاف ظاہر ہی کہ اون تلک کوئی جا نہین سکتا اور کوئی اونپر غلبہ نہین کر سکتا اور اگر وہ لوگ یہی پٹھان ہین جنکا اسرائیلیون مین ہونا بعضی یادریون کا بگمان ہی تو اونکا زور اور قوت اور بہادری بھی سب پر ظاہر ہی اور فرمایا کہ اللہ صیہون کی پہاڑ پر ہمیشہ تک سلطنت کریگا یعنی جو لوگ اللہ کی دین پر ہین وہ وہان سلطنت کرینگے سو تیرہ سو برس سے وہان محمدیون کی سلطنت قائم ہی پھر اللہ تعالی دسوین آیت مین یہہ خبر دیتا ہی کہ ای صیہون کی بیٹی اب تو شہر سی باہر نکلی گی اور بابل تک جائیگی پھر گیارہوین آیت

مین فرماتا ہی کہ اب بہتیری قومین تیری مقابل جمع ہوئین ہین اور کہتی ہین کہ وہ ناپاک
کیا جاوی تہ ہم اپنی آنکھون سی صیہون کو دیکھین پر وہ لوگ اللہ کے ارادی کو نہین جانتے کیونکہ
وہ اونہین ان گٹھون کی طرح جو کھلیان مین ہون جمع کریگا ای صیہون کی بیٹی اوٹھ اور داین
جا کیونکہ مین تیری سینگ کو لوہا اور تیری کھرون کو پیتل بناؤنگا اور تو بہتیری قومون کو ٹکڑی ٹکڑی
کریگی اور تو اونکی غنیمت کو اللہ کی نذر کریگی اور اونکی مال کو اوسی کی جو ساری زمین کا خدا ہی
پادری ہماسن سکاٹ لکھتا ہی کہ اسکا یہہ مطلب ہی کہ بہت سی قومین جمع ہوینگی کہ صیہون کو اپنی
بت پرستی سی خراب کرین اور یہ وہ لوگ نہ جانینگے کہ خدا نی اونکو جمع کیا ہی تاکہ غلہ کی طرح وہ جہان کچلی جائین
اور صیہون جو کمزور تہا وہ لوہی کے سینگون اور پیتل کے کھرون سی مضبوط کیا جاویگا اونکو روندیگی اور
اونکی لوٹ سی مالدار ہوگی اللہ کی نذر کریگا جسکی بعد وہ فتح پائیگا یہودی تواریخ مین کوئی ایسا واقعہ
نہین ہی جو اس پیش خبری سی موافق ہو سنحاریب کی فوج یہودیون سی برباد نہین ہوئی تہی نہ اونکا کچھہ
دخل بابل کی فتح مین تہا مکابیس کی فتوحات جو انٹیوکس پر تہی اونمین کچھہ یہہ پیش خبری پوری
ہوئی ہی اور جب قسطنطین نے مذہب بدلا اور عیسائیون نے اپنی دشمنون پر غلبہ پایا اوسمین بہی کچھہ
یہ پیش خبری پوری ہوتی ہی لیکن ٹہیک ٹہیک بالکل پورا ہونا اسکا آیندہ کیواسطی ہی ای مسلمانو
دیکہو پادری نے اقرار کیا کہ سنحاریب کی فوج کو اللہ کی فرشتی نی قتل کر ڈالا کچہہ یہودیون نے اوسپر جہاد نہین
کیا اور بابل کو خسرو بادشاہ نی فتح کیا اسکی بعد یہودا مکابیس نے جو لڑائیان بت پرستون سی لڑین
اونمین یہ پیش خبری کچھہ پوری ہوئی یعنی بالکل پوری نہین ہوئی کیونکہ یہودانی بہت سی قومون
پر غلبہ نہین پایا فقط یونانیون پر غلبہ پایا اور جب قسطنطین جو کچھہ مدت سی عیسائی ہوا تب بہی
عیسائیون نے اپنی دشمنون پر کچھہ تہوڑا سا غلبہ پایا پادری اقرار کرتا ہی کہ یہ پیش خبری تب بہی
بالکل پوری نہین ہوئی آیندہ زمانی مین پوری ہوگی ہای افسوس پادری کو یہ نہین سوجہتا
کہ یہ پیش خبری محمدی وقت مین پوری ہو چکی جو اسرائیلی لوگ محمدی ہوئی اونہون نے
ساری قومون پر غلبہ پایا کافرون کی سب قومون پر جہاد کیا اب پانچوین باب کا شروع
یہ ہی ای فوجون کی بیٹی تو اب فوجون کی طرح جمع ہو ہمپر محاصرہ کیا جاتا ہی اونہون نے اسرائیل
کے حاکم کی گال پر چہڑی ماری ہی اور ای بیت لحم افراتاہ تو یہودا کے ہزارون مین

شامل ہونیکی لیی چھوٹا ہی تو بھی تجھمین سی وہ شخص میری واسطے نکلیگا جو اسرائیل مین حاکم ہوگا اور اوسکا نکلنا قدیم سی ہمیشہ کی دنون سی ہی اسلیے وہ اونکو چھوڑ دیگا اوسوقت تک کہ وہ جنی والی جب جنی چکے اور اوسکی باقی بہائی بنی اسرائیل کے پاس پہر آوینگی یہ جو فرمایا کہ فوجون کی طرح جمع ہو یہ خطاب اسرائیلیونسی ہی یعنی اب تجہہ مین بہت سی فوجین جمع ہونگی کیونکہ اسرائیلیون کے ساتھہ اور بہتسی ایماندار جمع ہونگی تم سب جمع ہو اور منکرون سی لڑو پہر یہ خبر دی کہ پہلی اسرائیلی لوگ گہیر جاوینگی کیونکہ اونہون نے اسرائیل کے حاکم کی گال پر چہڑی ماری اسکی سزا مین ظالم حاکم اونکو گہیر لیگا جیسا کہ متی کی انجیل کے ستائیسوین باب مین جہان یہ ذکر ہی کہ یہودیون نے حضرت عیسی علیہ السلام کو گرفتار کیا وہان لکہا ہی کہ انہون نی سرکنڈا لیکر اوسکی سر پر مارا اس ظلم کی یہ سزا ہوئی کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد رومیون نے اونکو گہیر لیا اور مسجد بیت المقدس کو ویران کر دیا اب اللہ تعالی شہر بیت اللحم کو فرماتا ہی کہ اگرچہ تو چھوٹا شہر ہی مگر تجھمین سی وہ شخص نکلیگا یعنی ظہور کریگا جو اسرائیلیون پر دین کا حاکم ہوگا اور اوسکا نکلنا ہمیشہ سی اللہ کی علم مین مقرر ہی یہ بشارت صاف حضرت عیسی علیہ السلام کی ہی آپ شہر بیت اللحم مین پیدا ہوئی اور اسرائیلیون پر دین کی حکومت اللہ نی آپکو دی پہر اللہ فرماتا ہی کہ اسلیے وہ انکو چھوڑ دیگا اوسوقت تک کہ جننے والی جن چکی اسکا صاف مطلب یہ ہی کہ یہ جو اسرائیلیون سی وعدہ ہوتا ہی کہ آخر کو تم بت پرستون کو قتل کروگی اس وعدہ کا ظہور اوس حاکم کی ہاتہون نہین ہوگا جو بیت اللحم مین پیدا ہوگا بلکہ وہ حاکم اسرائیلیون کو اسی مظلومی کی حالت مین چھوڑ دیگا یہانتک کہ دوسری جننے والی جن چکی پادری لکہتا ہی کہ جنی والی جنی کی بڑی نجات دہندہ کو اور چھوڑ دینی کا یہ مطلب لکہتا ہی کہ اسلیئے یہودی اپنی گناہون کی باعث سے آسوریون اور کلدیون اور رومیون سی دق کیی جاینگی یہانتک کہ جنی والی جنی کی بڑے نجات دہندہ کو او پسند کیے ہوئے بقایا یہودی اپنے حقون کو پہونچین گی ہم کہتی ہین اسکا صاف مطلب ہے کہ اسلیئے کہ یہودیون نے حضرت عیسیٰ پر ظلم کیا اس باعث سی وہ رومیون کا ظلم اوٹہاتے رہینگے یہانتک کہ جننے والی بڑی نجات دہندہ کو یعنی جناب محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو جنے گی تب اونکے باقی بہائی بنی اسرائیل بہی اور اور قومین بہی جنکا ایمان دینا اللہ کو اراد ی مین ہی وہ محمدی ہوکر ایماندار اسرائیلیون مین ملجائینگے اسکے بعد یون ارشاد ہوتا ہی اور وہ قائم ہوگا اور

خداوند کی قدرت سی اور خداوند اپنے خدا کی نام کی بزرگی سی نگہبانی کریگا اور وے قایم رہینگے کیونکہ اب وہ زمین کے سوانون تک بزرگ ہوگا اور یہی سلامتی کا باعث ہوگا یہہ اشارہ دوسری نجات دہندہ پیغمبر کی طرف ہی کہ وہ قایم ہوگا اور اللہ کی نام کی زور سی ایمانوالون کی نگہبانی کریگا اور حکومت کریگا اور وہ ایمانوالی بہی قایم رہینگے کیونکہ اوس پیغمبر نجات دہندہ کا غلبہ اور حکومت ساری جہانمین پہیلیگی اب دیکہو اسکے بعد کیسا صاف پتہ محمدی جہاد کا سوجوذ ہی ارشاد ہوتا ہی اور جب آسور ہماری سرزمین مین آویگا اور ہماری محلونمین قدم رکہیگا تب ہم سات چرواہی اور آٹہہ سرگروہ قایم کرکے اوسپر چڑہینگے اور وہ تلوارسی اسور کی ملک کو اور نمرود کی سرزمین کو اوسکے مدخلونمین ویران کرینگے اور اسور سی رہائی ہوگی جبکہ وہ ہماری سرزمین مین آویگا اور ہماری سرحدونمین قدم رکہیگا آہی امت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم دیکہو جناب میکا علیہ السلام صاف یہہ پتہ دیتے ہین کہ جب آسور والے یعنی عراق والے ہماری ملک مین قدم رکہینگے تب ہم اونپر چڑہائی کرینگے اور اوس نمرود ظالم کی زمین کو ویران کرینگی سو ملک عراق کا جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وقت تک آباد تہا ایران کی بادشاہونکا وہان عمل تہا ایران والونے اوسوقت مین ملک شام پر چڑہائی کی تہی ابن اثیر نے تاریخ کامل مین لکہا ہی کہ نوشیروان روم کی بادشاہ غطیانوس سے لڑنے گیا اور شہر دارا اور رہا لی لیا اور ملک شام تک گیا اور حلب اور انطاکیہ اور فامیہ اور حمص اور بہت شہر لوٹی دیکہو اسی نوشیروان کی وقت مین ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئی اور ایکی بعد آپکی خادمونے ملک عراق پر جہاد کیا اوسوقت سی شہر بابل جو اوس ملک مین تہا ویران ہوگیا معلوم ہوا کہ جناب میکا علیہ السلام نی اسی وقت کی خبر دی تہی اور یہ جو فرمایا تہا کہ ہم چڑہینگی اسکی یہہ معنی کہ ہماری قوم کی ایماندار لوگ اور اور قومون کی ایمان والی سب ملکر ملک عراق کی کافرون پر چڑہائی کرینگی محمدیون مین اسرائیلی بہی تہی جو محمدی ہوگئی تہی یہہ سب وعدی اونسی پوری ہوی اوسوقت سے پہلی ملک عراق پر کسی نی جہاد نہین کیا تہا پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ یہہ نجات دینی والا جسکا وعدہ ہوتا ہی وہ یہوداکو آسوریون سے یعنی عراقیون سے اور اور دشمنون کی حملونسی نجات دیگا لیکن سنحاریب کی حملہ کو اسرائیلیون کی حاکم نے نہین ہٹایا اور یہودیونے کبہی آسوریون کی ملک پر

یا اوس ملک پر جسکو کالدیون نے کبھی حاصل کیا تھا نہ حملہ کیا نہ برباد کیا وکٹروائی ایجانوالو پادری اقرار
کرتا ہی کہ یہودیون نے کبھی ملک عراق والون پر جہاد نہین کیا اور بابل اونکی ہاتھون ویران نہین
ہوا مگر پادری اللہ سی نہین ڈرتا اور یہہ اقرار نہین کرتا کہ یہہ پیشین خبری محمدی جہاد کی ہی بلکہ لکھتا ہی کہ
عراق والونسی مراد کوئی اور قوم ہی جو عراق والونکی طرح ظالم ہونگی وہ آیندہ زمانہ مین عیسائیونکو ستائنگی
اور ایک بڑا چروا ہا یعنی زبردست حاکم تھوڑےسی آدمیونسی اونکو برباد کریگا یا اللہ ان اندھون کو
آنکھین دے آمین آب ارشاد ہوتا ہی اور یعقوب کی باقی لوگ بہتیری قومون کے درمیان ایسی ہونگی
جیسا اوس خداوند سی اور جیسا مینہ گھاس پر جو آدمی کی لیے نہین ٹہرتی اور نہ بنی آدم کی خاطر
رہجاتی ہی اور یعقوب کی باقی لوگ غیر قومونکے درمیان بہتیری گروہون کی بیچ ایسی ہونگی جیسا شیر
بیر جنگل کی جانورون کی بیچ اور جیسا جوان شیر بکریون کے گلے مین ہوتا ہی کہ جب وہ اونکے درمیان
گذر کرتا ہی وہ لتاڑتا ہی اور پہاڑ ڈالتا ہی اور کوئی چھڑانیوالا نہین تیرا ہاتہہ تیری دشمنون پر بلند کیا جاویگا
اور تیری ساری مخالف نیست ہو جاوینگی دیکھو ان آیتون مین یہودیون کا حال صاف فرمادیا کہ
حضرت یعقوب کی نسل کے لوگ جو اوسوقت مین باقی ہونگی اور ایمان لاوینگی بہتیری قومون کے
اندر اوس کی طرح ہونگی یعنی کمزور ہونگی جیسا کہ ہوسیع علیہ السلام کی چھٹی باب کی چوتھی آیت
مین ہی کہ تمہاری نیکی صبح کی بادل کے مانند ہی اور اوس کے مانند جو سویری جاتی رہتی ہی اس جگہ
پادری ڈاایوڈیٹی لکھتا ہی کہ صبح کا ابر سورج کی نکلتی ہی یکایک پریشان ہو جاتا ہی اللہ فرماتا ہی
کہ اسیطرح تمہاری نیکیان جھٹ پٹ مٹجاتی ہین اسیطرح اس مثال کا یہان بھی یہی مطلب ہے
کہ اسوقت مین اسرائیلی لوگ جو ایمان لاوینگی بہت قومون کی درمیان کمزور ہونگی دشمنونکا سامنا
نہ کرسکینگے اور بہت قومون کی درمیان نہایت زبردست ہونگی کافرون سے خوب لڑینگی آب ارشاد
ہوتا ہی اور اوسی دن مین یون ہوگا خداوند فرماتا ہی کہ مین تیرے گھوڑون کو جو تیرے درمیان
ہین کاٹ ڈالونگا اور تیری گاڑیونکو نیست کر دونگا اور تیری سرزمین کے شہرون کو ستا ڈالونگا
اور تیرے سارے قلعون کو ڈہا دونگا اور مین تیرے ہاتہہ کی جادوگریان موقوف کر دونگا
اور تیرے یہان جادوگر پھر نہونگی اور تیری کھودی ہوئی مورتین اور وہ مورتین جو کھڑی کیگئی
ہین تیرے درمیان سی نیست کر دونگا اور تو آگے اپنے ہاتہہ کی بنائی ہوئی چیز کو نہین پوجیگا

اور مین تیری بستیون کو تیری درمیان سے اوکہاڑ ڈالونگا اور تیری شہرون کو تباہ کرونگا اور مین غصہ اور قہر کے ساتہہ اون قومون سی جو شنوا نہوئین بدلہ لونگا تہہ جو فرمایا کہ تیری گہوڑون اور گاڑیون کو نیست کرونگا پادری لکہتا ہی کہ اسکا یہہ مطلب ہے کہ اوس اچہی زمانہ مین لوگون کو اللہ پر بہروسا ہوگا گہوڑون اور قلعون اور گاڑیون پر بہروسا نہوگا اور جادو اور بت پرستی دور ہو جائیگی اور حضرت زکریا علیہ السلام کے صحیفہ کی نوین باب کی تفسیر مین پادری لکہتا ہی کہ وہ لوگ گاڑیون اور گہوڑون سے رغبت رکہتی تہے لیکن ہان کی مصیبتونکی باعث سی یہ بہروسہ جاتا رہا تہا ای پادری یہہ صاف بشارت محمدی وقت کی ہی کہ جو اسرائیلی لوگ محمدی ہوگئے وہ شیر ببر کیطرح کافرون پر غالب ہوئے اور اونکا بہروسا فقط اللہ پر تہا اور ملک شام کی اگلی قلعی اور بہت سے شہر باقی نرہے مگر وہ لوگ اللہ کی بہروسے پر جہاد کرتے رہے اور اونکے شہرون کو یعنی ملک شام کے شہرون کو بہی اللہ نے ویران کیا اوس زمانہ مین جہوٹے عیسائیونکا وہان زور تہا اونمین بہت سے قتل ہوے جنہون نے اللہ کا حکم نہ سنا اور ایمان نہ لائے اسکے بعد چہٹی و ساتوین باب مین اسرائیلیونکی بدکاری کی بڑے شکایت ہی پہر آخر مین رحمت کا وعدہ ہی ساتوین باب کی دس آیتون کے بعد ارشاد ہوتا ہی جسدن کہ تیری دیوارین پہر اوٹہائیجائینگی اوسدن وہ حکم دور تک جاری کیا جاویگا اوسیدن مین وہ آسور سے مصر تک اور مصر سی نہر تک اور سمندر سی سمندر تک اور کوہستان سی کوہستان تک تجہہ پاس آوینگی باوجود اسکے یہہ سرزمین اونکی سبب سے جو اوسمین بستی ہین اور اونکے کامونکی پہل کی سبب سے ویران ہوگی دیکہو پہر رحمت کے زمانہ کا ہی بتادیا کہ تیری دیوارین پہر اوٹہائیجاوینگی اور مصر اور عراق اور تمام پہاڑونکے لوگ تیری زیارت کو آوینگی پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ اسکا یہہ مطلب ہی کہ یروشلم کی دیوار کی پہر بنانی کا مقرر وقت آویگا ای ایمانوالو مسجد بیت المقدس کو جو بخت نصر نے ویران کیا اوسکی بعد خسرو بادشاہ نے آباد کیا اوسوقت کی یہہ خبر ہرگز نہین ہوسکتی کیونکہ اوسوقت سب ملکونمین بت پرستی پہیلی ہوئی تہی ہان دوسری ویرانی اس مسجد کی جو حضرت عیسی کے بعد رومیون نے کی تہی اسکے بعد محمدیون نے اس پاک مسجد کو آباد کیا اوسوقت مین مصر اور عراق مین اور عرب اور شام کی تمام کوہستانون مین دین محمدی پہیل گیا اور سب ملکونکے لوگ بیت المقدس کی زیارت کو آنے لگے یہہ بشارت صاف اوسیوقت کی ہی پہر فرمایا کہ اگرچہ آخری وقت مین یہہ رحمت ہونیوالی ہی مگر پہلے اسرائیلیونکی بد اعمالون کی باعث سی یہہ سرزمین ویران ہوگی اور چودہوین آیت

بعد اللہ فرماتا ہو جیسا اون دنون مین کہ تو مصر کی سرزمین سی نکلا ہوا تھا مین اوسکی مطابق اونہین
اپنی عجائب قدرتین دکھلاونگا غیر قومین اوسی دیکھینگی اور باوجود اپنی ساری توانائی کو شرمندگی
اوٹھائینگی وہ اپنے منہہ پر اپنے ہاتھہ رکھینگی اور اونکی کان بہرے ہو جاوینگے وے سانپ کیطرح خاک چاٹینگی اور
زمین کے رینگنی والون کی طرح وے اپنے بلون مین تھرتھراوینگے وے خداوند ہمارے خدا سے ڈرتے ہوئی ستوجہ
ہونگی دیکھو یہی پتہ دیا کہ مصر سی نکلنی کے بعد اسرائیلیون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھون
کیسی کیسی کافرون کا غارت ہونا اور قتل ہونا انکھون سی دیکھا ویسی قدرتین پھر دکھاونگا کہ کافرون کی
سب قومون پر ایمان والون کا رعب پڑ جاویگا وہ نہایت دہشت و حیرت مین آ جائینگی یہان پھر
توریت کی آیت کا مطلب کھولدیا کہ موسیٰ کی مانند ایک پیغمبر بھیجونگا اسکی بعد پھر اللہ کی رحمت کا بیان
ہو پھر بیسوین آیت مین یون ہو تو یعقوب سے وفاداری کریگا اور ابراہام کو وہ مہربانی دکھائیگا
جسکی بابت تو نے قدیم زمانہ مین ہماری باپ دادون سے قسم کھائی تھی ای امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
توریت کی پہلی سورت کی سترہوین باب مین ہو کہ اللہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے وعدہ کیا کہ مین تجکو
اور تیری بعد تیری نسل کو کنعان کا تمام ملک دیتا ہون کہ ہمیشہ کو انکی ملک ہو اور مین اونکا خدا ہونگا
یعنی وہ مجھکو پوجینگی اور چوبیسوین باب مین حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ نے قسم کھاکر مجھسے فرمایا
کہ مین تیری نسل کو یہہ زمین دونگا سو یہان حضرت میکا علیہ السلام اوسی وعدہ کا ذکر کرتے ہین کہ اللہ
تو اس وعدہ کو ضرور پورا کریگا سو یہہ وعدہ محمدی وقت مین پورا ہوا کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کی بعد یہودی لوگ بیت المقدس سے نکالے گئے اور بت پرستون نے بیت المقدس کو ڈہا دیا اور عیسائیونکی
بہت خون بہائے پھر محمدی وقت مین عرب کی لوگ جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیٹے حضرت اسمٰعیل
علیہ السلام کی نسل مین تھے اونکو اللہ نے کنعان کا ملک دیا اور اونکو اوسمین بسایا اور اسرائیلی بارہ
فرقون مین جو جو محمدی ہوئے وہ سب اس وعدہ مین شریک ہوگئے **حضرت اشعیا نبی علیہ**
السلام کو اللہ تعالیٰ نے جو کتاب عنایت فرمائی اور وہ توریت شریف
کی جلد مین لگی ہوئی ہو اوس کتاب مین اللہ تعالیٰ پہلی اسرائیلیون کو بت پرست بادشاہ ہوکر
ڈراتا ہو اور یہہ خبر دیتا ہو کہ تمہاری بدکاریون اور شرارتون اور ظلم کی باعث سی ان ظالم بادشاہونکو
تمپر چڑھا لاونگا یہہ خبر دیکر پھر تسلی دیتا ہو کہ آخری زمانہ مین تمپر رحم کرونگا اور جنہون نے تمپر ظلم کیا

اونکو بھی اور تمہاری قوم مین جو شریر ہین اونکو بھی اور ساری قومونکی کافرون کو سزا دونگا
اور اپنی تلوار بھیجونگا جہان اسرائیلیون کو بت پرستون پر فتح ہوئی اوس ذکر کے ساتھ
اللہ تعالی بہت بڑی فتحونکی خوشی سناتا ہو کہ آخری وقت مین تمہاری دشمنون کا نام ونشان
بالکل مٹا دونگا اور تم خدا پرستون کو بہت بڑا غلبہ دونگا اوس وقت کا یہہ پتہ دیتا ہو کہ اوس وقت مین
اللہ کا نام اور اوسکی شریعت ساری جہان مین پہیل جائیگی جس رسول پاک کی ہاتہون یہہ کام ہوگا اللہ تعالے
جا بجا اوسکی پتے اور نشان بتلاتا ہو اس کتاب پاک مین زبور شریف کی بہت اشارون کا مطلب
صاف صاف اللہ نے کھولدیا ہو جا بجا مظلومون کو تسلی دی ہو اور بڑی عدالت کی زمانہ کا وعدہ
کیا ہو جو باتین زبور شریف مین تہین وہی باتین بہر طرح طرح سی ارشاد فرمائین تا کہ لوگونکو خوب
معلوم ہو جاوے کہ وہ زمانہ ابہی تک نہین آیا آگی بڑہکر آویگا حضرت اشعیا علیہ السلام کی کتاب کی
سرے پر لکہا ہو کہ رؤیا یعنی دکہاوا یشعیا بن آموص کا جو اوسنی یہودا اور یروشالم کی بابت یہودا کی
بادشاہون عزیا اور یوتام اور آخز اور حزقیا کی دنون مین دیکہا اس کتاب کی سری پر اللہ تعالی اسرائیلیونکی
اور شہر یروشالم اور صیہون کی رہنی والونکی بد اعمالی اور خونریزی اور چوری اور رشوت خوری
اور بی انصافی کی اور یتیمون اور بیواؤن پر ظلم کرنیکی بڑی بڑی شکایتین کرکے چوبیسوین آیت مین
فرماتا ہو کہ ہان مین اپنے دشمنون سے جی راضی کرونگا اور اپنی بیریون سے بدلہ لونگا مین تجہپر
اپنا ہاتہ بڑہاونگا اور تنور مین تیرا میل صاف کرونگا اور سب تیرے رانگی کو جدا کرونگا اور مین
تیرے قاضیون کو آگے کی طرح اور تیرے مشیرون کو ابتدا کی دستور کے موافق بحال کرونگا اوسکے
بعد تو راستباز بستی اور دیانتدار آبادی کہلائیگی صیہون عدالت کی سبب اور وے جو اوس
گناہ سی باز آتی ہین راستبازی کی باعث نجات پاوینگی لیکن گنہگار اور بدکار سبکے سب ہلاک ہونگے
اور جو خدا کو بہی باغی ہوکے فنا کئی جاوینگی کہ لوگ بلوطون سی جو تمہاری شوق ہین شرمندہ ہونگے
اور تم اون باغون سے جن پر عاشق ہو شرمندہ ہوگے اور تم اوس بلوط کے مانند ہو جاؤگے
جسکی پتے جھڑ جاوین اور اوس باغ کی مثل جو پانی نہونے سے سوکہہ جاوی وہانکا پہلوان ایسا
ہو جائیگا جیسا سن اور اوسکا کام چنگاری ہو جائیگا اور دونون باہم جل جاوینگی اور کوئی اونکی
آگ نہ بجہاویگا پادری ڈایوڈیٹی لکہتا ہو کہ بلوط کا درخت بت پرست لوگونسی اور یہودیون سی

پوجا جاتا تہا اور اوسکی چہوٹے چہوٹے پودے اپنی بتخانون کی گرد اگرد لگایا کرتے تہی اب اس جگہ سے
پادری اسکاٹ کی تفسیر کا بیان لکہا جاتا ہی جو ہماری زمانہ مین لکہی گئی ہی پادری اسکاٹ لکہتا ہی کہ حضرت
اشعیا علیہ السلام کی وقت مین آخز بادشاہ جو بت پرستی پہیلائی تہی اوسپر دشمنون نے چڑہائی کی سنحاریب
بادشاہ بت پرست نے حزقیا بادشاہ پر چڑہائی کی حزقیا بادشاہ بڑا ایماندار خدا پرست تہا اوسنی فتح پائی
پادری کہتا ہی کہ یہہ پیش خبری اسی کی ہی کہ اسرائیلیونکو پہلی اللہ نے یون سزا دی کہ اونکی دشمنون کو اونپر
چڑہایا پہر جب اونہون نے توبہ کی تب اللہ نے اونکو فتح دی اب ہم کہتی ہین کہ اللہ تعالی نے شہر صیہون سی فرمایا
کہ تیری قاضیون اور مشورہ والون کو اگلی وقت کی طرح عادل اور منصف بناؤنگا یعنی جیسا
حضرت یوشع اور اونکی بعد کی قاضیون کی وقت مین اور حضرت داود اور حضرت سلیمان کیوقت مین
سب منصف اور عادل تہی ویسی پہر ہونگے یہہ خبر حزقیا بادشاہ کی وقت کی ہرگز نہین ہو سکتی
حزقیا کی وقت کا حال پادری طامس اسکاٹ نی اٹہائیسوین باب مین لکہا ہی کہ حزقیا کی اصلاح کرنیکے
بعد بہی ملک شام مین بے انصافی پہیلی ہوئی تہی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وقت کی خبر بہی یہہ
ہرگز نہین ہو سکتی کیونکہ اوسوقت مین قاضی اور مفتی وہی بے ایمان یہودی تہی جنہون نے حضرت عیسی
علیہ السلام کو قتل کا فتوی دیا پہر چہہ سو برس تک بت پرستون کا زور رہا اور اللہ فرماتا ہی کہ اسکی
بعد تو سچی بستی اور دیانت دار آبادی کہلائیگی اور حزقیا کی بعد اوسکا بیٹا منسا بادشاہ پہر بت پرست
ہوگیا اوسنی وہ بت پرستی پہیلائی کہ اللہ کی پناہ پہر تہوڑی دنون کی بعد بابل کے بت پرستون نے
ساری شہر کو ویران کر دیا پہر ستر برس بعد یہہ شہر آباد ہوا پہر حضرت عیسی علیہ السلام کی بعد روم کے
بت پرستون نے اوسکو ویران کر دیا آبادی کا نام جاتا رہا اور یہان اللہ تعالی اس شہر کو توبہ اور نجات
کی بشارت اور کافرون کو قتل کی خبر سناتا ہی یہان تو صاف محمدی وقت کی خبر ہی جسوقت مین
ہر ہر ملک کی بہت سے بت پرست بتونکو پوجنی سی شرمندہ ہوگئے اور بت پرستی چہوڑ کر محمدی دین مین آئے
اور مسجد بیت المقدس کی پہر بنائیگی اور وہ سچی بستی اور دیندار آبادی کہلائی اور وہان کی قاضی اور
مفتی محمدی وقت مین ایسی ایسی اللہ والی ہوئے کہ اونکا احوال معتبر کتابونمین دیکہو تو معلوم ہو اوس
ملک کی لوگ جو ایمان لای وہ پاک صاف ہوگئے جو ایمان نہ لای وہ ذلیل و خوار ہوئے دوسرا باب
سنو اللہ تعالی فرماتا ہی آخری دنون مین ایسا ہوگا کہ خداوند کی گہر کا پہاڑ پہاڑون کی چوٹی پر

قایم ہوگا اور ٹیلون سی اونچا کیا جائیگا اور ساری قومین اوسکی طرف روانہ ہونگی اور بہت سی
قومین جائینگی اور کہینگی کہ آؤ ہم خداوند کے پہاڑ پر چڑہین اور یعقوب کی خدا کے گہر مین جاوین
کہ وہ اپنی راہین ہمکو بتلاویگا اور ہم اوسکی راستون پر چلینگے کیونکہ شریعت صیہون سے اور خداوند کا
کلام یروشلم سے نکلیگا اور میکاہ نبی بہی لکہتا ہے کہ آخری دنون سی انبیا لوگ مراد لیتی ہین وہ کل
زمانہ جو حضرت عیسی علیہ السلام کی پیدا ہونیسی شروع ہوتا ہے اونکے دوبارہ آنیتک و پہاڑ
سے مراد وہ مقدس پہاڑ ہے جو موریہ پہاڑ ہے کہ اور سب سجدون پر شرف لیجائیگی آہی اور یہ جب آخری دنون
سے وہ زمانہ مراد ہوا جو حضرت عیسی علیہ السلام کی پیدا ہونیسی اونکی اوترنیتک ہے تو اسی زمانہ مین
حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد محمدیون نے اس پاک مسجد کو موریہ پہاڑ پر حضرت سلیمان کے مسجد
کی جگہ بنایا [illegible] اسی وقت کی ہے جو سید منصور علیخان صاحب دہلوی تاریخ بیت المقدس مین لکہتی ہین
کہ شہر یروشلم چار پہاڑون پر [illegible] صیہون اور اکرا اور بزیتہا قدیم زمانہ مین سب کا نام موریا
[illegible] جگہ [illegible] آپکی [illegible] اوسکی زمین خواہی نخواہی بلند ہوجاتی ہے
اور مسجد بیت المقدس [illegible] اس کتاب کا لکہنے والا کہتا ہے کہ اس کتاب کی آخر مین یہہ
بیان آویگا کہ مسجد بیت المقدس جو محمدیون کی بنائی ہوئی ہے وہ قدیم مسجد کی اوپر ہے اور وہ جو
حضرت سلیمان علیہ السلام کی بنائی ہوئی تہی وہ اس مسجد کی نیچی ہے جب لوگ [illegible] تہی او تہ خانے مین
جا اوسکی زیارت کرتے ہین اس جگہ اس بات کا بہی اشارہ کر دیا کہ آخری دنون کی مسجد اس پہلی مسجد
کی اونچی ہوگی یعنی پہلی مسجد کی اوپر بنیگی اور یہہ جو فرمایا کہ خداوند کا کلام یروشلم سی نکلیگا اسکا یہہ
مطلب ہے کہ خداوند کا کلام جو آخری پیغمبر پر اوتریگا وہ یہان آویگا اور یہانسی تمام ملک شام مین پہیلیگا سو
ایسا ہی ہوا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے انتقال کے چہہ برس بعد یروشلم مین محمدیون کی حکومت
قایم ہوئی اور وہ پاک مسجد پہر بنائی گئی اور قرآن جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر اوترا اوسکو اور محمد کے
حدیثون کو جاننے والے اور سکہلانیوالے کثرت سی وہان پہیلے اور شہرون شہرون سے لوگ بیت المقدس
مین آتے رہے کہ چلو وہان مسجد بیت المقدس کی زیارت بہی کرینگے اور قرآن و حدیث کا علم بہی سیکہینگے و
محمدیون مین ہمیشہ یہہ دستور رہا کہ اپنے شہر مین بہی اور اور شہرون مین بہی حدیثونکی تلاش مین جایا کرتے تو
محمدی حدیث والون کا حال کتابون مین دیکہو تو یہہ طلب حدیث کے لئی دور دور [illegible] کہتی ہین کہ اسکی یہہ

معنی ہین کہ پہلی اللہ کا کلام یروشالم سی ظہور کریگا اور مراد اوس سے انجیل ہی تو اسکا جواب یہہ ہے
کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صیہون اور یروشالم مین پیدا نہین ہوئے بلکہ شہر بیت اللحم مین پیدا ہوئے پہر
صوبہ جلیل کا جو صیہون اور یروشالم سی بہت دور ہی وہان رہے اول اول جو آپنے انجیل سنائی اوسی
صوبہ جلیل مین سنائی کبہی کبہی یروشالم مین بہی تشریف لائے تھے اور اللہ کا کلام سناتی تھے مگر ساری
قومونکی لوگ آپسی انجیل سنی نہین آئے آپہی خود فرمایا کہ مین اسرائیلیونکی سوا کسیکی پاس بہیجا نہین گیا جیسا
کہ متی کی انجیل کے پندرہوین باب مین صاف لکہا ہی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعد جب اونکے
خادمون نے غیر قومونمین بہی ایمان پہیلایا تب بہی ساری قومین اللہ کی گہر کیطرف روانہ نہین ہوئین
کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تیس ۳۰ برس بعد جب پولوس عیسائی یروشالم مین آئے تو یہودیون نے
ایک شخص افسی کو شہر مین پولوس کے ساتہہ دیکہا اور گمان کیا کہ پولوس اس شخص کو مسجد مین بہی لایا ہوگا
اس گمان پر یہودیون نے کہا کہ یہہ شخص یونانیونکو مسجد مین لایا اور اس پاک مقام کو ناپاک کیا جیسا کہ
رسالہ اعمال کی اکیسوین باب مین ہی پہر چوبیسوین باب مین ہی کہ یہودیون نے حاکم سی نالش کی کہ یہہ شخص
ناصریونکی بدعت کا سردار ہی اور اوسنی مسجد کے ناپاک کرنیکا بہی قصد کیا اور ہمنی چاہا کہ اپنی شریعت کی موافق
اوسکی عدالت کرین اس بیان سی معلوم ہوا کہ بے ایمان یہودی اس غرور مین مست تھی کہ ہم ہی بڑے
اللہ والے ہین اور غیر قومین اگر بت پرستی چہوڑدین اور ایمان لاوین تب بہی مسجد مین آنیکی قابل نہین
انہیون نے ایمان یہودیون کا اوسوقت مین زور تہا اور عیسائیون کو بہت ستاتے تھے اور غیر قومون کی لوگ
جو عیسائی ہوگئے تھے اونکو مسجد مین نہین آنے دیتے تھے پہر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی چالیس برس بعد
بت پرستون نے اوس پاک مسجد کو ڈہا دیا پہر تین سو برس تک بت پرست بادشاہون نے عیسائیونکا
ہر طرف خون بہایا وہ پاک مسجد جو گری ہوئی پڑی تہی اوسکی زیارت کو اوسوقت مین جانا ان ظالم
بادشاہون کی باعث سے بہت مشکل تہا پہر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین سو برس بعد جب روم کے
لوگ جہوٹہہ موٹہہ کے عیسائی ہوگئے اونہون نے یہودیون کی جلن مین اس پاک مسجد کی بڑی چٹان پر
کوڑا کرکٹ گوبر لید حیض کے لتون کا ڈہیر لگا دیا پہر وہ زیارت کو کیون آتے اگر تہوڑے سے
ایماندار لوگ زیارت کو آتے ہون تو یہہ بات کب مطابق پڑسکتی ہی کہ ساری قومین اوسکی طرف
روانہ ہونگی اس پیش خبری کا ظہور صاف محمدیون سے ہوا جب سی مسجد بیت المقدس کو اونہون نے

آباد کیا تب سے البتہ ساری فتح ہونگی محمدی لوگ اوسکی زیارت کو جاتے ہین پادریون کو یہ سارا حال معلوم ہے مگر کھلی کھلی باتون کے مطلب بدلنے مین ذرا بھی اللہ کا ڈر اونکے دلمین نہین آتا پادری اسکاٹ لکھتا ہے کہ اللہ کا گھر پہاڑون پر قایم ہونیکا یہہ مطلب ہے کہ حضرت عیسی کا دین دنیا مین پھیلیگا اوس دین کا غلبہ ہوگا اور بت پرستی ہٹجائیگی پادری لکھتا ہے کہ جسطرح حضرت سلیمان علیہ السلام کا بنایا ہوا اللہ کا گھر پہاڑون پہ تھا ویسا ہی حضرت عیسی کا عبادتخانہ ہوگا زمین کے معنے آسمان اور آسمان کے معنی زمین کھڈ بنانا پادریونکا کام ہے اسکے بعد اللہ تعالی عدالت کا پتہ دیتا ہے اور فرماتا ہے اور وہ امتون کے درمیان عدالت کریگا اور بہت سی لوگون کو ڈانٹیگا اور وے اپنی تلوارون کو توڑکر پھالی اور اپنے بھالون کو ہنسوے بناڈالینگے اور قوم قوم پر تلوار نہ اوٹھاویگی اور وے پھر کبھی جنگ نہ سیکھینگے ای محمدی بھائیو دیکھو یہہ وہ عدالت ہے جسکا بیان توریت اور زبور مین صاف صاف ہوچکا ہے اون سب پتونکو یاد کرو وہ عدالت حضرت عیسی علیہ السلام کے وقت مین نہین ہوئی اوس عدالت کا پتہ یہان یون بتلایا کہ وہ یعنی اللہ تعالے قومون کے درمیان عدالت کریگا اور اونکو ڈانٹیگا یعنی اپنے پاک کلام مین اپنے عذاب سے سبکو ڈرائیگا اور کافرون اور ظالمون کو سزا دیگا یہہ صاف خبر محمدی جہاد کی ہے پھر انجام اوس جہاد کا یہہ بتلایا کہ آخر کو لوگ تلوارین توڑکر پھالی اور بھالونکو ہنسوے بناڈالینگے یعنی آخر کو سب محمدی ہوجائینگی اسلئے لڑائی بالکل موقوف ہوجاویگی یہہ بات جب ہوگی جب حضرت عیسی علیہ السلام آسمان سے اوترکر دجال پر اور یہودیون پہ جہاد کرینگے دجال کو قتل کرینگے اور بہت یہود قتل ہونگے آخر کو سب محمدی ہوجائینگے لڑائیان موقوف ہوجائینگی قرآن مجید مین اللہ تعالی نے اوسوقت کا پتہ دیا ہے حَتّٰی تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا یعنی یہانتک کہ لڑائی اپنے ہتیار اوتار کھیگی اور درمنثور مین امام احمد اور ابن عساکر کی کتاب سے حضرت عیسی علیہ السلام کے وقت کا حال لکھا ہے اوسمین یہہ لفظ ہے اور صلح رجوع کریگی اور تلوارون کی ہنسوے بنائیجائینگی اور حدیثون مین اوسوقت کا بیان ہے کہ عداوتمین دلونسے نکلجائینگی ساری زمین مین کھیتی ہوگی دیکھو قرآن اور حدیث مین اللہ تعالی نے حضرت اشعیا علیہ السلام کی کتاب کا مطلب کھولدیا آگے اللہ تعالی فرماتا ہے ای یعقوب کے گھرانے تم آؤ کہ ہم خداوند کی روشنی مین چلین کیونکہ تونے اپنے لوگون کو یعنی یعقوب کے گھرانیکو ترک کیا اسلئے کہ اونکی معموری پورب سے ہے اور فلسطیونکی مانند نجومی ہین اور پادری مینتھر کے ترجمہ مین یون ہی کہ

شگوفے ہین اور بیگانون کی اولاد سے شرط کا ہاتہہ مارتے ہین آپ محمدی بہائیو دیکہو اللہ تعالی صاف
یہہ بتا دیتا ہو کہ اوسوقت مین لوگ کہینگے ای یعقوب کے گہرانے تم آو صاف مطلب یہہ ہو کہ یعقوب کے
جتنے گہرانے ہین یعنی بارہ قومین اسرائیلیونکی اون سبکو حکم ہوتا ہو کہ تم سب آو اللہ کی روشنی
مین چلو یعنی اللہ کا نور یعنی اوسکا کلام اور اوسکا پیغمبر ان بارہ قومون مین سے کسی مین نہین ظاہر ہوا اللہ نے
اون سبکو چہوڑ دیا تو اون سبکو لازم ہو کہ جس قوم مین وہ نور ظاہر ہوا ہو وہان چلین اور اوس
نور کی روشنی مین اللہ کی راہ پر چلین حضرت عیسی علیہ السلام کی خبر یہہ نہین ہو سکتی کیونکہ اونکا ظہور تو
اسرائیلیو مین ہوا اور حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد جو ایمان غیر قومون مین پہیلا تو اسرائیلی پولوس رسول
کی تعلیم سے پہیلا اوسوقت مین اللہ نے اسرائیلیون کو چہوڑ نہین دیا اس خبر کا خاص ظہور محمدی وقت مین
ہوا کہ اللہ نے آخری پیغمبر کو اسماعیلیو مین پیدا کیا اور اسرائیلی اونکی تعلیم کے محتاج ہوئے اور اسرائیلیونکو
چہوڑ دینے کا باعث یہہ فرمایا کہ ان لوگون نے فلستیون وغیرہ بت پرستونکی رسمین سیکہین اور نجومی ہوئے
اللہ تعالی فرماتا ہو پہر اونکی زمین سونے روپے سے مالامال ہو اور اونکی خزانون کا کچہہ انتہا نہین اور
اونکا ملک گہوڑون سے بہرا ہو اور اونکی رتہونکا کچہہ شمار نہین اور اونکی زمین بتون سے بہری ہو اور
وے اپنے ہاتہون کے بنائے ہوئے کامون کو اور اپنی اونگلیونکی کاریگری کو سجدہ کرتے ہین
اس سبب سے آدمی پست ہو جائیگا اور مرد ذلیل ہو ویگا اور تو اونہین ہرگز معاف نہ کریگا
پہاڑ مین گہس جا اور زمین مین چہپ جا خداوند کی ہیبت کی آگی سے اور اوسکی بزرگی
جلال سے انسانکی تکبر کی آنکہہ نیچی کیجائیگی اور بشر کی شیخی جہکائیجائیگی اور اوسدن خداوند
اکیلا بلند ہوگا کیونکہ رب العالمین کا دن ہر ایک مغرور اور سربلند اور گہمنڈی پر آویگا اور وہ
پست کیا جاویگا اور لبنان کی ساری صنوبرون پر اور پادری متہر کے ترجمہ مین ہو کہ سارے
دیودارون پر جو بلند اور اونچی ہین اور بسان کے ساری بلوطون پر اور ساری اونچی پہاڑون پر
اور ساری بلند پہاڑیون پر اور ہر ایک اونچی برج پر اور ہر ایک شہر پناہ پر اور ترسیس کے
ساری جہازون پر غرض ساری خوشنما ظروف پر اور آدمی کی گمراہی جہکائیجاویگی اور لوگون کے
اکڑ بازی اوتاری جائیگی اور اوسدن خداوند اکیلا بلند ہوگا اور بت جو ہین وے بالکل فنا ہوجائینگے
اور لوگ پہاڑون کے غارون مین اور زمین کے سوراخون مین گہسینگے خداوند کی ہیبت کی آگی سے

اور اوسکی بزرگی کی جلال سے جب وہ اوٹھہ کھڑا ہوگا اور زمین کو لرزائیگا اوسدن لوگ اپنی پہلی
مورتون اور سنہلی صورتون کو جو انہون نے اپنی پوجا کی لئی بنائین چھچھوندرون اور چمگیدڑون کی آگی
پھینکدینگی اور ٹیلونکی شگافونمین اور چٹانون کی رخنونمین چھپ جاوینگی خداوند کی ہیبت کی آگی سے
اور اوسکی بزرگی کی جلال سی جب وہ اوٹھہ کھڑا ہوگا اور زمین کو لرزادیگا پس تم انسان سی جسکا
دم اوسکی نتھنونمین ہی درگذرو کیونکہ اوسکی کیا قدر ہی پادری اسکاٹ لکھتا ہی کہ یہودیون نے بھروسہ
کیا تھا اپنی پڑوسی بت پرستون پر جیسی اونہون نی رشتہ داری کی تھی اسیطرح اونہون نے بھروسہ
کیا تھا مصریون پر سریانیون پر آسوریون پر کئی جدا جدا وقتونمین سو اس آیت کا مطلب یہہ ہی کہ
فانی آدمیون پر بھروسہ مت کرو پادری لکھتا ہی یہہ اوس زمانہ کی خبر ہی جب اللہ اوٹھیگا بدلہ لینی کو
گنہگار لوگونسی دیکھو پادری نی اوسوقت کا پتا نہ دیا کہ وہ کون وقت ہی پادری لوگ جان بوجھکر حق کو
چھپاتی ہین ای محمدی بھائیو دیکھو اللہ تعالی خبر دیتا ہی کہ یہودیون نے بتون کو پوجا مین اونکو ذلیل کردیگا
اور اونکا غرور مٹادیگا لبنان اور بیسان دو مقام ہین ملک شام مین پادری شیرنگ آفتاب صداقت مین
لکھتا ہی کہ لبنان ایک کوہستان ہی ملک شام مین اوسکی اوترائی پر شمشاد اور دیودار اور بلوط
سرسبز رہتی ہین پادری اسکاٹ لکھتا ہی کہ ترسیس کی جہازسی مراد ہی کوئی جہاز ہو سوداگری کا ایک
اور پادری نے لکھا ہی کہ ترسیس ایک شہر تھا ملک اسپانیہ مین یعنی ملک اندلس مین اوس شہر کی جہاز
سوداگری کی میڈیٹرینین کو یعنی دریای روم کو جایا کرتی تھے ایک لغت مین لکھا ہی کہ باسان ایک
اچھا ملک کنعانیون ہی اور ہی اوسکی دریای اردن کی پچہم طرف ہی ای ایمانوالو دیکھو اللہ تعالی ملک شام
کو عمدہ عمدہ مقامونکا بتا دیتا ہی اور فرماتا ہی کہ اپنی دہشت اور جلال کو وہان ظاہر کریگا اور اوسدن
خداوند اکیلا بلند ہوگا یعنی اس کلمہ کا شہرہ تمام جہان مین ہوگا کہ اللہ اکیلا ہی اوسکی سوا کوئی خدا نہین اسکا
صاف مطلب یہہ ہی کہ اللہ ایمانوالونکو اس ملک کا حاکم کریگا اونکی جنگ کی باعث سی اللہ کا اکیلا ہونا خوب
مشہور ہوگا اسرائیلی پیغمبرون کی وقت مین اللہ کو اکیلا کہنی والی دبی ہوئی تھی بت پرستونکا ہر طرف
غلبہ تھا حضرت عیسی علیہ السلام کی وقت مین یہودیون اور بت پرستون نی تین سو برس تک عیسائیون پر
ظلم کیا پھر رومی لوگ جو جھوٹھہ موٹھہ کی عیسائی ہوئی اونہون نے ایک خدا کہنی والون کا گلا دبایا سچی عیسائی
جنگلونمین جا بیٹھی تین خدا کہنی والونکا ہر طرف زور رہا پھر وہ لوگ اسکو اونکی حکومت کی خبر ہم جھین

اسلیئو انہنے پہلے سی یہہ قید لگادی کہ خداوند اکیلا بلند ہوگا دیکہو محمدی وقت مین اس پیش خبری کا
خوب ظہور ہوا ہر طرف لا الہ الا اللہ کا نعرہ بلند ہوا دیکہو جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی شعیا
علیہ السلام کی کتاب نہین پڑہی تہی اونکی زبانی اللہ تعالی یہہ بتایا و دلاتا ہی سورۂ توبہ مین فرماتا ہی وجعل
كَلِمَةَ الَّذِينَ كَفَرُوا السُّفْلَىٰ وَكَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا اور کردیا منکرون کا کلمہ نیچا اور کلمہ اللہ کا وہی
اونچا ہی اللہ تعالی نی کتاب والون کو یاد دلایا کہ وہ وقت آن پہونچا جیسا فرمایا ویسا دکہا دیا محمدی
حکومت نے سبکو عاجز کر دیا ملک شام اور ملک اندرس مین محمدی دین کا خوب غلبہ ہوا اللہ کی دہشت
اور جلال سب پر چہا گیا بت پرستونے جا بجا بتون کو پہینکدیا دری جان ڈیون پورٹ نی لکہا ہی کہ اس
زمانہ مین ملک شام کی نصاری تصویرون کو پوجتی تہی اللہ کی فضل سی بہت سے یہود اور نصاری محمدی
دین مین آئی آج تک وہان محمدیون کا زور ہی **تیسرا باب سنو** کیونکہ دیکہو خداوند رب العالمین
یروشالم اور یہودا مین سی ٹیکا ٹیکی کو روٹی کی ساری ٹیک اور پانی کی ساری ٹیک کو اوٹہالیگا بہادر
اور صاحب جنگ کو قاضی اور نبی کو تعبیر کرنیوالی اور بوڑہی کو پچاس کی سردار اور عزت دار کو اور صلاح کار
کو اور اوسکو جو کاریگری مین ماہر اور فصاحت مین مشتاق ہی اور مین لڑکون کو اونکا سردار بناؤنگا
اور ننہی بچی اونپر حکومت کرینگی دیکہو اللہ تعالی نی اوپر فرمایا کہ انسانون پر بہروسہ مت کرو اب فرماتا ہی
کیونکہ دیکہو تمپر ایسا وقت آتا ہی کہ اللہ رب العالمین شہر یروشالم اور قوم یہودا مین سے روٹی پانی کا
سہارا اوٹہالیگا یعنی اون لوگون کو محتاج کر دیگا پہر فرمایا کہ جن لوگونکی باعث سی سہارا ہوتا ہی اونکو
اللہ اوٹہالیگا بہادر اور جنگی لوگ اونمین نرہینگی اور نبی اور قاضی بہی نرہینگی یعنی نبیونکا ہونا اس قوم
مین موقوف ہو جائیگا یہہ بات حضرت عیسی علیہ السلام کی وقت تک نہین ہوئی حضرت عیسی علیہ
السلام خود قوم یہودا مین پیدا ہوئی یہہ خبر حضرت عیسے علیہ السلام کی بعد کی ہی کہ یہودا مین سی پہر کوئی نبی نہین ہوا
اور جن یہودیون نے حضرت عیسی علیہ السلام سی دشمنی کی اونکو اللہ نی بت پرستونکی ہاتہون قتل کروایا یہودی
ملکون ملکو مین تتر بتر اور ذلیل و محتاج ہو گئی اللہ تعالی قرآن مجید مین یہودیونکی ذکر مین فرماتا ہے
وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ وَبَاءُوا بِغَضَبٍ مِّنَ اللَّهِ یعنی ڈالدی گئی اونپر ذلت اور محتاجی
اور کما لائی وہ غضب اللہ کا بعد اوسکی اللہ فرماتا ہی لوگون مین ہر اک دوسری پر اور ہر ایک اپنی ہمسائی پر
ستم کریگا اور لڑکا بوڑہی پر اور پاجی شریف پر گہمنڈ کریگا کہ آدمی اپنی باپ کی گہر انمین سی اپنی

بھائی کو پکڑ کر کہیگا کہ تو تو پوشاک والا ہی سو آ تو ہمارا حاکم ہو اور یہ خانہ خراب تیرا محکوم ہووے اس دن
وہ قسم کھائیگا اور کہیگا مین تیرا شفا بخش نہونگا کہ میرے گھر مین نہ روٹی ہی نہ کپڑا تو مجھے لوگونکا حاکم
مت کر کہ یروشالم ٹکر کھا گئی اور یہودا گر گیا کیونکہ اونکی بول چال اور چال چلن خداوند کے برخلاف ہی
پادری اسکاٹ لکھتا ہی کہ یہہ بات پوری ہو گئی یوسیا بادشاہ کے مرنے کے بعد کہ اوسکی بیٹی اور پوتے
جو کم سن تھی تخت پر بیٹھی اور اونکی مصاحب اور رفیق بیوقوف اور دیوانے تھے کمزور بادشاہی کے
وقت مین ایک دوسرے پر ظلم کرنے لگے اور آپس کی صحبت کا تمیز جاتا رہا تھی اور نہایت بدکار آدمی
ذلیل اور عزت دار لوگونسے حقارت اور بے ادبی کرنیلگی ہم کہتی ہین یہہ خبر یوسیا بادشاہ کے بعد کی نہین ہوسکتی
کیونکہ اوسوقت کا اللہ یہہ بتاتا ہی کہ اوسوقت مین ہووا مین سے قاضی اور نبی کو اور رئیسون کو
اوٹھا لونگا اور یوسیا کے بیٹون پوتون کے وقت مین حضرت ارمیا علیہ السلام موجود تھی اور یروشالم
اوسوقت ویران نہین ہوئی تھی اسکے بعد صدقیا بادشاہ کے وقت مین جب یروشالم ویران ہو گئی
تب بہت لوگ بابل مین قید ہو کر وہان حضرت حزقیل اور حضرت دانیال نبی موجود تھی یہان تو
صاف خبر ایسی وقت کی ہی جب کوئی نبی اس قوم مین نہوگا اور شہر یروشالم اوجڑ جائیگا اسکے بعد
اللہ تعالی اس قوم کے ظالم سردارون کو ظلم کی اور صیہون کی بدوضع عورتون کی شکایت کر کر
اونکو بتاتا ہی کہ خبر دیتا ہی صیہون سے فرماتا ہی تیرے بہادر مرد تلوار سے اور تیرے پہلوان جنگ مین جاتے رہینگے
اور اسکے پھاٹک رونا پیٹنا کرینگے سو وہ اوجاڑ ہو کر خاک پر بیٹھیگی پادری اسکاٹ لکھتا ہی کہ یہان یروشالم کو
ایک عورت ٹھہرایا جو اپنے بچونسی محروم کی گئی اور اونکا ماتم کرنے لگی یہہ بات وسپاشیان بادشاہ
کے حکم سے ہوئی بعد بربادی شہر کے جو رومیون نے کی دیکھو یہان پادری نے بھی اقرار کیا کہ حضرت عیسی
کے بعد جو رومیون نے صیہون کو یعنی شہر یروشالم اور مسجد بیت المقدس کو ویران کیا یہہ اوسوقت
کی خبر ہے پادری کہنا چاہیے کہ حضرت اشعیا علیہ السلام کے بعد شہر یروشالم کو اور مسجد بیت المقدس
کو پہلی بار بابل کے بادشاہ بخت نصر بت پرست نے حضرت ارمیا علیہ السلام کے وقت مین ویران کیا
پھر ستر برس کے بعد خسرو بادشاہ نے اوسکو آباد کیا چار سو برس تک وہ پاک شہر اور وہ پاک مسجد
آباد رہی پھر حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد روم کے بت پرستون نے ویران کیا پھر پانچ سو برس بعد
جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ظہور ہوا اور اونپر اللہ نے قرآن اوتارا آپ کے بعد آپ کے

خادمون نے ملک شام پر جہاد کیا اور اوس پاک مسجد کو کوڑی اور گوبر سی پاک کر کر آباد کیا او سوقت سے آجتک آباد ہے اس پاک کتاب مین کہین پہلی ویرانی کی خبر دیکر آبادی کی خبر اللہ نے دی ہے اور کہین دوسری ویرانی کی خبر دیکر پہر آبادی کی خبر دی ہے اور اوسوقت کی بڑی تعریف کی ہے اس خبر کو پادری لوگ چہپاتی ہین اور جہان اوسکا ذکر آتا ہے وہان بہی پہلی آبادی کی خبر ٹہراتے ہین جو خسرو بادشاہ کی ہاتہہ سی ہوئی اس جگہہ پر اللہ کی قدرت دیکہو اوپر تو پادری نے لکہا کہ یہہ پہلی ویرانی کی خبر ہے یہان اقرار کرتا ہے کہ یہہ خبر اوس ویرانی کی ہے جو رومیون کے ہاتہہ سی حضرت عیسی کے بعد ہوئی اب صاف ثابت ہوا کہ اسکے بعد جو آبادی کی خبر ہے وہ محمدی وقت کی آبادی کی خبر ہے اب چوتہا باب سنو اللہ تعالی فرماتا ہے اوس روز سات عورتین ایک مرد کو پیچہی پڑینگی اور کہینگی کہ ہم اپنی روٹی کہاینگی اور اپنی کپڑے پہنینگی تو ہم سب سے صرف اتنا کر کہ ہم تیرے نام کے کہلاوین تاکہ ہماری ذلت مٹی پادری اسکاٹ لکہتا ہے کہ یہہ آیت اول باب سی علیحدہ نہین ہونی چاہئے تہی کیونکہ ظاہر اوس مطلب سے علاقہ رکہتی ہے جب یروشالم کو کلدیون نے یعنے بابل والون نے گہیر لیا اور شہر لے لیا مرد اکثر برباد کر دئے گئے تہے لیکن عورتین بچ رہی تہین اور اونکو شادی کی امید باقی نہین رہی تہی اور چونکہ شادی نہ کرنا یہودیون مین بڑا عیب ہے اس لیے عورتون نے درخواست کی ایک مرد سے دیکہو پادری نے اوپر کی آیت مین اقرار کیا تہا کہ حضرت عیسی کے بعد جو رومیون نے بیت المقدس کو ویران کیا یہہ خبر اوسوقت کی ہے اب اس آیت مین اوس روز کا لفظ صاف بول رہا ہے کہ یہہ اوسی وقت کا ذکر ہے جسکا ذکر اوپر کی آیت مین ہے مگر پادری اوسکو اس دوسرے آیت مین بیت المقدس کی پہلی ویرانی کی خبر ٹہراتا ہے جو حضرت عیسی کے پانسو برس پہلے ہوئی تہی ہنگسٹن برگ نے جو بشارات کی تفسیر لکہی ہے اوسمین بہی پہلی ویرانی کو مراد لیا ہے یہہ پادریون کے بڑی نادانی ہے اس آیت مین اوس ویرانی کی خبر ہے جو حضرت عیسی کے بعد ہوئی اسکے بعد جو آبادی کی خبر ہے وہ محمدی وقت کی صاف بشارت ہے اسکے بعد اللہ فرماتا ہے اوسدن خداوند کا اشاخ شوکت اور حشمت کے لیے ہوگا اور زمین کا پہل اونکے لیے جو بنی اسرائیل مین سے بچ نکلی مزہ دار اور خوشنما ہوگا ای محمدی بہائیو شاخ کا لفظ آخری پیغمبر کے حق مین کئی جگہ پر آیا ہے سب جگہ صاف صاف پتے جناب محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے موجود ہین پادری لوگ ہر جگہہ کہتی ہین کہ یہہ خطاب حضرت عیسی کا ہے

اس جگہ پادری اسکاٹ لکھتا ہی کہ اللہ کی شاخ سی مراد یا تو زروبابل ہی جو حضرت داود علیہ
السلام کی گھرانے سے تھا یا یہوشوع جو حضرت ہارون علیہ السلام کی گھرانے سے تھا اور مطلب یہہ
ہی کہ جو اسرائیلی لوگ قید بابل سی پلٹینگی اونکی لیے زمین سے بہت کچھہ پیدا ہوگا دیکھو یہان پھر پادری
نے پہلی آبادی کی خبر ٹھہرائی کہ جب خسرو بادشاہ نی بیت المقدس کو آباد کیا اوسوقت زروبابل
شہر یروشالم کی حاکم ہوئی اور یہوشوع مسجد بیت المقدس کی امام ہوئی پادری کو یہہ یاد نہ آیا کہ حضرت زکریا
علیہ السلام کی صحیفہ مین موجود ہی کہ جب زروبابل حاکم اور یہوشوع امام ہوئے اوسوقت پہ اللہ تعالی نے
بشارت دی کہ مین اپنی بندی شاخ نامی کو لاونگا معلوم ہوا کہ اوس پاک بندی کا ظہور اوسوقت تک
نہین ہوا تھا کچھہ یہی سوچکر پادری پھر لکھتا ہی کہ یہہ بات کمزور ہی کیونکہ ایسی ہی اور نشان یہان ظاہر ہین
جس سے معلوم ہوتا ہی کہ یہہ خبر حضرت عیسی علیہ السلام کی اور اونکی دین کی پھیلنی کی ہی اور شاخ کا لفظ بار بار
اونکی حق مین کہا گیا ہی ہم کہتی ہین کہ اس جگہ ایسی کھلی ہوئے اور نشان ظاہر ہین جس سے صاف روشن ہی
کہ یہہ خبر بیشک حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ہی جہان جہان شاخ کا لفظ ہی وہان آپ ہی کے
تھے اور نشان خوب ظاہر ہین شاخ کی لفظ کا مطلب حضرت زکریا علیہ السلام کی صحیفہ مین پادری
نے یون لکھا ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام چھوٹی شاخ کیطرح ایک ایسی درخت سے نکلے جسکو دشمنون نے
عیب لگایا تھا پھر وہ بڑی درجہ تک بڑھے ہم کہتی ہین کہ شاخ کا یہہ مطلب ہے کہ جسطرح درخت مین
شاخ پھوٹ نکلتی ہی اسیطرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تمام اولاد گویا ایک درخت ہی کہ اوسمین ایک شاخ پھوٹی
یعنی ایک پیغمبر پیدا ہوئی جو پہلی اکیلی تنہا تھی اور لوگ اونسی برخلاف تھی پھر بہت لوگ ایمان لائی تب آپکی
شوکت اور حشمت کا ایسا ظہور ہوا کہ دشمنونکا زور ٹوٹا اور ایمانوالون کو امن و امان ملا جیسی ایک
درخت کی کونپل نکلتی ہی پھر بڑا درخت ہو جاتا ہی اس صحیفہ کی گیارہوین باب کی سرے پر بھی اللہ تعالی
نے کونپل کی مثال فرمائی ہی اور انجیل پاک مین اس مثال کا مطلب خوب کھولدیا ہی اور قرآن شریف
مین سورۂ انا فتحنا مین یہہ مطلب انجیل کا یاد دلایا ہی اس جگہ دیکھو پہلی یہودیون کی بڑی ذلت اور
محتاجی کا بیان فرمایا پھر فرمایا کہ اوسدن اللہ کا شاخ شوکت اور حشمت کی لیے ہوگا سو یہودیون کی
ذلت اور محتاجی کی دنونمین اللہ نے اپنے وعدہ کی موافق اوس رسول پاک کو بھیجا جو یہودی محمدی دین مین
آئے اونکی ذلت مٹ گئی اور اسرائیلیونمین سی جو بچ نکلی یعنی جو یہودی قتل وغیرہ سے بچگئے اور

ایمان لائے اونکو لئی زمین کا پہل مژدہ اور خوشنما ہوگیا اونہون نے دل کی خوشی سے کہایا کیونکہ بت پرستون
اور ظالمون کا زور ڈہیگیا یہہ خبر حضرت عیسی علیہ السلام کی ہرگز نہین ہوسکتی حضرت عیسی علیہ السلام
کا ظہور یہودیون کی ذلت اور محتاجی سی پہلے یہودیون کی ترقی کو ونہین ہوا یہودیون کی ذلت اور
محتاجی کا زمانہ آپکے بعد آیا اور ظاہر کی شوکت اور حشمت جس سے دشمنون کا زور ٹوٹے اوسکا ظہور حضرت
عیسی علیہ السلام مین نہین ہوا جو اسرائیلی آپ کے تابع ہوئے اونہون نے سیکڑون برس بت پرستون
اور بے ایمان یہودیون کے اور جہوٹے عیسائیون کے ظلم اوٹہائے زمین کا پہل اون غریبون نے دل کی خوشی
سے کب کہایا یہہ خبر صاف محمدی وقت کی ہے آسکے بعد اللہ تعالی فرماتا ہے اور ایسا ہوگا کہ جو صیہون مین
بچا ہوگا اور یروشالم مین باقی رہیگا بلکہ ہر اک جسکا نام یروشالم کے زندون مین لکہا ہوگا مقدس کہلائیگا
مطلب یہہ ہے کہ جسکو اللہ نے زندہ دلون مین لکہا ہوگا وہ لوگ زندہ دل ہوجائینگے سو جنکا دل اللہ نے
زندہ کردیا اونہون نے اللہ کو اکیلا جانا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے اور حضرت عیسی
پر اور انجیل پاک پر بہی ایمان لائے اور پاک کہلائے پہر اللہ فرماتا ہے جسوقت کہ خداوند صیہون کے
بیٹیونکی گندگی کو دہو ڈالیگا اور یروشالم کا لہو اوسکے درمیان روح عدل اور روح سوزان سے
صاف کریگا تب خداوند پہر صیہون کے پہاڑ کے ہر اک مکان پر اور اوسکی جماعت گاہون پر دن کو
ایک بادل اور دہوان اور رات کو روشن شعلہ پیدا کریگا جو اوس ساری شوکت والی پر نگہبانی
کے لیے ہوگا اور ایک خیمہ ہوگا جو دن کو گرمی مین سایہ دار مکان اور آندہی اور جہڑی کے وقت
آرام کا مقام اور پناہ کی جگہہ ہوگا پادری ڈایوڈیٹی لکہتا ہے کہ بیٹیون سے مراد ہین لوگ اوس مسجد کے
پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ روح عدل اور روح سوزان کے یہہ معنی کہ روح بدل جائیگی
جسطرح آگ پاک صاف کردیتی ہے اور کوڑے کرکٹ کو جلا دیتی ہے اسطرح وہ لوگ گناہون سی
بیزار ہوجائینگے اسی ایمانوالو خلاصہ یہہ ہوا کہ صیہون یعنی شہر یروشالم کی ناپاکی کو اللہ دہو ڈالیگا
یعنے جو لوگ بددین ہونگے اونکو قتل کریگا اور بہت لوگون کا خون صاف کریگا یعنی اونکی شرارتین
کہو دیگا اور اونکی روح مین عدل اور انصاف بہر دیگا اور اونکے دل اور روح مین اپنے عشق کی
گرمی رکہدیگا اوس گرمی سے بری خصلتین جلجائینگی یہہ وہی بات ہے جو توریت مین فرمائی ہے
کہ اوسکے دہنی ہاتہہ مین آتشی شریعت ہے اوس جگہہ پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ آتشی شریعت

اسلئی کہاکہ وہ آگ مین دیگئی ہے اور وہ آگ کیطرح کام کرتی ہی جو کوئی اوسکو مان لیوے اوسکو پگہلا دیتی ہی اور گرم کر دیتی ہے
اور برائیون کو جلا دیتی ہی اور جو کوئی منکر ہوا اوسکو غارت کر دیتی ہی پادری اسکاٹ لکہتا ہی کہ یروشالم کی پہلی
ویرانی کے بعد جب یہودی قید بابل سی چہوٹنے تب اونہون نے بت پرستی چہوڑ دی اور عورتون کی چال چلن بہی
درست ہوگئی دیکہو یہان پادری کیسا گہبرایا ہوا ہی اوپر کی آیت مین لکہہ چکا ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام کی
بشارت ہی اوسکے بعد دوسری آیت مین جو صیہون اور یروشالم کی آبادی کی خبر ہی اور پادری جانتا ہی کہ حضرت
عیسی علیہ السلام کے بعد یروشالم کی بڑی ویرانی ہوئی اسلئی اس آبادی کی خبر کو حضرت عیسی علیہ السلام سے
چارسو برس پہلی کی خبر ٹہراتا ہی ای پادریو اللہ سی ڈرو اوپر کی آیت مین صاف بشارت جناب محمد صلی اللہ
علیہ واله وسلم کی ہی اور ان آیتون مین یروشالم کی اوس آبادی کی خبر ہے جو محمدیون کے ہاتہون ہوئی ای ایمانوالو
دیکہو اس جگہ اللہ نے صیہون کے تمام مقامونکی نگہبانی کا وعدہ کیا ہی یہہ جو بادل اور شعلہ کا ذکر ہی اسکو پادری
ڈایلی وڈیتی لکہتا ہی کہ اس سے مراد ہی کہ اللہ محفوظ رکہیگا اس مسجد کو ای محمدی بہائیو اللہ تعالی وعدہ کرتا ہی کہ اوس
زمانہ مین صیہون پر اور اوسکے جو جو مقام ایسی ہین جہان ایمانوالونکا مجمع ہی وہان دن کو بادل اور دہوان
اور رات کو روشن شعلہ پیدا کریگا یعنی جیسا حضرت موسی علیہ السلام کے وقت مین ہوا تہا جب اسرائیلی لوگ
حضرت موسی علیہ السلام کے ساتہہ مصر سے نکلی توریت شریف کی دوسری سورت مین لکہا ہی کہ خدا اونکو
دن کو بدلی کے ستون مین تاکہ اونہین راہ بتاوے اور رات کو آگ کے ستون مین ہوکی تاکہ اونہین روشنی بخشی
اونکے آگے چلا جاتا تہا تاکہ دن رات چلیجاوین بدلی کا ستون دن کو اور آگ کا ستون رات کو اون لوگون کے
آگے سے ہرگز غائب نہین ہوتا تہا سو اللہ تعالی وعدہ کرتا ہی کہ آخری پیغمبر کے وقت مین صیہون مین بہی
اسطرحکا معاملہ ہوگا کہ اللہ کے فرشتی دن رات وہان سایہ کئے رہین گے بادل اور شعلہ مین اکثر فرشتے آتے ہین
بخاری اور مسلم مین ہی کہ اسید بن حضیر نے رات کو سورہ بقر پڑہ رہے تہے آسمان کی طرف دیکہا تو اونکو
ایک سائبان نظر آیا اور اوسمین چراغ چراغ دکہائی دیے جب حضرت صلی اللہ علیہ واله وسلم سے یہہ
ذکر کیا آپنے فرمایا وہ فرشتے تہے تیری آواز کے لیے نزدیک آگئے تہے اور اگر تو پڑہے جاتا تو
صبح تک یون ہی رہتی کہ لوگ اونکو دیکہتے وہ اونسی نہ چہپتے اور بخاری اور مسلم مین ہی کہ ایک شخص
سورہ کہف پڑہ رہا تہا کہ ایک بدلی نے اوسکو ڈہانک لیا جب حضرت صلی اللہ علیہ واله وسلم نے سنا
آپنے فرمایا یہہ سکینہ تہی کہ قرآن کے لیے اوتری تہی دیکہو سکینہ تسلی کو کہتی ہین اللہ کی طرف سے

ایک رحمت کا فیض بندون پر اوترتا ہی اوسکی ساتھہ فرشتی ہوتے ہین اوسکا نام سکینہ ہی حضرت موسی نے
جو صندوق بنایا تھا اوسکی حق مین قرآن مین فرمایا کہ اوسمین سکینہ ہی اللہ کیطرف سی اور سورہ انا فتحنا مین
محمدیونکی حق مین فرمایا کہ اونکی دلمین اللہ نے سکینہ اوتارا دیکھو بدلی اور چراغان کی صورت مین فرشتی جسطرح
اسرائیلیونکی ساتھہ رہی اوسی طرح محمدیون کے ساتھہ رہی مگر یہہ چیزین اللہ نی پوشیدہ رکھی ہین کبھی کبھی خاص
بندونکو دکھادیتی ہی امام احمد اور ترمذی نی لکھا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خوبی ہی شام کی
ہمنے کہا کسلئی ای پیغام پہونچانیوالی اللہ کی آپنی فرمایا اسلئی کہ اوس بڑے مہربان کے فرشتی اوسپر اپنے
بازؤن کو پہیلائے ہوئے ہین اور امام بیہقی نے دلائل النبوۃ مین لکھا ہی کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نی فرمایا کہ مینے دیکھا ایک ستون نور کا کہ میرے سر کے نیچی سے نکلا یہانتک کہ شام مین ٹہیر گیا دیکھو
اوس امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت شعیا نے جو کچھہ خبر دی اوسکا ظہور اللہ نے جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
آنکہون سی دکھایا اور یہہ جو فرمایا کہ ایک خیمہ دن کو گرمی مین سایہ دار ہوگا اور آندہی اور جہڑی کی وقت
آرامگاہ اور پناہ کی جگہ ہوگا اسکا یہہ مطلب کہ جسطرح گرمی مین سایہ دار خیمہ مین دہوپ سے پناہ ملتی ہی
اور آندہی اور مینہہ کی جہڑی ایسی اوسکی سایہ مین لوگ بچتی ہین اسیطرح آخری زمانہ مین یہودیون یعنی شہر
یروشالم ایمانوالونکی لیے پناہ کا مقام ہوگا سو تیرہ سو برس ہوئی کہ یہودیون اور تمام ملک شام کا محمدیون
نے پایا وہان اگر کسیکی فوج یا ظالم کا بہی دخل ہوا تو اوسنی وہان چین نہین پایا مار پیٹ کر نکالی ہی چند روز
مین وہانسی نکالا گیا آج تک وہان محمدیون کا عمل ہی معلوم ہوا کہ جن ایمانوالون کی حضرت اشعیا نے
خبر دی تہی جو یروشالم اور جیہون مین پناہ پاوینگی وہی محمدی لوگ ہین نصاری اور یہود کا وہان عمل
نہین ہی اب ہمارے زمانہ مین ہر ہر ملک مین ظالمون کا ظلم پہیل رہا ہی اسوقت بہی مکہ اور مدینہ اور ملک
شام اور ملک یمن ایمان کا مقام ہی امام ابوداود نی لکھا ہی کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا کہ قریب ہی کہ ہجرت کی بعد ہجرت ہوگی سو اچھی لوگ وہان جاوینگے جہان ابراہیم ہجرت کرکے گئے تہی
اور بعضی کہتی ہین کہ آپنے یہہ لفظ فرمایا کہ زمین کے لوگون مین بہتر وہ ہین جو سب سی زیادہ چمٹی رہین اوس
جگہ سے جہان ابراہیم ہجرت کرکے گئے اور امام احمد اور ابوداود نے لکھا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے ابن حوالہ سی فرمایا کہ تو شام مین رہیو کہ اوسکو اللہ نے اپنی زمینون مین سی چن لیا ہی اوسکی طرف اپنے
اچھے بندون کو چن لیتا ہی پہر اگر نمانو تو اپنے یمن مین رہیو اور آپنے فرمایا کہ اللہ ضامن ہوا ہی مجہسی شام کا

اور سارے اوسکے لوگون کا دیکہو ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمکو خبر دیگئی کہ آخری زمانہ مین ملک شام
مین امن وامان ہوگا وہان جا رہو امام احمد نے لکہا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اب
شام فتح ہوگا سو جب تمکو وہانکے گہر وزمین اختیار دیا جاوے سو تو اوس شہر کو لیجیو جو دمشق کہلاتا ہے
کہ وہ پناہ کی جگہ مسلمانون کی ہے لڑائیون سے اور خیمہ اوسکا اوسمین سے ایک زمین ہے کہ اوسکو
غوطہ کہتے ہین اور ابوداود مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ خیمہ مسلمانون کا لڑائی کے
دن غوطہ مین ہوگا ایک شہر کے پہلو مین کہ اوسکو دمشق کہتے ہین شام کے بہتر شہرون مین سے اور دینی تور
مین امام احمد کی کتاب سے لکہا ہے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تم مین اور بنی اصفر مین
یعنی نصاری مین صلح ہوگی پہر وہ قول توڑینگے اور اسّی جہنڈون کے نیچے تم پاس آوینگے ہر جہنڈے
کے نیچے بارہ ہزار ہونگے مسلمانون کا خیمہ اوسدن اوس مین مین ہوگا جسکو غوطہ کہتے ہین ایک شہر
مین جسکو دمشق کہتے ہین پادری اسکاٹ لکہتا ہے کہ بادل اور آگ اسرائیلیون کی نگہبانی کے لیے
جنگل مین تہا اور یہان اس بات کا یہ مطلب ہے کہ اللہ اپنے تمام لوگون کے گہرون کی اور عبادت
کرنیوالون کی تمام جمع کی خبر لیویگا اور انکو ظالم کی خواہشون سے اور موت اور زندگی کی آفتون سے
بچاویگا چونکہ یہہ پیش خبری گذر گئی ہے وہ اسکے بعد پوری ہو جائیگی دیکہو پادری انکو نسبی دیکہتا ہے
کہ ایماندارون کی خبر پیغمبرون نے دی تہی وہ یہی محمدی لوگ ہین جو اللہ کو اکیلا جاننے والے اور سب پیغمبرونکو
اور سب کتابون کو ماننے والے ہین اونہون نے پیغمبرون کا ملک پایا مگر پادری ہٹ دہرمی سے کہتا ہے کہ
یہہ خبر نصاری کی ہے جو سب پیغمبرون کے برخلاف ہو کر تین خداؤن کے قائل ہین اونکو اگر ملک
شام کا اب تک نہین ملا تو آگے بڑہکر ملیگا اور یہہ پیش خبری پوری ہو جائیگی یا اللہ پادریون کے
آنکہین کہولدے اور انکو محمدی بنادے آمین **پانچوان باب** اس باب مین اللہ تعالی اسرائیلکو
بدکاریون کی شکایتین کر کے اونکے ملک کے ویران ہونے کی خبر دیتا ہے پہر پندرہوین آیت
مین فرماتا ہے کہ آدمی جہکایا جائیگا اور مرد پست ہوگا اور مغرورون کی آنکہین نیچی ہو جاوینگی اور
رب العالمین عدالت مین سربلند ہوگا اور قدوس خدا کی تقدیس صداقت سے کیجائیگی تب
بکری کے بچے جہان چاہینگے چرینگے اور عیش کرنیوالونکے ویران کہیتون پر غیر چرا وینگے اس محمدی بہائیو
اللہ تعالی یہہ عدالت کا پتا دیتا ہے اور یہہ پتا دیتا ہے کہ اسوقت مین سچے دین کے موافق اللہ پاک

باب ۵

کی پاکی بولیجائیگی یہہ قید اسلیے لگادی کہ حضرت اشعیا علیہ السلام کے بعد اسرائیلیون کو بابل پرستیون
نے قتل کیا اور اونکا ملک ویران کیا یہہ اونکی خبر نہین ہے آخری زمانہ مین محمدیون نے اوس ملک کو
فتح کیا سو اللہ تعالی جہان محمدی وقت کی خبر دیتا ہے وہان یہہ قید لگا دیتا ہے کہ اوسوقت مین عبادت
ہوگی اللہ کا ذکر سچی طریق پر ہوگا یعنی جو لوگ اوس ملک سے لڑینگے وہ سچے دین والے ہونگے پادری اسکا شرح
لکہتا ہے کہ اسکا یہہ مطلب ہے کہ تمام زمین جاڑون سے بہر جاویگی وہ زمین جسمین یہودی بستی تھے اونکو
غیر لوگ لے لینگے اور بعضی لوگ کہتے ہین کہ بکری کو بھی فرمایا غریب اور بیگناہ لوگون کو جو اللہ کو مانتے ہین
دیکھو پادری نے بھی اقرار کیا کہ اسکا یہہ مطلب ہے کہ یہودیون کی زمین مین یعنی ملک شام اور شہر
یروشلم پر اسد والون کا غلبہ ہوگا یہہ صاف خبر محمدیون کی ہے اسکے بعد پھر اللہ تعالی اسرائیلیون کی
بدفعلیون کی اور رشوت خوری کی شکایت کرکے تیئیسوین آیت کے بعد فرماتا ہے سو جسطرح کہ آگ بہوسے کو
کہاتی ہے اور شعلہ پوال کو فنا کرتا ہے اسی طرح اونکی اصل بوسیدہ ہوگی اور اونکی نسل گرد کی طرح اڑ جائیگی
کیونکہ اونہون نے رب العالمین کی شریعت کو ناچیز اور اسرائیل کے قدوس کے سخن کو ذلیل جانا اسلیے
خداوند کا قہر اوسکے لوگون پر بہڑکا ہے اور وہ اونپر ہاتہہ چلاتا ہے اور اونہین مارتا ہے کہ پہاڑ کانپ
جاتے ہین اور اونکی لاشین بازارونمین گوبر کے مانند پڑی ہین باوجود اس سب کے اوسکا غصہ
دور نہین ہوتا بلکہ اوسکا ہاتہہ ابتک پہیلا ہوا ہے اور وہ قومون کے لیے دور سے ایک جہنڈا کہڑا کرتا ہے
اور اونہین زمین کی انتہا سے سیٹہی بجا کر بلاتا ہے اور دیکہہ وے دوڑ کے جلد آتے ہین کوئی ونمین
نہ تہک جاتا اور نہ پہسل پڑتا ہے کوئی نہ اونگہتا نہ سوتا اور نہ کسیکی کمر بند کہلتا ہے نہ کسیکی جوتی کا تسمہ ٹوٹتا ہے
اونکے تیر تیز ہین اور اونکی ساری کمانین کشیدہ ہین اونکے گہوڑون کے سم چقماق کے پتہر کے مانند
ہین اور اونکے پہیے گردباد کے مانند وے شیر کی مانند گرجتے ہین ہان وے جوان شیر کے مانند گرجتے ہین
وے غراتے شکار پکڑتے ہین اور اوسے الگ لیجاتے ہین اور کوئی بچانیوالا نہین اور اوس دن
اونپر ایسا شور مچیگا جیسا سمندر کا شور ہوتا ہے اور یہہ زمین کیطرف تاکین کے اور کیا دیکہتے ہین کہ تاریکی
اور غم ہے اور روشنی اوسکی بدلیون سے تاریکی ہو جاتی ہے دیکہو حق تعالی یہہ باعث بتلاتا ہے
کہ اسرائیلیون نے میری شریعت کو نمانا اسکی سزا مین نے یہہ مقرر کی کہ اونکی نسل تباہ ہوگی اور
اونکو قتل کرواونگا پہر فرماتا ہے کہ قومون کے لیے دور سے جہنڈا کہڑا کرونگا اور یہہ بتا دیا کہ وہ جہنڈا

اونکی ملک سی دور ہوگا یعنی آخری پیغمبر کا ظہور اونکی ملک سی دور زمین مین ہوگا اور ساری قومونکو
وہ اللہ کی طرف بلاویگا اسی کتاب کی گیارہوین باب مین صاف صاف آخری پیغمبر کی تعریف ہے
وہان پادری لوگ حضرت عیسی علیہ السلام کو مراد لیتی ہین وہان اوس رسول پاک کو اللہ نی جھنڈے
سی مثال دی ہی اور یون فرمایا ہی کہ وہ قومونکی لئی جھنڈی کی طرح اوٹھہ کھڑا ہوگا امتین اوسکی طالب
ہونگی پھر وہان یہہ لفظ بہی ہین کہ اللہ تعالی دوبارہ قومون کے لیے ایک جھنڈا کھڑا کریگا وہان آخری زمانہ کا حال
ہے جو حضرت امام مہدی علیہ السلام کی وقت مین گذریگا اور اٹھارہوین باب مین بہی ہی کہ جسوقت پہاڑونپر
جھنڈا کھڑا کیا جاویگا وہان بہی صاف دین کی ترقی کی خبر ہے ان مقامونسی یہانکا مطلب بہی کہا گیا
یہان بہی آخری پیغمبر کو جھنڈی سی مثال دی ہی کہ اوسکی بلانے سے بہت لوگ چالاکی اور چستی سے
چلی آوینگی اللہ کی راہ مین خوب چالاک ہونگی ذرا سستی نکرینگی گھوڑون پر سوار ہوکر تیر کمان لیکر
اللہ کی راہ مین منکرون پر جہاد کرینگی اسرائیلیون پر اوسدن بڑا اندھیرا اور بہت غم ہوگا کیونکہ انمین
بہت لوگ اوس رسول پاک سی دشمنی کرینگی محمدی تلوار سی قتل ہونگی پادری اسکاٹ نی دیکھا کہ حضرت
عیسی علیہ السلام نی جہاد نہین کیا یہہ اونکی خبر نہین ہوسکتی یہہ سوچکر پادری نے اسکو بخت نصر
بادشاہ بت پرست کی خبر ٹھیرا دی پادری لکھتا ہی کہ یہہ سارا بیان بخت نصر بادشاہ کی حملہ کا ہے
یہہ کہنا اس کہنی سی بہتر ہی کہ یہہ خبر سنحاریب بادشاہ کی ہی پادری لکھتا ہی کہ جسوقت اللہ تعالی نے
اپنا جھنڈا اوٹھایا یعنی ایک نشان دیا ایک ایلچی کی وسیلہ سی تو وہ لوگ جو بدلہ لینیوالی اور قتل کرنیوالی
ہین ملکونمین سی حاضر ہوجاوینگی اور اونکو شوق ہوگا مہم کرنیکا اور اللہ تعالی سے کامیابی حاصل کرنیکا
وہ بہت جلد آوینگی دور دور ملکونسی کوئی وقت تھکنی سے اور سستی سی ضایع نکرینگی اور اونکا کوئی
روکنی والا نہوگا اور لڑائی کیلیے بالکل مسلح ہونگی اور اونکی گھوڑون کی کھر جن پر اوسوقت مین نعل
نہین لگا کرتے تھے جیسی ہماری یہان اب لگتی ہین ایسی مضبوط ہونگی جیسی چقماق اونکی بہادری
شیر کے مانند ہوگی وہ یہودیونکیلیے ایسی خوفناک ہونگی جیسی سمندر جہاز کی ٹوٹنی کی وقت غراتا ہی
اوسوقت یہودیون کو نا امیدی ہوگی اوس جہاز کا ہر ایک تختہ اندھیرے مین ڈوبجائیگا یا اللہ پادریونکی
کی آنکھین کھولدی اور اونکو سمجھا دی کہ اللہ کا خاص جھنڈا خدا پرستونکا جھنڈا ہی یہہ صاف محمدیونکی
جہاد کی بشارت ہی پھر چھٹی باب مین اللہ تعالی اوس ملک کو ویران ہونیکی اور اون لوگونکو

دو ننگ نکالدینی کی خبر دیتا ہو یہہ خبر البتہ بخت نصر کی ہو کہ وہ یہودیون کو قید کر کے بابل مین لے گیا
پہر **ساتوین باب** مین یہہ بیان ہی کہ یہودا کی بادشاہ آخذ کی زمانہ مین ارام کا بادشاہ رصین اور
اسرائیلیونکا بادشاہ فقح ابن رملیاہ یروشالم سے لڑنیکو چڑہ آئے پر انہون نے فتح نہ پائی اور حضرت اشعیا
کی زبانی اللہ تعالی نے بادشاہ کو تسلی دی اور فرمایا کہ اللہ تعالی تمکو ایک نشان دیگا وہ جوان عورت
حاملہ ہوگی اور بیٹا جنیگی اور اوسکا نام عمانوایل رکہیگی یعنی ہماری ساتہہ اللہ ہو اور اس سے پہلی کہ
بدی کا ترک کرنے اور نیک پسند کرنیکی تمیز پاوے ان دونون بادشاہون کی زمین ویران ہو جائیگی
پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہو کہ آخذ اگرچہ خراب آدمی تہا مگر محفوظ رہا کیونکہ وہ حضرت داود علیہ
السلام کی نسل مین تہا اور اوسی خاندان سے تہا جس سے حضرت عیسی علیہ السلام کا ظہور ہوا پہر
آٹہوین باب مین ہو کہ حضرت اشعیا علیہ السلام فرماتے ہین کہ مین نبیہ کے پاس گیا اور وہ
پیٹ سے ہوئی اور ایک بیٹا جنی تب خداوند نے مجہی کہا اوسکا نام رکہہ مہیر شالال حاش بز
یعنی جلد آتا ہو لوٹ کے لیے کہ اوس سے پیشتر کہ یہہ لڑکا ابا اماں بول سکے دمشق کا مال اور سمرون
کی لوٹ کو اوٹہوا کر شاہ اسور کے سامنے لیجائینگے ساتوین آیت مین ہو اب دیکہہ کہ خداوند دریا کی
سخت شدید سیلاب کو یعنی شاہ اسور اور اوسکی ساری شوکت کو اونپر چڑہا لائیگا آٹہوین آیت
مین ہو کہ وہ یہودا کو درمیان بہیگا اور چلا جائیگا وہ گردن تک پہونچ جائیگا اور اوسکے پرون کے
پہیلاؤ سے تیری ساری زمین اے عمانوایل ڈہپ جائیگی اے قومون دہوم مچاؤ کہ تم ٹکڑی ٹکڑی
کیے جاؤ گے اور اے تم سب جو زمین کے دور اطراف مین ہو سنو اپنی کمرین باندہو پر تمہاری ٹکڑی ٹکڑی
کیے جائینگی اپنی کمرین کسو پر تمہاری ٹکڑی ٹکڑی ہونگی بندش باندہو اور وہ ٹوٹیگی حکم کرو اور
کچہہ بن نہ پڑیگا کہ عمانوایل یعنی اللہ ہماری ساتہہ ہو اس جگہ تین بار حتو کا لفظ آیا ہو جسکا ترجمہ ایک
پادری نے پہلی جگہ لکہا ہو کہ پشیمان ہو جاؤ اور دوسری جگہ لکہا ہو کہ گہبرا جاؤ مگر پادری مرتہہ نے یون ترجمہ
کیا کہ ٹکڑی ٹکڑی کیے جاؤ گے یہہ ترجمہ بہت ٹہیک ہو کیونکہ نوین باب مین جہان یہہ بیان ہو کہ تو
ظالمون کی لٹہہ کو توڑتا ہو وہان بہی حتوتا کا لفظ ہو جسکا ترجمہ کیا ہو کہ تو توڑتا ہو یہان دوسرے
معنی نہین ہوسکتے اے محمدی بہائیو اللہ تعالی نے حضرت اشعیا علیہ السلام کو ایک بیٹا دیا اوسکا
نام عمانوایل رکہا گیا اور دوسرا نام مہیر شالال حاش بز رکہا گیا پہلے نام مین یہہ اشارہ ہو کہ تم خدا سے

ساتھہ اللہ ہو اگرچہ وہ ہمپر غلبہ کرین مگر آخر کو وہ تباہ ہو جاوینگے ہم ہمیشہ بت پرستون پر غالب رہینگے دوسری نام مین یہ اشارہ ہو کہ عراق کا بادشاہ دمشق اور سمرون کو لوٹنے کے لیے اتا ہی پہلی اللہ تعالی نے یہہ خبر دی کہ عراق کا بادشاہ تمپر چڑہائی کریگا اسکی ساتھہ ہی کافرونکو خبر دی کہ تم قتل کیے جاؤگے جناب متی حواری نے انجیل کے دوسری پر حضرت عیسی علیہ السلام کے پیدا ہونیکے ذکر مین لکھا ہو کہ یہہ سب ہوا کہ جو اللہ نے نبی کی معرفت کہا تھا پورا ہو کہ دیکھو ایک جوان عورت حاملہ ہوگی اور بیٹا جنیگی اور اوسکا نام عمانوایل رکھینگے اس جگہ یہہ مطلب ہرگز نہین بن سکتا کہ یہہ خبر حضرت عیسی علیہ السلام کی ہو وے کیونکہ وہ لڑکا جسکی یہہ بشارت تہی وہ تو حضرت اشعیا علیہ السلام کا صاحبزادہ تہا اسلیے پادری اسکاٹ نے انجیل کی تفسیر مین لکھا ہو کہ اشعیا نبی کے بیان سے یہہ مطلب پایا جاتا ہو کہ اللہ تعالی اپنے لوگون کا حافظ و ناصر ہوگا اہی محمدی بہائیو حضرت اشعیا علیہ السلام کی کتاب کا مطلب یہہ ہو کہ اوس لڑکے کا جو نام رکھا گیا تو اس اشارہ کے لیے رکھا گیا کہ اللہ تعالی خدا پرستون کا مددگار رہیگا بار بار اونکی مدد کریگا اس راہ سے حضرت متی نے لکہا کہ حضرت عیسی علیہ السلام کو جو اللہ نے پیدا کیا اور خدا پرستون کی بڑی مدد کی یہہ بھی اوس اشارہ کا ایک ظہور ہوا اب ہم کہتے ہین کہ اوس صاحبزادے کا دوسرا نام رکھنے کا یہہ نتیجہ اللہ نے بتلایا کہ ارام کا بادشاہ جو دمشق مین تہا اور اسرائیلیونکے دس فرقون کا بادشاہ جو سمرون مین تہا یہہ دونون بادشاہ جو یروشالم کے بادشاہ اخذ سے لڑنے آئے تھے اون دونون کو اس صاحبزادے کے پیدا ہونیکے تہوڑی مدت بعد عراق کے بادشاہ نے لوٹ لیا اور یروشالم کو بچالیا اس اشارہ کا ظہور حضرت عیسی علیہ السلام کی وقت مین اسقدر نہین ہوا حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد تو مسجد بیت المقدس کو بت پرستون نے ڈہا دیا اور شہر یروشالم کو ویران کر دیا اس اشارہ کا بڑا ظہور محمدی وقت مین ہوا کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب اللہ نے پیدا کیا اور آپ پر قران اوتارا اونکے ہاتہون اللہ نے خدا پرستون کی ایسی مدد کی کہ ویسی کبھی نہ کی تہی آپکے خادمون نے مسجد بیت المقدس کو اور شہر یروشالم کو ایسا آباد کیا کہ ساری جہان پر روشن ہو یہہ اشارہ خاص محمدی وقت کی طرف ہی یہہ ایسی بات ہو کہ حضرت اشعیا علیہ السلام کے بعد جب اسرائیلی لوگ قید بابل سے چھوٹے اور یروشالم آباد ہوا اور وہان کے حاکم زروبابل ہوگئے اور یہو شوع

امام ہوےتب اللہ نے حضرت زکریا علیہ السلام کو خبر دی کہ یہہ معاملہ نمونہ کے طور پر ہی ورمیہ مین آیئے نبدے شافح نامی کو لاؤنگا مین اس سرزمین کی بدکاری کی سیاست کو ایک ہی دن مین دور کرونگا مطلب یہہ ہو کہ پوری آبادی اس زمین کی آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے وقت مین ہوگی اور اوسوقت مین جو کفر و شرک کا غلبہ اس ملک مین ہوگا اوسکو ایک ہی دن مین دفع کر دونگا پس اسی طرح اس جگہ بہی عمانوایل اور صاحبزادہ کا نام رکہکر نمونہ آخری زمانہ کا دکہلایا اور صاف فرمایا کہ ای قومو دہوم مچاؤ تمہاری تدبیرین کچہہ بن نہ پڑینگی یعنی آخری پیغمبر اور اونکی امت تم سب پر غالب ہوگی کیونکہ اللہ ہماری ساتہہ ہو یعنی ہم خدا پرستون پر ہر وقت مین اللہ کی مدد ہو پادری اسکاٹ لکہتا ہو کہ ان آیتونمین یہہ خبر ہو کہ اللہ کی لوگ اللہ کے دشمنون سے لڑینگے اور ان دشمنونکو حکم ہوتا ہو کہ تمسے جسقدر ہو سکے اپنی مضبوطی کرلو اور سب کاموں کے لیے حکم بہیجو مگر تمہارا بندوبست توٹ جائیگا تین بار تاکید سے فرمایا یعنی ایسا ضرور ہوگا کیونکہ خدا ہماری ساتہہ ہو پادری لکہتا ہو کہ حزقیا بادشاہ کے وقت مین اسور کا بادشاہ سنحاریب شہر یروشالم پر چڑہکر آیا اور اوسکی فوج کے ایک لاکہہ پچاسی ہزار آدمی فرشتے نے اللہ کے حکم سے قتل کیے پہر وہ بادشاہ بہی اپنے وطن مین جاکر مارا گیا اوسوقت یہہ پیش خبری پوری ہوئی پادری لکہتا ہو کہ یہہ پیش خبری ایکبار پوری ہو گئی اور ہر بار مطابق ہو سکتی ہو عیسائی گرچہ پر پادری کا مطلب یہہ ہو کہ اس خبر مین اللہ تعالی نے قاعدہ کلیہ بتایا ہو کہ بت پرست بادشاہ بار بار لڑائی کا سامان کرینگے مگر اونکی تدبیر کچہہ نہ چلیگی قیامت تک جہان جہان عیسائیون نے بت پرستون پر فتح پائی وہ سب فتحین اسمین داخل ہین اب ہم کہتے ہین کہ حضرت عیسی کے بعد عیسائی لوگ تین سو برس تک بت پرستونکے ہاتہون قتل ہوتے رہے پہر جو تہوڑے سے عیسائی جو تین خداؤن کے قائل تہے اونکا غلبہ ہوا ایماندار عیسائی ہر طرف عاجز تہے عیسائیون نے بت پرستون پر کب فتح پائی اس جگہ بیشک محمدی فتحونکی خبر ہے جو قیامت تک ہونگی جن سے بت پرستون کا سر ٹوٹا حضرت اشعیا علیہ السلام فرماتے ہین کیونکہ خداوند نے جب اوسکا ہاتہہ مجہپر غالب ہوا اور ان لوگونکی راہ مین چلنی سے مجکو منع کیا مجکو یون فرمایا کہ تم سب کچہہ جسے یہہ لوگ بندش کہتے ہین بندش مت کہو اور جس سے وہ ترسان اور حیران ہین تم ترسان اور حیران مت ہو رب العالمین جو ہو تم اوسکی پاکی بولو وہی تمہارا خوف اور تمہاری حیرت ہو

وہ تمہاری لیے ایک مقدس ہوگا اور اسرائیل کے دونو گھرانونکو لیے ٹھوکر کا پتھر اور ٹھیس کے
چٹان اور یروشالم کے باشندون کو لیے پھندا اور دام ہووےگا بہت لوگ اوس سے ٹھوکر کھاوینگے
اور گر پڑینگے اور ٹوٹ جاوینگے اور جال مین پھنسینگے اور پکڑے جاوینگے عہدنامہ کو بند کر توریت پر
میرے شاگردون مین مہر کر بس مین یہوواہ کی یعنی اللہ کی راہ دیکھونگا جو اب یعقوب کے گھرانے سے
اپنا منہ چھپاتا ہے اور مین اوسکا انتظار کرونگا دیکھ مین اور میرے لڑکے جو خداوند نے مجھی بخشے
رب العالمین کی طرف سے جو صیہون کے پہاڑ مین رہتا ہے اسرائیلیونکے درمیان نشانیون اور عجائب
غرائب کے لیے ہون دیکھو اللہ تعالی حکم فرماتا ہے کہ ان ظالم بادشاہونسے مت ڈرو تم اللہ سے ڈرو وہ
تمہارا خوف ہووے یعنی وہی تمہارے خوف اور حیرانی کا باعث ہو کہ اوس سے ڈر کر اوسکی قدرت مین حیران ہوجاؤ
وہ تمہاری لیے یعنے اللہ سے ڈرنیوالونکے لیے ایک مقدس ہوگا یعنی آخری زمانہ مین اوسکی پاکی
تم پر خوب طرح کھلجائیگی اور تم اوسکو خوب پہچانوگے اور پادری ڈائلوٹیی کہتا ہے کہ مقدس ہوگا یعنی
پاک لوگون کے لیے ایک جگہ امن اور حفاظت کی اور اسرائیلیونکے دونو گھرانون کے لیے یعنی یہودا
اور اسرائیل کے لیے ٹھوکر اور ٹھیس کا باعث ہوگا اور شہر یروشالم کے رہنے والے جو ایمان نلاوینگے
وہ پکڑے جاوینگے پادری اسکاٹ ان آیتون کا مطلب یون لکھتا ہے کہ جو لوگ تمہاری برخلاف جمع
ہوگئے ہین انسے مت ڈرو اور نہ اونکے جمع ہونیسے مت ڈرو اللہ سے ڈرو اور اوسکی
جلال اور عزت کو پہچانو وہ تمہاری لیئے مقدس ہوگا اور پاک پناہ ہوگا اونکے واسطے جو اوسکی پاکی
پہچانینگے اور وہی ٹھوکر کا پتھر اور پھندا ہوگا پادری لکھتا ہے کہ سنحاریب کے حملہ کے وقت اور جب
بخت نصر نے شہر یروشالم کو گھیرا اور بہت لوگ قیدی ہوئے اور اور بہت وقتون مین اوس وقت
سچے اللہ کے یقین کرنیوالون نے اللہ کو پاک پہچانا اور بہت سے بے یقین یہودی اپنی آزادی مین
پھنسی رہے اور گنہگار ہوئے اونکا پھندے مین پھنسنا ثابت ہوگیا اور اونکی تباہی جلد ہوگئی پادری لکھتا ہے
کہ حواری لوگ یہانتک سمجھی ہین کہ حضرت عیسی علیہ السلام مقدس ہوئے یقین والون پر اونھون نے
ثابت کردیا ایک ٹھوکر کا پتھر عوام مین وہ جو توراۃ مین اونکی غلطیان تھین اور جھوٹا یقین کرتے تھے
کہ اللہ اونکی مدد کریگا ان سب باتون نے اونکی تباہی کے لیے پھندا ڈالدیا اور اوس خوف مین
گرفتار ہوے جسکی اونکو خبر نتھی یہہ آیت یقینی حضرت عیسی علیہ السلام پر مطابق ہے اب ہم کہتے ہین

جوئی سی رہائی ملی حضرت عیسیٰ کی انجیل کی وسیلہ سی اللہ نے اپنی لوگون کا جوا توڑا اور اونکو بہاری بوجہہ سی چہڑایا جیسا اللہ نے اسرائیلیون کو مدیان کی لوگون سی حضرت جدعون علیہ السلام کی وسیلہ سی چہڑایا تہا۔ و لڑائیان جنمین لڑنیوالون نے تو سونکو ظلم سی چہڑایا اونمین شور بہت تہا جس سی لوگ گہبرائے اور خونمین بہری ہوئی کپڑے تہی لیکن جو علاج یہان کیا جائیگا وہ شعلون اور آگ کی ایندہن سی ہوگا روح کا اثر ایسا ہوگا جیسا صاف کرنیوالی آگ اور تیز مصیبتین آگ کی مانند ایمانوالون کو صاف کردیتی ہین جیسے کہ سونا کسوٹی پہ پچھلی آیت مشکل ہے اور بعض لوگ اوسکو معنی لڑائیکی کنارکی آگ۔ بیان کرتے ہین اور لباس خون سی بہرا ہوا وہ عہد ہی جو امن کو بادشاہ کی وقت مین ہوا دیکہو پادری نے دیکھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جہاد نہین کیا تو یون مطلب بدل دیا کہ شیطان کی جوئی سی اور اوسکی بہاری بوجہہ سے اللہ نے اونکی بدولت ایمانوالون کو چہڑالیا اللہ تعالیٰ نے صاف بیان کی لڑائی کی مثال دیکر محمدی جہاد کا پتا بتلایا ہی اور صاف فرمایا ہی کہ اوسمین ڈوبے ہوئی کپڑے آگ کا ایندہن ہونگے مگر پادری کی آنکہہ سی دکہائی نہین دیتا آگر ایمانوالو تراسیوین زبور مین اللہ تعالیٰ نے جیسے حضرت داود علیہ السلام کو یہہ دعا سکہلائی کہ یا اللہ انکی دشمنون سی ویسا معاملہ کر جیسا تو نے مدیانیو کیا تاکہ وہ تیری نام کی طالب ہون اس جگہ صاف اوس دعا کی قبول ہونیکا [illegible] فرمایا کہ آخری پیغامبر صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی وقت مین ظالمونسی ویسا ہی معاملہ ہوگا جیسا مدیانیون سی ہوا تہا بعد اسکی اللہ کی حکم سی حضرت اشعیا علیہ السلام فرماتے ہین کہ ہماری لیی ایک لڑکا پیدا ہوتا ہی اور ہمکو ایک بیٹا بخشا گیا اور سلطنت اوسکی کندہی پہ ہوگی اور وہ اس نام سی کہلاتا ہی عجیب مشیر یعنی مشورہ دینے والا سردار زبردست صاحب آخر زمانہ کا سلامتی کا بادشاہ اصل عبرانی مین اِل کا لفظ ہی جسکی معنی ہین سردار پہر جبور کا لفظ ہی یعنی جبار زبردست جو رانوے زبور کی سرے پہ ہی اِل نِقاموث یعنی ای صاحب انتقامون کی دیکھو اِل کا لفظ حاکم اور صاحب کی طرح ہی جو زبور مین اللہ کو کہا تو بعل الغنی کا صاحب ہی یعنی بعل الغنی والا ہی حضرت اشعیا علیہ السلام نے بندی کو کہا اِل جبور یعنی حاکم زبردست [illegible] اوس بندی کو اور بندون پہ حاکم زبردست کردیا اس سی بندہ خدا نہین ہوگیا پادری ناحق کہتے ہین کہ دیکھو یہہ [illegible]

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہی اور ال کو لفظ سی معاذ اللہ اونکا خدا ہونا ثابت ہوتا ہی پھر
اِبی عَدْ کا لفظ ہی اور عد کا لفظ اخیر زمانہ کو معنی مین بہت آتا ہی یہان یہہ معنی خوب ظاہر ہین مگر
پادری متعصب نے یون ترجمہ کیا ہی کہ ہمیشگی کا باپ تو یہہ مطلب ہی کہ اوسکا دین ہمیشہ رہیگا یہہ خبر
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نہین ہی کیونکہ اوپر صاف جہاد کا پتا بتایا ہی اور اکیسواٹھارہوین
زبور کی بائیسوین آیت مین جہان آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا اشارہ ہی وہان یون ہی
کہ ہماری نظرونمین عجیب ہی اور جیو رکا لفظ پینتالیسوین زبور کی تیسری آیت مین آیا ہی اور چھٹی
آیت مین ہی کہ تیرا تخت ای بادشاہ ہمیشہ تک ہی یہان یہہ لفظ ہی جو لام و اعل عولام کی معنی
ہین ہمیشہ اور عد کو معنی تک کی جا بجا آتے ہین مگر یہان واو کی باعث سی اخیر زمانہ کی معنی خوب
جمتی ہین یعنی تیرا تخت ہمیشہ ہی اور آخر زمانہ تک ہی اور بہتروین زبور کی نوین آیت مین ہی کہ
اوسکو وقت مین سلامتی فراوان ہوگی اور ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنی دوستونسی
مشورہ بہت کیا کرتے تھے یہہ بات حدیثونمین بہت مشہور ہی الغرض جو زبور مین تھی وہ یہان
پھر یاد دلائے اور فرمایا کہ سلطنت اوسکو کندہی پر ہوگی یعنی اوسکا ظہور بادشاہی کو ساتھہ ہوگا
اور کندہی کا پتا اسلیے دیا کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو کندہی پہ پیغمبری کی مہر تھی اسی
نشانی سی توراۃ اور انجیل والون نے آپکو پہچانا بعد اسکو ارشاد ہوتا ہی کہ اوسکی سلطنت کے اقبال
اور سلامتی کی کچھہ انتہا نہوگی وہ داؤد کو تخت پر اور اوسکی مملکت پر بندوبست کریگا اور عدالت
اور صداقت سی اب سے ہمیشہ تک اوسی قیام بخشیگا رب العالمین کی غیرت مندی یہہ کریگی دیکھو
حضرت داؤد علیہ السلام کو تخت کا بندوبست کسنے کیا ذرا غفلت سی ہوشیار ہو جاو حضرت
داؤد علیہ السلام حکومت کو غلبہ سی دین کو پہیلاتے تھے منکرون کو قتل کرتے تہے اور ذرات
اسی آرزو مین تڑپتے تھے کہ الٰہی وہ کونسا وقت ہوگا کہ تیرا دین ساری زمین مین پھیلے تمام
زبور اس بیان سی بہری ہوئی ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام ظالمون کو ظلم ہمیشہ سہتی رہی یہہ خبر
اونکو نہین ہوسکتی یہہ بشارت صاف حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ہی بعد اسکو نوین
اور دسوین باب مین بڑی دیر تک یہہ بیان ہی کہ اسرائیلی لوگ ہلاک ہونگے ارامی اور فلستی
اونکو ہلاک کرینگے اونکی برے اعمالون کی شامت سی اونپر تباہی آویگی آسور کو یعنی عراق

کی بادشاہ کی ہاتھون سے اسلئے انہین سزا دیگا یہہ خبر دیکر پہر اللہ تعالی یہہ خبر سناتا ہو کہ جب مین اوسکی
ہاتھون اسرائیلیون کو سزا دیچکونگا تب اوسکو بہی اوسکی غرور کی سزا دونگا کیونکہ بہت مغرور ہوگیا ہو
اللہ تعالی خبر دیتا ہو کہ مین اوسکی موٹے مردون کو دبلا کردونگا اور اوسکی باغ اور بن کی خوشنمائی
جان سی گوشت تک فنا کردونگا پادری اسکاٹ لکھتا ہو کہ اسکا یہہ مطلب ہو کہ اوسکی مضبوط
سپہسالارون اور فوجون کو جلادونگا اور اونکی بدن اور روح کو غارت کردونگا بعد اسکی
دسوین باب کی اونیسوین آیت کی بعد اللہ فرماتا ہو اور اوسدن ایسا ہوگا کہ بنی جو اسرائیلیون مین
سی باقی بچ جائینگی اور یعقوب کی لوگون مین سی بچ رہین گی اوسپر جسنی اونہین مارا پہر بہروسا نکرینگی
بلکہ خداوند اسرائیل کی قدوس پر سچی بہروسا کرینگی پادری اسکاٹ لکھتا ہو کہ یہودی اور
اسرائیلی بہروسا کیئی ہوئے تہے آس پاس کی قومونکی مدد پر اور آخز کی حکومت مین اونہون
نی اسور والون کی پناہ ڈہونڈہی لیکن اونکی بچی ہوئے جو سنحاریب کی لڑائی سی بہاگی اونہون نی
اسکو تجربہ کرکی یہہ بہی اللہ پر بہروسا کرنا سیکہہ لیا اور اللہ کی طرف رجوع ہوئے اللہ فرماتا ہو
اور بقیہ جو یعقوب والون سی باقی ہوگا خدای قادر کیطرف پہریگا کیونکہ اگرچہ تیرے لوگ ای بنی اسرائیل
سمندر کی ریت کی مانند ہون تو بہی مگر اونمین کا ایک بقیہ پہریگا کہ وہ سزا کی تکمیل جو اوسنی ٹہرائی ہے
صداقت سی لبریز ہوگی کیونکہ خداوند رب العالمین سزا کی وہ تکمیل جو مقرر کی گئی ہو سارے زمین
کو بیچمین کریگا پادری لکھتا ہو کہ اسرائیلیون کی بقیہ سی مراد ہو سایر یشوب جو حضرت اشعیا علیہ
السلام کا صاحبزادہ تہا اور اوسکو یہہ نام اسواسطی دیا گیا کہ اوسنی اللہ کی وعدہ کو پورا کیا تہا
اسرائیلی لوگ اگرچہ بیشمار تہی مگر اکثرون نی اللہ کو چھوڑ دیا تہا اور سوا اوس بقیہ کی کوئی پہر نہ آیا فقط
سنحاریب سی بدلہ نہین لیا بلکہ زیادہ انصاف کیا گیا جو سخت اور خوفناک انصاف مین کیونکہ
اللہ نی ارادہ کیا تہا دنیا مین لوگون کی جلادینی کا معلوم ہوتا ہی کہ روح قدس نی بڑی وارداتون کی
پیشین گوئی کرنیکا ارادہ کیا تہا اور منکرون کو سزا دینی کا ای محمدی بہائیو دیکہو پادری اوپر
لکہہ چکا ہو کہ سنحریب بادشاہ بت پرست کی فوج کو جو اللہ کی حکم سی فرشتے نے مار ڈالا تب اسرائیلی
لوگ اللہ پر بہروسا کرنا سیکہہ گئی پہر اپنی اس بات کو بہولکر لکھتا ہو کہ بقیہ کا اشارہ حضرت اشعیا علیہ
السلام کی صاحبزادہ کی طرف ہو فقط وہی اللہ کی طرف رجوع ہوئے اور کوئی نہین ہوا اور بقیہ کا

لفظ اس صحیفہ مین اور دوسری صحیفون مین بار بار آیا ہو اس صحیفہ کی اول مین جہان اسرائیلیونکی
بڑی تباہی کی خبر ہو اوسکی بعد بھی اسرائیلیونکو باقی لوگونکی حق مین بشارت کی لفظین ہین
حضرت میکا علیہ السلام کی صحیفہ مین جہان مسجد بیت المقدس کی پچھلی آبادی کی خبر ہو وہان بھی بقیہ
کا ذکر ہو وہی مطلب ہمارا بھی ہو اللہ تعالی صاف صاف بتلاتا ہو کہ مین ساری زمین کو پورے
سزا دونگا اور وہ پوری سزا صداقت سی لبریز ہوگی یعنی سچی اللہ والونکی ہاتھون وہ سزا ہوگی
یعنی یہہ اوس سزا کا ذکر نہین جو بخت نصر بت پرست اور طیطس رومی بت پرست کی ہاتھون ہوئی
یہہ اوس سزا کی پیش خبری ہو جو سچی اللہ والی محمدی لوگونکی ہاتھون ساری زمین مین جن و انس الونکو
کو سب توحید کی کافرون کو دیگی اس مطلب کو بڑی صاف نہایت کہتا اتنا کہتا ہو کہ اللہ تعالی
دو دنیکو گناہونکی باعث سی سخت خوفناک عدالت کا اور ساری دنیا کو سزا دینی کا ارادہ کیا پھر
کہتا ہو کہ بڑی غرار والونکی پیش خبری ہو اور منکرون کو سزا دینی کی خبر ہو آگی پادری تو صاف
کہیں نہین کہتا کہ یہہ خبری جہاد کی صاف خبر ہو اور یہہ خبر ہے کہ اوس سزا کی وقت یہودی لوگ
تھوڑی ایمان لاوینگی [illegible] قتل ہونگی اور ایمان نہین لاوینگی پھر آہستہ آہستہ بہت ایمان لاوینگی
اس کتاب کا یہی [illegible] ہو کہ اللہ تعالی ایک معاملہ کی خبر دیکر اخری زمانہ کی خبر دیتا ہو پہلی آسور کی
بادشاہ [illegible] کی نجات [illegible] خبر دی پھر اس معاملہ [illegible] یہہ بھی خبر دیدی کہ آخر کو ساری دنیا
کی کافرون کو [illegible] ہاتھون سزا دیجائیگی [illegible] اسکو ارشاد ہوتا ہو اسلئی خداوند رب العالمین
یہہ فرماتا ہو کہ اے میری لوگو تم جو صیہون مین بستی ہو اسور سی مت ڈرو وہ تجکو لٹھہ سی مار یگا اور
تجھپر اپنا ڈنڈا [illegible] اوٹھاویگا لیکن ایک تھوڑی سی مدت ہی کہ جوش و خروش موقوف ہوگا
اور میرا قہر اوسکی ہلاک کرنے پر ہو جائیگا اور رب العالمین مدیان کی خونریزی کی مطابق جو غراب
کی پہاڑی پر ہوئی اوسپر کوڑا اوٹھائیگا اور اوسکا عصا سمندر پر ہوگا ہان وہ اوسی مصر کی طرح
اوٹھائیگا اور اوس دن ایسا ہوگا کہ اوسکا بوجھہ تیری کندھی پر سی اور اوسکا جوا تیری گردن
پر سی اوٹھا لیا جائیگا اور وہ جوا فربہی کی باعث سی توڑا جائیگا پادری اسکاٹ لکھتا ہو کہ اللہ تعالی
یہودیہ کی سلطنت کو پوری تباہی سی بچالیا کیونکہ اس قوم مین حضرت عیسی علیہ السلام پیدا
ہونیوالی تھی اسطرح کی اشارون کو پادری سمجھتا ہو مگر محمدی اشارتین کھلی کھلی اوسکو نہین دکھائی دیتین

کہ اس بات کا ظہور جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت مین خوب ظاہر ہے کہ جو یہودی اوس پر
ایمان نہین لائے اونپر [illegible]
وہ بکثرت مارے گئے اور قید کیے گئے اور تباہ ہوئے [illegible]
پادری ڈاایوڈیٹی لکہتا ہے کہ اسکے یہ معنی ہین کہ [illegible] کہ حضرت عیسی علیہ
السلام کی بشارت سنائی تو وہ ایک [illegible] ہو جائیگا [illegible] لوگون کے سوا اونکو جو ایمان
لائے اور اونکا دل روشن ہوا [illegible] اسکا
مطلب یہ پادری یون لکہتا ہے کہ اللہ [illegible] اب یہ ہم کہتے ہین کہ
اسرائیلیونکی تباہی حضرت عیسی کے وقت [illegible] جو اونپر ایمان لائے اور
عیسائی ہوئے وہ بہی ہمیشہ ظالمون کے ظلم اوٹہاتے رہے ایمانوالون کو کافرون کے ظلم سے امن
محمدی وقت مین ملا حضرت اشعیا علیہ السلام اسی وقت کے انتظار مین تہے پہر فرمایا کہ دیکہو مین اور میرے
لڑکے نشانیون اور عجائب وغرائب کے لیے ہین پادری ڈاایوڈیٹی لکہتا ہے کہ اسکا یہ مطلب
کہ مجکو اللہ نے ایسے خوف کے مقام مین مخصوص کردیا اور میرے دو لڑکون کے نامون مین اشارہ ہے
کہ اللہ تمہارے ساتہ بہلائی کریگا اور تمہارے دشمنون کو تباہ کریگا ہم کہتے ہین کہ دوسرے
صاحبزادے کا ذکر ساتوین باب مین ہے اونکا نام عبرانی مین شَآر یاشُوب اوسکا ترجمہ عربی
مین ایک پادری نے سائر یتوب لکہا ہے اسکے یہ معنی ہین کہ بقیہ توبہ کریگا اس نام مین یہ
اشارہ ہے کہ آخری زمانہ مین جو اسرائیلی لوگ قتل سے باقی رہجائینگے وہ کفر سے توبہ کرینگی
اور آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین مین آئینگے اور خود حضرت اشعیا علیہ السلام کے
نام مبارک مین اشارہ نجات دہندہ پیغمبر کا ہے کیونکہ اس نام کے معنی ہین نجات اللہ کی سو بڑے
نجات دہندہ پیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنکے ہاتہون اللہ نے ایمانوالون کو دشمنون سے نجات
اونکی بشارتین آپنے بہت کثرت سے دی ہین اور اوس نجات کا نمونہ آپکے وقت مین ظاہر ہوا کہ
سنحاریب کی فوج کو اللہ کے حکم سے فرشتے نے مار ڈالا بعد اسکے اللہ تعالی یہ خبر دیتا ہے کہ یہودی
بہوکون مرینگی اونپر بڑی مصیبت پڑیگی یہ بیان کرکے اللہ فرماتا ہے لیکن وہان اندہیری کا
جہان اب تعدی ہے جیسا اگلے زمانہ نے زبولون کی سرزمین کو اور نفتالی کی سرزمین کو ذلت دی

ویسا ہی پچھلا زمانہ اوس دریا کو گرد نواح اردن کو کنارہ غیر قومون کی جلیل کو بزرگی دیگا۔ یاد رہے
اسکاٹ لکھتا ہے کہ آسور کو یعنے عراق کو بادشاہون نے پہلے اونہین ملکون پر چڑہائی کی جو
دریاے طبرس کو کنارے پر اردن کو اوس طرف ہے جسکو جلیل کہتے ہین اور وہی ملک پہلے حضرت
عیسی علیہ السلام کو اور اونکو رفیقون کو وعظ سے مبارک ہوا جناب متی حواری انجیل کے
چوتھے باب مین لکھتے ہین کہ حضرت عیسی علیہ السلام ناصرہ کو چھوڑکر کفرناحوم مین جا رہے جو دریا
کو کنارے زبولون اور نفتالی کی سرحدون مین تہا تا کہ جو اشعیا نبی علیہ السلام کی معرفت کہا گیا
تھا پورا ہو کہ زبولون کی سرزمین اور نفتالی کی سرزمین یعنی غیر قومون کا جلیل جو دریا کو راہ
اردن کو پار ہے اسکا یہ مطلب ہے کہ زبولون اور نفتالی دونون بیٹے حضرت یعقوب علیہ السلام
کے ہین اونکی نسل مین جو دو فرقے تھے اونکا حصہ اوس سرزمین پر تہا یاد رہے اسکاٹ انجیل
کی اردو تفسیر مین لکھتا ہے کہ ملک یہودیون کا تین صوبون مین تقسیم ہوا تہا یہودیہ اور سامریہ
اور جلیل اور جلیل غیر قومون کا اسلیے کہلایا کہ کئی سببون سے غیر قوم یہودیون مین ملگئی تہی) اور
اس سبب سے اونکا مذہب بگڑ گیا تہا سو یہان یہ بشارت ہے کہ اگلے وقت مین اس زمین کو یہ ذلت
ملی اوسکو بدلے پچھلے زمانہ مین اوسکو بزرگی ملیگی جب حضرت عیسی علیہ السلام اس سرزمین کی سرحدون
مین تشریف لائے جناب متی حواری نے سمجہا کہ اس بشارت کا مطلب یہ تہا کہ اس ملک کو حضرت
عیسی علیہ السلام کو قدم مبارک کی بزرگی اور شرافت ملیگی اب یاد رہو جسطرح حضرت عیسی علیہ السلام کی اس
بشارت کو سمجھتے ہو اسی طرح اسکے بعد محمدی بشارت صاف موجود ہے اوسکو بھی سمجھو نوان باب

۹- باب

سنو اللہ تعالی فرماتا ہے وہی لوگ جو اندہیری مین چلتے ہین اونہون نے بڑی روشنی دیکھی اور اونپر
جو موت کے سایہ کے ملک مین رہتے ہین نور چمکا ہے ای عقلمندو یہ جو موت کے سایہ کا ملک ہے یہ مطلب
مکہ کا اور عرب کا ہے یہ مطلب اللہ نے ہمپر یون کہولدیا کہ حضرت ارمیا علیہ السلام کی کتاب کی
دوسرے باب مین یون فرمادیا کہ اونہون نے نہین کہا کہ خداوند کہان ہے جو ہمین مصر کی
سرزمین سے چڑہا لایا اور بیابان مین ہمکو چلایا جو ویران اور غاردار زمین ہے اندہیرونکی اور
موت کے سایہ کی زمین ہے جہان کوئی نہین گذرتا اور کوئی آدمی بود و باش نہین کرتا اور مین تمکو بہار
زمین مین لایا کہ تم اوسکا پہل اور تحفہ کہاؤ اور یاد رہو کہ کتابون سے ہم خوب ثابت کر چکے ہین کہ

حضرت موسی علیہ السلام جب مصر سے نکلے ہین عرب مین آئے ہین عرب کے میدانین چالیس برس
رہے ہین اسپر سب پادریونکا اتفاق ہی اور اب ملک عرب مین بنی اسرائیل کا جنگل مشہور ہی
جو مدینہ شریف سے چند منزل پر ہی بعد اسکے بنی اسرائیل ملک شام مین پہونچے ہین سو اس جگہ
اللہ تعالی اسرائیلیونکی شکایت کرتا ہی وہ کہتے ہین کہ اللہ تعالی نے جب ہمکو مصر سے نکالا تو ہمکو بیابان
بیلا یا جو ویران اور غار دار زمین اور اندہیری کی اور موت کے سایہ کی زمین ہی یعنی عرب کے
میدانین لایا اسکی شکایت کرتے ہین اور اسکا شکر نہین کرتے کہ بعد اسکی اللہ اونکو ملک شام
مین لایا جو پہلدار زمین تہی دیکہو اس جگہ ملک عرب کو اسنے خطاب مین بیابان کا لفظ عرب کے
حق مین اس کتاب کے بیالیسوین باب مین صاف صاف آیا ہی اور اندہیرون کی اور موت کے سایہ
زمین اس جگہ اسی ملک عرب کو کہا اندہیرونکا ملک اسلیے کہا ہی کہ مقام وہانکے دہشت والی ہین جہان
گذر ہونا بہت مشکل ہی وہانکی مصیبتوںمین موت کا نمونہ ہی جان کٹو پادری نے لغت مین لکہا ہی کہ
اسرائیلی لوگ نیچ زمین کے ملک سے بلندی کے ملک کو گئے اس جنگل مین ویرانہ ہی اور بہت خطرہ کا مقام ہی
جہان گذر بہت مشکل سے ہوسکتا ہی پادری جان ڈیون پورٹ لکہتا ہی کہ جسوقت مین جناب محمد صلی
اللہ علیہ و آلہ وسلم پیدا ہوئے اوسوقت مین اکثر حصے ملک عرب کے غیر قوم حاکمون کے تابع تہے فقط مکہ
اور بیچون بیچ کے دشوار گذار ملک آزاد تہے دیکہو اس پادری نے عرب کے بیچون بیچ ملک کو دشوار گذار کہا
معلوم ہوا کہ اوسی ملک کو یہان اندہیرون اور موت کے سایہ کا ملک نام رکہا ہی اور وعدہ کیا ہی کہ اوس ملک کے
لوگ بڑی روشنی دیکہین گے اور اونپر نور چمکیگا اس خبر کا صاف ظہور یون ہوا کہ اوس ملک مین حضرت
محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اللہ نے پیدا کیا جو سب پیغمبرون کے سردار ہین اور اونپر اللہ نے اپنا
کلام اوتارا جو سب کتابون سے افضل ہی پادری اسکاٹ کو اس جگہ حضرت ارمیا علیہ السلام کے کتاب کا
یہہ مقام یاد نہ آیا اس جگہ لکہتا ہی کہ جب اسرائیلی لوگون نے اللہ کی شریعت کو چہوڑ دیا تو غفلت کے
اندہیرمین چہوڑ دیے گیے جیسا کہ موت کے سایہ کی زمین مین یعنی سایہ شریرون کے حالت کا جو دوسرے
عالم مین ہی لیکن جب حضرت عیسی علیہ السلام پیدا ہوئے بڑی روشنی چمکی بعد اسکے اللہ تعالی فرماتا ہی
تو امت کو زیادہ کرتا ہی جسکی خوشی تو نے نہین بڑہائی تہی وہ تیرے آگے ایسی خوش ہوگی جیسے
کہیت کاٹنے کے وقت اور لوٹ بانٹتے وقت لوگ خوش ہوتے ہین کیونکہ تو اوسکی بوجہ کے جوئے کو

اور اوسکے لشکر سمیت گی نبہ لو اور اوسپر ظلم کرنیوالی ہی والیسا توڑتا ہو جیسا کہ میدان کے
[illegible] ہوا تا کہ جنگل مین کھر بیٹھے ہوونگے بھیڑیے اور گیدڑ سے جو لہو کی شراب
ہون جلانے کے لیے آگ کا ایندہن ہونگے اور پادری ڈایوڈ ریٹی لکھتا ہو کہ تمام دنیا بھر جائیگی
لڑائیون سی اور خون سی اور آخر سب کے سب جل جائینگی آگ سی انصاف کی دن سو کوے
رحمۃ اللہ صاحب اعجاز عیسوی مین لکھتی ہین کہ ترجمہ موافق بعضی نسخون عبرانی کے یون ہے
تو امت کو زیادہ کرتا اور اونکی خوشی کو زیادہ کیا اور بعضی نسخون مین یون ہو تو امت کو زیادہ کرتا
اور نہین زیادہ کرتا اونکی خوشی کو اور تفسیر پادری اسکاٹ مین اول کو قوی کہا ہو ای امت محمد صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم دیکھو یہ عرب کے ملک کا پتا دیا ہو آنحضرت پیغمبر سے فرمایا ہو کہ تو امت کو بڑہاتا
ہو یعنی تیری وقت مین ایمانوالے بہت کثرت سی ہونگے اور تیرے ظہور سے ایمانوالے اسلیے بہت
خوش ہونگے کہ اونکی اوپر جو بوجھ کا جوا ہو یعنی زبردست ظالم بادشاہون کی تابعداری مین
اونکی گردن دبی ہوئی ہو اور اوپر ظلم کا لٹھ چل رہا ہو تو اوس ظالم کی لٹھ کو اور بہاری جوے کو
توڑ دیگا یعنی ظالمونکو تو قتل کریگا ایمانوالے اونکی ظلم سی چھوٹ جاوینگے جیسا مدیانیون کو حضرت جدعون
علیہ السلام نے قتل کیا اسکا بیان صاف صاف اوپر ہوچکا اس بات کو اللہ تعالی سورۂ اعراف
مین فرماتا ہو کہ جو لوگ ان پڑھ نبی کی تابعداری کرتے ہین جسکو اپنے پاس لکھا ہوا پاتے ہین
توراۃ اور انجیل مین وہ اونکو نیک کامون کا حکم کرتا ہو اور بری کامون سی منع کرتا ہو اور پاک
چیزین اونپر حلال ٹھیراتا ہو اور پلید چیزین اونپر حرام ٹھیراتا ہو پہر فرمایا کہ فرمایا وَيَضَعُ عَنْهُمْ
إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ اور اوتارتا ہو اونسی بوجھ اونکا اور وہ طوق جو اونپر
تھے دیکھو حضرت اشعیا علیہ السلام کی کتاب کی بات اللہ نے ہمارے ان پڑھ نبی صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم کی زبانی یاد دلائے پادری اسکاٹ نے اوس نسخہ کو قوی سمجھا ہو جسمین یون ہو کہ نہین زیادہ
کرتا اونکی خوشی کو اور ان آیتون کا یہ مطلب لکھا ہو کہ اسرائیلی لوگ بہت جمع کیے گئے تھے مگر
اونکی خوشی نہین بڑہائی گئی تھی لیکن جب روشنی اوٹھی ایمانوالون نے اللہ کے سامنے خوشی
منائی پہر لکھتا ہو کہ یہودی لوگ آسور والون کے [illegible] اور کلدیہ والون اور [illegible] اور مقدونیہ والون
کی جوے سے چہڑائے گئے تھی لیکن یہ تو فقط سایہ اوس رہائی کا ہو اونکو شیطان کے

پادری کی نزدیک یہہ بشارت خبری اوس وقت پوری ہوگئی جب اللہ کی فرشتی نے نینوی کی بادشاہ سنحاریب کی ساری فوج کو قتل کر ڈالا مگر پادری نے یہہ نہ دیکھا کہ تہوڑی مدت بعد بخت نصر جو بابل کا بادشاہ تہا اوسنے پہر اسرائیلیون کو قتل کیا اور ستر برس تک بابل مین قید رکھا پہر ایران کے بادشاہون کی حکومت بابل مین رہی اونہونے بڑے بڑے ظلم کیے اس حوال کو اس کتاب مین اخیر مقام مین دیکھو عراق والونکا جوش وخروش محمدی وقت مین موقوف ہوا اور اللہ کا پورا قہر اونپر ٹوٹ پڑا اور جسطرح حضرت موسی علیہ السلام کی ہاتہون مصر والون کو دریا مین ڈبو دیا اور حضرت جدعون علیہ السلام کی ہاتہون مدیانی بت پرستون کو عراب کی پہاڑی پر قتل کیا تھا جسکا قصہ تسعیہ نبی کی بیان مین ہو چکا ہی اوسطرح اللہ تعالی نے عراق والون کو محمدیون کی ہاتہون قتل کیا اور ایمانوالون کو اونکے ظلم سی چہڑایا اگر پادری کہین کہ اللہ تعالی نے یہان تہوڑی دیر کا لفظ فرمایا ہی اسکا جواب یہہ ہی کہ اسرائیلیونکی دشمنونکی حق مین اللہ تعالی نے توریت مین فرمایا ہی کہ اونکی ہلاکت کا دن نزدیک ہی اور ہماری نزدیک وہ وقت ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ والہ کا ہی اور پادریونکی نزدیک وہ وقت ابہی تک نہین آیا پہر یہان تو حضرت اشعیا علیہ السلام کی وقت سی حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی وقت تک تیرہ سو برس کا زمانہ ہی اسکو اگر اللہ نے تہوڑی دیر فرمایا تو کیا تعجب ہے اللہ کی سامنی سب نزدیک ہی بعد اسکی اللہ تعالی آسور کی بادشاہ کی خبر دیتا ہی کہ وہ اس شہر مین اور اوس شہر مین آویگا یہان تک کہ یروشلم پر آویگا تب اللہ تعالی اوسکو ہلاک کر دیگا اور آخر مین یون ہے کہ لبنان ایک زبردست کی ہاتہ سی گر جائیگا پادری لکہتا ہی کہ اوسکا لشکر جو لبنان پر آیا تہا ایک دفعہ ہار گیا وہ بہت جلد قتل کیے گیے ایک زبردست سی یعنی ایک فرشتے نے اللہ کی حکم سی سبکو قتل کر ڈالا انگریزی جغرافیہ مین لکہا ہی کہ وہ ملک جو فرات اور دجلہ کے قریب ہی آسور کہلاتا ہے اسوریکی بادشاہ وہان تہی اور نینوا جو دجلہ پر آباد تہا اور بابل فرات پر یہہ دونون آسور کا پایہ تخت تہا معلوم ہوا کہ بغداد اور بصرہ اور کوفہ وغیرہ اب جہان ہی یہان وہ سلطنت تہی یہی ملک عراق کہلاتا ہی اب

گیارہوان باب

سنو اللہ تعالی فرماتا ہی ویاصا حوطیر مجیزع یشای ونیصیر میشاراشاو یفرہ اور یسی کے تنے سے ایک کونپل نکلیگا اور اوسکی جڑون سی ایک پہلدار شاخ پیدا ہوگی اور خداوند کی روح اوسپر ٹہہریگی حکمت اور عقل کی روح مصلحت اور قدرت کے

روح خدا کی پہچاننے کی اور خدا سے ڈرنیکی روح اور وہ خداوند کے خوف کی خوشبو سونگھیگا اے
ایماندارو اس مقام کو یاد رکھو یہہ لفظ ان کتابون مین بار بار آیا ہے کہ اللہ کی روح اسکا مطلب یہہ ہے
کہ اللہ کی بنائی ہوئی روح اس جگہ یہہ مطلب صاف کھولدیا ہے کہ وہ روح اللہ کے پہچاننے کی اور اللہ سے
ڈرنے کی ہے تو جس روحمین اللہ کا ڈر بھرا ہوا ہے وہ بیشک اللہ کی بنائی ہوئی ہے تب تو اللہ سے
ڈرتی ہے پادری لوگ اللہ کی روح کا یہہ مطلب سمجھتے ہین کہ خود اللہ اوسمین سما گیا ہے یہہ سمجھکر اسکو
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خبر ٹھیراکے اونکو خدا کا دوسرا جانتے ہین یا اللہ اپنے سب بندون کو اپنی
پہچان دے آمین کتاب ستین مجالس جسمین جناب محبوب سبحانی سید عبد القادر جیلانی رضہ کے وعظ
جمع کیے ہین اوسمین لکھا ہے کہ آپنے فرمایا کہ جب جی چین پکڑتا ہے تو اوسمین اس روح کے سوا اور
روح پھونکی جاتی ہے عقل کی روح خلق سے دور رغبت ہونیکی روح اللہ کے ساتھ چین پکڑنے کی
روح پادری اسکاٹ شاخ کے لفظ کا مطلب یون بیان کرتا ہے کہ وہ شخص جسکا وعدہ کیا گیا ہے
جسکی بابت پیش خبری دیگئی ہے ایسے ایک درخت کی شاخ سے مشابہ ہوگا جو کاٹ ڈالا گیا تھا
اور پھر بھی وہ نہایت بلندی کو پہونچا بعضی لوگ خیال کرتے ہین کہ یہہ پیش خبری حزقیا
بادشاہ کی یا زروبابل کی ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نمونہ ہے مگر اس پیش خبری سے بہت
بیشتر حزقیا پیدا ہوچکا تھا اور زروبابل کے زمانہ مین یہودیونکی حالت مین ایسی کوئی چیز نہ تھی
جو کہ اون شاندار چیزون کے موافق پڑتی جنکا ذکر اس باب کے آخر مین کیا گیا ہے اصلی یہہ پیش خبر
ضرور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہے اور کسی شخص پر مطابق نہین پڑسکتی حضرت اشعیا علیہ السلام
نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حق مین فرمایا کہ وہ یسّی کے جڑ سے نکلیگا نہ داود کی کیونکہ یسّی تمام
عمر ایک غریب حالت مین رہا لیکن داود علیہ السلام ایک بڑے بادشاہ تھے اور جبکہ انکی
خاندان کی تمام شان وشوکت ایک درخت کے سوکھ ہوگئے تنے کے مانند معلوم ہوتی تھی اوس سے
ایک ہری شاخ نکلیگی جسمین وہ شان وشوکت پھر پیدا ہوگی اور بڑھیگی اور پھر ہمیشہ کیواسطے
قایم ہو جائیگی اور جو فی الحقیقت ایک مشہور درخت ہو جائیگا اب ہم کہتے ہین کہ اس جگہ اللہ نے
حضرت داود علیہ السلام کا نام نہ لیا جنکی نسل مین حضرت مریم اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام پیدا ہوئے
بلکہ حضرت داود علیہ السلام کے باپ یسّی کے نام لیکر اونکی جڑ کا نام لیا اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تـ

خبر ہوتی تو یون ارشاد ہوتا کہ داود کی نسل مین سی یا یسی کی نسل مین سی اک شاخ ہوئیگی
جیسا کہ حضرت دانیال علیہ السلام کی صحیفہ کے دسوین باب مین ایک بادشاہ کی ذکر مین ہی
کہ اوسکی نسل سی کونپل کیطرح جو جڑ سے نکلے ایک اوسکی جگہ برپا ہوگا دیکھو یہان نسل کا لفظ ہی
پہر کونپل اور جڑ کی مثال ہی اور اس جگہ اللہ نے حضرت داود علیہ السلام کا نام چہوڑکر اونکی
باپ یسی کا نام لیکر اونکی جڑ کا نام لیا اسکا صاف مطلب یہہ ہی کہ حضرت داود کی باپ کی
جو اصل جڑ ہی یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام اونکی نسل مین ایسا شخص پیدا ہوگا اور
حضرت داود کو باپ کا نام اسلیی لیا کہ یہودی لوگ اوسکو دوسری قوم کا نہ سمجہین اس رشتی کو
یاد کرین کہ ہماری باپ داود کی اصل جڑ سی اوسکا نسب ملتا ہی اوسکی محبت سی منہہ نہ موڑین
یا دری جو یہہ نکتہ بیان کیا کہ حضرت داود علیہ السلام کی باپ یسی غریب آدمی تہی اور حضرت
داود علیہ السلام کی نسل آخر زمانہ مین غریب ہوگئی پہر حضرت عیسی کی باعث سی اونہون نے
شان وشوکت پائی تو اونپر یہہ مثال خوب جمتی ہی کہ ایک درخت کاٹ ڈالا گیا اور اوسکی
سوکہی ہوئی جڑ رہگئی پہر اوسمین سے ایک ہری ٹہنی نکلی اور بڑا درخت ہوگیا ہم کہتی ہین یہہ مثال
اس جگہ اور زیادہ جمتی ہی کہ حضرت ابراہیم کی صاحبزادی حضرت اسماعیل کی نسل کے لوگ
جو ملک عرب مین آخر زمانہ مین ایمان اور علم سی خالی ہوگئی بت پرستی اور جہالت مین پہنس گئی
گویا درخت کی سوکہی ہوئی جڑ رہگئی پہر اوس جڑ مین ایک ہری ٹہنی نکلی یعنی اللہ نے اونمین حضرت
محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو پیدا کیا اور اونپر ایسا پاک کلام اوتارا جسکی بدولت پہر ایمان کا درخت
بڑا اونچا ہوگیا اور حضرت داود کی طرح دین والون نے حکومت پائی حضرت عیسی کے بعد تو دین والے
ظالمون کی پنجہ مین پہنسی رہتی ہی اور یہان سب تیر اور نشان حکومت اور بادشاہت کی موجود ہین
یہہ مثال کونپل کے اللہ نے انجیل اور قرآن مین بہت صاف کہولدی ہی انجیل کی بشارتون مین
اسکا اور زیادہ بیان آویگا اگر اللہ چاہیگا بعد اسکی ارشاد ہوتا ہی کہ وہ اپنی آنکہون کی دیکہنی
کی موافق حکم نہ کریگا اور نہ اپنی کانون کی سننے کے موافق فیصلہ کریگا بلکہ وہ راستی سی مسکینونکا
انصاف کریگا اور انصاف سی زمین کی خاکسارونکے لیے فیصلہ کریگا پادری اسکا ترجمہ اسکا مطلب
یون لکہتا ہی کہ اوسکا عقل اور انصاف ایسا کامل ہوگا کہ وہ کسی امر ظاہری پر نظر کرکے یا اوپری باتون پر

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہان اوس بندہ مقبول کو یسی کی جڑ فرمایا اور یسی کی نسل نہین فرمایا
یعنی وہ شخص یسی کی جڑ سے یعنے اونکی اصل باپ دادا سے پیدا ہوگا پہر اس لفظ مین غور کرو
کہ وہ قومون کے لیے جھنڈے کیطرح اوٹھہ کہڑا ہوگا اسکا صاف مطلب یہہ ہو کہ وہ خود سب
قومون کے لیے بہیجا جاویگا سب کو اللہ کا پیغام پہونچاویگا سو ہماری پیغامبر حضرت محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے اللہ کا پیغام عرب والون کو پہونچایا اور روم اور مصر اور ایران وغیرہ کو
لوگون کو خطون اور قاصدون کے ذریعہ سے اللہ کا پیغام پہونچایا یہہ خبر بیشک آپ ہی کی ہے اور
یہہ خبر حضرت عیسی علیہ السلام کی نہین ہوسکتی اونہون نے تو صاف فرمایا کہ مین اسرائیلیون کے سوا
کسیکی طرف نہین بہیجا گیا جیسا کہ متی کی انجیل کے پندرہوین باب کی چوبیسوین آیت مین ہے
پہر جب دنیا سے اوٹھہ گئے تب اپنے نائبون کو بشارت دی کہ غیر قومون کو بہی انجیل سناو اور
فرمایا کہ امتین اوسکی طالب ہونگی سو ہمارے پیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دین ساری قومون
مین پہیلا ہے سب آپکی زیارت کے طالب ہین اور فرمایا کہ اوسکی آرامگاہ شاندار ہوگی سو جناب
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آرامگاہ جو مدینہ مین ہے نہایت شاندار ہے بادشاہون نے اوس
درگاہ نورانی پر عجب طرح کی آرایشین کی ہین اور روحانی نعمتین تو آپ نے اللہ کے حکم سے اپنی امت کو
ایسی دی ہین جو کبہی کسی نے نہین دی تہین اور فرمایا اور اوس دن ایسا ہوگا کہ خداوند دوسری مرتبہ اپنا
ہاتھہ بڑہاویگا اپنے لوگون کو جو اوسکی لوگون مین باقی ہونگے آسور یعنی عراق اور مصر اور فتروس اور کوش یعنی
حبش اور عیلام یعنی ایران اور سنعار اور حماۃ اور سمندری اطراف سے بچ رہے ہونگے پہیر لاویگا
اور وہ قومون کے لیے ایک جھنڈا کہڑا کریگا اور اون اسرائیلیون کو جو خارج کیے گئے ہین جمع
کریگا اور ساری قوم یہودا کی جو پراگندہ ہونگے زمین کے چارون کونون سے جمع کریگا تب
افرائیم کی نسل مین حسد نہ رہیگا اور یہودا کی نسل کے کینہ ور کاٹ ڈالے جائینگے افرائیم یہودا
کی نسل پر حسد نہ کرینگے اور یہودا کی نسل افرائیم کی نسل سے کینہ نہ رکہینگے اور وے پچہم کیطرف فلسطین
کے کندہون پر جھپٹینگے اور وے مل کے پورب کی بستی والون کو لوٹینگے ادوم اور
مواب پر ہاتھ بڑہاوینگے اور بنی عمون اونکے تابعدار ہونگے تب خداوند دریائے مصر کی زبان کو بالکل
نیست کریگا اور اپنی باد تند سے ندی پر اپنا ہاتھہ ہلاویگا اور اوسکو سات نالی کر دیگا

کی ہو آپکے وقت مین ہر ہر قوم کے لوگ جو آپس مین دشمن تھے یکدل ہوگئے مولانا جلال الدین سیوطی نے
تاریخ الخلفا مین لکھا ہو کہ عمر بن عبد العزیز بادشاہ کے وقت مین بکری اور بھیڑیا ساتھہ چرتے تھے
اور سنن ابو داؤد اور سنن ابن ماجہ کی حدیث مین یہہ بیان ہو کہ جب حضرت عیسیٰ آسمان سے اوترینگے
اور محمدی دین کو پھیلاوینگے اوسوقت مین دشمنی اور بغض اوٹھا لیا جائیگا اور ہر ڈنک والے کا ڈنک
نکال لیا جاویگا یہانتک کہ لڑکا اپنا ہاتھہ سانپ کے منہہ مین ڈالیگا پھر وہ اوسکو نہ ستاویگا اور لڑکی
شیر کا منہہ چیریگی وہ اوسکو نہ ستاویگا اور بھیڑیا بکریون مین ایسا ہوگا گویا وہ اونکا کتا ہو یعنی
نگہبانی کا کتا ہو اور ایک دین اور ایک کلمہ ہوگا اللہ کے سوا کوئی کسی کو نہین پوجیگا یہہ جو
فرمایا کہ وہ میرے پاک پہاڑ کی سب اطراف مین [illegible] سو اصل عبرانی مین یون ہے بکل ہر قادشی
یعنی میرے قادس کے تمام پہاڑ مین کسیکو دکھہ نہ دینگے امام نووی نے تفسیر مین لکھا ہو کہ مطالع
مین ہو کہ مکہ کا نام قادس بھی ہو اور یہہ بات ظاہر ہو کہ جو جانور حرم مین گھس جاتا ہو پھاڑنیوالا
جانور اوسکو نہین ستاتا ہو زمین اللہ کی پہچان سے اسقدر بھر گئی ہو کہ جانور بھی اللہ کو پہچانتے ہین
اور اگر شہر بیت المقدس کی طرف اشارہ ہو تو بھی کچھہ تعجب نہین ہو مولانا مجیر الدین حنبلی نے
تاریخ بیت المقدس مین لکھا ہو کہ ابن عساکر نے فرمایا ہو کہ مین نے ایک قدیم کتاب مین پڑھا ہو
کہ بیت المقدس مین بڑے بڑے قاتل سانپ ہین مگر اللہ تعالی نے اپنا فضل کیا ہو کہ جب
کسی انسان کو بیت المقدس مین سانپ کاٹتا ہو اوسکا کچھہ نقصان نہین ہوتا اور اگر بیت المقدس
سے یعنی شہر سے ایک بالشت بھر باہر جاوے اوسیوقت مرجاتا ہو اور اوسکی دوا یہہ ہو کہ بیت المقدس
مین تین سو ساٹھہ دن رہے اگر اس گنتی سے ایک دن بھی باقی ہو اور وہ وہانسے نکل جاوے
مرجاتا ہو حدیثون مین بیت المقدس نام اوس مسجد کا ہو جو شہر یروشالم مین ہے اور کہین
سارا شہر بھی بیت المقدس کہلاتا ہو اللہ تعالی فرماتا ہو اور اوسدن ایسا ہوگا کہ یسی کے
[illegible] جو قومون کے لیے جھنڈے کیطرح اوٹھہ کھڑا ہوگا قومین اوسکی طالب ہونگی اور اوسکی
آرامگاہ جلال بنیگی پادری اسکاٹ لکھتا ہو کہ آسمان پر چڑھہ گیا اور جھنڈے کی مانند [illegible] جسکی
حرمت اللہ کو [illegible] اوسکی آرامگاہ [illegible] یعنی جو لوگ اوسپر [illegible] اونکو دعا دینے
آرام ملیگا یا یہہ کہ وہ شفیع نہایت خوشی کے ساتھہ اپنی امت کے لوگون کو آرام کرنے [illegible]

اور ایسا کریگا کہ لوگ جوتے پہنے ہوئے پار چلیجائینگی اور اوسکی باقی لوگون کی لیے جو آسور مین سے
یعنی عراق مین سے بچ رہین گی ایسی ایک شاہ راہ ہوگی جیسی اسرائیلیون کے لیے تہی جسدن
کہ وہ مصر کے زمین سے نکلی پادری اسکاٹ لکھتا ہی کہ اللہ نے آسوریون اور بابل والون سے
اپنی لوگون کا ایک بقیہ بچایا اوسی قدرت سی جس سے وہ تمام قوم کو مصر سی باہر لایا تہا یہہ بیان پیشین گوئی کا
ہے کہ وہ دوبارہ اونکو جمع کریگا تمام قومون مین سی جن مین وہ پہیل گئے تہی اور یہودیون کا یعنی
یہودا کی نسل کا اور اسرائیلیونکا یعنی باقی دس فرقونکا رشک اور بیر جاتا رہیگا اور اونکی مخالف
ہلاک ہونگے اور بہت سے لوگ جو اونکے پہلے دشمنون مین سی تہی اونکے تابعدار ہوجاوینگے ایک تیز
ہوا کے وسیلہ سے دریای فرات کے پانی کو اللہ تعالی اوسکی تمام شاخون مین جدا کر دیگا اسطرح سے اسرائیلیون
کو پہر آنیکو لیے ایک سڑک ہوجائیگی اس باب کے حصہ کی پیش خبری اب تک پوری نہین ہوئی
پادری لوتہہ کا قول ہے کہ اس باب مین ایک عام پیش خبری ہے اوس ترقی کی جو عیسائی سلطنت
دنیا مین حاصل کرینگی اور میرے نزدیک یہہ پیش خبری اوس زمانہ کی ہے جسمین یہودیون کی
قوم بحال ہوگی جبکہ وہ انجیل کو مانینگے اور اپنے ملک کو پہر آجاوینگے ای پادریو یہہ اوسوقت
کی خبر ہے کہ محمدی لوگ جو سچے عیسائی ہین اور حضرت عیسی کو آسمان سی اونکی راہ دیکھہ رہے ہین
اونکی سلطنت کا غلبہ ہوگا اور یہودی لوگ قرآن اور انجیل دونون کو مانینگے اور بلکہ محمدی
ہوجاوینگے اور تمہاری سمجھ کا حال ہم سے سنو اور محمدی عیسائی ہوجاو مولانا جلال الدین سیوطی نے جو کتاب
بیت المقدس کی تعریف مین لکھی ہے اوسمین لکھا ہی کہ سلیمان بن عیسی نے بیان کیا کہ مجکو خبر پہونچی ہے کہ
حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ہاتہہ پر تابوت سکینہ یعنی وہ صندوق جو حضرت موسی نے بنایا
تہا وہ طبریہ کے دریا سی ظاہر ہوگا اور اوٹہا لایا جائیگا اور بیت المقدس مین آپ کے آگے رکہا جائیگا جب
یہودی لوگ اوسکو دیکھینگے ایمان لاوینگے مگر تہوڑے بے ایمان رہجائینگے اور سید
برزنجی جو مدینہ شریف کے رہنے والے تہے اونہون نے جو کتاب قیامت کی نشانیون مین لکہی ہے
اوسمین لکھا ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام تابوت سکینہ کو انطاکیہ کے غار سے یا دریا سے
طبریہ سے نکلواوینگے وہ نکالا جائیگا اور آپکے آگے بیت المقدس مین رکہا جائیگا جب یہودی
اوسکو دیکھینگے سب مسلمان ہوجاوینگے مگر تہوڑے بے ایمان رہجائینگے اور لکہا ہے امام محمد

علیہ السلام کو واسطے دریا پہٹ جاویگا جیسا کہ اسرائیلیونکو واسطے پہٹ گیا تہا اس بشارت سے یہہ بہی معلوم ہوا کہ افرائیم جو ایک قوم یہود کی ہی اور ادومی اور موابی سب اوس وقت تک باقی ہونگے اگرچہ ادومی اور موابی اور عمونے اب ظاہر نہین ہین اور قومون مین ملگئی ہین اب

بارہوان باب سنو اور اوس دن تو کہیگا کہ ای خداوند مین تیرا شکر کرونگا کہ اگرچہ تو مجہسے ناخوش تہا پر تیرا غصہ اوتر گیا اور تو نے مجہو تسلی دی دیکہو خدا میری نجات ہی مین توسپر توکل کرونگا اور نہ ڈرونگا کہ اللہ میرا بوتا اور میرا سرود ہی اور وہ میری نجات ہوا ہی سو تم خوش ہو کر نجات کے چشمون سے پانی بہروگے اور اوس دن تم کہوگے کہ خداوند کی تعریف کرو اوسکا نام لو لوگون کے درمیان اوسکی قدرتین بیان کرو اور کہو کہ اوسکا نام عالیشان ہی خداوند کی مدح سرائی کرو اسلیے کہ اوسنے ایک جلیل کام کیا ہی ساری زمین کو یہ معلوم ہوا ای صیہون کی بسنی والی تو چلا اور للکار کہ تیرے درمیان اسرائیل کا قدوس بزرگ ہی پادری اسکاٹ لکہتا ہی کہ اس باب کا علاقہ اوس سے ہے کہ اسرائیلی لوگ اپنے گذرے ہوے حال پر غور کرینگے کہ اسقدر عرصہ تک حضرت عیسی علیہ السلام کو نہ ماننے سے ہمپر اللہ کا غضب رہا اور پہر اس عمدہ انقلاب سے خوش ہو کر یون کہینگے صیہون کی بسنے والی یہودی جو اچہی مذہب مین آگئی ہین خوشی کی آوازین بلند کرینگی ای پادریو اتنا اور کہدو کہ حضرت عیسی علیہ السلام اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو نہ ماننے سے جو اللہ کا غضب اونپر تہا وہ جاتا رہیگا سب یہودی حضرت عیسی علیہ السلام اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر ایمان لاوینگی اور پکے محمدی ہو جاوینگی اس بات کو سمجہلو اور محمدی عیسائی ہو جاؤ

تیرہوان باب بابل کی بابت وہ الہامی بات جسی آموص کے بیٹے یشعیاہ نے رویا مین دیکہا یاد رکہنا چاہیے کہ حضرت اشعیا علیہ السلام کی بعد حضرت ارمیا علیہ السلام کی وقت مین بابل کے بادشاہ بخت نصر بت پرست نے مسجد بیت المقدس کو ویران کر دیا اسرائیلیون کو قتل کیا کچہ باقی بچے اونکو قید کر کے بابل مین لیگیا پہر ستر برس بعد ایران کے بادشاہ خسرو نے بابل کو فتح کیا بابل والون کو قتل کیا اور اسرائیلیون کو قید سے چہوڑ دیا اور بیت المقدس کو بنانے کو لیے بہت کچہ خرچ دیا تفسیر معالم التنزیل مین لکہا ہی کہ خسرو بادشاہ ایماندار تہا اس کتاب مین اللہ تعالی نے ایک مقام مین خسرو بادشاہ کی بہی تعریف کی ہی پہر محمدی وقت مین محمدیون نے

بابل پر جہاد کیا ہے اس کتاب مین اونکی تعریفین بہی موجود ہین پادری لوگ ہر جگہ خسرو بادشاہ کی تعریف سمجہتے ہین انصاف والونکو چاہیے کہ لفظونمین غور کرین اللہ تعالی فرماتا ہے تم بے اٹر پہاڑ پر ایک جہنڈا کہڑا کرو اونکو بلند آواز سے پکارو اور ہاتہہ ہلاؤ کہ وہ سرداروں کے دروازونمین اندر جاوین مینے اپنے مقدسون کو حکم کیا مین نے اپنے قہر کے لیے اپنے بہادرون کو جو میری خداوندی سے خوش ہین بلایا پہاڑونمین اک ہجوم کی آواز ہے اک بڑے لشکر کا سا شور ہے یہ مملکتون اور قومونکی ڈنگے کی آواز ہے جو جمع ہوئین رب العالمین جنگی لشکر کی موجودات لیتا ہے وہ دور ملک سے آسمانکی انتہا سے آتے ہین ہان خداوند اور اوسکے قہر کے ہتیار تاکہ ساری زمین کو برباد کرین دیکہو اس جگہ پر اللہ تعالی نے اپنا مقدس اور اپنا بہادر اور اللہ سے خوش ہنے والی اون لوگون کو فرمایا جو ساری زمین سے لڑینگے یہان بہی بابل کا ذکر نہین ہے اور قومونکا ذکر فرمایا یعنے وہ پاک ایمانوالے اللہ کی راہ مین لڑنیوالی بہت سی قومون مین کے ہونگے پادری اسکاٹ لکہتا ہے کہ اللہ نے یہان ایران کے حاکمون کو حکم کیا کہ فوجین جمع کرین اور بابل پر قبضہ کرلین اور اونکو مقدس اسلیے کہا کہ اللہ نے اونکو اس کام کیواسطے مقرر کیا تہا اور اس کام کیلیے اونکو پسند کیا تہا پادری نے یہ اسلیے کہا کہ ایران کے لوگ آگ کے پوجنی والے تہے اور پاک نہین تہے اسلیے مقدس کے یہہ معنے لکہدیے کہ وہ اس کام کے لیے مقرر کیے گئے تہے اسی لیے پادری میتہر نے اپنے ترجمہ مین مقدسون کا یون ترجمہ لکہدیا کہ مینے اپنے مخصوص کیے ہوئونکو حکم کیا پادریون نے یہ نہ دیکہا کہ اللہ تعالی نے اس جگہ صاف فرمادیا ہے کہ وہ میری خداوندی سے خوش ہین یہہ صفت خاص اللہ والونکی ہے اگرچہ مقدس کرنیکے معنی خاص کرنا بہی حضرت ارمیا علیہ السلام کے صحیفہ مین آیا ہے کہ مقدس کرو یعنی خاص کرو اوسپر یعنے بابل پر قومونکو مادی کے بادشاہونکو مگر یہہ معنی یہان ہرگز نہین ہوسکتے کیونکہ یہان قید لگادی ہے کہ وہ میری خداوندی سے خوش ہین اور یہان یہہ لفظ فرمایا ہے کہ مینے اپنے مقدسونکو حکم کیا اپنے کے لفظ کو دیکہو یہان صاف اپنے خاص بندونکا ذکر کیا ہے اور یہہ جو فرمایا کہ وہ دور ملک سے آسمانکی انتہا سے آتے ہین سو پادری نے یہ خیال کیا ہوگا کہ ملک ایران بابل سے بہت دور ہے مگر پادری نے یہہ نہ دیکہا کہ یہان بابل کا بالکل ذکر نہین ہے دوسرے ساری زمین کا

ذکر ہی اور شہر یروشالم جہان حضرت اشعیا علیہ السلام یہہ خبر دی رہے ہین وہانسی عرب بہت دور ہی
متی کی انجیل کی بارہوین باب مین بیالیسوین[42] آیت مین جہان یہہ ذکر ہی کہ دکھن کی ملکہ زمین کے
کنارے سے سلیمان کی حکمت سنے کو آئی وہان پادری اسکاٹ نے لکھا ہی کہ زمین کا کنارہ وسوقت
کی محاورہ مین عرب کی ملک کو بولتے تہی یعنی یمن کا ملک جو عرب کا ایک ضلع ہی وہانسے بلقیس ملک
شام مین شہر یروشالم مین آئین تہین اوسکو زمین کا کنارہ فرمایا اب پادریون کو لازم ہی کہ یہان
بھی یہی معنے سمجہین کہ وہ لوگ آسمانکی انتہاسے یعنی عرب سی آتے ہین کہ ساری زمین پر یعنی ملک
شام پر اور مصر و عراق پر جہاد کرین دیکھو اس کتاب کی تیسوین باب کی ستائیسوین آیت مین ہے
کہ دیکھو اللہ کا نام دور سے چلا آتا ہی اوسکا غضب بہڑکا اسکا صاف مطلب یہہ ہی کہ اللہ کا نام
سچے دلسے لینے والے لوگ دور سے چلے آتے ہین یہہ تعریفین صاف محمدیونکی ہین جنکو اللہ نے اپنا مقدس
اور اپنا بہادر نام رکہا اور اونکو اپنے قہر کا ہتیار خطاب دیا اور فرمایا کہ وہ میری خداوندی سے
خوش ہین پادری لکھتا ہی کہ ساری زمین اوسی بابل کی سلطنت کو کہا ہی جو ایک زمانہ مین دنیا مین
بہت بڑی معلوم ہوتی تہی یہ پادری کی بڑی نادانی ہی کہ فقط بابل کو ساری زمین سمجہہ لیا اللہ تعالے
فرماتا ہی اب تم واویلا کرو کہ خداوند کا دن نزدیک ہی وہ قادر مطلق کیطرف سے ایک بڑے
ہلاکت کی مانند آویگا اس باعث سے سارے ہاتہہ ڈہیلے ہووینگے اور ہر ایک آدمی کا دل پگہل جاویگا
اور وے ہراسان ہووینگے جانکنی اور غمگینی اونہین آلیگی اونپر ایسی دشواری ہوگی جیسی
اوس عورت پر ہوتی ہی جسی درد لگتے ہین وے سراسیمہ ہونگے ایک دوسرے کو پڑا تاکیگا اور اونکے
چہرے شعلہ کیطرح ہونگے دیکھو خداوند کا وہ دن آتا ہی جو غضب مین اور قہر شدید مین سخت
درشت ہے تاکہ زمین کو ویران کرے اور گنہگارون کو اوسپر سے نیست نابود کرے کہ آسمان
کے ستارے اور کواکب روشنی نہ چمکاوینگے اور سورج طلوع ہوتے ہوتے اندہیرا ہوجائیگا
اور چاند اپنی روشنی ندیگا اور مین جہانکو اوسکی برائی کے سبب سی اور شریرون کو
اونکی بدکاری کے باعث سی سزا دونگا اور مین مغرورونکا فخر کہو دونگا اور ہیبت والے
لوگونکا غرور ڈہادونگا مین ایک مرد کو کندن سے ہان ایک مرد کو اوفیر کے سونے سے
زیادہ بیش قیمت کرونگا آئی ایمانوالو اللہ صاف فرماتا ہی کہ وہ دن اسلیے آتا ہی کہ زمین کو

کو ویران کری اور گنہگاروںکو یعنی کافرون کو فنا کری ظاہر یون ہی کہ اس دن سی وہ دن مراد ہے
جب پہلی بار صور پہونکا جائیگا اور سورج اور چاند اور تاری ایکا ایک بے نور ہو جائینگی
جیسا کہ قران مجید مین ان سب باتونکی اللہ نے خبر دی ہی اسمین یہہ اشارہ ہی کہ جب
محمدی جہاد ہوگا اوسوقت سی قیامت کا دن بہت نزدیک ہی صحیح بخاری مین ہی کہ جناب
محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین بہیجا گیا ہون قیامت کی ساتہہ ان دونو نکی طرح جیسے
اور ترمذی کی روایت مین ہی کہ آپنی فرمایا کہ مین خود قیامت مین بہیجا گیا پہر مین اوس سے
آگی بڑہگیا جسطرح یہ اس سی آگی بڑہگئی اور آپنی بیچ کی اونگلی اور کلمہ کی اونگلی سی اشارہ کیا
یعنی جسطرح بیچ کی اونگلی کلمہ کی اونگلی سی آگے بڑہی ہوئی ہی اسیطرح آپ قیامت سی کچھہ پہلے
ہین پادری نے سورج اور چاند اور تارونکی بے نور ہونیکا مطلب یون لکہا ہی کہ سلطنتین
اولٹ پلٹ ہو جائینگی بادشاہ اور امیر تباہ کر دیے جائینگی پہر اللہ صاف فرماتا ہی کہ
مین ایک مرد کو اوفیر کے سونے سے زیادہ بیش قیمت کرونگا یہہ صاف اشارہ ہماری
رسول پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیطرف ہی کہ آپ ان پڑہونمین پیدا ہوئے اور اللہ نے
اپنا پاک کلام اونپر بہیجا اور ساری خوبیان اونمین بہر دین اسلیے پہلی فرمادیا کہ مین مغرورونکا
فخر کہو دونگا یعنی اسرائیلی لوگ اس گہمنڈ مین مست تھی کہ ہماری قوم کے سوا سب قومین
جاہل ہین اونمین پیغمبر کیونکر ہوگا اللہ نے ان پڑہہ نبی کو اپنا کلام سکہایا اور عرب کے
ان پڑہونکو سب علم والونکا سردار بنایا اس جگہہ پر ایک پادری نے یونہین ترجمہ کیا تہا
کہ مین ایک مرد کو اوفیر کے سونے سے زیادہ بیش قیمت کرونگا اب پادری میتھر نے کچھہ
سونچکر یون ترجمہ کر دیا کہ مین ایسا کرونگا کہ مرد کندن سی اور اوفیر کے سونے سے بہی
بہت ہی کمیاب ہونگی دیکہو کہان بیش قیمت ہونا کہان کمیاب ہونا پہلی ترجمہ کا یہہ مطلب
تہا کہ ایک مرد بہت خوبیون والا ہوگا اب یہہ مطلب ہو گیا کہ اچھے لوگ بہت کم ملینگی پادری
اسکاٹ نے اسکا مطلب یون لکھدیا کہ بابل والون کی تباہ ہو جانے سے سپاہی اور
ہتیار اوٹہانیوالے لوگ کم ملین گے بہلا یہان سپاہیونکا کیا ذکر ہی یہان تو اللہ یہہ خبر دیتا ہی
کہ مین غروروالونکا غرور ڈہا دونگا یہہ بات تو جب ہی ہو جب کوئی شخص یا کوئی قوم اون

مغبوروں سے افضل و بہتر ہو جاے اصل عبرانی میں یہ لفظیں ہین اوقیر انوش مپاز وادام
مکتیم اوفیر یعنی مین بیش قیمت کرونگا مرد کو کندن سے اور آدمی کو اوفیر کے سونے سے
اگرچہ ظاہر مین ایک کا لفظ نہین ہے مگر عبرانی مین ایسے اشارے بہت ہوتے ہین حضرت زکریا
علیہ السلام کے صحیفہ کے تیرھوین باب مین ہے حیرِب عُوری عَل رُعِی وعَل جِبیر عمیتی
ای تلوار جاگ میری چرواہی پر اور انسان پر جو میری ساتھی ہے دیکھو یہان مراد حضرت عیسی
علیہ السلام ہین مگر انسان کا لفظ ہے اور اوس سے مراد ایک معین انسان ہے اسیطرح یہان بھی ایک
ہی مرد کا ذکر ہے بعد اسکے اللہ فرماتا ہے اسلیے مین آسمان کو لرزاونگا اور زمین اپنی جگہ سے
جھنگی جائیگی رب العالمین کے قہر کے مارے اور اوسکے بھڑکتے ہوے غضب کے دنمین اور وے
ہرن کی مانند ہونگے جو کھدیڑا جاتا ہے یا بھیڑونکیطرح جنہین کوئی اکٹھا نہ کرے اونمین سے ہر ایک
اپنی قوم کیطرف متوجہ ہوگا اور ہر ایک اپنے وطن کو بھاگیگا ہر ایک جو ملجائیگا کھونچا جائیگا
اور ہر ایک جو غائب ہو جاتا تلوار سے مارا پڑیگا اور اونکے بال بچے اونکی انکھونکے سامنے پٹکے جائینگے
اونکے گھر لوٹے جائینگے اور اونکی جورونکی حرمت لیجائیگی اب ایمانوالو یہہ جو فرمایا آسمانون کو لرزاونگا
اور زمین جھنگی جائیگی اسیطرح جناب حجی علیہ السلام کے صحیفہ مین جہان صاف محمدی بشارت ہے
وہان بھی فرمایا ہے کہ اب سے ایک مرتبہ اور تھوڑی مدت بعد مین آسمان اور زمین اور تری
اور خشکی کو ہلادونگا اور ساری قومونکو ہلادونگا اور ساری قومونکا پسند کیا ہوا آویگا پس جیسا
یہان بھی فرمایا کہ مین ایک مرد کو سونے سے بڑہکے بیش قیمت کرونگا یعنی ساری قومون کے ایماندار
اوسکو ساری جہان سے افضل سمجھینگے پھر سب یہ محمدی جہاد کی بتائی وہ سب ظہور مین آگئے
کافرون کے بال بچے اونکی آنکھونکے سامنے پٹکے گئے یعنی ذلیل کیے گئے اور قید کیے گئے اور غلام
بنائے گئے اور اونکی بیبیان پکڑی گئین اور محمدیونکی لونڈیان بنائی گئین اسکے بعد اللہ تعالی
ایران والونکی خبر دیتا ہے اور فرماتا ہے دیکھو مین مادیون کو اونپر چڑھاؤنگا جو کہ روپے کو
خاطر مین نہین لاتے اور سونے سے خوش نہین ہوتے اونکی کمانین جوان لوگونکو ٹکڑے
ٹکڑے کر ڈالینگی اور وے پیٹ کے پھل پر رحم نکرینگے اور بابل جو مملکتونکی حشمت اور کسدیونکی
بزرگی کی رونق ہے سدوم اور عمورہ کی مانند ہوجائیگی جنکو خدانے اولٹ دیا وہ ہمیشہ تک

آباد نہوگی اور پشت در پشت کوئی اوسمین نہ بسیگا وہان ہرگز نہ عرب لوگ خیمے کہڑے کرینگے
اور وہان گڈریے ڈنگلو نکو نہ بٹھاوینگے پر بن کے جنگلی درندے وہان بیٹھینگے اور اونکے گھر وہمین الو بہرے
ہوئے ہونگے وہان شتر مرغ بسینگے اور پہاڑی بکری وہان کودینگے پہاندینگے اور گیدڑ
اونکے عالیشان مکانو نمین اور بہیڑیے اونکے رنگ محلو نمین چلاوینگے اوسکا وقت نزدیک پہنچا ہی
اور اوسکے دن دراز نہونگے دیکہو یہان اللہ تعالی ایران والونکی خبر دیتا ہی کہ مین مادیون کو
یعنے فارس اور آذربیجان والونکو دبیرہ ہاؤنگا دیکہو اس جگہہ پر اللہ نے اون لڑنیوالون کی
کچہہ تعریف نہین کی اونکو اپنا مقدس اور اپنا بہادر نہین فرمایا بلکہ اونکی بیرحمی کا بیان فرمایا
پادری اسکاٹ لکہتا ہی کہ جب مدیون نے بابل لے لیا وہ پیش خبری پوری ہونے لگی اور تمام چند باتین
پوری ہوگئین ما بعد کی پر باتین پادری کا مطلب یہہ ہی کہ جب خسرو نے بابل کو فتح کیا اوسوقت
بابل ویرانہ نہین ہوگیا دن بدن اوسکی آبادی گہٹتی گئی یہانتک کہ محمدیون نے بابل پر جہاد کیا
اسکے بعد بابل ویرانہ جنگل ہوگیا اس کتاب کا انداز یہی ہی کہ اللہ تعالی کچہہ خبرین اول کی کچہہ آخر
کی بتلاتا ہی اسپر تعجب نہ کرو اور سمجہہ لو کہ اللہ تعالی نے پہلے اپنے پاک بندون کی خبر دے
جو ساری زمین کے کافرون پر جہاد کرینگے یہہ خبر محمدیون کی ہی پہر ایران والونکی خبر دی جنہون نے
بابل پر سب سے پہلے چڑہائی کی پہر بابل کی بڑی ویرانیکی خبر دی جو محمدیون کے وقت مین ہوئے
اسیوقت کی خبر حضرت میکا علیہ السلام نے دی تہی کہ آسور پر ہم چڑہائی کرینگے اور تلوار سے
نمرود کی زمین کو ویران کرینگے بابل کے جہاد کا پورا احوال اس کتاب کے آخر مین آویگا اگر
اللہ چاہیگا اب **چودہوان باب** سنو اللہ تعالی فرماتا ہی کیونکہ اللہ یعقوب پر رحم
فرماویگا اور اسرائیل کو ہنوز برگزیدہ کریگا اور اونہین اونکی سرزمین مین پہر بسلاویگا
اور پردیسی اونکے ساتہہ میل کرینگے اور یعقوب کے گہرانے سے ملجاوینگے اور قومین اونہین
لاوینگی اور اونہین اونکے ملک مین پہونچاوینگی اور اسرائیل کا گہرانا خداوند کی سرزمین
مین اونکا مالک ہو کے اونہین غلام اور لونڈیان بنائیگا اور وے اونہین جنہون نے
اونکو قید کیا تہا قید کرینگے اور اپنے ظلم کرنیوالون پر حکومت کرینگے پادری اسکاٹ
لکہتا ہی کہ بابل کا تباہ ہونا یہودیون پر رحم کیے جانے سے علاقہ رکہتا ہی اور خسرو کی

فتح یہہ دیونکی قید سی چھوٹنے کا باعث ہوئی یعقوب اور اسرائیل کی لفظ سی شاید یہہ مراد ہو کہ
بارہ قوموں میں سی جو آدمی بچی تھی اونپر رحم کیا گیا اغلب ہی کہ گنتی ہی آدمی یہودیون کے
مذہب میں لائی گئے تھے جب وہ اپنی زمین میں بحال کیے گئے تھے لیکن یہہ کہیں نہیں پڑھا کہ
انہون نے کبھی کلدیون پر یعنی بابل اور عراق والون پر حکومت کی ہو یا اونمیں سی کسیقدر
آدمیون کو اپنا غلام بنایا ہو اسواسطے یہہ نتیجہ نکل سکتا ہی کہ اس سی بھی بڑی معاملون کی
خبر دی ہوگی ای محمدی بہائیو دیکھو پادری نے اقرار کیا کہ خسرو نے جب بابل کو فتح کیا اور
یہودی یروشالم میں پھر آئی تب یہہ بات تو غالبًا ہوئی کہ اور قومون کی کچھہ لوگ حضرت موسے
علیہ السلام کی شریعت میں داخل ہوئی مگر یہہ بات نہیں ہوئی کہ یہودیون نے غیر قومون کو
اپنا غلام بنایا ہو اور اونپر حکومت کی ہو اس سبب سی پادری اقرار کرتا ہی کہ یہہ خبر کسیلی اور
وقت کی ہی جس میں یہہ معاملہ بھی گذر لیگا ای پادریو آنکھیں کھولو یہہ خبر صاف محمدی وقت کی ہی
دیکھو اللہ نے پہلی بابل کی جنگل ویران ہو جانیکی خبر دی اور تم بھی خوب جانتے ہو کہ یہہ ویرانی
بابل کی محمدیون کی ہاتھون ہوئی اسکی بعد اللہ ایماندار اسرائیلیونکو بشارت دیتا ہی دیکھو جن
اسرائیلیون نی محمدی دین قبول کیا اونکو اللہ نے ملک شام اور شہر یروشالم میں پھر ٹھہرایا اور
اور قومونکی محمدی لوگ اونکی ساتھہ ملگئی اور قومون کی بہت لوگ اونکو خادم ہو کر اونکو ملک
شام میں پہونچاتی ہین محمدی اسرائیلیون نی سب محمدیونمیں ملکر بت پرستون پر اور جھوٹے
عیسائیون پر جہاد کیا اور اونمیں کی بہت لوگ قید کیے اور اونکو اپنا لونڈی اور غلام بنایا اسکی
بعد بڑھی زور تک بابل کی بادشاہ کی اور اوسکی نسل کی تباہی اور بربادی کی خبر اللہ دیتا ہی
پہ پچیسوین[۲۵] آیت میں آسور کی بادشاہ کی تباہی کی خبر دیکر اللہ تعالی فرماتا ہی یہ وہ ارادہ ہے
جو ساری دنیا کی بابت مقرر کیا گیا اور یہ وہ ہاتھہ ہی جو ساری امتون پر بڑھایا گیا رب العالمین
نے ارادہ کیا ہی سو کون اوسکو باطل کریگا اور اوسکا ہاتھہ بڑھایا گیا ہی سو کون اوسکو
پھیر اویگا دیکھو آسور اور بابل کی بت پرستون کی غارت ہونیکی علاقہ سی یہہ خبر بھی دیدی کہ
یہہ ارادہ غارت کرنیکا اللہ نے ساری قومون کی کافرون کیلیے کیا ہی اس خبر کا ظہور محمدی
وقت میں ہوا سب کافرون پر جہاد ہوا تب اللہ کا اور اللہ کے نبیون کا نام ساری

دنیا مین پہیلا اسکے بعد لکہا ہی کہ جس سال آخز بادشاہ مرگیا اوسی سال یہہ الہامی کلام بیان ہوا
ای ساری فلسطینہ تو اسلیے خوشی مت کر کہ اوسکا لٹھہ جسنے تجہکو مارا ٹوٹا ہی کیونکہ سانپ کی اصل سے
اک ناگ نکلیگا اور اوسکا پہل ایک آتشی اور اڑنیوالا سانپ ہوگا اسکا مطلب پادری اسکاٹ
نے یون لکہا ہی کہ عزیا بادشاہ نے فلسطین والون کو شکست دی تہی جب وہ مرگیا تب آخز
کی بادشاہی مین یہودی بہت کمزور ہوگئے تب فلسطی خوش ہوئے اللہ تعالے نے خبر دی کہ
حزقیا بادشاہ فلسطیون کو عزیا سے زیادہ عاجز کریگا ہم کہتے ہین تو مطلب یہہ ٹہیرا کہ آخز نے
اگر فلسطیون کو نہین مارا تو اس سانپ کی اصل جڑ سے یعنی عزیا سے آخز کا بیٹا حزقیا ظاہر
ہوگا آخز کا نام اسلیے نہ لیا کہ وہ کافر بت پرست تہا اوسکے دادا عزیا کی طرف اشارہ کیا کہ حزقیا
اپنے پردادا عزیا کی طرح ایماندار اور اللہ کی راہ مین مضبوط ہوگا فلسطیونکے حق مین وہ ناگ اڑنیوالا
سانپ ہوگا **پندرہوین اور سولہوین باب** مین موآب کے تباہ ہوجانیکی خبر ہے
پندرہوین باب کی پانچوین آیت مین اونکے بہاگنے کی خبر ہے پہر ساتوین آیت مین ہے کہ وہ تحفہ مال
جو اونہون نے حاصل کیا تہا اور ذخیرہ جو اونہون نے رکہہ چہوڑا تہا بید کی ندی پار لیجاتے ہین
پادری میتھر نے حاشیہ پہ دوسرا ترجمہ یون لکہا ہی کہ عربون کی وادی مین لیجاتے ہین اور عبرانیمین
یہہ لفظ ہی عل نحل ہاعرابیم اور نحل کے معنے عبرانی لغت مین ندی کے اور نالے کے لکہی ہین تو یہہ معنے
ہوے کہ عربونکی ندی پہ یا نالے پہ اور حضرت ارمیا علیہ السلام کی کتاب کے اڑتالیسوین باب مین ہجر
پہلے موابیونکی تباہی اور قتل ہونیکی بڑی دہوم سے خبر ہے پہر اٹہائیسوین آیت مین یون ہے
ای موآب کے باشندو شہرون کو چہوڑدو اور سلع مین جا بسو اور کبوتر کے مانند ہو جو کہ گہرے
غار کے منہہ کے کنارون مین گہونسلا بناتے ہین اس جگہ عبرانیمین سلع کا لفظ ہی مگر پادری میتھر نے
چٹان کا لفظ ترجمہ مین لکہہ دیا سلع کے معنے چٹان کے بہی ہین مگر یہان صاف اوس شہر کا ذکر ہی
جسکا نام سلع ہی ان دونو صحیفونکی پیش خبری سے ثابت ہوا کہ موابیونکا بہاگنا حضرت ارمیا علیہ
السلام کی خبر دینے کے بعد بخت نصر کے وقت مین ہوا اور جب وہ بہاگینگے عرب مین اپنا مال اسباب اوٹہا لیجاوینگے
اور شہر سلع مین جا بسینگے حضرت اشعیا علیہ السلام کے سولہوین باب کے سرے پر ارشاد ہوتا ہی تم
سلع سے بیابان کی راہ صیہون کی بیٹی کے پہاڑ پر زمین کے حاکم کے برے بہیجو پادری اسکاٹ لکہتا ہی

کہ موآب کی بادشاہ حضرت داود علیہ السلام کی خاندان کی بادشاہون کو محصول دیتی تہی پہر انہون نے
سرکشی کی تو اونکو پہر حکم ہوتا ہے کہ بہیڑ کا بچہ محصول مین بہیجو پادری ہیتھر نے اس باب کی سرخی پر
یون لکہا ہے کہ موآب کو حکم ہوتا ہے کہ مسیح بادشاہ کی تابعداری کرین پادریون نے لکہا ہے
کہ سلع ایک شہر تہا جو سنگستانی عرب کا پای تخت تہا اور ہمارے نزدیک سلع مدینہ منورہ کا نام ہے
جسکو پاس کا پہاڑ حدیث کی کتابون مین سلع کہلاتا ہے اس بات کی دلیلین کچہ کتاب کے اول مین
حضرت ہارون علیہ السلام کی احوال مین ہو چکین ہین اور کچہ بیالیسوین باب مین انشاء اللہ تعالے
آتی ہین بیابان ان کتابون مین عرب کو کہا ہے جیسا کہ اس کتاب کی بیالیسوین باب مین صاف ظاہر ہے
سو ارشاد ہوتا ہے کہ سلع سے یعنی مدینہ منورہ سے بیابان عرب کی راہ ہو کے صہیون اور بیت المقدس
مین زمین کی حاکم کی لیے یعنی اللہ تعالی کے لیے نذرین بہیجو ستانوین زبور مین جو اللہ تعالی کی حق
مین یہہ لفظ ہے کہ ساری زمین کا خداوند اسیطرح یہان بہی فرمایا ہے یہہ حکم تقدیری ہے موآب کے
لوگ حضرت اشعیا علیہ السلام کی وقت مین بت پرست تہے مگر تقدیری حکم ہوا ہے کہ سلع مین جاینگے
اور ایماندار ہو جاوینگے اور مدینہ سے بیت المقدس مین اللہ کی نذرین بہیجینگے سنن ابوداود مین ہے
کہ جناب پیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیت المقدس کی حق مین فرمایا کہ وہان جاو اور اوسمین
نماز پڑہو اور یہ نے کہا کہ اوس زمانہ مین تو وہ ویران تہے تو آپنے فرمایا کہ اگر وہان نجاو کہ وہان نماز
پڑہو تو زیتون کا تیل بہیجو کہ اوسکی قندیلون مین چراغ روشن کیا جاوے اب ارشاد ہوتا ہے
اور ایسا ہوگا کہ جیسطرح بہٹکا ہوا پرندہ ہے جو گہونسلے سے نکالا گیا اوسیطرح موآب کی بیٹیان ارنون
کی گہاٹون مین ہونگی صلاح دو انصاف کرو اونکو جو نکالدیے گئے مین چہپالو موآب کی آوارہ تیری
ساتہہ رہین تو اونکو لوٹنے والونکی سامنی سے ڈہانپ لی اسکا مطلب ظاہر ہے یہہ معلوم ہوتا ہے
کہ موابی لوگ بخت نصر سے بہاگینگے اور ارنون کے گہاٹون پر جاوینگے اور سلع والون سے کہینگے کہ
ہمکو ان ظالمون سے چہپالو اور ارنون ایک نالہ مدینہ شریف کی پاس ہے بظاہر یہہ ہے کہ اوسکو عبرانیمین
ارنون فرمایا ہے پہر سلع والون کو تقدیری حکم ہوتا ہے کہ موابیون کو تم چہپالو اسطرح کا بیان
اکیسوین باب مین بہی آتا ہے کہ ددانی لوگ بہاگینگے تیما کے لوگ اونکو پناہ دینگے اسکے بعد
ارشاد ہوتا ہے کیونکہ ستمگر موقوف ہو جاوینگے اور غارتگری تمام ہو جاویگی اور سارے

پائمال کرنیوالی زمین پر سے فنا ہونگے یون تخت رحمت سے قائم ہوگا اور اوسپر ایک انصاف کرنیوالا داؤد کے خیمہ مین جلوس فرماکے عدل کی پیروی کریگا اور عدالت کرنے پر مستعد رہیگا دیکھو اے ایمانوالو اللہ تعالی نے پہلے یہہ خبر دی کہ مؤابیون کو سلع والے پناہ دینگے پھر اس امن کے علاقہ سے آخری زمانہ کی بڑی امن کی بھی بشارت دیدی کہ آخر کو سب ظالم فنا ہوجائینگے سارے زبور کی دعاؤنکا یہی خلاصہ ہے کہ سب ظالم فنا ہوجاوین اور اللہ والے لوگ امن امان سے اللہ کی تعریفونکا ڈنکا بجاوین اس جگہ تمام زبور کی دعاؤنکے قبول کرنیکا وعدہ فرمایا ہے یہ سب وعدے محمدی وقت مین پوری ہوے اور یہان یہہ بھی صاف اشارہ ہے کہ وہ تخت رحمت کا سلع مین قائم ہوگا اور ایک انصاف والا یعنی وہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنکو ہاتھ پر عدالت کا وعدہ ہے اونکی بادشاہی مدینہ مین قائم ہوگی **ستروین باب** مین دمشق کے تباہ ہونیکی خبر ہے پادری لکھتا ہے کہ یہ اسکی خبر ہے کہ دمشق غارت ہوگا عراق والون سے یہ خبر اوسوقت دیگئی جب اسرائیلی لوگ اور شاہان شام حضرت داؤد ع کی اولاد کے برخلاف جمع ہوے مطلب یہ ہے کہ سلطنت دمشق سے الگ ہوجائیگی بقیہ شام کا جو دمشق کے لینے کے بعد رہا آئندہ بطور اک سلطنت کے قایم نہوگا دمشق پھر دوبارہ بنایا گیا اور بعد بہت سے انقلاب کے ابتک ویساہی چلا جاتا ہے **اٹھارہوان باب** اس باب کے سرے پہ زمین مصر کے کچھ پتے اور نشان ہین اور اونکی زبردستی اور رعب اور دبدبہ کا بیان ہے بعد اسکے یون ارشاد ہوتا ہے کہ اے جہان کے ساری باشندو اور اے زمین کے رہنے والو جسوقت کہ پہاڑون پر جھنڈا کھڑا کیا جاوے تم دیکھو اور جسوقت کہ نرسنگا پھونکا جاوے تم سنو کہ خداوند نے مجھسے یون فرمایا ہے کہ مین اپنی مقرر مسکن مین چپ چاپ بیٹھونگا اور نگاہ کرتا رہونگا اوس شدید گرمی کی مانند جو کڑی دھوپ کے وقت پڑتی ہے اور اوس شبنم بھرے بادل کیطرح جو کھیت کاٹنے کی گرمی مین ہوتا ہے کہ فصل سے پیشتر جسوقت کلی کھل چکے اور پھول کی جگہ انگور لگے جو پکنے پر ہین اوسوقت وہ ٹھنیون کو ہنسوے سے کاٹ ڈالیگا اور کونپلون کو کاٹ کر جدا کریگا اور وے پہاڑ کے شکاری پرندون اور میدان کے وحشی درندون کیلیے پڑے رہینگے اور شکاری پرندے اونپر گرمی کے موسم مین بیٹھینگے اور زمین کے سارے وحشی درندے جاڑے کے موسم مین اونپر لیٹینگے اوسوقت اوس قوم کی طرف سے جو زور آور اور اونچی ہے اوس گروہ کی جو ابتدا سے آجتک ہیبت والی ہے

اوسی قوم کی جو زبردست اور فتحیاب ہی جسکی زمین ندیون سی بانٹی ہوئی ہی ایک ہدیہ رب العالمین کو
رب العالمین کی نام کی مکان پر جو صیہون کی پہاڑ پر ہی پہونچایا جائیگا یہہ جو فرمایا کہ فصل سی پیشتر اسکا
مطلب پادری طامس اسکاٹ نے یون لکھا ہی کہ اس سے پہلے کہ دشمنون کی ارادہ کی کلیان کہلین اور اس
سے پہلے کہ اونکا ارادہ ونکو پورا کرنیکا وقت آجاوی مین اونکو کاٹ ڈالونگا پادری اسکاٹ لکھتا ہی
کہ دریای نیل حبش مین اور مصر مین بہکر سات ندیون مین تقسیم ہوا ہی اسی سی پہلے کہ وہ سمندر مین پہونچی
اور حبش مصر کی دکھن طرف ہی اور مصریون کی قوم اول سے اب تک رعب اور دہشت والی ہی آگی
محمدی بہائیو اللہ تعالی صاف خبر دیتا ہی کہ جب پہاڑون پر دین کا جھنڈا کھڑا ہوگا یعنی آخری پیغمبر
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہاڑونکی ملک مین دین کا جھنڈا کھڑا کرینگا اور وہ خود جھنڈونکی طرح
اونچا کھڑا ہوگا جیسا کہ گیارہوین باب مین ہو چکا ہی اوسوقت اللہ تعالی عین موقع پر کافرونکو کاٹ ڈالیگا
اور اونکی لاشین جانورونکو کھلا دیگا اوسوقت کا یہ پتا دیا کہ مصر کے آگے جو بڑی زبردست اور
دہشت والی ہین بیت المقدس مین اللہ کی نذرین بہیجینگی اسکا ظہور صاف محمدی وقت مین ہوا
مولانا مجیر الدین حنبلی بیت المقدس کی تاریخ مین لکھتے ہین کہ عبد الملک بادشاہ کی وقت مین سب
بیت المقدس کی بڑی چٹان پر قبہ بنایا گیا اوسمین بہت مال صرف ہوا کہا جاتا ہی کہ وہ مصر کا
محصول تہا سات برس کا **اونیسوان باب** اللہ تعالی فرماتا ہی خداوند ایک تند رو ابر
پر سوار ہوکر مصر مین آویگا اور مصر کے بت اوسکی حضور مین لرزان ہو جاینگی اور مصر کا
دل اوسکی اندر پگہل جائیگا اور مین مصریون کو ہتیار دیکر آپسمین مخالف کر دونگا اور ہر ایک
اپنے بہائی سے اور ہر ایک اپنے ہمسایہ سی لڑیگا شہر شہر سی اور سلطنت سلطنت سی پہر
چوتھی آیت مین فرماتا ہی کہ مین مصریون کو ایک ستمگر حاکم کے قابو مین کر دونگا اور ایک
زبردست بادشاہ اونپر سلطنت کریگا یون خداوند رب العالمین فرماتا ہی پادری اسکاٹ لکھتا ہی
کہ سنحاریب کی عروج کی غارت ہونیکی تہوڑی برس بعد ملک مصر کے دربار مین خلل اور غدر ہوا
اور اوسوقت ختم ہوا جب بارہ شہزادون نے زمین آپسمین بانٹ لی آخر کو سمیکس اون
سب پر غالب ہوا اور اوسکا کل اختیار چون برس تک رہا سمیکس کے مرنیکی بعد بخت نصر
نے ملک مصر کو فتح کیا اور اسنے اور اوسکی جانشینون نے اور بعد ازان ایران کے

بادشاہون نے خود مختار ہوکر حکومت کی اور نہایت ظلم سکندر کے زمانہ تک کرتے رہے اور سکندر اعظم
جو ملک مصر کا ایمان والون کو ظلم سے ایک طاقت ور نجات دینے والا تھا اوسکو اور اوسکے جانشینون
کے ماتحت مین ملک مصر والون کو نہایت آرام پہونچا اوسکا ذکر کیا جاتا ہے کہ مین مصریون کو ایک
سخت حاکم کے سپرد کرونگا تو نتیجہ ایک طاقت ور بادشاہ اونپر حکومت کریگا یعنی زبردست
بادشاہ سے مراد حضرت سکندر ہین جنھون نے ایرانیون کے ظلم سے مصریونکو نجات دی مولانا جلال الدین سیوطی نے
تاریخ مصر مین ابن عبد الحکم کی کتاب سے لکھا ہے کہ جب بخت نصر نے بادشاہ مصر قومس کو قتل کیا
اور سب مصر والون کو قید کر لیا اور جن کو قتل کیا اونکو قتل کیا پھر بخت نصر نے چالیس برس بعد
مصر والون کو مصر مین بھیجدیا اونھون نے اوسکو آباد کیا پھر اوس وقت سے مصر ویران ہوا رہا اب اللہ تعالے
یہ خبر دیتا ہے کہ مصر کی ندیان سوکھ جائینگی اور کھیتیان مرجھا جائینگی سولھوین آیت مین فرماتا ہے کہ
مصری ہیبت زدہ اور ہراسان ہونگے سترھوین آیت یون ہے تب یہوداہ کی سرزمین مصر کے لیے دہشت والی
چیز ہوگی ہر ایک جسکے آگے اوسکا ذکر ہو وہ اپنے دل مین ہول کھائیگا اوس ارادہ کے سبب جو رب العالمین
اوسکے حق مین کرتا ہے اوس روز ملک مصر مین پانچ شہر ہونگے جو کنعانی زبان بولین گے اور رب العالمین
کی قسم کھائینگے اونمین سے ایک کا نام قریۃ الہدس کہلاویگا پادری اسکاٹ لکھتا ہے کہ یہ معلوم نہین
کہ وہ پانچ شہر کونسے تھے اسکا بھی حال معلوم نہین کہ ایک شہر غارتی کا شہر کہلائیگا یعنے اوس سے
مراد ہلیوپولس ہے یعنی آفتاب کے شہر سے مراد ہے پادری ہیتھر نے بھی حاشیہ پر یون ترجمہ کیا ہے
کہ سورج کا شہر پادری ڈاایوڈیٹی لکھتا ہے کہ اسکو کتابونمین ہلیوپولس کہا ہے جہان لوگ نہایت
اعتقاد سے بت پوجا کرتے تھے مطلب یہ ہے کہ بڑے بڑے بت پرست اپنا مذہب بدلکر سچے
خدا کی طرف رجوع ہونگے پادری اسکاٹ لکھتا ہے کہ کئی شہرون پر مہربانی کیجائیگی خصوصا اوس
شہر پر جو بت پرستی کے نام سے مشہور تھا اور غارتی کیواسطے تیار تھا ماتحت مقدونیا کے بادشاہونکے
جو کہ سکندر اعظم کے جانشین تھے اور ملک مصر مین حکومت کرتے تھے خاص حقوق یہودیون کو
دیے گئے اور بہت سی اوس ملک مین رہنے لگے وہان انھون نے اپنا دین جاری کیا اور اللہ کے
بندگی کرنے لگے کچھ عرصہ مین پاک کتاب کا ترجمہ یونانی بولی مین ہوگیا اور اوسکو اوس وقت
ملک مصر مین خوب سمجھتے تھے اس سبب سے بہت سے باشندے وہانکے اللہ تعالی سے واقف ہوگئے

اور اونیاس نے ہلیوپولس کے مقام پر ایک عبادتخانہ بنایا جہان اللہ کی عبادت اوسی طرح
ہوتی تھی جسطرح بیت المقدس مین ہوتی تھی آفتاب صبح اقت مین ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے
ایکسو بنتیس برس آگے تک یہودے اپنے ملک مین دشمنونسے لڑتے رہے اور اپنا ملک بچاتے رہے
دیکھو یہ وہ وقت آیا کہ یہودا کی زمین مصریون کے حق مین دہشت کا باعث ہوگئی یہودا کے
بہادری سب پر کہلگئی اسکے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اوس روز مصر کی سرزمین کے بیچون بیچ
خداوند کا ایک مذبح یعنے قربانی کا مقام اور اوسکی سرحد مین خداوند کا ایک ستون ہوگا اور وہ
مصر کی سرزمین مین رب العالمین کا ایک نشان اور ایک گواہ ہوگا اسلیے کہ وہ ظالمون کے
ظلم سے خداوند کو پکارینگے اور وہ اونکے لیے ایک رہائی دینے والا اور ایک حامی بھیجیگا اور وہ
اونھین رہائی دیگا اس جگہ عبرانی مین یصعقو کا لفظ ہے یعنے پکارینگے پھر یشلح کا لفظ ہے یعنی بھیجیگا
ایک پادری نے یونہین ترجمہ کیا ہے اور یہی ترجمہ بہت ظاہر ہے مگر پادری متعصر نے یون ترجمہ
کردیا کہ پکارا اور رہائی دی آیندہ زمانیکی صاف خبر ہے اوسکو گذرے ہوئے وقت کی خبر ٹہرا دی
اسکے بعد اللہ فرماتا ہے اور خداوند مصر مین پہچانا جائیگا اور مصری خداوند کو اوسدن پہچانینگے اور
ذبیحے اور ہدیے گذرانینگے اور خداوند کے لیے نذرین مانینگے اور ادا کرینگے اور خداوند مصریونکو
مارینگا وہ ماریگا اور وہی چنگا کریگا اور وے خداوند کیطرف رجوع ہونگے اور وہ اونکی دعا سنیگا
اور اونھین صحت بخشیگا پادری متعصر کی مفتاح الکتاب سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے
کچھ اوپر ڈیڑھ سو برس پہلے جب انٹیوکس ظالم نے مسجد بیت المقدس پر بڑے بڑے ظلم کیے
اور یہودیون نے اوسپر جہاد کرکے مسجد کو پھر آباد کیا اونہین دنون مین اونیاس امام مصر مین جا پہنچا
معلوم ہوا کہ اونہین دنون مین اونیاس امام نے مصر مین عبادتخانہ بنایا اور اللہ سے فریاد شروع کی
سو اللہ تعالیٰ یہ بتا دیتا ہے کہ یہ اللہ کیطرف کا ایک نشان ہوگا کہ ادہر ظالمون کا ظلم زور پر ہوگا اودہر
اللہ والے لوگ مصر مین مسجد بنا کر اللہ سے فریاد کرینگے اوس فریاد کا انجام یہ ہوگا کہ آخر کو اللہ
اوس نجات دہندہ پیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھیجیگا جو ایمانوالون کو ظالمون کے ظلم سے
چھڑاوینگے سو یہہ فریاد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت مین بھی اور اونکے بعد بھی چھ سو
برس تک رہی پادری ولیم میور نے تاریخ کلیسا مین لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے

چونتھہ برس بعد سے فرنگستان کے بادشاہون نے عیسائیون کو چُن چُن کر قتل کیا حواریون نے
بڑے بڑے صدمے اوٹھاے تین سو برس تک یہی آفت رہی کتنے بادشاہون نے یہہ
ظلم ڈہایا ایک بادشاہ کے وقت مین لکھا ہے کہ ہزارون آدمی مصر مین اور فرانس مین قتل ہوے
اور ایک بادشاہ کے وقت مین لکھا ہے کہ اوسنے چاہا کہ دین عیسائی بالکل مٹجاوے مصر اور افریقیہ
اور اٹالی اور مشرق تماشا گاہ اوسکے ظلمون کی تھی اے یاد رکہو اسسے ڈرو دیکہو حضرت عیسی
علیہ السلام نے ظالمون کے ظلم سے رہائی نہین دی یہ خبر اونکی نہین ہوسکتی یہ تو صاف محمدی بشارت
ہے جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد محمدیون نے ملک مصر اور عراق وغیرہ پر جہاد کیا
اللہ تعالی نے مصریون کو مارا یعنی قتل کیا پہر چنگا کیا یعنی اونمین اپنا دین پہیلایا بڑا پتا اوسوقت
کا یہہ دیا ہے کہ اوسدن مصری لوگ اللہ کو پہچانینگے اور ذبیحے اور ہدیے گذرانینگے یہ قربانے
خاص پتا محمدی شریعت کا ہے نصاری کے یہان قربانی نہین ہے یہ اونکی خبر نہین ہوسکتی
بعد اسکے ایک اور بڑا پتا اوسوقت کا اللہ تعالی بتلاتا ہے اور یون فرماتا ہے اوس روز مصر سے
اسور تک ایک شاہراہ ہوگی اور آسوری مصر مین آوینگے اور مصری آسور کو جاوینگے اور مصرے
آسوریون کے ساتہہ ملکے عبادت کرینگے اوس روز اسرائیل مصر اور آسور کا تیسرا ہوگا اور زمین
کے درمیان برکت کا باعث ٹہیریگا کہ رب العالمین اوسے برکت بخشیگا اور فرماویگا مبارک ہو
مصر میری امت اور آسور میرے ہاتہہ کا کام اور اسرائیل میری میراث اے محمدی بہائیو دیکہو یہہ خاص
پتا محمدی وقت کا ہے کہ مصر سے آسور تک یعنی عراق عرب کوفہ بصرہ بغداد وغیرہ تک بڑی راہ ہوگئی
اور سب ملک اللہ کی بندگی کرتے ہین کیونکہ سب محمدی ہین سبکا ایک دین ہے اور سب جگہ محمدیون
کی حکومت ہے اور بہت اسرائیلی بہی دین محمدی مین داخل ہین اونکو اللہ نے بڑی برکت
بخشی ہے اونکی نسل بڑہ رہی ہے اور سب قومون کے محمدی لوگ اونکو پیغمبرون کی اولاد
سمجھکر برکت کا باعث جانتے ہین اگلے وقتون مین مصری اور آسوری یعنی عراقی بت پرست
تہے اور اسرائیلیون کے بڑے دشمن تہے اور عراقی مصریون کے دشمن تہے بخت نصر عراقی نے
مصریون پر بڑے بڑے ظلم کیے اب تینون ملکون مین محمدی دین پہیلا ہوا ہے پادری طامس اسکاٹ
لکہتا ہے کہ بہت سے زمانہ تک آسوری مصریون کے دشمن تہے مگر یہان پیش خبری ہے کہ وہ آپس مین ملینگے

اسرائیلیون کے ساتھہ اللہ کی بندگی مین اس پادری نے یہان کچھہ نہ لکھا کہ یہ بات کس زمانہ مین
ہوئے ہای افسوس اون لوگون پر جو جان بوجھکر حق کو چھپاتے ہین پادری اسکا بہ لکھتا ہے
کہ اس پیش خبری کا پورا ہونا باقی ہے ہان عیسائی دین کچھہ دنون تک اون ملکونمین پہیلا تو
ضرور رہا لیکن ابتک یہ سامان نہین ہوا جسکی یہان پیش خبری ہے پادری خوب جانتا ہے
کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد تین سو برس تک عیسائی قتل ہوتے رہے پھر روم کے جو دوسرے
عیسائیون کے وقت مین ملک عراق مین ایران کے آگ پوجنے والون کی حکومت رہی ہمارے پیغامبر
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے وقت تک ملک عراق پر حکومت ایران والون کی تھی اور وہانکے
نصاری اونکے تابعدار تھے اور ایران والونمین اور روم کے نصاری مین لڑائیان رہتی تھین پھر مصر
کے نصاری عراق مین امن امان سے کیونکر جاسکتے ہونگے اسی لیے پادری اقرار کرتا ہے کہ یہ سامان
عیسائیونکے لیے نہین ہوا آے پادریو اللہ نے جس سامان کا وعدہ کیا تھا وہ سامان ہم محمدیون
کیواسطے کر دیا اس نشانی سے تم کیون نہین پہچانتے کہ محمدی لوگ سچے دین پر ہین اونہین کے
تعریفین ان آیتونمین اللہ تعالی فرمارہا ہے مصر والون کو فرمایا کہ میری امت یعنی میرے خاص
لوگ عراق والون کو فرمایا میرے ہاتھہ کے بنائے ہوئے یعنے اونکو ایمان دیا گویا اونکو نئے
سر سے بنایا اسرائیلیونکو فرمایا میری میراث یعنی پچھلے اسرائیلی اگلون کی نسل ہین اونکو اللہ نے
پھر اپنا خاص بندہ کر لیا یہ سب تعریفین محمدیون کی ہین دیکھو جیسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے
وقت مین محمدیون نے مصر کو اور عراق کو فتح کیا اوسوقت سے مصر اور عراق مین اللہ کے
عبادت ہو رہی ہے اور سب ملک عبادت کرتے ہین اور مصر سے عراق تک شاہراہ ایسے
رستہ کھلا ہوا ہے سب جگہ محمدیون کی حکومت ہے اللہ تعالی نے ملک شام اور مصر اور عراق
کو مکہ اور مدینہ کے بعد بہت بڑا رتبہ دیا ہے جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سے
بڑے بڑے صاحب کرامات ولی اللہ کے اور بڑے بڑے قران اور حدیث کے جاننے والے
اور سکھلانیوالے مکہ اور مدینہ اور یمن مین ہوئے ہین اسیطرح ان تین ملکونمین بھی ہوئے ہین
شام مین ابدالون کا ہونا بہت حدیثونمین آیا ہے مولانا جلال الدین سیوطی نے وہ حدیثین
ایک رسالہ مین جمع کی ہین اوسمین لکھا ہے کہ امام احمد نے مسند مین حضرت علی مرتضی علیہ السلام سے

سند پہونچائی کہ جناب پیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ابدال شام مین ہین اور وہ چالیس
مرد ہین جب ایک مرد مرتا ہی اللہ اوسکی جگہ پر اور مرد کو بدل دیتا ہی اونکی باعث سی مینہہ دیا
جاتا ہی اور اونکی باعث سی دشمنون پر مدد دیجاتی ہے اور شام والون سے اونکی باعث سے عذاب
پھیر دیا جاتا ہی اسکی راوی سب صحیح بخاری کے راوی ہین سوا شریح کی اور وہ بھی ثقہ ہین حکیم
ترمذی نوادر الاصول مین فرماتے ہین کہ ہمسی فرمایا عمرو ابن یحیی ابن نافع نے جو ایلہ کے
رہنیوالی ہین اونہون نے کہا کہ ہمسی فرمایا علاء ابن زید نے اونہون نے روایت کی انس ابن مالک رضی سے کہ حضرت
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ابدال چالیس ہین بائیس شام مین اور اٹھارہ عراق مین
جب ایک مرتا ہی اللہ اوسکی جگہ پر دوسرا ابدال دیتا ہی پھر جب حکم اویگا وہ سب اوٹھالیے جاینگے
اوسی کے نزدیک قیامت قایم ہوگی مولانا جلال الدین سیوطی رح تاریخ مصر مین لکھتے ہین کہ خلال
نے کرامات الاولیا مین اور ابن عساکر نے اپنی تاریخ مین حضرت علی علیہ السلام تک سند پہونچائی ہے
کہ انہون نے فرمایا کہ خیمہ اسلام کا کوفہ مین ہی اور ہجرت مدینہ مین اور نجبا یعنی نجیب لوگ مصر مین اور ابدال
شام مین اور ابن عساکر نے دوسری سند حضرت علی علیہ السلام تک پہونچائی کہ اونہون نے فرمایا
کہ ابدال شام مین اور نجبا مصر والونمین اور اخیار عراق والونمین اور ابن عساکر نے احمد ابن ابی الحواری
تک سند پہونچائی اونہون نے فرمایا کہ مین نے سنا ہی ابو سلیمان سی اونہون نے فرمایا کہ ابدال شام مین
اور نجبا مصر مین اور قطب یمن مین اور اخیار عراق مین اور خطیب بغدادی نے اور ابن عساکر نے
عبد اللہ ابن محمد سی تک سند پہونچائی کہا کہ مین نے کسائی سے سنا ہی وہ فرماتے تھے کہ نقبا یعنی
نقیب لوگ تین سو ہین اور نجبا یعنی نجیب لوگ ستر ہین اور ابدال چالیس ہین اور اخیار سات ہین
اور عمد یعنی ستون چار ہین اور غوث ایک ہی سو مقام نقبا کا مغرب ہی اور مقام نجبا کا مصر ہی اور
مقام ابدال کا شام ہی اور اخیار زمین مین سیر کرنیوالی ہین اور عمد زمین کی کنارونمین ہین اور مقام
غوث کا مکہ ہی پھر جب عام لوگونکو معاملہ مین کوئی حاجت درپیش آتی ہی اوسکی مقدمہ مین نقبا
گڑگڑا کر دعا کرتے ہین پھر نجبا پھر ابدال پھر اخیار پھر عمد پھر اگر اونکی دعا قبول ہوئی تو خیر نہین تو
غوث گڑگڑا کر دعا کرتا ہی پھر اوسکا سوال تمام نہین ہوتا ہی کہ اوسکی دعا قبول ہوجاتی ہے
اور ملک شام اور مصر اور عراق مین جو جو کامل ولی اللہ کی اور قرآن و حدیث کی جاننی والے

اور سکھلانیوالے ہوے ہین اون سب کا احوال اگر جمع ہو تو بہت بڑی کتاب تیار ہو اسلیے
بڑے بڑے مشہور لوگونکا نام نمونہ کو طور پر لکھا جاتا ہے ملک عراق کے شہرونمین سے بغداد
مین امام علی نقی علیہ السلام اور حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام اور جناب محبوب سبحانی سید عبد القادر
جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اور ملک مصر مین حضرت ذو النون مصری اور ملک شام مین حضرت
ابو اسحاق شامی چشتی رح اور اسیطرح بڑے بڑے اولیا صاحب کرامات ان ملکونمین ہوے
اور قران و حدیث کی سمجھنے والون اور سکھلانیوالونمین سے ملک عراق کے شہرونمین سے کوفہ مین امام
ابو حنیفہ اور اونکے بڑے بڑے شاگرد اور بغداد مین امام احمد ابن حنبل اور بصرہ مین حضرت
حسن بصری اور شعبہ ابن حجاج اور حافظ زین الدین عراقی اور مصر مین لیث ابن سعد مصری
اور حافظ ابن حجر عسقلانی اور جلال الدین سیوطی اور بغداد اور مصر مین امام شافعی اور
ملک شام مین ابو طاہر محمد ابن طاہر مقدسی اور ابن عساکر علی ابن حسین شامی دمشقی اور سلیمان
ابن احمد طبرانی شامی اور جمال الدین یوسف مزی شامی اور امام شمس الدین ذہبی دمشقی
شامی اور امام عبد العظیم منذری شامی ان لوگون نے دین کی باتون کی تحقیق مین بڑی بڑی
کتابین لکھی ہین اللہ اونکے درجے بلند فرماوے آمین **بیسوین باب مین** یہ پیش خبری ہے
کہ آسور کا بادشاہ مصریون کو اور حبشیون کو قید کر کے لیجائیگا تب اسرائیلی لوگ شرمندہ
ہونگے کہ جن سے ہمنے مدد مانگی تھی کہ آسور کے بادشاہ سے بچ نکلین اونکا یہ حال ہوا پادری طامس اسکاٹ
لکھتا ہے کہ شاید یہ پیش خبری سنحاریب سے پوری ہوی **اکیسوان باب** اللہ کے حکم سے
حضرت اشعیا علیہ السلام فرماتے ہین ایک ہولناک رویا مجھے نظر آیا لٹیرا لوٹتا ہے اور غارتگر غارت
کرتا ہے اے عیلام چڑھائی کر اے مادی محاصرہ کر اسکا یہ مطلب ہے کہ بابل کا بادشاہ بخت نصر ہر طرف
لوٹتا پھرتا ہے اے عیلام اور مادی یعنے اے ایران والو اوسپر چڑھائی کرو پادری شیرنگ نے
آفتاب صداقت مین لکھا ہے کہ فارسی لوگ عیلامی کہلاتے تھے جو عیلام ابن سام ابن نوح کے
نسل مین کہلاتے تھے اور مادی اون لوگون کو اوس طرف سے تھے خسرو یعنے کیخسرو جسنے قدیم فارسی
سلطنت کو نئے سر سے آباد کیا اوسکی مان مادیون کے بادشاہ کی بیٹی تھی حضرت عیسی علیہ السلام سے
پانسو اٹھتیس برس آگے بابل کی سلطنت پر اور اوسکے ساری ملک پر قابض ہوا اور یہودیونکو

حکم دیا کہ اپنے ملک مین جاؤ اور مسجد بیت المقدس کو پہر بناؤ حضرت اشعیا علیہ السلام فرماتے ہین
کہ اللہ نے مجہکو فرمایا جا نگہبان بٹھلا جو کچہہ دیکہے سو بتلاوے اوسنے سوار دیکہے فارس دو دو سوار
گدہے پہ اور سوار اونٹ پہ اور اوسنے تاک لگائی بڑی تاک باندہی تب اوس نگہبان نے پکارا
کہ دیکہہ یہ سوار مرد فارس دو دو آتے ہین اور وہ بولا اور چلایا کہ گرپڑی بابل گرپڑی اور
اوسکے ٹہاکرون کی ساری پتلیان زمین پہ اوسنے پٹک ڈالین فارس کی جگہہ اصل عبرانی مین
پاراشیم کا لفظ ہی اوسکا ترجمہ پادری میتہر نے یون کیا ہی گہوڑون کے جٹہے ہین اور ملا احمد ایرانی
نے سیف الامۃ مین یون لکہا ہی کہ گدہی کے سوار کا اشارہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کیطرف ہی
اور اونٹ کے سوار کا اشارہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کیطرف ہی پہر یہ خبر ہے کہ بابل بالکل
ویران ہوجائیگا محمدی وقت مین بابل پہ جہاد ہوا پہر وہ ویرانہ ہوا ملا احمد لکہتے ہین کہ مین نے
بعضے یہودی ملاؤن سے اصفہان مین بحث کی بعضون نے کہا کہ حمار کا سوار مسیح ہی اور اونٹ کے سوار کو
ہم نہین جانتے شاید اسرائیلیون مین کوئی پیغمبر ہو ایک دوسرا اونمین کا یون بولا کہ ہم نے اپنے بزرگون
سے سنا ہی کہ یہ اشارہ آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کیطرف ہی جو عبداللہ کے بیٹے ہین جو اولاد
اسمعیل علیہ السلام کیطرف بہیجے گئے ہم کہتے ہین کہ یہ اقرار اون یہودیون نے کیا جو کہتے ہین کہ آپ پیغمبر
ہین مگر فقط عرب والون کیطرف بہیجے گئے یہ نہین دیکہتے کہ ان پاک کتابون مین جابجا یہ خبر ہی کہ ساری
قومون کیطرف اللہ آپکو بہیجیگا خلاصہ اس پیش خبری کا یہ ہی کہ اللہ کے حکم سے حضرت اشعیا علیہ
السلام نے اپنے کسی خادم کو یا کسی فرشتے کو بٹھلایا کہ دیکہو کہ غیب کے عالم مین کیا دکہائی دیتا ہی اوسنے
خوب دیکہا تو کہا دو دو سوار گہوڑون کے جلو آتے ہین پہر کہا کہ سوار گدہی کا اور سوار اونٹ کا
یہ اشارہ حضرت عیسیٰ اور محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کیطرف ہی کہ غیب کے عالم مین یہ ظہور اوسنے دیکہا
پادری میتہر نے یون ترجمہ کیا کہ سوار گدہون پہ اور سوار اونٹون پہ عبرانی مین رخیب کا لفظ ہی
ملا احمد کے بیان سے معلوم ہوا کہ اسکے معنی ایک سوار کے ہین اور اگر سوارون کے معنی ہین تو بہی
صاف عربون کا پتا ہی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ پہ سوار ہوتے تہے اور آپکے ساتہ والے
بہی اونٹون پر سوار ہوکر جہاد کو آپکے ساتہہ جاتے تہے اور گدہے کی سواری بہی عرب مین ہوتی تہی
اگر یہ معنی ہین تو بہی عرب کی فوجون کا سامان [illegible]

گر پڑا گر پڑا یعنی ان لوگونکی وقت مین بابل بالکل ویران ہوجائیگا اول یہ خبر دی کہ ایران کے
لوگ بابل پر چڑہائی کرینگے اب دوسری چڑہائی بابل پر جو عرب والون سی ہونیوالی تہی اوسکا
سارا سامان اللہ نے دکہلایا پہر عرب کی ذکر مین ارشاد ہوتاہی عرب کی جنگل مین تم رات کاٹوگے
اے ددانیون کے قافلو پانی لیکر پیاسی کا استقبال کرنے آؤ اے تیما کی سرزمین کے باشندو
روٹی لیکر بہاگنے والے کے ملنے کو نکلو کیونکہ وی تلوارون کے سامنی سے ننگی تلوار سے
اور کہینچی ہوی کمان سے اور لڑائی کی شدت سے بہاگے ہین کیونکہ خداوند نے مجکو یون فرمایا
ہنوز ایک برس ہان مزدور کیسی ایک ٹہیک برس مین قیدار کی ساری حشمت جاتی رہیگی
اور بنی قیدار کے باقی بہادر تیراندازونکا شمار کم ہوگا کہ خداوند اسرائیل کے خدا نے یون
فرمایا پادری طامس اسکاٹ لکہتاہی کہ اس پیش خبری کی مشہور ہونے سے ایک ٹہیک
برس مین یہ ویرانی عرب مین ہونیوالی تہی غالب یون ہی کہ اسکا ظہور جب ہوا جب سنخاریب
بہاری اپنے فوج کو یہودیہ مین لیگیا جماعتین ددانیون کی جو ایک فرقہ عرب کا ہے پناہ لیگا
جنگلون مین اپنی دشمنون کی ہاتہ سی اور اور فرقے اونکو اپنے ساتہہ ملالینگی تاکہ وہ مرنجائین اس
کتاب کا لکہنے والا کہتاہی کہ ارمیا علیہ السلام کی چوتہی باب مین ضلع ادوم کے ذکر مین ددان
اور تیما کا ذکر ہی پادری ڈایوڈیٹی لکہتاہی کہ ددانی وہ عرب کی لوگ ہین جو قطورا کی نسل مین تہی

بائیسوان باب اس باب مین شہر یروشلم کی حق مین یہہ پیش خبری ہی کہ ای
غوغائی شہر تیری سب سردار بہاگ گئی تیری سب حاضرین قید کیے گئی دور آوارہ
ہوتے مین چہٹی آیت مین ہی کہ عیلام ترکش اوٹہاتاہی پادری طامس اسکاٹ لکہتاہی کہ
عیلام یعنی عیلام کی لوگ سنخاریب کی فوج کی تابع تہی گویا کہ آسوریون کی رعیت تہی نوین آیت
مین ہے کہ تم شہر داؤد کی رخنی دیکہوگی دسوین آیت مین ہی کہ گہر ڈہادوگے تاکہ شہر پناہ کو
مضبوط کرو پادری طامس اسکاٹ لکہتاہی کہ یہ پیش خبری جب پوری ہوئی جب یروشلم
بخت نصر کے ہاتہون برباد ہوا کیونکہ یہ معلوم نہین کہ سنخاریب کی حملہ کے وقت حاکم بہاگ گئے
ہون یا قید کیے گئے ہون یا دیوارین توڑ ڈالی گئی ہون **تئیسوان باب** اس باب مین
اللہ تعالی یہہ خبر دیتاہی کہ صور کا شہر ویران اور تباہ ہوجائیگا اور صیدا بہی تباہ ہوجائیگا

پھر تئیسوین آیت مین فرماتا ہے کہ اوسدن ایسا ہوگا کہ صور ایک بادشاہ کی ایام کے مطابق
ستر برس تک فراموش ہو جائیگی اور ستر برس کے پیچھے صور کو چھنال کے مانند گیت گانیکی
نوبت ہوگی اے چھنال بربط اوٹھا لی اور شہر مین پھرا کر تار کو خوب چھیڑ اور بہت سی غزلین گا
تاکہ تجھے یاد کرین اور ستر برس کے بعد ایسا ہوگا کہ خداوند صور کی خبر لینے آئیگا اور وہ خرچی کو پھر
جائیگی اور روی زمین پر کی ساری مملکتون سے زناکاری کریگی پادری ڈاہلو ڈیٹی لکھتا ہے
کہ صیدا ایک بڑا شہر ہی جو نزدیک صور کے ہے اور اوسمین ملک ایک ضلع ہوگیا ہی اور
ستر برس کے بیانمین لکھتا ہے کہ اوسوقت سی کہ صور کو بخت نصر نے لے لیا تھا اوسوقت تک
اوسکے قبضہ مین وہ رہا تھا جبتک فارس کے لوگون نے بابل پر قبضہ نہین کیا تھا جنکی حکومت کے
وقت مین صور کو پھر سے اگلی رونق حاصل ہوگئی تھی اور یہ رونق سکندر اعظم کے وقت
تک باقی رہی اور کسی بادشاہ کی ایام کی موافق یعنی اوسوقت تک کہ سلطنت بابل فنا ہوگی
باقی رہیگی پھر وہ اپنے اگلے کامون پر جائینگے اور نئی نئی قومون کو اپنے مین داخل کرلیگی
اور اپنے رزق کو پیدا کرنیکی صورت نہایت ہی مکر وفریب سے کرینگی آرستہ ہوتا ہی اور
اوسکی تجارت اور اوسکی خرچی خداوند کے لیے مقدس ہوگی اوسکا مال ذخیرہ نہ کیا جائیگا
اور نہ رکھ چھوڑا جائیگا بلکہ اونکی تجارت کا حاصل انکے لیے ہوگا جو خداوند کے حضور رہتے ہین
کہ کھا کے سیر ہوین اور نفیس پوشاک پہنین پادری میتھر نے اس باب کے سرے پر لکھا ہی
کہ یہ صور کے غارت ہونیکی خبر ہے اور یہ خبر ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ مین
وہان کی لوگ خداپرستون کی جماعت مین داخل ہونگے پادری مرکیب نے کشف الآثار
مین لکھا ہے کہ صور کو بخت نصر نے ویران کیا وہان کے لوگون نے اوس جگہ کے
پاس نیا صور بنایا پھر حضرت سکندر نے اوس شہر کو فتح کر کے ویران کر دیا پھر تھوڑے
عرصہ مین آباد ہوا اوسمین بہت تجارت ہونے لگی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقتمین
یہ شہر بہت آباد تھا اور حواریون کے زمانہ مین اس شہر مین بہت سے عیسائی رہتے تھے
دیکھو تجارت اور مال اوس شہر کا اللہ کی راہ مین ہدیہ ہوا اور ہجرت کی پہلی صدی مین عرب
کے لشکر نے صور کو لے لیا تمام ہوا قول پادری کا اے پادری جسطرح تم نے یہ مطلب سمجھا

کہ وہاں انکا مال عیسائیون کا حضرت مین آیا یہی اللہ والی تھے جنکی اللہ نے خبر دی تھی اور اونکے
حق مین فرمایا تہا کہ وہ اللہ کی حضور رہتی ہین اسیطرح یہ بھی سمجھو کہ محمدی لوگ بھی اونہین اللہ والون
مین داخل ہین جنکو اللہ کی حضوری ہر وقت حاصل ہی جنھون نے صور پر جہاد کیا اور اوسکو
فتح کیا اور وہاں انکا مال اونکی تصرف مین آیا اگرچہ اول وہ مال بت پرستون کا یا جہوٹی عیسائیون کا
تہا اور اونہون نے حرام طریقون سی حاصل کیا تہا مگر جب محمدیون نے اوسکو جہاد کی لوٹ مین یا
جزیہ مین یا قیمت دیکر پایا یا جنکا مال تہا وہ خود محمدی ہو گئے تب وہ مال اللہ کی حکم سے اونکے
حق مین حلال پاکیزہ ہو گیا تاریخ واقدی کو دیکھو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وقت مین صور جو ملک
شام مین تہا فتح ہوا جناب مولانا شمس الدین ذہبی رحمہ سیر النبلا مین لکھتے ہین کہ ابن
ابی عقیل صوری شیخ ابو اسحاق شیرازی کو بیش قیمت پگڑی بہیجا کرتے تھے اور ابو اسحاق
شیرازی انکو پہنتے [illegible] معلوم ہوا کہ صور کے کپڑے بہت عمدہ تہے اور جگہ بھی
اسیطرح جابجا محمدیون کی تصرف مین آئی [illegible] جو تفسیر ان باب دیکھو اللہ زمین
کو خالی کرتا ہی اور [illegible] اوسکی باشندون کو تتر بتر کرتا ہی
تفسیر اس آیت [illegible] اور نہایت آسان ہو گی کہ اللہ نی یہہ
بات فرمائی ہی [illegible] کی نیچ شخص ہونگی اونہون نی شریعتون
[illegible] پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ اسرائیلیون کی
سلطنت کی بربادی آسوریون سے اور یہودا کی کلدانیون [illegible] رومیون کی ہاتھون یروشلم
کی بربادی اور یہودیون کا تمام قومون مین تتر بتر ہو جانا خاصکر معلوم ہوتا ہی کہ یہان مراد ہے
گیارہوین آیت کی بعد یون ہی کہ شہر مین ویرانہ باقی رہا اور دروازی توڑ تاڑ دئے گئے تو بھی
سرزمین کی بیچ لوگون کی درمیان وہ ایسا ہوگا جیسا زیتون کا درخت جب جہڑ جہڑایا گیا اور
انگورون کی چہوڑ چہاڑ ہو چکی جب پہل توڑ چکین پادری طامس اسکاٹ اسکا یہہ مطلب
لکہتا ہی کہ اس بربادی سے اونکے تمام ملکون مین تتر بتر رہا وہ لوگ بہاگ گئے مصر اور ایشیا
کوچک اور بابل مین اور یونان کی کنارون مین اسکی بعد ارشاد ہوتا ہی وہ اپنی آواز بلند
کرینگی وے گیت گاوینگی خداوند کی جلال کی سبب وی دریا پر سی للکارینگی پادری لکہتا ہے

کہ اون لوگون نے اللہ کا دین بت پرستون مین پھیلایا اور عیسائی دین اونکو سکھلایا اسکے بعد
یون ہی اسلیے تم شعیاہ نبی مین خداوند کی اور سمندر کے ٹاپوؤن مین خداوند کے نام کی جو اسرائیل کا خدا ہے
تعریف کرو پادری لکھتا ہے کہ اونکو رغبت دلائی کہ آگ کیسی تکلیفون اور مصیبتون مین بھی اللہ کی
تعریف کرو اچھا انوالو ورومیونکو ہاتھون جو بربادی یروشلم کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ہوئے
اور اسرائیلی لوگ ہر ہر ملک مین پھیل گئے اسکو بیان کرکے بعد دیکھو صاف محمدی بشارت ہے ارشاد ہوتا
ہے انتہائے زمین سے نغمون کی آوازین سنائی دیتی ہے جلال و عظمت اوس صدیق یعنی سچے
دل والے کیواسطے عبرانی مین صبی کا لفظ ہے اوسکے معنی لغت عبرانی مین جمال کو لکھے ہین جسکا ترجمہ
پادری ٹامس نے عظمت اور جلال لکھا ہے انجیل پاک کی تفسیر مین متی کے بارہوین باب مین بیالیسوین
آیت مین جہان بلقیس کا ذکر ہے کہ وہ زمین کے کنارے سے سلیمان کی حکمت سننے کو آئی اس جگہ پادری
اسکاٹ لکھتا ہے کہ زمین کا کنارہ اوس وقت کے محاورہ مین عرب کے ملک کو بولتے تھے یعنی یمن جو عرب کا
ایک ضلع ہے وہان سے بلقیس یروشلم مین حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس آئی اے پادریو
اس جگہ بھی وہی مطلب سمجھو کہ انتہائے زمین سے یعنی عرب کے ملک سے گانیکی یعنی خوشی کی آواز حضرت
اشعیا علیہ السلام کو سنائی دیتی ہے پھر صاف اشارہ ایک سچے بندے کیطرف ہے کہ اوسکے واسطے
عظمت اور جلال اور جمال ہے اسمین صاف اشارہ ہے کہ وہ سچا بندہ جمال و جلال والا عرب
مین ہوگا اسکے بعد یون ہے کہ مینے کہا میری تباہی میری تباہی مجھپر واویلا ہے لٹیرے لوٹتے ہین
اور لوٹنے والے لٹیرے لوٹتے ہین اونیسوین آیت مین ہے کہ زمین یک لخت اوجڑ گئی بیسوین آیت مین
ہے کہ اوسکا گناہ اوسپر بھاری ہے وہ گر گئی اور پھر نہ اوٹھیگی پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے
کہ جیسا قید بابل کے بعد اوٹھی تھی اب نہین اوٹھیگی ہم کہتے ہین کہ اگر یہ خبرین بیت المقدس
کیلیے ہے تو یہ معنی ہین کہ بہت جلد آباد نہوگی جیسا کہ قید بابل کے ستر برس بعد آباد ہوئی بلکہ پانسو برس
بعد آباد ہوگی ان پاک کتابون مین جابجا یروشلم کی ہمیشہ کی آبادی کے خبرین موجود ہین
وہ آبادی محمدی وقت مین ہوئی پادری لکھتا ہے کہ خاص یہ مطلب معلوم ہوتا ہے کہ رومیون
کی سلطنت برباد ہوئی اور عیسائی سلطنت قایم ہوئی اے پادریو تمکو خوب معلوم ہے کہ روم کے
بت پرست جو جو شہر مین تھے عیسائی ہوئے تھے اونکی سلطنت محمدیون نے اللہ کے حکم سے

برباد کی دیکھو اسکے بعد اللہ فرماتا ہے اور اوس دن ایسا ہوگا کہ خداوند عالیشان اونکی لشکر کو جو بلندی
پر ہین اور زمین پر زمین کے بادشاہونکو سزا دیگا پادری طامس اسکاٹ اسکا یہ مطلب لکھتا ہے کہ جو دیون
نے جو انجیل کو روکا وہ برباد ہوئے اور پادری ڈائیوڈیلی لکھتا ہے کہ اسکے یہ معنی کہ وہ عبادتخانے جو سمانکے
تارونکی مانند آسمان کا سا مرتبہ رکھتا ہے وہ تو یا بتونکا مطلب یہ ہے کہ عالیشان تھے یہان ہو وہ دیوونکو فرمایا ہے
کہ وہ برباد ہو جاوینگے اب ہم کہتے ہین کہ اوس دن کا اشارہ اوس طرف ہے جسکا ذکر اوپر ہو چکا یعنی جب
اوس نجم بندی کلہ جمال اور جلال عرب مین ظاہر ہوگا اوس دن اللہ تعالی بلندی پر رہنے والونکو یعنی اون
جنون اور دیوونکو جو آسمان کے قریب ہوا مین اوڑا کرتے ہین اور اون آدمیون اور جنونکو جو زمین
پر رہتے ہین سزا دیگا سو حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد چہ سو برس ظالمونکا زور رہا پھر یہ نیر محمدی وقت
مین ملی اوس وقت سے پہلے دیو اور جن آسمانکے پاس جایا کرتے تھے اور فرشتونکو جو اللہ تعالی آئندہ زمانے کا
احوال بتاتا ہے کہ کون مریگا کون جئیگا کسکو فتح ہوگی کسکی شکست ہوگی ایسے ایسے آئندہ احوال کو جو
فرشتے ذکر کرتے تھے جن اوسکو چوری سے سنتے تھے اور آدمیونمین جو اونکے آشنا تھے اونکو بتلاتے تھے ایک
بات وہان کی کہتے تھے اور تین سو جہوٹہ اپنی طرف سے ملاتے تھے جس وقت سے اللہ نے جناب محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم پر قرآن کا اوتارنا شروع کیا تو فرشتونکو چوکی پہرے پر ڈالی آسمان پر بٹھادے جب کوئی
جن فرشتونکی باتین سننے کو جاتا تھا فرشتے تارونمین سے آگ کا شعلہ لیکر اوسپر پہینکتے تھے جب اسطرح دیو
جن آگ سے جلائے گئے جنونمین اور جنونکے آشناؤن مین اس بات کا شور و غل پڑ گیا بہت جن اور
بہت آشنا جنونکے یہ نشانی دیکہکر جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوئے اور محمدی
دین مین داخل ہوئے اور جب اللہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم جہاد کا فرمایا محمدی آدمیون
نے کافر آدمیون پر جہاد کیا اور محمدی جنون اور دیون نے کافر جنون اور دیوون پر جہاد کیا ارشاد
ہوتا ہے اور وے اون قیدیون کے مانند جو گڑہے مین ڈالے جاوین جمع کیے جاوینگے اور وے قیدخانہ مین
قید کیے جاوینگے اور بہت دنون کے بعد اونکی خبر لیجائیگی پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ جو انجیل کے
روکنے کے سبب قید کیے جائینگے اور اخیر زمانہ مین اونکا فیصلہ ہوگا اور ہمارے نزدیک اسکے صاف
معنی یہ ہین کہ وہ قیدخانہ مین یعنی قبرونمین رہینگے اور بہت دنون کے بعد خبر لیجائیگی یعنی
قیامت مین قبرون سے اوٹھائیجائینگے اور حساب لیا جائیگا اور چہ کی آیت مین یفقدن کا

لفظ ہی جسکا ترجمہ پادری میتھر نی یون لکہا ہی کہ سزا دیگا اور یہان بہی یفاقدو کا لفظ ہی جسکا
ترجمہ کیا ہی کہ خبر لیجائیگی اب بہی بولتے ہین کہ تمہاری خبر لیجائیگی یعنی سزا دیجائیگی پہلی جگہ
صاف یہی معنی ہین کہ سزا دیگا جیسا کہ ستائیسوین باب کی سری پر یفقد کا لفظ ہی اور یون فرمایا ہی
کہ اللہ اپنی تلوار سی خبر لیگا یعنی سزا دیگا اور دوسری جگہ جو فرمایا کہ بہت دنون بعد خبر لیجائیگی
یہان یہ معنی ہین کہ حساب لیا جائیگا اور سزا بہی دیجائیگی اشعیا کہتا ہی اور چاند مضطرب ہوگا
اور سورج شرمندہ کیونکہ رب العالمین صیہون کی پہاڑ پر اور یروشلم مین سلطنت کریگا اور اپنے
بزرگون کی آگی جلال ہوگا پادری طامس اسکاٹ چاند کا گہبرا جانا اور سورج کا شرمندہ ہونا
یون بیان کرتا ہی کہ بہت سی بادشاہ اپنی فوج سمیت گر جاوینگی ہم کہتی ہین یہ معنی بہی ہوسکتی
ہین کہ اللہ کو پوجنی والی تمام جہان مین پہیل جائینگی اور سورج اور چاند کو بہت سی پوجنی والی انکی پوجا
سی توبہ کرینگی اور سورج اور چاند کی وہ بڑائی اور بزرگی جو کافرونکی دل پر چہائی ہوئی تہی وہ
انکی دل سی نکلجائیگی عبرانیمین چاند کی حق مین حافیراہ کا لفظ ہی اسکی معنی پادری میتھر نی زبور
شریف مین شرمندہ ہونیکی لکہی ہین تو یہ معنی ہوئی کہ چاند اور سورج دونون شرماوینگی کہ ہمکو انسان
لوگون نی کیون پوجا کیونکہ اللہ اپنی پاک بندون کو یروشلم کی بادشاہی دیگا انہمین بادشاہی جو
انکی ذریعہ سی ظاہر کریگا اور اوسکی یعنی یروشلم کی بوڑہون کی یا سردارون کی آگی شان و شوکت
کا ظہور ہوگا یہ صاف محمدی بادشاہی کی خبر ہی یروشلم مین امیر المومنین حضرت عمر
رضی اللہ عنہ کی وقت مین ظاہر ہوئی اسکی بعد دیکہو پہر بابل کی ویرانگی خبر ہی چبیسواں باب
اللہ تعالی حضرت اشعیا علیہ السلام سی یون کہلاتا ہی ای خداوند تو میرا خدا ہی مین تیری
تعظیم کرونگا تیری نام کی تعریف کرونگا کیونکہ تونی عجائب کام کئی ہین تیری مصلحتین قدیم سے
راست اور سچ ہین کیونکہ تونی شہر کو خاک کا ڈہیر کیا اور مضبوط بستی کو ایک ٹیلہ اور پردیسیون
کے محلون کو ایسا کیا کہ شہر نہ رہا وہ پہر بنایا نجائیگا اسلیئی زبردست لوگ تیری تعظیم کرینگی اور
ہیبتناک گروہون کی بستی تیرا ڈر مانیگی کہ تو مسکین کی لیئی قلعہ ہوا اور محتاج کی لیئی اوسکی حیرانی
کی وقت مین ایک محکم شہر اور آندہی سی ایک پناہ کی جگہ اور گرمی سی چہانو جسوقت ظالمونکی
آندہی ایسی چلی جیسا طوفان جو دیوار پر چلتا ہی تو پردیسیونکی شور کو یون نیست کریگا جیسی

جیسی گرمی جو بن پانی کے مکان مین ہو کہ جسطرح ابر کے سایہ سے گرمی پست ہوتی ہے اوسیطرح مغرور انکا
شادیانہ بجانا موقوف ہوگا یاد رہی ظاہر اس کلام سے لگتا ہو کہ بابل وغیرہ شہر برباد ہونگے اسلیے
کہ عیسائی مذہب پہلے حضرت اشعیا علیہ السلام اللہ کا شکر کرتے ہین کہ وہ ان پیش خبریون کو
پورا کریگا اور اجنبی لوگ یعنی جو اللہ کو نہین پوجتے تھے وہ غالب ہونگے جسطرح ابر کے پھیلنے سے دھوپ
ہٹجاتی ہے اسطرح دشمنو نکا غلبہ ہٹجائیگا اونکی تباہی اور خرابی دیکھکر بہت سے زبردست اور زور آور
لوگ اللہ سے ڈرینگے اللہ تعالی نے اپنے محتاج غریب لوگونکو مصیبتون سے بچا لیا اب یاد رہے تم خوب جانتے ہو
کہ بابل پر جب محمدیون نے جہاد کیا تب وہ ویران جنگل ہوگیا پھر تم صاف کیون نہین کہتے کہ عرب کو
محتاج اور غریب لوگون نے بابل پر جہاد کیا اللہ کے نام کی زور سے بڑے بڑے زبردستو نکا زور توڑا ان
پیش خبریو نکا ظہور دیکھکر بہت سے بت پرست اور آتش پرست اور جو کوئی عیسائی یہود سو وقت کے
بہت زبردست تھے اللہ سے ڈرے اور بہتون نے دین محمدی قبول کیا جو باقی رہے وہ محمدیون کے دبے رہے
بعد اسکے اللہ فرماتا ہے اور رب العالمین اس پہاڑ پر ساری قومون کی لیے فربہ چیزون سے ایک
ضیافت تیار کریگا بلکہ ایک ضیافت تلچھٹ پر سے نتھری ہوئی مے سے ہان فربہ چیزون سے جو پر مغز ہون
اور مے سے جو تلچھٹ پر سے خوب نتھری ہوئی ہو اور وہ اس پہاڑ مین اوس پردہ کو جو سارے
قومون پر پڑا ہے اور اوس نقاب کو جو ساری گروہون پر لٹک رہا ہے نیست کردیگا وہ فتحمندی سے
موت کو نیست کریگا اور خداوند خدا سبھونکے چہرون سے آنسو پونچھ ڈالیگا اور اپنے لوگون کے
رسوائی تمام زمین پر سے کھو دیگا کیونکہ خداوند نے یہ فرمایا ہے اے محمدی بھائیو دیکھو بابل وغیرہ مغضوب شہرون
کی بربادی کی خبر دیکر اللہ تعالی یروشلم کی آبادی کی خبر دیتا ہے حضرت اشعیا علیہ السلام کے
وقت مین اسرائیلیون کے سوا ساری قومین بت پرست تھین جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پر اللہ نے مکہ اور مدینہ مین قرآن پاک اوتارا بت پرستون کی آنکھون پر سے اللہ نے پردہ اوٹھا دیا انہون
نے بتون کو چھوڑا اللہ کو پایا بابل فتح ہوا اللہ نے محمدیون کو شہر یروشلم اور مسجد بیت المقدس کا
اور تمام ملک شام کا حاکم کیا اللہ نے شہر یروشلم مین ہر ہر قوم کے محمدیونکے واسطے ضیافت تیار کی
بڑے بڑے فضل اوس پاک مسجد کی زیارت مین اور انبیاؤن اور اولیاؤن کی زیارت مین ساری
قومون کے محمدیون پر جاری ہوئے محمدیون نے دین محمدی کی بدولت شہر یروشلم اور مسجد بیت المقدس کا

رتبہ اور اسرائیلی پیغمبرونکا رتبہ پہچانا وہ پردہ جو بت پرستون پر پڑا ہوا تہا کہ بیت المقدس کو
اور وہانکے نبیون اور ولیون کو دشمن سمجھتے تہے وہ پردہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بدولت
اور قران کی بدولت اوٹھ گیا سارے قومون کی محمدی لوگ بہت شوق سے اللہ کی اس عبادتگاہ
مین حاضر ہوتے ہین اور مسجد بیت المقدس کی زیارت سے اور انبیاؤن اور اولیاؤن کی زیارت
سے بڑے بڑے فیض پاتے ہین اور انکے ایمان کو تقویت بخشتا ہی اور سچی عشق کی شراب پلاتا ہی
سے ہوے دلون کو جلاتا ہی جو دوسرا پردہ عیسائیون پر پڑا ہوا تہا کہ وہ یہودیون کو قاتل مسیح
یہودیون کی جلن مین مسجد بیت المقدس کو کوڑا خانہ بنایا تہا آخر علماء اونکے ظلم کی سرحد پہ تہے
اللہ نے دین محمدی کے وسیلہ سے وہ پردہ جو عیسائیون پر تہا اوٹھا دیا جب وہ محمدی ہوئی اونہون
نے اللہ کو اکیلا جانا اور سبکو اوسکا بندہ مانا اور بیت المقدس کا مرتبہ پہچانا ایمان والون کے
چہرون سے اللہ نے آنسو پونچھے یعنی ظلمت پرستونکا اور یہودی عیسائیونکا انپر سے موقوف ہوا
بت پرست لوگ ایمانوالونکو رسوا کرتے تہی کہ ہماری بتونکو کیون نہین پوجتے ہو حضرت عیسی علیہ
السلام کے وقت سے دین ایمان یہودی اور عیسائیون کو رسوا کرتے تہی کہ حضرت عیسی کو کیون مانتے ہو
جہوٹے عیسائی سچے عیسائیون کو رسوا کرتے تہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کو اللہ کا بندہ کیون سمجھتے ہو
معاذ اللہ اونکو خدا سمجھو اب ہر ہر ملک مین تمام محمدی لوگ حضرت عیسی کی اور سب پیغمبرونکی
اور اونکے ساتھ کے ایمانوالون کی تعریفین کرتے ہین اور جو اسرائیلی دین محمدی مین آئے ہین
اونکو پیغمبرون کی اولاد جانکر سب محمدی اونکا ادب کرتے ہین پادری طامس اسکات لکہتا ہی
کہ ان آیتون مین صاف صاف ایک پیش خبری ہی تعلیم انجیل کی حضرت عیسی علیہ السلام کے
آنیسے دنیا کی تمامی تک رب العالمین ایک ضیافت کریگا سیہون پہاڑ پہ ضیافت طیار ہوگی
واسطے تمام بت پرستون اور یہودیون کے اور نہایت عمدہ کہانے سب طرح کے اور عمدہ شراب مین
ان مثالون سے سب قسم کی برکتین مراد ہین جو حضرت عیسی کے وسیلہ سے ملین اور جہالت اور
بت پرستی جو ایک پردہ کی طرح پہیلی ہوئی تہی تمام قومون پر سے وہ ہٹا دیجائیگی یہ بات جب سے
شروع ہوئی جب سے حواریون نے بت پرستونکو عیسائی کیا اور انجیل کو اونمین پہیلایا یہ بات
قریب قیامت تک جاری رہیگی آخر کو موت فنا ہو جائیگی یا معنی کہ بہشت مین اور [illegible]

لوگ ہمیشہ رہینگے یا یہ معنی کہ آخری زمانہ مین سب برائیان متجاوز ہونگی جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام
آسمان سے اوترینگے اور ای محمدی بہا سو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خاص رفیقون نے ملک یونان
اور ملک روم کو اور ہر ہر شہر کے بت پرستون مین انجیل کا وعظ سنایا اور اونکو عیسائی بنایا اگرچہ
عیسائیون نے تین سو برس تک اوپر اپنے ایمان کے بہت دکھ اوٹھائے اور بت پرستون کے ظلم اوٹھائے ایمانوالونکے
آنسو نہین پونچھے گئے بلکہ اونکے خون کے دریا بہائے گئے اور بے ایمان یہودیون نے اور بت پرستون نے
طرح طرح سے اونکو ذلیل کیا اونکی رسوائی دن بدن بڑہتی گئی شہر یروشلم اور بیت المقدس کو
بت پرستون نے ڈہا دیا ایمانوالون کے آنسوؤنکا دریا بہایا گیا تین سو برس بعد روم کی بت پرستی
جو تہی موقوف ہوئی عیسائی بن بیٹھے تین خدا اٹھے والونکا ہر طرف زور ہوا اللہ کو اکیلا جاننے والی
جنگلیون اور پہاڑون مین چھپ بیٹھے تو اوس زمانہ مین یہ پیش خبری کہان پوری ہوئی
کہ ساری قومون پر سے پردہ اوٹھ جائیگا جہوٹے عیسائیون نے بہت بڑا بہاری پردہ شرک
کا بہت لوگون پر ڈالدیا ایمانوالون کے آنسو اوس وقت مین نہین پونچھے گئے ایمانوالی طرف
رسوا ہوئے ہین یہہ تو صاف محمدی وقت کی بشارت ہی اور یہ جو پادریون کو وہمین آتا ہی
کہ اللہ تعالے اس پہاڑ کا یعنی صیہون اور یروشلم کا پتا دیتا ہی کہ اس پہاڑ پہ ضیافت
تیار کریگا اور جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہان ظہور نہین ہوا بلکہ مکہ مین ظہور ہوا اسکا
جواب یہ ہی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بہی ابتدا مین اور یروشلم مین نہین پیدا ہوئے بلکہ شہر
بیت اللحم مین پیدا ہوئے جو یروشلم سے پانچ میل پہ ہی اور صوبہ جلیل مین شہر ناصرہ مین
اکثر رہا کرتے تہے جو یروشلم سے ستر میل کے قریب ہی کبہی یروشلم مین بہی تشریف لاتے تہے
اور قرآن ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اگرچہ مکہ اور مدینہ مین اوترا مگر قرآن اور
حدیث بہت جلد ملک شام اور بیت المقدس مین اللہ نے پہونچایا اور اوس پاک ملک مین
بڑے بڑے محمدی لوگ پیدا کیے جنکا فیض ہر طرف اللہ نے پہیلایا اور مسجد بیت المقدس کل اور
ملک شام کو نبیون اور ولیون کا فیض بہی سب محمدیون نے پایا اور حضرت اشعیا علیہ السلام کو
اور اسرائیلی پیغمبرون کو بڑی خوشی اسی بات کی تہی کہ ہماری ملک مین اللہ کا نام پہیلے اور کفر کے زور
ٹوٹ جاوین سو اللہ تعالی اونکو بار بار یہی خوشی سناتا ہی کہ تمہاری اس ملک مین

بہت بڑا فیض جاری کریگا اوس فیض سے ساری دنیا کے ایمانداروں کے دل ایمان کی حلاوت سے
پاوینگے پادریوں کو لازم ہے کہ تیسویں باب کی ستائیسویں آیت کو دیکھیں کہ دیکھو اللہ کا
نام دور سے چلا آتا ہے اسکا صاف مطلب یہ ہے کہ اللہ کا نام پہیلانیوالے اس ملک مین
کسی آوینگے آپ ارشاد ہوتا ہے اور اوس روز یہ کہا جائیگا لو یہ ہمارا خدا ہے ہم اوسی کی
راہ تکتے تھے اور اوسی نے ہمین بچایا یہ خداوند ہے ہم اوسکے انتظار مین تھے ہم اوسکی نجات سے
محظوظ و خرم ہونگے کیونکہ اس پہاڑ پر خدا کا ہاتھ دہرا رہیگا اور موآب اپنی جگہ مین
پوال کے مانند جو مزبلی کے بیچ روندا جاتا ہے لتاڑا جاویگا اور وہ اوسکے درمیان اوسکے مانند جو تیرنے
ہوئی ہاتھ پھیلاتا ہے اپنے ہاتھ پھیلاویگا اور وہ اوسکے غرور کو اوسکے ہاتھون کے فن فریب سمیت
پست کریگا اور وہ تیری دیوار کے بلند اونچے برجون کو توڑ ڈالیگا اور نیچی کریگا اور زمین کی بلکہ
خاک کے برابر کر دیگا دیکھو ای محمدی بہائیو کیسا صاف بتاتا ہے کہ اوس دن سب اللہ والے
اللہ کا شکر کرینگے کہ اللہ نے ہمکو اور ہماری ملک شام کو ظالمون کے ظلم سے بچا لیا اللہ کا ہاتھ اس
پہاڑ پر یعنی شہر یروشالم اور مسجد بیت المقدس پر دہرا رہیگا حضرت عیسی کی بعد تو اللہ نے
حفاظت کا ہاتھ اوس پر سے اوٹھا لیا اور یہودیون کے ہاتھون اوس شہر اور اس مسجد کو
ویرانہ بنا دیا پھر محمدیون کی ہاتھون اوسکو آباد کیا آجتک اوس شہر اور اوس مسجد پر اور
وہانکے محمدیون پر اللہ کی نگہبانی کا ہاتھ دہرا ہوا ہے ملا احمد ایرانی نے اس جگہ پر عبرانی
عبارت لکھی ہے اور موآب کی لفظ مین بجای ب کی واو لکھا ہے معلوم ہوا کہ یہ لفظ دونو
طرح ہے ملا احمد لکھتے ہین کہ کتاب قاموس مین لکھا ہے کہ موآو ایک قدیم شہر ہے عراق عرب
مین کہ دریا کی کناری پر ہے اسکے موافق اس سے مراد مداین ہے جو عجم کے بادشاہون کا تختگاہ تھا
اور بعضی اور لوگون نے کہا ہے کہ موآو سے مراد خیبر کے یہودی ہونگے ۔ لاتین بائبل مین بھی ہے ملا احمد لکھتے ہین
کہ دیکھو شہر مداین کو جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امتیون نے پست و خراب کیا اللہ نے
اپنے ہاتھ وہان پھیلائے اور اوس شہر کے محل کے کنگورے جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
پیدا ہونیکی رات مین گر پڑے دیکھو اور اسکے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خیبر کو جناب محمد صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود فتح کیا اور مداین کو آپکے بعد محمدیون نے فتح کیا [illegible]

کشف الآثار مین لکھا ہی کہ مواب کو سب شہر فنا ہو گئی اور بدوون نی مواب پر قبضہ کر لیا ہی
وہان پھرا کرتی ہین وہان تھوڑی سی کھیتی ہی اور بڑا جنگل ہی مگر تھوڑی تھوڑی چھوٹی
چھوٹی کھیت بوئی جاتی ہین بدوون کی گلی وہان چرتی ہین اس بیان سی بہی
معلوم ہوا کہ مواب ملک عرب مین یا اوسکی قریب تہا

چھبیسوان باب

سنو اللہ تعالی فرماتا ہی اوس دن یہوداہ کی سرزمین مین یہ گیت گایا جائیگا ہمارا ایک محکم شہر
ہی اوسکی دیوارون اور برجون کی بدلی وہ نجات ہی کو مقرر کریگا پادری طامس اسکاٹ
لکھتا ہی کہ معلوم ہوتا ہی کہ یہان یہ مطلب ہی کہ یروشلم والی لوگ اشوریون کی ہاتھ سی
بچ جائینگی اور بابل کی قید سی بہی چھوٹ جائینگی اور انٹیوکس کی قتل سی بہی خلاصی پائینگے
اور اون سی یہ مطلب ہی کہ وہ زمانہ جب آویگا کہ یہودی لوگ عیسائی ہو جائینگی تو وہ کہینگی
کہ ہمارا شہر یروشلم بابل اور روم سی زیادہ مضبوط ہی کیونکہ اللہ نی نجات مقرر کی ہی دیوارون
اور برجون کی واسطی اور اللہ کی محبت عیسائیون کو ایسی طاقت دیگی جسی دشمن نہ توڑ سکے
ہم کہتی ہین کہ اوس دن کا اشارہ اوس دن کیطرف ہی جسکا اوپر کی آیتون مین ذکر ہی کہ جسمین
اللہ کی نگہبانی کا ہاتھ ٹہرا رہیگا یعنی محمدی وقت ہی شہر یروشلم اور مسجد بیت المقدس کی
بڑی مضبوطی ظاہر و باطن کی اوسی وقت مین ہوئی ارشاد ہوتا ہی تم دروازی کہولو تا کہ صدق
یعنی راستباز قوم جسنی صداقت کو حفظ کیا ہی اندر آوی پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ
جب سچی عیسائی جہوٹی عیسائیون پر فتح پائینگے تو خدا پرستون کی جماعت بہت بڑہ جائیگی جو
اللہ کی حکمون کی خوب طرح تابع ہونگی اور جو نیا ایمان لاویگا اوسکی واسطی عیسائی لوگ دروازونکو
کہول دینگے اور اس مضبوط شہر مین اوسکو لینگی اور وہان اوسکو حصہ دینگی یہ پیش خبر
جب پوری ہوئی جب بت پرستونکو قدیم زمانہ مین دین کیطرف بلایا اور یہ پیش خبری قطعی طرح
پوری ہو جائیگی جب یہودی عیسائی ہو جائینگی ہم کہتی ہین اس پیش خبری کا ظہور محمدی
نبوت مین ایسا ہوا کہ اوپر یون کا دل جانتا ہی محمدی لوگ جو سچی عیسائی ہین اونہون نی
جبکہ جہوٹی عیسائیون پر فتح پائی اون لوگون نی عاجز ہو کر شہر یروشلم کی دروازی کہول دیے
مسلمانون نی شہر مین جا کر مسجد مقدس کو کوڑی کرکٹ سی صاف کر کرا آباد کیا کہ آجتک آباد ہی

اور یہہ بیان ہو چکا کہ صداقت زبور شریف مین اور اس کتاب کی اکانوین اور چھپنوین باب مین آخری شریعت کا نام ہی تو بیان اس بات کا اشارہ ہی کہ وہ لوگ قرآن اور حدیث کی بڑے یاد رکھنی والی ہونگی وہ شریعت اونکے دلون پر نقش ہوگی ارشاد ہوتا ہی جسکا دل قائم ہی تو خوب سلامتی سی اوسکی نگہبانی کریگا کیونکہ اوسکا بھروسا تجہپر ہے ہمیشہ تک خداوند پہ بھروسا رکہو کہ اللہ تعالی ایک ہمیشہ کی چٹان ہی فائدہ یعنی پناہ اوسیکو پاس ہے پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ یہہ خیال ہوسکتا ہی کہ یہہ خبر اون عیسائیون کی ہی جو اللہ پہ بھروسا رکہین گی پہر فرمایا کہ اللہ پہ بھروسا رکہو یعنی اوسوقت کی امید اللہ سے رکہو اور اب مصیبتون مین صبر کرو ہم کہتی ہین بیشک سچی عیسائیون نے مصیبتون مین بڑی صبر کیی اور محمدی وقت کو انتظار مین بیٹھی رہی محمدی بعثت مین اونہون نے ظالمون کے ظلم سے نجات پائی ارشاد ہوتا ہی وہ اونکو جو اونچی پہ بیٹھی ہین نیچے اوتاریگا اور بلند شہر کو پست کریگا وہ اوسی پست کرکے خاک مین ملائیگا اور گرد کر دیگا وہ پانوسی روندا جائیگا ہان مسکینون کے پانوسی اور محتاجون کی قدمون سی طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ بابل کا عاجز ہوجانا یہودیون کی بحال ہوجانیکی لیے تہا سو سب جہوٹے عیسائی تباہ ہوجائینگی اور سچی عیسائی جو حقیر ہین اللہ کی حکمون پر چلینگی آگی بڑہینگی سچی عیسائی تو ہی عرب کے محمدی لوگ ہین دیکھو اون مسکینون اور محتاجون نے بابل کو کیسا روندڈالا ابن اثیر جزری تاریخ کامل مین لکھتی ہین کہ مسلمانون نے جب فارس والون کے ملک پر جہاد کیا تو فارس والی لوگ اونسے کہا کرتے تھے جسوقت لڑائیون مین آپسمین پیغام اور گفتگو ہوتی تہین کہ تم لوگ سب قومونسی تہوڑی ہو اور سبسے زیادہ حقیر ہو اسیطرح عرب کے لوگ جو سب قومون سے زیادہ کمزور تھے لوگ بہی تہوڑی اور سامان لڑائیکا بہی تہوڑا اونکو اللہ نے اپنے نام کا زور دیا اور سب قومونپر غلبہ دیا اوسی تاریخ کامل مین دوسری جگہ لکہا ہی جہان قادسیہ کی لڑائیکا بیان ہی جو بابل کے علاقہ مین ہی وہان حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وقت مین فارس والون سے لڑائی تہی وہان رستم نے مسلمانون سے کہا کہ ہم لوگ ہمیشہ شہرونمین غالب رہی ہماری سی حکومت اور بادشاہی کسی کو نہین ملی اور قومون مین کوئی قوم ہماری نزدیک تمسے زیادہ حقیر نہین تہی تمہاری زندگی بری طرح گذرتی تہی ہم تمکو کچہہ نہین سمجہتی تہی جب تمہاری شہرونمین قحط پڑتا تہا تم ہماری پاس

آتے تھے تو ہم تمکو کچھ چھوہارے اور جو دلوا دیتے تھے پھر تمکو نصیحت کر دیتی تھی اور مین جانتا ہون
کہ تمہاری شہرون مین مصیبت پڑی ہے اس سے تم اس کام پر مستعد ہوئے ہو اب مین تمہاری حاکم کو
کچھ کپڑا اور ہزار درم دلوا دیتا ہون مغیرہ ابن شعبہ نے یہ جواب دیا کہ اللہ ہر شی کا پیدا کرنیوالا ہے
اور رزق دینی والا ہے اور تو نی جو اپنی ملک کی لوگون کا ذکر کیا سو ہم اوسکو جانتی ہین اللہ نے
تمکو یہہ دیا تھا اور ہماری تنگی اور برا حال جو تمنی ذکر کیا ہم اوسکو بھی جانتے ہین اور اس بات کو
منکر نہین ہین اللہ نے ہمکو آزمایا تھا اور مصیبت زدہ لوگ ہمیشہ راحت کی امید رکھتے ہین یہانتک
کہ راحت اونکو ملجاتی ہے ارشاد ہوتا ہے صادق کی راہ راستی ہے اے تو جو حق ہے تو ہی صادق کی
راہ کو ہموار کرتا ہے ہان تیری عدالتون کی راہ مین اے خداوند ہم تیری منتظر رہے ہماری جانکا اشتیاق
تیری نام اور تیری یاد کی طرف ہے رات کو میری جان تیرا شوق رکھتی ہے مین اپنی دل سے سحر کو تیری
تلاش کرتا ہون کیونکہ جب تیری عدالتین زمین پر ہوتی ہین تب دنیا کی بسنی والی صداقت سیکھینگے
پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ اللہ والون نے مصیبتون مین اللہ کے وعدے کی پورا ہونیکا انتظار کیا
اور اوس عدالت کی امید رکھی جو قومون کو ویران کریگی اور اوسکے ذریعے سے لوگ اچھی راہ
سیکھینگے آہ پادری لوگ اس بات کا صاف ظہور محمدی وقت مین ہوا اللہ نے محمدی عدالت مین
ظالمون کو قتل کیا اس سزا کو دیکھکر بہت لوگون نے سچا دین سیکھا ارشاد ہوتا ہے ہر چند شریر پر
مہربانی کیجائے پر وہ راستی نہ سیکھیگا سچائی کی زمین مین ناراستی کو کام لیگا اور خدا کی عظمت پر
لحاظ نہ کریگا اے خداوند تیرا ہاتھ بلند ہے پر وے اوسکو نہین دیکھتے لیکن وہ دیکھینگے اور پشیمان
ہونگے قوم کی غیرت بلکہ آگ تیری دشمنون کو بھسم کر دیگی پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ اسرائیلیون
کی قوم مین جو بری لوگ تھے اونہون نے اوس پاک زمین یروشلم مین شرارت کی اور اللہ کی جلال کو
نہ دیکھا اور اللہ نے جو ہاتھ بلند کیا یعنی تھوڑی تھوڑی سزا دی یا بڑی عذاب سے دھمکایا تب بھی وہ
نہ سمجھے تو اللہ اونکو شرمندہ کریگا اس سبب سے کہ وہ اللہ والون سے دشمنی کرینگے تب اللہ کی
غیرت اور اوسکی آگ جو اوسکی دشمنون کی لیے طیار ہے اونکو ہلاک کر دیگی یہہ خیال ہو سکتا ہے کہ یہہ
اسکی خبر ہے کہ یہودی لوگ بابل والون کی ہاتھ مین قید ہونگے اور یہی اوس حال کی بھی موافق ہے
جو رومیون نے یروشلم کی بربادی سے پہلے کیا ہے پادری لوگ بابل والی اور رومی لوگ بت پرست

تھو اونکو ہاتھون جو یہودیون کو سزا ملی یہان وہ ذکر نہین ہی یہان تو اوسوقت کا ذکر ہی جب وہ
اللہ کا ہاتھہ دیکھین گے اسکا صاف مطلب یہ ہی کہ اللہ اپنی خاص بندونکی ہاتھون بیت المقدس
اور ملک شام والون کو سزا دلیگا وہ اللہ کی قدرت کا پورا ظہور دیکھین گی اور اللہ کو جو اپنے
خاص بندونکو بچانی کی لیے غیرت ہی وہ غیرت اور آگ اونکو سزا دیگی تیسری وقت کا حال
تمکو خوب معلوم ہی کہ شہر یروشالم اور ملک شام کے یہودیون اور جہوٹی عیسائیون کو اللہ نے
محمدیون کے ہاتھون کیسی سزا دی ارشاد ہوتا ہی اے خداوند تو ہماری لیے سلامتی ٹہرائیگا ان
تو ہی نے ہماری ساری کامون کو ہماری لیے بنایا ہی اے خداوند ہماری خدا تیری سوا اور خاوند
ہمپر خاوندی کرتے ہین پر ہم تجہی سے فقط تیرا نام لیا کرینگی وے مر گئے پہر نہ جئینگے وے رحلت
کر گئے پہر نہ اوٹہین گے کہ تو نے اونکو سزا دی اور اونہین نابود کیا اور اونکو ذکر کو بہی مٹا دیا اے
خداوند تو نے اس قوم کو کثرت بخشی ہی تو نے اس قوم کو کثرت بخشی تو جلالی ظاہر ہوا تو نے زمین
کی ساری سرحدون کو دور تک بڑہا دیا ہی طامس اسکاٹ کا بیان ہی کہ اللہ والی لوگ ظالم
حاکمون کے قبضہ مین رہی اب خبر دیجاتی ہی کہ جہوٹی مذہب والی اور سب بت پرستون کا زور
ٹوٹ جائیگا اور اونکو بہکانی والی مرجائینگے اور اللہ والی لوگ بہت بڑہ جائینگے اور اللہ کا
نام جسطرح بیت المقدس وغیرہ مین ہی تمام دنیا کی کنارون مین پہیلا دیا جائیگا کیونکہ نیک لوگون نے
جو پہلی تو بہت دعائین کین تہین وہ اللہ قبول فرماویگا ارشاد ہوتا ہی اے خداوند تنگی مین وے تیری
طرف رجوع ہوئے اور جسوقت تیری تنبیہ اونپر تہی اونہون نے تجہسی دہیمی آواز سی دعا مانگی جسطرح
کہ پیٹ والی عورت جسکی جننے کے دن نزدیک ہون درد کہاتی ہی اور اوس درد سے چلاتی اور چیخین
مارتی ہی اے خداوند ہم تیری نگاہ مین ویسی ہی ہین طامس اسکاٹ کا بیان ہی کہ خدا پرست
لوگ مدت تک درد کہانیوالی عورت کی طرح مصیبتین اوٹہاتی رہی اور انتظار مین رہی کہ ہماری
دعا کب قبول ہوویگی اور وہ جو اللہ نے ان ظالمون کی ظلم سے چہوٹنے کی خبر دی ہی اوسکا ظہور
کب ہوویگا ارشاد ہوتا ہی ہم حاملہ ہوئے ہمین درد زہ لگا پر گویا ہوا جنی ہم نے زمین کے لیے
رہائی حاصل نہین کی اور دنیا کی بسنی والے جن نہین پڑے ہین طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ وہ لوگ
نتیجہ نکالنی پر تیار ہوئی کہ وہ اچہی وقت نہ آوینگی اور پیش خبریونکا مطلب ہمنے غلط سمجہا اور ہم

ناامید ہوئی ارشاد ہوتا ہی تیری مردی جی اوٹھینگی اونکی لاشین اوٹھہ کھڑی ہونگی یا اور دوسرے
ترجمہ مین یون ہی کہ میری لاش سمیت وی اوٹھہ کھڑی ہونگی تم جو خاک مین جا بسی ہو جاگو اور گاؤ
کیونکہ تیری اوس اوس اوس کی مانند ہی جو اوگتی چیزون پر پڑتی ہی اور زمین مردون کو نکال پھینکیگی
پادری ڈائیو ڈیٹی لکھتا ہی کہ میری لاش سمیت یہہ وہ شخص کہتا ہی جو اللہ کی وعدون کو سچا جانتا ہی
اور شبنم یعنی اللہ کا فضل اور اوسکی قدرت اوگاویگی اور سرسبز کریگی اون پودھون کو جو
سوکھ گئے تھے طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ معلوم ہوتا ہی کہ یہان اس بات کی پیش خبری ہی کہ خداپرستونکی
جماعت جو مردہ سی ہوگئی تھی پوپون کی مذہب کی رشوت خوری مین اور بت پرستی کی جاری
ہونے سی سو خداپرستونکی جماعت سرسبز ہو جائیگی جسطرح مردہ جسم جو قبر مین رکھا گیا ہی معجزی سے
جلایا گیا جسطرح اوس اوگتی چیزون کو سرسبز کردیتی ہی اسطرح خداپرستونکی جماعت جاری
ہوگی اخیر فقرہ یون بھی بیان ہوسکتا ہی کہ زمین ظالمون کی توگرائیگا فائدہ یعنی پچھلا
فقرہ یہہ ہی وآرض ریفائیم تپیل اسکی معنی دوسری طرح بھی ہوسکتی ہین جو لکھی گئی ہی
اب ہم کہتی ہین کہ حضرت حزقیل علیہ السلام کی سینتیسوین باب مین بھی یون ہی فرمایا ہی کہ تمکو
تمہاری قبرون سی باہر نکالونگا اور تمہاری سرزمین مین تمکو بساونگا قبرون سی نکالنے کے
یہہ معنی کہ مصیبت کی مقامون سی نکالکر راحت کی جگہہ پر لاونگا آپ یاد رہو کیا اچھی بات تھی
سو جی کہ حضرت عیسی علیہ السلام کی بعد پوپ لوگ جو بڑی بت پرست اور رشوت خور تھی
اونھون نی دین کو بگاڑ دیا تھا اب اس آسان بات کو بھی سمجھہ لو کہ اسکی بعد جو اللہ والون کی
جماعت کی سرسبز ہونیکا زمانہ آیا وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور محمدی لوگ ہین جنھون نے
ساری دنیا مین اللہ کا اور نبیون کا نام پھیلایا اور پوپون کی شرارتین جو تین سو برس سی پھیلی
ہوئی تھین اونکو شہر یروشلم سی اور شام و روم سی مٹایا اس جگہہ پر ہم محمدیون کو پوپون کا
حال ضرور یاد رکھنا چاہیے وہ یہہ ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام کی تین سو برس بعد روم کا بادشاہ
قسطنطین جو تہہ سو تہہ کا عیسائی ہوا اور اوسنی بہت لوگون پر زور کرکی تین خداونکا
اقرار کروایا اسی بادشاہ کی وقت سی پوپ لوگ یعنی بڑی بڑی پادری اس منصب پر
بیٹھکر دین مین جو چاہین سو کرین اور جس چیز کو چاہین حلال کردین جس چیز کو چاہین حرام

کردین مولوی رحمت اللہ صاحب نے اعجاز عیسوی کے اخیر مین پادریون کی کتابون سے پوپون کی
شرارتون کا حال لکہا ہے ایک پادری یعنی ناپیر صاحب اپنی کتاب مین مشاہدات کی بابت
صفحہ ۶۸ مین لکہتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تین سو سولہ برس بعد دجالی اور پوپی
سلطنت شروع ہوئی پوپون کا حال یون کہا کہ سولہوین صدی عیسوی مین پادری لوتہر نے
اپنی سمجہ کے موافق دین کو سنبہالا اور پوپون کی غلط غلط باتون کو مٹایا اس پادری کا فرقہ
پروٹسٹنٹ کہلایا مگر اگلون کیطرح یہہ بہی تین خدا اونکے قائل ہین اس بڑی شرک مین اونکے
شریک ہین مگر پوپون کی شرارتون کا بیان اپنی کتابونمین بہت کچہہ کرتے ہین اور وہ فرقہ
جو پوپون کے مذہب پر ہے وہ رومن کاتہلک کہلاتا ہے اوس فرقہ کے لوگ بہی اتبلک انگریزی ملکونمین
بہت پہیلے ہوئے ہین مولویصاحب نے اظہار الحق مین لکہا ہے کہ وہ لوگ تصویرونکو سجدہ کرتے ہین
اور روم مین اونکا بہت بڑا پادری رہتا ہے اونکے پادری کچہہ لیکر لوگون کے گناہ بہی معاف
کردیتے ہین سو یہ پادری اقرار کرتا ہے کہ پوپون نے دین کو بگاڑ دیا تہا مگر کہتا ہے کہ وہ اللہ والونکی
جماعت جنکے سرسبز ہونیکی بشارت ہے وہ فرقہ پروٹسٹنٹ کا ہے جو اخیر زمانہ مین رومن کاتہلک
کے فرقہ پر غالب ہو جائیگا ارشاد ہوتا ہے ای میری قوم اپنی اندر کی کوٹہریونمین داخل ہو
اور اپنا دروازہ اپنی پیچہے بند کرلے اور اپنے تئین تہوڑی دیر چہپا جبتک کہ غصہ اوتر جاوے
کیونکہ دیکہو خداوند اپنی مقام سے چلا آتا ہے تاکہ زمین کے باشندون کو اونکی شرارت کی سزا
دیوے اور زمین اپنے خون کو ظاہر کریگی اور اپنے مقتولون کو پہر نہ چہپاویگی پادری ٹامس سکاٹ
لکہتا ہے کہ اللہ اپنے لوگون کو اپنے نبی کی زبانی نصیحت کرتا ہے کہ جب وہ لوگ قتل ہو رہے تہے
اوسوقت خوشی کی امید رکہین کیونکہ اللہ تعالی اپنے مقام رحم سے قریب ہے کہ ہٹ جاوے اور
عدالت کی مسند پر آوے تاکہ شریرون کو سزا دیوے جنہون نے اوسکے لوگون کو قتل کیا ہے تب
بڑی مقدار خون کی جو ظلم سے بہایا جائیگا کہل جائیگی اور خون کرنیوالون کو واجبی سزا ملیگی ہر
شخص کو چاہیے کہ بڑی ہوشیاری سے اس باب کے ساتہہ سولہوین باب سے لیکے سترہوین
باب تک شریک کرلے پہر یہ خیال کرے کہ یہہ پیش خبری اس بات کی ہے کہ اون لوگون سے بدلہ
لیا جائیگا جنہون نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے شہیدون کا خون بہایا ہے آگے پادری موصوف

جانتی ہو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعد بت پرستون نے تین سو برس تک عیسائیون کی
خون بہای اور اوسکی بعد پوپ لوگ جو جھوٹھہ موٹھہ عیسائی بن بیٹھی تھی اونہون نے
بت پرستی اور رشوت خوری اختیار کی تھی اور سچی عیسائی جو اللہ کو ایک جانتی تھی اور
حضرت عیسیٰ کو اللہ کا بندہ اور پیغام پہونچانیوالا سمجھکر مانتی تھی اونپر یہ جھوٹی عیسائی بڑی بڑے
ظلم کرتے تھے اور یہ جو ظالمون کی قتل کی خبرین ہین یہ اونہین کی قتل کی خبرین ہین جنہون
نے عیسائیون کو شہید کیا اور یہہ بھی جانتی ہو کہ وہ لوگ جو جھوٹی عیسائی تھی وہ محمدیونکی
تلوار سی قتل ہوی پہر تم اس محمدی عدالت کو برحق سمجھکر محمدی کیون نہین ہو جاتی ای محمدی
بہائیو حضرت اشعیا علیہ السلام اللہ کی حکم سی فرماتی ہین کہ ظالم لوگ جو تمکو قتل کر رہی ہین
تم اونسی چھپ رہو یہانتک کہ اللہ کا غصہ جو تمپر ہی اوتر جای حضرت عیسیٰ
علیہ السلام کی بعد یہی حال تہا کہ سوا چھپ رہنی کی کچھہ بن نہ پڑتا تہا اسکی بعد یہ بشارت
ہی کہ اللہ اپنی مقام سی چلا آتا ہی اسمین کیا عجب ہی کہ یہ اشارہ ہو کہ اللہ تعالیٰ اپنی مقام
یعنی مکہ اور کعبہ سی محمدیون کی ساتھہ ملک شام کی شریرونکو سزا دینی آتا ہی اس کتاب کی
ساتوین باب مین جہان صاف کعبہ کی تعریف ہی وہان اوسکو اپنا پاک مقام فرمایا ہے

ستائیسوان باب اوسدن خداوند اپنی سخت اور بڑی اور مضبوط تلوار سی لویاتان کو اوس تیز رو سانپ کو اور لویاتان کو اوس پیچیدہ سانپ کو سزا دیگا اور دریا کے
اژدہی کو قتل کریگا پادری ڈایلوئیٹی لکہتا ہی کہ لویاتان اگلے کام نام ہو بڑی بڑی
مچھلیون اور دریای حیوانات اور قدآور جانورون کا طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ اس باب
مین اوسی مطلب کا بیان ہی اور دونون اگلی بابون سمت اور خدا پرستون کی اچھی حال کی
خبر ہے جبکہ شیطان اور اوسکی کارندی تابع کر لیی جائینگی اور خدا پرستون کی جماعت بڑہا
دیجائیگی اور بت پرستی مٹجائیگی اور یہودی لوگ پہر بحال کر دیی جائینگی اوسدن اللہ تعالیٰ
اپنی لوگون کی قتل کرنیوالون کو سزا دیگا اور مکہ مجہہ سی بدلہ لیگا یعنی قتل کرنیوالی ظالمون اور
بت پرستون سی اور لفظ مگرمچھہ کی دوبار ہونی سی معلوم ہوتا ہی ایک یا دو خوفناک جانور
اور لفظ اژدہا کا اور مقام پر دریای حیوانات کا ترجمہ کیا گیا ہی بہت سی لوگ اور قدیمین سندر

کی مراد ہین اور شیطان پرانی اژدہی نی دی تہی اپنی طاقت اوس چوپای کو جسکو کہ حواری
نے سمندر سی نکلتی ہوی دیکہا **فائدہ** جناب یوحنا حواری رح کتاب مشاہدات مین
لکہتی ہین کہ مین نے سمندر سی نکلتی ہوی ایک جانور کو دیکہا اوس جانور کی بہت کچہہ نشانی
اور نشان بیان فرمای ہین وہ سب نشانیان قسطنطین بادشاہ مین موجود تہین جسنی
عیسائیون پر ظلم کرکی اونسی تین خدا اونکا اقرار کروایا اسکا پورا بیان کتاب کی آخر مین آویگا
اگر اللہ چاہیگا سو اوسی جانور کی حضرت اشعیا علیہ السلام بہی خبر دیتی ہین اور اوسکی ہمسب والی
جو جہوٹی عیسائی تہی اونپر اللہ نی محمدی تلوار بہیجی یہہ اوسی تلوار کی خبر ہے ارشاد ہوتا ہی
اوس روز رتاکستان کی بابت ایک گیت گاو مین خداوند اوسکی نگہبانی کرتا ہون اوسی
ہر دم سینچتا ہون تا نہو کہ اوسی کچہہ صدمہ پہونچی مین رات اور دن اوسکی خبرداری کرتا ہون
طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ جب یہہ معاملہ ظاہر ہونگی تب اللہ والون کو گانا چاہی جب انگورستان مین
جنگلی انگور نہ لگین گی مگر عمدہ پہل کثرت سی لگین گی **فائدہ** یہہ اشارہ اس کتاب کی پانچوین
باب کیطرف ہی وہان اللہ نی فرمایا ہی کہ اسرائیلیونکا گہرانا اللہ کا انگوری باغ ہی کہ اوسمین
جنگلی انگور لگی سو مین اوسکو ویران کرونگا وہان اللہ نی یہہ خبر دی ہی کہ اسرائیلیون
کو تباہ کرونگا بار بار اونکو تباہ کیا اب یہان یہ خبر ہے کہ جب دشمنون کو سزا ملیگی اوس روز
جو اسرائیلی اللہ والی ہوتی ہین گی اونکی اللہ تعالی خوب نگہبانی کریگا اس بات کا ظہور محمدی
وقت مین ہوا جو یہودی ایمان لائی اور پکی محمدی ہوگئے وہ بڑی امن و امان مین رہی کیونکہ
ظالم بادشاہون کا زور ٹوٹ گیا ارشاد ہوتا ہی مجہہ مین قہر نہین کون ہی کہ جنگگاہ مین کوڑا کانٹا
میری سامنی کہڑا کری مین اونپر خروج کرونگا اور اونہین یکلخت جلادونگا یا وی میری پناہ
پکڑین تا مجہسی صلح کرین ہان مجہسی صلح کرین آیندہ مین یعقوب جڑ پکڑیگا اور اسرائیل
پنپیگا اور پہولیگا اور زمین کی سطح کو میوون سے مالامال کریگا طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ خدا انگورستان
پر ویسا غصہ نہین ہے جیسا دشمنون پر ہی اوسکا غصہ اوتر جائیگا اور جو کوئی اوسکی
برخلاف ہوکر لڑیگا وہ اوسکو بہت آسانی سی جلا دیگا اور جو کوئی اوسی ڈری تو اوسکی
پناہ مین آوی اغلب یون ہی کہ یہہ پیش خبریان جب پوری ہونگی جب جہوٹی عیسائی برباد

ہونگی اور اس ہی انجیل کی پھیلنے کی راہ تیار ہوگی دنیا مین تمام قومین قلم لگائین گی اوس بڑی زیتون کی درخت مین جسکا کہ ابراہیم یا اسرائیل جڑ ہین یہہ الفاظ بیان کرتے ہین سرسبز یہودیون کی حالت کا جب وہ مذہب بدلین گی گویا مردین جان پڑ گئی اور سب بت پرست ایمان لائین گی **سوال** کون ایسا واقعہ ابتک ہوا ہی جو خیال ہو سکتا ہی کہ اوسمین یہہ پیش خبری پوری ہوئی ای محمدی بہائیو اس جگہ پہ اس پادری نی سوال کر کے چھوڑ دیا اور جواب نہ لکھا نہین معلوم اوسکی آنکھین کدہر ہین یہہ سب احوال محمدی وقت کا ہی جن یہودیون کی فوج نی جناب محمد صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کا سامنا کیا تو اونکا لشکر اور ہتیار اللہ کی آگی کوڑا کاٹنا تہا یعنی اوسکا جلا دینا بہت آسان تہا اللہ نی اونکو قتل کیا اور جو یہودی محمدی ہوی اونہون نی ہر طرح کا امن امان پایا اونہون نے جڑ پکڑی اونکی نسل تمام زمین مین پھیل گئی ارشاد ہوتا ہی کیا اوسنی اوسی مارا جسطرح اوسنی اوسکو مارنیوالی کو مارا ہی آیا وہ قتل ہوا جسطرح اوسکی قتل کرنیوالی قتل ہوئی تو نی اندازہ سی اوسکی رخصت کرتی وقت اوس سی بحث کی وہ پوربی ہوا کی دن اپنی سخت آندہی سی اوسکو اوڑا لیگیا طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ اسرائیلیون کی جو مارنیوالی تہی مصری اور آسوری اور بابلی اور یونانی اور رومی سلطنتین جنہون نے ایک دوسرے کے بعد اونکو ستایا اونکی سلطنتین اولٹ دیگئین اللہ نی اونکو ایسا مارا کہ اونکا نام و نشان مٹا دیا اور جو باقی رہی وہ فتح کرنیوالون مین ملکر کہو گئی اسرائیلیون کو اوسطرح نہین مارا بلکہ کچہہ مارا کچہہ باقی رکہا جب اوسنی سخت ٹھنڈی پوربی ہوا کو چلنیکا حکم دیا اوسنی اوسکو ٹھیرالیا ہم کہتی ہین کیا عجب ہی کہ پوربی ہوا کا اشارہ جناب محمد صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی اور عرب لوگون کی طرف ہو کیونکہ عرب کا ملک یروشالم سی پورب کی طرف ہی اسکا بیان پادریونکی کتابونمین جا بجا موجود ہی اور جب مکہ کی بت پرست اور قوم قریظہ کی یہودی آپ سی لڑنے آئے تھے اللہ نے فرشتونکی فوجین آندہی کی ساتھ بھیجین پوربی ہوا آئی اوسنی کافرون کی فوج کی خیمی اوکھیڑ ڈالی اور اونکو بھگا دیا بخاری اور مسلم مین ہی کہ آپنی فرمایا کہ میری مدد کی گئی صبا سی یعنی پوربی ہوا سی ارشاد ہوتا ہی اسلیی اس سی یعقوب کی گناہ کا کفارہ ہوا اور یہہ اوسکا سارا پہل ہی کہ اوسکا گناہ دور کیا گیا جسوقت وہ مذبح کے

یعنی قربانی کی مقام کی سب پتھرون کو ٹوٹے کنکرون کی مانند ٹکڑی ٹکڑی کرے کہ یسیر تین
یعنے گھنی باغ اور سورج کی ستون پھر قایم نہ کیے جائین گی کیونکہ وہ مضبوط شہر ویران ہی اور
وہ بستی اوجاڑ اور بیابان کی مانند خالی ہے وہان بچھڑا چرےگا اور وہان وہ لیٹ رہیگا
اور اوسکی ڈالیان کہایا کریگا جب اوسکی شاخین مرجہا جائین گی تب توڑی جائیگی عورتین آئینگی
اور اونہین جلائینگی طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ جب کلدیون نے اونکی قربانگاہون کا قتل کیا
اور پتھرون کو مسجد اور شہر کی ساتھہ جلا دیا اونکی باغات اور بہت بھی برباد ہوگئی اللہ کا ارادہ
ہوا کہ یروشالم ویران ہو جاوی اور زمین بے زراعت پڑی رہی یہہ بات بڑی خوف کی ہی
اس سے مراد ہی بربادی یروشالم کی جو رومیون کی ہاتہہ سی ہوئی اور اوسکی دور دور
نتیجے نکلی یہہ کہنا اس سے بہتر ہی کہ یہہ بابل کی قید کا ذکر ہی یہہ بات پادری نی اسلیے کہی ہی
کہ بخت نصر بابلی نے جب یروشالم کو ویران کیا اور لوگون کو قتل کیا تب شہر مین کنگالونکو
چھوڑ دیا کہ انگور کی باغون کی خبر لین اور کھیتی کرین اسکا بیان اپنی جگہہ پر آویگا اگر اللہ
چاہیگا اور یہان یہہ خبر ہی کہ وہ بستی اوجاڑ اور بیابان کی مانند خالی ہو جائیگی یہہ بات یروشالم
کی دوسری ویرانی مین ہوی بیشک یہی مطلب ٹھیک ہی اور کفاری کا یہہ مطلب ہی کہ اونمین
بہتون نے دین محمدی قبول کیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر اور قران شریف پر اور
حضرت عیسی علیہ السلام پر اور انجیل پاک پر ایمان لاے اونکی اگلی گناہ معاف ہوے ارشاد
ہوتا ہی اور ایسا ہوگا کہ خداوند اوسدن ندی کی باڑہ سی لیکی مصر کی دہار تک جہڑ جہڑا ایگا
اور تم اے بنی اسرائیل ایک ایک کر کی جمع کیے جاوگی اور اوسدن ایسا ہوگا کہ بڑا نرسنگہا
پھونکا جائیگا اور وی جو اسور کی ملک مین ہوکر مرنے پر تھی اور وی جو مصر کی مملکت مین
جلاوطن ہوئے آوینگی اور یروشالم کی مقدس پہاڑ پر خداوند کی پرستش کرینگی طامس اسکاٹ
لکھتا ہی کہ یہان یہہ پیش خبری ہی کہ یہودی بابل کی قید سی چھوٹ کر آوینگی سو وہ دریای فرات
کی نہر سے دریای مصر تک جدا جدا مقامون مین سی جمع کیے گئی تھی اور بہت لوگ اون دس قومونکی
اونکی ساتھہ ہوئی پھر بیت المقدس مین آئی لیکن معلوم ہوتا ہی کہ بڑی نرسنگی کی پھونکنی کا یہہ
مطلب ہی کہ انجیل کا وعظ سنکر اللہ جمع کریگا ذلیل اور باہر پھینکی ہوئی یہودیون کو اور

اونکی اپنی بقول ان بندونمین شمار کریگا اور غالبا اونکی ملک مین اونکو قایم کریگا ای محمدی
بہائیو اوپیہ پادری لکھ چکاہی کہ یہہ جو یروشالم کی ویرانیکی خبر ہی اسکو دوسری ویرانیکی
خبر سمجھنا بہت بہتر ہی جو رومیونکی ہاتھہ سی حضرت عیسی علیہ السلام کی بعد ہوئی تو اس
ویرانیکی بعد جو ارشاد ہوتاہی کہ بڑا نرسنگا پہونکا جائیگا یعنی بہت بڑی منادی اللہ کے
کلام کی ہوگی یہہ خبر انجیل کی کیونکہ ہو سکتی ہی انجیل کی منادی تو حضرت عیسی علیہ السلام
کر چکی اونکو چالیس برس بعد رومیون نی یروشالم کو ویران کیا اس ویرانیکی پانسو برس بعد
قرآن کی منادی جناب محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم نی کی یہہ اوسی منادی کی بشارت ہی اور
بڑا پتا یہہ ہی کہ اسرائیلی لوگ جو آسور مین یعنی ملک عراق مین تباہ تہی اور جو شام کے
بادشاہون کی ظلم سی مصر مین جلاوطن ہوئی تہی یعنی ظالم بادشاہون نے اونکو نکالدیا تہا وہ
پاک پہاڑ پر یروشالم مین اللہ کی بندگی کرینگی حضرت عیسی علیہ السلام کی وقت مین اور
اونکی بعد ہی بے ایمان یہودیونکا اور بت پرستونکا اور جہوٹی عیسائیونکا طرح طرح کا ظلم
سچی عیسائیون پر چہہ سو برس تک رہا ایسا امن امان کہ مصر کی اور عراق کی لوگ کثرت
سی یروشالم مین آدین ایسا امن امان ہر ہر ملک مین محمدی وقت مین ہوا بہت سی یہودی
محمدی ہوتے جاتی ہین اور یروشالم مین اللہ کی بندگی کرتے ہین اور جو یہودی ایمان نہین لاتے
وہ بہی یروشالم مین محمدیون کی رعیت ہوکر رہتی ہین اور آہستہ آہستہ محمدی ہوتے جاتی ہین
محمدی وقت سی پہلی یہہ امن امان اونکو نہین ملا تہا **اٹھائیسوان باب** پادری میتھر
نے اس باب کی سری پر لکہا ہی کہ افرائیمی لوگونکو دہمکی دیجاتی ہی اونمین سی ایک بقیہ
حضرت عیسی علیہ السلام کی بادشاہت مین سرفرازی پائیگا اللہ تعالی فرماتاہی واویلا گہمنڈ
کی تاج پر جو افرائیم کی متوالونکا ہی اور اوسکی شاندار شوکت پر جو کمہلایا ہوا پہول ہی جو
اون لوگون کی شاداب وادیونکی سری پر ہی جو شراب سی مغلوب ہین طامس اسکاٹ
لکہتا ہی کہ وہ دس فرقون کی بادشاہی الگ تہی اونمین افرائیم کا فرقہ خاص تہا اونکا ملک
میوہ دار انگوری باغون سی بہرا ہوا تہا سمرون ایک پہاڑ پر تہا اون سبہون کی سر پر اور
اوسکی قوت اور خوبصورتی تاج کی طرح تہی ارشاد ہوتاہی دیکہو خداوند کا ایک زبردست

اور زور آور ہی جو اولون کی آندہی اور لون کی ہوا کی مانند اور پانیون کی بڑی بہاو کے
مانند اوسی زمین پر اپنی ہاتہہ سی پٹک دیگا افرائیم کی متوالون کی گھمنڈ کی تاج روندے
جائینگے اور شاندار شوکت کا مرجہایا ہوا پہول جو اوس شاداب وادی کی سر پر ہی
انجیر کے پہلے پہل کے مانند ہوگا جو گرمی کی ایام سی پیشتر لگو جسپر کسیکی نگاہ پڑی اور وہ اوسے
دیکہتی ہی اور ہاتہہ مین لیتی ہی جہٹ کہا جاتی ہی) آہی محمدی بہائیو افرائیم حضرت یوسف علیہ
السلام کی صاحبزادی کا نام ہی اونکی اولاد بہی افرائیم کہلاتی تہی سو افرائیم کو اور دسون
فرقون اسرائیلیونکو حزقیا بادشاہ کی وقت مین شالمنسر بادشاہ بت پرست نے تباہ کیا تہا ہم اسکاٹ حاکم
نے لکہا ہی کہ یہہ خبر اوسیکی ہی ہم کہتی ہین دیکہو اللہ تعالی فرماتا ہی کہ دیکھو اللہ کا ایک تو
اور زور آور ہی اگرچہ سب لوگ اللہ ہی کی بنائی ہوئے ہین مگر اللہ اپنا اونہین کو کہتا ہی جو
اوسکی پیاری بندی ہین ہماری نزدیک اللہ کا زبردست زور آور بندے سی مراد جناب محمد
صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہین اونہون نے یہودیون کی قوم قینقاع کو مدینہ شریف سی نکالدیا اونکا
گھمنڈ جو تاج کی طرح اونکی سر پر تہا وہ روندا گیا وہ لوگ حضرت یوسف علیہ السلام کی اولاد
مین تہی اور کیا عجب ہی کہ حضرت یوسف کی صاحبزادی افرائیم کی نسل سے ہون اور پہر جو فرمایا
کہ وہ شاندار پہول جو اوس شاداب میدان کی سر پر ہی پہر اوسکی یہہ مثال دی کہ جیسی
انجیر کا پہلا پہل جسکو کوئی دیکہتا ہی کہا جاتی ظاہر یون ہی کہ یہہ اشارہ شالمنسر بادشاہ
کیطرف ہی یعنی یہہ مصیبت بہت جلد انپر آویگی اور پہر آخر زمانہ مین وہ اللہ کا زبردست
بندہ انکا گھمنڈ توڑ دیگا طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ انجیر کا پہل جو پہلا پکا ہوا ہو جبکہ
اور کوئی نہین ملتا ہی وہ جلدی سی کہا لیا جاتا ہی ارشاد ہوتا ہی اوسدن رب العالمین
اپنی قوم کی باقی لوگون کی لیے شوکت کا افسر اور حسن کا تاج ہوگا اور عدالت کی روح ہوگا
اوسکی لیے جو عدالت کی کرسی پر بیٹہیگا اور ہمت اونکی لیے جو دروازون سی لڑائی کو
پہیر دینگی دیکہو اللہ تعالی فرماتا ہی کہ اون دونون یعنی جن دونون نے ایمانون کا تاج
روندا جائیگا اوسدن اللہ تعالی اپنی قوم کی یعنی اسرائیلیونکی باقی لوگونکی لیے یعنی جو لڑائیون
اونمین سی جو بچی باقی رہجائینگی اور ایمان لائینگی اونکی لیے اللہ تعالی حسن اور شوکت کا تاج ہوگا

یعنی اللہ ہی کی بندگی کرنا اور اوسکی آگی سجدہ کرنا اونکی رونق اور حسن کا باعث ہوگا اور
اوسکی ذکر اور اوسکی محبت کی نور سی اونکی چہرہ نورانی ہونگے اور جو شخص اوسوقت عدالت
کی کرسی پر بیٹھیگا اوسکی لیے اللہ تعالی عدالت کی روح ہوگا یعنی عدالت کا سکہلانیوالا ہوگا
اور اپنی عدالت کی صفت کا سایہ اوسپر ڈالیگا اور اللہ اون لوگون کی لیے ہمت ہوگا
یعنی ہمت کا دینی والا ہوگا جو اپنی دروازون پرسی دشمنون کو بھگا دینگی دیکھو یہہ
اشارہ صاف اوس پیغمبر بادشاہ کی طرف ہی جسکی ہاتھون عدالت کا وعدہ [illegible]
بار بار ہو رہا ہی اور آپکی ساتھ والونکی بہادری اور شجاعت کی تعریف فرمائی ہی جناب
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وقت مین اسی قوم قینقاع مین سے عبد اللہ ابن سلام رض اور بہت سے
بہت یہودی ایمان لائی اور پکی محمدی ہوئی طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ یہہ خبر حزقیا بادشاہ
کی ہی کہ وہ بڑا ایماندار تہا اور اوسکا ارادہ تہا کہ لوگون کو بہتری کی طرف لاوی ای ایمانوالو اللہ تعالی کی
اسکی بعد حزقیا کی رعیت کی بہی شکایت کرتا ہی اونمین اگرچہ کچہہ لوگ اچہی بہی تہی تو اونہون
نے دشمنون کو کب بہگایا وہ تو مصر والون کی مدد ڈہونڈتی تہی یہہ تعریف اونکی نہین ہو سکتی
یہہ تعریفین صاف محمدیونکی ہین جنہون نے بار بار بڑی بڑی دشمنون کو بہگا دیا اللہ فرماتا ہی
اور یہہ بہی شراب کی باعث سی خطا کرتے ہین وی نشی سے ڈگمگاتی ہین امام اور نبی نشی سے
خطا کرتے ہین وی شراب سے مغلوب ہوتے ہین وی نشی سے ڈگمگاتے ہین دیکہنی مین خطا کرتے
ہین وے عدالت مین پہسلتی ہین کہ سب دسترخوان قے اور گندگی سے بہرے ہوئے ہین کہ
کوئی جگہہ بہی صاف نہین پایا جاتا ہی کہ اوس زمانہ مین وہ لوگ پیدا ہوئے تہی جو جہوٹہہ موٹہہ
پیغمبری کا دعوی کرتے تہی اونکا ذکر حضرت ارمیا علیہ السلام کی کتاب کی تیئیسوین باب مین
بہت کچہہ ہی اللہ فرماتا ہی مین نے اونکو نہین بہیجا مین نے اونسی نہین کہا جب سچی پیغمبر ہود لوگونکو
خبر دیتی تہی کہ تمہارا ملک ویران ہو جائیگا کیونکہ تمنی بت پوجی اور بڑی بڑی گناہ کیے
تب وہ جہوٹے پیغمبر اور جہوٹہ امام کہتے تہی کہ تم سلامت رہوگی تمپر کوئی بلا نہ آویگی یہہ جہوٹے
نبی یروشالم مین تہی سوا اللہ تعالی اونہین لوگون کا یہان بہی ذکر کرتا ہی کہ یہہ لوگ بہی یعنی
یروشالم والی بہی شراب مین مست ہین کوئی جہوٹہہ موٹہہ پیغمبر بن بیٹہا ہی کوئی امام بن بیٹہا ہی

اور غلط غلط باتین لوگون کو سکہلاتی ہین اسی طرحکا مطلب حضرت ہوسیع علیہ السلام کی صحیفہ
کی نوین باب مین بہی ہی افرائیم کی بد اعمالون پر سخت کلمی فرماکر تیسری آیت مین فرماتا ہی وی
خداوند کی سرزمین مین نبسین گی بلکہ افرائیم مصر کو پہر جائیگا اور وی آسور مین ناپاک چیزین
کہائینگی چہٹی آیت مین ہی کہ مصر اونکو سمیٹیگا موفت اونکو گاڑیگا ساتوین آیت مین
ہے کہ سزا کی دن آئی ہین انتقام کی دن آئی ہین اسرائیل معلوم کریگا نبی بیوقوف ہی روحانی
آدمی دیوانہ ہی تیری بڑی بدکاری اور نہایت عداوت کی سبب سی افرائیم میری خدا کی
طرف سی مدد کا انتظار کرتا ہی نبی اپنی ساری راہون مین چڑیمار کا جال ہے وہ اپنی خدا کے
گہر مین ایک پہندا ہی اونہون نے جیسا کہ جبعہ کی ایام مین ہوا آپکو نہایت خراب کیا ہی یاد رکہے
طامس اسکاٹ ان آیتون کا مطلب یون بیان کرتا ہی کہ اونہون نے پیغمبر کو بیوقوف خیال کیا اور
خدا کی بندی کو دیوانہ سمجہا یا یہ مطلب ہی کہ اونکی جہوٹے پیغمبرون کی اپنی بیوقوفی اور دیوانگی
معلوم ہو جائیگی جب یہہ معاملہ ظہور مین آویگا اور یہہ جہوٹے پیغمبر چڑیمار کی جال کی مانند ہین
کہ آدمیون کو برباد کرنیکی لیے پہنساتی ہین جبعہ کا قصہ قاضیون کی کتاب کی اونیسوین اور
بیسوین باب مین ہی کہ جبعہ کی بعضے لوگون نے ایک مسافر کی بی بی سی اسقدر برا فعل کیا کہ وہ
مر گئی تمام اسرائیلیون نے بنیامین والون سی کہا اون لوگون کو ہماری حوالی کرو ہم اونکو قتل
کرین اونہون نے نہ مانا تب تمام اسرائیلیون نے بنیامینیون پر چڑہائی کی اور بنیامینیون نے بڑی
شکست کہائی طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ جنہ قبایل کی اصلاح کرنیکی بعد یہودیہ مین بہی [illegible]
پہیلی ہوئی تہی عام خاص سب شرانخوار تہی اونہون نے برائیونکا فتوی دیا کچہہ باقیماندہ اور قسم
کی بہی لوگ تہی جنکی باعث سی شہر بچگیا اب ہم کہتی ہین کہ وہ جو اچہی لوگ تہی اونہون نے
دشمنون پر حملہ نہین کیا تو یہہ جو اللہ بشارت دیتا ہی کہ وہ لوگ دروازون پہ سی لڑائی کو
پہیر دینگی یعنی لڑنیوالی دشمنون کو بہگا دینگی یہہ محمدی وقت کی بشارت ہی کہ جو یہودی ایمان
لائی اور اچہی طرح دین محمدی پر قایم رہی اونکی چہرے نور ایمان سی روشن رہی اور اپنی دشمنون
پر ہمیشہ غالب رہی دیکہو آگی بہت بڑا اپنا محمدی وقت کا اللہ بتلاتا ہی اور یون فرماتا ہی
وہ کسکو دانش سکہاویگا کسکو وعظ کر کی سمجہاویگا اونکو جنکا دودہ چہڑایا گیا جو چہاتیون سی

بد اگی کیونکہ حکم پر حکم حکم پر حکم قانون پر قانون قانون پر قانون تھوڑا یہان تھوڑا وہان کیونکہ وہ بیگانہ ہونٹونسے اور اجنبی زبان سے اس قوم کے ساتھ باتین کریگا جن سے اوسنے کہا کہ یہ وہ آرام گاہ ہے تم انکو جو تھکے ہوئے ہین آرام دیجیو اور یہ چین کی حالت ہی پر وے شنوا نہوے اور خداوند کا کلام اونکے لیے ہوگا حکم پر حکم حکم پر حکم قانون پر قانون قانون پر قانون تھوڑا یہان تھوڑا وہان تاکہ وے چلے جاوین اور پچھاڑی گرین اور شکست کھاوین اور دام مین پھنسین [illegible] یعنی اللہ تعالے اسکو علم سکھا دیگا اور شعر کو سمجھا دیگا [illegible] دنیا کی [illegible] کر گئے وہی اوس تعلیم کو قبول کرینگے یہ مقابل اکلیسوین زبور [illegible] کو ٹھنڈا کیا اور اوسی قرار کروایا جیسا کہ دودھ سے چھڑائی ہوئی لڑکی [illegible] یہان یہ لڑکی اپنے [illegible] اس لڑکے کا سا ہی جسکا دودھ چھڑایا گیا ہو اسکا مطلب طامس اسکاٹ نے یون لکھا ہی کہ فی الحقیقت حضرت داود علیہ السلام دنیا کی لذتون سے اسقدر اجنبی ہو گئے جیسا کہ بچا دودھ سے اجنبی ہو جاتا ہی جب وہ اور مزے چکھنے لگتا ہی ہم کہتے ہین یہان بھی یہی معنی ہین کہ اللہ تعالے آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ کی زبان پاک سے اونہین کو سمجھا دیگا یعنے اونہین کے دلون مین اتریگا جو دنیا کی مزون سے الگ ہو گئے جسطرح بچا دودھ کا مزا بھول جاتا ہی پھر اللہ تعالے [illegible] یہ بتا دیتا ہی کہ وہ کلام اللہ کا اونکے لیے یعنے اسرائیلیون کے لیے اسطرح ہوگا کہ حکم پر حکم [illegible] تھوڑا یہان تھوڑا وہان ہوگا اسکا یہ مطلب کہ جو احکام کتاب مین اللہ تعالے نے اسرائیلیون سے باتین کہین کریگا جسطرح توریت اور زبور اور صحیفون مین اور انجیل مین اپنے پیغمبرون کے وسیلے سے تمام کتاب مین فقط اسرائیلیون ہی سے اللہ نے باتین کہین [illegible] آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو کتاب اوترے گی اوس مین اور قوم کو بھی سمجھاویگا اسرائیلیون کو بھی اوس کتاب مین تھوڑا یہان تھوڑا وہان سمجھاویگا اسرائیلی [illegible] دوسری قوم کے طفیلی ہو جاوینگے سو قرآن مجید ایسا ہی ہے سو تین جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ جب اوترین [illegible] ساری قومونکو ملا کر [illegible] مدینے مین تشریف لائے مدینے مین اسرائیلی لوگ رہتے تھے جو سورتین مدینے مین اوترین جیسے سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران اور سورہ نسا اور سورہ مائدہ انمین جابجا اسرائیلیون کو بھی سمجھایا یا بنی اسرائیل یا اہل الکتاب [illegible] دوسرا اللہ یہ بتاتا ہی کہ اللہ تعالے اجنبی زبان مین ان دونون سے یعنے اسرائیلیون سے باتین کریگا ہر شخص کو اپنی بولی آسان معلوم ہوتی ہی دوسری بولی مشکل معلوم ہوتی ہے اللہ تعالے نے حضرت موسیٰ سے حضرت عیسیٰ تک جسقدر پیغمبر اسرائیلیون مین بھیجے

وہ پیغمبر اسی قوم کے تھے جو کلام اللہ کا اونپر اوترا اسرائیلیون کی بولی مین یعنے عبرانی زبان مین اُترا جو اسرائیلی
لوگ بولتے تھے اُنھین کی بولی مین توراۃ اور زبور اور صحیفے اور انجیل اوتری اب اللہ تعالی ایسی بات کا وعدہ
کرتا ہو کہ وہ اللہ اجنبی زبان مین ان لوگون سے باتین کریگا جسنے اونسے فرمایا ہی کہ خستہ دلونکو راحت دو یہہ تھا صاف
قرآن مجید کا ہی جو رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم پر عربی بولی مین اوترا تجھے فرمایا کہ اللہ کا کلام جو اونکو سات تھوڑا
تھوڑا ہوگا اسکا انجام یہہ ہی کہ اونمین جو ایمان نہ لاوین گروہ شکست کھاوینگے اور قید کیجاوینگے عبرانی مین اجنبی
سافاہ کا لفظ ہی جسکا ترجمہ کیا گیا ہی بیگانہ ہونٹون سی یہہ لفظ اس کتاب کے تینتیسوین ۳۳ باب کی اونیسوین آیت
مین بھی آیا ہی کہ سافاہ مشعوغ للعج لاشون یعنے ہونٹ یعنے بولی ایسی کہ سنی نجاوی یعنے سمجھی نہ جاوے اور بیگانہ
زبان جو سمجھی نہین جاتی اس پادری نے وہان نلعج کے ترجمہ مین بیگانہ کا لفظ لکھا ہی یہان بھی وہی ترجمہ کرنا چاہئے
کہ بیگانہ ہونٹون سے مگر اس جگہ اس پادری نی وحشی ہونٹون کا لفظ لکھدیا یہہ لفظ بلفظ ڈوبی ہی ملا سید علی طہرانی
ملا محمد رضا طہرانی کی کتاب کے ترجمہ مین التیم مین کہ یہہ جو فرمایا کہ زبان بیگانہ کے ساتھ اللہ تعالے اسرائیلیون سی باتین
کریگا اسکا مطلب ظاہر ہے کہ عربی زبان اسرائیلیون کی زبان سے بیگانہ ہی وہ لوگ اس زبان سی واقف نہین ہین
اور یہہ جو فرمایا کہ شکست کھاوینگے اور جال مین پھنسینگے اگر نہ مانین تو ذلیل رہینگے اور جزیہ دینگے اور مسلمانون کے
جال مین پھنسینگے دیکھو اسقدر سال کی جمعیت رکھتے ہین پھر بھی مسلمانون کے تمام شہرونمین اونکی حال قیدیون
کیطرح پھنسی رہتی ہین اور اونمین سی کوئی بادشاہ نہین ہوا اور نہ ہوگا اور سب جمعیت اونکا بعد از مسلمانون یا
نصاری کے ہو کر رہتی ہین ان سب آیتون مین وعدہ کئے ہوئے پیغمبر کے تین نشان ہین اور یہہ وعدہ
ہو کہ نئے شریعت مشکل اور صاف زبان مین ان بتون اور نشانون کے ساتھ آوے گی اور حضرت اشعیا علیہ السلام
کے وقت سی جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بھیجے جانیکے وقت تک اسطرح کا کوئی پیغمبر اور اسطرح کی کوئی کتاب اللہ
کی طرف سے نہین آئی سوا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور قرآن کے اور قرآن مین یہہ سب نشانیان موجود ہین
جو حضرت اشعیا علیہ السلام نے بتلائے ہین پھر کیا باعث ہی کہ یہودی لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور قرآن پر
ایمان نہین لاتے اور اس امید مین ہین کہ مسیحا اب آویگا اونکے نادان ضدی دنیا پرست ملاؤن نے
اونکے لیے ایک بات بنائی ہی اور جاہلون کو گمراہی کے جنگل مین حیران اور سرگردان کر رکھا ہی تمام ہوا بیان
ملا سید علی طہرانی کا پادری طامس اسکاٹ نے یون مطلب بدلا ہی کہ یہودی لوگ بہوت سی زیادہ نہین
سمجھ سکتے تھے اس لیے ضرور تھا کہ بار بار ایک ہی بات بتائی جاوے تھوڑا ایک وقت مین اور

تهورا اور دوسرے وقت مین اور اجنبی زبان کا یون مطلب بدل دیا کہ یہودیون نے اللہ کا کلام نہ سنا تو اللہ نے
انکو یہ سزا دی کہ آسوریون اور بابل والون کے وسیلہ سے اونکو تعلیم کیا جو بُری باتین اور دہمکیان عبرانی زبان
مین دی گئی تہین اور دوسری چیزون مین ایک زبان بولین جسکو وہ سمجھ نہ سکین یہ پادری نے اسلیے لکہا کہ تب
کے فوج کے سردار نے یہودیون کو عبرانی بولی مین دہمکیان دی تہین جسکا بیان چہتیسوین باب مین ہے ای پادریو
اللہ سے ڈرو اب قیامت بہت نزدیک ہے دیکہو اللہ صاف فرماتا ہے کہ مین اجنبی زبان مین اسرائیلیون سے باتین کرونگا
حکم پر حکم دونگا تمنے اس صاف بات کا مطلب یون بدل دیا کہ بت پرستون کی زبان سے اللہ اونکو عبرانی مین دہمکیان
دلوا دیگا باقی اور باتون مین وہ اپنی زبان بولین گے بت پرستون کی کلام کو تمنے اللہ کا کلام ٹہرا دیا اس تمہاری
بے انصافی اور ہٹ دہرمی پر ہزار افسوس پہر پادری نے جہان اس باب کا خلاصہ لکہا ہے وہان لکہتا ہے کہ جن
لوگون نے حضرت عیسی علیہ السلام کی انجیل کے رحم کی گفتگو سے انکار کیا اور پاک آرام اور تسلی کو نمانا اونکو
اسرار طریقہ سے سکہلاویگا اپنے ایمان والو اس جگہ تو پادری اصل مطلب کے نزدیک پہونچ گیا اسے
پادریو اتنا اور اقرار کرو کہ جن لوگون نے حضرت عیسی علیہ السلام کی تعلیم نہ سُنی جو اونکو اونکی زبان عبرانی
مین اللہ کا کلام سُناتی تہے تب اللہ نے اونکو اس طریق سے سکہلایا کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کی زبان پاک سے عربی بولی مین سمجہایا اس جگہ یاد رکہنا چاہیے کہ انجیل عبرانی مین تہی اب
جو یونانی مین ہے یہ اوسکا ترجمہ ہے اگر پادری لوگ کہین کہ یہ بشارت انجیل کی ہے کہ اللہ نے اوسکو یونانی بولی مین
اوتارا اسکا جواب یہ ہے کہ اگلے زمانہ کے پادری اپنی کتابون مین صاف لکہ گئے ہین کہ انجیل عبرانی مین تہی مولوی
رحمت اللہ صاحب اعجاز عیسوی مین لکہتے ہین کہ اپی فینیئس کہتا ہے کہ متی نے انجیل کو عبرانی مین لکہا تہا نہ
یونانی مین جیسا کہ بعض قائل ہین کہ متی نے دونو زبانون مین انجیل کو لکہا تہا اور ہریو صاحب اپنی تاریخ مین
کہتا ہے کہ یہ بات غلط ہے جو لوگ کہتے ہین کہ متی نے اپنی انجیل کو یونانی مین لکہا تہا یوسی بیس نے اپنی تاریخ مین
اور بہت سے عیسائی مرشدون نے لکہا ہے کہ متی نے انجیل عبرانی مین لکہی تہی نہ یونانی مین جیروم کہتا ہے کہ
پین ٹی نس نے اس انجیل کی ایک عبری جلد انڈیا مین یعنی حبش مین پائی تہی اور اُسنے اوسکو اسکندریہ مین
لاکر سی سرا کے کتابخانہ مین رکہا تہا وہان سے وہ جاتی رہے مگر یونانی ترجمہ اسکا باقی رہا اور نام
ترجمہ کرنیوالے کا ٹہیک معلوم نہین یہانتک قول ہریو کا تہا اور نیکوفرس کیلس اپنی تاریخ مین لکہتا ہے
کہ ارمی نیس کہتا ہے کہ متی نے اپنی انجیل عبرانی مین لکہی ہے اور لارڈنر اپنی تفسیر کی دوسری جلد کے اکیسو

اونیسوین صفحہ مین لکہتاہی کہ پی پیس لکہتاہی کہ متی نی انجیل عبری مین لکہی اور ہر کسی نے اپنی لیاقت کے
موافق اوسکا ترجمہ کیا اور صفحہ ایکسو ستر مین لکہاہی کہ ارینی نیس لکہتاہی کہ متی نی یہودیونکی لئے اونکی بولی مین
انجیل لکہی جبکہ دونون پولوس اور پطرس روم مین وعظ کہتے تھے اور دوسو سترہ صفحہ مین لکہتاہی کہ یوسی بیس
لکہتاہی کہ پین تی نس جب انڈیا یعنے حبش مین آیا اوسنے وہان متی کی انجیل عبری مین پائی جو وہان کے
لوگونکو برتولما حواری سی پہونچی تہی اور اوسوقت سی اونکے پاس محفوظ تہی اور جیروم کہتاہی کہ پین تی نس
اوسکو وہان سے اسکندریہ مین لایا اور لارڈنر یوسی بیس کی بات کو سچی جانتاہی اور صفحہ پانسو چودہ
مین لکہاہی کہ ارجن کی تین فقرے ہین ایک وہ کہ یوسی بیس نے نقل کی کہ متی کی انجیل یہودی ایماندارونکو
عبری مین دی دوسرا یہ کہ روایت ہی کہ متی نے پہلی لکہا اور انجیل دی عبریونکو تیسرا یہ کہ متی
نے لکہا عبریونکی لیے جو منتظر اوسکے تھے جو ہونیوالا تہا ابراہیم اور داود کی نسل سے پہر چوتہی جلد کی پچانوی صفحہ
مین لکہاہی کہ یوسی بیس لکہتاہی کہ متی نی عبریونمین وعظ کہہ کر جب اور قومونکی طرف جانے کا ارادہ کیا
تو انکو اونکی زبان مین انجیل لکہہ کردی گیا اور ایکسو پینسٹہوین صفحہ مین قول اتہانی سیئش کا یون نقل
کرتاہی کہ متی نے اپنی انجیل عبری مین یروشلم مین لکہی تہی اور یعقوب خداوند کی بہائی نے اوسکا ترجمہ کیا
یعنے یونانی مین اور ایکسو چوہترین صفحہ مین لکہاہی کہ اپی فانیس لکہتاہی کہ متی نے وعظ کہا اور انجیل عبرانی
مین لکہی اور صفحہ چارسو اوتالیس مین لکہاہی کہ جیروم لکہتاہی کہ متی نی یہودیہ مین ایماندار یہودیونکی لیئے انجیل
عبرانی مین لکہی اور چارسو اکتالیسوین صفحہ مین لکہاہی کہ جیروم لکہتاہی کہ متی نے اپنی انجیل یہودیہ مین ایماندار
یہودیون کی لیے عبری زبان مین اور عبری حرفون مین لکہی اور یہ بات کہ اُسکا ترجمہ یونانی مین ہی اور یہ بات
کہ کسنی اوسکا ترجمہ یونانی مین کیا ہے تحقیق نہین علاوہ اسکے کتابخانہ سی سریا مین جسکو پمفلس شہید
نے بڑی جان فشانی سے جمع کیا تہا وہ عبری انجیل موجود ہی اور مین نی ناصریون کے اذن سے
جو بریا ضلع سریا مین رہتے تہے اور اُس عبری انجیل کا استعمال کرتی تہے ایک نقل لی اور صفحہ پانچسو ایک
مین لکہاہی کہ اگسٹائن لکہتاہی کہ ان چارون مین سے متی ہی کے حق مین کہا گیا کہ اوسنے عبری مین
لکہی اور باقیون نے یونانی مین اور صفحہ پانچسو اٹہتیس مین لکہتاہی کہ کریزاسٹم لکہتاہی کہ کہا گیا ہے
کہ متی نے ایماندار یہودیونکی درخواست سے اپنی انجیل عبری مین لکہی پہر پانچوین جلد کے ایکسو تینتیسوین
صفحہ مین لکہتاہی کہ اسیڈور لکہتاہی کہ ان چارونمین سے متی صرف عبرانی مین لکہی اور باقیون نے یونانی

مین ہارن صاحب نے اپنی تفسیر کی چوتھی جلد مین چوبیس شخصونکا نام لکھا ہی جو اسکے قائل مین کہ انجیل عبری مین تھی ہم کہتے ہین کہ یہ بات خوب ثابت ہو کہ حضرت عیسی علیہ السلام اسرائیلیون مین پیدا ہوئے اور انکو بولی عبرانی تھی جبکہ آپ نے اللہ کا کلام عبرانی مین سنا چاہئے اللہ تعالے نے ہمکو یہ قاعدہ ہمارے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان پاک سے قرآن مجید مین بتلا دیا اور فرما دیا وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ اور معنی کوئی پیغام پہونچانیوالا نہین بھیجا مگر اوسکی قوم کی زبان مین تاکہ وہ بیان کرے انکو واسطے یعنے اللہ نے سب پیغمبرون پر اپنا کلام اونکی قوم کی بولی مین اوتارا ہی تو بیشک انجیل پاک بھی عبرانی مین اوتاری ہو سو جناب متی نے جو کلام اللہ کا حضرت عیسی علیہ السلام سے جیسا سنا تھا ویسا ہی لکھا اور اسکے ساتھ حضرت عیسی علیہ السلام کے کچھ احوال بھی لکھدیا جتنا کلام حضرت عیسی علیہ السلام نے دین کی تعلیم مین سنایا ہو وہ کلام اللہ کا ہی انجیل یوحنا کے چودھوین باب مین لکھا ہی کہ آپنے فرمایا یہ کلام جو تم سنتے ہو میرا نہین یہ کلام اللہ کا ہی جسنے مجھکو بھیجا ہی یوحنا اور مرقس اور لوقا نے انجیل کو یونانی مین لکھا ہی عبرانی کا ترجمہ یونانی مین کرلیا ہی متی اور یوحنا حضرت عیسی علیہ السلام کے خاص رفیقون مین ہین اور لوقا اور مرقس حضرت عیسی علیہ السلام کے دیکھنے والون کے شاگرد ہین معلوم ہوا کہ اُس شریعت مین اصل زبان کے یاد رکھنے کی تاکید نہین تھی فقط مطلب یاد رکھنا فرض تھا جیسی ہمارے دین مین محمدی حدیثون مین بعینہ لفظین یاد رکنا افضل اور بہتر ہے اور اگر فقط مطلب یاد رہا تو بھی کفایت کرتا ہی ہمارے دین کی ایک بڑے عالم نے اپنی کتاب مین لکھا ہی کہ اگلی کتابون مین بعینہ لفظون کے یاد رکھنے کی ضرورت نہ تھی فقط مطلب یاد رکھنا کافی تھا یہ بات فقط قرآن مجید مین ہی کہ ایک ایک حرف یاد رکھنے کا حکم ہوا ہی جو اللہ نے وعدہ کیا کہ مین اجنبی زبان مین اسرائیلیون سے باتین کرونگا یہ وعدہ قرآن مجید مین یاد دلایا ہی سورہ بنی اسرائیل مین فرمایا اِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖٓ اِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ يَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا وَّيَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا جن لوگونکو علم دیا گیا ہی اسکے پہلے جب اونپر پڑھا جاتا ہو گر پڑتے ہین ٹھوڑیون کے بل سجدے مین اور کہتے ہین پاک ہی ہمارا مالک بیشک وعدہ ہمارے مالک کا پورا ہونے والا تھا یعنی جن لوگون کو اگلی کتابون کا علم ہی وہ قرآن سنکر اللہ کے آگے سجدہ کرتے ہین اور کہتے ہین سبحان اللہ ہمارے رب نے جس کتاب کے بھیجنے کا وعدہ کیا تھا وہ وعدہ پورا کیا اللہ فرماتا ہی اسلیے او شخص باز آ میو جو اس گروہ پر کہ یروشلم مین ہی حکمرانی کرتی ہو خداوند کا

کلام سے خواہ جس کو تم کہا کرتے تھے ہوگیا یعنی موت سے عہد باندھا اور عالم غیب سے پیمان کیا جب ہلاک
کرنیوالا کوڑا آئیگا تو ہمسے چھوٹ جائیگا ہم پر نہ پڑیگا کہ ہمنے جھوٹھ کو اپنی پناہ کیا اور دروغ گوئی کی آڑ مین ہمنے
تئین چھپایا ہی تھامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ معلوم ہوتا ہی کہ جب نبیون نے بیان فرمایا کہ اللہ تمسے
بدلا لیویگا اون لوگون نے ٹھٹھا یہودیہ کے حاکمون نے سر پر ٹھٹھا کیا اور وہ سمجھے کہ ہمنے جھوٹھ
اور فریب سے ایسی تدبیرین گانٹھی ہین کہ ہمکو قتل ہونے سے بچا لینگی ارشاد ہوتا ہی اسلئے خداوند اللہ
یون فرماتا ہی دیکھو مین صیہون مین بنیاد کیلئے ایک پتھر رکھونگا ایک آزمایا ہوا پتھر کونے کے سر کا ایک
مہنگا ہوا ایک مضبوط بنیاد والا پتھر جو اوس پر ایمان لاوے شرمندہ نہوگا تھامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ یہ پیش خبری
حضرت عیسی علیہ السلام کے سوا کسی سے علاقہ نہین رکھتی اور حضرت عیسی علیہ السلام کی ذات پاک کو
یہان ایک نیو کے پتھر سے مثال دی ہی جیسے کوئی بڑی عمارت طیار ہونے والی ہی کیونکہ مذہبی عبادت خانہ اوسپر
بنایا گیا ہی یہ نیو صیہون مین ڈالی گئی اللہ نے خود اوسکی بنیاد ڈالی کہ انجیل کو اور قومون مین پہنچایا ایک
کونے کا پتھر جو ملائی جوڑ ہی اوسمین تمام عمارت کو اسی محمدی بہا نیو اس مقام مین اللہ تعالے نے یروشلم
کے حاکمون کو سزا دینے کا وعدہ کیا پھر فرمایا کہ مین صیہون مین بنیاد کے لیے ایک پتھر رکھتا ہون اور حضرت
عیسی نے یروشلم کے حاکمون نے بڑے بڑے ظلم کیے اور حضرت عیسی علیہ السلام نے اونکو سزا نہین دی
یہ خبر اونکی نہین ہوسکتی کیونکہ اسمین یروشلم اور صیہون مین عدالت کی نیو ڈالنے کا وعدہ کیا ہی دوسری
آیت مین صاف عدالت کا اور ظالمون کو سزا دینے کا وعدہ ہی وہ بیش قیمت پتھر جناب محمد صلی اللہ علیہ
وسلم ہین جنکو معراج کی رات مین اللہ تعالے صیہون مین مسجد بیت المقدس مین لایا اور سب
پیغمبرون کو اللہ نے وہان بھیجا آپنے امام ہوکر سب پیغمبرون کے ساتھ اس مسجد مین نماز پڑھی یہ اللہ نے دین
کی نیو اوس ملک مین ڈالی پھر آپ کے نائبون کو وہان بھیجا اونھون نے صیہون یعنی یروشلم کے لوگون سے
جہاد کیا اور اوس شہر اور مسجد کو اونسے لیا اور خوب آباد کیا حضرت عیسی جب صیہون مین تشریف لائے اس مسجد
کو ویران ہونے کی خبر سنائی اور آپ کے بعد یہ مسجد چھ سو برس ویران رہی اور بنیاد کے لیے پتھر رکھنے مین
مسجد کی آبادی کیطرف بھی صاف اشارہ ہی یہ آبادی محمدیون کے ہاتھوں سے ہوئی ارشاد ہوتا ہے
اور مین سچوت پر عدالت اور سہول پر صداقت رکھونگا اور اولے [illegible] پناہ کو جھاڑ ڈالینگے
ور پانی چھپنے کے مقام [illegible]

اپنا کام ریتی وسہاول سو کرتا ہی اسطرح اللہ تعالے عدالت وانصاف کریگا مغروروںکو سزا دیگا یقین والونکو بہالیگا طوفان اوسکی غصہ کا ہر ایک جہوٹی عقیدہ کو بہالیجائیگا آی ایمان والو اوپر نیو کی پتھر کی مثال دی تھی یہان دوسری مثال فرمائی کہ اوس نیو کی پتھر کے اوپر عدالت اور صداقت کی عمارت بنی گی یعنے دین کے حاکم عدالت کرینگے اور جہوٹی لوگون کو سزا دیگی یہ جو فرمایا کہ کونے کے سرے کا پتھر اسکا یہ مطلب کہ وہ سب پیغمبرون کے بعد ہی اوسکے بعد کوئی پیغمبر نہین صیہون مین اوسکا آنا ایسا ہی جیسا کہ ایک بیش قیمت پتھر دین کی عمارت بنانی کے لیے اس ملک مین رکہا گیا اس ملک مین ایمان کی نیو خوب مضبوط ہوئی اور مسجد بھی ہمیشہ کے لیے آباد ہوئی ارشاد ہوتا ہی اور تمہارا عہد جو موت سے ہوا ہی ٹوٹیگا اور تمہارا ایمان جو قبر سے ہوا قائم نرہیگا جب وہ ہلاک کرنے والا کوڑا اپنچ سی ہو کر چلیگا تب تم اوسکی جڑ تانی والی کی نیچے روندے جاؤ گے اور جس جس وقت وہ گذرتا ہوئی وہ تمہین لی جائیگا ہر ایک صبح کو گذریگا اور دن اور رات کو بھی بلکہ اوسکا چرچہ سُننا بھی گھبرانی کا سبب ہوگا طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ سنحاریب کے حملہ سے جو بد اقبالی اور خوف ہوا اور وہ یروشالم تک آیا اور اسکو گہیر لیا اسمین اس خبر کا تھوڑا اسا ظہور ہوا لیکن نہ بہاجرانہ بابل کی قید نہ کوئی اور بد اقبالی اس سے علاقہ رکہتی ہے فقط یروشالم کی بربادی جو رومیون کی ہاتھ سے ہوئی جب یہودیون نے حضرت عیسی علیہ السلام کو چہوڑ دیا اسمین اس خبر کا پورا ظہور ہی دیکھو پادری نے یہ مطلب سمجھا کہ حضرت عیسی علیہ السلام پر جو یہودی ایمان نہ لائی اونکو وہ بُت پرستون کے ہاتھون اللہ نے قتل کیا یہ اسکی خبر ہے اور ہمارے نزدیک یہ خبر محمدیون کے جہاد کی ہی یروشالم کے حاکم جو جہوٹے عیسائی تھی اون پر جہاد ہوا پھر وہ محمدیون کے تابع ہو گئی ارشاد ہوتا ہی کیونکہ پلنگ چھوٹا ہی کہ کوئی اوسپر اپنے تئین پسار نہین سکتا ہی اور بالاپوش تنگ ہی کہ کوئی آپ کو اسمین لپیٹ نہین سکتا طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ اون کی تدبیرین اونکو بچا نہ سکین گی اور آفتون سی اونکو چہپا نہ سکین گی مصر والون سے یہودیون کا سازش کرنا اور کوئی تدبیر اونکو بچا نہ سکی گی نہ آسوریون سے نہ کلدیون سے نہ مسجد بیت المقدس نہ اونکے اعمال اونکی سفارش کرینگے جب اونہون نے حضرت عیسی علیہ السلام کو چہوڑ دیا نہ اونکی قلعے اونکو رومی لوگون سے بچائینگے جب خدا اونکا دشمن ہو جائیگا یہ قول پادریون کا ہی اور ہمارے نزدیک یہ اسوقت کی خبر ہے جب محمدیون نے حضرت عمرؓ کے وقت مین ملک شام اور یروشالم والون پر جہاد کیا دیکھو اسکی بعد بہت بڑا اپنا اللہ بتلاتا ہی اور یون فرماتا ہی کہ خداوند اوٹھی گا جیسا پراصیم کے پہاڑ پر اور وہ

غصتی مین آویگا جیسا جبعُون کی وادی مین تاکہ اپنا بلکہ اپنا اچنبا کام کرے اور اپنا کام ہان اپنا عجیب کام کر گذرے اب تم ٹھٹھا کرنے والا نہ ہو نہو کہ تمھاری بندین سخت ہو جاوین کیونکہ مین نے خداوند رب العالمین سے پوری سزا جو مقرر کی گئی ہی ساری زمین پر سنی ہی ای محمدی بہائیو بعل پراضیم پہاڑ کا حال حضرت سموئیل علیہ السلام کی دوسرے کتاب کے پانچوین باب مین لکھا ہی کہ حضرت داؤد علیہ السلام سے فلسطی لوگ لڑنے کو آئے تھے اللہ تعالے نے حضرت داؤد علیہ السلام سے فرمایا کہ اوپر چڑھ جا کہ مین فلسطیونکو تیرے ہاتھون مین کردونگا سو حضرت داؤد علیہ السلام بعل پراضیم مین آئے اور وہان اُنکو مارا اُنھونے اپنے بتون کو وہین چھوڑا سو حضرت داؤد علیہ السلام نے اور اُنکے لوگون نے اونکو یعنے بتون کو جلادیا اور جبعون کا حال حضرت یوشع علیہ السلام کی کتاب کے دسوین باب مین ہے کہ شہر جبعون کے لوگ حضرت یوشع علیہ السلام کے تابع دار تھے اونپر یروشلم کا بادشاہ اور حبرون کا بادشاہ اور کئی بادشاہ چڑھ آئے حضرت یوشع علیہ السلام کو اللہ نے فرمایا کہ مین نے اُنکو تیرے قابو مین کردیا تب یوشع علیہ السلام نے جاکر جبعون مین اونکو شدت سے قتل کیا اور جب وہ بھاگے تب اللہ نے اون پر پتھر برسائی اور اسی لڑائی مین اللہ نے حضرت یوشع علیہ السلام کے لیے سورج کو ٹھہرا دیا یہان تک کہ انھون نے اپنے دشمنون سے بدلہ لیا آفتاب آسمان کے بیچون بیچ ٹھہر رہا اور قریب دن بھر کے پچھم کی طرف نجھکا سو ان پیغمبرون کا جہاد جو اللہ کے صاف حکم سے تھا جسمین اللہ نے اپنی عجائب قدرتین دکھائین اوسکی مثال دیکر اللہ تعالے فرماتا ہی کہ جسطرح مین اُن وقتون مین بت پرستون مین غصے مین آیا تھا اور اُنکو قتل کروایا تھا اسی طرح پھر غصے مین اُونگا اور اپنا عجائب کام کر گذرونگا اسکا یہ مطلب کہ وہ جہاد نئی طرح ہوگا کہ اسطرح پر کبھی نہین ہوا تھا سو حضرت یوشع اور حضرت داود کے وقت مین اسرائیلیون کے ہاتھون سے بت پرستون کو قتل کروایا تھا اب اللہ نے اپنا عجائب کام یہ کیا کہ اسرائیلیون سے باہر بت پرستون کے ملک مین پیغمبرون کے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کرکے اونکے ہاتھون اور اونکی ساتھ والون کے ہاتھون بت پرستون کو قتل کیا اور جو اسرائیلی ایمان نہ لائے اُنکو بھی قتل کیا اور یروشلم کے حاکمون کو بھی سزا دی پھر یروشلم کو اُنسے لے لیا اس عجائب کام کا ذکر اللہ نے پھر اونتیسوین باب کی چودھوین آیت مین کیا ہی اور پھر سترھوین آیت مین صاف مطلب کھول دیا ہے طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ بعل پراضیم اور جبعون مین اللہ نے اسرائیلیون کو بچایا بت پرستون کو سزا دی ایسا اللہ نے

نیا کام کیا کہ اسرائیلیون کو برباد کیا شاید اوسکا عجائب کام یہ ہی کہ سنحاریب کی فوج کو مار ڈالا گر وہ عجائب
کام جسکو یہودی کہتے تھے کہ کبھی نکریگا وہ یہ ہی کہ اوسنے یہودیون کو انکے لوگون مین سے خارج کیا اور انکے دشمنون
مین انکو شمار کیا اور رومی لوگون کے ہاتھون انکو سزا دی آخر یا دریلو رومیون کے ہاتھون اللہ نے
ساری زمین کے لوگون کو سزا نہین دی اور یہان ساری زمین کے کافرون کو سزا دینے کی خبر ہی تمکو
خوب معلوم ہی کہ دوسری قوم مین پیغمبر کا پیدا ہونا یہودیون کے نزدیک محال تھا اللہ نے اپنا عجائب
کام انکو دیکھایا کہ دوسری قوم مین سب پیغمبرون کے سردار کو پیدا کیا اور اپنا پاک کلام اوسپر اوتارا اور
عرب کے بت پرستون کو بتون کی پوجا چھڑا کر ایمان والون کا سردار بنایا اور بے ایمان یہودیون کو
اور جھوٹے عیسائیون کو انکے ہاتھون قتل کرایا اب معلوم ہوا کہ وہ کونسا تھا جناب محمد صلی اللہ علیہ
وسلم ہین جنکے ہاتھون اللہ نے اپنا عجائب کام پورا کیا مشارق الانوار مین بخاری اور مسلم
سے لکھا ہی کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِنَّ مَثَلِیْ وَمَثَلَ الْاَنْبِیَاءِ مِنْ قَبْلِیْ کَمَثَلِ
رَجُلٍ بَنٰی بُنْیَانًا فَاَحْسَنَہٗ وَاَجْمَلَہٗ اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَۃٍ مِّنْ زَاوِیَۃٍ مِّنْ زَوَایَاہُ فَجَعَلَ النَّاسُ
یَطُوْفُوْنَ بِہٖ وَیَعْجَبُوْنَ لَہٗ وَیَقُوْلُوْنَ ہَلَّا وُضِعَتْ ہٰذِہِ اللَّبِنَۃُ فَاَنَا اللَّبِنَۃُ وَاَنَا
خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ یعنی میری کہاوت اور ان نبیون کی کہاوت جو مجھسے پہلے تھے جیسے کہاوت ایک مرد کی
جسنے ایک عمارت بنائی پھر اوسکو اچھی طرح بنایا اور خوب بنایا مگر اوسکے کونون مین سے ایک کونے پر ایک اینٹ
کی جگہ خالی رہی سو لوگون نے اوسمین پھرنا شروع کیا اور تعجب کرنے لگے اور کہنے لگے یہ اینٹ کیلئے نہی
سو مین ہی ہون وہ اینٹ کہ مین تمام کرنے والا ہون نبیون کا سبحان اللہ حضرت اشعیا علیہ السلام کا
مطلب محمدی حدیث سے صاف کھل گیا اللہ فرماتا ہی کان دھر کے میری آواز سنو متوجہ ہوکر میرا حکم
مانو کیا کسان بونے کے لئے ہر دن ہل چلایا کرتا ہی اور اپنی زمین کو چاسا کرتا اور اوسکی ڈھیلے پھوڑا کرتا ہی اور جب
اوسکو برابر کر چکا تو کیا وہ اجوائن کہین اور زیرہ کہین نہین بکھیرتا اور ستہرے گیہون اور جو اور بو گندم
ٹھیک اوسکے معین مکان مین نہین کہنڈ آتا کیونکہ اوسکا خدا اوسکی تربیت کرکے تمیز بخشتا اور
اوسے سکھلاتا ہی کہ اجوائن کو داونے کی چیزون سے نہین داوتا اور زیرے کی اوپر گاڑی کی چکر نہین
گھماتا بلکہ لاٹھی سے اجوائن کو جھاڑتا ہی اور زیرے کو چھڑی سے روٹی کے غلہ پر داوان چلاتا ہی لیکن وہ
ہمیشہ اوسکو کوٹتا نہین رہتا اور اپنی گاڑی کی چکر اور گھوڑون کو اوسپر ہمیشہ پھراتا نہین رہتا وہ

اوسے سزا مین کچہ کا یہ بہی رب العالمین سے مقرر ہوا ہیکا بندوبست عجیب اور اوسکی
دانائی بڑی ہی سبحان اللہ مجہدی نہادی کی حکمت بہی سنادی مثال دیکر سمجہا دیا کہ کسان ایک
بندہ اللہ کا جسکو اللہ نے عقل دی ہی وہ جوانا ج کو شاہی تو اوسکا فعل بی حکمت نہین منظور یہ ہی
کہ بہوسی الگ ہوجاوے اور عمدہ اناج الگ صاف ہوجاوی کا ہستگی سے کچلتا ہی کہ سب فنا
نہوجاوی سخت چیز کو شاہی نرم چیز کو چہڑی سے جہاڑتا ہی کہ سب فنا نہوجاوی جب کسان کا فعل بی حکمت
نہین صورت قہر کی ہی حقیقت مین عین رحمت ہی اسی طرح سمجہو کہ اللہ رب العالمین کی حکمتین بڑی
بڑی ہین جہادمین اوسکو منظور یہ ہی کہ جو لوگ بالکل بری ہین وہ فنا ہوجاوین نیک لوگ صاف ہوجاوین
اور امن اور امان سے رہین اونکی دشمن دبی رہین تاکہ ایسے لوگ اللہ کا نام دنیا مین پہیلاوین
اللہ کا کلام ہر دہر کو سناوین اونکی نور سے دنیا روشن ہو کہین سزا سخت ہوگی کہین ہلکی جیسی
مصلحت ہوگی وہان ویسا ہوگا طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ کسان اپنے کام کو موقع کی موافق
کرتا ہی ہر روز نہین جوتتا وہ بیج کی واسطے زمین طیار کرتا ہی اور طرح طرح کے دانی اوسمین بوتا ہی ہر ایک کو
اپنی اپنی جگہ مین گیہون کو کسی خاص جگہ مین کیونکہ وہ بہت قیمتی ہی اور جب اوسنے فصل جمع کر لی تو وہ خوب
جانتا ہی کہ اناج کو بہوسی او تنکون سے کیونکر جدا کرنا چاہیے وقت اور جگہ کی موافق اور اناج کی موافق
کہ اوسکو نقصان نہ پہونچے اسیطرح سے اللہ تعالیٰ فصل اور موقع کی موافق ڈراتا ہی درست کرتا ہی
رحم دکہلاتا ہی بدلا لیتا ہی اور طرح طرح کی سزائین اپنے لوگون کو مناسب اونکے واسطے مقرر کرتا ہی اور اونکو
جدا کرتا ہی اونکے دشمنون سے اور اپنی گناہون سے وہ امتحان مین اپنے لوگون کی نگہبانی کرتا ہے
کہ دشمن اونکو ضرر نہ پہونچا وین لیکن اپنے دشمنون کو برباد کریگا آب اونتیسوان ۲۹ باب سنو

اری ایل پر یعنے اسکی شہر پر افسوس اری ایل اوس شہر پر جسپر داؤدنی گہیر لیا سال پر سال زیادہ
کرو عید پر عید مانی جاوی تو بہی مین اری ایل کو دکہہ دونگا اور وہان نوحہ او غمخواری ہوگی اور میرے
لئے اری ایل ہی شہر ہوگا طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ اری ایل سے مراد یروشلم ہی جسکے معنی ہین
شیر خدا کا شاید یہودی لعبض وقت اس شہر کو اس نام سے پکارتے تہے اغلب یہ ہی کہ قربانی
کی مقام سے مراد ہی جو قربانی کو اوڑادیتا ہی جیسے شیر شکار کو اوڑادیتا ہی اور داود علیہ السلام نی
اس شہر کو یبوسیون سے لیا اور اپنے رہنی کا مقام ٹہرایا اللہ فرماتا ہی اگرچہ عیدین اور قربانیان

یہان ہوا کرین مگر مین اس شہر کو تکلیف مین ڈالونگا پہر فرمایا کہ میری لیے اری ایل ہی ٹہریگا یعنی جسطرح قربانی کا
مقام آگ سے بہر کتا ہی جسپر نذر خرچ ہوتی ہی اور اُسمین خون اُن قربانیکا ڈہیر ہے اور اوسمین اللہ کی عدالت کا
ظہور ہے یہی حال یروشالم کا ہوگا جب قتل کی ہوی لوگون سے بہر جائیگی اور آگ سے جل جائیگی اور سنحاریب
نے یروشالم کو تکلیف تو دی مگر اوسکو قربانی کی مقام سا نہین کر دیا کہ وہ ایکبارگی جلنے لگی یہ حال اوسکا جب
ہوا جب بابل والون نے اوسکو لے لیا اور لاشون اور خون سے دہک گئی جب رومیون نے اوسکو لے لیا شاید
دو رکے حادثون کا اسمین اشارہ ہی اللہ فرماتا ہی مین تیرے آس پاس خیمہ کہڑا کرونگا اور مورچہ بندی کرکے
تجکو گہیر لونگا اور تجپہ برج اوٹہاؤنگا اور تو نیچے اوتارا جائیگا اور زمین پر سے بولیگا اور خاک پر سے تیری آواز
دہیمی آویگی تیری صدا گویا ایک بہوت کی سی ہوگی جو زمین کے اندر سے نکلتی اور تیری بولی خاک پر سے چرچر کی
کی آواز معلوم ہوگی پادری ڈالیو ڈی لکہتا ہی تیرا غرور ڈہی جائیگا اور تیری بہادری برباد ہو جائیگی اور تو
اپنے دشمنون سے عاجز ہو جائیگا اور نہایت عاجزی کے ساتہ اون سے بولیگا پادری ٹامس اسکاٹ لکہتا ہے
کہ سنحاریب نے ایک فوج یروشالم پر بہیجی لیکن یہ بات ظاہر نہین کہ اونہون نے بالکل اوس شہر کو گہیر لیا
پر یہ بات صاف کہی گئی ہی کہ سنحاریب کو اوسکی نزدیک خیمہ نہ ڈالنا چاہیے جب اسوری سردار یروشالم
کے نزدیک پہونچی حزقیاہ اور اوسکی نزدیک ایلچی بہیجی حقیقت مین بہتسی یہودی نہایت تکلیف زدہ تہی مگر ان
آیتون کی لفظون سے یہ مطلب معلوم ہوتا ہی کہ شہر بالکل گہر جائیگا اور لیا جاویگا اور روندا جاویگا اور
یہ پیشخبری پوری ظاہر ہوئی جب یروشالم کو بابل والون نے برباد کیا اور اوسکی بعد رومیون نے
یہ بات قیاس کے لائق ہی کہ بہت سی یہودی جو زندہ رہے جب ایسی تکلیف مین پڑی تو اونہون نے ظالمون سے
نہایت عاجزی سے بہیک مانگی ہوگی اپنی جان کی آتی تمہری بہائیو ہماری نزدیک تو یہ صاف محمدی جہاد کی
خبر ہے پادری اوسکو بت پرستون کی لڑائی کی خبر ٹہراتا ہی دیکہو یہان اللہ فرماتا ہی کہ اوسکو داؤد نے گہیر لیا تہا
اسمین یہ اشارہ ہی کہ اب پہر اس شہر کو وہ لوگ گہیر لینگے جو داؤد کیطرح موحد ہیں پہانے والی ہونگے تو انکی
گہیرنے سے یہ شہر برباد نہوگا پہر فرمایا کہ عید پر عید مانی جاوے یعنے اس شہر کے لوگ جو عیدین کیا کرتے ہین یہ انکی
نیک کام اللہ کی محبت سے نہین ہین وہ کفر اور شرک مین پہنسی ہوئی ہین انکی اعمال اونکو نہین بچائینگے
پہر فرمایا کہ مین اونکو دکہہ دونگا یعنے اس شہر کے لوگون پر لڑنے والون کو بہیجونگا پہر فرمایا کہ میرے لیے
اری ایل ہی ٹہریگا یہ لفظ اریل کا حضرت حزقیل علیہ السلام کے تینتالیسوین باب کی پندرہوین آیت مین

بھی آیا ہی وہان قربان گاہ کی معنے لکھی ہین معلوم ہوا کہ وہان قربانی کے مقام کو اللہ کا شہر فرمایا اور یہان سارے
شہر کو اللہ کا شہر خطاب دیا اور فرمایا کہ میرے لئی اللہ کا شہر ہی شہر ہوگا یعنی یہ شہر سب شہرون پر غالب رہیگا
جسطرح حضرت داؤد علیہ السلام کی وقتین غالب تھا اور حضرت داؤد کی بادشاہت کا شہر تھا وہ لوگ بھی اسکو
گھیر لین گی اسکی بڑی تعظیم اور بڑا ادب کرینگے اور فرمایا کہ مین تجکو گھیر لونگا یعنے میرے خاص بندے تجکو گھیر لین گے
اور فرمایا کہ تجپر برج اوٹھاونگا یعنے وہ لوگ تجکو آباد کرینگے یہ خبر بابل والونکی اور رومیون کی ہرگز نہین ہوسکتی
اونہون نی تو اس شہر کو اور مسجد کو ویران کردیا تھا اس کتاب مین جہان جہان اس شہر کے ویران ہوجانی کی خبر ہی
وہان بیشک کہین خبر بابل والون کی اور کہین رومیون کی ہی مگر یہان صاف خبر محمدیونکی ہی جنھون نی مسجد
کو آباد کیا اور سارے شہر مین برج اور محل بنائی اور فرمایا کہ تو نیچی اوتارا جاویگا یعنے ترے لوگ اون
بندون کی آگے عاجز ہوجاوینگے اس پیش خبری کا اوسوقت ظہور ہوا جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وقت
مین محمدی لوگ شہر یروشالم کو چار مہینے گھیرے رہی اور کافرون سے لڑتے رہے آخر کو نصارا عاجز ہوگئی اور
شہر مسلمانون کو سونپ دیا اللہ فرماتا ہی اور تیرے دشمنون کا غول باریک گرد کی مانند ہوگا اور ان ہیبت ناکون
کی گروہ اوڑنی والی بھوسی کی مانند اور یہ ناگہان ایکدم مین واقع ہوگا دیکھو اللہ تعالی یہ بتا دیتا ہی کہ جو قومین
شہر یروشالم کے دشمن مین وہ گرد اور بھوسی کیطرح ایکدم مین اور جاوینگے سو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وقت
مین ایران کے آگ پوجنے والے جو شہر یروشالم کے دشمن تھی اور بابل مین بھی اونہین کی حکومت تھی اور اونکی
سلطنت بڑی زبردست تھے اور اونکی دہشت سب پر چھائی ہوی تھی اونپر محمدیون نی بابل مین جہاد
کیا اور اونکو بھوسی کیطرح اوڑا دیا اور اونکی سلطنت تباہ ہوگئی اللہ فرماتا ہی رب العالمین خود گرجنی اور زلزلہ
کی ساتھ اور بڑی آواز اور آندھی اور طوفان اور آگ کے مہلک شعلہ کے ساتھ سزا دینی آویگا ای محمدی بھائیو عبرانی
مین تپقاقید کا لفظ ہی جسکا ترجمہ کیا ہی کہ سزا دینے آویگا یفقد کہ یہ معنے ستائیسوان باب کی سر
پر بھی آئی ہین کہ اللہ تعالی سزا دیگا اور دوسری جگہ اس لفظ کا یون ترجمہ کیا ہی کہ خبر لینی آویگا اور اسکا
ایک ترجمہ مین یون ہی کہ مطالبہ کریگا دیکھو اللہ تعالے فرماتا ہی کہ مین آپ بڑی جلال اور قہر کے ساتھ سامنا
کرونگا اور بحث کرونگا جیسی بادل گرجتے ہین اور آندھی آتی ہی اور طوفان آتا ہی اور آگ پھیل جاتی ہی اسطرح
اللہ تعالی کا قہر سب کافرون پر پڑیگا ایک آن پڑیگا فی الحقیقت ایسا ہی ہوا جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم
پر قرآن کے اوترنے کے ساتھ تمام منکرون پر چارون طرف سے قہر نوٹ پڑا

سورہ بقر کے شروع میں اللہ تعالے نے دین محمدی کے ظہور کی مثال آگ بڑھکانے سے اور مینہ اور اندھیری اور
بادل کی گرج اور بجلی کی چمک سے اور کڑاکون سے دی ہے یعنے اس دین میں اللہ کی رحمت کا ظہور قہر کی صورت
میں ہے جلال میں جمال کا ظہور ہے کافرون پر قہر ٹوٹ رہا ہے ایمان والون کو تکلیف تھوڑی ہے فائدہ بہت ہے
آگ میں تیزی ہے مگر رستہ اوسکی روشنی میں سوجھتا ہے گرج اور کڑک سے دل دہلتا ہے مگر مینہ کا فیض کیسا سارے
عالم پر ہے یہی مثالین اس دین پاک کی پہلی سے دین ہتین یہی مثالین قرآن میں پھر یاد دلائین اللہ
فرماتا ہے اور اون ساری قومون کا غول جو اریئیل سے یعنے اللہ کے شیر سے لڑیگا اور سب جو اوس سے اور اوسکے
مورچے سے جنگ کرینگے اور اوسے دکھہ دینگے رات کے خواب کی دیکھی ہوئی کی مانند ہوجاوینگے اور یہ ٹھیک اسطرح
ہوگا جسطرح بھوکا آدمی خواب میں ہو اور کیا دیکھتا ہے کہ کہاتا ہے پر جاگ اوٹھتا ہے اور اوسکا جی بھرا نہین اور جسطرح
پیاسا خواب دیکھے اور کیا دیکھتا ہے کہ وہ پیتا ہے پر جاگتا ہے دیکھو وہ بیتاب ہے اور پیاس کا پیاسا ہے ایساہی حال
اون ساری قومون کے غول کا ہوگا جو صیہون پہاڑ سے لڑتے ہین طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ بے شمار فوج جو کہ آنے والی
نسلون میں ہوتے صیہون پہاڑ سے لڑتے تھے فقط سنحاریب کی فوج نہین برباد ہوئی بلکہ آسوری اور بابلی
اور مقدونی اور رومی سلطنتین درجہ بدرجہ گھٹ گئین اور برباد ہوگئین جب اونہون نے صیہون پہاڑ
سے لڑائی کی اور ایمان والون پر دشمنون کا لفظ ہوچکا ہے یہان بھی یہی مطلب ہے کہ جو اس شہر کے دشمن ہین اور
دشمنی سے لڑینگے وہ غارت ہوجاوینگے ایران کے آگ پوجنے والے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین
یروشلم سے لڑے تھے پادری شیرنگ ذی الکتاب کی مقامات المعروف مین صفحہ ۲۰۱۹ مین لکھا ہے کہ ۶۱۳ء مین
ایران کے بادشاہ خسرو نے اس شہر پر چڑھائی کرکے اوسکو لے لیا اور ۹۰ ہزار آدمیون کو قتل کیا اور عیسائیون
کے سب گرجون کو اور متبرک مکانون کو ڈھا دیا دیکھو آگ پوجنے والے جو اس پاک شہر کے دشمن تھے اونکو اللہ نے
محمدیون کی تلوار سے غارت کیا اور محمدی لوگ جو اس پاک شہر کے عاشق تھے وہ اس لیے لڑتے تھے کہ اس پاک شہر کو
جھوٹے عیسائیون سے چھین کر سچا دین وہان پھیلا دین چنانچہ یہ شہر جھوٹے عیسائیون سے چھینکر اونکو
دیدیا یہ کھلی نشانی اسکی ہے کہ وہ سچی دین پر ہین ارشاد ہوتا ہے ٹھیرجاؤ اور تعجب کرو عیش و عشرت کرو اندھے ہوجاؤ وے
مست ہین پر شراب سے نہین وے لڑکھڑاتے ہین پر نشہ سے نہین کہ خداوند نے تمپر اونگھنے والی روحکو
ڈھالا ہے اور تمہاری آنکھین جو کہ نبی ہین موندی ہین اور تمہارے سردارون پر جو کہ غیب بین ہین پردہ ڈالا ہے
محمدی سمجھتے ہین ہمارے نزدیک اسکا مطلب یہ ہے کہ اللہ نے تمپر غفلت ڈالی اور نبیون کو موقوف کردیا اور اونکو

لوگون کو چھپا لیا یہ اشارہ صاف اس بات کا ہی کہ پچھلے نبیون کا آنا مدت تک موقوف رہے گا یہ حال حضرت
عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ہوا کہ چھہ سو برس تک کوئی پیغمبر اللہ نے نہین بھیجا نبیونکو موندا یعنے موقوف
کیا اور غیب دیکھنے والون پر پردہ ڈالا یعنے اونکو چھپا لیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد جب
تین خدا کہنے والون کا زور ہوا اللہ کو اکیلا جاننے والے عیسائی درویش چھپ چھپ رہے جنگلون
مین جا بسے جب اللہ کے کلام کے سمجھنے والے یون چھپ رہے تو حق بات کو ن سمجھا دے اللہ فرماتا ہی
اور سارا دکھاوا تمھارے نزدیک ایسا ہو گا جیسا اوس مہری کتاب کی باتین جسے لوگ ایک پڑھے
لکھو کو دیوین اور کہین آپ اسے پڑھئے اور وہ کہے نہین پڑھ سکتا کیونکہ اوسپر مہر ہے اور پھر وہ کتاب ایک انپڑھ
کو دین اور کہین آپ اسے پڑھئے اور وہ کہے مین انپڑھ ہون پڑھ نہین سکتا ای محمدی بھائیو اللہ تعالیٰ یہ خبر
دیتا ہی کہ یہ سب دکھاوا جو اللہ نے نبیون کو دکھایا ہی جب وہ وقت آویگا تم ان کتابون کا مطلب سمجھنے
مین اندھے ہو جاؤ گے جیسے انپڑھ کے ہاتھ مین کتاب ہو یا کتاب بند ہو کہ کھل نہ سکے طامس اسکاٹ لکھتا ہے
کہ پیش خبریان اونکے علم والون کو مشکل معلوم ہوتی تھین اور کہتے تھے کہ پیش خبریان اسقدر پیچیدہ ہین کہ اگر
اونکے کچھ معنی بھی ہون تو ظاہر نہین ہو سکتے اور حقیقت مین یہ پیش خبریان پوری ہو گئین جب یہودیون نے
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نہ مانا اور آجتک اونکی یہی حالت ہی نبیون کی کتابین اونکے ہاتھو مین ہین مگر
کوئی ظاہر نہین کر سکتا کہ یہ خبرین حضرت عیسیٰ کی ہین آخر یاد رہے اس جگہ صاف صاف جناب محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کی پیش خبریان ہین یہودی بھی اور تم بھی اونکو چھپاتی ہو اور اقرار نہین کرتے اور جہان حضرت عیسیٰ
علیہ السلام کی بشارتین ہین اونکو یہودی ادہر سے اودہر پھیرتے ہین اور اقرار نہین کرتے تم دونو
پر افسوس صد افسوس اللہ فرماتا ہی سو خداوند فرماتا ہی از بسکہ یہ لوگ اپنی زبان سے میری نزدیکی ڈھونڈتے
ہین اور اپنے ہونٹون سے میری عزت کرتے ہین اور اونکی دل مجھسے دور ہین کہ میرا خوف جو اونکو ہوا سو فقط آدمیون
کی تعلیمون کے سننے سے ہوا اس لیے مین اون لوگون کے ساتھ عجیب سلوک کرنے کے لیے آگے بڑہون گا
ایسا سلوک جو حیرت اور گھبرانے والا اور تعجب کا باعث ہوگا کہ اونکے عاقلون کی عقل زائل ہو جاوے گی
اور اونکے دانا اونکی ہوش حواس کھو دینے نہ رہنے لگے طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ بہت سے یہودی نسل کے بعد
نسل فقط آدمیون کی حکومت سے دین پر قائم تھے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت مین وہ بہت بڑھ گئے
تھے اللہ نے اونسے عجائب سلوک کیا یروشلم کو ویران کر دیا اور یہودیون کو اوسکے [illegible]

یہان تو صاف اوسوقت کی خبر ہو جب یروشالم کے سب دشمن مٹ جاوینگے یہ عجائب کام اللہ نے کر دکھایا اسرائیلیون سے باہر دوسری قوم مین نبیون کے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا اور انپر اپنا پاک کلام اوتارا اور بے ایمان یہودیونکو اور یروشالم کے دشمنون کو اور جھوٹے عیسائیونکو انکے ہاتھون قتل کروایا اور یروشالم اور مسجد کو عرب کے محمدیون کے ہاتھون آباد کر دیا اور حکومت اوس پاک شہر کی عرب کے محمدیون کو دی جو یہودی اور نصرانی ایمان لائے اور محمدی ہوئے وہ دفتر یون کے تابع ہوئے یہودیون کی عقل سے یہ بات بہت دور تھی کہ اونکے سوا دوسری قوم مین کوئی پیغمبر پیدا ہو اور اونپر غالب ہو اونکی عقلین جاتی رہین ہوش اوڑ گئے تدبیرین کچھ نہ چلین جن نبیون نے یہ خبر دی اونکو شہید کیا اسی بھی کچھ نہو حضرت اشعیا علیہ السلام کو شہید کیا کہ اون پڑھون مین نبی کے پیدا ہونیکی خبر یون دیتے ہین اس بھی کچھ نہوا اللہ فرماتا ہی اونپر واویلا ہے جو اپنی مشورت کو خدا سے خوب چھپا رکھتے ہین جنکا کاروبار اندھیرے مین ہوتا ہی اور وہ کہتے ہین کون ہمکو دیکھتا ہی کون ہمین پہچانتا ہی ہاے تمہاری کیسی کجی ہی کیا کمہار مٹی کے برابر گنا جاے گا کیا وہ کام جو اوسنے کیا ہے کہیگا کہ اوسنے مجھی نہین کیا کیا بنائی ہوئی چیز بنانے والے کو کہی گی کہ تو کچھ نہین جانتا تھا ٹامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ یہودی لوگ اللہ تعالی سے دغا بازی کرتے تھے سو اللہ اونکی سب تدبیرین توڑ دیگا جسطرح برتن کا بنانے والا مٹی کی شکل بدل دیتا ہی آسبات کا ظہور جب ہوا جب رومیون نے یہودیون پر غلبہ کیا آگے ایمان والو اسکا ظہور محمدی وقت مین ہوا دیکھو اسکے بعد اللہ تعالی اپنے عجائب کام کا مطلب صاف بتلاتا ہی اور فرماتا ہی کیا بہت تھوڑا عرصہ نہین ہی کہ لبنان بدل جاکر ایک شاداب میدان ہو جاویگا اور شاداب میدان جنگل گنا جاویگا ٹامس اسکاٹ نے اسکا اور سب آیتین لکہدین ہین جنمین یہی بیان آیا ہی اس کتاب کے بتیسوین باب کی پندرہوین آیت مین یون ہی تب بیابان باغ ہو جاویگا اور باغ ایک جنگل گنا جاویگا اور پینتیسوین باب مین ہوتے بیابان اور ویرانہ شادمان ہونگے لبنان کی شوکت اور کرمل اور سرون کی شرافت اوسے دیجائیگی اسیطرح یہ مثال کئی جگہ آئی ہی سبکا ایک ہی مطلب ہی اے محمدی بھائیو آفتاب صداقت مین ہی کہ لبنان اور کرمل ملک شام کے پہاڑ ہین اونپر سرسبز درخت بہت ہین سو اللہ تعالی فرماتا ہی کہ لبنان بدل جاویگا یعنے لبنان پر جو آبادی اور سرسبزی ہی اوسکی جگہ بدل جاویگی وہ آبادی اور سرسبزی میدان کو اور جنگل کو دیجائیگی اسکا یہ مطلب کہ ملک شام مین جو اللہ کا فیض اوترتا ہی اوسکے بدلی دوسرے ملک مین اوتریگا وہ دوسرا ملک اوسکے بدلے باغ کیطرح تر و تازہ ہوگا پھر فرمایا کہ شاداب میدان یعنے شام کا ملک جو اللہ کے کلام سے

اور نبیون سے تر و تازہ ہوئی اوسوقت جنگل گنا جائیگا سو ایسا ہی ہوا حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد
اسقدر کے نبیون کا اور اللہ کے کلام کا ظہور بہت مدتون موقوف رہا پھر ملک عرب مین جناب محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کا اور قرآن پاک کا فیض جاری ہوا تمام عرب کے لوگ اکیلے اللہ کو پوجنے لگے اور ملک شام مین
نصارا تین خداؤن کے قائل تھے وہ ملک شرک سے ویران ہو رہا تھا پھر تھوڑی مدت کے بعد ملک شام مین
بھی نور ایمان کا پھیلا طامس اسکاٹ اسکا مطلب یون لکھتا ہی کہ یہودی لوگ رد ہو جاوینگے اور
دوسری قومین بلائی جاوینگی اور جو تباہ ہوا جنگل ایک پھلدار کھیت ہو جاویگا اور اوسوقت وہ کھیت
جو بہت دنون جوتے گئے وہ جنگل کی طرح سمجھے جاوینگے یعنے یہودی رد کیے جاوینگے اللہ کا فضل اونپر نہ رہیگا وہ اجاڑ
اور ویران ہو جاوینگے اہی پادریو اتنا مطلب اور بھی یہان ظاہر ہی کہ عرب کا جنگل جو ایمان سے خالی تھا محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کی اور قرآن کی بدولت ایمان کی تو وہ باغ و بہار ہوگیا اتنی بڑی ترقی ایمان کی تمکو نہین
سوجھتی اللہ تمہارے انکھیں کھولے آمین اللہ فرماتا ہی اور اوسدن بہرے کتاب کی باتین سنینگے اور
اندھون کی انکھیں تاریکی اور اندھیرے مین سے دیکھینگی اور مسکین لوگ خداوند کے حق مین زیادہ خوشی
کرینگے اور لوگون مین غریب غربا اسرائیل کے قدوس سے خوش وقت ہونگے کہ ظالم فنا ہو جائیگا اور ٹھٹھا کرنیوالا
نابود ہوگا اور سب جو بدکاری کرنے کے لیے بیدار رہتے ہین کاٹ ڈالے جاوینگے جو آدمیکو اوسکے مقدمہ مین مجرم ٹھہراتے
اور اوسکے لیے جنہون عدالت کے دروازے پر مقدمہ فیصل کیا پھندا لگاتے اور راستباز آدمیکو بیسبب پھیر دیتے
ہین طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ جو لوگ اللہ کے کلام سے بہرے تھے وہ سنینگے اور سمجھینگے اوس کتاب کی لفظون
جسمین خبر ہی یعنے بے یقین یہودی اور غریب اندھی بت پرست اپنے اندھیرے سے نکلکر خوشی کرینگے انجیل
کی عجائب دکھلانے والی روشنی سے اور وہ ایمان لانیوالے یہودیون سے بھی زیادہ خوش ہونگے اہی پادریو یہان
تو صاف اوسوقت کی خبر ہے جب ظالم لوگ کاٹ ڈالے جاوینگے بت پرستون مین ایمان کا پھیلنا اور کافرونکا
قتل ہونا یہ دونو باتین محمدی وقت مین اگلے جھگڑے جنہون نے کہ پادری کو نہین سوجھتا وہ لکھتا ہی کہ حضرت عیسی ع
کے بعد روم کے بت پرستون نے یہودیون کو قتل کیا یہ اوسوقت کی خبر ہے ارشاد ہوتا ہی اسلیے خداوند جو ابراہام
کا نجات دینیوالا ہی یعقوب کے خاندان کے حق مین یون فرماتا ہی کہ یعقوب اب پشیمان نہوگا اور ہرگز زرد رو
نہوگا بلکہ جب اوسکے فرزند میرے ہاتھون کے بنائے ہوے کامون پر اپنے بیچ مین نگاہ کرینگے تب وے میرے نام
کی تقدیس کرینگے ہان وے یعقوب کے قدوس کی تقدیس کرینگے اور اسرائیل کے خدا سے ڈرینگے اور وے بھی

جو روح مین گمراہ ہین سمجھ حاصل کرینگے اور وے جو بگڑے ہین تعلیم قبول کرینگے طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ یہ اسبات کی بشارت ہی کہ اللہ تعالے حضرت ابراہیم اور حضرت یعقوب علیہما السلام کی ساری نسل کو مردود نہین کریگا کہ یہ خاص بندے اللہ کے شرمندہ اور زرد رو ہوجاوین بلکہ اونکی نسلین ایمان لاوینگی اور بت پرستونکا ایمان لانا جو اللہ کی ہاتھون کا بنایا ہوا اوسکے فضل اور رحمت کا کام ہوگا اس کام کو دیکھین گے اور زیادہ اللہ کا شکر کرینگے ایمان کی ترقی دیکھکر خوش ہونگے بہت سے یہودی جو حضرت عیسی علیہ السلام اور انجیل کے بڑے دشمن تھے وہ عیسائی ہوے اور آخر کو تمام یہودی عیسائی ہوجاینگے اونتیسوین باب مین جہان یہ لفظ ہی کہ اسکو میرے ہاتھ کا کام وہان پادری اسکاٹ نے لکھا ہی کہ لوتھہ صاحب کہتا ہی کہ ہاتھ کے بنائی ہوی اس کتاب کے محاورہ مین وہ لوگ ہین جو اللہ سے عہد کر چکے اور اوسکی جماعت مین شامل ہین آپ یاد رہے یہ بات محمدی وقت مین اور زیادہ ظہور مین آئی بہت یہودی جو نہایت سخت دل تھے اور حضرت عیسی علیہ السلام اور انجیل کے بڑے دشمن تھے اونہون نے محمدی دین قبول کیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور قرآن شریف پر اور حضرت عیسی پر اور انجیل پاک پر ایمان لاے اور وہ اس بات سے نہایت خوش ہین کہ اللہ نے بت پرستون کی قومون کو کفر سے چھڑا کر ایمان دیا اور اونکو نئے سرے سے اپنے ہاتھ سے بنا کر ٹھیک کر دیا ہر ہر قوم کے ایمانی داربھائیون کو اپنے بیچ مین دیکھہ دیکھکر خوش ہوتے ہین اسجگہ بیشک آنیین کا ذکر ہے کیونکہ اوپر کے آیتون مین ظالمون کی قتل کی بھی خبر ہے **تیسوان باب** اس باب مین اللہ تعالے اسرائیلیونکو خبر دیتا ہی کہ مصر کی بادشاہ کی پناہ مین جو تم جایا چاہتے ہو کہ اپنے دشمنون سے بچو اس جانے سے تمہین کچھہ حاصل نہ ہوگا تم ذلیل ہوگے تم نبیون کی باتین نہین سنتے یہ شکایتین کر کے اللہ تعالے تیرہوین اور چودھوین آیت مین یہودیونکو ایک دیوار سے مثال دیتا ہی جو یکایک ٹوٹ پڑے اور ٹکڑے ٹکڑے ہوجاوے طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ یہودیون کو اللہ تعالے نے رومیون کے ہاتھون ایسا تباہ کیا کہ وہ پھر درست نہین ہوسکتے اسکے بعد اللہ تعالے آخر زمانہ کی خوشی سناتا ہی اور فرماتا ہی اس لیے خداوند تمپر مہربانی دکھلانے کے لیے ٹھہرا رہیگا اور اس لیے تمپر رحم کرنیکے لیے وہ اوٹھیگا کیونکہ خداوند عادل خدا ہی مبارک وے سب جو اوسکی راہ تکتے ہین کہ یقیناً صیہونی قوم یروشلم مین بسی گی تو پھر وقت نروے گی وہ تیری دہائی کی آواز سنکر یقیناً تجھپر رحم فرماویگا وہ اوسی سنتے ہی تجھے جواب دیگا آپ محمدی بھائیو یاد رکھو اوپر اقرار کر چکا ہی کہ یہ جو تیرہوین اور چودھوین آیت مین یہودیون کے بالکل تباہ اور برباد ہوجانیکی خبر ہی

یہ اوس بربادی کی خبر ہی جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ہوئی روم کی بت پرستون کی ہاتھون بی ایمان
یہودی قتل ہوے اب اوسکے بعد جو اللہ تعالے فضل اور رحمت کی زمانہ کی بڑے دہوم سی خبر دیتا ہی اور کافرونکے
خون بہانے کا وعدہ کرتا ہی یہ خبر بیشک محمدی وقت کی ہی اس آیت مین یہودیون کو بشارت ہی کہ ایمان لانیگی
پہر یروشالم مین بسینگے طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ اللہ تعالی خبر دیتا ہی کہ نزدیک آنی والے بربادیون کے
بعد بھی لوگ یروشالم مین بسنے کی لائق کیئجاینگے اس آیت سی ستائیسوین آیت تک بہت سی حصے
اقرار مین جو اچھی طرح حزقیا کے زمانیکی آنیوالے وقتون پر مطابق نہین پڑتے اس لیے ہم کہتے ہین کہ
اس فتح کی بعد جو اچھی وقت ہین اونکا ایک اشارہ لیکر اچھی دنون کی خبر دی گئی جسمین خوشخبری نہایت سرسبز
ہو گی ارشاد ہوتا ہی اور اگرچہ خداوند تمکو مصیبت کی روٹی اور دشواری کا پانی دیتا ہی پر آگے کو تیرے
سکھلانی والے نہ چھپینگے اور تیری انکھین تیرے تعلیم دینے والونکو دیکھین گی اور تیرے کان تیرے پیچھے
سی یہ آواز سنینگی جو کہتی ہی راہ یہی ہی اوسپر چلو جب تم داہنی اور جب کہ تم بائین مڑو طامس اسکاٹ
لکھتا ہی کہ حزقیا کی دنون مین لوگونکو اچھی تعلیم ہوی مگر اوسکے بعد منسا کی وقتمین ہر ایماندار اوستاد
گوشون مین چھپ رہے لیکن قید بابل سی چھوٹنے کے بعد اگرچہ یہودی غریب حالت مین رہی مگر اللہ نے
اونکی پاس اچھی اچھے اوستاد بھیجے اور لوگ عام طور پر شریعت کی تعلیم پاتے تھے اور جب انبیاؤنکا آنا
موقوف ہوگیا تب بھی اونکی سب عبادتخانون مین لوگون نے اچھی طرح تعلیمین پائین حضرت عیسی علیہ السلام
کے آنے تک برابر بے روک ٹوک تعلیم قائم رہے پر عام تعلیم کلام خدا کی بہت عام ہوگئی عیسائیون
کی وقتمین اور کچھ کچھ محفوظ کی گئی ہین تمام زمانون مین ایسی یادر ہو حضرت عیسی علیہ السلام کی بعد
تین سو برس تک بت پرستون نے عیسائیون کے خون کا دریا بہایا پہر قسطنطین بت
پرست جہوٹ موٹ کا عیسائی ہوا اوسنے تین خداؤنکا اقرار بہت لوگون سے لیا اور ایسی بڑی
فساد دین مین ڈالا کہ تم بھی انکو جہوٹا عیسائی کہتے ہو مگر تین خدا کے کہنی مین اونہین کے تابع
ہو جو عیسائی اللہ کو اکیلا کہتے تھے وہ ان جہوٹے عیسائیون کے ظلم سے پہاڑون اور جنگلون مین
چھپ چھپ بیٹھے جسطرح منسا کی وقتمین ایماندار اوستاد گوشون مین چھپ رہے تھے پہر ایمان کی اوستاد
اچھی طرح سے محمدی وقت مین ظاہر ہوے اور آجتک ظاہر ہین اور حضرت عیسی علیہ السلام کے آنے تک
تک ظاہر رہین گے ہماری پیغمبر برحق محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پیشخبری دی تھی کہ کچھ لوگ

ہمیشہ حق پر رہینگے اور غالب رہینگے کوئی اونکا کچھ بگاڑ نہین سکیگا دیکھو اس وقت مین بھی یہ پیشین خبری کیسے ظاہر ہو رہی ہے اللہ فرماتا ہی تب تم اپنی کھودی ہوئی مورتون کا روپیلا لباس اور ڈھالے ہوئے پتلون کے سنہلے اسباب زینت کو ناپاک کرو گے تو اوسے حیض کے لتہ کے مانند پھینک دیگا تو اوسی کہیگا نکل دور ہو

طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ قید بابل کے بعد وہ بالکل بت پرستی سے پاک ہو گئے پھر جب عیسائی دین پھیلا لوگ دلکی بتون سے پاک ہو گئے اے پادریو روم کے جھوٹے عیسائیون نے دیکھو کیسی بت پرستی پھیلائی تھی اون مین بہت لوگ محمدی ہوئے اونھون نے بتون کو پھینک دیا اللہ فرماتا ہی تب وہ تیرے بیج کے لیے جو تو زمین مین بووے مینہ دیگا اور زمین کی افزائش کی روٹی دیگا اور وہ فربہ اور برکت سے معمور ہوگی اوسدن تیرے چارپاے چوڑی چراگاہون مین چرینگے اور بیل اور گدھے بھی جنسے زمین کی ہلوا ہی ہوتی ہی ایسا چارا جو چھلنی مین ڈال کے اور پنکھا کر کے چھانا گیا کھاینگے اور ہر ایک اونچے پہاڑ پر اور ہر ایک بلند ٹیلے پر بڑی خونریزی کے دن جسوقت کہ برج گر جاوینگے چشمے اور پانی کی ندیان ہونگی اے محمدی بھائیو دیکھو کیسی صاف برکتونکا اللہ وعدہ کرتا ہی اور یہ بتا دیتا ہی کہ یہ بات بڑی خونریزی کے دن ہوگی یہ اشارہ اوس بڑی خونریزی کی طرف ہی جسکا ذکر دسوین باب مین اور اٹھائیسوین باب مین ہو چکا جہان اللہ نے معرکے جہاد کی مثال دیکر جہاد کا وعدہ کیا ہی اس قید سے اور پر کی سب آیتونکا مطلب کھل گیا یہ صاف محمدی جہاد کی اور اوسوقت کی برکتون کی بشارت ہی برج گر جاینگے یعنی کافرون کے بڑے بڑے قلعے ویران ہو جاینگے

طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ آسوریون کے قتل ہونیکے بعد اونکی بڑھی ہوئی طاقت جو ایک مضبوط قلعہ کے مانند تھی وہ گر گئی تو یہودیونکا ملک سرسبز ہو گیا لیکن زیادہ اور روحانی برکتون کی صاف صاف پیشین خبری ہی اللہ کا کلام اچھا بیج ہی جو دل مین بویا جاتا ہی اور روح القدس سے سینچا جاتا ہی اور جب حواریون نے انجیل کی منادی پھیلائی بہت کثرت سے ایمان پھیلا اس جگہ خوشخبری ہی عیسائیون کی پھلداری اور کثرت کی اور صاف خوراک واسطے محنت کرنے والون کے اسکا یہ مطلب کہ جو اللہ کے کلام کے پھیلانے مین محنت کرینگے اونکو مناسب خوراک ملیگی یا یہ مطلب کہ وہ عہد کرینگے اون سچائیون پر اور تسلیمون پر جنکی اور ونکو نصیحت کرینگے اور سچی تعلیمون کو بیکار باتون سے جدا کرینگے دریا اور دھار پانی کی عام طرح پر بلند پہاڑ کی چوٹی پر نہین پائی جاتی مگر مطلب یہ ہی کہ اللہ کی رحمت کے وسیلے اور روح القدس کی تاثیرین ان جگہون مین پھیلینگی جہان اونکی بہت کم امید ہوتی ہی اور یروشلم کا کھودا جانا اور یہودیون کا برباد ہونا غیر قومونکی

بلانے کے ساتھ ملا ہوا ہے اور اوترکی قومون نے جو رومیونکو برباد کیا ان دونون باتون نے ایندہ کی مضبوطی
کو سنوار دیا اے پادریو اوترکے بت پرستون نے جو روم کے جھوٹے عیسائیون کو برباد کیا اسکی
تھوڑی مدت بعد محمدیون نے روم کے جھوٹے عیسائیون پر جہاد کیا اس جہاد کو برحق سمجھو بڑی خونریزی کا
اشارہ اسی محمدی جہاد کی طرف ہے جسمین بت پرست اور بے ایمان یہودی اور جھوٹے عیسائی بہت
سے قتل ہوے اور بہت سے محمدی دین مین آئے اونھون نے ہر طرح کی محمدی برکتین پائین مسجد بیت المقدس خوب آباد
ہوئی افسوس تمھاری عقل پر تم یہودیون کی ضد کے مارے اوس پاک مسجد کے کھودے جانے کو ایمان
کی ترقی کا باعث سمجھتے ہو اور اوسکی آبادی جو محمدیون کے ہاتھ سے ہوئی اوس سے جلتے ہو اوترکے بت پرستون نے
جو جھوٹے عیسائیون کو قتل کیا اسکو دین کی ترقیونکا باعث جانتے ہو اور محمدیون نے جو اونھین جھوٹے
عیسائیون کو قتل کیا اس جہاد کو برحق نہین سمجھتے ہو اللہ تمھاری آنکھین کھولے آمین اللہ فرماتا ہے
اور چاند کی چاندنی ایسی ہوگی جیسی سورج کی روشنی اور سورج کی روشنی سات گنی بلکہ سات دن کی روشنی
کے برابر ہوگی جسدن خداوند اپنے بندونکے زخم کو باندھیگا اور اونکے دردناک گھاو کو چنگا کریگا طامس
اسکاٹ لکھتا ہے کہ اس آیت مین ایک روحانی برکت کی خوشخبری ہے اور حضرت عیسی علیہ السلام کے
آنے سے پہلے کچھ نہین خیال کیا جا سکتا کہ وہ کسی طرح سے پوری ہوئی لیکن جب کہ خداپرستون کی
جماعت ایسی خوبصورت تھی جیسے ماہتاب اور آفتاب اور آفتاب سات گنی روشنی کی ساتھ چمکا
تب بہت کثرت سے علم اور پاکیزگی اور تسلی کو پھیلایا لیکن آخر کو خداپرستون کی جماعت پاک کیجائیگی
اور ہر ایک بدی دفع ہوجائیگی اور یہودی لوگ مذہب بدلین گے اے محمدی بھائیو یہ بشارت صاف
محمدی وقت کی ہے جسمین نور ایمان کا سورج اور چاند سے کہین زیادہ چمکا اور اللہ نے ایمان والون کے
زخم کو چنگا کیا وہ جو کافرون کے غلبہ کا زخم اونکے دل پر لگا ہوا تھا وہ چنگا ہوا حضرت عیسی علیہ السلام
کے بعد سچے عیسائی چھ سو برس تک زخم پر زخم کھاتے رہے محمدی وقت مین ہر طرف کافرون کا
خون بہایا گیا تب ایمان والون نے کھانے پینے کا اور چاند سورج کی روشنی کا مزا پایا دیکھو اسکی بعد
اللہ تعالے اور صاف بتا دیتا ہے او فرماتا ہے دیکھو خداوند کا نام دور سے چلا آتا ہے اوسکا غضب بھڑکا
اور بھاری دھوان ہوتا ہے اوسکے ہونٹ قہر آلودہ اور اوسکی زبان دہکتی آگ کی مانند ہے اوسکا
دم ایسا جیسا زور کا بہاو جو آدھی گردن تک چڑھے وہ گروہونکو بطالت کے چھاج مین پھٹکیگا

اور قیدیون کے گالون پر گمراہی کا الزام لگاویگا ای محمدی بہائیو دیکھو اللہ تعالی صفت اوسکی وحشت کا پتا دیتا ہی
کہ اللہ کا نام دور سے چلا آتا ہی یعنی اونکا نام لینے والے اس ملک مین دور سی آوینگی اس بچی سی اول سے
آخر تک سارا مطلب کھل گیا معلوم ہوا کہ یہ ذکر حضرت عیسی علیہ السلام کا نہین کیونکہ وہ دور سے
نہین آی وہ تو اوسی ملک مین پیدا ہوے اور اونکا ظہور جلالی صفت سی نہین ہوا وہ ظالمون کے
ظلم سہتے رہے یہ صاف پتا محمدی وقت کا ہی شہر یروشالم سے مکہ بہت دور ہی مہینہ بہر کی راہ پری
وہان سے اللہ کا نام اور اوسکا کلام ظاہر ہوا اور محمدیون کو اللہ نے یروشالم مین بہیجا یا اللہ نے
اپنی غضب کی آگ کافرون پر بھڑکائی اور اپنا جلالی کلام سب کو سنایا جسمین کافرون کو بھڑکتی
آگ سی ڈرایا اور جنکو ایمان دینا منظور نہ تھا اونکو ہلاکت کی چھاج مین پھٹکا اور اونکی منہ پر لگام سخت
کا لگام لگا دیا اور اونکو قتل کیا محمدی تلوار سی جہنم کی آگ مین پہونچے طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ
سنحاریب کی فوج کی برباد ہونیکی اور جہوٹی اعیسائیون کے برباد ہونے کی خبر ہی ای یادری وہ لوگ
جنکو تم جہوٹا عیسائی کہتی ہو محمدیون کی تلوار سے قتل ہوی اور اونہین بہت سی محمدی ہوے پہر تم محمدی
جہاد کو برحق کیون نہین سمجھتے ارشاد ہوتا ہی تب تم گیت گاؤگی جیسے اوس رات گاتی ہو جب مقدس عید
مانتی ہو اور دل کی ایسی خوشی ہوگی جیسے اوس شخص کی جو بانسری لیے ہوی روانہ ہو کہ خداوند کی پہاڑ
مین اسرائیل کی چٹان کے پاس جاوے اور خداوند اپنی جلال والی آواز سناویگا اور اپنی قہر کی
شدت اور جلانے والی آگ کے شعلہ اور باڑہ اور آندھی اور اولونکی ساتھ اپنی ہاتھ کا اوترنا دکھلاویگا
ہان خداوند کی آواز سے آسور تباہ ہوجاویگا وہ اوسی لٹھ سی ماریگا اور جس جس طرف اوس مقرر لٹھ کی
جو خداوند اوسپر لگاویگا چوٹ ہوگی اوس اوس طرف رباب اور بربط کے ساتھ ساتھ ہوگی کہ وہ شور
شار کی لڑائیون مین اوسی لڑیگا ای محمدی بہائیو سرائیل کی چٹان وہ بڑا پتھر ہی جو مسجد بیت المقدس
مین لٹکا ہی اور زمین سی جدا ہی وہ وہی پتھر ہی جسپر حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرشتون کو چڑہتے دیکھا تھا
دیکھو اللہ تعالی صاف صاف اس کلام کا پتا دیتا ہی کہ اللہ اپنی جلالی آواز سناویگا سو اللہ نے جناب محمد
صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن شریف اوتارا جسمین جابجا کافرون کی قتل کا حکم ہی اور ہیبت اور رعب اوسکا
دلون پر چہا گیا قرآن سن سن کر بہتون کی دل کانپ گئے جب سی اللہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
پر قرآن کا اوتارنا شروع کیا تب سی اللہ کے حکم سے فرشتون نے آسمان سے آگ کے شعلے شیطانون پر

پھکنے شروع کردی ملک آسور کو یعنی ملک عراق اور بابل کو اللہ نے محمدیون کے ہاتھون ہارا اور نہین بہت
لوگ محمدی دین مین آئی اونھون نے اور محمدی اسرائیلیون نے خوشی کے ڈنکے بجائی طامس اسکاٹ لکھتاہی
کہ آسوریون کی فوج کو اللہ کے حکم سے فرشتے نے قتل کرڈالا یہ اوسکی خبر ہی طامس اسکاٹ نے مقرر پتھر
کی جگہ پر یون ترجمہ کیاہی کہ بنیاد ڈالاہوا عصا گذریگا جو خدا اوسپر رکھدیگا پھر لکھاہی کہ اسکا
مطلب ہی ڈنڈا اصلاح کا پادری لوتھ دودستی لکھی ہوی کتابون سے ہسکو بیان کرتاہے
ڈنڈا تعلیم دینے کا یہ فرق ترجمہ کا اسی ہوگیا کہ ایک حرف دوسرے حرف سی بدل گیا جو اوسی بہت
مشابہ ہی پھر لکھاہی کہ ڈنڈا اصلاح کا وہ کیونکر ہوسکیگا وہ توسب کے سب برباد ہوگئی لڑنکو
تعلیم نہین ہلی دیکھو پادری اقرار کرتاہی کہ وہ ڈنڈا اصلاح کا نہین تھا اصلاح توجب ہوتی جب کچھ
قتل ہوتے کچھ ایمان لاتی شور شار کی لڑائیون کی جگہ یون ترجمہ کیاہی کہ ہلنی کی لڑائیون مین پھر لکھاہی
کہ ہلانی کی لڑائیون مین اوسکو پکڑ لیگا اور زور سے ہلا کر اوسکو ٹکڑے ٹکڑے کرڈالیگا آئی
ایمان والو لڑائیون کا لفظ صاف بول رہاہی کہ عراق والون سے کئی لڑائیان ہونگی تب وہ
برباد ہوگا وہ جو اللہ نے فرشتے کے ہاتھون ساری فوج کو ایکا ایک قتل کیا وہ تو ایک بلا ناگہانی
تھی یہان اوسکا ذکر نہین یہ محمدیون کی لڑائیون کا ذکر ہی جسکی سارے جہان مین دھوم
ہی یہی ڈنڈا اصلاح اور تعلیم کا تھا جس سے بہت قتل ہوی اور بہت ایمان لاسے ارشاد
ہوتاہی کیونکہ طوفت مدت سی آراستہ کیا گیا ہان بادشاہ کے لیے گہرا اور چوڑا طیار کیا گیاہی اوسکا ڈھیر
آگ اور بہت سا ایندھن ہی اور خداوند کا دم گندھک کے دریا کی مانند اوسکو سلگاتاہی طامس اسکاٹ
لکھتاہی کہ طوفت ایک گھاٹی تھی قریب یروشلم کے جہان لڑکے اکثر آگ مین جلائی جاتی تھے اوسکو گی
ہنام یاجہینا کی بھی کہتی تھے اسی لیے اس سے مراد ہی وہ مقام جہان آگ سے سزا دیجاوی اور انجیل
پاک مین جہنم کی آگ کا لفظ آیاہی یہان طوفت اوس مقام کو فرمایاہی جہان اسوریون کی فوج تباہ ہوئی وہ
فوج غالباً یروشلم سے بڑے فاصلہ پر تباہ ہوئی اور یہ جو فرمایا کہ بادشاہ کے لیے تو سنحاریب کو
اوس فرشتے نے نہین ہارا مگر اوسکی شان وشوکت جاتی رہی سو یہی اور گہری گھاٹی سی مراد یہی خوف
برباد کیا اور اسمین ایک نشان ہی اوس ہمیشہ قایم رہنی والی آگ کا جو طیار کی گئی ہی اللہ کے دشمنو کے
واسطے

اکتیسوان باب ۳۱

اسمین یہ مضمون ہی کہ تم مصر کو مدد مانگنی نجاؤ اور نہ بھروسا کرو اللہ تعالی

شریرون کے گھرانے پر اور اون بدکردارون کی حمایت کرنے مین چڑہائی کریگا کیونکہ مصری تو انسان ہین
خدا نہین اور اونکے گھوڑے گوشت ہین روح نہین پھر فرمایا کہ اللہ تعالے اپنا ہاتھ بڑہاویگا اور مددگار پھسلیگا
اور مدد مانگنے والا گر پڑیگا اور وے سب کے سب ایک ساتھ ہلاک ہوجاوینگے کہ خداوند نے مجھے یون کہا ہی
کہ جسطرح شیر اور شیر نر کا بچہ اپنے شکار کو دبوچے ہوے اون گڈریون کے غول کے مقابل جو بلائی جاکے اوسپر
چڑہتی کو آنے مین غرّاتا ہی اور اونکی للکار سے نہین ڈرتا اور اونکے ہجوم سے دب نہین جاتا اوسیطرح رب العالمین
لڑنیکو اوتریگا صیہون پہاڑ پر اور اوسکے ٹیلے پر جیسا پرندا پھر پھراتا ہی ویسا ہی رب العالمین یروشالم پر سایہ
کریگا سایہ کریگا اور نجات دیگا ترس کہائیگا اور بچائیگا ای تم اوسکی طرف پھرو جسسے بنی اسرائیل نے نہایت
بغاوت کی ہی کیونکہ اوسی دن ہر ایک انسان روپے کے بتون کو اور سونے کی پتلیونکو جو تمھارے ہاتھون
نے گناہ کرنے کے لئے بنائی ہین رد کریگا اور آسور گر جاویگا اوسکی تلوار سے جو انسان نہین ہان اوسکی تلوار
جو آدمی نہین اوسے ہلاک کریگی وہ تلوار کے ڈر سے بھاگیگا اور اوسکے جوان مرد خراج گذار بنینگے اور وہ خوف
کے سبب اپنے مضبوط مکان مین چلا جاویگا اور اوسکے سردار جھنڈی سے لرز جاوینگے یہ خداوند فرماتا ہی جسکی
آگ صیہون مین اور جسکا تنور یروشالم مین ہی طامس اسکات لکھتا ہی کہ اسکا مطلب یہ ہی کہ آسوریون کی
فوج سے اللہ تعالے صیہون کو بچاویگا تاکہ یہودیون کو مصر سے مدد مانگنے کی حاجت نرہے جسطرح پرندے
بچہ کو بچانے مین چارون طرف اوڑتے اوسیطرح اللہ تعالے یروشالم کو بچاویگا اور یہود بتون کو چھوڑ
دینگے اگرچہ وہ بت سونے چاندی کے ہون اللہ تعالے آسوریونکو غارت کردیگا کسی انسان کی تلوار سے نہین بلکہ
فرشتے کی تلوار سے سنحاریب بھاگ گیا اوس تلوار سے جو دکھائی نہین دیتی تھی اور وہ نینوی کو چلا گیا اور
اوسکے شہزادے بھی خوف زدہ کردی گئی تھی اوس جھنڈی کی باعث سے جسکو اللہ نے صیہون پر ظاہر کیا اور آگ
اوسکے قربانگاہ کی جو قربانیون کو جلاتی تھی وہ اوسکے لوگون کی حفاظت تھی ای محمدی بھائیو سنحاریب کی
سب فوج جو یروشالم کے قریب تھی اللہ کے حکم سے فرشتے کی مار ڈالی اور وہ بھاگ گیا مگر اوسکے جوان مرد خراج
گذار نہین بنے اور یروشالم کے لوگ اوسوقت بچ گئے تھے اور یہان پہلے یہ خبر ہی کہ جو لوگ مصر والون سے مدد مانگتے
ہین یعنی یروشالم کے لوگ وہ اور مصر والے ایک ساتھ ہلاک ہونگے بختنصر نے یروشالم والون کو اور مصر
والون کو قتل کیا مگر وہ خود عراقی تھا اور یہان آسور یعنے عراق والونکے قتل کی بھی خبر ہی یہ تینون باتین
محمدیون کے جہاد مین اکٹھی ہوئین اوسسے پہلے ہرگز اکٹھی نہین ہوئین یہ خبر بیشک اوسی وقت کی ہی اللہ تعالے

محمدی فوجون کے ساتھ یروشالم والون سے لڑنے کو اوترا پھر اونپر سایہ کیا اور اونکو نجات دی یعنی اوس پاک
شہر کو محمدیون کے قبضے مین کر دیا بہت سے یہود اور نصاری کو محمدی کر دیا ہر ایک انسان نے جو نکو یعنی
پادریون کی کتابون سے ظاہر ہے کہ نصاری اندنون مین سونے چاندی کے بت اور صلیبین بناتے تھے جو محمدی
ہوے اونہون نے صلیبون اور بتون کو پھینکدیا آسوری یعنے عراق والے اوسکی تلوار سے قتل ہوے
محمدیون کی تلوار انسان کی تلوار نہین تھی وہ تلوار اللہ کی تھی جو اللہ کے حکم سے اور اوسکے شریعت کے
موافق تھی چونتیسوین باب مین بھی اللہ نے فرمایا ہے کہ میری تلوار دشمنون پر عدالت کرنیکو اتری
گی عراق کے سردار بار بار بھاگ گئے اسکا بیان اس کتاب کے آخر مین دیکھو عراق والون نے محمدیونکو
خراج یعنے محصول دینا قبول کیا اسکا بیان امام ابو یوسف رحمہ اللہ کی کتاب الخراج مین دیکھو

بتیسوان باب ۳۲ دیکھو ایک بادشاہ راستی سے سلطنت کریگا اور سردار عدالت سے حکمرانی کرینگے ہان ایک شخص
آندھی سے پناہ کی جگہ کی مانند ہوگا اور طوفان سے چھپنے کی جگہ اور پانی کی ندیون کی مانند خشک زمین مین اور
بھاری چٹان کی سایہ کے مانند ماندگی کے سرزمین مین اے محمدی بھائیو عراق والون پر جہاد کی خبر دیکر اللہ
تعالے پھر جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صاف صاف بیتی بتلاتا ہے کہ وہ دین کا بادشاہ سچائی سے
بادشاہت کریگا اور سردار یعنی اوسکے نائب عدالت سے حکومت کرینگے عبرانی مین لفظ ساریم کا ہے اسکی معنی سردار کے
اور جگہ بھی آئی ہین یہان پادریون نے شہزادون کا ترجمہ کر دیا پھر اللہ تعالے یہ پتا دیتا ہے کہ اوس
بادشاہ عادل کا ظہور اوس ملک مین ہوگا جہان آندھی ظلم اور فساد کی ہر طرف چل رہے ہین کفر اور جہالت کا طوفان
ہر طرف زور پر ہے ایمان اور علم کے نہ ہونے سے دل مرے ہوے ہین جیسے بن پانی کی سوکھی زمین سایہ اللہ کا لوگو
کہین نہین ملتا لوگ اوس سایہ کی تلاش مین تھکے جاتے ہین ایسے ملک مین اوسکے ظہور کی یہ صاف مثال ہے کہ
خشک زمین مین پانی کی ندیان بہ نکلین بڑی چٹان کا سایہ بڑے سیدان کی دھوپ مین مل گیا آندھی
اور طوفان اور بہاو سے پناہ کی جگہ مل گئے ایسی مثالین چھبیسوین باب مین بھی ہوچکی ہین جہان صحرا بابل
کے ویرانی کے خبر دی ہے اور یہ مثال دی ہے کہ آندھی سے ایک پناہ کی جگہ اور گرمی جو ایسے مکان مین
ہو جہان پانی نہو وہان ابر کے سایہ سے گرمی مٹ جائے خشک زمین کا لفظ ترپنوین باب مین بھی ہے جہان
آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خبر ہے یہ خاص پتا جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے پادری میتھر نے اور
پادری ڈایوڈیٹی نے اسکو حضرت عیسی علیہ السلام کی خبر ٹھہرایا ہے اے ایمان والون یہ پتا حضرت عیسے سے

منتشر ہوئن دور ہو وہ تو ملک شام مین پیدا ہوے جہان تورات اور زبور اور نبیون کے کتابین پہیلی ہوئین
تھین اور حضرت زکریا اور حضرت یحیی علیہما السلام اوسوقت مین وہان موجود تھی اشعیہ فرماتا ہی اور اونکی آنکھین
جو دیکھتے ہین تو دہندلائین گی اور اونکے کان جو سنتے ہین شنین گے بی لحاظ کا دل بھی معرفت سمجھیگا اور رکھلے
کی زبان صاف بولنی پر مستعد ہوگی پاجی آدمی پھر صاحب مروت نہ کہلائیگا اور بخیل کو کوئی سخی نہ کہیگا
طامس اسکاٹ اٹھائیسوین باب کی بیان مین لکھچکا ہی کہ خبر قیا بادشاہ کی اصلاح کرنے کی بابت بھی
ملک یہودیہ مین بی انصافی پھیلی ہوئی تھی اس مقام مین پہلے تو لکھتا ہی کہ یہ خبر حزقیا بادشاہ کی ہی کہ اونے
جاہل لوگون کو اچھی طرح تعلیم کیا پھر لکھتا ہی کہ یہ خبر حضرت عیسی علیہ السلام کی اور اونکے روحانی فیض اور بڑے
علم کی ہی کہ جو لوگ دین مین کم زور تھے وہ علم مین کامل ہو جاوینگے اور جو لوگ اتنا بھی نہین بول سکتے تھے کہ لوگ
سمجھ لین صاف صاف خدا کے حکمونکا بیان کرینگے اور نیکی اور بدی کی پہچان لوگونکو اچھی طرح ہو جاویگی
احمق کو پھر لوگ عزت دار نہین کہینگے جیسا خوشامد سے لوگ کہا کرتے تھے اشعیہ فرماتا ہی ای عورتو
تم جو چین مین ہو اوٹھو میری آواز سنو سال سے کچھ زیادہ عرصہ مین ای بی پرواؤ تم جو آرام ہو جاؤگے
طامس اسکاٹ کے کلام سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ خبر سنحاریب کے حملہ کی ہی پھر فرماتا ہی اے عورتو
تم جو سکھ مین ہو گھبراؤ ای بی پرواؤ اپنے تئین برہنہ اور ننگا کرو اور ٹاٹ اپنی کمرون پر باندھو
وی عمدہ کھیتون کے اور پھلدار انگوری درختون کے سبب اپنی چھاتیان پیٹتی ہین میرے لوگون کی سرزمین
مین کانٹے اور سد اگلاب جیونکہ ہان باغ و بہار شہر کے سارے شادمان گھرون مین بھی کیونکہ محل چھوڑے
جاوینگے اور شہر کا انبوہ سنسان ہوگا عوفیل اور دیدبانی کا برج مدت تک مانند ہونگے گورخرون کی آرام
گاہین اور گلون کی چراگاہین جب تک کہ عالم بالا سے روح ہمپر اونڈیلی نجاوے تب بیابان باغ ہو جائیگا اور
باغ ایک جنگل گنا جاویگا تب بیابان مین عدل بسیگا اور صداقت یعنی سچائی باغ مین رہا کریگی اور صداقت کا
انجام صلح ہوگا اور صداقت کا پھل ہمیشہ کا سکھ اور آرام ہوگا کیونکہ میرے لوگ چین کے مکانون مین اور بے
خطر گھرون مین اور آسودگی اور آسایش کے کاشانونمین رہینگے اور اوس جنگل کے گرنے مین اولے پڑینگے
اور وہ شہر پستی مین پست ہو جاویگا تم بختاور ہو جو سب نہرون کے آس پاس بوتے ہو اور بیل اور گدہون کو
اون پاؤن چلاتے ہو طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ معلوم ہوتا ہی کہ یروشالم کی عورتین عیاش اور خراب تھین اور کچھ دین کا
خیال نہین رکھتی تھین اس لیے خاص اونسے خطاب کیا عوفیل جسکا ترجمہ قلعہ ہی ایک پہاڑ صیہون مین تھا

جو کسی قدر بلند تھا اور بی کنارہ کی طرف نزدیک مسجد کے جو اوسکی تھوڑی دور پر دکھن کی طرف واقع ہی
اور اس قلعی کی ایک دیوار تھی جو اوسکو باقی حصہ میہون سی جدا کرتی تھی مطلب یہ کہ قید سے چھوٹنے سی پہلے یہودیون پر
روح اونڈیلی گئی کہ انھون توبہ کی اور دعا مانگی اور یروشالم جو پھر بنایا گیا اور وہان شریعت پھیلی تو جنگل
ایک باغ ہو گیا اور وہ جو پہلے بت پرستی کر چکے تھے اگلے زمانے مین اور اللہ کو بھی پوجتے تھے تو وہ جنگل
شمار کیا گیا پھر لکھتا ہی کہ یہ مطلب بن نہین سکتا کیونکہ بربادی یروشالم کی بڑے زمانے تک قائم نہین
رہی کہ اسمین روح اونچی پر سے اونڈیلی گئی ہو لیکن حال کی بربادی یہودیون کی اور یروشلم کا تباہ ہونا
قائم رہیگا یہان تک کہ روح اونڈیلی جاوی جیسا پنتکوست کے دن تھا دیکھو پادری نے اقرار کیا کہ یہ ذکر
پہلی ویرانی اور آبادی کا نہین کیونکہ وہ ویرانی ستر برس رہی اور یہان عبرانی مین عد عولام کا لفظ ہی
یعنے ہمیشہ تک مگر یہان یہ معنے ہین کہ بڑی مدت تک کیونکہ اوسکے بعد پھر آبادی کی خبر دی ہی پادری اقرار کرتا ہی
کہ یہان دوسری ویرانی کا ذکر ہی جو رومیون کے ہاتون حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد ہوے پھر اسکے
بعد آدریان بادشاہ نے شہر کو پھر بنایا مگر مسجد اوسی طرح چھ سو برس کے قریب تک ویران رہے یہانتک
کہ محمدیون کے ہاتون اللہ نے اوس پاک مسجد کو پھر آباد کیا مگر پادری محمدیون کی ضد سے اس آبادی کو بھی
ویرانی سمجھتا ہی اور لکھتا ہی کہ وہ آبادی جسکا یہان وعدہ ہی وہ ابھی نہین ہوے وہ جب ہوگی
جب روح القدس کا فیض اوتریگا جسطرح حواریون پر عید پنتکوست کے دن اوترا تھا یا اللہ
پادریون کی آنکھین کھولدے اور اونکو دکھلاوے کہ وہ وقت آچکا روح القدس نے اللہ کے حکم
سے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن اوتارا روح القدس اور قرآن کا فیض جو روح کی طرح دلونکو زندہ
کرتا ہی سارے جہان کے ایمان والون پر آسمان کیطرف سی اونڈیلا گیا بیابان اس کتاب مین عرب کو کہا ہے
جیساکہ بیالیسوین باب کی گیارہوین آیت مین بیابان کے لفظ کے ساتھ مکہ اور مدینے کا پتا دیا ہی یہان
ارشاد ہوتا ہی کہ بیابان باغ ہو جائیگا سو ایسا ہی ہوا ملک عرب جو ویران تھا جہان مدتون اللہ کا کلام
نہین اوترا تھا وہ بیابان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین اللہ کے کلام کے نور سے اور اللہ
کے رسول کے جمال نورانی سے باغ و بہار ہو گیا اور فرمایا کہ باغ جنگل گنا جائیگا سو ایسا ہی ہوا ملک شام جہان
اللہ کا کلام سیکڑون برس اوترتا رہا تھا وہ باغ و بہار ملک اوس وقت مین جنگل کی مانند ہو گیا تھا کیونکہ اللہ
کے کلام کا اوترنا چھ سو برس سے موقوف ہو گیا تھا اس باعث سے وہان کفر اور شرک پھیل گیا تھا

پھر فرمایا کہ بیابان مین عدل بسیگا اور صداقت یعنے سچائی باغ مین رہا کریگی سو ایسا ہی ظہور مین آیا اللہ کا کلام
جو عرب کے بیابان مین عدالت کے ساتھ اوترا وہان سے وہ سچا دین ملک شام مین بھی آیا عرب اور
شام سارا باغ و بہار ہوگیا اور صداقت یعنے سچے دین کا پھل صلح اور ہمیشہ کا آرام ہوا ایمان والے
وہان ہمیشہ امن امان سے رہتے مین بت پرستون کا زور ٹوٹ گیا اونکا خطرہ نہ رہا اونکے شہر اوجڑ
گئی اور بابل ویران ہوگیا اور ملک شام کے ایمان دار جابجا بیخطر اناج بونے لگے طامس اسکاٹ اِن
آیتون کا یون مطلب لکھتا ہی کہ بیابان مین عدل بسیگا یعنی یہودیون اور بت پرستون مین سچا دین
پھیلجاویگا دنیا کے اوس حصہ مین جو ابتک جنگل ہی اور جس مین بہت کم میوہ دار کھیت ہین امن والے
لوگ امن اور چین مین رہینگے اسکے بعد اونکے دشمنون کے مکانون کو برباد کردیگا گو کہ بیشمار مثل جنگل کے
درختون کے ہین اور وہ شہر جو مدت سے جھوٹے عیسائیون کے بادشاہی کا مقام رہا ہی گرا دیا
جائیگا تب محنت عیسائیون کی کامیاب ہوگی اون لوگونکی طرح جنہون نے زمین کو سینچا اور بیج بویا
تینتیسوان ۳۳ باب پھر واویلا ہی کہ تو اوجاڑتا ہی اور اوجاڑا نہ گیا تھا تو لوٹتا ہی اور لوٹا نہین گیا
تھا جب تو اوجاڑ چکیگا تب تو اوجاڑا جائیگا اور جب تو لوٹ چکیگا تب تو لوٹا جائیگا ای خداوند ہمپر رحم
کر ہم تیری راہ تکتے مین تو ہر صبح اونکا بازو ہوا اور مصیبت کی وقت ہماری سلامتی پادری ڈایوڈی لکھتے
کہ یہ پیش خبری ہی برخلاف آسوریون اور کلدیون اور اور دشمنون کے طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ
سنحاریب نے اپنے گرد پیش کی قومونکو لوٹ لیا اور حزقیاہ سے قول توڑا اسوقت یہ خبر دی جاتی ہی کہ تو فوراً
نا امید ہوجاویگا بعد اسکے مظلومون کے حق مین فتح کی دعا ہی ارشاد ہوتا ہی لوگ گھوڑ بڑی کی آواز سنتی
ہی بھاگ تیرے اوٹھتے ہی قومین تتر بتر ہوگئین اور تمھاری لوٹ کا مال اسطرح بٹورا جاویگا جسطرح
کیڑے بٹور لیتے ہین ویسے ٹڈیون کی دوڑنے کے مطابق اوسپر دوڑینگے ای امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
ہمارے نزدیک تو یہ آیت بھی دعا مین داخل ہی اور مطلب یہ ہی کہ یا اللہ جسوقت تو دشمنون سی لڑنیکو اوٹھیگا
تیری فوج کی گھوڑ بڑی کی آواز سنتے ہی لوگ بھاگ گئین گی پھر دشمنون سے فرمایا کہ تمھارا مال لوٹا جائیگا جسطرح
کیڑے بٹورتے ہین درختون پر سے سبزی کو اور ٹڈیان ادھر اودھر دوڑتی ہین اسلئے پر پادری ڈایوڈی بھی
اسی کے موافق لکھتا ہی کہ یہ ایک بیان ہی اوس بربادی کا جو اللہ تعالے نے اپنے دشمنون پر بھیجی ہی طامس
اسکاٹ یون مطلب لکھتا ہی کہ اللہ تعالے آسور کی بادشاہ سے فرماتا ہی کہ تیری حملہ کے وقت سب بھاگ گئی

جب آسوری فوج مرگئی تو یہودیون نی اونکا پھل لوٹ لیا جو وہ چھوڑ گئی تھی ارشاد ہوتا ہی خداوند سربلند ہی کیونکہ
وہ بلندی پر رہتا ہی وہ عدالت اور صداقت سی صیہون کو معمور کردیتا ہی اوسی سے تیری زمانے کی پایداری ہوگی
وہ تیرے لئی نجات اور حکمت اور دانش کا ذخیرہ ہوگا خداوند کا خوف اوسکا خزانہ ہی آی محمدی بہائیو اللہ تعالے خبر
دیتا ہی کہ صیہون کو عدل اور انصاف سی اور سچے دین سی آباد کرونگا وہان علم اور حکمت اور خدا کے خوف کا خزانہ
ہوگا اور تمھارے اوس زمانہ کو پایداری ہوگی یہ پتا صاف محمدی وقت کا ہی شہر صیہون اور مسجد بیت المقدس
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وقت سے آجتک آباد ہی اور دین کی علم سی اور اللہ کے خوف سی معمور ہی ارشاد
ہوتا ہی دیکھو اونکی سارے بہادر باہر کھڑے ہوکی چلاتی اور صلح کے ایلچی پھوٹ پھوٹ کر روتے ہین شاہراہین
سنسان ہین کہ چلنے والا نہ رہا اوسنی قول توڑا شہرون کو حقیر جانا اور انسان کو حساب مین نہ لایا زمین
کڑہتی اور مرجھاتی ہی لبنان رسوا ہوا وہ کملا جاتا ہی سرون بیابان کی مانند ہی باسان اور کرمل کی پتی
جھڑ جاتے ہین طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ قاصد لوگ جو صلح کی درخواست کے لیے گئے تھی بہت روئے
حملہ والون کی بیرحمی دیکھ کے اور سنحاریب نے اقرار توڑ ڈالا اللہ فرماتا ہی اب مین اوٹھونگا خداوند
فرماتا ہی اب مین بلند ہونگا اب مین اپنی تئین بلند کرونگا تمہارے پیٹ ہی مین کوڑی کا حمل ہوگا
تم کرکٹ جنوگے تمھاری غضبناکی وہی آگ ہی جو تمھین بھسم کریگی اور قومین جلتے ہوئے کنکر کے مانند ہونگے
وہ کاٹی ہوئی کانٹون کے مانند آگ مین جلائی جاوینگی پادری ڈایولی لکھتا ہی کہ اب سی مراد وہ وقت ہے
جسکو اللہ تعالے مقرر کریگا بعد اسکی کہ دشمن اپنا غصہ دکھلا چکین گے آسوریو تمھارے تمام ارادے
برباد ہوجاوینگی ای محمدی بہائیو اللہ تعالے نی اوس بادشاہ ظالم کے ظلم کا ذکر کرکے وعدہ کیا کہ اب مین
اپنا غلبہ اور بلندی ظاہر کرونگا اور ظالمون کو غارت کرونگا جیسا قرآن مجید مین فرمایا کَتَبَ اللّٰہُ
لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ لکھدیا اللہ نے کہ بیشک مین غالب ہونگا مین اور میرے پیغام پہونچانے
والے پھر صاف قومون کا لفظ فرمایا یہ صاف آخری زمانہ کی خبر ہے جسمین ساری قومون پر جہاد ہوا ارشاد
ہوتا ہی تم جو دور ہو سنو کہ مین نے کیا کیا اور تم جو نزدیک ہو میری قدرت کا اقرار کرو وے گناہگار
جو صیہون مین ہین ڈر گئی کپکپی نی بیدینون کو گرفتار کیا ہی کون ہم مین سے اوس ہلاک کرنے والی
آگ پاس رہیگا اور کون ہم مین سے ہمیشہ رہنے والے شعلون پاس ٹہریگا یہ ترجمہ جو ایک پادری
نے کیا ہی اصل عبرانی کے موافق ہی اور ترجمہ انگریزی جو تفسیر ڈوالی رچرڈمنٹ مین ہے

اور پادریون کے بیان پڑھا جاتا ہے اوسمین بھی یون ہی ترجمہ کیا ہے کون ہم مین سے رہیگا کہا جانیوالی آگ کے ساتھ
کون ہم مین سے رہیگا ہمیشہ کے شعلون کے ساتھ مگر پادری میتھر نے یون ترجمہ کردیا کون ہم مین سے اوس ہلاک
کرنیوالی آگ مین رہ سکتا ہے اور کون ہم مین سے ہمیشہ رہنیوالے شعلون کے درمیان بسنی سکتا ہے درمیان
کا اور پاس کا لفظ عبرانی مین نہین ہے مگر قرینہ سے تفسیر ڈالی والے نے پاس کا لفظ لکھا تھا اب میان
کا لفظ دوسرے پادری نے لکھدیا طامس اسکاٹ نے یون مطلب بیان کیا ہے کہ بہت سے مکار بھی صیہون مین
تھے جو آنے والی بربادی سے بہت ڈرتے تھے اور اوس ہمیشہ کی آگ سے ڈرتے تھے جو بدکارون کی سزا
کے واسطے اوس جہان مین ہے یا یہ مطلب ہے کہ آسوری فوج کے ہلاک ہوجانے سے وہ لوگ ڈر گئے اب ہم کہتے ہین
کہ اسکا یہ مطلب ہے کہ وہی وقت جسمین سب قومون کو سزا دینے کا وعدہ اوپر کی آیت مین ہے اوسی وقت کی
الله خبر دیتا ہے کہ صیہون کے رہنے والے گنہگار بھی اوسوقت رعب مین آجاوینگے پھر الله تعالے حضرت
اشعیا علیہ السلام سے کہواتا ہے کہ ہم مین سے یعنے اسرائیلون مین سے کون شخص ایسا ہوگا جو آخری
پیغمبر صلی الله علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہے وہ پیغمبر فنا کرنے والی آگ کی طرح پر ہے جسکے جلال کے زور سے
اور قہر کے گرمی سے کافر جل جاوینگے حضرت ملاکی علیہ السلام کے صحیفہ مین بھی آخری پیغمبر صلی الله علیہ وسلم
کے حق مین اسی طرح کا سوال فرمایا ہے کہ اوسکے آنے کے دن کون ٹھہر سکے گا اور جب وہ نمودھو گا کون ہے جو کھڑا
رہیگا کیونکہ وہ سنار کی آگ اور دھوبی کے صابن کے مانند ہے اور وہ روپے کا میل کاٹتا ہوا اور اُسے
خالص کرتا ہوا بیٹھیگا اسی راہ سے یہان بھی آگ سے مثال دی ہے اور شعلون کا لفظ آپ کے
اصحابون کیطرف اشارہ ہے اوپر انتیسوین باب مین ہوچکا ہے کہ الله تعالے آگ کے ہلاک کرنیوالے
شعلے کے ساتھ سزا دینی کو آویگا اور تیسوین باب مین ہے کہ الله تعالے اپنی قہر کی شدت اور جلانے
والی آگ کے شعلے کے ساتھ اپنے ہاتھ کا اوترنا دکھلائیگا اس جگہ یہ سوال کرکے حضرت اشعیا
علیہ السلام جواب دیتے ہین اور الله کے حکم سے فرماتے ہین جو راستی سے چلتا ہے اور سیدھی باتین کرتا ہے
جو اوس سود کو جو جور وجفا سے حاصل ہو ناچیز جانتا ہے جو رشوت کے علاقے سے اپنا ہاتھ کھینچتا ہے جو اپنے
کان بند کرتا ہے تاکہ خونریزی کی مشورت نہ سنے اور آنکھیں موندتا ہے تاکہ بدی نہ دیکھے یہ اوس سوال
کا جواب ہے یعنے اسرائیلیون مین سے جو پرہیزگار ہین اور نیک طبع ہین وہی اوس رسول پاک کے ساتھ
رہینگے اور طامس اسکاٹ کے نزدیک یہ جو پرہیزگارونکا ذکر ہے اُنکی خبر اسکے بعد دوسرے آیت مین ہے

ارشاد ہوتا ہی وہی ہی جو اونچے پر رہیگا اوسکی پناہ گاہ پہاڑ کا قلعہ ہوگا اوسکو روٹی دیجائیگی اوسکو پانی بہی ہر وقت
ملیگا طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ حزقیا کا چال چلن اچہا تہا اوسنے اوسکو اور اوسکی مددگار رعیتکو اونچے پر کردیا
چڑہائی کرنیوالون کی پہونچ سی باہر اسیطرح اونکو قحط سی بچالیا اور ہمارے نزدیک یہ خبر اون اسرائیلیون
کی ہی جو جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے وہ دنیا مین بہی امن امان سی اور عزت سی رہے
ارشاد ہوتا ہی تیری آنکہین بادشاہ کو اوسکی جمال مین دیکہین گے وے اون سرزمینون پر جو بہت دور ہین
نظر کرینگی تیرا دل اوس ہول کو تامل سے سوچیگا کہان ہی وہ لکہنیوالا کہان ہی وہ تولنیوالا کہان ہی
وہ جو برجون کو گنتا تہا طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ حزقیا بادشاہ جب ٹاٹ اوڑہکر مسجد مین دعا
کرنیکو گیا لوگ اپنی بادشاہ کو اوس حالت مین دیکہکر غمگین ہوے سو ارشاد ہوتا ہی کہ تم اوسکو بادشاہی لباس
مین پہر دیکہوگے اور وہ یروشالم مین گہیرے ہوے تہے ارشاد ہوتا ہی کہ تم بڑی دور دور زمینون مین
امن امان سی چلو پہروگی آسوری فوج کے سردارون نے اونکی خوراکین بانٹین اور سونا چاندی تولا سو
یہ لوگ سب جلتے رہینگے پادری ڈایوڈی پہلے اوسکو حزقیا پر جماتا ہی پہر حضرت عیسی علیہ السلام کی
بشارت ٹہراتا ہی اور ہمارے نزدیک اسکا یہ مطلب ہی کہ تم آخری زمانے مین آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم کا حسن اور جمال دیکہوگے اور دور دور کے ملکون مین خدا پرستی پہیلے گی تم اون ملکون کی امن
امان سے سیر کروگے اور بت پرست ظالم فنا ہوجائینگی اسکے بعد دیکہو کیسا صاف پتا اوس وقت کا
اللہ تعالے بتلاتا ہی اور فرماتا ہی تو پہر اوس زبردست گروہ کو نہ دیکہیگا اوس قوم کو جسکی بولی ایسی مشکل
ہی کہ تو سمجہ نہین سکتا اور زبان بیگانہ ہی کہ سمجہ مین نہین آتی دیکہو یہ ذکر حضرت اشعیا علیہ السلام کی وقت
کا نہین ہی اوسوقت مین اگرچہ آسوری یعنی عراقی فوج کو اللہ نے غارت کردیا مگر پہر حضرت ارمیا علیہ
السلام کے وقت مین بابل کی فوجون نے یروشالم کو برباد کردیا پہر حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد رومیون
نے اوس شہر کو ویران کردیا اور پر توریت شریف کی بشارت مین یہ پادری لکہہ چکا ہی کہ بابل والون کی زبان
عبرانی سے ملتی تہی اور رومیون کی بولی یہودیون کی بولی سی بالکل اجنبی تہی جسکو وہ نہین سمجہتے تہے معلوم
ہوا کہ یہان اللہ نے رومیون کا پتا دیا ہی کہ اون زبردست ظالمون کو پہر نہ دیکہیگا اونکا زور ٹوٹ
جائیگا سو اونکا زور محمدی تلوار سے ٹوٹا اور بہت کمزور ہوگئے ارشاد ہوتا ہی ہماری عیدگاہ صیہون
پر نظر کر تیری آنکہین یروشالم کو دیکہین گی کہ سلامتی کا مقام ہی ایسا خیمہ جو ہلایا نجائیگا جسکی میخ کبہی نہین

ایک بھی اوکہاڑی نجاویگی اور اوسکی ڈوریون مین سے ایک بھی توڑی نجاویگی بلکہ وہان ذوالجلال
خداوند ہمارے لیے چوڑی نہرون اور ندیون کی جگہ ہوگا وہان ڈانڈ کی کوئی کشتی نہ جائیگی اور نہین نمود
کے جہازون کا گذر نہ ہوگا کہ خداوند ہمارا حاکم ہی خداوند ہمارا شریعت دینے والا ہی خداوند ہمارا
بادشاہ ہو وہی ہمکو بچا دیگا طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ اسکا یہ مطلب کہ آسوری فوج سے اس گہر کو ذرا
بہی صدمہ نہ پہونچیگا اللہ تعالے اوسی بچا ئیگا گویا بڑے بڑے گہومنی والی دریاؤن سے گہرا ہوا ہی جن مین
جنگی جہاز دشمنون کا جا نہین سکتا پہر لکہتا ہی کہ یہ خبر گرجا کی اور انجیل کی حفاظت و نگہبانی کی
ہی کیونکہ یروشالم حضرت اشعیا علیہ السلام کے بعد ایک جگہ کبہی دشمنون کے حملے سے قائم نہین رہا
اور خیمہ کی طرح بار بار اوتار لیا گیا دیکہو پادری اقرار کرتا ہی کہ شہر یروشالم دشمنون کے ہاتہون پایا
ویران ہوا ای محمدی بہائیو یہ خاص بشارت محمدی وقت کی ہی جسمین شہر یروشالم اور قلعہ صیہون اور
مسجد بیت المقدس سلامتی کا مقام ہوگیا بت پرستون کا زور ٹوٹ گیا بت پرست جو اونکو توڑنے والے
اور ڈہانے والے تہے اونکا گذر وہان تک نہین ہو سکتا ہی پادری اس پیشنجری کا کہلا ہوا ظہور دیکہ
بہال کرکہتا ہی کہ یروشلم سے مراد گرجا اور انجیل ہی زمین کے معنی آسمان کہدینا پادریونکا کام ہی ارشاد
ہوتا ہی تیری رسیان ڈہیلے ہوکے لٹک رہی ہین لوگ مستول کی چول کو مضبوط نکر سکے وے پال نہ اوڑا
سکے سو لوٹ کا وافر مال بانٹا گیا لنگڑے بہی لوٹ پر قابض ہوگئی وہان کے باشندون مین کوئی نکہیگا
کہ مین بیمار ہون اون لوگون کے گناہ جو اوسمین بستی ہین بخشی جائینگی طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ آسوری
فوج کی تباہی ایک کشتی کی مانند تہی جو طوفان مین تباہ ہو جاتی ہی اونکے نشان جاتے رہے مستول گرگئی
اونکی کشتی کا اسباب لوٹا گیا لنگڑے بہی لوٹ لینے کو چلے او بیماری نے اونکو نہ روکا پہر لکہتا ہی کہ اس اخیر
کی آیت مین ایک بڑا مطلب نکلتا ہی یہ عیسائی جماعت کی خبر ہی یا بہشت کی بشارت ہی پادری یہ نہین
دیکہتا کہ یہ سب پتی اور نشان محمدی وقت کے ہین اوسی وقت مین شہر یروشالم کو اللہ نے دشمنون سے
امن دیا اور دشمنون کا جہاز ڈوب گیا اور اونکا مال جابجا لوٹا گیا معلوم ہوا کہ جو محمدی لوگ شہر یروشالم
مین بستے ہین اونکے گناہ بخشے جائینگے **چونتیسوان باب** اے قومو تم نزدیک آکے سنو اور ای
لوگو تم کان رکہو زمین اور اوسکی آبادی دنیا اور سب چیزین جو اوس سے نکلتی ہین سنین کیونکہ خداوند کا
قہر ساری قومون پر اور اوسکا غضب اونکی ساری فوجون پر ہی اوسنے اونہین حرم کردیا اوسنے

اونہین سونپ دیا کہ ذبح کیے جائین اور اون کے مقتول پھینکے جائینگے اور اون کی لاشون سے سڑی بو اوٹھیگی
اور پہاڑ اون کے لہو سے پگھل جائینگے اور آسمان کا سارا لشکر گل جائیگا اور آسمان کاغذ کی طاؤ کی مانند
لپیٹے جائینگے اور اونکا سارا جتھا یون جھڑ جائیگا جیسے کہ انگور کے درخت سے پتے اور انجیر کے درخت سے
کمہلایا ہوا پتا جھڑ جاتا ہی کہ میری تلوار آسمان مین شرابور ہو جاویگی عبرانی مین [رِوْتاہ] کا لفظ ہے
یہی لفظ آگے بڑھکر پھر آیا ہی وہان پادری میتھر نے یہی ترجمہ کیا ہی کہ اونکی سرزمین لہو سے شرابور
ہو جائیگی مگر اس جگہ یون ترجمہ کیا ہی کہ مست کرائی جائیگی اور ہنری اسکاٹ مین یون ہی کہ نہلائی
جائیگی دیکھو وہ اَدُوم پر اون لوگون پر جنہین مین نے حرم کر دیا ہی عدالت کرنے کو اوتریگی خداوند
کی تلوار لہو سے بھری ہی وہ چربی اور بکری کے بچون اور بکرون کے لہو اور مینڈھون کے گردون
کے چربی سے چکنائی گئی کیونکہ خداوند کو باصرہ مین ایک ذبیحہ کرنا ہی اور اَدُوم کے ملک مین بڑی
خونریزی اور اونکے ساتھ گینڈے اور سانڈ اور بیل گر پڑینگے اور اونکی سرزمین لہو سے شرابور
ہو جائیگی اور اونکی گرد چربی سے چکنائی جائیگی کیون خداوند کے انتقام کا دن بدلا لینے کا سال
ہی کہ صیہون کا بدلہ لیوے پادری ہارن تفسیر مین لکھتا ہی کہ اَدُوم ایک صوبہ ہی جو ملک یہودیہ
کے دکن حصہ کی انتہا پر تھا اور اوسمین کسی قدر عرب کا بھی حصہ ملا ہوا تھا پادری شیرنگ کتاب
مقدس کے لغت کی کتاب کے بائیسوین صفحہ مین ملک اَدُوم کے بیان مین لکھتا ہی کہ اَدُوم کے شہرون مین
جو سب سے زیادہ مشہور تھے وہ بُصرہ سلع یعنی پترہ ایلات عصیون جبر ہین پادری مریک
کشف الآثار مین لکھتا ہی کہ یہ ملک یہودیہ اور مواب کے دکن طرف تھا اور پورب کے طرف پہاڑی
عربستان کے پاس اسکی سرحد ہی اور کبھی وہ عربستان مین گنا جاتا تھا اَے محمدی بھائیو دیکھو پہلے اللہ
تعالے نے ساری قومون مین قتل ہونے کی خبر دی پھر اوسکے ساتھ قیامت کا پتا دیا کہ آسمان
لپیٹا جائیگا اور تارے جھڑ پڑینگے جیسا کہ قرآن شریف مین فرمایا ہی کہ ہم آسمان کو لپیٹین گے کاغذ
لپیٹنے کے طرح اور فرمایا کہ تارے جھڑ پڑینگے پادری ڈایوڈِی بھی اقرار کرتا ہی کہ یہ خبر قیامت کی ہی اے
ایمان والو اسمین یہ اشارہ ہی کہ اس محمدی جہاد کے بعد انجام یہ ہوگا کہ قیامت آجاویگی پھر اَدُوم
اور بُصرِی کا پتا دیا کہ وہان خون بہایا جاویگا یہ بُصری جو ملک اَدُوم کا ایک شہر تھا جناب محمد صلعم
کے وقت تک موجود تھا حدیثون مین جابجا اسکا ذکر ہی عبرانی مین اوسکو باصرہ لکھا ہی

اور حدیث کی کتابون مین بُصرائے ہی کے ساتھ لکھا جاتا ہی اور الف پڑھا جاتا ہی اور سرے پر بی بریش ہی اور وہ بصرہ جو کوفے کی طرف ہی اوسکا یہان ذکر نہین ہی اوسکے آخر مین ہ لکھی جاتی ہی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے تیسرے سال حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ کے وقت مین حضرت خالد ابن ولید جنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی تلوار خطاب دیا تھا اُنھون نے جاکر اُس بُصرائے کو فتح کیا اون دنون مین وہان نصاریٰ کا عمل تھا واقدی نے لکھا ہی کہ روماس جو اوس شہر کا حاکم تھا بڑا علم والا تھا وہ سوار ہو کر آیا اور محمدی ہو گیا باقی نصرانیون نے لڑنا شروع کیا آخر بھاگ گئے اور شکست کھائی روماس مسلمانون کو شہر مین لے گیا فوج کے سردار کو قتل کیا پادری مارش مین نے بھی سیر الاسلام مین لکھا ہی کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے وقت مین خالد نے بُصرے کو فتح کیا اور اُنکا حاکم پہلے ہی حملہ مین مسلمانون کے ساتھ ہو گیا یہ شہر بُصرائے جو دمشق سے چار منزل پر ہی عرب جو ریگستان کے یعنی مکہ اور مدینے کے رہنے والے تھے اونکی تجارت کی یہ بڑی جگہ تھی اے ایمان والو اللہ تعالے نے حضرت اشعیا علیہ السلام کو صاف صاف پتا اس لڑائی کا پہلے سے بتلا رکھا کہ بُصرے مین ایک ذبیحہ ہوتا ہی اور ادوم کے تمام ملک مین بڑی خونریزی ہونی والی ہی اس جگہ پر مدینے شریف کے پاس ملک شام کی طرف کے مقامون مین جو لڑائیان کافرون سے ہوئی ہین اُنکو دیکھنا چاہئی سلع مدینہ منورہ کا نام ہے وہ ادومیون کا پایۂ تخت ہو گیا تھا تو ادومیونکا ملک مدینہ پاک سے لگا ہوا تھا اُس ملک مین بڑے بڑے جہاد ہوے اونکی ساتھ گینڈے اور سانڈ اور بیل یعنے بڑے بڑے بادشاہ اور رئیس قتل ہوے طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ فقط کم رتبے کے دشمن نہین بلکہ گینڈے اور سانڈ اور بیل یعنے مغرور اور بڑے بڑے بادشاہ دنیا کی برباد ہوجائنگے یہ سب صیہون کا بدلہ تھا کہ بابل والون نے اور رومیون نے صیہون کو ویران کیا تھا اور ادومی لوگ اسکے ویران ہونے سے خوش ہوے تھے اور لوٹنے مین اور قتل کرنے مین دشمنون کے شریک تھے طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ یہان بار بار قومون کو اللہ نے پکارا ہی اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ تمام دنیا کے بڑے ماجرے کی خبر دی ہی سو ہمکو یہ خیال آتا ہی کہ تمام قومین جو حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے بادشاہی قائم کرنے کے لیے اونکے دشمنون سے لڑینگی یہ اوسوقت کی خبر ہی ادومیہ کے لوگ یہودیون کے دشمن تھے سو ہو سکتا ہی کہ یہ پیش خبری تھوڑی سی یون پورے ہو گئی کہ آسوریون

سے نے بابلیون سے نے یونانیون سے نے رومیون نے اوسمین بربادی کی مگران لڑائیون کے بعد دین نہین
پھیلا جسکی بشارت اسکے بعد موجود ہی نہ وہ بربادی ایسے تھی جسکا بیان بہت بڑا بیان ہی دیکھو
پادری نے پہلے لکھا ہی کہ عراق اور یونان اور روم کے بت پرستون نے جو ادوم کے بت پرستونکو
قتل کیا اسکی خبر بھی ہو سکتی ہی پھر آبھی لکھتا ہی کہ یہ مطلب نہین بن سکتا ہی کیونکہ اسکے بعد دوسرے
باب مین دین کے پھیلنے کی بشارت صاف موجود ہے اسکا ظہور ان لڑائیون کے بعد نہین ہوا پھر
پادری اقرار کرتا ہی کہ اگلی لڑائیون کے بعد ضلع ادومیہ کی ایسی ویرانی نہین ہوی جسکا بیان بہت بڑا
بیان ہی اسکے بعد اللہ فرماتا ہی اور اوسکی ندیان رال ہو جاوینگی اور اوسکی خاک گندھک اور اوسکی
زمین رال سوزان ہوگی رات اور دن کبھی نہ بجھے گی اُسکے دھوان ہمیشہ اوٹھتا رہیگا نسل در نسل
وہ اجاڑ رہیگی اوس طرف سے ہمیشہ تک کسیکا گذر نہوگا حواصل اور خارپشت اُسکے وارث ہونگے
اُلّو اور جنگلی کوے اوسمین بسینگے اور اوسپر ویرانی کا سوت پڑیگا اور سنسانیکا ساہول ڈالا جائیگا
اُسکے اشرافون مین سے کوئی نہوگا جسے وے بلاوین کہ حکمرانی کرے اور اوسکے شہزادون مین سے کوئی
موجود نہین اور کانٹے اُسکے محلون مین اور اونٹ کٹارے اور گزنہ اوسکے قلعون مین جمینگے اور وہ
بھیڑیون کی بستی اور شترمرغون کے رہنیکا مکان ہوگا اور گیدڑ اور جنگلی بلیان ایکدوسرے سے ملاقات
کرینگے اور جھبوا اکبرا اپنے یار کو پکاریگا اور رات کا پرندہ وہان آرام کریگا اور اپنے چین کا مقام پاویگا وہان
قفازہ بانبھی لگائیگی اور انڈے دیگی اور اپنی چھاؤن تلے سیویگی اور پوسیگی وہان گدھ جمع ہونگے
اور ہر ایک کے ساتھ اوسکی مادہ ہوگی تم خداوند کی کتاب مین ڈھونڈو اور پڑھو اونمین سے ایک بھی کم نہوگا
اور کوئی بے جفت نہوگا کیونکہ اوسکے منھ نے یہی حکم کیا ہی اور اوسکی روح ہی جسنے اونھین جمع کیا ہی اور اوسنے اونکے لیے قرعہ ڈالا
اور اُسکے ہاتھ نے رسّی ڈالکے اونھین حصہ بانٹ دیا سو وے ہمیشہ تک اوسکے وارث ہونگے اور پشت در پشت اوسمین
بسینگے طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ اللہ تعالے اون جانورون کی حفاظت کریگا اور اونکی نسل مین ترقی کریگا حضرت
حزقیل ؑ کے صحیفہ کے پینتیسوین باب مین ملک ادوم کی ویرانی کی بڑی دہوم سی خبر ہی کہ اون لوگونے اسرائیلیون سے عداوت
کی اللہ فرماتا ہی ای شعیر کے پہاڑ مین تجھے ویران و سب چراغ کردونگا مین تجھے ہمیشہ تک ویران رکھونگا چودھوین آیت
مین ہے کہ جسوقت ساری دنیا خوشی کریگی تب مین تجھے ویران کرونگا جسطرح تونے اسرائیل

سے گھرانے کی میراث پر اسلیے کہ وہ ویران تھی شادمانی کی اور شعیر کے پہاڑ تو اور سارا ادوم ویران
ہوگا پادری شیرنگ کتاب مقدس کے لغت کی کتاب مین لکھتا ہی کہ ساتوین صدی مین مسلمانون
کے حکومت کے سبب ادومیون کی تجارت مٹ گئی اور تمام ملک وہ بیابان بنا جو آجتک ہی ای ایمان
والو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ساتوین صدی مین جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا
اسی صدی مین سارا ملک ادومیہ بیابان بن گیا معلوم ہوا کہ اسی وقت کے حق مین اللہ نے فرمایا
تھا کہ جب وقت ساری دنیا خوشی کریگی تب مین تجھے ویران کرونگا معلوم ہوا کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کے ظہور کا وقت ساری دنیا کی ایمان والون کی خوشی کا وقت ہی ساری دنیا کی ساری
قومون مین جنھون نے نعمت ایمان کی پائی کسقدر اونکو خوشی ہوی کہ اللہ نے کفر اور شرک سے چھڑا کر
ہمکو نعمت ایمان کی دی اور دوسری خوشی یہ ہوی کہ جو لوگ ایمان والون کی جان اور ایمان کے دشمن
تھے اونکو اللہ نے قتل کیا ایمان والون کو امن امان دیا پہلے سے یہ بتا بتا کر کہا کہ اس خوشی کے وقت
مین ملک ادومیہ ویران اور جنگل ہو جائیگا اس وعدہ کے موافق یہ ملک آدمیون سے چھین کر
جانورون کو دے دیا پادری شیرنگ کتاب پاک کے لغت مین لکھتا ہی کہ بصرے ملک ادوم کا ایک
مشہور شہر تھا وہ ابتک بصرے کہلاتا ہی نبیون کی ہولناک پیش خبری اوسکی بابت بہت دنون سے
پوری ہوی اشعیا علیہ السلام کی چونتیسوین باب کی چھٹے آیت اور تریسٹھوین باب کی پہلی آیت
دیکھو چنانچہ اوسکی رونق بالکل جاتی رہی اور اب تک فقط چالیس یا پچاس گھر اور ایک قلعہ دکھائی
دیتا ہی قدیم زمانے مین بہت بھیڑ بکری وہان تھے اور ان دنون مین بھی جھنڈ کے جھنڈ نظر آتے
ہین پادری حریک کشف الآثار مین ملک ادومیہ کے ذکر مین لکھتا ہی کہ ولنی نے نقل کیا ہی کہ
بدوون نے گواہی دی ہی کہ اس ملک مین تیس شہر سے زیادہ تھے جو بالکل ویران ہوگئے اور
چھوڑ دئے گئے اور ایک شہر مین بڑے بڑے ستون والی عمارت تھی کہ اُن ویرانون مین بعضے وقت
بدو لوگ اوس عمارت مین گلون کے سونے کے لیے تصرف کرتے ہین لیکن اکثر اوقات ان جگھون سے
پرہیز کرتے ہین کہ وہان بچھوون کی کثرت ہی اب دیکھو اس ملک کے ویران ہونے کی خبر دیکر بیابان
عرب مین ایمان کا نور پھیلنے کی اللہ خبر دیتا ہی پینتیسوان باب ۳۵ بیابان اور ویرانہ شادمان ہونگے
اور جنگل خوشی کریگا اور نرگس کی مانند کھل جائیگا اور پادری پیتھر نے دوسرا ترجمہ حاشیہ پر یون

لکھا ہی کہ گلاب کی مانند کھل جائیگا وہ کثرت سے کلیان لائیگا اور شادمان ہو کے اور نعرہ مار
کے خوشی کریگا لبنان کی شوکت اور کرمل اور سرون کی شرافت اوسے دیجائیگی وی خداوند کا جلال
اور ہمارے خدا کے حشمت دیکھینگے آگے محمدی بہا یو عبرانی مین صیاہ کا لفظ ہی جسکا ترجمہ بیابان
ویرانہ لکھا ہی اور عراباہ کا لفظ ہی جسکا ترجمہ جنگل لکھا ہی اور ترسٹوین باب مین چارض صیباہ کا لفظ
ہی وہان صیاہ کا ترجمہ لکھا ہی خشک زمین لغت عبرانی سے معلوم ہوا کہ اصل معنی خشک زمین کے
ہین اور ریگ کے معنے بھی سوکھی زمین کے ہین بعد اسکے عراباہ کا لفظ ہی جسکے معنے جنگل کے ہین
مگر یہ بھی صاف اشارہ ہی کہ وہی جنگل جسکا نام عرب ہی وہ خوشی کریگا اور بیالیسوین باب
مین بیابان کا لفظ فرماکر صاف مکہ اور مدینے کا پتا دیا ہی وہ صحرائی عرب کہلاتا تھا اور یرملک
اومیہ کے ویران ہونے کی خبر دی جو صحرائی عرب کے نزدیک ہی اب صحرائی عرب کے آباد ہونے
کی الله بشارت دیتا ہی کہ جنگل اور بیابان پھول کیطرح کھل جائیگا یعنے عرب کا بیابان جہان الله کا
کلام نہین ہی دل بھرے ہوے ہین وہان کلام الله کا آخری پیغمبر صلی الله علیہ وآلہ وسلم پراوتریگا
اوسکی فرحت اور بشاشت دلون مین پھیلیگی پادری شیرزنگ نے آفتاب صداقت مین لکھا ہی کہ لبنان
ایک کوہستان ہی ملک شام مین اوترطرف اوسکی اوترائی پر شمشاد اور دیودار اور بلوط
سرسبز رہتے ہین اور دریاے جلیل کے پاس کرمیل ایک پہاڑ ہی کرمیل کے معنے باغ الله کا اوسکی
چوٹیون پر بلوط اور دیودار اور اوترائی مین تیج پات اور زیتون کے درخت اور طرح طرح کے
پھول پیدا ہوتے ہین اور سرون ایک میدان ہی کرمل کے پاس تمام موابیان آفتاب صداقت
کا سوا الله فرماتا ہی کہ شان اور شرافت ان آباد مقامون کے اوس کو یعنے عرب کو دیجائیگی
یعنے جس طرح لبنان اور کرمل اور سرون درختون اور پھولون سے باغ وبہار ہو رہا ہی اوسطرح
وہ عرب کا جنگل دین وایمان کے پھولون سے باغ وبہار ہوجائیگا افسوس ان پیشخبریون کا ظہور
پادریون کو نہین سوجھتا طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ حزقیا کے دنونمین یہودیون کو فتح ہوی جب
اومیہ لوٹا گیا یا اوسوقت کی کچھ خبر ہو سکتی ہی یا جب یہودی بابل کی قید سے چھٹے مگر بلا شک حضرت
عیسی علیہ السلام کی سلطنت کا ایک بڑا مضمون ہی جو یہان مراد لیا گیا ہی جبکہ بت پرستون نے انجیل کو
قبول کیا اور بڑی جماعت خدا پرستون کی اونمین قایم ہوئی تو جنگل اور ویران مقام خوش ہوے

اور گلاب کی طرح کہل گئے اب بہی ایک بڑا حصہ زمین کا ریگستان ہی جہان خدا پرستی نہین ہی لیکن جب اوپر کی
باب کی خبرون کا ظہور ہوگا تمام ملک خوش ہونگے خدا پرستون کے دشمن کاٹ ڈالے جاوینگے گنہگار
توبہ کرینگے جیسے عیسائیون کی بربادی کے بعد انجیل بہت جلد پہیل جائیگا اور بت پرستون کا
ملک اپنے حصون مین بکثرت پہول کہلائیگا اور اللہ کی تعریف اور خوشی سے بہر جائیگا اور شان و شوکت
اور عمدگی بہت عزتدار اور میوہ دار مقامون کی جو گذرے ہوئے زمانہ مین تہا جو جنگلی و ویران و اندہیر
ملکون کو دیجائیگی گویا کہ پیداوار لبنان و سرون و کرمل کی بدل کر کے خشک ریگستان ہوگئی او
وہان پر اگر سرسبز ہوگی کیونکہ وہ لوگ خدا کی بزرگی دیکہینگے اور اللہ سے خوف کرنا اور اللہ سے
محبت رکہنا اور اوسکا پوجنا سیکہینگے ای پادریو حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد حواریون کے
وعظ سے بت پرستون کے ملک مین ایمان کے پہول کہلے مگر اودہم اور کفر گیا اور بڑے بڑے مغرور بادشاہون
پر اللہ کی تلوار نہین اوتری اور تم خوب جانتے ہو کہ محمدی وقت مین یہ دونو باتین اکٹہی ہوئین ان
دونو باتون کی پیش خبری کا صاف ظہور ہوا پہر تم آیندہ زمانہ کی راہ کیون دیکہتے ہو اللہ سے ڈرو اور
محمدی ہو جاو ارشاد ہوتا ہی کمزور ہاتہون کو زور دو اور ناتوان گہٹنون کو پائداری بخشو اونکو جو کچہ دلے ہین
کہو ہمت باندہو مت ڈرو دیکہو تمہارا خدا سزا اور جزا ساتہ لیے ہوئے آتا ہی ہان خدا ہی آئیگا اور تمہین بچائیگا
طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ اسکا یہ مطلب کہ تعلیم کرنے والے کچہ دلون کو اس بشارت کی امید پر مصیبتون مین
تسلی دیتے رہین کہ اللہ اگرچہ کچہ دنون دشمنون کو رہنے دیگا مگر وہ بدلا لینے آویگا اور اپنے مصیبت زدہ
بندونکو بچائیگا یہ حضرت عیسی علیہ السلام کی پہلی بار آنیکی بہی خبر ہو سکتی ہی کہ اونہون نے کام شیاطین کا
برباد کیا اور بے ایمان یہودیون کو غارت کرنے کے لیے آئے اور اپنی سلطنت قایم کی اور آخری زمانہ
مین جو آپ آوینگے اوسکی خبر بہی ہو سکتی ہی مگر یہان پیش خبری اوس احوال کی معلوم ہوتی ہی جسکا بیان پہلے
باب مین تہا ای ایمان والو یہ قول پادری کا بہت ٹہیک ہی پہلے باب مین اللہ کے تلوار کے اوترنے
کی خبر تو اس باب مین بت پرستون کے ملک مین ایمان پہیلنے کی خبر دیکر صاف فرمادیا کہ اوسکے ساتہ
ہی وہ بات بہی ہوگی کہ منکرون کو سزا دیجاویگی حضرت عیسی علیہ السلام کے ساتہ اللہ تعالے
سزا اور جزا کے ساتہ نہین آیا مگر پادری یہ سمجہتے ہین کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد جو روم
کے بت پرستون نے یہودیون کو قتل کیا اوسوقت حضرت عیسی علیہ السلام اونکے ساتہ

یہودیون کو غارت کرنے آئے تھے یہ پادریون کے دماغ کا خلل ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام بت پرستون
کے ساتھ کیون آنے لگے بت پرستون کا اور جہوٹے عیسائیون کا ظلم ایمان والون پر برابر ہوتا رہا یہ
خبر اوسوقت کی ہرگز نہین یہ بیشک محمدی وقت کی بشارت ہی اللہ تعالے اپنے حبیب محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ بت پرستون کو اور سب بے ایمانون کو سزا دینے آیا اور ایمانوالون کو بچایا ارشاد ہوتا ہی اوسوقت
اندہون کی آنکھین کہولی جاوینگی اور بہرون کے کان کہولے جاوینگے تب لنگڑے ہرن کی مانند چوکڑیان
بہرینگے اور سراب یعنی ریتیلا جنگل تالاب ہوجائیگا اور پیاسی زمین پانیون کے چشمے بنجائیگی بہیڑیون کے
مکانون مین جہان ہر ایک پڑا اونگہتا تہا نل کا ٹہکانا ہوگا اور ایک ترجمہ مین یون ہی کہ بید اور نل کا
مقام ہوگا ای محمدی بہائیو دیکہو کیا مثالین دیکر اللہ تعالے محمدی وقت کا پتا بتلاتا ہی کہ اندہی اور بہرے
یعنے جنہون نے اللہ کا کلام نہین سُنا اور پیغمبرون کی کتابین نہین دیکہین وہ لوگ اوسوقت اللہ کو اور
پیغمبرون کو پہچانینگے کمزور لوگ خوب لپک کر اللہ کی راہ مین دوڑینگے خوش آوازی سے اللہ کا کلام پڑہین گے
طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزے اس جگہ صاف صاف بیان ہوئے مین یہ
پادری کا مطلب یہ ہی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ کے حکم سے اندہون کو اور لنگڑونکو اور بہرون
کو اور گونگون کو اچہا کیا یہ اونکے خبر ہے پادری اتنا نہین سمجہتا کہ جسطرح جنگل مین ندیان پہوٹ نکلنے کے
یہ معنے ہین کہ ایمان اور علم کا فیض وہان پہیلے گا اوسی طرح اندہی اور بہرون سے ان پڑہ لوگ مراد ہین
بیالیسوین باب کو دیکہو وہان اندہون کے معنے اللہ نے صاف کہولدئی ہین طامس اسکاٹ پہر لکھتا ہی
کہ دور کا مطلب بہی ہوسکتا ہی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اندہون کی آنکھین روشن کین اور وہ کان
جو جہالت سے بند تھے تعلیم کے لیے کہولے اور گنہگار اللہ کی راہ مین چلے اور اونکے ہونٹون نے اللہ
کی تعریف گائی اور یہودیون نے مذہب بدلا اور ریگستان مین جب وہ خشک اور جلی ہوئی زمین تھی
وہ بدل کر پانی سے سیراب مین ہوگئی اتنی مراد ہی بلا ناسب پرستون کا کہ جو مقام شیطان کا اور اُسکے
پوجنے والون کا تہا وہ نیکی پیدا ہونیکی جگہ ہوگیا ای ایمان والو اس جگہ پر اللہ تعالے صاف محمدی وقت کا
پتا دیتا ہی کہ جنگل مین ندیان پہوٹ نکلین گی اور جو زمین پیاسی تہی وہی پانیون کا چشمہ بن جائیگی
ان مثالون کا صاف مطلب یہی ہی کہ جس ملک مین اللہ کا کلام نہین تہا اُسی ملک مین سے
چشمہ فیض کا جاری ہوگا اُسی سوکہی زمین سے ندیان پہوٹ نکلین گی اور دریا سے نہر لائیگی

وہان حاجت نہین رہیگی سو اُسکا صاف ظہور یون ہوا کہ مکہ مین اور عرب مین جہان سوکھی زمین تھی اللہ کا کلام
وہان نہین تھا وہان جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ کا کلام اوترا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسرائیلیون کے
ملک مین پیدا ہوئے جہان چشمہ فیض کا جاری تھا حضرت زکریا اور حضرت یحیی علیہما السلام موجود تھے وہان
حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے جو دریائے فیض جاری ہوا اسی کا فیض سوکھی زمین کو اور اور قومون کو
بھی پہونچا اور یہان اوسوقت کا یہ پتا دیا ہی کہ خود سوکھی زمین سے ندیان پھوٹ نکلینگے یہ صاف
پتا جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی آپکے بعد اللہ تعالے صاف مکہ اور مدینہ کا پتا بتلاتا ہی اور فرماتا ہی اور
وہان ایک اونچی کی ہوئی راہ اور ایک شاہ راہ ہوگی اور وہ راہ مقدس راہ یعنے پاک راہ کہلائیگی وہ
جو ناپاک ہی اوسپر گذر نہ کریگا اور وہ اونھین کے لیے ہی راہ کا چلنے والا اور انجان بھی اوسمین گمراہ ہونگے وہان
شیر نہوگا اور نہ کوئی پھاڑنے والا جانور اوسپر چڑہے گا وہ وہان نہ ملیگا مگر وے جو چھڑائے ہوے ہین
وہان سیر کرینگے ہان خداوند کے چھڑائے ہوے پلٹینگے اور صیہون مین گاتے ہوے آوینگے اور ہمیشہ کی خوشی اونکے
سرون پر ہوگی وے خوشی اور شادمانی حاصل کرینگے اور غم اور آہ سرد دفع کیجائیگی پادری ڈایودہی
لکھتا ہی کہ یہ جو فرمایا کہ پلٹینگے اسکے یہ معنے کہ گناہون سے توبہ کرینگے اور اللہ کا دین اختیار کرینگے
او محمدی بھائیو دیکھو یہ اور صاف پتا تبلا دیا کہ وہان ایک راہ ہوگی جو پاکی کی راہ کہلائیگی اسکا
صاف مطلب یہ ہی کہ شہر یروشالم اور مسجد بیت المقدس کے سوا اور ایک پاک راہ ہوگی وہان
ناپاک نجانے پاویگا دیکھو بت پرستون کا مکہ مین جانا اللہ نے قرآن مین منع فرمادیا اور درندہ وہان
نہین جانے پاتے اور شیر اور پھاڑنے والے جانور وہان نہین جاسکتے یہ پتا صاف کعبہ شریف کا ہی قاضی
ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر مظہری مین لکھتے ہین کہ پھاڑنے والا جانور کسی شکار کا ارادہ کرتا ہی جبتک حرم
کے باہر ہوتا ہی پہر جب وہ شکار حرم کے اندر داخل ہوجاتا ہی وہ پھاڑنے والا جانور اپنے تئین روکلیتا ہی
ان آیتون سے اور زیادہ مطلب کھل گیا کہ سوکھی زمین مکہ اور عرب کو فرمایا ہی پہر ارشاد ہوا کہ جو لوگ اللہ کے چھڑائے
ہوے ہین یعنے جنکو اللہ نے کفر اور شرک سے اور ہر طرح کے عذاب سے اور کافرون کے ظلم سے نجات دی ہی وہ
پلٹینگے یعنے توبہ کرینگے اور نعمت ایمان کی حاصل کرکے اون پاک مقامون مین سیر کرینگے اور صیہون اور بیت المقدس
مین خوشی خوشی آوینگے کیونکہ وہ اللہ کے سب پیغمبرون کے عاشق ہین ہمیشہ کی خوشی اور لذت جو اللہ کی یاد سے اور اُسکی
محبت سے اونکے دل مین بہری ہوئی ہی اوسکا نور اور تازگی اونکے منھ پر ظاہر ہوگی ایمان کے پہلینے سے وہ نہایت خوش ہونگے

اور کافرون کے غلبہ سے جو غم اور درد تھا وہ دفع ہو جائیگا آگے محمدی بھائیو یہودی لوگ توراۃ اور زبور اور
سب صحیفون کو ملا کر بھی توراۃ بولتے ہین یہہ محاورہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین بھی تھا اور اب بھی
ہے سنن نسائی مین ہے کہ کعب احبار فرماتے ہین کہ توراۃ مین لکھا ہے کہ حضرت داود علیہ السلام یون دعا کرتے
تھے حضرت داود علیہ السلام کی کتاب کو بھی توراۃ بول دیا اسی محاورہ کے موافق اللہ تعالی سورہ انا فتحنا
مین فرماتا ہے مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اَشِدَّاۗءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاۗءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ
فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ
محمد پیغام پہونچانے والے ہین اللہ کے اور جو لوگ اونکے ساتھ ہین سخت ہین کافرون پر رحم دل ہین اپنی آپس مین
تو اونکو دیکھتا ہے رکوع کرنے والے سجدہ کرنیوالے ڈھونڈتے ہین فضل اللہ سے اور خوشنودی اوسکی
نشانی اونکی چہرون پر ہے سجدے کے اثر سے یہ ہے صفت اونکی توراۃ مین اس آیت مین سب کتابون کا
مطلب اللہ نے خلاصہ کرکے بتلا دیا کہ توراۃ مین اور زبور مین اور صحیفون مین جن لوگون کی یہ صفتین ہمنے
بیان فرمائین ہین وہ یہی لوگ ہین اونکو دیکھو محمد اللہ کے پیغام پہونچانے والے ہین اونھین کا پتا توراۃ
اور انجیل مین دیا ہے اور اونکے ساتھ والونکے یہ عمدہ ہین اے عقلمند غور کرو زبور شریف مین
اور اس کتاب مین جہان جہان آخری امت کا ذکر ہے کہین اللہ تعالے اونکی بہادری اور چالاکی
کی تعریف کرتا ہے کہ وہ منکرون کو قتل کرینگے اللہ تعالے کا نام اونچا ہوگا منکرون پر رعب چھا جائیگا
کہین آپس کی محبت اور صلح کی اللہ تعریف کرتا ہے کہین رکوع اور سجدے کا ذکر آتا ہے کہ تمام زمین مین اللہ کو
سجدہ اور رکوع ہوگا اور وہ رکوع اور سجدہ خالص اللہ کے لیے ہوگا اللہ ہی سے اوسکا فضل اور
خوشی مانگینگے لوگون کے دکھلانے کے لیے نہوگا یہ باتین ان کتابون مین الگ الگ جابجا کثرت
سے ہین ان سبکا خلاصہ اس آیت مین کر دیا اور فرما دیا کہ صفتین توراۃ مین انہین لوگون کی تھین یعنی ان
صفتون کو انہین دیکھکر پہچانو اسجگہہ یہ ذکر ہے کہ اونکی سر و پر ہمیشہ کی خوشی ہوگی قرآن مجید مین اسکو
یون فرمایا کہ اونکی نشانی اونکے چہرون پر ہے سجدے کے اثر سے یعنے اللہ کے پوجنے سے اونکے چہرے خوش و
خرم تر و تازہ ہین اب سنو کہ وہ پاک مقام جسپر ناپاکونکا گذر نہوگا اوسکے سب نشان مکہ اور مدینے مین
دیکھہ بھال کر جامس اسکاٹ آیندہ زمانہ کیطرف دوڑتا ہے اور لکھتا ہے کہ ہم کہہ سکتے ہین کہ چین اور جاپان اور
حبش کے اندرونی ملک اور ہر ایک حصہ دنیا کے جہان حضرت عیسی علیہ السلام کا نام نہین لیا گیا وہان

ایک راہ ہوگی حضرت عیسی علیہ السلام کو وہ لوگ پہچانینگے اوس راہ کو رستبازی کا کہینگے اور کوئی ناپاک
یا گناہگار اوسپر سے نجا سکیگا مگر یہ مطلب گذرے ہوے معاملون پر بھی لگایا گیا ہی کہ جو لوگ اس راہ
کے چلنے والے ہین اگرچہ جاہل اور غلطی کرنے کے لائق ہون وہ بچاے جاوینگے راہ کے بھولنے سے اور
اونکو کوئی نہین ستاویگا یا اللہ کے اور مدینہ کا نور ان اندھون کو بھی دکھلا دے جو چیز آنکھون کے سامنے ہی
اور سارے سچ اور نشان اللہ کے بتلائے ہوے اوس مین موجود ہین اوسکو جان بوجھکر جھٹلاتے ہین یا اللہ اوسکی
نور ساری دنیا مین چلاوے آمین پھر چھتیسوین باب مین یہ بیان ہی کہ حزقیا بادشاہ کے سلطنت کے
چودھوین سال آسور کا یعنی ملک عراق کا بادشاہ سنحاریب یہودا کے مضبوط شہرون پر چڑہا اور اونہین لے لیا
اور اوسنے لکیس سے حزقیا کے پاس شہر یروشلم پر ایک بڑا لشکر بھیجا لشکر کا سردار عالی تالاب کے آبریز
پر جو دھوبی کے کھیت کی سڑک پر ہی ٹھہرا اور محل کا ناظم اور منشی اور سررشتہ دار اوس پاس آئے سنحاریب کے
لشکر کے سردار نے ان لوگون کو بہت دھمکایا پھر سینتیسوین باب مین یہ بیان ہی کہ حزقیا بادشاہ
نے یہ سنکر اپنے کپڑے پھاڑے اور ٹاٹ اوڑھا اور اللہ کے گھر مین جاکر دعا مانگی اور لوگونکو ٹاٹ اوڑھا
کر حضرت اشعیا علیہ السلام کے پاس بھیجا کہ دعا کیجیے حضرت اشعیا علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ فرماتا ہے
کہ وہ ایک خبر سنکر اپنے ملک کو پھر جائیگا اور مین اوسکو اوسی کی سرزمین مین تلوار سے مرواؤنگا سو آسور
کے بادشاہ نے سنا کہ کوش کا یعنی حبش کا بادشاہ تجھسے لڑنیکو آتا ہی وہ لکیس سے کوچ کر گیا اور اوسنے
پھر حزقیا کو پیغام بھیجا اور بہت دھمکایا حزقیا نے اللہ کے گھر مین جاکر دعا مانگی حضرت اشعیا علیہ السلام
نے کہلا بھیجا کہ اللہ فرماتا ہی جو کچھ تو نے دعا مین مانگا مین نے سنا مین اپنی خاطر اور اپنے بندے داود
کے خاطر اس شہر کو بچاؤنگا پھر اللہ کے ایک فرشتے نے جاکر آسوریون کے لشکر کا ایک لاکھ
پچاسی ہزار آدمی جان سے مارے تب سنحاریب کوچ کر گیا اور نینوی مین آرہا اور جسوقت وہ اپنے بت
کی پوجا کر رہا تھا اوسکے بیٹون نے اوسی تلوار سے قتل کیا پھر اڑتیسوین اور اونتالیسوین باب مین یہ
بیان ہی کہ حزقیا بادشاہ بیمار ہوکر اچھا ہوا مرودک بلاداں جو بابل کا بادشاہ تھا اوسنے تحفے بھیجے حزقیا بہت خوش
ہوا اور اپنا سارا خزانہ ان لوگونکو دکھلایا حضرت اشعیا نے فرمایا کہ سب جو کچھ تیرے گھر مین ہی اوٹھاکے
بابل کو لے جاوینگے اور وہ تیرے بیٹون مین سے جو تیری نسل مین ہونگے لے جاوینگے تب حزقیا بولا کہ میرے
دنون مین تو سلامتی اور امن رہیگا چالیسوان باب بڑا مسئلہ کلمات اس باب کے [illegible]

کہ یہین بہت سی تسلی دینی والی باتین ہین جسمین بالکل صاف صاف حضرت عیسیٰ کا حال ہی اور بڑی نازک اور عمدہ
باتین ہین اور پڑھنی والا اسکا مزہ جانتا ہی پہلے باب مین بابل کی قید کی خبر تھی اس باب مین اوس قید سے چھوٹنے کی بشارت
ہی اور اوسکی ساتھ تمام رہائیون کی بشارت ہی اور حضرت عیسیٰ کی باعث جو رہائی ہوی اوسکی بشارت ہی ای محمدی
بھائیو خلاصہ یہ ہوا کہ اب یہان سے قید بابل سے چھوٹنے کی پیش خبری ہی اور اوسکے ساتھ اوسکی علاقے سے بہت بڑی
رہائی جو بت پرستون اور بد ایمانونکی ظلم سے آخر مین محمد صلعم کی وقت مین ہوی اوسکی بڑی دہوم سے بشارت ہی بعض
لوگ اوسکو حضرت عیسیٰ کی بشارت ٹھہراتے ہین جنکو وقت مین بھی عیسائیون پر ظالمون کا ظلم نہایت حد کو پہنچ گیا تھا
اللہ فرماتا ہی تم تسلی دو میرے لوگون کو تم تسلی دو تمھارا خدا فرماتا ہی یروشالم کو دلاسا دو اور اوسے پکار کر کہو کہ اوسکی لڑائی
تمام ہوی اوسکے گناہ کا کفارہ ہوا اور اوسنے خداوند کے ہاتھ سے اپنے سب گناہون کا بدلہ دونا پایا طامس سکاٹ
لکھتا ہی کہ باقی پیش خبریون کا یہ شروع ہی خلاصہ یہ ہی کہ جتنی تکلیفین اسرائیلیون کو دی گئین اوسمین اونکے گناہون کا
کفارہ ہوا اور اونکو تسلی دی جاتی ہی کہ ان صدمونکا انجام فتح ہی ای محمدی بھائیو جو کچھ آیندہ ہونے والا تھا
وہ اللہ کے علم مین حاضر ہے اوسکو یون فرمایا کہ ہو چکا حضرت اشعیا کے بعد شہر یروشالم مسجد بیت المقدس سمیت
دوبار ڈھا دیا گیا پہلے حضرت ارمیا کے وقت مین دوسرے حضرت عیسیٰ کے بعد سو اللہ تعالے تسلی دیتا ہی کہ تونے
یعنے میرے لوگون نے دونی سزا پائی لوگ بھی بہت قتل ہوے مسجد بھی ڈھائی گئی اب حکم فرماتا ہی کہ یروشالم کو
تسلی دو یعنی اب رحمت کا وقت آتا ہی پھر اسپر ایسا قہر نہوگا جب یہ مصیبت حضرت عیسیٰ کے بعد تک ہی تو تسلی
دینے مین یہ صاف اشارہ ہی کہ محمدی وقت مین ہر طرح کی آبادی ہوگی اللہ فرماتا ہی ایک منادی کرنیوالے
کی آواز بیابان مین یعنی بیابان مین خداوند کی راہ سنوارو اور بیابان مین یعنی جنگل مین ہمارے خدا کے لئے ایک
سیدھی شاہراہ طیار کرو ہر ایک نشیب اونچا کیا جاوے اور ہر ایک پہاڑ اور ٹیلا پست کیا جاوے اور ہر ایک
ٹیڑھی چیز سیدھی اور ہر ایک ناہموار جگہ ہموار کی جاوے اور خداوند کا جلال آشکارا ہوگا اور سب بشر ایک
ساتھ دیکھین گے کہ خداوند کے منہ نے یہ فرمایا ہی ای محمدی بھائیو یہ جو فرمایا کہ ایک منادی کرنیوالے کی
آواز یہ اشارہ حضرت یحییٰ پیغمبر کی طرف ہی جیسا کہ جناب متی نے اپنے انجیل مین لکھا ہی اور جناب لوقا نے یون
لکھا ہی کہ حضرت یحییٰ نے خود فرمایا کہ یہ میری خبر ہے بعد اسکے اللہ فرماتا ہی کہ جنگل مین اللہ کی راہ سنوار دینی
حضرت یحییٰ پیغمبر علیہ السلام نے جو جنگل مین دین کی منادی کی یہ نمونہ اس بات کا ہی کہ آخر کو عرب کے
جنگل مین بہت بڑی منادی دین کی ہوگی آخری پیغمبر یعنے محمد صلعم کا ظہور اوس جنگل مین ہوگا جہان کا راستہ

اونچا نیچا شہر ابتر ہو پہنچے دین کا رستہ وہان رستہ خراب ہو رہا ہی عراباہ جنگل کو کہتے ہین مگر اس لفظ مین یہ بہی
صاف اشارہ ہی کہ وہ جنگل جسکا نام عرب ہی وہان ایمان پہیلاو سیدہی راہ تیار کرو جسمین اونچ نیچ
کچہ نہین جو بات جتنی ہی اوتنی ہی نہ گھٹاو ہی نہ بڑہاوی جو لوگون نے گھٹایا بڑہایا ہی اوسکو پہر درست کردو
سیدہی سڑک شریعت کی سبکو کہلا دو پہر اوسوقت کا یہ بتا دیا کہ اوسوقت اللہ کا جلال خوب ظاہر
ہوگا اور سب آدمی اللہ کا کلام سنینگے ارشاد ہوتا ہی ایک آواز ہوی کہ منادی کر وہ بولا مین کیا
پکارون سب بشر گہاس ہی اور سارا جمال میدان کے پہول کے مانند ہی گہاس مرجہاتی ہی پہول
کمہلاتے ہین کیونکہ خداوند کی ہوا اوسپر بہتی ہی یقیناً لوگ گہاس ہین ہان گہاس مرجہاتی ہی پہول
کمہلاتے ہین پر ہمارے خدا کا کلام ہمیشہ تک قائم ہی طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ یہ حکم حضرت اشعیا
علیہ السلام کو ہوا آیا حضرت یحیی علیہ السلام کو کہ ایک اشتہار دیدو اور انسان چندروزہ
ہین مگر اللہ کا کلام ہمیشہ رہیگا پہر لکہا ہی کہ اسکا مطلب یہ ہی کہ حضرت موسی علیہ السلام کی
شریعت چندروز کے واسطے ہی مگر انجیل ہمیشہ رہنے والی ہی ای محمدی بہائیو اوپر صاف عرب کے
بہتی ہین یہ صاف محمدی بشارت ہی کہ اللہ کا کلام جو آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر اوترے گا وہ
ہمیشہ رہیگا اوسکا حکم کبہی موقوف نہوگا ارشاد ہوتا ہی ای تو جو صیہون کو خوشخبریان سناتی
ہی اونچے پہاڑ پر چڑہ جا ای تو جو یروشلم کو بشارت دیتی ہی زور سے اپنی آواز بلند کر خوب پکار
او مت ڈر یہوداہ کی بستیون سے کہہ دیکہو تمہارا خدا دیکہو خداوند خدا زبردستی کے ساتہ آویگا اور اسکا
بازو اوسکے لیے سلطنت کریگا دیکہو اوسکا انعام اوسکے ساتہ ہی اور اوسکا کام اوسکے آگے وہ چرواہی
کی مانند اپنا گلہ چراویگا وہ بکری کے بچون کو اپنے ہاتہ سے جمع کریگا اور اپنی گود مین اوٹہاکر لیچلیگا
اور اونکو جو بچہ والیان ہین ملائمت سے لیجاویگا طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ بیان جو کسی عورت کو حکم
ہوتا ہی تو اوسکا بیان بعضون نے یون کیا ہی کہ عورتون مین رواج تہا کہ گاتی ہوی جماعت کی جماعت
جاتی تہین بڑی راہیون کو مشہور کرنیکو پہر لکہا ہی کہ یہ بشارت حضرت عیسی علیہ السلام کی ہی جبتک وہ
نہ آوین تب تک تمام شہرونمین اونکی خبر مشہور کرو اے ایمان والو دیکہو اللہ تعالے صاف یہ پتہ
دیتا ہی کہ مین غلبہ اور سلطنت کے ساتہ آونگا اسمین صاف بشارت ہی کہ آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
اور اونکی امت بت پرستون اور بے ایمانون پر جہاد کرینگے ایمان والون کی اللہ نگہبانی کریگا اسبات کا

ظہور محمدی وقت مین ہوا اسی وقت کی خوشی مین خوشی کی گیت گائی جاتی تھے اسکی بعد اللہ تعالے نے بہت آئیتون مین
اپنی عظمت اور جلال اور اپنی قدرت کا بیان فرمایا ہی کہ اللہ کی طرح کا کوئی نہین اوسی نے سب کو پیدا کیا ہی پھر
انتیسوین آیت مین فرماتا ہی وہ تھکی ہو ونکو زور دیتا ہی اور ناتوانون کی توانائی زیادہ کرتا ہی نوجوان تھک جاینگے
اور ماندہ ہوجاوینگے اور خاصی جوان ایک لخت گر پڑینگے اور وے جو خداوند کی راہ تکتے ہین سر نو زور
پیدا کرینگے وے عقابون کی مانند بلند اوڑینگے وے دوڑین گے اور تھکین گے وہ چلینگے اور سست نہو
جاینگے ای ایمان والو اللہ نے پہلے اپنا اکیلا ہونا بڑے بڑے دلیلون سے بیان فرمایا اور شریک ٹھہرانے
والون کا خوب طرح رد کیا پھر اس بڑی قدرت کی ظہور کی خبر دی کہ قوی لوگ تھک جاوینگے یعنے بے ایمانون
کا زور ڈھی جاویگا اور ایمان والے جو اللہ کے مدد کی راہ دیکھ رہے ہین اللہ انکو بڑا زور دیگا اسکا ظہور
یون ہوا کہ حضرت عیسے علیہ السلام کے تین سو برس بعد تین خدا کہنے والون کی ظلم سے سچے عیسائی جنگلون اور پہاڑون
مین چھپے ہوے اللہ کی راہ تکتے تھے کہ اللہ کب ایمان والونکو غلبہ دیگا اونکو نئے سرے سے اللہ نے
محمدی وقت مین غلبہ دیا شرک والون کا زور ڈھی گیا سارے جہان مین یہ نعرہ بلند ہوا کہ اللہ اکیلا ہی اوسکا دوسرا
کوئی نہین **اکتالیسوان باب** ای دریای ملکو میرے آگے چپ ہو رہو اور قومین جو ہین دوبارہ نو
زور پیدا کرین وے نزدیک آوین تب کہین ہم ایک ساتھ عدالت مین داخل ہووین طامس اسکات لکھتا ہی
کہ اس جگہ اللہ تعالے قومون سے فرماتا ہی کہ میری دلیلین سنو کہ مین ہی سچا خدا ہون اور تمہارے بت کچھ
نہین ہین تم چپ ہو کر سنو اور جواب دینے کے لیئے نزدیک آؤ کہ اس بحث کا فیصلہ ہوجاوے کہ اللہ پوجنے کے لایق
ہے یا اونکے بت اللہ فرماتا ہی کسنے اوس راستباز کو پورب کی طرف سے اوٹھایا اور اپنے پانون کے پاس
بلایا اور امتونکو اوسکے آگے دہر دیا اور اوسکو بادشاہون پر مسلط کردیا اور اونکو خاک کے مانند اوسکی
تلوار کے اور اوڑتے بھس کی مانند اوسکی کمان کے حوالہ کیا اوسنے اونکا پیچھا کیا اور جس راہ پر پیشتر قدم
نہ مارا تھا سلامت گذر گیا کسنے یہ کام کیا ہی اور اوسے انجام دیا ہی وہ جو ساری پشتون کو ابتدا سے طلب
کرتا ہی مین خداوند پہلا ہون اور پچھلون کے ساتھ مین وہی ہون دریای ملک یہ دیکھتے اور ڈرجاتے ہین زمین
کنارے لرزجاتے ہین وے نزدیک آتے اور حاضر ہوتے ہین طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ بعضے پڑھنے
والے یہ خیال کرتے ہین کہ یہ خسرو بادشاہ کی خبر ہی مگر یہ مناسب نہین کہ اوسکو نیک آدمی کہین
البتہ اوس بادشاہ کی فتح سے ایک عام خوف بت پرستون پر پڑگیا مگر اس نے دل کو تسلی

نہین ہوتی کہ یہان اوسکی بشارت ہی اللہ تعالے بت پرستون کو اپنے سچے خدا ہونے کی دلیلین بتلاتا ہی
اور آگے اللہ تعالے وہ پیش خبریان دیتا ہی جن سے بت پرستی بالکل غلط ہو جاوے مگر پہلا اللہ تعالے وہ
نتیجین بیان فرماتا ہی جو اوسکے پیچھے والون کو بت پرستون پر ملین اللہ تعالے نے جو حضرت ابراہیم
علیہ السلام کو پورب سے بلکہ سواد تاسیہ سے یعنی عراق عرب سے بلایا یہ پہلا صدمہ تھا جو بت
پرستون کو اللہ نے طوفان کے بعد دیا جو کہ یہ بات قریب عام ہونے والی تھی اور ساری سلطنت
شیطان کی ایک وقت مین اولٹنے والی تھی تو آئندہ ایمان والون کی واسطے ابراہیم پہنایا گیا
خدا نے اوسکو اپنے پاؤن تک بلایا یعنی اپنے اعتقاد اور فرمانبرداری کے واسطے اور وہ سپاہی
نہین تھا مگر اللہ کی قدرت پر بھروسا کرکے اوسنے کیا کہ تھوڑے سے فوج لیکر چار بت پرست
بادشاہون پر اور انکی فوج پر حملہ کیا اللہ نے اوسکو فتح دی اور انکو اوکھاڑ کر دیا اور انکی
تلوار و کمان کے سامنے دالہ کی طرح پر ہوگئے جو آندھی سے ہٹا دی جاوے اور اوسنے انکا
پیچھا کیا اور ان مقامون مین پہنچا جہان وہ کبھی نہین گیا تھا اگر محمدی کہا ہو اللہ کا شکر ہی کہ
پادری نے اس بات کا اقرار کیا کہ یہ بشارت خسرو بادشاہ کی نہین ہو سکتی عبرانی مین
صدق کا لفظ ہی جسکا ترجمہ استباز لکھا ہی یعنی وہ بہت بڑا سچا ہو دل کا اور زبان کا ہر طرح سے
سچا ہی یہ بہت بڑا کلمہ تعریف کا ہی اوس بادشاہ کی حق مین نہین ہو سکتا ہی اوسنے فقط مسجد بیت المقدس
کے آباد کرنے کا سامان کیا تھا اگر اوسنے بت پرستون کا دین چھوڑ دیا ہو تب بھی اوسکے باعث سے
ایسا نہین ہوا جیسا کہ اس مقام مین بشارت ہی کہ بت پرستون پر خدا پرستونکا بالکل غلبہ ہو جاویگا
لاچار ہوکر پادری نے اسکو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعریف ٹھہرایا ہی مگر یہ نہ دیکھا کہ پہلے اللہ تعالے
صاف فرما چکا ہی کہ قومین سر نو زور پیدا کرین اسکا صاف مطلب یہ ہی کہ سب مومنین نئے سر سے
زور اور قوت ایمان کی پیدا ہوگی پھر جس رسول پاک کے وسیلہ سے یہ فیض اللہ پہنچاویگا
اوسکا پتا بتلا دیا کہ اللہ نے اوسکو پورب کی طرف سے اوٹھایا عرب کا ملک شہر یروشلم
سے پورب کی طرف ہی جیسا کہ حضرت ارمیا علیہ السلام کے کتاب کے اونچاسوین باب کے
اٹھائیسوین آیت مین ہی قیدار پر چڑھو پورب کے لوگون کو ہلاک کرو یہان یہ خبری کہ بخت نصر
بادشاہ پورب والون کو لوٹیگا اور جابجا ان کتابون مین یہ ذکر ہی پادریونکو اسکا اقرار ہی کہ عرب یروشلم سے

پورب کی طرف ہی سو یہان صاف محمدی بشارت ہی کہ اوس سچے دین والے کو اللہ نے پورب سے اوٹھایا اپنے
اوٹھاویگا اور اپنے پانون کے پاس بلاویگا عبرانی مین یقرا کا لفظ ہی یعنے بلاویگا ظاہر ایہ اشارہ معراج کی طرف
ہی کہ اللہ نے اونکو اپنے عرش تک بلایا پھر آگے بھی سب جگہ آیندہ کی لفظین ہین کہ امتونکو اوسکے آگے کر دیگا
اور اوسکو بادشاہون پر مسلط کر دیگا اور اونکو خاک کے مانند اوسکے تلوار کے اور اوڑتے بھس کی مانند
اوسکی کمان کی حوالہ کریگا وہ اونکا پیچھا کریگا اور جس راہ پر پیشتر قدم نہ مارا تھا سلامت گذر جائیگا اور جنھون
نے سمجھا کہ یہان آیندہ کی لفظین ہین مگر گذرے ہوے وقت کے معنے ہین یہ یاد رہے کہ زبردستی ہے
اسکا یہان کوئی قرینہ نہین حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فقط ایکبار چار بادشاہون پر حملہ کیا اور
اپنے بھتیجے لوط علیہ السلام کو اور اونکی لوگون کو چھڑالائی جیسا کہ توراۃ شریف کی پہلی سورۃ کے چودھوین
باب مین ہی یہان اوس رسول پاک کی بشارت ہی جنھون نے بار بار بہت قومون پر بہت سے بہادرون نے
جس راہ پر پہلے قدم نہ مارا تھا یعنے فوج کشی اور شمشیر زنی کا بندوبست پہلے ظاہر ہین کسی سے نہین
سیکھا تھا اللہ کی قدرت سے وہ کام کیا جو کبھی نہ کیا تھا اور اس کام کے بڑے بڑے واقفکارونکو
عاجز کر دیا اور اللہ نے اونکو سلامتی سے رکھا یہ کام اللہ ہی کا ہی اوسکی قدرت دیکھکر ساری زمین
کے جن و بشر کیونکر نہ لرزین اللہ صاف فرماتا ہی کہ دریای ملک دیکھکر ڈرجاوینگے زمین کے کنارے
کانپ جاوینگے یہ بات حضرت ابراہیم کے وقت مین نہین ہوی اسکے بعد اللہ تعالی بت پوجنیوالونکو
بے عقل اور بے وقوف بیان فرماتا ہی اور اسرائیلیون کو تسلی دیتا ہی کہ بتون کے پوجنے والے جو تمہارے
دشمن ہین اور تم سے لڑتے ہین مین اونپر تمکو غالب کرونگا اور اونکو ہلاک کر دونگا پھر بیسوین آیت مین فرماتا
ہی دیکھ مین تجھی داونے کی ایک نئی گاڑی کہ جسکے بہت سے تیز دو دھارے دانت ہون بناؤنگا
تو پہاڑون کو داویگا اور اونہین چور چار کریگا اور ٹیلون کو بھوس کی مانند بناوینگا تو اونہین پھٹکیگا
اور ہوا اونہین اوڑا لے جائیگی اور گردباد اونہین تتر بتر کر دیگی پر تو خداوند سے شادمان
ہوگا اور اسرائیل کے قدوس پر فخر کریگا محتاج اور مسکین پانی ڈھونڈتے پھرتے پر وہ نہ ملتا
اونکی زبان پیاس سے خشک ہے مین خداوند اونکی سنونگا مین اسرائیل کا خدا
اونہین نہ چھوڑونگا مین ٹیلون پر نہرین اور وادیون مین چشمے کھولونگا مین جنگل کو
تالاب اور سوکھی زمین کو پانی کی نہرین کر دونگا مین بیابان مین دیودار

اور ببول اور آس اور بلسان کے درخت اوگاؤنگا مین عراباہ مین یعنی جنگل مین جنوبر اور شمشاد اور کیہر کے
درخت اکٹہے لگاؤنگا تاکہ وے سب دیکہین اور جانین اور غور کرین اور سمجہین کہ خداوندہی کے ہاتھ نے یہ بنایا ہے
ای محمدی بہائیو ان سب آیتون مین اللہ تعالی پہر بیان فرماتا ہی کہ ای اسرائیلیو مین تمکو ایسا زور دونگا
کہ تم بت پرستونکا زور توڑوگے پہر فرمایا کہ مین سوکہی زمین مین چشمہ فیض کا جاری کرونگا اور جنگل کو
باغ بناؤنگا یہ مثال اوپر بہی ہو چکی ہی اسکا یہ مطلب کہ جن ملکونمین جہالت اور کفر پہیلا ہوا ہے
وہان ایمان اور علم کا دریا بہاؤنگا اسکا ظہور حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد سے شروع ہوا محمدی
وقتمین ان دونون باتون کا پورا ظہور اللہ نے سارے جہان کو دکہا دیا بت کا فرنش ہوے بہت ایمان لائے
طامس اسکاٹ اسکا یہ مطلب لکہتا ہی کہ تو پہاڑونکو چور چار کریگا یعنے جڑ پکڑے ہوے بت پرستونکا ملک
اور طریقہ شرک کے ایسے تہے جیسے پہاڑ جس سے کوئی جا نسکے اور وہ لوگونکو اللہ کی راہ سے روکتے تہے
لیکن اللہ تعالے وقت بوقت ایسے اسباب مہیا کریگا جسسے یہ سب دشمن غارت ہوجائینگے کچہ ظہور
اسکا یون ہوا کہ بابل والے تباہ ہوے اس باعث سے اسرائیلی قید سے چہوٹے اور رومیون پر اس سے
زیادہ ظہور ہوا تاکہ عیسائی دین قایم ہوجاوے لیکن آگے کے معاملے اور زیادہ ان مطلبون کو
کہولدینگے ای یاد رکہو یہان اللہ اسرائیلیون سے فرماتا ہی کہ تم بت پرستون کا زور توڑوگے
بابل والون پر اور رومیون پر اسرائیلیون نے کب جہاد کیا اسکا ظہور صاف محمدی وقت مین ہوا
جو اسرائیلی لوگ محمدی ہوے اونہون نے بت پرستون پر اور سب بے ایمانون پر بڑے بڑے جہاد
کئے یہ جو فرمایا کہ محتاجون کی زبان پیاس سے خشک ہی مین جنگل مین نہرین بناؤنگا اسکا مطلب
طامس اسکاٹ نے یون لکہا ہی کہ یہودی لوگ جب بابل کی قید سے چہوٹے یروشلم مین پہر آباد ہوے
پہر لکہا ہی کہ یہ بات ضعیف اور کم زور ہی اور ہمکو ان کتابون سے معلوم ہوا ہی کہ بار بار بت پرستون پر تباہی آئی
ہی جس سے اللہ والے لوگون کے لیے سامان ہوا ہی لیکن شاید یہان یہ بہی اشارہ ہی کہ اللہ سچے دین کے
پہیلانے مین اپنے وعدون کو پورا کریگا غریب لوگ پانی ڈہونڈتے ہین اور نہین ملتا اسمین اللہ اون
بندونکا حال بیان فرماتا ہی جو اوسکے فضل سے محروم ہین اگرچہ تہوڑی ہدایت اونکو ملی ہی اور قرنیلیوس اور
اوسکے دوست جو بت پرست تہے اسی طرح دین قبول کرنیکو طیار ہوے پولوس فرنگستان مین بلایا گیا ایک
شخص جو مقدونیہ کا رہنے والا تہا اوسنے ایک خواب دیکہا سو اللہ تعالے نے عیسائی دین کو بہت آسانی سے

ساتھ نہایت ذوق شوق سے گائی جاتی تھے زبور مین اللہ کی تعریفین اور اللہ کے عشق اور محبت کا اور نہایت مزہ کا بیان ہے بہت سے گانیوالے مسجد مین موجود تھے رات دن حاضر رہتے تھے حضرت داود اور حضرت سلیمان علیہما السلام کے وقت مین زبور کے گانے کا بیان تواریخ کی پہلی کتاب کے چھٹے باب کی تینتیسوین آیت مین اور نوین باب کی تینتیسوین آیت مین اور سولھوین باب کی بیالیسوین آیت مین اور پچیسوین باب کی پہلی آیت سے ساتوین آیت تک اور تواریخ کی دوسری کتاب کے آٹھوین باب کی چودھوین آیت مین ہی یہ دونون کتابین توراۃ شریف کی جلد مین لگی ہوی ہین اب جو اللہ وعدہ کرتا ہی کہ اللہ کی لیے نیا گیت گاؤ اسمین صاف یہ اشارہ ہی کہ ایک ایسی کتاب اترے گی جو زبور کے طرح پر بار بار نہایت ذوق وشوق سے اور خوش آوازی سے پڑھی جاویگی جو کلام خوش آوازی سے ذوق شوق کے ساتھ بلند آوازی پڑھا جاوی اسکو گیت کہتے ہین یہ پتا قرآن مجید کا ہی انجیل کا یہ پتا نہین ہو سکتا کیونکہ جب اللہ نے حضرت عیسی علیہ السلام کو انجیل دی آپنے لوگون کو انجیل سنادی اللہ کے حکم پہونچا دئے پھر حضرت عیسی علیہ السلام کے خادمون نے کہین یہ ذکر نہین کیا کہ حضرت عیسی علیہ السلام تنہائی مین یا مجمع مین انجیل کی تلاوت کیا کرتے ہون یا انکی خادم اپنے ذوق شوق بڑہانے کے لیے انجیل پڑھتے ہون معلوم ہوا کہ انجیل بھی توراۃ کیطرح پر اللہ کے حکمون کے سمجھانے کے لیے کبھی کبھی سنائی جاتی تھے یعقوب حواری اپنے خط کے پانچوین باب کے تیرہوین آیت مین لکھتے ہین کہ جو کوئی تم مین غمگین ہو وہ دعا مانگی کوئی خوش حال ہو تو زبور گاوے پولوس افسیون کے خط کے پانچوین باب کی انیسوین آیت مین لکھتے ہین کہ تم آپسمین زبورین اور گیت اور روحانی غزلین گایا کرو دیکھو خوشی کے وقت ذوق شوق بڑہانے کے لیے زبور کے گانے کا حکم کیا انجیل پڑھنے کا حکم نہین کیا یہ جو حضرت اشعیا علیہ السلام کے صحیفے مین ارشاد ہوتا ہی کہ خداوند کے لیے نیا گیت گاؤ یہ پتا صاف قرآن مجید کا ہی جو توراۃ اور انجیل کی طرح پر لوگون کے سمجھانے کے لیے بھی سنایا جاتا ہی اور زبور کی طرح پر اللہ کی محبت کا ذوق شوق بڑہانے کے لیے مجمع مین بھی اور تنہائی مین بھی نماز کے اندر بھی اور نماز کے باہر بھی خوش آوازی سے پڑھا جاتا ہی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سب سے بڑھکر خوبصورت اور خوش آوازی آپنے قرآن شریف سمجھانے کے لیے بھی نمازون مین اور نماز کے باہر بھی سب کو سنایا اور خود تہجد کی نمازون مین بھی اور نماز سے باہر بھی بار بار اللہ کی محبت کے ذوق مین پڑھا کرتے تھے یہ حدیث ابن ماجہ

آج تک چلا آتا ہی صحیح بخاری مین ہی کہ ابو موسی اشعری جو آپکی خادمون مین بہت خوش آواز تھے آپنے جب انکا
قرآن پڑھنا سنا تو آپنے فرمایا کہ اسکو داود کے لوگون کے مزامیر مین سے یعنے باجون مین سے ایک
باجا دیا گیا ہی یعنے حضرت داود علیہ السلام کے یہان کے گانے والے جو زبور کو باجون پر نہایت
خوش آوزی سے گاتے تھے ویسی خوش آوزی ابو موسی اشعری کو بغیر باجون کے اللہ نے دی ہی
اس قرآن مین سب کتابون کی خوبیان اللہ نے جمع کر دین ہین اسکی بعد کی آیت مین فرمایا ہی کہ تم
زمین پر سرتاسر اوسی کی تعریف کرو یہ بتا بھی صاف قرآن مجید کا ہی بار بار اللہ کی تعریفین بہت
کثرت سے زبور مین اور قرآن مین ہین انجیل مین اللہ کے حکمون کا بیان ہی کہ یہ کام کرو یہ کام نکرو توراۃ
شریف مین پیغامبرون کے قصون کا اور اللہ کے حکمون کا بیان ہی قرآن مین اللہ کی تعریفین او
اللہ کے حکم اور پیغمبرون کے قصے جمع مین اس جگہ پر دو پتے قرآن کے اللہ نے بتلائین ہین اللہ کی
تعریفون کی کثرت اور بار بار خوش آوازی سے پڑھا جانا سنن ابو داود مین ہی کہ ہمارے پیغمبر صلی
اللہ علیہ وسلم فرماتی ہین لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْاٰنِ وہ شخص ہمارا نہین ہی یعنے ہماری
راہ پر نہین ہی جو نہ گاوے یعنے خوش آوازی سے نہ پڑھے قرآن کو ابن ابی ملیکہ سے پوچھا کہ جو
شخص خوش آواز نہو وہ کیا کرے فرمایا کہ جہان تک ہو سکے اچھی طرح پڑھے اللہ فرماتا ہی اے
تم جو سمندر پر گذرتے ہو اور تم جو اوسمین بستی ہو اے دریای ملکو اور اونکی باشندو تم زمین
پر سرتاسر اوسی کی تعریف کرو بیابان اور اوسکی بستیان قیدار کے آباد دیہات اپنی اواز
بلند کرینگے سلع کے بسنے والے گیت گاوینگے پہارون کی چوٹیون پر سے للکارینگے وے
خداوند کا جلال ظاہر کرینگے اور دریائی ملکون مین اوسکی ثنا خوانی کرینگے اے محمدی بھائیو
غور کرو پہلے عرب کا پتا دیا کہ اے دریائی ملکو تم ساری زمین مین اللہ ہی کی تعریف کرو اسکا
یہ مطلب کہ عرب لوگ جو دریائی ملک مین رہتے تھے اونکو بشارت ہی کہ تم مین اللہ کا دین
پھیلیگا پھر تم تمام جہان مین اُس دین کو پھیلاوگے پھر دریائی ملک کا مطلب کھولنے کے لیے فرمایا
کہ بیابان اور اوسکی بستیان یعنے عرب کا بیابان اور اوسکی بستیان مکہ اور مدینہ کا ضلع صحرائی عرب
کہلاتا تھا اسکا پورا بیان کتاب کے شروع پر ہو چکا ہی اور صاف مطلب کھولنے کے لیے فرمایا
قیدار کے آباد دیہات سو قیدار حضرت اسمعیل علیہ السلام کے صاحبزادے ہین جیسا کہ توراۃ

شریف سے ثابت ہی اونکی نسل مین قریشی لوگ ہیں اوس قوم مین جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا الحافظ
محمد بن اسمعیل بخاری نے صحیح بخاری مین آپکا نسب عدنان تک پہونچایا ہی حافظ ابن حجر عسقلانی
نے عدنان سے آگے کے نامون مین تین قول لکھی ہین جنمین عدنان کا نسب قیدار تک پہونچایا
ہی جو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے بیٹے ہین قریشی لوگ مکہ مین رہتے تھے اونکے آباد دیہات مکہ اور مدینے
کے پاس کے مقام ہین سلع مدینے شریف مین ایک پہاڑ کا نام ہی اوسکا ذکر حدیث کی کتابون مین
آتا ہی معلوم ہو کہ اگلے زمانہ مین یہ شہر سلع کہلاتا تھا پہلے قیدار کی اولاد کا یعنے مکے والون کا
ذکر کیا کہ وہ اللہ کے کلام مین اور اوسکے ذکر مین آواز بلند کرینگے پھر سلع کے یعنے مدینے کے
بسنیوالون کا ذکر کیا کہ وہ گیت گاوینگے یعنے اللہ کا کلام خوش آوازی سے پڑھینگے اللہ کے
ذکر مین آواز بلند کرنا یہ بھی خاص تیا محمدی شریعت کا ہی اذان مین آواز بلند کرنیکی بڑی تاکید ہی نمازون مین
اور نمازون سی باہر بھی قرآن مجید بلند آواز سے پڑہا جاتا ہی جہان تک آواز پہونچتی ہی شیاطین بھاگتے
ہین حج مین ہزارہا حاجی بلند آواز سے لبیک اللہم لبیک پکارتے ہوے چلے آتے ہین حضرت عیسیٰ
کی شریعت مین حکم تھا کہ کوٹھری مین جاکر دروازہ بند کرکر اللہ سے دعا مانگو متی کی انجیل کا چھٹا
باب دیکھو اس جگہ طامس اسکاٹ کی ضد اور ہٹ دیکھنا چاہئے لکھتا ہی کہ یہ بات آیندہ زمانہ مین ظاہر
ہوگی بیابان اور وہان کے ملک اپنی آواز بلند کرینگے جو اندھیرے اور ویران ملک ہین جو ریگستان
عرب کی طرح پڑے ہین یا بن جوتے بوے پہاڑون کی طرح پڑے ہین وہان نور پھیلیگا ہای افسوس پادری
لوگ ان کھلی کھلی خبرونکا ظہور آنکھون سے دیکھ بھالکر ٹکراتے ہین اور آیندہ زمانہ کی خیالی وقت
کی خبر ٹھیراتے ہین یا اللہ انکی دل کی آنکھین کھول دے آمین اب اسبات کی دلیلین سنو کہ
سلع مدینہ پاک کا نام ہی اسکی کچھ دلیلین حضرت ہارون علیہ السلام کے ذکر مین ہو چکین
کچھ یہان لکھی جاتی ہین مولانا سید علی ہمدانی نے وفاء الوفا مین سلع پہاڑ کے ذکر مین لکھا ہی کہ ایک
لونڈی تھی کہ سلع مین پلی ہوی تھی اوسنے یہ گیت گایا ؎ لعمرک انّنی لاحب سلعاً ۔ لرویتہ و
من اکناف سلع ۔ یعنے قسم تیری جان کی مین سلع سے محبت رکھتی ہون اوسکے دیکھنے کے لیے اور سلع
کے آس پاس سے اوسکی آقا نے کہا کہ اگر تو چاہے تو مین اوسکا ایک ایک پتھر اوٹھا لاؤن وہ
بولی اوسکو مین کیا کرون گی میرا مطلب تو وہان کے رہنے والون سے ہی اس قصے سے معلوم ہوا

کہ اوس پہاڑ پر اور اوسکے آس پاس لوگ رہا کرتے تھے وہ پہاڑ آباد تھا پھر سارا شہر کسی وقت مین سلع
کہلاتا ہو تو کیا عجب ہی پادری شیرنگ نے شہر سلع کا احوال کتاب عمارات المعروف مین یون لکھا ہی کہ یہ
شہر قدیم ادومیون کا بادشاہی شہر تھا جو سعیر پہاڑ کے وادی موسی مین تھا پھر کوہستانی عرب کا بادشاہی
شہر ہو گیا اور حضرت عیسی کے پانسو برس بعد تک آباد تھا پھر کسی کتاب مین اوسکا حال نہین
لکھا اور کسی عربی کتاب مین بھی اوسکی آبادی کا کچھ ذکر پایا نہین جاتا ۱۸۱۲ء عیسوی مین
ایک مشہور مسافر برک صاحب نے ملک یہودیہ مین سفر کرتے ہوے وادی موسی کا عجیب
حال سنکر اوسکی جا کر دیکھا اور کئی دلیلون سے ثابت کیا کہ کوہستانی عرب کا قدیم پای تخت یہی
تھا لیکن ہم کہتے ہین کہ اوس مشہور مسافر کی انکل مین غلطی پڑی ہی شہر سلع سے تو اللہ تعالے
آبادی کا وعدہ کرتا ہی اور پادری کہتے ہین کہ وہ شہر ویران ہو گیا اور جنگل ہو گیا اور اوسکا
مقام سعیر پہاڑ کے وادی موسی مین ٹھہراتے ہین اور اللہ تعالے سلع کے بسنے والون کو بڑی
بڑی خوشیان سناتا ہی معلوم ہوا کہ سلع یہی مدینہ ہی اور اگر اوس نام کا کوئی اور شہر سعیر پہاڑ
کے پاس تھا اور ویران ہو گیا تو یہان ہرگز اوسکا ذکر نہین پادری لکھتا ہے کہ یہ شہر ادومیونکا
پای تخت تھا اور توراۃ شریف مین ہی کہ حور پہاڑ ادوم کی سرحد سے ملا ہوا ہی اور شہر سلع حور پہاڑ کے
قریب تھا جیسا کہ یوسیفس وغیرہ لکھتے ہین تو یہ شہر حضرت موسی علیہ السلام کے وقت مین ادوم
کی سرحد سے ملا ہوا تھا اور ادوم مین داخل نہین تھا پھر سعیر پہاڑ کے پاس کیونکر ہو گا اور حضرت حزقیل
نبی کی کتاب مین سعیر پہاڑ کی اور سارے ادومیہ کی ویرانی کی خبر ہی اور یہان سلع کے بسنے والون کو بڑی
بشارت دیتی ہی معلوم ہوا کہ سلع اصل مین ادومیہ سے باہر تھا پھر کسی زمانہ مین ادومیہ کا پای تخت
ہو گیا پھر عربون نے اوسکو لے لیا پادری شیرنگ کتاب مقدس کے لغت مین لکھتا ہی کہ جب فرنگستانی نصرانی
بیت المقدس کو مسلمانون سے چھڑانے کے لئے گئین تھین تب ملک ادوم مین بھی پہونچین بلکہ
سلع تک پہونچین اور اوس نشیب کا جسمین وہ ہی وادی موسی نام رکھا پھر اوس سے بارہ میل کے
فاصلہ پر انھون نے قلعہ بنایا جو اب شبیک کہلاتا ہی اس بیان سے معلوم ہوا کہ فرنگیون کی فوجین
چھٹی صدی مین مسلمانون سے لڑنے گئین تھین اونھون نے اوسکا نام وادی موسی رکھا ہی کیونکہ حضرت
موسی علیہ السلام سعیر پہاڑ کے گرد بہت مدت تک رہے ہین اور پادری شیرنگ نے عمارات المعروف

مین لکھا ہی کہ یوسی بیس ابد جیروم لکھتے ہین کہ ہور پہاڑ سلع کے پاس ہی چنانچہ آجتک وہ پہاڑ وادی موسی
کے پاس ہی اور وہان کی عربون مین جبل الہارون کرکے مشہور ہی ہم کہتے ہین کہ جب فرنگیون نے اپنی انکل
سے ٹہرالیا کہ شہر سلع یہی تھا اور یہ بہی معلوم تھا کہ ہور پہاڑ سلع کی پاس ہی اور حضرت ہارون علیہ السلام
ہور پہاڑ پر دفن ہوئے ہین تو جب اس میدان کو شہر سلع کا مقام سمجھا تو یہ بہی ضرور ہوا کہ اوسکی پاس کے
پہاڑ کو ہور پہاڑ سمجھکر جبل الہارون نام رکھا اور انھین فرنگیون کی باعث سے اوس پہاڑ کو دہاتی
بہ جبل الہارون کہتے ہونگے قاموس مین لکھا ہی کہ سلع ایک پہاڑ مدینہ مین ہی اور ایک پہاڑ قوم ہذیل کا
ہی اور ایک قلعہ ہی وادی موسی مین شوبک کے علاقہ مین دیکھو صاحب قاموس مولانا مجد الدین فیروزآبادی
جو آٹھوین صدی مین تہی اونکی وقت مین وہ مقام وادی موسی مشہور تھا اور وہان کا قلعہ سلع کہلا
تھا اور یہ بات فرنگیون کی جہت سے مشہور ہوئی تہی پادری مریک کشف الآثار مین لکھتا ہی
کہ حضرت عیسی علیہ السلام سے تین سو برس پہلے قوم نبایوث کے عربون نے سلع کو لے لیا اور وہ شہر نبطستانیہ
عرب کا بادشاہی شہر ہوگیا عرب کے بادشاہون کی وہان حکومت رہی آئی ایان والو عرب لوگ دو قسم
ہین عدنانی اور قحطانی سو یمن کے لوگ قحطانی ہین اور انصاریون کی اصل یمن سے ہی امام ابراہیم
کردی مدنی رحمہ نے مسالک الابرار مین لکھتے ہین کہ انصاریون کی اصل اوس اور خزرج ہین اور وہ دونو
ثعلبہ کی اولاد مین ہین اوسکا نسب کہلان تک پہونچتا ہی جو سبا کا بیٹا وہ یشجب کا بیٹا
وہ یعرب کا بیٹا وہ قحطان کا بیٹا واللہ اعلم حافظ ابن حجر عسقلانی رح فتح الباری مین لکھتے ہین کہ
اکثرون نے یون کہا ہی کہ یہ قحطان وہ ہین جو حضرت ابراہیم علیہ السلام سے پہلے ہین اور
زبیر بن بکار کا قول یہ ہی کہ یہ قحطان وہ ہین جو حضرت اسمعیل علیہ السلام کی نسل مین ہین
اور یہ قحطان بیٹے ہین ہمیسع کے وہ بیٹے تیم کے وہ بیٹے نبت کے وہ بیٹے اسمعیل علیہ السلام
کے اور یہ بات ابوہریرہ رض کے قول سے ظاہر ہی کہ انھون نے انصاریون سے فرمایا کہ وہ یعنی
ہاجرہ تمہاری مان ہی اور میری ذہن مین بھی یہی بات پکی ہی کیونکہ اصحاب یمن جو مشہور ہین انکے
بیچ مین اور قحطان کے بیچ مین باپ دادے اوسی کے قریب قریب ہین جتنے باپ دادے اصحاب حجاز
اور عدنان کے بیچ مین ہین اور ایک دلیل اسپر یہ ہے کہ حسان ابن ثابت کے دادا منذر ابن عمرو
ابن حرام نے یہ شعر کہا ہی جسکا مطلب یہ ہی کہ ہمنے شان و شوکت وراثہ مین پائی ہی نبیون کی عمر مین ہماری

اور حارثہ عطریف سے جو باتین چلی آتی ہین نبت ابن مالک کے بیٹے کی آل ہے اور نبت بن اسمعیل
سے حافظ ابن حجر کے اس بیان سے معلوم ہوا کہ انصاریون کا نسب جن قحطان تک پہونچتا ہی
یہ وہ قحطان نہین ہین جو عابر کے بیٹے ہین حضرت نوح علیہ السلام کے بعد پانچوین پشت مین بلکہ یہ
قحطان وہ ہین جو نبایوث ابن اسمعیل کے پرپوتے ہین تو نبایوث کی اولاد کی حکومت مدینہ مین
ثابت ہوئے پادری مریک کشف الآثار مین سلع کے بیان مین لکھتا ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام سے
سو برس پہلے اس شہر کا ایک بادشاہ عبودس تھا اوسنے سکندر کو جو ایک بادشاہ شام کا تہا
شکست دی پہر عبودس کے جانشین اریطس نے انطیوقس بادشاہ شام کو شکست دی اور
ملک شام کے بڑے بڑے شہر لے لئے حضرت عیسی علیہ السلام کے سو برس بعد تک وہان
عربون کی حکومت رہی پہر رومیون نے سلع کو لے لیا تفسیر ڈوالی رچرڈمنٹ مین حضرت یوحنا
کی مشاہدات کی تفسیر مین جہان لفظ اَبَدّوُن کا ہی وہان لکھا ہی کہ مسٹر مید کہتا ہی کہ اسمین اشارہ عبودس
کے نام کا ہی جو خطاب عرب کے اوس حصہ ملک کے بادشاہون کا ہی جہان سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
آئے تھے جسطرح قیصر خطاب ہی روم کے بادشاہون کا اس پادری کے قول سے ثابت ہوا کہ وہ حصہ
ملک عرب کا جہان سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ملک شام کی طرف تشریف لیگئے تھے اس کے شہر کے
بادشاہ کا خطاب عبودس ہوتا تھا اور پادری مریک لکھتا ہی کہ عبودس سلع کا بادشاہ تھا
اب خوب ثابت ہو گیا کہ سلع مدینہ کا نام ہی اور پادری شیرنگ نے کتاب عمارات المعروف مین
لکھا ہی کہ یوسیفس نے بار بار اس شہر کا ذکر کر کے اوسکو کوہستانی عرب کا بادشاہی شہر ٹہرایا ہے
اور کوہستانی عرب قیصر تراجن کے وقت مین رومیون کے عمل مین آیا تھا اور اوسکے جانشین آدریان
نے پیٹرا کے یعنی سلع کے باشندون پر بڑا احسان کیا جسکی باعث سے اون لوگون نے سکون مین
اپنے شہر پر اوسکا نام رکھا اون سکون مین سے کم بعضے موجود مین مولانا جلال الدین سیوطی تاریخ مصر
مین لکھتے ہین کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت ہاجر علیہا السلام کو مکے مین بسایا تب
مصر کے ایک بادشاہ نے مصر کے پورب طرف کو ایک نہر کہودی اور وہ نہر کہاری سمندر تک پہونچی
جہان لوگ جہاز و نہر چڑہتے تھے تو گیہون اور طرح طرح کے غلے اون جہازون پر لدکر جدہ تک آتے
تھے اور وہان سے اونٹون پر لادے جاتے تھے تو اوسنے حجاز کو ایک مدت تک آباد کیا بہت مدت

گذرگئی اور روم کا ایک بادشاہ جسنے مصر مین عمل کرلیا تھا اور اوسکا نام آدریان تھا اوسنے اوس نہر کو نئے سرے سے کھودا ان دونون کے بیان کے ملانے سے معلوم ہوا کہ آدریان نے جو بڑا احسان سلع والون سے کیا تھا وہ یہی احسان تھا کہ اوس نہر کو دوبارہ کھودا تاکہ رسد اناج کی مصر سے مدینے اور مکے تک پہرآوے مولانا لکھتے ہین کہ پہر اوس نہر کو حضرت عمرؓ نے کھودوایا اور وہ نہر دریائے قلزم مین اگر گرتی تھی اور اوسمین کشتیان جاری ہوتی تھین اونمین اناج مدینے اور مکے تک آتا تھا اوس نہر کا بہت بڑا بیان ابن عبد الحکم کی کتاب سے لکھا ہی اوسمین یہ بھی ہی کہ وہ نہر دریائے نیل سے دریائے قلزم تک تھی اور عمرو ابن عاصؓ نے کہا کہ مجکو معلوم ہی کہ زمانہ اسلام سے پہلے ہمارے پاس جہاز آیا کرتے تھے اوسمین مصر کے سوداگر ہوتے تھے جب ہمنے مصر کو فتح کیا وہ نہر بند ہوگئی اور سوداگرون نے اوسکو چھوڑ دیا پھر لکھا ہی کہ حضرت عمرؓ کی وہ نہر یہان تک رہی کہ محمد بن عبد اللہ نے حضرت امام حسن علیہ السلام کے پروتے مدینے شریف کے حاکم ہوئے تب منصور بادشاہ نے مصر مین اپنے نائب کو لکھ بھیجا کہ اس نہر کو بند کردے تاکہ اناج کی رسد مصر سے مدینے شریف تک نہ پہونچے اوسوقت سے یہ نہر بند کردی گئی اور دریائے قلزم سے ملی ہوئی نہر رہی اور جیسے اب ہی ویسی ہوگئی مولانا سید علی مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے وفاء الوفا مین مدینے شریف کے نامون مین سے ایک نام سلقہ لکھا ہی اور لکھا ہی کہ اس نام کو ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن امین اقشہری نے ذکر کیا ہی اون نامون مین جو توراۃ سے نقل کئے ہین پھر مولانا سید علی لکھتے ہین کہ سلق مین سین اور لام دونون پر زبر ہی اوسکے معنے ہین صاف میدان مولانا نے جس کتاب مین دیکھا اوسمین سلقہ قاف سے لکھا تھا کیا عجب ہی کہ یہ لکھنے والے کی غلطی ہو اور یہ لفظ سلعہ عین کے ساتھ ہو واللہ اعلم صحیح مسلم مین ہی کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجکو اوس شہر مین جانے کا حکم ہوا جو شہرون کو کہا جاتا ہی اوسکو یثرب کہتے ہین اور وہ مدینہ ہی امام نووی نے مسلم کی شرح مین لکھا ہی کہ اسکا یہ مطلب کہ اول اسلام کا غلبہ وہان ہوگا پہر سب شہر فتح ہونگے اور شہرونکا مال دولت اور قیدی وہان آوینگے ہم کہتے ہین اسکے یہ معنے بھی ہوسکتے ہین کہ یہ شہر آگے بھی سب شہرون کا مال کہاتا تھا بادشاہی شہر تھا اور اب پھر سب شہرون کا مال کہاویگا یادری امریک کشف الآثار مین لکھتا ہے کہ شہر سلع مین ہندوستان اور عربستان کا مال تجارت جمع ہوتا تھا اور شام اور مصر کیطرف

بھیجا جاتا تھا پادری شیرنگ نے کتاب عمارات المعروف مین یون لکھا ہی کہ سلع عبرانی لفظ ہی اور پیٹرا یونانی
ہی دونون کے ایک ہی معنی ہین یعنے چٹان یونانی کتابون مین پیٹرا کے نام پر اوس شہر کا پہلا بیان جو
پایا جاتا ہی اس مضمون کا ہی کہ انٹیوگس نے وہان کے باشندون کے مقابلہ مین دوبار فوج بھیجی اسٹرابو
تاریخ لکھنے والا اگستس بادشاہ روم کے وقت کا حال یون لکھتا ہی کہ وہ شہر اس باعث سے پیٹرا
کہلاتا ہی کہ ایک پتھریلے چپٹے وادی مین واقع ہی جسکے چارون طرف بلند چٹانین ہین مگر وہان
پانی پینے اور باغچون کے سینچنے کے لیے اچھے چشمے مین اوس حاطہ کے باہر اکثر زمین دشتی ہے
معلوم ہوتا ہی کہ اوندنون مین پاس کے ملکون کی بازاری چیزین اوس راہ سے روانہ کیجاتی تھین
ویسپیسن بادشاہ روم کے وقت مین پلینی جغرافیہ دان نے پیٹرا کا زیادہ صاف بیان
کیا ہی کہ وہ کوس بھر کے لنبے وادی مین واقع ہی جسکے چارون طرف کرارے دار پہاڑ ہین
اوسکے بیچ مین نالہ بہتا ہی اب ہم کہتے ہین کہ اگستس وہ بادشاہ ہی جسکے وقت مین حضرت عیسیٰ
پیدا ہوئے اور ویسپیسن آپکے چالیس برس بعد تھا یہ ہی اور نشان جو اوس وقت کے لوگون نے
لکھے ہین یہ مدینے کے ہی اور نشان ہین دونون طرف دو پتھریلے میدان ہین جنکا ذکر حدیثون
مین جابجا موجود ہے مولانا سید علی نے وفاء الوفا مین لکھتے ہین کہ دونون پتھریلے میدان ایک پورب
کی طرف ہی ایک پچھم کے طرف ہی اور مدینہ دونون کے بیچ مین ہی اور ایک اور پتھریلا میدان قبلے
کی طرف ہی اور ایک پتھریلا میدان شام کی طرف ہی لیکن وہ دونون پچھم والے اور پورب والے
کے طرف رجوع کرتے ہین کہ یہ دونون اُن دونون سے ملے ہوے ہین وفاء الوفا مین مدینہ
کے نامون مین سینتیسوان نام ذات الحرار لکھا ہی یعنے پتھریلے میدانون والا کیونکہ وہان پتھریلے
میدانون کی کثرت ہی اور خنافر حمیری جو کاہن تھا اوسنے اپنے جن کی زبانی دین اسلام کی
تعریف سنے تب پوچھا کہ اوس دین کو کہان ڈھونڈون اوسنے کہا ذات الاحرین مین یعنے پتھریلے
میدانون والے شہر مین اور کنون اور نہرون کا ذکر بھی حدیثون مین موجود ہی اور وفاء الوفا
مین ہی کہ تطحان کا مالہ ابن شبہ نے کہا ہی کہ وہ مدینے کے گھرون کے بیچ مین ہی اور مدینے کے
نزدیک کہاری زمین سے بہتی جسکا ذکر صحیح مسلم مین دجال کے ذکر مین آیا ہی کہ وہ کہاری زمین
جو مدینے کے پاس ہین اون مین سے ایک تک وہ پہونچیگا مدینے کے پہاڑ اُحد اور سلع اور عیر اور

اور قوس مین وفا الوفا مین ہو کہ عَیر پہاڑ مدینہ شریف کے قبلہ کی طرف ذوالحلیفہ کے قریب ہی اور مجد نے
عیر کے بیان مین نصر سے نقل کیا ہی یہ عیر ایک پہاڑ ہی اور کہا جاتا ہی کہ وہ ٹیلا ہی جو شعب الجوز کے مشہور ہی
اور ثور ایک پہاڑ اُحُد کے پاس ہی منیطان قوم قریظہ کے پورب طرف ایک پہاڑ ہی اور شوزان ایک پہاڑ
ہی اوسکے پاس شوزان کا پتھریلا میدان کہلاتا ہی اور لحیا جمل دو پہاڑ ہین مدینہ مین اور رقد وم ایک پہاڑ
ہی جہان اُحد مین شہیدون کی قبرین ہین ایک جگہ لکھا ہی کہ شوزان کے سامنے ایک اور پہاڑ ہی اور
بڑے بڑے اونچے پہاڑ مین جہان کچھ اوگتا نہین چکیون کے اور عمارت کے لیے لوگ اوسمین سے مدینہ
کی طرف کاٹ کاٹ لیجاتے ہین ایک جگہ لکھا ہی کہ دو چھوٹے پہاڑ ہین بطحان کی پچھم طرف اور بھاری ایک پہاڑ
ہی مدینہ کے قبلہ کی طرف اور وفا الوفا مین جہان یہ قصہ لکھا ہی کہ جب ملک یمن مین تباہی کا وقت آیا
وہان کے لوگ شہرون شہرون تتر بتر ہو گئے وہان لکھا ہی کہ رزین نے لکھا ہی کہ جب وہ لوگ چلنے لگے
عمرو بن عامر کاہن نے کہا کہ جو شخص یہ چیز چاہتا ہو وہ عمان کے محل مین جاوے پھر زمین ہمدان کا اور
شراۃ کا اور بطن مر کا ذکر ہی پھر یہ ہی کہ جو کوئی ایسی زمین چاہتا ہو جو پتھر مین مضبوط ہو تو اوس پتھریلے
میدان مین جاوے جہان چھوہارے کے درخت ہین تب اوس اور خزرج مدینہ مین رہے اور جو کوئی
تم مین سے شراب اور خمیرا اور دیبا اور حریر چاہتا ہو وہ بصرے اور مدیر مین جاوے دیکھو یاد رہی
شیرنگ نے لکھا ہی کہ بصرے تفلہ اور سلع کے درمیان مین ہی اور یہان مدینہ اور بصری کے بیچ
مین سلع کا ذکر نہین کیا معلوم ہوا کہ سلع نام مدینہ کا ہی اللہ فرماتا ہی خداوند ایک بہادر کی مانند
نکلیگا وہ جنگی مرد کی مانند اپنی غیرت کو اوسکائیگا وہ چلائیگا ہان وہ جنگ کے لیے بلائیگا وہ اپنے دشمنوں پر
بہادری کریگا بعد اسکے فرماتا ہی مین پہاڑون اور ٹیلون کو ویران کر دونگا اور اونکے سبزہ زارون
کو خشک کر دونگا اور اونکی ندیان بسنے کے لائق زمین بناونگا اور تالابون کو سکھا دونگا اور
اندھون کو اوس راہ سے جسے وے نہین جانتے لیجاؤنگا مین اونہین اون رستون پر جن سے وے
آگاہ نہین لیچلونگا مین اونکے آگے تاریکی کو روشنی اور اونچی نیچی جگہون کو میدان کر دونگا
مین اون سے یہ سلوک کرونگا اور اونہین نہ چھوڑونگا تب وے پیچھے ہٹینگے اور نہایت پشیمان
ہونگے جو کھودی مورتون کا بھروسا رکھتے ہین اور ڈھالے ہوئے بتون کو کہتے ہین تم ہمارے خدا ہو
اے محمدی بھائیو دیکھو پہلے صاف صاف جہاد کی خبر سنائی پھر فرمایا کہ پہاڑون اور سبزہ زارونکو ویران

یعنے بت پرستون پر ہر طرح کی تباہی آوے گی اسکا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہی کہ بتون مین گھس گھس کر جو شیاطین
کرشمے دکھاتے تھے اونھین شادون کا بت شیاطین جہاد محمدی مین محمدی جنون کے ہاتھون قتل
ہوئے اور بیت محمدی ہو گئی بت خالی ہو گئے اونکے پوجنے والے شرمندہ ہوی جن و بشر دونون مین
محمدی دین پھیلا اور آجتک پھیلا ہوا ہی اب اسباب کی انتظارین آیت مین دیکھو اللہ تعالے
بہت بڑا پتا اپنے ان پڑھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بتلاتا ہی اور یون فرماتا ہی سنو ای بہرو اور
تاکو ای اندھو تاکہ دیکھو اندھا کون ہی مگر میرا بندہ اور کون ایسا بہرا ہی جیسا میرا رسول جسے
مین بھیجونگا اندھا کون ہی جیسا وہ جو کامل ہی اور اندھا کون ہی اللہ کے بندے کے مانند اتو محمدی بھائیو
اور سب جگہ اللہ نے ان پڑھون کو اندھا کہا ہی اب بھی ان پڑھ لوگ بولتے ہین کہ ہم اندھے ہین سو
اسجگہ اللہ تعالے یہ وعدہ کرتا ہی کہ جس پیغمبر کو مین ان پڑھون مین بھیجونگا وہ سب سے زیادہ
ان پڑھ ہوگا پہر مین اوسکو سب کچھ پڑھا دونگا امام محیی السنۃ بغوی نے تفسیر معالم التنزیل
مین حضرت اشعیا علیہ السلام کی کتاب کا خلاصہ لکھا ہی اوسمین یہ لفظ ہو اعمی من العمیان یعنے
وہ پیغمبر برحق اندھون مین کا یعنی ان پڑھون مین کا اندھا یعنی ان پڑھ ہوگا پہر اللہ اوسکو اپنا
کلام سکھا دیگا یعنے ان پڑھ ایسے ہوتی ہین جو پڑھے ہوؤن کی باتین سن سن کر کتابون کی باتین یاد
کر لیتے ہین سو اللہ فرماتا ہی کہ ایسا کون بہرا ہی جیسا میرا رسول جسے مین بھیجونگا یعنے اوسنے
کتابون کی باتین بھی کسی سے ہنسین سنی ہونگی اور کتابون کو دیکھا بھی نہو گا پہر فرمایا کہ اندھا
یعنے ان پڑھا کون ہی اوس مشولام کی مانند مشولام کے معنے مین کامل یعنے وہ ہر ہر کمال کی بات
مین پورا کامل ہی سب خوبیان اوسمین پوری پوری موجود ہین پہر صاف فرمایا کہ اللہ کے بندے کی
مانند اندھا یعنے ان پڑھا کون ہی اسمین یہ اشارہ ہی کہ وہی بندہ جسکا ذکر اوپر ہو چکا جسکو فرمایا
کہ میرا بندہ اوسی بندہ کا بیان بھی ذکر ہی اللہ اور ان پڑھون سے فرماتا ہی کہ وہ تم سب سے زیادہ
ان پڑھ ہوگا سو بیشک مکہ کے لوگ اگرچہ اللہ کی کوئی کتاب اونکے پاس نہین تھی مگر ان مین بہت
لوگ حرف شناس تھے لکھنا پڑھنا جانتے تھے مگر جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی
لکھنا پڑھنا نہین سیکھا اور لوگ یمن اور شام کی طرف سفر کیا کرتے تھے بہت باتین اونسے
سنتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کے اوترنے سے پہلے فقط دو بار سفر کیا ایک بار

بارہ برس کی عمر مین اپنے چچا ابوطالب کے ساتھ دوبارہ پچیس ۲۵ برس کی عمر مین حضرت خدیجہ
کے غلام میسرہ کے ساتھ دونون بار شہر بصرے تک جا کر پلٹ آئے کبھی علم والون کی صحبت
نہین پائی اور کتابون کی باتین نہین سنی اللہ کے سوا آپکا کوئی سکھانے والا اور پڑھانیوالا
نہین تھا طامس اسکاٹ نے دیکھا کہ حضرت عیسے علیہ السلام ان پڑھ نہین تھے یہ بشارت اونکی
نہین ہو سکتی یہ سوچ کر اس مطلب کو بہت دور تک پھیر دیا اور یون لکھدیا کہ اللہ تعالے یہودیونکو
الزام دیتا ہی کہ پادری اور وعظ کہنے والے جو اللہ کے قاصد تھے وہ بت پرستون سے بھی زیادہ
اندھے ہو گئے اور حضرت عیسے علیہ السلام پر ایمان نہ لائے ہائے افسوس پادریکو یہ نہ سوجھا
کہ بت سے وعظ کہنے والون کا لفظ یہان نہین ہی یہان تو ایک بندہ کا صاف ذکر ہی کہ میرا
بندہ اور میرا رسول جسے مین بھیجون گا صاف صاف قیدین لگا دین کہ اوسکو مین بھیجون گا
یعنے وہ کسی پیغمبر کا بھیجا ہوا نہین جس طرح حضرت عیسے علیہ السلام نے اپنے رفیقون کو انجیل
سُنانے کے لیے بھیجا تھا اللہ فرماتا ہی اوسکو مین بھیجون گا یعنے وہ اللہ کا بھیجا ہوا پیغمبر ہی اور پھر
اوسکی تعریف مین مشولام کا لفظ فرمایا اور مشُولام کے معنے مین پادریون نے بھی کامل کا لفظ
لکھا ہی اور پھر اوسکو اللہ کا بندہ کہا اسکا صاف مطلب یہ ہی کہ وہ مقبول بندہ ہی اور یون تو
سبھی اللہ کے بندے ہین اتنی تعریفون سے پادری نے آنکھیں بند کر لین اور اللہ کے
اس کلام کا مطلب اُلٹ دیا اے ایمان والو دیکھو آگے بڑھکر بیسوین آیت مین اللہ تعالے
اپنی مشکل لفظون کا مطلب آپ بتلاتا ہی اور یون فرماتا ہی تو نے بہت چیزین دیکھین مگر پر
اونپر لحاظ نہین رکھا اور کان کھلے ہین پر کچھ نہین سُنا سبحان اللہ اپنے کلام کا مطلب صاف
کھولدیا کہ اندھے اور بہرے کا یہ مطلب ہی کہ وہ رسول جسکو مین بھیجون گا اوسنے بہت چیزین دیکھین
ہین مگر اوس طرف دھیان نہین کیا اور کان کھلے ہین مگر کچھ نہین سُنا یعنے کتابین نہین سنین اور
کتابین نہین دیکھین ملا محمد رضا طہرانی رح اقامت الشہود مین لکھتے ہین کہ دیکھو اٹھارہوین آیت مین
آخری پیغمبر کی ایک اور نشانی اللہ نے بتلائی اور بیسوین آیت مین اندھے ہونے اور بہرے
ہونیکا مطلب صاف کھولدیا اللہ فرماتا ہی خداوند اوسکی صداقت کے سبب راضی ہوا وہ توریت کو
بزرگی دیگا اور اوسے عزت بخشیگا اور دوسرے ترجمہ مین یون ہی کہ بہت بڑی شریعت دیگا اے ایمان والو

عبرانی مین واو اور عربی مین حرف ہی کا اس لیے آتا ہی کہ جسکا ذکر اوپر ہوتا ہی اوسکی طرف اشارہ ہوتا ہی
ہندی بولی مین کہین یون معنی ہوتے ہین کہ اوسکا کہین یون معنے ہوتے ہین کہ اپنا اس جگہ طامس اسکاٹ
نے دونون طرح معنے لکھین ہین ایک یہ معنے کہ اللہ اپنی صداقت کے سبب راضی ہوا دوسرے یہ معنے
کہ اللہ اوسکی صداقت کے سبب راضی ہوا پھر لکھتا ہی کہ یہی معنے ٹھیک ہین اور مطلب یہ ہی کہ اللہ تعالے
حضرت عیسے علیہ السلام کی سچائی سے بہت راضی ہوا وہ شریعت کو پھیلائیگا اور اوسے عزت دیگا ہم
کہتے ہین بیشک معنے تو یہی ہین کہ اللہ اوسکی صداقت کے سبب راضی ہوا مگر یہ صاف اشارہ اوس
ان پڑھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف ہی جسکا ذکر اوپر کی آیت مین ہے اور مطلب یہ ہی کہ اگرچہ وہ سب
ان پڑھون سے بڑھکر ان پڑھ ہوگا مگر پہلے سے سچائی کی راہ چلیگا اللہ اوسکی سچائی سے نہایت
خوش ہوکر بہت بڑے توراۃ یعنے قرآن جو سب کتابون کا خلاصہ ہی اوسکو عنایت کریگا دیکھو جناب
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی دیکھو آپ لڑکپن سے ہمیشہ بتون سے بیزار رہے اور اللہ کی یاد
مین ڈوبی رہے اور آپس کے معاملون مین آپکی سچائی اور امانت داری سارے شہر مین مشہور
تھی حدیثون مین جابجا اسکا ذکر ہی آپ سنکر آپکے ان پڑھ ہونیکا بیان اللہ نے قرآن مجید مین بھی
صاف صاف فرمادیا ہی اللہ تعالے سورہ عنکبوت مین فرماتا ہی وَمَا كُنْتَ تَتْلُوا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ
كِتٰبٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ○ یعنے اے محمد تو نہین پڑھتا تھا اس سے
پہلے کوئی کتاب اور نہین لکھتا تھا تو اوسکو اپنے دہنے ہاتھ سے تب البتہ شک لاتے یہ جھوٹے لوگ یعنے
اگر تو پڑھا لکھا ہوتا تو منکرون کو شبہہ کی جگہ ہوتی وہ کہتے کہ کتابون کی باتین اکٹھے کرلین ہین پھر وہ
اور معجزے مانگتے تو نے تو کبھی او کتاب پڑھی نہ لکھی تجکو توراۃ اور زبور اور انجیل کی باتین اللہ
کے سوا کسنے بتلائین بَلْ هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ۭ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ
اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ ○ بلکہ یہ قرآن نشانیان ہین کھلی ہوئی اون لوگون کے سینہ مین جنکو دی گئی سمجھ اور
نہین منکر ہوتے ہماری نشانیون سے مگر بے انصاف لوگ یعنے اس قرآن کی ایک ایک آیت ایک ایک
نشانی ہی یہ بڑی بڑی نشانیان علم والون کے دلون پر نقش ہین وہ اوسکو یاد کرتے ہین اور اوسکی
نشانیان دیکھتے ہین کہ ان پڑھ نبی کی زبانی اللہ نے کیا کیا بھید بتلائی ہین سورہ یوسف مین اللہ
فرماتا ہی وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ یعنے اے محمد اس سے پہلے یعنے قرآن کے اوترنے سے پہلے

تو غافلون مین جسے تھا تمنے کتابون سے غافل تھا آی ایمان والو قرآن پاک کو دیکھو توراۃ اور
زبور اور انجیل کی جدا جدا باتین اسمین لکھے ہین جو جو باتین ان کتابون مین مشکل لفظون مین تھین ان
باتون کو تم آسان لفظون مین فرما دیا ہی ساری کتابون کا مطلب کھولدیا ہی حضرت عیسے علیہ السلام ان
بزرگون مین نہین پیدا ہوے اسرائیلیون کے ملک مین پیدا ہوی جہان توراۃ اور زبور اور سب کتابونکا
چرچا تھا حضرت زکریا اور حضرت یحیی یروشالم مین موجود تھے لوقا کی انجیل کے چوتھے باب مین لکھا ہے
کہ حضرت عیسی علیہ السلام ناصرہ مین آے جہان آپنے پرورش پای تھی اور اپنے دستور کے موافق ہفتے
کے دن عبادتخانہ مین گئے اور تلاوت کو کھڑے ہوے اور اشعیا نبی کی کتاب اونکو دی گئی اور
کتاب کھولی کر وہ مقام پایا آگے آپ کے پڑھنے کا اور لوگون کے خوش ہونے کا ذکر ہی یہان سے
ثابت ہوا کہ حضرت عیسے علیہ السلام حرف شناس تھے ہر ہفتے کے دن کتاب دیکھکر لوگون کو سنایا
کرتے تھے اور یوحنا کی انجیل کے ساتویں باب مین جو لکھا ہی کہ یہودی لوگ تعجب سے بولے کہ اس مرد
کو بن پڑھے کیون کر کتابون کا علم ہی وہان یہ مطلب ہی کہ حضرت عیسے علیہ السلام نے کسی اوستاد سے
علم نہین سیکھا تھا مگر کتابون کو پڑھتے تھے ایسے ان پڑھ نہ تھے کہ حرف شناس نہ ہون اور یہ تو ظاہر
ہی کہ علم والون مین پیدا ہوے علم والون کی صحبتین پائین اونکی بہت باتین سنین یہ پتا جو حضرت
اشعیا علیہ السلام کی کتاب مین ہی یہ اونکا پتا کسی طرح نہین ہوسکتا اللہ تعالے فرماتا ہی اور یہ ایک
گروہ ہی جو لوٹی گئی اور غارت کی گئی یہ سب کے سب زندانون مین بند ہوے اور قیدخانون
مین چھپای ہوے ہین وہ شکار ہوے اور کوئی نہین بچاتا وے لوٹے گئے اور کوئی نہین کہتا پھیر دو
کون ہی تمہارے درمیان جو اسپر کان دہرے کون جی لگاوے اور آیندے مین سنا کرے کسنی یعقوب
کو حوالے کیا کہ لوٹے جاوین اور اسرائیل کو کہ لوٹنی والون کے ہاتھ مین پڑین کیا خداوند نے نہین
جسکے برخلاف ہوکر اونہون نے گناہ کیا کیونکہ اونہون نے نچاہا کہ اوسکی راہون پر چلین اور وے
اوسکی شریعت کے شنوا نہین ہوے اسلیے اوسنے لپنے قہر کا شعلہ اور جنگ کا غضب اوسپر ڈالا کہ اوسکے
گرداگرد آگ لگی پر وہ اوسے دریافت نہین کرتا وہ اوس سے جل جاتا پر وہ خاطر مین نہین لاتا ای
محمدی بھائیو اللہ تعالے یہودیون کی خبر دیتا ہی کہ جو اوس وقت مین ایمان نہین لائینگے اون پر
جہاد ہوگا اور قید کیے جائینگے اون کا مال لوٹا جائیگا یعقوب کو یعنے یعقوب کی اولاد کو اللہ نے

لوٹنے والون کے ہاتھوں مین دے دیا کیونکہ اونھون نے اللہ کی شریعت کو نہ مانا اور اونکے دل ایسے سخت
ہین کہ اللہ کے غضب اور قہر کی آگ مین جلتے ہین تب بھی توبہ نہین کرتے جل جانا قبول کرتے ہین مگر حکم نہین
مانتے ملا محمد رضا طہرانی رم لکھتے ہین کہ یہ سب احوال اُن یہودیون کا ہی جو ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
کے وقت مین تھے قوم قریظہ وغیرہ تیتالیسوان باب سو اب خداوند جسنے ای یعقوب تجھکو پیدا
کیا اور جسنے ای اسرائیل تجھکو بنایا یون کہتا ہی مت ڈر کہ مین نے تجھے رہائی دی مین نے تیرا نام لیکے
تجھے بلایا تو میرا ہی جب تو پانیون مین گذر کریگا تو مین تیرے ساتھ ہونگا اور جب تو ندیون مین ہوکے
جائیگا تو وے تجھے نہ ڈوبائینگی جب تو آگ کے درمیان چلیگا تو تجھے آنچ نہ لگیگی اور شعلہ تجھے
نہ جلا دیگا کہ مین خداوند تیرا خدا ہون اسرائیل کا قدوس تیرا بچانے والا مین ہون طامس اسکاٹ
لکھتا ہی کہ اللہ تعالے وعدہ کرتا ہی کہ وہ ابھی اور مہربانیان اسرائیلیون کو دکھلاویگا گویا وہ آگ اور پانی
مین بیخطر چلینگے اسکے موافق یہ قوم قائم رکھی گئی بابل والون کے حملہ مین اور قید مین اور پھر قبیلہ مند
کئی گئے اور وہ بربادیان بھی جو رومیون کے ہاتھ سے ہوئین اون مین بھی اونکو بالکل برباد نہین کیا اگرچہ
اونپر قتل برابر جاری رہا گویا وہ گذرے درمیان سمندرون اور شعلون کے اس سے یہ مطلب نکلتا ہی
کہ سچے ایمان والے تمام آزمایشون مین قائم رہینگے اور اونکو اللہ بالکل کبھی نہین چھوڑیگا اگر
یاد رہے جو اسرائیلی حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے وہ تو ہمیشہ ظالمون کے ظلم مین پھنسے رہے
اس خبر کا ظہور صاف محمدی وقت مین ہوا جو اسرائیلی لوگ محمدی ہوے وہ سب محمدیون مین مل کر
بت پرستون پر اور بے ایمان یہودیون پر اور جھوٹے عیسائیون پر ہر جگہ غالب رہے اللہ فرماتا ہی
مین نے تیرے فدیہ مین مصر کو اور تیرے بدلے کوش اور سبا کو دیا ازبسکہ تو میری نگاہ مین بیش قیمت
تھا تو نے عزت پائی اور اس لیے کہ مین نے تجھے پیار کیا مین نے تیرے بدلے لوگ اور تیری جان کی
عوض مین گروہین دین طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ اللہ تعالے نے مصریون کو ویران کیا تاکہ اسرائیلی
رہائی پاوین تو اللہ نے مصریون کو اونکے فدیہ مین دیا اور سنحاریب نے پہلے مصریون سے اور
کوشیون سے یعنے حبشیون سے لڑائیان لڑین پھر اللہ نے اوسکے ہاتھ سے یروشلم کو بچایا اور
جب یہ قومین خسرو بادشاہ سے شکست کھا گئین تو گویا وہ فدیہ مین دی گئے اسرائیلیون کی
رہائی کیواسطے اللہ فرماتا ہی تو مت ڈر کہ مین تیرے ساتھ ہون مین تیری نسل کو پورب سے

لے آونگا اور پچھم سے تجھے فراہم کرون گا مین اوتر سے کہون گا کہ دے ڈال اور دکھن سے کہ مت رکھ
چھوڑ میرے بیٹون کو دور سے اور میری بیٹیون کو زمین کی انتہا سے لاؤ ہر ایک کو جو میرے نام سے کہلاتا ہی
جسے مین نے اپنے جلال کے لیے پیدا کیا ہے مین نے بنایا ہان جسے مین نے طیار کیا تھا مسٹر اسکاٹ
لکھتا ہی کہ بابل والون نے یہودیون کو جدا جدا ملکون مین پھیلا دیا تھا وہ رفتہ رفتہ اپنی قید سے جمع
کئے گئے تھے یروشلم مین مگر یہ معلوم نہین ہوتا کہ بہت سے اون مین سے لائو گئے تھے پچھم سے یا
دکھن سے یا یہ کہ وہ پاکی مین نئے پیدا کئے گئے تھے اور اللہ کی بندگی کے لیے طیار کئے گئے تھے مگر معلوم
ہوتا ہی کہ بیان آیات کی پیش خبری ہی کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے وسیلہ سے آیندہ زمانہ مین
دنیا کے کنارون مین سے جدا جدا یہودی عیسائی دین مین آوینگے اور ایمان والو پادری جانتا ہی
کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے چالیس برس بعد وہ یہودی جو آپ پر ایمان نہین لائے تھے یروشلم
سے نکالدی گئے اور ہر ہر ملک مین تتر بتر ہو گئے بعد اسکے یہودیون مین بہت کم لوگ عیسائی ہوتے
تھے اس لیے پادری آیندہ زمانہ کی راہ دیکھتا ہی اور یہ نہین دیکھتا کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کا دین ہر ہر ملک مین پھیلا ہی ہر زمانہ مین جا بجا یہودی لوگ دین محمدی مین داخل ہوتے جاتے
ہین باقی امام مہدی علیہ السلام کے وقت مین محمدی ہو جاوینگے اللہ فرماتا ہی اون اندھی لوگون کو
جو آنکھین رکھتے ہین اور اون بہرون کو جنکے کان ہین باہر لا کر حاضر کر ساری قومین فراہم کی جاوین اور
ساری لوگ جمع ہووین انکے درمیان کون ہے جو اوسکو بیان کرے یا ہمکو اگلی پیش خبریان بتا دے
وے اپنے گواہون کو لاوین تا کہ وے سچے ٹھہرین وے سنین اور کہین کہ یہ سچ ہی تم میرے
گواہ ہو خداوند فرماتا ہی اور میرا بندہ بھی جسے مین نے برگزیدہ کیا تا کہ تم جانو اور مجھپر ایمان لاؤ
اور سمجھو کہ مین وہی ہون مجھسے آگے کوئی خدا نہ بنا اور میرے بعد بھی کوئی نہ ہوگا مین ہی یہوواہ
یعنی اللہ ہون اور میرے سوا کوئی بچانے والا نہین مین نے بیان کیا اور مین نے بچا لیا اور مین
ہی نے ظاہر کیا جس وقت کہ تم مین کوئی اجنبی معبود نہ تھا سو تم میرے گواہ ہو خداوند فرماتا ہے
کہ مین ہی خدا ہون ابتدا سے مین ہی ہون اور کوئی نہین کہ میرے ہاتھ سے چھڑا سکے مین کام کرونگا اور کون ہے
جو اوسکو روکے طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ اللہ تعالے تمام بت پرستون اور بے ایمان یہودیون کو
فرماتا ہی کہ وہ اپنے کانون اور آنکھون کو اپنی جگہ پر کام مین نہین لاتے جیسا اونکو کرنا چاہیے اور

فرماتا ہی کہ تمام بت اور اونکے پوجنے والے اکٹھے ہوجاوین اور اپنے گواہ لاوین کہ اُن مین کون ہی جو اللہ کی طرح پہلے سے خبرین دے سکتا ہی اگر اونمین ایسا کوئی نہین کر سکتا تو وہ اللہ کا کلام سُنین اور کہین کہ اللہ ہی فقط لائق پوجنے کے ہی اسرئیلی لوگ اللہ کے گواہ تھے اور اسی طرح سے اوسکا نبی اور بعضے خیال کرتے ہین کہ حضرت عیسے علیہ السلام جنہون نے آیندہ باتون کی خبر دی ہی اور محمدی بہائیو دیکھو اللہ آخری زمانہ کی خبرین دیکر اسرائیلیون سے فرماتا ہی کہ تم میرے گواہ ہو کہ یہ خبرین مین نے دی ہین اور کسی نے نہین دی ہین جب ان خبرون کا ظہور ہو تم بت پوجنے والون کو یون قائل کیجیو کہ تمھارے بتون مین بھی کوئی ایسا ہی جو پہلے سے خبرین سناوے یا اگلی ایسی خبرین دیچکا ہو اور اب اوسکا ظہور دکہاوے فرمایا کہ تم میرے گواہ ہو کہ تم مین کوئی اور خدا میرے ساتھ نہین ہی اور میرا بندہ جسے مین نے برگزیدہ کیا وہ میرا گواہ ہی یہ اشارہ اوسی بندے کی طرف ہی جسکے حق مین بیالیسوین باب کے سرے پر فرمایا ہی کہ میرا بندہ میرا برگزیدہ یعنے جسکو مین نے سب بندون مین سے چُن لیا یعنے وہی ان پڑھ نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ بھی میرے اکیلے ہونیکی گواہی دیگا اور تم بھی گواہی دیجیو کہ اللہ اکیلا ہی اوس اکیلے نے خبرین دین تھین مین تمکو تمھارے دشمنون سے بچاؤنگا کوئی اور بچانے والا نہین اور تمھارے دشمنون کو غارت کرونگا اونکو کوئی میرے ہاتھ سے چھڑا نہ سکیگا اتنے بڑی پیش خبری کا ظہور جب دیکھو گی تب صاف گواہی دیجیو کہ اوس اکیلے نے یہ خبر دی تھے یہ اسلیے جتا رکھا کہ اللہ جانتا تھا کہ اوس وقت مین جھوٹے عیسائی کہین گے کہ تین خدا ہین اسلیے بار بار فرمایا کہ مین اکیلا ہون میرا دوسرا نہین تم خوب سمجھے رہیو کہ جس وقت اللہ نے یہ خبرین دین تھین تب کوئی دوسرا خدا اوسکے ساتھ نہ تھا تو اب دوسرا اور تیسرا خدا کہان سے آیا قرآن مجید مین اللہ فرماتا ہی وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ ط اور کون زیادہ بے انصاف ہی اوس شخص سے جس نے چھپائی گواہی جو اوسکے پاس ہے اللہ کی طرف سے یعنے یہان یہود کو جو ان گواہیون کو چھپایا وہ بڑے بے انصاف ہین جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حق مین فرمایا يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا اے نبی ہم نے تجھکو بھیجا گواہ کرکے ارشاد ہوتا ہی خداوند تمھارا نجات دینے والا اسرائیل کا قدوس یون فرماتا ہے کہ تمہاری خاطر سے مین نے بابل کو بھیجا ہی اور سارے بہاگنے والون کو تلی اوتارا اور کسدیون کو بھی جو اپنی خوشی کے جہازون پر ہین ظاہر کرکے

لکھتا ہی کہ یہان بابل کی قید سے چھوٹنے کی پیش خبری ہی لیکن انصاف یہ ہی کہ ان اسجگہ بہت قوی قرینے ہین جنسے
بڑے بڑے معاملون کی خبر ہو سکتی ہی اللہ تعالی نے مادیون اور فارس والون کو بابل کے لینے کے لیے
بھیجا اونکو اسیرون کو ذلت دینے کے لیے بابل جہان زانی کی جگہ پر تھا یہانتک کہ نہر فرات جہان بوجہہ
کر بند کر دی گئی تھی جب خسرو نے اوس شہر کو لے لیا تھا ارشاد ہوتا ہی مین خداوند تمھارا قدوس ہون
اسرائیل کا خالق تمھارا بادشاہ ہون خداوند یون فرماتا ہی وہ جسنے دریا مین رستا اور بڑے پانیو
مین گذرگاہ بنای جسنے گاڑیان اور گھوڑے اور لشکر اور بہادرون کو نکالا ہی یون فرماتا ہی وے
سب کے سب گر گئے وہ نہ اوٹھینگے وے بجھ گئی ہان وے بتی کی طرح بجھ گئی ای محمدی بھائیو
پادری اسعیا ان لفظون کو کہتا ہی کہ بہت قوی ہین بابل کو جو خسرو نے فتح کیا اوسی بڑھکر کسی بڑے
معاملے کے خبر ہے اللہ فرماتا ہی تم اگلی چیزون کو یاد نکرو اور قدیم باتون کو سوچتی نہ رہو دیکھو مین ایک نئے
چیز پیدا کرون گا اب وہ نمود ہوگی کیا تم اوسکو نہ پہچانوگے ہان مین بیابان میں ایک راہ اور جنگل مین ندیان
بناؤنگا جنگل کے جانور گیدڑ اور شتر مرغ میری تعظیم کرینگے کہ مین بیابان مین پانی اور جنگل مین ندیان
موجود کرونگا کہ وے میرے لوگون کو میرے برگزیدون کو پینے کو ہوے بندون کو پانی دیوین مین نے
ان لوگون کو اپنے لیے بنایا وہ میری تعریف کرین گے طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ اس جگہ اس بات
کے نشان دیے گئے ہین کہ حضرت عیسے علیہ السلام کی باعث سے بت پرست لوگ ایمان لاوینگے اللہ تعالے
ایسی عجیب مہربانی کی دیگا کہ جنگلی جانور جو ریگستانی ملک مین رہتے ہین اللہ کا شکر کرینگے ای محمدی بھائیو
اوس سب ظالمون کے غارت ہونی کی خبر دیکر بت پرستون کے ایمان لانیکی خبر دی یہ دونون باتین محمدی
وقت مین ہوئین یہ خبر بیشک اوسی وقت کی ہی اور بیابان ان کتابون کی بولی مین عرب کو کہتے ہین جناب
ارمیا علیہ السلام کی کتاب کے تیسرے باب مین ہی کہ عرب کے مانند جو بیابان مین ہی سو اللہ وعدہ
کرتا ہی کہ عرب مین فیض کا دریا بہاؤنگا جو لوگ جانورون کی طرح بے تمیز تھے وہ دین و ایمان مین
بڑے سمجھدار اور اللہ کے بڑے پہچاننے والے ہو جائینگے پھر فرمایا کہ مین نے ان لوگون کو اپنے لیے
بنایا یعنے اونکو خاص اپنے محبت اور اپنی یاد کے لیے بنایا ہی وہ میرے تعریف کرین گے اسکا یہ
مطلب کہ اوس امت کے لوگ اللہ کے عشق اور محبت مین اور اللہ کی تعریفین کرنے مین سب امتون سے
بڑھکر ہین اگرچہ سب امتون کے اچھے لوگ اللہ سے محبت رکھتے تھے اور اوسکی تعریف کرتے

مگر وہ لوگ اس کام مین سب سے بڑھی ہوی ہین اسکے بعد اللہ تعالے اسرائیلیون کے بڑے اعمالونکے
شکایتین کرکے فرماتا ہی کہ مین وہ ہون جو اپنے نام کی خاطر تیرے گناہون کو مٹاتا ہون اور تیرے
گناہون کو یاد نہین رکھونگا یہ اللہ آخری زمانہ کی خبر دیتا ہی کہ اوسوقت مین تمپر رحم کرونگا
اور توبہ اور ایمان دونگا اور تمھارے گناہون کو غضب اور قہر کے ساتھ یاد نکرونگا
پھر اونکے گناہون کی شکایتین کرکے فرماتا ہی اس لیے مین نے مقدس مکے امیرون کو ناپاک
ٹھہرایا اور یعقوب کو لعنت اوسکی نسل کو ہلاک ہونے کے لیے اور اسرائیل کو لعنت اوسکی نسل کو ملامت
کے لیے سونپ دیا اس آیت مین اللہ تعالے بے ایمان یہودیونکی خبر دیتا ہی کہ وہ قتل ہونگے ہر
طرف سے اونپر ملامت ہوگی چوالیسوان باب اور اب ای یعقوب میرے بندے اور اسرائیل
میرے برگزیدے سن خداوند تیرا پیدا کرنیوالا جسنے تجھے بنایا اور پیٹ ہی سے تیری مدد کیگا یون
فرماتا ہی ای یعقوب میرے بندے اور یسورون میرے برگزیدے مت ڈر کہ مین پیاسے پر
پانی اونڈیلونگا اور خشک زمین پر نالے بہاؤنگا مین اپنی روح تیری نسل پر اور اپنی برکت
تیرے اولاد پر نازل کرونگا اور وے گھاس کے درمیان اوگینگے جیسی بید جو بہتے پانی
کے کنارے پر ہو ایک تو کہیگا کہ مین خداوند کا ہون اور دوسرا آپکو یعقوب کے نام سے پکاریگا اور تیسرا
اپنے ہاتھ سے لکھیگا کہ مین خداوند کا ہون اور اپنے تئین اسرائیل کے نام سے خطاب دیگا [illegible]
یعنی پہلے یسورون اسرائیلیون کا خطاب تھا جسکے معنی ہین سچائی والا [illegible] خدا نے اسرائیلیون
کو ڈرایا کہ تمھارے بد اعمالون کی اور کفر کی سزا مین تمکو قتل کرونگا [illegible] خوشخبری دیتا ہی
اور اوس وقت کا بھی پتا دیتا ہی جو بار بار فرماچکا ہی کہ خشک زمین پر پانی بہاؤنگا یعنے جو ملک
ایمان سے خالی ہی وہان اپنا کلام پاک آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر اوتارونگا اوسوقت کی
خوشی اسرائیلیون کو بھی سناتا ہی کہ تمھاری اولاد مین جو ایمان لاوینگے اور محمدی ہو جاوینگے تو انپر
برکت نازل کرونگا وہ بہت پھولے پھلینگے اور گھاس کی درمیان اوگینگے یعنے [illegible]
کے لوگ جو بہت کثرت سے ایمان لاوینگے اونکے درمیان [illegible] اسرائیلی بھی پائے جاینگے
ایک کہیگا کہ مین اللہ کا بندہ ہون دوسرا اپنا نام یعقوب رکھیگا تیسرا کہیگا کہ مین اللہ کا بندہ
ہون اور اسرائیلی قوم کا ہون یعنے اوسوقت [illegible] ایمان پہلے [illegible]

محمدی لوگ بہت کثرت سے ہون گے اور محمدی اسرائیلی بھی اونکے درمیان مین نہایت رونق
اور سرسبزی کے ساتھ ہون گے محمدی اسرائیلیون کا سب محمدی لوگ ادب کرینگے کیونکہ پیغمبرون کی
اولاد مین اس باعث سے اسرائیلی لوگ اپنا نام لکھین گے تو اسرائیلی اپنا خطاب بھی اوسکے ساتھ
لکھدینگے کیونکہ اس نام کی سب تعظیم کرینگے جب ساری قومون کے لوگ بت پرست تھے اپنے تئین
اللہ کا بندہ نہین کہتے تھے اور اسرائیلیون کے نام سے بیزار تھے اب محمدی وقتمین ساری قومون
مین ان پہلا بہت لوگ عبداللہ اپنا نام رکھتے ہین اور بہت لوگ اپنا نام یعقوب کہتے ہین اور جو محمدی
اسرائیلی ہین وہ جہان اپنا نام لکھتے ہین تو اسرائیلی کا خطاب بھی لکھدیتے ہین ہمنے اس زمانہ مین کئی کتابین
دیکھین جنکے آخر مین کاتب نے اپنا نام لکھکر لکھا ہی کہ مین بنی اسرائیل مین سے ہون طامس اسکاٹ
لکھتا ہی کہ جسطرح پانی زمین کو تروتازہ کرتا ہی اور زندہ کرتا ہی اور صاف کرتا ہی اور پھلدار کرتا ہی اسیطرح
اللہ کے احکام روح کو تروتازہ کرتے ہین پھر لکھا ہی کہ یہ پیش خبری پوری ہوئی جب سچا دین سرسبز
ہوا اگر معلوم ہوتا ہی کہ خاص خبر روح کے اوترنے کی پنتکوست کے دن یعنی جب حواریون پر اوسنے
روح القدس کا فیض نازل کیا اور بعد اسکے اور زیادہ مشہور ہوا اور مذہب بدلنے والے نکل
پڑین گے جیسے گھاس خوب پانی دئے ہوئے سبزہ زارون مین یا جیسے بید دریاؤن اور نالون
کے کنارہ پر اور یہ لوگ اپنے تئین اللہ کا بندہ اور اوسکا پوجنے والا کہین گے اور اوسکے بزرگی کے
اقرارنامہ پر اپنی مہرین کرینگے بعضے کہتے ہین کہ اسکے یہ معنے ہین کہ اپنے ہاتھ سے دستخط کرینگے کہ ہم
اللہ سے علاقہ رکھتے ہین اسیطرح کا مطلب ستاسیئوین زبور مین بھی ہی اللہ فرماتا ہی مین رہب
یعنے مصر اور بابل کا ذکر کرونگا اپنے پہچاننے والون مین دیکھو فلسطہ اور صور کوش سمیت یہ وہان
پیدا ہوا اور صیہون کی بابت کہا جائیگا کہ فلان فلان اوسمین پیدا ہوا اور اللہ تعالے آپ اوسکو قیام
بخشیگا خداوند جسوقت قومون کے نام لکھیگا تو گن کے کہیگا کہ یہ شخص وہان پیدا ہوا تھا طامس
اسکاٹ لکھتا ہی کہ یہ پیش خبری عام سمجھی جاتی ہی کہ تمام قومون مین سے آدمی بلائے جاوینگے
انجیل کے گرجا مین اور دوسری قومون کے لوگ عمدہ عمدہ خصلتین حاصل کرینگے اور اوسمین برکت
پاوینگے اور صیہون کے حق مین آیندہ زمانہ مین کہا جائیگا کہ یہ اور وہ آدمی بہت سے لائق اوسمین پیدا
ہوے تھے ای ایمان والو دیکھو مصر مین اور بابل مین یعنے ملک فرقین اور فلسطین وغیرہ مین

اور صیہون مین اور تمام ملک شام مین امت محمدی کی کیسے کیسے کامل لوگ پیدا ہوے کتابون مین لکھا
جاتا ہی اور زبانون سے کہا جاتا ہی کہ فلان ولی اللہ کے اور فلان خادم قرآن اور حدیث کے
مصر مین پیدا ہوے یا عراق مین پیدا ہوے یا صیہون مین یعنے بیت المقدس مین پیدا ہوے
بڑے بڑے کامل لوگ ان ملکون مین پیدا ہوے جنکا کمال ہرطرف مشہور ہوا امت محمدی کے
اولیاؤن اور علماؤن کا حال کتابون مین دیکھو اور ان آیتون کا مطلب سمجھو اب اللہ تعالے
حضرت اشعیا علیہ السلام کی زبانی پھر بت پرستون کو بڑی بڑی دلیلون سے قائل کرتا ہی
اور فرماتا ہی میرے سوا کوئی خدا نہین پھر فرماتا ہی تم میرے گواہ ہو یعنے ایسی پیش خبریان اللہ کے
سوا کوئی نہین دے سکتا وہی اکیلا خدا ہی پھر گیارہ آیتون کے بعد فرماتا ہی ان باتون کو
یاد رکھو ای یعقوب اور ای اسرائیل کہ تو میرا بندہ ہی مین نے تجھے بنایا کہ تو میرے بندگی کرے اسے
اسرائیل تجھکو مجھے فراموش نکرنا ہی مین نے تیری خطاؤن کو بادل کی مانند اور تیرے گناہون
کو گھٹا کے مانند مٹا ڈالا میری طرف پھر آکہ مین نے تیرا فدیہ دیا ہی اے آسمانو گاؤ کہ خداوند
نے یہ کیا اور للکارو ای زمین کے گہراؤ پھوٹ کے گاؤ ای پہاڑو ای جنگل اور اسکے سب درختو
کہ خداوند نے یعقوب کو نجات دی اور اسرائیل مین اپنی تعریف کرائی خداوند تیرا نجات دینیوالا
جسنے تو جبھی پیٹ مین بنایا یون فرماتا ہے کہ مین خداوند سبکا بنانے والا ہون
مین ہی اپنے اکیلے آسمانون کو تانا اور آپ تنہا زمین کو فرش کیا ہے جہوٹے
نبیون کے نشانون کو باطل ٹہرایا اور فال گیرون کو دیوانہ بناتا ہون
اور حکمت والونکو رد کر دیتا اور انکی حکمت کو احمق ٹہراتا ہون ای محمدی بہائیو
یہ صفت ہمارے پیارے آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے کہ آپ ظاہر مین ان پڑہ
تہے اللہ نے آپ پر ایسا پاک کلام اوتارا اور ایسی حکمت کی باتین اونکو سکھلائی
کہ بڑے بڑے حکیم آپکے سامنے عاجز ہوگئے عرب کے لوگ اگرچہ اللہ کی کتابون کا علم
نہین رکھتے تہے مگر عمدہ عمدہ شعر مین اور قصیدے کہتے تہے اللہ نے قرآن مین فرمایا کہ اگر تمکو
شک ہی کہ یہ قرآن اللہ کا کلام نہین ہے تو تم ایسی کوئی سورت بنا لاؤ وہ لوگ
سب عاجز ہوے اور کسی چھوٹی سورت کا جواب بھی کسی سے بن نہ سکا بڑے بڑے عقلمند

جو اپنی عقل پر بہت مغرور تہی اونکو اللہ نے نادان ٹہرا دیا یونان والون نی اپنی اٹکلین
دوڑا دوڑا کر بڑی بڑی باتین عقل سے سوچی تہین اونکی بہت حکمتین غلط نکلین فال اور
شگون والونکا علم محمدی علم کے سامنی ناچیز ہو گیا اور شیرنگ نی افتاب صداقت
مین لکہا ہی کہ روم کے لوگ فال اور شگون کو بہت مانتی تہی جو لوگ کچہ نشانیان
دیکہکر جہوٹی خبرین دیا کرتے تہے اونکی نشانیون کا کچہ اعتبار نرہا اس بشارت میں
اللہ اسمانون اور زمین کو اور پہاڑون اور درختون کو خوشی کرنیکا حکم دیتا ہی
طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ اس جگہہ پر ساری دنیا کو اللہ کی تعریف کرنیکا حکم ہوتا ہی اوسکی ایسی
رحمت پر جسکا علاقہ تمام دنیا سی ہی اور انجیل کی رحمت ایسی ہی کہ اوسکی فائدی ساری
خلق کو پہونچتی ہین اللہ فرماتا ہی جو اپنی بندی کی کلام کو ثابت کرتا اور اپنی پیغمبرون کی
مصلحت کو پورا کرتا ہون جو یروشالم کی بابت کہتا ہون کہ وہ آباد کیجاویگی اور یہودا
کی شہرون کو کہ وی بنائی جاوینگی اور مین اوسکی ویرانون کو تعمیر کرونگا جو سمندر کو
کہتا ہون کہ سوکہ جا اور مین تیری ندیان سکہا ڈالونگا جو خورس کی حق مین کہتا ہون
کہ وہ میرا چرواہا ہی اور وہ میری ساری مرضی پوری کریگا اور یروشالم کی بابت
کہتا ہون کہ وی بنائی جائیگی اور ہیکل کی بابت کہ اوسکی بنیاد ڈالیجائیگی طامس اسکاٹ
لکہتا ہی کہ جب یہ پیش خبری ہوئی تہی اوسوقت شہر یروشالم آباد تہا اللہ نی خبر دی کہ شہر
اور مسجد نیونکہ برباد کیا جائیگا اور پیغمبر دی کہ وہ خسرو کی حکم سی پہر بنائی جائیگی اور خسرو کا
نام اوسکی پیدا ہونے سے پہلی اللہ نے بتلا رکہا **پینتالیسوان باب** خداوند اپنی مسیح
خورس کے حق مین یون فرماتا ہی جسکا دہنا ہاتہہ مین نے پکڑا کہ قومون کو اوسکی قابو مین کرون
اور بادشاہونکی کمرین کہلوا ڈالون تا کہ دوہرائے ہوئے دروازے اوسکی لیے کہولدون اور وہ
دروازی بند نکیے جاوینگی مین تیری آگی چلونگا اور ٹیڑہی جگہونکو سیدہا کردونگا مین پیتل
کی دروازونکو ٹکڑی ٹکڑی کردونگا اور لوہی کی قفلون کو کاٹ ڈالونگا اور مین چہپی ہوئے
خزانے اور پوشیدہ مکانون کی گنج تجہی دونگا تا کہ تو جانی کہ مین خداوند اسرائیل کا خدا ہون
جسنے تیرا نام لیکی بلایا ہی مین نے اپنی بندی یعقوب اور اپنی برگزیدہ اسرائیل کی لیے تجہی تیرا

نام لیکر بلایا مین نے تجہو مہربانی سی پکارا اگرچہ تو مجکو نہین جانتا مین ہی خداوند ہون اور
نہین میرے سوا کوئی خدا نہین مین نے تیری کمر باندہی اگرچہ تو نے مجہی نہ پہچانا تاکہ لوگ سورج
کی نکلنی کی جگہ سی اوسکی ڈوبنی کی جگہ تک جانین کہ میرے سوا کوئی نہین مین ہی خداوند ہون اور میرے
سوا کوئی نہین طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ اللہ تعالی اس جگہ خسرو سے خطاب کرتا ہی گویا وہ جو تہا وہ اللہ کا تیل لگایا ہوا تہا
کیونکہ وہ اس کام کے لیے مقرر کردیا گیا تہا اللہ تعالی نے بابل کے فتح کرنے سے پہلی بہت
سی قومون کو اوسکا تابعدار کردیا اور بہت بادشاہون کو کمزور کردیا اور بابل کی تمام
گلیان جو دریا کی ادہر اودہر تہین پیتل کی پہاٹکون سے محفوظ تہین جو ہر رات کو بند ہوجاتی
اور خسرو دریا کی نہر مین سے اپنی فوج کو لیگیا بابل کے لوگ اوس رات دعوت اور خوشی
مین مشغول تہے اونہون نے اون پہاٹکون کو کہلا چہوڑ دیا خسرو کی فوج نے بادشاہ پر حملہ کیا اور
اوسکو قتل کیا اور لوٹ مین بارہ کرور اشرفی تک پائی اس پیشخبری کی پورا کرنی مین
اللہ نے خسرو کو یقین دلایا کہ اسرائیل کا خدا وہی سچا خدا ہی اوسکی سوا کوئی خدا نہین مجوسی
لوگ جنکا مذہب خاصکر پورب مین جاری تہا وہ جانتی ہی کہ دو ملی ہوئی چیزین ہین
روشنی اور اندہیرا ایک سب نیکیونکا بنانیوالا ہی دوسرا سب برائیونکا بنانیوالا ہی اونکو
رد کرنیکے لیے اللہ تعالی فرماتا ہی مین روشنی کا بنانیوالا ہون اور تاریکی کا پیدا کرنیوالا ہون مین سلامتی کو بناتا ہون اور بلا کو پیدا کرتا ہون
مین ہی خداوند ان سبہون کا بنانیوالا ہون اور محمد کی بہائیو اللہ تعالی نی خسرو بادشاہ کی
خبر سنائی کہ اوسکی باعث سی مسجد بیت المقدس پہر بنائیجائیگی اللہ نی اوسکو مسیح کہا اسکا
بیان اوپر ہوچکا ہی کہ ان پاک کتابونکی بولی مین مسیح کے معنے یہ ہین کہ اللہ نی اوسپر رحمت کا
ہاتہ پہیرا تو یہ لفظ پیغمبرون کے حق مین بہی آتا ہی اور بادشاہونکے حق مین بہی آتا ہی اور جو
بادشاہی پر بیٹہتا تہا اوسپر تیل ملا جاتا تہا تفسیر معالم التنزیل مین ہی کہ خسرو بادشاہ
ایماندار تہا اب یہ سنو کہ جو ترقی ایمان کی اور ایمانوالون کی خسرو بادشاہ کی بدولت ہوئی
اس علاقہ سی اللہ تعالی اوس بڑی ترقی کی اور ایمان کی بڑی رونق کی خوشخبری سناتا ہی
جو آخری زمانی کی پیغمبر برحق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باعث سی ہوئی اس جگہ ہم
اس بات پر اللہ کا شکر کرتے ہین کہ پادری طامس اسکاٹ نی اسکی بعد کی آیتون کو

خسرو باوشاہ کی خبر مین داخل نہین کیا بلکہ اون آیتون کو علاحدہ سمجھکر حضرت عیسی کی خبر ٹھہرائی
پادری لکھتا ہی کہ قدرتی برکتونکی اکثر پیش خبری دی گئی ہی دنیوی رہائیونکی پیروی مین پہلی بابل
سی چھٹنی کی خبر دی اور اب نجات کی برکت کی خبر دیجاتی ہی پادری کا مطلب یہ ہی کہ ان پاک
کتابونکا اکثر یہ قاعدہ ہی کہ اللہ تعالی پہلی ایک چھوٹی سی برکت کی خوشی سناتا ہی پھر اوسکی علاقہ
سی آخری زمانہ کی بہت بڑی برکتونکی خوشی سناتا ہی اسی قاعدہ کی موافق اللہ فرماتا ہی ای
آسمانو اوپر سی ٹپکو اور بدلیان سچائی کو برسادین زمین کو کھولدو اور نجات اور صداقت
سی پھلی دی اوسکی ساتھ اوگا دی مین خداوند اوسکا پیدا کرنیوالا ہون فقط اسکا جواب
یہ ہی کہ اسکو یہ مطلب ہی کہ آسمان اوپر سی جو بوچھار زمین کی تر و تازہ کرنیکو گرائیگی
اور زمین بڑی بوچھار کو لینی کی لیے کھل جاویگی اور اخیر مین ایک بڑی نجات پیدا کریگی
اس پیش خبری کا کچھ تھوڑا سا ظہور اوس وقت ہوا جب یہودی بابل سی چھٹی اور سچا دین
پھیلا مگر حضرت عیسی علیہ السلام کی ہاتھون گنہگارونکی نجات اور انجیل کا پھیلنا خاصکر مراد
ہی آسمان نی نیکیونکو اوتارا اور زمین نی برکت کو پایا نجات اور نیکیان ملی ہوئی پیدا
ہوئین لیکن اسطرح اسکا یہ مطلب نہین ہو سکتا کہ یہودی بابل سی چھٹی اور پھر یہان بہت بڑی
نعمت کی خبر ہی جو حضرت [illegible] علیہ السلام کو [illegible] پادری حضرت عیسی علیہ
السلام کی وقت مین آئی یہان بہت ظالم [illegible] بابل والی لوگ ظالمون کی پنجی
مین [illegible] رہائی [illegible] اور یہان [illegible] نجات اور صداقت دونو زمین
سی ساتھ اوگین کی یہان صداقت اور نجات [illegible] اشعیا [illegible]
باب کی بیسوین آیت مین [illegible] یہان [illegible] وقت کی بشارت ہی اوس وقت
سچا دین ساری دنیا مین پھیلا اور ظالمونکا ظلم [illegible] اچھا لوگون کو ملی اللہ فرماتا ہی
وای پلا اوسپر جو اپنی خالق سی جھگڑتا ہی وہ تو ٹھیکرا زمین کی ٹھیکرون مین ہی کیا مٹی کمہار
سی کہی کہ تو کیا بناتا ہی کیا تیری دستکاری کہیگی اوسکو تو ہاتھ نہین اوسپر وای پلا اوسپر
جو اپنی باپ سی کہتا ہی کہ یہ کیا تجھسی تو باپ ہوا اور اپنی مان سی کہ تو کیا جنتی ہی
[illegible] اسکا [illegible] لکھتا ہی کہ معلوم ہوتا ہی کہ یہان اللہ تعالی یہودیون کو قائل کرتا ہی

جو اللہ کی کامون سے ڈرتے ہی ارشاد ہوتا ہی خداوند اسرائیل کا قدوس اور اوسکا
خالق یون فرماتا ہی آنیوالی چیزون کی بابت کیا تم میری بیٹون کے حق مین مجہسے پوچہوگے
یا میری ہاتہونکی کامون کی بابت کچہہ مجہی فرماؤگے طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ یہودی اس
خیال مین تہی کہ اللہ کی مہربانی کے فقط ہم ہی حقدار ہین یہ حق ہمارا جا نہین سکتا اللہ تعالی
اونکو خبر دیتا ہی کہ مین یہودیون کو پہینکدونگا اور بت پرستون کو ایمان دونگا ای محمدی
بہائیو بیٹی کے معنے یہ ہین کہ اللہ کی پیاری بندی اس مطلب کو کہونے کی لیے فرمایا کہ میری
ہاتہونکی کام یعنی وہ بندی جنکو مین ایمان دونگا تو گویا اونکو دوسری سے بناؤنگا اس کتاب
مین کئی جگہہ یہ لفظ فرمایا ہی یہودیون نے جب سنا کہ ان پڑہ لوگون مین ان پڑہ پیغمبر صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کا ظہور ہوگا اونکا رتبہ سب پیغمبرون سے بڑا ہوگا اونکے ہاتہون ساری دنیا مین
ایمان پہیلیگا یہ سنکر یہودیونکو بہت رشک آیا امام محی السنت معالم التنزیل مین لکہتے
ہین کہ حضرت اشعیا علیہ السلام جب یہ سب خبرین سنا چکی یہودیون نے اوسیوقت اونہین
شہید کیا اللہ فرماتا ہی مین نے زمین بنائی اور اوسپر انسان پیدا کیا اور مین ہی نے ہان میری
ہاتہون نے آسمان تانے اور اونکی سب لشکرون پر مین نے حکم کیا مین نی اوسکو صداقت
کی لیے اوٹہایا ہی اور مین اوسکی ساری راہین آراستہ کرونگا وہ میرا شہر بنائیگا اور میرے
قیدیونکو بغیر قیمت اور عوض کے چہڑائیگا رب العالمین فرماتا ہی طامس اسکاٹ لکہتا ہی
کہ اللہ تعالی نے خسرو کو بڑی مقام اور طاقت پر اوٹہایا وہ اوسکی تمام کامونمین اوسکو
ہدایت کریگا اور اقبالمند کریگا کہ وہ مسجد بیت المقدس کو پہر بنادی اور یہودیون کو بغیر
قیمت یا بدلے کے چہڑادی خسرو نی فقط مسجد بنانی کا حکم دیا تہا اور پہر شہر کا بنانا اوسکا
نتیجہ ہوا ای محمدی بہائیو یہ خبر خسرو بادشاہ کی ہرگز نہین ہوسکتی پادری اوپر کی آیتون مین
اقرار کر چکا ہی کہ یہ خبر خسرو بادشاہ کی نہین ہی بلکہ حضرت عیسی علیہ السلام کی خبر ہی اب
یہان حضرت عیسی علیہ السلام کو بہی ہو گیا اتنی بڑی بہاری میٹہی خبری کو خسرو بادشاہ
کی خبر ٹہیرایا ہی ای ایمانوالو یاد کرو بیالیسوین باب مین اللہ نے اپنی ایک مقبول بندی
کی تعریفین کرتی فرمایا تہا کہ مین خداوند تجہی صداقت کی لیے بلاتا ہون یہان بہی فرمایا

کہ یہی ہی اوسکو صداقت کی لیے اوٹھایا وہان تو صاف صاف تہی اور نشان جناب محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی تہی یہان بہی وہی محمدی بشارت ہی وہان فرمایا تہا کہ تو قیدیونکو قید سی
نکالی اور اونکو جو اندہیری مین بیٹھے ہین قیدخانہ سی نکالی جو مطلب وہان تہا وہی
یہان بہی ہی کہ جو لوگ نادانی اور جہالت کی قید مین پہنسی ہین اونکو اس قید سی چہڑاکر
ایمان کی نور مین لاویگا اور کچہہ قیمت اور بدلا اونسی نہین مانگیگا اللہ تعالی قرآن مین
فرماتا ہی قُل لَا اَسْئَلُکُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى یعنی تو کہہ مین نہین مانگتا
تمسی اسپر کچہہ بدلا مگر محبت رشتہ داری مین یعنی میری رشتہ دارونسی محبت رکھو
اور پہر جو فرمایا کہ وہ میرا شہر بناویگا اسکا یہ مطلب کہ مکہ جو اللہ کا شہر ہی وہ اوسکو
بتونسی خالی کرکے اللہ کا ذکر وہان پہیلاویگا اور یہ بہی ہو سکتا ہی کہ شہر سی مراد
شہر یروشالم ہو جسکا اوپر ذکر ہی کیونکہ اس پاک شہر مین جناب محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے قدم مبارک معراج کی رات مین آئی پہر اپنی امتیون نے خوب طرح اس شہر
کو آباد کیا جو کام امت سی ہوا وہ حقیقت مین آپہی سی ہوا یا وہی بہی اسی طرح
سی اسکو خسرو بادشاہ کی خبر ٹہراتا ہی کہ اوسکی بعد دوسرا بادشاہ جو اوسکی قوم کا
تہا اوسنی یہ شہر بنوایا اور خسرو نی فقط مسجد بنانی کا حکم دیا تہا یا وہی اسکو حضرت عیسی
علیہ السلام کی خبر کہہ سکتا کیونکہ حضرت عیسی علیہ السلام کی بعد یہ شہر ویران ہوا پہر
عیسائیون نے اوسکو کبہی آباد نہین کیا ارشاد ہوتا ہی خداوند یون فرماتا ہی مصر کی دولت
اور کوش کی یعنی حبش کے فائدے اور سبا کی قد آور لوگ تجہہ پاس آوینگے اور وے تیری
ہووینگے وے تیرے پیچہی چلینگے وہ بیڑیان پہنے ہوئے گذرینگے اور تیری آگے سر جہکاوینگے وہ تیرے
آگے عاجزی کرینگے اور کہینگے یقینا خدا تیرے ساتہہ ہی اور کوئی دوسرا نہین اور اوسکی
سوا کوئی خدا نہین یقینا تو ایک خدا ہی جو آپکو چہپاتا ہی ای اسرائیل کی خدا نجات
دینیوالی ای ایمانوالو دیکہو اللہ تعالی صاف یہ بتا دیتا ہی کہ مصر اور حبش کا مال دولت
اور سبا کی لوگ تیری تابعداری کرینگے اور لوگ بیڑیان پہنے ہوئے آوینگے اور تیری تابع ہو جاوینگے
اور اللہ پر ایمان لاوینگے سو ایسا بہت ہوا ہی کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کافر قید

یعنی ساری زمین مین اللہ کی آگی رکوع اور سجدہ ہوگا اور اللہ کو لوگ قسم کہا ئینگی یعنی بتون کو بھول جائینگی اللہ ہی کا ذکر ہر بات مین ہوگا لوگ کہین گی کہ اللہ نے ہمکو قوت دی کہ دین کو غالب کیا اور اپنا سچا وعدہ پورا کیا جو لوگ اللہ سے بیزار تھے سب پشیمان ہونگی اسرائیل کی ساری نسل اوسی مین صادق ٹہریگی یعنی جو اسرائیلی محمدی ہو جائینگی اونکی نسل بھی خدا پرست ہوگی ایمان اونمین پشت در پشت رہیگا ایسا نہو گا کہ اونکا دل بار بار پھر جاوی جیسا پہلی

باب اس باب مین اللہ تعالی نے بت پوجنی والونکی بیوقوفیان بیان فرمائی ہین اور اسرائیلیون پر اپنے احسانونکا بیان فرماکر پانچوین آیت مین فرماتا ہی کہ تم مجکو کس سے مشابہ ٹہراؤ گے اور مجہکو کسکی مانند کہوگے اور مجہی کسکے ساتھہ تولوگے تاکہ مین اور وہ دونون ہمشکل ہون نوین آیت مین فرماتا ہی اگلی چیزون کو جو قدیم سے ہین یاد کرو کہ مین خدا ہون اور کوئی دوسرا نہین مین خدا ہون اور مجھسا کوئی نہین ہو اول سے آخر تک کا احوال اور اگلی وقتون کی باتین جو اب تک پوری نہین ہوئین بتاتا ہون اور جو کہتا ہون میری مصلحت قائم رہیگی اور مین اپنی ساری مرضی کو پورا کرونگا جو عقاب کو پورب سے اور اوس شخص کو جو میرے ارادی کو تمام کریگا اک دور ملک سے بلاتا ہون مین ہی نے یہ کہا اور مین اسکا انجام دونگا مین نے اسکا ارادہ کیا اور مین ہی اوسے پورا کرونگا ای سخت دلو جو سچائی سے دور ہو میری سنو مین اپنی سچائی کو نزدیک لایا وہ دور نہین ہوگی اور میری سلامتی دیر نہین کریگی اور مین صیہون مین نجات اور اسرائیل کو اپنا جلال بخشونگا ای محمدی بہائیو اللہ تعالی بتپرستونکو جہالت کا بیان فرماکر فرماتا ہی کہ مین اپنی ساری مرضی کو پورا کرونگا اسمین صاف یہ اشارہ ہی کہ بت پرستی کو یروشالم سے اور ملک شام سے مٹا دونگا طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ یہودی لوگ بت بنایا کرتے تھے اور اور قومونکی بتونکو پوجتی تہی اونکو اللہ نے سمجہایا کہ تم مجکو کسکی مانند ٹہراؤگے ای ایکانوالو حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد ہوئی عیسائیون نے حضرت عیسی کو اور روح القدس کو خدا کے برابر ٹہرایا تہا اور بڑی بت پرستی پہیلائی تہی ان سب شریک ٹہرانیوالون کو رد کر کے اللہ فرماتا ہی کہ قدیم وقتون کی باتین جو ابتک پوری نہین ہوئین بتاتا ہون اسکا یہ مطلب ہی کہ پیش خبریان جو توراۃ اور زبور مین دی تہین کہ تمام قومون مین ایمان پہیلیگا اور

نجات کو ساتھ رہائی پاوٴ گے تم ہمیشہ کبھی پشیمان اور سراسیمہ نہو گے کیونکہ خداوند جسنی آسمان پیدا کیے وہ خدا ہے اوسی نے زمین بنائی اور تیار کی اوسنی اوسی قائم کیا اوسنی اوسی عبث پیدا نہین کیا بلکہ اوسی آبادی کے لیے آراستہ کیا وہ یون فرماتا ہے کہ مین خداوند ہون اور میرے سوا اور کوئی نہین مین نے چھپی مین زمین کے کسی اندھیری مکان مین تو کلام نہین کیا مین نے یعقوب کی نسل کو نہین کہا کہ مجھے عبث ڈھونڈو مین خداوند سچ کہتا ہون اور راستی کی باتین فرماتا ہون طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ اللہ کو منظور یہی تہا کہ ایمان والے لوگون سے اپنی جماعت بہر جاوے آخر کو معلوم ہوتا ہے کہ سب بت پرست اللہ پر ایمان لاوینگے اسرائیل سے یہان مراد ہین سب ایمان والے اے محمدی بہائیو اسکا صاف ظہور محمدی وقت مین ہوا بہت سے جہوٹے علیسائیون نے اور اور قومون کے بت پرستون نے بتونکو توڑا اور اللہ کو پہچانا اور اوسکو اکیلا جانا اور اسرائیلی لوگ یعنی محمدی ایمان والے جو پیغمبرونکی راہ پر ہین اونہون نے ظالمون کے ظلم سے نجات پائی ارشاد ہوتا ہے امتون مین سے تم جو بچ نکلے ہو غول باندھو اور جمع ہو کے پاس آو وہ جو اپنی کاٹھی کی مورت لیے پہرتے ہین اور ایسی خدا سے جو بچا نہین سکتا دعا مانگتے ہین عقل سے خالی ہین تم منادی کرو اور نزدیک آو ہان وے باہم مشورت کرین کسنے قدیم سے یہ ظاہر کیا کسنی قدیم ایام مین اسکی خبر آگے سے دی ہے کیا مین خداوند نے یہ خبر نہین دی کہ میرے سوا کوئی خدا نہین ہے بات کا سچا اور نجات دینے والا خدا میرے سوا کوئی نہین ہے میری طرف رجوع لاوٴ تاکہ تم نجات پاوٴ اے زمین کے کنارونکے ساری رہنے والو کہ مین خدا ہون اور میرے سوا کوئی نہین طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ اللہ تعالی حکم کرتا ہے کہ لوگ ایک دوسرے سے ان احوالکو کہین اور آزماوین کہ پیش خبریان پوری ہوئین یا نہین اور یہ خبرین اللہ نے دی ہین یا نہین اس بات کو سوچو اور یقین لاوٴ کہ اللہ کے سوا کوئی خدا نہین ارشاد ہوتا ہے مین نے اپنی قسم کھائی ہے سچا کلام میرے منہ سے نکلا ہے اور نہ پہرے گا کہ ہر ایک گھٹنا میرے آگے جہکیگا اور ہر ایک زبان میری قسم کہائیگی میرے حق مین یہ ذکر ہوگا کہ یقینا خداوند ہی مین میرے لیے سچائی اور توانائی ہے لوگ اوسکے پاس آوینگے اور وے سب جو اوس سے بیزار تہے پشیمان ہونگے اسرائیل کی ساری نسل خداوند مین صادق ٹہرینگی اور اوسپر فخر کرینگے ایمانوالو اللہ صادق خبر دیتا ہے کہ میرے آگے ہر ایک گھٹنا جہکیگا

ہر ملک کی لوگ اللہ کو سجدہ کرینگی اور ابتک ان خبرونکا ظہور نہین ہوا مین یہ خبرین پہر یاد دلاتا ہون
کہ وہ ضرور ظہور مین اوینگی پہر جس شخص کی ہاتہون یہ سارا بندوبست ہوگا اوسکا اللہ یہ پتا دیتا ہی
کہ وہ پورب سے آویگا یہ پتا صاف عرب کا ہی پتا اکتالیسوین باب مین بہی ہو چکا ہی اور
عقاب ایک اوڑنیوالا جانور ہی جو شکار کرتا ہی اس مثال کا یہ مطلب ہی کہ وہ شخص بڑی قدرت
ہوگا اور بہت جلد یہان آپہونچیگا یعنے پہلے معراج کی رات مین براق پر سوار ہوکر شہر یروشالم
مین مسجد بیت المقدس مین آویگا پہر اوسکا دین بہت جلد یہان پہیلجاویگا اللہ تعالی صاف
یہ پتا دیتا ہی کہ مین اپنی سچائی کو یعنی سچی شریعت کو نزدیک لایا ہون اور سلامتی کا وقت
جسمین صیہون کو سلامتی کا وعدہ ہی اوسوقت مین دیر نہین اس کتاب کی اکانوی باب مین
جہان آخری شریعت بہیجنی کا صاف صاف وعدہ ہی وہان اوس شریعت کا نام صداقت اور
نجات رکہا ہی یہان بہی یہی مطلب سمجہو کہ اوس سچی شریعت اور نجات دہندہ پیغمبر کے آنیکا
وقت نزدیک ہی جسکو وقت مین صیہون کو اور ایمانوالون کو کافرونکی ظلم سی نجات ملیگی اور سلامتی
رہیگی طامس اسکاٹ نے اسکو خسرو بادشاہ کی خبر ٹہیرایا ہی اور یہ نہ سوچا کہ یہان اللہ تعالی پہلے
بت پرستونکو قائل کیا پہر آخری شریعت بہیجنی کا وعدہ کیا جس سی صیہون کو نجات ملیگی اور
اسکی بعد اون لوگونکی خبر ہی جو بابل پر چڑہائی کرینگی اسمین صاف اشارہ ہی کہ جو لوگ اوس
شریعت کی تابع ہونگی وہی بابل پر جہاد کرینگی سینتالیسوان باب اوتر اور خاک پر بیٹہ
ای بابل کی کنواری بیٹی تو زمین پر بغیر تخت کی بیٹہ طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ شہر بابل کو
اللہ نے ایک کنواری لڑکی سی مثال دی ہی تیسری آیت مین اللہ فرماتا ہی مین بدلا لونگا اور
کسی سے میل نکرونگا نوین آیت مین فرماتا ہی کہ ایکا ایک ایک ہی دن مین یہ دو مصیبتین تجہپر آئینگی
کہ تیری لڑکے جاتے رہینگی اور تو بیوہ ہو جائیگی وہ بادجود تیری بہت سی جادو اور تیرے
بیشمار قوی جادونکی کامل ہوکی تجہپر پڑینگی عبرانی مین یہ لفظ ہی کُتُومَام بَاؤُ عَالَیخ یعنی کامل
ہوکے وہ لوگ آوینگی تیرے اوپر اس کتاب کے سینتیسوین باب کی سترہوین آیت کی کتُوم
کا لفظ ہی یعنی یہ سنکر بادشاہ نے کپڑی پہاڑے کاف کے باعث سی یہ معنی ہوگئے کہ سنکر اسکا
یہان کتُوام کی معنی ہین کامل ہوکر جیسا پادری ہیتہمر نے ترجمہ کیا ہی اسکا مطلب یہ ہی کہ وہ لوگ اسکی

عشق اور محبت مین کمال حاصل کرینگو تب تو بابل کا جادو اونپر نہ چلیگا گیارہوین آیت مین ہو
ایسی بلا تجھپر نازل ہوگی جسکا کفارہ تو نددیسکیگی بارہوین آیت مین ہو کہ اب اپنا جادو اور
اپنا سارا سحر جنمین تو لڑکائی سے مشغول رہی برپا کر شاید کہ تو اوسی نفع پاوی شاید کہ تو غالب
آوی تیرہوین آیت مین ہو کہ اب جو آسمان کا اندازہ کرتے تھی اور تارون کو دیکھنی والی اور وہ
جو نئے چاند کی خبر دیتی تہو کہ تجھپر کیا آویگا کہڑی ہووین اور تجکو نجات دیوین اڑتالیسوان
باب یہ بات سنو ای اہل یعقوب جو اسرائیل کی نام سی کہلاتے ہو اور یہودا کی چشمہ سی نکلی ہو
جو خداوند کا نام لیکی قسم کہاتے ہو اور خدای اسرائیل کا ذکر کرتے ہو پر امانت اور صداقت
سے نہین کہ وی شہر قدس کی لوگ کہلاتے ہین اور اسرائیل کے خدا پر بہروسا رکہتی ہین
جسکا نام رب العالمین ہے ای ایماندار و اسکا صاف مطلب یہ ہو کہ اللہ اسرائیلیون کو سمجہاتا
ہے کہ وے لوگ یعنی وہی کامل لوگ جنکا اوپر ذکر ہے جو بابل پر چڑہائی کرینگو وہ پاک
شہر کے لوگ کہلاتے ہین یعنے مکہ یا مدینہ جو پاک شہر ہو وہ اوسکی رہنی والے ہین اور اللہ
پر بہروسا رکہتی ہین تب تو اللہ کے نام کے زور سے ایسے قوی جادو والے شہر کو ویران
کر ڈالین گی طامس اسکاٹ نے کامل ہونیکا مطلب یون لکہا ہو کہ یہ بلائین اچانک تجھپر
آوینگی ہائی باؤ کے لفظ کا خیال نکیا اور دوسری آیت کا یہ مطلب لکہدیا کہ یہودی
ایسے مغرور تھے کہ ہم پروشالم کے رہنی والے ہین ہائی یہ ندیکہا کہ پہلی اللہ فرماتا ہو کہ ای
اسرائیلیو پہر فرماتا ہو کہ وہ پاک شہر کے لوگ کہلاتے ہین پہر یہودیون کو اللہ دوسری
قوم کا حال سناتا ہو اور اونکی تعریف کرتا ہو کہ وہ اللہ پر بہروسا رکہتی ہین ان خبرون کا
یون ظہور ہوا کہ حضرت عمرؓ کے وقت مین بابل والون پر جہاد ہوا محمدیون کی کمال کی آگی
بابل کا جادو جو مدت سی مشہور تہا کچہہ نہ چلا اور ایران والے جنکی بابل مین بہی حکومت
تہی اونکا جادو بہی بے اثر ہوگیا ابن خلدون نے اپنی تاریخ مین لکہا ہو کہ تاریخ والون نے
نقل کیا ہو کہ زرکش کاویان جو کسری کا یعنی ایران کی بادشاہ کا جہنڈا تہا اوسمین وفق
عددی تہا یعنی گنتی کے کچہہ حرف تہی وہ سونے سے بنا ہوا تہا جو آسمان کی وضع دیکہہ کہ
بنایا گیا تہا جب قادسیہ کی لڑائی مین رستم مارا گیا وہ جہنڈا فارس والون کے بہاگنی

اور بتر بتر ہوجانیکے بعد زمین پہ گرا ہوا پایا گیا اور طلسمات اور اوفاق والی لوگ یعنی جو لوگ گنتی کے حرفونکا نقش بناتے ہین وہ گمان کرتے تھے کہ وہ خاص لڑائیو نمین غلبہ کے واسطے تہا اور وہ جھنڈا جسمین وہ نقش ہوگا یا اوسکے ساتہہ ہوگا وہ کبھی نہ بھاگیگا مگر یہ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتہہ والونکا جو ایمان تہا اور وہ اللہ کے کلمہ پر مضبوط تہے تو اونپر جو اللہ کی مدد ہوئی اوس سے جادو کی سب گرہین کہلگئین اور جو کچہہ وہ کرتے تہے وہ سب بیکار ہو گیا اوفاق گنتی کی لفظون کو کہتے ہین اور وہ آسمان کی اور تارون کی چال کا کوئی وقت دیکھکر بنایا جاتا تہا یہ قادسیہ جو بابل کے علاقہ مین تہا یہان حضرت عمرؓ کے وقت مین ایران والون پہ جہاد ہوا اللہ نے کامل ایمان والی محمدیون کے ہاتہون اوس جادو کو مٹا دیا اللہ تعالی اسرائیلیون سے فرماتا ہے کہ مین نے یہ خبرین تمکو پہلے سے دے رکہین اوسوقت یہ نہ کہیو کہ یہ کام میری بت نے کیا اور میری مورت نے یہ باتین فرمائین پہر اللہ اپنی بڑی بڑی قدرتونکا بیان فرماکر چودہوین آیت مین فرماتا ہے کہ تم سب ملکے جمع ہو اور سنو اون سبہو نمین وہ کون ہے جسنے اوسکا بیان کیا ہے جسکے اوپر اللہ نے پسند کیا ہے جو اوسکا مطلب بابل پہ اور اوسکا ہاتہہ کسدیون پر ہوگا ہونچاویگا مین ہی نے کہا ہان مین نے اوسکو بلایا مین اوسکو لایا ہون اور وہ اپنی روش مین بختاور ہوگا۔ طامس اسکاٹ نے یہان بہی خسرو بادشاہ کی خبر ٹہیرا دی کیونکہ عیسائیون نے کبھی بابل پر ایسا غلبہ نہین پایا اور یہان صاف یہ لفظ ہے کہ جسکو اللہ نے پسند کیا یہ صاف اشارہ اوس رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیطرف ہے جسکے خادمون نے بابل پر قبضہ کیا ارشاد ہوتا ہے کہ تم میرے نزدیک آؤ اور یہ سنو مین نے شروع ہی سے پوشیدگی مین کچہہ نہین کہا جس وقت سے یہ ہوتا مین وہین ہون اور اب خداوند خدا نے اور اوسکی روح نے مجکو بہیجا ہے طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ اسکا معلوم کرنا ذرا مشکل ہے کہ یہ کون فرماتا ہے اگر یہ خیال کرین کہ نبی تہے یعنی حضرت اشعیا علیہ السلام تہے یہ کہا تو یہ اللہ کے برگزیدہ بندی کی خبر ہوگی جسکی پہلی پیشخبری ہوئی ہے حضرت اشعیا علیہ السلام نے شروع پیغمبری سے صاف صاف سب خبرین دیدین اور اب خدا نے اور اوسکی روح نے اونکو بہیجا ہو دیون کی قید اور رہائی کی خبر دینے کو یا یہ معنی ہین

کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہین اے ایمان والو یہان پادری اقرار کرتا ہی کہ اللہ کا بندہ
یعنی وہ بندہ جو سب سے افضل اور بہتر ہی جسکی تعریف بیالیسوین باب مین اور پہر اوسکا
ذکر تینتالیسوین ۴۳ باب مین ہو چکا ہی یہ اوسکی خبر ہی پہر اوپر کی آیتون مین پادری کیون نہین
کہتا کہ اوسی بندہ مقبول کی خبر ہی اور وہ وہی ہی جو بابل پر غالب ہوگا اب مطلب پادری کے
نزدیک یہ ہوا کہ حضرت اشعیا علیہ السلام فرماتے ہین کہ مین پہلی صداقت سب خبرین
دے رہا ہون اور اب اللہ نے اور اوسکی روح نے یعنی اوسکی بنائی ہوئی روح نے جسکا
نام جبرئیل ہی مجکو بہیجا اب مطلب یہ ہی کہ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کہتا ہی کہ تم یون
کہو ہم کہتے ہین اگر یہ معنے ہین تو یہ لفظین اللہ فرماتا ہی کہ تم میری نزدیک آؤ مین نے شروع
سے پوشیدگی مین کچہ نہین کہا ایسا کلام اللہ اور یہی فرما چکا ہی جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم کی نور سے اللہ کہلواتا ہی کہ جس وقت سے یہ ہوتا ہی مین وہین ہون یعنی جس وقت سے اللہ یہ
خبرین دے رہا ہی مین ہی حضور مین حاضر ہون اب اللہ نے اور اوسکی بنائی ہوئی روح نے
یعنی جبرئیل نے اوسکی حکم سے مجکو بہیجا **انچاسوان باب** ای دریا کی زمینو میری
سنو ای لوگو تم جو دور ہو کان دہرو خداوند نے مجہے پیٹ سے بلایا اور میری ماں کے پیٹ
سے میرے نام کا ذکر کیا اور اوسنے میرے منہ کو تیز تلوار کی مانند کیا اور مجکو اپنے ہاتہ کے سائے
تلے چہپایا اوسنے مجہی تیر آبدار بنایا اور اپنے ترکش مین مجہے چہپا رکہا اور اوسنے مجہے کہا تو میرا بندہ
ہے اسرائیل جس سے مین اپنا جلال ظاہر کرونگا اور مین نے کہا کہ مین نے عبث مشقت
کہینچی مین نے مفت اور بیفائدہ اپنی قوت کہوئی یقیناً میری عدالت خداوند کے ساتہ ہی
اور میرا کام میرے خدا کے پاس اور خداوند اب یون کہتا ہی جسنے مجہے پیٹ سے اپنا بندہ بنایا کہ
مین یعقوب کو اوسکے پاس پہر لاؤن اور اسرائیل کو اوسکے نزدیک جمع کرون اور مین
خداوند کی نظر مین رتبہ والا ہونگا اور میرا خدا میری توانائی ہوگا وہ فرماتا ہی یہ تو کم ہی کہ تو
یعقوب کی فرقونکو قایم کرنے اور اسرائیل کے بچے ہوؤن کے پہر لانیکو لیے میرا بندہ ہو بلکہ
مین نے تجکو غیر قومونکا نور بنایا تاکہ میری نجات زمین کے کنارون تک پہنچے طامس اسکاٹ
لکہتا ہی کہ اس جگہ قدرتی رہائی کی پیش خبری ہی یہان سے اور حقیقی پیش خبری کا شروع

ہوتا ہو جیسی کہ ہماری آنکھونکے سامنے حضرت عیسی علیہ السلام کی پیش خبری برابر رہتی ہو اور
بالکل دوسری طرف کا خیال جاتا رہتا ہو ہم یہ بات نہین مانسکتے کہ حضرت اشعیا علیہ السلام نے اپنا ذکر کیا ہو
یہ بیان اونپر کسیطرح مطابق نہین آسکتا نہ کسی اور پر کیونکہ اور کسی شخص کو کبھی نہین کہا گیا ہو
کہ اونسے بت پرستونمین نجات پہیلائی تمام دنیا مین تو یہ کلام حضرت عیسی علیہ السلام نے فرمایا ہو
کہ دور کی قومین رجوع ہووین اور پیٹ مین آنیسے پہلے اونکا نام عیسی رکہا گیا اونکا منہہ اور
اونکا کلام تیز تلوار کی مانند ہو خوف دلاتے ہین اور یقین دلاتے ہین اور زور اونکو کلام کا اونکو دشمنونکو
برباد کرتے ہین وہ تیر آبدار ہین تیر آبدار کو سپاہی اپنی ترکش مین چھپا رکہتا ہو کہ جب موقع ہو اوسکو
کام مین لاوے ان اللہ کا شکر ہو کہ پادری نے اقرار کیا کہ حضرت عیسی علیہ السلام سے پہلے کسی اور پیغمبر کی
یہ خبر نہین ہو سکتی کیونکہ اگلے پیغمبر بنی اسرائیلونکو سوا کسی قوم کو ایمان نہین ملا اب ہم کہتے ہین
کہ حضرت عیسی علیہ السلام جبتک دنیا مین رہے تب تک آپنے بھی اسرائیلیونکو سوا کسیکو اللہ کا کلام نہین
سنایا متی کے انجیل کے پندرہوین باب کی چوبیسوین [۲۴] آیت مین ہو کہ مین سوا بنی اسرائیل کے
گھرانیکی بہیڑونکے جو کہوئی ہوئی ہین کسی پاس بہیجا نہین گیا قرآن مجید مین سورۂ آل عمران مین اللہ
فرماتا ہو کہ عیسی علیہ السلام نے فرمایا وَرَسُولًا اِلٰی بَنِی اِسْرَائِیْل یعنی مین پیغام پہونچانیوالا
ہون اسرائیل کی اولاد کو اور متی کی انجیل کے دسوین باب مین ہو کہ حضرت عیسی علیہ السلام
نے اپنے بارہ شاگردون کو بہیجا اور یہ فرمایا کہ غیر قومونکیطرف نجانا اور سامریونکے کسی شہر مین
داخل نہونا بلکہ پہلے اسرائیل کے گھر کی کہوئی ہوئی بہیڑونکے پاس جاو معلوم ہوا کہ حضرت عیسی
علیہ السلام فقط اپنی قوم اسرائیل کیطرف بہیجے گئے اگرچہ آپسے اور اگلے پیغمبرونسے کچھہ کچھہ ہدایت
ایمانکی غیر قومونکے بعضے لوگونکو بہی ہوئی جب حضرت عیسی علیہ السلام کو اللہ دنیا سے اوٹہا لیا تب آپنے
اللہ کے حکم سے اپنے خادمون کو بشارت دی کہ سب قومونکو شاگرد کرو تب آپکے خادمونے غیر قومون
کو بہی انجیل سنائی اور یونانیون مین اور رومیون مین ایمان پہیلا تو حضرت اشعیا علیہ السلام
کی کتاب مین جو اللہ فرماتا ہو کہ مینے تجکو غیر قومونکا نور بنایا یہ خبر حضرت عیسی علیہ السلام کے
نہین ہو وہ تو فقط اپنی قوم اسرائیل کیطرف بہیجے گئے تہے وہ خود آپ دوسری قومونکیطرف نہین
بہیجے گئے یہ پتا صاف حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ہو جنکو اللہ نے اسرائیلیونکے بہائیونمین ...

قوم مین دوسری ملک مین پیدا کیا اور سب قومونکا نور آپکو بنایا اور بہت سی اسرائیلیونکو بھی
اوس نور مین اپنی راہ سجھائی تو یہ کلام اللہ تعالی جناب محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی زبانی
سب لوگون کو سناتا ہی کہ آپ ارواحون کی عالم مین اللہ کی حکم سی اپنا آیندہ حال یون
فرما رہے ہین کہ مین جب ماکی پیٹ مین ہونگا تب ہی سی اللہ میری نام کا ذکر کریگا چنانچہ آپکی
والدہ آمنہ کو کسی بزرگ نی خواب مین فرمایا کہ جب یہ پیدا ہون تو انکا نام محمد رکھنا اور اللہ نے
آپکو منہہ کو تیز تلوار بنایا آپ پر ایسا قرآن اوتارا جسکا ایک ایک حرف شیطانونکی حق مین تیز تلوار
ہی نہین تو ابلیس اور اوسکی فوجین پیغمبرون کی بڑی دشمن ہین کافرونکو ولونمین وسوسہ ڈال
ڈالکر کتنی پیغمبرون کا خون بہا چکی تہی اسرائیلی جو یہودی کہلاتی تہی جو توراۃ اور زبور کی پڑہنی والی تہی
اونکو ہاتہون پیغمبرونکو خون ہوئی اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اللہ نی پتہر پوجنی والونکی
شہر مین پیدا کیا وہ لوگ بہت بڑی دشمن خدا پرستونکی تہی اور پہر آپنی اونہین بت پرستونمین
اللہ کا کلام سنایا اور اونکی بتونکو خوب طرح ذلیل کیا مگر اون دشمنونکا کچہہ قابو نچلا اس قرآن پاک
کی ایک ایک حرف نی شیطانونکی پیرزی اوڑا دی اللہ نے آپکو اپنی ہاتہہ کی سایہ تلی چہپایا اور دشمنون
کی تلوار سی بچایا اور آپکو تیر آبدار بنایا اور اپنی ترکش مین چہپایا یعنی آپکو ایسی تاثیر دی کہ دشمنون کو ہلاک
نکرین پہ تاچیر ونکو مدت تک اس تاثیر کو چہپا رکہا مکہ مین جہاد کا حکم ندیا پہر مدینہ مین بہیجکر اونکا ایک
جہاد کا حکم دیا آپکی ظاہری اور باطنی تاثیر سب کو دکہلادی اور فرمایا کہ تو میرا بندہ اسرائیل ہی
یعنی جسطرح یعقوب علیہ السلام کی نسل سی خدا پرستی پہیلی اوسیطرح تجہسی اور تیری اولاد سی فیض
ایمان کا جہان مین پہیلیگا پہر آپ فرماتے ہین کہ مین نی عبث محنت اور مشقت کی اسمین یہ اشارہ ہی
کہ مکہ مین آپنی دس برس تک بت پرستون کو اللہ کا کلام سنایا مگر بت پرستون نی بڑی بڑی
ظلم کیے اور تہوڑی سی لوگ ایمان لائی مگر میری عدالت اللہ کی ساتہہ ہی یعنی وہ ظالمون سی بدلہ لیگا اور
اونکو قتل کریگا اور میرا کام اللہ کی پاس ہی یعنی اللہ میری محنت کا بدلہ دیگا پہر آپ فرماتی ہین
کہ اب اللہ یون فرماتا ہی کہ مین اسرائیلیون کو اوسکیطرف پہیر لاؤ اس کی لفظ مین صاف
اشارہ ہی کہ پہلو اور قوم کی بہانی مین بڑی محنت اوٹہائی اب یہان حکم ہوتا ہی کہ اسرائیلیون کو
اللہ کیطرف لاؤ سو مکہ مین دس برس بت پرستون کو سمجہا کر آپ مدینہ مین تشریف لائی اور

بہت یہودی آپ پر ایمان لائی اور پکی محمدی ہوئی اور یا اللہ فرماتا ہی کہ فقط اسرائیلیونکی لیے نہین
بلکہ سب قومونکی لیے تجکو نور بنایا یعنی تیری روشنی مین سب قومونکی لوگ اللہ کو پہچانینگی ارشاد
ہوتا ہی خداوند اسرائیل کا نجات دینیوالا اور اوسکا قدوس اوسکو جسی انسان حقیر جانتا ہی
اور اوسکو جسسے قوم کو نفرت ہی اور اوسی جو حاکمونکا چاکر ہی یون فرماتا ہی کہ بادشاہ دیکھینگی
اور سردار اوٹھہ کہڑے ہونگی اور خداوند کے لیے سجدہ کرینگی جو بات کا سچا اور اسرائیل کا قدوس
ہی جسنی تجھو برگزیدہ کیا ہی خداوند یون فرماتا ہی کہ مین نے قبولیت کی وقت مین تیری سنی اور
نجات کی دن مین تیری مدد کی اور مین نے تیری حفاظت کی اور امت کی لیو تجھو ایک عہد بخشا تاکہ زمین
کو برقرار رکہو اور ویران میراث وارثون کو دلوی آگی ایمانوالو اللہ تعالی آپکا یہ پتا دیتا ہی کہ جو شخص
پہلے حکومت ظاہری نہین رکہتا ہی وہ آخر کو سب بادشاہون پر غالب ہوگا پہلے اوسکا یہ حال
ہوگا کہ لوگ اوسکو حقیر جانینگی یعنی بت پرست لوگ برا کہینگی اور بہت ستاوینگی اور اوسکی
قوم کے لوگ بہت بیزار رہینگی کہ ہمارے باپ دادا کا دین مٹاتا ہی اور وہ حاکمون کا چاکر
ہو یعنی وہ رسول پاک پہلے امیرون کی چاکری کریگا جناب محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم نی پہلے
مکہ والونکی بکریان اجرت لیکر چرائین حضرت خدیجہ کا مال لیکر اونکی طرف سی سوداگری کی
صحیح بخاری مین ہی کہ آپ نی فرمایا اللہ نے کوئی نبی ایسا نہین بہیجا جسنی بکریان نہ چرائی ہون اصحاب
نے کہا اور آپنی بہی تب فرمایا ہان مین مکہ والون کی بکریان چراتا تہا قراریط پر یعنی قیراطون پر مکہ والون کی
اور فتح الباری مین ہی کہ سوید ابن سعید نے فرمایا کہ اسکی یہ معنی ہین کہ ہر بکری ایک قیراط پر یعنی
وہ قیراط جو ایک حصہ روپیہ کا یا اشرفی کا ہی مکہ مین آپنے دس برس دشمنونکی ظلم اوٹھائے
پہر مدینہ مین دن بدن آپکا غلبہ بڑہتا گیا نجاشی بادشاہ حبش کا اور بادان حاکم یمن کا ارکان الیما
عرب کے بڑے بڑے سردار اور ... آپ ہی کی وقت مین ایمان لائی اور ایک عہد یعنی شریعت اللہ
نے آپکو دی اسلیے کہ زمین کو برقرار رکہی یعنی دنیا مین ایمان پہیلی اور اللہ کا نام لوگون کی طفیل سی
زمین کو قائم رکہی اور ویران میراث وارثون کو دیوی سو ویران میراث کعبہ ہی جسمین سیکڑون
برس سی کفر نی اپنا نون یعنی بت پرستی پہیلائی تہی دوسری ویران میراث مسجد بیت المقدس ہی جسکو
بت پرستون نی ڈہا دیا تہا اللہ نے ان دونون گہرونکا وارث محمدیون کو کیا طفیل اونکا کعبہ ہی

کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے یہودیون نے نفرت کی اور اونکو حاکمون نے اور نہ علوس بلاطوس
اور ہیرودس نے اونسے ایسا سلوک کیا جیسا غلامونسے کرتے ہین یہ لکہا پادری نے سوچا کہ
حضرت عیسیٰ علیہ السلام ظالمونکے ظلم اوٹہاتے رہے اور دنیا سے اوٹہگئے بادشاہون نے
اونکی تعظیم نہین کی یہ خبر اونکی نہین ہوسکتی یہ سوچکر اسکے بعد لکہتا ہے کہ جب روم کے بادشاہون
نے عیسائی دین قبول کیا یہ امر پورا ہوگیا کہ بادریو روم کے بادشاہونے حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کے تین سو برس بعد عیسائی دین قبول کیا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
زندگیمین کئی بادشاہ اور حاکم آپکے تابع ہوئے بڑے بڑے بادشاہون نے آپکا فرمانا ارشاد
ہوتا ہے تاکہ تو قیدیون کو کہے کہ نکل چلو اور اونکو جو اندہیرے مین ہین کہ آپکو دکہلاؤ وے
راہون مین چرینگے اور ساری اونچی اونچی جاگہین اونکی چراگاہین ہونگی وے نہ بہوکے ہونگے
اور نہ پیاسے اور نہ گرمیکا جوش اور دہوپ اونکو ماریگا کیونکہ وہ جسکی رحمت اونپر ہے اونہین لیچلیگا
اور پانیکے سوتونکیطرف اونکی رہبری کریگا اور مین اپنے ساری کوہستان کو ایک راہگذر
کر ڈالونگا اور میری شاہراہین اونچی کیجائینگی دیکہہ یہ دور سے آوینگی اور دیکہہ یہ اوتر
اور پچہم سے اور یہ سینیم کے ملک سے ای ایمانوالو اب ارشاد ہوتا ہے کہ تو قیدیون کو یعنے اونکو
جو کفر اور جہالت کے اندہیرے مین پہنسے ہین تو اونکو اس قید سے نکالے اور ایمانکے نور مین لاوے
وہ سب راہون مین چرینگے یعنی وہ سب ملکون پر غالب ہونگے سب ملکونمین نور ایمان کا
پہیلاوینگے اور دنیا کی بہی ترقی اونکیلیے ہوگی اللہ تعالیٰ قرآن مجید مین فرماتا ہے لَنُبَوِّئَنَّهُمْ
فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ہم جگہ دینگے دنیا مین اونکو اچہی وَلَأَجْرُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ اور
عقبیٰ کا اجر تو بہت بڑا ہے سو اللہ نے محمدیون کو تمام ملکونکی حکومت دی اور یہ جو فرمایا
کہ نہ وہ بہوکے پیاسے ہونگے کیا عجب ہے کہ اسمین اشارہ اس معجزہ کا بہی ہو جو ہماری نبی
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جابجا ظہور مین آتا تہا کہ تہوڑا سا کہانا سیکڑون ادمی پیٹ
بہرکے کہالیتے تہی اور تہوڑے سی پانی سے سیکڑون آدمی وضو کرلیتے تہے اور خوب طرح پی لیتے تہے
اور وہ کہانا اور وہ پانی اتنا ہی رہتا تہا حدیث کی کتابونمین جابجا یہ ذکر ہے پہر صاف
فرمادیا کہ ساری کوہستان یعنے ملک عرب اور ملک شام سبکو ایک راہگذر کر ڈالونگا سو اسر

تمام ملک مین محمدیون کو پہیلا دیا اور سب کو ایک دین کر دیا اور اونکے سمجہہ سے اور ہر ہر ملک سے لوگ آئے اور محمدی دین مین داخل ہوئے طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ سینیم کوئی صوبہ ہی ملک مصر مین یا عرب کی ضلع مین اس جگہ پر قومونکو ایمان لانیکی خبر ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام پر ایمان لاوینگے اور بہت پرست گمراہی کی قید سے نکلینگے اور انکو کسیطرحکی تکلیف نہوگی وہ لوگ فوج فوج دین مین آوینگے آئی یاد رہے حضرت عیسی علیہ السلام پر جو لوگ ایمان لائے اونہون نے ظالمون کے ہاتہہ سے بڑی بڑی مصیبتین اوٹہائین یہ خبر انکی نہین ہو سکتی دیکہو اسکے بعد ارشاد ہوتا ہی آئے آسمانو گاؤ خوش ہو اے زمین اواز اگ کی اوٹہاؤ اے پہاڑو کہ خداوند اپنے لوگونکو تسلی دیتا ہی اور اپنے رنجوردون پر رحم فرماتا ہی طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ اسدوا لے لوگ جو مصیبت زدہ ہونگے اونکو اللہ تسلی دیگا اس خوشی مین اسمان اور زمین اور اونکے باشندون کو حکم ہوتا ہی کہ خوشی اور تعریف مین گائین آئی یاد رہے اسکا صدق ظہور محمدی وقت مین ہوا آرشاد ہوتا ہی لیکن صیہون کہتی ہی خداوند نے مجہے چہوڑ دیا اور خداوند مجہے بہول گیا کیا ہو سکتا ہی کہ کوئی عورت اپنی دودہ پیتی بچے کو بہولجاے اور اپنے پیٹ کے فرزند پر ترس نکہاے ہان وے شاید بہولجاٰئین پر مین تجہے نہ بہولونگا دیکہہ مین نے تیری تصویر اپنی ہتیلیون پر کہود دی ہی اور تیری شہر پناہ ہمیشہ تک میرے سامنی ہی تیرے بانی تعمیر جلدی کرینگے اور تیری بگاڑنے والے اور اوجاڑنے والے تجہسے نکل جاوینگے طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ تیرے بنانیوالے جیسا کہ پرانے ترجمہ مین ہی وہ جلد اپنا کام پورا کرینگے سوخسرو بادشاہ نے بابل کو جلد لیسے لے لیا اور مسجد بیت المقدس کے پہر بنانیکا جلد حکم دیدیا آئی یاد نے یہ نہ دیکہا کہ یہان یہ وعدہ ہی کہ تیری شہر پناہ ہمیشہ تک میرے سامنے ہی خسرو بادشاہ نے مسجد کی بنیاد ڈالی تہی پہر اوسکے بعد اوس گہرانیکے دوسرے بادشاہ کے حکم سے سارا شہر بنایا گیا مگر وہ سارا شہر مسجد سمیت حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد رومیون نے ڈہا دیا وہ شہر پناہ ہمیشہ نہین رہی پہر جب محمدی لوگ وہان پہونچے اور مسجد کو اور شہر کو آباد کیا تب سے وہ پاک شہر اور اوسکی شہر پناہ ہمیشہ تک قائم ہی پانچوین صدی مین اگرچہ نصاری دیوار ونکو توڑ کر شہر مین گہس پڑے تہے اور قتل عام کیا تہا مگر بار بار اونپر جہاد ہوتا رہا

اسی برس بعد صلاح الدین بادشاہ نے یہ پاک شہر نصاری سے چھین لیا اور شہر پناہ بنائی
اور خوب طرح آباد کیا اور محمدیون کی وہان خوب کثرت ہوئی یہ جو فرمایا کہ مین نے تیری تصویر
اپنی ہتھیلیون پر کھود دی ہے یہ وہی بات ہے جو باسٹھوین باب مین فرمائی ہے کہ تو خداوند
کے ہاتھ مین شاہانہ تاج ہوگا اور اپنے خدا کی ہتھیلی مین ایک شوکت کا افسر یعنی تیری بہت
بڑی رونق ہوگی یہ صاف خبر محمدی وقت کی ہے اور کیا عجب ہے کہ یہان یہ بھی اشارہ ہو
کہ تیری شہر پناہ توڑیجائیگی مگر تیرے بیٹے یعنی تیرے بنانے والے بہت جلد آجائینگے اور
نصاری جو تیرے اوجاڑنیوالے ہین تجھمین سے نکلجائینگے ارشاد ہوتا ہے اپنی آنکھین اوپر کر
اور چارون طرف نگاہ کر یہ سب کے سب ملکر اکٹھے ہوتے ہین اور تجھ پاس آتے ہین خداوند
کہتا ہے اپنی حیات کی قسم کہ تو ان سبھونکو زیور کے مانند پہن لیگی اور انہین اپنے اوپر
دولہن کے مانند باندھیگی کہ تیرے خراب اور اوجاڑ مکانون اور برباد کیے ہوئے ملک مین
اب بستی والونکی کثرت سے سمائی نہین رہیگی اور تیرے اوجاڑنیوالے دور دفع ہونگے بلکہ
تیرے بانجھ پن کے لڑکے تیرے کانون مین پھر کہینگے کہ جگہ بسنے کے لیے تنگ ہے ہمین جگہ
دے کہ ہم بسین تب تو اپنے دلمین کہیگی کون میرے لیے انکا باپ ہوا کہ مین تو لاولد
ہوگئی اور اکیلی تھی مین تو خارج کی ہوئی اور پھرتی رہی سو کسنے انکو پالا دیکھ مین تو اکیلی
چھوڑی گئی پھر یہ کہان سے آئے طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ صیہون گویا ایک بیوہ ہے جو اپنے
لڑکون سے جدا ہے پس صیہون کی اگلی بربادیکے بعد اوسکے لوگ بیشمار ہو جائینگے کہ اور
جگہ درکار ہوگی بربادی یہودیون کی بابل والونکے ہاتھون اور بعد اوسکے رومی لوگونکے
ہاتھون اور نکالدیا جانا یہودیونکی قوم کا اونکی بے ایمانی کے باعث سے یہ ایسا تھا گویا اوسکے
لڑکے جاتے رہے اور بعد ان بربادیون کے سرسبز ہونا اوس پاک مقام کا ایسا ہے
گویا اوسکے مرگئے تھے پھر زندہ ہوکر آئے سو قید کے بعد یہودی بہت تھوڑے ملک یہودیہ کے
سوا اور آس پاس کے شہرون مین آباد ہوئے تو بھی یہ مطلب ہمکو سمجھنا چاہیے کہ بہت سے بت پرست
لوگ حضرت عیسی علیہ السلام پر ایمان لاوینگے اور یہودی بت پرست لوگ حضرت عیسی علیہ
السلام پر ایمان لائے اور اوس پاک شہر مین اور آس پاس کے شہرون مین بسے تو بھی

ہمکو یہ مطلب ضرور سمجھنا چاہیے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے چھہ سو برس بعد محمدیون نے اس پاک
شہر کو اور مسجد کو اور تمام ملک شام کو ایسا آباد اور سرسبز کیا کہ تمھارا دل خوب جانتا ہے اور
یہ جو فرمایا کہ تیری اوجاڑنیوالی تجھسے دور دفع ہونگی اسکا پورا ظہور ہمکو اوسوقت دکھائی دیتا ہے
جب صلاح الدین نے انصاری کو اس پاک شہر سے نکالدیا پھر محمدیون نے انصاری کا اور بہت سا
ملک لیلیا انصاری اوس پاک شہر سے بہت دور ہو گئے آگے ارشاد ہوتا ہے خداوند اللہ فرماتا
ہے دیکھہ مین قومون پر اپنا ہاتھہ اوٹھاؤنگا اور امتون پر اپنا جھنڈا کھڑا کرونگا اور
وے تیرے بیٹون کو اپنی گود مین لیے آوینگے اور تیری بیٹیون کو اپنے کندھون پر
چڑھا کے پہونچاوینگے اور بادشاہ تیرے پالنے والے باپ ہونگے اور اونکی بیگمات تیری پالنے والی
مائین ہونگی تیرے آگے اوندھے منھہ زمین پر جھکین گے اور تیرے پاؤنکی خاک چاٹینگے اور تو
جانیگی کہ مین ہی خداوند ہون کیونکہ وے جو میری راہ تکتے ہین پشیمان نہونگے ای محمدی
بھائیو یہ صاف خبر محمدی وقت کی ہے گیارہوین باب مین اللہ نے آخری پیغمبر کو صاف
جھنڈے سے مثال دی ہے یہان بھی وہی لفظ ہے اللہ نے ساری قومون پر جناب
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جھنڈے کیطرح کھڑا کر دیا ہر ہر قوم کے بڑے بڑے بادشاہ محمدی
ہوئے اور اللہ کا کلام جو آپ پر اور سب پیغمبرون پر اوترا سب پر ایمان لائے اور مسجد بیت المقدس
اور اوس پاک شہر کی بڑی بڑی خدمتین بجالائے سب محمدی لوگ وہان کی خاک کو
تبرک جانتے ہین محمدی بادشاہون نے جو خدمتین اوس پاک مسجد اور پاک شہر کی
کے ہین اونکا بیان اس کتاب کے آخر مین آویگا اگر اللہ چاہیگا طامس اسکات لکھتا ہے
کہ یہودیون کی خاندان کی ترقی انجیل کے وعظ سے ہوگی اور بیشمار لوگ بت پرستی چھوڑ کر
عیسائی ہو جائینگے پھر لکھا ہے کہ بہت بڑا ظہور اس خبر کا ابھی آیندہ ہونیوالا ہے ای بھائیو
بہت بڑا ظہور اس خبر کا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت سے آجتک ہو رہا ہے اب [illegible]
اور حضرت عیسیٰ آتے ہین اور محمدی دین کو یہودیون مین خوب چمکاتے ہین آگے ارشاد ہوتا ہے کیا
ہو سکتا ہے کہ شکار زبردستون سے چھین لیا جاوے یا وہ جو زور آور سے قید ہوا چھڑایا جاوے
ہان خداوند یون فرماتا ہے کہ زور آور کے قیدی بھی لے جائینگے اور مہیبت والے کا [illegible]

چھڑا دیا جائیگا کہ مین اوس سے جو تیرے ساتھہ جھگڑتا ہے جھگڑونگا اور تیری فرزندون کو
رہائی دونگا اور مین اونکو جو تجھپر ظلم کرتے ہین اونہین کا گوشت کھلاونگا اور وے میٹھی
شراب کے مانند اپنا ہی لہو پیکر بدمست ہوجاوینگے اور سارا بشر جانیگا کہ مین خداوند تیرا
بچانیوالا مین یعقوب کا قادر تیرا چھڑانیوالا ہون اے ایمانوالو پادری مارٹن مین سراج الاسلام
مین لکھتا ہے کہ جب نصاری اس لڑائی سے ہٹے تو اون بدکارون ترکون کو یعنے
مسلمانون کو چھوڑ کر آپسمین لڑنا شروع کیا اونتالیس [39] برس کے عرصہ مین تیرہ ہزار
عیسائیون کو مین چن کر آگ مین جیتا جلادیا دیکھو یہ پیش خبری کیسی پوری ہوئی کہ جو
اس پاک شہر پر ظلم کرتے ہین اونکو اونہین کا گوشت کھلاونگا اب اکاونوان باب
سنو ارشاد ہوتا ہے میری سنو اے لوگو تم جو صداقت کی پیروی کرتے ہو اور خداوند
کو ڈھونڈھتے ہو اوس چٹان پر جس مین سے تم کاٹے گئے ہو اور اوس گڑھے کے
سوراخ پر جہان سے تم کھودے گئے ہو نظر کرو اپنے باپ ابرہام پر اور سارہ پر جو تمہین جنکر
نگاہ کرو کہ جب مینے اوسے بلایا وہ اکیلا تھا پر اوسکو برکت دی اور اوسکو بہت بنایا
کہ خداوند صیہون کو تسلی دیگا وہ اوسکے سارے ویران مکانونکی دلداری کریگا وہ
اوسکا بیابان عدن کے مانند اور اوسکا جنگل اللہ کے باغ کے مانند بنادیگا خوشی اور
خورمی اوسمین پائیجاویگی شکرگذاری اور گانیکی آواز اوسمین ہوگی طامس اسکاٹ
اسکا مطلب یون لکہتا ہے کہ اللہ نے حضرت ابراہیم کو بڑہاپے مین اولاد دی وہی
اللہ ایمانوالون کو سچے دین کے ساتھہ آرام دیگا اون جگہون مین جو برباد اور ویران
ہوگئین پھر اونکو باغ و بہار کردیگا بت پرست لوگ ایمان لاوینگے اور صیہون پر جو
برباد کیا گیا تھا اور یہودی نکالدیے گئے تھے اونکا پھر آباد ہونا اور جو دین سست
ہوگیا تھا اوسکا پھر غالب ہوجانا اور یہودیونکا سچے دین کو قبول کرنا ان باتون کی بیان
پیش خبری ہے اے پادریو ان سب چیزونکا ظہور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور قرآن
سے ہوا اور ہورہا ہے بہت یہودی اور نصرانی محمدی ہوئے شہر صیہون جو حضرت
عیسی کے بعد ویران اور برباد ہوگیا تھا محمدی وقت مین ایمان سے اور دین سے اور مسجدون

اور یہودیون سے اور اللہ کے کلام سے اور اوسکے ذکر سے ایسا آباد ہوا کہ تمام جہان پر روشن ہے
پادری لکھتا ہے کہ رومیون نے یہودیون کو برباد کیا یہودیون کو قتل کیا حضرت عیسی علیہ
السلام کے بعد پہلی تین صدیون میں دس بار خرابیان ہوئین اول کے عیسائیون کے لیے ایمان
او صبر کا امتحان تہا اور بڑا ظلم عیسائیون نے اوٹہایا اور بہت بیدینی ناخداترسی بے ایمانی نے رواج
پایا اور ایک زمانہ آتا ہے کہ مظلوم یہودیونکو انجیل سے قوت ملیگی وہ دین مین شامل ہو نگے
آخر یا دریوہ وہ زمانہ آچکا بہت سے یہودیون کو انجیل اور قرآن سے قوت ملی جب یہودی محمدی
ہوگئی وہ صیہون مین نہایت خوش و خرم ہین اللہ نے وہانکے ویران مسجد کو اور سارے
ویرانون کو آباد کیا ارشاد ہوتا ہے میری سنو اے میری امت میری طرف کان دہرو میری
گروہ کہ ایک شریعت مجہسے نکلیگی اور مین اپنی عدالت کو قومون کی روشنی کے لیے قایم
کرونگا میری سچائی نزدیک ہے میری نجات نکلیگی اور میرے بازو قومون پر حکومت کرینگے
دریائی ملک میرا انتظار کرینگے اور میرے بازو پہ بہروسا رکہیں گے اس ایمانو کو یہہ او محمدی
شریعت کی خبر ہے جو اللہ نے ساری قومونکے واسطے بہیجی اوس شریعت کا یہ تادیا کہ وہ حکومت
اور غلبہ کے ساتہہ ہو گی محمد ضیا طہرانی جو الکہتے ہین کہ یہ خبر جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
کی ہے کہ آپ کے احکام تمام خلق مین روشن ہوئے اور محمدی دین کی قوت سے کافرون کے
اکثر ملک فتح ہوئے اور شہرہ دین اسلام کا تمام ملکون اور دریاؤن مین پہیلا یہانتک کہ بیت المقدس
مین بہی بعد اوس ویرانی کے جو حضرت عیسی علیہ السلام کے قتل کے ارادہ کرنیکی باعث سے ہوئی تہی
مگر اللہ نے اوسکو آباد کر دیا جیسا کہ اسی باب مین وعدہ کیا تہا کہ اللہ تعالی صیہون کو تسلی
دیگا اور اوسکے تمام ویرانون کو عدن کیطرح پر اور اوسکے جنگل کو اللہ کے باغ کیطرح کر دیگا
خوشی اور خرمی اور شکر اور آواز تسبیح کی اوسمین ہوگی چنانچہ پانچون نماز وقتی اور اللہ کے
ذکر اور تعریف سے محمدی دین کی برکت سے ایسی آباد ہوئی کہ گویا اوسکے زمین اور اوسکو زینت ہوا
یعنی بہشت عنبر سرشت ہی جیسا کہ قرآن مین اللہ تعالی فرماتا ہے سُبْحَانَ الَّذِيْ أَسْرٰى
بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى الَّذِيْ بَارَكْنَا حَوْلَهٗ
پاک ہے وہ اللہ جو رات کو لیگیا اپنے بندہ کو حرمت والی مسجد سے دور والی مسجد تک جسکے

آج رات [illegible] برکت دی ہو گویا اسی خوشی اور خرمی اور شکر اور تسبیح کا یہان اشارہ ہے کہ معراج کی رات مین تمام پیغمبر حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک اور برکت کو [illegible] جناب محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی حضور مین آئی اور [illegible] فرشتون کے ساتھ [illegible] اور خوشی اور خدمت کو [illegible] یا ملا محمد رضا فرماتے ہین کہ یہود و نصاریٰ گمراہ اور [illegible] کرنیوالے [illegible] ایک مطلب ان آیتون کا یون بیان کیا ہو کہ خبر اسکی ہو کہ یہودیون کو اللہ نے بابل کی قید سے پھر لایا اور بیت المقدس پھر آباد ہوئی اسکا جواب یہ ہو کہ اس جگہ [illegible] شریعت کو [illegible] بابل سے یہود [illegible] اور اس خبر کو کچھ علاقہ نہین اس جگہ [illegible] کو ذکر نہین اور [illegible] کا مطلب جب [illegible] اللہ [illegible] پہلی اتر چکی تھی پھر جب بابل سے چھوٹے اور [illegible] شریعت [illegible] نجات [illegible] ہوئی اور [illegible] ہو کہ ایک شریعت آئندہ [illegible] اللہ [illegible] اور بعد اسکے فرمایا [illegible] قومون پر حکومت [illegible] اور [illegible] کو [illegible] اللہ [illegible] پھر اللہ تمام قومون پر [illegible] اللہ علیہ و آلہ وسلم [illegible] آل [illegible] درستی [illegible] اور خیال [illegible] بھی [illegible] دو [illegible] کو حکمون [illegible] اور [illegible] یا [illegible] علیہ السلام [illegible] مشتبہ [illegible] ہو [illegible] عیسیٰ یا الیاس [illegible] اور [illegible] السلام [illegible] ایمان لائے [illegible] آنکھین آسمان کی طرف اٹھا [illegible] زمین [illegible] آسمان [illegible] کے [illegible] ہو جائینگے اور زمین [illegible] مطلب [illegible] سچی [illegible] معرفت [illegible] مطلب یہ ہو کہ [illegible] کا نام صداقت اور نجات ہو [illegible] نہین ہوئی یہانتک کہ قیامت آجاویگی اور ایسا نہوگا کہ کوئی دوسری شریعت آوے ارشاد ہوتا ہو [illegible]

سنو اى تم سب جو سچا ئیکو پہچانتی والی ہو اى لوگو انکو [illegible] ایمان کی بات مت ڈرو اور اونکو طعنہ زنی سی ہراسان مت ہو [illegible] اور کہا جائیگا [illegible]

اونہین [illegible] کیطرح کہا جائیگا پر میری صداقت ہمیشہ ثابت ہوگی اور میری نجات [illegible]

ایمانو الو اللہ تعالی سمجھاتا ہو کہ انسانو ان کو طعنوں [illegible]

لوگ اونسکو طعنہ دینگی [illegible] سب [illegible]

رہیگی یعنی ایسا ہوگا جیسا [illegible]

جاگ جاگ توانائی [illegible]

مین کیا تو وہی نہین [illegible]

سمندر اور بہت گہرا [illegible]

پار گذرین آی ایمانو الو اللہ تعالی [illegible]

اتنا تو اب بہی [illegible] علیہ السلام [illegible]

کو [illegible] پار کر دیا اور فرعون [illegible]

کر دے اصل بات [illegible]

کو [illegible]

ایسی [illegible]

مین یہی اشارہ ہو [illegible]

[illegible]

یعنی خداوند نے [illegible] کی خوشی اونکی

[illegible]

[illegible]

[illegible] اسیطرح جو لوگ [illegible] السلام [illegible]

اور علیہا [illegible] اور [illegible] یاد [illegible]

عیسی علیہ السلام کو بعد بہی عیسائی [illegible]

وقت کی ہو جو لوگ اللہ کے خریدے ہوئے ہیں وہ محمدی لوگ ہیں اسرائیلیوں میں سے ہوں یا اور
قوموں میں سے ہوں جنھوں نے حضرت موسی علیہ السلام کے وقت کی طرح کافروں پر غلبہ پایا
اللہ تعالی قرآن میں فرماتا ہے اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ
بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ
وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ
بَايَعْتُمْ بِهٖ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ بیشک اللہ نے خرید لیا ایمان والوں سے اونکی جانوں
اور اونکے مالوں کو اسکے عوض میں کہ اونکو ملی جنت سے لڑتے ہیں اللہ کی راہ میں پھر قتل
کرتے ہیں اور قتل ہو جاتے ہیں وعدہ ہو چکا اسپر سچا ہے توراۃ اور انجیل اور قرآن میں پھر
جس نے پورا کیا اقرار اپنا اللہ سے تو خوشی کرو اپنی بکری کی جسکا تم نے بیوپار کیا اور یہ جو ہے یہی مراد کو
پہونچنا بڑا دیکھو اس آیت میں اللہ تعالی کتاب والوں کو یاد دلاتا ہے کہ اللہ کے خریدے ہوئے
لوگ جنکا پہلے وعدہ کیا تھا وہ یہی محمدی لوگ ہیں جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں اور کافروں
کو قتل کرتے ہیں اور خود بھی قتل ہو جاتے ہیں اللہ نے اونکی جان اور مال کو جنت کے بدلے
خرید لیا ہے اور جو وعدے اللہ نے توراۃ اور انجیل اور قرآن میں کیے ہیں وہ سب سچے وعدے ہیں
عقبی میں جنت کا وعدہ دنیا میں ملک شام اور صیہون کی فتح کا وعدہ اور سب قوموں سے غالب
ہونیکا وعدہ جو توراۃ کے صحیفوں میں اور انجیل میں موجود ہے یہ خبر صاف اون محمدیوں کی
ہے جو جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد آپکے نائبوں کے وقت میں ملک شام کو نصاری سے
جہاد کرتے ہوئے نہایت خوشی سے لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کے نعرے کرتے ہوئے اور قرآن
پاک پڑھتے ہوئے صیہون تک پہونچے اور مسجد بیت المقدس کو نہایت خوشی سے آباد کیا اور انکا
یہ احوال اوس کتاب کے آخر میں صیہون کی فتح ہونیکے مقام میں دیکھو اور یہ جو فرمایا کہ وے پھرینگے
یہی لفظ یسعیاہ کے پچپنویں باب کی دسویں آیت میں ہے اسی بیان کے ساتھ آیا ہے وہاں پادریوں نے
اسکے معنی لکھے ہیں کہ وہ گناہوں سے توبہ کرینگے اور اللہ کا دین اختیار کرینگے یہاں بھی یہی معنی
ہیں کہ وہ لوگ کفر اور شرک سے توبہ کر کے ایمان والوں کے سردار ہو جائینگے اور بڑی خوشی سے
صیہون میں [illegible] تو کون ہے کہ انسان ہی

جو مرجاتا ہی اور بنی آدم سے جو گھانس کے مانند ہوجاتا ہی ڈرتا ہی اور خداوند اپنے خالق کو بھول جاتا ہی جسنے آسمان پھیلائے اور زمین کی بنیاد ڈالی اور تو ہر روز ظالم کے جوش و خروش سے کہ گویا وہ ہلاک کرنیکو تیار ہے ڈرتا ہے پر ظالم کا جوش و خروش کہان ہے جھکایا ہوا بند ہوا جلدی سے آزاد کیا جائیگا وہ غار مین نہ مریگا اور اوسکی روٹی کم نہو گی مین خداوند تیرا خدا ہون جو سمندر کو تھما دیتا ہون جسوقت اوسکی لہرین جوش مارین اوسکا نام رب العالمین ہے طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ خدا پرست لوگ ہمیشہ ظالمون کے ظلم سے ڈرتے رہے اونکا ظلم فورا جاتا رہیگا وہ لوگ ڈرتے تھے اوس شخص کیطرح جو وطن سے نکالدیا گیا ہی یا قید کردیا گیا ہی اور اپنی خلاصی کے لئے بہت جلدی کرتے تھے پاک عیسائی ہمیشہ خدا پرستون کی مصیبتون پر غم کرتے رہے ہین اور دشمنون سے چھوٹنے کی خواہش کرتے رہے ہین آخر پادری یہ بات بیشک سچ ہی کہ عیسائیون نے چھ سو برس بے ایمانون کے بڑے بڑے ظلم اوٹھائے اللہ تمکو آنکھین دے کہ تم دیکھو کہ محمدی وقت مین سچے ایماندارون نے ظالمون سے نجات پائی ارشاد ہوتا ہی اور مین نے اپنی باتین تیرے منھہ مین ڈالین اور تجھے اپنے ہاتھہ کے سائے تلے چھپا رکھا تاکہ آسمانون کو قایم کرون اور زمین کے بنیاد ڈالون اور صیہون کو کہون کہ تو میری گروہ ہی پادری لکھتا ہی کہ اس آیت مین یہ بات البتہ حضرت اشعیا علیہ السلام سے فرماتا ہی یا حضرت عیسی سے اور ان لفظون سے کوئی اور بات سمجھہ مین نہین آسکتی مگر وہی جو عمدہ فائدہ ہی حضرت عیسی کے آنے مین آخر پادری اوپر کی آیتون مین ظالمون کے غارت ہونیکی اور اللہ والون سے صیہون کے آباد ہونے کی بشارت ہی یہان بھی وہی مطلب ہی کہ تم جو اللہ کے پوجنے والے ہو آخر کو تمہارا دین پھیل جائیگا گویا کہ اللہ نئے سرے سے زمین آسمان کو پیدا کریگا اوسوقت مین صیہون کے رہنے والے اللہ کے خاص بندے ہونگے ارشاد ہوتا ہی جاگ جاگ اوٹھہ کھڑی ہوا ی یروشلم تو نے تو خداوند کے ہاتھہ سے اوسکے غضب کا پیالہ پیا تو نے تھرتھراہٹ کے پیالے کی تلچھٹ نوش کی اور نچوڑ کر پی لی ہے اون سارے بیٹونکے درمیان جنہین وہ جنی کوئی نہین جو اوسکا رہنما ہوا اور اون سب لڑکون کے بیچ جنہین اوسنے پالا ایک نہین جو اوسکا ہاتھہ پکڑے یہ دو حادثے تجھپر پڑے کون تیرے لیئے غمخوار ہو ویرانی اور ہلاکت اور مہنگی اور تلوار مین کیونکر تجھے تسلی دون تیرے بیٹے غش کھا گئے ہین وے ہر اک کوچے کے سر پر پڑے ہین جیسا ہرن جال مین وے خداوند کے غضب سے اور تیرے خدا کی گھرکی سے بھری ہوئی ہین پادری

لکھتا ہی کہ ملک یہودیہ پر تباہ کرنیوالی عدالتین ہوئین قحط سالی سی اور رومیون کی تلوار سی اور یہودیون کی بڑوسیون مین سے کسی نے اونکا ساتھ نہین دیا وہ گروہ گروہ ہر ایک کوچے مین پڑے رہی یہ غضب اونپر اس سے تہا کہ حضرت عیسی علیہ السلام کو سولی دی بابل مین جو تکلیفین یہودیون نے پائین کسی طرح اون تکلیفون کے برابر نہین ہوسکتین جو اونہون نے ملک یہودیہ کی تباہ ہوجانے کی بعد رومیون سی اوٹہائین پہر پادری لکھتا ہی کہ اسکے بعد یروشلم کی بڑی آبادی اور بڑی رونق کی خبر ہی اور قید بابل کے بعد انٹیوکس نے اوس پاک شہر کو لوٹا اور پہر رومیون نے اوس شہر کو نیست و نابود اور تباہ کردیا تو ضرور یہان عیسائیون کی خبر ہے کہ آخری زمانہ مین وہ ہمیشہ کا چین پاوینگے ای محمدی بہائیو اس مقام مین اسکا بڑا شکر ہے کہ پادری نے اقرار کیا کہ اس جگہ شہر یروشلم کی دوسری ویرانی کی خبر ہی جو حضرت عیسیٰ کی بعد ہوی کیونکہ اس ویرانی کی بعد ہمیشہ کی آبادی کی بشارت ہی وہ آبادی پانسو برس بعد محمدیونکی ہاتہون ہوی اوس آبادی کو پادری لوگ آبادی نہین سمجہتے محمدی نور سی بہاگتے ہین اور کہتی ہین کہ آخری وقت مین ہم وہان جاکر بسین گے اور ہمیشہ کا چین پاوینگے یا اللہ انکو آنکہین دی کہ محمدی دین کی سچائی اس نشانی سی پہچانین آمین ارشاد ہوتا ہی پس اب تو جو آزردہ اور مست ہی پر شراب سے نہین یہ بات سن تیرا خداوند اللہ اور تیرا خدا جو اپنے لوگون کے لیے حجت ثابت کرتا ہی یون فرماتا ہے کہ دیکہ مین تہرتہراہٹ کا پیالہ اور اپنے قہر کے پیالے کی تلچہٹ تیرے ہاتہ سے لے لونگا تو اوسی پہر کبہی نہ پئے گی اور مین اوسی اونکی ہاتہ مین دونگا جو تجہی دکہ دیتی اور جو تجہسے کہتی تہے کہ جہک جا تا کہ ہم گذر جاوین اور تونے اپنی پیٹہ کو زمین کیطرح رکہدیا بلکہ سڑک کیطرح راہ چلنے والون کے لیے ای ایمان والو اللہ تعالی نے شہر یروشلم سے صاف فرمایا کہ جن لوگون کو تونے جنا اور پالا اون مین کوئی تیرا آباد کرنیوالا نہین یعنے اسرائیلیون مین اور اس شہر کے بسنے والون مین ایسا کوی نہین جو تیری مدد کرے سو اس ویرانی کے بعد آبادی اوس پاک شہر کی اور مسجد کی عرب لوگون کے ہاتہون ہوی جو حضرت اسمعیل کی نسل مین سی تہے اور اللہ نے صاف فرمایا کہ جن لوگون نے تجہکو دکہ دیا اور راہ چلنے والونکی لیے تجہکو سڑک کیطرح کردیا اونپر غضب نازل کرونگا یہ صاف رومیونکی قتل ہونکی خبر ہے سو رومی لوگ تین سو برس بت پرست رہی پہر جہوٹ موٹ عیسائی بن کر اور بت پرستی پہیلای دشمنو اللہ نے محمدی تلوارون سے قتل کیا اور محمدیون نے اوس پاک شہر کو مسجد سمیت آباد کیا اللہ فرماتا ہے جاگ جاگ اے صیہون اپنی شوکت پہن لے اے یروشلم مقدس شہر

اپنا اچھا لباس اوڑھ لو کیونکہ آگے کو کوئی بے ختنہ اور ناپاک تجھ میں کبھی داخل نہوگا اپنی
اور بیت المقدس گرد جھاڑ دو اور بیت المقدس [illegible] یروشلم اپنے گلے کے بند کھولو [illegible] کو اپنی بیٹی [illegible]
اے صیہون کی قیدی بیٹی کہ خدا [illegible] فرماتا ہے کہ جس حال تم مفت بیچی گئی ہو سو تم
بغیر روپیہ کے آزاد کئے جاؤ گے اس تحریر کا بیان یوں ہے اللہ تعالی اس پاک شہر کو جسکا نام صیہون
اور دوسرا نام یروشلم ہے خوشی سناتا ہے کہ تیری عزت اور بڑائی بحال ہوگی اور دشمنوں کے
حکموں کا وقت آتا ہے اور اسوقت کوئی بے ختنہ اور ناپاک [illegible] بیت المقدس میں داخل نہو
[illegible] قرآن مجید میں بھی اللہ نے مشرکوں کا ذکر [illegible] فرمایا ہے کہ وہ ناپاک ہیں [illegible]
[illegible] اشارہ ہے جو اس پاک شہر کو دیا گیا [illegible] ایسا ہوگا کہ کبھی [illegible]
[illegible] ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انتقال [illegible] پاک شہر عیسائیوں کو [illegible]
[illegible] صدی کے اخیر میں نصاریٰ نے اس پاک شہر میں [illegible] ہزاروں مسلمانوں کو قتل
کیا [illegible] بار بار جہاد ہوتا رہا چھٹی صدی کے اخیر میں پھر یہ پاک شہر مسلمانوں نے لیا اور
آج تک وہاں مسلمانوں کی حکومت ہے یہ لفظ جو فرمایا کہ آگے کو ایسا ہوگا [illegible] کیا عجب
کہ اشارہ [illegible] کہ پہلے یروشلم کو عیسائیوں کے ہاتھ سے [illegible] اور [illegible] آباد ہوگا پھر [illegible]
[illegible] زمانہ ایسا ہی آویگا کہ [illegible] جو بے ختنہ اور ناپاک [illegible] عجب [illegible]
[illegible] دیگر اور علماء کے ساتھ [illegible] داخل نہیں ہونگا [illegible] فرمایا [illegible]
بیچی گئی ہو اسکا یہ مطلب کہ [illegible] ہو [illegible]
گری [illegible] حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام [illegible]
ایمان لائے [illegible] سب قید [illegible] آزاد [illegible] بیت المقدس [illegible] لکھتا ہے کہ [illegible]
گا [illegible] مطلب [illegible] لکھتا ہے [illegible] کی بشارت [illegible] یہودی لوگ اپنی عبادتگاہ
میں آرام پاوینگے [illegible] لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ [illegible] مسیح کی مدد سے ہوگی اور وہ ابھی
[illegible] ایسا [illegible] لکھی ہیں کہ [illegible] علماء یہودیوں کی جماعت کو اللہ نے
[illegible] یروشلم [illegible] مطلب یہ ہے کہ آخری زمانہ میں [illegible] لوگ بڑی شان
شوکت پاوینگے اور لکھتا ہے کہ [illegible] بہشت کا اشارہ یہی مطلب بیان کیا ہے کہ [illegible]

غم اور الم کچھ نہ رہیگا آئی یا دریو اوسیہ الله یروشالم سی فرما چکا ہی کہ تجھکو دشمنون نے ویران کر دیا اور
زمین پر گرا دیا اور تجھمین قحط پڑا اسکی بعد الله یروشالم کو تسلی دیتا ہی اور تم کہتے ہو کہ یروشالم
یہان بہشت کو کہا ہو تو تم بتلاؤ بہشت کو کس زمانہ مین بت پرستون نے ڈہا دیا تہا اور وہان
کس زمانہ مین قحط پڑا تہا کہ اسے بہشت کو تسلی دیتا ہی کہ اب بت پرست تجھمین نہ پائے جاینگے
اور تو قید ہو تو چھوٹ جائیگی یا الله اپنو بندون پر رحم کر اور اپنی سیدہی راہ سبکو دکھلا دی
آمین پھر الله تعالی مصر اور عراق کی ظالمون کی شکایت کرکے ساتوین آیت مین فرماتا ہی
کہ پہاڑون کے اوپر کیا ہی خوشنما ہین اوسکے قدم جو بشارتین دیتا ہو اور سلامتی کی منادی
کرتا ہو اور خیریت کی خبر لاتا ہو اور نجات کا اشتہار دیتا ہی جو صیہون کو کہتا ہو کہ تیرا خدا سلطنت
کرتا ہی آی ایمانوالو یہ صاف بشارت اوس رسول پاک کی ہی جو الله کا ایسا پیارا ہی کہ الله
اوسکے قدمون کو فرماتا ہی کہ نہایت خوشنما ہین پھر اوسکا نورانی چہرہ اور تمام جسم پاک کیسا
خوشنما ہوگا الله اوسکا پتا دیتا ہی کہ وہ صیہون کو آبادی اور سلامتی کی خوشی سناتا ہی کہ وہان
الله کی بادشاہی کا ظہور ہوگا سو محمد صلی الله علیه وآله وسلم نی صیہون اور ملک شام کی حق میں
بہت بشارتین دین کہ آپکی امت کی لوگ بیت المقدس کو یعنی صیہون کو فتح کرینگے اور
اوس ملک مین امن و امان رہیگا وہ حدیثین اوپر ہو چکین انکی بشارت کی موافق آپکو
زمانہ آئے صیہون اور ملک شام مین الله کا دین پہیلایا اور سب پیغمبرون کا نام چمکایا ارشاد
ہوتا ہی تیرے نگہبان آواز بلند کرینگے وی آوازمین ملا کر گائینگے کیونکہ وہ خداوند کا
صیہون مین پھر آنا روبرو دیکھینگے ای ایمانوالو صیہون کی نگہبان وہی محمدی لوگ
ہین جو حضرت عمر کے وقت مین آوازمین ملا کر لا اله الا الله والله اکبر پکارتے ہوئے
نہایت خوشی اور فرحت سے صیہون مین داخل ہوی اونہون نے دلکی آنکہونسی خوب دیکھہ لیا
کہ الله نے صیہون کو پھر رحمت کی نظر سی دیکھا اور اپنا نور وہان پہیلایا پادری صاحب [illegible]
[illegible] پہیلایا یہ وہی بات ہی جو حضرت یحیی اور حضرت عیسی نے خود مشہور کی تہی
کہ خدا کی بادشاہت قریب ہوای پادری دنیا بادشاہت ہی محمدی بادشاہت ہی جسمین
صیہون محمدیون سی آباد ہوا ارشاد ہوتا ہی خوشی سی للکارو اور باہم راگ گاو ای یروشلم

گے ویرانو کیونکہ خداوند نے اپنی قوم کو دلاسا دیا اوسنی یروشالم کو آزاد کیا خداوند نے اپنا
پاک بازو ساری قومونکی آنکھونکے سامنی ننگا کیا اور زمین سر تا سر ہماری خدا کی نجات کو
دیکھیگی اے ایمانوالو یروشالم کا بڑا ویرانہ مسجد بیت المقدس کا ویرانہ تہا اوسکو اور تمام
پاک مقامون کو اللہ نے محمدیون کے ہاتہون آباد کیا اور اپنی پاک بازو کو یعنی اپنی بڑی
قدرت کو ساری قومون کے سامنی ظاہر کیا اور سبھون نے خوب دیکھہ لیا کہ اللہ نے
کافرون کی ظلم سے ایمانوالون کو نجات دی ارشاد ہوتا ہے روانہ ہو روانہ ہو یہان سے
چلیجاؤ ناپاک چیز مت چہوؤ اونکی درمیان سی نکلیجاؤ اور پاک ہو جاؤ اری تم جو خداوند
کے برتن اوٹھائی لیے جاتے ہو تم نہ جلد نکلیجاؤ گے اور نہ بہاگنے والے کے طور پر چلوگے کیونکہ
خداوند تمہاری آگے آگے چلیگا اور اسرائیل کا خدا تمہارا چنڈاول ہوگا پادری اسکا ترجمہ
لکھتا ہے کہ یہودیون کو بابل سے پلٹنے کی خبر ہے اونکو حکم ہوتا ہے کہ بت پرستون کی شہر
سی نکلیجاؤ اور ناپاک چیزون کو مت چہوؤ کیونکہ تم مسجد بیت المقدس کی پاک برتنونکو
اوٹھائے لیے جاتے ہو **فائدہ** اسکا مطلب یہ ہے کہ خسرو بادشاہ نے جب اسرائیلیونکو
بابل سے روانہ کیا بہت کچھہ خرچ دیا اور پاک برتن بیت المقدس کی جو بخت نصر لوٹ لایا
تہا وہ خسرو نے پھر اسرائیلیون کو دیدیے سوا ... کی پہلی سے خبر دیتا ہے
کہ تم ان پاک برتنون کو اوٹھائے لیے جاتے ہو ناپاک چیزون کو مت چہوؤ پادری
لکھتا ہے کہ اونکو حکم ہوتا ہے کہ چلنے مین دیر نہ کرین اور بہت جلدی بھی نہ کرین
جسطرح دشمنون سے بہاگتے ہین کیونکہ وے بے قید ہو کر پلٹینگے اور ... اونکے ساتھہ
ساتھہ ہوگا ارشاد ہوتا ہے دیکھو میرا بندہ اقبالمند ہوگا اور اونچا کیا جائیگا اور
تعریف کیا جائیگا اور نہایت بلند ہوگا جسطرح بہتیرے تجھے دیکھکر دنگ ... اوسکا
چہرہ ہر ایک بشر سی زائد اور اوسکی شکل بنی آدم سے زیادہ ... گئی
مین پڑی اسیطرح وہ بہت سی قومون پر چہڑکیگا اور بادشاہ اوسکی آگے ... بند
بند کرینگی کیونکہ وی وہ کچھہ دیکھینگی جو اونسے کہا نگیا تہا اور جو کچھہ اونہون نے
نہ سنا تہا وے دریافت کرینگے پادری لکھتا ہے کہ یہ آیتین آیندہ باب سے علاقہ رکھتی ہین

پھر لکھتا ہی کہ یہان بابل بالکل گرا دیا گیا اور مشکل سی دکھائی دیتا ہی اسمد کا شک ہی پادری
اقرار کرتا ہی کہ اس جگہ بابل ہماری نظرون سی گرا دیا گیا یعنی اس جگہہ بابل سی پہونچنی کا
ہرگز ذکر نہین اور یہ تعریف خیر بادشاہ کی ہرگز نہین ہی پادری لکھتا ہی کہ یہان اللہ
اپنے بندہ مسیح کا ذکر کرتا ہی کہ اوسکا نور اس دنیا مین بہی بہت بلند ہوگا بہت سی لوگ
اوسکی ہیئتین تعجب سی دیکھین گی اوسکی شکل مرجہا جائیگی غم سی اور شرم سی اور زخم اور خون سی
تب بہی وہ بہت سی قومون پر اپنی روح کو چہڑکیگا انہو عون کی ساتہہ جسطرح ہلاک کرنیوالا
بانی اور ظالم بادشاہ آدمیکو ڈرا اور خوف سی اور تعجب سی چپ ہو جائین گرنہ لفظ جسکا
ترجمہ یہ کہ ہلاکت مین ہی وہ عبرانی مین مشخت ہی یہی لفظ حضرت ارمیا علیہ السلام
کی صحیفہ کی اکاونوین باب کی پچیسوین آیت مین بہی آیا ہی هر همشحیث وہان پادری
مترجم نے یون ترجمہ کیا ہی ای ہلاک کرنیوالے پہاڑ یہی ترجمہ یہان بہی کرنا چاہیی مگر یہان اور
طرح ترجمہ کیا ہی وہ ترجمہ ٹہیک نہین تو ای پادری حضرت عیسی علیہ السلام کی سامنی بادشاہ
نے اپنا منہہ کہان بند کیا اور برا دہ اوکی امت پر بڑی بڑی ظلم بے ایمان بادشاہون نے کئی جسکی
بیان سی تمہاری کتابین بہری ہوئی ہین یہ توصاف ہمارا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہی
کہ پہلی آپ پر کافرون نی بڑی بڑی ظلم کئی پہر سبکا منہہ بند ہو گیا ابن ابی شیبہ کی مصنف
مین ہی کہ طارق محاربی فرماتے ہین کہ مین نے دیکہا کہ ذو المجاز کی بازار مین آپ بلند آواز سی
پکار رہے تھے ایہا الناس قولوا لا الہ الا اللہ ای لوگو کہو کہ اللہ کی سوا کوئی مالک نہین ابو لہب جو
انکا چچا تہا اور بڑا دشمن تہا وہ پتہرون کو لیے ہوئے آتا تہا اوس نے آپکی ٹخنون اور ایڑیون سی خون
نکالا تہا وہ کہہ رہا تہا ای لوگو اسکا کہنا نہ مانو یہ جہوٹا ہی جب آپ طائف والون کو اللہ کا پیغام
پہونچانے گئے موسی ابن عقبہ نے لکہا ہی کہ کافرون نے آپکی ایڑیون پر پتہر پہینکی اور آپکی دونون
جوتیان خون سی رنگین ہوئین احد کی لڑائی مین سخت دلون نی اوس چہرہ نورانی کو خون سی رنگین
کیا ایک دانت آپکا شہید ہوا یہ جو فرمایا کہ اوسکا چہرہ اور بدن ہر بشر سی زیادہ ہلاکت مین پڑا
اسکا یہ مطلب کہ جن پیغمبرون نے جہاد کیا جیسی حضرت موسی اور حضرت یوشع اور حضرت داود علیہم
السلام وہ لڑائیمین اسطرح زخمی نہین ہوئے مصیبت آپنی سب پیغمبرون یعنی بڑہکر اوٹہائی اللہ تعالی

خبر دیتا ہی کہ اس صبر کے بدلے اللہ اوسکو یہ رتبہ دیگا کہ بہت قدموں پر وہ اللہ کے حکم سے اپنی
روح پاک کا فیض چھڑکیگا اور انکو دلوں اور روحونکو پاک کریگا اوس فیض کا اثر بادشاہونکو
دل پر ایسا پڑیگا کہ رعب اور دہشت سی اونکا منہ بند ہو جائیگا دیکھو اُحد کی لڑائی میں جو
زخم اور صدمی آپنے اوٹھائے اوسکے چار برس بعد روم کی بادشاہ ہرقل کو اور مصر کے بادشاہ
مقوقس کو فرمان بھیجا سب رعب میں آگئے اور نجاشی حبش کا بادشاہ اور باذان یمن کا بادشاہ
ایمان لایا یہ جو فرمایا کہ جو کچھ نہ سنا تہا وہ دیکھینگے یعنی جو تعریفیں اوس پیغمبر حق کی پیغمبروں
سے سنچکے تھے اوس سے زیادہ دیکھنے میں آویگا لوگ دنگ ہو جاوینگے تریپنواں باب
ہماری خبر پر کون ایمان لایا اور خداوند کا ہاتھ کسپر ظاہر ہوا آگے ایمانوالوں کی کمی سے حضرت
اشعیا علیہ السلام غمگین ہوکر حضرت سے فرماتے ہیں کہ ہماری خبر پر کون ایمان لایا یعنی اکثر اسرائیلی
لوگ اوس رسول پاک کو نہیں مانینگے اور خداوند کا ہاتھ یعنی اللہ کی قدرت کا بڑا ظہور جو اوسکے
ساتھ ہوگا اکثر اسرائیلیوں پر ظاہر نہوگا آمس اسکاٹ لکھتا ہے کہ یہودیوں کی اعتقاد کے
بموجب یہ پیشین خبری ہی وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت میں تہوڑے سے ایمان لائے تہے آپ اور جو
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت میں ہو مدینہ کے یہودی تہوڑے سے ایمان لائے تہے
اللہ اونکے حق میں فرماتا ہی قَلِيلًا مَّا يُؤْمِنُونَ یعنی وہ تہوڑے ایمان لاتے ہیں ارشاد ہوتا
ہی وہ اوسکے آگے کونپل کیطرح پہوٹ نکلا اور جڑ کیطرح سوکہی زمین سے اور ایک ترجمہ میں
یوں ہی کہ کونپل کیطرح بڑہا آگے ایمانوالو چھتیسویں باب کی ساتویں آیت میں ہو چکا ہی کہ
پیاسی زمین پانیوں کا چشمہ بنجائیگی وہاں یہ پادری لکہہ چکا ہی کہ اسکا مطلب یہ ہی کہ بہت
لوگ ایمان لائینگے اور اسکا ظہور یوں ہوا کہ حواریوں کی تعلیم سے بہت بہت سے
ایمان لائے اب یہاں صاف اوس بندہ مقبول کی خبر ہی کہ وہ بہی سوکہی زمین سے پیدا ہوگا
پادریوں کو لازم ہی کہ وہی مطلب یہاں بہی سمجھیں کہ یہ مقبول کا ایک جوان اور علم کے
فیض سے خالی ہی اوسکو یہاں بہی سوکہی زمین فرمایا ہی اور مطلب یہ ہی کہ وہ پیغمبر حق
زمین سے اللہ کے آگے یعنی اللہ کی حضوری میں پیدا ہوگا یہ معاملہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کا ہی اور اس لفظ میں یہ اشارہ ہی کہ پیدایش کی دقت میں اور لڑکپن اور جوانی میں

دنوںمین جو رہنے کے دن ہین اون دنونمین بہی اوسکو اللہ کی حضوری حاصل ہوگی جیسا
کہ حضرت سمویل علیہ السلام کی احوال کی پہلی کتاب کے دوسری باب مین ہے کہ حضرت سمویل علیہ
السلام کا جب دودھ چھڑایا گیا تب اونکی مان نے اونکو سیلا مین اللہ کی ہیکل مین یعنی مسجد مین
خدمت کے لیے دیدیا اکیسوین آیت مین ہے کہ وہ لڑکا سمویل خداوند کے حضور مین بڑہتا گیا اسیطرح
یہان بہی یہی مطلب ہے کہ وہ رہنے کے دنونمین بہی اللہ کی حضوری مین رہیگا اور کیا عجب ہے کہ یہہ
بہی اشارہ ہو کہ وہ ایسی مقام مین رہیگا جہان اللہ کا خاص گہر ہے جیسا کہ حضرت سمویل اللہ
کی مسجد مین رہتے تھے اور کونیل اور جہر کی مثال گیارہوین باب مین بہی ہو چکی ہے یہان صاف
پتا کہولدیا کہ اوس رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ظہور شہر یروشلم مین اور ملک شام
مین نہین ہوگا جہان بہت سے پیغمبر پیدا ہوئے اور وہ اللہ کے کلام سے باغ وبہار ہورہا تہا بلکہ عرب کے سوکہی
کا ملک جو ایمان اور علم سے خالی ہے وہان وہ ظہور فرماویگا گویا سوکہی زمین مین کونپل نکلی اور زمین
مکہ کا بہی صاف اشارہ ہے معالم التنزیل مین ہے کہ مکہ کو معنی ہین سوکہی زمین یعنی وہان پانی
اور کہیتی نہین حضرت ارمیا علیہ السلام کے صحیفہ کی سری میں عرب کو کہا ہے ویران اور غار دار زمین
جہان کوئی نہین گذرتا اور شام کی ملک کو پہلدار زمین کہا ہے مختصر تاریخ اسلام جو ڈاکٹر جی ڈبلیو لیٹنر
پریسیڈنٹ لاہور مین چہاپی ہے اوسمین لکہا ہے کہ اگلے زمانے مین عربستان بیابان اور کوہستان چلا آتا
تہا زمین عرب کی خشک تہی اور برسات بہت کم ہوتی تہی اسلیے قومونکو قومین اپنے جانورون کو لیکر
جہان برسات کا پانی یا کوئی چشمہ یا گذار کی جگہ ملتی تہی وہان اوتر جاتی تہی جب ان کی خیمے ڈالکر
اور کمل تانکر اوترتے کو سون تک پہنچاتے اور شکار وغیرہ سے گذر کرتے جہان کنوان لگا سامان ہمیشہ
رہنے والا دیکہتے وہان گہر بہی بنالیتے صحیح بخاری مین حضرت ہاجرہ علیہ السلام کی ذکر مین ہے کہ حضرت
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ تمہاری مان ہے اے آسمان کے پانی کے بیٹو مجمع البحار مین ہے
کہ یہ بات عرب والون سے کہی کیونکہ وہ اسمانکے پانی کی تلاش مین رہتے تہے جہان وہ ہوتا تہا وہان
اوترتے تہے امام محمد کی سیر کبیر کی شرح جو سرخسی نے لکہی ہے اوسمین ابن ہیبان کا قصہ مغازی سے
لکہا ہے کہ وہ ملک شام کے یہودی عالمون مین سے تہا وہ مدینہ کے یہودیون پاس آیا حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے بہیجی جانے سے پہلے پہر اوسکی موت کا وقت آیا تو اوسنے یہودیون کو جمع کیا

اور کہا تم جانتے ہو کہ مین نے شراب اور خمیر کی زمین کو یعنی شام کی زمین کو کیون چھوڑ دیا اور
خشکی اور مصیبت کی زمین مین کیون اوترا اونہون نے کہا ہم نہین جانتے وہ بولا ایک نبی کے
واسطے کہ اونکا زمانہ آن پہونچا ہے اور یہ اونکی ہجرت کا مقام ہے اور مین امیدوار کہتا تھا کہ اونکو
پاونگا پھر جو کوئی تم مین سے اونکو پاوے تو اونکو میری طرف سے سلام کہے اور اونپر ایمان لاوے
کیونکہ وہ نبیون کے ختم کرنیوالے ہین اور تمام خلق سے بہتر ہین مولانا عبد الرحمن جامیؒ نے
شواہد النبوۃ مین ایک عیسائی عالم صاحب کرامات کا حال لکہا ہے کہ اونہون نے آپکے بتے بتلاکے
اونمین فرمایا کہ ایک حرم سے دوسرے حرم مین ہجرت کرینگے اور وہ ایک کہاری زمین مین
ہونگے جہان سبزہ نہین اوگتا اب دیکہو پادری پٹامس اسکاٹ سوکہی زمین کا مطلب کدہر
پھیرتا ہے لکہتا ہے کہ یہودی امیدوار کہتے تھے کہ مسیح داؤد کے تخت کا وارث ہوگا اور خوب خبر دار تھے
کہ وہ بیت اللحم مین پیدا ہوگا اور وہان تعلیم پاویگا اور ایک بادشاہ کیطرح شان و شوکت
مین آویگا لیکن وہ ایک غریب نامشہور کنواری عورت کا بیٹا تہا اور ایک مشہور بڑہی کا
بیٹا تہا جسکے حق مین لوگ یہ بہی نہین جانتے تہے کہ وہ داؤد علیہ السلام کی نسل مین ہین
اوسنے ناصرہ مین پرورش پائی اور وہ بیت اللحم مین پیدا ہوا اور یہ بات مشہور بہی نہ تہی
لوگ اوسکو بہول گئے تہے روپڑا اور بہت زمانے تک تاریکی مین رہا وہ ایک غریب آدمی
کیطرح ظاہر ہوا اور چند غریب چہوٹے اوسکی خدمت مین رہتے تہے اور وہ ایک مسافر اوستاد تہا
ایک مشہور پودا ہونیکی عوض وہ اللہ کی حضوری مین اسطرح بڑہا کہ ایک نرم شاخ کی
طرح ظاہر ہوا جسکی جڑ سوکہی زمین مین ہے جہان غالبًا کوئی چیز پیدا نہوسکے آپ ایمانوالو
یہ مثال حضرت عیسی علیہ السلام پر ہرگز چسپان نہین ہوسکتی وہ تو شہر بیت اللحم مین پیدا ہوئے اور
اونکے بیت اللحم مین پیدا ہونیکی خبر جناب میکا علیہ السلام نے صاف دی تہی یہ شہر یروشالم
سے تہوڑی دور ہے یہ سوکہی زمین ہرگز نہین تہی جہان درخت پیدا نہوسکے یروشالم اور ملک
شام مین حضرت موسی علیہ السلام کے بعد سے حضرت عیسی علیہ السلام کے وقت تک پیغمبر ہوتے چلے آئے
بڑے بڑے علم والے توریت اور زبور اور صحیفوں کے پڑہنے والے اوسوقت مین موجود تہے حضرت
ذکریا علیہ السلام مسجد بیت المقدس کے امام تہے اونکی بیوی حضرت مریم کی رشتہ دار تہین

حضرت مریم کو نامشہور کہنا پادری کی بڑی بے انصافی ہی جبکہ حضرت مریم کی منگنی یوسف بڑہی
سے ہوئی ابہی وہ کواری تہین کہ حضرت جبرئیل اللہ کی حکم سی اونکی سامنی آئی اور حضرت
عیسی علیہ السلام کو اللہ کی حکم سی اونکی پیٹ مین ڈالدیا جیسا کہ لوقا کی انجیل مین ہی جب
حضرت عیسی علیہ السلام بیت اللحم مین پیدا ہوی تو مجوسی لوگ پورب سے یروشلم مین آئی اور بولے
کہ یہودیون کا بادشاہ جو پیدا ہوا کہان ہی کیونکہ ہم نے پورب مین اوسکا ستارہ دیکہا ہیرودیس
بادشاہ یہ سنکر گہبرایا اور عالموں کو جمع کرکی پوچہا کہ مسیح کہان پیدا ہوگا وہ بولے کہ بیت اللحم مین
یہ ذکر متی کی انجیل مین ہی اور لوقا کی انجیل مین ہی کہ جب پاک ہونیکی دن پوری ہوے
حضرت مریم اور یوسف آپ کو یروشلم مین مسجد بیت المقدس مین لائی اور ہر سال آپ کو
یروشلم مین لاتے تہی بارہ برس کی عمر مین آپ نے مسجد بیت المقدس مین اوستادون سی سوال
و جواب کیا اور آپکی جوابون سی سب دنگ ہوی جیسا کہ لوقا کی انجیل مین ہی حضرت عیسی
علیہ السلام نے جب انجیل سنانا شروع کیا جابجا آپ کو لوگ پکارتے تہے کہ ای داود کے بیٹی
اور اللہ کے حکم سی بڑے بڑے معجزون کے باعث سی آپ کا بہت بڑا شہرہ ہر طرف پہیل گیا
تہا ان سب باتون انجیل سی ظاہر ہی جناب عیسی علیہ السلام ہرگز نامشہور نہین تہی اور حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہی ہرگز نامشہور نہین تہی سب کو خوب معلوم تہا کہ آپ حضرت ابراہیم
علیہ السلام کی صاحبزادی حضرت اسماعیل علیہ السلام کی نسل مین ہین اور قرآن مجید کے
باعث سی اور بڑے بڑے معجزون کے باعث سی آپ کا ہر طرف شہرہ تہا سوکہی زمین سی یہان
یہی مطلب ہی کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسی جگہ پیدا ہوی جہان ایمان اور علم کا چرچا
نہین تہا جبرئیل کا نام کسی نے نہین سنا تہا جب پہلی پہل آپکی پاس جبرئیل آئی تو آپ کی بیوی
حضرت خدیجہ نے ورقہ بن نوفل عیسائی سے جاکر پوچہا کہ جبرئیل کس شخص کا نام ہی پہر اپنی چچا کی بیٹی ورقہ
عیسائی کے پاس آپ کو لیگئین اونہون نے احوال سنکر کہا کہ یہ اللہ کا کلام آپ پر اوترا ہی جیسا
موسی پر اوترا تہا حضرت عیسی کے وقت مین حضرت زکریا اور حضرت یحیی یروشلم مین موجود تہی
ویسا ہی سوکہی زمین مین پیدا ہونے کو اونکا پتا ٹہیرانا ہی وہ بڑا بے انصافی ہی اسکی بعد
دیکہو سوکہی زمین مین جو کونپل نکلی اوسکا ایک اور پتا دوسری آیت مین دیا جاتا ہی کہ اگرچہ

اوسمین بہت خوبیان چہپی ہوئی ہین مگر پہلے پہل ظاہر مین ایسی بہار اور رونق اوسمین نہین کہ اوپری عقل والونکو دکہائی دیوے تو اللہ تعالی حضرت اشعیا کی زبانی یون کہتا ہے کہ اوسمین نہ کچہہ خوبی ہی نہ کچہہ بہار کہ ہم اوسپر نگاہ کرین اور نہ نمائش کہ ہم اوسکے مشتاق ہووین تھا مسیح اسکا اشارہ کیتا کہ یہودیون کو کوئی شکل یا شباہت اوتہین یعنی حضرت عیسی علیہ السلام مین جو طرح جسمکی لیوے وہ تو کرتے اور اوسکو سچ جانتے تو آپکی انصاف والو یہودیون نے حضرت عیسی علیہ السلام اوتکے دین مین تم کی عمدہ باتین سنین اور اونکی جوابون سے دنگ ہوئے اور اونکو علم کی بہار نظر نہین آیا تو صاف جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے اللہ نے آپکو چالیس برس تک قرآن کو اوترنے سے پہلے ان چیزون کہا تو اسکا مطلب یہ ہے کہ اوس کو نیل کی جڑ پونچہ ہے دلون مین قرآن کے اوترنے سے پہلے کچہہ بہار اور نمائش ظاہر کی آنکہہ سے اسطرح پر دکہلائی نہین دیتی کہ ہم یعنی ہماری قوم کے لوگ جو ظاہر کے دیکہنے والے ہین اور چہپی خوبیان اونکو نہین سوجہتی ہین وہ اوسکے مشتاق ہووین جب وہ بہت بڑا درخت ہو جائیگا تب البتہ سارا جہان اوسکی بہار دیکہیگا سو جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن کے اوترنے سے پہلے ظاہر مین علم کا اور شریعت کا چرچا نہین کرتے تھے کہ یہودیون کو ظاہر کی آنکہہ سے اوس نورانی درخت کی بہار نظر آتی دل سے آپ اللہ کے عشق مین ڈوبے ہوئے تھے مگر جسم سے چالیس برس تک کوئی طریقہ اللہ کی عبادت کا اختیار نہین کیا تہا اور روح اور دل کا کمال اور خوبیان کچی عقل والونکو دکہلائی نہین دیتین مگر تہوڑے سے پکی علم والون نے دل کی نور سے پہلے ہی آپ کو پہچانا ایک سفر مین بحیرا عیسائی نے دوسرے سفر مین نسطورا عیسائی نے خوب پہچانا اور بہت بڑی تعظیم کی جب آپ پر قرآن کا اوترنا شروع ہوا تو جب تک مکہ مین رہے تب تک ظاہر مین کچہہ سامان حکومت اور بادشاہی کا نہین تہا اور یہودی راہ دیکہہ رہے تھے کہ آخری پیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حکومت اور بادشاہی کے ساتہہ آوینگے اور ایمانوالون کو ظالم بادشاہون کی ظلم سے چہڑاوینگے یہ پتا اول اول نہ پایا تو اونکو یہ دہیان نہ آیا کہ اشعیا علیہ السلام خبر دیگئے ہین کہ پہلے آپ غریبی اور مسکینی کی حالت مین رہینگے جب بہت مصیبتین اوٹہالینگے تب حکومت اور بادشاہی سے دین کو پہیلا دینگے ارشاد ہوتا ہے

وہ آدمیون مین بے نہایت ذلیل اور حقیر تہا وہ مرد غمناک اور رنج کا آشنا ہوا گویا آدمیون سے

روپوش تھی اوسکی حقارت کی گئی اور تھی اوسکی کچھہ قدر نجانی آئی ایمانوالو پہلے یون فرمایا کہ وہ
آدمیو نمین بے نہایت حقیر تہا اور پہر آخر مین فرمایا کہ تھی اوسکی قدر نجانی اسکا مطلب یہہ ہو کہ اوسکو
اسرائیلیون کی سوا اور لوگون نے ستایا اور اسرائیلی منھہ چھپا بیٹھی سو جب ہمد کا کلام ہمارے رسول
پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اوترا ایک کو بت پرستون نے انکو زبان سے اور ہاتھہ سے بہت ستایا اور
اسرائیلیون کو لازم تھا کہ انکی حمایت کرتے مگر اونہون نے کچھہ دہیان نہین کیا ارشاد ہو تم تو یعنا اور
ہماری مشقتین اونہائین اور ہماری غمون کو اٹھا اور ہم جیسا ایسے تھے اوسکا یہہ حال تھا کہ وہ خدا کا
مارا کوٹا اور ستایا ہوا ہی پر وہ ہمارے گناہون کے سبب گھایل کیا گیا اور ہماری بدکاریون کی باتیں
کچلا گیا ہماری ہی سلامتی کے لیے اوسپر سیاست ہوئی تا کہ اوسکو مار کہانے سے ہم چنگے ہوون ہم سب
بہیڑون کے مانند بھٹک گئے ہم مین سے ہر ایک اپنی اپنی راہ کی طرف پہرا پر خداوند نے ہم سبھونکی
بدکاری اوسپر لادی ای ایمانو اسکا یہہ مطلب کہ وہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بڑے بڑے
صدمی غم کے ہماری قوم کی واسطی اوٹھاویگا اور یہی جانیگا کہ کسطرح پر لاویں آوین مگر ہماری قوم
کے سنگدل یہی خیال کرینگے کہ معاذ اللہ اللہ کے نزدیک سزا کی لائق ہی مگر وہ دشمنون کی ہاتھہ
سی بہت صدمی اوٹھاویگا تب اللہ اوسکی صبر کا یہہ اجر دیگا کہ اوسکی تعلیم سی اسرائیلیون کو بھی ایمان
دیگا اسلیے فرمایا کہ ہماری سلامتی کو لیے اوسپر سیاست ہوئی تا کہ اوسکو مار کہانے سی ہم چنگے ہوون
سو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مکہ کے بت پرستون سے دس برس بڑے بڑے ظلم
اوٹھا چکے تب اللہ نے آپ کو مدینہ مین بھیجا جہان اسرائیلی لوگ بہت تھے جسدن آپ مدینے
مین پہونچے اوسیدن سب یہودی علم والون کے سردار عبد اللہ ابن سلام خود بخود حاضر ہوئے
اور محمدی ہوئے اونکے ساتھہ کئی یہودی علم والے ایمان لائے پہر فرمایا کہ ہم یعنی ہماری قوم
کے لوگ بھٹک کر الگ الگ فرقے ہو جائینگے اور اللہ ہم سبھون کی بدکاری اوسپر لادیگا
اسکا یہہ مطلب کہ ہماری قوم کی بدکاریون کا بوجھہ اونپر سے اوتارنے کے لیے اور اونکے
راہ پر لانے کے لیے بڑے بڑے غم کے صدمے اوٹھاویگا ہمارے رسول پاک صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کا یہی حال تھا کہ جو لوگ ایمان نہین لاتے تھے اونکے باعث سی آپ کے دل پر
بڑا صدمہ غم کا رہتا تھا قرآن مجید مین اللہ نے فرمایا کیا تو اپنی جان کو اس غم مین گھونٹ ڈالیگا

اگر وہ ایمان نہ لاوینگے حضرت اشعیا علیہ السلام نے پہلے فرمایا کہ اونسے ہماری غمون کو اپنی اوپر
جتلایا پھر اس بات کو یون فرمایا کہ اللہ نے ہم سبھون کی بدکاری اوسپر لادی یعنی سبھکی بدکاریون
کے غم کا بوجھ اوسپر لادا ارشاد ہوتا ہی وہ تو نہایت ستایا گیا اور غمزدہ ہوا تو بھی اوسنے اپنا منھ
نہ کھولا وہ جیسی بکری کا بچہ جسے ذبح کرنے لیجاتے ہین اور جیسی بھیڑ اپنے بال کترنے والون کے آگے
بے زبان ہی اوسی طرح اوسنے اپنا منھ نہ کھولا اسی طرح حضرت ارمیا علیہ السلام کو گیارہوین باب
کی اونیسوین آیت مین حضرت ارمیا فرماتے ہین کہ مین گھریلے بکرے کی بچے کے مانند تھا جو ذبح
ہونے کیلیے لایا جاتا ہی دیکھو حضرت ارمیا علیہ السلام کو قتل کا اونہون نے ارادہ باندھا تھا مگر قتل کرنے نہین پائے
وہی مطلب یہان بھی ہی کہ دشمن اوسکی قتل کے منصوبے باندھین گے مگر وہ صبر کریگا اور بچ
رہیگا سو جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دشمنون نے مکہ مین بار بار آپکے قتل کی تدبیرین کین
مگر آپنے صبر کیا ایکبار سبنے اتفاق کیا کہ آپ کو قتل کرین تب آپکے چچا ابو طالب نے اور آپکے پردادا
ہاشم اور اونکے بھائی مطلب کی اولاد مین جتنے لوگ تھے سبنے ملکر آپ کو ابو طالب کی گھاٹی مین رکھا
دشمنون نے تین برس تک وہان اناج کی رسد بند کی اور بڑی بڑی تکلیفین دین پھر تین برس
کے بعد آپنے خبر دی کہ جس کاغذ پر اون سبھون نے آپس مین اقرارنامہ لکھا تھا کہ ہاشم کی اولاد
سے برادری ترک کردو اوس کاغذ کو کیڑا کھا گیا جب اس بات کا ظہور آنکھون سے دیکھا تب ظلم کم
کچھ ہاتھ اوٹھایا پھر دوبارہ ایک مکان مین جمع ہوکر آپ کے قید کرنیکا اور قتل کرنیکا مشورہ کیا
اللہ نے بچایا اور آپ کو مدینہ شریف کی طرف جانیکا حکم دیا آپنے یہ سب ظلم اوٹھائے مگر اللہ کی سوا کسی
سے فریاد نہین کی اسکے بعد عبرانی مین یون ہی مُعصر وّمِشپاط لُقّاح ایذا سے اور حکومت
سے وہ لے لیا گیا پادری طامس اسکاٹ نے یون ترجمہ کیا ہی کہ وہ قید خانہ سے اور عدالت سے
چھڑا لیا گیا تفسیر ڈوالی رچرڈمنٹ مین لکھا ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے حق مین قید کا ذکر
نہین پایا جاتا ہی اسکی شاید حاشیہ کا ترجمہ ٹھیک ہی کہ مصیبت سے اور حکومت سے لیلیا گیا یا الٹی
ترجمہ کرین کہ ظالمانہ جبر سے یہ بے قول لوتھر کا مطلب ہی کہ عصر کے معنی قید کے نہین ہین بلکہ ظلم اور
جبر کے معنی ہین اور لقاح کے لفظی معنی ہین لیلیا گیا مگر مطلب یہ ہی کہ چھڑا لیا گیا جیسا کہ طامس اسکاٹ
نے ترجمہ کیا ہی طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام کو یہودی ظالمون نے قید خانہ مین

نہین رکہا اور موافق قانون اور رواج کی آپ کو عدالت کرنے کی مہلت دی اونہون نے بی تاہل آپ کو پلاطوس کے سپرد کیا اور فوراً قتل ہونے کے لیے بحث کی اسطرح سی وہ قید خانہ سی نکالی گئے فقط چند گہنٹے قید مین رہے واہ پادریون کی عقل کا کیا کہنا قید خانہ سی نکالنا اسی کو کہتے ہین کہ ملاؤن کی قید سی نکالکر جہٹ پٹ حاکم کی کچہری مین پہونچا دیا اور قتل کی تدبیرین کین اس جگہ تو صاف یہ مطلب ہی کہ اوس ایذا اور تکلیف سی اور حکومت والون کی حکومت سی وہ چہڑا لیا گیا اگرچہ حضرت عیسی علیہ السلام کو بہی اللہ نے بچا لیا اور آسمان پر بلا لیا مگر یہان ادہر اور اودہر صاف تہا اور نشان جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہین تو اس آیت کا بہی یہی مطلب ہی کہ جو جو ایذائین مکہ کے بت پرست آپ کو دی رہے تھے اور آپکے قید کرنے کے واسطے اور قتل کرنے کے واسطے مشورے کر رہے تھے اور اپنی حکومت دکہلا رہے تھے اوس ایذا اور اوس حکومت سے آپ کو اللہ نے یون بچا لیا کہ مدینے کے رہنے والون نے آپ کو دشمنون کے ہاتھون سی چہڑا لیا انجیل یوحنا کی سولہوین باب کی گیارہوین آیت مین جہان محمدی بشارت ہی وہان انجیل عبرانی مین یون ہی وعَل مِشپاط یعنی سَر هاعولام هَزِہ نِشپاط یعنی عدالت سے اسلیے کہ اس جہان کے سردار پر حکومت کی گئی دیکہو یہان صاف مطلب کہلگیا کہ وہ رسول پاک جو جہان کا سردار ہی اوسپر حکومت کی گئی یعنی اوسکی قتل پر مستعد ہوی اس باعث سی وہ عدالت کریگا یعنی اونکی قابو سی چہڑا لیا جائیگا پہر اونکو قتل کریگا ارشاد ہوتا ہی وِاِت دُورو مِی یِسوحِح اور اوسکی گہرانے کا بیان کون کریگا کی نِگزَر مِاِرِص حَیّیم کیونکہ کاٹ ڈالا گیا زندون کی زمین سی جس لفظ کے معنی گہرانیکے لکہے ہین وہ عبرانی مین لفظ دُور کا ہی توراۃ شریف مین بعضی جگہ اسکی معنی پشت کے ہین جو گذر گئی گنتی کی سورت مین بتیسوین باب کی تیرہوین آیت مین ہی کُل هَدّور یعنی وہ ساری پشت جنہون نے اللہ کے روبرو گناہ کیا تہا وہ نیست و نابود ہو گئی اور اسی صحیفہ کے اکتیسوین باب کی چوتہی آیت مین ہی وحِل شتوعاری ہُویَرِیب شِمُوت دُور و دُور یعنی وہ پہر بنا دینگے اوجاڑ پڑے ہوے شہرون کو جو اوجاڑ پڑے تھے پشت در پشت ان دونون جگہ بیادبرڈالی پشتون کا ذکر ہی جو گذر گئین اور بعضی جگہ آنیوالی پشت کے معنی بہی آتے ہین جیسا کہ توراۃ

کی پہلی سورۃ کے پندرہوین باب کی سولہوین آیت مین ہی کہ وہ چوتہی پشت مین یہان پہر آوینگے
یہان بہی دور کا لفظ ہی اب یہان جو فرمایا کہ اوسکی دور کا ذکر کون کریگا اس جگہ اوپر کے
پشت نامہ کے معنی صاف ظاہر ہین اور زندون کی زمین ان پاک کتابونکی بولی مین
ملک شام کو کہا جاتا ہی حضرت حزقیل علیہ السلام کی صحیفہ کی چہبیسوین باب کی بیسوین آیت مین
اللہ تعالی شہر صور سی فرماتا ہی کہ مین تجکو ویران کر دونگا پہر مین زندون کی ملک مین خوشنمائی دونگا
طامس اسکاٹ اسکی معنی یون لکہتا ہی کہ یہودی اپنی ملک مین آوینگی یا یہ معنی کہ حضرت عیسی
آوینگی اور اونکو انجیل ملیگی پہر بتیسوین باب مین جہان مصروالون کی قتل ہونیکی خبر ہے
وہان تیئسوین آیت مین اللہ فرماتا ہی سبکی سب مقتول تلوار کے گرائے ہوئے جو زندون کی
زمین مین موجب ہیبت تہی اس جگہ پر طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ اسرائیلیون کو ملک یہودیہ
تفسیر والی زندونکی زمین سمجہتی ہین کیونکہ وہ لوگ سمجہتی تہی کہ طریقہ زندگی اور نجات کا وہین ہے
اور مختصر تفسیر جو لندن مین چہپی ہی اوسمین لکہا ہی کہ دمشق کی ملک کو زندون کی زمین فرمایا ہی
سو حضرت اشعیا علیہ السلام فرماتے ہین کہ اوسکی گہرانیکا بیان کون کریگا کیونکہ اوسکا گہرانا
زندون کی زمین سی یعنی ملک شام سی کاٹ ڈالا گیا یعنی جدا کر دیا گیا حضرت ابراہیم علیہ السلام
نے حضرت اسماعیل علیہ السلام اور اونکی مان حضرت ہاجرہ علیہا السلام کو ملک شام سی باہر
کرکے مکہ مین بسایا پہر اسرائیلی لوگ اسبات کا دہیان کاہی کو کرینگی کہ یہ بہی حضرت ابراہیم
علیہ السلام کی نسل مین ہین وہ لوگ تو اس نشہ مین مست ہین کہ ہماری قوم اسرائیلی کے
سوا کسی قوم مین پیغمبر نہین ہوسکتا عرب کو اور سب قومون کو حقارت کی نظر سے دیکہتے
ہین اور حضرت عیسی علیہ السلام کی گہرانے کو یہودی لوگ حقیر نہین جانتے تہے وہ تو یہودیونکا
اپنا ہی خاندان تہا پادری طامس اسکاٹ اسکا مطلب یون لکہتا ہی کہ حضرت عیسی علیہ
السلام کے نسب نامہ کو حضرت داود علیہ السلام سی کون ثابت کریگا اور اوسکی پیدائش کو
داود علیہ السلام کے شہر بیت اللحم مین کون بیان کریگا کیونکہ وہ فقط داود کا بیٹا نہین بلکہ
معاذ اللہ خدا کا بیٹا ہی آئی پادری یہ جو فرمایا کہ وہ زندون کی زمین سے کاٹ ڈالا گیا اسکا مطلب
تمنے یہ گہڑ دیا کہ معاذ اللہ وہ خدا کا بیٹا ہی زمین کے معنی آسمان مت کہو اللہ سی ڈرو اللہ آپ

گئے اے کفر سے توبہ کر کے محمدی ہوجاؤ اگر پادری کہین کہ اس آیت کا یہ مطلب ہو کہ وہ قتل کیا گیا
اور یہ خبر حضرت عیسی علیہ السلام کی ہو کیونکہ حضرت ارمیا علیہ السلام کی کتاب کے گیارہوین باب
کے اونیسوین آیت مین حضرت ارمیا فرماتے ہین مجھکو معلوم نہ تھا کہ اونہون نے میرے برخلاف
منصوبے باندہے ہین کہ ہم درخت کو پہل سمیت نیست کرین و نخرِتینو مِارض حَیّیم
اور ہم اوسے زندون کے ملک سے کاٹ ڈالین کہ اوسکا نام پہر ذکر مین نہ آوے دیکھو یہان
کاٹ ڈالنے کا مطلب یہ ہو کہ اوسکو اولاد سمیت قتل کر ڈالین تاکہ ملک شام مین اوسکا نام نہ رہے
اسکا جواب یہ ہو کہ ایک لفظ کے ہر جگہ ایک ہی معنی نہین ہوتے دیکھو توراۃ شریف مین بہت
جگہ نخرِت کا لفظ آیا ہو یعنے کٹ جائیگا جہان جہان یہ ذکر ہے کہ جو شخص ایسا ہوگا وہ اپنی قوم
سے کٹ جائیگا وہان یہ مطلب ہو کہ اپنی قوم سے جدا کر دیا جائیگا توراۃ شریف کی پہلی سورۃ
کا سترہوان باب اور تیسری سورۃ کا اونیسوان باب دیکھو معلوم ہوا کہ اصل معنی جدا کر دینے کے
ہین اور قتل ہو کر بہی آدمی دنیا سے جدا ہوجاتا ہو اسلیے وہان بہی یہ لفظ بولا جاتا ہو اس جگہ
یہی مطلب ہو کہ وہ زندونکی زمین سے جدا کر دیا گیا ارشاد ہوتا ہو میرے گروہ کے گناہون کے
سبب اوسپر مار پڑی اور اوسکی قبر شریرون کے ساتھ ٹھہرائی گئی تھی پر اپنی مرنے مین دولتمند
کے ساتھ وہ ہوا اے ایمانوالو حضرت اشعیا فرماتے ہین کہ میری قوم کے یعنی یہودیون کے
گناہون کے سبب سے اوسپر بت پرستون کا ظلم ہوا کیونکہ میری قوم نے اوسکی حمایت نہ کی جو
اوسکے بڑے پہچاننے والے تھے مکہ کے بت پرستون نے بار بار جناب محمد صلی اللہ علیہ والہ
وسلم کا قتل کرنا چاہا اور یہ ٹھہرایا کہ قبر آپ کی ہماری قبرون کے ساتھ ہو مگر اونکی تدبیر کچھہ نہ چلی
اللہ نے آپ کو مدینہ مین بہیجا وہان کے لوگ دولتمند تہے اونہون نے آپ کی اور آپ کے ہمراہیونکی
بڑی بڑی خدمتین کین پہر اونہین آپ کی موت ہوئی پادری یون مطلب لکھتا ہو کہ حضرت
عیسی علیہ السلام دو چورون کے درمیان مین سولی دیے گئے تہے بیشک یہ تجویز تھی
کہ اونہین کے ساتھہ دفن کیے جائین لیکن یوسف ارمتیا کا آیا اور آپ کی لاش کو پلاطوس سے
لیکر قبر مین دفن کیا اے ایمانوالو یہ حال حضرت عیسی علیہ السلام کا وہی جو حواریون نے لکھا ہے
مگر اونکو اللہ کے اس بہید کی خبر نہ تھی بعد اسکے حضرت عیسی علیہ السلام نے اپنی خادم برنباجو

بشارت دی کہ مین سولی پر چڑہایا نہین گیا میرے بدلی دوسرا شخص قتل ہوا یرمیاہ کی کتاب اپنا کے یہودیون کے یہان موجود ہی معتبر روایت یہ ہی کہ وہ شخص آپ کی خادمون مین سی تہا اوسنی بڑے شوق سی آپ کی بدلے قتل ہونا قبول کیا اوسکی صورت آپ کی مشابہ ہوگئی یہودیون نے اوسکو سولی پر چڑہایا اللہ قرآن مین فرماتا ہی کہ عیسیٰ کو اونہون نے قتل نہین کیا اور سولی پر نہین چڑہایا لیکن ویسی صورت اونکے سامنی کردیگئی اور اللہ نے عیسیٰ کو اپنی پاس اوٹھالیا حضرت دانیال علیہ السلام کی صحیفہ مین بہی یہ لفظ ہی کہ مسیح کاٹ ڈالا جائیگا اور نہین ہی اوسکی واسطی اسکا صاف مطلب یہ ہے کہ ظاہر مین قتل ہوگا اور حقیقت مین اوسکی واسطی قتل ہونا نہین ارشاد ہوتا ہی کیونکہ اوسنے کسیطرح کا ظلم نہین کیا اور اوسکی منہ مین ہرگز چہل نہ تہا لیکن خداوند کو پسند آیا کہ اوسکو کچلے اوسنی اوسی غمگین کیا جب اوسکی جان گناہ کی لیی گذرانی جاوی تو وہ اپنی نسل کو دیکھیگا اور اوسکی عمر دراز ہوگی اور اللہ کی مرضی اوسکی ہاتہہ مین عروج کریگی اے ایمانوالو اللہ خبر دیتا ہی کہ وہ بے گناہ تہا اور سچا تہا مگر اللہ نے اوسکی درجی بڑہانے کے لیے اوسکو مصیبتون مین ڈالا جب اوسکی جان گناہ کے لیے گذرانی جائیگی یعنی اوسکی دشمن اوسکو گناہگار ٹھیرا کر قتل پر مستعد ہونگی تب اللہ اوسکو بچالیگا اور اوسکی اولاد بڑہیگی اور اوسکی عمر دراز ہوگی یہانتک نہ مرےگا کہ اللہ کا دین اوسکی ہاتہہ مین عروج پاویگا دیکھو ہماری رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مدینہ مین تشریف لائے دن بدن ایمانوالون کی ترقی ہوتی گئی اور آپ کی دونون نواسے امام حسن اور امام حسین علیہما السلام مدینہ مین پیدا ہوگئے اور دینی نسل بہی بہت بڑہی لوگ فوج فوج اللہ کے دین مین داخل ہوتے گئے ارشاد ہوتا ہی اپنی جان کا دکہہ اوٹھا کی وہ اوسی دیکھیگا اور سیر ہوگا اپنی ہی پہچان سی میرا سچا بندہ بہتون کو راستباز ٹھیرائیگا اور ایک ترجمہ مین یون ہی کہ بہتونکی تصدیق کریگا یعنی سچائی اونکی ظاہر کریگا اور اونکی بدکاریان اپنی اوپر اوٹہالیگا اسلیے مین اوسی سردارون کی ساتہہ ایک حصہ دونگا اور وہ لوٹ کا مال زورآورون کی ساتہہ بانٹ لیگا کہ اوسنی اپنی جان موت کے لیی اونڈیل دی اور وہ گنہگارون کے درمیان شمار کیا گیا اور اوسنی بہتون کی گناہ اوٹھالیے اور گنہگارونکی شفاعت کی اے ایمانوالو اللہ فرماتا ہی کہ وہ اپنی جان پر بہت دکھ سہیگا تب اپنی نسل دیکھیگا اور دین اوسکی ہاتہون پہیلیگا اور اپنی پہچان سی سیر ہوگا یعنی اوسکا

علم کسی اوستاد سے سیکھا ہوا نہوگا بلکہ اوسکا اپنا علم جو اللہ اوسکو عنایت کریگا اوسیسے وہ خوب طرح خوش رہیگا
اور کہتون کی سچائی ظاہر کریگا یعنے اگلے پیغمبرون کی سچائی خوب ظاہر کردیگا دیکھو حضرت ہارونؑ اور حضرت
داؤد اور حضرت سلیمانؑ اور حضرت مریمؑ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام پر یہودیون نے کیسی کیسی تہمتین
جوڑ رکہین تہین اور اپنی کتابون مین لکہہ رکہی تہین اون تہمتون کو اللہ نے قرآن مین مٹا دیا اور محمد صلی
اللہ علیہ وسلم نے اللہ کے حکم سے یہ قرآن سبکو سنا دیا پیغمبرون کی پاکی اور سچائی سبکو دکہلادی
پہر فرمایا کہ اونکی یعنے لوگون کی بدکاریان اپنے اوپر اوٹھالیگا یعنی وہ جو اوسکو زبان سے اور ہاتہہ سے
طرح طرح ستاوینگے وہ اونکی سب باتونکا بوجہہ اپنے اوپر اوٹھاویگا اور برداشت کریگا یا یہ معنے کہ اونکی بدیونکا
غم اور صدمہ اپنی جان پر اوٹھاویگا کہ ان لوگون کو بری فعلون سے نجات ہوجاوے اللہ فرماتا ہے اس لیے
مین سردارون کے ساتھہ اوسکو حصہ دونگا اور وہ لوٹ کا مال بانٹ لیگا اسکا یہ مطلب کہ لوٹ کے مال
مین اوسکو بہی حصہ ملیگا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت مین جو جہاد ہوتا تہا تو لوٹ کا مال
لشکر کو بانٹ دیا جاتا تہا اوسمین سے نذر اللہ کی بہی نکالی جاتی تہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اوسمین
حصہ نہین تہا جیسا کہ توراۃ شریف کی چوتہی سورت کے اکتیسوین باب سے ظاہر ہے مگر
ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے لوٹ کے مال کا پانچوان حصہ اللہ نے مقرر کر دیا اور فرمایا
وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ
وَابْنِ السَّبِيلِ اور تم جان لو کہ جو کچہہ تمکو لوٹ کی کوئی چیز آتی تو اللہ کے واسطے ہے اوسکا پانچوان حصہ
اور رسول کے واسطے اور رشتہ والیکے اور یتیمون اور مسکینون اور مسافر کے واسطے اسکا یہ مطلب
کہ پانچوان حصہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہے اوسمین سے وہ اپنے رشتہ دارون کو اور یتیمون
اور مسکینون اور مسافرون کو بہی دینگے امام مالک کے موطا مین ہے کہ آپنے فرمایا میرے واسطے فقط
پانچوان حصہ ہے اور پانچوان حصہ بہی تمہارے اوپر پہیر دیا جاتا ہے امام محمد ابن عبداللہ خضری
شافعی جو حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد ہین کتاب خصائص مین لکہتے ہین کہ جناب پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا کہ میرے واسطے لوٹین حلال کر گئی ہین سو ابن دقیق العید نے فرمایا ہے
کہ اسکا یہ مطلب ہو سکتا ہے کہ آپ کو اللہ نے حکم دیا کہ لوٹ کا مال جسطرح چاہین خرچ کرین اور
بانٹین اور یہ مطلب بہی ہو سکتا ہے کہ آپ کے سوا اور آپ کی امت کے سوا کسی کو حلال نہ

نہین ہوا اور ہو سکتا ہی کہ لوٹ سے یہ مطلب ہو کہ ایک حصہ لوٹ کا حلال ہو گیا اس کتاب کا لکھنے والا کہتا ہے کہ امام بزّار کی حدیث سے یہ مطلب کھل گیا امام بزّار اپنی مسند مین فرماتے ہین کہ ہمسے فرمایا محمد نے جو عثمان کے بیٹے وہ کرامہ کے بیٹے اُنہون نے کہا کہ ہمسے فرمایا عبید اللہ نے جو موسیٰ کے بیٹے کہا کہ ہمسے فرمایا سالم نے وہ روایت کرتے ہین سُدی سے وہ عکرمہ سے وہ ابن عباس سے کہا کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجکو پانچ چیزین دی گئین جو مجھسے پہلے کسی نبی کو نہین دی گئین میرے واسطے زمین پاک کرنے والی اور سجدے کی جگہ ٹھہرائی گئی اور کوئی نبی نماز نہین پڑھتے تھے یہان تک کہ اپنے محراب مین پہونچتے تھے اور میری مدد کی گئی رعب سے مہینا بھر کے رستہ پر جو میرے آگے ہوتا ہے شریک ٹھہرانے والون تک پھر اللہ اونکے دلون مین رعب ڈال دیتا ہے اور نبی بھیجا جاتا تھا فقط اپنی قوم کی طرف اور مین بھیجا گیا جنون اور انسانون کی طرف اور نبی پانچوان حصہ الگ کر دیتے تھے پھر آگ آتی تھی اور اوسکو کہا جاتی تھی اور مجکو حکم کیا گیا کہ اوسکو بانٹ دون اپنے امت کے محتاجون مین اور نہین باقی رہا کوئی نبی مگر ایک شفاعت اوسکو دی گئی اور مین نے اپنی شفاعت اپنی امت کے لیے رکھ چھوڑی حافظ ابن حجر عسقلانی نے جو مسند بزار کا خلاصہ کیا ہے اوسمین لکھتے ہین کہ اسکی سند اچھی ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پانچوین حصہ کا ذکر ہے کہ وہ اگلے پیغمبرون کے حقمین حلال نہین تھا اوسکو اللہ کی نذر کر دیتے تھے قبول ہونی کی یہ نشانی تھی کہ آسمان سے آگ آکر اوسکو کہا جاتی تھی باقی لوٹ کا مال لشکر والون کو بانٹ دیا کرتے تھے جیسا تورات شریف مین بیان ہے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو پانچوان حصہ اللہ نے حلال کر دیا کہ اپنے خرچ مین لاوین اور اپنے رشتہ دارون کو اور بن باپ کے لڑکون کو اور مسکینون کو اور مسافرون کو بانٹین محمد ابن اسحاق نے سیرت مین اس حدیث کو ان لفظون سے لکھا ہے کہ آپنے فرمایا کہ میرے واسطے لوٹین حلال کر دی گئین اور نہین حلال کی گئین کسی نبی کے لیے جو مجھ سے پہلے تھے اس جگہ پر اللہ تعالے حضرت شعیا علیہ السلام کو یہ خبر دیتا ہی کہ مین لوٹ کے مال مین اوسکو بھی حصہ دونگا کیونکہ وہ دشمنون کے ہاتھ سے بڑی بڑی ایذائین اوٹھاویگا اور اللہ کی راہ مین اپنی جان [illegible] اور دشمن اوسکو گناہ گارون مین شمار کرکے بہت ستاوینگے مگر وہ اللہ کے دین کے پھیلانے کے

بڑے بڑے محنتین اوٹھا دیگا اور بہتون کے گناہ اوٹھا لیگا یعنے اللہ کے حکم سے گناہون کی رغبت
اونکے دلون سے نکال لیگا اور اونکے دلون کو پاک کر دیگا اور اللہ کے اذن سے گناہ گارون کی شفاعت
کریگا تفسیر ہنری اسکاٹ مین لکھا ہے کہ یہودیون نے اعتراض کیا ہی کہ یہ آیت اس بات کی
دلیل ہے کہ یہ بشارت عیسی علیہ السلام کی نہین ہے کیونکہ اونکے پاس کبھی دنیوی حکومت نہین
تھی پھر یہ جواب دیا ہے کہ نبیون کا دستور تھا کہ وہ روحانی یعنے چھپی ہوی چیزون کو ظاہری چیزون مین
بیان کرتے تھے عیسی علیہ السلام کی روحانی فتح پائی اون لوگون پر جو اونکے دین مین آئے اسجگہ
دنیوی فتحمندی کے لفظون مین بیان ہوی ہے اے ایمان والو یہودیون کی بے انصافی
دیکھو لوٹ کا مال بانٹ لینیکا مطلب یون لکھا ہی کہ جو لوگ عیسی علیہ السلام کے دین مین آئے
آپ اونپر غالب ہوے یہودی اور نصرانی صاف دیکھ رہے ہین کہ یہ سب تیرا ور نشان جناب
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مین موجود ہین مگر ضد کے مارے آپ پر ایمان نہین لاتے چوّنوان باب
خوشی سے للکار او بانجھ جو نہین جنتی تھی خوشی سے گا اور اپنی آواز بلند کر جو حاملہ نہ ہوتی تھی کیونکہ
خداوند فرماتا ہی کہ بیکس چھوڑی ہوی کی اولاد خاوندوالی کی اولاد سے زیادہ ہے ای امت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات بہت کھلی ہوی ہی کہ حضرت ہاجر علیہا السلام مکہ مین رہین حضرت ابراہیم
علیہ السلام سے جدا رہین یہانتک کہ مر گئین بیکس چھوڑی ہوی عورت کا اشارہ صاف اُنہین کی
طرف ہے اُنہین سے اللہ فرماتا ہے کہ ای بانجھ تو خوشی کر تیری اولاد خاوندوالی کی اولاد سے یعنے -
سارہ کی اولاد سے زیادہ ہوگی بانجھ اونکو اس راہ سے فرمایا کہ اونکی نسل مین مدتون تک کوئی
پیغمبر نہین پیدا ہوے بی بی سارہ کی نسل مین بہت پیغمبر مدتون تک پیدا ہوتے رہے پہلے بانجھ کا لفظ
فرمایا پھر بیکس چھوڑی ہوی کا لفظ فرمایا صاف معلوم ہوا کہ یہ ذکر حضرت ہاجر کا ہی حضرت سارہ
کا ذکر نہین ہی اگرچہ حضرت سارہ مدت تک بانجھ رہین جب حضرت ہاجر سے حضرت اسمٰعیل علیہ
السلام پیدا ہو چکے تب حضرت سارہ سے بڑھاپے مین حضرت اسحق علیہ السلام پیدا ہوئے
مگر حضرت سارہ بیکس چھوڑی ہوی نہین تھین بلکہ تمام عمر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ
رہین خاوندوالی اونہین کو فرمایا ہی اللہ اسجگہ حضرت ہاجر علیہا السلام کو خوشی سناتا ہے کہ تیری
نسل مین سارہ کی نسل سے زیادہ اللہ والے پیدا ہونگے اسمین یہ اشارہ ہے کہ وہ پاک بندہ

جسکی تعریف اوپر سے چلی آتی ہے وہ تیری نسل مین ہوگا سو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ہاجرہ کی
نسل مین شہر مکہ مین پیدا ہوئے پھر آپکی باعث سے تمام عرب جو حضرت ہاجر کی نسل کے تھا تھی اُنھون نے
نعمت ایمان کی پائی اونکی نسل مین اللہ نے بڑی برکت دی پادری عربک کشف الآثار مین لکھتا ہے
کہ اسکا مطلب یہ ہی کہ زمین کی قومین یہودیون سے زیادہ ایمان لاوینگے پادری میتھو ہنری اس
باب کے حصے پر یہی لکھتا ہی کہ یہان غیر قومون کو تسلی دی جاتی ہی کہ ایمان والون کی جماعت اونمین بہت
ہوگی الحمد للہ کا شکر ہے کہ ان دونون پادریون نے بیکس عورت سے اسرائیلیون کے سوا غیر قومونکو مراد لیا
اگر پادری یہان ایک عورت کا ذکر ہے ساری قوم کا ذکر نہین بیشک یہ اشارہ حضرت ہاجر کی طرف
ہے طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ یہودیون کی جماعت یہان ایک عورت کی طرح پر ٹھہرائی گئی جو حضرت
سارہ کیطرح بہت دنون تک بانجھ رہی حضرت عیسی علیہ السلام کے زمانے کے قریب لوگ بہت
بے ایمان ہوگئے تھے حضرت عیسی علیہ السلام کے آنے سے زمانہ اچھا ہوگیا اگرچہ اکثر یہودیون نے
اونکو نہ مانا تو بھی بہت لوگ عیسائی جماعت مین داخل ہوئے ای پادریو حضرت سارہ کی نسل کو
اگر بانجھ اور بیکس عورت سے مثال دی ہے تو اونکے مقابل مین وہ کون قوم ہی جسکو خاوندوالے
عورت سے مثال دی ہے آنکھ سے ڈرو اور سیدھی بات کو اوپر اوپر مت پھیرو ارشاد ہوتا ہے
اپنے خیمے کے مقام کو بڑھا دے ہان اپنے گھرون کے پردے پھیلا دے دریغ مت کر اپنی ڈوریان
لنبی اور اپنی میخین مضبوط کر اسلیے کہ تو دہنے اور بائین طرف پھیلے گی اور تیری نسل قومون کی وارث
ہوگی اور اجاڑ شہرون کو بسا دیگی ای امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم دیکھو اللہ تعالی نے حضرت
ہاجر کی نسل مین اس پیش خبری کا کیسا ظہور دکھلایا اونکی نسل مین جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو
پیدا کیا اور آپکی نسل کو اور حضرت ہاجر کی تمام نسل کو ہر ہر ملک مین پھیلایا اور اونکو سب قومون کا
سردار کیا اور جو شہر ایمان سے خالی تھے اونکو ایمان اور علم سے آباد کیا ارشاد ہوتا ہے مت ڈر
کہ تو پھر پشیمان نہوگی تو مت گھبرا کہ تو پھر رسوا نہوگی کہ تو اپنی جوانی کی ننگ بھول جاویگی اور اپنے
بیوہ پن کی رسوائی پھر یاد نہ کریگی کیونکہ تیرا خاوند تیرا خالق ہی رب العالمین اسکا نام ہے اور
تیرا نجات دینیوالا اسرائیل کا قدوس ہے وہ ساری زمین کا خدا کہلاویگا ای ایمان والو اللہ تعالے
حضرت ہاجر علیہا السلام کو تسلی دیتا ہی کہ تو جوانی مین بیوہ کی مانند ہوگئی ابراہیم علیہ السلام کے

جدا رہی اور تیری نسل مین مدتون اللہ والے لوگ کم پیدا ہوئی عرب مین سیکڑون برس بت پرستی رہی جسوقت
تیری نسل مین اللہ کا نام پہیلیگا اوسوقت تجکو یہ غم بہول جاویگا ای ایمان والو اسرائیلی پیغمبرون کے وقتمین
اکثر قومین بت پرست تہین جب حجازی اسرائیلی پیغمبرون کے سنتے تھے تو کہتے تھے کہ اسرائیلیونکا خدا
بیزار پرست ہے اللہ کو اپنا خدا نہین کہتے تھے محمدی وقت مین سب ملکونمین ایمان پہیلا ساری قومونمین
مشہور ہوا کہ اللہ ساری زمین کا اور سارے جہان کا خدا ہی ارشاد ہوتا ہی کیونکہ تیرا اللہ کہتا ہی کہ خداوند
نے تجہے جو طلاق دی ہوی اور دل آزردہ عورت کی مانند ہی اور جوانی مین کی ایک عورت کی مانند ہی جو
رد کی گئی ہو پہر بلایا ہی مین نے ایک دم کے لئے تجہے چہوڑ دیا لیکن اب مین بہت سی مہربانیون کے ساتھ تجہے سمیٹ
لونگا قہر کی شدت مین مین نے اپنا منہ تجہسے ایک لحظہ چہپایا پر اب مین ہمیشہ کی مہربانی سے تجہپر رحم
کرونگا خداوند تیرا بچانیوالا یون فرماتا ہی کہ میرے آگے یہ نوح کے پانی کا سا معاملہ ہی کہ جسطرح مین نے قسم
کہائی تہی کہ پہر زمین پر نوح کا سا طوفان کبہی نہ آویگا اوسی طرح اب مین نے قسم کہائی ہے کہ مین تجہسے پہر
کبہی آزردہ نہونگا اور تجکو نہ گہرکونگا پہاڑ جاتے رہینگے اور کوہ ہل جاوینگے پر میری مہربانی جو تجہپر ہے
کبہی غائب نہوگی اور میری صلح کا عہد جنبش نہ کریگا خداوند جو تیرا رحم کرنے والا ہی یون فرماتا ہی ای ایمان
والو اللہ نے حضرت ہاجرہ علیہا السلام کی نسل کے لوگون کو ایک مدت تک چہوڑ دیا تہا وہ کفر اور شرک
مین پہنس گئے تہے پہر جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بدولت انکو ایمان دیا آجتک وہ ایمان پر قائم ہین ارشاد
ہوتا ہی ای تو جو آزردہ دل ہی اور آندہی کی اوچہالی ہوی ہی اور تسلی نہ پائی ہوئی دیکہ کہ مین تیرے پتہرون کو
سرمہ سے لگاونگا اور تیری نیو او نیلمون سے ڈالونگا مین تیرے کنگورون کو لعلون سے اور تیرے
پہاٹکون کو چمکتے ہوئے جواہر سے اور تیرے سارے احاطے بیش قیمت پتہرون سے بناونگا اور تیرے
سب فرزند خداوند سے تعلیم پاوینگے اور تیرے فرزندون کی سلامتی کامل ہوگی تو سچائی سے پائدار ہو
جاویگی تو ظلم سے دور رہیگی کہ تو نہ ڈریگی اور دہشت سے کہ تیرے قریب نہ آویگی دیکہ وے اکٹہے ہونگے
پر میرے حکم سے نہین جو کوئی تیرے برخلاف جمع کریگا وہ تیرے واسطے گریگا دیکہ مین نے کاریگر کو پیدا
کیا جو کوئلے آگ مین ڈالکر پہونکتا ہی اور اپنے کام کے لئے ہتہیار نکالتا ہی اور اوجاڑنے والے کو ویران کرنیکے
لئے پیدا کیا کوئی ہتہیار جو تیرے برخلاف بنایا گیا کام نہ آویگا اور جو زبان عدالت مین تجہپر چلیگی تو اوسے
مجرم کریگی یہ خداوند کے بندون کی میراث ہے اور اونکی سچائی مجہسے ہے خداوند فرماتا ہے ای ایمان والو

سس جگہ اللہ تعالے صاف صاف کسی پاک مکان کو تسلی دیتا ہی کہ تو ستایا گیا ہی اب مین تجکو خوب طرح
سنوارونگا یہ صاف اشارہ کعبہ شریف کی طرف ہی وہان سیکڑون برس کافرون نے بت پوجے تھے سو
اللہ اوسکو تسلی دیتا ہی کہ مین تجکو عمدہ عمدہ بیش قیمت چیزون سے سنوارونگا اور تیرے لوگون کو آپہہ
شریعت سکھلاؤنگا مولوی عباس علی جاجموی نے صولۃ الضیغم مین لکھا ہی کہ مہدی ابن منصور
وغیرہ عباسی بادشاہون نے اور اور بادشاہون نے عمدہ چیزون سے اوسکو رونق دی تھی
اللہ فرماتا ہی کہ تیرے فرزند یعنے جو تجھہ مین پیدا ہوی وہ سب اللہ تعالے سے تعلیم پاوینگے یعنے
اللہ کے پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پاک سے اللہ کا کلام سکھینگے سچا دین تجھہ مین مضبوط
ہوگا کوی تجھپر ظلم نہ کر سکیگا جو لوگ جمع ہوکر میرے حکم کے برخلاف تجھسے لڑنے آوینگے وہ گر
پڑینگے اور عاجز ہوجاوینگے ہتیار اور اوسکے کاریگر سب میرے بنائی ہوی ہین ہر شی میرے
قابو مین ہین اور جو کوی تیرے برخلاف ہوکر فوج جمع کریگا وہ تیرے آگی گر پڑیگا اور جو کوی تیرے
برخلاف ہتیار اوٹھاویگا وہ ہتیار کام نہ آویگا سو ایسا ہی ہوا کبھی کوئی کافر اور ظالم اوسپر
غالب نہین ہوا مسجد بیت المقدس کو دشمنون نے کئی دفعہ ڈھا دیا مگر کعبہ شریف پر کسی کا
قابو نہین پڑا اسی لیے کعبہ کا خطاب بیت عتیق ہی یعنے آزاد گھر ابرہہ جو حبش کا سردار تھا
ایک بڑا سا ہاتی زبردست جسکا نام محمود تھا ساتھ لیکر کعبہ کے ڈہا دینے کے لیے فوج لایا اور
کہتے ہین کہ اوسکے ساتھ بارہ ہاتی تھے جب مغمس مین پہونچا وہ بڑا ہاتی بیٹھہ گیا اور ہٹانی والے عاجز
ہوگئی وہ کسی طرح نہ اوٹھا جب اوسکو یمن اور شام اور مشرق کیطرف اوٹھایا جلد اوٹھہ کھڑا ہوا پھر
اوسکو مکہ کی طرف پھیرا پھر بیٹھہ گیا سمندر کی طرف سے اللہ نے اوڑتے جانور بھیجے ہر جانور تین
پتھر لیے ہوسے دو پانؤن مین ایک چونچ مین چنی اور مسور کے برابر وہ سب لوگونپر چلا گئے اور پتھر
چھوڑ دئے جسکو لگا وہ مر گیا لوگ بھاگے رستہ بھول گئی ہر رستے مین گرتے اور مرتے تھے
اور ابرہہ کے بدن مین ایک مرض اللہ نے بھیجا اوسکے پورین گرنے لگین اس حال مین صنعا مین
پہونچا یہانتک کہ اوسکا سینہ پھٹ گیا اور مر گیا یہ سارا حال تفسیر معالم التنزیل مین لکھا ہے
اور لکھا ہی کہ اکثرون کا قول یہی ہے کہ اوسی سال مین جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے
اور یہ بھی لکھا ہے کہ اوس سے پہلے تُبّع جو یمن کا بادشاہ تھا کعبہ کو ڈہا دینے کے لیے آیا تھا اوسکو بھی

اللہ نے روکا اور بلا مین گرفتار کیا اور تین دن اوسپر اندھیرا رہا جب تبع نے یہ دیکھا سفید کپڑے قبطی
کعبہ کو پہنائی اور تعظیم کی اور ایک اونٹ ذبح کیا سو اللہ تعالے یہان کعبہ کی آبادی کی خبر دیتا ہی اوس
آبادی کا ظہور محمدی وقت مین ہوا آج تک وہ پاک مکان ظالمون کے ہاتھ سے محفوظ ہی اور وہان کے
لوگ سچے دین پر قائم ہین **چھپنوان باب** ارے او سب پیاسو پانی پاس آؤ اور وہ بھی جسکے پاس
نقدی نہو آؤ مول لو اور کھاؤ آؤ شراب اور دودھ بن روپیہ اور بے قیمت خریدو تم کس لیے اپنی
چاندی کو اوس چیز کے لیے جو روٹی نہین اور اپنی کمائی اوسکی لیے جو آسودہ نہین کرتی خرچ کرتے ہو
تم میری سنو اور اچھی چیز کھاؤ اور تمہارا جی چربی سے لذت لیگا کان جھکاؤ اور مجھ پاس آؤ سنو تاکہ
تمہاری جان زندہ رہے مین تمسے ہمیشہ کا عہد باندھونگا اور داؤد کی سچی نعمتین تمہین دونگا آگے امت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم دیکھو اللہ فرماتا ہی کہ جو چیز روٹی نہین جسسے تمہارا پیٹ نہین بھرتا اوسکے لیے
اپنا روپیہ کیون خرچ کرتے ہو میرے پاس آؤ بے قیمت شراب اور دودھ خریدو اسکا یہ مطلب کہ تم بتون کو
کیون پوجتے ہو تمکو بتون سے کیا ملتا ہی یہ کہکر صاف فرمایا کہ کان جھکاؤ اور میرا کلام سنو تمہاری جان
میرے کلام سے بڑی لذت پاوے گی جیسی لذت پیاسے کو پانی سے ملتی ہی اور شراب اور دودھ اور چربی سے
جسم کو لذت ملتی ہی روح کو اوس سے بڑھکر لذت اللہ کے کلام سے ملتی ہی پھر فرمایا کہ مین تمسے ہمیشہ کا عہد
باندھونگا عہد باندھنا ان پاک کتابون کی بولی مین اس کو کہتے ہین کہ اللہ تعالے اپنے بندون سے
اقرار لیتا ہی کہ میری شریعت کے یہ حکم ہین اور خلق کے بھلے کو توراة شریف کی پہلی سورت کے سترھوین باب
مین ہی کہ اللہ تعالے نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے فرمایا میرا عہد تیری ساتھ اور تیرے بعد تیری
نسل کے ساتھ یہ ہی کہ ہر فرزند نرینہ ختنہ کیا جاوے اور تم اپنے بدن کی کھلڑی کٹواؤ اور وہ میری اور
تمہارے بیچ عہد کی علامت ہوگی پھر فرمایا میرا عہد تمہاری جسمون مین ہمیشہ کا عہد ہوگا اور پانچوین سورت
کے چوتھے باب مین ہی کہ اوسنے اپنا عہد تمہاری آگے بیان کیا پھر آگے شریعت کے حکمون کا بیان ہی اسی طرح
جابجا شریعت کو عہد کہا ہی دوسرے سورت کے پچیسوین باب مین ہی وہ عہدنامہ جو مین تجھے دونگا
اوس صندوق مین رکھیو دیکھو توراة کو عہدنامہ فرمایا اب یہان ارشاد ہوتا ہی کہ مین تمسے ہمیشہ کا
عہد باندھونگا اسکا یہ مطلب کہ آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے تمکو وہ شریعت دونگا
جو ہمیشہ رہیگی اور کبھی موقوف نہوگی اور یہ بات اللہ اون لوگون سے فرماتا ہی جو بتون کو پوجتے تھے

اسمین یہ اشارہ ہی کہ اسرائیلیونکی قوم سے باہر دوسری قوم مین وہ شریعت اوتریگی وہ لوگ بتون کو
چہوڑ دینگے اللہ کے کلام کے مزے اونکی روح کو حاصل ہونگے اور فرمایا کہ داؤد کی سچی نعمتین تمکو دونگا
یعنی حضرت داؤد کے زبور مین جن نعمتونکا وعدہ ہوا ہے کہ سارے جہان مین اللہ کا نام پہیلیگا اور اللہ
کے عشق کا ذوق اور شوق جو زبور مین اول سے آخر تک بہرا ہوا ہے اور دین کی بادشاہی اور حکومت
کے زور سے دین کو پہیلانا یہ سب نعمتین آخری امت کو ملینگے اور وہ دین کا بادشاہ جسکی بشارت
زبور مین دی ہی وہ تمام جہان مین ایمان کا فیض پہیلاویگا ارشاد ہوتا ہے دیکہو مین نے اوسی قومون
کے لیے گواہ بنایا اور لوگون کا ایک پیشوا اور فرمان روا یعنی محمدی بہائیو اللہ تعالے پہر اوس پاک بندی کے
کیطرف اشارہ کرتا ہی جسکا بار بار اوپر ذکر ہو چکا ہی اللہ فرماتا ہی کہ مین اوسکو قومونپر گواہ بناؤنگا کہ وہ سب
قومون کی اعمالون کی گواہی قیامت مین دیگا کیونکہ وہ سب قومون کی طرف بہیجا جاویگا قرآن مین
اللہ اس لفظ کو یاد دلاتا ہی اور فرماتا ہی يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا ای نبی ہمنی تمکو گواہ کر کے
بہیجا ارشاد ہوتا ہی دیکہ تو ایک گروہ کو جسے تو نہین پہچانتا تہا بلاویگا اور وہی گروہ جو تجہی نہین پہچانتی تہین
خداوند تیری خدا اور اسرائیل کے قدوس کے لیے تیری پاس دوڑتی آوینگے کیونکہ اوس نے تجہے جلال بخشا ہی
ای ایمان والو ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے مکہ مین اپنے شہر والون کو اللہ کیطرف بلایا پہر جنکو
اللہ کیطرف بلایا جنکو کبہی نہین دیکہا تہا پہر مدینہ کے لوگون کو اللہ کیطرف بلایا پہر روم اور مصر اور
ایران والون کو قاصدون اور خطون کے وسیلہ سے اللہ کیطرف بلایا اور وہ قومین جو آپکو نہین پہچانتے
تہین اونہون نے جب آپ کی خبر سنی اللہ کے کلام کے شوق مین دوڑتی ہوی آپ پاس آئین اور
کئی عیسائی درویش آپکی شوق مین حبش سے آئی اور آپ سی قرآن سنکر ایمان لائے جنون کی قومین
کئی بار حاضر ہوئین اور ایمان لائین جب مکہ فتح ہوا اور وہان ایمان پہیلا عرب کے ہر ہر شہر اور ہر ہر
گانون کے لوگ آئی اور ایمان لائے اسکے بعد اللہ تعالے اپنی رحمت اور اپنی قدرت کا بیان کرکے فرماتا
ہے کہ جسطرح مینہ اور برف آسمان سی اوترتا ہی اور پہر وہان نہین جاتا بلکہ زمین کو سینچتا اور اوسے
شاداب اور شگفتہ کرتا ہی تاکہ بونی والیکو بیج اور کہانیوالیکو روٹی دیوی اوسی طرح میرا کلام جو
میرے منہ سے نکلتا ہی ہوگا وہ مجہ پاس خالی نہ پہریگا بلکہ جو کچہ میری خواہش ہوگی وہ اوسے
پورا کریگا اور اوس کام مین جسکے لیے مین نے اوسی بہیجا کامیاب ہوگا کہ تم خوشی سے نکلوگے اور

سلامتی سے پہونچائی جاؤگی پہاڑ اور کوہ تمہارے آگے پہول کے گانے لگینگے اور میدان کے سارے درخت
تال دینگے کانٹون کی جگہ صنوبر کے درخت جمینگے اور سداگلاب کے بدلے آس کے درخت جمینگے
اور یہ خداوند کیلیے ہمیشہ کا نام و نشان ٹہریگا جو کبہی کٹ نجائیگا ای ایمان والو یہ بہت بڑا بہاری محمدی
وقت کا کہ ایمان اے لوگ خوشی سے اور سلامتی سے ہر ہر ملک مین آتے جاتے ہین ایک وقت وہ
تہا کہ ہر ہر ملک مین بت پرستون کا زور تہا حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد اونکا زور بہت بڑہ
گیا تہا پہر جہوٹے عیسائیون سے ایمان والون کو جان بچانا مشکل تہا محمدی وقتمین ایمان
والونکو امن امان ملا پہاڑ اور درخت بہی بیشک اللہ کے دین کے پہیلنے کی خوشی کر رہے ہین جیسا
کہ خداوند نے زبور کی بشارت مین فرمایا تہا کہ نہرین تال دیوین اور پہاڑیان مل کے خوشیان کرین اور
جیسا کہ زبور کی بشارت مین فرمایا تہا کہ بن کے سارے درخت خوشی کرین کانٹون کے بدلے یعنے
کافرون اور ظالمون کے بدلے جا بجا صنوبر یعنے عمدہ عمدہ خاص بندے ہر ہر ملک مین پہیل
گئے اور یہ اللہ کے سچے دین کی نشانی ہمیشہ کیلیے باقی ہے دیکہو اسوقت مین بہی محمدی لوگ ہر ہر ملک
مین امن و امان سے آتے جاتے ہین یاد رہی ظاہر اسکا یہ ہے کہ عیسائیون کی خبر آتا ہی کہ جب بت
پرست لوگ خداپرست عیسائی ہو جاوینگے وہ انسانون کو فائدہ مند ہون گے وہ ناچیز کانٹون کے
بدلے صنوبر کے درخت ہو جاوینگے اور کہنیے والے کانٹون کے بدلے خوبصورت خوشبودار ہو جاوینگے
ای آپ دیکہو حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد کتنے عیسائیونکو خوشی اور سلامتی کب ملی بت پرستونکا اور جہوٹے
عیسائیونکا ہر طرف زور رہا یہ سب چبہنی والی کانٹے محمدی وقتمین کاٹ ڈالے گئے اور صنوبر اور آس
کے درخت کیطرح باغ دنیا مین اللہ والے محمدی لوگ جا بجا لگائے گئے چپنواں باب خداوند یون فرماتا ہے
کہ تم انصاف کو یاد کرو اور سچائی کو کام مین لاؤ کیونکہ میری نجات آنیکو اور میری صداقت ظاہر ہونیکے قریب
ہے مبارک وہ انسان جو یہ کرتا ہی اور وہ آدم زاد جو اوسمین لگا رہتا ہی جو ہفتہ کو مانتا ہے ورا دسے
ناپاک نہین کرتا ہی اور اپنا ہاتہ ساری بدکاری سے باز رکہتا ہے اور بیگانہ آدمی جو خداوند سے مل گیا
ہرگز نہ کہے کہ خداوند نے مجکو اپنے لوگون سے بالکل جدا کر دیا اور خواجہ سرا نہ کہی کہ مین ایک سوکہا درخت ہون
کیونکہ خداوند یون کہتا ہی کہ وہ جو خواجہ سرا میرے سبتون کو مانتے ہین اور ان کامون کو جو میرے
پسند ہین اختیار کرتے ہین اور میرے عہد مین قائم رہتے ہین مین اونہین کو اپنے گہر مین اور اپنے

چاردیواری کی اندر ایک یادگار اور ایک نام جو بیٹون اور بیٹیون سے بہتر ہے بخشونگا مین اونکو ہمیشہ
کا نام دونگا جو مٹایا نجائیگا اور وے غیر بھی جو خداوند سے مل گئے ہین کہ اوسکی بندگی کرین اور خداوند کے نام
کو عزیز رکھین اور اوسکے بندے ہووین وے سب جو ہفتہ کو مانتے ہین کہ اوسے ناپاک نکرین اور میرے
عہد مین قائم رہتے ہین مین اونہین اپنے پاک پہاڑ پر لاونگا اور اپنے عبادت کے مقام مین شادمان
کرونگا اور اونکے چڑہاوے اور اونکی قربانی میری قربانی کی جگہ پر قبول ہونگے کیونکہ میرا گھر
ساری قومونکا عبادت خانہ کہلائیگا خداوند خدا جو اسرائیل کے تتر بتر کئے ہوئونکا جمع کرنیوالا ہے یون
فرماتا ہے کہ مین ہنوز اورون کو بھی اوسکے جمع کئے ہوئون کے پاس اوس جمع کرونگا امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
وہی محمدی شریعت جسکو یسعیاہ نبی زبور مین اور اس کتاب کے اکیاونوین باب مین صداقت اور نجات
کا نام رکھا ہی اوسی شریعت کے بہیجنے کا اللہ یہ وعدہ کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ اوس شریعت کے ظاہر ہونیکا
وقت نزدیک ہے پھر اوس وقت کے لوگون کو تاکید کرتا ہے کہ جبتک وہ آخری شریعت نہ آوے تب تک
موسی کے شریعت پر عمل کئے جاؤ پادری الکھتا ہے کہ وہ نجات اور اللہ کے اقرار پورے ہونے یعنی
اور عیسی علیہ السلام کے وسیلے سے سچائی ظاہر ہونے پر ہے اے ایمان والو دیکھو پادری کے نزدیک بھی
نجات اور صداقت آخری شریعت کا نام ہی مگر اوسکو حضرت عیسی علیہ السلام کی شریعت کی خبر بتاتا
اور یہ نہین دیکھتا ہے کہ اسکے بعد صاف صاف پتے محمدی شریعت کے موجود ہین اللہ تعالے صاف
فرماتا ہے کہ بیگانہ لوگ یعنی وہ لوگ جو قوم اسرائیل مین سے نہین ہین اور حضرت موسی علیہ السلام
کی شریعت مین داخل ہوئے ہین وہ لوگ شکایت نہ کرین کہ اللہ تعالے نے ہمکو اپنے لوگون سے جدا
کر دیا اور خواجہ سرا بھی نہ کہین کہ ہم ناچیز ہین اسکا یہ مطلب کہ حضرت موسی علیہ السلام کی شریعت
مین جو خاص مقام اللہ کی بندگی کا تھا وہان خواجہ سراون کو اور قوم اسرائیل کے سوا اور قوم کے
ایمان والون کو جانیکا حکم نہ تھا توریت شریف کی دوسری سورۃ کے پچیسوین باب مین بیان
ہی کہ اللہ تعالے نے حضرت موسی علیہ السلام کو یہ حکم فرمایا کہ ایک صندوق شمشاد کی لکڑی کا
بنا اور اسکے اندر باہر سونا منڈہ اور وہ عہد نامہ جو تجھے دونگا اوس صندوق مین رکھ
اسی طرح چوکی اور چمچے اور پیالے اور شمعدان اور چراغ وغیرہ بنانے کا حکم ہوا چھبیسوین باب
مین لکھا ہے کہ اللہ کا حکم ہوا کہ خیمہ کھڑا ہو اور صندوق اوسمین رکھا جاوے اور پردہ

ڈالا جاوے پردے کے اندر صندوق رہے اوس مقام کا نام قدس الاقداس ہوگا اور باہر کے درجہ کا نام قدس
ہوگا اور چوکی باہر پردے کے اور شمعدان روبرو چوکی کے رکھا جاوے اور حکم ہوا کہ ہارون کو اور اونکے بیٹون کو
اوس بارگاہ خاص کا مجاور اور خادم بنایا جاوے اس خیمے کے دروازے پر قربانیان اور نذرین اللہ کے واسطے چڑہائی
جاتی تھین اور حضرت موسی علیہ السلام جب مصر سے نکلے تو آپکو ایک جگہ قیام نہین تھا اس باعث سے یہ خیمہ
اور یہ اسباب سطرح کا تھا کہ جہان چلتے اسکو اوٹھا لے چلتے اور جہان اوترتے وہان خیمہ کھڑا کر دیتے چوتھی سورت
کے چوتھی باب مین ہے کہ جب خیمہ کوچ کرتا تو حضرت ہارون علیہ السلام کی اولاد کو حکم تھا کہ صندوق
اور چوکی اور شمعدان اور سب اسباب پر غلاف ڈالین پھر قہات جو حضرت موسی اور حضرت ہارون کے
دادا ہین اونکی نسل کے لوگ اوسکے اوٹھانیکے لیے آوین لیکن اُن پاک چیزون کو نہ چھوئین اور جسوقت
اون پاک چیزون پر غلاف پڑتا ہو وہ نہین دیکھنے کو نہ آوین اور سولھوین باب کی چالیسوین آیت
مین ہے کہ ہارون کی نسل کے سوا کوئی اللہ کے حضور مین خوشبو سلگانیکو نزدیک نہ آوے اور اٹھارہوین
باب مین ہے کہ ہارون اور اوسکے بیٹے شہادت کے خیمہ کے سامنے خدمت کرین اور لاوی جو حضرت موسی
اور حضرت ہارون کے پردادا ہین اونکی نسل کے لوگون کو حکم ہوا کہ سارے خیمہ کی نگاہبانی کرین اور کوئی
پردیسی تمہارے نزدیک نہ آنے پاوے اور جو پردیسی نزدیک آوے وے تو قتل کیا جاوے پھر بائیسوین آیت
مین ہے کہ بنی اسرائیل جماعت کے خیمہ کے نزدیک نہ آوین نہو کہ وے گناہ گار ہون اور مر جاوین بلکہ
لاوی کی نسل جماعت کے خیمہ کی خدمت کرین اور پانچوین سورت کے تیئسوین باب مین ہے کہ جسکے خصئے کچلے
گئے ہون یا آلت کاٹ ڈالی گئی ہو وہ اللہ کی جماعت مین داخل نہو آب سنو کہ جب اللہ تعالے نے حضرت
سلیمان علیہ السلام کے ہاتھون یروشلم مین مسجد بیت المقدس بنوائی اوسکی بھی دو درجے بنے اور
صندوق عہدنامہ کا قدس الاقداس مین رکھا گیا اب حضرت اشعیا علیہ السلام کی زبانی اللہ
تعالے خواجہ سراؤن کو اور غیر قومون کو تسلی دیتا ہے کہ تم غمگین نہو کہ اس شریعت مین مین نے تمکو
اپنے پاک مقام مین آنیکا اذن نہین دیا تم میرے حکمون پر چلے جاؤ ہفتے کو یا نو یعنے اوس
دن کوئی کام دنیا کا نہ کرو اگر تم اسوقت مین پاک مقامون سے محروم ہو تو آخری شریعت مین
جو میرا پاک مقام ہوگا وہان مین خواجہ سراؤن کو اپنے خاص گھر مین ہمیشہ کے لیے ایک نام دونگا
جو کبھی نہ مٹے گا وہ نام بیٹیون اور بیٹون سے بہتر ہوگا یعنے خواجہ سراؤن کو اللہ نے اولاد نہین دانی

ور اونکو اولاد کے قابل نہ رکھا تو یہ نام اور خطاب اونکو ایسا ملا کہ اولاد سے بہت بہتر ہے اس وعدہ کے موافق
اللہ نے محمدی وقت مین مدتون سے کعبہ شریف کا خادم اور مدینہ نورانی مین جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کے روضہ پاک کا خادم خواجہ سراؤن کو بنایا خادم بیت اللہ کے اور خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے کہلاتے ہین معلوم نہین کہ یہ لوگ کسوقت سے ان پاک مقامون کے خادم ہوے ہین مولانا
سید علی سمہودی جو مدینہ شریف کے رہنے والے تھے تاریخ مدینہ مین لکھتے ہین کہ ابن نجار نے لکھا ہی
کہ سن پانسو چون مین ربیع الثانی کے مہینے مین قاسم ابن مہنّی کے زمانے مین ایک بتی حجرہ اور مسجد کے
بیچ مین گر کر سو کھہ گئی تھی بیان حبشی خصی یعنی خواجہ سرا تھا اور حجرہ کے خادمون مین سے تھا
وہ اوترا اور اوسکے ساتھ دو آدمی اور اوترے اُنہون نے اوسکو نکالا یہان معلوم ہوا کہ خواجہ سراؤن کو
یہ خدمت بہت مدت سے ہے سبحان اللہ محمدی شریعت کے ہر ہر حکم مین اللہ کی رحمت کا جوش
ہے جن لوگون کو سوا ہی شریعت مین اللہ نے اپنے گھر مین اور پاک جماعت مین جانیکا اذن نہین
دیا تھا یہان اونہین کو اپنے گھر کا خادم بنایا اسوقت کے غم کے بدلے اونکو اتنی بڑی خوشی
اور بشاشی بخشی حضرت موسی علیہ السلام کی شریعت مین اسرائیلیون کے ایک فرقہ کے سوا
کسیکو اللہ کے گھر مین جانیکا حکم نتھا اب اسرائیلیون کے سوا دوسری قوم مین حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کر کے غیر قوم کو اپنا کر لیا اور اپنے گھر مین اونکو بسایا اور سب
قومون کے محمدیون کو اذن عام دیا کہ سب میرے پاک مقامون مین آؤ مکہ مین اور منے
مین قربانیکا مقام ٹھہرایا ہر قوم کے محمدی لوگ وہان قربانیان لاتے ہین کسی قوم کو کسی
مقام مین روک نہین اللہ کا دربار عام کہلا ہوا ہی جسوقت جسکا جی چاہے آوے توراۃ
شریف کو دیکھو کیسی کیسی قیدین تھین یہان سب قیدین اوٹھا دین وہ شریعت جلالی تھی
ہر وقت ہر ایک کو آنے کا حکم نہ تھا حضرت ہارون علیہ السلام کو حکم تھا کہ اندر کے درجے
مین ہر وقت نہ آوین اور جب آوین تو کئی طرح کی قربانیان لاوین جسکا بیان تیسری سورت کے
مین سولہوین باب مین ہے اور اکیسوین باب مین ہے کہ حضرت ہارون علیہ السلام
کی نسل مین جسکے بدن مین کچھ نقصان ہو جیسے اندھا یا لنگڑا وہ بھی اندر کے درجے مین داخل
نہو اور قربانی کی جگہہ کے پاس بھی نہ آوے محمدی وقت مین دریا رحمت کا جوش مین آیا

جو ایمان لایا اوسکو اللہ نے اپنا نزدیکی بنایا یا اللہ تیرا شکر کس زبان سے ادا کرین کہ تونے ہمکو اپنی پیارے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رحم کی ہوی امت مین پیدا کیا اور انہو دونون گہرونمین آنیکا سب ایمان والون کو اذن عام دیا وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ کا ظہور دکہا دیا پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ اجنبی لوگ اور خواجہ سرا حضرت موسی علیہ السلام کی شریعت مین بہت تکلیف مین رہتی تھے لیکن انجیل پاک نے ان سب باتون کو موقوف کر دیا اللہ تعالے نے اقرار کیا کہ جو میری تابعداری کرینگے مین اونکو اپنے پاک پہاڑ پر لاؤنگا پاک پہاڑ سے صیہون پہاڑ مراد ہے یہ لکھکر پادری نے سوچا کہ صیہون پہاڑ اور مسجد بیت المقدس محمدیون کے قبضہ مین ہے یہ سوچ کر بات بدل دی اور لکہدیا کہ صیہون پہاڑ سے اور اللہ کے گہر سے عیسائی جماعت مراد ہی یعنے بت پرست لوگ عیسائی ہوجاوینگے اور قربانی سے محبت اور ایمان مراد ہی جیسا کہ کالون کہتا ہی ای پادریو حضرت موسی علیہ السلام کی شریعت مین بھی غیر قومون کے لوگ ایمان مین داخل ہوتے تھے توراۃ مین جابجا اونکا ذکر ہی مگر اللہ کے گھر مین آنیکا حکم نہ تھا یہان اللہ نے صاف وعدہ کیا کہ ساری قومون کے لوگ اللہ کے گہر مین آوینگے اللہ نے اپنے کعبہ کا اور مدینہ پاک کا خادم خواجہ سرا اون کو بنا کر آنیکا مطلب صاف کہولدیا اسکے بعد اللہ تعالے اسرائیلیون سے وعدہ کرتا ہے کہ اسرائیلیون مین جو ایمان والے لوگ ہین اور اونکے ساتھ کچھ اور قومون کے لوگ بھی ایمان لائے ہین اونکے ساتھ اور زیادہ ایمان والون کو جمع کرونگا محمدی وقت مین اسبات کا خوب طرح ظہور ہوا استاونوان باب اس باب مین یہودیون کی بت پرستی کے اوپر اللہ نے بڑے بڑے قہر اور غضب کے کلمے فرمائی ہین اور جو یہودی بت پوجتے تھے اونکو خوب رسوا کیا ہے بعد اسکے تیرہوین آیت مین فرماتا ہی لیکن وہ جسکا بہروسا مجہپر ہے زمین کا وارث ہوگا اور میرے پاک پہاڑ کو میراث مین پاویگا تب یہ بات کہی جاویگی ارے تم راہ کو اونچا کرو اونچا کرو خوب برابر کرو میری گروہ کے راستہ سے اس چیز کو جو ٹہوکر کہلاتے ہی اوٹھا لیجاو ای ایمان والو اللہ تعالے نے یہان صاف پتا جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا بتلایا صیہون پہاڑ کی پاک مسجد پر اللہ نے اونکو معراج کی رات مین پہونچایا شام کا ملک آپنے پایا آپکے وقت سے آجتک صیہون اور ملک شام پر جا گہر ہی بعد اسکی اللہ فرماتا ہی کہ اسوقت مین یہودیون پر میرا حکم ہوگا کہ رستہ صاف کرو دین کی سیدہی سڑک طیار کرو

بعض چیزون سے لوگ ٹھوکر کہاتے ہین اون چیزون کو ہٹا دو یہ صاف اشارے محمدی شریعت کیطرف ہین اس شریعت مین ٹھوکر کہلانی والی چیزونکو ہٹا دیا تصویرون کا بنانا اور شراب پینا حرام کردیا مارنی کے علم کا سیکھنا منع کردیا ان چیزون کی باعث سے بہت لوگ بہک جاتے تھے اسطرحکا بیان چالیسوین باب مین بھی ہوچکاہے وہان صاف فرمایاہے کہ عرباہ مین یعنی جنگل مین ہمارے خدا کے لئے ایک سیدھی شاہراہ طیار کرو پادری طامس اسکاٹ لکھتاہے کہ بعضون نے اسکا یہ مطلب سمجھا ہے کہ خسرو بادشاہ نے جو بیت المقدس کے بنانیکا اشتہار دیا تھا یہ اوسکی خبر ہے پھر پادری اسبات کو رد کرتاہے اور لکھتاہے کہ خسرو نے اسطرح سے لوگون کو نہین بلایا تھا یہ کلام اللہ کا اپنے خادمون سے ہی کہ ایمان والون کے لئے اور توبہ کرنے والون کے لئے رستے کو طیار کرو سڑک کو برابر کرو انسٹھوان باب اس باب مین پہلے اسرائیلیون کے گناہون کی شکایت ہے پھر پندرہوین آیت مین اللہ فرماتاہے خداوند نے دیکہا اور اوسکی آنکھون مین برا معلوم ہوا کہ عدالت نہین اور اوسنے دیکہا کہ کوئی مرد نہین اور تعجب کیا کہ کوئی شفاعت کرنیوالا نہین سو اوسی کے بازو نے اوسکے لئے نجات کی اور اوسکی سچائی نے اوسی سنبھالا اوسنے سچائیکو بکتر کے مانند پہنا اور نجات کا خود اپنے سر پر رکہا اور اوسنے لباس کی جگہ انتقام کی پوشاک پہنے اور غیرت کا جبہ اوڑھا جیسے اونکی اعمال ہین ویسی اونکو جزا دیگا اپنے بیریونپر قہر کریگا اور اپنے دشمنون کو سزا دیگا ہان دریای ملکون کو پورا بدلا دیگا تب وے جو پچھم مین ہین خداوند کے نام سے ڈرینگے اور جو پورب مین ہین اوسکے جلال سے ترسان ہونگے جب دشمن باڑھ کی مانند چڑھ آویگا تو خداوند کی روح اوسکے مقابل ایک نشان کھڑا کریگی پادری طامس سکاٹ لکھتاہے کہ یہ پیش خبری آیندہ زمانہ مین پوری ہونیوالی ہی اور یہ جو خبر دی ہے کہ اونمین کوئی شفاعت کرنیوالا نہین تو یہ مطلب ہوسکتاہے کہ خراب اور باغی لوگ پہلے پیدا ہونگے بعد اوسکے یہ عمدہ تبدیلی ہوگی یا تو یہودی جو عیسائیون کے بڑے دشمن ہین یا وہ لوگ جو پیغمبرون اور فرشتون کی مورتین رکہتے ہین ای پادریو یہودی اور جھوٹے عیسائی جو پیغمبرون اور فرشتون کی مورتین پوجتے تھے اونکے وقتمین کوئی نبی نہین تھا جو شفاعت کرے اللہ نے اپنی قدرت کے بازو سے اپنے سچے دین کو قوت دی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے اور قرآن کے

وسیلہ سے اپنے غضب اور قہر کے صفت کو کافرون پر ظاہر کیا اور اپنے سچائی کو اور نجات کی راہ
کو ایمان والون کے لئے ظاہر کیا دریائی ملکون کے یعنی عرب کے شہرون مین جو بت پرست
اور بے ایمان یہودی تھے اونپر خوب جہاد ہوا تب لوگ پورب اور پچھم کے اللہ سے ڈرنے لگے
جب کبھی دشمن طوفان کے بہاؤ کیطرح چڑھ کر آئے اودھر بھی محمدیون نے اللہ کی مدد سے محمدی
جھنڈا جہاد کا کھڑا کر دیا اوسوقت سے آجتک یہی قاعدہ جاری ہے سنن ابی داؤد مین ہے
کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہاد جاری ہے جسوقت سے اللہ نے مجکو بھیجا
یہانتک کہ اس امت کے پچھلے لوگ دجال سے لڑینگے اللہ فرماتا ہے وبا الصیّون جوئل و
لشابی پشیع بیعقوب اور وہ بچانی والا صیہون کے لئے آویگا اور اونکے لئے جو یعقوب مین
بدی سے باز آتے ہین خداوند فرماتا ہے یہ ترجمہ جو ایک پادری نے کیا ہے بہت ٹھیک ہے
عبرانی مین لام کا حرف ہے لام کے معنے ہین واسطے تو لفظی معنی یہ ہین کہ آویگا صیہون کے
واسطے بچانیوالا تو مطلب یہ ہوا کہ وہ اللہ کے حکم سے صیہون کو بت پرستون کے ظلم سے بچا
ویگا مگر پادری میتھر نے کچھ سوچ کر یون ترجمہ کر دیا کہ صیہون مین آویگا تا کہ حضرت عیسی
علیہ السلام کی خبر ٹھہر جاوی کیونکہ وہ صیہون مین تشریف لائے مگر یہ نہ دیکھا کہ حضرت محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک بھی معراج کی رات مین شہر صیہون مین مسجد بیت المقدس
مین آئے تھے آپ ہی نے اللہ کے حکم سے اوس پاک شہر کو اور پاک مسجد کو بت پرستون کے
ظلم سے آجتک بچایا حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد وہ سارا شہر مسجد سمیت برباد کیا گیا تھا
اونکی خبر یہ ہرگز نہین ہو سکتی پھر جو لشابی کا لفظ ہے اوسمین بھی لام ہے اور معنی یون ہین کہ
بدی سے باز آنیوالون کے لئے یعقوب مین اسکا مطلب یہ ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام
کے نسل مین جو لوگ ایمان لاوینگے اونکو وہ اللہ کے حکم سے بچاویگا یہان بھی پادری میتھر نے
لام کے معنے یون لکھدئی کہ انہین کے درمیان جو یعقوب مین بدی سے باز آتے ہین دہیانکے
معنے اس لئے لکھدئی کہ حضرت عیسی علیہ السلام حضرت یعقوب کی نسل مین پیدا ہوئی ہین
یہ اونکی خبر ٹھہر جاوے مگر بچانیوالے کے لفظ کیطرف سے پادری نے آنکھ بند کر لی ارشاد ہوتا
ہے اور مین جو ہون سو اونکے ساتھ میرا عہد یہ ہے خداوند فرماتا ہے کہ میری روح جو تجھپر ہے

ور میری باتین جو مین نے تیرے منھہ مین ڈالی ہین تیرے منھہ سے اور تیری نسل کے منھہ سے
اور تیری نسل کی نسل کے منھہ سے اب سے لیکے ہمیشہ تک جاتی نرہینگے خداوند کا یہی ارشاد ہے
اے ایمان والو پہلے فرمایا کہ اونکے ساتھہ میرا عہد یہ ہے یعنے اون قومون کے ساتھہ جو عجم اور یورپ
سے آوینگے اور اون اسرائیلیون کے ساتھہ جو محمدی ہوجاوینگے پھر فرمایا کہ میری روح
جو تجھہ پر ہے یہ اشارہ آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف ہے جو صیہون کا بچانیوالا ہے اسکا
مطلب دوسرے لفظ مین کھولدیا کہ میری باتین جو مین نے تیرے منھہ مین ڈالین ان کتابون
مین جابجا یہ محاورہ ہے کہ دوسری بات سے پہلی بات کا مطلب کھلجاتا ہے معلوم ہوا کہ روح سے
مراد اللہ کا کلام ہے جیسا کہ قرآن مجید مین اللہ فرماتا ہے وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا
مِّنْ اَمْرِنَا اور اسی طرح ہمنے پیغام بھیجا تیری طرف روح کو اپنے حکم سے اللہ فرماتا ہے کہ مین
اوسوقت اقرار کرونگا کہ تیرے منھہ سے اور تیری نسل کے منھہ سے میرا کلام جاتا نرہیگا
جامع ترمذی مین ہے کہ ہمارے پیغمبر صلعم نے فرمایا کہ مین تم مین قرآن کو اور اپنے اہل بیت کو چھوڑے جاتا ہون یہ دونون
جدا نہونگے یہانتک کہ میرے پاس حوض پر آوینگے اور اللہ تعالے قرآن مین فرماتا ہے اِنَّا نَحْنُ
نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ یعنے ہمنے اوتاری نصیحت اور ہم اوسکے نگہبان ہین دیکھو
اس وعدہ کے موافق قرآن شریف کا ایک ایک حرف باقی ہے کسی کی مجال نہین کہ ایک حرف بڑہا
سکے یا گھٹا سکے اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی نسل مین قرآن اور حدیث کے جاننے والے
ابتک باقی ہین اور دینی نسل مین جو قرآن اور حدیث کو ایک سے ایک سیکھتے چلے آتے ہین
اونکا سلسلہ آجتک باقی ہے اور اسمین یہ بھی اشارہ ہے کہ قرآن اور حدیث زبانون پر بھی
جاری رہیگا کچھہ لوگ ہر زمانے مین اوسکو زبان سے بھی بیان کرتے رہینگے اگرچہ اکثر لوگ
بگڑ جاوین مگر ایسا نہین ہوگا کہ فقط کاغذون پر حرف رہجاوین اور زبان سب کے بند ہوجاوے
حدیث مین فرمایا کہ کچھہ لوگ میری امت کے حق پر رہینگے اور غالب رہینگے کوئی اونکا کچھہ
بگاڑ نہین سکیگا **ساٹھوان باب** اوٹھہ روشن ہو کہ تیری روشنی آئے اور خداوند
کے جلال نے تجھہ پر طلوع کیا ہے کہ دیکھہ تاریکی زمین پر چھا جاویگی اور تیرگی قومون پر اور خداوند
تجھہ پر طالع ہوگا اور اوسکا جلال تجھہ پر نمود ہوگا اور قومین تیری روشنی مین اور بادشاہ

تیرے طلوع کی تجلی مین چلین گے آی محمدی بہائیو آگے بہڑ ہوکر اللہ تعالے نے اپنے گہر کا لفظ اور اللہ کے شہر کا لفظ فرمایا ہی معلوم ہوا کہ اللہ تعالے اپنے گہر کو اور اپنے شہر کو خوشی سناتا ہی کہ نور اللہ کا تجہپر ظاہر ہوگا اور سب قومونکو اوس نور مین اللہ کی راہ ملی گی یہ خطاب مکہ سے اور کعبہ سے ہے یا یروشالم سے اور مسجد بیت المقدس سے مگر غور کرنے سے معلوم ہوا کہ یہان ذکر مکہ اور کعبہ کا ہی مگر پادریون کے فریب سے ہشیار رہو عربی ترجمہ توراۃ کا اور صحیفون کا جو ۱۸۳۱ء عیسوی مین لندن مین چہپا ہے اوسمین یروشالم کا لفظ بڑھا دیا اور یون لکہدیا کہ اوٹھ روشن ہو ای یروشالم کہ تری روشنی آئی اللہ کا شکر ہی کہ اونہنے ہمکو عبرانی توراۃ دکہلا دی اور پادریون کا بڑھاؤ اور گہٹاؤ دکہلادیا اللہ تعالے یہ بتادیتا ہی کہ سب قومونپر اندہیرا چہا جائیگا اسکا صاف مطلب ہی کہ جن قومونپر نور چہایا ہوا ہے اونپر اندہیرا چہا جاویگا حضرت عیسی علیہ السلام کیوقت کی یہ خبر نہین ہی کیونکہ اوسوقت تک اسرائیلیون کے سوا کسی قوم مین ایمان نہ تہا یہ تارکی بہت بڑی مدت سے چہائی ہوئی تہی پہر حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد اونکی نائبون نے اور بہت قومون مین ایمان پہیلایا پہر آخر کو بہت لوگ حضرت عیسی علیہ السلام کو خدا سمجہنے لگے یہ اندہیرا تین سو برس تک چہایا رہا تو یہ لفظ اوسوقت پر مطابق ہی جسمین بہت سے قومون مین نور پہیل گیا تہا پہر اونپر اندہیرا چہا گیا پہر اللہ نے اپنا نور اپنے گہر کے اوپر پہیلا دیا اس نور مین بہت قومون نے اللہ کو پہچانا اب اللہ کی قدرت دیکہو پادری طامس اسکاٹ اقرار کرتا ہی کہ یہ خبر حضرت عیسی علیہ السلام کے وقت کی نہین ہوسکتی لکہتا ہی کہ یہودیون نے حضرت داود اور حضرت سلیمان علیہما السلام کے وقت کا سا آرام اور اقبالمندی کبہی نہین پائی لیکن یہ خبر جسمین بڑے جلال کا ذکر ہی حضرت عیسی علیہ السلام کے آنیکے وقت مین اور اونکے آسمان پر جانے کے بعد بہی اس خوشخبری کا ظہور نہین ہوا خداپرستون کی جماعت بیشک بہت بڑہ گئے تہے اور پاک ہو گئی تہی لیکن وہ بہت تکلیف مین تہی اور اونہونے بہت مصیبتین اوٹہائین قسطنطین کے پلٹا کہانے کے وقت تک اور اوسوقت سے کچہ تہوڑی سے اقبالمندی نمایشی پائی تہی لیکن اونکی پاکیزگی بہت آلودہ ہوگئی تہی اور مکار لوگ اوسمین بہر گئے تہے اور بہت فرقون مین تقسیم ہوگئی تہے اور بہت خراب شرارتون سے اپنے تئین بے عزت کر دیا تہا رومیون کی سلطنت برباد ہونے کے بعد کلیسیا یعنے عیسائی جماعت بہت تکلیفون اور مصیبتون مین پڑی جسمین کہ پہلی بیگم

عیسائیون سے بہت کم فرق تھا اور کلیسیا کے پوربی حصہ مین اسلام پھیل گیا تھا اسلیے ابھی تک کوئی
ایسا ماجرا ظہور مین نہین آیا جو اس پیش خبری کے مطابق ہوتا سو عقل سے یہ معلوم تا ہی کہ اس خبر کا
ظہور آیندہ زمانہ مین ہوگا اور بت پرست لوگ اس جماعت مین داخل ہوجاوینگے اور بت پرست
اور یہودی عیسائی ہوجاوینگے بقول لوتھہ کے ای پادریو تمہارا پادری لوتھہ نور کو چھوڑ کر
اندھیرے کیطرف بھٹک گیا دیکھو یہ نور اسلام کا جو مکہ سے چمکا اور تمہاری سلطنت روم کے
پوربی حصہ مین یعنی ملک شام اور یروشالم مین اور تمام جہان مین پھیل گیا یہی وہ نور ہے جسکی اللہ
نے خوشی سنائی تھی دیکھو بہت سے بت پرست اور یہودی اور عیسائی اس دین مین آئے اور انہو
نے اگلی سب مصیبتون سے نجات پائی اور قسطنطین کے مذہب والے پادریون کی مکاری اور شرارت سے
بھی بچ گئے اب اس نور کو چھوڑ کر آیندہ کی راہ دیکھنا بہت بڑی نادانی ہے ارشاد ہوتا ہی اپنی آنکھین
اوٹھا کر چارون طرف نگاہ کر وہ سب کے سب اکٹھے ہوتے ہین وے تجھہ پاس آتے ہین تیرے بیٹے دور
سے آوینگے اور تیری بیٹیان گود مین اوٹھائی جاوینگی تب تو دیکھیگی اور روشن ہوگی
ہان تیرا دل ڈریگا اور کشادہ ہوگا کیونکہ سمندر کی فراوانی تیرے پاس پھریگی اور قومونکی
دولت تیرے پاس جمع ہوگی اونٹ کثرت سے آکے تجھے چھپالینگے مدیان اور عیفاہ
کے جوان اونٹ وے سب جو سبا کے ہین آوینگے وے سونا اور لُبان لاوینگے اور خداوند
کی تعریفونکی بشارتین سناوینگے قیدار کی ساری بھیڑین تیرے پاس جمع ہونگی نبایوت کی
مینڈھے تیری خدمت مین حاضر ہونگے وے میری منظوری کیواسطے میرے مذبح پر یعنے قربانی کے
مقام پر چڑھائی جاوینگے اور مین اپنے شوکت کے گھر کو بزرگی دونگا ای محمدی بھائیو دیکھو اللہ
کن قومون کے پتے دیتا ہے توراۃ شریف کی پہلے سورت کے پچیسوین باب مین ہی کہ ابراہیم
علیہ السلام کی ایک بی بی جنکا نام قطورہ تھا اونسے مدیان پیدا ہوئی اور مدیان سے عیفاہ
پیدا ہوی مولانا محمد امین بغدادی سبائک الذہب مین لکھتے ہین کہ قوم مدین کا ملک شام کی کنارے
پر حجاز کے نزدیک تھا اونہین پر حضرت شعیب علیہ السلام بھیجے گئے جو عیفاہ ابن مدین کی نسل
مین تھے توراۃ کے اوسی باب مین ہی کہ اسمٰعیل علیہ السلام کے پہلوٹھے بیٹے نبایوت ہین اور قیدار
دیکھو اللہ تمہارے عرب کی قومون کا پتا دیتا ہے اپنے گھر سے فرماتا ہی کہ بہت اونٹ کثرت سے تجھے گھیر

آوینگے پھر اون اونٹون کا بیان ہی مدیان اور عیفاہ کے جوان اونٹ پھر فرماتا ہی کہ وے سب جو
سبا سے ہین وہ جو یمن کا ایک شہر ہی وہان کے لوگ آوینگے سونا اور لُبان لاوینگے حضرت
ارمیا علیہ السلام کے چھٹے باب کی بیسوین آیت مین ہی کہ سبا سے لُبان یروشالم مین
آتا ہی مولانا جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ طب نبوی مین لکھتے ہین کہ جناب پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا بخّروا بیوتکم باللبان والسعتر والمرّ یعنی خوشبودار کرو اپنے گھرون کو
لبان اور سعتر اور مُر سے اس حدیث کو ابو یعلےٰ اور ابن سُنّی نے روایت کیا ہی اور اسکی
سند مین ابن لہیعہ ہین فائدہ ابن لہیعہ حدیث کے بڑے جاننے والے تھے مگر آخر مین
اونکی یادداشت مین کچھ خلل پڑگیا تھا انکی بات سے اعتبار بالکل جاتا نہین رہا مولانا سید علی
سمہودی مدنی وفاء الوفا مین لکھتے ہین کہ تقی فاسی نے حافظ رشید الدین ابن مشتری کی ہاتھ
کے لکھی ہوئی سے نقل کیا ہی کہ سن چونسٹھ مین ابن الزبیر نے کعبہ کا بنانا تمام کیا اور کہا
جاتا ہی کہ انہون نے پگھلائی ہوئی رانگے سے بنایا جسمین ورس ملی ہوئی تھی اور کعبہ کی اور
اوسکے ستونون کے درمیان مین سونے کے پتر سے لگائی اور اوسکی کنجیان سونیکی
بنائین قیدار کی نسل قریشی لوگ تھے جو مکہ کے رہنے والے تھے اور مدینہ کے لوگ
بعضون کے نزدیک نبایوت کے نسل مین تھے حافظ ابن حجر عسقلانی کے نزدیک
یہی صحیح ہے ارشاد ہوتا ہے کہ ان قومون کے لوگ بھیڑے اور مینڈھے لیکر آوینگے اور اللہ کے
نام پر اللہ کی خوشنودی کے واسطے قربانی کے مقام پر قربانیان چڑہاوینگے اگرچہ ہمارے
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے بھی عرب لوگ قربانیان کرتے تھے مگر وہ لوگ بت
پرستی اور شرک مین گرفتار تھے تو انکا حج اور قربانی اکارت تھے جب محمدی دین مین آئے تب
اونکی قربانی اور حج قبول ہوا اسلئے فرمایا کہ اونکی بھیڑین اور مینڈھے میری منظوری
کے لئے چڑہائی جاوینگے یعنے اوس وقت اونکی قربانیان قبول ہونگی ارشاد ہوتا ہی
یہ کون ہین جو بدلی کی طرح اوڑتے آتے ہین اور کبوترون مانند اپنے کابک کیطرف بیشک
دریا کے ملک میری راہ تکینگے ترسیس کے جہاز پہلے آوینگے کہ تیرے بیٹون کو اونکی روپے اور سونے
سمیت دور سے خداوند تیرے خدا اور اسرائیل کے قدوس کے نام کے لئے لاوین

کیونکہ اوسنے تجھے بزرگی دی ہی جان کٹو پادری نے اپنے لغت مین لکھا ہی کہ ترسیس ایک شہر تھا
جہان سے جہاز سوداگری کے میڈیٹیرین کو یعنی دریائی روم کو جایا کرتے تھے اور یہ شہر ملک
اسپین مین یعنے اُندلس مین ہے پادری جان ڈیون پورٹ لکھتا ہی کہ مسلمان لوگ ایک مدت تک
میڈیٹیرین یعنی دریای روم مین جہازی ہنر مین سب قومون پر غالب رہے اور اونکے جہاز
خواہ جنگی یا تجارتی بڑے بڑے ہوتے تھے اور عبدالرحمن جو ہسپانیہ کا یعنے اندلس کا بادشاہ
تھا اوسنے ایک ایسا بڑا جہاز بنایا تھا کہ اتبک ان ملکون مین کسی نے نہ دیکھا تھا [illegible]
مین جس سے ثابت ہوتا ہی کہ مسلمانون کے جہاز بڑے بڑے بنتے تھے حالانکہ اون دنون ہسپانیہ
کے نصرانی جو بڑے بڑے جہاز بناتے ہین اونکے جہاز مسلمانون کے جہازون کی نقل ہین
ای ایمان والو اس خبر کا یون ظہور ہوا کہ ملک اُندلس یعنے ترسیس [illegible]
اور محمدیون نے بڑے بڑے جہاز بنائی اور جہازون پر سوار کرکے لوگون کو [illegible]
کے حج کیواسطے لائے ارشاد ہوتا ہی اور اجنبیون کے بیٹے تیری دیوارین بناوینگے اور انکے
بادشاہ تیری خدمت گذاری کرینگے اگرچہ مین نے اپنے قہر سے تجھے مارا پر اپنی مہربانی سے
مین تجھپر رحم کرونگا اور تیرے پھاٹک نت کھلے رہینگے دن رات کبھی بند نہونگے تاکہ قومون
کی دولت کو تیرے پاس لاوین اور اونکے بادشاہون کو دھوم دھام کے ساتھ لاوین کیونکہ وہ قوم اور
وہ بادشاہت جو تیری خدمت گذاری نکریگی برباد ہوجاویگی ہان وہ قومین ایک لخت ہلاک کی جاوینگی
لبنان کا جلال تجھپاس آویگا سرو اور صنوبر اور دیودار ایک ساتھ تاکہ مین اپنے مقدس مقام کو آراستہ کرون
اور اپنے پاؤن کے مقام کو رونق بخشون اور تیرے غارتگرون کے بیٹے بھی اور [illegible]
یون ہی کہ جنہون نے تجھپر ظلم کیا اونکے بیٹے بھی تیرے آگے جھکتے ہوے آوینگے اور وے سب
جنہون نے تیری حقارت کی تیرے پاؤن پر پڑینگے اور وے خداوند کا شہر اسرائیل کے قدوس کا
صیہون تیرا نام رکھینگے ای ایمان والو لبنان ملک شام مین ایک کوہستان ہی وہان شمشاد
اور بلوط سر سبز رہتے ہین بادشاہون کے احوال مین جو کتاب ہی اسمین لکھا ہی کہ حضرت سلیمان
علیہ السلام نے لبنان سے سرو اور صنوبر کے بہت درخت کٹوائے اور وہ لکڑیان مسجد بیت المقدس
مین لگائین سو اللہ تعالے اپنے گھر سے فرماتا ہے کہ لبنان کا جلال تجھپاس آویگا [illegible]

ہو اور مقاموں کے موافق ہو وہ یہ ہے کہ اللہ کعبہ سے اور مکہ سے فرماتا ہی کہ جو بزرگی اللہ نے ملک
شام کو دی ہی وہ تجھ میں آویگی جیسا کہ پینتیسویں باب میں ہو چکا ہی کہ بیابان اور ویرانہ شادمان
ہوگا اور پھول کر خوشی کریگا لبنان کی شوکت اور کرمل اور سرون کی شرافت اوسے دیجائیگی وہان پادری نے
یہ مطلب لکھا ہی کہ جس ملک میں خدا پرستی نہیں ہے وہان اللہ کی تعریف اور اوسکا نام پھیل جاویگا
اور لبنان اور ملک شام میں جیسا نور ایمان کا پھیلا ہوا تھا وہ رونق اوسکے بدلے دوسرے ملکون کو
دیجائیگی اب ہم کہتے ہین کہ یہان پینتیسویں باب کی آیت کا مطلب صاف کھل گیا معلوم ہوا کہ اون
عرب کے بیابان کا ذکر تھا جہان کعبہ ہے جو لفظ وہان مارے بیابان سے لیئے عرب سے فرمایا
تھا وہی لفظ یہان خاص اپنے گھر سے اور اپنے شہر سے فرمایا کہ لبنان کی جو بزرگی اور عزت ہے
وہ تجھکو دیجائیگی اور حضرت زکریا علیہ السلام کے صحیفہ کے گیارھوین باب میں ہے اے لبنان تو اپنے
دروازون کو کھول دے تاکہ آگ تیرے دیودارون کو کھا جاوے اے سرو کے درختو تم نوحہ کرو اسلیئے
کہ دیودار گر پڑے کیونکہ شاندار غارت ہوئے ہیں اے باسان کے بلوط کے درختو تم فغان کرو کیونکہ
محافظ بن کاٹا گیا ہے اس جگہ بربادی کا سر اسکا لکھتا ہوں کہ یہان لبنان بیت المقدس
کو فرمایا ہے ترجمہ معلوم ہوتا ہی کہ مسجد بنائی ہوئی تھی دیودارون سے یا یہ معنے کہ شہر بڑا ہوا تھا عزت دار
اور اللہ والون سے یہ خبر شاید بیت المقدس کی اوس بربادی کی ہے جو رومیون کے ہاتھ سے
ہوئی [illegible] کیونکہ بیت المقدس میں لبنان کے درختون کی لکڑی لگی ہوئی تھی اسباب عشق
[illegible] سے اوسکا نام بھی لبنان ہو گیا اب اسکے حضرت اشعیا علیہ السلام کی کتاب میں بھی یہ معنے
بہت صاف ہیں کہ لبنان کی یعنے بیت المقدس کی بزرگی اور شان جیسی کہ حضرت سلیمان علیہ السلام
کے وقت میں تھی وہ اے کعبہ تجھ میں آویگی اور تجھ میں سے بت نکال کر پھینک دیجاوینگے اور
اللہ کے پوجنے والے تجھ پاس اللہ کو پوجینگے اور حضرت زکریا علیہ السلام کے صحیفہ میں سرو اور
دیودار کے درختون سے عزت دار لوگ مراد ہیں تو یہان بھی ایک معنے یہ ہو سکتے ہیں کہ لبنان کے
پیڑ سے اور بیت المقدس سے عزت دار ایمان دار لوگ تیری زیارت کو آوینگے سو ایسا ہی
ہوا کہ ملک شام کے بہت لوگ جو یہودی اور نصرانی تھے محمدی دین میں آئے اور کعبہ کے حج کو
بڑے شوق سے آتے ہیں اس کتاب کے اکتالیسوین باب میں ہو چکا ہے کہ ہین بیابان میں دیودار

اور آس اور بلسان اور سرو اور صنوبر کے درخت لگاؤنگا وہان پادری نے یہ مطلب لکھا ہے
کہ نیکی کے درخت پھولین اور پھلین گے جنگل یعنی بت پرستون کے ملک مین اور اسکی محبت
خوب طرح لوگون کے دلونمین سماویگی یعنی عمدہ درختون سے اچھے لوگ مراد ہین اسی طرح یہان بھی
ایک مطلب یہہ ہے کہ لبنان جو ملک شام کا آباد کوہستان ہے اور وہان عمدہ عمدہ درخت پیدا
ہوتے ہین آخر زمانہ مین کامل ایمان والے لوگ جو لبنان کے رہنے والے ہونگے کعبہ کی زیارت
کو آوینگے یہ بات محمدی اولیاؤن کی کتابون مین مشہور ہے کہ لبنان مین اللہ کے بڑے بڑے ولی
صاحب کرامات رہتے ہین اور یہہ جو فرمایا کہ جو لوگ تیرے حقارت کرتے ہین وہ تیرے آگے سر
جھکاوینگے اور اللہ کا صیہون تیرا نام رکھینگے اسکا مطلب یہ ہے کہ یہودی لوگ جو بیت
المقدس کو مانتے تھے اور کعبہ کے منکر تھے اسمین جو محمدی ہوجاوینگے وہ کعبہ کو بھی بیت المقدس کی
طرح مانینگے اور وہ صیہون جسمین مسجد بیت المقدس ہے وہ تو حضرت داود علیہ السلام کے وقت سے
حضرت اشعیا علیہ السلام کے وقت تک صیہون کہلاتا تھا اور یہان یون فرمایا کہ اللہ کا صیہون
تیرا نام رکھینگے معلوم ہوا کہ اوس صیہون کے سوا یہ ذکر دوسری جگہ کا ہے جسکا نام اخیر زمانہ
مین صیہون رکھا جائیگا اسکے یہ معنے کہ صیہون کیطرح تجکو بھی مانینگے اور کیا عجب ہے کہ مکہ کو بھی محمدی
اسرائیلی لوگ صیہون بولتے ہون ان کتابون کا محاورہ ہے کہ ایک مقام دوسرے مقام کے مشابہ
ہو تو اوسکا بھی وہی نام رکھدیا جاتا ہے جیسے کہ حضرت زکریا علیہ السلام کے صحیفہ مین مسجد بیت المقدس
کا نام لبنان رکھدیا گیا اور اگر پادری اسبات پر اڑے رہین کہ یہان صیہون کا نام ہے تو یہ خبر
صیہون کی ہے تو صیہون مین بھی ان بشارتون کا ظہور محمدی وقت مین ہوا کیونکہ حضرت عیسیٰ کے
بعد اوس پاک شہر کو مسجد سمیت بت پرستون نے ڈھادیا پھر جھوٹے عیسائیون نے اوس پاک
مسجد مین بڑی برکت کے مقام پر گوبر کا ڈھیر لگادیا پھر محمدیون نے اوسکو پاک صاف کرکے بڑے
شوق سے آباد کیا لبنان کے اور عرب کے اور ہر ہر قوم کے محمدی لوگ اوسکی زیارت کو آتے
ہین عرب لوگ صیہون مین موجود مین عید کے دن قربانیان کرتے ہین سات سو برس ہوئے کہ یہود اور
نصاریٰ اوس پاک مسجد مین جانے نہین پاتے محمدی لوگ انکو وہان آنے نہین دیتے پادری عماد الدین
الکتاب کے مقامات المعروف کے چوبیسوین صفحہ مین لکھتا ہے کہ مسجد کا احاطہ حرم شریف

کھولا جاتا ہے اور کسیوقت وہ خالی نہین پاتا اور اگر دغا سے داخل ہوا اور کھلی اوسی تو ضرور اسکو
قتل کرین اے یہودیو ان کھلی کھلی نشانیون سے دین محمدی کو برحق جانو محمدی ہو جاؤ یہ خیال مت
کرو کہ اب ہم صحراؤن مین بھاگ جاوینگے اور وہان اپنی حکومت کا زور دکھاوینگے اور اس نشانی سے
پیغمبر دین کو نیچا دکھاوینگے اللہ تمکو اس بیہودہ خیال سے توبہ دے آمین ارشاد ہوتا ہے
اسکے بدلے کہ تو چھوڑ دی گئی اور تجھسے نفرت ہوئی اور تجھپر گذر نہوا مین تجکو ہمیشہ کی فضیلت
اور پشت در پشت کا سرور بناؤنگا تو قومون کا دودھ بھی چوس لیگی اور بادشاہون کی چھاتی
چوسیگی اور تو جانیگی کہ مین خداوند تیرا بچانیوالا اور یعقوب کا قادر تیرا چھڑانیوالا ہون مین
پیتل کے بدلے سونا لاؤنگا اور لوہے کے بدلے روپا اور لکڑی کے بدلے پیتل اور پتھرون کے بدلے لوہا
اور مین تیرے حاکمون کو سلامتی اور تیرے ظالمون کو صداقت بناؤنگا آگے کو کبھی تیری سرزمین
ظلم کی آواز سنی نجاویگی اور نہ تیری سرحدون مین خرابی اور بربادی کی تو اپنی دیوارون کا نام
نجات اور اپنے دروازون کا نام ستایش رکھیگی آگے تیری روشنی دن کو سورج سے اور رات کو تیری
چاندنی چاند سے نہوگی بلکہ خداوند تیرا ہمیشہ کا نور اور تیرا خدا تیرا جلال ہوگا تیرا سورج پھر
کبھی نہ ڈھلیگا اور تیرے چاند کو زوال نہوگا کیونکہ خداوند تیرا ہمیشہ کا نور ہوگا اور تیرے ماتم
کے دن آخر ہو جاوینگے اور تیرے لوگ سب کے سب راستباز ہونگے وے ہمیشہ تک سرزمین
کے وارث ہونگے وے میری لگائی ہوئی ٹہنی اور میرے ہاتھ کی کاریگری ٹھہرینگے تاکہ میری
بزرگی ظاہر ہووے ایک چھوٹے سے ایک ہزار ہونگے اور ایک چھوٹے سے ایک قوی گروہ
ہوگی مین خداوند اسکے وقت مین یہ سب کچھ جلد کرونگا اے امت محمد صلی اللہ علیہ
وسلم خداوند تعالے کیسی شریعت سے فرماتا ہے کہ تو چھوڑ دیا گیا تھا یہودیون نے تجکو چھوڑ
دیا اور تجھسے نفرت کی اسکے بدلے مین یہودیون کو اور سب قومون اور بادشاہون کو تیرا
غلام بناؤنگا بیشمار بت پرست لوگون کے بدلے اچھے اچھے اللہ والے تجھ مین
پیدا کرونگا تیرے حاکم دیندار ہونگے تجپر کوئی ظلم نہین کرنے پاویگا جیسا اسرمین اور شیعہ نے
کیا تیرے لئے خانہ تجھمین جلالت اللہ کا نور تجپر چھایا رہیگا اور تیرے لوگ وہ ہونگے
جنکو مین اپنے ہاتھ سے بناؤنگا یعنی اونکو ایمان دونگا یہ ایسا ہے گویا اونکو نئے سرسے

بنایا ایک جہوٹا یعنے ایک ایسا شخص جو ظاہر مین کچھ سامان فوج لشکر نرکہتا ہوگا اور ہر طرف لوگ
اوس سے برخلاف ہونگی یکایک اللہ اوسکو غالب کردیگا اور بہت لوگ اوسکے تابع ہوجاوینگے اور وہ
اپنے دشمنون پر بہت قوی ہونگے یہ بتا قرآن شریف مین بہی اللہ نے یاد دلایا ہی کہ توراۃ مین
محمدیون کی یہ صفت ہی کہ منکرون پر قوی ہین اور فرمایا کہ اوسکے عین وقت مین یہ معاملہ
بہت جلد ہوجائیگا یہ قید اس لیے لگادی کہ یہ خبر حضرت عیسی علیہ السلام کی نہین ہے
کہ اونکے عین وقت مین جو لوگ ایمان لاے وہ قوی گروہ نہین ہوے دشمنونکا اونپر غلبہ رہا
پہر اونکے بعد بہی چہہ سو برس تک مظلوم رہے یہ صاف بتیا جناب محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کا ہی کہ آپکے سامنے آپکی امت کی بہت کثرت ہوی اور وہ دلکو بہی ایسے مضبوط تہے
کہ دشمنون کو ہر طرف اونہونے دبا لیا پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ جو جو نشان اوس
بتے بیان ہوی ہین بہت عمدہ ہین صیہون کی بڑی ترقی ہوگی بادشاہ اور قومین
اوسکی ترقی کے لیے دینگے جسطرح مہربان مان بچے کو دودہ دیتی ہے اور ترقی علم کی
اور پاکی کی اور آرام کی اور خداپرستون کی اسقدر ہوگی گویا پرانی عمارت کے بدلے نئے
عمارت بنائیگے جسمین لوہے اور پیتل کے بدلے چاندی اور سونا لگایا گیا وہان صلح اور صفائی
ہوگی حاکم اور اوستاد اچہی ہونگی خود اللہ اوسپر چمکیگا نہایت تیزی سے اور ہمیشہ یہ چمک قائم
رہے گی اور ایماندار لوگ بڑہتے جائینگے اور تہوڑون سے بہت زیادہ اور بہت قوی ہوجائینگے
اے ایمان والو ان بشارتون کا ظہور مکہ او صیہون دونون مین تیرہ سو برس سے ہورہا ہے
مگر افسوس پادری اس نور سے بہاگتا ہی اور لکہتا ہی کہ ایسی ترقی ہمارے گرجا کی آسمان
مین ہوگی یہہ لکہتا ہی کہ بہت دلیلون سے ثابت ہوتا ہی کہ یہ ترقی زمین پر ہونیوالی ہے
لیکن بہت دلیلین اسبات کو یاد دلاتین ہین کہ یہ رونق اور ترقی آسمان مین ہوگی پہر لکہتا ہے
کہ دیکہنے والا حیران ہوگا کہ بڑی لمبی مدت گذر گئی اور ابتک اس ترقی کا ظہور نہوا پہر
لکہتا ہی کہ اپنے وقت پر ان سب باتون کا ظہور ہوگا اے پادریو اور اے یہودیو کیون ادہر
اودہر بہٹکتے پہرتے ہو مکہ مین اور صیہون مین ان سب بشارتون کا ظہور دیکہو محمدی نور
مین آو ہمیشہ کی نجات پاو یا اللہ اپنے سب بندون پر رحم کر آمین فخر الدین رازی تفسیر

مین لکھتے ہین کہ اس جگہ صاف خطاب مکہ سے ہے اور اگر کوئی کہے کہ یہ خطاب بیت المقدس سے ہے تو یہ
نہین بن سکتا کیونکہ حضرت اشعیا علیہ السلام کی کتاب جنگل کے ذکر سے اور اوسکی صفتون سے
بھری ہوئی ہی اس سے معلوم ہوا کہ نصاریٰ اور یہود کا قول غلط ہے فخر الدین رازی کا مطلب
یہ ہی کہ اس پاک کتاب مین جابجا جنگل کی آبادی کی بشارت ہی اور عرب کا ملک اوسوقت
مین جنگل کہلاتا تھا تو یہان بھی یہ خطاب بیشک کعبہ شریف سے ہی اکسٹھوان باب خداوند
خدا کی روح مجھپر ہے خداوند نے مجھے مسیح کیا تاکہ مین مصیبت زدون کو خوشخبریان دون اوسنے مجھے بھیجا
کہ مین ٹوٹے دلون کو درست کرون اور قیدیون کے لیے چھوٹنے کی اور بندہوون کے لیے قید
سے نکلنے کی منادی کرون کہ خداوند کے سال مقبول کا اور ہمارے خدا کے انتقام کے روز کا اشتہار
دون اوران سبکو جو غم زدہ ہین تسلی بخشون کہ صیہون کے غم زدون کے لئے ٹھکانا کردون کہ اونکو
راکھ کے بدلے پگڑی اور نوحہ کے بدلے خوشی کا روغن اور اوداسی کے بدلے ستایش کے
خلعت بخشون تاکہ وے سچائی کے درخت اور خداوند کے لگائے ہوے پودے کہلاوین کہ
اوسکا جلال ظاہر ہووے پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ یونانی ترجمہ مین اس فقرہ کا
ترجمہ یون ہی کہ وہ اندھون کو قید خانہ اور انکا جو بند ہے ہین بحال کرنیکو نظر اندھون کی لوقا نے
اپنی انجیل کے چوتھی باب مین لکھا ہی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہفتہ کے دن اپنے دستور پر
عبادت خانہ مین تشریف لے گئے اور پڑھنیکو کھڑے ہوے اور اشعیا نبی کی کتاب آپ کو دی گئے
اور کتاب کھولکر وہ مقام پایا جہان یہ لکھا تھا خداوند کی روح مجھپر ہے اوسنے اس لیے مجھکو مسیح
کیا کہ غریبون کو خوشخبری دون مجھکو بھیجا کہ ٹوٹے دلون کو درست کرون قیدیون کو چھوٹنے کی اور
اندھون کو دیکھنے کی خبر دون اور جو بیڑیون سے گھایل ہین اونہین چھڑاؤن اور خداوند کے سال
مقبول کی منادی کرون اور کتاب بند کرکے اور خادم کو دے کے آپ بیٹھ گئے اور فرمایا کہ
آج یہ نوشتہ جو تمنے سنا پورا ہوا اس جگہ پادری طامس اسکاٹ یون سمجھا ہی کہ حضرت عیسیٰ
کا یہ مطلب ہی کہ یہ پیش خبری میرے حق مین تھی یعنی میری زبانی اللہ نے یہ خبر دی تھی کہ
مین یون خوشخبری دونگا سو آج مین نے یہ خوشخبری دی اور اس خبر کا ظہور ہوا اس
پادری نے یون بیان کیا ہی کہ اللہ کا مقبول سال حضرت عیسیٰ ؑ کے ظہور کا وقت ہی کہ اونکو حکم

دیا گیا کہ جو لوگ گناہون مین اور نفس کی خواہشون مین قید ہین اونکو ازادی کی خوشی سناؤن
اور جسدن اللہ نے دشمنون سے بدلہ لیا وہ وہ دن ہی کہ روم کے بت پرستون کی ہاتھون
اللہ کے بی ایمان یہودیون کو قتل کروایا دوسرے معنے جو پادری نے لکھی ہین اوسکا بیان
یون ہی کہ یہ بات اللہ نے حضرت اشعیا علیہ السلام سی کہوائی ہے کہ اللہ کی روح یعنے اوسکا کلام
مجھپر ہے یا روح القدس کا ظہور مجھپر ہے اللہ نے مجکو مسیح کیا یعنے پیغمبر کیا مسیح ان کتابون مین
سب پیغمبرون کو کہا جاتا ہی سو مجکو اس لیے پیغمبر کیا کہ مصیبت زدون کو خوشی سناؤن پھر
حضرت عیسیٰ نے وہی خوشی سنائی اون سے بھی اس بشارت کا ظہور ہوا یہ نوشتہ پورا
ہوا اب ہم کہتے ہین کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے خبر دینی سے اور زیادہ مطلب کھل گیا کہ
حضرت اشعیا علیہ السلام کی طرح حضرت عیسیٰ بھی آیندہ وقت کی خبر دیتے ہین معلوم ہوا
کہ اللہ کا مقبول سال آپکے بعد آنے والا تھا جسمین صیہون سے دین والون سے آباد ہونا
و حضرت عیسیٰ کے بعد جب بت پرستون نے صیہون کو ویران کیا وہ وقت ایمان والو
کے غمزدہ ہونے کا تھا عیسائی لوگ اگرچہ اوسوقت صیہون سے چلے گئے اور دوسرے شہر
مین امن امان سے رہے اور بے ایمان یہودی جو حضرت عیسیٰ کے دشمن تھے وہ قتل ہوے
اونکے قتل ہونے سے ایمان والون کو بے نہایت خوشی ہوے مگر اوس شہر کے اور مسجد کے
ویران ہونے سے بیشک غم کے دریا مین ڈوبے رہے بھلا کون ایماندار کہہ سکتا ہے
کہ اوسوقت ایماندارون کو غم کے بدلے خوشی ملی تھی وہ وقت تو بیشک سے عیسائیونکی
غم اور ماتم کا تھا پھر تین سو برس تک عیسائی لوگ بت پرستون کے ہاتھون قتل ہوتے رہے صیہون
کے غمزدون کو خوشی کہان ملی پھر اوس پاک مسجد مین وہ بڑے پتھر جسپر حضرت یعقوب علیہ السلام
نے فرشتون کو چڑھتے اوترتے دیکھا تھا جیسا کہ توراۃ شریف کے پہلی سورت کے اٹھائیسوین
باب مین لکھا ہی اوس بڑی برکت والی پتھر پر جھوٹے عیسائیون نے گوبر کا ڈھیر تین سو
برس تک لگا رکھا ایمان والون کے دلون پر غم کا صدمہ دن بدن بڑھتا گیا وہ مقبول
سال جسمین اللہ نے اپنے دشمنون سے بدلا لیا اور صیہون کو آباد کیا وہ سال ہمارے
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا سے اوٹھ جانے سے چھ برس [illegible] تھا محمدی لوگ جو سب پیغمبرون

کے عاشق ہین صیہون کے لیے نہایت غم مین تھے کہ کسی طرح یہ پاک شہر ہمکو مل جاوے تا کہ ہم
اوسکو مسجد سمیت آباد کرین اوس سالمین اُنہون نے اوسکو اللہ کے حکم سے جھوٹے عیسائیون سے
چھین لیا اور اس پاک مسجد کو گوبر اور کوڑے وغیرہ سے پاک صاف کر کے ایسا آباد کیا کہ آجتک
اللہ کے حکم سے آباد ہے اللہ نے اوس غم کے بدلے اونکو یہ ہمیشہ کی خوشی اور یہ تعریف کا خلعت
بخشا کہ وہ سچا پکا درخت اور اللہ کے لگائی ہوئی پودھی کہلای قرآن مجید مین اونکی تعریف
مین انجیل کی یہ مثال یاد دلائی کہ ایک کونپل نکلی پھر مضبوط ہوئی پھر موٹی ہوئی اور سیدھی کھڑی
ہوئی اللہ نے یہ درخت ایمان کے اپنے ہاتھون لگائی ارشاد ہوتا ہی تب وی پرانی اجاڑ مکانون
کو بناوینگے اور قدیم ویرانون کو پھر اوٹھاوینگے اور اون اُجاڑے ہوے شہرونکو پھر بناوینگے
جو پشت در پشت اوجاڑ پڑے تھے ای محمدی بہائیو یہ خبر صاف اون محمدیون کی ہی جنہون
نے شہر صیہون اور مسجد بیت المقدس کو اور ملک شام کے سب شہرون کو ایمان سے اور علم
سے اور مسجدون اور مدرسون سے آباد کیا اور طرح طرح سے رونق دی ارشاد ہوتا ہی
پردیسی آکھڑے ہونگے اور تمہارے گاون کو چراوینگے اور اجنبی کے بیٹے تمہارے لیے کھیتی
کرینگے اور تاکستان کے رکھوالے ہونگے ای امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تکلہ چرانا ان کتابون
کی بولی مین حکومت کرنیکو کہتے ہین حضرت حزقیل علیہ السلام کے صحیفے کے چونتیسوین
باب مین جا بجا حاکمون کو اللہ نے چرواہا کہا ہی سو یہان بھی یہی مطلب ہی کہ پردیسی لوگ
تمہارے ملک مین آوینگے اور تمہاری شریعت کے موافق حاکم ہو کر دین اور ایمان کی رونق بڑھاوینگے
یہ خبر صاف محمدیون کی ہی جو صیہون اور تمام ملک شام مین دین کے حاکم اور اوس پاک ملک
کے نگہبان ہوئی اور جو یہودی اور نصرانی محمدی ہو گئی اونکو دین کی نعمتین اللہ کے حکم سے
دین حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد جو پردیسی لوگ ایمان لائے تھے وہ اسرائیلیون کے نائب
بنکر اسرائیلیون پر حاکم نہین ہوے ارشاد ہوتا ہی اور تم خداوند کے کاہن کہلاؤگے وہ تمہین
ہمارے خدا کے خادم کہین گے تم قومونکے تحائف کھاؤگے اور اُنکی شوکت مین قایم مقام
ہوگے ای ایمان والو دیکھو یہان صاف مطلب کھل گیا کہ اور قوم کے لوگ جو پردیس سے آوینگے
تم اونکی شوکت مین قائم مقام ہوگے اور جو اسرائیلی لوگ محمدی ہو جاینگے وہ اونکو نائب ہونگے

یہ بات محمدی وقت مین ہوی حضرت عیسی علیہ السلام کے نائبون کے وقت مین نہین ہوے
یہ عرب کے محمدی حاکمون کے بشارت ہی جنہون نے محمدی اسرائیلیون پر حکومت کی مگر ابوت الخدمہ
کا کاہن یعنی خادم سمجھکر تحفے دئیے اور اونکی قدر اور منزلت پہچانی پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے
کہ جو اسرائیلی لوگ عیسائی ہوے تھے اور تمام حواری اوسی قوم مین کے تھے اونہون نے اور اون اسرائیلیون
نے جو عیسائی وعظ کہنے والے تھے غیر قومون کے ایمان والون کو اپنا نائب بنایا وہ بہت زمانے تک اونکی
ماتحتی مین رہے دیکھو پادری اقرار کرتا ہے کہ حواریون نے اور اسرائیلی عیسائیون نے وعظ کہنے کے
واسطے غیر قوم کے ایماندارونکو اپنا نائب بنایا جو غیر قوم کے ایماندار تھے وہ اسرائیلیون پر حاکم نہین
ہوے تو یہ بشارت اونکی نہین ہوسکتی بیان تو اللہ اسرائیلیون سے فرماتا ہے کہ تم اونکی شوکت
مین قایم مقام ہوگے اسکا صاف مطلب یہ ہے کہ بڑا اوہدہ اور بڑی حکومت اونکی ہوگی تم اے
اسرائیلیو اونکے نائب ہوگے پادری کچھ یہی سوچکر اسکے بعد لکھتا ہے کہ اسکے معنے یہ ہین کہ بعضے غیر قوم
عیسائی اسرائیلی عیسائیون سے علم دین اور اللہ کی نزدیکی مین زیادہ ہونگے اور اسرائیلیون کو
تعلیم کرینگے انتہی یاؤیہ اسکے بعد دیکھو اون پردیسیون کے حق مین دین اور دنیا دونون کی ترقی کا صاف صاف
بیان ہے ارشاد ہوتا ہے تمہاری شرمندگی کے بدلے دونا ملیگا وے اپنی رسوائی کے بدلے اپنے حصے
سے خوش ہونگے سو وی اپنے سرزمین مین دوچند کے مالک ہونگے اور اونہین ہمیشہ کی خوشی ہوگی
کیونکہ مین خداوند انصاف کو عزیز جانتا ہون اور غارتگری اور ظلم سے نفرت رکھتا ہون سو
مین سچائی سے اونکی کمائی دونگا اور اونکے ساتھ ایک ہمیشہ کا عہد باندھونگا پادری لکھتا ہے کہ اسکا
مطلب یہ ہے کہ اسرائیلی اعتقاد والونکو اونکی ہمسائی یعنی بت پرست لوگ حقیر جانتے تھے سو اسکے بدلے
اب اونکو دونی عزت اور تعظیم ملیگی جب بت پرست لوگ عیسائی ہوجائینگے انتہی ایمان والو محمدی دین
ملک ملک کے بت پرستون نے بتون کو توڑ اللہ کا دین قبول کیا جو اسرائیلی محمدی ہوے
اونکو اگلی مصیبتون کے بدلے دونی عزت ملی دیکھو پہلے فرمایا کہ تمہاری شرمندگی کے بدلے
دونا ملیگا یہ بات اسرائیلیون سے فرمائی پھر فرمایا کہ وہ اپنے ملک مین دوچند کے مالک ہونگے
وہ کا اشارہ اونہین پردیسیون کی طرف ہے سو عرب کے محمدی لوگ اپنے ملک مین دونا اون کے
مالک ہوے یعنے اونہون نے اسرائیلیون سے بہت بڑھکر دین اور دنیا کی عزت اور ترقی پائی

یہ خبر عیسائیون کی نہین ہو سکتی کیونکہ وہ ہمیشہ ظالم بادشاہونکے ظلم اوٹھاتے رہے اور یہ جو فرمایا کہ مین انصاف کو عزیز جانتا ہون سوئین چاہتی ہے اونکی کمائی دونگا اسکا مطلب پادری یون لکھتا ہے کہ یہودی لوگ بے انصاف اور ظالم اور ریاکار اور مکار تھے اللہ نے اونکو خارج کیا اور اونکی جگہ بت پرستون کو خدا پرست بنایا وہ اپنے ان لوگونکو نیکی کا اجر دیگا اور ایک نیا عہدنامہ اونسے کریگا جو اخیر تک قایم رہیگا آی محمدی بہائیو دیکھو اسرائیلیون کے سوا پردیسی لوگون کے حقمین اللہ فرماتا ہی کہ مین اونسے ہمیشہ کا عہد باندھونگا یعنے اپنی شریعت کی کتاب اونمین بھیجونگا اس محاورےکی سندین پچھلے بابمین ہو چکین اسکا صاف مطلب یہ ہی کہ وہ شریعت کی کتاب اونہین پردیسیون مین اوسی قوم کے پیغمبر پر اوتریگی یہ اشارہ صاف قرآن شریف کی طرف ہی جو اللہ نے عربمین جناب محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم پر اوتارا اور عرب لوگون کو اور اونکے ساتھ تمام جہان کے آدمیون ور جنونکو سمجھایا اور اپنے عذاب سے ڈرایا پہلے یہ عہدنامہ عرب لوگون کو ملا پھر اونسے تمام جہان کے لوگون کو پہونچا پادری سمجھتا ہی کہ یہ اشارہ انجیل پاک کیطرف ہی کہ اللہ نے اسرائیلی عیسائیون کے وسیلے سے غیر قومونکو انجیل پہونچائی پادری یہ نہین دیکھتا کہ اللہ نے انجیل پاک اسرائیلیون مین اوتاری اور اوسمین فقط اسرائیلیونکو سمجھایا اور حضرت عیسی علیہ السلام نے انجیل فقط اسرائیلیون کو سنائی پھر جب دنیا سے اوٹھ گئے تب حواریون کو بشارت دی کہ غیر قومون کو بھی انجیل سنادو اور یہان اسرائیلیونکی شکایت کرکے اللہ پردیسیون کے حقمین فرماتا ہی کہ اونسے ہمیشہ کا عہد باندھونگا ارشاد ہوتا ہی اور اونکی نسل قومونکو درمیان نامور ہوگی اور اونکی اولاد امتون کے درمیان سب جو اونہین دیکھینگے اقرار کرینگے کہ وہ نسل ہی جسے خداوند نے مبارک کیا آی ایمان والو یہ ساری قومونمین ایک قوم کا ذکر ہے کہ ایک نسل سبمین رتبے والی ہوگی اور حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد جو اسرائیلیون کے سوا اور قومونکو لوگ عیسای ہوے اونمین سب قومین برابر تھین کوئی قوم سب قومون سے افضل نہین ٹھہری اس خبر کا صاف ظہور محمدی وقت مین ہوا کہ اسرائیلیون کے سوا ... لوگ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بدولت اسرائیلیون سے ... اور سب قومون کے محمدی لوگ اونکی برکت کا اقرار کرتی

ہین یہ صاف اشارہ اوس برکت کی طرف ہی جسکا ذکر توراۃ شریف کی پہلی سورت کے سترہوین باب
مین ہی کہ اللہ تعالے نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے وعدہ کیا تھا کہ اسمٰعیل کو بہت برکت دونگا دیکھو
جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت سے حضرت اسمٰعیلؑ کی نسل کو اللہ نے دین اور دنیا مین کیسی کیسی
بڑے بڑے برکتین عنایت فرمائین اور تمام قومونکو اونکی ترقیان دکہلائین بعد اوسکے اللہ تعالے حضرت
اشعیا علیہ السلام سے یون کہواتا ہی مین خداوند مین نہیت شادمان ہونگا میری جان میرے خدا مین
خوشنود کیونکہ اوسنے مجکو نجات کے کپڑے پہنائے اوسنے سچائی کے خلعت کا مجہی پہنی ڈالا کیا جسطرح
دولہا زینت کی چیزونسے آپکو سنوارتا ہی اور دلہن اپنی زیبائیش سے اپنا بناؤ کرتی ہی کہ جسطرح
زمین اپنی شگوفے نکالتی ہی اور جسطرح باغ اون چیزون کو جو اوسمین بوئی گئی ہین اوگاتا ہی اوسی طرح
خداوند اللہ سچائی اور تعریف کو ساری قومونکے سامنے اوگاویگا اسی ایمان جوالو حضرت اشعیا
پہلے سے محمدی وقت کی خوشی کرتے ہین اور اللہ کے حکم سے اپنی ساری قوم کو تعلیم کرتے ہین کہ
تم اسوقت کی خوشی کرو کہ اللہ اوسوقت نجات اور سچائی کا خلعت مجکو پہنائیگا اسکا یہ مطلب
کہ میری قوم کے بہی بہت لوگ اوس سچے دین مین داخل ہونگے اور نجات پائینگے کیونکہ سارا جہان
ایمان اور علم سے باغ و بہار ہو جائیگا اس کتاب کے اکسٹہوین باب کی پانچوین آیت اور چہٹوین
باب کی پہلی آیت مین بہی آخری شریعت کا صداقت اور نجات نام رکہا ہی وہی مطلب یہان بہی
ہی کہ اللہ کا شکر ہے کہ وہ ہمکو آخری شریعت کا نورانی خلعت پہنائیگا باسٹہوان باب
صیہون کی خاطر مین چپ نرہونگا اور یروشلم کی خاطر مین دم نہ لونگا جب تک کہ اوسکی
صداقت یعنی سچائی نور کے مانند نہ چمکے اور اوسکی نجات روشن چراغ کیطرح جلوہ گر نہ ہو
تب قومین تیری سچائی اور سارے بادشاہ تیری شوکت دیکہینگے اور تو ایک نئے نام سے
کہلایا جائیگا جو خداوند کا منہہ تجہپر ٹہرائیگا اور تو خداوند کے ہاتہہ مین چمکتا تاج ہوگا اور اپنے خدا
کی ہتیلی مین ایک شاہانہ افسر۔ تو آگے کو متروکہ یعنی چہوڑی ہوئی نہ کہلائیگی اور تیری سرزمین
کبہی پہر خرابہ یعنی ویرانہ نام نہوگا بلکہ تو حفصیبا کہلائیگی یعنی میری خوشی اوسمین ہی اور
تیری سرزمین بعولاہ یعنی خاوندوالی کیونکہ خداوند تجہسے خوش ہے اور تیری زمین خاوندوالی
ہوگی کہ جسطرح جوان مرد ایک کواری عورت کو بیاہ لاتا ہی اوسیطرح تیرے بیٹے تجہی بیاہ لیجائینگے

اور جسطرح دولہا دولہن پر ریجہتا ہی اوسی طرح تیرا خدا تجہپر ریجہیگا ای محمدی بہائیو حضرت
اشعیا علیہ السلام اللہ کے حکم سے فرماتے ہین کہ شہر صیہون یروشالم کی خاطر مین دم نہ لونگا
یعنی اللہ سے دعا مانگونگا اور فریاد کئی جاؤنگا یہانتک کہ اس شہر کی صداقت اور نجات سب قوم پر
روشن ہوجاویگی یعنی سچا دین یروشالم مین اور سب قومونمین پہیلا جاویگا اور یروشالم کا رتبہ
اون سب پر کہل جائیگا اور سب بادشاہ اس شہر کی عظمت اور جلال کو دیکہینگے اوس وقت کا کہلا ہوا ای
پتا دیا کہ اوسوقت مین اللہ تعالے اپنے منہ سے یروشالم کا ایک نیا نام رکہیگا دیکہو اس وعدہ
کے موافق اللہ تعالے نے قرآن مجید مین یروشالم کی پاک مسجد کا اور اسکے آس پاس کے مقامونکا
ایک نیا نام رکہا سورہ بنی اسرائیل مین فرمایا سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَىٰ بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ
الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى الَّذِي بَارَكْنَا حَوْلَهُ لِنُرِيَهُ مِنْ آيَاتِنَا إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ
یعنی پاک ہے وہ اللہ جو رات کے وقت سیر کو لے گیا اپنے بندہ کو حرمت والی مسجد سے دور کی
مسجد تک جسکے آس پاس ہمنے برکت دی ہے تاکہ ہم اوسکو دکہا دین کچہہ اپنی نشانیان بیشک
وہی ہے سنتا دیکہتا دیکہو اللہ تعالے نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رات کے وقت حرمت
والی مسجد سے یعنی کعبہ شریف سے دور کی مسجد تک یعنی مسجد بیت المقدس تک سیر کو لے گیا جو یروشالم
مین ہی [illegible] فرمایا کہ [illegible] بہت دور ہی مکہ شہر کے رستہ پر سے اوسکا
یہ نام [illegible] کہ اوسکے آس پاس ہمنے برکت دی ہی اس نام مین سارے
شہر کی تعریف [illegible] کہلائیگی یعنی اللہ کی خوشی اوسمین ہے یا یہ معنے کہ
ایمان [illegible] خوش ہوتا ہے مولانا مجیر الدین حنبلی رحمۃ اللہ علیہ تاریخ
بیت المقدس مین لکہتے ہین کہ حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچہا گیا کہ ابہی لوگ بیت المقدس
سے کیون [illegible] ہم جاتا رہتا ہی اور فرمایا کہ تیری سرزمین خاوند
والی کہلائیگی [illegible] بادشاہون کا خاص مقام کہلائیگا تیرے بیٹے یعنے تیری آباد
[illegible] بیاہے جائینگے یعنی تجکو پسند کرینگے اور رونق دینگے سو محمدی وقت مین ملک شام
[illegible] بادشاہونکا مقام رہا اونہون نے اس پاک مسجد کو بڑی رونق دی اوسکی
[illegible] کہلائی اور اللہ تعالے کی خاص رحمتین محمدی وقت مین بیت المقدس پر نازل

ہو رہین ہین جیسا کہ اللہ نے حضرت اشعیا علیہ السلام کی زبان پاک سی وعدہ کیا تھا کہ تو اپنے خدا
کے ہاتھ مین چمکتا تاج ہوگا اور جسطرح دولہا دولہن پر رجھتا ہی اوسی طرح تیرا خدا تجھپر رجھیگا مولانا
مجیر الدین حنبلی رح تاریخ بیت المقدس مین لکھتے ہین کہ ابو الحسن علی ابن محمد الجلال البغدادی روایت
کرتے ہین احمد ابن یحیی بزاز بغدادی کی زبانی کہ اونہون نے اونکو خبر دی کہ وہ مکہ سے بیت المقدس مین
آئے پھر اپنے آنے پر شرمندہ ہوے اور کہا کہ مین نے مکہ مین نماز پڑھنا چھوڑا جہان ایک نماز لاکھ نماز کے
برابر ہے اور یہان پچیس ہزار نماز کے برابر ہے اور مکہ مین ایکسو بیس ہزار رحمتین اوترتے ہین آس
پاس پھرنے والون کیواسطے اور نماز پڑھنے والون کیواسطے اور دیکھنے والون کیواسطے پھر اونہون نے مکہ کیطرف
جانیکا ارادہ کیا تو اونہون نے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور جو اونکے دلمین مکہ کے بڑے مرتبہ کا
خیال گذرا تھا وہ بیان کیا آپنے فرمایا ہان اوسجگہ رحمت اوترنے کی طرح اوترتی ہی اور اس جگہ
رحمت اونڈیلنے کیطرح اونڈیلی جاتی ہی اور آپنے معراج کے قبے کے پاس کی جگہہ کیطرف اشارہ کیا
اور فرمایا کہ اگر اس جگہہ کیواسطے بڑے شان نہوتی تو مین اوسکی طرف بلایا نہ جاتا پھر وہ عمر بیت المقدس
مین رہے یہانتک کہ وہان مرے اور یہ خواب رجب مین تھا سنہ تین سو اکتالیسوین مین یا درتی میسی
اسکاٹ عقل کی آنکھین بالکل بند کرکے لکھتا ہی کہ صیہون عیسائی جماعت کا نام ہی وہ نئے نام سے
پکارے گئے پھر لکھتا ہی کہ شاید یہ اوس احوال کی خبر ہے جو قریب ہونے والا ہی پھر لکھتا ہی کہ بعضون نے
یہ خیال کیا ہی کہ قسطنطین کے زمانہ مین جو حالت بدل گئی اور عیسائیون کے گرجا کی ترقی اور صلح ہوے
اور بہت سی تکلیفون کے بعد اونکو راحت ملی یہ اوسوقت کی پیش خبری ہی اور تسپر بھی ان لفظون
سے معلوم ہوتا ہی کہ اس سے زیادہ عمدہ کامون کے ظہور کی یہ خبر ہے ای محمدی بہائیو قسطنطین
والون کو جابجا فرقہ پروٹسٹنٹ کے پادرے جھوٹا عیسائی خطاب دیتے ہین اور اونکی مکاریونکا
اور شرارتونکا جابجا بیان کرتے ہین اب یہان اتنے بڑی تعریف اور بشارت کو اونپر جماتے ہین
پھر دیکھو یہ پادری صاف اقرار کرتا ہی کہ ان لفظون سے معلوم ہوتا ہی کہ اس سے بھی زیادہ بڑی
ترقی اور دین کے ظہور کی خبر ہی ارشاد ہوتا ہی اے یروشلم مین نے تیری دیوارونپر نگہبان
بٹھلائے ہین وی سارے دن اور ساری رات کبھی چپ نرہینگے تم جو خداوند کا ذکر کرتے ہو
چپکے نرہو اور جبتک وہ یروشلم کو قایم نکرے اور دنیا مین اوسکی تعریف کرا دیوے چپ

رہنگے نہ وعبرانی مین دونون جگہہ دامی کا لفظ ہی جسکا ترجمہ لغت عبرانی مین خاموشی لکھا ہی مگر پادری
سیتھ نے پہلے جگہہ یون ترجمہ کیا کہ چپکے نہ ہو یہ ترجمہ ٹھیک ہی دوسری جگہ یون ترجمہ کیا
کہ چین نہ دو یہ ترجمہ ٹھیک نہین پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ شومریم کا لفظ جسکے معنے
نگاہبان کے ہین اوس سے ٹھیک ٹھیک وہ خادم مراد ہین جو رات دن مسجد کی نگہبانی کرتے
تہے اور جنہون اون مین سے لیے وقتون مین اللہ کی تعریف کے گیت گاتے تھے ایک اشارہ اس
رسم کا [illegible] رکھتا ہی اور ظاہر معنے یہ ہین کہ صیہون کی دیوارون کی نگہبانی کرنیوالے پیغمبر ہین اور
ایمان دار [illegible] سب حضرت عیسی علیہ السلام کے جو اسلیے مقرر کیئے گئے تھے کہ دشمن کے پہونچنے کی
خبر دین [illegible] دیا ہوا لا جسکے آنیکی امید ہی اوسکو دیکھین یہ نگہبان ہمیشہ ایمان دارون کی ترقی
کی دعا کرتے رہینگے کیا اللہ اپنا وعدہ پورا کرا اونکو حکم ہوا کہ تم چپ مت رہو اور ہمیشہ اللہ سے
دعا کیا کرو کہ وہ اپنی جماعت کو قائم کرے اے ایمان والو ان سب پیغمبرون اور درویشون کی دعا
[illegible] زیادہ رونق ہو سکے [illegible] اللہ ساری دنیا مین اس
[illegible] ہو چکا ہی کہ تیرے نگہبان آواز
بلند کرینگے [illegible] بھی [illegible] یروشالم آخری امت کے
لوگ [illegible] وہ تیری دیوارون پر چوکی دینگے اور وہ اللہ کے ذکر سے چپ نہین
ہونگے [illegible] وقت کی دعا مانگو اور چپ نہ ہو اور اللہ تعالی کو بھی
[illegible] وہ بھی فرشتون کے سامنے تمہارا ذکر کریگا ہمارے پیغمبر
[illegible] اللہ فرماتا ہی جو کوئی مجکو اپنے جی مین یاد کرتا ہی مین اوسکو اپنے
جی مین [illegible] مجلس مین یاد کرتا ہی مین اوسکو اوس سے اچھی مجلس مین یاد کرتا
[illegible] اپنے دہنے ہاتھ اور زبردست بازو کی قسم کہائی ہی کہ یقینا مین
[illegible] دونگا کہ کہاوین اور اجنبی زادے تیرا رس جسکے لیے تو نے محنت
[illegible] جنہون نے فصل کاٹی ہی اوسین سے کہائینگے اور خداوند کی تعریف
[illegible] اور جنہون نے [illegible] جمع کیا اوسے میری مقدس بارگاہون مین پینگے ای محمد
[illegible] اللہ تعالی نے یروشالم سے وعدہ کرتا ہے کہ آگے کو ایسا نہوگا کہ تیرا غلہ تیرے دشمن لوٹ

لیجاوین سو صیہون کے دشمن یہی بت پرست لوگ تھے اونہون نے ایکبار حضرت ارمیا کے وقت مین پھر
دوبار حضرت عیسیٰ کے بعد اوس پاک شہر کو ڈہا دیا اور لوٹا پھر جب محمدیون نے اس پاک شہر کو آباد کیا تب سے بت
پرستونکا وہان گذر نہین ہوا یہ خبر صاف محمدی وقت کی ہے جس لفظ کا ترجمہ مین یہان [illegible]
وہ عبرانی مین تو روشن ہے یہ لفظ پینتیسوین باب کی آٹھوین آیت مین بھی آیا ہے وہان [illegible] شہر کا
لفظ لکھا ہے یہ ترجمہ ٹھیک ہے اسکے موافق یہان بھی شیرہ یا رس لکھنا چاہیے مگر [illegible] کا
لفظ لکھدیا انجیل کی تفسیر جو بہت پادریون نے جمع ہوکر لکھی ہے اوسمین یوحنا کی انجیل کے [illegible]
باب مین جہان شراب کا ذکر ہے وہان لکھا ہے کہ ملک [illegible] مین دستور تھا کہ انگور [illegible]
نکال کر مشکون مین بھر رکھتے تھے اوسمین نشا مطلق نہ تھا اگرچہ مین بھر بھی پیا جاوے
اور کیا عجب ہے کہ آگے کے لفظ مین یہ بھی اشارہ ہو کہ آگے کو ایک مدت کے بعد ایسا وقت بھی آئیگا
کہ اجنبی لوگ ایکبار تجکو لوٹ کر پھر کبھی تجھمین نہ آنے پاوینگے سو پانچوین صدی کے اخیر سے چھٹی
صدی کے اخیر تک نصاریٰ اس شہر پر قابض رہے پھر صلاح الدین بادشاہ نے جبسے یہ شہر لے لیا
تب سے اب تک محفوظ ہے اللہ کے فضل سے ہمیشہ محفوظ رہیگا ارشاد ہوتا ہے جاؤ گذر کرو آستانون پر
گذر کرو لوگون کی لیے راہ درست کرو راہ اونچی کرو شاہراہ اونچی کرو پتھر سرکا دو قومون کے لیے
جھنڈا کھڑا کرو ای محمدی بھائیو پھر فرشتون کو حکم ہوتا ہے کہ ایک [illegible] رستہ طیار کرو رستے مین سے
پتھر سرکا دو یعنے جن چیزون کے باعث سے چلنے والے ٹھوکر کھاتے ہین اون چیزون کو مٹا دو
ایسے بڑے بندوبست کی شریعت سب مین پھیلا دو اور ساری قومون کے لیے جھنڈا کھڑا کرو
یعنے آخری پیغمبر جو ساری قومون کیواسطے جھنڈے کیطرح اوٹھ کھڑا ہوگا اوسکا بندوبست کرو
ارشاد ہوتا ہے دیکھ خداوند زمین کی سرحدون تک منادی کرتا ہے کہ صیہون کی بیٹی کو کہو دیکھ تیرا
نجات دینے والا آتا ہے دیکھ اوسکا اجر اوسکے ساتھ اور اوسکا کام اوسکے آگے ہے پادری [illegible] نے
حاشیہ پر لکھا ہے کہ عبرانی مین نجات کا لفظ ہے مگر پادری نے نجات دینے والے کی معنی لکھی اسلیے کہ مطلب
یہی ہے کہ نجات دینے والا آتا ہے پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ صیہون کے نجات دینے والے حضرت
عیسیٰ علیہ السلام ہین اونکو اونکے کامون کا اجر پورا ملیگا اے ایمان والو حضرت عیسیٰ [illegible]
کے بعد صیہون کو مسجد سمیت بت پرستون نے ڈہا دیا صیہون کو اور ایمان والونکو بہت [illegible]

والے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین اسکا اجرا اونہین کے واسطے ہی ارشاد ہوتا ہی تب وہ مقدس قوم اور خداوند کے چھڑائی ہوے کہلاوینگے اور تو مطلوبہ کہلائیگی اور وہ شہر جو چھوڑا نہین گیا دیکھو ای محمدی تو محمدی ایمان والو یہ تمہاری تعریفین ہو رہی ہین جب تم پاک امت ہوا اور اللہ نے تمکو کفر اور شرک سے اور ظالمون کے ظلم سے چھڑایا اور بیت المقدس کے تم طالب ہو تب ہی تو وہ مطلوبہ کہلائی یا اللہ ہمکو محمدی ایمان پر قایم رکھیو آمین تریسٹھوان باب یہ کون ہی جو ادوم سے اور خوب سرخ پوشاک پہنے ہوے بصری سے آتا ہی یہ جسکا لباس چمکتا ہی اور اپنی قدرت کی عظمت سے چلتا ہی یہ مین ہون جو سچائی کی شہرت دیتا ہون ور نجات دینی پر قادر ہون کسلیئے تیری پوشاک سرخ ہی اور تیرا لباس اوس شخص کی مانند جو کولھو مین انگور کچلتا ہی مین نے تن تنہا انگورون کو کولھو مین کچلا اور لوگون سے میرے ساتھ کوئی نہ تھا اور مین نے اونہین اپنی غصے مین لتاڑا اور اپنے جوش مین اونہین روندا اور اونکا رس میرے لباس پر چھڑ کا گیا اور مین نے اپنے سارے کپڑون کو شرابور کیا کہ انتقام کا دن میرے دل مین ہی اور میرے چھڑائی ہوون کا سال آپہونچا ہی مین نے نگاہ کی اور کوئی مددگار نہ تھا اور مین نے تعجب کیا کہ کوئی سنبھالنے والا نہین سو میرای باز و نجات کو اپنے لیے لایا اور میری ہی قہر نے مجھی سنبھالا ہان مین نے اپنے قہر سے قومونکو لتاڑا اور اپنے غضب سے اونہین پرزے پرزے کیا اور اونکے لہو کو زمین پر گرا دیا یہ لفظ جسکا ترجمہ شرابور لکھا گیا وہ عبرانی مین اِجْاَلتی ہی یعنے مین نے شرابور کیا نوین باب مین یُجُولا لاہ کا لفظ ہی وہان پادری سیتھر نے شرابور کا لفظ لکھا ہی یہان بھی وہی لفظ لکھنا چاہئی مگر پادری نے یہان اور لفظ لکھا ہے وہ ٹھیک نہین ہی ای امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوپر چونتیسوین باب مین بھی اللہ فرما چکا ہی کہ میری تلوار ادوم پر عدالت کرنے اوتریگی ور اللہ کے لیے بصری مین ذبیحہ ہی وہان بصری کی اس لڑائیکا صاف بیان ہو چکا ہی یہان پھر وہی بیان ہی نئے انداز سے لڑائیکا سامان ہی اللہ تعالے اوچھتا ہی کہ یہ کون ہی جو لال کپڑے پہنے ہوے بُصری سے آتا ہی جسکا لباس چمکتا اور روشن ہے اور اپنی بزرگی قدرت سے چلتا ہی اسمین صاف اشارہ ہی کہ بُصری اور ادوم کیطرف سے کافرون کا خون بہاتا ہوا یروشلم کیطرف چلا آتا ہی اللہ تعالے اپنے سے آپ پوچھتا ہی اور آپ اپنی تئین جواب دیتا ہی کہ یہ مین ہون جو سچے دین کا اشتہار دیتا ہون ور نجات دینے پر قادر ہون یعنی ایمان والون کو

کافرون اور ظالمون سی چھڑا سکتا ہون یہ ویسی بات ہی کہ اللہ تعالی نے قرآن مین خبر دی ہی کہ اللہ تعالے
قیامت کے دن فرماویگا کہ آجکے دن بادشاہی کسکے لیے ہی پھر آپ ہی فرماویگا کہ اللہ کے لیے ہی جو اکیلا زبردست
ہی پھر اللہ تعالی آپ ہی انہی سے پوچھتا ہی کہ تیرے کپڑے کیون لال ہین پھر آپ ہی جواب دیتا ہی کہ مین نے تنہا
انگور دن کو کچلا اسکا یہ مطلب کہ مین نے کافرون اور ظالمون کو اپنی قدرت کے قدمون سے روند ڈالا
پھر صاف فرمایا کہ اونکا لہو میرے لباس پر چھڑکا گیا کیونکہ وہ وقت آپہونچا کہ مین کافرون سے بدلہ لون
یہ جو فرمایا کہ کوی مددگار نہ تھا سو اللہ آپ سبکا مددگار ہی مگر اوسنے ظاہر مین بہت اسباب کہین نیک
ظالمون کے قتل کے لیے بڑے بڑے زور والے بادشاہون کو اور اونکی فوج و لشکر کو پیدا کیا ہی
ظاہر کے راہ سی کہا جاتا ہی کہ یہ لوگ دین کے مددگار ہین قرآن مجید مین اللہ فرماتا ہی کہ اللہ کی مدد کرو اللہ
تمہاری مدد کریگا اسکا یہ مطلب کہ اللہ کے دین کی مدد کرو یہان اللہ فرماتا ہی کہ کوی مددگار نہ تھا
اسکا یہ مطلب کہ حضرت عیسی علیہ السلام کو چھہ سو برس گذر گئے تھے کافرونکا بڑا زور تھا دین کی
مدد کرنیکی قوت کسیکو نہین تھی اللہ نے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کے تھوڑے لوگونکو
تمام جہان پر غالب کردیا ظاہر اسباب کچھ نہ تھا اللہ نے فقط اپنی قدرت دکھائی بڑے بڑے زبردست
بادشاہونکو عرب کے محتاجون اور غریبون کے سامنے عاجز کردیا اور جاننا چاہیے کہ اللہ تعالے ایسا ہی
کہ اوسکی طرح کی کوی چیز نہین مگر جس لباس مین چاہتا ہی اپنے تئین ظاہر کرتا ہی صحیح بخاری اور صحیح
مسلم کی حدیثون مین آیا ہی کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ اللہ تعالے قیامت کے دن
ایسی صورت مین آویگا کہ لوگ نہین پہچانینگے پھر پنڈلی کھولیگا لوگ پہچان لین گے اور سجدے مین
گر پڑینگے اور ترمذی مین صحیح سند سے ثابت ہی کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آگ مین
ایک فوج ڈالی جاویگی اور کہا جاویگا تو بھر گئی وہ کہی گی بھلا کچھہ اور زیادہ ہی پھر اوسمین ایک فوج
ڈالی جاویگی اور کہا جاویگا تو بھر گئی وہ کہی گی بھلا کچھہ اور زیادہ ہی یہان تک کہ جب وسمین
سب بھر چکین گے وہ بڑا مہربان اپنا قدم اوسمین رکھیگا اور آگ کے ایک ٹکڑے کو ایک ٹکڑے سے
ملا دیگا پھر فرماویگا بس وہ کہی گی بس اب سمجھنا چاہئی کہ اس مقام مین بھی اللہ نے جس لباس مین
چاہا اپنے تئین ظاہر کیا اور کافرون کو اپنی قدرت کے قدمون سے مسل ڈالا اور اونکا خون بہا دیا
اوپر کی آیتون مین پہلے صیہون سے فرمایا کہ تیرا چھڑانے والا آتا ہی پھر فرمایا کہ وہ لوگ اللہ کے چھڑائے

ہوے کہلاوینگے اب یہان اوسوقت کی نشانی بتلای اودوم اور بُصری مین خون بہانیکا ذکر کرکے
وہی لفظ فرمایا کہ میرے چھڑانے ہو ونکا سال آپہونچا ہی اسکا صاف مطلب یہ ہو کہ جب بُصری
پر جہاد ہو گا جب وہ سال نزدیک ہو گا جسمین صیہون ظالمون کے ہاتھ سے چھڑالیا جائیگا سو ایسا
ہی ہوا بُصری مین حضرت ابو بکر صدیق رض کے وقت مین جہوٹے عیسائیون پر جہاد ہوا پھر چار برس
کے بعد حضرت عمر رض کے وقت مین صیہون جہوٹے عیسائیون کے ہاتھ سے چھڑالیا گیا یہان
اکسٹھوین باب کا بھی مطلب کھل گیا وہان فرمایا تھا کہ اللہ کا مقبول سال اور اللہ کے انتقام
کا دن یہان ہی معلوم ہوا کہ انتقام یعنے بدلا لینیکا دن وہ ہی جسمین اودوم اور بُصری سے کافرونکا
خون بہایا گیا اور تریسٹھوین باب مین بھی اسی دن کو انتقام کا دن فرمایا تھا اور مقبول سال وہی ہی
جسکو یہان چھڑانے ہو ونکا سال فرمایا جسمین صیہون جہوٹے عیسائیون سے چھڑالیا گیا ایمان
دارونکو [illegible] ملی پادری طامس اسکات اپنی عادت کے موافق لکھتا ہی کہ یہ پیشین
خبری اودوم [illegible] ابھی پوری نہین ہوئین یا اللہ پادریون کے دلکی
آنکھین کہول دے آمین [illegible] اسکے بعد کی آیتون مین یہ بیان ہی کہ اللہ نے اسرائیلیون پر
بڑی رحمت اور بڑی مہربانی فرمائی اور بہت الفت اور محبت کے ساتھ انکو بچایا مگر یہ لوگ اللہ
تعالے سے [illegible] اسلیئے اللہ اونکا دشمن ہوگیا پھر اونہونے اگلے دنون کو اور حضرت موسی
کو اور [illegible] یاد کیا پہر یہ بیان ہی کہ اللہ نے اپنی بڑی قدرت سے اونکے لیئے دریا کو پہاڑا اور
اونکو پار کیا [illegible] آیت سے انیسوین آیت تک یہ دعا ہی جسکا خلاصہ یہ ہی کہ آسمان سے
نگاہ کر اور اپنے مقدس اور جلیل مقام سے دیکھ اے خداوند تو ہمارا نجات دینے والا ہی تیرا نام
ہمیشہ سے ہے اے خداوند کیون تو نے ہمین اپنی راہون سے گمراہ کیا کیون تو نے ہمارے دلکو
سخت کیا کہ تجھسے نڈر رہین اپنے بندون کی خاطر اپنی میراث کے فرقون کی خاطر پھر آ تیری قوم
مقدس نے تہوڑی ہی مدت تک اوسکو قبضے مین رکہی تھی اور اب ہمارے دشمنون نے تیرے مقدس
کو پامال کیا [illegible] امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت شعیا علیہ السلام اللہ سے دعا مانگتے ہین کہ
یا اللہ [illegible] جیسے حضرت موسی کی مدد کی تھی اور دریا کو چیر کر سبکو پار کر دیا تھا اب پھر
[illegible] کی نگاہ سے دیکھ [illegible] اس دعا مین یہ اشارہ ہی کہ اوس رسول پاک کو ظاہر کر دینے

جسکو توریت مین فرمایا ہی کہ موسی کی مانند ہوگا یعنی ایمان والون کو ظالمون کے پنجہ سے چھڑائیگا پھر کہا کہ تونے ہمکو یعنے ہماری قوم کو کیون گمراہ کیا اور اونکے دلون کو کیون سخت کردیا اسمین یہ اشارہ ہی کہ اوس رسول پاک کو بھیجدے جو تیرے حکم سے دلون کو پاک کردے پھر عرض کیا کہ یا اللہ ہمارے دشمنون نے تیرے مقدس کو پامال کیا اسکا یہ مطلب کہ کافرون نے بیت المقدس کو دبادیا اوس رسول پاک کو بھیجدے جسکے قدم مبارک کی برکت سے بیت المقدس پھر آباد ہوجاوے چوسٹھوان باب کاش کہ تو آسمان کو پھاڑے اور اوتر آوے کہ تیرے حضور پہاڑ کانپ جاوین جسطرح آگ سوکھی ڈالیون کو جلاتی اور پانی آگ سے جوش مارتا ہی تاکہ تیرا نام تیرے مخالفون مین مشہور ہووے اور قومین تیرے حضور مین لرزان ہووین جسطرح تونے ڈرونے کام کیے جنکے ہم منتظر نہ تھے تو اوترآیا اور پہاڑ تیرے حضور کانپ گئے دیکھو حضرت اشعیا علیہ السلام اوسی وقت کا اشارہ کرتے ہین کہ یا اللہ جیسا تو حضرت موسیٰ کے وقت مین اوترآیا تھا اور دشمنون کو خاک مین ملایا تھا اوسی طرح پھر اوترآ اور قومین تیرے سامنے لرزین اور جو لوگ تیرے برخلاف ہین اونمین تیرا نام مشہور ہو اسکا مطلب یہ ہی کہ اوس رسول پاک کو بھیجدے جسکے ساتھ تو آویگا اور سارے زمین کے ساری قومونکو سزا دیگا اسیطرح یہ دعا آگے دور تک ہی آخر مین یون ہی تیری پاک بستیان بیابان بن گئین صیہون سنسان ہوا یروشلم ویران ہی ہمارا مقدس اور خوشنما گھر جسمین ہمارے باپ دادے تیری تعریف کرتے تھے آگ سے جلایا گیا اور ہماری ساری پسندیدہ چیزین برباد ہوگئین اے خداوند کیا تو ان چیزون کے سبب سے آگ کو روکیگا اور کیا تو خاموش رہیگا اور ہمکو نہایت دبائیگا دیکھو حضرت اشعیا بیت المقدس کی ویرانی کی فریاد کرتے ہین اور اللہ سے اوسکی آبادی اور ایمان کی ترقی مانگتے ہین اسکا ظہور محمدی وقت مین ہوا پینسٹھوان باب مین نے اونکی طرف توجہ کی جنھون نے کبھی نہ مانگا اونھون نے مجھے پایا جنھون نے مجھے نہ ڈھونڈھا مین نے ایک گروہ کو جو میرے نام کی نہین کہلاتی تھی کہا کہ دیکھ مجھے دیکھ اے ایمان والو اسرائیلی لوگ جو اللہ کے خاص لوگ کہلاتے تھے اونکے سوا دوسری قوم کا اللہ پتا دیتا ہی جو اللہ کو نہین ڈھونڈھتے ہین اور اللہ کے نام کے نہین کہلاتے ہین اللہ فرماتا ہی کہ مین آپ اونسے کہونگا مجھے دیکھ اس وعدہ کو اللہ نے یون پورا کیا کہ عرب کے اندھیرے ملکون کو اپنے رسول پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی اپنا کلام سنایا اور اونکو اپنی پہچان اور اپنی محبت عنایت فرمائی اونھون نے بن ڈھونڈھے اللہ کو پایا یہ لوگ جو مدتون سے

خط کے دسوین باب مین جہان یہ بیان کیا ہی کہ غیر قومون نے عیسائی دین قبول کیا وہان اِس
آیت کو لانے مین پادری لکھتا ہی کہ بت پرستون نے اللہ کو نہین ڈھونڈا اونکے بن مانگے انجیل کے
وعظ کہنے والے اونمین بہیجے گئے ہم کہتے ہین کہ اللہ نے انجیل پاک مین کہین بت پرستون کو نہین
پکارا کہ مجھے دیکھو مجھے دیکھو انجیل مین جابجا اسرائیلیونکو پکارا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے
انجیل فقط اسرائیلیون کو سنائی پھر وہی انجیل حواریون نے بت پرستون کو سنائی یہ پتا جو اسجگہ
پر ہے یہ پتا صاف قرآن شریف کا ہی اللہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پاک کے
وسیلے قرآن مین بار بار بت پرستون کو پکارا اور فرمایا کہ مجھے دیکھو مجھے دیکھو یعنے میری
قدرتون کو دیکھو اور مجھکو پہچانو اور بتون کو چھوڑو پھر اللہ تعالے اسرائیلیونکی بت پرستی
اور برے فعلون کی شکایتین کرکے آٹھوین آیت مین یون ارشاد کرتا ہی خداوند یون فرماتا ہے
جسطرح جیسے شیرہ انگورون کے خوشے مین موجود ہی اور کوئی کہتا ہی اسے خراب نکر کہ اوسمین برکت ہے
اوسی طرح مین اپنے بندون کی خاطر کرونگا اور اون سبھونکو ہلاک نکرونگا اور مین یعقوب مین سے
ایک نسل نکالونگا اور یہودا مین سے جو میرے پہاڑون کے وارث ہون اور میرے برگزیدے
اوسکے وارث ہونگے اور میرے بندے وہان بسینگے اور سرون گلونکا گھر ہوگا اور عاکور کا
نشیب گلون کے بیٹھنے کا مقام میرے اُن لوگون کے لئے جو میرے طالب ہوے پادری عمادالدین
اسکا شرح لکھتا ہی کہ یہودی لوگ بہت نسلون تک بچائی گئی اون ایمان والون کی باعث سے جو اونمین سے
پیدا ہونے والے تھے سرون اور عاکور دو نو جدا جدا ٹکڑے زمین کے ہین اور ایک دوسرے سے جدا
ہین وہ گلون کی چراگاہ تھے جب کہ اللہ تعالے نے اونپر مہربانی کی تھی سو یہ صاف ظاہر ہی کہ یہودی
جب مذہب اپنا چھوڑ دینگے وہ اپنی زمین مین پھر بسائی جاوینگی اور اوسکے پیداوار سے خوش ہونگی اسے
ایمان والو اسکا ظہور محمدی وقت مین ہوا حضرت یہودا کی نسل کے لوگ جو محمدی ہوئی ہین وہ صیہون
مین حضرت داؤد کے مزار نورانی کے پاس رہتے ہین اونکا ذکر اس کتاب کے آخر مین آویگا اگر اللہ
چاہیگا وہ بھی اور حضرت یعقوبؑ کی نسل کے فرقون مین جو محمدی ہین وہ جابجا ملک شام مین
بستے ہین دیکھو اللہ نے یہان حضرت یعقوبؑ اور یہودا کی نسل کا ذکر کیا پھر اپنے برگزیدہ
بندون کا ذکر کیا پھر فرمایا کہ جو لوگ میرے طالب ہین انہین سب قومونکے ایماندار داخل ہین

اسکے بعد اللہ تعالے یہودیون کی بت پرستی اور معصیتون کی شکایت کر کے تیرہوین آیت مین یون ارشاد کرتا ہی اسلیے خداوند اللہ یون فرماتا ہی دیکھو میرے بندے کھاوینگے پر تم بھوکے رہوگے دیکھو میرے بندے پیوینگے پر تم پیاسے رہوگے دیکھو میرے بندے شادمان ہوگے پر تم پشیمان ہوگے دیکھو میرے بندے دلکی خوشی سے گاوینگے پر تم دلگیری کے سبب نالہ کروگے اور جان کاہی کے سبب واویلا کروگے اسکے بعد عبرانی مین یون ہی وھنّتیم شِمخیم لِشْبُوعاہ لِبحیرَی اور تم اپنا نام لعنت کے لیے میرے برگزیدون کے لیے چھوڑ جاوگے کیونکہ خداوند اللہ تمکو قتل کریگا اور اپنے بندونکو دوسرے نام سے بلاویگا پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ جب رومی لوگ یروشالم کے گھیرنے پر تھے عیسائی لوگ حضرت عیسی علیہ السلام کی پیش خبری کے موافق اوس شہر سے نکل گئے عیسائیون پاس ہر چیز موجود تھی اور وہ نہایت خوش تھے جب یہودی بھوک پیاس اور ناامیدی مین ہلاک ہو رہے تھے وہ تھوڑے عرصہ مین کروڑون قتل ہوگئے اور اللہ کی جماعت سے کاٹ ڈالے گئے اور یہودی ہونا پھر نشان خداپرستون کا نرہا اللہ نے اپنے بندونکو دوسرے نام سے یعنے عیسائی کے نام سے بلایا اے ایماندار والو اللہ یہودیون سے فرماتا ہی کہ تم اپنا نام لعنت کے لئے میرے خاص بندونکے واسطے چھوڑ جاوگے یعنے یہودی کا لفظ اوس زمانے مین بے ایمانون کا نام ہوگا یہ نام لیکر اللہ کے مقبول بندے بے ایمانونپر لعنت کرینگے اور ایمان والونکا نام یہودی نہوگا اونکو اللہ دوسرے نام سے بلاویگا اسبات کا ظہور محمدی شریعت مین ہوا جو یہودے محمدی شریعت مین داخل ہوئے وہ اسرائیلے کہلاتے ہین مگر کوئی انکو یہودی نہین کہہ سکتا اگرچہ وہ حضرت یہودا کی نسل مین سے ہون کیونکہ اب یہودی اونہین لوگونکا نام ہے جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور قرآن کے دشمن ہین اور حضرت عیسی علیہ السلام کے اور انجیل کے بھی دشمن ہین وہ یہودی کہلاتے ہین اللہ کے خاص بندے اونکو یہودی کہکے پھٹکار دیتے ہین جو کوئی کسی مسلمان کو یہودی کہتا ہی وہ محمدی شریعت مین قابل سزا کے ہوجاتا ہی جامع ترمذی ہی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی کسی مرد سے کہے اے یہودی تو اوسکو بیس چوٹ مارو اور حضرت عیسی کے بعد حواریون کے وقت مین جو یہودی حضرت عیسی اور انجیل پاک پر ایمان لائے تھے وہ قوم کی راہ سے یہودی کہلاتے تھے اور جو ایمان نہین لائے تھے وہ بے ایمان یہودی کہلاتے تھے رسالہ اعمال کے ستر ہوین باب

پانچوین آیت دیکھو جہان بی ایمان یہودیون کا لفظ اونکے حق مین کہا ہی جو حضرت عیسی علیہ السلام پر
ایمان نہین لائی پھر پانچسوین باب کی تیسری آیت دیکھو جہان پولوس عیسائی نے فرمایا کہ مین یہودی
ہون پھر پولوس کا خط جو گلاتیون کو لکھا ہی اوسکے دوسرے باب کی چودھوین آیت مین پولوس نے
شمعون حواری کے حق مین یہودی کا لفظ بولا ہی معلوم ہوا کہ یہودی کا نام اوس زمانے مین باعث
فخر اور شرافت کا تھا یہ جو حضرت اشعیا کی کتاب مین خبر ہے یہ خبر بیشک محمدی وقت کی ہی کہ یہودی
فقط بی ایمانون کا نام ہوگیا دوسرے بات لمعہ یہ فرماتا ہی کہ اللہ اپنے بندونکو دوسرے نام سے
بلادیگا اسکا ظہور بھی حضرت عیسیٰ کے وقت مین نہین ہوا جو یہودی حضرت عیسیٰ پر ایمان لائی
تھے اونکو اللہ نے انجیل پاک مین کہین دوسرے نام سے نہین بلایا رسالہ اعمال کے گیارھوین باب
مین یہ بیان ہی کہ حضرت عیسیٰ کے بعد جناب شمعون حواری کے وسیلہ سے غیر قومونمین ایمان
پھیلنا شروع ہوا اور چھبیسوین آیت مین لکھا ہی کہ پہلی انطاکیہ مین شاگرد کرستان کہلائی اسکا
یہ مطلب کہ مسیح کا ترجمہ یونانی مین کرستوس تھا اوس علاقہ سے عیسائی لوگ کرستان کہلائے
معلوم ہوا کہ یہ خطاب حضرت عیسیٰ کے بعد پیدا ہوا انجیل مین کہین یہ نام نہین آیا اس بشارت
کا صداق ظہور محمدی شریعت مین ہوا کہ اللہ نے ہم محمدیون کا مسلمین اور مومنین نام رکھدیا اور
انکا نام قرآن مجید مین ہمکو بلایا یا ایہا الذین آمنو بار بار فرمایا اپنا وعدہ پورا کردیا کہ اپنے بندونکو
دوسرے نام سے بلاونگا ارشاد ہوتا ہی یہانتک کہ جو کوئی زمین مین اپنے دعائے خیر کرے سچے خدا کے
نام سے اپنی دعائی خیر کریگا اور جو کوئی زمین مین قسم کہائیگا سچے خدا کے نام کی قسم کہائیگا کیونکہ
اگلی مصیبتین بہول گئین اور وے میری آنکھونسے پوشیدہ ہین کہ دیکھو مین نئے آسمان اور
نئی زمین کو پیدا کرتا ہون اور جو آگے تھے اونکا پہر ذکر نہوگا اور وہی خاطر مین پہر نہ آوینگے بلکہ
تم میری اس نئی خلقت سے ہمیشہ کی خوشی اور شادمانی کروگی کیونکہ مین یروشالم کو خوشی اور
اوسکے لوگون کو خرمی بناونگا اور مین یروشالم سے خوش ہونگا اور اپنے لوگون سے خوش
اور مین رونیکی صدا کبھی پھر سنی نجائیگی اور نہ نالہ کرنیکی آواز پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے
کہ یہان یہ خبر ہے کہ لوگ سچ کی قسم کہائینگے نہ بتون کی اور سچائی انجیل کی ظاہر ہوجائیگی شاید
یہ اوس وقت کی خبر ہو جب حواریون نے قومونمین انجیل سنائی لیکن ٹھیک بات یہ معلوم ہوتی ہی

کہ یہ خبر اوس وقت کی ہے جب خدا پرستون کی تکلیفین بالکل رفع ہو جائینگی گویا بہلا دیجائینگی اور اللہ تعالی نئی خلق
کرے گا اور پہر لوگون کے گناہون پر نظر نکریگا اور یہودی اور بت پرست سچے دین مین آوینگے پہر اللہ فرماتا ہے
کہ مین نئے آسمان اور نئی زمین کو پیدا کرتا ہون پادری لکہتا ہے کہ جناب یوحنا نے یہ لفظین اوسجگہ لکہی
ہین جہان بہشت اور قیامت کا ذکر کیا ہے پہر لکہتا ہے کہ اسجگہ پر لفظون سے یہ مطلب ظاہر ہوتا ہے کہ زمین
مین ظلم اور پاپ بہت پہیلے گی اسلیئے قدرت سے اپنے بندون کی حالت اسطرح بدل دیگا گویا اسنے دنیا نئی
ہو گئی اگلی مصیبتین آدمیون کی بہول جاوینگی اوس وقت تمام باشندے یروشلم کے خوش ہونگے اسرائیلی خوش
ہونگا اور انکی سب مصیبتین کہو دیگا اور یہ جب ہوا کہ اون غیر قومونکو انجیل سنائی اوسکے بعد یروشلم کو بت پرستون نے
توڑ دیا پہر محمدی وقت مین یروشلم اللہ کے کلام سے آباد ہوا مسجد بیت المقدس کی رونق اور بہار
سارے جہان نے دیکہی بت پرستون کا زور ٹوٹ گیا اگلی مصیبتون کا غم ایمان والونکو اس خوشی مین بہول
گیا یہ جو فرمایا کہ وہ میری آنکہون سے پوشیدہ ہین اسکا مطلب کہ اسوقت لوگ کہین گے کہ اگلی
مصیبتین اب ہماری آنکہون سے پوشیدہ ہین یعنی اب اونکا صدمہ اور غم دل سے جاتا رہا پہر اللہ فرماتا
ہے کہ مین نئے آسمان اور نئی زمین کو پیدا کرتا ہون اور جو آگے تہے اونکا پہر ذکر ہوگا یعنے ایمان دار لوگ
بتون کو بہول جاوینگے اور بالکل خیال مین نلاوینگے پہر اسرائیلیون سے فرمایا کہ تم میری اوس نئے
خلقت سے ہمیشہ کی خوشی کرو گے سو محمدی اسرائیلیون کو نہایت خوشی ہوئی کہ جس آسمان کے نیچے اور زمین
کے اوپر اکثر قومون مین بت پرستی اور کفر پہیلا ہوا تہا اوس آسمان کے نیچے اور زمین کے اوپر ہر ہر
ملک مین اللہ کا کلام پہیلا یروشلم کو اللہ نے خوشی اور فرحت کا مقام بنا دیا محمدی لوگ اوسکو
دیکہہ کر نہایت خوش ہوتے ہین اور غم وہان جاتا رہتا ہے اللہ وہان اپنے بندون سے نہایت
خوش ہے تب تو اونکو اپنے گہر مین بسایا ہے جناب یوحنا نے کتاب مشاہدات کے اکیسوین باب
مین بہشت کو یروشلم کہا ہے وہان بہشت کی صفتین بیان فرمائین ہین مگر اسجگہ ہرگز بہشت
کا ذکر نہین یہان تو اللہ تعالے دنیا کے یروشلم کا پتا دیتا ہے کہ وہان لوگ بڑے بڑے عمر کے
ہو کر مرینگے اور بہشت مین موت نہین ہے ارشاد ہوتا ہے سو آگے کو وہان ایسا کوئی لڑکا نہوگا
جو کم عمر رہے اور نہ ایسا کوئی بوڑہا جو اپنی عمر پوری نکرے کیونکہ لڑکا سو برس کا ہو کر مریگا
اور گناہ گار سو برس کا ہو کر مردود ہوگا وے گہر بناوینگے اور اونمین بسینگے وے انگور کے باغ

لگاوینگے اور اونکے میوی کھاوین گے اور ایسا نہوگا کہ وے بناوین اور دوسرا بسے اور وے
لگاوین اور دوسرا کھاوی کیونکہ میرے بندون کے دن درخت کے دنون کی مانند ہون گے
اور میرے برگزیدے اپنی ہاتھون کے کام سی خود فائدہ اوٹھاوین گے اونکی مشقت بی فائدہ
نہوگی اور وی لڑکے نہ جنین گے جو ایکا ایک ہلاک ہون کیونکہ وی اپنی اولاد سمیت خداوند کے
مبارکون کی نسل ہونگے اور ایسا ہوگا کہ پیشتر اس سے کہ وی پکارین مین جواب دونگا اور
وے ہنوز کہہ نہ چکین گے کہ مین سُن لونگا بہیڑیا او بہیڑ ایکساتھ چرین گے اور شیر ببر بیل کی
مانند گہاس کھائیگا لیکن سانپ جو ہی سو خاک پہانکیگا وے میری سارے پاک پہاڑ پر دکھ
نہ دینگے اور ہلاک نکرینگے خداوند فرماتا ہی پادری لکہتا ہی کہ یہ اوس وقت کی خبر ہے کہ خداپرستون کی
جماعت دشمنون کے حملے سے نجات پائیگی اور ہر ایک بہت دنون تک زندہ رہیگا اور انکے
دن درختون کے دنون کے مانند ہونگے درختون سے مراد بلوط ہو یعنے مرتبہ لگانے سے
گرجانے تک ہزار برس ہتا ہی اسی طرح اللہ کے پسندیدہ لوگونکی عمر بڑی ہوگی اور یہ مطلب بھی
ہوسکتا ہی کہ ہزار برس تک شیطان قید رہیگا اور ترقی خداپرستون کی رہیگی اور لڑکے ایسے
نہین ہونگے جو مان باپ کو ستاوین یا انکو مصیبت مین پڑین یا کم عمر ہون بت پرست اور
یہودی ایمان لاوینگے اور ابراہیم اور اسحٰق اور یعقوب کی اولاد وہ برکتین پاوینگے جنکا اونسی
وعدہ ہوا ہی دعائین اونکی قبول ہون گی اودھر اوین مانگنے سے پہلے مل جاوینگے گناہگار اوس وقت
پاک ہوجاوینگے پہر انسان یعنے شیطان اپنے شکار سی محروم رکھا جائیگا اور اللہ والے لوگ
سب نعمت اور خوشی مین ہونگے اور اس بات مین کوی شک نہین کرسکتا کہ یہ بات ابھی پوری
ہونیکو باقی ہی اگر پادری ہوا اور ای یہودی وہ وقت جب سی شروع ہوا جب محمدیون نے یروشلم
اور مسجد بیت المقدس کو آباد کیا بت پرستونکا سر کچلا گیا جن ظالمون نے چہہ سو برس سے ناحق خون
دریا بہا رکھے تھے اونکا سر توڑ ڈالا جیسے محمدی تھے انکو اللہ نے ملک شام اور یروشلم مین
بسایا محمدیون کا زمانہ اوس درخت کی مانند ہی جو سیکڑون برس ہتا ہی محمدی لوگ پانسو برس
تک اس ملک شہر مین نہایت امن اور امان سے رہے پہر کچھ کم سو برس تک نصاری نے
یروشلم لے لیا تب بھی محمدی لوگ اللہ کی راہ مین اونپر جہاد کرتے رہے آخر کو پہر اللہ نے

بابل پہ جہاد کیا ہے اس کتاب مین اونکی تعریفین بہی موجود ہین پادری لوگ ہر جگہ خسرو بادشاہ کی تعریف سمجھتے ہین انصاف والونکو چاہیے کہ لفظونمین غور کرین اللہ تعالی فرماتا ہے تم بے اوڑ پہاڑ پر ایک جہنڈا کھڑا کرو اونکو بلند آواز سے پکارو اور ہاتھ ہلاؤ کہ وہ سرداروں کے دروازونکے اندر جاوین مینے اپنے مقدسون کو حکم کیا مین نے اپنے قہر کے لیے اپنے بہادرون کو جو میری خداوندی سے خوش ہین بلایا پہاڑونمین اک ہجوم کی آواز ہے اک بڑے لشکر کا سا شور ہے یہ مملکتون اور قومونکی ڈنگو کی آواز ہے جو جمع ہوئین رب العالمین جنگی لشکر کی موجودات لیتا ہے وہ دور ملک سے آسمانکی انتہا سے آتے ہین ہان خداوند اور اوسکے قہر کے ہتیار تاکہ ساری زمین کو برباد کرین دیکہو اس جگہ پر اللہ تعالی نے اپنا مقدس اور اپنا بہادر اور اللہ سے خوش ہونے والی اون لوگون کو فرمایا جو ساری زمین سے لڑینگے یہان بہی بابل کا ذکر نہین ہے اور قومونکا ذکر فرمایا یعنے وہ پاک ایماندار اللہ کی راہ مین لڑنیوالی بہت سی قومون مین کے ہونگے پادری اسکاٹ لکہتا ہے کہ اللہ نے یہان ایران کے حاکمون کو حکم کیا کہ فوجین جمع کرین اور بابل پر قبضہ کرلین اور اونکو مقدس اسلیے کہا کہ اللہ نے اونکو اس کام کیواسطے مقرر کیا تہا اور اس کام کو لئے اونکو پسند کیا تہا پادری نے یہ اسلیے کہا کہ ایران کے لوگ آگ کے پوجنی والی تہی اور پاک نہین تہے اسلیے مقدس کے یہہ معنے لکہدیے کہ وہ اس کام کے لیے مقرر کیے گئے تہے اسی لیے پادری مٹیھر نے اپنے ترجمہ مین مقدسون کا یون ترجمہ لکہدیا کہ مینے اپنے مخصوص کیے ہوونکو حکم کیا پادریون نے یہ نہ دیکہا کہ اللہ تعالی نے اس جگہ صاف فرمادیا ہے کہ وہ میری خداوندی سے خوش ہین یہہ صفت خاص مقدس اور اللہ والون کی ہے اگرچہ مقدس کرنیکے معنی خاص کرنا بہی حضرت ارمیا علیہ السلام کے صحیفہ مین آیا ہے کہ مقدس کرو یعنی خاص کرو اوسپر یعنے بابل پر قومونکو مادی کے بادشاہونکو مگر یہہ معنی یہان ہرگز نہین ہوسکتے کیونکہ یہان قید لگادی ہے کہ وہ میری خداوندی سے خوش ہین اور یہان یہہ لفظ فرمایا ہے کہ مینے اپنے مقدسونکو حکم کیا اپنے کے لفظ کو دیکہو یہان صاف اپنے خاص بندونکا ذکر کیا ہے اور یہہ جو فرمایا کہ وہ دور ملک سے آسمانکی انتہا سے آتے ہین سو پادری نے یہ خیال کیا ہوگا کہ ملک ایران بابل سے بہت دور ہے مگر پادری نے یہہ نہ دیکہا کہ یہان بابل کا بالکل ذکر نہین ہے ساری زمین کا

ذکر ہی اور شہر یروشالم جہان حضرت اشعیا علیہ السلام یہہ خبر دے رہے ہین وہانسی عرب بہت دور ہی
متی کی انجیل کی بارہوین باب مین بیالیسوین ۴۲ آیت مین جہان یہہ ذکر ہی کہ دکہن کی ملکہ زمین کے
کنارے سے سلیمان کی حکمت سننی کو آئی وہان پادری اسکاٹ نے لکہا ہی کہ زمین کا کنارہ وہ اوس وقت
کی محاورہ مین عرب کی ملک کو بولتی تہی یعنی یمن کا ملک جو عرب کا ایک ضلع ہی وہانسی بلقیس ملک
شام مین شہر یروشالم مین آئین تہین اوسکو زمین کا کنارہ فرمایا اب پادریون کو لازم ہی کہ یہان
بہی یہی معنی سمجہین کہ وہ لوگ آسمان کی انتہا سی یعنی عرب سی آتے ہین کہ ساری زمین پر یعنی ملک
شام پر اور مصر و عراق پر جہاد کرین دیکہو اس کتاب کی تیسوین باب کی ستائیسوین آیت مین ہے
کہ دیکہو اللہ کا نام دور سی چلا آتا ہی اوسکا غضب بہڑکا اسکا صاف مطلب یہہ ہی کہ اللہ کا نام
سچی دل سی لینیوالی لوگ دور سی چلے آتے ہین یہہ تعریفین صاف محمدیونکی ہین جنکو اللہ نے اپنا مقدس
اور اپنا بہادر نام رکہا اور اونکو اپنی قہر کا ہتیار خطاب دیا اور فرمایا کہ وہ میری خداوندی سے
خوش ہین پادری لکہتا ہی کہ ساری زمین اوس بابل کی سلطنت کو کہا ہی جو ایک زمانہ مین دنیا مین
بہت بڑی معلوم ہوتی تہی یہ پادری کی بڑی نادانی ہی کہ فقط بابل کو ساری زمین سمجہہ لیا اللہ تعالے
فرماتا ہی اب تم واویلا کرو کہ خداوند کا دن نزدیک ہی وہ قادر مطلق کیطرف سی ایک بڑے
ہلاکت کی مانند آویگا اس باعث سی ساری ہاتہہ ڈہیلے ہوونگی اور ہر ایک آدمی کا دل پگہل جاویگا
اور وے ہراسان ہوونگے جانکنی اور غمگینی اونہین آلیگی اونپر ایسی دشواری ہوگی جیسی
اوس عورت پر ہوتی ہی جسی درد لگتی ہین وے سراسیمہ ہونگی ایک دوسرے کو تاکا کریگا اور اونکی
چہرے شعلہ کیطرح ہونگی دیکہو خداوند کا وہ دن آتا ہی جو غضب مین اور قہر شدید مین سخت
درشت ہے تاکہ زمین کو ویران کرے اور گنہگارون کو اوسپر سے نیست نابود کرے کہ آسمان
کی ستارے اور کواکب روشنی نہ چمکاوینگی اور سورج طلوع ہوتے ہوتے اندہیرا ہو جائیگا
اور چاند اپنی روشنی نہ دیگا اور مین جہانکو اوسکی برائی کے سبب سی اور شریرون کو
اونکی بدکاری کے باعث سی سزا دونگا اور مین مغرورونکا فخر کہو دونگا اور ہیبت والے
لوگونکا غرور ڈہا دونگا مین ایک مرد کو کندن سی ہان ایک مرد کو اوفیر کے سونے سے
زیادہ بیش قیمت کرونگا آمی ایمانوالو اللہ صاف فرماتا ہی کہ وہ دن اسلیئے آتا ہی کہ زمین کو

کو ویران کرے اور گنہکاروں کو یعنے کافرون کو فنا کرے ظاہر یون ہے کہ اس دن سے وہ دن مراد ہے
جب پہلی بار صور پہونکا جائیگا اور سورج اور چاند اور تارے ایکا ایک بے نور ہو جائینگے
جیساکہ قران مجید مین ان سب باتونکی اللہ نے خبر دی ہے اسمین یہہ اشارہ ہے کہ جب
محمدی جہاد ہوگا اوسوقت سے قیامت کا دن بہت نزدیک ہے صحیح بخاری مین ہے کہ جناب
محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین بہیجا گیا ہون قیامت کی ساتہہ ان دونونکی طرح جیسے
اور ترمذی کی روایت مین ہے کہ آپنے فرمایا کہ مین خود قیامت مین بہیجا گیا پھر مین اوس سے
آگے بڑہگیا جسطرح یہہ اس سے آگے بڑہگئی اور آپنے بیچ کی اونگلی اور کلمہ کی اونگلی سے اشارہ کیا
یعنے جسطرح بیچ کی اونگلی کلمہ کی اونگلی سے آگے بڑہی ہوئی ہے اسیطرح آپ قیامت سے کچہہ پہلے
ہین پادری سنے سورج اور چاند اور تارونکے بے نور ہونیکا مطلب یون لکہا ہے کہ سلطنتین
اولٹ پلٹ ہو جائینگی بادشاہ اور امیر تباہ کردیے جائینگے پہر اللہ صاف فرماتا ہے کہ
مین ایک مرد کو اوفیر کے سونے سے زیادہ بیش قیمت کرونگا یہہ صاف اشارہ ہماری
رسول پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیطرف ہے کہ آپ ان بڑہونمین پیدا ہوئے اور اللہ نے
اپنا پاک کلام اونپر بہیجا اور ساری خوبیان اونمین بہردین اسلیے پہلے فرمادیا کہ مین مغرورونکا
فخر کہو دونگا یعنے اسرائیلی لوگ اس گہمنڈ مین مست تھے کہ ہماری قوم کے سوا سب قومین
جاہل ہین اونمین پیغمبر کیونکر ہوگا اللہ نے ان بڑہے نبی کو اپنا کلام سکہایا اور عرب کے
ان بڑہونکو سب علم والونکا سردار بنایا اس جگہہ پر ایک پادری نے یونہین ترجمہ کیا تہا
کہ مین ایک مرد کو اوفیر کے سونے سے زیادہ بیش قیمت کرونگا اب پادری متعصب نے کچہہ
سونچکر یون ترجمہ کردیا کہ مین ایسا کرونگا کہ مرد کندن سے اور اوفیر کے سونے سے بہی
بہت ہی کمیاب ہونگے دیکہو کہان بیش قیمت ہونا کہان کمیاب ہونا پہلے ترجمہ کا یہہ مطلب
تہا کہ ایک مرد بہت خوبیون والا ہوگا اب یہہ مطلب ہوگیا کہ اچہے لوگ بہت کم ملینگے پادری
اسکاٹ نے اسکا مطلب یون لکہدیا کہ بابل والون کی تباہ ہو جانے سے سپاہی اور
ہتیار اوٹہانیوالے لوگ کم ملینگے بہلا یہان سپاہیونکا کیا ذکر ہے یہان تو اللہ یہہ خبر دیتا ہے
کہ مین مغرورونکا غرور ڈہا دونگا یہہ بات توجب ہی ہو جب کوئی شخص یا کوئی قوم اون

سنغیرو رو تسے افضل و بہتر ہو جاوے اصل عبرانی مین یہ لفظین ہین اُوقِیرِ اِنُوش مِپَّاز وِاَدام مِکِتیم اُوفیر یعنی مین بیش قیمت کرونگا مرد کو کندن سے اور آدمی کو اوفیر کے سونے سے اگرچہ ظاہر مین ایک کا لفظ نہین ہے مگر عبرانیمین ایسے اشارے بہت ہوتے ہین حضرت زکریا علیہ السلام کے صحیفہ کے تیرہوین باب مین ہے حِیِرِب عُوری عَل رُوعِی وِعَل جِبِیر عَمِیتی اے تلوار جاگ میرے چرواہے پر اور انسان پر جو میری ساتھہ ہے دیکھو یہان مراد حضرت عیسی علیہ السلام ہین مگر انسان کا لفظ ہے اور اوس سے مراد ایک معین انسان ہے اسیطرح یہان بھی ایک ہی مرد کا ذکر ہے بعد اسکے اللہ فرماتا ہے اسلیے مین آسمان کو لرزاونگا اور زمین اپنی جگہ سے جہنکی جائیگی رب العالمین کے قہر کے مارے اور اوسکے بھڑکتے ہوے غضب کے دنمین اور وے ہرن کی مانند ہونگے جو کہدیڑا جاتا ہے یا بہیڑ و نکیطرح جنہین کوئی اکٹھا نکرے اونمین سے ہر ایک اپنی قوم کیطرف متوجہ ہوگا اور ہر ایک اپنے وطن کو بہاگیگا ہر ایک جو ملجائیگا کونچا جائیگا اور ہر ایک جو غائب ہو جاتا تلوار سے مارا پڑیگا اور اونکے بالے بچے اونکی آنکھونکے سامنے پٹکے جائینگے اونکے گہر لوٹے جائینگے اور اونکی جورو نکی حرمت لیجائیگی اے ایماندارو یہہ جو فرمایا آسمانون کو لرزاونگا اور زمین جہنکی جائیگی اسیطرح جناب حجی علیہ السلام کے صحیفہ مین جہان صاف محمدی بشارت ہے وہان بھی فرمایا ہے کہ اب سے ایک مرتبہ اور تہوڑی مدت بعد مین اسمان اور زمین اور تری اور خشکی کو ہلادونگا اور ساری قومونکو ہلادونگا اور ساری قومونکا پسند کیا ہوا آویگا اور ایسا یہان بھی فرمایا کہ مین ایک مرد کو سونیسے بڑہکے بیش قیمت کرونگا یعنے ساری قومون کے ایماندار اوسکو سارے جہان سے افضل جہین گے پہر سب ہے محمدی جہاد کے تباہی وہ سب ظہور مین آئے کافرون کے بال بچے اونکی آنکھونکے سامنے پٹکے گئے یعنے ذلیل کیے گئے اور قید کیے گئے اور غلام بنائیگئے اور اونکی بیبیان پکڑی گئین اور محمدیونکی لونڈیان بنائیگئین اسکے بعد اللہ تعالی ایران والونکی خبر دیتا ہے اور فرماتا ہے دیکھو مین مادیون کو اونپر چڑہاؤنگا جو کہ روپے کو خاطر مین نہین لاتے اور سونے سے خوش نہین ہوتے اونکی کمانین جوان لوگونکو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالینگی اور وے پیٹ کے پہل پہ رحم نکرینگی اور بابل جو مملکتونکی حشمت اور کسدیونکی بزرگی کی رونق ہے سدوم اور عموره کی مانند ہو جائیگی جنکو خدا نے اولٹ دیا وہ ہمیشہ تک

آباد ہوگی اور پشت در پشت کوئی اوسمین نہ بسیگا وہان ہرگز عرب لوگ خیمے کھڑے نہ کرینگے
اور وہان گڈریے گلونکو نہ بٹھاوینگے پر بن کے جنگلی درندے وہان بیٹھینگے اور اونکے گھر چیخنے والے جانورون سے بھرے
ہوئے ہونگے وہان شتر مرغ بسینگے اور پہاڑی بکری وہان کودینگی پھاندینگی اور گیدڑ
اونکے عالیشان مکانون مین اور بھیڑیے اونکے رنگ محلون مین چلاینگے اور اسکا وقت نزدیک ہے
اور اوسکے دن دراز نہونگے دیکھو یہان اللہ تعالی ایران والونکی خبر دیتا ہی کہ مین مادیون
یعنے فارس اور آذربیجان والونکو اوسپر چڑھا لاؤنگا دیکھو اس جگہ بہی اللہ نے اون لڑنیوالون کی
کچھ تعریف نہین کی اونکو اپنا مقدس اور اپنا بہادر نہین فرمایا بلکہ اونکی بیرحمی کا بیان دیا
پادری اسکاٹ لکھتا ہی کہ جب بعد زمانے بابل لیا وہ پیش خبری پوری ہونے لگی اور تمام پیش خبریان
پوری ہوگئین مابعد کی بربادیونمین پادری کا مطلب یہ ہی کہ جب خسرو نے بابل کو فتح کیا اور سلوکی
بابل ویرانہ نہین ہوگیا دن بدن اوسکی آبادی گھٹتی گئی یہانتک کہ محمدیون نے بابل پر جہاد کیا
اسکے بعد بابل ویرانہ جنگل ہوگیا اس کتاب کا انداز یہی ہی کہ اللہ تعالی کچھ خبرین اول کی کچھ آخر
کی دیتا ہی اسپر تعجب نہ کرو اور سمجھ لو کہ اللہ تعالی نے پہلے اپنے پاک بندون کی خبر دے
جو ساری زمین کا فرون پر جہاد کرینگے یہ خبر محمدیون کی ہی پھر ایرانیوالونکی خبر دی جنہون نے
بابل پر سب سے پہلے چڑھائی کی پھر بابل کی بڑی ویرانیکی خبر دی جو محمدیون کے وقت مین ہوئے
اسی وقت کی خبر حضرت میکاہ علیہ السلام نے دی تہی کہ آسور پر ہم چڑھائی کرینگے اور تلوار سے
نمرود کی زمین کو ویران کرینگے بابل کے جہاد کا پورا احوال اس کتاب کے آخر مین آویگا اگر
اللہ چاہیگا اب چودہوان باب سنو اللہ تعالی فرماتا ہی کیونکہ اللہ یعقوب پر رحم
فرماویگا اور اسرائیل کو ہنوز برگزیدہ کر رکھیگا اور اونہین اونکی سرزمین مین پہر بسلاویگا
اور پردیسی اونکے ساتھ میل کرینگے اور یعقوب کے گھرانے سے ملجاوینگے اور قومین اونہین
لے آوینگی اور اونہین اونکے ملک مین پہونچاوینگی اور اسرائیل کا گھرانا خداوند کی سرزمین
مین اونکا مالک ہو کے اونہین غلام اور لونڈیان بنائیگا اور وے اونہین جنہون نے
اونکو قید کیا تہا قید کرینگے اور اپنے ظلم کرنیوالون پر حکومت کرینگے پادری اسکاٹ
لکھتا ہی کہ بابل کا تباہ ہونا یہودیون پر رحم کیے جانے سے علاقہ رکھتا ہی اور خسرو کی

فتح یہودیونکی قید سے چھوٹنے کا باعث ہوئی یعقوب اور اسرائیل کے لفظ سے شاید یہہ مراد ہو کہ
قومون مین سے جو آدمی بچ رہے تھے اونپر رحم کیا گیا اغلب ہے کہ گنتی ہی آدمی یہودیون کے
لائے گئے تھے جب وہ اپنی زمین مین بحال کیے گئے تھے لیکن یہہ کہین نہین پڑہا کہ
ی کلدیون پر یعنی بابل اور عراق والون پر حکومت کی ہو یا اونمین سے کسیقدر
پنا غلام بنایا ہو اسواسطے یہہ نتیجہ نکل سکتا ہے کہ اس سے بہی بڑی معاملون کی
ہوئی ای محمدی بہائیو دیکہو پادری نے اقرار کیا کہ خسرو نے جب بابل کو فتح کیا اور
یہودی یروشالم مین پہر آئے تب یہہ بات تو غالبًا ہوئی کہ اور قومون کے کچہہ لوگ حضرت موسے
علیہ السلام کی شریعت مین داخل ہوئے مگر یہہ بات نہین ہوئی کہ یہودیون نے غیر قومون کو
اپنا غلام بنایا ہو اور اونپر حکومت کی ہو اس سبب سے پادری اقرار کرتا ہے کہ یہہ خبر کسی اور
وقت کی ہے جس مین یہہ معاملہ بہی گذریگا ای پادریو انکہین کہولو یہہ خبر صاف محمدی وقت کی ہے
دیکہو اللہ نے پہلے بابل کے جنگل ویران ہو جانیکی خبر دی اور تم بہی خوب جانتے ہو کہ یہہ ویرانی
بابل کی محمدیون کے ہاتہون ہوئی اسکے بعد اللہ ایماندار اسرائیلیونکو بشارت دیتا ہے دیکہو جن
اسرائیلیون نے محمدی دین قبول کیا اونکو اللہ نے ملک شام اور شہر یروشالم مین پہر بٹہلایا اور
اور قومونکے محمدی لوگ اونکے ساتہہ ملگئے اور قومون کے بہت لوگ اونکے خادم ہوکر اونکو ملک
شام مین پہونچاتے ہین محمدی اسرائیلیون نے سب محمدیونمین ملکر بت پرستون پر اور جہوٹے
عیسائیون پر جہاد کیا اور اونمین کے بہت لوگ قید کیے اور اونکو اپنا لونڈی اور غلام بنایا اسکے
بعد بڑی زور تک بابل کے بادشاہ کی اور اوسکی نسل کی تباہی اور بربادی کی خبر اللہ دیتا ہے
پہر پچیسوین [۲۵] آیت مین آسور کے بادشاہ کے تباہی کی خبر دیکر اللہ تعالی فرماتا ہے یہہ وہ ارادہ ہے
جو ساری دنیا کی بابت مقرر کیا گیا اور یہہ وہ ہاتہہ ہے جو ساری امتون پر بڑہایا گیا رب العالمین
نے ارادہ کیا ہے سو کون اوسکو باطل کریگا اور اوسکا ہاتہہ لنبا کیا گیا ہے سو کون اوسکو
پہراویگا دیکہو آسور اور بابل کے بت پرستون کے غارت ہونیکے علاقہ سے یہہ خبر بہی دیدی کہ
یہہ ارادہ غارت کرنیکا اللہ نے ساری قومون کے کافرون کے لیے کیا ہے اس خبر کا ظہور محمدی
وقت مین ہوا سب کافرون پر جہاد ہوا تب اللہ کا اور اللہ کے نبیون کا نام ساری

دنیا مین پہیلا اسکے بعد لکھا ہے کہ جس سال آخذ بادشاہ مرگیا اوسی سال یہہ الہامی کلام بیان ہوا
اے ساری فلسطینہ تو اسلیے خوشی مت کر کہ اوسکا لٹھہ جسنے تجھے مارا ٹوٹا ہے کیونکہ سانپ کی اصل سے
اک ناگ نکلیگا اور اوسکا پہل ایک آتشی اور اڑنیوالا سانپ ہوگا اسکا مطلب پادری اسکاٹ
نے یون لکھا ہے کہ عزیا بادشاہ نے فلسطین والون کو شکست دی تہی جب وہ مرگیا تب آخذ
کی بادشاہی مین یہودی بہت کمزور ہوگئے تب فلسطی خوش ہوے اللہ تعالے نے خبر دی کہ
حزقیا بادشاہ فلسطیون کو عزیا سے زیادہ عاجز کریگا ہم کہتے ہین تو مطلب یہہ ٹہیرا کہ آخذ نے
اگر فلسطیون کو نہین مارا تو اس سانپ کی اصل جسے یعنے عزیا سے آخذ کا بیٹا حزقیا ظاہر
ہوگا آخذ کا نام اسلیے نہ لیا کہ وہ کافر بت پرست تہا اوسکے دادا عزیا کی طرف اشارہ کیا کہ حزقیا
اپنے دادا عزیا کی طرح ایماندار اور اللہ کی راہ مین مضبوط ہوگا فلسطیونکے حق مین وہ ناگ اڑنیوالا
سانپ ہوگا **پندرھوین اور سولھوین باب** مین موآب کے تباہ ہو جانیکی خبر ہے
پندرھوین باب کی پانچوین آیت مین اونکے بھاگنے کی خبر ہے پھر ساتوین آیت مین ہے کہ وہ تحفہ مال
جو اونھون نے حاصل کیا تھا اور ذخیرہ جو اونھون نے رکھہ چھوڑا تھا بید کی ندی پار لیجاتے ہین
پادری میتھر نے حاشیہ پہ دوسرا ترجمہ یون لکھا ہے کہ عربون کی وادی مین لیجاتے ہین اور عبرانیمین
یہہ لفظ ہے نحل ہعرابیم اور نحل کے معنے عبرانی لغت مین ندی کے اور نالے کے لکھے ہین تو یہہ معنے
ہوے کہ عربونکی ندی پہ یا نالے پہ اور حضرت ارمیا علیہ السلام کی کتاب کے اڑتالیسوین باب مین بہی
پہلے موابیونکی تباہی اور قتل ہونیکی بڑی دہوم سے خبر ہے پہر اٹھائیسوین آیت مین یون ہے
اے موآب کے باشندو شہرون کو چہوڑدو اور سلع مین جا بسو اور کبوتر کے مانند ہو جو کہ گہرے
غار کے منہ کے کنارے مین گہونسلا بناتے ہین اس جگہ عبرانیمین سلع کا لفظ ہے مگر پادری میتھر نے
چٹان کا لفظ ترجمہ مین لکہدیا سلع کے معنے چٹان کے بہی ہین مگر یہان صاف اوس شہر کا ذکر ہے
جسکا نام سلع ہے ان دونو صحیفونکی پیش خبری سے ثابت ہوا کہ موابیونکا بہاگنا حضرت ارمیا علیہ
السلام کی خبر دینے کے بعد بخت نصر کے وقت مین ہوا اور جب وہ بہاگینگے عرب مین اپنا مال اسباب اوٹہا لیجاکر
اور شہر سلع مین جا بسینگے حضرت اشعیا علیہ السلام کے سولھوین باب کے سرے پر ارشاد ہوتا ہے تم
سلع سے بیابان کی راہ صیہون کی بیٹی کے پہاڑ پر زمین کے حاکم کے برے بہیجو پادری اسکاٹ لکھتا ہے

کہ موآب کی بادشاہ حضرت داود علیہ السلام کی خاندان کی بادشاہون کو محصول دیتی تھی پہر اونہون
سرکشی کی تو اونکو یہہ حکم ہوتا ہی کہ بہیڑ کا بچہ محصول مین بہیجو پادری بیتھ نے اس باب کی سرخی پر
یون لکہا ہی کہ موآب کو حکم ہوتا ہی کہ مسیح بادشاہ کی تابعداری کرین پادریون نے لکہا ہے
کہ سلع ایک شہر تہا جو سنگستانی عرب کا پای تخت تہا اور ہمارے نزدیک سلع مدینہ منورہ کا نام ہے
جسکی پاس کا پہاڑ حدیث کی کتابون مین سلع کہلاتا ہی اس بات کی دلیلین کچہہ کتاب کے اول مین
حضرت ہارون علیہ السلام کی احوال مین ہو چکین ہین اور کچہہ بیالیسوین باب مین آت اللہ تعالے
آتی ہین بیابان ان کتابون مین عرب کو کہا ہی جیسا کہ اس کتاب کی بیالیسوین باب مین صاف ظاہر ہی
ہو ارشاد ہوتا ہی کہ سلع سے یعنی مدینہ منورہ سے بیابان عرب کی راہ سے بہیجو اور بیت المقدس
مین زمین کی حاکم کی لیے یعنی اللہ تعالی کے لیے نذرین بہیجو ستائیسوین زبور مین جو اللہ تعالی کی حق
مین یہہ لفظ ہی کہ ساری زمین کا خداوند اسیطرح یہان بہی فرمایا ہی یہہ حکم تقدیری ہی موآب کے
لوگ حضرت اشعیا علیہ السلام کی وقت مین بت پرست تھی مگر تقدیری حکم ہوتا ہی کہ سلع مین جائینگی
اور ایماندار ہوجائینگی اور وہان سے بیت المقدس مین اللہ کی نذرین بہیجینگی سنن ابو داود مین ہے
کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیت المقدس کی حق مین فرمایا کہ وہان جاؤ اور اوسمین
نماز پڑہو اور لوگون نے کہا کہ اوس زمانہ مین شہر ویران تھی تو آپنے فرمایا کہ اگر وہان نجاؤ کہ وہان نماز
پڑہو تو زیتون کا تیل بہیجو کہ اوسکی قندیلون مین چراغ روشن کیا جاوے اب ارشاد ہوتا ہی
اور ایسا ہوگا کہ جسطرح بہٹکا ہوا پرندہ ہی جو گہونسلہ سے نکالا گیا اوسیطرح موآب کی بیٹیان ارنون
کی گہاٹون پر ہونگی صلاح دو انصاف کرو اونکو جو نکالدیے گیے ہین چہپالو موآب کی آوارہ پہرنی
ساتہہ رہین تو اونکو لوٹنے والون کی سامہنے سے ڈہانپ لو اسکا مطلب ظاہر ہی اور یہہ معلوم ہوتا ہی
کہ موآبی لوگ بخت نصر سے بہاگینگی اور ارنون کے گہاٹون پر جائینگی اور سلع والون سے کہینگی کہ
ہمکو ان ظالمون سے چہپالو ارنون ایک نالہ مدینہ شریف کی پاس ہے ظاہر یہہ ہے کہ اوسکو عیر انہین
ارنون فرمایا ہی پہر سلع والون کو تقدیری حکم ہوتا ہے کہ موآبیون کو تم چہپالو اسطرح کا بیان
اکیسوین باب مین بہی آتا ہی کہ ددانی لوگ بہاگینگے تیما کے لوگ اونکو پناہ دینگی اسکی بعد
ارشاد ہوتا ہی کیونکہ ستمگر موقوف ہوجاوینگی اور غارت گری تمام ہوجائیگی اور سارے

اور میرے آگے رویا سو مین نے بھی تیری سُنی اللہ فرماتا ہی اس لیے دیکھ مین تجھے تیرے باپ دادونکے
ساتھ شامل کرونگا اور تو اپنے قبر مین سلامتی سے اوتار دیا جاویگا اور ساری آفت کو جو میرے
حکم سے اس مقام پر نازل ہوگی تیری آنکھین نہ دیکھین گی سو وہ یہ خبر بادشاہ پاس لائے سو بادشاہ
نے لوگ بھیجے اور اونہون نے یہودا اور یروشالم کے سارے بزرگون کو اوسکے پاس جمع کیا اور
بادشاہ اللہ کے گھر پر چڑھ گیا اور سب چھوٹے بڑے لوگ اوسکے ساتھ تھے اور ساری باتین
عہد کی کتاب کی جو اللہ کے گھر مین ملی تھی اونہین پڑھ سنائین اور بادشاہ ایک ستون سے
لگ کر کھڑا ہوا اللہ کے آگے اقرار کیا اور کہا ہم اللہ کی تابعداری کرینگے اور اس عہد کی باتون پر
جو اس کتاب مین لکھین ہین عمل کرینگے اور سارے لوگ اوس عہد پر قایم ہوے پھر بادشاہ نے
سردار کاہن یعنی مسجد کے خادم خِلقیاہ کو اور اون خادمون کو جو دوسرے درجے مین تھے اور
دربانون کو حکم کیا کہ سارے برتن جو بعل او بسیرت اور آسمان کی ساری فوج کے لیے بنائے تھے
اللہ کی ہیکل سے یعنے مسجد سے باہر نکالین اور اوس نے یروشالم سے باہر ہو کر قدرون کے آس پاس کے
کھیتون مین اونہین جلا دیا اور اونکی راکھ بیت ایل کو پہونچائی اور اون بت پرست کاہنون کو جو
اونچے شوالون مین یہودا کی بستیون مین اور اون مکانون مین جو یروشالم کے گرد و پیش تھے خوشبوئیان
جلاتے تھے اون سب سمیت جو بعل او سورج اور چاند اور آسمان کے سارے لشکرون کے
لیئے خوشبوئیان جلاتے تھے موقوف کیا اور اوسنے بسیرت کو خداوند کے گھر سے یروشالم کے
باہر قدرون نالے کے میدان مین نکلوایا اور اوسی وادی قدرون مین جلا دیا اور اوسنے
توفت پر جو بنی ہنوم کی وادی مین ہی نجاست پھکوائی تاکہ کوئی مولک کے لیے اپنے بیٹا بیٹی
کو آگ مین نڈالے اور بتون کی قربانی کے مکان جو آخذ کے بالاخانہ کے چھت پر تھے اور وہ بتون
کی قربانی کے مکان جنھین منسّا نے اللہ کے گھر کے دو صحنون مین بنایا تھا بادشاہ نے اونکو
ڈھا دیا اور وہان سے دور کر اونکی خاک کو قدرون نالے مین پھکوا دیا اور وہ بتون کی قربانی کے
مکان جو بیت ایل مین تھا اور وہ اونچا مکان جو یارابعام اسرائیلیونکے گمراہ کرنے والے نے بنایا
تھا دونون کو اوسنے ڈھا دیا اور اونچے مکان مین آگ لگا دی اور اوسے خاک کر دیا اور جب یوسیاہ نے
نظر پھیری اور پہاڑ پر قبرین دیکھین تو اوس نے لوگ بھیجکر اونکی ہڈیان نکلوائین اور اوس قربانگاہ پر

پر جلائین اور نیز نجاست ڈالی خداوند کے اوس کلام کے موافق جسے اوس مرد خدا نے پکار کے کہا
تھا اور یوسیا نے اون گھروں کو بھی ڈھا دیا جو اونچے مکانوں پر شمرون کی بستیون مین تھے جنھون اسرائیلی
بادشاہون نے بنا کر اللہ تعالی کو غیرت دلائی تھی اور اونچے مکانون کے سب کاہنوں کو جو وہان تھے
اوس نے قربانیکے مقاموں پر ذبح کیا اور آدمیون کی ہڈیان اون پر جلائین اور یروشلم کو پھر آیا اور باد
شاہ نے سب لوگون کو حکم کیا اور کہا کہ خداوند اپنے خدا کے لیے فسح کی عید کرو جیسا کہ اس عہد کی کتاب
مین لکھا ہے اور جو لوگ دیووں سے یاری کرتے تھے اور منتر پڑھتے تھے اونکو اور مورتون اور بتون کو جو ملک
یہودا اور یروشلم مین نظر آتے تھے یوسیا نے دفع کر دیا اوسکے وقتمین مصر کا بادشاہ فرعون نکوہ فرات
کی طرف کو اسور کے یعنے عراق کے بادشاہ پر چڑھا اور یوسیا اوسکا سامنا کرنیکو نکلا اور مجدو مین جسوقت
اوسکا مقابلہ ہوا تو اوس نے اوسکو مار ڈالا اور اوسکے نوکر اوسکو ایک گاڑی مین ڈال کر مجدو سے یروشلم مین
لے گئے اور اوسکو دفن کیا

حضرت حبقوق علیہ السلام کے صحیفۂ مجری بشارتوں کا بیان

ملا سید علی طہرانی رح اقامت الشہود مین لکھتے ہین کہ حضرت حبقوق علیہ السلام بعضون کے نزدیک
حضرت اشعیا علیہ السلام کے شاگرد تھے جبتک حضرت اشعیا علیہ السلام زندہ رہے تب تک حبقوق
نبوت نہین کرتے تھے اور بعضون کا قول یہ ہے کہ حضرت حبقوق علیہ السلام نے نبوت کو منحوم سے قبول
کیا اور صفنیا علیہ السلام نے حبقوق سے قبول کیا اور ارمیا علیہ السلام نے صفنیا علیہ السلام سے نبوت
کو قبول کیا جیسا کہ کتاب نوحسین مین بیان کیا گیا ہے جناب حبقوق کے صحیفہ کے پہلے باب کی چھٹی
آیت مین اللہ تعالے اسرائیلیون کو خبر دیتا ہے کہ مین کسدیون کو یعنے بختنصر کو اور اوسکی قوم کو نیر چڑھا لاونگا
دوسرا باب [illegible] مین اپنی دیدگاہ پر کھڑا رہونگا اور برج پر اپنے لیے جگہ تہراونگا اور راہ دیکھونگا کہ دیکھون وہ
مجھکو کیا کہیگا اور مین اپنے مباحثہ کی بابت کیا جواب دونگا تب خداوند نے مجھے جواب دیا اور کہا کہ رویا
کو لکھ اور [illegible] صاف کر کہ جو اوسے پڑھے دوڑے کیونکہ یہ رویا ہنوز ایک مقرری وقت کے لیے
ہے لیکن آخر کو اوسکا مضمون ظاہر کریگا اور جھوٹ نہ کہیگا اگرچہ وہ دیر کرے تو بھی اوسکی راہ دیکھتا رہ کہ وہ
یقینا آویگا اور دیر نکریگا دیکھ مغرور کو اوسکا دل اوسمین سیدھا نہین ہے پر صادق اپنے ایمان سے زندہ رہیگا
ملا سید علی طہرانی رح لکھتے ہین کہ بعضے یہودی ملاؤن نے لکھا ہے کہ یہ خبر حضرت ارمیا علیہ السلام کی ہے
اور اس قول کو بہت سے یہودی علماؤن نے رد کیا ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ مسیحا کی خبر ہے

یعنے جسکا یہودیون کو ابتک انتظار ہے اورحق یہ ہی کہ یہ صاف بشارت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہو اس کتاب کا
لکہنے والا کہتا ہی کہ اسکے بعد اللہ تعالے بابل والون سے فرماتا ہی کہ تونے بہت قومونکو لوٹ لیا ہی لوگون کے سارے
بچی ہوئی تجکو لوٹ لین گے یہ بچی ہوے کا لفظ کئی جگہ آخری زمانے کی خبرون مین آیا ہی اسمین صاف اشارہ
ہے کہ اسرائیلیون مین جو اوس وقت ظالمونکی تلوار سے بچ رہے ہونگے اور دین محمدی مین داخل ہونگے وہ
بابل والون کو لوٹین گے پہر چودہوین آیت مین فرماتا ہی کہ جسطرح پانی سے سمندر بہرا ہوا ہی اوسی طرح زمین
اللہ کے جلال کی پہچان سے بہر جاویگی یہ صاف پتا محمدی وقت کا ہی جسمین بڑے بڑے اللہ کے پہچاننے
والے ساری زمین مین پیدا ہوئے تیسرا باب ای خداوند مین نے تیری خبر سُنی اور ڈرگیا ای خداوند
تو برسون کے درمیان اپنے کام کو زندہ کر برسون کے درمیان اوسے شہرت دے قہر کے درمیان
رحم کو یاد کر اسکے بعد عبرانی کلمہ یہ ہین اُلُوہ تیمان یابُو وقادُوش میحَر پاران یعنی خدا دکہن سے
سے آویگا اور وہ جو قدوس یعنے بڑا پاک ہی پاران کے پہاڑ سے یہ کیا امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
حضرت حبقوق ع نے دعا مانگی کہ یہ قہر جو بدکارون پر ہو رہا ہی اوسکے درمیان ایکا ایک رحمت کا ظہور
دکہادے تب اونکو اللہ کی طرف سے یہ جواب ملا کہ اللہ جو بڑا پاک ہی دکہن کیطرف سے یعنے عرب کے ملک
سے اور فاران سے یعنے مکہ سے آویگا اسکا یہ مطلب کہ اللہ اپنے رسول کے ساتھ آویگا اور اپنا کلام
اپنے پاک بندہ کی زبان پاک سے سبکو سُناویگا پادری شیزنگ آفتاب صداقت کے ۳۰ صفحہ مین لکہتا ہی
کہ ملک یہوداکے دکہن طرف عرب کا ملک ہی اور توراۃ شریف کی بشارتون مین حضرت اسمعیل ع کے
ذکر مین پادریون کی کتابون سے ثابت ہو چکا کہ فاران مکہ کے کا نام ہی امام احمد قسطلانی رح
مواہب لدنیہ مین لکہتے ہین کہ فاران تین پہارون مین سے ایک ہی ابو قبیس اور اوسکے سامنے قعیقعان
نالے کے پیٹ تک اور تیسرا پورب کیطرف فاران جو قعیقعان کے پاس ہے نالے کے پیٹ تک وہی
گہاٹی ہی بنی ہاشم کی اور مسلمانون مین اور کتاب والون مین اثبات مین اختلاف نہین کیونکہ فاران
مکہ ہی کِسَّاہ شَامَیِم هُوذُو وتِهلاتُو مالاه هاآرِص چہپ گیا آسمان اوسکی شوکت سے
اور اوسکی تعریف سے بہر گئی زمین دیکہو یہ وہی بات ہی جو اوپر فرمایا ہی کہ زمین اللہ کے جلال کی پہچاننے
بہر جائیگی اسکا صاف ظہور محمدی وقت مین ہوا ساری زمین مین اللہ کی تعریف ہو رہی ہی اور ترجمہ ہوتا
ہے اوسکی جگمگاہٹ نور کی مانند تہی اوسکے ہاتہ سے کرنین یعنی شعاعین نکلین اور وہان اوسکی قدرت

پوشیدہ تھی مری اوسکے آگے آگے چلے گی اور اوسکے قدمون کے آگے آتشی دبار روانہ ہوگی اے ایمان والو یہان
عبرانی مین صاف آئندہ کی لفظین ہین صاف آئندہ زمانہ کی خبر ہے کہ اللہ کے ذکر کا نور ہر طرف چمکیگا اور اللہ
کی بڑی قدرت ظاہر ہوگی اوسکے دشمن ہر طرف قتل ہونگے ارشاد ہوتا ہے وہ کھڑا ہوا اور اوسنے زمین کو ناپ
ڈالا اوسنے نگاہ کی اور قومونکو پراگندہ کردیا اور قدیم پہاڑ ریزہ ریزہ ہوگئے اور پرانی پہاڑیان اوسکے
آگے دھس گئین اوسکی قدیم راہین یہی ہین مین نے کوشان کے خیمون کو مصیبت مین دیکھا اور زمین
مدیان کے پردے کانپ جانے تھے کیا تو ندیون سے بیزار تھا اے اللہ کیا دریاؤن پر تیرا قہر تھا کیا
سمندر پر تیرا غضب تھا کہ تو اپنے گھوڑون پر اور فتح یابی کی گاڑیون پر سوار ہوا کمان تیری بالکل
ننگی کی گئی جیسا تو نے فرمایا ہان تو مون کے ساتھ قسم کی تو نے زمین کو چیر کر اوسے ندیان کردیا پہاڑون
نے تجھے دیکھا اور کانپ گئے پانی کی باڑھ بہکر گذر گئے گہراؤ نے اپنی آواز بلند کی اور اپنے ہاتھ اوپر کو اوٹھائے
سورج اور چاند اپنے اپنے مکان مین ٹھہر گئے تیر سے تیرون کی روشنی کی باعث جو اوڑتے اور تیرے
بھالے کی چمکاہٹ کے سبب پادری طامس اسکاٹ ان آیتون مین یون سمجھتا ہو کہ یہ گذری ہوی زمانہ کا
ذکر ہو کہ حضرت موسیٰ کے وقت مین جب فرعون لشکر سمیت ڈوب گیا کوشان یعنی حبش اور مدیان کے
لوگون پر رعب چھا گیا اور دریا کا پانی اللہ نے حضرت موسیٰ کے لئے دو حصہ کردیا اور حضرت یوشع کے لئے دریا
اردن کو دو حصہ کردیا اور اونکے لیے لڑائی مین سورج اور چاند کو ٹھہرادیا ہم کہتے ہین ان آیتون مین یہی
مطلب ظاہر ہے مگر اوسکی بعد کی آیتون مین یہ صاف آئندہ کی خبر ہے تو مطلب یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ نے جسطرح
حضرت موسیٰ کے وقت مین اپنے قہر اور جلال سے کافرونکو غارت کردیا تھا اوسی طرح آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے وقت مین کافرونکو قتل کریگا دیکھو اسکے بعد ارشاد ہوتا ہو تو قہر کے ساتھ زمین پر گذر کریگا
تو نہایت غصہ مین قومونکو کاٹ ڈالیگا تو اپنی قوم کو نجات دینے کے لیے ہان اپنے مسیح کے نجات دینے کے
لئے نکلا اے ایمان والو اسکا مطلب یہ ہو کہ تو آخری زمانہ مین قومونکو محمدی تلوار سے کاٹ ڈالیگا اوپر
اسکا بیان بخوبی ہو چکا کہ مسیح ان کتابون کے محاورے مین ہر پیغمبر کو کہتے ہین تو یہان مطلب یہ ہے
کہ تو اپنے پیغمبر کو اور اپنے خاص لوگونکو کافرون کے ظلم سے چھڑانے کے لیے اپنے تئین ظاہر کریگا اور کافرون
کو قتل کریگا حضرت صفنیاہ علیہ السلام کے صحیفہ سے محمدی بشارت اس صحیفہ کے
سرے پر لکھا ہے کہ یہوداہ کے بادشاہ یوسیاہ کے وقت مین اللہ کا کلام صفنیاہ کو پہنچا پہلے اور دوسرے

اب مین شہرون کے ویران ہونیکی خبر ہے تیسری باب مین اسرائیلیون کی بدکاریون کی شکایت ہے
اور یروشلم کے ویرانی کی خبر ہے اس باب کی آٹھوین آیت مین اللہ فرماتا ہی باوجود اسکے تم میرے انتظار
مین رہو خداوند فرماتا ہی اوس دن تک کہ مین لوٹ کر اٹھون کیونکہ میرا ارادہ ہے کہ قومونکو جمع کرون اور سلطنتونکو
اکٹھا کرون تاکہ مین اپنے غضب کے ہان سارے قہر شدید کو اونپر نازل کرون کیونکہ میری غیرت کی آگ ساری
زمین کو نگل جاویگی پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ جب مسیح بدلا لیگا اپنے بگڑے ہوی پوجنے والون سے
اور اونکو وعدہ کی ہوے ملک کو یعنے یروشلم اور ملک شام کو ویران کردیگا تب وہ اون قومون اور
سلطنتون پر جنہون نے اوسکی نجات سے انکار کیا اپنا قہر ڈالیگا اے محمدی بھائیو یہ صاف بتا محمدی وقت
کا ہی کہ اللہ تعالے نے ساری قومون مین ایمان پھیلایا اور ایمان والون کے ہاتون سب کافرونپر اپنا
قہر نازل فرمایا ارشاد ہوتا ہی کیونکہ مین پھر اوسوقت قومونکو پاک ہونٹھ کرونگا تاکہ وے سب کے سب
خداوند کا نام لیوین اور ایک ہی کندہی سے اوسکی بندگی کرین کوش کی نہرون کے پار سے میری عابد ہان
میرے پراگندہ لوگون کی بیٹی میرے لیے ہدیہ لاوینگی اے ایمان والو یہ صاف محمدی بشارت ہی کہ اللہ تعالے
بہت سی قومونکو ایمان دیگا اور اونکی ہونٹھ اور زبان کو بری باتون سے پاک کردیگا ملا محمد رضا طہرانی رح کتاب
منقول رضائی مین لکھتے ہین کہ یہ جو فرمایا کہ ایک کندہی سے سب اللہ کی عبادت کرینگے یہ بتا سوا محمد صلی اللہ
علیہ وسلم اور اونکی نائبون کی اور اونکی امت کے کسی پر مطابق نہین ہوسکتا کیونکہ جماعت کی نماز ایک
کندہی سے آپ ہی کی شریعت مین مقرر ہوی اور ابربنال جو یہودیونکا ملا ہے وہ اسکا مطلب یون کہتا ہی
کہ قیامت کے دن جب تمام خلق جمع ہوگی تو سب کی ہونٹھ پاکیزہ ہوجاوینگے مگر ابربنال کا یہ قول اسکی بعد
کے آیتون کے برخلاف ہی کہ گیارہوین آیت مین فرمایا کہ وہ دوسری بار پاک پہاڑ پر غرور نکرینگے
اور بارہوین آیت مین فرمایا کہ تیری قوم کے درمیان عاجز اور فقیرون کو چھوڑونگا اور تیرہوین آیت
مین فرمایا کہ باقی اسرائیلی جھوٹ نہ بولین بلکہ ان آیتون مین بیت المقدس کی دوسری ویرانی اور آبادی کا
ذکر ہے قیامت سے یہان کچھ علاقہ نہین اے ایمان والو جس لفظ کے معنے کندہی کے ہین وہ
عبرانی مین شخام کا لفظ ہی اوسکا ترجمہ پادری میتھو نے یون بدلکر لکھدیا کہ ایک دل ہوکر مگر حاشیہ پر لکھدیا
ہے کہ عبرانی مین یون ہی کہ ایک کندہی سے یہ جو فرمایا کہ میرے پراگندہ لوگون کی بیٹی اسکا یہ مطلب کہ اسرائیلی
لوگ جو ہر ہر شہر مین تتر بتر ہین اونکی بیٹی یعنی قوم اور جماعت جو محمدی ہوجاویگی وہ کوش کے یعنی حبش کے

نذرونکو پاس اللہ کے لیے بیت المقدس مین نذر لاویگی یہ بہی پتا محمدی شریعت کا ہی کہ مسجد بیت المقدس مین دور دور سے سفر کرکے جانا اور اللہ کے لیے نذر لیجانا محمدیون کا طریقہ ہے نصاری اس نعمت سے محروم مین ارشاد ہوتا ہی اوسی دن تو اپنے سارے کامون کے سبب جن سے تو میری گنہگار ہوی ہی شرمندگی نہ اوٹھاویگی کیونکہ مین اوسوقت تیرے درمیان سے تیرے مغرور اور فخر باز لوگونکو نکال لونگا اور تو میرے پاک پہاڑ پر پہر غرور نکریگی اور مین ایک غریب اور مسکین قوم کو تیرے درمیان چہوڑ دونگا اور وے اللہ کے نام پر بہروسا رکہینگے اسرائیل کے باقی لوگ بدکاریان نہین کرینگے اور جہوٹ نہین بولینگے اور اونکے منہ مین دغا دینی والی زبان نہین پائی جائیگی بلکہ وے کہاوینگے اور لیٹ رہینگے اور کوئی اونکو نہین ڈراویگا ای صیہون کی بیٹی تو گا ای اسرائیل تو للکار ای یروشالم کی بیٹی تو اپنے تمام دل سے خوشی اور خرمی کر اللہ تیری آفتونکو اوٹھا لیگیا ہی اوسنے تیرے دشمنونکو نکالدیا ہے اللہ اسرائیل کا بادشاہ تیرے درمیان ہی تو پہر مصیبت کو نہین دیکھیگی اوسدن یروشالم کو کہا جائیگا کہ تو مت ڈر اور صیہون کو کہ تیرے ہاتھ ڈہیلے نہون خداوند تیرا خدا جو تیرے درمیان ہی سو قادر ہے وہی بچا لیگا وہ تیرے سبب سے شادمان ہوکی خوشی کریگا اپنی محبت کی باعث وہ الزام دینی کو بدل خاموش رہیگا بعد اسکے فرماتا ہی دیکہہ مین اوسی وقت اون سبہونکو جو تجہی ستاتے ہین مارونگا اور وہ جو لنگڑاتی ہی اونکو رہائی دونگا اور خارج کی ہوئیونکو اکہٹا کرونگا اور ہر ایک مملکت مین جہان وے رسوائی گئے ہین اونہین تعریف کیا ہوا اور نامور کرونگا جسوقت کہ مین تمہین جمع کرونگا اوسی وقت تمکو پہیر لاونگا کیونکہ جسوقت تمہاری آنکہون کے آگے تمہاری اسیری کو بدل دونگا تمکو زمین کی ساری قومونکے درمیان نامآور کرونگا اور تمہین ستودگی بخشونگا خداوند فرماتا ہی ای ایمان والو یہ سب وعدے ایماندار اسرائیلیون سے محمدی وقتمین پورے ہوے جو اسرائیلی لوگ محمدی دین مین آئے اور اللہ کے پاک پہاڑ پر یعنے شہر یروشالم مین رہے وہ بت پرستی سے اور اگلے وقتون کی بری رسمون سے پاک ہین اللہ اس رسوائی کو اونکی بہاتا ہی اور مغرور اور گہمنڈ والونکو اونمین سے نکال لیا جنہون نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اور حضرت عیسی کو نہ مانا وہ الگ ہین ذلیل اور خوار ہین جو محمدی ہوے ہین وہ غرور اور گہمنڈ سے پاک ہین بے ایمان یہودیونکی دغابازیون سے اللہ نے اونکو پاک کردیا عرب کے لوگ جو غریب اور محتاج تہے اون محمدیونکو اللہ نے بیت المقدس مین محمدی اسرائیلیونمین چہوڑ دیا سب مل

بھلے رہتے ہین جو اسرائیلی لوگ ظالمونکی تلوار سے بچ گئے اور محمدی ہوگئے اونہون نے جہوٹ اور فریب سے نجات پائی وہ دیروشالم مین خوش و خرم ہین دشمنونکا اونکو کچھہ ڈر نہین اونکے دشمنونکو اللہ نے قتل کیا بت پرست اور آتش پرست جو اسرائیلیون کے نام کے دشمن تھے محمدی تلوار سے قتل ہوگئے جو لنگڑے اونکی تھے یعنے دین ایمان رکہتے تھے مگر جان کے ڈر سے ظاہر نہین کرسکتے تھے اونہون نے محمدی ایمان کو ظاہر کیا حضرت میکاہ کے چوتھے باب کی چھٹی آیت مین بہی فرمایا تھا کہ جو لنگڑاتے ہین اونکو ایک بقیہ ٹہراؤنگا یعنے وہ لوگ ابراہیم کے طریقہ پر باقی تھے اونکا ہونا سچے دین کی بڑی دلیل تھی اونہین کے حق مین ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل کتاب کے بقایا کا لفظ فرمایا اسکا بیان اوپر ہوچکا اور جو خارج کردئے گئے تھے یعنے جو یہودی حضرت عیسیٰ کی دشمنی کے باعث سے ایمان سے باہر ہوگئے تھے اونکو جب اللہ نے محمدی کردیا وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور حضرت عیسیٰ پر ایمان لائے اور ایمان والون کے ساتھ اکٹھے ہوگئے اگلے وقت مین ہر ہر ملک کے لوگ بت پرست تھے اسرائیلیونکے دشمن تھے اب اللہ نے قرآن مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اسرائیلی پیغمبرون کی تعریفین اوتارین ساری قومون مین اسرائیلی پیغمبرونکا اور اونکی امت کے ایمان والون کا نام روشن ہوا جو اسرائیلی لوگ محمدی ہوگئے ہین سب محمدی لوگ اونکا ادب کرتے ہین کہ یہ لوگ پیغمبرونکی نسل ہین یہ سب وعدے اللہ نے محمدی اسرائیلیون سے پورے کئے اوسکے سب وعدے برحق ہین مگر پادری طامس اسکاٹ اپنی عادت کے موافق بیان بہی لکھتا ہے کہ بیشک ان آیتون مین آیندہ زمانہ کی خبر ہے پادری راہ دیکھہ رہا ہے کہ سب یہودی نصرانی ہوجاوین اور بیت المقدس پر قبضہ کرلیوین اور یہ پیش خبری پادریون کے مراد کے موافق پوری ہوجاوے اللہ ان بہودے خیالون سے اونکو نجات دے امین **حضرت یوائیل علیہ السلام کے صحیفہ سے محمدی بشارت**

اس صحیفہ کے پہلے باب مین اللہ اسرائیلیونکو ایک فوج سے ڈراتا ہے جو اونکے ملک پر چڑہ آویگی اور حکم فرماتا ہے کہ تم سب روزہ رکھو اور اللہ کے گھر مین جمع ہوکر اللہ سے فریاد کرو پہر دوسرے باب مین یہ حکم ہے کہ صیہون مین پکار دو کہ اللہ کا دن چلا آتا ہے ایک قوم بڑی اور زور آور ہے کہ ویسی آگے کبہی نہین ہوئے اور برسون تک پشت در پشت ہرگز نہوگی اونکی بہادریکا بیان ہوتے گیارہوین آیت مین یون ہے اور خداوند اپنی لشکر کے آگے اپنی آواز سناویگا کہ اوسکی لشکرگاہ

بہت بڑی ہے کیونکہ وہ زور آور ہے جو اوسکے حکم کو انجام کرتا ہی کیونکہ خداوند کا دن بڑا اور نہایت
خوفناک ہے کون اوسکی برداشت کرسکتا ہے آ ای ایمان والو دیکھو اللہ تعالے صاف صاف
اوس فوج کی تعریف کرتا ہے اور صاف فرماتا ہے کہ اللہ اپنے لشکر کے آگے اپنی آواز سناویگا
معلوم ہوا کہ وہ لشکر اللہ کے خاص بندونکا ہوگا کہ اللہ اونکے ساتھ ہوگا اور اللہ اپنا کلام اون
لوگون کی زبان سے اور لوگون کو سناویگا پہر فرمایا کہ جو شخص اللہ کے حکم کو جاری کرتا ہے اور انجام
تک پہونچاتا ہی وہ زور آور ہے یہ اوس محمدی لشکر کے سردار کی تعریف ہے ان صحیفون کا یہی قاعدہ ہی
کہ اللہ تعالے پہلے ظالم بادشاہون کی فوج سے ڈراتا ہی پہر محمدی جہاد کی بشارت سناتا ہی پہلے باب
مین دشمنون کی ویران کرنیوالی فوج سے ڈرایا دوسرے باب مین محمدی فوج کا دبدبہ دکھایا اسکے
بعد اللہ تعالے اون لوگونکو غلہ اور میوی کی ارزانی کی خبر دیکر اٹھائیسوین آیت مین فرماتا ہی اور
اسکے بعد ایسا ہوگا کہ مین اپنی روح سارے بشر پر ڈالونگا اور تمہاری بیٹے اور بیٹیان پیش گوئی
کرینگے اور تمہارے بوڑہے خواب دیکہینگے اور تمہارے جوان رویتین دیکہینگے بلکہ مین اونہین دنون
مین اپنی روح کو غلامون اور لونڈیون پر ڈالونگا اور مین آسمانون اور زمین پر عجائب قدرتین
ظاہر کرونگا لہو اور آگ اور دہوئین کے ستون سورج اندہیرا اور چاند لہو ہوجاویگا پیشتر اوسکے کہ خداوند کا
بڑا اور خوفناک دن آپہونچے اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی اللہ کا نام لیگا سو نجات پائیگا کہ صیہون کی
پہاڑ پر اور یروشلم مین نجات ہوگی جیسا کہ خداوند نے فرمایا ہی اور اون باقی لوگون مین جنہین خداوند بلاویگا
ای محمدی بہائیو یہ سب وعدے محمدی وقت مین پورے ہوئے روح کہتے ہین اللہ کے کلام کو اور اللہ
کے فیض کو یہ صاف پتا محمدی وقت کا ہے کہ سب آدمیون پر یعنے اسرائیلیون پر بہی اور سب قومون پر اللہ
کا فیض برسیگا اور سب جگہ اللہ کا کلام پہونچیگا اور تمہارے بیٹے اور بیٹیان اور لونڈی غلام ایسے
کامل روشن دل ہونگے کہ اللہ آئندہ کا حال اونکے دل پر کہولدیگا بوڑہے ہونکو اور جوانون کو سچے سچے خواب
اللہ دکہلائیگا جیسا دکہلائیگا ویسا ظاہر کردیگا محمدی وقت مین بہت بڑا فیض اللہ نے جاری
کیا بڑے بڑے روشن دل مرد اور عورت اس امت مین پیدا ہوے لونڈیون اور غلامون مین
سے بہی بڑے بڑے کامل ہوے لڑکون اور لڑکیون پر بہی غیب کا حال اللہ نے کہولدیا اگر
لوگونکا [illegible] درویشون کے کتابین دیکہو بعد اسکے قیامت کی

نشانیان بتائین کہ خداوند کے بڑے اور خوفناک دن کے یعنے قیامت کے دنکے آنے سے پہلے لہو اور آگ اور دہوین کے ستون
ظاہر ہونگے یعنی زمین مین کشت و خون کی کثرت اور آگ کا ظہور ہوگا چنانچہ ایک بڑے شہر کے برابر آگ مدینہ شریف
کے پاس ساتوین صدی مین ظاہر ہوئی اور بہت دنون تک رہی شہر بصری تک اوسکی روشنی پہونچی جناب پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے سے اوسکی خبر دی تھی بخاری اور مسلم مین ہی کہ انہو فرمایا کہ قیامت نہین قایم ہوگی
یہانتک کہ ایک آگ نکلیگی زمین حجاز سے روشن کردیگی اونٹون کی گردنونکو بصری مین اس آگ کا حال امام
نووی نے اور امام احمد قسطلانی نے بہت تفصیل کے ساتھ لکہا ہی اور ایک آگ عدن سے ظاہر ہونے
والی ہی اوسکا ظہور قیامت کے قریب ہوگا اور آخری زمانہ مین آسمان پر دہوان ظاہر ہوگا اور آخر زمانہ
مین ایمان ملک شام مین اور مکہ اور مدینہ اور یمن مین خوب ظاہر ہوگا اور سب ملکون مین فساد پھیلیگا
جیسا محمدی حدیثون سے ثابت ہی تیسرا باب ۔ اور دیکھہ انہین دنون مین اور اوسی وقت مین
کہ جب یہودا اور یروشالم کے قیدیونکو پھیر لاؤنگا تب ساری قومونکو اکٹھا کرونگا اور انہین یہوسفط
کے وادی مین تلے لاؤنگا ای ایمان والو دیکھو اللہ تعالے نے محمدی وقت مین یہودا اور یروشالم کے بہت
قیدیونکو چھڑایا جو دین محمدی مین داخل ہوئے وہ بت پرستون اور بے ایمان یہودیون اور جہوٹے عیسائیون
کے ظلم سے چھوٹے اللہ تعالے یہ بتاتا ہی کہ اوسی وقت مین ساری قومونکو اکٹھا کرونگا سو اللہ نے
سب قومونکے مجمعونکو اکٹھا کیا اور یہوسفط کے وادی مین اونکو لایا یہوسفط بادشاہ جو حضرت
سلیمان علیہ السلام کی نسل مین تھا اور بڑا ایماندار اور دیندار تھا اوسکا حال تواریخ کی دوسری
کتاب کے بیسوین باب مین یون ہی کہ موابی اور عمونی یہوسفط بادشاہ سے لڑنے آئے تھے یہوسفط
اپنی لشکر سمیت دشت تقوع مین روانہ ہوا اور لشکر والون سے کہا ای یہودا اور یروشالم کے
رہنے والو میری سنو اللہ اپنے خدا پر ایمان لاؤ تم قیام پکڑوگے اوسکے نبیون پر ایمان لاؤ تم کامیاب
ہوگے لشکر کے آگے گانے والون نے اللہ کی تعریف کا گیت گایا تب دشمن آپسمین کٹ مرے یہوسفط
کے لشکری جب اون تک پہونچے تو کیا دیکھتے ہین کہ لاشین زمین پر پڑی ہین اور کوئی نہین
بچا یہان سے معلوم ہوا کہ وہی جنگل یہوسفط کا وادی کہلاتا ہی پادری تھیمز ... الکیا
کے مقامات المعرف کے صفحہ ۳۳ مین لکھتا ہی کہ جو وادی یروشالم کے پورب طرف ہی اور یہوسفط
کے نام سے مشہور ہی اوسکی لنبائی ڈیڑھ میل ہوگی پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے

که یہوشفط کے جنگل سے مراد ہی جہان اللہ تعالے نے اوس بادشاہ کے دشمنون کو برباد کیا تھا اسکے
معنے ہین خدا نے فیصلہ کیا اور لفظ عبرانی مین یون ہی کہ وشپطتی عمام عل عمّی اور عدالت کرونگا اونکے
ساتھ اپنی قوم پر اور اپنی میراث اسرائیل پر جسکو اونہون نے قومون مین پراگندہ کیا اور میری
زمین کو آپسمین بانٹ لیا پادری عیتھر نے ترجمہ عمام کا یون لکھہ یا کہ اور پھر دیکھو کہان اونکے ساتھ اور
کہان اوپر اسکا صاف مطلب یہ ہی کہ وہ لوگ جنکو مین اس جنگل مین جمع کرونگا اون محمدیون کے ساتھ
ہوکر اپنے اسرائیلی لوگون کی عدالت کرونگا اور بت پرستون نے جو اسرائیلیون پر ظلم کیا اور اونکو
تتر بتر کردیا اسکا بدلہ اونسے لونگا جاننا چاہیے کہ محمدی لوگ جب یروشالم کو فتح کرنے آئے تھے یہوشفط
کے جنگل کی راہ سے آئے تھے ہنری شیمس بونارڈی ڈی نے جو کتاب یروشالم کے احوال مین
لکھی ہے اوسمین لکھا ہی کہ قدرون کا نالہ شہر کے پورب طرف ہی او مسجد بیت المقدس بھی شہر کے
پورب طرف ہی اور قدرون نالہ کے اور مسجد بیت المقدس کے درمیان یہوشافاط کا وادی ہی اور قدرون
کے نالہ کے بعد زیتون پہاڑ ہی جو شہر سے ۔۔۔ ہے آزیان والو پادریون کی کتابون مین جابجا ذکر
ہی کہ یروشالم ہی سب کا ملک ۔۔۔ پورب ہی اور محمدیون کی فوجین جب یروشالم کی طرف آئین اور
اونہون نے شہر کو گھیر لیا تو یہوشافاط کے جنگل مین اونکا آنا ثابت ہوا چار مہینے تک لڑائی ہوتی رہی
پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ خود فوج لیکر تشریف لائے تو مولانا جلال الدین سیوطیؒ نے اتحاف الاخصا
مین لکھا ہی کہ حضرت عمرؓ زیتون پہاڑ پر اونکے جو بیت المقدس کے پورب طرف ہی اور لشکر کو اسپر اوتارا
پھر اوترے اور مسجد مین داخل ہوے یہان سے معلوم ہوا کہ زیتون پہاڑ سے اوترکر قدرون کے نالے
اور یہوشافاط کے وادی سے ہوکر مسجد مین داخل ہوے پادری مارش مین نے سیرالاسلام مین لکھا ہی
کہ حضرت عمرؓ نے شہر سے باہر خیمہ کھڑا کیا اور شہر مین صلح کی اپنے ہاتھ سے لکھیں پھر شہر مین داخل
ہوے اللہ تعالے نے اپنی خاص عدالت کا ظہور یہوشافاط کی وادی مین دکھلایا محمدی
عدالت مین ہر ہر قوم کا جیسا بندوبست ہوا وہ ظاہر ہی جو اسرائیلی محمدی ہوگئی وہ سب پر
غالب رہے اور جو دین مین نہین داخل ہوے اور محمدیون کی رعیت ہوکر رہے اور جزیہ دیتے رہے
اونکو بھی دشمنون سے پناہ ملی توبہ کے لیے مہلت ملی اونکو یروشالم اور ملک شام مین امن
امان سے رکھا اسکے بعد کی آیتون مین بت پرستون کے ظلم کا ذکر ہے جو اونہون نے یہودا اور یروشالم

کیا پہر تونین آیت مین اللہ فرماتا ہی اسبات کی قومونمین منادی کرو لڑائی کی طیاری کرو پہلوانونکو جگاؤ
سارے جنگی جوان حاضر ہون وی چڑہ آوین اپنی ہل کے پہالون کو پیٹ کے تلوارین بناؤ اور ہنسوونکو
پیٹ کے پہالے نا توان انسان کہو کہ مین زور اور ہون اے اردگرد کی سب قومو تم جلدی سے آؤ اور
اپنے تئین اکٹہا کرو اے اللہ ایسا کر کہ تیرے پہلوان وہان اوتر جاوین قومین جاگین اور یہوشفط
کی وادی مین آوین کیونکہ مین وہان بیٹہونگا تا کہ چارون طرف کی قومون کی عدالت کرون اسے
محمدی بہائیو اللہ تعالے جہاد والون کی تعریف کرتا ہی اور اونکی ہمت بڑہاتا ہی یہ ایسے خاص بندونکا
ذکر ہے جو اللہ کے پہلوان کہلائی اونکو حکم ہوتا ہی کہ یہوشفط کی وادی مین جہاد کے لئی جمع ہو جاوین کیونکہ
یہ وہ مقام ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالے وہان بیٹہکر سب قومون کی عدالت کریگا تاریخ واقدی
مین ہے کہ حضرت عمرؓ نے یمن او حضرموت اور کہلان اور طی اور خولان وغیرہ کے لوگ یروشلم کی
طرف بہیجے تہے مولانا جلال الدین سیوطیؒ اتحاف الاخصا مین لکہتے ہین کہ اللہ تعالے جو قیامت کے ذکر مین
فرماتا ہی فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ یعنے ایکاایک وہ آوینگے میدان مین تو ابراہیم ابن ابی عبلہ نے
فرمایا کہ ساہرہ وہ میدان ہے جو زیتا پہاڑ کے پہلو مین ہے حضرت عمرؓ کے نماز کے مقام کے قریب
وہ ساہرہ کر کے مشہور ہی اور لکہا ہی کہ حضرت صفیہؓ جو جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی
ہین جب بیت المقدس مین آئین زیتا پہاڑ کیطرف چڑہین اور پہاڑ کے کنارے پر کہڑی ہوئین
اور فرمایا کہ اسی جگہ سے قیامت کے دن لوگ جدا جدا ہو کر بہشت اور دوزخ کیطرف چلے جاوینگے اور
وہب ابن منبہؒ نے فرمایا کہ ساہرہ ایک پہاڑ ہے بیت المقدس کے پاس وہ حشر کے واسطے پہیلادیا
جاویگا ان سب روایتون سے معلوم ہوا کہ زیتون پہاڑ کے نیچے کا میدان یعنے قدرون کا
نالہ اور یہوشافاط کا وادی یہی حشر کا میدان ہی اس لیے پہلے ہی محمدی جہاد والونکو اس میدان مین بلایا
ارشاد ہوتا ہی ہنسوا لگاؤ کیونکہ کہیت پک گیا ہی آؤ روندو کہ کولہو لبالب ہوا ہی اور ساری حوض لبریز
ہین کیونکہ اونکی شرارت بڑی ہی گروہ پر گروہ انفصال کے وادی مین ہی کیونکہ خداوند کا دن انفصال
کے وادی مین آپہونچا سورج اور چاند اندہیرے ہو جاوینگے اور ستارے اپنی روشنی سے باز آوینگے اور
خداوند صیہون مین سے نعرہ ماریگا اور یروشلم مین سے اپنی آواز بلند کریگا اور آسمان اور زمین
کانپینگے اے ایمان والو حکم ہوتا ہے کہ اس کہیت کو کاٹو یعنے کافرون کو قتل کرو اور کولہو جسمین انگور ڈہکو

وندو کہ اونکا رس جو ضدون مین بہرجاوے یعنے کافرون کا خون بہاو فیصلے کی میدان مین
تو عین صبح ہوجاوین کیونکہ فیصلے کے میدان مین وہ جو اللہ کا دن ہی یعنے قیامت کا دن وہ
نزدیک آپہونچا ہی جسدن سورج اور چاند اور تارے بی نور ہوجاوینگے اور صیہون اور یروشالم
مین اللہ تعالے اپنی آواز بلند کریگا اور سب کا حساب لیگا مولانا جلال الدین سیوطی نے اتحاف الاخصا
مین مسجد بیت المقدس کی بڑی چٹان کے ذکر مین لکھا ہی کہ ولید ابن مسلم سے روایت ہی وہ ابن جعفر
سے روایت کرتے ہین اونہون نے کہا کہ مین نے عمیر ابن ہانی عبسی سے سنا ہی کہ اللہ تعالے بیت
المقدس کی چٹان کو ایک مونگا بنا دیگا جو آسمان اور زمین کی چوڑائی کے برابر ہوگا پہر اپنا تخت
اوسپر رکہیگا اور اپنے بندون کے بیچ مین فیصلہ کریگا اور وہان سے جنت اور آگ کیطرف جاوینگے
ہوتا ہے اور خداوند اپنے لوگون کی پناہ گاہ اور بنی اسرائیل کا محکم قلعہ ہی سو تم جانوگے کہ
مین خداوند تمہارا خدا ہون جو اپنے پاک پہاڑ صیہون پر رہتا ہون اور یروشالم مقدس ہوگا
اور اجنبی لوگ کبہی اوسمین نہین گذرینگے ای ایمان والو جو اسرائیلی محمدی ہوگئے اونکو اللہ نے
یروشالم مین امن و امان سی رکہا اجنبی لوگ یعنے بت پرست اس پاک شہر مین کبہی نہین آسکتے

جناب عُبَدیاہ علیہ السلام کے صحیفہ سے محمدی بشارت اس صحیفہ کا سرا یہ ہے
خداوند اللہ ادوم کے حق مین یون فرماتا ہے ہمنے اللہ سے ایک خبر سنی ہی اور قومون مین ایک پیغام
پہونچانیوالا بہیجا گیا ہے تم اوٹہو اور ہم اوسپر لڑائی کے لیے اوٹہین ای محمدی بہائیو یہ پتا صاف
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے کہ آپکو اللہ نے ساری قومون کی طرف بہیجا اور جہاد کا حکم کیا حضرت
عبدیاہ علیہ السلام فرماتے ہین کہ وہ پیغام پہونچانیوالا اس حکم کے ساتھ بہیجا گیا کہ اوٹہو
اور ہم بہی اوٹہین ادومیون سی لڑینگے اور ادوم کا ملک عرب کے قریب ملک شام کیطرف ہی اوس
ملک کا بڑا شہر بُصرا ہی محمدیون نے بُصرا کے نصاری پر جہاد کیا اس لڑائی کا پورا بیان اَشعیا
کے چونتیسوین باب مین ہوچکا ہی اس صحیفہ مین صاف یہ پتا بتلا دیا کہ یہ اسوقت ہوگا جب ایک پیغامبر
ساری قومون کیطرف بہیجا جاویگا اسکے بعد کی آیتون مین اللہ تعالے ادوم والون کی غرور اور گہمنڈ
کی شکایت کرتا ہی اور اون سے فرماتا ہی کہ اسرائیلیون کو جب دشمنون نے قید کیا تم ہی اونکے
لوٹنے اور قتل کرنے مین شریک ہوے پہر اور معالون کی خبرین ہین جو اگلے زمانہ مین گذر چکے

بادشاہون کا احوال دوسری کتاب جو بادشاہون کے احوال مین ہی اوسمین لکھا ہی کہ یوسیا بادشاہ
کے بعد ملک کے لوگون نے اوسکے بیٹے یہوآخز کو بادشاہ کیا اوس نے یروشالم مین تین مہینے بادشاہت کی
اور نے اللہ کی سامنے بدکاریان کین اور فرعون نکوہ نے اوسکو زنجیر بند کیا اور یوسیا کے بیٹے الیاقیم
کو بادشاہ کیا اور اوسکا نام یہویقیم رکھا اور یہوآخز کو لے گیا سو وہ مصر مین پہونچکر مرگیا یہویقیم نے
یروشالم مین گیارہ برس سلطنت کی اوسنے بھی اللہ کے حضور مین بدکاریان کین اوسوقت مین بابل کا بادشاہ
نبوکدنصر چڑہا **فائدہ** عبرانی مین نبوکدنصر ہے نون کے نیچے زیر پھر ایک نقطہ والی بی پھر واو پھر کاف
پھر دال اور عرب لوگ اوسکو بخت نصر بولتے ہین پہلے ایک نقطہ والی بی پھر خے نقطہ دار پھر دو نقطہ والی تے
پادری شیرنگ نے آفتاب صداقت مین لکھا ہی کہ بابل فرات کی کنارے پر اور نینوی دجلہ کے
کنارے پر تھا دونون سلطنتین کبھی ملی رہین کبھی جدی ہوگئین حضرت عیسی علیہ السلام سے چھ سو تیرہ
برس آگے نبوپول عصر بابل کا بادشاہ ہوا اور آسور کے بادشاہ سارڈن پالوس کو شکست دی اور
دونون سلطنتونکو ملاکر ایک سلطنت قرار دی اوسکے جانشین بخت نصر نے اوس ملک کی سرحدین چارون
طرف بڑہائے حضرت عیسی سے چھ سو چھ برس آگے یروشالم پر قبضہ کرلیا اوسوقت دانی ایل نبی
وغیرہ قیدیونکو شہر بابل مین لے گیا پھر صفحہ ۱۰۵ مین لکھا ہی کہ دانیال نبی وغیرہ اشراف جوانون کو
قید کرکے لے گیا مگر یہویقیم کو بادشاہت سے معزول نہین کیا تین برس بعد یہویقیم بابل کی بادشاہ
سے باغی ہوا تب بابل کے بادشاہ بخت نصر نے دوبارہ حملہ کیا اور اوسکے پانوٗن مین بیڑیان ڈالکر بابل مین
لے گیا اور وہ وہان مرگیا اور بخت نصر اللہ کے گھر کے بہت برتن بھی بابل کو لے گیا اور اونکو اپنے بتخانے
مین رکھا۔ بادشاہون کے احوال کی کتاب مین ہی کہ یہویقیم کے بعد اوسکا بیٹا یہویکین بادشاہ ہوا بعد
اسکے مصر کا بادشاہ پھر اپنے ملک سے باہر نگیا اسلیے کہ بابل کے بادشاہ نے وادی مصر سے لیکر نہر فرات تک
مصر کے بادشاہ کی ساری زمین پر عمل کرلیا تھا اور یہویکین نے یروشالم مین تین مہینے بادشاہت کی اور
اللہ کے سامنے بدکاریان کین اوسوقت بابل کے بادشاہ بخت نصر کے خادم یروشالم پر چڑہے اور شہر
کو گھیر لیا اور بخت نصر نے شہر پر لشکر کشی کی اور اوسکے خادمون نے اوسکو گھیر لیا تب یہویکین اپنی
مان اور اپنی غلامون اور منصبدارون کو لیکر بخت نصر پاس گیا اور بابل کے بادشاہ نے اپنی سلطنت
کے آٹھوین برس اوسکو پکڑلیا اور اللہ کے گھر کا سارا خزانہ اور وہ خزانہ جو بادشاہ کے محل مین تھا

تھا نکال کر لے گیا اور اُن سارے سنہری برتنونکو جو حضرت سلیمانؑ نے اللہ کے گھر کے لیے بنائی تھی توڑ ڈالا اور لے گیا اور سارے یروشلم کو اور سب امیرون اور جنگی بہادرونکو جو دس ہزار آدمی تھے اور سارے پیشہ ورونکو اور لہارونکو قید کر کے لے گیا سو وہان کنگالون کے سوا اور کوئی باقی نرہا اور یہویکین کو اور اوسکی مان کو اور اوسکی جوروؤنکو بابل مین لے گیا آفتاب صداقت مین ہی کہ ان قیدیونمین حزقی ایل نبی بھی تھے اور بابل کے بادشاہ نے یہویکین کے چچا متنیاہ کو اوسکی جگہ تاج بخشا اور اوسکا نام بدل کر صدقیاہ رکھا صدقیاہ نے گیارہ برس یروشلم مین سلطنت کی اوسنے بھی اللہ کے آگے بدکاریان کین تاریخ کی دوسری کتاب مین لکھا ہی کہ وہ اللہ کے آگے بدکاریان کرتا تھا اونے حضرت یرمیاہ کے سامنے جنھون نے اللہ کے منہ کی باتین اوس سے کہی تھین عاجزی نکی اور بخت نصر سے بھی باغی ہوا اور ایسا گردن کش اور سخت دل تھا کہ اللہ کی طرف رجوع نہین ہوا اور کاہنون کے سب سردارون اور لوگون نے قومون کے سارے نفرتی کامون کیطرف مائل ہو کر بہت سی بدکاریان کین اللہ نے اپنی رسولون کی معرفت اونکو اس پیغام بھیجا لیکن انہون نے اللہ کے پیغام پہونچانے والون کو ٹھٹھے مین اوڑایا اور اوسکی باتون کو ناچیز جانا اور اوسکے نبیون سے بدسلوکی کی یہانتک کہ اللہ تعالے کا غضب اون لوگون پر ایسا بھڑکا کہ کچھ چارہ نرہا حضرت یرمیاہ علیہ السلام کے صحیفہ سے محمدی بشارتون کا بیان اس صحیفہ مین سرے پر لکھا ہی کہ اللہ کا کلام یرمیاہ علیہ السلام پر یوسیاہ بادشاہ کے دنونمین اوسکے بادشاہت کے تیرہوین برس مین اوترا یہویقیم کے دنون مین بھی صدقیاہ کے گیارھوین برس کے تمام ہونے تک یروشلم کے لوگون کے قید ہوجانے تک اوترتا رہا اس صحیفہ مین اول سے آخر تک اللہ تعالے اون لوگون کی بت پرستی اور کفر اور خون ناحق اور زناکاری کی اور مسافر اور بیوہ اور یتیم پر ظلم کرنیکی شکایتین کرتا ہے اور اپنے احسان بیان کرتا ہی اور جا بجا یہ خبر دیتا ہی کہ اگر تم توبہ نکروگے تو بابل کے بادشاہ بخت نصر کو تمہارے اوپر بھیجونگا وہ تمہین قتل کریگا اس صحیفہ مین بھی جا بجا محمدی بشارتین موجود ہین تیسرے باب کے سرے پر یادری مہتر لکھتا ہی کہ توبہ کرنی والون کو انجیل کی بشارت دیجاتی ہی اس باب مین اللہ تعالے اسرائیلیون کی بت پرستی کا ذکر کر کے فرماتا ہی کہ اس باعث سے مین نے اونکو نکالدیا اسکا یہ مطلب ہے کہ دس فرقون کو اونکے ملک سے نکالدیا پھر یہودا کی بت پرستی کی شکایت کر

فرماتا ہی کہ یہ لوگ بت پرستی مین اسرائیلیون سے بڑھ گئے پھر بعد تنبیہ کے حضرت یرمیا علیہ السلام کو فرماتا ہی
کہ جا اور اوتر کیطرف پکار کے کہ خداوند فرماتا ہی کہ ای برگشتہ اسرائیل پھر آؤ مین رحیم ہون ہمیشہ تک اپنا غضب رکھ
نہیں چھوڑونگا فقط اپنی بدکاری کا اقرار کر اگرچہ مین نے تمکو چھوڑ دیا تو بھی پھر آؤ اور مین تمکو ہر ایک شہر مین سے
ایک ایک اور گھرانی مین سے دو دو ولیکے صیہون مین لاونگا اور مین تمکو اپنے خاطرخواہ چرواہے دونگا اور
وے تمہین دانائی اور سمجھداری سے چرا دینگے اور ایسا ہوگا خداوند فرماتا ہی کہ جب اُن دنون مین تم ملک مین بڑھوگے
اور بہت ہوگے تب وے پھر نہ کہینگے کہ خداوند کے عہد کا صندوق اور اسکا خیال بھی کبھی اونکے دل مین
آویگا وے ہرگز اوسے یاد نکرینگے اور اوسکے نہونے سے دریغ نکرینگے اور وہ پھر بنایا نجاویگا اوسوقت یروشلم
اللہ کا تخت کہلایا جاویگا اور وہان ساری قومین اکٹھی ہونگی اور یروشلم مین جمع ہونگے اور وے پھر اپنے برے
دل کی ہٹ کی پیروی نکرینگے اون دنون مین یہودا کا گھرانا اسرائیل کے گھرانے مین جاویگا اور وے اوتر
کی زمین سے اوس زمین مین ملکر آوینگے جسے مین نے تمہارے باپ دادون کو میراث مین دیا پادری طامس
اسکاٹ لکھتا ہی کہ وہ دس قومین جو قید ہو کے پھر اکٹھی نہ ہوئین تمام ہو گئین جنہین اونکے واسطے حکم ہوتا ہی کہ استعمار
دوسرے ملکو یہ خیال کرنا چاہیے کہ حضرت یرمیا خود اونکے ملکو نہین وعظ کہنے کو گئے لیکن البتہ اس حکم سے یہود کو
شرم دلاتا ہی کہ اسرائیلیون کے لیے ابھی رحم موجود ہے اگر بت پرستی سے توبہ کرین اور یہ کہ اللہ اونمین سے
بہتوں کو پھر صیہون مین لاویگا اور داؤد کی نسل کا بادشاہ اونپر قایم کریگا یہ پیش خبری کچھ پوری ہوئی
تھی جب اسرائیلی لوگ یہودیون کے ساتھ بابل سے پھرتے اور بخت نصر کے بابل سے یہوشوع اور عزرا اور نحمیا
کے ہوئے لیکن خاص مراد یہ ہی کہ اسرائیلی لوگ جمع ہوئے جب عیسائی زمانہ کے بت پرست ایمان
لائے اور ایمان والو حضرت حزقی ایل کے اڑتالیسوین باب مین حکم ہوا ہی کہ بارہ فرقونکے لیے زمین کو
اسطرح تقسیم کرو اور عزرا کی کتاب کے چھٹے باب مین ہی کہ بارہ فرقون کے شمار کے موافق بارہ
بکرے چڑھائے ایسا ہی ثابت ہوا کہ کچھ کچھ لوگ دس فرقون کے بھی فرقہ یہودا کے ساتھ تھے اور
یعقوب حواری اپنے خط کے سرے پر لکھتے ہین کہ یعقوب سے اون بارہ فرقونکو جو منتشر ہین
سلام اس سے معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ کے بعد اسرائیلیونکے بارہ فرقو نکے لوگ عیسائیون مین موجود تھے
پھر پادری لکھتا ہی کہ عام خیال کیا گیا ہی کہ صندوق عہدنامہ کا بعد قیدی کے نہین پایا گیا اور
اوسکے بدلے کوئی اور نہین بنایا گیا پھر پادری اسکو خاص حضرت عیسیٰ کے وقت کی خبر ٹھہراتا ہی

کہ جو یہودی عیسای ہوے اونکو اوس صندوق کی کچھ حاجت نرہی اور ایمان والوں بابل سے پلٹنے کی بعد اگرچہ ہیکل دوسرا
بنانی کا حکم کسی نبی کو نہین ہوا اور دس فرقون سے بھی کچھ کچھ لوگ یہودیون مین آمے مگر اس مقام مین اوس صندوق
ذکر نہین اور حضرت عیسی کے وقت کا بھی ذکر نہین اسجگہ پر تو اللہ نے محمدی وقت کا خاص پتا بتلایا ہے کہ
اوسوقت مین یروشالم اللہ کا تخت کہلایا جاویگا اگرچہ یروشالم سارے شہر کا نام ہے مگر اوس پاک شہر مین حضرت
سلیمان کی مسجد اور مسجد کے بیچ مین وہ پاک چٹان جو زمین سے جدا ہے اور اللہ اوسکو اپنے قدرت سے
تہامے ہوے ہے اوس پاک چٹان کو وہان کے محمدی لوگ تخت رب العالمین بولتے ہین اسکا باعث وہی
روایت ہے جو اوپر ہو چکی کہ قیامت کے دن اللہ تعالے اپنا تخت اس پاک چٹان پر رکھیگا اور وہی
پاک چٹان ہے جسپر خوش ہوئے عیسائیون نے یہودیون کی ضد مین گوبر کا ڈھیر لگا رکہا تھا محمدیون نے
اوسکو جہاڑ کر اور صاف کر کے بہت بڑی رونق دی پادریون نے لدھیانے مین جو اخبار
۱۸۶۵ء عیسوی مین چھاپا تھا اوسکے نمبر ۱۹ جلد چوتھی صفحہ ۲۴۹ مین ایک انگریز کی زبانی بیت المقدس
کا حال لکھا تھا کہ وہ مسلمانون کا بھیس کر کے اوس پاک مسجد کے دیکھنے کو گیا تھا اوسنے اس مسجد کے
چٹان کے ذکر مین لکھا تھا کہ اس چٹان کو تخت عرش اللہ کہتے ہین اس کتاب کا لکھنے والا کہتا ہے
کہ مین نے بھی وہان کی بعضی بعضی جانیوالون سے سنا ہے کہ وہان کے لوگ اس چٹان کو تخت
رب العالمین کہتے ہین اور باقی دو نشانیان بھی محمدیون مین موجود ہین یہودیوں مین محمدی اسرائیلی
سبت مین وہان تلاش کرنا چاہیئے کہ اونمین اسرائیلیون کے کون کون قومین ہین پادری کا ڈوفری
لکھتا ہے کہ اسرائیلیون کی دس قومین محمدی دین مین داخل ہو گئین حضرت یرمیا نے اللہ کے حکم
سے دس فرقون کو پکار دیا تھا کہ توبہ کرو اس پکارنیکا اثر اللہ نے اونکی ارواحون پر ڈال دیا جو آیندہ
زمانہ مین پیدا ہونے والے تھے اور اونکو توبہ اور ایمان عنایت فرمایا اور عہد نامہ کا صندوق
جسکو اللہ نے قرآن مین فرمایا ہے کہ اوسمین اللہ کیطرف سے سکینہ یعنے تسلی تھی ہماری پیغمبر صلی
اللہ علیہ وسلم کو بھی اوسکے بنانے کا حکم نہین ہوا اللہ نے انا فتحنا مین فرمادیا کہ اللہ نے ایمان
والون کے دل مین سکینہ یعنے تسلی نازل فرمائی وہان اللہ کا فیض اوس صندوق مین تھا
یہان اللہ نے اپنا فیض محمدیون کے دلون مین بہر دیا اسی باعث سے اوس صندوق کے نمونکا
کچھ افسوس محمدیون کو نہین جیسا اللہ نے فرمایا تھا کہ وہ اوسکے نہونے سے دریغ نکرینگے اور اللہ نے

اوسوقت کا ایک بڑا پتا یہ دیا کہ ساری قومین اللہ کے نام سے یروشلم مین جمع ہونگین اور جب وہ
محمدی ہو گئے تو اونکی دل کی سختی جاتی رہیگی اسد کے سب حکمون کو دل سے قبول کرینگے اور فرقہ یہودا
مین اور اسرائیلی فرقون مین جو دشمنی تھی وہ دین محمدی کی برکت سے جاتی رہیگی سب اکٹھے ہو کر اوتر
سے یعنے ملک عراق سے ملک شام مین آوینگے محمدی وقت سے پہلے عراق مین حکومت ایران
کے آتش پرستون کی تھی وہ ہمیشہ شام والون سے لڑتے تھے عراق والونکو شام مین آنا
مشکل تھا تیئسوان باب اس باب کے سرے پر پادری میتھر لکھتا ہی کہ یہان یہ بشارت ہو
کہ گلہ جو پراگندہ ہوا تھا پھر جمع کیا جائیگا مسیح اونپر حکومت کریگا اور اوسے بچاویگا اسد فرماتا
ہی اون چرواہون پر واویلا ہی جو میری چراگاہ کے بھیڑون کو ہلاک اور پریشان کرتے ہین
خداوند کہتا ہی اسلیے خداوند اسرائیل کا خدا اون چرواہون کی مخالفت مین جو میری قوم
کو چرتے ہین یون کہتا ہی کہ تمنے میرے گلے کو پراگندہ کیا اور اونھین ہانک کے نکالدیا اور نگہبانی
نہین کی دیکھو مین تمہارے کامون کی برائی تمپر لاونگا خداوند کہتا ہی پر مین اونکو جو میرے گلے سے
بچ رہے ہین ساری سرزمینون سے جہان مین نے اونکو ہانک دیا تھا جمع کرونگا اور اونھین
اونکی بھیڑشالون مین پھر لاونگا اور وہ پھلین گے اور بڑھینگے اور مین اونپر ایسے چرانے والے مقرر کرونگا
جو اونھین چراوینگے اور وے پھر نہ ڈرینگے نہ گھبراوینگے نہ گم ہو جاوینگے خداوند کہتا ہی دیکھ وے
دن آتے ہین خداوند کہتا ہی کہ مین داود کے لیے صداقت کی ایک شاخ نکالونگا اور ایک بادشاہ
بادشاہی کریگا اور اقبالمند ہوگا اور عدالت اور صداقت زمین پر کریگا اوسکے دنون مین یہودا
نجات پاویگا اور اسرائیل سلامتی سے سکونت کریگا اور اوسکا یہ نام رکھا جاویگا خداوند ہماری
صداقت پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ اسرائیلیون کے بادشاہون اور علماؤن کی بی انتظامی
نے اونکو برباد کردیا تھا اللہ اون سے وعدہ کرتا ہی کہ جو اونمین باقی رہینگے وہ اپنی زمین مین [illegible] وبابل
وغیرہ کے زمانہ مین ترقی پاوینگے جنہون نے خداترسی سے سلطنت کی مگر خاص یہ پیشخبری حضرت عیسی
کیوقت مین پوری ہوئی آپ ایمان والو حضرت عیسا علیہ السلام کا ظہور بادشاہی کیساتھ نہین ہوا
اونکے وقت مین ایمان والونکے چہ سو برس ظالم بادشاہون کے ظلم اوٹھائے یہ تو صاف بشارت
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے جو حضرت داود علیہ السلام کیطرح پیغمبر بھی تھے اور بادشاہ بھی

ہین اور حضرت داود کی بھائیون کی نسل مین پیدا ہوئی ہین اور عبرانی مین صمیح کا لفظ جسکے معنے شاخ کی ہین یہ
لفظ آخری پیغمبر کے حقمین شعیا کی کتاب مین دو جگہ ہو چکا ہی اور زکریا علیہ السلام کی کتاب مین بہی
آتا ہی شاخ اس لیئے فرمایا کہ حضرت ابراہیم کی نسل مین سے ایک شاخ ہوئی اسکا بیان اوپر ہو چکا ہی اور عدالت
کا پتا اور اسرائیلیون کا سلامتی سے رہنا یعنے دشمنون کے غلبہ سے محفوظ رہنا بڑا پتا آخری پیغمبر کا ہے
وہ بھی بیان صاف موجود ہی سو یہودا اور اسرائیل فرقے جو محمدی ہوے سب مل کر ایک ہو گئے اور علما شام
مین پہیلا اور بڑہے اور محمدی حاکمون کی پناہ مین آرہے انکو کسی دشمن کا خوف نہین اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کا اللہ نے قرآن مین یہ نام رکھا رسول مصدق لما معکم یعنی پیغام ہو سچائی والا سچ بتلانی والا
اون کتابون کا جو اونکے ساتھ ہین حضرت یرمیا فرماتے ہین کہ اوسکا یہ نام رکھا جاویگا کہ اللہ ہماری صداقت
ہی اسکا یہ مطلب ہی کہ اللہ اوسکے وسیلے سے ہماری سچائی ظاہر کریگا اسطرح کا اور نام بھی ان کتابون کے
مین توراۃ شریف کی دوسری سورۃ کے سترہوین باب مین ہی کہ حضرت موسی نے قربان گاہ بنانے
اور اوسکا نام رکھا یہوواہ نسی یعنی اللہ میرا جھنڈا ہی اور توراۃ کی پہلی سورۃ کے بائیسوین باب کی
چودہوین آیت مین ہی حضرت ابراہیم نے ایک مقام کا نام رکھا یہوواہ یراہ یعنی اللہ دیکھیگا
اور قاضیون کی کتاب کے چھٹے باب کی چوبیسوین آیت مین ہی کہ حضرت جدعون نے قربان گاہ بنائی
اور اوسکا نام رکھا یہوواہ شلوم پادری سیتھ نے حاشیے پر لکھا ہی یعنے اللہ سلامتی عنایت کرے
ان ناموں سے یہ مطلب نہین کہ جس چیز کا یہ نام رکھا گیا معاذ اللہ وہ چیز خدا ہو گئی بلکہ مطلب یہ ہے
کہ اللہ اسجگہ سلامتی دیوی اور مدد کرے اسی طرح اوس رسول اکرم کے اس نام کا یہ مطلب ہی کہ اللہ اونکے
وسیلے سے ہماری کتابون کی سچائی ظاہر کریگا اس مطلب کو اللہ تعالے نے قرآن شریف مین عبرانی
کی محاورے کے موافق نہین فرمایا بلکہ اوسکا خلاصہ عربی کے محاورے کے موافق فرمادیا پچیسوان
باب یہ کلام یرمیا کو یہویقیم بادشاہ کے چوتھے برس مین پہنچا جو بابل کے بادشاہ بخت نصر کا پہلا
برس تھا اس باب کی سات آیتون کے بعد اللہ فرماتا ہی کہ تمنے میری باتین نہ سنین اور تیرے سارے
گھرانون کو اور اپنے بندے شاہ بابل بخت نصر کو بلا بھیجونگا گیارہوین آیت مین فرماتا ہی کہ یہ قومین
ستر برس تک بابل کے بادشاہ کی تابعداری کرینگے بارہوین آیت مین فرماتا ہی کہ جب ستر برس پورے
ہون گے مین بابل کے بادشاہ کو اور اوس قوم کو اور کسدیون کی سرزمین کو اونکی بدکاری کے سبب سزا دونگا

پہر بہت سی شہرون کا نام لیکر خبر دیتا ہی کہ سب ملک غضب کا پیالہ پئین گے اونکی بعد سیشک کا
یعنی بابل کا بادشاہ پئیگا اس کتاب سے اگیاونوین باب کی اکتالیسوین آیت مین بابل کو سیسک
کہا ہی پہر فرماتا ہی کہ مین زمین کے سارے باشندون پر تلوار طلب کرتا ہون پادری طامس اسکاٹ لکہتے ہین
کہ یہ خبر بخت نصر کی تلوار کی ہی اب ہم کہتے ہین کہ اسکے بعد صاف محمدی بشارت ہی اللہ تعالے اوس بخت نصر
کی فوج سی ڈراتا ہی اوہر آخری پیغمبر کی خوشی سناتا ہی جسطرح قرآن شریف مین جہان دوزخ سی ڈرا
تا ہی وہان جنت کی بہی خوشی سناتا ہی دیکہو تیسوین آیت مین اللہ فرماتا ہی اسلیے تو ان سب باتون کی خبر
دیگا اونکی مخالفت مین نبوت کریگا اور اون سے کہیگا کہ خداوند بلندی پر سے گرجیگا اور اپنے
مقدس مکان سے آواز سناویگا وہ بڑے زور شور سے اپنی چراگاہ کے اوپر گرجیگا انگور لتاڑنے والونکی
مانند وہ زمین کے سارے باشندون پر للکاریگا ایک غوغا زمین کی سرحدون تک پہونچا ہی کہ خداوند قومون
سے جہگڑیگا وہ سارے بشر کی عدالت کریگا وہ شریرونکو تلوار کے حوالے کریگا خداوند کہتا ہی رب العالمین
یون کہتا ہی کہ دیکہہ گروہ گروہ پر بلا نازل ہوگی اور ایک بڑی آندہی زمین کی سرحدون سی اوٹہائی
جاویگی اور خداوند کے مقتول اوس روز زمین کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک پڑے ہونگے اونپر
کوئی نوحہ نکریگا وی سمیٹی نجائینگی نہ گاڑی جائینگی کہاد کیطرح وی روی زمین پر پڑے رہینگے ای ایمان
والو اللہ تعالے پہلے بخت نصر کی تلوار کی خبر دیکر حضرت یرمیا سے فرماتا ہی کہ تو ان باتون کی خبر دیکر اون
لوگون کے برخلاف نبوت کریگا یعنے خبر دیگا کہ خداوند بلندی پر سے گرجیگا اور اپنے پاک مکان سے یعنے
عرش سے اپنی آواز جبرئیل علیہ السلام کو سناویگا جبرئیل وہ کلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سناوینگے اپنی
چراگاہ پر یعنی اسرائیلیون پر بڑے زور شور سے گرجیگا یعنے اوس پاک کلام مین اونکو بہی خوب دہمکاویگا
اور اپنے عذاب سی ڈراویگا پہر فرمایا کہ ساری زمین کے رہنے والونپر للکاریگا اور قومونسے جہگڑیگا یہ خاص بیان
قرآن شریف کا ہی جسمین اللہ تعالے تمام جہان کی ساری قومون کو اپنے عذاب سی ڈراتا ہی پہر فرمایا کہ شریرون
کو تلوار کے سپرد کرونگا اور زمین کا کنارہ اوس زمانہ مین ملک عرب کو کہتے تہے اسکی سند حضرت اشعیا کے
چوبیسوین [۲۴] باب مین ہو چکی سو فرمایا کہ ایک آندہی زمین کی سرحدون سے اوٹہائی جاویگی یعنی وہ
جہاد زمین عرب سی شروع ہوگا پہر ساری زمین کے کافر قتل کئے جاوینگے اکتیسوان [۳۱] باب کے
سرے پر پادری میتہر لکہتا ہے کہ مسیح کے بہیجنے کا وعدہ ہوتا ہی کہ وہ اپنی جماعت کی کیونکر خبر لیویگا اونکے

نئے عہد یعنی نئے شریعت اور کلیسیا کی یعنی امت کی پائداری اور اوسکے لوگونکی کثرت کی خبر دی جاتی ہے
اوسوقت مین خداوند کہتا ہے مین اسرائیل کے سارے گھرانون کا خدا ہونگا اور وے میرے لوگ ہونگے خداوند
یون کہتا ہے کہ اسرائیل نے کہ ایک گروہ تھی جو تلوار سے بچ نکلی تھی بیابان مین فضل پایا جب کہ مین اوسے آرام
دینے گیا خداوند قدیم سے مجھپر ظاہر ہوا اور کہا کہ مین نے بڑے ہمیشہ کے عشق سے تجھے پیار کیا اسلیے مین نے
اپنی شفقت تجھپر بڑہائی مین تجھے پھر بنا کرونگا اور تو بنائی جائیگی آگے جو مذکور ہے یون ہے کہ ایکدن آویگا
کہ افرائیم کے پہاڑ پر نگہبان پکارینگے اوٹھو کہ ہم صیہون پر خداوند اپنے خدا کے حضور جاوین
پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ فرعون اور عمالقہ کی تلوار سے جو اسرائیلی بچ رہے تھے اونکو اللہ تعالی نے
جنگل مین اپنے قدرت سے بچایا پھر اونکو کنعان دیا وہان اونھون نے ترقی پائی اسیطرح
جو لوگ بابل والون سے بچینگے دیکھو اسیطرح اللہ کے فضل سے آباد کیے جاینگے یہودا اور افرائیم یعنی
دسون قومین اپنی زمین پر قابض ہونگے اور اونکی پرانی عداوتین موقوف ہو جاوینگے چند اسرائیلی
لوگ یہودیون کے ہمراہ بابل سے پلٹ آئے اور غالبا بہت سے اونمین شامل ہو گئے اور جہان
جہان وہ آباد ہوے اونکو ساتھ رہے اور بہت سے اونمین عیسائی ہوگئے شروع زمانہ مین یہ
پیشخبری بالکل پوری نہین ہوی تھی لیکن اخیر زمانہ مین جب تمام یہودی عیسائی ہو جاوینگے تو
اسرائیل بھی بحال کیے جاینگے ایسا ہی پادری گاڈفری لکھتا ہے کہ دسون قومین سب مسیحی دین مین
داخل ہو گئین اب امام مہدی کے وقت مین سب یہودی محمدی ہو جاوینگے اس باب کی بعض آیتون
کے بعد ارشاد ہوتا ہے دیکھو وے دن آتے ہین خداوند فرماتا ہے کہ مین اسرائیل کے گھر مین اور یہودا کے
گھر مین انسان کا بیج اور حیوان کا بیج بوونگا اور ایسا ہوگا کہ جسطرح مین نے اونکی گھات مین بیٹھ
کے اونہین اوکھاڑا اور ڈھایا اور اولٹا دیا اور برباد کر دیا اور دکھ دیا اوسی طرح مین چوکسی کرکے اونہین
بناؤنگا اور لگاؤنگا خداوند کہتا ہے اون دنون مین پھر یہ نہ کہا جاویگا کہ باپ دادون نے کچے
انگور کہائے اور لڑکونکے دانت کھٹے ہو گئے کیونکہ ہر ایک اپنے بدکاری کے سبب مریگا ہر ایک جو کچے
انگور کہاتا ہے اوسکے دانت کھٹے ہونگے اے ایمان والو آخری زمانہ مین جو لوگ امت محمدیہ مین داخل
ہوے اونکا اللہ یہ پتا دیتا ہے کہ اونمین ایسا نہوگا کہ باپ دادون کی شرارت کا اثر اولاد
مین آوے اور اولاد کو اپنے گناہ کی اور باپ دادون کے گناہ کی سزا دیجاوے جیسا کہ حضرت شعیا

کے سینسٹھویں باب کی ساتویں آیت مین ہے کہ تمہاری بدکاریون اور تمہارے باپ دادون کی بدکاریکا
بدلہ ایک ساتھ دونگا اور حضرت یرمیاہ کے پندرھوین باب مین اللہ فرماتا ہی کہ مین اونکو یہودا کے باد
شاہ منسا کے سبب اور اوس کام کی باعث جو اوسنے یروشلم مین کیا ہی چھوڑدونگا کہ وی زمین کے
سارے ملکون مین ستائی جاوین اسکا مطلب یہ ہی کہ منسا نے جب کفر اور شرک کی اوسمین پہلائین اوسکی
بعد کے لوگ اوسکی راہ پر چلے اور لائق عذاب کے ہوے اللہ نے اونسے اونکے کفر کا اور اونکے بادشاہ
منسا کے کفر کا اکٹھا بدلہ لیا وہ مالک ہے جو چاہے سو کرے اوس سے کون کہہ سکتا ہی کہ تو نے
یہ کیون کیا اب اللہ تعالے یہ بشارت دیتا ہی کہ اب رحمت کا زمانہ آیا ہے جو کوئی کفر اور شرک اور گناہ
اور بدکاری کریگا اوسکا بدلہ فقط اوسی سے لیا جاویگا اوسکی اولاد نے جو گناہ کئے اونسے فقط اونہین کے
گناہون کا عوض لیا جاویگا تو اوپر دوہرا عذاب نہین ہوویگا یہ خبر حضرت عیسیٰ کے وقت کی نہین
ہوسکتی کیونکہ متا کی انجیل کے تیئسوین باب کی تیس آیتون کے بعد اللہ تعالے فرماتا ہی کہ تم نبیونکے
قاتلون کے فرزند ہو پس اپنے باپ دادون کا پیمانہ بہرو اوسانپو اور اے سانپونکے بچو تم جہنم
کے عذاب سے کیونکر بہاگوگے اسلیے دیکہو مین نبیون اور داناؤن اور سمجہدارونکو تمہارے
پاس بھیجتا ہون تم اون مین سے بعضون کو قتل کروگے اور سولی پر کہینچوگے اور بعضون کو اپنے
عبادت خانون مین کوڑے مارو گے اور شہر بشہر ستاؤگے تاکہ سب راستبازونکا خون جو زمین پر
بہایا گیا تم پر آوے ہابیل راستباز کے خون سے برخیا کے بیٹے زکریا کے خون تک جسے تمنے ہیکل اور
قربان گاہ کے درمیان قتل کیا مین تمسے سچ کہتا ہون کہ یہ سب کچھ اس زمانہ کے لوگون پر آویگا
اے ایمان والو حضرت عیسیٰ کے وقت کے یہودیون پر اونکے باپ دادون کا اثر آیا اونہونے اپنی
سمجھ مین حضرت عیسیٰ کو قتل کیا اور حضرت یحییٰ اور اونکے باپ حضرت زکریا کا خون بہایا اور کتنو
عیسائیون کو سولی چڑہایا اور طرح طرح ستایا تو حضرت ہابیل جو حضرت آدم کے بیٹے ہیں
جنکو اونکے بہائی قابیل نے مار ڈالا اونکے خون سے لیکر برخیا کے بیٹے زکریا کے خون تک جتنے خون
ناحق ہوے سب کا عذاب اکٹھا اون یہودیون پر ہوا اونہین نے رومیونکے ہاتھ سے بڑے بڑے
عذاب اوٹھائے پہر محمدی وقت مین جو یہودی محمدی دین مین آئے اونکی نسل در نسل ایمان باقی
رہا اونکے باپ دادونکے کفر کا اثر اونپر نہین آیا اور جو ایمان نہین لائے وہ ابھی نسبت محمدی کی

امان مین رہے توبہ کے لیے مہلت ملی ویسی سخت مصیبتین اونپر نہین آئین جیسی اگلے وقت مین آئین
تھین کیونکہ اونسے فقط اونہین کے کفر کا اور شرارت کا بدلہ لیا گیا باپ دادون کا بدلہ نہین لیا گیا اللہ فرماتا ہے
وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین یعنے اے محمد نہین تجکو فقط رحمت کرکے بھیجا سارے جہان کے
واسطے ارشاد ہوتا ہے دیکھو وے دن آتے ہین خداوند کہتا ہے کہ بنی اسرائیل کے گھرانے کے ساتھ اور
یہوداکے گھرانے کے ساتھ نیا عہد باندھونگا اوس عہد کے طرح نہین جو مین نے اونکے باپ دادون سے
کیا جسدن مین نے اونکی دستگیری کی تاکہ مین مصر سے اونہین نکال لاؤن اور اونہون نے میرے اوس عہد
کو توڑا اور مین نے اونہین چھوڑ دیا خداوند کہتا ہے بلکہ یہ وہ عہد ہے جو مین اسرائیل کے گھرانے سے کرونگا
اون دنون کے بعد خداوند فرماتا ہے مین اپنے شریعت کو اونکے اندر رکھونگا اور اونکے دلپر اوسے لکھونگا
اور مین اونکا خدا ہونگا اور وے میرے لوگ ہونگے اور وے پھر اپنے اپنے پڑوسی اور اپنے اپنے بھائی کو یہ
کہکے نہ سکھاوینگے کہ خداوند کو پہچانو کیونکہ چھوٹے سے بڑے تک وے سب مجھے جانینگے خداوند کہتا ہے کہ مین
اونکی بدکاریکو بخشدونگا اور اونکے گناہ کو یاد نکرونگا خداوند یون کہتا ہے وہ جسنے دنکی
روشنی کے لیے سورج کو مقرر کیا ہے اور جسنے رات کی روشنی کے لیے چاند اور ستارونکا انتظام کیا ہے جو سمندر
کو تھما دیتا ہے جس وقت اوسکے لہرین شور کرتی ہون اوسکا نام رب العالمین ہے اگر یہ انتظام میرے آگے سے
موقوف ہوجاویگا خداوند کہتا ہے تو اسرائیل کی نسل بھی میرے آگے سے جاتی رہیگی اے ایمان والو اللہ
تعالے یہ خبر دیتا ہے کہ بنی اسرائیل اور یہوداکے گھرانے سے ایک نیا عہد باندھونگا یعنے نئی شریعت دونگا
اور اوس شریعت پر چلنے کا اونسے اقرار لونگا اگرچہ اصل دین سب پیغمبرونکا ایک ہے مگر اوس شریعت
مین بہت سے نئے حکم ہونگے اور اگلی شریعت کے عہد کو اونہون نے توڑ ڈالا یعنے بار بار بت پرستی اور کفر مین پھنس
گئے آخری شریعت ایسی ہوگی کہ مین اوسکو اونکے دلپر لکھونگا یعنے وہ شریعت دلونمین بسجاویگی جو لوگ اوس
شریعت مین داخل ہونگے سب اللہ کو ایسا پہچانینگے کہ بہترے ولی ہونگے اونکی نسل مین وہ شریعت قایم رہے
گی اگلے گناہ سب معاف ہوجاوینگے یہ خبر حضرت عیسیٰ کی نہین ہوسکتی کیونکہ حضرت عیسیٰ کے بعد بہت
سے عیسائیون نے دین کی جڑ چھوڑ دی حضرت عیسیٰ کو اور روح القدس کو خدا ٹھہراکر تین خداونکے قائل
ہوے اور بعضے فرقے یہودیون کی ضد مین اگلے پیغمبرون سے منکر ہوے اور جو لوگ محمدی شریعت مین داخل
ہوے ہین اون مین اکثر لوگ اللہ کو اکیلا جانتے ہین اور سب پیغمبرون اور سب کتابون کو مانتے مین خالص

بشارت محمدی شریعت کی ہی پہر اللہ نے اسرائیلیونکو تسلی دی کہ ایسا نہوگا کہ اسرائیل کی ساری نسل
گمراہ ہوجاوے اور سب کے سب رد ہوجاوین سو اس نسل مین آجتک محمدی ایمان والے جابجا موجود
ہین ارشاد ہوتا ہے دیکہہ وی دن آتے ہین خداوند کہتا ہی کہ یہ شہر حننئیل کے برج سے کونے کے پہاٹک
تک خداوند کے لیے بنا کیا جاویگا اور پیمائش کی رسی اوسکے مقابل جاریب پہاڑ پر سے ہوکے جوعاہ
کو گہیر لیگی اور مردون کی لاشون کے اور راکہہ کے ساری وادی اور سارے کہیت قدرون کے
نالی تک اور گہوڑ پہاٹک کے کونہ تک سورج کے نکلنے کی جگہ کیطرف خداوند کے لیے مقدس ہونگی وہ پہر ہمیشہ
تک نہ اکہاڑا نہ گرایا جاویگا ای ایمان والو اللہ تعالے نے شہر یروشلم کی آبادی کی خبر دیکر یہ قید لگادی
کہ پہر ہمیشہ تک نہ اوکہاڑا نہ گرایا جاویگا تو یہ خبر اوس آبادی کی نہین ہی جو بابل سے پلٹنے کے بعد نحمیا
کے ہاتون ہوی کیونکہ پہر حضرت عیسیٰ کے بعد رومیون نے اس پاک شہر کو برباد کردیا
اسکے بعد پہر آدریان بادشاہ نے شہر بنایا مگر مسجد ویران رہی اس آبادی کی بہی یہ خبر نہین ہی کیونکہ
آدریان بت پرست نے شہر بنایا اور اوسمین بت پرستی پہیلائی اللہ اوسکے فعل کی تعریف کیونکر کرتا
اللہ فرماتا ہے کہ خداوند کے لیے یہ شہر بنا کیا جاویگا اسکا صاف مطلب یہ ہی کہ اللہ والے لوگ اللہ
کی محبت سے اوسکو بناوینگے سو جب محمدیون نے اوسکو فتح کیا مسجد کو خوب آباد کیا صلاح الدین
بادشاہ نے چہٹے صدی کے اخیر مین شہر پناہ بنائی اور نئی برج بنائی جیسا کہ مولانا مجیر الدین حنبلی
نے تاریخ بیت المقدس مین لکہا ہی پہر روم کے بادشاہ سلیمان ابن سلیم شاہ نے سنہ ۱۵۴۲ عیسوی
مین یعنے دسوین صدی ہجری مین شہر پناہ بنائی جیسا پادری شیرنگ نے الکتاب کے مقامات المعروف
مین لکہا ہی اور یہ بہی لکہا ہے کہ اوس مقام پر نگاہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ نیا شہر قدیم شہر کے
جگہہ پر آباد ہوا ہی گہوڑ پہاٹک کے معنے مین گہوڑونکا پہاٹک بادشاہون کے احوال کی دوسرے
کتاب کے تیئیسوین باب مین یوسیا بادشاہ کے احوال مین چوتہی آیت مین قدرون کو آس
پاس کے کہیتونکا ذکر ہے اور چہٹے آیت مین صاف بیان ہے کہ قدرون یوسیا کے وقت مین شہر
سے باہر تہا اب سمجہنا چاہیے کہ اللہ نے پہلی جگہ یہ فرمایا کہ اللہ کے لیے شہر بنایا جائیگا پہر
قدرون وغیرہ کا نام لیکر یہ نہین فرمایا کہ یہان تک شہر بنایا جاویگا لیکن یون فرمایا کہ اللہ کے لئے
مقدس ہونگے اسکا یہ مطلب کہ اگرچہ شہر کی عمارت سے یہ مقام باہر ہے مگر شہر سے ملا ہے

رکھینگے اور پاک مقاموں مین تمہارے جاونگے پادری شیرنگ نے الکتاب کے مقامات المعروفہ مین
لکھا ہی کہ آدھا یہ صیہون پہاڑ آگے چار دیواری کے اندر تھا اور اب باہر ہے اور یہ شہر قدیم شہر سے چھوٹا ہے
ہر بی شیس یونارڈی ڈی ہی لکھتا ہی کہ یہ شہر اوتر طرف سی بڑھ گیا ہی اور دکھن طرف سی گھٹ گیا ہی صیہون
اب شہر کے باہر ہے ہم کہتے ہین کہ آدھا صیہون اگر شہر کے باہر ہو گیا تو کچھ ان آیتوں کے برخلاف نہین ہے
کیونکہ یہان صیہون پہاڑ کے داخل رکھنیکا وعدہ نہین **بتیسوان باب** اس باب مین پہلے اللہ
تعالے نے خبر دیتا ہی کہ مین اس شہر کو بابل کے بادشاہ بخت نصر کے ہاتھ مین کر دونگا پہر چھتیسوین آیت
کے بعد فرماتا ہی دیکھ مین اونہین اون ساری سرزمینون سے جہان مین نے اونکو اپنے غصے اور
اپنے غضب اور قہر شدید سے ہانک دیا ہی جمع کرونگا اور اسی مقام مین پھر لاونگا اور اونہین امان سے
آباد کرونگا اور وے میرے لوگ ہونگے اور مین اونکا خدا ہونگا اور مین ایک دل اور ایک راہ
اونکی بھلائی کیلیے اور اونکے بعد اونکی اولاد کی بھلائی کے لیے اونکو دونگا اور مین اونکے ساتھ
ہمیشہ کا عہد باندھونگا جسکو اوسی مین نہ اوٹھاونگا کہ اون سے نیکی کرون اور اپنا ڈر اونکے دلین رکھونگا
کہ وے مجھسے برگشتہ نہون دیکھو پہر ہمیشہ کے عہد کا پتا دیا کہ وہ شریعت پہر کبھی موقوف نہوگی
اور جو لوگ اوس شریعت مین داخل ہونگے اونکی نسل مین وہ شریعت قایم رہیگی ایسا نہوگا جیسا ان
اسرائیلی بادشاہونکا اور اونکی رعیت کا حال تھا کہ بار بار دین سے پھر جاتے تھے **اڑتالیسوان
باب** اس باب مین موآب کی قوم اور ملک کی تباہی کی خبر ہے اونکی بت پرستی اور غرور اور کفر
کی باعث سے اونپر قہر نازل ہو رہا ہے پہر آخر مین یون ہی کہ باوجود اسکے مین آخری دنون مین
موآب کی اسیری کو بدل دونگا پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ موابی لوگ بعد اسکے اپنے ملک مین
بحال کئے گئے جیسا کہ یوسیفس سے معلوم ہوتا ہے لیکن اس سے اور ایسے اور وعدون سے عدالت
کے بعد رحم کا وعدہ اکثر خیال کیا جاتا ہی آخری دن انبیاؤن نے اوس زمانہ کو کہا ہی جس
زمانہ مین بت پرست لوگ بت پرستی چھوڑ کر خدا پرستی اختیار کرینگے اور قید سے پلٹنے کا یہ
مطلب ہے کہ بت پرست بدل جائینگے یعنی کفر کی قید سے چھوٹ کر ایمان مین داخل ہونگے اے
ایمان والو یہ بات حواریون سے شروع ہوے مگر محمدی وقت مین خوب طرح اسکا ظہور ہوا
اونچاسوان باب اس باب مین عمون کی قوم اور ملک کی خرابی کی خبر ہے مگر چھٹی

آیت مین یون ارشاد ہوا کہ اسکے بعد مین عمونیون کی اسیری کو بدل دونگا خداوند کہتا ہی اسی انچاسوین باب
مین ادوم کے ملک کے ویران ہو جانیکی خبر ہے اوسکی ویرانی کا بہت بڑا بیان ہے تیرہوین آیت یون
ہی مین نے اپنی ذات کی قسم کہائی ہے خداوند کہتا ہی کہ بصری مقام حیرت اور ملامت اور ویرانی اور دہتکار
کا ہوگا اور اوسکے سارے شہر سدا ویران رہینگے اسکے بعد عبرانی کلمے یون ہین شموعا شامعتی
ماأت یہوواہ وصیر بگویم شالوح ہتقبصو وبوعا علیہا وقومو لملحاما یعنی ایک
خبر مین نے سنی اللہ سے اور بہیجا گیا قومون مین ایک پیغام پہونچانیوالا کہ جمع ہو اور اوسپر جا پڑو اور
لڑائی کے لیے اوٹھو اے ایمان والو بصری کی ویرانی کی خبر دیکر اوس زمانہ مین جو بڑی خوشی کی بات
ہونیوالی تھی وہ سُنا دی کہ ساری قومون کیطرف ایک پیغام پہونچانیوالا اللہ نے بہیجا اور یہ حکم
ہوا کہ جمع ہو کر بصری پر چڑہائی کرو یہ بیان صاف جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی کہ آپکو اللہ نے
تمام قومون کیطرف اپنا پیغام پہونچانیکے لیے بہیجا اور بصری پر آپکے خادمون نے جہاد کیا اور فتح
پائی اس لڑائی کا اور ضلع ادوم کی ویرانی کا بیان اشعیا علیہ السلام کے چونتیسوین باب مین ہو چکا ہے
پادری طامس سکاٹ اسکو بخت نصر کی لڑائی کی خبر ٹہراتا ہے اور یون مطلب بدلتا ہی کہ بخت نصر
کی فوج کے دل مین اللہ نے لڑائی کا ارادہ ڈال دیا کہ بصری پر چڑہائی کرو وہ ارادہ اللہ کا پیغام
پہونچانے والا تھا یا اللہ تیری پناہ کیسی ہی کھلی بات ہو پادری لوگ مطلب بدلنے پر طیار ہین سترہوین
آیت مین اللہ فرماتا ہے ادوم بھی جائی حیرت ہوگا ہر ایک جو اوسکی طرف سے گذریگا حیران ہوگا اور اوسکی
ساری آفتون کے سبب پہیکار کریگا کہ جسطرح سدوم اور عمورہ اور اونکے آس پاس کے شہرون کا
حال تھا جب وی غارت ہو گئے تھے سو اوسمین بہی آدمی نہ بسیگا نہ آدم زاد اوسمین رہیگا خداوند
کہتا ہی دیکہو وہ شیر ببر کیطرح یردن کے جوش زن سے نکل کے ٹہکانون پر چڑہیگا کیونکہ مین آنکہ سے
اوسکو اشارہ کرونگا اور اوسکو اوسکے اوپر سے بہگا دونگا پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہی کہ بخت نصر
کی ہے کہ وہ آویگا جسطرح شیر آتا ہے یردن کے کنارے سے جہکی اٹہنے کے زور کی باعث سے
جو غار سے نکالا جاتا ہی اور بہیڑون پر حملہ کرتا ہی اور فرمایا کہ بہگا دونگا یعنی خدا اوسکو دوڑادیگا ادوم
کی زمین پر جو مضبوط کی ہوئی ہے یا یہ معنے کہ وہ ادومیونکو زمین پر سے بہگا دیگا ارشاد ہوتا ہی اور
کون وہ برگزیدہ ہے جسے مین مقرر کرون کہ اوسکا مخالف ہو کیونکہ مجھ سا کون ہے جو میرے لیے

وقت مقرر کرے اور وہ چرواہا کون ہے جو میرے حضور کہڑا رہ سکے گا اس لیے خداوند کی مصلحت کو
جو اوسنے ادوم کے برخلاف کی ہی اور اوسکے منصوبون کو جو اوسنے تیما کے باشندون کی مخالفت
مین باندہی ہین سنو یقیناً وی جو گلے مین چہوٹے ہین اونہین گہسیٹ لیجاوینگے ای ایمان والو یہ
خبر ہرگز بخت نصر کی نہین ہو سکتی یہان تو اللہ صاف فرماتا ہے کہ وہ بندہ جسکو اللہ نے سب بندون
مین سے چن لیا ہی وہ کون ہے اوسکو بہیجا تو جسکے وقت مین بصری اور ادوم پر بڑی لڑائی ہوگی
پہر فرمایا کہ میرا دوسرا کون ہے جو مجہکو مشورہ دیوی سو مین آپہی اپنی حکمت کی مواقق اوسکو مقرر کرتا ہون
اور وہ چرواہا یعنی حاکم کون ہی جو میری لڑائی کے سامنے ٹہر سکے یعنے اگر مین چاہون کم زورونکو زبر
دستون پر غالب کر دون پہر صاف عرب لوگونکا بتا دیا کہ جو گلہ مین چہوٹے ہین یعنے بالفعل بخت نصر
شیر کیطرح جن گلون پر حملہ کرتا ہے اون سب مین کم زور اور بے سامان عرب ہین آخری زمانہ
مین یہی کم زور لوگ اللہ کی قدرت سے بصری اور ادوم والون کو گہسیٹ لیجاوینگے پچاسوان
باب قومون مین خبر دو اور منادی کرو اور جہنڈا بلند کرو منادی کرو مت چہپاؤ کہو کہ بابل
لے لیا گیا بیل پریشان ہے مرودک توڑا جاتا ہی اوسکی بت گہبرائی جاتے ہین اوسکی مورتین توڑی
جاتی ہین کیونکہ اوتر سے ایک قوم اوسپر چڑہتی ہی جو اوسکی سرزمین کو ویران کریگی اور کوئی اوسمین نہ بسیگا
انسان سے حیوان تک وی بہاگین گے وی روانہ ہونگے اون دنون مین اور اوسوقت خداوند
کہتا ہے بنی اسرائیل آوینگے وی اور بنی یہودا اکٹہے روتے روتے چلے جاوینگے اور خداوند اپنے خدا کو
ڈہونڈہین گے وی اوسطرف اپنا رخ کرکے صیہون کی راہ پوچہین گے کہ آؤ ہم ہمیشہ کے عہد مین
جو کبہی نہ بہولے خداوند سے مل جاوین ای محمدی بہائیو اس مقام مین اللہ تعالے یہ پتا دیتا ہے
کہ اوتر سے ایک قوم بابل پر چڑہیگی جو اوسکو ویران کریگی اور کوئی اوسمین نہ بسیگا یہ پتا خاص محمدیونکا
ہے خسرو بادشاہ نے جو بابل کو فتح کیا تھا تو بالکل ویران نہین کر دیا تھا یہ اوسکی خبر نہین ہو سکتی
ایک صاحب عالم سن تیرہ سو دو مین ملک مغرب سے لکہنو مین تشریف لائی تہے اور ایک سید صاحب
عالم لکہنو کے جو کربلای معلی مین اور مدینہ شریف مین حاضر رہے ہین ان دونون کے بیان سے معلوم
ہوا کہ ملک بابل جہان کوفہ اور کربلا وغیرہ ہے وہان سے مدینہ شریف اوتر پچہم ہے صاف ثابت ہوا
کہ یہ خبر محمدیون کی ہے جو بابل کی اوتر طرف سے یعنے مدینہ پاک سے آئے اور بابل والونپر جہاد کیا

اسکے بعد نوین آیت مین یون ہی کہ اوترکی سرزمین سی بڑے قومون کے ایک گروہ کو قایم کرونگا اور بابل مین لے آونگا ایران کا ملک بھی بابل سی اوترطرف ہے جہانسے خسرو بادشاہ آیا تھا اس باب مین اور اسکے بعد کے باب مین اوترکا پتا دیا ہی اور جابجا فرمایا ہے کہ بابل اوجاڑ اور سوکھی زمین اور ویرانہ ہوجائیگا دوسرے باب کے اٹھائیسوین آیت مین خبردی ہی کہ مادیون کے بادشاہ اوسپر چڑہین گے پہر فرمایا ہی کہ اللہ کے ارادے بابل کے برخلاف قایم رہینگے کہ بابل کی سرزمین کو ویران کردے جسمین ایک بستی والا نرہے دیکھو فارسیوں کی لڑائی کی خبر دیکر یہ بھی فرمادیا کہ اللہ نے جو اس شہر کے ویران کرنیکا ارادہ کیا ہے اور اپنے پیغمبرونکو خبردی ہی اوسکا ظہور ایک مدت کے بعد ہوگا یہ اسلیے فرمادیا کہ خسرو کی فتح دیکھکر کوئی نادان یہ خیال نکرے کہ اسکے ساتھ جو بابل کی ویرانی کی خبردی تھی وہ ارادہ معاذ اللہ جاتا رہا بلکہ وہ ارادہ قایم ہے اپنے وقت پر ظاہر ہوگا ان کتابون کا یہی قاعدہ ہی کہ کوئی خبر اول زمانہ کی ہے اور کوئی آخر زمانہ کی یہ آیتین جو لکھین گئین جنمین صاف اون لوگونکا ذکر ہے جو بابل کو ویران کرینگے یہ خبر صاف محمدیون کی ہے جنکے جہاد کے بعد بابل ویران جنگل ہوگیا دیکھو اسکے بعد اللہ تعالے یہ پتا دیتا ہے کہ اوس وقت مین یہودا اور باقی اسرائیلی لوگ مل جاوینگے اور سب مل کر صیہون مین جاوینگے پہر ہمیشہ کے عہد کا پتا دیا یعنی وہ شریعت جو ہمیشہ رہیگی اوسمین ملجاوینگے معلوم ہوا کہ وہ ہمیشہ کی شریعت جسکے بہیجنے کا وعدہ اس کتاب کے اکتیسوین باب کی تین تیسوین آیت مین اور حضرت اشعیا کے اکانوین باب مین اور اونسٹھوین باب کے آخر مین فرمایا ہے اوس شریعت کا ظہور اوس رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی جنکے خادمون نے بابل کو فتح کیا اور وہ فتح ہوکر بالکل ویرانہ ہوگیا جو الیسوین آیت مین یون ہی دیکھ وہ شیر ببر کیطرح یردن کے جوش مین سی نکل کر مضبوط بستی پر چڑہیگا کیونکہ مین اوسکے لیے آنکھ سے اشارہ کرونگا اور اونمین اوسکے اوپر رہیگا پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ یہ خبر خسرو بادشاہ کی ہی جسطرح اوپر ایسا ہی بیان بخت نصر کے حق مین تھا بیان ویسا بیان خسرو بادشاہ کے حق مین ہی کہ وہ بابل پر چڑہیگا ارشاد ہوتا ہی اور چنا ہوا کون ہی جسے مین مقرر کرون کہ اوسکا سامنا کرے کیونکہ مجھسا کون ہی اور کون ہی جو میرے لیے وقت مقرر کرے اور وہ چرواہا کون ہی جو میرے سامنے کہڑا رہ سکے گا اس لیے خداوند کے منصوبے کو جو اوسنے بابل کے برخلاف باندھا ہے سنو اور اوسکے ارادونکو جو اوسنے کسدیون کی سرزمین کی مخالفت مین ٹہرایا ہے یقینا گلے مین وی جو سب سے چہوٹے ہین اونہین گھسیٹ لیجاوینگے ای ایمان والو یہ خبر

خسرو بادشاہ کی نہین ہوسکتی یہان تو اللہ صاف فرماتا ہے کہ جسکو مین نے سب ہندوئین سے چن لیا ہی وہ کون ہی جو بابل کا سامنا کرے اوسکو پہچانو پھر فرمایا کہ میرا دوسرا کون ہی جو مجھکو مشورہ دی یعنے مین آپ ہی حکمت کی موافق اوسکو مقرر کرتا ہون اور وہ چرواہا یعنے حاکم کون ہی جو میری لڑائی مین ٹھہر سکے پھر صاف فرمایا کہ جو گلہ مین سب سے چھوٹے ہین یعنے خسرو بادشاہ شیر کیطرح جن گلون پر حملہ کر رہا ہے اُن سب مین کم زور اور بے سامان عرب ہین آخری زمانے مین وہی کم زور لوگ اللہ کی قدرت سے بابل کو گھسیٹ لیجاوینگے آفتاب بصداقت مین ہی کہ خسرو کی بادشاہی دریای اوم سے دریای سندھ تک پھیل گئی تھی **حضرت حزقی ایل علیہ السلام کے صحیفہ سے محمدی بشارتون کا بیان** ملا سید علی طہرانی لکھتے ہین کہ حضرت حزقی ایل کا خطاب ذوالکفل ہے اسکا باعث یہ ہی کہ چارسو اسرائیلی پیغمبر نکے وہ ضامن ہوی کہ اسرائیلیون جو شریر تھے اونکو قتل نکرین اونکی ضمانت پر وہ سب بچ گئے نہین تو قتل ہو جاتے اس صحیفہ کے سرے پر لکھا ہے کہ یہویکین بادشاہ کی قیدی کے پانچوین برس مین اللہ کا کلام حزقی ایل کو پہونچا جو کسدیون کے ملک مین نہر کبار کے کنارے پر تھے اس صحیفہ مین بھی اللہ تعالے نہایت قہر اور بڑی غضب سے اون لوگون کی بت پرستیون اور بدکاریون کا ذکر کرکے اونکو بخت نصر کی فوجون سے ڈراتا ہی اور یروشلم کی ویرانی کی خبر سناتا ہی پھر یہی وعدہ کرتا ہی کہ آخر زمانہ مین رحمت کا ظہور ہوگا ایمان کی ترقی ہوگی سترھوین باب مین اسرائیلیون کے قتل اور ویرانی کی خبر دیتا ہے پھر بائیسوین آیت مین فرماتا ہے خداوند اللہ کہتا ہی کہ مین بلند دیودار کی سب سے اونچی ڈالی کی پھننگی لونگا اور اوسے لگاؤنگا اور اوسکی نرم شاخون مین سے ایک پھننگی توڑ ڈالونگا اور اوسے ایک اونچے اور بلند پہاڑ پر لگاؤنگا اسرائیل کے اونچے پہاڑ پر اوسے لگاؤنگا سو وہ شاخین نکالیگی اور اوسمین میوی لگینگے اور وہ ایک عالیشان دیودار ہوگا اور ساری چرند اور سب پرندی اوسکے تلے بسینگے وی اوسکے ڈالیون کے سایہ مین بسیرا لینگے اور میدان کے سارے درخت جانینگے کہ مجھ اللہ نے بڑے درخت کو نیچا کر دیا اور چھوٹے درخت کو اونچا کر دیا ہرے درخت کو سکھا دیا اور سوکھی درخت کو ہرا کر دیا مجھ اللہ نے کہا اور اوسے انجام دونگا آخر محمدی بیان ہوا یہ اوس باب کے سرے پر پادری پیتھر لکھتا ہی کہ خداوند

کرتا ہی کہ مین انجیل کا سرو آپ لگاؤنگا اور اصل بات یہ ہی کہ یہان بھی وہی محمدی بشارت ہی دیکھو غور کرو
اللہ تعالے فرماتا ہی کہ مین بلند دیودار کی سب سی اونچی ڈالی کی پھنگی لونگا سو اسرائیلیون کے باپ
داود وہین جو سب سی اوپر ہین وہ حضرت ابراہیم ہین اونہین کو سب سی اونچی ڈالی فرمایا ہی اوس
اونچی ڈالی کی پھنگی حضرت اسمعیلؑ اور اونکی نسل ہی اونہین اللہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کو پیغمبرونکا سردار کیا اونپر قرآن اوتارا اور اونکی قوم کو اسرائیلیون کے اونچے پہاڑ پر لگایا جسکی
برکت اور شرافت خوب ظاہر تھے اوس پہاڑ پر اسرائیلیون کے ملکون مین اونکو غلبہ دیا پہلی تیرہ برس
سے محمدی لوگ ملک شام مین اور یروشلم مین ایسی پھیرتے رہتے ہین دیکھو کسقدر کثرت محمدیون کی اوس
پاک ملک مین ہوے اون محمدیون مین کیسے کیسے کامل لوگ پیدا ہوی اس نرم شاخ کو اللہ نے بہت
بڑا درخت کر دیا اون کاملون کے سایہ مین بہتون نے اللہ کی راہ پائی اور بلاؤن اور آفتون سے
امن پایا بہت سے اسرائیلی بھی محمدی دین مین آئے مگر علیا و حکومت اسمعیلیون کو رہا سب لوگون نے
اللہ کی قدرت دیکھی کہ اللہ نے اسرائیلیونکو گھٹا دیا اسماعیلیونکا رتبہ اونسے بڑہا دیا بیسوان باب
اس باب کے سرے پر پادری معتبر لکھتا ہے کہ اللہ اونسے وعدہ کرتا ہے کہ آخری زمانہ مین انجیل کے وسیلہ
سے تمکو جمع کرونگا جناب حزقی ایل لکھتے ہین کہ ساتوین برس کے پانچوین مہینے کی دسوین تاریخ اسرائیل
کے کئی بزرگ خداوند سے کچھ پوچھنے آئے اور میرے سامنے بیٹھے تب خداوند کا کلام مجھپر نازل ہوا [illegible]
فرمایا کہ انسے کہدے کہ خداوند یون کہتا ہے کہ مجھے اپنی حیات کی قسم تم مجھسے کچھ پوچھنے نہ پاؤگے
بعد اوسکے جو کلام ہے اوسمین اللہ تعالے اسرائیلیون پر اپنے احسان بیان فرماتا ہی کہ مین اونکو مصر
کی زمین سے کنعان کی زمین مین لایا اور مین نے اونکو شریعت کے حکم دئے مگر اونہونے میرے
حکمون کو نہ مانا اور بتون کو پوجا اسباب مین کئی جگہ بیابان کا لفظ ہے کہ بیابان مین اونہون
نے میرا حکم نہ مانا لیکن مین نے اونکی رعایت کی اور بیابان مین اونکو بالکل ہلاک نہ کیا [illegible]
بیابان سے مراد وہی بیابان عرب کا ہی جسمین حضرت موسیٰ اسرائیلیون کے ساتھ چالیس
برس تک رہے اوس بیابان مین جو جو نافرمانیان اون لوگون نے کین اور جو جو [illegible]
کنعان مین کین اون سبکی شکایتین کرکے اکتیس آیتون کے بعد فرماتا ہے کہ [illegible]
آتا ہے کہ تم کہتے ہو کہ ہم غیر قومون کی مانند ہونگے اور ملکون کے گروہون کی مانند [illegible]

پتھر کو پوجین گے سو کبھی واقع نہو گا خداوند اللہ کہتا ہے کہ مجھے اپنی حیات کی قسم کہ مین زور آور ہاتھ کی
اور بڑہائی ہوے بازو سے عذاب نازل کر کے تم پر سلطنت کرونگا اور مین زور آور ہاتھ سے اور بڑہائے
ہوے بازو سے قہر نازل کر کے تمہین قومون مین سے باہر نکال لاؤنگا اور اون ملکون مین سے جنمین
تم پراگندہ ہوے ہو جمع کرونگا اور مین تمہین قومونکے بیابان مین لاؤنگا اور روبرو تمسے مباحثہ
کرونگا جسطرح مین نے تمہارے باپ دادون کے ساتھ مصر کے ملک کے بیابان مین مباحثہ
کیا خداوند اللہ کہتا ہے اوسی طرح مین تم سے بھی مباحثہ کرونگا اور مین تمکو چھڑی کے
نیچے چلاؤنگا اور تمہین عہد کے بند مین لاؤنگا اور مین تم سے اون لوگون کو جو سرکش اور مجھ سے
باغی ہین جدا کرونگا مین انہین اوس ملک سے جسمین وے سفر کر گئے نکالونگا اور وے
اسرائیل کے ملک مین نہ آنے پاوینگے تاکہ تم جانو کہ مین خداوند ہون آپ کی امت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم اللہ تعالے نے اون لوگون کو پوچھنے ندیا اونکی دلکی بات کا جواب دیا کہ تمہارے
دل مین یہ آتا ہے کہ اگر ان بت پرست بادشاہون کے ظلم کا یہی حال رہا تو یہ لوگ ہمسے
زبردستی پتھر پجواوینگے اور ہم سب بت پرست ہوجاوینگے سو اللہ فرماتا ہے کہ ایسا ہرگز
نہین ہوگا بلکہ مین لوگون نے تمکو تنبیہ کیا ہے مین اونپر اپنی بڑی قدرت سے عذاب نازل کرونگا
یعنے بابل والون پر دوسرا زبردست حاکم بھیجونگا اور بابل والون پر قہر نازل کر کر تمکو ان
بت پرست لوگون سے باہر نکال لاؤنگا اور تمکو تمہارے ملک مین اکٹھا کرونگا سو اس وعدہ
کے موافق اللہ نے خسرو بادشاہ کو بابل والونپر غلبہ دیا اور اسرائیلیون کو پھر ملک شام مین بسا کر
اونکو چار سو برس تک شریعت پر قایم رکھا پھر اللہ دوسرا وعدہ کرتا ہے کہ تمکو قومون کے بیابان
مین لاؤنگا اور پر ثابت ہوچکا ہے کہ بیابان ان کتابون کے محاورے مین عرب کو کہتے ہین
اور اس باب مین کئی جگہ عرب کے بیابان کا صاف ذکر ہوچکا ہے سو اللہ اسرائیلیون سے
وعدہ کرتا ہے کہ مین تمکو قومون کے بیابان مین یعنے عرب مین لاؤنگا اور مین تمسے منھو در
منھو بحث کرونگا جسطرح مین نے ملک مصر کے بیابان مین یعنے وہ بیابان جو مصر کے قریب
عرب کے ملک مین ہے اونمین تمہارے باپ دادون سے بحث کی اسکا صاف مطلب یہ ہے
کہ ایک پیغمبر کی زبانی تمسے بحث کرونگا جسطرح مصر کے اوس بیابان مین موسیٰ کی زبانی تمسے بحث

گی تھی اس وعدہ کے موافق اللہ تعالے بہت سے اسرائیلیونکو مدینہ مین اور خیبر مین لایا پادری مارش مین
سیر الاسلام مین لکھتا ہی کہ عربستان کا ملک جو خوف وخطر سے خالی تھا وہان یہودیون نے پناہ لی تھی
اور رہنا اختیار کیا تھا پادری جان ڈیون پورٹ لکھتا ہی کہ یہودیون نے روم والون کے ظلم سے
اس سرزمین مین یعنے عرب مین جہان ہر ایک کو آزادی حاصل تھی پناہ پکڑی تھی سو یہودی لوگ مدینہ
مین اور خیبر مین یہان تک ہی کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مین پیدا ہوئے اور آپ پر اللہ نے قرآن اوتارا
پھر آپ مدینہ مین تشریف لائے جو سورتین قرآن کی آپ پر مدینہ مین اوترین جیسے سورہ بقر اور سورہ
آل عمران اور سورہ نسا اور سورہ مائدہ اور سورہ جمعہ ان سورتونمین اللہ تعالے نے یہودیونسے
بڑے بڑے مباحثہ کئے ہر طرح سے اونکو قائل کیا تھوڑے سے یہودی ایمان لائے محمدی دین مین
داخل ہوے یہ وعدہ پورا ہوا کہ مین تمکو عہد کی یعنے شریعت کی قیدمین لاؤنگا اور بہت یہودی جو ایمان نہین
لائے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ملک مین رعیت ہو کر محصول دیکر رہے یہ وعدہ پورا ہوا کہ مین
تمکو چھڑی کے نیچے یعنے حکومت کے نیچے چلاؤنگا اور بہت یہودی لڑائیونمین محمدیون کے ہاتھون
قتل ہوے یہ وعدہ پورا ہوا کہ جو سرکش اور مجھسے باغی ہین اونکو جدا کرونگا اور فرمایا تھا کہ جس ملک
مین وہ سفر کر گئے وہان سے اونکو نکالدونگا سو بہت یہودیونکو ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے مدینہ
سے نکالدیا وہ خیبر مین جا رہے پھر خیبر کی لڑائی مین بہت سے قتل ہوے اور ملک شام مین کو جا رہے

بیانی پچیسوان باب اے آدم زاد بنی عمون کیطرف اپنا منھ کر اور بنی عمون سے کہہ خداوند اللہ یون
فرماتا ہے ازبسکہ تو نے میرے مقدس کی بابت جسوقت وہ ناپاک کیا گیا اور اسرائیل کی سرزمین کی
بابت جسوقت وہ اوجاڑی گئی اور اہل یہودا کی بابت جسوقت قید ہو کے گئے آہا کہا اس لیے دیکھہ مین تجھے پورب
کے لوگون کے قبضہ مین کردونگا کہ تو اونکی ملکیت ہو اور وے تجھ مین اپنے لیے گانون بساوینگے اور
اپنے مکان تیرے درمیان بناوینگے اور تیرے میوے کھاوینگے اور تیرا دودھ پیوینگے اور مین
ربہ کو اونٹ سالا اور بنی عمون کی سرزمین کو بھیڑ سالا کرونگا اور تم جانوگے کہ مین خداوند ہون
پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ یہ غالبًا ایسی بات ہی کہ بخت نصر نے یروشالم کی بربادی کے بعد
عمونیونکو قبضہ مین کر لیا اور عرب والون نے اور یہودا کے پورب قومون نے اون شہرون پر
قبضہ کر لیا اور ربہ کو اپنی خاص جگہ بنائی اور وہان اپنے اونٹ اور جانور رکھے نوین آیت مین اللہ

فرماتا ہی دیکھ مین موآب کے پہلو کو اوسکے شہرون سے اوسکی سرحد کے شہرون سے جو زمین کی شوکت ہین بیت یسیموت اور بعل معون اور قریتیم سے کھول دونگا اور مین اوسے پورب کے لوگون کو بنی عمون کی تحا مین میراث کر دونگا تاکہ قومون کے درمیان بنی عمون کا ذکر نہ رہے اور مین موآب پر عدالت کرونگا اور وی جانینگے کہ خداوند مین ہون پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ اسکا یہ مطلب ہی کہ مین سامنے کے شہرون مین راستہ کرونگا کہ وہ لوگ اونکے ملک کے عمدہ شہرون کو لے لیوین موآب کی تباہی سے عمونی ہر تدبیر سے محروم ہو جاوینگے دونون ایک ہی قوم کے ہاتون برباد ہونگی کہ مین نے عمونیون کے ساتھ موآب والون کو پورب والون کے قبضہ مین دیا ہے ای محمدی بھائیو کتابون مین عرب کے لوگ پورب والے کہلاتے ہین اللہ تعالے خبر دیتا ہے کہ عمونی اور موآبی دونونکو مین پورب والون کے یعنے عربون کے قبضہ مین دیدونگا پادری مریک ذکر کشف الآثار مین لکھا ہی کہ جن دنون مین بخت نصر نے یروشالم کو لے لیا تھا اودنون مین عمونیون نے خوشی کی تھی بابل والون نے اور مصر والون نے اور شام والون نے اور روم والون نے اپنے اپنے وقت مین عمونیون کے ملک پر قبضہ کیا لیکن یہ ملک آباد رہا اور بہت سے آباد شہر اس ملک مین تھے یہی حالت اس شہر کی رہی کہ ہجرت سے یعنے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ مین تشریف لانے سے گیارہوان برس تھا کہ مسلمانون کے لشکر نے اوس طرف کو یعنے عمونیون کے ملک پر ریلا کیا پادری۔ اگستمس براؤ ہیڈ تاریخ مین لکھتا ہی کہ عمونی دریاے ارنون اور یبوق کے دو آب مین رہتے تھے ابن اثیر ج تاریخ کامل مین لکھتے ہین کہ حضرت ابو بکر صدیق رض کے وقت مین جب لوگ دین سے پھر گئے تو حضرت ابو بکر رض نے جہاد کے لیے ہر طرف فوجین بھیجین خالد ابن سعید کو ملک شام کے قریب مقامون پر بھیجا اور خالد کو حکم کیا کہ پہلے قوم طی پر جاؤ پھر بزاخہ پھر بطاح پر جاؤ یہ جہاد بعضون کے نزدیک بارہوین برس تھا اور ابو معشر اور ابو عبیدہ ابن محمد ابن عمار ابن یاسر نے فرمایا کہ جو لوگ دین سے پھر گئے تھے اون سبھون پر جہاد خالد وغیرہ کا گیارہوین برس تھا معلوم ہوا کہ یہی ملک عمونیون کا تھا صفنیاہ کے صحیفہ کے دوسری باب مین موآب اور عمون کی ویرانی کی خبر ہے بعد اوسکے فرمایا ہی کہ میرے لوگون کے بچے ہوے اونہین لوٹین گے اور میری قوم کے باقی لوگ اونکے مالک ہون گے ای محمدی بھائیو اب سمجھو کہ محمدی یونہین اسرائیلی بھی بہت سے تھے جو دین محمدی

مین داخل تھے وہ پیشین خبری پوری ہوئی کہ میرے لوگون کے نیچے ہوئے اونکو لوٹین گے اور یہ پیشین خبر بھی
بھی پوری ہوئی کہ اونکا ملک پورب والون کے یعنے عربون کے قبضہ مین کردونگا اور عمونیون نے جو
لوگ ایمان لائے وہ کفر کی قید سے اور ظالم بادشاہون کی قید سے چھوٹے اور یہ پیشین خبری جو جناب ارمیا
علیہ السلام کی زبانی اللہ نے دی تھی پوری ہوئی کہ اسکے بعد مین عمونیون کی اسیری کو بدل دونگا
اور اونکے ملک کے ویران ہوجانیکی جو خبر دی تھی اوسکا بھی ظہور ہو دکھا دیا پادری مریک کتاب الآثار مین
لکھتا ہی کہ اب ایک حصہ اس ملک کا اعراب یعنے عرب کے جنگلی بدوؤنکے قبضہ مین ہی اور باقی عثمانی بادشاہونکے
ہاتھ مین ہی اور یہ ملک ملک شام کے بڑے سبزدار مقامون سے تھا بدو لوگ وہان پھرا کرتے ہین شہر اور
گاؤن ویران ہوگئے ہین بعضے مقامون مین چارہ گھاس بہت ہے بدو لوگ وہان اونٹون اور
بکریون کو چرانے جایا کرتے ہین اور عمونیون کا نام اب کسی قوم مین نہین اور کوئی نہین کہتا کہ مین عمونی ہون
اور وہ شہر جسکا نام ربّاہ تھا جو عمونیونکا پای تخت تھا یعنے وہان بادشاہ رہتا تھا وہ شہر بہت مضبوط
تھا مگر اب ویران ہے اور اب تک بدو لوگ اوس مکان کو ربّہ کہتے ہین وہان اگلی عمارتون کے
ویران ٹیلے ہین بدو لوگ وہان اونٹونکو بٹھاتے ہین جیسا کہ خرقی ایل کے صحیفہ کے پچیسوین
باب مین ہے کہ مین ربّاہ کو اونٹون کی جگہ اور عمونیکی سرزمین کو گلون کے بیٹھنے کی جگہ کردونگا
محمد ابن اسحاق رح کی کتاب السیرۃ مین ایک روایت ہی جسمین یہ بیان ہی کہ رفاعہ ابن زید ربّہ مین تھے
پھر وہان سے اونٹ پر سوار ہوئے تین شب چلے تب مدینہ مین پہونچے معلوم ہوا کہ ربّہ مدینہ
شریف سے تین شب کی راہ پر ہی پادری مریک لکھتا ہی کہ موآب کا حال بھی ایسا ہی ہوا کہ اکثر
شہر اوس ملک کے ویران ہوگئے اون شہرون کی نشانیان رہ گئین اور بہت ایسا ہوا ہی کہ
عثمانی بادشاہون مین اور بدوؤن مین موآب کے میدانون مین لڑائی ہوئی ہی یہ ملک بھی بدوؤن کے
قبضہ مین ہی بدو لوگ وہان پھرا کرتے ہین بڑے بڑے میدان جنگل ہوگئین مگر بعضے بعضے
جگہ چھوٹے چھوٹے کھیت ہوتے ہین بلکہ بدوؤنکے گلہ وہان کے میدانون مین چرتے ہین اور عروعیر
کے جو شہر تھے وہان گلون کے رہنے کا مقام ہوگیا ہی محمد ابن اسحاق کی کتاب السیرۃ مین موتہ کی
لڑائی کے ذکر مین لکھا ہے کہ لوگ چلے یہانتک کہ معان مین اوترے جو زمین شام مین ہے سے
اونکو خبر پہونچی کہ ہرقل ایک لاکھ رومیون کے ساتھ مآب مین اوترا ہے جو زمین بلقا مین ہے

ہی ظاہر یون ہی کہ یہ وہی سواب ہی جسکا ذکر ان پاک کتابون مین آتا ہی بابل والی اور ادومی اور موآبی اور عموفی اسرائیلیون کے دشمن تہی اللہ تعالی نے اسرائیلیون سے فرمایا تھا کہ اب مین تمکو تمہاری بدکاریونکی باعث سے سزا دیتا ہون اخیر زمانہ مین اون قومون کا ملک ویران کرونگا جنھون نے تمسے دشمنی کی ہی اور اللہ نے بار بار پاک کتابون مین عدالت کا وعدہ کیا تھا ہمارے رسول پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے اس بڑی عدالت کے لیے بہیجا تھا اللہ نے آپکے وقت مین ان ملکون کو ویران کر دیا اور ملک شام اور عرب اور مصر وغیرہ کو سزا دیکر ایمان اور علم سے آباد کر دیا یہ خبرین جو ان پاک کتابون مین دی تھین اون سبکا خلاصہ سورۂ بنی اسرائیل کی اس آیت مین یاد دلا دیا وَاِنْ مِّنْ قَرْیَۃٍ اِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوْهَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اَوْ مُعَذِّبُوْهَا عَذَابًا شَدِيْدًا كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا اور نہین ہی کوئی بستی مگر ہم ہلاک کرنیوالے ہین اوسکے قیامت کے دن سے پہلے یا اوسپر عذاب کرنیوالے ہین سخت عذاب یہ کتاب مین لکہا ہوا ہی اللہ تعالے اپنے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دیتا ہی کہ ہماری اگلی کتابون مین یہ لکہا ہوا ہی کہ ساری بستیون مین کسی بستی پر سخت عذاب آویگا کوئی بستی ہلاک یعنے ویران ہو جاویگی یہ سب وعدے محمدی وقت مین پورے ہوے بہت بستیونکو ویران کر دیا اور بہت بستیونکو تلوار کا عذاب دیکر وہان نور ایمان کا پہیلا دیا اکیسوان باب اس باب مین چوبیس آیتون کے بعد یون ہی ارے توبی دین شریر اسرائیل کے بادشاہ جسکا دن تیری بدکاری کے انجام کو پہونچنے پر آیا ہی خداوند اللہ یون فرماتا ہی کہ ٹوپی اوتاری جاویگی اور تاج اوتار اجاویگا جو یہ ہی سو یہ نرہیگا کہ جو نیچا ہے مین اوسکو اونچا کرونگا اور جو اونچا ہی سو مین اوسے نیچا کرونگا مین اوسکو اولٹ اولٹ اولٹ دونگا اور یہ بہی نرہیگا جب تک کہ وہ آوے جسکے لیے عدالت ہی اور مین اوسکو دونگا اوراست محمد صلی اللہ علیہ وسلم پہلے اسرائیل کے بادشاہ سے یعنے صدقیا سے فرمایا کہ تیرا تاج اوتار اجاویگا پہر فرمایا کہ جو یہ ہی سو یہ نرہیگا یہ اشارہ بابل والونکی طرف ہی کہ اونکا بہی زور نہین رہیگا پہر تین بار فرمایا کہ اولٹ اولٹ اولٹ دونگا سو بابل والونکی سلطنت اللہ نے اولٹ کر ایران والونکو سلطنت دی پہر اونکی سلطنت اولٹ کر یونان والونکو بادشاہت دی پہر اونکی بادشاہت اولٹ کر رومیون کو سلطنت دی پہر وہ آخری زمانہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جنکے ہاتھ پر عدالت کا وعدہ تھا وہ تشریف لائے اور اللہ نے آپکو سلطنت دی اور رومیونکی سلطنت کو اولٹ دیا پادری طامس اسکاٹ

اسکو حضرت عیسیٰ کی خبر ٹھہراتا ہی اور عدالت کی لفظ سے آنکھ چراتا ہو حضرت عیسیٰ نے اور سچے عیسائیون نے چھہ سو برس ظالمون کے ظلم اوٹھائی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ظالمون سے بدلہ لیا عدالت کی کی سب پیش خبریان پوری ہوئین چونتیسوان باب اس باب مین اللہ تعالے اسرائیلی حاکمون کے ظلم کی شکایت کرتا ہی اور جو اسرائیلی لوگ تتر بتر ہو گئی ہین اونسے تیرہوین آیت مین وعدہ کرتا ہی کہ مین اونکو ساری قومونکے درمیان سے پہیر لاونگا اور اونکی زمین مین پہونچاونگا اور تیئسوین آیت مین فرماتا ہے کہ مین اونکے لیے ایک چوپان مقرر کرونگا اور وہ اونکو چراویگا یعنے میرا بندہ داود وہ اونکو چراویگا اور وہی اونکا چوپان ہوگا اور مین خداوند اونکا خدا ہونگا اور میرا بندہ داود اونکی درمیان سردار ہوگا مجھہ خداوند نے یون کہا ہی اور مین اونکے ساتھہ صلح کا عہد باندھونگا اور بہارے برے درندونکو زمین پر سے نابود کرونگا اور وے بیابان مین سلامتی سے رہا کرینگے اور جنگلون مین سوئینگے اور مین اونہین اور اون مکانونکو جو میرے پہاڑ کے آس پاس ہین برکت کا باعث کرونگا اور مین مینہہ کو اوسکے مقرر وقت مین برساونگا برکت کے مینہہ برسا کرینگے اور میدان کا درخت اپنے میوے دیگا اور زمین اپنا حاصل دیگی اور وے سلامتی کے ساتھہ اپنی زمین مین رہینگے اور جانینگے کہ مین خداوند ہون جب مین اونکے جوئی کا بندھن توڑونگا اور اونکے ہاتھہ سے جو اونسی اپنی خدمت کرواتے ہین چھوڑاونگا اور وے آگے کو قومون کے لیے شکار نہوینگے اور زمین کے درندے اونہین نگل نہ سکینگے اور وے امان سے بسینگے اور کوئی آدمی اونہین خوف کا باعث نہوگا اور مین اونکے لیے ایک نامور پودا برپا کرونگا اور وے پہر کبہی اپنی زمین مین مارے بہوکہ کے ہلاک نہوینگے اور آگے کو غیر قومونکا طعنہ نہ اوٹھاوینگے اسی طرح وے جانینگے کہ مین خداوند اونکا خدا اونکے ساتھہ ہون اور وے اہل اسرائیل میرے لوگ ہین خداوند اللہ فرماتا ہے اے ایمان والو اس باب مین اسرائیلیون کو بڑے بشارت ہی کہ جب وے ایماندار ہوجاوینگے تب ظالم حاکمون سے بچ جاوینگے اور ملک شام مین نہایت راحت اور عیش سے اور امن امان سے رہینگے اور اللہ کے پہاڑ کے اپنے یروشالم کے آس پاس بڑے بڑے برکتین ظاہر ہونگے جو اسرائیلی محمدی ہو گئی ہین وے ملک شام مین امن امان سے موجود ہین پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہی کہ نامور پودا حضرت عیسیٰ ہین اے پادریو تمکو خوب معلوم ہی کہ حضرت عیسیٰ کے وقت مین ان پیش خبریونکا ظہور نہین ہوا محمدیون کے کتابون مین جابجا یروشالم اور ملک شام کی آبادی کا بیان موجود ہے اس کہلی نشانی کو دیکہو اور محمدی ہو جاؤ

دیکھو بہت سے اسرائیلی جو محمدی ہو گئے ہین صیہون مین حضرت داؤد علیہ السلام کے مزار پاک کے خادم ہین حضرت داؤد دا اللہ کے حکم سے اونکے نگہبان ہین چھتیسوان باب اس باب مین اللہ تعالے اسرائیلیون کے پہاڑون اور ٹیلون اور نالون کو بشارت دیتا ہی اور فرماتا ہی کہ مین تمہاری طرف ہون اور تم پر توجہ کرونگا اور تم جوتے اور بوئے جاؤگے اور مین آدمیون کو ہان اسرائیل کے سارے گھرانیکو اوس سبکو تم پر بہت بہت بڑھاونگا اور شہر آباد ہونگے اور ویرانے پھر تعمیر کیے جاوینگے اور مین انسان اور حیوان کو تم پر بڑھاونگا اور وے بہت ہونگے اور پھیلینگے اور مین تمہین ایسا بساؤنگا جیسا اگلے وقت مین تھے اور تم پر پہلے کی نسبت زیادہ احسان کرونگا اور تم جانوگے کہ مین خداوند ہون تیرھوین آیت مین ہی کہ اس سبب سے کہ تجھے کہتے ہین کہ تو اے زمین انسان کو نگلتی ہی اور تو نے اپنی قومونکو بے اولاد کیا اس لیے تو آگی کو انسان کو نگلیگی نہ آگی کو اپنی قومونکو بے اولاد کریگی چوبیسوین آیت مین فرماتا ہی کہ مین تمہین غیر قومون مین سے نکال لونگا اور سارے ملکون سے اکٹھا کرونگا اور تمہین تمہارے وطن مین لے آؤنگا تب تم پر صاف پانی چھڑکونگا اور تم پاک صاف ہوگے اور مین تمکو تمہاری ساری گندگی سے اور تمہارے سارے بتون سے پاک کرونگا اور مین تمہین ایک نیا دل بخشونگا اور ایک نئی روح تمہارے اندر مین ڈالونگا اور تمہارے گوشت مین سے پتھر کے دل کو نکال ڈالونگا اور گوشتین دل تمہین عنایت کرونگا اور مین اپنی روح تم مین ڈالونگا اور مین ایسا کرونگا کہ تم میرے طریقون پر عمل کروگے اور تم میرے حکمون کو یاد کروگے اور اونہین بجا لاؤگے اور تم اوس سرزمین مین جسے مین نے تمہارے باپ دادون کو دیا ہی بسوگے اور تم میرے لوگ ہوگے اور مین تمہارا خدا ہونگا اور مین تمہین تمہاری ساری ناپاکیون سے محفوظ رکھونگا اور مین اناج منگاؤنگا اور اوسے افزود بخشونگا اور تم پر کال نہین ڈالونگا اور مین درخت کے پھلونمین اور کھیت کے حاصل مین افزایش بخشونگا یہانتک کہ تم آگے کو غیر قومون کے درمیان کال کے سبب سے ذلت نہ اوٹھاؤگے انتہی ایمان والو اسرائیلیون کی سب قومون کے کچھ کچھ لوگ محمدی دین مین داخل ہوئے اونکی نسل کو اللہ نے بڑائی دی ہے ملک شام مین امن امان سے خوش خرم ہین اللہ نے محمدی قبیلے سے اونکا دل دھو دیا اونکے دل کی سختی کھو دی ایسے قحط جو اگلے وقتون مین پڑتے تھے جنکا ذکر کتابون مین دیکھکر ہوش اوڑتے ہین ویسے قحط ملک شام مین محمدی وقت مین نہین پڑے سینتیسوان باب اس باب مین اٹھارہ آیتون کے بعد اللہ تعالی وعدہ کرتا ہے

کہ مین یہوداکو اور افرائیم اور اسرائیل کو ملادونگا اور اونکو اونکے ملک مین لاؤنگا اور ایک بادشاہ
ان سبھون کا بادشاہ ہوگا اور وی آگے کو دو قومین ہنون گی اور پہر کبہی الگ کئے جاکر دو سلطنتین
ہنونگی اور وی کبھی اپنے تئین اپنی تبون سے اور اپنی نفرتی چیزن سے اور اپنی خطاکاریون کی کسی
خطاکاری سے ناپاک نکرینگے اور مین اونہین اونکے سارے مکانون سے جہان اونہونے گناہ
کیا ہی چہڑاؤنگا اور اونہین پاک کرونگا اور مین اونکا خدا ہونگا اور میرا بندہ داؤد اونکا بادشاہ
ہوگا اور اون سبکا ایک ہی چرواہا ہوگا اور وی میرے حکمونپر چلینگے اور میری شریعتونکو
یاد کرینگے اور اونپر عمل کرینگے اور وی اوس سرزمین پر جسے مین نے اپنے بندے یعقوب کو
دیا ہے جہان تمہارے باپ دادے بستے تھے بسینگے اور وی اور اونکی اولاد اور اونکی اولاد
کی اولاد ہمیشہ کو اوسمین رہینگے اور میرا بندہ داؤد ہمیشہ کے لیے اونکا سردار ہوگا اور مین اونکے
ساتھ سلامتی کا عہد باندھون گا وہ اونکے ساتھ ہمیشہ کا عہد ہوگا اور مین اونہین بساؤنگا
اور اونہین بڑہاؤنگا اور اونکے درمیان اپنے مقدس کو ہمیشہ تک قایم رکھونگا اور
میرا خیمہ اونکے اوپر ہوگا اور مین اونکا خدا ہون گا اور وی میرے لوگ ہونگے اور
جب میرا مقدس ہمیشہ کے لیے اونکے درمیان ہوگا تب قومین جانینگے کہ مین خداوند
اسرائیل کو مقدس کرتا ہون ای محمدی بہائیو یہوداکی نسل مین اور افرائیم کی نسل مین
اور باقی اسرائیلون کی نسل مین جو محمدی ہوی ہین اونکو اللہ نے ملا دیا وہ ملک شام
مین ایک محمدی بادشاہ کے تابع ہین ایسا نہین ہے کہ دو قومون کا حاکم اور ہو دو قومونکا
حاکم اور ہو حضرت داؤد اونکے بادشاہ ہین اللہ کے حکم سے اونکی نگہبانی کرتے ہین ہمتہ
پیغمبر مین اپنی قبرون مین سب زندہ ہین نماز پڑہتی ہین اللہ کے حکم سے ایمان والون کی
نگہبانی کرتے ہین مسجد بیت المقدس ہمیشہ کے لیے ملک شام مین قایم ہین اور قیامت تک قایم
رہے گی۔ مسجد بیت المقدس اور شہر یروشالم کی پہلی ویرانی کا بیان بادشاہون
کے احوال کی دوسری کتاب مین ہے کہ صدقیا بادشاہ کے سلطنت کے نوین برس
ایسا ہوا کہ بابل کے بادشاہ بخت نصر نے یروشالم پر چڑہائی کی اور شہر کے گرداگرد حصار
بنائے اور صدقیا کی سلطنت کے گیارہوین برس تک وہ شہر کو گھیرے ہوئے پڑا رہے

اور چوتھی مہینے کے نوین دن شہر مین مہنگی بڑہ گئی او ملک کے لوگونکو روٹی میسر نتھی تب شہر ٹوٹا اور
سارے بہادر رات کو اوس دروازے کی راہ سے جو دو دیوارون کے درمیان بادشاہ کے باغ کی طرف
کو تھی نکل کے بہاگ گئی اوسوقت کسدی شہر کو گہیرے ہوے تھے سو صدقیاہ اوس راہ سے بیابان کو بہاگ
گیا تب کسدیون کی فوج نے بادشاہ کا پیچھا کیا اور اوسے یریحو کے میدان مین جا لیا اور اوسکا
سارا لشکر اوسے جدا ہوگیا تھا سو وے بادشاہ کو پکڑ کے بابل کے بادشاہ پاس ربلہ مین لائے
اور انہون نے صدقیاہ کے بیٹونکو اوسکی آنکہون کے سامنے قتل کیا اور صدقیاہ کی آنکہین نکالین
اور پیتل کی بیڑیان اوسپر لگائین اور اوسکو بابل مین لے گئے اور بابل کے بادشاہ بخت نصر کی
سلطنت کے انیسوین برس کے پانچوین مہینے کے ساتوین دن بابل کے بادشاہ کا ایک خادم
نبوزرادان جو جلو دارون کا سردار تہا یروشلم مین آیا اوسنے اللہ تعالے کا گہر اور
بادشاہ کا محل اور یروشلم کے سارے گہر اور ہر ایک رئیس کا گہر جلا دیا اور کسدیون کے سارے
لشکر نے اون دیوارون کو جو یروشلم کے گرداگرد تہین گرا دیا اور نبوزرادان باقی لوگونکو
پکڑ لیگیا اور اوسنے وہان کنگالون کو رہنے دیا کہ انگور کے باغون کی خبر لیوین اور کہیتی کرین اور
پیتل کے ستون جو اللہ تعالے کے گہر مین تہے اور کرسیان اور پیتل کا بحر جو اللہ کے گہر مین تہا کسدیون نے
توڑ کے چور چار کیا اور اونکے پیتل کو بابل مین لے گئے اور دیگین اور بیلچے اور گلگیر اور چمچے اور پیتل کے
سارے برتن جو وہان کام آتے تہے لے گئے اور انگیٹہیان اور پیالے اور سب کچہ جو سونیکا تہا
اوسکا سونا اور جو روپہلا تہا اوسکا روپہ جلو دارونکا سردار لے گیا اون دو ستونون اور ایک
بحر اور کرسیونکی جنہین حضرت سلیمان نے اللہ کے گہر کے لیے بنایا تہا ان سب چیزون کے پیتل
کا وزن بے حساب تہا ایک ستون اٹھارہ ہاتھ اونچا تہا اور اوسکے اوپر کا سرا پیتل کا تہا
اور تین ہاتھ بلند تہا اوسپر گرداگرد جالیان اور انارونکی کلیان سب پیتل کی بنی ہوئے تہین
اور دوسرے ستون مین اوسی طرح جالیون کا کام تہا اور جلو دارون کا سردار سرایہ سردار
کاہن کو اپنے مسجد کے خادم کو اور دوسرے خادم صفنیاہ کو اور تین دربانون کو لے گیا
اور ایک منصبدار جو سپہ سالار تہا اور پانچ شخص اونمین سے جو بادشاہ کے مصاحب تہے اور
لشکر کا بڑا محرر جو مملکت کی موجودات دیکہتا تہا اور ساتہ آدمی جو شہر مین موجود تہے پکڑے

اور اونکو بابل کے بادشاہ کے پاس لے گیا اور بابل کے بادشاہ نے حماۃ کی سرزمین کے ربلہ مین اونکو قتل کیا اور بخت نصر نے جن لوگون کو یہودا کی سرزمین مین چھوڑا تھا اونکے اوپر جدلیاہ کو سردار کیا جو اخی قام کا بیٹا تھا اور سپاہ کے لوگ جدلیاہ پاس مصفاہ مین حاضر ہوے اور ساتوین مہینے اسمعیل ابن نتنیا نے جدلیاہ کو اور اون یہودیون اور کسدیونکو جو اوسکے ہمراہ تھے قتل کیا تب سب چھوٹے بڑے مصر مین آرہے کیونکہ وہ کسدیون سے ڈرتے تھے دوسری کتاب مقابیس کے دوسرے باب مین حضرت ارمیاہ کے احوال مین لکھا ہی کہ دفترون مین ایسا پایا گیا ہی کہ ارمیا علیہ السلام نے اللہ تعالے سے خبر پاکر حکم دیا کہ خیمہ عبادت کا اور صندوق اونکے ہمراہ جاوے جبکہ وہ پہاڑ پر گئے جہان حضرت موسیٰ پہاڑ پر چڑہے تھے جبکہ ارمیا اوسطرف آئے اونہونے ایک پہاڑ کا غار پایا اونہونے اوسمین خیمہ اور صندوق اور خوشبوئیونکی قربان گاہ رکہی اور دروازہ بند کر دیا اور چند آدمی جو اونکے ساتھ تھے اونہونے راستے مین نشان کر دی لیکن اونہونے اوسکو نہ پایا جب ارمیا علیہ السلام کو یہ بات معلوم ہوئی تو انہونے اون لوگون کو ملامت کی اور فرمایا کہ اوسجگہ کو اوسوقت تک نجانوگے کہ اللہ اپنے بندونکو اکٹھا کریگا اور رحم مین لاویگا تب اللہ اونکو یہ چیزین دکہائیگا ای ایمان والو اوس صندوق کو حضرت امام مہدی نکالینگے اوسوقت بہت یہودی ایمان لائینگے اسکا بیان حضرت اشعیا کے گیارہوین باب مین ہو چکا ابن اثیر جزری تاریخ کامل مین لکھتے ہین کہ بخت نصر کے ملک مین جو عرب کے سوداگر تھے اونکو پکڑ لیا اور نجف مین اونکے واسطے حیران بنایا اور اونکو اوسمین قید کیا اور یہ خبر عرب مین پہیلی کچھ عرب کے لوگ اوسکے پاس امان مانگتے ہوئے آئے اوس نے مان لیا اور اونکو سواد مین یعنے عراق مین اوتارا اونہون نے شہر انبار بنایا اور اوسنے حیرہ کے لوگون کو چھوڑ دیا وہ بخت نصر کی زندگی بہر وہان رہے جب وہ مر گیا وہ انبار والون سے مل گئے اور یہ عربونکا پہلے پہل رہنا ہی سواد مین حیرہ اور انبار مین اور بخت نصر نجد اور حجاز کیطرف چلا اللہ تعالی نے حضرت برخیا اور حضرت ارمیا علیہما السلام کو پیغام بہیجا کہ عدنان کے بیٹے معدّ کیطرف جاؤ اور اوسکو حران مین اوٹھا لاؤ اور اللہ نے اون دونون کو خبر دی کہ معدّ کی نسل سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہونگے جن پر نبیون کی تمامی ہی وہ دونون چلے اونکے واسطے زمین لپیٹ دی گئی اور وہ بخت نصر سے پہلے معدّ تک پہونچے اور انکو حران مین اوسی وقت اوٹھا لائے اور معدّ اونونون مین

بارہ برس گذرے تھے اور بخت نصر چلا اور عربون سے لڑا اور بہتون کو قتل کیا اور حجاز تک آیا تب عدنان نے
عربون کو جمع کیا اور ذات عرق مین بخت نصر سے لڑائی کی عدنان بھاگ کر قلعون مین چھپ رہے اور عرب انکے
ساتھ جمع ہوئے آخر کو بخت نصر پلٹ آیا اور معد نبیون کے ساتھ نکلے یہان تک کہ مکہ مین آئے اور حج کیا اور
اونکے ساتھ نبیون نے حج کیا پادری اگسٹس براڈ ہیڈ وینی اور دنیوی تاریخ مین لکھتا ہے کہ بخت نصر کے
مرنیکے بعد اویل مرودک اوسکا بیٹا تخت پر بیٹھا اوسکی حکومت جلد ختم ہوئے خورس جو مادی اور فارس
کے لشکر کا سردار تھا اوسنے اوسکی فوج کو شکست دی اور اوسکو قتل کیا بلشذر اوسکا بیٹا
تخت نشین ہوا وہ سترہ برس تک سلطنت کرتا رہا بلشذر کے قتل ہونیکے بعد دارا مادی
بادشاہ ہوا اور بابل کو اپنے قابو مین لاکر تخت پر بیٹھا اور وہ دو برس تک سلطنت کرتا رہا
دارا اوسکے مرنے کے بعد اوسکا بھتیجا خورس فارس کا بادشاہ ہوا اور نبو ندیوس بابل
مین نائب تھا دس برس بعد وہ نائب باغی ہوگیا خورس نے اوس پر چڑہائی کی اور شہر کو روند
ڈالا پھر خورس نے بیت المقدس کے آباد کرنیکا حکم دیا حضرت دانیال کے صحیفہ مین محمدی
بشارتون کا بیان اس صحیفہ کے سرے پر لکھا ہے کہ یہودا کے بادشاہ یہویقیم کی سلطنت
کے تیسرے سال مین بابل کا بادشاہ بخت نصر یروشالم مین آیا اور اوسے گھیرا اور اللہ تعالے
نے یہویقیم کو خانہ خدا کے بعضے برتنون سمیت اوسکے ہاتھ مین دیدیا وہ اونہین سنعار کی زمین
مین اپنے بت خانہ مین لے گیا اور وہان رکھا اور اپنے خواجہ سرا سے کہا کہ اسرائیلیون مین سے
اور بادشاہ کی نسل مین سے اور امیرون مین سے کئی ایک کو حاضر کرو وہ ایسے جوان ہون جو
بے عیب اور خوبصورت اور حکمت مین ماہر اور عقلمند ہون اور اس لایق ہون کہ بادشاہ کے محل
مین کھڑے رہین اور کسدیون کے علم اور زبان سیکھنے کے قابل ہون اونکے درمیان بنی یہودا
مین سے دانی ایل اور حننیاہ اور میسا ایل اور عزریاہ تھے اللہ تعالے نے ان چارون جوانونکو
معرفت اور ہر طرح کی حکمت اور علم مین مہارت بخشی اور دانی ایل کو ہر طرح کی رویا اور خواب مین
سمجھدار کیا اور خواجہ سرا اونکو بخت نصر کے حضور مین لے گیا اور بادشاہ نے اونسے گفتگو کی اور
اونمین سے دانی ایل اور حننیاہ اور میسا ایل اور عزریاہ کی مانند کوئی نہین تھا اس لئے وہ بادشاہ
کے حضور کھڑے رہنے لگے اور دانی ایل خورس بادشاہ کے پہلے سال تک زندہ رہے دوسرا

باب بخت نصر کی سلطنت کے دوسری سال مین بخت نصر نے ایسا خواب دیکھا کہ جس سے اوسکا دل
گھبرا گیا اور اوسکی نیند جاتی رہی تب بادشاہ نے حکم دیا کہ فال گیرون اور نجومیون اور جادوگرون اور
کسدیون کو بلا دین کہ بادشاہ کا خواب اوسکو بتا دین وہ آئی اور اونہون نے عرض کیا کہ خواب بیان
کیجئے تو ہم اوسکی تعبیر دین بادشاہ نے کہا یہ بات مجھسے جاتی رہی اگر تم خواب کو اوسکی تعبیر سمیت بیان
نکرو تو تم ٹکری ٹکری کئی جاؤگے اور اگر خواب کو تعبیر سمیت بیان کروگے تو مین تمکو انعام اور اجورہ
دونگا اور بڑی عزت دونگا اونہون نے کہا روی زمین پر ایسا کوئی نہین جو بادشاہ کی باتکو بتا سکی
اور نہ کوئی بادشاہ یا امیر یا حاکم ایسا ہوا جسنی ایسا سوال کسی فالگیر یا نجومی یا کسدی سے کیا ہو بادشاہ
بہت غصہ مین آیا اور حکم دیا کہ بابل کے ساری حکیمون کو ہلاک کرین اور دانیال اور اوسکی رفیقونکو
بھی ڈھونڈنے لگی کہ اونہین قتل کرین دانیال علیہ السلام نے بادشاہ سے جاکر کہا کہ مجھی مہلت ملی
تو مین اوسکی تعبیر بیان کرونگا پھر اپنے گھر جاکر حننیاہ اور میسائیل اور عزریاہ اپنی رفیقون کو خبر دی
تاکہ وہ اس بھید کے مقدمہ مین آسمان کے خدا سے رحمت طلب کرین تب دانیال علیہ السلام پر رات کے
خواب مین وہ بھید کھلا دانیال علیہ السلام نے آسمان کی خدا کا شکر کیا اور بادشاہ سے جاکر کہا
کہ وہ بھید جو بادشاہ نے پوچھا حکیم اور نجومی اور جادوگر اور فالگیر بادشاہ کو بتا نہین سکتی ہین
لیکن آسمان پر ایک خدا ہے جو سب بھیدون کو کھولتا ہی اور وہ بخت نصر بادشاہ کو جتاتا ہے
کہ آخری دنون مین کیا ہوگا تیرا خواب اور تیری سر کی رویت جو تو نے اپنی پلنگ پر دیکھا سو
یہ ہی تو اے بادشاہ اپنی پلنگ پر لیٹا ہوا فکر مین آیا کہ آخری زمانہ مین کیا ہوگا اور وہ جو بھیدون کا
کھولنی والا ہے تجپر ظاہر کرتا ہی کہ کیا ہوگا تو نی اے بادشاہ خواب دیکھا کہ ایک بڑی مورت
تھی وہ بڑی مورت جس کی رونق بی نہایت تھی تیری سامنی کھڑی ہوئی اور اوسکی صورت
ہیبت ناک تھی اوس مورت کا سر خالص سونی کا تھا اوسکا سینہ اور اوسکی بازو چاندی کی اوسکا پیٹ
اور رانین تانبی کی تھین اوسکی پنڈلیان لوہی کی اور اوسکی پاؤن کچھ لوہی کی اور کچھ مٹی کے تھے اور
تو اوسی دیکھتا رہا یہانتک کہ ایک پتھر بے وسیلہ ہاتھون کے تراشا گیا جو اوس مورت کی پاؤن پر جو لوہی
اور مٹی کی تھی لگا اور اونہین ٹکری ٹکری کیا تب لوہا اور مٹی اور تانبا اور چاندی اور سونا
ٹکری ٹکری کئی گئے اور گرمی کی فصل کے کھلیان کی بھوسی کے مانند ہوے اور ہوا اونہین اوڑا لیگئی

یہان تک کہ اونکا پتا نملا اور وہ پتہر جس نے اوس مورت کو مارا اک بڑا پہاڑ بنگیا اور تمام زمین کو بہر دیا
وہ خواب یہی اور اوسکی تعبیر بادشاہ کے حضور بیان کرتا ہون تو ای بادشاہ بادشاہون کا بادشاہ
ہی اسلیی کہ آسمان کے خدا نے تجہی ایک بادشاہت اور توانائی اور قوت اور شوکت بخشی ہے
اور جہان کہین آدمی رہتی ہین اوس نے میدان کے جانور اور ہوا کی پرندی تیرے قابو مین کر دئے
اور تجہی اون سبہون کا حاکم کیا تو ہی وہ سونی کا سر ہی اور تیری بعد اور ایک بادشاہت قائم ہوگی
جو تجہسی چہوٹی ہوگی اور اوسکی بعد ایک اور بادشاہت تانبیکی جو تمام زمین پر حکومت کری گی
اور چوتہی سلطنت لوہی کے مانند مضبوط ہوگی اور جس طرح کہ لوہا توڑ ڈالتا ہے اور سب چیزون پر
غالب ہوتا ہے ہان لوہی کی طرح سی جو سب چیزون کو ٹکڑی ٹکڑی کرتا ہے اوسی طرح وہ ٹکڑے
ٹکڑے کرے گی اور کچل ڈالی گی اور جو کہ تو نی دیکہا کہ اوسکی پاؤن اور انگلیان کچہہ تو کمہار کی
مٹی کی اور کچہہ لوہے کی تہین سو اوس بادشاہت مین تفرقہ ہوگا مگر جیسا کہ تو نے دیکہا تو اوسمین لوہا
گلاوے سے ملا ہوا تہا سو لوہے کی توانائی اوسمین ہوگی اور جیسا کہ پاؤن کی انگلیان کچہہ لوہی کی
اور کچہہ مٹی کی تہین سو وہ بادشاہت کچہہ قوی کچہہ کمزور ہوگی اور جیسا تو نے دیکہا کہ لوہا گلاوی
سے ملا ہوا ہی وی اپنے کو انسان کی نسل سے ملا وینگی لیکن جیسا لوہا مٹی سے میل نہین کہاتا
تیسا وے آپس مین میل نکہاوینگی اور اون بادشاہون کی دنون مین آسمان کا خدا ایک بادشاہت
قائم کریگا جو ابد تک نیست نہوی گی اور وہ بادشاہت دوسری قوم کے قبضہ مین پڑی گی
وہ اون سب بادشاہتون کو ٹکڑی ٹکڑی اور نیست کرے گی اور وہ ہی ہمیشہ تک قائم رہیگی
جیسا کہ تو نی دیکہا کہ وہ پتہر بغیر وسیلہ ہاتہون کے تراشا گیا اور اوس نے لوہے اور تانبے اور مٹی
اور چاندی اور سونی کو ٹکڑی ٹکڑی کیا خدائی تعالی نے بادشاہ کو وہ کچہہ دکہایا جو آگی کو
ہونیوالا ہے اور یہہ خواب یقینی ہے اور اوسکی تعبیر یقینی تب بادشاہ بخت نصر اوندہی منہہ گرا
اور دانیال علیہ السلام کو سجدہ کیا اور حکم دیا کہ اون کو انعام اور عطر دین بادشاہ نے دانیال
علیہ السلام سے کہا کہ حقیقت مین تیرا خدا حاکمون کا حاکم اور بادشاہون کا مالک ہی جو بہیدونکا
کہولنی والا ہے اسلیی کہ تو اس بہید کو کہول سکا تب بادشاہ نے دانیال علیہ السلام کو سرفراز
کیا اور اونکو بہت سے تحفہ دئی اور اونکو بابل کے ساری صوبہ پر حکومت بخشی اور بابل کے

حکیمون پر سردارون کا سردار ٹھرایا تب دانیال علیہ السلام نے بادشاہ سی درخواست کی اور اوسنے
سدرک اور میسک اور عبدنجو کو بابل کے صوبہ کی کارپردازی پر مقرر کیا اور دانیال علیہ السلام
بادشاہ کے دربار مین رہے پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ دوسری سلطنت مادی اور فارس
کی ہے جو کلدیون سے کمتر ہین جیسا کہ چاندی سونی سے کمتر ہے تیسری سلطنت یونانیون کے
ہے جو فارسیون کے بعد فتح یاب ہوئی تھے یہ سلطنت سکندر اپنے اور اوسکے ماتحتون کی تھے یہہ
سلطنت اون سلطنتون سے بڑی دور تک پھیلی تہی اور حضرت سکندر کا یہ فخر تھا کہ اپنی تمام دنیا پر
سلطنت کی چوتھی سلطنت رومیون کی ہے جو یونانیون کے بعد ہوئی اور یہ سلطنت لوہے کے
مانند مضبوط تہی اور لوہے کے مانند اوسنی سبکو توڑ ڈالا یہ پہلی سلطنتون سے سب باتو نمین زیادہ
مشہور ہوئی کسی نے ایسی چوڑی فتح نہین کی جیسی اونہون نے اتنی مدت مین کی اور یہ سلطنت
عاجز قومون کے لیئی گاتہہ اور وندال وغیرہ قومون کے غالب ہونے کی باعث سے برباد ہوگئی یہی
معنی ہین اسکے کہ لوہا مٹی سے ملا ہوا تھا مگر لوہا اور مٹی اسمین ایک دوسری کی مدد نہین کر سکتے اور مل
نہین سکتی رومی لوگ رشتہ داری اور شادی کی باعث سے اور قومون مین شامل ہوگئی تہی اسطرح
سلطنت برباد ہوگئی اور یہان تک کمزور ہوئی کہ ماتحت سلطنتون مین تقسیم ہوگئی یہہ سلطنت اب بہی قائم
ہے جس کا بیان آگی لکھا جاویگا روم کے بادشاہون کے زمانہ مین یا یون کہو کہ رومیون کی ترقی
کی حالت مین اللہ نے اور سلطنت کو قائم کرنا چاہا تھا جو کبہی نیست نابود نہوگی اور دوسری قوم کے
قبضہ مین نہ آویگی اور تمام سلطنتون کو توڑ ڈالے گی اور آپ ہمیشہ قائم رہی گی یہی مراد ہی اوس
پتھر سے جس نے مورت کو توڑ ڈالا اور بڑا پہاڑ بنگیا ظاہرا یہ سلطنت عیسی علیہ السلام کے ہی یہ رفتہ
رفتہ بڑی سلطنت ہوجاوی گی اور تمام زمین کو ڈہانک لیگی اور بڑا پہاڑ ہوجاوی گا اس پیش خبری کی
اس ٹکڑی کا پورا ہونا ابہی باقی ہے اے محمدی بہائیو اوس مورت کا پاؤن کچھ مٹی کا کچھ لوہے کا تھا
اور پادری نے اس کا مطلب یون بیان کیا کہ گاتھ اور وندال وغیرہ دبی ہوی قومونکے غالب ہونے
سے وہ سلطنت کمزور ہوجائی گی اور وہ پتھر جو بے وسیلہ ہاتھون کے فقط اللہ کی قدرت سے
تراشا گیا وہ اوس مورت کے پاؤن پر لگا جو کچھ لوہے کچھ مٹی کے تھی پنڈلیون پر نہین لگا جو لوہے کی
تہین اس سے صاف ثابت ہوا کہ جب وہ چوتھی سلطنت کمزور ہوجاوی گی اوسوقت وہ پانچوین سلطنت ظاہر ہو

اور لوہا اور مٹی کو یعنے قوی اور ضعیف دونون کو ٹکڑے ٹکڑے کریگی یہ بشارت صاف محمدی بادشاہت
کی ہی جو رومیون کے سلطنت کے شروع سے ساڑھے سات سو برس بعد رومیون کے بادشاہ ہرقل کے زمانہ
مین ظاہر ہوئی جب رومیون پر اور رقوسون کا غلبہ ہوچکا تھا حضرت عیسی علیہ السلام کی بشارت یہہ نہین ہوسکتی
کیونکہ آپکا ظہور رومیون کی سلطنت کے ڈیڑھ سو برس کے بعد رومیون کی بڑی ترقی کے دنون مین ہوا جیسا
پادری تیبزنگ نے آفتاب صداقت مین لکھا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام سے ایکسو چھیالیس برس پہلے
رومیون نے یونان کا ملک لے لیا اور یونانی سلطنت ختم ہوئی اور حضرت عیسی علیہ السلام کا ظہور
سلطنت اور بادشاہت کے ساتھ نہین ہوا اونہون نے سب سلطنتون کے ٹکڑے ٹکڑے نہین کیے
بلکہ اون کے بعد رومیونکا ظلم دن بدن بڑھتا گیا تین سو برس تک روم کے بت پرست بادشاہون نے
عیسائیون کے خون کے دریا بہا ئے پھر قسطنطین رومی بت پرستی چھوڑکر جھوٹ موٹ عیسائی ہوا اونے
اور اوسکی مذہب والون نے دین مین بڑی بڑی خرابیان ڈالین فرقہ پروٹسٹنٹ کے پادری اپنی کتابون
مین ونکو رسوا کر رہی ہین اور اونکی سلطنت کا دجالی سلطنت نام رکھا ہے اسی سلطنت کا ایک ٹکڑا
پندرہوین صدی عیسوی تک قائم رہا فرقہ پروٹسٹنٹ والون کے نزدیک اس سلطنت کو حضرت عیسی
علیہ السلام سے کچھ علاقہ نہین اسی لیے پادری لکھتا ہے کہ ابھی اس خبر کا ظہور نہین ہوا پادری راہ
دیکھ رہا ہے کہ آیندہ زمانہ مین فرقہ پروٹسٹنٹ کی سلطنت جو چارسو برس سے قائم ہوئی ہے رومن کاتلک
والون کی سلطنت کو مٹادیگی آی پادری یو کہ ہرہماگی جاتی ہو اس بشارت کا ظہور دل کی آنکھونسے
دیکھو یہہ پانچوین سلطنت یعنی محمدی سلطنت ہی جس نے سب سلطنتون کی ٹکڑے ٹکڑے کرڈالی بت پرستونکو
اور لوہے اور مٹی کو یعنی روم کے جھوٹی عیسائیون کو اور تانبے کو یعنی یونانیون کو اور چاندی کو
ایران کے آگ پوجنے والون کو اور سونے کو یعنی بابل والون کو ٹکڑے ٹکڑے کرکے گرد وغبار کی طرح
اوڑادیا اور اس سلطنت نے ساری زمین کو گھیر لیا ای پادری تو تم یہہ کھلی نشانی دیکھکر محمدی کیون نہین
ہوجاتی بیشک تم بھی جھوٹی عیسائیون مین ہوا اگر فرقہ رومن کاتلک کی پادری کہین کہ یہ قسطنطین کی
سلطنت کی خبر ہے جس سے عیسائی دین نے زور پکڑا تو اسکا جواب یہہ ہے کہ اس پانچوین سلطنت کا
یہہ پتا دیا ہے کہ وہ سلطنت دوسری قوم کے قبضہ مین نہ پڑیگی اور روم کے جھوٹی عیسائیونکی
سلطنت کو محمدیون نے اپنی قبضہ مین کرلیا اور اونکو ٹکڑی ٹکڑی کردیا یہہ خبر اونکی ہرگز نہین ہوسکتے

وہ پتھر جو بی وسیلہ ہاتھون کے تراشا گیا وہ ہماری پیغمبر برحق محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہین اونکی بادشاہت
دنیا کے لوگون کی تدبیر سے قائم نہین ہوی وہ تو دین وایمان کی بادشاہت تھی اللہ نے اوسکو
فقط اپنی قدرت سے بی وسیلہ اسباب ظاہری کے قائم کیا جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر مین
ان پڑہ رہے ان پڑہون مین پیدا ہوی چالیس برس تک کسی عالم اور درویش کی صحبت نہین
پای اللہ نے آپ ہی اون کو تعلیم کیا اور لڑکپن مین بت پرستون کی رسمون سے اونکو بیزار کیا اور
فرشتون بھیجکر اونکا سینہ اور دل دہویا جب چالیس برس کے ہوی اللہ نے جبرئیلؑ کو زبانی اونپر
قرآن اوتارا جب کچھ لوگ ایمان لای کافرون سی لڑنے کا حکم کیا آپنی ظاہر مین کبھی لڑای سے کے
کماتین کسیسے نہین سیکھی تھین اللہ نے آسمان سے فرشتون کی فوجین بھیجین اونکی امت دن بدن
بڑہتی گئی محمدیون کی سلطنت ساری جہان مین پہیلگئی عرب لوگ جو حضرت اسماعیلؑ کے نسل مین
تھی مگر جہالت مین پہسی ہوئے تھی اون کی راہ ورسم سے اللہ نے آپکو جدا کرکے خوب طرح سے
سنوار کے اپکی دین کا زور تمام جہان مین پھیلا دیا اس پاک پتھر کو اللہ نے خود اپنی ہاتھون
اوس پہاڑ سے تراش کر بڑا پہاڑ بنادیا اور ساری زمین مین پھیلا دیا پادری مریک کشف الاثار
مین لکھتا ہے کہ دین اسلام کے بادشاہون نے تین سو برس مین بہت ملکون کو لیلیا اونکی حکومت
ہندوستان کی سرحد سے دریائی مغرب کے کناری پر پہونچی جو دریای اٹلنٹک کہلاتا ہے
اور قدیم روم کی دولت اور ملک سے ان کی حکومت بڑہ گئی ہرچند رومی لوگ دنیا کے حاکم کہلاتے
تھی ملا محمد رضا طہرانی رحہ لکھتی ہین کہ رومیون کی سلطنت سات سو برس تک رہی پھیلاؤ اونکا ہر قبل
تھا یہودی ملاؤن مین اور تفسیر والون مین تین سلطنتونکی بیان مین اختلاف نہین ہے چوتھی
سلطنت مین اختلاف ہے اور چوتھا بادشاہ دو قسم ہی فارس کے بادشاہ اور روم کی بادشاہ
پھر دونون آپس مین ملتی نہین تھی اور فارسی لوگ ہمیشہ رومیون پر غالب رہتی تھی تو تھی سلطنت
جو دو طرح کی تھی قوی فارس والی اور کمزور روم والی انہین کے زمانہ مین جناب محمد صلی اللہ علیہ
وسلم پیدا ہوی اور سب بادشاہ عاجز ہوی اور نوشیروان کے محل کے کنگوری ٹوٹ گئی اور
فارس کی آتش خانی بجھہ گئی اور دریای ساوہ سوکھہ گیا اور جس دن سے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم کو اللہ نے اپنا پیغام پہونچانیکے لی بھیجا اوسوقت سی آپکی وفات تک ان بدن فتح ہین اسلام کی

ہو ئی گئیین اور تھوڑی سے لوگون نے بڑی بڑی بت پرستون اور یہود اور نصارا کی فوجون پر
غلبہ کیا اور آپ کی بعد خلفا ئی راشدین کے زمانہ مین خصوصًا خلیفہ دوم کی خلافت کے زمانہ مین
بہت فتحیین اور بڑا غلبہ کافرون پر مسلمانون نے اسلام کے زور سے اور دین کی برکت سے کیا اور
ابتک دن بدن قوت دین کی اور دولت اسلام کی اور مسلمانون کی باقی ہے وہ پتھر جو بڑا پہاڑ بنگیا
وہ وہی پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین جنکو اللہ نے اپنا پیغام پہونچانیکے لیے بھیجا اور انکی
سلطنت نے ساری جہان کو گھیر لیا اب یہہ سمجھنا چاہیئے کہ وہ پتھر اوس مورت کے پاؤن پر لگا تھا
اسمین یہہ اشارہ تھا کہ پہلا جہاد جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عربون پر اور رومیون پر ہوا مکہ
اور مدینہ کے آس پاس کے کافرون سے فراغت کرکے رومیون پر جہاد کیا موتہ کے لڑائی مین مسلمانون
کا لشکر تین ہزار سے زیادہ نہ تھا اور لشکر کافرون کا ایک لاکھہ کا تھا ایمان کے زور سے اونکا مقابلہ
کیا اور قتل کیا اور قتل ہوئی اور اللہ کے دین کو پھیلایا اور حضرت دانیال علیہ السلام نے فرمایا کہ
اپنی بادشاہی اور دون پر نہین چھوڑین گی اس مین اشارہ ہے کہ دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جو
دنیا اور عقبی کی بادشاہت کا سرمایہ ہے آپ کے واسطے اور اصحابون اور رشتہ دارون کے
واسطے بلکہ امت کیواسطی ہے اور ہوگا اور ہمیشہ رہیگا اور قیامت تک باقی ہے اور اوسکو کوئی
موقوف نہین کریگا اور یہود ہر دو دجو کہتی ہین کہ ماشیح کے ہم راہ دیکھہ رہی ہین سو بخت نصر کے وقت
سے اب تک دو ہزار اور تین سو برس سے زیادہ ہو چکی اور ابھی تک یہودی لوگ ذلت مین پڑے
ہوئی ہین ابھی تک ماشیح کے آنے کا وقت نہین آیا کہ آدمی اور اونکو اس ذلت سے چھوڑا دی
اور نصرانی جو کہتی ہین کہ وہ پتھر حضرت عیسی علیہ السلام ہین اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام
نے بادشاہون کو عاجز نہین کیا بلکہ ہمیشہ دشمنون سے خوف مین رہی اور ہمیشہ درویشون کے
ساتھہ جنگلون اور پہاڑون مین بسر کرتے رہے اور آپ کی بعد بھی عیسائی لوگ دشمنون سے خوف
مین رہے اور تکیون مین اور پہاڑون مین عمر بسر کرتے رہے تیسرا باب اس باب مین یہ بیان
ہے کہ بخت نصر نے ایک بت بنوایا اور سب کو حکم کیا کہ اوسکو سجدہ کرو اور جو کوئی سجدہ نکریگا
وہ بھڑکتی آگ مین ڈالا جاویگا یہ سنکر سب نے سجدہ کیا مگر سدرک اور میشک اور عبید نجو نے سجدہ
نہ کیا بخت نصر نے اون کو باندہکر جلتی بھٹی مین ڈالدیا اون کا ایک بال بھی نہ جلا تب بخت نصر نے

حکم دیا کہ جو لوگ ان لوگون کے خدا کے حق مین نالائق بات بولین گی اونکے ٹکڑے ٹکڑے کئی جاوینگے
کیونکہ دوسرا خدا نہین جو اس طرح چھوڑا سکے **چوتھا باب** اس باب مین یہ بیان ہے کہ بخت نصر نے
ایک اور خواب دیکھا اور حضرت دانیال علیہ السلام نے اوسکی تعبیر فرمائی اوس تعبیر کا ظہور یون
ہوا کہ بخت نصر دیوانہ ہوگیا اور کئی برس جنگل مین پھرتا رہا جب ہوشیار ہوکر آیا تب اوس نے تمام
زمین کی سب قومونکو اپنا سارا حال لکھ بھیجا کہ مین نے یہ خواب دیکھا اور دانیال علیہ السلام نے اوسکی یہ
تعبیر دی اور لکھا کہ وہ آدمیون مین سے نکالا گیا اور بیلون کی طرح گھاس کھاتا رہا اور میری عقل
مجھمین پھر آئی مینی اللہ تعالی کا شکر کیا جو ہمیشہ زندہ ہے اور اوسکی بادشاہت ہمیشہ کی بادشاہت
ہے وہ جیسا چاہتا ہے ویسا آسمان کے لشکرون اور زمین کے باشندون کے درمیان کام کرتا
ہے اور کوئی نہین جو اوس کے ہاتھ کو روک سکی اور اوس سے کہی کہ تو کیا کرتا ہے میری عقل
مجھ مین پھر آئے اور مین اپنی سلطنت مین قائم ہوا اب مین آسمان کے بادشاہ کی شکر گذاری
اور تعریف اور تعظیم کرتا ہون کہ اوسکے ساری کام سچے ہین اور اوسکی ساری راہین عدالت ہین
اور وہ اونہین جو مغروری سے چلتے ہین ذلیل کرسکتا ہے **پانچوان باب** اس باب مین یہ بیان ہے
کہ بیل شصر بادشاہ نے وہ برتن مسجد بیت المقدس کے منگائے جو بخت نصر لوٹ لایا تھا بیل شصر نے
اور اوسکے امیرون نے اون برتنون مین شراب پی اور بتون کی تعریف کی اوس وقت آدمی کے
ہاتھ کی اونگلیان غیب سے ظاہر ہوئین اور اونہون نے دیوار پر کچھ ایسا لکھا جسکو کوئی پڑھ نسکا بادشاہ
نے حضرت دانیال علیہ السلام کو بلایا آپ نے فرمایا کہ تیری باپ بخت نصر کے دل مین جب غرور آیا تھا
اللہ تعالی نے اوس کا دل جانورون کا سا بنا دیا وہ گورخرون کے ساتھ رہتا تھا یہان تک کہ
اوسنے جانا کہ اللہ تعالی انسان کی بادشاہت پر غلبہ رکھتا ہے اور جسے چاہے اوس پر قائم کرتا ہے
تو اے بیل شصر ان سب باتون سے واقف تھا مگر تو نے اللہ کے آگی اپنی ولسی عاجزی نکی بلکہ اوسکے
گھر کے برتنون مین شراب پی اور بتون کی تعریف کی اور وہ خدا جسکی ہاتھ مین تیرا دم ہے اور جسکے
قابو مین تیری ساری راہین ہین اوسکی تعظیم نکی سو اوسکی طرف سے اوس ہاتھ کا سرا بھیجا گیا اور یہہ
نوشتہ لکہا گیا اسکے معنے یہہ ہین کہ خدا نے تیری سلطنت کا حساب کیا اور اوسے تمام کر ڈالا اور تو
ترازو مین تولا گیا اور کم نکلا اور تیری سلطنت مادیون اور فارسیون کو دیگئی تب بیل شصر نے حکم دیا

کروائی کہ دانیال علیہ السلام سلطنت مین تیسیری درجہ کی حاکم ہوئی اوسی رات کو بلشصر قتل ہوا
اور دارا مادی نے بادشاہت لیلی چھٹا باب اس باب مین یہ بیان ہے کہ دارا بادشاہ نے حکم دیا کہ
تیس دن تک کوئی میری سوا کسی معبود سے یا آدمی سے کچھ نمانگی اور جو کوئی ایسا کریگا شیر ببرون کی
ماند مین ڈالا جایگا حضرت دانیال علیہ السلام اپنی گھر مین آئی اور اپنی کوٹھری کا دریچہ جو یروشالم کی
طرف تھا کھول کر اور دن بھر مین تین مرتبہ گھٹنی ٹیک کر خدا کے حضور جسطرح سے آگی کرتے تھی دعا اور شکر گذاری
کرتے رہے لوگون نے بادشاہ سے نالش کی اور کہا کہ دانیال تجکو نہین مانتا اور ہر روز تین بار دعا مانگتے ہے
بادشاہ نے دانیال علیہ السلام کے چھوڑنے مین بہت کوشش کی مگر اون لوگون نے بہت ہٹ کی تب
اوس نے حکم دیا اور وہ لوگ دانیال علیہ السلام کو لائی اور شیر ببرون کی ماند مین ڈال دیا پر بادشاہ
نے کہا کہ تیرا خدا جسکی تو ہمیشہ بندگی کرتا ہی سو تجھی چھوڑاوی دوسری دن بادشاہ نے جا کر غمناک آواز
سی دانیال علیہ السلام کو پکارا دانیال علیہ السلام نے فرمایا ای بادشاہ میری خدا نے اپنی فرشتی کو بھیجکے
اور شیر ببرون کے موتھہ کو بند رکھا ہے یہان تک کہ اونہون نے مجھی نقصان نہ پہونچایا بادشاہ بہت خوش
ہوا اور حکم دیا کہ دانیال علیہ السلام اوس ماند سے نکالی گئی اور معلوم ہوا کہ اونکو کچھہ نقصان نہ پہونچا تھا
اس لئی کہ اونہون نے اپنی خدا پر بھروسہ کیا تھا اور بادشاہ نے حکم دیا کہ جن شخصون نے دانیال
علیہ السلام پر نالش کی تھی اونکو اونکی لڑکے بالون اور جورؤن سمیت شیر ببرون کی ماند مین ڈال دیا
اور اوس سے پیشتر کہ ماند کی تھا تک پہونچین شیر ببرون نے اونکی ساری ہڈیان توڑ ڈالین تب دارا
بادشاہ نے ساری قومون کو جو روی زمین پر بستی تھی نامہ لکھا تمہاری سلامتی افزود ہو مین یہ حکم
کرتا ہون کہ میری سلطنت کی ہر اک صوبہ کے لوگ دانیال کے خدا کے آگی ترسان اور لرزان ہوون
کیونکہ وہی زندہ خدا ہے اور ہمیشہ قائم ہے اور اوسکی سلطنت کو زوال نہین وہ ہے چھوڑاتا اور
بچاتا ہے اور آسمان اور زمین مین وہ ہے نشانیان دکھلاتا ہے اور عجائب و غرائب کرتا ہے اوسی نے
دانیال کو شیر ببرون کے چنگلون سے چھوڑایا ہے سو دانیال علیہ السلام دارا کی سلطنت اور خورس
فارسی کی سلطنت مین کامیاب رہے ملا سید علی طہرانی رح اقامۃ الشہود مین لکھتی ہین کہ کتاب کمارلی
سنہدرین مین ایک سو چھیاسٹھوین باب مین اور اسیطرح یوسف بن کوریون کی کتاب مین لکھا ہے
کہ حضرت حبقوق حضرت ارمیا علیہ السلام سے پہلی نبی ہوی مگر حضرت دانیال علیہ السلام کو وقت تک

زندہ رہی یہانتک کہ لکھا ہے کہ جس وقت بخت نصر نے حضرت دانیال علیہ السلام کو زمین بابل مین شیرون کے کوئین مین قید کیا تھا حضرت جبرئیل علیہ السلام حق تعالی کے حکم سے حضرت حبقوق علیہ السلام کو زمین لپیٹ کر بیت المقدس سے لائی اور بابل مین اوس کونوین مین حضرت دانیال علیہ السلام کا قید ہونا دکھلایا اور اللہ کی طرف سے دل جوئی کی اور پلٹ گئی اس کتاب مین دارا کی جگہہ بخت نصر کا نام لکھا ہے واللہ اعلم ملا سید علی رح دوسری جگہہ لکھتے ہین کہ یوسفون جو کوریان کا بیٹا ہے اوس وقت مین تھا جب طیطوس رومی نے بیت المقدس کو ویران کیا اس بیان سے معلوم ہوا کہ یہ وہی یہودی ہے جس کا نام پادریون کی کتابون مین یوسیفس لکھا ہے سالوان باب بابل کے بادشاہ بیل شصر کے پہلی سال مین دانیال نے اپنی بچھونے پر ایک خواب اور اپنی سر کے رویتین دیکھین تب اونہون نے اوس خواب کو لکھا اور اوس احوال کا صاف صاف بیان کیا دانیال بولے اور کہا کہ مینی رات کو ایک خواب دیکھا اور کیا دیکھتا ہون کہ آسمان کی چار ہوا مین بڑی سمندر پر باہم زور سے چلین اور سمندر سے چار بڑی جانور نکلی جو ایک دوسری سے جدا تھی پہلا شیر ببر کی مانند تھا اور عقاب کی سے پنگھہ رکھتا تھا اور مین دیکھتا رہا جب تک اوسکے پر اوکھاڑی گئی اور وہ زمین سے اوٹھایا گیا اور آدمی کیطرح پاؤن پر کھڑا کیا گیا اور انسان کا دل اوسے دیا گیا اور کیا دیکھتا ہون کہ ایک دوسرا جانور ریچھہ کے مانند تھا اور وہ ایک طرف سیدھا کھڑا ہوا اور اوسکی موہنہ مین اوسکے دانتون کے درمیان تین پسلیان تھین اور انہون نے اوسے کہا کہ اوٹھہ اور بہت گوشت کھا بعد اوسکے مینے نظر کی اور کیا دیکھتا ہون کہ ایک اور جانور تیندوئی کے مانند اوٹھا جس کی پیٹھہ پر پرندی کے سے چار پر تھی اور اوس جانور کے چار سر تھے اور سلطنت اوسے دیگئی اس کے پیچھی مینی رات کی رویتون کے وسیلے سے دیکھا اور کیا دیکھتا ہون کہ چوتھا جانور ہولناک اور ہیبت ناک اور نہایت زبردست اور اوس کے دانت لوہے کے تھے اور بڑی بڑے تھی وہ نگل جاتا اور ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا تھا اور بچتی کو اپنے پاؤن سے لتاڑتا تھا اور یہ سب اون جانورون سے جو اوس کے آگے تھے جدا تھا اور اوس کے دس سینگ تھی اور مین اون سینگون پر غور سے نظر کی اور کیا دیکھتا ہون کہ اون کے بیچ مین سے اور ایک چھوٹا سا سینگ نکلا جس کے آگی پہلی تین سینگ جڑ سے اوکھاڑی گئی اور کیا دیکھتا ہون کہ اوس سینگ مین

انسان کی آنکھون کے مانند اور ایک مونہہ تھا جو بڑے بڑے باتین بول رہا تھا مین یہانتک دیکھتا رہا
کہ کرسیان رکھی گئین اور قدیم الایام بیٹھہ گیا اوسکا لباس برف سا سفید تھا اور اوسکی سرکے بال صاف
ستہری اون کے مانند اوس کا تخت آگ کی شعلہ کی مانند تھا اور اوسکی پہیے جلتی آگ کے مانند تہی ایک
آتشی سیلاب بہہ رہا جو اوسکی اگی سے نکلا تھا ہزارون ہزار اوسکی خدمت مین حاضر تہی اور لاکھون لاکھہ
اوس کے آگی کہڑی تہے عدالت ہو رہی تہی اور کتابین کہلی ہوئی تہین مینے دیکھا یہانتک کہ اوس سینگ
کی آواز کے سبب جو بڑے گھمنڈ کی باتین بولتا رہا ہان مین یہان تک دیکھتا رہا کہ وہ جانور مارا گیا
اور اوسکا بدن ہلاک کیا گیا اور شعلہ زن آگ مین ڈالا گیا اور باقی جانورون کی سلطنت بہی اون سے
لے لیگئی پر اون کی زندگی قائم رہے اور وہی ایک مدت اور ایک ساعت تک جبی مینی رات کی
رویتون کی وسیلہ سے دیکھا اور کیا دیکھتا ہون کہ ایک شخص آدم زاد کے مانند آسمان کے بادلون
کے ساتھہ آیا اور قدیم الایام تک پہونچا وی اوسے اوس کے آگی لاوی اور تسلط اور حشمت اور سلطنت
اوسے دیگئی کہ سب قومین اور امتین اور طرح طرح کی زبان بولنی والی اوسکی خدمت گذاری کرین اوسکی
سلطنت ہمیشہ کی سلطنت ہی جو جاتی نرہے گی اور اوس کی بادشاہت ایسی جو زائل نہوگی مجہہ دانیال
کی روح میری بدن مین ملول ہوئی اور میری سر کی رویتون نے مجہی گہبرا دیا مین اون مین سے جو
نزدیک کہڑی تہے ایک شخص کی پاس گیا اور اوس سے اِن ساری باتون کی حقیقت پوچہی اوس نے
مجہسے کہا اور ساری حقیقت مجہی بتلائی یہ چار بڑے جانور چار بادشاہ ہین جو زمین مین قائم ہونگی
اور حق تعالی کے پاک لوگ سلطنت لی لینگی اور ہمیشہ تک اور ہمیشون کے ہمیشہ تک اوس سلطنت کی مالک
رہینگی تب مینی چاہا کہ چوتہی جانور کی حقیقت جانون جو اون سبہون سے جدا تہا کہ نہایت ہیبت ناک تہا جسکے
دانت لوہے کے اور ناخن پیتل کے تہی جو نگلتا اور ٹکڑے ٹکڑے کرتا اور بچتی کو اپنی پانوون سے لتاڑتا
تہا اور دس سینگون کی جو اوس کے سر پر تہی اور اوس ایک کی جو نکلا اور جسکی آگی تین گر گئی ہان اوس
سینگ کی جسکے آنکہین تہین اور ایک مونہہ جو بڑی گھمنڈ کی باتین بولتا تہا اور اوس کا چہرہ اوسکے
ساتہیون سے زیادہ رعب دار تہا مینی دیکہا کہ وہی سینگ پاک لوگون سے لڑتا اور اون پر غالب
ہوتا رہا جب تک کہ قدیم الایام آیا اور حق تعالی کے پاک لوگون کا انصاف کیا گیا اور وقت آپہونچا
کہ پاک لوگ سلطنت کے مالک ہوئین وہ یون بولا کہ چوتہا جانور چوتہی سلطنت ہی جو زمین مین ہو

وہ ساری سلطنتون سے جدا ہوگی اور ساری زمین کو نگلی گی اور اوسی لتاڑی گی اور اوسی ٹکری ٹکری کر یگی اور وے دس سینگ جو ہین سو دس بادشاہ ہین جو اوس سلطنت مین سے اوٹھین گی اور اونکی بعد ایک اور اوٹہیگا اور وہ پہلون سے جدا ہوگا اور تین بادشاہون پر غالب ہوگا اور وہ حقتعالی کی برخلافی مین باتین کریگا اور حق تعالی کے پاک لوگون کو ایذا دیگا اور چاہیگا کہ وقتون اور شریعتونکو بدل ڈالی اور وی اوسکے قبضہ مین دئی جائینگے یہانتک کہ ایک مدت اور مدتین اور آدہی مدت گذر جائیگی اور عدالت بیٹھی گی اور وی اوسکی سلطنت اوس سے لی لین گی کہ اوسی ہمیشہ کے لیئے نیست نابود کرین اور تمام آسمان تلی کی ساری ملکون کی سلطنت اور مملکت اور سلطنت کی حشمت حق تعالی کے پاک لوگون کو بخشی جائیگی اوسکی سلطنت ہمیشہ کی سلطنت ہے اور ساری سلطنتین اوسکی ہمیشہ اطاعت کرینگے اور تابعدار ہونگی وہ بات یہانتک تمام ہوی مین جو دانیال ہون میرے اندیشہا نے مجھی نہایت گھبرایا اور میرا چہرہ مجھین بدل گیا اور مینی یہہ بات اپنی دل مین رکھی پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ چارون جانورون سے مراد ہے چارون حصہ بخت نصر کی خواب کی تصویر کے کہ ایک سلطنت کے بعد دوسری سلطنت ہوگی پہلی سلطنت کلدیون کی تھی بخت نصر شیر کی مانند تھا اور اوس کے پر عقاب کے مانند تھی لیکن اوسکے پر نوچے گئے اور بخت نصر کے بعد کسی نے فتح نہین پائے دوسرا جانور ریچھ کے مانند تھا وہ فارس اور مادی تھے جو شیر سے قوت مین کم تھے لیکن زیادہ خوفناک اور شریر تھی اونہون نے پچھم کیطرف اپنی سلطنت بڑہای یہ ریچھہ تین پسلیان رکہتا تھا اس سے مراد ہین تین سلطنتین بابل کی اور لدیا کی اور مصر کی جو کلدیون کے موںہہ سے شکار کی مانند چھین لیگئین تھین پھر ایک تیندوا او ٹھا یہ بیان ہے یونانی سلطنت کا جس نے سکندر اعظم کیوقت میں ترقی پای جسکی فتحین تیندوے کے مانند تیزی پر تھین اوس تیندوے کے چار پر تھی یعنی اوس جیتے ملکون پر جلد فتحین پائین اور بادشاہون کی فوجین اتنی جلد نہجا سکین اور اوس کے چار سر تھے یعنی حضرت سکندر کی وفات کے بعد اونکی سلطنت اون کے چار سردارون مین تقسیم ہوی چوتھا جانور پہلون سے سب چیزون مین بڑہکر ہوا کوی جانور ایسا خوفناک نہین تھا جس کا نام اوسکو دیا جاوی یعنی اسیلیئے اس چوتھی جانور کا کچھ نام نلیا فقط اوسکا ڈر اور خوف بیان کیا اوس جانور کی دس سینگ تھی اور اوس سے مراد دس بادشاہ ہین اون بادشاہون کا بیان پادری طامس اسکاٹ نے اور طرح پر لکھا ہے

مگر ہمارے نزدیک یہ دس بادشاہ جن کو فرمایا کہ چوتھی سلطنت مین یعنی رومیون کی بادشاہت مین ہونگی وہ وہ دس بادشاہ بت پرست ہین جنہون نے حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد تین سو برس کے عرصے مین دس مرتبہ عیسائیون کا قتل عام کیا اور ہر طرف خون کے دریا بہائے جنکی اس ظلم کا حال یادریون کے کتابون سے اس کتاب کے آخر مین آویگا اگر اللہ چاہے گا اور اون جانور کی سینگون کے بیچ مین سے ایک چھوٹا سا سینگ نکلا اور اوسکے آگے پہلی تین سینگ اوکھڑ گئی اور اسکا مطلب یہ فرمایا کہ اون کے بعد ایک اور بادشاہ اوٹھیگا اور وہ پہلون سے جدا ہوگا اور تین بادشاہون پر غالب ہوگا سو یہ بادشاہ قسطنطین ہے جو بت پرستی چھوڑکر جھوٹ موٹ کا عیسائی ہوا وہ پہلون سے جدا تھا کیونکہ پہلی بادشاہ بت پرست تھی اور عیسائیون کے دشمن تھی اور قسطنطین ظاہر مین عیسائی تھا مگر حضرت عیسی علیہ السلام کے دین پر نہین تھا اور وہ تین بادشاہون پر غالب ہوا پادری ولیم میور نے تاریخ کلیسیا مین لکھا ہے کہ دیوکلیشیان بادشاہ نے اور تین بادشاہون کو مقرر کیا تھا چار بادشاہون نے ملک آپس مین بانٹ لیا تھا اون بادشاہون مین لڑائے ہونے لگی لب التواریخ جو کلکتہ مین ۱۸۲۹ عیسوی مین چھپی ہے اوس مین لکھا ہے کہ دیوکلیشیان اور ماکسی میین سلطنت چھوڑ بیٹھی تھوڑی دنون مین کانستانشئش مرگیا قسطنطین کانستانشئش کا بیٹا تھا اوسکی نام پر یورک مین بادشاہی کی منادی ہوئے ماکسی میئن نے دوبارہ سلطنت ہاتھ مین لی اور قسطنطین کو اپنی بیٹی بیاہ دی اور اوسکو تاج کا مستحق کیا ماکسی میئن اور گالیریئس مرگیی اور قسطنطین کا مدعی ماکس نشیئش کے سوا کوئی نرہا وہ ماکسی میئن کا بیٹا تھا اوسکی دعوی کو قسطنطین نے جلد شمشیر سے مٹا دیا وہ لڑائی مین مارا گیا لیسی نیئس جسی گالیریئس نے سویریس کی جگہ سیزر کیا تھا اپنی دوست ماکسی میئن کی ساتھ اون دنون پوربی صوبون مین تھا ماکسی میئن ۳۱۳ عیسوی مین مرگیا اور لیسی نیئس اوسکی بہن سے بیاہ کرنے کے بعد اوسکا شریک سلطنت ہوا پھر اوسی بگڑکر مرگیا قسطنطین اپنے دونون پوربی مدعیون کے مرنے کے بعد ساری ملک کا مالک ہوا ایک اور تاریخ کلیسیا مین لکھا ہے کہ قسطنطین نے ۳۱۲ مین مکسی نشس پر فتح پائی لیسینیوس پورب مین کئے برس تک کچھ مقابلہ کرتا رہا مگر ۳۲۳ مین وہ بھی بالکل عاجز ہوا دیکھو قسطنطین تین بادشاہون پر غالب ہوا اور ماکس نشیئش مارا گیا اور لیسینیوس عاجز ہوا ماکسی میئن مرگیا اور اوس سینگ مین

ایک مونہہ تھا جو بڑے بڑے باتین بول رہا تھا اسکا مطلب یہ فرمایا کہ وہ بادشاہ حق تعالی کی برخلافی
مین باتین کریگا سو قسطنطین اللہ تعالی کی برخلافی مین بڑے بڑے باتین بولا اوس نے بہت پادریونکو
جمع کرکے زور و ظلم کرکے تین خداؤن کا اقرار کروایا بہت بڑا شرک پہیلایا اور سچی عیسائی جو اللہ کو
اکیلا کہتی تھی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا بندہ اور اوسکا پیغام پہونچانیوالا جانتی تھے اون پر
طرح طرح کے ظلم کئی اور چاہا کہ شریعتکی وقتون کو اور قاعدونکو بدل ڈالی حضرت دانیال علیہ السلام
فرماتے ہین کہ وہی سینگ پاک لوگون سے لڑتا اور غالب ہوتا رہا جبتک کہ قدیم الایام آیا اسکا یہ
مطلب کہ وہی قسطنطین اور اوسکے مذہب والی پادری سچی عیسائیون پر ظلم کرتے رہے یہانتک کہ
قدیم الایام آیا یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم جن کا نور اللہ نے سب چیزون سے پہلی پیدا کیا ہے وہ اللہ کی
حکم سے دنیا مین تشریف لائی ہزارون اور لاکہون اونکے آگی حاضر ہوی یہ اللہ نے دکہلایا کہ ہزارون
لاکہون آدمی اور جن ایمان لاوینگی اور فرشتہ حاضر رہینگی فرمایا کہ عدالت ہو رہے تہے یعنی جس عدالت
کا وعدہ جابجا توراۃ اور زبور اور صحیفون مین چلا آتا ہے کہ ظالم سزا پاوینگے اور مظلوم اونکی ظلم سے
پناہ مین رہینگی وہ عدالت اونکی ہاتھہ پر ظاہر ہوی اور وہ سینگ جو گہمنڈ کی بات بول رہا تہا یعنی
وہی قسطنطین اور اوسکی مذہب والی پادری اور رومی نصرانی قتل ہوی اور جہنم کی بہڑکتی آگ مین ہو گئی
اور باقی جانور یعنی بابل والی اور ایران والی اور یونان والی اونکی بادشاہت بہی جاتی رہے مگر تو بہی
ایک مدت تک باقی رہین پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ چوتھی سلطنت سوا رومیون کی سلطنت کے
اور کوی نہین ہوسکتی وہ سب سلطنتون سے بالکل جدا تھی ملک کے بند و بست مین اور سب معاملونمین
اونہون نے ساری دنیا کو نگلا یعنی ساری دنیا جو جانی ہوی تہی سب اونہون نے فتح کی ملا محمد رضا
طہرانی رح منقول رضای مین لکہتی ہین کہ تیسرا بادشاہ جو پلنگ یعنی تیندوی کی شکل پر دکہائی دیا اور چار
پر عقاب کی مانند اوسپر تھی اس مین یہ اشارہ ہے کہ حضرت سکندر علیہ السلام کے چار نائب ہونگی جنہون نے
اونکی زندگی مین اور اونکی موت کے بعد اونکی سلطنت کو پہیلایا اور چوتہا جانور جسکی دس سینگ تھی وہ
دس سینگ وہی روم کے بادشاہ ہین اور وہ جو لوہے اور فولاد کے دانت تہی وہ فارس کی بادشاہ
تہی کہ دونون نے ملکر سلطنت کی اور آپس مین ملی ہوی نہین تہے اور اکثر غلبہ فارس والونکا رہتا تھا
اور یہ جو فرمایا کہ قدیم الایام بیٹہہ گیا اسمین یہ اشارہ ہے کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور کو اللہ نے

سب سے پہلے پیدا کیا ہے اور لباس سفید نشانی علم کی ہے کہ علم کا رنگ سفیدی کے ساتھ تعبیر کیا جاتا ہے
اور آپ کے سر کے بال اون کیطرح بہت نرم پاکیزہ تھے اسمین اشارہ آپکی خلق کے طرف ہے کہ سر
اور داڑہی کے بالونکا نرم ہونا نشانی نرم دلی کی ہے اور سر اور داڑہی کے بالونکا سخت ہونا
تندخوی اور غصہ کی نشانی ہے اور آپکا تخت آگ کے شعلہ کی مانند تھا اور آگ کی ندی آپکی آگے بہتی
تھی اسکا یہ مطلب ہے کہ آپ کے دین کی قوت کافرون پر جہاد کرنے سے ہوی کہ عرب کے بت پرستون پر
اور یہود اور نصارا پر آپ جہاد کرتے رہے اور آپ کے بعد خلفای راشدین کی حالت اسیطرح پر رہی
کافرون کے اکثر ملکون کو مسلمانون نے اسلام کی قوت سے فتح کیا اور بہت مجوسیون و یہود و نصارا کو دین
محمدی مین داخل کیا اور آگ کی ندی وہی لشکر مسلمانون کا ہے کہ آپ کے اور آپ کے اصحابون اور
خلفاؤن کے آگی آگے آگ کیطرح جس کیطرف پہر گئی جو لوگ دین محمدی کے دشمن ہین اونکو دین و
ایمان کے زور سے برباد کر کیا اور پاک لوگون کا اوس آتشی تخت کے پاس حاضر ہونا اس سے مراد
ہے مسلمانون اور مومنونکا اور پاک اولیاؤنکا اور اصحابونکا اور اماموں کا جمع ہونا اور فرشتون کا
مدد کیواسطی آنا کہ بہت لڑائیون میں آپ کے زمانہ مین اور آپ کے اصحابون کے زمانہ مین کیسی کیسی
فتحین ہوئین تہوڑی سے لوگون کو اللہ نے بہت سے کافرون پر غالب کردیا اور مسلمانون کی فوج کے
لوگ اکثر جنگل کے بدو تھے اور اسباب بادشاہی اور ملک داری اور لشکر کشی کا نہین رکہتی تہی اور یہ
جو فرمایا کہ عدالت برپا ہوی اور کتابین کہلی ہوئی تھین یہ آپکی اور آپ کے تابعدارونکی حکومت ہے
اللہ کے بندون کے بیچ مین اللہ کے اوتاری ہوی حکمون کے موافق او ریہ معنی بہی ہوسکتے ہین کہ
جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اگلی امتون کو اونہین کی کتابون سے قائل کرتے تہے اور یہی حال آپکی
تابعونکا تھا چنانچہ جناب امام رضا علیہ السلام مامون رشید کی مجلس مین اہل کتاب کو اونہین کے
کتابون سے قائل کرتے تہی اور یہ معنی بہی ہوسکتی ہین کہ دین محمدی کی کتابین ہرطرف پہیلین گی اور علم
خوب پہیلیگا اور یہ جو ایک جوان آدمیونکی صورت تہا ابر کے ساتھ آسمان سے قدیم الایام کے پاس
آیا یہ جبرئیل علیہ السلام ہین جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ کیطرف سے آدمیون کی صورت مین
اوتری اور اکثر دحیہ کلبی کی صورت مین آتے تہی جو آپ کے اصحابون مین بہت خوبصورت اور نیک
خصلت تہی اس کتاب کا لکھنے والا کہتا ہے کہ میری نزدیک وہ انسان جو ابر کے ساتھ آیا وہ حضرت

عیسی علیہ السلام بہی آخری زمانہ مین آسمان سے اترینگے اور قدیم الایام تک پہونچین گے یعنی کعبہ کا حج کرینگے اور مدینہ مین
جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کو آوین گے اور تمام قومون پر بادشاہی کرینگے اوسوقت
مین ساری جہان کے سب لوگ محمدی ہونگے یا اللہ وہ زمانہ جلد ہمکو دکھلاوے آمین اور یہ جو فرمایا کہ
وے اوسکے قبضہ مین دی جاوینگے ایک مدت اور مدتون اور آدہی مدت تک اسکا ترجمہ ملا محمد رضا
طہرانی نے اس طرح کیا ہے کہ ایک وعدہ اور دو وعدہ اور آدہا وعدہ اور جناب یوحنا کے مشاہدات
کے بارہوین باب کی چودہوین آیت مین بہی یہ لفظ ہے کہ ایک زمان اور دو زمان اور آدہی زمان
تک اور چھٹی ایت مین یون ہے کہ ایک ہزار دوسو ساٹہون تک اور دن ان کتابون کے محاورے
مین برس کو بہی کہتے ہین معلوم ہوا کہ ایک مدت سے مراد ایک ہزار برس ہین اور دو مدتون سے مراد
دوسو برس ہین اور آدہی مدت سے مراد ساٹھ برس ہین جو ایک سو کے آدہی سے کچھ زیادہ ہین جناب
یوحنا نے اس جگہہ بڑی بڑے پتے اور نشان جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان فرمائی ہین اور صاف
یہ مطلب وہان پایا جاتا ہے کہ آپ کے دین کی ترقی ایک ہزار دوسو ساٹھ برس تک رہی گی سو
بیان حضرت دانیال علیہ السلام کی کتاب مین یہ مطلب ہے کہ یہ مدت جو اون پاک لوگون کی یعنی محمدیون
کی سلطنت کی ہے اس مدت مین بہی یہ روم کے نصرانی بار بار اون پاک لوگون پر غلبہ کرین گی اور
وہ انکی قابو مین کردی جاوینگی چنانچہ ایسا ہی ہوا پانچوین صدی کے آخیر سے چھٹی صدی کے آخیر تک
قسطنطین کے مذہب والون نے محمدیون پر بڑے بڑے ظلم کیے مسجد بیت المقدس مین ہزارون
مسلمانون کو قتل کیا دسوین صدی مین ملک اندلس کے نصرانی بادشاہون نے جو رومن کاتلک کے
مذہب پر تہے مسلمانون پر زور وظلم کرکے ہزارون مسلمانون کو دین سے پہیر دیا پہر مسلمانونکو اندلس سے
نکل جانیکا حکم کیا اور کہا کہ افریقہ کو چلی جاؤ ایک لاکہ سے زیادہ مسلمان جو افریقہ تک نہ پہونچ سکی
رستہ مین مرگئی اندلس کا احوال بالکل خونریزی سے بہرا ہوا ہے بہت سے بچی اور جوان اور بوڑہی
مرد اور عورت قتل کی گئی اس ظلم اور زور سے مسلمانون کو ملک اندلس سے نکال دیا فرقہ پروٹسٹنٹ کی
پادریون نے اپنی کتابون مین ان قصون کا پورا بیان کیا ہے اور اونکی اس ظلم کی بہت ہجو کی ہے
اسکی بعد جو فرمایا کہ عدالت بیٹہی گی ان دو آیتون مین یہ اشارہ ہے کہ آخر زمانہ مین پہر دوبارہ محمدی عدالت
امام مہدی اور حضرت عیسی علیہ السلام کے ہاتہون ہوگی اور ساری دنیا کی بادشاہی محمدیونکو ملی گی

پادری طامس اسکاٹ دس بادشاہونکا اور اونکی بعد ایک کا یون بیان کرتا ہے کہ آٹھوین صدی
عیسوی مین روم کی سلطنت دس سلطنتونمین تقسیم ہوئی پہلی روم دوسری یونان کے ریونیہ مین
تیسری لمبارڈی مین چوتھی ہنگری مین پانچوین المنیز کی جرمنی مین چھٹے فرانس کی فرانسیسی
مین ساتوین برگندی مین آٹھوین گاتھ کی اسپین مین نوین تھنس مین دسوین تمبنس مین اس سلطنت
کی تقسیم کو ہر تاریخ والا اسطرح پر لکھتا ہے پھر پادری نئی سینگ کا یہ مطلب لکھتا ہے کہ اس سینگ سے
مراد ہے لارڈ بشپ یعنی بہت بڑا پادری روم کا اور اوسنی تین پر قبضہ کر لیا سلطنت ریونیہ اور لمبارڈ
اور روم پر اور اس سینگ مین آنکھین تھین اس سے مراد ہے حکمت عملی اور عقلمندی اور حفاظت اپنی
کامون کی اس سینگ مین مونہہ تھا جس سے مراد ہے غرور کا دعوی کرنا اور اپنے تئین مالک زمین
کا کہنا اور اپنی باتون مین غلطی نہ سمجھنا اور گناہونکا معاف کرنا اور بہشت مین دخل دینا پھر لکھتا ہے کہ روم
کی عدالتہ اور پادری بہت زمانہ تک بی رحمی سے ان دسون سینگون کی سلطنت پر حکم کرتا رہا اور
بڑے بڑے بادشاہون کو روندتا رہا اس سینگ نے پاک لوگون سے لڑائی کی اوس نے پاک
لوگونکا خون اوس سے زیادہ بہایا جتنا بت پرستون نے شروع دنیا سے بہایا تھا اس سینگ کو ہم
روم کی سلطنت مین پاتے ہین اور کہین نہین پاتی ہین انٹیوکس نے چند سال بدعت کی اور روم
کی پادریون نے سیکڑون برس بدعت کی کسی بادشاہ نے دین کے قاعدی نہین بدلی لیکن
اونھون نے خدا کی دین کے قاعدی بدل دی یعنی شادیون کو منع کیا اور زنا کو روا رکھا اور
لوگون کو حکم دیا کہ گوشت سے اور سب کام سے پرہیز کرین اسطرح کی معاملی اوس کے ہاتھ مین
رہینگی یہانتک کہ ایک وقت اور کئی وقت اور آدھا وقت گذر جاوی یعنی ایک ہزار دو سو ساٹھ دن
جو لوگون کی مشاہدہ کی موافق ایک ہزار دو سو ساٹھ برس ہوتی ہین اوس مدت کے بعد اوسکی
سلطنت باقی رہیگی اتنی محمدی بہایو یہ ایک ہزار دو سو ساٹھ برس کی مدت دین محمدی کی ترقی کی
مدت تھی اسکا بیان اوپر ہوچکا اب یہ مدت گذر چکی فرقہ پروٹسٹنٹ کے حاکم اور پادری رومن کا ملک
والون کی طرح دین اسلام پر ظلم کر رہے ہین اور ایمان کو مٹا رہی ہین اور مسلمان اصل جڑ دین کے
چھوڑ کر نئی نئی بیکار جھگڑی دن بدن بڑھاتی جاتی ہین اب ہم محمدیون کو امام مہدی علیہ السلام کا
انتظار رہنا چاہیئے جب زمین ظلم اور زبردستی سے بھر جاویگی تب آپ آوینگی اور روم اور فرنگ کی نصاری کا

نام ونشان مٹا دینگے اور ساری زمین کی حکومت اللہ کے پاک بندونکو دیجائیگی پادری طامس سکاٹ
نے اس جگہہ پر عجیب تقریر کی ہے قدیم الایام سے اللہ تعالیٰ کو مراد لیا ہے اور یہ سمجھا ہے کہ حضرت دانیال
علیہ السلام نے خواب مین اللہ تعالیٰ کو اپنی تخت پر بیٹھی دیکھا اور قیامت شروع ہوگئی اور اعمال نامی
کھولی گئی یہ لکھکر پھر لکھتا ہے کہ یہ معنی ٹھیک نہین ہین بلکہ یہ معاملہ قیامت سے پہلی ہوگا اور اسکے بعد جو
فرمایا ہے کہ باقی جانوروں کی سلطنت بھی اونسے لیلی گئی پر اونکی زندگی قائم رہے اسکا مطلب پادری یون
بیان کرتا ہے کہ چارون جانور ابتک زندہ ہین اور اول تین کی یعنی بابل والون کی اور ایران والون
کی اور یونان والون کی سلطنتین لے لیگئین کلدیون اور آسوریون کی قوم پہلی جانور کی قوم ہے اور
میدیا اور فارس کی قوم دوسرے جانور کی قوم ہے اور مقدونیہ یونان تھریس ایشیائی کوچک سریا
مصر تیسرے جانور کی قوم ہے اور قومین یورپ کی جو اسطرف یونان کے ہین چوتھے جانور کی قوم ہے
پھر پادری لکھتا ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آوینگے تب چوتھے جانور کی سلطنت کا بقایا برباد
ہوگا بقایا کے لفظ کا صاف مطلب یہ ہے کہ چوتھے جانور کی سلطنت بھی چھین لی گئی ہے مگر کچھہ تھوڑی
سی باقی ہے اوسکو حضرت عیسیٰ علیہ السلام برباد کرینگی اے ایمان والو پادری اس بات کا انکار
نکرسکا اوس نے صاف اقرار کیا کہ یہ چارون سلطنتین برباد ہوچکین جس زمانہ کی حضرت دانیال علیہ السلام
نے خبر دی تھی وہ زمانہ گذر چکا مگر پادری نے جان بوجھہ کر اون لوگون کا ذکر نکیا جنھون نے یہ سلطنتین
لی لین اور پادری خوب جانتا ہے کہ ایران والون پر اور بابل والون پر محمدیون نے جہاد کیا تب ونکی
سلطنت برباد ہوی اور روم کی چھوٹی عیسائیون پر بھی محمدیون نے جہاد کرکے ملک شام اور قسطنطنیہ
وغیرہ اون سے چھین لیا مگر قدیم روم اور فرانس اور جرمن وغیرہ کچھہ ملک اونکی پاس رہ گیا یہ پادری
پردی مین اقرار کرتا ہے کہ محمدی لوگ اللہ کی پاک بندی ہین اور سچی دین پر ہین کیونکہ حضرت دانیال
علیہ السلام سے اون بزرگ نی صاف فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی پاک لوگ سلطنت لی لینگے معلوم ہوا کہ جن
لوگون نے ان بادشاہون سے سلطنت چھین لی وہ اللہ کے پاک بندی تھے یا اللہ پادریون کو ایمان دے
کہ دل سے اور زبان سے دین محمدی مین داخل ہوجاوین امین **آٹھوان باب** بیل شصر بادشاہ کی
سلطنت کے تیسرے سال مین مجھی ہان مجھہ دانیال کو ایک رویا نظر آیا بعد اوسکے جو شروع مین مجھی نظر
آیا تھا اور مینی عالم رویت مین دیکھا ایسا معلوم ہوا کہ مین سوسن کی محل مین تھا جو صوبہ عیلام مین ہے

پھر مین نے رویت کے عالم مین دیکھا کہ مین اولائی کی ندی کے کنارے پر ہون تب مین نے اپنی آنکھین اوٹھاکر
نظر کی اور کیا دیکھتا ہون کہ ندی کے آگے ایک مینڈھا کھڑا ہے جسکے دو سینگ تھے اور وے دو سینگ
اونچے تھے لیکن ایک دوسرے سے بڑا تھا اور بڑا دوسرے کے پیچھے اوٹھا مین نے اوس مینڈھے کو
دیکھا کہ پچھم اُتر و دکھن طرف سینگ مارتا تھا یہانتک کہ کوئی جانور اوسکے سامنے کھڑا نہ ہو سکا نہ کوئی
اوسکے ہاتھ سے چھڑا سکا پر وہ جو چاہتا تھا سو کرتا تھا یہانتک کہ وہ بہت بڑا ہو گیا اور مین اس
سوچ مین تھا کہ دیکھو ایک بکرا پچھم کی طرف سے آکے تمام روے زمین پر ایسا پھرا کہ زمین کو بھی نہ چھوا
اور اوس بکرے کی دونون آنکھون کے بیچون بیچ ایک عجیب طرح کا سینگ تھا اور وہ اوس دو سینگ
والے مینڈھے کے پاس جسے مین نے ندی کے سامنے کھڑا دیکھا آیا اور اپنے زور کے قہر سے اوسپر دوڑ
گیا اور مین نے اوسے دیکھا کہ وہ مینڈھے کے قریب پونہچا اور اوسکا غضب اوسپر بھڑکا اور مینڈھے کو
مارا اور اوسکے دونون سینگ توڑ ڈالے اور مینڈھے کو قوت نہ تھی کہ اوسکا سامنا کرے سو اوسنے اوسے
زمین پر پٹک دیا اور اوسے لتاڑا اور کوئی نتھا کہ مینڈھے کو اوسکے ہاتھ سے چھڑا سکے اور وہ بکرا نہایت
بزرگ ہوا اور جب وہ پرزور ہوا تب اوسکا بڑا سینگ ٹوٹ گیا اور اوسکی جگہ نادر چار سینگ
آسمان کی چارون ہواؤن کی طرف نکلے اور اونمین کے ایک سے ایک چھوٹا سینگ نکلا جو دکھن اور پورب
اور دل پسند سرزمین کیطرف بہی نہایت بڑھ گیا اور وہ بڑھکر آسمان کے لشکر تک پہونچا اور اوس لشکر مین
سے اور ستارون مین سے بعضونکو زمین پر گرا دیا اور اونہین لتاڑا بلکہ اوسنی لشکر کے سردار تک اپنی کو
بلند کیا اور اوس سے دائمی قربانی اوٹھائی گئی اور مقدس کا مکان گرایا گیا سو وہ لشکر دائمی قربانی
کے باب مین خطا کرنے کے سبب اوسی حوالہ کیا گیا اور اوسنی سچائی کو زمین پر ڈالا وہ یہ کرتا اور
کامیاب ہوتا رہا اور مینی ایک قدسی کو بولتے سنا اور دوسری قدسی نے اوس قدسی سے جو کلام کرتا
تھا پوچھا کہ وہ رویت دائمی قربانی کی بابت اور اوس اوجاڑنے والے کی شرارت کی بابت کہ مقدس
اور لشکر دونون دیی گئی کہ روندی جاوین کب تک رہی گی اوسنی مجھی کہا کہ دو ہزار تین سو شام
صبح تک ہے پہر مقدس پاک کیا جاویگا اور ایسا ہوا کہ جب مین دانیال نے یہ رویت دیکھی
تھی اور اوسکے تعبیر کے تلاش کرتا تھا تو دیکھ میرے سامنے کوئے کھڑا تھا جسکی
صورت آدمی کی سی تھی اور مینی ایک آدمی کی آواز سنی کہ اولائی کے درمیان پکار کے کہا کہ

اى جبرئيل اس شخص كو اس رويت كے معنے سمجہا چنانچہ وہ اودہر جہان مين كہڑا تہا نزديك آيا اور
جب پہونچا مين ڈر گيا اور اوندہى مونہہ گرا پر اوسنے مجہى كہا اے آدمزاد سمجہہ كيونكہ يہ رويت آخرى
زمانہ مين انجام ہوگى اور جب وہ مجہہ سے كہہ رہا تہا مين اوندہى منہہ بہارى نيند مين زمين پر پڑا تہا تب
اوس نے مجہى چہوا اور سيدہا كہڑا كيا اور كہا كہ ديكہہ مين تجہى سمجہاؤنگا كہ قہر كے آخر مين كيا ہوگا كيونكہ
مقررى وقت پر تمامى ہوگى وہ مينڈہا جسے تو نى ديكہا كہ اوسكى دو سينگ ہين سو مادہ اور فارس كے بادشاہ
ہين اور وہ بال والا بكرا يونان كا بادشاہ ہے اور وہ بڑا سينگ جو اوسكى آنكہونكى درميان ہے سو
اوسكا پہلا بادشاہ ہے اور چونكہ اوسكے ٹوٹ جانى كے بعد اوسكى جگہہ مين چار اور نكلے سو يہ چار سلاطين
ہين جو اوس قوم كے درميان قائم ہونگے ليكن اونكا زور اوسكا سا نہوگا اور اونكى سلطنت كى زمانہ
آخر مين جسوقت خطاكار لوگ حد تك پہونچين گى تو ايك بادشاہ ترش رو اور حيلہ سازى مين ماہر اوٹہى
گا اور اوسكا بڑا زور ہوگا پر اپنى ہى زور سے نہين اور وہ عجب طرح سے ہلاك كريگا اور برخت آور ہوگا
اور كام بجا لاويگا اور زورآورونكو اور پاك لوگون كو ہلاك كريگا اور اوسكى چترائى سے اوسكى فريب
اوسكى ہاتہہ سے بن پڑينگى اور دل مين بڑا گہمند كريگا اور صلح كى وقت مين بہوتيرون كو ہلاك كريگا وہ
بادشاہون كى بادشاہ سے بہى سامنا كرنيكو اوٹہہ كہڑا ہوگا پر بغير وسيلى ہاتہہ كى شكست كہاويگا اور يہ
شام و صبح كى رويا جو كہى گئى سو سچ ہے پر تو رويت كو بند كر ركہہ كيونكہ اسكو ابہى بہت دنون كا عرصہ ہے
اور مجہہ دانيال كو غش آيا اور مين چند روز تك بيمار پڑا رہا بعد اوسكے مين اوٹہا اور بادشاہ كا كار
بار كرنے لگا اور رويت سے گہبرا رہا پر اوسى كوئى نہ سمجہا كہ آنى محمدى بہائيو يونانيون كا پہلا بادشاہ حضرت
سكندر ذوالقرنين ہين اور اونكے بعد چار بادشاہ اوسى قوم مين سے ہوى پادرى شيرنگ نى آفتاب
صداقت مين لكہا ہے كہ بعد حضرت سكندر كے اونكى فوج كے سردارون مين ملك كى تقسيم كے بابت ۲۲ برس
برس تك لڑائى رہى بعد اوسكى ملك چار حصہ ہوكر چار آدميون كے تحت مين آگيا اور يونانيون كى
پچہلى زمانہ مين انٹيوكس بادشاہ بہت بڑا ظالم تہا اكثر تفسير والى يہودى اور نصرانى يہے لكہتى ہين كہ
يہ خبر انٹيوكس كى ہے اور بعضى كہتى ہين كہ روم كے بادشاہون كى خبر ہے مگر ٹہيك بات يہى ہے كہ يہ خبر
انٹيوكس كى ہے كيونكہ پہلى فرمايا كہ اون ہين سے يعنى اونہين چار سينگون مين سے ايك سينگ سے
ايك چہوٹا سينگ نكلا پہر يونانيون كى ذكر مين فرمايا كہ اونكى سلطنت كے آخر زمانہ مين وہ بادشاہ ہوگا

اور یہ انٹیوکس یونانیون کا پچھلا بادشاہ ہے پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ اکثرون نے انٹیوکس کو
مراد لیا ہے اون چارون سلطنتون مین سے جنمین حضرت سکندر کی سلطنت تقسیم ہوئی تھی یہ چھوٹا سینگ
نکلا جو سریا یعنی ملک شام کے بادشاہون کی نسل مین تھا اور یونانیون کی سلطنت کی اخیر زمانہ مین
یہ امر ظاہر ہوا اور گنہگار اپنے پوری ہونی پر آچکے تھے یعنے یہودیون نے اپنے تئین عدالت کی لئی پختہ کر لیا
تھا تب یہ بادشاہ خوفناک چہرہ کا ظاہر ہوا انٹیوکس نہایت ظالم تھا اور تاریک فقرونکا سمجھنی والا تھا
فائدہ یعنی مبین حیدوت کا لفظ جو عبرانی مین ہے اوسکا ترجمہ اس پادری نے یون کیا کہ سمجھنے
والا تاریک فقرونکا اور بعضون نے یون ترجمہ کیا ہے کہ ماہر حیلہ سازی کا اور ملا سید علی طہرانی نے اقامت
الشہود مین یون ترجمہ کیا ہے کہ جاننی والا معما کا خلاصہ سبکا یہ ہوا کہ وہ فریب اور مکاری کی باتون کے
بنانی مین بڑا چالاک تھا پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ اوسکی طاقت اپنی قوت سے نہ تھی بلکہ اوسکے
دوستون کی مدد سے تھی کیونکہ رومیون نے اوسکے باپ بڑے انٹیوکس پر فتح پائی اور اوسکی سلطنت کو
نہایت ضعیف کردیا اور سلیوکس اوسکے بہائی نے رومیون کی ادا کرنیکی لئے تمام خزانہ لیلیا انٹیوکس جو
بطور اول کی روم مین تھا جب اوسنے اپنے بہائی کی مرنے کا حال سنا تو وہ نہایت تباہ حالت سے وطن کو
پہرا اور اوسکی حالت نہایت تباہ تھی مگر یومنیز بادشاہ پرگمیس نے اوسپر مہربانی کی اور رفتہ رفتہ وہ طاقتور
اور خوفناک ہوگیا اوسنے حملہ کیا مصر پر دکہن کیطرف اور ایران اور ارمینا وغیرہ پر پورب کیطرف اور یہودیون
کی ملک پر اور یہ جو فرمایا کہ بعضی ستارون کو زمین پر گرادیا اسکا یہ مطلب کہ اوسنے اچھی اچھی خدا پرستونپر
ظلم کیا بلکہ اللہ تعالی جو بادشاہون کا بادشاہ ہے اوس سے بہی سامنا کیا اور مسجد بیت المقدس مین
جوپٹر اولمپس کی مورت کو قائم کیا ہر چیز کو سورون کی گوشت سے ناپاک کیا اور یہودیونپر جبر کیا کہ اللہ
کی حق مین بی ادبی کی بات بولین تمام نیک کامون کو موقوف کردیا کیونکہ یہودیون کے گناہون کی سزا
دینی کی لئی اللہ نے اوسکو اونپر غالب ہونیکی طاقت دی اوسنے شرارت کی اور اقبالمند ہوا اور اپنے
تاریک کامون کو نہایت مکاری کے بندوبست سے تمام کیا اور عمدہ عمدہ اقرار نامی کرکے بہت لوگون
کو غارت کیا آخر جب غصہ مین بہرا ہوا یہودیون سے بدلا لینی کو آیا تب ایک نہایت بری بیماری مین
گرفتار ہوگیا اور اللہ کی عدالت کے سبب بڑی مصیبت سے مرگیا جس مین کسی انسان کی قدرت کا
وسیلہ نہین تہا پادری اگسٹس نے تاریخ دینی اور دنیوی مین لکھا ہے کہ اکثر [illegible]

صیہون پہاڑ پر قلعہ بنایا گیا اور اللہ کے لئے جس جگہہ قربانی ہوتی تھے وہان جیوبٹر کی قربانی کا مقام بنایا گیا
اور یہ ناجائز ٹھیرایا گیا کہ کوئی ہفتہ کی دن یا ختنہ کی رسم یا قدیم عیدون کو مانتی جاوے یا کوئی اپنے
تئین یہودی کہی پاک کتابون کی جتنی نقلین پائی گئین وہ جلائی گئین یا خراب کی گئین سید منصور علی
صاحب دہلوی تاریخ بیت المقدس مین لکہتے ہین کہ پادری میتھر نے مفتاح الکتاب کے ایک سو تیسوین
اور چھتیسوین صفحہ مین لکہا ہے کہ انٹیوکس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ایک سو ستر برس پیشتر یروشالم
پر چڑہائی کرکے چالیس ہزار آدمیون کو جان سے مارا اور اُتنی ہی لوگون کو غلامی مین بیچا اور ہیکل
کا یعنی بیت المقدس کا قیمتی اسباب چار کرور اونسٹھ لاکہہ ساٹھ ہزار روپیہ کی مالیت کا لوٹ لیا اور
قدس الاقداس مین داخل ہو کر قربان گاہ پر سُور چڑہایا اور فلب بیرحم کو یہودیہ کا حاکم اور منلاؤس
بی دین کو سردار امام مقرر کیا آفتاب صداقت مین لکہا ہے کہ متاتیاس نامی ایک کاہن یعنے امام نے
سب لوگون کو اوبہارا کہ جنگل مین جاکر لڑائی کا سامان کرین ایک فوج جمع کرکے یہودا کے اکثر شہرون
مین بتون کی قربانی کے مکانون کو گرادیا لڑکون کا ختنہ کروایا بادشاہی حاکمون کو قتل کیا اور کئی لڑائیون
مین بادشاہی فوج کو شکست دی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ایک سو چہیاسٹھ برس اگی متاتیاس مر گئی
اونہون نے مرنے سے پہلی اپنے صاحبزادی یہودا کو یہودیون کا سردار ٹہرایا یہودا کی بہادری کے سبب
اونکا نام مکیوس یعنے ہارتول رکہا گیا بعد اسکے بادشاہ نے پچاس ہزار آدمی کی فوج اونکی دبانے کیواسطے
بہیجدی یہودا نے اونپر شب خون مارکر شکست دی پہر دوسری فوج پر اسیطرح فتح پائی پہر یروشالم
مین پلٹ کر شہر اور مسجد کی مرمت کی اور مسجد کے ویران ہونے سے ساڑہی تین برس بعد روزمرہ ایسی
کی بندگی نئے سرے سے مقرر کی پہر بادشاہ نے ایک فوج بہیجی وہ بہی نامراد ہوئی سید منصور علی صاحب
لکہتے ہین کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ایک سو سٹھ برس پہلے اللہ کی عبادت یروشالم کے سوا اوس
ملک مین پہر جاری ہوئی اسکے دوسرے سال متاتیاس مرگئی پہر یہودا مکابیوس نے انٹیوکس کی کئی
بہاری لشکرون کو شکست دیکر شہر یروشالم اور مسجد بیت المقدس کو پاک کرکے اللہ کی عبادت پہر جاری
کی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ایک سو [illegible] برس پہلے شہر کو جو [illegible] رہ گیا تہا مرمت کرایا [illegible]
[illegible] بہاری قوم یہودا کو شکست [illegible]
[illegible]

جس مین کیڑی پیدا ہوئی اور عیسی علیہ السلام سے ایک سو چوسٹھ برس پہلی وہ مر گیا اور عیسی علیہ السلام
سے ایک سو اکسٹھ برس پہلی یہودا مکابیوس لڑائی مین شہید ہوئی یہ جو فرمایا کہ شام صبح دو ہزار تین سو
تک اسکی مطلب کے سمجھنی مین یہودی اور نصرانی تفسیر والی حیران ہین یوسیفس یہودی نے یہ مطلب
سمجھا ہے کہ شام صبح سے دن مراد ہے یعنے برس مراد نہین جیسا اس کتاب کے اخر مین دن سے مراد
برس ہے لیکن یہان مشکل بات یہ ہے کہ وہ مصیبت فقط ساڑہی تین برس رہے جیسا کہ یوسیفس نے اپنی
تاریخ کی پانچوین کتاب کی نوین باب مین لکہا ہے اور یہ مدت چہ برس اور تین مہینی اور نو دن کی ہوتی ہے
اسلیئے اسحاق نیوٹن لکہتا ہے کہ یہ خبر انٹیوکس بادشاہ کی نہین ہو سکتی طامس نیوٹن نے ائندہ خبرون کی
ایک تفسیر لکہی ہے اور وہ تفسیر لندن مین چہپی ہے اوس مین لکہا ہی کہ بعد تامل کے معلوم ہوتا ہے کہ یہ خبر
انٹیوکس بادشاہ کی نہین ہے بلکہ روم کے بادشاہون کی اور یوپ لوگون کی ہے اب ہم کہتی ہین کہ بیشک
یہ خبر انٹیوکس بادشاہ کی ہے اور یوسیفس نے جو لکہا ہے کہ شام صبح سے مراد دن ہے یہے مطلب ٹہیک ہی
اسیواسطے شام صبح کا لفظ فرمایا اور دن کا لفظ نہ فرمایا کیونکہ دنون کا لفظ اس کتاب کے اخر مین برسون
کی معنے مین بولا گیا ہے مگر یہان شام صبح کا لفظ ہے یہان برسون کے معنے نہین ہو سکتی اور یہ مدت چہ برس
اور تین مہینی اور نو دن کی ہوتی ہے سو ساڑہی تین برس بعد اگرچہ یہودا امام نے مسجد کو نئے سرے سے
پاک کیا اور خدا پرستی کو جاری کیا مگر ظلم اسکے بعد بہی ہوتا رہا پادری اگستس لکہتا ہے کہ انٹیوکس مر گیا اور
اوسکا وزیر لیسیس جسنے چہوٹی انٹیوکس کو تخت پر بٹہایا تہا لشکر لیکر لڑنے کو آیا اور شہر یروشالم کو گہیر لیا
پہر لیسیس نے یہودیون سے صلح کر کے شہر مین دخل پایا پہر اوسنے دغا کی اور شہر پناہ گرائی اور قلعہ کو برباد
کر کے وہ انطاکیہ کو چلا گیا اور اوسکی صلاح کے موافق بادشاہ نے یعنے انٹیوکس یوپاتور نے مینیلاوس
کو مار ڈالا اور سردار امام کا عہدہ الکمس کو دیا یہ شخص مینیلاوس کے برابر شریر اور دغاباز تہا اوسنے
یونانی بت پرستی کی اجازت دی اور مسجد کو ناپاک کیا یہودیون نے اوسکو ناخوش کیا اور دیمتریوس
جو سلوکس کا بیٹا انٹیوکس کا بہتیجا تہا سوریانی لوگ اوسکی تابع ہو گئی اوسنے یوپاتور اور لیسیس کو قتل
کیا الکمس نے کئی فسادی شخصون کو جمع کیا اور دیمتریوس کی پاس جا کر کہا کہ یہودا اور اوسکے رفیق
بڑے فسادی ہین دیمتریوس نے بچدیس کو اوسکے ساتہ بہیجا اکثر یہودیون نے بچدیس سے صلح کر لے
پر الکمس نے فورًا اکثر لوگون کو قتل کیا اور باقی لوگ غارون مین بہاگ کر بہوکون مر گئی پہر یہودا اسنے

لڑائی پر کمر باندہی اودہر سے بڑی فوج آئی بڑی لڑائی ہوئی فوج کا سردار مارا گیا دیمتریوس نے
عصہ مین آکر بچدیس اور الکمس کو بہیجا بائیس ہزار جنگی مرد آئی یروشالم کے سامنی شہری یہودا نے
تین ہزار آدمیون سے سامنا کیا یہودا ماری گئی اور اونکی فوج بہاگی بچدیس اور اوسکی فوج نے تمام
ملک کو ویران کرکے یہودا کے جتنی رفیقون کو پایا تلوار سے قتل کیا اتنے مین الکمس کہانت کے یعنے امامت
کے عہدہ پر قائم ہوا اور عیسی علیہ السلام سے ایک سو اونسٹھ برس پہلی اوسنے حکم کیا کہ مسجد کی جو
دیوار غیر قومون کی صحن اور یہودیون کے صحن مین ہے وہ گرائی جاوی تا کہ غیر قومون کی لئی آمدو
رفت کی راہ ہو پہر اوسکی رگون مین تناؤ ہوا اور اوسکی جان بڑے درد سے نکلی اب ہم کہتے ہین کہ ان
سب باتون سے معلوم ہوا کہ انٹیوکس کے مرنے کے بعد بہی حضرت عیسی علیہ السلام سے ایک سو اکسٹھ
برس پہلی تک یہ مصیبت اوس پاک مسجد پر تین برس کے قریب رہے وہ ساڑہی تین برس اول کے
اور یہ تین برس تین مہینی کم کرکے ملاؤ تو چہہ برس اور تین مہینی ہوتے ہین واللہ اعلم **نوان باب**
اخسویرس کے بیٹے دارا کے پہلی سال مین جو مادیون کے نسل سے تہا اور کسدیون کے ملک پر بادشاہ
مقرر ہوا تہا اوسکی بادشاہی کے پہلی سال ہمین مین دانیال نے کتابون مین اون برسون کا حساب سمجہا
جنکی بابت اللہ کا کلام یرمیاہ نبی کو پہونچا کہ وہ یروشالم کی ویرانی کے ستر برس پوری کرے اور مینی اللہ
کیطرف اپنا منہ کیا منت اور مناجات کرکے اور روزہ رکہہ کی اور ٹاٹ پہن کے اور راکہہ ملکی اوسکی تلاش
کی اور مینی خداوند اپنی خدا سے دعا مانگی اور مینی اقرار کیا اور کہا کہ ای خداوند جو عظمت والا اور ہیبت
والا خدا ہے اور اوس عہد کو جو اپنی عاشقون کی اور اونکی ساتہ جو تیری فرمان برداری کرتے ہین
یاد رکہتا ہے اور اونپر رحم کرتا ہے ہمنی خطا کی ہمنی بدکاری کی اسیطرح بڑے دور تک اپنی گناہون
کا اقرار ہے ساتوین آیت مین ہے کہ ای خداوند صداقت تیری ہے مگر زرد روئی ہمارے لئی جیسا
آج کی دن ہے ہان یہودا کے لوگون کے اور یروشالم کے باشندون کے اور ساری اسرائیلیون کے لئی
جو نزدیک ہین اور جو دور ہین ای خداوند زرد روئی ہمارے لئی ہے ہمارے بادشاہون ہمارے
امیرون اور ہمارے باپ دادون کے لئی کہ ہم تیری گنہگار ہوئی ان باتون کا مطلب یہ ہے کہ ہماری
قوم نے گناہ اور بدکاریان کین اونہین کے لئی زرد روئی ہے کیونکہ تیرہوین آیت مین ہے کہ ہمنی اپنے
خدا سے دعا نہ مانگی تا کہ ہم اپنی بدکاریون سے باز آئین یہ حال صاف اوس قوم کا ہے اور حضرت دانیال

علیہ السلام تو ہمیشہ اللہ سے دعا کیا کرتے تہے ہماری سے لفظ کا یہی مطلب ہے کہ ہماری قوم نے بڑے
بڑے گناہ کئی اسطرح پر اپنی قوم کے گناہون کا اقرار کرکے حضرت دانیال علیہ السلام سولوین آیت مین
فرماتے ہین اے خداوند مین تیری منت کرتا ہون کہ تو اپنی ساری راست بازی کے موافق اپنے قہر
اور اپنے غصہ سے جو شہر یروشالم پاک پہاڑ پر ہے دست بردار ہو کیونکہ ہمارے گناہون کے اور ہمارے
باپ دادون کی شرارت کے سبب سے یروشالم اور تیرے لوگ اون ساری قومون کے سامنے جو
آس پاس ہین ملامت کے اوٹہانے والے ہوے اب اے ہمارے خدا اپنے بندے کی دعا اور عرض
سن لے اور اپنے چہرے کی روشنی کو خداوند کے خاطر اپنے مقدس پر جو ویران ہے چمکا اسطرح اور بہت
کلمے دعا کی اور عاجزی کے کہہ کر حضرت دانیال علیہ السلام فرماتے ہین کہ مین یہ کہتا ہی تہا اور دعا
مانگتا اور اپنے اور اپنی قوم کے گناہون کا اقرار کرتا تہا اور خداوند اپنے خدا کے سامنے اپنے خدا کے پاک
پہاڑ کے لئے دعا کرتا تہا ہان دعا مانگتے ہی ہنوز میرے منہ سے باتین ہو رہین کہ وہے شخص جبرئیل
جسے مینے شروع مین رویت مین دیکہا تہا حکم کے مطابق تیز اوڑتا ہوا آیا اور مجہے چہوا یہ شام کی
قربانی گذراننے کے وقت کے قریب تہا اور اوسنے مجہے خبر دی اور مجہسے باتین کین اور کہا اے دانیال
مین اسلئے نکل آیا ہون کہ تجہے دانش اور سمجہہ بخشون جون ہی تو نے دعا مانگنی شروع کی وون ہی
یہ حکم نکلا اور مین آیا کہ تجہے دکہلاؤن کیونکہ تو بہت عزیز ہے سو اس بات کو بوجہہ اور اس رویت
کو سمجہہ اسکے بعد عبرانی کلمے یہ ہین شابوعیم شبعیم نحتخ علی عمخا وعل عیر قادشخا لخلا
ہپشع ولحاتم حطاوث ولخپر عاون ولہابی صدق عولامیم ولحتوم حازون
ونابی ولمشوح قدش قادشیم ملا احمد ایرانی رح سیف الامت مین لکہتے ہین کہ یہودی ملاؤنکا
اس پر اتفاق اور ایکا ہے کہ شابوع کے معنے یہان سات برس کے ہین جہان کہین شابوع بولتے ہین سات
برس سے مطلب ہوتا ہے جیسی عربی مین چہوٹی سین سے طبیب لوگ سابوع بولتے ہین اور سات برس
مطلب لیتے ہین لڑکے کی عمر مین کہتے ہین کہ پہلے سابوع مین یون ہو گا مطلب یہ ہوتا ہے کہ پہلے سات
برسون مین یون ہو گا اب یہان ستر سابوع کا مطلب یہ ہوا کہ سات برس کو ستر دفعہ گنو تو چار سَو
نوّے برس ہوتے ہین ملا احمد لکہتے ہین کہ عولام کا لفظ تورات شریف مین اور تمام کتابون مین بڑی
مدت کے معنی مین آتا ہے اور ربّا رمیم جو تورات کے تفسیر کرنے والون مین ہے ہمیشہ کے معنے لکہتا ہے

اور بعضی عالم کی معنے لکھتے ہین اور عولامیم اوسکی جمع ہے کہ عالمین کے معنی مین ہے اوحتوم کے معنے ختم ہونا اور مہر ہونا اور حازون کے معنی وحی اور نابی کے معنے نبی اور لمشوح کے معنے بزرگ ہونا جیسا کہ مسیحون کا لفظ کتنی جگہہ پر بزرگون کے معنی مین آیا ہے اور قدش قادا شیم کے معنے مقدس مقدسون کا اور خاص خاصون کا تمام ہوا بیان ملا احمد کا ترجمہ اس آیت کا یون ہے کہ ستر ہفتے مقرر کئی گئی ہین تیرے قوم کے اوپر اور تیرے پاک شہر کے اوپر شرارت کے ختم کرنیکے واسطے اور خطا کاریون کے آخر ہو جانے کیواسطے اور بدکاری کے کفارے کیواسطے اور ہمیشہ کی سچائی کے لانیکے واسطے اور ایک یہ معنے کہ تمام جہان کی سچائی لانے کیواسطے اور وحی اور نبی کے ختم ہو جانے کیواسطے اور پاکون کے پاک پر ہاتھ پہیرنے کیواسطے اتنی امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آٹھوین باب مین بت پرست بادشاہ کی شرارت کا ذکر تہا کہ وہ بیت المقدس کو اوجاڑیگا یہان بہی اوسی شرارت اور اوسی گناہ کیطرف اشارہ ہے جو بت پرستون کے ہاتھ سے ہوا اور عبرانی مین حرف ہی کا الف لام کی جگہہ آتا ہے اور الف لام کے معنی مین وہ کی نکلتے ہین تو ہَپِّیشَع کے معنے یہ ہوئے کہ وہ شرارت جسکا اوپر ذکر ہو چکا جیسا کہ آٹھوین باب کی تیرہوین آیت مین ہی ہَپِّیشَع شُومِیم یعنی وہ شرارت اُجاڑنے والے کی کب تک رہیگی اور اس باب کی ستائیسوین آیت مین آتا ہی هَشَّابُوع یعنے وہی ہفتہ اب مطلب یہ ٹھرا کہ وہی بت پرستونکی شرارت کہ وہ اللہ کے پاک شہر کو ویران کرتے ہین اور اسرائیلیون کو قتل کرتے ہین اس فساد کی مدت تمام ہونے کے لئی ستر ہفتے یعنے چارسو نوی برس مقرر کئی گئی ہین مطلب یہ ہوا کہ اوس چہہ برس کی ویرانی کے بعد پہر ایک بار تمہاری قوم پر اور تمہارے پاک شہر پر مصیبت کا وقت اویگا وہ مصیبت ستر ہفتہ تک رہیگی اس مدت کے بعد بت پرستون کی شرارت کا زمانہ تمام ہو جائیگا اور جو اونکی خطا کاریان ہین یعنے خدا پرستون پر ظلم کرنا اور اونکو قتل کرنا یہ سب فساد اس مدت کے بعد موقوف ہو جائین گے اونکے اس ظلم پر صبر کرنیکی باعث سے خدا پرستون کے گناہون کا کفارہ ہو جائیگا ان ستر ہفتونکے بعد وہ سچی شریعت والی نبی آوین گی جنکی شریعت ہمیشہ رہیگی اور ایک یہ معنے کہ تمام جہان مین وہ سچی شریعت پہیلی گی اور اونپر وحی اور نبی ختم ہو جاوینگی یعنے اونپر وحی اوترنے کے بعد کسی دوسرے پر وحی نہین اوتریگی اور دوسرا کوی نبی نہین ہوگا اور وہ پیغمبر سب پاکون سے زیادہ پاک ہین اونپر رحمت کا ہاتھ پہیرا جاوی گا یعنی اللہ اونپر رحمت کا ہاتھ پہیری گا اور اپنا کلام اونپر اوتاریگا ان خبرون کا

یون ظہور ہوا کہ جب یہودیون نے حضرت عیسی علیہ السلام کے قتل پر کمر باندہی اور آپکا خون اپنی گردن پر لیا آپکے چالیس برس بعد طیطوس رومی مردود نے شہر یروشالم کو مسجد سمیت ڈہا دیا اور یہودیون کو قتل کیا اور باقی یہودی شہر سے نکال دی گئی اور ساری دنیا کے شہرون مین تتر بتر ہو گئی اوسکے بعد اگرچہ شہر کو آدریان بادشاہ بت پرست نے بنایا مگر وہ بنانا اور ویران کرنا دونون برابر تہا آدریان نے مسجد کو اوسیطرح ویران رکہا اور شہر مین بت پرستی پہیلائی پہر جہوٹی عیسائیون نے اوس پاک مسجد کی بڑے چٹان پر تین سو برس تک گوبر اور لید کا اور حیض کے لتّون کا ڈہیر لگا رکہا اس ویرانی پر جب چار سو نوی برس گذر چکے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوی آپکا پیدا ہونا اس پاک شہر کی آبادیکا نشان تہا آپکے وقت مین حضرت دانیال علیہ السلام کی دعا کا ظہور ہوا اللہ کا غصہ و غضب جو اس شہر پر تہا وہ بالکل جاتا رہا اللہ نے اپنے محبوب خاص محمد رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کی رات مین اس پاک شہر مین بلایا آپنے پیغمبرون کے ساتھ مسجد بیت المقدس مین نماز پڑہی آپکے بعد آپ کے خادمون نے مسجد کو شہر سمیت ایمان کے نور سے روشن کیا اللہ نے ہمیشہ کے لئی اپنے چہرہ کا نور اس شہر پر چمکایا جو اللہ والون کو دل کی آنکہون سے نظر آتا ہے اے محمدی بہائیو اس جگہہ پر پادریون سے بڑے لڑائی کا مقام ہے وہ لوگ کہتے ہین کہ حضرت دانیال علیہ السلام کی دعا کا اتنا ہی مطلب تہا کہ اب جو شہر یروشالم ویران ہے سو آباد ہو جاوی سو اللہ نے وعدہ کیا کہ چار سو نوی برس کے لئی آباد ہو جاویگی آبادی کی خبر جو اسکی بعد کی آیت مین ہے وہی آبادی کی خبر یہان بہی تہیری تین اوسکے بعد اس آبادی کے پہر ویران ہو جانے کی خبر اسکے بعد موجود ہے تو وہ ہمیشہ کی آبادی جسکی بشارت حضرت اشعیا علیہ السلام نے بڑے دہوم سے دی ہے اوسکا وقت پادریون کے نزدیک اللہ نے حضرت دانیال علیہ السلام کو نہین بتلایا جسکی لئے وہ بیقرار رہتے کہ اللہ کا غضب اس شہر سے جلد موقوف ہو جاوے اور اللہ کا نور اوسپر چمکی پادری لوگ یہ مطلب بیان کرتے ہین کہ یہ چار سو نوی برس جو یروشالم کی آبادی کے ہین اس مدت کے اندر یہودیون کی شرارتین ختم ہو گئین کہ اونہون نے حضرت عیسی علیہ السلام کو قتل کیا اور گناہون کا کفارہ یہ بتلاتے ہین کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے اپنا قتل ہونا قبول کیا اس سے تمام جہان کے گناہون کا کفارہ ہو گیا اور اسی مدت کے اخیر مین حضرت عیسی علیہ السلام نے انجیل سنائی جس مین پادریون کے نزدیک ہمیشہ رہنی والی شریعت ہے اور وحی اور

پیغمبری حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر پادریون کے نزدیک ختم ہوگئی جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری کے جھٹلانے کے لیئے پادری لوگ سب بشارتون کا مطلب بدلتے ہین اتنی امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو مطلب ہمنے بیان کیا اوس پر ہمارے پاس بہت دلیلین ہین ایک دلیل یہ ہی کہ عربی مین علی کا لفظ اور عبرانی مین عَلْ کا لفظ او ہندی مین اوپر کا لفظ سختی اور مصیبت کی جگہہ بولا جاتا ہے جب مصیبت کے دن آتی ہین تو لوگ بولتے ہین کہ ہمارے اوپر یہ وقت آیا ہے اور ایسی دن ہمارے اوپر آئے ہین کہ ہم کہہ نہین سکتے اور آرام اور راحت کے دلون کو یون نہین کہتے بلکہ یون کہتے ہین کہ جب کبھی ہمارا وقت تہا تو ہمنے بڑے بڑے عیش کئے یہی محاورہ عربی مین جا بجا آتا ہے دعا لہ یعنی دعا کی اوسکی واسطے یعنے بہتری کی دعا کی دعا علیہ دعا کی اوسکے اوپر یعنے اوس پر مصیبت پڑنیکی دعا کی اور عبرانی کا بہی یہی قاعدہ ہے حضرت اشعیا علیہ السلام کے ساتوین باب کی سترہوین آیت مین جہان قوم یہوداکو اسور کے بادشاہ سے ڈرایا ہے وہان یون فرمایا ہے یَابِیْ یہُوْ وَاہعَالِیْخَا وِعَلْ عَمّخَا وِعَلْ بِیْتْ اِبِیخَا یَامِیْم اِشِیْرلُوْبَا وُلِمِیُوْم سُوْر اِفْرَیِمْ مِعَلْ یِہُوْدَاہ اِتْ مِلِخْ آشُوْر یعنے لاویگا اللہ تیرے اوپر اور تیرے قوم کے اوپر اور تیرے باپ کے گہر کے اوپر ایسے دن جو نہین آئی تہے جس دن سے افرایم یہودا سے جدا ہوئی یعنے اسور کے بادشاہ کو دیکہو مصیبت کے دلون کے لیئے عل کا لفظ فرمایا اور حضرت ارمیا علیہ السلام کی اکاونوین باب کی اونتیسوین آیت مین بابل کے ویران ہونیکی خبر ہے کہ اللہ کا ارادہ بابل کے اوپر قایم رہیگا وہان بہی عل بابل کا لفظ ہے اسیطرح یہان بہی یہی مطلب ہے کہ ستر ہفتے مصیبت کے تیرے قوم پر اور تیرے پاک شہر پر مقرر کیئی گیئی ہیں اسکی بعد جو فائدی اور نفع کے وعدی ہین اون سب کلمون کے اوپر لام آیا ہے یعنے شرارت کے ختم کرنے کے واسطے اور خطاؤن کے آخر ہو جانے کیو اسطے اور گناہ کے کفارے کے واسطے اور ہمیشہ کی سچائی کے لانے کے واسطے دوسری دلیل یہ ہے کہ حضرت ارمیا علیہ السلام خبر دیچکی تہے کہ ستر برس کے بعد یہ شہر آباد ہو جاویگا اس آبادی کے لیئے اس بیقراری سے دعا مانگنی کی زیادہ ضرورت نہ تہی تو ضرور سمجہنا چاہیئے کہ دوسری ویرانی کی خبر سنکر حضرت دانیال علیہ السلام کو نہایت بیقراری ہوئی اور ڈر گئی کہ بار بار کی ویرانی نہین معلوم کتنی مرتبہ ہوگی اور وہ ہمیشہ کی آبادی جسکا وعدہ حضرت اشعیا علیہ السلام کی زبانی اللہ نے کیا ہے وہ وقت کب آویگا تب ہمیشہ کی آبادی کے لیئے اس بیقراری سے دعا مانگی کہ یا اللہ اس شہر پر

اپنا غصہ اور غضب موقوف کردی یعنے پہر ویران ہو تب حضرت جبرئیل علیہ السلام سوال کے موافق جواب لائے
کہ تیرے شہر پر ستر ہفتی یعنے چارسو نوی برس اوس شرارت کے ختم کرنیکے لئے مقرر ہوی اسکا یہ مطلب
ہرگز نہین کہ یہ آبادی جواب ہوا چاہتے ہے اسکی مدت چارسو نوی برس ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ ایک بار
بت پرستون کی شرارت اور ظلم اس شہر پر پہر ہوگا اس شرارت کے باقی رہنی کی مدت چارسو نوی برس
ہین اسکے بعد ظلم بت پرستونکا موقوف ہوجاویگا اور اس مصیبت اوٹہانے سے گناہون کا کفارہ ہوجاویگا
یعنے ایمان والون کے گناہ دہوجاوین گی اور جن مین ایمان نہین ہے اونین بہتون کی دل کی سختی
دفع ہوجاویگی اور ایمان مل جائنگا اگلی گناہ سب دہوجائین گے کیونکہ اس مدت کے بعد وہ رسول پاک
پیدا ہونگی جن کا سچا دین ساری جہان مین پہیلی گا اس مین صاف اشارہ ہے کہ اون کی باعث سے
یہ پاک شہر بہی آباد ہوجائنگا جسکی ہمیشہ کی آبادی کی خبر اشعیا علیہ السلام نے دی ہے تیسری دلیل یہ ہے
کہ مصیبت اوٹہانے کے بدلے گناہون کے کفارے کا وعدہ اللہ نے حضرت اشعیا علیہ السلام کو ستائیسوین
باب مین یہ فرمایا ہے ساتوین اور آٹہوین آیت مین خبر دی ہے کہ اسرائیلیون کو مین سزا دونگا پہر نوین
آیت مین فرمایا ہے کہ اس سے اونکی گناہ کا کفارہ ہوگا اور اونکا گناہ دور کیا جائیگا پہر وہ بت پرستی نہ
کرین گے پہر یہ خبر دی ہے کہ اونکا شہر خالی جنگل ہوجائیگا پادری طامس اسکاٹ نے وہان لکہا ہے کہ
اون کی بداقبالی اون کی درستی کے واسطے تہی ان سزاؤن سے اون کے گناہونکا کفارہ ہوا اور وہان
یہ بہی لکہا ہے کہ یہ خبر یروشالم کی دوسری ویرانی کی ہے پہر چالیسوین باب کے سرے پر یون ہے کہ تم تسلی دو
میرے لوگونکو تسلی دو تمہارا خدا فرماتا ہے یروشالم کو دلاسا دو اور اوس سے پکار کر کہو کہ اوس کی لڑائی
تمام ہوی اوس کے گناہ کا کفارہ ہوا اور اوس نے خداوند کے ہاتہ سے اپنی گناہون کا بدلہ دونا پایا یہ بہی
ایمان والو گناہون کے کفارے کا وعدہ یروشالم کے ویران رہنے پر صاف موجود ہے یہان بہی ستر
ہفتی کے مدت ویرانی کی مدت ہے تب تو گناہون کی کفاریکا اوس پر وعدہ ہے چوتہی دلیل یہ ہے کہ
یہودی ملاؤن نے بہی اس جگہہ پر شہر یروشالم کے ویران ہوجانیکی خبر سمجہی ہے وہ لوگ عبرانی کے محاورہ
سے خوب واقف ہین مگر اس کے بعد جو جناب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کی صاف خبر ہے
اوسکا مطلب جان بوجہ کر بدلتی ہین ملا سید علی طہرانی رح اقامت الشہود مین لکہتی ہین کہ یہودی ملا
جو اِدہر سے غافل ہین اونہون نے اس آیت کے یون معنے ٹہرائی ہین کہ اس آیت مین جہہ چیزونکا

وعدہ ہے تین باتون کا ظہور ہوچکا اور تین باتونکا ظہور قیامت مین ہوگا اول بیت المقدس مین بنی اسرائیلیون کا نکال دیا جانا اور بیت المقدس کا ویران ہوجانا اور اسرائیلیون کے گناہون کا معاف کردیا جانا اور تین باتین یعنے ہمیشہ کی عدالت اور خواب اور نبی کا پورا کرنا اور پاکون کے پاک پر ہاتھ پھیرنا ان باتونکا ظہور قیامت مین ہوگا ہای اتنا نہین سمجھتی کہ قیامت کا دن حساب کا دن ہے وہان نبی کے آنیکی ضرورت نہین ہے نبی کا آنا دنیا کیواسطے ہے اور بعضون نے یون معنے ٹہرای ہین کہ بیت المقدس آباد ہوجائیگی اور ان تینون خبرونکا ظہور ہوگا یہ مطلب کیونکر بنی گا اللہ نے تو لانے کا لفظ فرمایا کہ دونو جہان کی صداقت کو لاؤنگا یعنے وہ شخص جو دنیا اور عقبی کی خبر دیگا اور لانیکا لفظ اوس چیز کے حق مین بولا جاتا ہے کہ موجود نہو اور پہر موجود ہوجاوی بیت المقدس تو موجود تہی لیکن ویران تہی اگر بیت المقدس مراد ہوتی تو یون فرماتا کہ مین آباد کرونگا آگے ایمان والو جن یہودیون نے یہ معنی ٹہرای کہ بیت المقدس آباد ہوجائیگی اونکی قول سے پردی مین محمدی شریعت کے برحق ہونیکا اقرار پایا گیا کیونکہ اس ویرانی کے بعد بیت المقدس کو محمدیون نے آباد کیا پانچوین دلیل یہ ہیکہ اسکے بعد کی آیت مین جو آبادی کی خبر ہے وہان اونتر ہفتی کے مدت فرمای اور یہان ستر ہفتی آئی ہین تو یہان اوس اونتر ہفتی والی مدت کا ذکر نہین ہے پادری لوگ زور زبردستی سے ایک اور ہفتہ ادہر ادہر سے کہینچ کر اونتر ہفتی مین ملاتے ہین اور دونون آیتون کا ایک ہی مطلب ٹہراتے ہین چھٹی دلیل یہ ہیکہ اس آیت مین ستر ہفتی کی مدت کے بعد خوشی کی خبر سنای کہ وہ سچی شریعت آویگی اور پاکون کے پاک پر ہاتھ پہرا جائیگا اور اونتر ہفتہ کے بعد غم کی خبر سنای کہ مسیح علیہ السلام مار ڈالے جائینگے اور وہ شہر اجڑ جائیگا ان سب دلیلون سے ثابت ہوا کہ اس آیت کا یہ مطلب ہے کہ ستر ہفتی تک اس پاک شہر بت پرستونکی ہاتھ سے تباہی اور ویرانی رہیگی اسکی بعد وہ پیغمبر پیدا ہونگی جنپر پیغمبری ختم ہوجائیگی اور یروشالم اونکی وقت مین ہمیشہ کے لئی آباد ہوجائی گی اب حضرت جبرئیل علیہ السلام حضرت دانیال علیہ السلام کو اوس مدت کا شروع بتلاتی ہین کہ وہ ویرانی ستر ہفتی کی جب شروع ہوگی جب پہلی مسیح علیہ السلام پر ظالمونکا ظلم ہوگا تب یہ پاک شہر مسجد سمیت اوجاڑا جائیگا حضرت جبرئیل علیہ السلام فرماتے ہین تیدع

وِتَسکِیل مِن مُوصَی دابار لِهاشِیب وِلِبنُوت یِرُوشالَم عَد ناشِیَح ناجِید شابُوعِیم شِبعاه وِشابُوعِیم شِشِّیم وُشنَیم تاشُوب وِنِبنِتاه رِحُوب وِحارُوص وُبِصُوق

ھاعتیم واحری ھشنا بوعیم ششیم وشنیم یکارت ماشیح وایئ لو اور تو بوجہ اور
سمجہ کہ جس وقت سے یروشالم کے پہر لانے اور بنانیکی بات نکلی مسیح سردار تک سات ہفتے ہین اور باسٹھ
ہفتے پہر لایا جائیگا اور بنایا جائیگا بازار اور دیوار مگر تنگی کے دنون مین اور باسٹھ ہفتون کے بعد مسیح
جدا کیا جائیگا اور نہین ہے اوسکے واسطے اتنی امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اب حضرت جبرئیل علیہ السلام نے
یہ خبر سنائی کہ جس وقت سے شہر یروشالم کے دوبارہ بنانیکی بات نکلی گی اوس وقت سے مسیح سردار
تک سات ہفتے ہین اور باسٹھ ہفتے سب ملکر انہتر ہفتے ہوئی حضرت عزرا علیہ السلام کے احوال کی جو کتاب ہے
اور توراۃ شریف کی جلد مین لگے ہوئی ہے اوس مین یہ بیان ہے کہ جب خسرو بادشاہ کا بابل مین عمل ہوا
اوس نے مسجد بیت المقدس کے بنانیکا حکم دیا تب بہت لوگ شہر یروشالم مین آئے اور اوس مسجد کی نیو
ڈالی بعد اسکے سامری لوگون نے کہا کہ اس پاک گھر کے بنانے مین ہم بہی شریک ہونگی چونکہ وہ لوگ بت پرست
تہے یہودیون نے اون کو شریک نہ کیا اون لوگون نے کچھہ جہگڑا اوٹہایا اس باعث سے دارا بادشاہ کی
سلطنت کے دوسری برس تک یہ کام موقوف رہا پہر دارا بادشاہ نے جب خسرو بادشاہ کا حکم نامہ خزانہ
مین پایا اوس مسجد کے بنانیکا حکم دیا اور دارا کی سلطنت کے چہٹے برس یہ مسجد تیار ہوئی پادری اکسفس
بڑا مجتہد تاریخ دینی اور دنیوی مین لکھتا ہے کہ خسرو کے بعد کمبیزس یعنے خسرو کا بیٹا بادشاہ ہوا اوسکے مرنیکے
سات مہینے بعد دارا ہو گشتسب کا بیٹا تہا بادشاہ ہوا کتاب مرشد الطالبین جو پادریون نے عربی مین لکھی
ہے اوس مین لکہا ہے کہ یہ دونون حکم فقط مسجد بنانیکے لئی تہے یعنے سارے شہر کے بنانے کا حکم نہین ملا تہا
تو اس آیت مین ان دونون حکم نامون کا اشارہ نہین ہو سکتا پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ خسرو اور
دارا کے فرمان کے طرف کسیطرح یہان اشارہ نہین ہو سکتا کیونکہ وہ فرمان فقط مسجد کے بنانیکا تہا نہ
شہر کے بنانے کا اکثرون کا قول یہ ہے کہ وہ فرمان مراد ہے جو عزرا علیہ السلام کو ارتخششتا بادشاہ نی
اپنے سلطنت کے ساتوین برس مین دیا تہا اور ظاہر ہونا جناب مسیح علیہ السلام کا اوس حکم کے انہتر
ہفتے بعد ہوا اور تعمیر کے باسٹھ ہفتے بعد آفتاب صداقت مین اس بادشاہ کا نام اردشیر اور شیر شاہ
لکہا ہے پہر لکہا ہے کہ یونانیون نے اوسکا نام ارتک زرکسیس رکہا ہے پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے
کہ بعضون کا قول یہ ہے کہ وہ حکم مراد ہے جو نحمیا کو اسی بادشاہ نے اپنی سلطنت کے بیسوین سال مین
دیا اور وہ برسون کو شمار کرتے ہین چہوٹے شمار سے پہلا قول بہت تسلی دینی والا ہے مگر اس قول پر

فقط یہی اعتراض ہوتا ہے کہ یروشالم کی دیوارون کے بنانیکا حکم نحمیاکو ملا تہا اور عزرا علیہ السلام کو جو
حکم ملا تہا وہ ایک عام تر قسم کا تہا لیکن شہر کے بنانے سے اور دیوار کھینچنے سے بطور مثال کے یہی مراد ہوسکتی
ہے کہ یہودیون کے دین دنیا کا بندوبست قائم ہوگا یا آدری کا مطلب یہ ہے کہ عزرا علیہ السلام کو بادشاہ
کا حکم فقط مسجد کے آباد کرنیکے لئی ملا تہا اور قربانیون کا خرچ بادشاہ نے دیا تہا عزرا علیہ السلام نے یروشالم مین آکر لوگونکو
توراۃ شریف سنائی اور شریعت کا بندوبست کیا اور بے شرع باتون کو موقوف کیا مگر شہر کے بنانیکا حکم
اونکو نہین ملا تہا ہم کہتے ہین کہ عزرا علیہ السلام کے احوال کی کتاب کے چوتہے باب مین یہ بیان ہے کہ
ارتخششتا بادشاہ کو دشمنون نے لکھ بہیجا کہ یہودی لوگ جو آپکی طرف سے روانہ ہوکر ہمارے درمیان آئے
ہین یروشالم مین پہونچے ہین اور اس فسادی شہر کو بناتے ہین چنانچہ دیوارین اوٹہا چکے اور نیوین ملا چکے
جب شہر بن چکیگا اور دیوارین تیار ہونگی تب وہ محصول نہین دینگے اگر یہ شہر پہر بنا اور اوسکی شہرپناہ
بنی تو آپ کا عمل نہر کے اس پار کچہ نرہیگا جب یہ خط بادشاہ کو پہونچا اوسنے لکہ بہیجا کہ یہ کام موقوف ہوجائے
اور یہ شہر نبایا نجاوی اور اس کتاب کے ساتوین باب سے ظاہر ہے کہ ارتخششتا کیطرف سے جو لوگ یروشلم
مین آئے تہے وہ عزرا علیہ السلام اور اون کے ساتہ والے تہے معلوم ہوا کہ اونہون نے شہر کو ہی بنانا
شروع کیا تہا تو شہر کی بنانیکی بات اوسیوقت سے نکلی تہی مگر دشمنون کے بہڑکانے سے بادشاہ نے
موقوف کروا دیا آفتاب صداقت مین ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام سے چارسو ستاون برس آگے
عزرا علیہ السلام نے بادشاہ سے اک نیا فرمان حاصل کیا اور یروشالم مین آکر اچہا انتظام کیا بعد
اسکے آس پاس کے ملکون کے آپس مین لڑائی کرنیکے سبب سے جو یہودی یروشالم مین رہتے تہے
بڑی تنگی مین آگئی اور سامریون نے اون کو شہرپناہ بنانے سے روکا تس پر نحمیا نے حضرت عیسی
علیہ السلام سے چارسو چوالیس برس آگے بادشاہ سے شہر اور شہرپناہ بنانیکا پروانہ حاصل کیا اور اوسکی
مدد سے شہر بنگیا نحمیا کی کتاب جو توراۃ شریف کی جلد مین لگی ہوئی ہے اوسکا خلاصہ یہ ہے کہ نحمیا بیان
کرتے ہین کہ مجکو خبر پہونچی کہ یروشالم کے لوگ بہت تکلیف اور ذلت اوٹہانے مین اور یروشالم کی
دیوار ڈہائی ہوئی ہے اور اوس کے پہاٹک آگ سے جلی ہوئے ہین تب مین رویا اور اللہ سے دعا
مانگی اور ارتخششتا بادشاہ کے بیسوین برس مین بادشاہ سے یہ حال کہا اور یروشالم مین جانیکا
اذن مانگا اور اوس نے اذن دیا اور مین یروشالم مین آیا پہر شہرپناہ بنانیکا بہت بڑا بیان لکہا ہے

پہر لکہا ہے کہ سامری لوگ فساد پر تیار ہوے اور سب نے ملکر بندش باندہی کہ جاکر یروشالم سے لڑین اور کام روک دین تب ہمنے اپنے خدا سے دعائین مانگین اور چوکیدار بٹہلاے کہ رات دن اون سے خبردار رہین پہر لکہا ہے کہ میرے آدہے نوکر کام کرتے تہے اور آدہے بہالی اور ڈہال اور کمان لیئے رہتے تہے پہر لکہا ہے کہ شہر پناہ بن چکی اور بیچے کواڑے لگائے اور ہمنے اپنے بہائی حنانی کو اور محل کے ناظم حنانیاہ کو مختار کیا اور اونکو کہدیا کہ جب تک دہوپ نہ چڑہے تب تک یروشالم کے پہاٹک کہولی نجاوین اور اونکے حاضر ہوتے ہوے کواڑے بند کیئے جاوین اور یروشالم کے باشندون کی چوکیان مقرر کرو کہ ہر ایک اپنی اپنی چوکی مین اور ہر ایک اپنے اپنے گہر کے سامنی چوکی کے لیئے ٹہرایا جاوے کیونکہ شہر تو بڑا اور کشادہ تہا پر اوس مین بہوتہوڑے لوگ تہے اور گہر بنی ہوے نہ تہے اس بیان سے معلوم ہوا کہ یہ جو فرمایا تہا کہ یہ شہر تنگی کے دنون مین بنایا جاوے گا وہ اشارہ اسی وقت کی طرف تہا کیونکہ دشمنون کا ہر طرف دہڑکا لگا ہوا تہا پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ بڑے مشہور تاریخ جاننے والے یون شمار کرتے ہین کہ عزرا علیہ السلام کے فرمان اور جناب مسیح علیہ السلام کے اوٹہ جانے کے درمیان مین چارسو نوے برس ہوتے ہین اور بعضی کہتے ہین کہ یہ حساب نہایت ٹہیک پڑتا ہے اس زمانہ کے تین حصہ ہین سات ہفتون مین یعنے اونچاس برس مین تعمیر بازار اور دیوارون کی ہوئی یہ زمانہ درمیان ہے عزرا علیہ السلام کے فرمان کے ہور نحمیاہ کے کام تمام ہونے کے اور اس بات کے ختم ہونے سے انجیل پاک کے شروع ہونے تک حضرت یحیی علیہ السلام کی تعلیم کے وقت تک یا حضرت عیسی علیہ السلام کی تعلیم کے وقت تک چارسو چونتیس برس گذرے دیکہو اے ایمان والو پادری صاف اقرار کرتا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے جسوقت سے انجیل کی منادی شروع کی اوس وقت تک حضرت عزرا علیہ السلام کے فرمان سے اونچاس برس یعنے سات ہفتی اور چارسو چونتیس برس یعنی باسٹھ ہفتی گذرے تو یہ سب ملکر اونہتر ہفتے ہوے پہر ایک ہفتہ پورا نہین ہوا تہا کہ حضرت عیسی علیہ السلام کو اللہ نے دنیا سے اوٹہا لیا مگر پادری ایک اور ہفتہ زبردستی ثابت کرتا ہے اور لکہتا ہے کہ پچہلا ہفتہ حضرت یحیی علیہ السلام اور حضرت عیسی علیہ السلام کی تعلیم کے وقت سے حضرت عیسی علیہ السلام کے اوٹہ جانے تک ہے کیونکہ وہ اوٹہ جانے والے تہی بعد اونہتر ہفتے کے باستر ہفتے کے دیکہو پادری ستر ہفتے کو اور اونہتر ہفتے کو ایک کئی دیتا ہے پہلی آیت مین ستر ہفتے ہین دوسری آیت مین سات اور باسٹھ یعنے اونہتر ہفتے ہین اور پادری دونون

آیتون مین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت سمجھتا ہے اسلئی کہتا ہے کہ ستر ہفتے یا اونہتر ہفتے یعنے ایک راہ
سے ستر ہفتے کا لفظ فرمایا دوسری راہ سے اونہتر ہفتے کا لفظ فرمایا پہر پادری سلنے یہ سونچا کہ حضرت
عیسیٰ علیہ السلام نے تین برس انجیل پاک کی منادی کی سات برس پورے نہین ہوے کہ اللہ نے آپ کو
دنیا سے اوٹھا لیا تو یہ پچہلا ہفتہ تین برس کا ٹہرتا ہے یہ سوچ کر اس ہفتے کے پورا کرنے کے لئی پادرے
لکہتا ہے کہ بعضی کہتے ہین کہ پچہلا ہفتہ پہیلتا ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے جدا ہونیکے بعد تک یعنے اوس
وقت تک کہ انجیل کی منادی غیر قومون مین شروع ہوی دیکہو پادری نے پچہلا ہفتہ پندرہ برس کا ٹہرا دیا کیونکہ
انجیل کی منادی غیر قومون مین سنہ ۴۱ عیسوی مین شروع ہوی جیسا کہ پادری ولیم میور نے تاریخ کلیسیا مین
لکہا ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے تیس برس کی عمر مین انجیل کی منادی شروع کی پہر تین برس کے بعد
آپ دنیا سے اوٹھہ گئی اور اس پر بارہ برس اور گذرے تب انجیل کی منادی غیر قومون مین ہوی کیونکہ
سنہ عیسوی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پیدا ہونیکے چار برس بعد سے لئی جاتے ہین تو یہ پچہلا ہفتہ پندرہ
برس کا ہوا یہ سب باتین پادریون کو اسلئی بنانی پڑین کہ دونون آیتون کا ایک مطلب ہوجاوے
اور حق بات یہ ہے کہ اس جگہہ اونہتر ہفتے ہین ستر ہفتون کی بشارت محمدی بشارت سے آب جانا چاہئے
کہ یکارت کا لفظ جو عبرانی مین ہے یہ لفظ جدا کرنیکے معنے مین اور جگہہ بہے آیا ہے توریت شریف کی پہلی
سورت کے سترہوین باب کی چودوین آیت مین اور تیسری سورت کے اونیسوین باب کی ساتوین آیت مین
نخرتاہ کا لفظ ہے اور بیان یہ ہے کہ جو شخص ایسا کام کریگا وہ اپنے قوم سے کٹ جائیگا اور مطلب یہ ہے
کہ اپنی قوم سے جدا کردیا جائیگا یہ مطلب نہین کہ قتل کیا جائیگا تو یہان بہی یکارت کا یہی مطلب ہے
کہ مسیح جدا کردیا جائیگا اسی باعث سے پادریون نے یکارت کا ترجمہ پہلے یون کیا تہا کہ مسیح منقطع کیا
جائیگا یعنے جدا کیا جائیگا آفتاب صداقت مین بہی یہی ترجمہ لکہا ہے پادری مریک سلنے بہی کشف الاثار مین
یہی لفظ لکہا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زمین سے جدا ہوگئی اب پادری میتر نے کچہہ سوچ کر یون ترجمہ
کردیا کہ مسیح قتل کیا جائیگا کیونکہ پادری لوگ قرآن کی ضد سے اس پر اڑی ہوی ہین کہ حضرت
عیسیٰ علیہ السلام حقیقت مین قتل کئے گئی سو اللہ نے پہلی سے اونکو جواب دے رکہا اسکے بعد فرمایا
وائین لو یعنے نہین ہے اوسکے واسطے اسکا یہ مطلب کہ جس صورت سے وہ ظاہر مین جدا کیا جا دیگا
وہ صورت حقیقت مین اوسکے لئے نہوگی یعنے قتل ہونا حقیقت مین اوسکے واسطے نہوگا قرآن مین اللہ نے

اس مطلب کو کھولدیا اور صاف فرما دیا کہ اوسکو قتل نہین کیا اور سولی پر نہین چڑہایا لیکن ویسی صورت
اونکے سامنی کردی گئی یعنے دوسرے شخص کی صورت ویسی ہوگئی جسنے اپنی خوشی سے آپ کے بدلی قتل
ہونا قبول کیا اللہ فرماتا ہے کہ اوسکو یعنے عیسی علیہ السلام کو اللہ نے اپنی طرف اونچا کرلیا یعنے آسمان پر بلالیا
ملا سید علی طہرانی رہ نے یون ترجمہ کیا ہے کہ نیستی اوسکے واسطے نہین ہے دوسری جگہہ لکھتے ہین کہ اس
جگہہ بہی اور قرآن مجید مین ہے اللہ نے خبر دی کہ نیستی اوسکے واسطے نہین بلکہ لوگون کی نظر سے پوشیدہ
ہوگئی اور آسمان پر چلے گئی اور امام مہدی علیہ السلام کے وقت مین اوترین گی ایک پادری نے یہی
مطلب لکہا کہ وہ ظاہر مین قتل ہوئی حقیقت مین قتل نہین ہوی مگر پادری نے اس ایمان کی بات مین کفر کی
بات ملادی اور لکہدیا کہ وہ تو معاذ اللہ خدا تہی کہین خدا بہی قتل ہوتا ہے ہای افسوس ادہر اونکی قتل
ہونیکا دعوی کرتے ہین ادہر اونکو خدا سمجہتی ہین یا اللہ ہم محمدیون کو انکے فریبون سے بچائیو آمین اسکے بعد
ارشاد ہوتا ہی وِہَاعِیرْ وِہَقُّودِیش یَشْحِیتْ عَمْ نَاجِیدْ ہَبَّا اور اس شہر کو اور اس مقدس کو غارت
کریگی قوم اوس سردار کی جو آویگا وِقِصُّو بَشِّطِیف اور اوسکا آخر آویگا گویا طوفان کے زور سے وِعَدْ قِص
مِلْحَامَاہ نِحِرِصِت شُمِمُوث اور آخر تک لڑائی رہیگی اور مقرر کی ہوئی خرابیان ہونگی وِہِجْبِیرْ بِرِیْت
لَا رَبِّیمْ شَابُوع اِحَادْ وِحَصِی ہَشَّابُوعَ یَشْبِیتْ زِبَحْ وُمِنْحَاہ اور وہ قایم کریگا اوس عہد کو بہتیرون
کے ساتھ ایک ہفتے کے لیے اور اوس ہفتی کے آدھے مین موقوف کریگا ذبحہ اور ہدیہ یعنے نذر وِعَلْ کِنَف
شِقُّوصِیمْ مِشُومِیمْ وِعَدْ کَالَاہ اور فصیلون پر اوجاڑنے والے کی مکروہات دہری جاوینگی یہانتک
کہ اوسکی بالکل غارت ہو وِنِحِرَاصَاہ تِتَّخْ عَلْ شُومِمْ اور وہ بلا جو مقرر کی گئی ہے اوس اوجاڑنیوالی
پر واقع ہوگی ملا سید علی طہرانی رہ نے بہی یون ہی ترجمہ کیا ہے کہ غضب جو معین ہے اوس ویران کیگولی پر ٹوٹ
پڑیگا ای امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی کی طرف سے حضرت جبرئیل علیہ السلام خبر دیتے ہین کہ ایک
بادشاہ آویگا شہر کو اور مسجد کو غارت کریگا سو حضرت عیسی علیہ السلام کے اوٹھ جانے سے چالیس برس
بعد وسپاشین رومی سردار قیصر بادشاہ کیطرف سے فوجین لیکر آیا پہر اوسکو روم کیطرف سی بلاوا آیا
کہ سلطنت کی باگ اپنے ہاتہہ مین لا وسے تب وہ بہاگ گیا اور اپنے بیٹے طیطس کو یروشلم کے گہیرنے
کے لیے بہیجا طیطس مردود فوجین لیکر آیا اور شہر کو گہیر لیا پادری مریک کشف الآثار مین لکہتا ہے کہ
طیطس نے حکم دیا کہ سارا شہر اور مسجد بیت المقدس جڑسے اوکہیڑا گیا مسجد کو اور شہر کی دیوارون کو

اوندہا کر دیا اور نشانی کے واسطے تین برج اور قلعی کی تہوڑی سی دیوار باقی رکہے اور اوسکے بعد
ترنطیس روفس جو فوج کا سردار تہا اوس نے شہر کی جگہہ پر ہل چلوای اور اوس شہر کی گہیرتے وقت اور
ملک یہودیہ کے شہرون اور گانوٗن کی ہلاکت کے وقت یروشالم کی ویرانی سے پہلی اور پیچہی تیرہ لاکہہ آدمی
ضائع ہوی اور ستانوی ہزار آدمی قید ہو کر غلامون کی طرح بیچی گئی اور ایسے حقیر ہو گئی کہ اونکا کوی
خریدار نہ ملا اس بیان سے معلوم ہوا کہ طیطس نے اور اوسکے باپ نے شہر یروشالم کو ویران کر کے اور
شہرون اور گانوٗن کو بہی تباہ اور ویران کیا معلوم ہوا کہ یہی مطلب ہے ان لفظون کا کہ اوسکا آخر
آویگا طوفان کے زور سے یعنے اوس ظالم کی فوج آخر مین طوفان کی طرح زور کریگی پادری طامس اسکاٹ
لکہتا ہے کہ وہ سب اپنے آگے پانی سا کا طوفان لی چلین گی کس واسطے کہ اوس لڑای کے انجام تک
نہایت بڑی بڑی بربادیان مقرر ہوی تہین اس پادری کے بیان کے موافق یہ لفظین جو فرمائی
ہین وِعَدْ قِصْ مِلْحَاماہ نِحِرِحِت شُمِمُوث اسکا ترجمہ یون ہے کہ لڑای کے آخر تک مقرر کی
ہوی خرابیان ہونگی پہر فرمایا کہ وہ اوس عہد کو یعنے اپنی حکومت کے قول و اقرار کو ایک ہفتے کی لئی
قائم کریگا اسکا یہ مطلب کہ اوسکی حکومت سات برس رہیگی اور ہفتہ کی آدہی مین قربانی اور نذر
موقوف کریگا سو وسپاشیان رومی نے اول کے برسون مین یہودیون کو قتل کیا اور جا بجا بکوایا اسلئے
کی نذر اور قربانی جو وہ لوگ کرتے تہی وہ موقوف ہو گئی یہودی اگرچہ کافر تہے حضرت عیسی علیہ السلام
کے اور انجیل پاک کے دشمن تہے اون کی قربانی اور نذر سب اکارت تہی مگر رومی بت پرست اون سے
بدتر تہی وہ اللہ کے پوجنی سے ضد رکہتے تہے اور چاہتے تہے کہ اللہ کا نام کوی نہ لے لب التواریخ
مین لکہا ہے کہ وسپاشیان نے دس برس بڑی شہرت سے بادشاہت کی اور ابن اثیر جزری رح نے
تاریخ کامل مین لکہا ہے کہ وسپاشیان نے سات برس اور سات مہینی بادشاہت کی یہ قول کلام پاک
سے بہت موافق ہے یہی ٹہیک ہی ا ابن اثیر رح نے جو سب بادشاہون کا حساب لکہا ہے اوسکی موافق
اوسکی بادشاہت حضرت عیسی علیہ السلام کی پیدائش سے ستر برس کے بعد ہے اور اوسکی موت اٹہتر
برس ہے اب جاننا چاہیے کہ پادری لوگ اس آیت کا اشارہ حضرت عیسی علیہ السلام کیطرف
لیجاتے ہین اتنا نہین دیکہتے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کا ذکر اوپر ہو چکا پہر اوس بادشاہ کا ذکر ہوا
جو یروشالم کو ویران کریگا اسکی بعد جو یہ ذکر ہے کہ وہ قربانی اور نذر کو موقوف کریگا یہ اشارہ بہی اوسکی

رومی بادشاہ کی طرف ہے جسکا ذکر اوپر کی آیت مین ہے پادریون نے نزدیک کو چھوڑ کر اس اشارہ کو
دور کیطرف پھیر دیا اور یہ مطلب لکھدیا کہ حضرت عیسی علیہ السلام کی عمر کا جو پچھلا ہفتہ ہے اوس مین وہ
اپنے تئین قربان کرینگی اور وہ قربانیان جو حضرت موسی علیہ السلام کے شریعت مین تہین وہ موقوف
کر دینگی اور وہ اودہا ہفتہ حضرت عیسی علیہ السلام کے اوٹھ جانیکے تین برس بعد پورا ہوگا پادری
طامس اسکاٹ نے یہ مطلب لکھکر پہر بیت المقدس کی ویرانی کا ذکر کیا ہے پہر لکھا ہے کہ وہ قربانیان
جو وہان ہوتے تہین حقیقت مین اوس وقت موقوف ہوئین مرشد الطالبین جو پادریون نے عربی
مین لکھی ہے اوس مین لکھا ہے کہ شرعی قربانی حضرت عیسی کے مرنے کے وقت موقوف ہوگئی اور اوسکی
قوت اور اوسکا فائدہ جاتا رہا مگر یہودی لوگ قربانیان کرتے رہے اور قربانی کے موقوف ہونی کی
پیش خبری چالیس برس بعد بالکل پوری ہوگئی جس وقت رومیون نے پاک شہر کو اور مسجد کو ویران
کر دیا اور بہت یہودیون کو قتل کیا اور باقیون کو روی زمین پر تتر بتر کر دیا اے محمدی بہائیو دیکہو
پادریون نے اقرار کیا کہ ظاہر مین قربانیان ہوتے رہین اور بالکل موقوف اوسی وقت ہوئین جب
یروشالم ویران ہوا اب خوب سمجھ لو کہ اس آیت مین اوسی رومی بادشاہ کیطرف اشارہ ہے کہ وہ
قربانی اور نذر کو موقوف کر دیگا مگر پادریون کا مطلب یہ ہے کہ یہ ہفتہ اوپر کے اونہتر ہفتون مین
ملکر ستر ہفتے ہوجاوین اور ستر ہفتے کی آیت جس مین صاف بشارت جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے
وہ بہی حضرت عیسی علیہ السلام کی بشارت ٹہیر جاوی یہ جو فرمایا کہ فصیلون پر اوجاڑنیوالی کے
نکروہات دہری جاوینگی اسکا یہ مطلب کہ شہر کی دیوارون کے پاس بت پرستون کے جہنڈی آوینگے
سو جب وشپاشیان نے اس شہر کو گہیرا بت پرستی کے جہنڈے جن کے اوپر عقاب جانور کی تصویر تہی
اون ناپاک جہنڈون نے شہر کو گہیر لیا اور شاید دہر بہی اشارہ ہو کہ اس بربادی کے چونسٹھ برس بعد
آدریان بادشاہ نے ایک مندر جیوپیٹر دیوتا کے نام کا بنوایا اور کلوری پہار پر ایک بت کہڑا کیا پادری
شیرنگ نے الکتاب کے مقامات المعروفہ مین یہ حال لکہا ہے اور پادری طامس اسکاٹ نے اس آیت کا مطلب
یون لکہا ہے کہ بت پرستی کی جہنڈے جو یروشالم کی بربادی کی نشانی ہوگی یہودی لوگ دیکہینگے جو
تمام شہر پر اور اوسکے گرد پیش پر پہیل جاوینگی اور وہان کے باشندون کا پیچہا کرینگی اس پادری
کی قول کے موافق وعدہ کا لا لا کے یہ معنے ہوی کہ اوس تمام تک یعنے تمام شہر تک بت پرستونکی

کفر کی نشانیان پہیل جاوینگی پہر فرمایا کہ وہ بلا جو مقرر کی ہوی ہے اوس اوجاڑنیوالے پر پڑیگی اسکا یہہ
مطلب کہ رومی بادشاہون پر جو آفت اللہ نے مقدر مین لکھی ہے وہ اپنے وقت پر آوے گی سو رومی بادشاہ
محمدی وقت مین تباہ ہوا ہے بے شک اور جو وقت [illegible] بادشاہ کی حکومت کا
بیان فرمایا اس مین کیا عجب ہے [illegible]
ہفتے کے بعد سے ہین وسپاشیان کے موت پادری پاکس [illegible]
لکھی ہے اوسکے بعد پوری ستر ہفتے یعنے چارسو نوے برس اور ایک برس اور گذرا کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ
وسلم پیدا ہوے کیونکہ پادریون نے لکہا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سن پانسو ستر عیسوی مین
پیدا ہوے ولیم میور اور کاسن ڈی پرسیول اور طامس کارلیل نے آپ کی پیدایش پانسو ستر مین لکہی ہے
اور واشنگٹن ارونگ اور راڈورڈ گبن اور رچرڈ نے پانسو اونہتر لکہا ہے اس پر نگر کا قول ہے پانسو اکتیا
سرسٹھ ڈی سیسی کہتا ہے پانسو اکہتر پادری جان ولیون پورٹ نے ایک روایت پانسو ساٹھ کی بہی لکہی ہے
اگر یہ روایت ٹہیک ہے تو ستر ہفتون کا شروع یروشلم کی ویرانی سے یعنی سن ستر سے سن پانسو ساٹھ تک
پوری ستر ہفتے یعنے چارسو نوی برس ہوتے ہین اور اس قول کو اس بات سے قوت ملتی ہے کہ ملا سید علی
طہرانی رہ اقامت الشہود مین لکھتے ہین کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بہیجے جانے سے ستر برس پہلی اوس
حاشیہ پر موٹے خط سے یون لکہا ہے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونے سے ستر برس پہلی اونکا
یہ ہے کہ یہی لفظ ٹہیک ہے کہ آپ کے پیدا ہونے سے ستر برس پہلی بیت المقدس کے اطراف مین ایک لڑکا
پیدا ہوا اور کچہہ بولنی لگا کہ اوسکے باپ نے کہا چپ رہ وہ چپ ہوگیا یہان تک کہ جب بارہ برس کا ہوا تب
بولا اور اوس نے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کی بشارت سنائی اسکا بیان بہت بڑا ہے وہان
لکہا ہے کہ جب وہ لڑکا پیدا ہوا اوس دن بیت المقدس کی دوسری ویرانی سے چارسو بیس برس گذری تہی
اس بیان سے صاف معلوم ہوا کہ بیت المقدس کی ویرانی سے چارسو نوی برس بعد جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم
پیدا ہوی اگر کوی کہے کہ آپ کا ظہور تو حضرت عیسی علیہ السلام کی بعد ہوا ہے تو آپکی بشارت حضرت عیسی
علیہ السلام کی بشارت سے پہلی کیون فرمائی اسکا جواب یہ ہے کہ حضرت دانیال علیہ السلام کو یروشلم کی ویرانی کی
خبر سنکر بڑا صدمہ گذرا تہا اور ہمیشہ کی آبادی چاہتے تہے اسلئے اللہ تعالی [illegible] حضرت جبرئیل علیہ السلام
نے پہلے اونکے دل کی تسلی کے لئے اون ستر ہفتون کی خبر سنادی جن کی [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم

پیدا ہونیوالے تھے جنکی باعث سے یہ پاک شہر ہمیشہ کے لئے آباد ہونے والا تہا پہر اون اوخر ہفتونکی
خبردی جو ستر ہفتون سے پہلی آنیوالے تھے جنکے بعد حضرت عیسی علیہ السلام دنیا سے اوٹھ جانے
والے تھے جنکے بعد یہ شہر مسجد سمیت ویران ہونے والا تہا اسیطرح حضرت اشعیا علیہ السلام کی کتاب
کے دوسرے باب مین اللہ تعالی نے آخری زمانی مین ملک شام مین اور ہر ہر ملک مین ایمان کے پہیل
جانیکی بڑے دہوم سے بشارت دی ہے پہر تیسرے باب مین اوسوقت سے پہلی جو ویرانی یروشلم کی
ہونیوالی تھے اوسکی خبر دی ہے بعد اسکی چوتہی باب مین پہر بڑی آبادی کی خوشی سنائی ہے جناب
میکاہ علیہ السلام کے صحیفہ کے ساتوین باب کی بارہوین اور تیرہوین آیت مین پہلی بڑی آبادی کی خوشی
سنائی پہر ویرانی کی خبر دی ہے آگے محمدی بہائیو ہماری محمدی حدیثون مین جابجا یہ ذکر ہے کہ جناب محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ جب نزدیک آیا تہا تورات اور انجیل کے جاننے والے صاف صاف خبر دیتے تہے
کہ آپ کا زمانہ نزدیک آیا ہے مولانا جلال الدین سیوطی رح تفسیر دُرّ منثور مین لکہتے ہین کہ امام احمد اور حاکم
نے روایت کیا اور حاکم نے سند کو صحیح کیا اور ابونعیم اور بیہقی دونون نے دلائل النبوۃ مین اسکو روایت
کیا کہ سلمہ جو سلامہ کے بیٹے ہین اور بدر والون مین ہین وہ فرماتے ہین کہ ایک یہودی ہمارا ہمسایہ تہا جناب
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے بہیجے جانے سے تہوڑے دن پہلے اوسنے کہا کہ ایک نبی بہیجے جاوینگے ان شہرون کی طرف
سے اور مکہ اور یمن کیطرف اشارہ کیا لوگ بولے تجہکو اونکا ظہور کب تک نظر آتا ہے اوس نے میری طرف
دیکہا اور کہا کہ اگر اس لڑکے کی عمر پوری ہوگی یہ اونکو پاویگا امام بیہقی کی روایت مین ہے کہ حضرت
سلمان فارسی رض سے ایک عیسائی درویش نے فرمایا کہ اللہ تعالی ایک پیغمبر بہیجیگا اون کا نام احمد
ہے اور یہ اونکے ظاہر ہونیکا وقت ہے کہ نزدیک آپہونچا ہے اور مین تو بہت بوڑہا ہون مجکو گمان نہین
کہ مین اونکو پاؤن پہر اگر تو اونکو پاوے تو اونکو سچا جانیو اور اونکی تابعداری کیجیو مولانا جلال الدین
سیوطی رح تاریخ مصر مین لکہتے ہین کہ ابن عبد الحکم نے کہا ہے کہ ہمکو خبر دی ہانی ابن متوکل نے کہا کہ ہمکو
خبر دی ابن لہیعہ نے وہ روایت کرتے ہین یزید ابن ابی حبیب سے کہ جناب پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم کا خط
جب مقوقس کو پہونچا اوسنے اوس خط کو اپنے سینے سے لگایا اور کہا یہ ایسا زمانہ ہے کہ اوسمین وہ نبی
نکلینگے جنکا پتہ ہم اللہ کی کتاب مین پاتے ہین ان روایتون سے معلوم ہوا کہ تورات اور انجیل والونکو
اونکے ظہور کی مدت معلوم تہے معلوم ہوا کہ وہ مدت اونکو حضرت دانیال علیہ السلام کی اس بشارت

ہی معلوم ہوئی تہی اور وہ لوگ اسکا یہی مطلب سمجہی تہے جو ہمنی لکہا ہے دسوان اور گیارہوان
باب اول کی آیتون کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت دانیال علیہ السلام نے فارس کے بادشاہ خورس کے تیسرے
سال مین پہلی مہینے کی چوبیسوین تاریخ بڑی ندی دجلہ کی کنارے پر ایک فرشتہ کو دیکہا اوسکی پوشاک
اور بدن کی رنگت کا اور اوسکے جلال کا بیان فرماکر حضرت دانیال علیہ السلام فرماتے ہین کہ اوس نے
مجہسی کہا مین تیری پاس بہیجا گیا ہون پہر اوس نے کہا کہ فارس کی مملکت کا سردار اکیس دن تک میرے
مقابلی مین کہڑا رہا اور دیکہہ میکائیل جو سردارون مین بڑا ہے میری مدد کو پہونچا سو مین وہان فارس کے
بادشاہون کے ساتہہ ٹہرا پہر کئی آیتون کے بعد یون ہے کہ مین فارس کی سردار سے لڑنے کو پہر جاؤنگا
اور جب مین چلا جاؤنگا تب دیکہہ یونان کا سردار آویگا پر مین تجہی بتلاؤنگا جو کچہہ کہ سچائی کی کتاب
مین لکہا ہے اور کوئی نہین جو انکی مقابلی مین میری کمک کرنے کے لئی کمر باندہیگا مگر میکائیل جو تمہارا
سردار ہے اور دارا مادی کی سلطنت کے پہلی برس مین مین ہی تہا جو کہڑا ہوا تاکہ اوسی قایم کرون اور
قوت دون پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ فارس کی سردار سے مراد کمبایسس ہے جو خسرو کا بیٹا تہا
اور اپنی باپ کی غیر حاضری کی وقت انتظام کرتا رہا وہ یہودیونکا دشمن ہوگیا تہا سو فرشتہ اوسکی
کامونکو دیکہتا رہتا تہا اور برخلاف کامون کو دفع کرتا رہتا تہا فرشتہ نی اوسی کے حق مین
فرمایا کہ فارس کی سردار سے لڑنے جاؤنگا پادری اگسٹس لکہتا ہی کہ یہ شخص بد تہا پہلے اوس نے
اپنی بہائی کو قتل کیا پہر اپنی بہن کو مار ڈالا پہر اپنی نائب کی چہوٹی بیٹے کو قتل کیا فرشتہ فرماتا ہے
اور اب مین تجکو وہ جو سچ ہے بتلاؤنگا دیکہہ فارس مین اور بہی تین بادشاہ قائم ہونگی اور چوتہا
سبہون سے زیادہ دولتمند ہوگا اور جب وہ اپنے دولت کے باعث زورآور ہوجاویگا تب
وہ سب کو اوبہاریگا کہ یونان کی سرزمین کے مخالف ہون پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے
کہ وہ تین بادشاہ یہ ہین ایک کمبیزس جو خسرو کا بیٹا تہا اور دارا جسنی خسرو کی بیٹی سے یعنے اتوسا
سے بیاہ کیا اور سمردس اور چوتہا زرکسز یعنے شیر شاہ جو دارا کا بیٹا تہا اوسنے یونانیون سے لڑنے کو
بلیخ کروکی فوج جمع کی فارس کی فوج ہلاک ہوئی زرکسز پلٹ آیا پادری اگسٹن لکہتا ہے کہ کمبیزس کے
مرنے کے بعد سمردس نامی ایک فریبی گدی پر بیٹہا کمبیزس کے سات مہینی بعد دارا بادشاہ ہوا
فرشتہ فرماتا ہے اور ایک زبردست بادشاہ قایم ہوگا اور بڑے غلبہ سے سلطنت کریگا اور جو چاہیگا سو

کریگا اور جب وہ قائم ہو گا تو اوسکی سلطنت ٹوٹے گی اور آسمان کی چارون ہواؤن کے اطراف
پر تقسیم کی جائے گی پر اوسکی نسل کو نہ پہونچے گی اور نہ اوسکی بادشاہت کی مانند ہو گی جیسے اوسنے بادشاہت
کی کیونکہ اوسکی بادشاہت جڑ سے اوکھڑ جائیگی اور اونکی لیے ہو گی جو اونکے سوا ہین پادری طامس اسکاٹ
لکھتا ہے کہ زبردست بادشاہ سے مراد حضرت سکندر ہین پادری اسمتھ لکھتا ہے کہ جب سکندر
اعظم بادشاہ ہوا اور اس ملک مین سکندر ذوالقرنین لقب سے مشہور ہوا پھر حضرت عیسیٰ
علیہ السلام سے تین سو ایک برس پہلے مقدونیہ کی سلطنت چار حصون مین تقسیم ہوئی اور دانیال
علیہ السلام کی پیش خبری پوری ہوئی وہ حصے یہ ہین فلسطینہ اور مصر طالمی سوتر کو ملا اور سوریا
اور بابل پوربی صوبون سمیت سلوکس کو ملا تھراکیہ اور بتھینیہ اور کوچک ایشیا کے اور صوبے
لیسماخس کو اور مقدونیہ اور یونان کسندر کو ملا ابن اثیر رح تاریخ کامل مین لکھتے ہین کہ حضرت
سکندر کی مرنے کے بعد لوگون نے آپکی بیٹے اسکندروس کو بادشاہ بنانا چاہا اونہون نے
بادشاہ ہونے سے انکار کیا اور اللہ کی عبادت اختیار کی فرشتہ فرماتا ہے اور دکہن کا بادشاہ
زور پکڑیگا اور ایک اوسکے سردارون مین سے زور مین اوس سے زیادہ ہو گا اور حکومت
پاویگا اور اوسکی سلطنت بڑی سلطنت ہو گی پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ مصر
ملک یہودیہ سے دکہن [illegible] دکہن طرف ہے پھر لکھاہے کہ حضرت سکندر
کے سردارون مین طالمی دکہن یعنی مصر کا بادشاہ جلد طاقتور ہوا اور سوریا کا بادشاہ اوس سے
زیادہ طاقتور ہو گا پادری ہنری اسکاٹ لکھتا ہے کہ دکہن کے بادشاہ سے مصر کا بادشاہ مراد
ہے اور اوسکے بادشاہ [illegible] کا بادشاہ مراد ہے یوسیفس لکھتا ہے کہ طالمی سوتر یعنے
بچانے والا جب یروشلم کو اپنے قبضہ مین لایا چاہتا تھا تو اس غرض سے کہ مسجد مین نذرین
گذراننے وہ شہر مین داخل ہوا جب یروشلم سے روانہ ہوا بہتیرے یہودیون کو اپنے ساتھ
لی گیا اور اونہین قرینی مین جو مصر کے پاس ہے آباد کیا اور اوسکے بعد اور بھی یہودی مصر مین
پہونچے اغلب ہے کہ دکہن کے بادشاہ سے مراد یہی طالمی سوتر ہے اور اوسکے سردارون
میں سے ایک جو زور مین اوس سے زیادہ ہوا وہ سلوکس نکاتور تھا کیونکہ مسیح علیہ السلام
سے تین سو ایک برس پہلے سلوکس نے سوریا کی سلطنت پائی اور وہ چارون سلطنتون مین

بڑھی ہوئی فرشتہ فرماتا ہے اور برسون کی بعد آخر کو وی آپس مین میل کرین کی کیونکہ دکہن کے بادشاہ
کی بیٹی اوترکے بادشاہ پاس آویگی تاکہ اتحاد ہوئی پر وہ اوس بازو کی قوت کو نرکہی گی اور وہ بہی
کہڑا نہوگا اور نہ اوسکا بازو بلکہ وہ اون سمیت جو اوسے لائی تہے اور اوسکے باپ سمیت اور اوس سمیت
جسنے اوسکو اون دنون مین زور دیا تہا حوالہ کیجائیگی یہ جو طالمی کا لفظ ہے اسکو عربی کتابون مین
بطلیموس لکہا ہے یہ مصر کی اون بادشاہون کا خطاب ہے جو حضرت سکندر کے بعد ہوئی ابن اثیر نے
تاریخ کامل مین لکہا ہے کہ جتنی بادشاہ حضرت سکندر کے بعد ہوی وہ سب بطلیموس کہلاتے تہے ابن
اثیر نے اس بادشاہ کا نام بطلیموس ابن لاغوس لکہا ہے معلوم ہوا کہ اسکی باپ کا نام لاغوس
ہے اوسیکو پادری نے لاکس لکہا ہے پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ انٹیوکس سوتر سریا
کی سلطنت مین قائم مقام ہوا اور اوسکا قائم مقام انٹیوکس تہیوس ہوا اور طالمی فلادلفس
نے اپنے باپ طالمی لاکس کے بعد مصر مین حکومت کی اس عرصہ مین اکثر لڑائیان آس پاس والون
کی درمیان مین اور مختلف بادشاہون مین ہوئین لیکن آخر کار صلح ہوئی انٹیوکس اس پر راضی ہوا
کہ اپنی جورو لوڈیاس کو اوسکے بیٹون سمیت جدا کر دیا اور طالمی کی بیٹی برینس سے بیاہ کیا اس طرح پر
دکہن کے بادشاہ کی بیٹی اوترکے بادشاہ پاس آئی اوسکی ساتہہ موافقت کرنیکو لیکن وہ قوت بازو
کی قائم نرکہہ سکی اسلئی کہ انٹیوکس نے لاؤدیس کو پہر بلا لیا اور برینیس کو نکال دیا اور لاؤدیس نے
خوف کیا کہ پہر نکالی نجاوی اس خوف سے انٹیوکس کو زہر دیا اور برینیس کو ہمراہیون سمیت قتل کرایا
سو انٹیوکس اپنی جگہہ پر قائم نرہ سکا اور قوت نرکہہ سکا اور برینیس برباد ہی کیواسطے دی گئی اور وہ
لوگ بہی جو اوسکو لائی تہے اور جو اوس سے پیدا ہوی تہے اور اوسکا باپ اوسکی بچانیکی قابل نہ
تہا کیونکہ اوسوقت مین وہ مرگیا ابن اثیر نے اور ابو الفدا نے فلادلفس کا نام فیلوذفوس لکہا ہے
اور اوسکے معنے لکہی ہین دوست اپنے بہائی کا فرشتہ فرماتا ہے اور اوسکے نسل سے کونپل کیطرح
جو جڑ سے نکلی ایک اوسکی جگہہ قائم ہوگا وہ ایک لشکر کے ساتہہ اویگا اور اوترکے بادشاہ کے
قلعہ مین داخل ہوگا اور اون پر حملہ کریگا اور غالب ہوگا اور وہ اونکی بتہا کرون کو اون کی
سرداروں سمیت قید کر کے مصر کو لیجائیگا اور اونکی قیمتی برتن سونے چاندی کے بہی لیجائیگا
اور وہ اوترکے بادشاہ کے نسبت بہت برسون تک زور آور رہیگا پادری طامس ا...

لکھتاہے کہ اوس جڑ کی ایک شاخ طالمی یورگیتس جو بیرنیس کا بہائی تہا اپنے باپ کی جگہہ پر قائم ہوا
اور بڑی فوج کے ساتہہ آیا تاکہ سلوکس کالینیکس جو لاؤدیس کا بیٹا تہا اور سریا کے تخت پر قائم ہوا
تہا اوس سے اپنی بہن کا بدلا لیوی اور وہ زبردستی سلوکس کی قلعون مین اور صوبون مین داخل
ہوا اور سلوکس پر آسانی سے فتح مند ہوا جب کہ مصر مین بلوا ہوا تو وہ واپس گیا اور بہت سے قیدے
ہمراہ لیگیا نہ فقط سردارون کو بلکہ بتون کو بہی مصر مین لیگیا کہتے ہین کہ وہ دو ہزار پانسو بتون سے
زیادہ اپنے ساتہہ لیگیا مصریون نے اوسکو خطاب یایورجیتز یعنی نفع پہونچانیوالا اور بہت خزانہ بہی لیگیا وہ چار
پانچ برس تک سلوکس سے زیادہ زندہ رہا پادری آگستس لکھتاہے کہ جب طالمی نے سریا پر فتح
پائی تو یروشالم مین پہونچکر شریعت کے طور پر مسجد مین شکرانے کی نذرین گذرانین اور بڑے بڑے
نذرین دین ابوالفدا نے یورگیتس کا نام اوراخیطس لکہاہے اور ابن اثیر نے اوراغاطس لکہاہی
فرشتہ فرماتاہے پہر وہ دکہن کے بادشاہ کے ملک مین داخل ہوگا اور اپنے سرزمین مین پہر جائیگا
اور اوسکی بیٹی آکہو اکسائینگی اور ایک بڑا لشکر جمع کرینگی اور ایک یقینا چڑہیگا اور ابڈی گا اور
گذری گا اور پہر آویگا اور ری اوسکی قلعہ تک لڑینگی اور دکہن کے بادشاہ کا غصہ بہڑکی گا اور
وہ نکلکر اوس سے ہان اوتر کے بادشاہ سے لڑائی کریگا اور بڑا لشکر لیکر آویگا اور وہ بڑا
لشکر اوسکے قابو مین دیا جائیگا اور جبکہ وہ لشکر اوڑا یا جائیگا تب اوسکی دل مین گہمنڈ سما ویگا
اور وہ ہزارون دس ہزارون کو گرا ویگا پر وہ غالب نرہیگا اور اوتر کا بادشاہ پہریگا اور ایک
لشکر کو جو پہلی سے زیادہ ہوگا جمع کریگا اور چند برس کے بعد اپنا وہ بڑا لشکر اور بہت مال ساتہہ لیکر
آویگا اور اون دنون مین بہوتیرے دکہن کے بادشاہ پر چڑہائی کرینگی اور تیری قوم کے قزاق بہی
اوٹہین گی کہ اوس رویا کو پورا کرین پر وہی گر جائینگی اور اوتر کا بادشاہ آویگا اور دمدمہ
باندہی گا اور مضبوط شہر لیلی گا اور دکہن کے بازو قایم نرہینگی اور نہ اوسکی چنی ہوی لوگون
کو قایم رہنی کی طاقت ہوگی اور وہ جو اوس پر چڑہنی آویگا اپنی مرضی کی موافق عمل کریگا
اور کوی اوسکا مقابلہ نکرسکی گا وہ اوس سرزمین جلیل مین قیام پکڑی گا کہ وہ بالکل اوس کے
ہاتہہ مین ہوگی پادری طامس اسکاٹ لکھتاہے کہ طالمی فلوپاتور مصر مین اپنے باپ یورجیتز
کا جانشین ہوا اور سلوکس سیرانس اور بڑا انٹیوکس یہ دونون بیٹے سلوکس کالینیکس کے بادشاہ

مصر سے لڑنے کے لیئے بہڑکانے لگی کہ جو ملک اونکے باپ سے لیلئے گئے تہے وہ ملک پہر لیوین لیکن
سیرانس کو اوسکے ایک کپتان نے زہر دیا اور اکیلی انٹیوکس نے حملہ کیا پیش خبری مین فرمایا تہا کہ
اوسکے بیٹے اور پہر یون فرمایا تہا کہ ایک اون مین سے یقیناً آویگا یہ پیش خبری پوری ہوی طالمی
کے ملک جو ایشیا مین تہے انٹیوکس نے اونپر چڑہائی کی اور جن ملکون مین سے وہ گذرا اونمین
طوفان کے مانند بربادیان پہیلادین پہر طالمی سے صلح کی اور دونون فوجون نے صلح کا برتاؤ
کیا اور لڑائی کے لئے طیار رہوی انٹیوکس طالمی کی فوجون پر حملہ کرنے کے واسطے پلٹ آیا اور
اونپر غالب ہوا اور مصر کی حدون تک لڑائی کی اور مصر کو ایک حملہ سے ڈرادیا تب طالمی نے ایک
بڑے فوج کے ساتہہ چڑہائی کی انٹیوکس کے بیشمار فوجون کو بڑے شکست دی انٹیوکس لاچار
ہوکر پلٹ گیا اور طالمی کے پاس صلح کا قاصد بہیجا لیکن طالمی نے اس اخری فتح سے فائدہ نہ
اوٹہایا اور عیش کرنا شروع کیا انٹیوکس کے پلٹ جانے کے بعد وہ ایشیا کے اور سلطنتون مین
گہوما اور یروشالم مین آیا اور قدس الاقداس مین داخل نہ ہونے پایا تو یہودیون سے ناراض
ہوا اور مصر کے رعایا مین سے بعضی کہتے ہین چالیس ہزار اور بعضی کہتے ہین ساٹہہ ہزار یہودیون
کو بڑے ظلم سے برباد کیا یہی اوسکی بربادی کا باعث ہوا چند سال کے بعد انٹیوکس اپنی آخری
شکست سی نکلا جب طالمی خلوپاتر مرچکا تہا اوسکا بیٹا چار یا پانچ برس کا تہا وہ تخت پر بیٹہا
انٹیوکس نے اگلی فوج سے زیادہ بڑے فوج جمع کی اور بہت روپیہ لڑائی مین صرف کیا اور فوج کی
ساتہہ کوچ کیا اور مصر کے صوبون پر حملہ کیا اور اوس لڑکے کے برخلاف بہت سے دشمن کہڑے
ہوگئے چونکہ اوسکے باپ کی عادتون نے اور وہ چہوٹائی ہوے وزیر جو اوسکے نام سے سلطنت
کرتے تہے اونکی عادتون نے مصر والون کو بہت بیزار کردیا تہا وہ انٹیوکس سے ملجانے پر
طیار تہے اور فلپ مقدونیہ کے بادشاہ نے طالمی کے برخلاف سازش کی تاکہ ملک آپس مین
بانٹ لین اور مظلوم یہودی بہی برگشتہ ہوے او بادشاہ مصر سے برخلاف ہوکر انٹیوکس سے ملگئی
یہ ترجمہ ہے ان لفظون کا کہ ڈکیت تیری قوم کے ان برگشتہ لوگون نے اپنے حاکم پر غلبہ چاہا
اس پیش خبری کے پورا کرنے کو لیکن وہ طالمی کی فوج سے ذلگئی جس نے بہت سی فتحین
انٹیوکس پر حاصل کین لیکن انٹیوکس پہر غالب ہوا اور صیدون پر قبضہ کیا اور طالمی کے

بہت سے عمدہ شہر لیلیگی بادشاہ مصر اپنی عمدہ فوج کی قوت سے نہ ٹہیر سکا انٹیوکس کے مقابلے مین کوئی
نہ ٹہیر سکا اور اوسکے سب ارادے پورے ہوے اور اوس نے اپنی حکومت ملک یہودیہ مین قائم کی
جو پاک زمین اللہ کے پسندیدہ بندون کی ہے وہ اوسکے ہاتہہ سے اوسکی فوج کی خوراک مین خرچ ہوئے
اور یہ زمین اوس سے قائم کی گئی جیسا کہ اس لفظ کا ترجمہ کیا ہے کیونکہ یہ زمین اوسکے سلطنت مین
بہت شاداب ہوی فائدہ یعنی یہ جو فرمایا کہ وہ بالکل اوسکے ہاتہہ مین ہوگی اسکے معنے یہ بہی ہین کہ
اوسکے ہاتہہ سے خوب طرح آباد ہوگی وہ طالمی جو پانچ برس کی عمر مین بادشاہ ہوا اوسکا نام
پادری سلے ابی فینیس لکہا ہے اور ابن اثیر نے انی فانس لکہا ہے فرشتہ فرماتا ہے اور وہ اپنا
رخ کریگا تاکہ اپنی ساری بادشاہت کے زور سے اوس مین داخل ہووے اور صادق قوم کے
لوگ اوسکے ساتہہ ہونگی وہ یون ہی عمل کریگا اور وہ اوسے عورتون کی بیٹی دیگا کہ وہ اوسکی
ہلاکت کا باعث ہووے پر وہ نہ ٹہیریگی اور نہ اوسکی طرف مائل رہیگی بعد اوسکی وہ دریا ہی ملکون
کی طرف اپنا رخ کریگا اور بہت سے لیلیگا لیکن ایک سردار اوس ملامت کو جو اوس نے اوسکی
طرف سے اوٹہائے ستہے موقوف کرائیگا بلکہ سوا اوسکے اوس ملامت کو اوسی پر پہیر کردائے
گا تب وہ اپنی سرزمین کے قلعون کی طرف اپنا مونہہ پہیر دیگا پر وہ ٹہوکر کہائیگا اور گر پڑیگا
اور پہر پایا نہ جائیگا پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ انٹیوکس نے اس فتح کے بعد اپنی
بادشاہت کے زور سے مصر پر قبضہ کرنا چاہا یہودیونکی مدد سے جو بت پرستون کے مقابل مین
سچی آدمی کہلاتے ہین اوس نے طالمی کو اپنی بیٹی کلیوپیٹرا بیاہ دی جسکی خوب صورتی اس لفظ
سے ظاہر ہے کہ عورتون کی بیٹی اوسکا ارادہ برا تہا اوس نے جانا تہا کہ میری بیٹی اپنی خاوند
سے برخلاف ہوکر اوسکو فریب دیگی لیکن یہ ارادہ پورا ہنوا طالمی اس سے خبردار تہا وہ محفوظ رہا
اور کلیوپیٹرا نے اپنے خاوند کا فائدہ اپنے فریبی باپ سے بہتر سمجہا اور اوسکی بچانی کے واسطے
روم کے قاصدون کے ساتہہ گئی انٹیوکس نے اس بات مین ناامید ہوکر دریا ہی روم کی بہت سا پورون
اور شہرون پر حملہ کیا اس بات سے روم والون نے ناراض ہوکر اوسکے نام پر لڑائی کا اشتہار
دیا اور اوسکو یورپ سے نکال دیا اور ایشیا تک اوسکا پیچہا کیا اور اوسکو نہایت بے عزتی کی
صلح پر لاچار کیا وہ اس بے عزتی کے سبب سے بہت دن زندہ نہین رہا صوبہ الیماس مین

جو بیت خانہ جیوپٹر بلیس کا تہا اوس نے اوسکا لوٹنا چاہا وہان کے لوگون نے اوسکو مار ڈالا فرشتہ
فرماتا ہے اور اوسکی جگہہ پر ایک اور قائم ہوگا جو اوس خوبصورت ملک کے درمیان محصول لینی
والون کو بہیجیگا اور تہوڑے دنون مین ہلاک ہوگا پر نہ غضب سے اور نہ جنگ سے پادری طامس
اسکاٹ لکہتا ہے کہ سلوکس فلوپاتور اپنے باپ کی جگہہ بیٹہا اوس نے رومیونکا سالیانہ محصول ادا
کرنے کیواسطے روپیہ ملکون سے لینا شروع کیا اور چند دنون یا برسون یعنے بارہ برس کی سلطنت
کے بعد ہیلیودورس نے جسکو مسجد یروشالم کے لوٹنے کے لئی بہیجا تہا اوسکو مار ڈالا وہ فریب سے مارا
گیا کیونکہ ہیلیودورس نے تخت کی امید کی تہی اس لئی کہ دیمتریوس اوسکا بیٹا روم میں اوس کا
تہا یعنی روپیہ کے عوض گرو تہا اور اوسکا بہائی سریا کی سلطنت مین حاضر نہ تہا لیکن اسباب
مین ہیلیودورس نامراد رہا پادری اگستس لکہتا ہے کہ سلوکس فلوپاتور اپنے باپ کے قول و اقرار
کے موافق مسجد کے خرچون کے لئی دیا کرتا تہا لیکن چونکہ رومیونکو محصول دینا پڑا وہ روپیون کا
محتاج ہوا اوسکی وقت مین یروشالم مین شمعون حاکم تہا اور وہ اونیس سردار امام سے ضد رکہتا تہا
اوس نے سلوکس کو خبر دی کہ مسجد مین بڑا خزانہ ہے سلوکس نے اپنے خزانچی ہیلیودورس کو خزانہ
لانے کے لئی یروشالم مین بہیجا ہیلیودورس نے سردار امام سے پوچہا تو اوس نے جواب دیا کہ خزانہ
تو ہے لیکن مسجد کا نہین وہ بیواؤن اور یتیمون کے لئی مسجد مین سپرد کیا گیا ہے جب شہر مین اس
بات کا غل مچا تو لوگون نے اللہ سے دعا مانگی اللہ نے کسیطرح ہیلیودورس کو روک دیا اور خزانہ
چہوڑ کر وہ اپنے ملک کو پلٹ گیا جب سلوکس گیارہ برس سلطنت کرچکا تب اوس نے اپنے بہائی
انٹیوکس کو جو روم مین تہا بلوا کر اوسکی جگہہ اپنے بیٹے دیمتریوس کو روم مین بہیجا ہیلیودورس نے
تخت حاصل کرنے کے لئی سلوکس کو زہر پلا کر مار ڈالا فرشتہ فرماتا ہے پہر اوسکی جگہہ پر ایک
پاجی قائم ہوگا جسکو وی سلطنت کی عزت نہ دینگے پر وہ ایکا ایک آویگا اور خوشامد کرکے ملک
پر قبضہ کرلیگا اور باڑہ کے بازو یعنے وہ لشکر جو باڑہ کی طرح چڑہ آوے اوسکے سامنے سے اولٹا
بہایا جائیگا اور شکست کہائیگا اور اوسکے عہد بہی پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ انٹیوکس
روم سے آتا تہا تب اوس نے اوسکے قتل کے خبر سنی اور سلطنت کا تاج ابہی تک اوسکے نہین تہا
تہا کیونکہ ہیلیودورس نے اوس پر خود قبضہ کرنا چاہا اور لوگون نے اوسکو بادشاہ بنایا

تاراج کرنا چاہا دیمتریوس اوسکا اصل وارث تھا کسی گروہ نے انٹیوکس کو تخت پر بیٹھانا پسند نکیا
لیکن وہ امن سے آیا سلطنت کو خوشامد سے حاصل کیا اوس نے یومینز پرگمس کے بادشاہ اور اوسکے
بھائی اٹالس کی خوشامد کی اور ایک بڑی محبت ظاہر کرکے سیرین کی خوشامد کی کہ اوسکے بھتیجی
اوسکے سپرد رہے یہانتک کہ وہ روم سے پلٹ آوے اور اوس نے قبضہ پایا اور روم والونکی
خوشامد کی اور اونہون نے اوسکو دخل دیا اونہون نے اوسکو خطاب دیا ایپی فینیز یعنے مشہور
اور لوگون نے اوسکو خطاب دیا ایپی مینیز یعنے دیوانہ جیسا کہ دانیال علیہ السلام نے اوسکو
خطاب دیا ہے کیونکہ اوسکی وحشیانہ اور بے لیاقتی اور خراب عادتون سے مناسب ہے
انٹیوکس مصر پر فتح مند ہوا لڑائی مین یعنے پیلیو دورس اور اوسکے سب دشمن جلد اوس سے عاجز
ہوگئے پادری میتھر نے مفتاح الکتاب مین لکھا ہے کہ وہ اپنے تئین ایپ فنس یعنے ممتاز مگر کہتا تھا اور
لوگ اوسکو ایپ منس یعنے دیوانہ کہتے تھے فرشتہ فرماتا ہے اور جب اوسکے ساتھ قول و قرار ہوجاویگا
وہ فریب بازی کرے گا اور چڑھائے کریگا اور تھوڑی لوگون کی مدد سے بڑا ہوجاویگا پادری
لکھتا ہے کہ جونہی انٹیوکس تخت پر بیٹھا اوسنے اونیاس کو بڑے امامت سے
دور کیا اور اوسکے چھوٹے بھائی یاسون کے ہاتھ بڑے قیمت پر امامت کو بیچ ڈالا اور اونیاس
جلد انٹیوکس کے آدمیون کے ہاتھ سے قتل کئی گئی لیکن اوس نے یاسون سے
دغا کی اور اوسکو زبردستی نکال دیا اور وہی جگہہ مینلاوس اوسکے بھائی کے ہاتھ بیچی وہ
روم سے چند ہمراہیون کے ساتھ آیا تھا اوسکے طاقت سریا مین پہلی دفعہ قابل بیان کے نہین
مگر کچھہ شروع ہی مین خوب طرح مضبوط ہوگیا اور بعضون کا قول یہ ہے کہ اس سے مراد طالمی فلومیتر
ہے کہ اوسکے اور انٹیوکس کے درمیان صلح ہوئی تھی بعد اسکے اوس نے اوسکو دغا دی اور
جب مضبوط ہوا تو اوسپر حملہ کیا ابو الفدا نے اس طالمی کا نام فیلومیطور لکھا ہے اسکے معنے ہین
دوست اپنی والدہ کا فرشتہ فرماتا ہے اور وہ ایکا ایک صوبہ کے اچھے سے اچھے مکانون مین
داخل ہوگا اور وہ ایسا کچھہ کریگا جو نہ اوسکے باپ دادون نے نہ اوسکے دادون کی پردادون نے
کیا وہ غنیمت اور لوٹ اور مال اونہین بانٹیگا اور کچھہ عرصہ تک مضبوط قلعون کے لے لینی
ہمراہی مضبوط باندھیگا اور وہ اپنے زور کو اور اپنے دل کو اوبھاریگا کہ بڑے فوج کے ساتھہ

دکھن کے بادشاہ پر چڑہی اور دکھن کا بادشاہ اوبہارا جائیگا کہ بڑا اور نہایت زور آور لشکر لیکے جنگ
کرنیکو نکلے پر وہ نہٹہریگا کیونکہ وے اوسکی برخلافی مین منصوبے باندہینگی ہان وے جو اوسکی خوراک
مین حصہ پاتے ہین اوسی توڑینگی اور مخالف کی فوج باڑہکی طرح چڑہیگی اور بہوتیری ماری پڑینگی پادری
ٹامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ انٹیوکس ایشیا مین مصروالون پر اور اوس سلطنت پر بہی جو اوسکے باپ
دادون سے چلی آتے تہی فتحمندی رکہتا تہا اور اوس نے اونکو زیادتی مین بلکہ فضول خرچی مین
بڑہایا کیونکہ وہ جہان کہین گیا لوگون کو دشمن کی لوٹ کا روپیہ شہرون اور مندرون کی لوٹ
اپنی دوستونکا نذر اور خزانہ شاہی کا مال بن گنتی دیا آخر کو اوس نے بادشاہ مصر کے برخلاف
ایک بڑے فوج جمع کی بادشاہ مصر نے اوسکے روکنی کے واسطے اپنے جرنیل کو بڑہی فوج کے ساتھ
بہیجا آخر کو طالمی کے دغاباز رفیقون کو موافق کرکے انٹیوکس غالب آیا اور دوسرے سال
مصر پر بہی قبضہ کرلیا ان اتفاقون سے اوسکی طاقتین بڑہتے گئین اور طالمی کی طاقت گہٹتی گئی
آخر کو طالمی فیسکون اوسکا بہائی سلطنت پر بیٹہایا گیا اس سبب سے انٹیوکس کی فوج غالب آئے
اور طالمی کی فوج بہت قتل ہوی فرشتہ فرماتا ہے اور اون دونون بادشاہون کا دل بدکاری پر مائل
ہوگا اور وے ایک ہی میز پر بیٹہی ہوئی جہوٹ بولینگی پر کامیابی نہوگی کیونکہ تمامی مقرر وقت پر
ہوگی تب وے بڑہی دولت کے ساتہہ اپنی سرزمین مین پلٹ جاویگا اور اوسکا دل عہد مقدس
کے برخلاف ہوگا اور وہ کام کریگا اور اپنی سرزمین مین پلٹ جاویگا پادری ٹامس اسکاٹ
لکہتا ہے یہ معلوم نہین کہ طالمی فلومیتر کیونکر انٹیوکس کے قابو مین آیا لیکن یہ معلوم ہوتا ہے کہ اوسنے
اوسکو قید کرلیا اسطرح اونہون نے اکثر ایک میز پر کہانا کہایا اور ایک جلسی مین شریک ہوئے
لیکن وہ دونون برائی کی طرف مائل ہوئے اور ایک دوسرے سے جہوٹ بولا انٹیوکس
نے طالمی کے ملک پر قبضہ کرنے کی تدبیر کی تہی مگر وہ خود دہوکے مین آگیا اور اوس پر قبضہ
نکرسکا اور ملک مصر سے رخصت ہونیکو مائل ہوا ایک بڑی دولت اپنے ہمراہ لایا اور اپنے دل
مین مقدس جگہہ کی امامت کا ارادہ رکہتا تہا کہ ایکا ایک اوس کے مرنے کی خبر پہیل گئی اسپر
بڑی خوشیان ہوئین اور یہودیون مین بغاوت پہیلی اور اوس نے اونسے بدلا لینا چاہا اور اوسنے
یروشالم کو گہیر لیا اور چالیس ہزار وہان کے رہنے والے قتل کئی اور دس ہزار غلامی مین بیچڈالے

اوسنی مسجد کو سور کے گوشت سے اور بہت سی ناپاک چیزون سے خراب کیا وہ زبردستی قدس
الاقداس مین داخل ہوا اور پاک خزانہ لوٹ لیا اور انطاکیہ کو پلٹ گیا پادری ہتہر نے مفتاح
الکتاب مین لکہا ہے کہ یہ معاملہ حضرت عیسی علیہ السلام سے ایک سو ستر برس پہلے ہوا فرشتہ
فرماتا ہے معین وقت پر وہ پہر آویگا دکہن کے طرف نکلیگا پر نہ پہلے طور پر اور نہ پچہلی طور پر ہوگا
اور کتیون کے جہاز اوس سے مقابلہ کرین گی سو وہ آزردہ ہوگا اور پہریگا اور عہد مقدس
پر اوسکا غصہ بہڑکیگا اور وہ اوس کے موافق کام کریگا اور پلٹ جاویگا اور اون لوگون کے
ساتہ جنہون نے عہد مقدس کو ترک کر دیا اتفاق کریگا پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ
دو برس ہے کے بعد اوس وقت مین جو اللہ تعالی نے پہلے سے مقرر کر رکہا تہا انٹیوکس مصر سے
کوٹیلو پہر آیا پادری اگسٹس کہتا ہے کہ دونون بہائی یعنے طالمی فیلومیتور اور طالمی فیسکون
جسکا لقب یورگیتس تہا دونون شریک ہوکر اوس سے برخلاف تہے ابو الفرج نے اوسکو
دوسرا اور اخیر لکہا ہے پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ انٹیوکس نے بڑی سختی سے
لڑائی کی اور فتح پائی لیکن اس حملہ کا پہلے دو حملون کے برخلاف انجام ہوا کہ رومی سلطنت
نے اوس کے پاس ایلچی بہیجے تہے طالمی کی درخواست پر وہ اوسکو حکم کرتے تہے کہ ہتیار [illegible]
شاید یہ ایلچی یونان سے [illegible] کشتی کا [illegible]
جو دریائی روم کے کنارے پر [illegible] مین [illegible] ایک نے چہڑی سے انٹیوکس کی گرد حلقہ باندہا
اور اس بات پر ہٹ کی کہ اس حلقہ سے باہر ہونے سے پہلے جواب دے اور ارادہ یہ تہا کہ اگر انٹیوکس
باطل کرے تو اوس سے لڑائی کرین تب انٹیوکس زبردستی تابعدار ہوا اور غمزدہ ہوکر پلٹ آیا
اور اوس نے اپنا غصہ یہودیون پر نکالا کیونکہ اوس نے اپنے افسر اپولونیئس کو بائیس ہزار کی
فوج کے ساتہ یروشالم بہیجکر بہتون کو قتل کروایا شہر کو لوٹ لیا مکانون مین آگ لگا دی
اور مسمار کر دیا شہر داؤد مین ایک قلعہ بنایا جو مسجد کی نگہبانی کر سکے اور جو لوگ مسجد سے
عبادت کر کے نکلتے تہے اونکو وہ لوگ مسجد کے گرد قتل کرتے تہے اور مسجد کو خراب کرتے
تہے مسجد ویران ہوگئی اور وہان کی عبادت موقوف ہوگئی شہر باشندون سے خالی
ہوا اور غیر لوگ آبسی انطاکیہ کو واپس جانے کے بعد اوس نے ایک حکم جاری کیا کہ سب لوگ

اختیار کریں اور اگر نہ اختیار کرین گی تو قتل کیی جاوینگی پس یہودی شریعت موقوف ہوئے
اور اوسکے بدلی بت پرستی جاری ہوئی اور مسجد کو جیوپیٹر اولمپس کے پوجا کے لئے مقرر کیا
ان کامون مین اوسکو مشورہ تھا اون لوگون سے جنہون نے شریعت کو چھوڑ دیا تھا یعنے
مینیلاؤس اور برگشتہ یہودی اوسکی ساتھی یہ کلام پادری نیوٹن کا ہے پریشانی یہودیون کی
خاص اونکے ملک والون کی دغا سے ہوئی جو اون کے دشمنون سے مل گئی تھے پادری اگستس
لکھتا ہے کہ یہ معاملہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ایک سو سر سٹھ برس پہلے ہوا اب ہم کہتے ہین
کہ دونون مرتبہ بی ایمان یہودی انٹیوکس کے شریک تھے پادری اگستس پہلی مرتبہ کے بیان مین
لکھتا ہے کہ مینیلاؤس جو اوسکا رفیق تھا اوسکے ساتھ اسکے گھر مین داخل ہوکر ہر طرح کی بحرمتی
کی اور قربانی کی جگہہ سور کا گوشت جو یہودیون کے نزدیک ناپاک اور حرام تھا گذرانا اور مینیلاؤس
کو سردار امام بنایا اور اونیاس امام مینیلاؤس کے مشورون سے قتل کیی گئی تو یہ اشارہ دوسری
مرتبہ کی طرف ہے کہ وہ بے ایمانون کو اپنے ساتھ ملا کر ایسے کام کریگا فرشتہ فرماتا ہے قد
ذُرُ وعیم مِمِنُّو یَعِمُوُدُو اور بازو اوسکی طرف سے کہڑے ہو جاینگی اور پادری میتھر نے یون
ترجمہ کیا ہے کہ اک فوج اوسکی طرف ہوکر کہڑی ہو جائیگی اور مضبوط مقدس کو ناپاک کرینگے
اور دائمی قربانی کو موقوف کرینگی اور خراب کرنی والی مکروہ چیز کو اوسمین دہرینگی پادری
طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ اتنی دور تک پیش خبری کا مطلب صاف ظاہر ہے اور خاطر جمع کی
قابل ہے لیکن پچھلی آیتون کا مطلب بہت مشکل ہے اور تفسیر والون نے اوس مین اختلاف
کیا ہے کتنون نے انٹیوکس افیفنیس کا سارا حال بیان کیا ہے اور کتنون نے کہا ہے کہ یہ
اون لوگون کی خبر ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے برخلاف تھے بہت تفسیر والے بیان
کرتے ہین کہ بہت باتین انٹیوکس پر مطابق نہین پڑتی اوسی سال مین کہ انٹیوکس رومیون
کے حکم سے مصر سے پھرا اور ملک یہودیہ مین یونانیون کی پوجا قائم کی رومیون نے مقدونیہ
کو فتح کیا جو کہ یونانیون کی اصل بادشاہت کا مقام تھا اور اوسکو ایک روم کا ضلع بنادیا
اور اس طرح پر حضرت دانیال علیہ السلام کے تیسری جانور کی سلطنت ختم ہونے لگے یہ بات
حضرت دانیال علیہ السلام نے یون ظاہر کی کہ اوسکے بازو یعنے رومی کہڑے ہو جاوین گی

اور بازو کا لفظ اس پیش خبری مین کئی جگہہ سلطنت کی جنگی طاقت کے حق مین بولا گیا ہے اور وہ کہڑی ہو جائینگی جب وہ فتح کرینگی اور زور آور ہو جاوینگے آب ہم کہتے ہین کہ ہمارے نزدیک بازو سے مراد انٹیوکس کی فوج کے لوگ ہین اوسکے بازو یعنے اوسکے مددگار جیسے مینیلاؤس وغیرہ بے ایمان یہودی کہڑی جاوینگی اور اللہ کے لئی جو قربانی مسجد مین ہوتی ہے اوسکو موقوف کرینگی اور خراب کرنے والی مکروہ چیز کو یعنے سور کا گوشت اور بت وغیرہ اوسمین دہرینگے یہ ذکر انٹیوکس کا ہے رومیون کا ذکر نہین کیونکہ رومی لوگ انٹیوکس کے مددگار نہین تہے اونہون نے تو اوسکا ملک چہین لیا پادری لکھتا ہے کہ یہودی خود اس مطلب کو سمجہ گئی جیسا کہ جیروم ہمکو خبر دیتا ہے نہ انٹیوکس کا نہ حضرت عیسی علیہ السلام کی مخالفونکا بلکہ رومیون کا ذکر ہے کہ کتی کے جہاز آوینگے اور بہوڑی سے عرصے کے بعد رومیون کے علاوہ کہ جو طالمی کی مدد کو آئی تہے ایک اور بادشاہ وسپاشین اوٹہیگا اور اوسکے بازو اوٹہینگی اور بیچ بودین گی اوسکے بیٹی طیطس کا ایک فوج کے ساتہہ اور وہ مسجد بیت المقدس کو ناپاک کرینگی اور ہر روز کی قربانی کو موقوف کرینگے ہم کہتے ہین کہ وسپاشین بادشاہ رومیون مین انٹیوکس کے مدتون بعد حضرت عیسی علیہ السلام کے چالیس برس بعد ہوا اوس نے مسجد کو ڈہا دیا مگر یہان دوسرے بادشاہ کا ذکر نہین ہے تو یہہ اشارہ اوسی انٹیوکس کے فوج کی طرف ہے پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے یہی لفظین بول کر بیت المقدس کی ویرانی کی خبر دی ہے اس سے یہی ثابت ہوا کہ اس پیش خبری مین اوسی طیطس رومی کی ویرانی کا ذکر ہے اسی یہ دلیل زیادہ مضبوط ہوتی ہے کہ نوین باب کی پچہلی آیت مین یہی زبان ہے اور وہان تو بیشک رومیون کی ویرانی کا ذکر ہے ہم کہتے ہین کہ نوین باب مین یون ہے فصیلون پر اوجاڑنے والی کی مکروہات دہری جاوینگے سو رومیون نے شہر کے کنارون پر اپنے جہنڈے کہڑی کئی یہ بیشک رومیون کی خبر ہے اور متی کی انجیل کے چوبیسوین باب کی پندرہوین آیت مین جہان حضرت عیسی علیہ السلام نے یروشالم کے ویران ہونے کی خبر دی ہے وہان یہ لفظ فرمائی ہے کہ جب تم اوس ویران کرنے والی مکروہ چیز کو جسکی خبر دانیال نبی نے دی ہے پاک جگہہ مین کہڑی دیکہو تب جو یہودیہ

مین ہون پہاڑون پر بہاگ جاوین یہ اشارہ اسی نوین باب کی پہلی آیت کی طرف ہے اور
مطلب یہ ہے کہ اونکے جہنڈون کو دیکہتے ہی بہاگ جائیو پادری اسکاٹ جو ہمارے وقت مین
ہے اوس نے بہی انجیل پاک کی اردو تفسیر مین یہی لکہا ہے کہ یہ اشارہ حضرت دانیال علیہ السلام
کے نوین باب کی ستائیسوین آیت کی طرف ہے اور یہان یہ لفظ ہے کہ مضبوط مقدس کو ناپاک
کرینگی یہ اشارہ صاف مسجد کی طرف ہے پہر فرمایا کہ خراب کرنے والی مکروہ چیز کو اوس مین
یعنے مسجد مین دہرینگی یہ کام انٹیوکس والون نے کیا تہا اور اوپر سے ذکر انٹیوکس کا چلا آتا
ہے یہ اشارہ اوسی کی فوج کی طرف ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اشارہ اس مقام کی طرف
نہین ہے رومیون نے آنے کے ساتہہ کوئی خراب چیز مسجد مین نہین رکہی تہے فرشتہ فرماتا
ہے اور وہی او نہین جو عہد کے مقابل پلیدی کا کام کرتے ہین خوشامد کرکے برگشتہ کریگا
پر وہی لوگ جو اپنی خدا کو پہچانتے مین مضبوط ہونگی اور کام کرینگی اور وہی جو قوم مین سمجہہ والے
ہین بہتون کو تربیت کرینگی لیکن وہی تلوار سے اور آگ سے اور قید ہونے سے اور لوٹے جانے
سے بہت دنون تک تباہ رہینگی پادری طامس سکاٹ لکہتا ہے کہ انٹیوکس نے بے شک خراب
کردیا بہت یہودیون کو خوشامد کرنے سے اور اقرارون اور انعامون سے اور جو اللہ کو پہچاننے
والے تہے وہ بہت مضبوط رہے انٹیوکس نے بڑے بڑے عذاب اونکو دیے لیکن وہ مصیبت
بہت دنون تک نہین رہے ساڑہی تین برس کا زمانہ بہت لنبا زمانہ نہین ہے لیکن رومیون
نے عیسائیون کا پہسلانا اور خوشامد کرنا اور بڑی بڑی دہمکیان دینا شروع کیا اور
عیسائیون سے بت پرستی اور کفر کروایا لیکن جو اصل عیسائی تہے وہ دین پر قائم رہے
اوسی وقت مین وہ تلوار سے اور آگ سے مارے گئے اور قید کئے گئے اور تین سو برس تک
خراب رہے اب ہم کہتے ہین کہ عبرانی مین بہت کا لفظ نہین ہے فقط یامیم کا یعنے دنون کا
لفظ ہے نہین معلوم پادریون نے کس دلیل سے دنون سے بہت دنون کو مراد لیا اور
پہلی جو فرمایا کہ وہ برگشتہ کریگا یہ اشارہ صاف انٹیوکس کی طرف ہے کیونکہ ایک شخص کی
طرف اشارہ ہے اور کسی دوسرے بادشاہ کا اوپر ذکر نہین ہے مگر پہر جو علم والون کے
ذکر مین فرمایا کہ وہ بہت دنون تک تباہ رہین گی یہ اشارہ البتہ رومیونکی زمانی کی طرف

ہوسکتا ہے کہ انٹیوکس کے ظلم کی بعد اسد والی لوگ رومیون کا ظلم مدت تک اوٹھاتی رہینگی فرشتہ فرماتا ہے اور جب وہی تباہی مین پڑہینگی اونہین تہوڑے سے مدد پہونچی گی اور بہتیرے خوشامد گوئی سے اونمین شامل ہوجاوینگی اور بعضی سمجہ والے لوگ گر جاینگی تاکہ اون کی آزمایش ہو اور وہی صاف سفید ہوجاوین یہان تک کہ وقت آخر آوی کیونکہ یہ مقرری وقت پر موقوف ہے پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ جب یہودی انٹیوکس کی خرابی مین پڑے انٹیوکس سے باغی ہوئی اور یہودا مکابیوس کے مرنے کے بعد کئی دفعہ انٹیوکس کی فوج کو شکست دی اور یروشلم کو پہر لیا اور مسجد کو صاف کیا اور اسد کی عبادت دوبارہ جاری کی ان بہادرون کی تہوڑے فوج کو تہوڑی مدد کہتے ہین توبہی اوس نے ایک بہت بڑی مدد ثابت کی اور اگر ہم اوس حال کو بیان کرین جو اوس کی خرابیون کی بعد ہوا تو بہت اچہا مطلب ہمکو دکہائی دیتا ہے وہ یہ ہی کہ عیسائی لوگ مدت تک اپنی ویران کرنے والون کے پہندی مین پہسی رہے جب قسطنطین عیسائی ہوا جب اوس نے اونکو بچایا بعد اسکی وہ قتل نہین کی گئی بلکہ روم کے بادشاہون نے اور اونکی نائبون نے اون پہ مہربانی رکہی تو بہی یہان سچی دین کے لئی تہوڑے مدد ثابت ہوتی ہے اوسنے گرجا گہر والون کی دنیا کی عزت کے لئی بہت کچہ باتین دین مین ملادین اور اوسکو اس بات مین بہت کوشش تہی کہ اقراری عیسائیون کے چال چلن کو ذلیل کرے اور وہ اس بات کا باعث ہوا کہ بہت لوگ خوشامد سے اونکی ساتہہ لگی رہتے تہے کیونکہ مکر پادریون مین اور دنیا دارون مین جاری تہا جن کا یہ ارادہ تہا کہ اپنی فائدہ کی لئی بادشاہون اور امیرون کی خوشامد کرین اور بیشک جلدی سے گرجا گہر مین خرابی زندہ ہوگئی اور کئی کئی مذہب والی ایک دوسرے کو باری باری سے ستاتی تہے اور جو سچی مذہب کی سمجہ رکہتی تہے وہ سب سے زیادہ دبائی گئی اونکو حکم دیا گیا کہ جہوٹے اوستادون سے خرابی کی باتین سیکہین اور اون باتون مین کوشش کرین یہ سب کچہہ اسلئی تہا کہ آخر کے وقت تک جاری رہے توبہی یہ ایک مقرری وقت کے لئی ہے اور انٹیوکس کے وقت مین جو تباہی اور خرابی یہودیون پر پڑے تہی یہ آیتین اوس وقت پر مطابق نہین پڑتین کیونکہ وہ مصیبتین آخر وقت تک نہین رہین لیکن وہ خرابیان جو اقراری عیسائیون سے عیسائیون نے سہی ہین وہ قسطنطین کے وقت سے

شروع ہوتی ہین اور وہ خرابیان جاری رہین زیادہ یا کم آجکی دن تک اور وہ جاری رہینگی ہتہرے وقت تک تفسیر ڈوالی رچرڈمنٹ مین بہی یہی مطلب لکہا ہے اور تہوڑہی سے مدت قسطنطین کے وقت کو مراد لیا ہے آی محمدی بہائیو یہ جو فرمایا کہ سمجہہ والی گرجائینگی اسکا یہ مطلب کہ ایمان والون پر مصیبتین پڑینگی یہ اللہ کی طرف سے اونکی ایمان کی آزمایش ہوگی اور مصیبتین جہیلکر وہ گناہون سے پاک ہوجاوینگے یہان تک کہ آخری وقت آوی آخری وقت سے مراد جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ ہے جس مین مصیبت زدہ ایمان والون نے ظالمون کی ظلم سے نجات پای اور کچہہ ظلم اور فساد جو قسطنطین کے مذہب والون کا یعنے رومن کاتلک کی فرقہ کا اور سب جہوٹی عیسائیون کا باقی ہے اوسکو امام مہدی علیہ السلام مٹاوینگی اسی ایمان والو اللہ کے قدرت دیکہو اس باب کی چالیسوین آیت مین اس پادری نے بہی آخر کے وقت سے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ مراد لیا ہے معلوم ہوا کہ یہان بہی آخری وقت اوسی زمانہ کو فرمایا ہے فرشتہ فرماتا ہے اور بادشاہ اپنی مرضی کے موافق کام کریگا اور آپ کو بلند کریگا اور اپنی تئین ساری معبودون سے بڑا جانیگا اور حاکمون کے حاکم کی مقابلی مین بہت سی حیرت دلانے والی باتین کہیگا اور اقبال مند ہوگا یہان تک کہ قہر کے دن پوری ہون کیونکہ وہ جو ٹہرایا گیا ہے سو واقع ہوگا پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ جب رومیون نے انٹیوکس کی ترقی کو مصر مین روک دیا اسکے بعد وہ اس لائق نہین رہا کہ اپنی مرضی کے موافق کام کرے اور اپنی تئین بڑہاوے اتنا تو ہوا کہ اوس نے بیرحمی سے یہودیون کو دبایا اور یہ بہی ارادہ اوسکا مٹگیا اور بیشک وہ اللہ تعالی کے برخلاف تعجب کی باتین بولا مگر اوسکے حق مین یہ نہین کہہ سکتے کہ اوس نے اپنے تئین سارے معبودون سے بڑہایا کیونکہ وہ اپنی جہوٹی مذہب اور بت پرستی مین مشہور تہا اسلیے یہ خبر جو اس آیت مین ہے اوسپر پوری نہین ہوسکتی کہ ایک بادشاہ اپنی مرضی کے موافق کام کریگا بادشاہ کے نام سے سمجہنا چاہیئے کہ رومیون کی سلطنت مراد ہے کہ جب سلطنت عیسائی ہوجائیگی تو جو لوگ حضرت عیسی علیہ السلام سے برخلاف ہین وہ گرجاگہر مین زور پکڑینگی اور تمام آدمیون پر اور اللہ کی بتلائی ہوئی شریعت پر غلبہ کرینگی اور بہت جگہو نہین اون چیزون کا حکم کرینگی جنکو اللہ نے منع کیا ہے اور اون باتون کو منع کرینگی

جن کا اللہ نے حکم کیا ہے یہ زور گرجا گہر مین جاری رہیگا اور اقبالمند ہوگا یہان تک کہ غضب
پورا ہوگا اسلیئے کہ جو ارادہ کیا گیا ہے پورا ہو جایگا فرشتہ فرماتا ہے اور وہ اپنی باپ دادون
کے ٹہاکرون کی طرف رُخ نکریگا اور نہ عورتون کی مرغوب چیز کی طرف اور نہ کسی ٹہاکر کی طرف رُخ
کریگا بلکہ آپکو سب سے اونچا جانیگا مگر اوس کی جگہہ پر ماعُوزیم یعنے حصارون کے معبود کی
تعظیم کریگا اور اوس معبود کو جسی اوسکے باپ دادی نہ جانتے تہے سونا اور چاندی اور قیمتی
پتہر اور عمدہ تحفی دیکر تعظیم کریگا وہ مضبوط حصارون مین اجنبی معبود کے ساتہہ ایسا کچہہ کریگا
جو اوسی قبول کرتا ہے وہ اوسی بڑے عزت دیگا اور اونکو بہتون کا سردار کریگا اور قیمت
کے لیئے زمین کو تقسیم کریگا پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ کسی راہ سے یہ نہین کہہ سکتی
کہ انٹیوکس اپنی باپ دادون کے ٹہاکرون کو نہین مانتا تہا یہ بہی نہین کہہ سکتی کہ عورتون کی
خواہش نہین کرتا تہا کیونکہ بیاہی عورت کی سوا وہ اپنی مستی کی زیادتی پر شرمندہ تہا البتہ
رومی لوگ عورتون کی خواہش سے مونہہ پہیرتے تہے جب اونہون نے اپنی باپ دادون
کے ٹہاکرون کو چہوڑدیا یہ تحقیق ہے کہ قسطنطین جو پہلا کرستان بادشاہ تہا اوس نے شادی
اور بیاہ مین ہمت توڑدی اسی طرح روم کی قدیم طریق کے برخلاف کام کرتے تہے اور جو لوگ
حضرت عیسی علیہ السلام سے برخلاف تہے وہ بت پوجتی تہے اور کفر بکتی تہے اسکی ساتہہ یہ بہی
تہا کہ شادی سے مونہہ پہیرتے تہے پادری فیبر کی رائی ہے کہ عورتون کی خواہش کے دو معنے
ہین ایک یہ کہ عورتون کے رکہنی کی خواہش اور ایک یہ کہ عورتون کو جن چیزون سے رغبت ہو
اور ماعُوزیم جمع ہے اوس لفظ کی جسکا بہت جگہہ پاک کتاب مین ترجمہ کیا گیا ہے ایک قلعہ
یا ایک مضبوط منا یا ایک پہاڑ اور جو اصل عیسائی تہے وہ داؤد علیہ السلام کے ساتہہ
فقط ایک ہی قلعہ نجات کا رکہتی تہے اور جو منکر عیسائی تہے وہ بہت سے قلعی رکہتی تہے عجیب
اور اجنبی معبود جسکو رومی لوگ قبول کرتے ہین اوسی مراد حضرت عیسی علیہ السلام ہین
اجنبی معبود اسلیئے فرمایا کہ بت پرستون کے باپ دادا اون سے واقف نہ تہی اس اجنبی معبود
کے ساتہہ وہ لوگ ماعوزیم یعنے مددگارون کو یعنے ولیون اور فرشتون کو بہی پوجتی تہے
اس آیت کے وہ معنی جو اوپر بتائے گئی ہین وہ معنے لفظون کے بہت موافق ہین ہماری اس

معنے سے زیادہ اور یہ تحقیق ہے کہ جسوقت سے رومیون کی سلطنت نے اصلی خدا کے اور حضرت عیسی علیہ السلام کے پوجنے کا اقرار کیا تب سے اونہون نے عیسائی دین کو برباد کیا جب وہ بت پرست تہی بت پرستی کی اروا حون اور بہوتون کو مانتی تہے اب اوسکے بدلے ولیون کو اور فرشتون کو مددگار اور درمیانی سمجہنے لگے ایک خدا اور ایک مالک کے ساتہہ وہ بہت سے خداؤن اور بہت سے مالکون کو پوجتے تہے اور اس پیش خبری کے اوپر اس بت پرستی کے قدیم جاری ہونے کی عجیب وغریب مثالین مسٹر میڈز کے کلامون مین اور سردار اسحاق نیوٹن کے کلام مین پڑہنے والا معلوم کریگا اور ہمارے باپون نے چوتہی صدی مین بہی اس علاقی مین زبان بولی ہے ماعوزیم کا لفظ جمع ہے اسکے معنے نکلتے ہین منارہی اور قلعی اور جو لفظ دوسرے جملہ مین ہے جسکا ترجمہ کیا گیا ہے معبود وہ لفظ واحد یعنے اکیلا ہے تو اس آیت کا یہ مطلب ٹہرتا ہے کہ خدا کے ساتہہ یا خدا کی جگہہ پر وہ ماعوزیم کو عزت دیگا اور اوسکو بہی عزت دیگا جسکو اوسکے باپ دادی نہ جانتے تہے اسکا مطلب رومیون کے سوا کسی اور سے علاقہ نہین رکہہ سکتا اور اسی صاف مراد ہے جو رومیون کی گرجا کا عمل قدیم زمانے سے آجتک ہے اور بڑے بڑے نذرون کا خرچ جو ولیون کی درگاہون پر کرتے تہے اوسی صاف اس آیت کے سب لفظون کا مطلب کہلتا ہے اور ایسا کون ہے جو دینی تاریخ سے ناواقف ہو اور نہ جانتا ہو کہ ولیون اور فرشتون کی پوجا دونو یونانی اور لاطینی کے گرجا گہر مین جاری تہے نہ فقط اونکا نام لیا گیا بلکہ اونکی پوجا کی گئی جیسے مربی اور شافی اور حفاظت کرنے والے آدمیون کے اور اونکی دعوت کی دن مقرر کئے گئے اور اون کی کرامتین بیان کی گئین اون کے گرجا گہر بنائے گئے اون کے بہت سے نشان پوجی گئی اور بت خانے اور بت آراستہ کئی گئی نہایت قیمتی نذرون سے اور عزت دیئے گئے سونے سے اور چاندی سے اور نہایت قیمتی جواہرون سے اور دل پسند چیزون سے اور یہ بات جو ہمنے کہے اسپر بڑے دلیل یہ ہے کہ وہ پوجی گئی تہے ماعوزیم کے خطاب سے یعنے برج اور قلعی اور مددگار اور حفاظت کرنے والے آدمیون کے اور چوتہی صدی کے پوپون نے ولیون کی لاشون کا نام رکہا بڑے برج شہیدون کے اور مضبوط شہر پیرے کی دیوار جو فتح نہو سکے اور بہت زیادہ ایسی عبارتین پائی جاتی ہین اگلی زمانے اور بیچ کے زمانہ کی

کتابون مین جو لگائی گئی ہین بن بیاہی مریم علیہا السلام پر اور ولیون پر اور فرشتون پر اور آٹھوین صدی مین یہ بت پرستی قانون سے بالکل جاری کی گئی یہ جو فرمایا کہ وہ مضبوط قلعون مین اجنبی معبود کے ساتھہ ایسا کچھہ کریگا اسکا مطلب پادری یون بیان کرتا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے برخلاف والون کی طاقت کے قلعی یہی گرجا گھر اور تکیے ہین جس مین وہ نیاز کرتے ہین ولیون کی اور فرشتون کی بلکہ خدا کی اور اوسکے ولیونکی ماعوزیم کو پوجنے کے قابل اور حفاظت کرنیوالا اخدا سمجھکر وہ اونکو لیکنیکا مازیم دوسرے زمانہ کی اور زیادہ عزت دیگا یہ جو فرمایا کہ وہ اون سے حکومت کروائیگا بہت آدمیون پر اور قیمت کے لئی زمین کو تقسیم کریگا اسکا مطلب پادری یون لکھتا ہے کہ وہ اونکو بخشیگا سلطنت زمین کے آدمیون پر بہی اور اون لوگون پر بہی جو بن دیکھی ہوئی جہان مین داخل ہوئی ہین اور بہت لوگون کو اس بات پر رغبت دلائیگا کہ اپنی مرے ہوئے رشتہ دارون اور دوستدارون کے لئی اپنے زر اور سفارش سے بچاؤ ڈہنڈہو اور پادریون اور درویشون کے نیک اعمال بڑے بڑے خرچ دیکر خریدو اس مطلب کے لئی یہ یاد رکہنا چاہئی کہ جناب پطرس شمعون حواری کو اس طاقت نے بہشت کی کنجیان بخشی تہین سو وہ دعوی کریگا کہ جناب پطرس شمعون کی جگہہ پر وہی حکومت آدمیون کی جایداد پر ہمیشہ باقی ہے اور زمین کو اون مین بانٹیگا سینٹ جارج کو انگلینڈ ملیگا سینٹ اینڈرو کو اسکاٹ لین سینٹ ڈینس کو فرانس سینٹ جیمس کو اسپین اور سینٹ مارک کو وینس وغیرہ اور وہ بطور سردارون اور مالکون کے حکومت کرینگے یہ بہی یاد رکہنا چاہئی کہ پوپ کی دنیاوی حکومت کو سینٹ پطرس کی میراث کہتے ہین اور بیشک زمین کی یہ تقسیم ماعوزیم مین بڑے فائدہ کا چشمہ بنایا گیا تہا جو چند ملکون سے حاصل کرتے رہتے اسطرح اون چند ولیون کی حفاظت مین رکہی گئی اس طرح وہ کریگا ماعوزیم کے ساتھہ اجنبی خدا کے سمیت ماعوزیم کے بچانے والے اور پہلوان تہے جو گی اور پادری اور مجتہد اور مذہب کے تابعدار اور وہ عزت دی گئی اور پوجی گئی قدیم زمانہ مین اور اونکی حکومت اور عملداری پہیلتی تہی آدمیون کی تہیلیون پر اور عقل پر اور وہ امیر بنالی گئی عمدہ عمارتون سے اور بڑے خیراتون سے اور اچہی اچہی زمین گرجا گہر کے لئی رکہتے تہے اور ایسے ایسے عام انگشت نمای کے نکتے تہے کہ دلیل کی کچہہ حاجت نہین اور وہ لفظ جسکا ترجمہ کیا گیا ہے قلعی وہ لفظ رنگین عبارت مین بچانے والے کے معنی

دی سکتا ہے جسطرح پر ماعوزیم جسکی معنے منارے ہین مددگارون کے معنے دی سکتا ہے اسطرح
بڑے پادری نیوٹن کا ترجمہ بہت ٹھیک ہے اور عام معنے بہت تعجب دینے والے ہین ہم کہتے ہین کہ
عبرانی لفظین یون ہین وعاساہ لمبصری ماعوزیم معلوم ہوا کہ اس پادری نے مبصر کے
کے معنے قلعہ کے لئے ہین اور اوس سے بچانے والے کے معنے سمجھے ہین اور ماعوزیم کے معنے
کے لئے ہین پہر اوس سے مددگارون کے معنے سمجھے ہین تو یہ مطلب ہوا کہ مددگارون کے
بچانے والون کے ساتھہ ایسا کچھہ کریگا یعنے پادری لوگ اولیاؤن کے بچانے والے تھے کہ اونکو
اپنے گرجا گھرون مین حفاظت سے رکھتے تھے پادری جامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ یہ جو اجنبی معبود کا لفظ ہے وہ
اس جگہہ ماعوزیم سے علاحدہ ہے اگرچہ اس بڑے پادری نے پہلی آیت کے ترجمے مین دونون کو
ایک سمجھا ہے لیکن یہ بات ظاہر ہے کہ وہ اجنبی معبود جسکو اوسکے باپ دادا نجانتے تھے وہ دونون
جگہہ پر واحد کا لفظ ہے یعنے معبود کا لفظ ہے معبودون کا لفظ نہین ہے تو ضرور ہے کہ یہ اجنبی معبود
کوئی چیز ہے کہ ماعوزیم سے علیحدہ ہے تو مسٹر میڈز کا ترجمہ شاید زیادہ اس لائق ہے کہ اوسکی طرف
رجوع کی جاوے کہ اجنبی معبود کا یہ مطلب ہے کہ خاص روٹی کی پوجا ہوتی ہے گویا حضرت
عیسیٰ علیہ السلام جسم کو بدل کر خود حاضر ہین اے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم دیکھو یہہ پادری جو
فرقہ پروٹسٹنٹ کا ہے اور یہہ لوگ قسطنطین کے اور اوسکے مذہب والون کی دشمن ہین اللہ
نے اس پادری کے قلم سے اصل مطلب ان آیتون کا لکھوا دیا کہ اس جگہہ قسطنطین بادشاہ کا
پتا بتلایا ہے کہ وہ اپنے باپ دادون کے بتون کو چھوڑ کر ایک اجنبی معبود کو پوجیگا جسکو اوسکے
باپ دادا نجانتے تھے اس پادری نے صاف اقرار کیا کہ اجنبی معبود سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ
السلام ہین معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دوسرا خدا ٹہرانا قسطنطین کا بہت بڑا
کفر ہے کیونکہ اوسکے حق مین صاف فرمایا کہ اللہ جو سب حاکمون کا حاکم ہے اوسکے مقابلے
مین بہت سی حیرت دلانے والے باتین کہیگا دیکھو قسطنطین نے کیسی حیرت دلانے والے
بات سب مین پھیلادی کہ معاذ اللہ تین خدا ہین اور پھر اللہ اکیلا ہے کیسی حیرت کی بات ہے
کہ جس اللہ کو اکیلا کہتے ہین اوسکو پھر تین خدا کہکر بانٹتے ہین اور طرح طرح کی حیرت دلانے
والی تقریرین بناتے ہین اس صحیفہ کے ساتوین باب کی پچیسوین آیت مین بھی اسی

بادشاہ کا پتا تبلایا تھا اور فرمایا تھا کہ وہ اللہ تعالےٰ کی برخلافی مین باتین کریگا اور یہان بس
بادشاہ کے زمانہ کو انہین کفر کی باتون کی باعث سے غضب اور قہر کا زمانہ فرمایا مگر پادرے
اللہ کے غضب سے نہین ڈرتا اور یون بات بناتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا ٹھرانا اور پوجنا
معاذ اللہ کفر کی بات نہین مگر اونہون نے اولیاؤن اور شہیدون کو بھی اللہ کا شریک ٹھرا کر پوجا
اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جگہہ پر روٹی کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا جسم ٹھرا کر پوجا یہ کفر
کی بات ہے اور خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دوسرا خدا ٹھرانا پادری کی نزدیک معاذ اللہ
ایمان کی بات ہے یا اللہ پادریون کی عقل پر سے پردہ اوٹھا دے کہ تجکو اکیلا جانین اور
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تیرا نبیہ اور پیغام پہونچانیوالا جانین اور محمدی ہو جاوین
آمین فرشتہ فرماتا ہے اور آخر کے وقت مین دکہن کا بادشاہ اوس پر ریلی گا اور اوتر کا
بادشاہ رتھہ اور سوار اور بہت جہاز لیکر بگولے کی طرح اوس پر چڑہ آویگا اور اون سر
زمینون مین داخل ہوگا اور امڈ ہی گا اور گذرے گا اور سرزمین جلیل مین بہی داخل ہوگا اور
بہت گراہی جاوینگی مگر ادوم اور مواب اور بنی عمون کے خاص لوگ اوسکے ہاتھ سے بچین گی
اور وہ اپنا ہاتھہ ملکون پر پہیلا ویگا اور ملک مصر بہی رہائی نہ پاوے گا اور وہ سونے چاندی
کے خزانون اور مصر کی ساری نفیس چیزون پر قابض ہوگا اور لوبی اور کوشی اوسکی
پیروی کرینگی پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ چالیسوین آیت سے پینتالیسوین آیت
تک یعنی یہی آیتین جو یہان لکہی گئین رومیون کے گرجا پر مطابق نہین پرکتین انٹیوکس
ایفینیس مصر والون سے اور زیادہ نہین لڑا اوسکی عمر پارسیون کی ایک لڑائی مین تمام
ہو گئی اوتر اور دکہن کے بادشاہ سے مراد سوریا یعنے شام اور مصر کے بادشاہ تھے یہان
تک کہ رومی سلطنت نے اون سلطنتون کو نگل لیا اب جو فرمایا کہ انجام کے وقت یعنے جب
قریب تہا کہ وہ سلطنت ٹکڑے ہو جاوے دکہن کا بادشاہ اوسکو دباویگا سو بہت تفسیر
والے بیان کرتے ہین کہ یہ پیش خبری مسلمانون کی فتح کی ہے جو جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی
اور اونکے نائبون کے ہاتھہ پر ہوئی جنہون نے دکہن کی طرف سے آکر رومی سلطنت کی
پوربی صوبون پر لڑائی کی اور اوسکے چند بہت اچہی صوبے لی لئے تو اونہون نے بالکل اوسکو

زیروزبر نہین کیا مسلمانون نے دکہن سے یعنے عرب سے پوربی سلطنت کو کمزور کردیا مگر ترکون نے
ستہیا ایک اوتر والی سلطنت سے اوسکو بالکل زیروزبر کردیا اس اوتر کے بادشاہ نے پوربی حصہ
سلطنت روم کو تابع کرلیا تہا وہ بگولے کی مانند گاڑی اور سوار لیکر آیا جن مین اکثر ترکون
کی فوج تہی اور بہت سے جہاز لیکر آیا جنکی بغیر وہ بہت سے دریائی ملکون پر قبضہ نہین کرسکتے تہے
اسی طرح وہ داخل ہوئے اور طوفان کی طرح امنڈ آئے اور اس طرح اون پر گذر گئے اور ایشیا
کے پچہم حصہ پر پہیل گئے تب یوروپ مین سے گذر کر اونہون نے اپنی سلطنت قسطنطنیہ مین
پوربی سلطنت کے کہنڈرون پر قائم کی جو روم کی سلطنت سے مدتون پہلے پچہم مین تقسیم ہوگئی تہی
اور فتحون مین اس بات کی پیش خبری دی گئی ہے کہ اوتر کا بادشاہ شاندار زمین مین یعنے
کنعان مین داخل ہوگا یہ بات ترکون نے کی اور وہ آج کے دن تک اوس کے مالک ہین اور
بہت سے شہر اونہون نے زیروزبر کیئے تہے جیسے سریا اور فلسطین لیکن وہ کبہی تابعدار نکرسکی
عرب کی قوم کو یا اون قومون کو جو اون مین ملی ہوئی تہین اور جو اون ملکون مین آباد تہین
جن پر کہ پیشتر ادوم اور موآب اور عمون کا تصرف تہا جن کی اولاد اغلب ہے کہ اب ملے ہوئی
ہے اسمعیلیون اور مدیانیون مین یہ اون سے بچ گئی اور آج کے دن تک عثمانی بادشاہ عرب
والون کو ایک سالانہ پنشن چالیس ہزار کرونس کی دیتے ہین اپنے زیارت کرنے والون
اور مکہ کے قافلہ والون کے امن کے واسطے ان باتون مین سے کوئی بات انٹیوکس پر مطابق
نہین پڑتے کیونکہ اوس نے مصر اور لوبیا اور اتہوبیا کو کبہی فتح نہین کیا اوس نے کوئی بڑا
کام نہین کیا اسکے بعد کہ رومیون نے اوسکو نکال دیا لیکن ترکی شہزادون نے اون شہرون
کے لینے کو ہاتہ پہیلائے اون کے خزانون پر قبضہ کرلیا اور دولتمند ہوگئے اور طاقت
حاصل کی اور اپنے ہمراہ بہت سے باشندے بہی قسطنطنیہ کو قید کرکے لے گئے اور مصر ملک اور اکثر افریقیہ
کے آج تک اون کے ہاتہ مین ہین اون کی ایشیائی اور یوروپین سلطنتون سمیت قائمہ
سید منصور علی صاحب دہلوی نے تاریخ بیت المقدس مین پادریون کی کتابون سے لکہا
ہے کہ سن ایک ہزار چہپن عیسوی مین یعنے پانچوین صدی ہجری مین ترکون نے عباسیون
اور بنی امیہ کا سارا ملک لے لیا اور بغداد پر قبضہ کرلیا اور یروشلم کو بہی سن ایک ہزار

پینسٹھ عیسوی مین لیلیا اور سن چودہ سو باون عیسوی مین یعنے نوین صدی ہجری مین ترکون
نے قسطنطنیہ یعنے استنبول کو فتح کیا فرشتہ فرماتا ہے اور پورب کے اور اوتر کے اطراف سے
خبرین اوسی حیران کرینگی اسلئے وہ بڑے غضب سے نکلیگا کہ بہتون کو نیست و نابود کرے اور
وہ شاندار پہاڑ پر اپنی گلال باڑی کو سمندرون کے درمیان قایم کرے گا اور وہ اپنی اجل کو
پہونچیگا اور اوسکا کوئی مددگار نہوگا پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ جتنی کوششین تفسیر والون
نے اس بات مین کین کہ یہ خبر انٹیوکس کی ہے وہ سب کوششین بے فائدہ ثابت ہوئین کیونکہ وہ
اگرچہ بڑے غضب کے ساتھ نکلا کہ بعضی باغی صوبون کو پورب اور اوتر مین تابعدار کرے لیکن
وہ کبھی یہودیہ کی طرف نہین پلٹا کہ فقط اوسی مین شاندار پہاڑ ہوسکتے ہین اغلب یون ہے
کہ یہ خبر ابھی ظہور مین نہین آئی آگی ظاہر ہوگی بعضی گمان کرتے ہین کہ فارس والے جو ترکی
سلطنت کے پوربی سرحد پر ہین اور روس والے جو ترکی سلطنت کے اوتر مین ہین ترکون کے
برخلاف ہو کر مل جاوینگی اور کنعان کی زمین مین روس والے اپنا خیمہ گاڑینگے بڑی نمایش
سے اور لڑائی کرینگے بڑے تندی سے اور وہان ایسی شکست کھائینگے جس سے اونکی سلطنت
زیر و زبر ہوجائیگی اب ہم کہتے ہین کہ یہ مطلب نہین بن سکتا وہ کا اشارہ اوسی شخص کی طرف
ہے جسکا اوپر ذکر ہے جو شخص غضب سے نکلیگا وہی شخص پاک پہاڑ پر بھی خیمہ کھڑا کریگا کیا
عجب ہے کہ یہ خبر اوس وقت کی ہو جسکا ذکر ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مین آیا
ہے کہ مسلمانون مین اور رومی نصرانیون مین صلح ہوگی اور دونون ملکر کسی اور دشمن سے
لڑنے جاوینگے اور فتح پاوینگے یہانتک کہ ایک سبزہ زار مین اوترینگی جہان بہت ٹیلے ہون گے
جو نصاری مسلمانون کے ساتھ ہونگے وہ بگڑ جائینگے اور مسلمان اونکے ہاتھون شہید ہوجاوینگے
فرشتہ فرماتا ہے اور اوس وقت میکائیل وہ بڑا سردار جو تیری قوم کے فرزندون کی حمایت
کے لئے کھڑا ہے اوٹھے گا اور ایسی تکلیف کا وقت ہوگا جو امت کے شروع سے لیکے اوس
وقت تک کبھی نہوا تھا اور اوس وقت تیرے لوگون مین سے ہر ایک جسکا نام کتاب مین لکھا
ہوگا رہائی پاویگا اور بہتیرے اونمین سے جو زمین پر خاک مین سو رہے ہین جاگ اوٹھینگے
بعضے ہمیشہ کی زندگی کے لیے اور بعضے رسوائی اور ہمیشہ کی ذلت کے لیے اور سمجھ والے لوگ آسمان کے

دانیال ۱۲ باب

چمک کے مانند چمکینگی اور وے جن کی کوشش سے بہوتیرے صادق ہوگئے ستارون کے مانند ہمیشہ اور ہمیشہ تک آسے ایمان والو پادری طامس اسکاٹ کو دیکہو اوپر جو فقط بادشاہ کا لفظ تہا اوسکو ہان اقرار کرچکا کہ دکہن کے بادشاہ سے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اونکے نائب مراد ہین اب جو بیان صاف اوس وقت مین ایمان اور علم کے پہیلنے کی بشارت ہے اسلئے اوس وقت کے لفظ کا اشارہ دور دور تک لیجاتا ہے اور لکہتا ہے کہ میکائیل سے یہان فرشتہ مراد نہین ہے بلکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مراد ہین پہر کمال بے انصافی سے لکہتا ہے کہ یہ جو اوسوقت کا لفظ ہے اسی اگر انٹیوکس کے ظلم کا زمانہ مراد ہے تو یہ مطلب ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہودیونکو ظالمون سے بچانے کے لیے کہڑے ہونگے اور اگر وہ وقت مراد ہے جسوقت رومیون نے یروشالم کو برباد کیا تو یہ مطلب ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہڑے ہوے اپنی لوگون کی خلاصی کے واسطے اور اون مصیبتون کے شروع ہونے سے پہلے انجیل کی خوشخبری کو پہیلا دیا اور یہ جو فرمایا ہے کہ ایسی تکلیفون کا وقت ہوگا کہ ویسا کبہی نہوا تہا یہ بات انٹیوکس کے ظلم پر مطابق نہین پڑتی کیونکہ بہت بڑی اور دیر تک رہنی والی مصیبتین ایسی ہی بڑی اور اسے بہی زیادہ دیر رہنے والی گذری ہین اور اگر ہم یون سمجہین کہ یہان اون سب تکلیفون کا ذکر ہے جو یہودیون پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد سے آج تک گذرین اور جو آگی گذرینگی جب تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان نلاوین تو بیشک مصر والون کے ظلم کی تکلیفین اور قید بابل کی مصیبتین اور سب مصیبتین شروع سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آنے تک ان مصیبتون کے سامنے بہت ہلکی ہین لیکن جو ان یہودیون کے زمانہ مین اور اوس وقت سے ہر زمانی مین کچہہ یہودی ایسے بہی ہین جو اپنی بے ایمانی سے اور اوس سزا سے جو اونکو دیگئی بچائیگئی ہین بلکہ پہلے وقت کے بے ایمان آدمی اسلئی بچائی گئی کہ مقرری وقت پر اونکی نسل مین پسند کئی ہوئی لوگ پیدا ہون تو جو آدمی اللہ کے بہیدون کو کتاب مین پاتا ہے اور ان خبرون کا ظہور دیکہتا ہے وہ نجات پاتا ہے اب ہم کہتے ہین کہ میکائیل سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مراد لینا پادریون کی زبردستی ہے ہم محمدیون کے نزدیک بیشک میکائیل ایک بڑے فرشتہ کا نام ہے جو اللہ کے حکم سے ایمانوالون کی مدد کرتے ہین باقی رہا اوسوقت کا لفظ سو یہ بات کہلی ہوئی ہے کہ یہ اشارہ اوسیوقت کی

طرف ہے جسکو اوپر کی آیت مین آخر کا وقت کہا ہے اسوقت کا ذکر بہت نزدیک ہے رومیونکے ظلم کا ذکر
دور ہے انٹیوکس کا ذکر اور زیادہ دور ہے یہان صاف مطلب یہہ ہے کہ وہ جو دکہن اور اوتر کے بادشاہون
کا زمانہ ہے اوسوقت مین اسد تعالے کے حکم سے جناب میکائیل علیہ السلام ایمان دار اسرائیلیونکے فرزندون
کی مدد کے لیے اوٹھ کھڑے ہونگے اور جن لوگون کا نام اللہ نے ایمان والونمین لکھا ہے وہ محمدی
دین مین آوینگے اور دنیا اور عقبیٰ کے عذابون سے نجات پاوینگے اور یہ جو فرمایا کہ ایسی تکلیف
کا وقت ہوگا جو کبھی نہوا تھا اسکا یہ مطلب کہ یہودیون پر رومیون کے ہاتھون بڑی مصیبت پڑیگی
تھی ایسی مصیبت کے وقت مین اسد نے بہت سے اسرائیلیون پر رحم کیا اور کفر سے چھوڑا کر اونکو
نور ایمان کا دیا اسطرح کا بیان حضرت اشعیا علیہ السلام کے چوتھے باب مین بھی ہوچکا ہے پہلے
اسرائیلیون کی بڑی بڑی مصیبتون کی خبر دی ہے پہر فرمایا ہے کہ جسکا نام یروشلم کے زندون
مین لکھا ہوگا وہ پاک کہلائیگا اور یہہ جو فرمایا کہ بہتیری اونمین سے جو زمین پر خاک مین سو رہے
ہین جاگ اوٹھینگے اسکا مطلب پادری یون لکھتا ہے کہ ظاہرا یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہان قیامت
عام کا ذکر ہے یعنے قبرون سے سب لوگون کے اوٹھنی کا اور ایک معنی جاگ اوٹھنی کے یہ بھی ہین
کہ یہودیون کو انٹیوکس کی ظلم سے نجات ہوگی دوسرے یہ معنے کہ یہودی لوگ حضرت عیسیٰ
علیہ السلام پر ایمان لاوینگے یا یون کہو کہ یہ پہلی قیامت کا ذکر ہے جسکا ذکر جناب یوحنا نے کیا ہے
فائدہ جناب یوحنا اپنے مکاشفات کے بیسوین باب مین فرماتے ہین کہ مینی اونکی روحون کو
بھی دیکھا جنہون نے عیسیٰ علیہ السلام کی گواہی اور خدا کے کلام کے واسطے اپنا سر دیا وہ
زندہ ہوئے اور مسیح کے ساتھ ہزار برس تک بادشاہی کرتے رہے یہہ پہلی قیامت ہے
مبارک اور مقدس وہ جو پہلی قیامت مین شریک ہے اسکے بعد پہر یہ بیان ہے کہ اس ہزار
برس کے بعد یاجوج ماجوج نکلین گے پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ اگر یہ معنے سمجھے جاوین
کہ یہودی لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لاوین گے تو اسکا کیا مطلب ہوگا کہ بعضے
رسوائی اور ذلت کے لیے جاگین گے اگر یون کہین کہ بعضے لوگ ظاہرداری سے عیسائی ہوجاوینگے
اور بعضے دل سے ایمان لاوینگے تو بھی یہ معنے بن نہین سکتے کیونکہ زبانی اقرار کو جاگنا نہین
کہہ سکتے اور اگر وہ مطلب سمجھا جاوے جو جناب یوحنا نے لکھا ہے تو روحون کی قیامت اور

چیز ہے اور یہ اور بات ہے کہ جو خاک مین سو رہی ہین وہ جاگین گے اور انجیل کے محاورہ کے موافق بیان
عام قیامت کا ذکر ہے مردون کی قیامت اور عدالت کے دن اور ہمیشہ کے بدلی کی یہ پیش خبری ہر
اور ہمیشہ کی رسوائی جو شریرون کی قسمت مین ہوگی اور جن لوگون نے اورون کو سچا دین سکھلایا وہ
خوب روشن ہونگی ای محمدی بھائیو ہماری نزدیک تو یہ محمدی کی وقت کی بشارت ہے اگر قیامت کا ذکر
ہوتا تو یون ہوتا کہ جتنی لوگ خاک مین سو رہے ہین سب جاگینگے تب البتہ قیامت کی خبر ہوتی بیان تو یہ
لفظ ہے کہ بہتیری اونمین سے جو خاک مین سو رہتا ہین اسکا صاف مطلب یہ ہو کہ سب نہین بلکہ بہت
سے قبرون کی سونے والی نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین جاگ اوٹھینگی سو ہمارے پیغمبر
برحق محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین جو جو لوگ قبرون مین سوتے تھے اونمین سے بہت سے
جاگ اوٹھی دیکھو معراج کی رات مین اسرائیلی پیغمبرون نے اور سب پیغمبرون نے مسجد بیت المقدس
مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی اور پھر ہر زمانہ مین پیغمبرون کی اور اولیا ان
کی پاک ارواحون سے بہت سے محمدی اولیاؤن نے تعلیم پائے اور طرح طرح کی فیض پائی اور
جو برے لوگ ہین اونمین سے بہوتیرے اس آخری زمانہ مین جاگ اوٹھی بہت سے پلید ارواح ان
دنیا مین ظاہر ہوئین ہین اور بہت لوگون کو اونسی طرح طرح کی ایذائین پہونچ رہی ہین اللہ تعالے
اونکو اپنے پاک بندون کے ہاتھون بڑی بڑی سزائین دے رہا ہے اور جابجا اونکو ذلیل اور
رسوا کر رہا ہے یہ نمونہ قیامت کا ہے کہ آخری وقت مین اللہ نے ارواحون کو اس دنیا پر
ظاہر کر دیا کہ دیکھو انہین ارواحون کو اللہ اونکے جسم مین ڈالدیگا اور زندہ کرکے اوٹھا
کھڑا کرے گا اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین علم والے لوگ اس طرح روشن
ہوگئی جس طرح آسمان سورج کے نور سے روشن ہوتا ہے اور جنہون نے اورون کو ایمان
سکھلایا اونکی روشنی ستارون کی طرح قیامت تک پھیلی ہوئی ہے ظاہر یون ہے کہ جناب یوحنا کو
بھی اللہ تعالی نے محمدی امت کے ہزار برس دکھلائے کہ اس زمانے مین اون ارواحون کو بڑے
راحت اور عیش اللہ دیگا جو حضرت عیسی علیہ السلام کی شریعت پر قائم رہے اور ظالمون کے ہاتھون
شہید ہوئے فرشتہ فرماتا ہے اور تو اے دانیال ان باتون کو بند کر رکھہ اور کتاب پر آخر کے وقت
تک مہر کر رکھہ بہوتیرے ادہر اودہر دوڑینگے اور سمجھہ زیادہ ہوگی پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہو کہ

اسکا مطلب یہ ہے کہ یہ پیش خبری بہت کم سمجھی جائیگی آخر زمانہ تک جبتک کہ یہ پیش خبریان پوری ہون سو دانیال علیہ السلام کی پیش خبریان بہت مشکل ہین اونکی مشکل ہونیکا ہمیشہ علم والون نے اقرار کیا ہے اور یہ پیش خبریان پوشیدہ لفظون کی طرح رہی ہین اور یہ جو فرمایا کہ بہت لوگ ادہر اودہر دوڑینگے اور سمجھہ زیادہ ہوگی سو اس اخیر زمانہ مین بہت لوگون نے تاریخ کی کتابون کے اندر تلاش کرنے مین بڑی بڑی محنتین اوٹھائی ہین کہ جو پیش خبریان پوری نہین ہوئین اونکو دریافت کرین اور کتابون سے مقابلہ کیا ہے تاکہ پیش خبریون کا مطلب صاف کھلجاوے جسقدر دن بدن ان خبرونکا زیادہ ظہور ہوتا جاویگا مطلب زیادہ کھلتا جاویگا اور جو لوگ آگے پیدا ہونگے وہ بہت تعجب کرینگے اور ہم سے زیادہ تعلیم پاوینگے اور آیندہ زمانہ مین جو لوگ دین مین بہت چالاک ہونگے وہ انجیل کو اور زیادہ پہیلادینگے اس طرح سے یہ پیش خبری پوری ہوگی کہ سچی لوگون کا علم زیادہ ہوجاویگا آتی یاد رہے چالیسوین آیت مین فرمایا تہا کہ آخر وقت مین دکہن کا بادشاہ اوسپر ملیگا وہان ہمنے اقرار کیا کہ دکہن کے بادشاہ سے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اونکی نائب مراد ہین اور یہان فرمایا کہ آخر وقت تک ان باتون پر مہر کر رکہہ تو یہان بہی آخر وقت اوسی محمدی وقت کو فرمایا ہے اور مطلب یہ ہے کہ ان خبرون کا مطلب اوس وقت تک لوگون پر نہین کہلیگا جب آخر وقت مین ان خبرون کا ظہور ہوگا جب مطلب کہلجاویگا سو محمدی وقت مین عقلمندون نے ان سب پیش خبریونمین خوب غور کی اور علم والون کے پاس ہر طرف دوڑی اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مین وہ سچی اور نشان خوب طرح دیکہہ لئی تب دین محمدی مین داخل ہوے اور اوس وقت سے آجتک بہت سے توراۃ اور انجیل کے پڑہنے والے ان پیش خبریون مین غور کرکے اصل مطلب سمجہکی محمدی ہوتے جاتے ہین مطلب پیش خبریونکا دن بدن زیادہ کہلتا جاتا ہے دیکہو اس زمانہ مین جو ہمنے ان پاک کتابون کو بہت مدت تک غور سے دیکہا کسقدر محمدی بشارتین ظاہر ہوئین اور علم زیادہ ہوا یا اللہ ہمکو اسیطرح ایمان اور علم مین ترقی رہے آمین جناب دانیال علیہ السلام فرماتے ہین اور مجہہ دانیال نے نظر کی اور کیا دیکہتا ہون کہ دو اور کہڑے تہے ایک دریا کی کنارے کی اسطرف دوسرا دریا کی کناری کے اوسطرف اور ایک نے اوس شخص سے پوچہا جو کتان کا لباس پہنی تہا اور دریا کی پانیون پر تہا کہ یہ عجایب چیزین

کتنی مدت کے بعد انجام تک پہونچینگی اور مینے سنا کہ اوس شخص نے جو کتانی لباس پہنے تہا جو دریا کے
پانیون پر تہا اپنا داہنا اور اپنا بایان ہاتھ آسمان کی طرف اوٹہا کر اوسکی جو ہمیشہ جیتا ہے قسم کہائی اور
کہا کہ ایک مدت اور مدتون اور آدہی مدت تک ہین گی اور جب وہ پورا کر چکیگا اور مقدس لوگونکا
زور کہو دیگا یہ سب چیزین پوری ہونگی اور مینے تو سنا پر نہین سمجہا تب مینے کہا ای میرے خداوند
ان چیزونکا انجام کیا ہوگا اوس نے کہا ای دانیال تو اپنی راہ چلا جا کہ یہ باتین آخر کے وقت تک
بند اور سربمہر رہین گی اور بہت لوگ پاک کئی جائینگے اور سفید کئی جائینگے اور آزمائی جائینگے لیکن
شریر شرارت کرتے رہینگی اور شریرون مین سے کوئی نہ سمجہیگا اور سمجہدار لوگ سمجہینگی پادری
طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ یہ زمانہ جسکا یہان ذکر ہے یہ وہی زمانہ ہے جسکا ہم پہلے ذکر کر چکے اور جو
جناب یوحنا کے حال مین آویگا اس زمانہ سے ساڑہی تین برس یا بارہ سو ساٹہہ دن ظاہر ہوتی
ہین اور یہ گنتی اوسوقت سے شمار کی جاتی ہے جسوقت سے وہ بادشاہ جسکی پیش خبری کی گئی ہے
پاک لوگون کے زور کو پہیلانے لگا یہانتک کہ یہ پہیلانا ختم ہو چکیگا یہ زمانہ اوسوقت سے شمار
کرنا نچاہیے جسوقت رومیون نے یروشالم کو برباد کیا اور اوسکے بعد یہودی تتر بتر ہو گئے
کیونکہ اوسوقت اونکا پاک ہونا موقوف ہو گیا تہا لیکن اوسوقت سے شمار کرنا چاہیے جب حضرت
عیسیٰ علیہ السلام کے مخالفون نے سچی عیسائیون کے زور کو پہیلانا شروع کیا آمی محمدی بہائیو حضرت
دانیال علیہ السلام نے اوس فرشتہ سے پوچہا کہ یہ عجائب چیزین یعنے جن کا اوپر ذکر ہے کہ سمجہ
والے لوگ اور ایمان کے پہیلانے والے لوگ خوب طرح دنیا مین روشن ہونگی ایسا نورانی زمانہ
کتنی مدت تک رہیگا فرشتی نے جواب دیا کہ ایک مدت اور مدتون اور آدہی مدت تک ان
باتون کا ظہور رہیگا اسکا مطلب جناب یوحنا کے مکاشفات کے بارہوین باب سے خوب کہل گیا اوسکا
خلاصہ یہ ہے کہ جناب یوحنا فرماتے ہین کہ مینے ایک عورت کو بڑے شان وشوکت سے دیکہا اوس سے
ایک لڑکا پیدا ہوا جو لوہی کے عصا سے سب قومون پر حکومت کریگا اور وہ لڑکا اللہ کے اور اوسکے
تخت کے آگی اوٹہا لیا گیا اور شیطان جا کہڑا ہوا کہ اوسکے بچی کو نگل جاوے اور وہ عورت
بیابان مین جہان اللہ نے اوسکی جگہہ تیار کی تہی بہاگ گئی تاکہ وہان ایک ہزار دو سو ساٹہہ دن
تک اوسکی پرورش کرین پہر آسمان پر لڑائی ہوئی میکائیل اور اوسکے فرشتے شیطان سے لڑی

اور ابلیس نکالا گیا اور زمین پر گرایا گیا اور اوسکے ہمرکاری بہی اوسکے ساتھ گرائی گئی اور آسمان پر
اونکی پہر جگہہ نہ ملی جناب یوحنا کے بیان سے حضرت دانیال علیہ السلام کی کتاب کا مطلب کہل گیا پادری
لوگ یہان دن سے برس مراد لیتے ہین تو ایک مدت سے ہزار برس مراد ہین اور مدتون سے دو مدتین
یعنے دو سو برس مراد ہین اور آدہی مدت سے ساٹھہ برس مراد ہین جو ایک سو کے آدہی سے کچہہ زیادہ
ہین یہ جو مدت بارہ سو ساٹھہ برس کی ہے اسکا شروع جناب سرور عالم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کی
وقت سے ہے حضرت یوحنا کے کلام مین ہجرت کا اشارہ پایا جاتا ہے یہ مدت دین محمدی کی ترقی کی ہے
پادری اس مدت کا شروع اوس بادشاہ کے وقت سے ٹہراتا ہے جسکی پیش خبری اوپر ہو چکی یعنے
قسطنطین بادشاہ جو ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت سے تین سو برس پہلی تہا اور پادری
اس بات کا بہی اقرار کر چکا ہے کہ گیارہوین باب کی چہتیسوین آیت مین جس بادشاہ کے زمانہ کو غضب
اور قہر کا زمانہ فرمایا تہا وہ زمانہ قسطنطین اور اوسکے مذہب والون کا ہے اب یہان جو ایمان کی بہت
بڑی روشنی پہیل جانے کی بشارت ہے یہان ہی پادری کہتا ہے کہ اس مدت کا شروع بہی اوسی بادشاہ
کے وقت سے ہے جسکی ہجو اوپر ہو چکی ہے اسی لئی پادری لکہتا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے برخلاف
لوگون نے سچی عیسائیون کا زور پہیلایا پادری کا مطلب یہ ہے کہ قسطنطین اور اوسکے مذہب والے
اگرچہ حضرت عیسی علیہ السلام کی راہ پر نہ تہے مگر آپکا نام تو لیتی تہے اس باعث سے پاک لوگون کو
بہی زور ملا یا اللہ پادریون کو سیدہی عقل دے کہ اس کہلی نشانی کو دیکہین کہ حضرت دانیال علیہ السلام
کو فرشتی نے خبر دی تہے کہ میکائیل تیری قوم کی مدد کرے گا اور میکائیل کی مدد کے وقت کی نشانی
حضرت یوحنا نے یہ تبلائی کہ میکائیل علیہ السلام اور اونکی ساتھہ کے فرشتے شیطان سے لڑے اور
شیاطین کو آسمان سے گرا دیا یہ کہلی نشانی محمدی وقت مین ظاہر ہوئی آسمان سے آگ کے شعلی بہت
کثرت سے آنے لگے اور جنون مین اور جنون کے آشناؤن مین ہر طرف غل پڑ گیا جنون نے جابجا
اقرار کیا کہ اب ہم آسمان تک جا کر فرشتون کی باتین سننے نہین پاتے وہان سے ہم پر آگ کے شعلی
برستی ہین قسطنطین کے وقت مین ہرگز یہ نشانی ظاہر نہین ہوئی صاف ثابت ہوا کہ وہ میکائیل
کی مدد کا وقت یہی محمدی وقت ہے دیکہو اوس وقت کا یہ پتا دیا کہ جب وہ پورا کر چکے گا اور پاک
لوگون کا زور رکہو دیگا یہ سب چیزین پوری ہونگی سو ایسا ہی ہوا جب قسطنطین والون کے

ظلم کی مدت جو اللہ نے مقدر رہین لکھی تہی وہ پوری ہوچکی اور ایمان والے بالکل بے زور ہوگئے ایسے وقت
مین اللہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا پہر فرمایا کہ یہ باتین آخر وقت تک سربمہر رہین گی
اور بہت لوگ پاک اور سفید کئی جاوین گی اور آزمائی جاوین گے لیکن شریر شرارت کرتے رہین گے
اور شریرون مین سے کوئی نہ سمجھے گا پر عقلمند لوگ سمجھین گی سو ایسا ہی ہو جب وہ آخری زمانہ آیا ان
محمدی بشارتون کا مطلب عقلمند یہودیون نے اور عقلمند نصرانیون نے سمجھا اور محمدی ہوگئے
اور گناہون سے پاک ہوئی اور اللہ کی راہ مین آزمائی گئی اونہون نے بڑی بڑی مصیبتین اللہ
کی راہ مین اوٹہائین لیکن شریر اب تک شرارت کررہے ہین اور صاف صاف باتون کا مطلب بدل
رہے ہین فرشتہ فرماتا ہے اور جسوقت سے دائمی قربانی موقوف کی جائیگی اور وہ مکروہ چیز جو خراب
کرتی ہے قائم کی جائیگی ایک ہزار دو سو نوے دن ہونگی مبارک وہ جو انتظار کرتا ہے اور ایک ہزار
تین سو پینتیس روز تک آتا ہے اور تو اپنی راہ چلا جا جب تک کہ وقت اخیر آوے کہ تو چین کرے گا
اور اپنی میراث پر اخیر کے دنون مین اوٹھ کھڑا ہوگا اے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہان پادری
لوگ دن سے برس مراد لیتے ہین تو مطلب یہہ ہوا کہ جسوقت سے مسجد بیت المقدس مین اللہ کی
بندگی موقوف کیجائیگی اور بت پرست لوگ ناپاک چیز کو وہان رکہدین گی اوسوقت سے جب بارہ سو
نوے برس گذرینگی اوسوقت خوشی کی بات ہے اور پہر جب پینتالیس برس اور گذرینگی اوسوقت
بہت بڑی خوشی اور چین کا وقت ہے سو اوپر ثابت ہوچکا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے
انٹیوکس بادشاہ بت پرست نے مسجد بیت المقدس کے اندر قربانی کی جگہہ پر سور کا گوشت چڑہایا
اور ہزارون آدمیون کو قتل کیا پہر دو برس بعد مسجد مین قربانی کے مقام کو جیوپٹر اولمپس کی
پوجا کے لئی مقرر کیا اور جب پہلی بار قربانی روزمرہ کی موقوف کی گئی اور سور کا گوشت قربانی
کے مقام پر چڑہایا گیا اوسوقت سے سن عیسوی کے شروع تک ایک سو ستر برس ہوے پہر پانسو
ستر برس بعد جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوے جب آپ چالیس برس کے ہوے اللہ نے آپ
قرآن اوتارنا شروع کیا پہر تیرہ برس بعد آپ مدینہ مین تشریف لائے اوس وقت سے جب سولہوان
برس تہا آپکے خادمون نے مسجد بیت المقدس کو آباد کیا پہر آپکے مدینہ من تشریف لانے سے جب
چارسو نوان برس تہا فرنگیون نے شہر یروشالم پر قبضہ کرلیا اور مسجد بیت المقدس مین ستر ہزار

سے زیادہ مسلمانون کو قتل کیا اسوقت تک انٹیوکس کے ظلم کے وقت سے بارہ سو پچاسی برس ہوئے
اب اسکے بعد جو اللہ نے محمدیون کی مدد فرمائی اوسکا حال سنو ابن اثیر جزری رح تاریخ کامل مین لکھتے
ہین کہ اسی سال مین یعنے سن بانوے مین جب مصر والون کو بیت المقدس والون کی مصیبت کی
خبر پہونچی افضل جو لشکرون کا سردار تہا اوسنے فوجین جمع کین اور عسقلان کیطرف چلا اور فرنگیون
کی فوج نے مسلمانون کو قتل کیا اور افضل بہاگکر عسقلان مین داخل ہوا اور مصر مین آیا پہر سن ترانوی
کے احوال مین لکہا ہے کہ ذیقعدہ کے مہینے مین کمشتکین نے ملطیہ کے قریب بیمند فرنگی کو قید کر لیا اور وہ
پانچ ہزار کی فوج لیکر آیا تہا پہر اور فرنگی بیمند کے چہوڑانے کے لئے آئے اور مسلمانون کو قتل کیا کمشتکین
اون سے لڑا فرنگی تین لاکہ تہے اونمین فقط تین ہزار بچے اور بہاگے اور کمشتکین ملطیہ کا حاکم ہو گیا
پہر انطاکیہ سے فرنگی آئے اونہون نے بہی شکست کہائی پہر سن چورانوے کے احوال مین لکہا ہے کہ کند فری
فرنگی جو بیت المقدس کا حاکم تہا وہ شہر عکہ کے طرف چلا جو شام کے کنارے پر ہے اوسکو ایک تیر لگا وہ
قتل ہو گیا تب اوسکا بہائی بغدوین بیت المقدس کی طرف چلا ملک دقاق جو دمشق کا حاکم تہا اوسکو
یہ خبر پہونچی وہ فوج لیکر آیا اوسکو اللہ نے فرنگیون پر فتح دی اور اسی سال مین فرنگیون نے جزیرہ
کے شہرون مین سے سروج کو لیلیا اور وہان کے بہت لوگون کو قتل کیا اور لوٹ لیا اور اسی سال
مین فرنگیون نے شہر حیفا جو عکہ کے قریب ہے لیلیا اور ارسوف کو امان دیکر لے لیا اور لوگون کو
وہان سے نکال دیا اور قیساریہ کو تلوار کے زور سے لے لیا اور وہان کے لوگون کو قتل کیا اور لوٹ
لیا پہر سن پچانوے کے احوال مین لکہا ہے کہ اس سال مین کمشتکین نے بیمند فرنگی حاکم انطاکیہ کو
ایک لاکہ اشرفی لیکر چہوڑ دیا اور فرنگیون کا سردار جو رہا کا حاکم تہا اوس نے بیروت کو گہیر لیا
جو شام کے کنارے پر ہے پہر وہ چلا گیا اور رجب مین مصر کی فوجین عسقلان کی طرف چلین تا کہ شام کے
باقی شہرون کو فرنگیون سے بچاوین بردویل جو بیت المقدس کا حاکم تہا وہ آیا اور اون سے لڑا
اللہ نے مسلمانون کو فتح دی فرنگی بہاگی اور بہت قتل ہوئے پہر سن چہیانوے کے احوال مین لکہا ہے کہ افضل
جو مصر مین لشکرون کا سردار تہا اوس نے فرنگیون سے لڑنے کے لئے فوج بہیجی رملہ اور یافہ کے
درمیان مین لڑائی ہوئی مسلمان بہاگے پہر افضل نے اپنے بیٹے کو بہیجا رملہ کے قریب فرنگیون
سے لڑائی ہوئی فرنگی بہاگے اور بہت قتل ہوئے بغدوین اونکا سردار چہپ رہا اور یافہ کیطرف

چلا گیا اور یہ سال تمام ہوا اور فرنگیوں کے ہاتھ میں بیت المقدس اور فلسطین تھا سوا عسقلان کے
اور اونہین کے ہاتھ مین یافہ اور ارسوف اور قیساریہ اور حیفا اور طبریہ اور لاذقیہ اور انطاکیہ تھا اور
جزیرہ مین رہا اور سروج اونکے ہاتھ مین تھا پھر سن ستانوے کے احوال مین لکھا ہے کہ اس سال
مین شہر جبیل کو لے لیا اور وہان کے لوگون کو طرح طرح کا عذاب دیا پھر شہر عکہ کو تلوار کے زور سے
لے لیا اور وہان کا حاکم دمشق کو چلا گیا پھر مصر کی طرف چلا گیا پھر لکھا ہے کہ مسلمانون کے بادشاہ
چونکہ آپس کی لڑائیون مین مشغول تھے اور مسلمانون مین پھوٹ پڑی ہوئی تھی اس سے فرنگیون کا
کام بن پڑا اور حران کے حاکم نے وہان اپنا ایک نائب چھوڑ دیا اور آپ باہر گیا اوس نائب نے حران
مین بہت لوگون کو قتل کیا اور ایک ترکی کو لشکر کا سردار کیا اوسی ترکی نے اوسکو قتل کیا اوسوقت
فرنگیون نے آکر حران کو گھیر لیا جب معین الدولہ سقمان اور شمس الدولہ جکرمش نے یہ سنا اور اون
دونون کے آپس مین لڑائی تھی تب ایک نے دوسرے کو حران کی تدبیر کے لئے بلایا اور ایک نے
دوسرے کو خبردار کیا کہ مین اللہ کے واسطے اور اوسکے انعام کے واسطے اپنی جان دینے پر تیار ہون
پھر وہ دونون آپس مین اتفاق کر کے چلے اور دونون خابور پر اکٹھے ہوے اور فرنگیون سے لڑنے
چلے اور نہر بلیخ پر لڑائی ہوئی مسلمانون نے فرنگیون کو جسطرح چاہا قتل کیا فرنگی بھاگ گئی جب فرنگی
بھاگے ترکمانیون کو لوٹ مین بڑا مال ملا اور بردویل جو رہا کا حاکم تھا چند سردارون کے ساتھ
بھاگا تھا سقمان کی فوج مین کا ایک ترکمانی آیا اور اوس نے اون لوگون کو پکڑ لیا اور بردویل کو سقمان
کے خیمون مین لایا اوسوقت سقمان اپنے ساتھ والون کو لیکر بھیند کی تلاش مین گیا ہوا تھا تب
جکرمش کے فوج والون نے کہا کہ سقمان والون نے فرنگیون کی لوٹ کا بڑا مال پایا اونھون نے جکرمش
سے کہا کہ جب یہ لوگ لوٹ کا مال لے چلے اور ہم نہ لے چلے تو لوگون کے نزدیک اور ترکمان والون کے
نزدیک ہماری کیا عزت ہوگی جکرمش سے کہا کہ ان سردارون کو پکڑ لو اوس نے لوگ بھیجے اور فرنگیون کے سردار
کو سقمان کے خیمون مین سے پکڑ لیا جب سقمان پلٹ کر آیا اوسکو بڑا رنج ہوا اوسکے ساتھ والے لڑائی
کے لئے سوار ہوی اوس نے اونکو روک لیا اور کہا کہ جب ہمارے آپس مین پھوٹ پڑیگی تو مسلمانون
کو اس جہاد کی اتنی خوشی نہین ہوگی جتنا اس پھوٹ کا غم ہوگا اور مین ایسا نہین کرونگا کہ اپنی
جلن مٹانے کے لئے مسلمانون کے مصیبت دشمنون کو دکھا کر اونکو خوش کرون سقمان نے اوسیوقت

کوچ گیا اور کئی قلعے فرنگیون کے فتح کیے اور جگرمش حران کے طرف چلا گیا اور اوسپر قبضہ کر لیا اور وہان اپنا نائب بٹھا کر رحا کیطرف گیا پندرہ دن اوسکو گھیرے رہا اور موصل کیطرف پلٹ گیا اور فرنگیون مین جو قتل ہوئے وہ بارہ ہزار کی قریب تھے اے ایمان والو یہ جو ستانوان برس ہے اس سال تک انٹیوکس کے ظلم کے دن سے ایک ہزار دو سو نوے برس ہوتے ہین اسی سال کا حضرت دانیال علیہ السلام نے ذکر کیا ہے اگرچہ اس سال سے پہلی بھی فرنگیون پر کچھ کچھ جہاد ہوتا رہا مگر یہ جہاد جو سقمان اور جگرمش نے آپس مین میل کر کے کیا اور آپس کی پہوٹ کو مٹایا یہ جہاد اللہ کی نزدیک بہت مقبول ہوا اس جہاد کے وقت کا حضرت دانیال علیہ السلام نے پہلے سے پتا بتلایا یہ بیان یادریون کے اوس قول کے موافق ہے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سن پانسو ستر عیسوی مین ہے پھر ابن اثیر لکھتے ہین کہ چھٹی صدی کے تیسرے برس مین فرنگیون نے طرابلس اور بیروت پر قبضہ کر لیا اور جبیل اور بانیاس کو بھی لے لیا اور چوتھے برس مین ایک قلعہ جو حلب کے قریب تھا فرنگیون نے اوسکو لے لیا اور دو ہزار آدمیون کو قتل کیا اور شہر صیدا پر بھی قبضہ کر لیا پانچوین برس فرنگی لوگ اندلس پر فوج لے چلے اندلس کے حاکم نے اونپر خوب جہاد کیا فرنگی بھاگی اور بہت قتل ہوئے ساتوین برس دمشق کے حاکم نے موصل کے حاکم امیر مودود کو فرنگیون کے ظلم کا حال کہلا بھیجا امیر مودود فوج لیکر آئے ادہر سے بغدوین فرنگی جو بیت المقدس کا حاکم تھا فوج لیکر نکلا دریای طبریہ کے پاس بڑا جہاد ہوا فرنگی بھاگی اور بہت قتل ہوئے مسلمان جہان کی طرف چلے اور عکہ سے بیت المقدس تک فرنگیون کے شہر ونکو لوٹا اور امیر مودود دمشق مین آئے جمعہ کے نماز کی بعد ایک باطنی فرقے والے نے اونکو شہید کیا جاننا چاہیے کہ یہ جہاد بہت بڑا جہاد ہے کیونکہ بعض فرنگی نے شہر یروشالم یعنے بیت المقدس پر غلبہ کر لیا تھا اوسپر بہت بڑا جہاد ہوا وہ جو دوسرا قول ہے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سن پانسو ساٹھ عیسوی مین ہے اوسکے موافق انٹیوکس کے ظلم سے بارہ سو نوے برس اسی سال تک ہوتے ہین جسکی حضرت دانیال علیہ السلام نے خبر دی ہے ابن اثیر رح لکھتے ہین کہ نوین برس رفینہ جو ملک شام مین ہے فرنگیون نے لے لیا دمشق کے حاکم نے اونپر خوب جہاد کیا تیرہوین برس حلب کے حاکم نے فرنگیون پر خوب جہاد کیا فرنگی بہت قتل ہوی کچھہ تھوڑے سے بچے چودہوین برس پھر اون پر جہاد کیا اور فتح پائے ستر ہوین برس افریقیہ مین فرنگیون پر خوب جہاد ہوا اٹھارہوین برس فرنگیون نے شہر صور لے لیا تیئیسوین برس

فرنگیون نے دمشق کو گھیرا اون پر خوب جہاد ہوا اور بہت قتل ہوئی چونتیسوین برس عماد الدین زنگی نے حلب کے قریب فرنگیون پر خوب جہاد کیا فرنگی بہاگی اور بہت قتل ہوئی ستائیسوین برس وہ فرنگی جو بیت المقدس کا حاکم تہا حلب کے علاقہ کیطرف فوج لیکر چلا اون پر خوب جہاد ہوا مگر مسلمان بہاگے پہر مسلمان فوج لیکر آئے اور بہت فرنگیون کو قتل کیا پہر کچہہ فرنگی حلب کے علاقہ مین آئے پہر مسلمانون نے اون کو خوب طرح قتل کیا تیسوین برس حلب کے حاکم نے لاذقیہ کے علاقہ مین جاکر فرنگیون پر خوب جہاد کیا اور شہر لاذقیہ کو ویران کیا اکتیسوین سال رجب مین دمشق کے لشکر نے شام کے طرابلس کے طرف جاکر فرنگیون پر خوب جہاد کیا فرنگی بہاگی اور شوال مین حمص سے مسلمانون کی فوج آئی اور ایک قلعہ جو حماۃ کی قریب تہا وہان فرنگیون پر خوب جہاد کیا فرنگی بہاگی اور ہر طرف سے قتل ہوئی سینتیسوین برس فرنگیون نے مغرب کے طرابلس کو گھیر لیا اون پر عربون نے خوب جہاد کیا فرنگی بہت برے حال سے بہاگے اور بہت قتل ہوئے اکتالیسوین برس فرنگیون نے مغرب کا طرابلس تلوار کے زور سے لے لیا اور اسی سال مین اتابک عماد الدین زنگی کو اونکے ایک غلام نے شہید کیا بیالیسوین برس نور الدین محمود جو زنگی کے بیٹے تہے اور حلب کے حاکم تہے فرنگیون کے شہر مین داخل ہوئے اور شہر ارتاح کو تلوار سے فتح کیا اور بابولہ اور بصرفوت اور کفرلاثا کو گھیر لیا اور اونکی باپ زنگی کے قتل ہونے کے بعد فرنگیون نے گمان کیا تہا کہ جو اوس نے لی لیا ہے وہ ہم پہر لے لین گے جب نور الدین کی پہلی پہل کے معاملہ مین یہ بہادری دیکہی تب فرنگی ناامید ہوئی اے ایمان والو اگرچہ جہاد پہلے بہی فرنگیون پر ہوتا رہا مگر نور الدین بادشاہ نے جب اس صدی کے بیالیسوین برس جہاد شروع کیا اونہون نے برابر جہاد کا تار باندہ دیا یہ بادشاہ ہمیشہ جہاد مین مشغول رہے اور شاعرون نے اپنے شعرون مین اون کے جہاد کی بڑی بڑی تعریفین کین پہر اون کے مرنے کے بعد صلاح الدین بادشاہ برابر جہاد کرتے رہے یہانتک کہ اس چہٹی صدی کے تراسیوین برس بیت المقدس کو جہوٹے عیسائیون سے چہین لیا اسی باعث سے حضرت دانیال علیہ السلام نے اس سال کی بڑی خوشی سنائی جس سال مین نور الدین بادشاہ نے جہاد شروع کیا وہ جو پانچوین صدی کا ستانوان برس تہا اوس برس تک انٹیوکس کے ظلم کے وقت سے بارہ سو نوے برس ہوئی تہے وہ بارہ سو نوے برس اور یہ پنتالیس برس

غرضکہ چھٹی صدی کے بیالیسوین برس تک پورے تیرہ سو بتیس برس ہوے حضرت دانیال علیہ السلام نے
فرمایا تھا کہ مبارک وہ ہے جو انتظار کرتا ہے اور ایک ہزار تین سو پینتیس دن تک پونہچتا ہے دیکھو ایک
ہزار تین سو مین تیسوین برس بہت بڑا جہاد شروع ہوا یہ بیان اوس قول کے موافق ہے کہ جناب سرور
عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدایش سن پانسو ستر عیسوی مین ہے ابن اثیر لکھتے مین کہ تینتالیسوین برس
فرنگیون نے دمشق کو گھیر لیا محمدیون نے خوب جہاد کیا جو لوگ جہاد کے لیے نکلے تھے اون مین سے
شیخ حجۃ الدین یوسف مغربی بہی تھے وہ بوڑہی اور علم والے اور دین دار تھے معین الدین جو شہر کا
سردار تھا اوس نے کہا آپ بوڑہے ہین آپ لاچار ہین ہم مسلمانون پر سے ان کافرون کو ہٹائی دیتے
ہین آپ پلٹ جائیے اونہون نے نمانا اور فرمایا کہ مین توبیچ چکا اور مجہہ سے خرید لیا گیا قسم اللہ کی مینے
اوسکو پہیر نہین لیا اونکا مطلب یہ تہا کہ اللہ تعالے فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ
اَنْفُسَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ یعنے اللہ نے خرید لیا ایمان والون سے اونکی جانون کو اور اونکے
مالون کو اونکے بدلے کہ اونکی لیے جنت ہے وہ بزرگ آگے بڑہے اور فرنگیون سے لڑے یہانتک کہ قتل
ہوے اور فرنگیون کا غلبہ ہوا اور معین الدین نے سیف الدین غازی کو جو اتابک زنگی کے بیٹے تھے
مسلمانون کی مدد کے لیے بلایا تھا اونہون نے اپنی فوجون کو جمع کیا اور شام کیطرف آئے اور اپنے بہائی
نورالدین محمود کو حلب سے ساتھ لائے وہ سب شہر حمص مین اوترے اور فرنگیون کو دہمکیان کہلا
بہیجین وہ لوگ لڑنے سے رک رہے اور معین الدین نے بہی اونکو خوب دہمکایا اور خوف دلایا فرنگی
لوگ سیف الدین کے لشکرون کی کثرت سے ڈر گئے اور چلے گئے اور نورالدین اور معین الدین حصن
العزیمہ کیطرف چلے جو ایک قلعہ تہا اور فرنگیون کے قبضہ مین تہا ان دونون نے بڑی فوج لیکر اوس
قلعہ کو گہیر لیا اور اوس مین کے سب سوارون اور پیادون اور لڑکون اور عورتون کو پکڑ لیا اور
قلعہ کو ویران کر دیا اور زمین شام مین ایک جگہہ کا نام یغری تہا وہان فرنگی جمع تھے اور حلب کے
لوٹنے کا ارادہ رکھتے تھے نورالدین فوج لیکر چلے اور خوب جہاد کیا فرنگی بہاگے اور بہت قتل
ہوے مولانا جلال الدین سیوطی تاریخ الخلفا مین لکھتے ہین کہ نورالدین فرنگیون سے لڑتے رہے
اور مسلمانون کے جن جن شہرون پر اونہون نے غلبہ کیا تہا وہ شہر اونہون نے پہر لے لیے اور
نورالدین فرنگیون سے لڑنے مین مشغول رہتے تھے جہاد مین سستی نہین کرتے تھے ابن اثیر رح

لکہتے ہین کہ چوالیسوین برس نورالدین نے فرنگیون کے ملک پر انطاکیہ کیطرف سے جہاد کیا اور قلعہ حارم کا قصد
کیا اور اوسکے کنارے کو ویران کیا پہر قلعہ اب کے طرف کوچ کیا اور اوسکو گہیر لیا فرنگی جمع ہوکر آئے اون پر
خوب جہاد کیا فرنگی بہت بری طرح بہاگے اور بہت سے قتل ہوے اور انطاکیہ کا حاکم برنس جو بڑا
سرکش تہا وہ قتل ہوا فرنگی پہر جمع ہوکر آئے نورالدین نے پہر اونکو بہگا دیا اور قتل کیا اور قید کیا اور اس فتح پر
شاعرون نے نورالدین کی بہت تعریف کی اور مبارکباد دی کیونکہ برنس جو بڑا سردار تہا وہ قتل ہو
اور اسی سال مین رجار فرنگی جو صقلیہ کا حاکم تہا اوس مین اور قسطنطنیہ کے بادشاہ مین بہت لڑائیان
ہوئین اور کئی برس تک رہین اس آپس کی لڑائی مین وہ مسلمانون سے غافل رہے اگر یہ نہوتا تو رجار
سارا ملک افریقیہ کا لے لیتا پینتالیسوین برس نورالدین نے قلعہ فامیا کا فرنگیون سے لے لیا اور وہ قلعہ
شیزر اور حمات کے پاس تہا اور بہت مضبوط تہا اور شاعرون نے نورالدین کی تعریف کی اور اس
فتح کا ذکر کیا چہیالیسوین برس نورالدین فوج لیکر جوسلین فرنگی کی شہرون کیطرف چلے اور وہ حلب کے
بائین طرف ہین اون شہرون کو لے لیا جوسلین بڑا بہادر تہا اوس نے بڑی فوج جمع کی اور نورالدین
کی طرف آیا اور لڑائی ہوئی اور مسلمان بہاگے اور بہت قتل ہوے اور قید ہوے [illegible] رالدین کی جاسوس
پہونچی اور جوسلین کو شکار کرتے مین پکڑ لیا اور وہ پکڑا ہوا آیا اور اوسکا پکڑا جانا بہت بڑی فتح تہے
کیونکہ وہ بڑا ملعون بہت سخت دل اور مسلمانون کا بڑا دشمن تہا اور وہ جب قید ہوگیا نورالدین نے تہوڑی
مدت مین اوسکے قلعے لے لئے اور شاعرون نے اونکی تعریف کی سینتالیسوین برس پہر فرنگی جمع ہوکر نورالدین
کیطرف چلے اور نورالدین جوسلین کے شہرون مین تہے خوب لڑائی ہوئی فرنگی بہاگے اور بہت قتل ہوے
اور قید ہوے اڑتالیسوین برس رجار فرنگی نے شہر بونہ لے لیا اور فرنگیون نے ملک شام مین شہر
عسقلان لے لیا پہلے شہر والون نے خوب جہاد کیا اور فرنگیون کو بہگا دیا پہر آپس مین پہوٹ پڑی
ہر فرقہ کہتا تہا کہ فرنگیون کو ہمنے بہگا دیا اور یہ فتح ہمارے زور سے ہوئی آپس کے جہگڑے مین
لڑائی ہوئی کچہ لوگ قتل ہوے فرنگی پہر پلٹ کر آئے اور شہر لے لیا اونچاسوین برس نورالدین
نے شہر دمشق کو وہان کے حاکم مجیرالدین سے لے لیا کیونکہ فرنگی وہان والون سے محصول لیتے تہے
نورالدین کو ڈر ہوا کہ اگر فرنگی دمشق کو لے لینگے تو مسلمان ملک شام مین رہ نہ سکینگے نورالدین
دمشق کی طرف چلے اور اوسکو گہیر لیا وہان کے حاکم مجیرالدین نے فرنگیون سے [illegible]

بہت مال دونگا اور شہر بعلبک تمکو دیدونگا اگر میرے مدد کروگے اور نورالدین کو ہٹا دوگے مگر نورالدین نے
جب دمشق کو گھیرا فرنگی سامان کرنے نہین پائے تھے کہ وہان کے لوگون نے شہر نورالدین کو سونپ دیا
اور مجیرالدین کو قلعہ مین گھیر لیا اور اوس سے کہلا بھیجا کہ دمشق ہمکو سپرد کردے اور اوسکو بہت جاگیرین دین
اور شہر حمص دیا اوس نے دمشق نورالدین کو سونپ دیا پھر قلعہ تل باشر کا جو حلب کے اوتر طرف تھا اور
بہت مضبوط تھا وہان کے فرنگی ڈر گئے اور کہلا بھیجا کہ ہم یہ قلعہ آپکو سونپتے ہین تب نورالدین نے اوسکو
لے لیا اکاونین برس نورالدین نے قلعہ حارم کو گھیر لیا یہ قلعہ انطاکیہ کے قریب تھا اس قلعہ کے فرنگیون نے
صلح کرلے ایک شاعر نے نورالدین کی تعریف مین شعر کہین باونین برس ملک شام مین بڑے بڑے
بہونچال آئی اور قلعہ شیزر کا جو حمات کے قریب تھا وہان کا حاکم مرگیا اور اوسکے بیٹے حاکم ہوے اور نورالدین
خبر پہونچی کہ فرنگیون سے اور اون سے پیغام ہو رہے ہین نورالدین کو نہایت رنج ہوا وہ قلعہ زلزلہ مین
ڈھی پڑا تھا نورالدین نے اوسکو لے لیا اور آباد کیا اور اسی سال مین نورالدین نے بعلبک اور اوس کا
قلعہ لے لیا اس جگہہ سمجھنا چاہیے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدایش اگرسن پانسو ساٹھ عیسوی
مین ہے تو انٹیوکس کے ظلم کے وقت سے اس سال تک تیرہ سو تیئیس برس ہوتے ہین تو حضرت دانیال
علیہ السلام نے اسلئے اس سال کی خوشی سنائی کہ اس سال مین جو مسلمان فرنگیون سے ملے ہوے تھے
اونکا ملک نورالدین کے قبضہ مین آگیا تین برس پہلے دمشق کو بھی مسلمانون سے لے چکے تھے اب
قلعہ حمات کا بھی مسلمانون سے چھین لیا اسلام کو بہت بڑی قوت ملی اللہ اکبر ہر طرح سے محمدیون کے غلبہ
کی خوشی حضرت دانیال علیہ السلام نے سنائی ہے پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ یہ جو فرمایا کہ جسوقت سے
ہمیشہ کی قربانی موقوف کیجائیگی اور مکروہ چیز جو خراب کرتے ہے قائم کی جائیگی یہ اشارہ کئی وقتون کی
طرف ہو سکتا ہے جب انٹیوکس نے اللہ کی عبادت کو روک دیا اور مسجد مین اپنے بتون کو رکھدیا پھر
لکھتا ہے کہ جب رومیون نے بیت المقدس کو برباد کیا اور وہان کی عبادت کو موقوف کیا اور اس
پاک شہر کو اسلئے چھوڑ دیا کہ بت پرستون سے آباد ہوا اوسوقت سے شمار کیا چاہیے پھر پادری لکھتا ہے
کہ ظاہر یون ہے کہ جو لوگ حضرت عیسی علیہ السلام سے برخلاف ہین جب سے اونہون نے گرجا گھرین
بت پرستی جاری کی اوسوقت سے یہ مدت شروع ہوی یہ اشارہ پادری کا اس طرف ہے کہ قسطنطین
نے اور اوسکے [illegible] والون نے بت پرستی اور شرک پھیلایا پھر پادری لکھتا ہے کہ یہ مدت جو بارہ سو

نوسے برس کے ہے اس مدت کی بعد جو لوگ حضرت عیسی علیہ السلام سے برخلاف ہین اونکی سلطنت جاتی رہیگی یہ پیش خبری اوسوقت کے ہے جب زمین خداشناسی سے بھرجاویگی بیشک یہ زمانہ نزدیک پہونچ رہا ہے اور یہ کچھ دور نہین ہے ہم کہتے ہین کہ پادری کا پہلا قول بہت ٹھیک ہے اس مدت کا شروع بیشک انٹیوکس کے ظلم کے وقت سے ہے آئے پادریو تمنے خوب دیکھ لیا کہ اوسوقت سے جب پورے تیرہ سو چھتیس برس گذر گئے محمدیون کو اللہ نے ملک شام پر اور وہان کے بڑے شہر دمشق پر غلبہ دیا پھر چالیس برس بعد شہر یروشلم جو بڑی برکت کا مقام ہے وہ اللہ نے محمدیون کو دیا ہای افسوس تمھارے عقل پر کہ تم اس پیش خبری کا ظہور دیکھکر محمدی نہو گئی اور تمنے جو رومیون کے ظلم تک پھر قسطنطین کے وقت تک اس مدت کے شروع کو ہٹا دیا سو قسطنطین کے وقت سے بھی تیرہ سو چھتیس برس گذر چکے اور تین سو برس کے قریب اور گذر چکے اور تم ابھی تک اس جھوٹے خیال مین گرفتار ہو کہ ملک شام پر ہمارا غلبہ ہو جائیگا تب ان خبرون کا ظہور ہوگا فرشتے نے حضرت دانیال علیہ السلام سے فرمایا تھا کہ تو چین کریگا اور اپنی میراث پر اخیر کے دنون مین اوٹھ کھڑا ہوگا پادری لکھتا ہے کہ اسکا مطلب یہ ہے کہ تو مرنے کے بعد آسمان پر پاک ارواحون مین چین کرے گا اور جب یہ پیش خبری پوری ہوگی اوسوقت تو شان دار نبی کیطرح یہ حال دیکھنے کو اوٹھ کھڑا ہوگا آئے پادریو یہ پیش خبری پوری ہو چکی حضرت دانیال علیہ السلام سے فرشتے نے فرمایا تھا کہ تو اپنی میراث پر اوٹھ کھڑا ہوگا یعنی شہر یروشلم اور ملک شام جو تیری میراث ہے آخری دنون مین تیرے دین والے اس پاک زمین کو پاوینگے اور یہان نور ایمان کا پھیلاوینگے تو اوسوقت اس حال کے دیکھنے کو نہایت خوشی مین اوٹھ کھڑا ہوگا محمدی لوگ سب پیغمبرون کے ماننے والے ہین اونھون نے اس پاک زمین کو پایا تو خود حضرت دانیال علیہ السلام نے پایا اب یہ بیان ہے کہ خسرو بادشاہ نے بابل کو فتح کیا اور یہودیون کو قید سے چھوڑ دیا

اور مسجد بیت المقدس کی آبادی کا سامان کیا

پادری میتھر نے مفتاح الکتاب مین بابل کی بابت کچھ حال لکھا ہے پہلے لکھا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کی پہلی اولاد نے یہ شہر طوفان کے تھوڑے عرصہ کے بعد بنایا اور اونکی پر پوتے نمرود نے اوسکو بڑایا پھر بہت بادشاہون نے اوسکی مضبوطی اور رونق بڑہائی اور بخت نصر بادشاہ کے وقت مین اوسکی بڑی رونق تھی وہ دنیا کی عجائبات مین گنا گیا وہ شہر دریای فرات سے جو اوسکے درمیان اوتر

دکھن بہہ گیا دو حصہ ہوگیا ہے ان دو حصون کے گرد شہر پناہ کی ایک بڑی دیوار تھی اور اوسکے اندر
چوگوشہ احاطہ کا گھیرا اٹمیس کوس کا تھا دیوارین ستائیس فٹ کی چوڑی جنگی اوپر چھ رتھین قطار قطار چلتین
اور بلندی مین سو فٹ کی تھین شہر مین داخل ہونے کے لیے ٹھوس پیتل کے ایک سو بڑے پھاٹک تھے جن سے
پچاس سڑک یعنے چارون طرف سے پچیس پچیس اور ساڑھے سات کوس کی لمبی تمام احاطہ کے وار
پار پھاٹک سے پھاٹک تک آمنے سامنے چوک بندی کے ساتھ چلی گئین ایسا کہ تمام شہر چھ سو پچاس
چوک پر تقسیم ہوا ایک عجیب پل دریا پر بنا تھا اور چڑھاو کے طرف دو نہرین کھودی گئین جن سے
باڑھ کے وقت پانی دریای دجلہ مین پہونچایا جاتا تھا پادری مرکیٹ کشف الآثار مین لکھتا ہے کہ
فارس اور مداین یعنے آذربائیجان کے بادشاہون نے بابل کے لینے پر ایکا کیا اور دونون نے
اپنے لشکرون کا سردار خسرو کو کیا خسرو دونون کا رشتہ دار تھا آخر اونکا جانشین ہوا اور کیخسرو نے
بیس برس تک پچھم کیطرف کے ایرانی قومون کو اپنا تابعدار کرکے بابل کے لڑائی پر طیار کیا سوارون کے
فوجین تیر دارون نیزہ دارون کے ساتھ بابل پر پہونچین اور شہر کو گھیر لیا بابل مین سے کوئی بھاگنے نہین پایا بابل
کے لوگ عورتون کی طرح نامرد ہوگئے دہشت اونپر چھاگئی شہر سے باہر نکل کر اونکو لڑنے کی جرات نہ تھی
اونہون نے سب دروازے بند کرلیے جیسا کہ ارمیا علیہ السلام کے اکاونوین باب کی تیسوین آیت
مین ہے کہ بابل کے بہادر لڑائی سے محروم ہین قلعون مین بیٹھی اونکا زور گھٹ گیا وے عورتون کی
مانند ہوگئے خسرو کا لشکر دو برس تک بابل کو گھیرے رہا آخر کو جو خندق شہر کے گرد کھودی تھے
اوسمین فرات کا پانی جاری کیا اور پادری میتھر نے مفتاح الکتاب مین یون لکھا ہے کہ دریای فرات
کو ایک نہر مین پھیر دیا جو اپنے سپاہیون سے کھدوائی تھی اسیاعت سے دریا کی تہ سوکھ گئی اور
اوس راہ سے سپاہی پل گھس گئے پادری مرکیٹ لکھتا ہے کہ جس رات مین شہر مین ریلا گیا وہ رات
بابل کے بت پرستون کے تیوہار کی تھی فرات کے کنارے کے دروازے غفلت سے کہلے رہگئے فوجین شہر مین
گھس پڑین سب لوگ مست پڑے ہوے تھے بہتون کو قتل کیا بہتون کو بھگا دیا اور محل کے
دروازون مین گھس پڑے محل مین غل ہوا بابل کے بادشاہ نے کہا دریافت کرو کیا جھگڑا ہے محل
کے لوگون نے دروازے کھولے ایران کا لشکر گھس پڑا اور بادشاہ کو اور امیرون کو قتل کیا خسرو
نے حکم دیا کہ جو لوگ گھرون مین ہین وہ گھرون مین رہین اور جسکو باہر پاو قتل کرو خسرو نے سب

بادشاہی خزانون پر قبضہ کر لیا پھر کخیرو سنے ہند سے مصر تک بہت سے قوموں کو اپنا تابعدار کیا اور خسرو نے
اسرائیلیون کو قید سے چھوڑ دیا اور مسجد بیت المقدس کے بنانے کا حکم دیا یہ بابل کی پہلی فتح تہے آفتاب ھند
مین ہے کہ خسرو کی فتح یابی کے پہلے سال مین دانیال علیہ السلام نے یا اور کسی نے اوسکو حضرت اشعیا
علیہ السلام کی پیش خبری دکہلائی اس پیش خبری کو دیکہکر خسرو نے اوسیوقت فرمان جاری کیا حضرت
عزرا علیہ السلام کے احوال کی کتاب جو توراۃ شریف کی جلد مین لگی ہوئی ہے اوس مین لکہا ہے کہ
فارس کے بادشاہ خورس کی سلطنت کے پہلے برس مین اس لئے کہ اللہ کا کلام جو ارمیاہ علیہ السلام
کے مونہہ سے نکلا تہا پورا ہووے اللہ نے فارس کے بادشاہ خورس کا دل اوبھارا کہ اوس نے اپنے
تمام ملک مین منادی فرمائی اور اشتہارنامہ بھی لکہہ بہیجا اور کہا شاہ فارس خورس یون فرماتا ہے کہ
خداوند آسمان کے خدا نے زمین کے سارے ملک مجہکو بخشی اور مجہی حکم کیا کہ یروشالم مین جو یہودا مین ہے
اوسکے لئے ایک گہر بناؤن پس اوسکی سارے قوم مین سے جو کوئی تمہارے درمیان ہو اوسکا خدا اوسکے
ساتہہ ہو اور وہ یروشالم کو جو یہودا مین ہے چڑہ جاوے اور خداوند اسرائیل کے خدا کا گہر بناوے کہ
وہی خدا ہے جو یروشالم مین ہے اور ہر ایک جو باقی رہا ہو اون سب مقامونمین ہے جہان کہین وہ پردیسی
ہوا ہو اوسی مقام کے لوگ سونے چاندی سے اور مال اور جانورون سے اوسکی مدد کرین اور
اوسکے سوا وے خدا کے گہر کے لیے جو یروشالم مین ہے اپنے جی کی خواہش سے تحفے گذرانین تب یہودا
اور بنیامین کے آبائے رئیس اور امام اور لاوی اون سبہون کے ساتھ جنکی دلون کو خدا نے اوبہارا
اوٹہی کہ جاکر یروشالم مین خدا کا گہر بناوین اور اون سب نے جو اونکی پروس مین تہے چاندی کے
برتن اور سونے اور اسباب اور جانور اور قیمتی چیزون سے اونکی دستگیری کی اوسکے سوا اپنی خوشی
سے تحفے دی اور خداوند کے گہر کے اون برتنون کو جنہین بخت نصر یروشالم سے
نکال لایا تہا اور اپنے دیوتون کے گہر مین رکہا تہا اونکو خورس نکال لایا اور یہودا کے امیر شیشبضر
کو گن دیا اور اونکے گنتی یہ ہے سونے کی تیس تہالیان اور چاندی کی ہزار تہالیان اور انتیس
چہریان اور سونے کے تیس پیالے اور روپے کے چار سو دس پیالے اور دوسری رقم کے ہزار
باسن سونے روپے کے برتن سب ملکر پانچ ہزار چار سو تہے شیشبضر یہ سب برتن لے گیا اون قیدیون
سمیت جنکو بابل سے یروشالم مین چڑہا لایا اور یہودی لوگ جنکو بخت نصر بابل مین لے گیا تہا اور

پھر یروشالم اور یہودا مین آئے سب ملکر بیالیس ہزار تین سو ساٹھ تھے سوا اونکے غلامون اور لونڈیون کے
جو سات ہزار تین سو سینتیس تھے اون مین دو سو گانے والے اور گانے والیان تھین پھر یروشالم مین
پہونچنے کے بعد دوسرے برس کے دوسرے مہینے مین جب مسجد کی نیو ڈالتی تھی اونہون نے ہارون اولاد لاویونکو مقرر کیا کہ
داؤد علیہ السلام کے موافق اللہ کی تعریف کرین اور وہ باری باری سے گا کے بجاتے تھے جب اونہون
نے اللہ کی تعریف کی سب لوگون نے ملکر نعرہ مارا اس لئے کہ اللہ کے گھر کی نیو پڑی تھی لیکن بہت لوگ
جو بوڑھے تھے جنہون نے پہلے گھر کو دیکھا تھا وہ بڑے آواز سے چلا کر رونے لگے لیکن بہتیرے خوشی سے
للکارتے تھے جب یہودا اور بنیامین کے دشمنون نے سنا کہ وہ اللہ کی مسجد بناتے ہین تب وہ آئے اور بولے
کہ ہمکو بھی اپنے ساتھ بنانے دو کیونکہ ہم بھی تمہارے مانند تمہارے خدا کے طالب ہین اور ہم آسور کے
بادشاہ اسرحدون کے وقت سے جس نے ہمین یہان بسایا ہے اوسکے لیے قربانی گذرانتے ہین لیکن
زربابل اور یشوع اور باقی رئیسون نے کہا کہ تمہارا کام نہین کہ ہمارے ساتھ ہمارے خدا کے لیے ایک
گھر بناؤ بلکہ ہم آپ ہی اللہ کے لیے گھر بناوینگے جیسا خورس بادشاہ نے ہمکو حکم دیا تھا تب ملک کے لوگون نے
یہوداہ کے لوگون کے ہاتھون کو ڈھیلا کر دیا اور بنانے مین اونہین گھبرا دیا اور اونکی برخلافی مین وکیلون
کو نوکر رکھا کہ اونکا منصوبہ فارس کے بادشاہ خورس کے جیتی جی اور دارا بادشاہ کی سلطنت کے دوسرے
برس تک نہ بن پڑا پھر حجی نبی علیہ السلام اور زکریا ابن عیدو نبی علیہ السلام یہوداہ اور یروشالم مین
یہودیون کو اسرائیل کے خدا کے نام سے نبوت کرتے تھے تب زربابل اور یشوع اوٹھے اور اللہ کا
گھر بنانے لگے اور خدا کے وہ نبی اون کے ساتھ ہو کر اونکی مدد کرتے تھے تب لوگون نے دارا کو
یہ خبر لکھ بھیجی اور لکھا کہ یہودی کہتے ہین کہ خورس بادشاہ نے اس گھر کے بنانے کا حکم دیا تھا دارا
نے اپنے دفترخانے مین تلاش کیا تو اوسکو ایک دفتر ملا اوس مین یون لکھا تھا کہ خورس بادشاہ کی
سلطنت کے پہلے برس مین خورس بادشاہ نے حکم کیا کہ یروشالم مین جو خدا کا گھر ہے وہ گھر اور وہ
مکان جہان قربانیان چڑھائی جاتی ہین بنایا جاوے تب دارا نے حکم دیا کہ اللہ کا گھر بننے دو یہودیون
کے بزرگ لوگ خدا کے گھر کو اوسکی جگہہ پر بناوین اور میرا حکم ہے کہ بادشاہ کے خزانے مین سے
یعنی دریا پار کے محصول مین سے اون لوگون کو خرچ دیا جاوے کہ اونکا ہرج نہو اور جو کچھہ اونہین
درکار ہو بچھڑے اور مینڈھے اور حلوان آسمان کے خدا کے سوختنی قربانیون کے لیے اور گیہون اور

نمک اور تیل سو سب یروشالم کے اماموں کے مطابق بے عذر اور بلا ناغہ روز بروز اون کو دیے جاوین تاکہ وہ خوشبودار قربانیان آسمان کے خدا کے حضور مین گذرانین اور بادشاہ اور بادشاہ زادون کی عمر درازی کے لیے دعا مانگین اور جو شخص اس فرمان کو ٹالدے وہ پھانسی دیا جاوے تب یہودیون کے بزرگ کام بنانے لگے اور اللہ کا گھر دارا بادشاہ کی سلطنت کے چھٹے برس تیار ہوا

حجی نبی علیہ السلام کے صحیفہ سے محمدی بشارت اس صحیفہ کے سرے پر لکھا ہے کہ دارا بادشاہ کی حکومت کے دوسرے برس چھٹے مہینے کے پہلے تاریخ اللہ کا کلام حجی نبی علیہ السلام کی معرفت زروبابل کو جو یہوداکے حاکم تھے اور یہوشوع کو جو سردار امام تھے پہونچا اور کہا رب العالمین یون فرماتا ہے کہ یہ لوگ کہتے ہین کہ وہ وقت جو وقت اللہ کا گھر بنایا جاوے ابھی نہین آیا اور اللہ کا کلام حجی نبی کو آیا کہ کیا تمہارے لیے وقت ہے جو آپ چھت کے گھرون مین رہو اور یہ گھر ویران رہے اور اب رب العالمین یون فرماتا ہے کہ تم اپنی راہون پر اپنا دل لگاؤ تمنے بہت سا بویا پر تھوڑا حاصل کرتے ہو تم کھاتے ہو پر آسودہ نہین ہوتے تم پیتے ہو پر پینے سے سیر نہین ہوتے تم کپڑے پہنتے ہو پر کوئی گرم نہین ہوتا اور مزدور اپنے مزدوری کو بہٹی تھیلی کے لیے کماتا ہے رب العالمین یون فرماتا ہے کہ تم اپنی راہون پر اپنا دل لگاؤ پہاڑ پر چڑھ کر لکڑی لاؤ اور گھر بناؤ مین اسی راضی ہونگا اور میرے تعظیم کی جائیگی اللہ فرماتا ہے تمنے بہت کی راہ دیکھی اور دیکھو تھوڑا ملا اور جب گھر مین لائے تو مینے اوس پر پھونکا رب العالمین فرماتا ہے کہ سبب کیا ہے سبب یہ ہے کہ میرا گھر ویران ہے اور تم مین سے ہر کوئی اپنے گھر کو دوڑتا ہے اسلیئے آسمان اوس گرانے سے رہگیا اور زمین اپنا حاصل دینے سے رہگئی اور مینے زمین پر اور پہاڑون پر اور اناج پر اور نئے شیرے پر اور تیل پر اور سب پر جو زمین سے نکلتا ہے اور انسان پر اور جانورون پر اور ہاتھ کی ساری محنت پر کال بلایا تب زروبابل اور یہوشوع اور سب لوگ اللہ سے ڈرے تب اللہ کے پیغامبر حجی علیہ السلام نے اللہ کا پیغام پاکر اون لوگون سے فرمایا کہ اللہ فرماتا ہے مین تمہارے ساتھ ہون پھر اللہ نے زروبابل اور یہوشوع کی روح کو اور باقی لوگون کی روح کو رغبت دی سو وے آئے اور رب العالمین اپنے خدا کے گھر کے بنانے مین مشغول ہوے اور یہ دارا بادشاہ کی حکومت کے دوسرے برس چھٹے مہینے کی چوبیسوین تاریخ مین ہوا دوسرا باب

ساتوین مہینے کی اکیسوین تاریخ اللہ کا کلام حجی نبی علیہ السلام کے ہاتھ آپونچا اور فرمایا کہ اب زروبابل
ابن سیالتی ایل یہوداہ کے ناظم کو اور یہوشوع ابن یہوصدق سردار امام کو اور قوم کے باقی لوگون
کو فرما اور ایسا کہہ کہ تم مین سے کون باقی ہے جس نے اس گھر کو اوسکے پہلے رونق پر دیکھا ہے اور اب
کس حالت مین دیکھتے ہو کیا اوسکی نسبت تمہاری آنکھون مین ناچیز دکھائی دیتا ہے لیکن اے زروبابل
مضبوط رہ خداوند فرماتا ہے اور اے یہوشوع ابن یہوصدق سردار امام مضبوط رہ اور اے سر
زمین کے سارے لوگو مضبوط رہو خداوند فرماتا ہے اور کام کرو کیونکہ مین تمہارے ساتھ ہون
رب العالمین فرماتا ہے کلام اوس عہد کا جو مصر سے نکلتے وقت مینے تمسے باندھا تھا وہ قائم ہے اور
میرے وہ روح تمہارے درمیان رہتے ہے مت ڈرو کیونکہ رب العالمین یون فرماتا ہے عُوداخت
مَعَط ہیا وَاَنِی مَرعِیش اِت ہَشّامَیِم وِاِت ہا آرض وِاِت ہَیّام وِاِت ہَحارابا وِہِرعَشتی اِت
کُل ہَگُویِم وُبا وُحِمدَت کل ہَگُویِم وِمِلّیثی اِت ہَبَیِت ہَزِہ کابود آمر یہووا ہ صباؤت
لِی ہَکّسیف ولی ہَزاہاب نِاُوم یہووا ہ صباوت غادُل یِہیہ کبود ہَبَیِت ہَزِہ ہا اخرون
مِن ہا رِیشون امر یہووا ہ صباوت وُبَمّاقوم ہَزِہ اِتّن شالوم نِاُوم یہووا ہ صباؤت
پھر ایک مرتبہ اور تھوڑی مدت بعد مین آسمان اور زمین اور دریا اور جنگل کو ہلادونگا اور مین
سارے قومون کو ہلادونگا اور آویگا پسند کیا ہوا ساری قومون کا اور مین اس گھر کو جلال سے
بھردونگا رب العالمین فرماتا ہے چاندی میری ہے اور سونا میرا ہے رب العالمین فرماتا ہے اس
پچھلے گھر کا جلال پہلے گھر کے جلال سے زیادہ ہوگا رب العالمین فرماتا ہے اور مین اس مکان مین
سلامتی بخشونگا رب العالمین فرماتا ہے آسکا مست محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد بیت المقدس
تیار ہونے لگی اوسوقت جن لوگون نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے وقت کی تیاریان اور
آرائشین دیکھین تہین اونکے دل کو اگرچہ مسجد کے دوبارہ بننے کے خوشی ہوئے مگر اتنا غم اون کو
باقی رہا کہ ہائے ویسی تیاریان اب کہان وہ سامان کہان وہ آرائشین کہان اس غم کے
وقت مین اللہ تعالٰی جناب حجی نبی علیہ السلام پر یہ تسلی کا کلام اوتارا کہ تم مضبوط رہو اور کام کیے جاؤ
تمہارے ساتھ وہ عہد جو مصر سے نکلتے وقت مینے باندھا سو قائم ہے اسکا صاف مطلب یہ ہے
کہ وہ جو موسی علیہ السلام کی زبانی تمسے عہد باندھا ہے کہ ایک پیغمبر بھیجونگا جو موسی کے مانند

ہوگا وہ عہد قایم ہے اپنے وقت پر پورا ہوگا اور میرے وہ روح یعنے وہ کلام تم مین موجود ہے تمہارے دلون مین خوب یاد ہے پہر اوس رسول پاک کے وقت مین جو عظمت اور جلال اللہ کا ظاہر ہوا اوسکی پیش خبری اللہ نے یون سنائی کہ تہوڑی مدت بعد مین آسمان اور زمین اور دریا اور جنگل کو ہلا دونگا اور ساری قومون کو ہلا دونگا جناب پولوس عبرانیون کے خط کے بارہوین باب مین فرماتی ہین کہ وہ یعنے اللہ تعالی جو نظر آیا ایسا دہشت والا تہا کہ موسی بولے کہ مین حیران اور لرزان ہون پہر لکہتے ہین کہ اوس کی آواز نے زمین کو اوسوقت ہلا دیا پر اب اوس نے یہ کہکر وعدہ کیا کہ پہر ایک بار مین فقط زمین کو نہین بلکہ آسمان کو بہی ہلا دونگا جناب پولوس یہ مطلب بہت خوب سمجہی کہ ایک مرتبہ اور کا لفظ جو فرمایا اس مین یہ اشارہ ہے کہ ایک بار موسی کے زمانہ مین زمین کو ہلا چکا ہون اب پہر ایک بار زمین آسمان دونون کو ہلا دونگا اتنی بات جناب پولوس خوب سمجہی مگر اونہون نے اسکو حضرت عیسی علیہ السلام کی بشارت سمجہا کیونکہ اوسوقت جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور نہین ہوا تہا اور حضرت دانیال علیہ السلام کے پچہلے باب مین اس بات کا صاف اشارہ ہو چکا ہے کہ پیش خبریون کا جب ظہور ہوگا تب اونکا مطلب خوب کہلے گا جناب سرور عالم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین جب اللہ نے حضرت موسی کے وقت کا سا جلال دکہلایا ان باتون کا مطلب خوب طرح کہل گیا دیکہو جسدن اللہ تعالے نے پہاڑ پر اوترکر حضرت موسی علیہ السلام سے باتین کین تہین سارا پہاڑ ہل گیا تہا اور سب لوگ ڈیرون مین کانپ گئی تہی جیسا کہ توریت شریف کی دوسری سورہ کے اونیسوین باب مین ہے پہر اللہ نے فرعون کو فوج لشکر سمیت دریا مین ڈوبا دیا ساری قومون پر لرزہ پڑ گیا اور بہت قومون پر تلوار کا جہاد ہوا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جب اللہ قرآن کا اوتارنا چاہا اپنا کلام عربی زبان مین عرش پر سے جبرئیل علیہ السلام کو سنایا آسمان اللہ کی دہشت سے کانپنی لگے فرشتے اللہ کی آواز سنکر گہبرا گئی اور بیہوش ہو گئی اور سجدی مین گر پڑے آسمانون مین اس پاک کلام کی دہوم پڑی مولانا جلال الدین سیوطی کی دُرِ منثور سے یہ سب باتین ظاہر ہین جناب محمد صلی اللہ وسلم کے پیدا ہونے کے دن زمین کانپی نوشیروان بادشاہ کا محل کانپ گیا اور پہٹ گیا اور چودہ کنگوری اوس کے گر پڑی آگ پوجنی والون کے سارے آتش خانے اللہ نے بجہا دئی دریای ساوہ کو سکہا دیا

فارس اور بابل والون کے دل ہلا دی جب اللہ نے آپ پر قرآن اوتارا اور آپنے بادشاہونکو اللہ کا پیغام پہونچایا جس بادشاہ نے آپکا نام سنا اوسپر رعب چھا گیا محمدیون نے روم اور شام اور مصر اور فارس اور ہند کو فتح کیا اللہ نے سب قومون کو ہلا دیا محمدی فوجون کو جہاد کے واسطے جہازون پر سوار کر کے سمندرون کو اور جنگلون کو ہلا دیا بیشک آپ ہی وہ پیغمبر ہین جنکو موسی کے مانند فرمایا تہا جناب پولوس نے زمین اور آسمان کے اور سب قومون کے ہلا دینے کا یہ مطلب لکہا ہے کہ حضرت موسی علیہ السلام کی شریعت موقوف ہوجائیگی اور عیسائی شریعت قائم ہوگی اگر پولوس محمدی وقت کو پاتے اور اللہ کے جلال کا یہ ظہور دیکہتے تو اگر اللہ چاہتا تو یہی مطلب سمجہتے جو ہمنے سمجہا ہے یہ جو فرمایا کہ ساری قومون کا پسند کیا ہوا آویگا یہان عبرانی مین ہائگ کا لفظ ہے یعنے آوینگے پادری جانس اسکاٹ لکہتا ہے کہ پادری لوگ کہتے ہین کہ اسکا مطلب یہ ہے کہ قیمتی چیزین یعنے قومون کی دولتین یا عمدہ چیزین آوینگی وہ کہتے ہین کہ پسند کیا ہوا جو فرمایا یہ ذکر حضرت عیسی علیہ السلام کا کسیطرح نہین ہو سکتا پادری لکہتا ہے کہ یہ بات اون لوگون کی بن نہین سکتی کیونکہ اگر یہ مطلب ہوتا تو یون کہا جاتا کہ تمام قومون کی پسند کی ہوئے چیزین لائی جاوینگی یون ہوتا کہ تمام قومون کی پسند کی ہوئی چیزین آوینگی تو اب یہان لفظ تو یہ ہے کہ آوینگی اور مطلب یہ ہے کہ آویگا دانیال علیہ السلام کے نوین باب کی تیئیسوین آیت دیکھو عبرانی مین حمودوت کا لفظ ہے یعنے بہت پسند کیا ہوا غزل الغزلات کے پانچوین باب کی سولہوین آیت مین ہے وخلو محمدیم اسکے معنے یہ ہین کہ وہ بالکل خوبصورت ہے اور لفظ کا ترجمہ یہ ہی کہ بالکل خوبصورت ہین پادری کا مطلب یہ ہے کہ اور مقامون مین بہی ایک شخص کے حق مین تعظیم کی راہ سے وہ لفظ بولا گیا ہے جو بہتون کے حق مین بولا جاتا ہے عبرانی مین حمدالا کے معنے ہین مرغوب چیز اور حمودوت کے معنے ہین پسندیدہ چیزین اور حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اکیلے حضرت دانیال علیہ السلام حق مین حمودوت کا لفظ فرمایا یعنے تم پسند کئی ہوئے ہو اور عبرانی مین یی میم جس نام کے اخیر مین آتا ہے وہ نام بہتون کے حق مین بولا جاتا ہے اور یہان ایک شخص کے حق مین کہا کہ وہ محمدیم ہے یعنی وہ خوبصورت ہین اسیطرح یہان بہی فرمایا کہ وہ شخص جو سب قومون کے پسند کئی ہوئے ہین آوینگی پادری کے

نزدیک یہ اشارہ حضرت عیسی علیہ السلام کی طرف ہے اور حقیقت مین یہ بشارت صاف جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حق مین ایسی کہلی ہوی ہے کہ بعضی پادریون کے قلم سے بہی اسکا اقرار نکل گیا ہے پادری گاڈفری اپنی کتاب مین لکہتا ہے کہ محمدیون کا قول یہ ہے کہ اس مقام مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت تام کے ساتھہ موجود ہے پادری پارکہرسٹ کا قول ہے کہ حمدث کل هغویم مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نکلتا ہے آے محمدی بہائیو دیکہو اس پادری نے اقرار کیا کہ یہ جو حمدت کا لفظ ہے اسمین حی میم دال تین حرف نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے موجود ہین اور اس لفظ کے وہی معنے ہین جو محمد کے معنے ہین یعنے تعریف کیا ہوا اور پسند کیا ہوا اللہ تعالی نے آخری پیغمبر کا یہہ بتادیا کہ وہ ساری قومون کا پسند کیا ہوا ہے یعنے ساری قومون مین اوسکا دین پہیلے گا اور اس پردی مین آپکا نام ہی بتلا دیا پہر بہت بڑا اتپا آپکا اللہ نے یہ بتلایا کہ مین اس گہر کو جلال سے بہردونگا پہر اسکا ظہور یون دکہلایا کہ معراج کی رات مین جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پاک مسجد مین بلایا آپ نے سب پیغمبرون کے ساتھہ نماز پڑہی آپ کے قدم مبارک کی برکت سے اور سب پیغمبرون کے قدمون کی برکت سے اس مسجد کا رتبہ ایسا بڑہ گیا کہ ایسا کبہی نہ بڑہا تہا یہ مسجد اس وقت مین سب وقتون سے زیادہ اللہ کی مقبول ہوی پہر آپ کے بعد آپ کے خادمون نے اس مسجد کو پاک صاف کرکے نئے سرے سے آباد کیا پہر آپ کے ساٹھہ برس بعد محمدیون نے اس مسجد کو سونے چاندی سے خوب سنوارا اللہ نے فرمایا تہا کہ سونا میرا ہے اور چاندی میری ہے اس مین یہ اشارہ تہا کہ اوس زمانہ مین اس گہر کو سونے اور چاندی سے خوب رونق دونگا اس کا ظہور محمدی وقت مین ہوا اور ہر زمانہ مین بڑے بڑے کامل محمدیون نے اللہ کے کلام سے اور اوسکے نام سے اس مسجد کی شان وشوکت ایسی بڑہائے کہ اللہ اللہ اور اللہ تعالے نے وہ وہ فیض اور برکتین اس مسجد مین محمدیون کو دکہلائین جو کسی امت کو نہ دکہلائی تہین پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ اس بشارت کا مطلب یہ ہے کہ اس مسجد کے قائم رہنے کے زمانہ مین ایک نئی شریعت جاری ہوگی پادری اسنے یہ خیال کیا کہ یہان جو یہ لفظ ہے کہ اس پچہلے گہر کا جلال پہلے گہر کے جلال سے زیادہ ہوگا تو اس کا مطلب یہی ہے کہ یہی عمارت مسجد کی جو اب بنائی جاتی ہے

یہ گہر نئے نہین پاوے گی کہ حضرت عیسی علیہ السلام اس مین آوین گے اور اونکی قدم پاک کی برکت سے
اس مسجد کا مرتبہ بڑہ جائیگا پادری لکھتا ہے کہ بعضی لوگ بیشک یہ کہتے ہین کہ بڑی ہیرودیس نے اس
مسجد کو بالکل گرادیا اور ایک اور مسجد بنائے پادری جواب دیتا ہے کہ اگرچہ ہیرودیس نے مرمت
کی اور آرایش کی اور مسجد کے باہر کے مکانون کو بڑہایا تو بہی خود یہودیون کی عام رائی یہ کبہی
نہین ہوی کہ اوس نے دوسری مسجد کو ڈہا دیا یہودیون نے زروبابل کی بنائے ہوی مسجد کو اور ہیرودیس
کی مسجد کو جدا نہین سمجہا اس لئی یہ ظاہر ہے کہ ہیرودیس نے مسجد کو بالکل ڈہا نہین دیا کہ نئی بناوے
ایک دفعہ ایک حصہ کو گرایا ہوگا اور باقی حصون کو نہ گرایا ہوگا مگر پرانے نیو اور اوسکے مکان کے
بہت حصی بیشک قایم رہے ہم کہتے ہین کہ اللہ نے پچہلا گہر فرمایا ہے دوسرا گہر نہین فرمایا یہ جو زروبابل
کی بنائی ہوی اور ہیرودیس کی مرمت کی ہوی عمارت تہی جسمین حضرت عیسی علیہ السلام تشریف
لائی اوسکو تو کافرون نے ڈہا دیا پہر پانسو برس بعد محمدیون نے اوسکو بنایا بیشک پچہلا گہر یہی ہے
جو محمدیون کا بنایا ہوا ہے اسی کا رتبہ اللہ نے پہلے گہر سے یعنے حضرت سلیمان علیہ السلام کے
بنای ہوی سے بہت بڑہا دیا پادری لکھتا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے وقت مین جیسی
شان و شوکت ظاہر مین اس پاک گہر کی تہی ویسی پہر کبہی نہین ہوی یہودیون کو بہی اس بات
کا اقرار ہے اور اللہ تعالی صاف فرماتا ہے کہ دوسری مسجد کی شان و شوکت پہلی مسجد کی
شان و شوکت سے کسی وقت مین بڑہ جائیگی جب یہ مطلب بن نہین سکتا تو یہ ضرور ماننا پڑیگا
کہ اسکا مطلب یہ ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام ظاہر ہونگی اور اس پاک مسجد مین آوینگی آہی پادری
اللہ نے دوسرے گہر کا لفظ نہین فرمایا بلکہ پچہلے گہر کا لفظ فرمایا اب ضرور تمکو ماننا پڑیگا کہ یہ
پچہلا گہر جو محمدیون نے بنایا ہے اسی کا مرتبہ اللہ نے پہلے گہر سے بہت بڑہایا ہے اور اللہ نے
ایک اور کہلا ہوا پتہ یہ بتلایا ہے کہ مین اس مکان مین سلامتی بخشونگا سو حضرت عیسی علیہ السلام
کے وقت مین اللہ نے اس گہر کو سلامتی نہین بخشی حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد اوس کو
بت پرستون نے ڈہا دیا پہر پانسو برس بعد جب یہ گہر محمدیون نے بنایا اوسکو اللہ نے ایسی سلامتی
بخشی کہ آجتک قایم ہے اے یہودیو اور نصرانیو یہ کہلی نشانیان دیکہو اور محمدی ہو جاو اب
اسکے بعد یہ بیان ہے کہ دارا بادشاہ کی سلطنت کے دوسرے برس اور اوسکے نوین مہینے کی

چوبیسوین تاریخ اللہ کا کلام حجی نبی علیہ السلام کے ہاتھہ آ پونچا اس کلام مین یہ بیان ہے کہ اللہ
فرماتا ہے کہ جس دن سے اللہ کی مسجد مین پتھر پر پتھر رکہا گیا ہتا تم غور کرو مینی تمکو لوہ اور اولون
سے تمہارے ہاتھون کے سارے کامون مین مارا پر تم میری طرف نہ پہرے اللہ فرماتا ہے کہ نوین
مہینے کی چوبیسوین تاریخ سے یعنے جس دن سے اللہ کی مسجد کی نیو ڈالی گئی آج سے مین تمکو برکت
دونگا پہر اوسی مہینے کی چوبیسوین تاریخ اللہ کا کلام حجی نبی کو پہونچا اور اوس نے کہا کہ یہوداہ کے
ناظم زروبابل سے کہہ کہ مین آسمان اور زمین کو ہلاؤنگا اور سلطنتون کے تخت اولٹ دونگا اور قومون
کی سلطنتون کا زور کہودونگا اور رتہون کو اونکی سوارون سمیت اولٹ دونگا اور گہوڑے
اور وے جو اونپر چڑہی ہین ایک ساتھہ گر جاوینگے ہر اک آدمی اپنے بہائی کی تلوار سے رب العالمین
فرماتا ہے کہ اے میرے بندے زروبابل ابن سیالتی ایل اوسی دن مین تجہی لونگا اللہ فرماتا ہے اور
نگین کیطرح مین تجہی جڑونگا اس لئی کہ مینی تجہی منظور کیا مین رب العالمین فرماتا ہون اے امت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم دیکہو اللہ تعالی نے پہر صاف صاف محمدی وقت کے نتی بتا دی زمین اور
آسمان کے ہلا دینے کا صاف مطلب بتا دیا کہ بے ایمان قومون کی سلطنتون کا زور کہودونگا
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت مین رومی بت پرست جو سب کافرون سے زیادہ ظالم
تہے اونکا ظلم دن بدن بڑہتا گیا یہ خبر اوس وقت کی نہین ہوسکتی پہر صاف فرمادیا کہ ہر آدمی
اپنے بہائی کی تلوار سے مارا جائیگا سو محمدی وقت مین ایسا ہی ہوا ہر ہر قوم کے جو جو لوگ محمدی
دین مین آئے اونہون نے اپنے ہم قوم کافرون کو قتل کیا پہر زروبابل کو اللہ تسلی دیتا ہے
کہ تجکو یعنے تیری قوم اسرائیلیون کو جو محمدی ہوجاوینگے اونکو نگین کیطرح جڑونگا یعنے
بڑی عزت سے رکہونگا پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ یہ جو بادشاہون کی سلطنت کے
اولٹ جانیکی خبر ہے یہ بات زروبابل کے وقت مین نہین ہوئی کیونکہ زروبابل مسجد بیت المقدس
کے تیار ہونے کے بعد بہت برسون تک زندہ نہین رہے تو یہان ہوسکتا ہے
کہ زروبابل حضرت عیسی علیہ السلام کو فرمایا ہو جیسا کہ اور جگہہ حضرت عیسی علیہ السلام
کو داؤد علیہ السلام کے نام سے فرمایا ہتا پادری دوسری طرح یون مطلب بیان کرتا ہے کہ اللہ
تعالے زروبابل کو خبر دیتا ہے کہ زروبابل کو اور اوسکے وسیلہ سے اوسکی قوم کو اللہ تعالے

اون دنون مین محفوظ رکھیگا جن دنون مین آس پاس کی سلطنتین برباد ہوجائینگی آے
پادریو اللہ تعالے زروبابل سے وعدہ کرتا ہے کہ تجکو یعنے تیری قوم کو بڑی عزت دونگا
سو حضرت عیسی علیہ السلام کے وقت مین جو یہودی حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے
اونکو اگرچہ اللہ نے باطن مین بڑی عزت دی مگر ظاہر مین اونکو سیکڑون برس بے ایمانونکا ظلم
اوٹھانا پڑا اور یہان اللہ باطن کی عزت کے ساتھہ ظاہر کی عزت کابھی وعدہ کرتا ہے کہ اوس
زمانہ مین ایمان والون کی خاطر سے بت پرستون اور بے ایمانون کی سلطنتون کو اولٹ دونگا
اسکا ظہور بیشک محمدی وقت مین ہوا محمدی اسرائیلیون کو اور سب ایمان والون کو اللہ نے
یروشالم مین اور ہر ملک مین امن امان سے اور بڑی عزت سے رکھا جناب زکریا علیہ
السلام کے صحیفہ سے محمدی بشارتون کا بیان اس صحیفہ کے سرے پر لکھاہے کہ دارا
کے دوسرے برس کے آٹھوین مہینی مین اللہ کا کلام زکریا نبی کو پہونچا جو برکیاہ کے بیٹے ہین
اللہ تعالی فرماتاہے تم میری طرف پہرو مین تمہاری طرف پہرونگا اسکے بعد بہت نصیحت کی باتین ہین
پہر لکھاہے کہ دارا کے دوسرے برس گیارہوین مہینی کی چوبیسوین تاریخ جو سباط کا مہینا ہے اللہ کا
کلام زکریا نبی کو پہونچا اور اوس نے کہا مین رات کو دیکھتا تہا اور دیکھو ایک شخص ایک سرنگ
گہوڑے پر سوار ہوکر منہدی کے درختون کے درمیان جو نشیب مین تہے کہڑا تہا اور اوسکے
پیچہے سرنگ اور کمیت اور نقرئی گہوڑے تہے تب مینے کہا اے میرے خداوند یہ کیا ہین تب فرشتہ
نے جو مجہسے گفتگو کرتا تہا مجہسے کہا کہ مین تجہے دکہاؤنگا کہ یہ کیا ہین اور وہ شخص جو منہدی کے
درختون کے درمیان کہڑا تہا اوس نے جواب مین کہا کہ یہ وہ ہین جنہین اللہ نے بہیجا ہے کہ
ساری دنیا مین سیر کرین اور اونہون نے اللہ کے اوس فرشتہ کو جو منہدی کے درختون کے
درمیان کہڑا تہا جواب مین کہا کہ ہم نے ساری دنیا کی سیر کی ہے اور دیکھو ساری زمین
بیٹھی ہوئی ہے اور آرام سے ہے پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ وہ شخص جو منہدی کی
درختون کے بیچ مین کہڑے تہے وہ حضرت عیسی علیہ السلام تہے وہ لڑنے والے کیطرح
گہوڑے پر [illegible] تہے گویا اپنے لوگون کے دشمنون سے بدلہ لینے کو تہے اور ایک جگہہ اونکو
مرد کہا اور ایک جگہہ [illegible] اونکو فرشتہ کہا اسلئے کہ پہلے وہ ایسے ہی تہے یعنے فرشتونکی طرح پر تہے اور

مہندی کے درخت اونکے پیچھے تابعدارون کا نمونہ ہے اور گھوڑے جو سوارون کے ساتھ تھے وہ
فرشتے تھے جو حضرت عیسی علیہ السلام کے ساتھ حاضر رہتے تھے اور اونکا حکم بجا لاتے تھے اور اونکی
گھوڑون کے طرح طرح کے رنگ تھے یہ اشارہ ہے کہ کہین غصہ اور کہین رحم کا ظہور اونکی شریعت
مین ہوگا یا غصہ اور رحم ملا ہوا ہوگا آئے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم دیکھو اللہ تعالی نے پادری
کے قلم سے لکھوا دیا کہ سرخ گھوڑا لڑائی کا نشان ہے اور گھوڑون کے رنگ مین قہر اور رحم دونون کا
اشارہ ہے یہ تو صاف صاف جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہین مگر پادری کہتا ہے کہ وہ حضرت
عیسی علیہ السلام تھے جو باطن مین اپنی امت کے دشمنون سے لڑ رہے تھے معلوم ہوا کہ اپنی
امت کے دشمنون سے لڑنا پیغمبرون کا کام ہے حضرت عیسی علیہ السلام باطن مین لڑے تو
جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر مین بھی اور باطن مین بھی اپنے امت کے دشمنون سے لڑے
یہ بشارت بیشک آپ ہی کی ہے آپکے جہاد کے بدولت ساری زمین کے ایمان والون کو کافرون
کے ظلم سے پناہ ملی اسکے بعد پھر یہ بیان ہے کہ فرشتے نے حضرت زکریا علیہ السلام سے فرمایا
کہ اللہ فرماتا ہے کہ مین رحمت کرکے یروشالم مین پھر آیا ہون اوس مین میرا گھر بنایا جائیگا
پھر جناب زکریا علیہ السلام فرماتے ہین کہ مینے اپنے آنکھین اوٹھائین اور نگاہ کی اور دیکھو
کہ چار سینگ تھے اور مینے اوس فرشتے سے جو مجھسے گفتگو کرتا تھا پوچھا کہ یہ کیا ہین اوسنے مجھے جواب
دیا یہ وہی سینگ ہین جنہون نے یہوداہ اور اسرائیل اور یروشالم کو پراگندہ کیا ہے پھر اللہ نے
مجھکو چار بڑھئی دکھلائے تب مینے کہا کہ یہ لوگ کیا کرنے آئی ہین اوسنے جواب دیا کہ یہ وہ
سینگ ہین جنہون نے یہوداہ کو پراگندہ کیا ہے ایسا کہ کوئی آدمی اپنا سر اوٹھا نہ سکا اور
یہ اسلیئے آئی ہین کہ اونہین ڈراوین اور غیر قومون کے سینگون کو جنہون نے یہوداہ کی زمین
پر اوسکے پریشان کرنے کو اپنا سینگ اوٹھایا ہے گرادیوین پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے
کہ بعضی ان چار سینگون کا یہ مطلب سمجھی ہین کہ چار بڑے سلطنتین جنہون نے گرجا کو برباد
کیا اور بڑھئی کا یہ مطلب ہے کہ فارس والون نے بابل والون کو گرا دیا اور یونان والون نے
فارس والون کو گرادیا اور رومیون نے یونانیون کو گرا دیا اور گاتھ اور ترکی قومون نے رومیون
کا زور گھٹادیا اے ایمان والو دیکھو پادری نے یہ مطلب سمجھا کہ یہ جو چار بڑی سلطنتین ایک کی بعد

ایک قائم ہوتی رہے ہر بار پہلی نے پہلی کا زور توڑ دیا تو چار سینگ بھی وہی چاروں سلطنتیں تھریں اور چاروں بڑھی جو اونکی گرا دینے والے تھے وہ پہلی کی بعد کی تین سلطنتیں اور ایک اور سلطنت تھی کہ ایک نے ایک کو ڈہا دیا اور یہوداہ کی زمین کے رہنے والوں پر اپنے اپنے وقت مین سینگ اوٹھاتے رہے پھر یہ بشارت کس بات کی اتری دیکھو کتاب مین چار سینگ الگ ہین اور چار بڑہی اونکے توڑنے والے الگ ہین صاف مطلب یہ ہے کہ یہی چاروں بادشاہتین جنہوں نے یہوداہ کے زمین کے رہنے والوں پر یعنے ملک شام پر اپنا سینگ اوٹھایا انکی زور کو چار شخص توڑینگے سو پہلے بخت نصر بابلی نے سینگ اوٹھایا پھر فارس کے بادشاہوں مین اگرچہ خسرو بادشاہ نے اسرائیلیوں سے بہت نیکی کی مگر اوس کے بیٹے کمبایسس نے اوپر سینگ اوٹھایا پھر انٹیوکس یونانی نے پھر رومیوں نے سینگ اوٹھایا اور رومیوں کے زمانہ مین فارس والوں نے بھی ملک شام پر اپنا سینگ اوٹھایا ابن اثیر جزری تاریخ کامل مین لکھا ہے کہ اغسطوس جو رومیوں کا پہلا بادشاہ ہے وہ یونانیوں سے لڑا اور یونانیوں کی سلطنت جاتی رہی اور وہ رومیوں مین داخل ہوگئی معلوم ہوا کہ رومیوں مین یونانی بھی ملے ہوئے تھے رسالہ اعمال مین حواریوں کے وعظ کے ذکر مین رومیوں اور یونانیوں کا دونوں کا ذکر آتا ہے اللہ نے اس پیش خبری کا ظہور یوں دکہایا کہ رومیوں کی سلطنت کے اخیر مین جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا اور آپ پر قرآن اوتارا اور آپ کے بعد آپکے نائبوں نے یعنے حضرت ابوبکر صدیق نونے پھر حضرت عمرؓ نے پھر حضرت عثمانؓ نے ادہر بابل والوں کا اور فارس والوں کا ادہر رومیوں اور یونانیوں کا سینگ توڑا پھر حضرت علیؓ کی حکومت کے وقت مین آپس کی لڑائیوں کی باعث سے ظاہری جہاد کم ہوا مگر آپکے باطنی جہاد کی برکت سے امیر معاویہ کے زمانہ مین پھر رومیوں اور یونانیوں کا خوب زور توڑا گیا **دوسرا باب** اس باب مین یہ بیان ہے کہ حضرت زکریا علیہ السلام سے فرشتے نے فرمایا کہ اللہ فرماتا ہے کہ یروشالم خوب طرح آباد ہو گا تم بابل سے اپنے تئین چھوڑاؤ یعنے بابل مین اب مت رہو اور سب یروشالم مین چلے آؤ پھر دسوین آیت مین فرمایا ہے اے صیہون کی بیٹی تو گا اور خوشی کر کیونکہ دیکہ مین آؤنگا اور تیرے درمیان سکونت کرونگا خداوند فرماتا ہے اور اوسی دن بہوتیری قومین اللہ سے میل کرینگی اور وے میری لوگ ہونگے

اور مین تیرے بیچ مین رہونگا اور تو جانیگا کہ رب العالمین نے مجکو تجھہ پاس بہیجا ہے اور اللہ یہوداہ کو سرزمین مقدس مین اپنا حصہ جانکر رکہیگا اور یروشالم کو پہر پسند کریگا ای ساری خلقت خدا کے آگی چپکی ہو رہ کیونکہ وہ اپنے پاک مکان سے اوٹہا ہے آئی محمدی بہائیو دیکھو اللہ تعالی یروشالم کے لوگون سے وعدہ کرتا ہے کہ مین تم مین رہونگا اور قوم یہوداہ کو اپنا حصہ جانکر یعنے اپنے خاص بندے جانکر اس پاک زمین مین اونکو رکہونگا اور یروشالم پر پہر رحمت کی نظر کرونگا یہ جو فرمایا کہ یروشالم کو پہر پسند کریگا اس مین صاف یہ اشارہ ہے کہ یروشالم کی اس آبادی کے بعد ویرانی بہی ہوگی بعد اسکے اللہ پہر اوسکو پسند کریگا یعنے آباد کریگا اوس وقت کا یہ پتا دیا کہ بہوتیری قومین اللہ کی طرف رجوع ہونگی اور وہ اللہ کے خاص بندے ہونگی فرشتے نے فرمایا کہ جب ان خبرون کا ظہور ہوگا تب تم جانوگی یعنے اوسوقت کے لوگ ایمان لائینگے اور جانینگی کہ فرشتے نے اللہ ہی کے حکم سے کہا تہا پہر ساری خلق کو حکم ہوتا ہے کہ اللہ کے آگے چپ ہو رہو کیونکہ وہ اپنے پاک مکان سے اوٹہا ہے حضرت اشعیا علیہ السلام کے چھبیسوین باب کی اکیسوین آیت مین ہوچکا ہے کہ دیکھو اللہ اپنے مکان سے چلا آتا ہے تاکہ زمین کے رہنے والون کو اونکی شرارت کی سزا دیوے وہی مطلب یہان بہی ہے کہ اللہ تعالی کافرون کو سزا دینے کے لیے اوٹہا ہے اوسکے سامنی چپ ہو رہو اس قہر کے ساتہہ رحمت کی بہی بشارت ہے کہ اوسوقت مین بہت قومون کو نعمت ایمان کی اور اللہ کی نزدیکی حاصل ہوگی اور یروشالم پر اللہ کی نہایت رحمت ظاہر ہوگی ان سب باتون کا صاف ظہور محمدی وقت مین ہو رہا ہے قوم یہوداہ مین کے محمدی لوگ وہان کے خاص باشندے ہین **تیسرا باب** اور اوس نے مجہی یہ دکہلایا کہ سردار امام یہوشوع اللہ کے فرشتے کے آگے کہڑا تہا اور شیطان اوس کے دہنی ہاتہہ کہڑا تہا تاکہ اوس سے مخالفی کرے اور اللہ نے شیطان کو کہا کہ ای شیطان اللہ تجہی ملامت کرے ہان وہ اللہ تجہی ملامت کرے جس نے یروشالم کو پسند کیا ہے کیا یہ لکٹی نہین جو آگ سے نکالی گئی ہے اور یہوشوع میلے کپڑے پہنے فرشتہ کے آگے کہڑا تہا اور اوس نے جواب دیا اور اونہین جو اوسکے سامنی کہڑے تہے کہا کہ میلی پوشاک کو اوس سے اوتارلو تب اوس نے اوس سے کہا کہ دیکہہ مین نے تیری بدکاری تجہسے دور کی اور مین تجہی نفیس پوشاک پہناؤنگا اور مینی

کہا کہ اوس کے سر پر ایک صاف پگڑی رکھیں تب اونہون نے اوسکے سر پر صاف پگڑی رکھی اور اوسی
پوشاک پہنائی اور اللہ کا فرشتہ اوسکے پاس کہڑا ہوا اور اللہ کے فرشتے نے یہوشوع سے تاکید کر کے کہا کہ رب
العالمین یون فرماتا ہے کہ اگر تو میری راہون پر چلیگا اور میری شریعت کی نگہبانی کریگا
تو تو بہی میرے گہر پر حکومت کریگا اور میرے صحنون کی نگہبانی کریگا اور مین تجہے انمین سے
جو یہان پاس کہڑے ہین ایسے لوگ دونگا جو تیری رہنمائی کرین اب اے یہوشوع سردار امام سن تو
اور تیرے رفیق جو تیرے آگے بیٹہے ہین کیونکہ یہ اشخاص بطور نشانی کے ہین کہ دیکہہ مین اپنے
بندہ یعنی شاخ کو لاؤنگا کیونکہ اوس پتہر کو جو مینے یہوشوع کے آگے دہرا ہے دیکہہ اوس
ایک ہی پتہر پر سات آنکہین ہونگی دیکہہ مین اوس پر کندہ کرونگا رب العالمین فرماتا ہے اور
مین اس سرزمین کی بدکاری کو ایک ہی دن مین دور کرونگا اوسی دن رب العالمین فرماتا ہی
تم مین سے ہر ایک درخت انگور کی چہاؤن اور انجیر کے تلے اپنے ہمسایہ کو بلاویگا آئی محمدی بہائیو دیکہو
یہوشوع کو اللہ تعالے نے مسجد بیت المقدس کا امام بنایا اور حضرت زکریا علیہ السلام کو یون
دکہلایا کہ فرشتے نے اوس کے میلے کپڑے اوتارے اور پاکیزہ کپڑے پہنائے اور کہا کہ مینی
تجہی گناہون سے پاک کیا پہر اللہ تعالے نے یہوشوع سے فرمایا کہ تو اور تیرے ساتہہ والے لوگ
جو اس مسجد کے آباد کرنے مین مشغول ہین یہ سب نمونہ کے طور پر ہین اسکا صاف مطلب یہی
کہ بہت بڑی رونق اور بڑی شان و شوکت اس مسجد کی جب ظاہر ہوگی جب اوس بندے
کو لاؤنگا جسکا نام صمح یعنی شاخ ہے یعنے جو پہلے تنہا ہوگا پہر اوس کی امت بہت بڑہ جائیگی
یہ آبادی اوس بڑی آبادی کا نمونہ ہے صمح کا لفظ آخری پیغمبر کے حق مین حضرت
اشعیا علیہ السلام کے چوتہی باب مین ہو چکا ہے اور اللہ تعالی نے سورہ انا فتحنا کے اخیر مین
جو مثال فرمائی ہے اوسمین یہ لفظ یاد دلایا ہے پادری لکہتا ہے کہ یہ خطاب حضرت عیسی علیہ السلام
کا ہے کیونکہ وہ چہوٹی شاخ کی طرح ایک ایسے درخت سے نکلے جسکو دشمنون نے عیب لگایا تہا پہر وہ
بڑے درجہ کو پہونچے پہر لکہتا ہے کہ یہوشوع اور اوسکی رفیقون مین یہ نمونہ تہا کہ اسی
طرح حضرت عیسی علیہ السلام کی سلطنت مین خدا پرستون کا غلبہ ہوگا اے پادری یہوشوع
اور اوسکی رفیقون مین یہ نمونہ تہا کہ اسیطرح جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بدولت یہ مسجد

خوب طرح خدا پرستون سے آباد ہوگی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خبر یہ نہین ہو سکتی اونکی بعد تو اس
مسجد کو سارے شہر سمیت بت پرستون نے ڈہا دیا یہ جو فرمایا کہ اوس پتہر کو جو یہوشوع کے آگے دہرا ہے
پادری لکہتا ہے کہ یہ اشارہ ہو سکتا ہے مسجد کے کسے گوشے یا بنیاد کے پتہر کی طرف جو یہوشوع
کی آنکہون کے سامنے رکہا گیا تہا جس پر کہ اسرائیل کی قومون کے نام شاید کہدے ہوے تہے
لیکن اللہ تعالی کا اشارہ اوس گوشے کے پتہر کی طرف ہے جس کو اللہ انجیل کے ظہور کے وقت
رکہے گا اور ساتہ آنکہون سے بہت لوگون نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بے نہایت دانائی
کو مراد لیا ہے آے ایمان والو اس پاک مسجد کی آبادی جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وسیلے سے
ہوئی یہ بشارت بیشک آپ ہی کی ہے اور یہ آپ ہی کی بڑے حکمت اور بڑے دانائی کی تعریف
ہے یہوشوع کو فرمایا کہ تجہکو گناہون سے پاک کیا یہ نمونہ دکہلا کر فرمایا کہ اس زمین کی بدکاری کو
ایک ہی دن مین دور کر دون گا سو ایسا ہی ہوا جب محمدیون کی حکومت یروشالم مین اور
تمام ملک شام مین قایم ہوئی جہوٹے عیسائیون کا ظلم اللہ نے ایک ہی دن مین ختم کر دیا
تمام ملک شام مین اللہ والون کو امن و امان ہو گیا ہر ایک شخص اپنے پاس کے ملک والون کو
اس پاک زمین کیطرف بلانے لگا جو تہا باب اور وہ فرشتہ جو مجہسے باتین کرتا تہا پہر آیا اور
جیسا کوئی نیند سے جگایا جاتا ہے ویسا اوس نے مجہی جگایا اور مجہکو کہا تو کیا دیکہتا ہے اور مینے کہا
کہ مین دیکہتا ہون اور دیکہو ایک شمعدان بالکل سونے کا اور اوسکے سر پر ایک کٹورہ ہے
اور اوسکے سات چراغ اوسکے اوپر اور اون سات چراغون کی جو اوسکے اوپر ہین سات نلیان اور
اوسکے نزدیک دو درخت زیتون کے ایک کٹورے کے دہنی طرف اور دوسرا اوسکے بائین طرف
اور مینی اوس فرشتے کو جو مجہسے کلام کرتا تہا جواب دیکر کہا کہ ای میرے خداوند یہ کیا ہین تب وہ
فرشتے نے جو مجہسے کلام کرتا تہا جواب دیکر کہا کیا تو نہین جانتا کہ یہ کیا ہین مینے کہا نہین
اے میرے خداوند تب اوس نے جواب دیکر کہا یہ زروبابل کے لیے اللہ کا کلام ہے کہ نہ لشکر
سے اور نہ زور سے بلکہ میرے روح سے رب العالمین فرماتا ہے اے بڑے پہاڑ تو کیا ہے
تو زروبابل کے آگے ایک میدان ہو جائیگا اور اوس سرے کے پتہر کو یہ پکارتے ہوے
نکالے گا کہ اوس پر فضل اوس پر فضل ہووے پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ زروبابل کو

یقین دلایا کہ اوسکا سہارا اور مدد اوسکی قوت سے یا آدمی کی حکومت سے نہین ہے لیکن خدا کی قدرت
سے ہے اور اللہ کے گہر کے بنانے مین اور اوسکی عبادت مین جو لوگ روکنے والے ہین وہ بڑے پہاڑ
کے مانند ہین لیکن اللہ کی قدرت سے وہ بڑا پہاڑ ایک میدان ہوجائیگا اور اللہ تعالی اوسوقت
مین ایک چوٹی کا پتہر لاویگا جو عبادت خانہ کے چوٹی پر رکہا جاویگا اور تمام لوگ شور سے اور بار
بار بیان کرینگی اوسکی کامیابی کو اور اللہ کا فضل ڈہونڈینگے طرح طرح کی عبادتون سے ان سب
باتون مین زروبابل بیشک حضرت عیسی علیہ السلام کا نمونہ ہے جنہون نے عبادت خانہ بنایا نہ آدمی
کے طاقت کے وسیلے سے بلکہ روح القدس کے وسیلے سے جب کہ پہاڑ اونکی سامنی میدان ہوگیا
یہانتک کہ جماعت نجات پائی ہوئونکی پوری ہوی اس مطلب کو کلمیہ کا ترجمہ ان لفظون سے بیان کرتا ہے کہ
اوسکا مسیحا آویگا جسکا نام ہمیشہ رہیگا اور زمین کی تمام سلطنتون کی حکومت حاصل کریگا اور
سینٹ جیروم کہتا ہے کہ قدیم یہودیون نے بہی اسکو اسیطرح بیان کیا ہے آے امت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم یہ جو شمعدان اور چراغ اللہ نے غیب کے عالم مین حضرت زکریا علیہ السلام کو دکہلایا
اور فرشتے نے فرمایا کہ یہ زروبابل کے واسطے اللہ کا کلام ہے اسکا مطلب یہ ہے کہ اللہ نے
زروبابل کے واسطے اپنے کلام کو اس نورانی شکل مین دکہلایا اور بتلادیا کہ فقط اللہ کے کلام کے
زور سے زروبابل کے سامنے بڑا پہاڑ میدان ہوجایگا یعنے جو لوگ اس مسجد کے بنانے سے
روکتی ہین اونکا زور کچہہ نہین چلیگا پہر اس علاقے سے یہ بہی فرمادیا کہ اللہ تعالی اوس سرے
کے پتہر کو نکالیگا اور فرمادیگا کہ اوس پر فضل ہے اوس پر فضل ہے کونے کے سرے کا پتہر
آخری پیغمبر کے حق مین حضرت اشعیا علیہ السلام کے اٹھائیسوین باب کی سولہوین آیت مین
ہوچکا ہے یہان اوسکو پہر یاد دلادیا اور اوس مطلب کو خوبطرح کہولدیا کہ مسجد بیت المقدس
کو آباد کرکے اوس کونے کی پتہر کی خبر دے اس مین صاف اشارہ ہے کہ آخری زمانہ مین
اوسکے ظہور سے یہ مسجد آباد ہوگی کونے کے پتہر سے حضرت عیسی علیہ السلام مراد نہین ہین
جنکی بعد اس مسجد کو دشمنون نے ڈہادیا ایک پتا اوسوقت کا یہ تبلایا کہ اوسوقت مین یہ شور ہوگا
کہ اوس پر فضل ہے اوس پر فضل ہے دیکہو قرآن مجید مین اللہ نے بارہا اپنے محبوب خاص محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کے حق مین فرمایا کہ تجہپر اللہ کا بڑا فضل ہے اور قدیم یہودیون نے کونے کی پتہر کا یہی مطلب

سمجھا ہے کہ یہ آخری پیغمبر کی خبر ہے جو زمین کی تمام سلطنتون پر حکومت کرین گے دیکھو یہ سب پتی اور نشان صاف صاف جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہین اب سمجھنا چاہیے کہ اللہ نے اپنے کلام کی جو نورانی شکل حضرت زکریا علیہ السلام کو دکھلائے وہی مثال اپنے کلام کی اور نور ایمان کی قرآن مین اپنے پیارے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بتلائے اللہ تعالی سورۂ نور مین فرماتا ہے اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا مِصْبَاحٌ اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَۃٍ اَلزُّجَاجَۃُ کَاَنَّھَا کَوْکَبٌ دُرِّیٌّ یُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ زَیْتُوْنَۃٍ لَّا شَرْقِیَّۃٍ وَّلَا غَرْبِیَّۃٍ یَّکَادُ زَیْتُھَا یُضِیْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْہُ نَارٌ نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ یَھْدِی اللّٰہُ لِنُوْرِہٖ مَنْ یَّشَآءُ وَیَضْرِبُ اللّٰہُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ یعنے اللہ نور ہے آسمانون اور زمین کا مثال اوسکے نور کی جیسے ایک چراغدان ہے اوس مین چراغ ہے چراغ شیشے مین ہے شیشہ گویا ستارہ روشن ہے روشن کیا جاتا ہے برکت والے درخت زیتون سے کہ نہ پورب کا ہے نہ پچھم کا لگتا ہے کہ اوسکا تیل روشن ہو جاوے اگرچہ اوسکو آگ نہ لگے نور ہے نور پر راہ بتاتا ہے اللہ اپنے نور کی طرف جسکو چاہتا ہے اور بیان کرتا ہے اللہ کہاوتین لوگون کے لیے اور اللہ ہر چیز کا جاننے والا ہے مولانا جلال الدین سیوطی رح نے تفسیر درمنثور مین لکھا ہے کہ طبرانی اور ابن عدی اور ابن مردویہ اور ابن عساکر نے حضرت عبداللہ ابن عمر رض تک سند پہونچائے اونہون نے فرمایا کہ چراغدان سینہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور شیشہ آپکا دل ہے اور چراغ وہ نور ہے جو آپکے دل مین ہے روشن کیا جاتا ہے برکت والے درخت سے وہ درخت حضرت ابراہیم علیہ السلام ہین نہ پورب کے نہ پچھم کے یعنے نہ یہودی نہ نصرانی اور عبد بن حمید اور ابن جریر اور ابن منذر اور ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے شہر بن عطیہ تک سند پہونچائے اونہون نے فرمایا کہ ابن عباس رض کعب احبار کے پاس آئے اور اس آیت کا مطلب اون سے پوچھا وہ بولے کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کی مثال ہے چراغ آپکا دل ہے اور شیشہ آپکا سینہ ہے اور ابن مردویہ نے ابن عباس رض تک سند پہونچائے اونہون نے فرمایا کہ اسکا یہ مطلب ہے کہ یا محمد نور اللہ کا جو تیرے دل مین ہے اوسکی یہ مثال ہے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کو اللہ نے روشن تارے سے

مثال دی روشن ہوتا ہے برکت والے درخت سے یعنے تو اپنا دین ابراہیم سے لیتا ہے وہ ہے
زیتون ہے نہ پورب کا نہ پچھم کا وہ نصرانی نہین کہ پورب کی طرف نماز پڑہی اور یہودی بہی نہین
کہ پچھم کیطرف نماز پڑہی لگتا ہے کہ اوسکا تیل روشن ہوجاوے اسکا یہ مطلب کہ لگتا ہے کہ محمد
صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے پیغام کے آنے سے پہلے ہے حکمت کی بات بولا اورنہین اوس نور کی
باعث سے جو اونکی دل مین اللہ نے رکہدیا ہے ابن مردویہ نے ابوہریرہ رض تک سند پہونچائی
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زیتونہ ابراہیم کا دل ہے نہ یہودی ہے نہ نصرانی خلاصہ اس
بیان کا یہ ہوا کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا سینہ مبارک چراغدان ہے اور آپکے دل مین جو نور اللہ کے
کلام کا اور اللہ کی پہچان کا اور اوسکے عشق اور محبت کا ہے وہ چراغ ہے اور آپکا دل شیشہ ہے جو
بڑے روشن ستارے کی طرح روشن ہے اور وہ چراغ زیتون کے تیل سے روشن کیا جاتا ہے یعنے
آپکے دل مین حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دل کا فیض چلا آتا ہے اور وہ ایسا فیض نورانی ہے
کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کے اوترنے سے پہلے بہی اوس نور سے اللہ کو پہچانتے تہے جب
اللہ نے آپ پر قرآن اوتارا نور پر نور بڑہا دیا تو آپکے دل مین جو نور ایمان کامل کا پہلے سے تہا اوسپر
اللہ نے اپنے کلام کا نور دل مین بہر دیا اس جگہہ پر گمان جاتا ہے کہ یہی نور آپکے نورانی دل کا
اور قرآن مجید کا اللہ نے حضرت زکریا علیہ السلام کو دکہلایا اور اس پاک کلام کا اثر زروبابل پر
ڈالا کہ اوسکے سامنے بڑے بڑے قوی دشمنون کو چور کر دیا حضرت زکریا علیہ السلام فرماتے ہین
کہ پہر اللہ کا کلام مجہی پہونچا اور اوسنے کہا کہ زروبابل کے ہاتہون نے اس گہر کی نیو ڈالی اور
اوسی کے ہاتہ اوسی تمام بہی کرینگے تب تو جانیگا کہ رب العالمین نے مجہی تم پاس بہیجا ہے
تب مینے اوسی جواب مین کہا کہ یہ دو نو زیتون کے درخت جو شمعدان کے دہنی بائین ہین کیا ہین
اور مینے دوسری بار خطاب کرکے اوس سے کہا کہ زیتون کی یہ دو شاخین جو سونے کی دو نلیون کے
متصل ہین جنکی راہ سے سونا یعنے سنہلا تیل اون مین سے نکلا چلا جاتا ہے سو کیا ہین اوس نے مجہی
جواب دیکر کہا کیا تو نہین جانتا ہے کہ یہ کیا ہین مینے کہا نہین اے میرے خداوند اوس نے مجہی کہا
کہ یہ دونو بیٹے تیل کے ہین جو ساری زمین کے خداوند کے حضور کہڑے رہتے ہین آیہ ایمان والو عبرانی
مین یصہار کا لفظ ہے اور لغت عبرانی مین یصہار کے معنے لکہے ہین زیتون کا تازہ نکلا ہوا تیل تو

اسکا مطلب یہ ہوا کہ وہی روشن تیل زیتون کا جو چراغون مین بہرا ہوا ہے وہ دو ڈلیون مین سے نکل چلا جاتا ہے اور اون دونون درختون مین پہونچتا ہے فرشتے نے فرمایا کہ یہ دونون تیل کے یعنے زیتون کے روشن تیل کے بیٹے ہین یعنے اوس روشن تیل کے فیض لینے والے ہین جو ساری زمین کے خداوند کے یعنے اللہ تعالی کے سامنے کہڑے رہتے ہین یہ لفظ اللہ تعالی کے حق مین حضرت یوشع علیہ السلام کے تیسرے باب کی گیارہوین آیت مین بہی آیا ہے کہ اوسکے عہد کا صندوق جو ساری زمین کا مالک ہے پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ دونون تیل لگائے ہوئے چراغ زروبابل اور یہوشوع تہے یہ دونون حضرت عیسی علیہ السلام کا نمونہ تہے آئے ایمان والو جناب یوحنا حواری جنکی کتاب مکاشفات انجیل شریف کی جلد مین لگی ہوی ہے اونہون نے اوسکے گیارہوین باب مین ان دو شخصونکا ذکر کیا ہے جنکو یہان درخت زیتون کا فرمایا ہے پہر لکہا ہے کہ وہ قتل کیے جاوینگے اور اونکی لاشین بازار مین پڑے رہین گے اس بیان سے معلوم ہوا کہ وہ دونون شخص حضرت یوحنا کے وقت سے پہلے کے نہین ہین حضرت یوحنا کا وہ بیان جناب امام حسین علیہ السلام پر اور جناب عباس رض علیہ السلام پر مطابق پڑتا ہے اسکا پورا بیان کتاب مکاشفات کی پیش خبریون مین آویگا اگر اللہ چاہیگا پانچوان باب اور وہ فرشتہ جو مجہ سے باتین کرتا تہا نکلا اور اوس نے مجہی کہا کہ اب تو اپنے آنکہین اوٹہا اور دیکہہ کہ یہ جو نکل آتا ہے کیا ہے مینی کہا یہ کیا ہے وہ بولا کہ یہ جو نکلتا ہے ایک ایفہ ہے اور اوس نے کہا کہ ساری سرزمین مین یہی اونکی شبیہ ہے اور دیکہو ایک سیسے کا قنطار ہے اور ایک عورت ہے جو ایفہ کے بیچون بیچ بیٹہی ہوے ہے اور اوس نے کہا کہ یہ شرارت ہے اور اوس نے اوسکو ایفہ کے بیچ مین گرادیا اور اوس سیسے کے باٹ کو اوسکی منہہ پر دہر دیا پہر مینے اپنے آنکہین اوٹہائین اور نگاہ کی اور دیکہا اور دیکہو دو عورتین نکل آئین اور ہوا اونکی پنکہون مین بہری تہی کیونکہ اون کے پنکہہ لگ لگ کے پنکہون کے مانند تہے اور وہی ایفہ کو آسمان اور زمین کے ادہر مین اوٹہا لے گئین تب مینے اوس فرشتے کو جو مجہ سے باتین کرتا تہا کہا کہ یہ ایفہ کو کدہر لے جاتین ہین اوس نے مجہی کہا اسواسطے لیے جاتے ہین کہ سنعار کی سرزمین مین اوسکا ایک گہر بناوین کہ وہ قائم کیا جاویگا اور اپنی بنیاد پر رکہا جائیگا پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ ایفہ ایک پیمانہ ہے اور عورت قوم یہود کی نشانی تہے اور فرشتے نے کچہہ جبر پیمانہ مین بہینکی وہ

شرارت تھی اسکا مطلب یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہودی لوگ پھر شرارت کرینگے حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کو سولی دینگے اور انجیل سے منکر ہونگی اور دو عورتون سے مراد رومیون کی فوج ہے اور اونکے غلبہ
کی نشانی ہے اور ایفہ کا سنعار یعنے بابل مین لے جانا اسکا یہ مطلب ہے کہ رومی لوگ یروشالم
کو لے لینگے اور یہودی برباد ہونگی بابل کی قید کی مصیبت جیسی تھے ویسی مصیبت اونپر آویگی
اے ایمان والو ہمارے نزدیک تو بابل سے اور رومیون کی فوج اور یروشالم سے کچھ علاقہ نہین
ظاہر یون ہے کہ وہ عورت جو تھی وہ صورت شرارت کی تھے جو اوس برتن مین بیٹھی تھے اوسکو فرشتے
نے اوس برتن مین گرادیا اور اوسپر سرپوش ڈھانک دیا اور اوسکو بابل مین بھیجا اور وہان شرارت
کا گھر بنادیا اسکا مطلب یہ ہے کہ یہ بتایا تو کہ بابل والون کی شرارتین اب موقوف ہوگئین بابل والی
پھر شرارت کرینگی حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد بابل کا ایک بادشاہ آیا اور اوس نے یروشالم کے
ہزارون آدمیون کا خون بہایا اللہ نے حضرت زکریا علیہ السلام کو بابل والون کے شرارت اور
مدت تک پایداری اوسکی دکھلا کر جہاد کا سامان دکھلایا چھٹا باب تب مینے پھر اپنے آنکھین اوپر
اوٹھائین اور نگاہ کی تو دیکھا او ن دو پہاڑون کے بیچ مین سے چار گاڑیان نکل آئین اور وے
پہاڑ و تانبی کے پہاڑ تھے پہلے گاڑی مین سرنگ گھوڑے اور دوسری گاڑی مین مشکی گھوڑے
تھے اور تیسری گاڑی مین نقرئی گھوڑے اور چوتھی گاڑی مین کبرے اور سیاہ سفید گھوڑے
تھے تب مینی اوس فرشتہ کو جو مجھسے باتین کرتا تھا خطاب کرکے کہا کہ اے میرے خداوند یہ کیا ہین اور
فرشتے نے بھی جواب دیکر کہا کہ یہ آسمان کی چارون روحین ہین جو ساری زمین کے خداوند کے
حضور مین کھڑی تھین اور اب نکلکر جاتی ہین اور مشکی گھوڑے جو اوسمین ہین سو اوتر ملک مین
جاتے ہین اور نقرئی اونکے پیچھے طرف جاتے ہین اور کبری دکھن کے ملک کو جاتے ہین اور سیاہ سفید
نے نکلکر یہ مانگا کہ ساری زمین پہ سیر کرین اور اوس نے کہا چلو زمین پر سیر کرو اور اونہونے
زمین پر سیر کی اور اوس نے مجھی پکارا اور اوس نے مجھسے کہا کہ اونکو دیکھو جو اوتر کے ملک کو گئی
ہین اونہون نے میرے جی کو اوتر کے ملک مین ٹھنڈا کیا ہی پادری طامس اسکا ت لکھتا ہے کہ فرشتی
نے جواب مین سرنگ کا ذکر نہ کیا کہ پہلی سلطنت الہی برباد ہوچکی ہے گاڑیان سرخ گھوڑون کے
پہلے تھا اسکی نشانی ہے کہ اللہ تعالی گنہگارون سے بدلہ لیگا اور کالی گھوڑے قحط اور وبا کی نشانی

ہے جو اکثر لڑائیون کے بعد ہوتا ہے سفید گھوڑے امن اور تندرستی کی نشانی ہے کبرے اور سبز رنگ
رحم سے ملے ہوئی غصہ کی نشانی ہے چار روحین چار فرشتے تہے سرخ آگے بڑہی اونکی تدبیر سے
پارسیون نے کلدیون کو غارت کیا جو اوتر کو گئی اونہون نے بابل والون کو دبایا آتی پادریو سرخ
گھوڑے تو اسلئی آگے بڑہے کہ اونکی تدبیر سے ایرانیون نے کلدیون کو جو بابل مین تہے غارت
کیا تو مشکی یعنے سیاہ گھوڑے جو اوتر کے یعنے بابل کے ملک کیطرف جاتے ہین یہ تو صاف بابل پر
دوبارہ فوج کشی کی بشارت ہے اسکا ظہور جب ہی ہوا جب محمدیون نے بابل پر جہاد کیا پہر باقی
گھوڑے جو پچہم اور دکھن کو گئی اور جنکو زمین پر لڑانے کا حکم ہوا یہ صاف بشارت محمدی جہاد
کی ہے پہر فرشتے نے فرمایا کہ جو اوتر کے ملک کو گئی ہین اونہون نے میرا جی اوتر کے ملک مین ٹھنڈا
کیا ہے اسی معلوم ہوا کہ بابل والون کے کفر اور ظلم سے فرشتون کی روح پر بڑا صدمہ تہا محمدیون
نے جب بابل پر جہاد کیا فرشتون کے دل اور روح کو نہایت خوشنود کیا حضرت زکریا علیہ السلام
فرماتے ہین اور اللہ کا کلام مجہی پہونچا اور اوس نے کہا کہ تو قیدیون سے یعنے خلدی اور طوبیاہ
اور یدعیاہ سے جو بابل سے آئی ہین لے اور تو اوسی دن جا اور یوسیاہ ابن صفنیاہ کے گہر مین
داخل ہو اون سے چاندی اور سونا لے اور تاجون کو بنا اور اونہین یہوشوع ابن یہوصدق
سردار کاہن یعنے امام کے سر پر رکہہ اور اوس سے یون کہہ کہ رب العالمین یون فرماتا ہے کہ دیکہہ
وہ شخص جسکا نام صبح یعنے شاخ ہے اور وہ اپنے جگہہ سے اوگے گا اور وہ اللہ کی ہیکل کو یعنے مسجد
کو بنا دیگا ہان وہی اللہ کے ہیکل کو یعنے مسجد کو بناویگا اور وہ صاحب شوکت ہوگا اور اپنے
تخت پر بیٹہہ کر حکومت کریگا اور وہ اپنے تخت پر کاہن یعنے امام بہی ہوگا اور سلامتی کی
مشورت اون دونون کے درمیان ہوگی اور وے تاج حیلم اور طوبیاہ اور یدعیاہ اور
حین ابن صفنیاہ کی طرف سے ہونگی تاکہ خداوند کی ہیکل مین یعنے مسجد مین ایک یادگار رہے
ہووین اور وے جو دور دور ہین سو آوینگے اور اللہ کی ہیکل مین یعنے مسجد مین
بناوینگی اور تم جانو گی کہ رب العالمین نے مجہی تم پاس بہیجا ہے اور اگر تم خداوند اپنی خدا کی
فرمانبرداری کروگی تو یون ہوگا ای امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور تیسری باب مین یہوشوع
سے فرمایا تہا کہ تو اور تیرے رفیق بطور نمونہ کی ہین مین اپنے بندے صبح کو یعنے شاخ کو لاؤنگا

اب یہان اوس نمونہ کی بعینہ صورت دکھلادی پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ زکریا علیہ السلام
کو حکم ہوا کہ اوسی دن اون لوگون سے یوسیاہ کے مکان پر ملاقات کرین شاید وہان وہ اپنے
نذر دینے کو گئے تھے اب یہان واضح معلوم ہوا کہ یہ لوگ اونہین کے نہین ہین جو خسرو بادشاہ کے وقت
مین بابل سے آئے تھے اونکو تو بہت مدت گذر چکی تھی اب یہ نئے لوگ بابل سے آئے تھے اور سونا
چاندی لائے تھے حضرت زکریا علیہ السلام کو اللہ کا حکم ہوا کہ اوسی دن یوسیاہ کے گہر مین جاؤ اوسی
دن کے لفظ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ ابھی پہونچے نہین تھے پہلے سے حکم ہوا کہ جس دن وہ
یہان یروشالم مین آپہونچین تو اوسی دن یوسیاہ کے گہر مین جائیو اور اون سے سونا چاندی لیکر
یہوشوع کے لیے تاجون کو بنائیو اور یہ نمونہ دکہلا کر پیش خبری اوسکو سنائیو کہ دیکھو وہ شخص
جسکا نام صمح یعنے شاخ ہے وہ اپنی جگہہ سے اوگیگا اسمین صاف یہ اشارہ ہے کہ وہ اس ملک
مین پیدا نہین ہوگا بلکہ جو اوسکا مقام ہے وہان وہ شاخ کی طرح اوگیگا جیسا کہ حضرت
اشعیا علیہ السلام کے ترپنوین باب مین فرمایا ہے کہ وہ کونپل کیطرح خشک زمین سے پہوٹ
نکلا یہان پہر یہ مثال یاد دلائے اور دوسری مثال یہ دکھلائے کہ جس طرح یہ لوگ بابل سے آئے
اور اون سے سونا چاندی لیکر تاج بنائے گئے اسیطرح وہ شخص دوسرے ملک سے آویگا اللہ
کی مسجد کو بناویگا اللہ فرماتا ہے کہ وہ اپنی جگہہ سے اوگیگا پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے
کہ اسکا مطلب یہ ہے کہ شہر بیت اللحم مین حضرت داؤد علیہ السلام کے خاندان سے ایک کواری
لڑکی سے پیدا ہوگا ہم کہتے ہین کہ یروشالم سے بیت اللحم تین کوس ہے اور یہان دور ملک
کا نمونہ دکہلایا ہے اور پہر دو آیتون کے بعد دور کے لوگون کا پتا تبلایا ہے اللہ فرماتا ہے
کہ وہ اللہ کی مسجد کو بناویگا پادری لکھتا ہے کہ اسکا مطلب یہ ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام
اصلی عبادت خانہ بناوینگے کہ مسجد بیت المقدس اوسکا ایک نمونہ ہے پادری کا مطلب یہ ہے
کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے دین و ایمان کو اسقدر دنیا مین پہیلایا کہ مسجد بیت المقدس
بنانے والون نے اسقدر نہین پہیلایا تہا مسجد بنانے کا فقط اتنا ہی مطلب ہے اور یہ
خبر حضرت عیسی علیہ السلام کی ہے آپ پادریو یہ بشارت صاف جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کی ہے جنہون نے اس پاک مسجد کی بڑی تری رکنین بنیادین فرمائین اور اون کے خاندان

اس پاک بستی کو جو پانسو برس سے ویران تھے بڑے شوق سے بنایا اللہ تعالی خبر دیتا ہے کہ وہ
تخت پر بیٹھکر حکومت کریگا یعنے حضرت داؤد اور حضرت سلیمان کیطرح اللہ اوسکو پیغمبری
کے ساتھ بادشاہت اور رعیت کا بندوبست بہی دیگا اور کاہن یعنے عبادت خانہ کا امام
بہی وہی ہوگا حضرت موسی علیہ السلام کی شریعت مین عبادت خانہ کا امام حضرت ہارون
علیہ السلام کی نسل مین سے ہوتا تھا اللہ کے حضور مین قربانیان اور نذرین اوسی کے وسیلہ
سے چڑھائی جاتی تہین زروبابل حضرت یہودا کی نسل مین سے تھے وہ حاکم ہوئی مگر عبادت خانہ
کی امامت اونکو نہ ملی اللہ تعالی آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا خاص پتا بتلاتا ہے کہ وہی
بادشاہ اور وہی عبادت خانہ کا امام ہوگا ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بادشاہ بہی تھے اور
مسجد کے امام بہی آپ ہی تھے پہر فرمایا کہ سلامتی کی مشورت اون دونون کے درمیان ہوگی اسکا
مطلب ظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ محمدی شریعت مین ہمیشہ کے لیے یہی قاعدہ جاری ہوا کہ
جہان بادشاہ موجود ہو نماز کا امام بہی وہی ہو مسجد کا امام اوسکے پیچہے نماز پڑہی اور اگر بادشاہ
اذن دیوی مسجد کا امام بہی نماز پڑہا سکتا ہے سلامتی کی مشورت اور موافقت دونون مین
ہے یہ پیش خبری دیکر پہر تاکید فرماتے کہ وے تاج انہین لوگون کیطرف سے ہووین تاکہ اللہ
کی مسجد مین یادگاری ہووے اسکا صاف مطلب یہ ہے کہ یہ جو حکم ہوا کہ یہ تاج انہین لوگون
سے سونا چاندی لیکر بنائے جاوین جو ابہی بابل سے آئے ہین یہ اسلئے حکم ہوا ہے کہ اسوقت
گویا دررکہو کہ یہ نمونہ اس بات کا دکہلایا ہے کہ آخری زمانہ مین پہر ایسا ہوگا کہ جو لوگ دور
ملک سے آوینگی وہ اس پاک مسجد کو بناوینگی یہ پتا صاف عرب کے محمدیون کا پہلے سے
بتار کہا مگر افسوس پادری کو نہین سوجہتا پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ خلدی اور حلیم
سے ایک ہی شخص مراد معلوم ہوتا ہے اور حین ابن صفنیاہ سے یوسیاہ مراد ہے اور چونکہ
وہ لوگ اس تحفہ کو بڑی دور سے لائے تھے اسلئے یہ پیش خبری دی گئی کہ وہ آوینگی اور
اللہ کی مسجد بناوینگے معلوم ہوتا ہے کہ وہ یہودی جو دور ملکون مین تھے اونہون نے
مسجد بنانے مین مدد دی لیکن خاص مطلب اسکا یہ ہے کہ جنٹائل یعنے بت پرست لوگ
گرجا مین بلائے جاوینگی اور عیسائی دین مین آوینگی ہای افسوس پادری کے نزدیک

مسجد بنانے کا اتنا ہی مطلب ہے کہ بت پرست لوگ عیسائی ہو جاوینگے یا اللہ ان اندھون
کی آنکھین کھولدے آمین اگر کوئی کہے کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے خود آپ مسجد بیت المقدس
کو نہین بنایا اور نہ کہین صاف فرمایا کہ تم اس مسجد کو بناؤ اور اس بشارت مین صاف یہ لفظ
ہے کہ وہ اللہ کی مسجد کو بناویگا اسکا جواب یہ ہے کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کی
رات مین اللہ نے اس مسجد مین بلایا آپ نے سب پیغمبرون کے ساتھہ وہان نماز پڑہی اس
مین اس مسجد کے بنانے کا صاف اشارہ ہے پہر آپنے اس مسجد مین نماز پڑہنے کی امت
کو یہان تک رغبت دلائی کہ جو لوگ دور ہون وہ اس مسجد مین نماز پڑہنے کے لیے سفر کرین
اور جو لوگ وہان جا نہ سکین اونکو یہ حکم فرمایا کہ تیل بہیجدو کہ وہان کی قندیلون مین چراغ روشن
کیا جاوے ان کہلے کہلے اشارون مین آپنے بہت بڑی تاکید اس مسجد کے بنانے کی فرمائی
تو آپکے خادمون نے آپ کے بعد جب شہر یروشلم پر قبضہ پایا اور اس مسجد کو بنایا تو خود
آپ ہی نے بنایا اور پہر یہ بات بہی ظاہر ہے کہ یہ لفظ جو پاک کلام مین ہے کہ وہ اللہ کی مسجد کو
بناویگا اسکی ظاہری معنے کا ظہور بہی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مین موجود ہے دیکہو آپ پر
قرآن کے اوترنے سے پہلے مکہ کے لوگون نے جب کعبہ شریف کی مرمت کی آپ بہی اوسمین
شریک تہے پتہرون کو اوٹہا اوٹہا کر لاتے تہے جیسا کہ صحیح بخاری مین ہے پہر آپنے جب مدینہ
شریف مین اپنی مسجد بنائی تب بہی اوسکے بنانے مین آپ شریک رہے اینٹون کو اوٹہا اوٹہا کر
لاتے تہے جیسا کہ صحیح بخاری مین ہے کیا عجب ہے کہ اللہ نے انہین دو مسجدون کیطرف
اشارہ کیا ہو دیکہو دو بار فرمایا کہ وہ اللہ کی مسجد کو بناویگا وہی اللہ کی مسجد کو بناویگا پہر اخیر
مین فرمایا کہ جو لوگ دور ہین وہ آوینگے اور اللہ کی مسجد کو بناوینگے یہ صاف بتاتا اون محمدیون کا ہے
جنہون نے مدینہ شریف سے یروشلم مین جا کر مسجد بیت المقدس کو بنایا

آٹہوان باب

اس باب کی اونیس آیتون کے بعد لکہا ہے کہ رب العالمین یون فرماتا ہے کہ آگے کو ایسا ہوگا
کہ قومین اور بہتیرے شہرون کے رہنے والے آوینگے اور ایک شہر کے باشندے دوسرے
شہر مین جا کر کہینگے آؤ جلدی سے تاکہ ہم اللہ کے چہرے کو مناوین اور رب العالمین کو
ڈہونڈہین مین بہی ہان مین ہی جاؤنگا اور بہتیری امتین اور زور آور قومین رب العالمین کے

ڈہونڈہتی کو اور اللہ کے چہرے کی منانے کو یروشالم مین آوینگی رب العالمین یون فرماتا ہے کہ اون
دنون مین ایسا ہوگا کہ قومون کے دس مرد جنکی جدی جدی بولی ہوہا تھہ بڑہا وینگی ہان ایک
یہودی شخص کے دامن کو پکڑین گے اور کہین گے کہ ہم تمہارے ساتھہ جاوین گے کیونکہ ہمنے سنا ہے
کہ خدا تمہارے ساتھہ ہے آے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہودا حضرت یعقوب علیہ السلام کے
صاحبزادی کا نام ہے اونکے نسل کے لوگ یہودی کہلائے پہر آخر کو اونکی اور اونکے بہائیون
کی نسل سب یہودی کہلائے سو اللہ تعالے نے اون سے وعدہ کیا کہ آخری وقت مین یہ
جو زبردست قومین بت پرست ہین ان سب مین سے بہت لوگ خدا پرست ہوجاوینگے
اور یروشالم مین اللہ کے طالب ہوکر آوینگے سو اسکا صاف ظہور محمدی وقت مین ہوا شہرون
شہرون سے محمدی لوگ یروشالم مین مسجد بیت المقدس کی زیارت کو اور وہان نماز پڑہنے
کو آتے ہین اور جو محمدی لوگ غیر قومون کے ہین یعنے حضرت یعقوب علیہ السلام اور حضرت
اسمٰعیل علیہ السلام کی نسل مین نہین ہین وہ بیشک اون محمدیون کو اپنا وسیلہ جانتی ہین جو
حضرت یہودا کی یا اونکے بہائیون کی نسل مین ہین مگر وہ لوگ اب اسرائیلی کہلاتے ہین یہودی
نہین کہلاتے ہین کیونکہ اب یہودی اونکا نام ہے جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دشمن ہین وہ سب جگہہ ذلیل اور خوار پڑے پہرتے ہین نوان
باب اس باب کی آٹھہ آیتون کے بعد لکہا ہے اے صیہون کی بیٹی تو نہایت خوشی کر اے
یروشالم کی بیٹی تو خوب للکار کہ دیکھہ تیرا بادشاہ تجہہ پاس آتا ہے وہ سچا ہے اور نجات دینے
والا ہے وہ عاجزی کرنے والا ہے اور گدہے پر بلکہ جوان گدہے پر یعنے گدہی کی بچی پر سوار ہے
پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ یہ بشارت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہے جیسا کہ متی کی
انجیل کے اکیسوین باب مین لکہا ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام یروشالم مین تشریف لائے
گدہی کے بچی پر سوار ہوکر تشریف لائے ہم کہتے ہین بیشک یہ بشارت جناب عیسیٰ علیہ السلام
کی ہے مگر اسیطرح محمدی بشارتون کو بہی پہچانو اسکے بعد ارشاد ہوتا ہے اور مین افرائیم کی
گاڑیان اور یروشالم کی گہوڑے کاٹ ڈالونگا اور جنگی کمان توڑ ڈالے جاوینگے اور وہ قومون کو
صلح کی خوشخبری دیگا اور اوسکی سلطنت سمندر سے سمندر تک اور دریا سے زمین کی انتہا

تنگ ہوگی پادری لکتا ہے کہ وہ لوگ گاڑیون اور گھوڑون سے رغبت رکھتی تہے لیکن زمانہ
کی مصیبتون کے باعث سے یہ بہروسا جاتا رہا اور اوس حق دار پادشاہ کا وقت آیا ہم
کہتے ہین یہ خبر اوس وقت کی ہے جب حضرت عیسی علیہ السلام آسمان سے اوترین گے
اور سب قومون مین صلح ہوجائیگی سب محمدی ہوجاوینگے بعد اسکے اللہ تعالی یہودیون کو حکم
فرماتا ہے کہ یروشالم مین پہر آؤ اور اوسکو مضبوط قلعہ سمجہو پہر وعدہ کرتا ہے کہ مین یہودا
کو اور افرائیم کو یونان والون پر غلبہ دونگا پہر دسوین باب مین یہ وعدہ ہے کہ یہودا کے
گہرانے کو قوت دونگا اور یوسف کے گہرانے کو رہائی دونگا پہر فرماتا ہے ہرچند کہ مینے انکو
قومون کے درمیان پراگندہ کیا تو بہی وے اون دور دور ملکون مین مجہے یاد کرین گے
اور [illegible] بچون سمیت جیتین گے اور پہر آوینگے پادری طامس اسکاٹ لکتا ہے کہ
[illegible] مین یہودیون نے بہت زور پایا اور انٹیوکس کی فوجون کو [illegible]
[illegible] اسرائیلی جو تتر بتر تہے اون مین شامل ہوے اور اس آئندہ کلام سے یہ
[illegible] ہے کہ یہودا اور تمام اسرائیلی قومین جو تتر بتر تہین اون کے بحال ہوجانے کی
[illegible] یہ مطابق ہے یہودیون کے کسی گذشتہ کام پر یا گرجا کا ایک وقت آنے
والا [illegible] اوپر رحم کریگا اور اونکو اونکی زمین پر رکہیگا ہم کہتے ہین یہ صفات محمدی وقت
کی ہے جو یہودی تتر بتر تہے وہ محمدی دین مین داخل ہوتے جاتے ہین اور یہوداہ کی
نسل [illegible] محمدی ہین جو یروشالم مین اور خیبر وغیرہ مین بستے ہین اور بڑا ظہور اس خبر کا امام
مہدی علیہ السلام کے وقت مین ہوگا گیارہوان باب اے لبنان تو اپنے دروازون
کو کہولدے تاکہ آگ تیرے دیوداروں کو کہا جاوے اے سرو کے درخت تو نوحہ کر اسلیئے کہ
دیودار گر گئی کیونکہ شاندار غارت ہوے ہین اے باسانی بلوط کے درختو فغان کرو
کیونکہ [illegible] گرا ہے چرواہون کے نالہ کی آواز ہے اسلیئے کہ اونکی حشمت غارت ہوئی
جوان [illegible] کے گرجنے کی آواز ہے کیونکہ یردن کا فخر ڈہایا گیا پادری طامس اسکاٹ
[illegible] تاریخ والے بیان کرتے ہین کہ یروشالم کی بربادی سے تہوڑی مدت
[illegible] دکہل گئے اسکی گواہی یوسیفس بہی دیتا ہے تب یوحنا نے

مسجد بیت المقدس سے خطاب کرکے کہا مین جانتا ہون کہ تیری بربادی قریب ہے یہ مطابق ہے پیش خبری زکریا علیہ السلام کے کہ کہول اپنے دروازون کو اے لبنان اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسجد بنائی ہوئی تہے لبنان پہاڑ کے دیودارون سے یا یہ معنے کہ شہر بہرا ہوا تہا عزت دار اور مالدار لوگون سے اور اونچے مکان لبنان کے دیودارون کے مانند تہے یہ پیش خبری ضرور اوسی بربادی کی ہے جو رومیون نے یروشالم اور مسجد کو غارت کیا کیونکہ زکریا علیہ السلام کے وقت سے اوس حقیقت تک کوئی غارت گری ایسی نہین ہوئی جو اس کلام کے مطابق ہو اور لاکھون آدمی اور کم مشہور لوگ مراد ہین بلوط کے باسانی درختون سے اسکی بعد اک بڑی پیش خبری ہے اوس مین فرمایا ہے کہ مین ملک کے رہنے والون پر آگی کو رحم نہین کرونگا اور مین ادن آدمیون کو ہر اک شخص کو اوسکی ہمسایہ اور اوسکے بادشاہ کے قابو مین کردونگا اور وے زمین کو تباہ کرینگے اور مین اونہین اونکی ہاتہہ سے نہین چھوڑاونگا پہر یہ پیش خبری ہے کہ یہودا اور اسرائیل مین جو موافقت ہے جاتی رہیگی اور ظالم حاکم کو اللہ اونپر غالب کریگا سو یروشالم کی دوسری ویرانی کے بعد ایسا ہی ہوا کہ یہودیون پر روم کے بت پرست بادشاہون نے بڑے بڑے ظلم کیے یہودے جگہہ جگہہ پر تتر بتر ہوگئی یہی حال ظالمون کے ظلم کا چھہ سو برس تک رہا اس کے بعد دیکہو پہر محمدی وقت کی بشارت ہے **بارہوان باب** اللہ کی کلام کا فتویٰ جو اسرائیل پر ہے وہ اللہ فرماتا ہے جو آسمانون کو پہیلاتا ہے اور زمین کی نیو ڈالتا ہے اور انسان کی روح اوسکے اندر پیدا کرتا ہے دیکہو مین ایسا کرونگا کہ یروشالم آس پاس کی ساری قومون کے لیے تہرتہراہٹ کا پیالہ ہوگا اور یہودا کا بہی یہ حال ہوگا جس وقت یروشالم گہیرا جاوے اور مین اوسدن یروشالم کو ساری قومون کے لیے ایک بہاری پتہر کردونگا اور سب جو اوسی اوٹہاوین گے ٹکڑے ٹکڑے کیے جاوینگے اور زمین کی سارے قومین اوسکے مقابل جمع ہونگے اوسدن خداوند فرماتا ہے مین ہر ایک گہوڑے کو ایسا مارونگا کہ سب حیران رہجاوین اور اوسکے سوار کو دیوانہ کردونگا مگر اپنی آنکہین یہودا کے گہرانے پر کہلے ہوئی رکہونگا پر قومون کے سب گہوڑون کو مارونگا کہ وے اندہی ہو جائین تب یہودا کے فرمانروا اپنی دل مین

کہین گے کہ یروشالم کے باشندی رب العالمین اونکی خدا کے سبب سے ہماری توانائی ہین پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ یہودا اسکابیس نے جوانٹیوکس پر فتح پائی تہی یہ اوسکی پیش خبری ہی اور بعض کہتی ہین کہ اون لوگون کی فتحیابی کی خبر ہے جنہون نے اول انجیل کا وعظ کہا اور اونکی دشمنون پر عدالت کی گئی لیکن کچہہ ہی ہو کوئی معاملہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بیشک ہوگا اور اغلب اوسکی یہہ راہنمو کی ابہی امید ہی یہہ پیش خبری اس بات کی ہی کہ اللہ تعالیٰ یروشالم کو غلبہ دیگا اول حصہ اسباب کا اوس حلہ سی علاقہ رکہتا ہی جو یہودیہ اور یروشالم کے باشندون پر کیا گیا بعد اسکے کہ وہ لوگ آئے اور دینی محزن مین آباد ہوئے ایمان والو ادہر کے باب مین پادری اقرار کر چکا ہے کہ وہ یروشالم اور یہودیون کی بربادی کی خبر ہے وہ اوس بربادی کی خبر ہی جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد رومیون کے ہاتہ سے ہوئی اب جو اوس بربادی کے بعد اللہ تعالیٰ یروشالم کے غلبہ کی خبر دیتا ہے یہ عبارت خبر محمدی فتح کی ہی کیونکہ رومیون کی بربادی کے پانسو برس بعد یروشالم پر محمدیون کا غلبہ ہوا اور اوس وقت سے آج تک بت پرستون کی مجال نہ پڑی کہ اوس پاک شہر سے مقابلہ کرین اسد فرماتا ہی کہ مین یروشالم کو ساری قومون کی لئی تہرتہراہٹ کا پیالہ کرونگا یعنے جس طرح زہر کا پیالہ پینی سی سب ڈرتے ہین اور کانپتی ہین اسیطرح یروشالم پر قبضہ کرنے سے بی ایمان لوگ ڈرین گی اور یہودا کا بہی یہ حال ہوگا یعنے یہودا کے نسل مین جو لوگ محمدی ہونگی وہ بہی اس شہر مین رہتی ہوی اوس وقت کانپین گی جسوقت قومی دشمن اس شہر کو گہیر لین گی مگر جو دشمن اس بہاری پتہر کو اوٹہا دین گے ٹکڑے ٹکڑے کئی جادین گے سو ایسا ہی ہوا جب پانچوین صدی کے اخیر سے چہٹی صدی کے اخیر تک جہوٹے عیسائیون نے اس بہاری پتہر کو اوٹہایا آخر کو ونکے ٹکڑے ٹکڑے کئی گئی اور یہ پاک شہر اللہ نے پہر محمدیون کو دیدیا پہر اللہ تعالیٰ اوس زمانہ کی خبر دیتا ہے جب سارے قومین اسکی مقابل مین جمع ہونگی یہ بات امام مہدی علیہ السلام کے وقت مین ہوگی جب نصاریٰ کی فوجون کے اسی جہنڈی ہونگی ہر جہنڈی کے نیچے بارہ ہزار کی فوج ہوگی اور نصاریٰ کی دلمین بیشک یہ جوش بہرا ہوگا کہ اگر قابو پادین تو یروشالم کو محمدیون سے چہین لین دمشق کے نزدیک محمدی لوگ بہت بڑا جہاد کرین گے نصاریٰ کا بالکل زور گہٹ جائیگا محمدیون کا خاص مقام یروشالم مین ہوگا یروشالم کو اللہ ان فوجون سے بچا لیگا پہر دجال نکلیگا اور ملک شام مین جا دبگا ستر ہزار

یہودی اصفہان کے اوسکے ساتھ ہونگی حضرت عیسی علیہ السلام آسمان سے اوترکر اوسکے قتل کیواسطے
چلینگی اور وہ بھاگیگا آپ اوسکو شہر لُد کے دروازے پر قتل کرینگی اور بہت سے بے ایمان یہودی اوسکی
ساتھ قتل ہونگی محمدی لوگ بہت بڑا جہاد کرینگی پہر یاجوج ماجوج نکلینگی تو وہ تمام زمین پر غالب ہونگے
صحیح مسلم مین ہے کہ خمر پہاڑ تک پہونچینگی اور وہ پہاڑ بیت المقدس کا ہے تب وہ سبکی سب دفعۃً مرجائینگے
حضرت یہودا کی نسل کے محمدی لوگ اب ہمارے زمانہ مین یروشالم مین اور حبرون مین بستے ہین امام مہدی
علیہ السلام کے وقت مین اکثر یہودی محمدی ہوجاوینگے اونکو اللہ تعالی رحمت کی نظر سے دیکھیگا اور
اونکو ایمان دیگا مگر یروشالم کے رہنے والون کا بہت بڑا سہارا اوسوقت مین اون سب محمدیون کو ہوگا
جو حضرت یہودا کی نسل مین ہین مگر یروشالم کے رہنے والے نہین ہین وہ یروشالم کے رہنے والون کو
اپنی قوت اور زور کا وسیلہ سمجہینگے ارشاد ہوتا ہے اوسدن یہوداکے فرمان رواؤنکو اوس آتشدان
کی مانند کرونگا جو لکڑیون کے بیچ ہو اور اوس جلتی مشعل کی مانند جو پولون کے درمیان ہو وی اور وی
دہنی بائین پر آس پاس کی سارے قومون کو کہاوینگے اور یروشالم پہر اپنے مقام پر یروشالم ہی مین
بیٹہیگا اور خداوند یہوداکے خیمون کو پہلی رہائی دیگا تاکہ داؤد کا گہرانا اور یروشالم کے رہنے والے
یہوداکے اوپر اپنی زیادہ بڑائی نہ کرین اوسدن اللہ یروشالم کے رہنے والون کی حمایت کریگا اور وہ
جو اوسدن اونمین سے گراپڑا ہوگا سو داود کی مانند ہوگا اور داود کا گہرانا سردار کی مانند اللہ کی فرشتی
کے مانند ہوگا اونکے آگے پادری لکہتا ہو کہ یہ آیتین ہمارے خیال کو بڑہی مدد دیتی ہین کہ یہ پیشخبری
خوبطرح ابہی پوری ہوگی اوس زمانہ مین جب یہودی دوسرے دین مین آوینگے اور اپنی زمین مین
پہر بحال کیے جاوینگے اب ہم کہتے ہین کہ ہان یہ پیشخبری امام مہدی اور حضرت عیسی علیہ السلام
کے وقت مین پوری ہوگی جو لوگ حضرت یہودا کی نسل مین ہین مگر حضرت داود علیہ السلام کی نسل
مین نہین ہین بلکہ حضرت داود علیہ السلام کے بہائیون یا چچاؤن یا داداؤن کی نسل مین ہین
اور اونکا نسب حضرت یہودا سے ملتا ہے اور وہ یروشالم کے رہنے والے بہی نہین ہین وہ بڑی بہادری
سے آس پاس کے کافرون کو قتل کرینگے جسطرح مشعل آس پاس کے پولون کو جلادیتے ہے اور سب سے
پہلے وہی کافرون کے پنجے سے چہوٹینگے اللہ فرماتا ہے اس مین یہ حکمت ہے کہ جو لوگ حضرت داود علیہ
کی نسل مین ہین یا یروشالم کے رہنے والی ہین وہ اپنی بہت بڑائی نہ کرین کہ ہمکو ہمارا ارتبہ ملا ہوتا

تو ہم ہی نے بڑی فتح کی ہر یروشالم کی رہنے والے محمدیون کا رتبہ بیان فرمایا کہ اللہ اونکی بڑی حمایت کریگا جو
اونمین کا ادنی ہوگا وہ حضرت داود علیہ السلام کی طرح سردار ہوگا اور جو حضرت داود علیہ السلام کی نسل
مین ہوگا وہ اللہ کے فرشتے کے مانند سردار ہوگا اب ہمارے زمانہ مین حضرت داود علیہ السلام کی نسل مین
جو محمدی ہین اون مین ایک بزرگ جنکا نام عبد الرزاق ہی وہ بیت المقدس کے مجاور ہین اور حضرت داود
علیہ السلام کے مزار نورانی کے پاس رہتے ہین اونہون نے اپنا اور اپنی رشتہ دارون کا احوال اور اپنا نسب
نامہ ایک رسالہ مین لکھا ہی وہ رسالہ مصر مین چھاپا گیا ہے وہ لکھتے ہین کہ اللہ کا شکر ہے کہ جو جو وعدے اوس نے
اپنی پاک کتابون مین کئے تھے وہ پوری کئی اور ہمکو بہت بڑی عزت دی اور مین بیت المقدس کے مجاور ونکا
سردار ہون اور اپنے نبی اور اپنے باپ داود علیہ السلام کے قبہ کے پاس رہتا ہون ہمارے قوم کے لوگ اوسی قبہ کے
آس پاس رہتے ہین یہ جو فرمایا کہ یروشالم پھر اپنی مقام پر بیٹھیگا اسمین صاف اشارہ ہے کہ یہ شہر ویران
ہو نیکے بعد اپنی ہی جگہہ پر آباد ہوگا ایسا نہوگا جیسا اور بعضی شہرون کا حال ہوا کہ قدیم شہر ویران
ہوا اور اوسکے نزدیک دوسرے مقام پر دوسرا شہر اوسی نام سے آباد ہوا ارشاد ہوتا ہی اور اوس دن
یون ہوگا کہ مین اون ساری قومون کا جو یروشالم پر چڑہائی کرنے آتے ہین سراغ لگاونگا کہ مین
اونہین ہلاک کرون اور مین داود کے گہرانے پر اور یروشالم کے رہنے والون پر فضل اور مناجات
کی روح برساونگا اور وے مجکو اوس شخص کے ساتھ دیکھینگے جسے اونہون نے چھیدا ہے اور
وے اوسکے لئے ماتم کرینگے جیسا کوئی اپنی اکلوتی کے لیے ماتم کرتا ہے اور وے اوسکے لیے تلخ کام ہونگے
جسطرح سے کوئی اپنے پہلوٹھی کے لیے تلخ کامی مین پڑتا ہے اور اوس دن یروشالم مین بڑا ماتم ہوگا
ھدد رمون کے ماتم کی مانند مجدون کے وادی مین اور ساری مملکت ماتم کریگی ہر ایک گہرانا علیحدہ
داود کا گہرانا علیحدہ اور اونکی بیویان علیحدہ ناتن کا گہرانا علیحدہ اور اونکی بیویان علیحدہ لاوی کا
گہرانا علیحدہ اور اونکی بیویان علیحدہ سمعی کا گہرانا علیحدہ اور اونکی بیویان علیحدہ ساری گہرانے
جو باقی رہینگے ایک ایک گہرانا علیحدہ اور اونکی بیویان علیحدہ آمی ایمان والو یہ بات ظاہر ہے کہ اگلی
زمانہ مین بت پرست لوگ یروشالم پر چڑہائی کرتے تہی اب محمدی نور جب سے ظاہر ہوا بت پرستون کا
منہ بالکل ٹوٹ گیا اب جو آخری زمانہ کی خبرون مین یروشالم پر چڑہائی کرنے والون کے ہلاک کرنیکا
ذکر ہی وہ لوگ یہی نصاری ہین جو ایک بار پانچوین صدی مین چڑہائی کر چکے ہین یہی پہر آخری زمانہ

غلبہ کرین گے اور یروشالم پر ناک لگا دین گے اور امام مہدی علیہ السلام کے جہاد مین فنا کئی جاوین گے اور جو محمدی
لوگ حضرت داؤد علیہ السلام کی نسل مین ہین اور وہ محمدی لوگ جو یروشالم کے رہنے والے ہین اللہ اونپر
فضل اور مناجات کی روح برساوی گا یعنے اونکو دل مین اللہ کی محبت اور عشق کا فیض اور اللہ سے دعائین
مانگنی کا شوق اللہ کی طرف سے برسی گا اور اللہ اونکو دجال سے بچا لیگا مکہ اور مدینہ مین اور یروشالم مین دجال نہین جانے
پاویگا ابن ابی شیبہ کی حدیث مین ہے کہ دجال بیت المقدس مین آیا لوگونکو گھیر لیا مگر بیت المقدس پر غالب
نہین ہوگا ایکا ایک حضرت عیسی علیہ السلام آسمان سے اوترین گی اسلئی اسکے بعد فرمایا کہ وہ مجکو اوس شخص کے
ساتھہ دیکھین گے جسکو اونہون نے چھیدا ہے اس جگہہ عبرانی لفظین یون ہین وِہبیطُو اِلَیْ اِتْ
اِشَرْ دَاقَاوُ اور نگاہ کرین گے میری طرف ساتھہ ایسی شخص کے جسکو اونہون نے چھیدا ہے عبرانی مین ات
کے معنے ہین تئین جیسی آسمان کے تئین اور زمین کے تئین مگر جا بجا ساتھہ کے معنی بھی آتی ہین توراۃ شریف
کی پہلی سورت کے ساتوین باب کی ساتوین آیت اور آٹھوین باب کی سترہوین اور اٹھارہوین آیت اور
نوین باب کی دسوین آیت دیکھو ان سب مقامون مین پادری صاحبون نے ات کے ترجمہ مین ساتھہ کا
لفظ لکھا ہے اسیطرح ات کا لفظ ساتھہ کے معنی مین بہت جگہہ آتا ہے اس جگہہ بھی یہی معنی ہین اللہ
فرماتا ہے کہ وہ لوگ مجکو یعنے میری جلال اور نور کو اوس شخص کے ساتھہ دیکھین گے جسکو اونہین نے یعنے
اونکی باپ دادون نے جو حضرت داود کی نسل مین تھے اور یروشالم کے رہنے والے تھے چھیدا ہے یہہ
اشارہ حضرت عیسی علیہ السلام کیطرف ہے اللہ خبر دیتا ہے کہ ایک شخص ایسا ہوگا کہ یہ لوگ اپنی سمجھہ
مین اوسکو چھیدین گے پہر ایک وقت ایسا آویگا کہ اوسوقت داود علیہ السلام کی نسل کے لوگ اور یروشالم کے
رہنے والے ایمان دار ہوجاوینگی وہ مجکو اوس شخص کے ساتھہ دیکھین گے یہ اشارہ اوسوقت کی
طرف ہے جب حضرت عیسی علیہ السلام آسمان سے اوترین گے اوسوقت حضرت داود علیہ السلام کی
نسل کے لوگ اور یروشالم کے رہنے والے لوگ محمدی ہونگی وہ اوس نورانی صورت کے ساتھہ اللہ
کا نور دل کی آنکھون سے دیکھین گے اور بے ایمان یہودی دجال کے ساتھہ قتل ہوجاوین گے اس
جگہہ پادری صاحبون نے ات کے لفظ مین تئین کے معنے سمجھکر یون سمجھا ہے کہ وہ دیکھین گے میری
طرف ایسی شخص کے تئین جسکو اونہون نے چھیدا ہے یہ سمجھہ کر یون ترجمہ کر دیا کہ وے مجھ پر جسے اونہون نے
چھیدا ہے نظر کرین گے پادری کے دل مین یہ جما ہوا ہے کہ حضرت عیسی خود خدا تھے تو یہودیون نے

معاذ اللہ خدا کو چھیدا ہای افسوس پادری سنے یہ نہ لکھا کہ اسکی بعد فرمایا کہ وہ اوسکے لیے ماتم کرین گے یون
نہین فرمایا کہ وہ میرے لیے ماتم کرین گے حضرت یوحنا مکاشفات کے پہلے باب مین لکھتے ہین کہ دیکھو وہ بادلون
کے ساتھہ آتا ہے اور ہر ایک آنکھہ اوسکو دیکھی گی اور وے بہی جنہون نے اوسکو چھیدا اور یہ جو فرمایا
کہ وے اوسکی لیے ماتم کرینگی جیسا کوئی اپنے اکلوتے کے لیے ماتم کرتا ہے اسکا مطلب پادری طامس اسکاٹ
یون لکھتا ہی کہ وہ لوگ اپنے باپ دادون کی نالائقی کو یاد کر کے روئینگے کہ اونہون نے کیون سولی پر چڑہایا
یہ مطلب اسلئی لکھا ہے کہ پادری لوگ اسبات کے قائل ہین کہ حضرت عیسی علیہ السلام جب اوترینگے
تو سب زندے اور سب مردے بہی زندہ ہو کر آپکے پاس حاضر ہونگے آپ اچھون کو بہشت مین اور بدون
کو آگ مین بہیجدینگے آپکا اوترنا عین قیامت ہے اور موت آپکی واسطے نہوگی یہ بات انجیل شریف
سے ہرگز کہین ثابت نہین بات اتنی ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے اوترنے کا ذکر اور قیامت کا
ذکر انجیل مین پاس پاس ہے اس سے پادریون کو دہوکا ہوا ہے اصل مطلب اس ماتم کا یہ ہے
کہ حضرت عیسی علیہ السلام ایک مدت تک دنیا مین بادشاہت کر کے دین محمدی کو دنیا مین پہیلا کر
دنیا سے اوٹھہ جاوینگے اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی نورانی قبر کے پاس دفن کیے جاوینگے
تو اونکے مرنے پر تمام جہان کے محمدی لوگ جتنا غم کرین اوتنا تھوڑا ہے مجدون کی وادی کی جو مثال
دی ہے تو پادری طامس اسکاٹ نے اسکا بیان یون کیا ہے کہ یہ ماتم یوسیا بادشاہ کے مرنے پر
ہوا تھا تواریخ کی دوسری کتاب کے پینتیسوین باب کے اخیر مین یہ بیان ہے کہ مجدو کے وادی مین
یوسیا بادشاہ جو بہت بڑا ایمان دار اور اللہ کا عاشق تھا لڑائی مین زخمی ہوا اور مر گیا اوسکی شہید
ہونے پر تمام یہودا اور یروشلم نے ماتم کیا اور یرمیا علیہ السلام نے یوسیا پر نوحہ کیا اور سب گانے
والے اور گانے والیان اپنے مرثیون مین آج کے دن تک یوسیا کا ذکر کرتے ہین دیکھو یوسیا کے
مرنے پر جو ماتم تھا اوسکی مثال سے صاف یہی مطلب ظاہر ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے مرنے
پر تمام جہان مین ماتم ہوگا اور جو لوگ حضرت داود علیہ السلام کی نسل مین اور ناتن نبی علیہ السلام
کی نسل مین اور لاوی کی نسل مین اور شمعی کی نسل مین باقی ہونگی اون محمدیون کو اور تمام جہان کے
محمدیون کو آپکی مرنے کا وہ غم اور صدمہ ہوگا جو بیان مین نہین آتا اور یہ بات سید ہی عقل کے
بالکل برخلاف ہے کہ آپکی حضور ہی کا وقت جو ایمان والون کی بڑی خوشی کا وقت ہے اوس وقت

اگلی مصیبت کو یاد کرکے تمام جہان کے ایمان والون مین ماتم پڑجاوے یا اللہ پادریون کو سیدہی عقل دے
آمین اور یہہ جو ترجمہ مین ماتم کا لفظ لکھا ہے وہ عبرانی مین سافدو کا لفظ ہے سفد کے معنے عبرانی لغت مین
لکھی ہین غم سے چہاتی پیٹنا اور غم سے رونا جب دونون معنے ہوے تو یہان یہی معنے ہین کہ آپکے غم مین سب
محمدی لوگ نہایت دل کے صدمے سے روئینگے چہاتی پیٹنا دین محمدی مین حرام ہے اور اگر دوسرے معنے لیے
جاوین تو ہوسکتا ہے کہ غم کے صدمے سے ایسی حالت اون کے دل پر ہو کہ دل قابو مین نرہے اوسوقت ایسی حرکتین
معاف ہین اور متی کی انجیل کے چوبیسوین باب کی تیسوین آیت مین جو لکھا ہے کہ ابن آدم کا یعنی عیسی علیہ السلام
کا نشان آسمان پر ظاہر ہوگا تو اوسوقت زمین کے سارے گہرانے چہاتے پیٹینگے یہان بہی عبرانی انجیل
مین سافدو کا لفظ ہے یہان بہی دونون معنے ہوسکتے ہین مگر یہان ایمان والون کا ذکر نہین ہے کیونکہ
آپکے آنے سے پہلے جابجا دجال کا کفر پہیلا ہوگا جب آپ کی آمد کا نشان نہایت جلال کے ساتہہ آسمان پر ظاہر
ہوگا اوسکو دیکہکر بے ایمان لوگ رو دینگے پیٹینگے اور سمجہینگے کہ اللہ نے کسی خاص بندے کو ہمارے سزا
دینے کے لیے بہیجا ہے **تیرہوان باب** اوس دن گناہ اور ناپاکی کے واسطے داود کی گہرانے کے لئے
اور یروشلم کے رہنے والون کے لیے ایک سوتا کہولا جائیگا اور اوسی دن یون ہوگا رب العالمین
فرماتا ہے کہ مین بتون کے نامون کو زمین پر سے مٹا ڈالونگا اور اونہین پہر کوئی یاد نکریگا اور مین
جہوٹے خبرین دینے والون کو اور ناپاک روح کو دنیا سے باہر کر دونگا اور ایسا ہوگا کہ جب
کوئی پیش خبری دیگا تو اوسکی مان باپ جن سے وہ پیدا ہوا اوسے کہینگے کہ تو نہ جیگا کیونکہ تو اللہ کا
نام لیکے جہوٹ بولتا ہے اور اوسکی مان اور باپ جن سے وہ پیدا ہوا جسوقت وہ پیش خبری دیگا اوسے
ہول مارینگے اور اوسدن ایسا ہوگا کہ ان خبر دینے والون مین سے ہر ایک جسوقت وہ خبر دیوے
اپنے خواب سے شرمندہ ہوگا اور وے کبہی بال والی پوشاک نہ پہنینگے تاکہ فریب دیوین بلکہ ایک ایک
کہیگا کہ مین خبر دینے والا نہین مین کسان ہون کیونکہ میری شروع جوانی سے کسی نے مجہی غلام
کر رکہا تہا اور ایک اوس سے پوچہیگا کہ تیرے ہاتہون پر یہہ کیا زخم ہین تو جواب دیگا وے زخم ہین
جو مجہی اپنے دوستون کے گہر مین لگے تہے پادری طامس اسکاٹ پہلی آیت کا مطلب یون لکہتا ہے کہ
اوپر کے باب کے آخر مین جس زمانہ کا بیان ہے اوس زمانہ مین ایک حوض کہلا جائیگا یہودیون کے
واسطے جس مین وہ اپنے گناہون کو دہوئینگے اس سے مراد حضرت عیسی علیہ السلام کا خون ہے

اے پادریو جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اوتریں گے اوسوقت بیشک ہم محمدیون کے نزدیک بھی بہت بڑا چشمہ فیض کا حضرت داود علیہ السلام کی نسل کے محمدیون کے واسطے اور یروشالم کے محمدیون کے واسطے کھولا جائیگا پھر تمام جہان مین دین محمدی پھیل جائیگا محمدی لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بڑی بڑی نعمتین ایمان کی پاوینگی اور اپنی دل وجان سے اوس نور مین غرق ہوجاوینگی یہ نعمت اللہ نے محمدیون کے واسطے رکھی ہے جو فقط اللہ کے پوجنے والے اور سب پیغمبرون کے ماننے والے ہین پادری لکھتا ہے کہ یہودیون کا گناہ یہی بت پرستی تھی اور اونکی جھوٹے نبی اونکی ناپاک روحون کے وسیلہ تھے لیکن حضرت زکریا علیہ السلام کے بعد وہ کبھی بت پرستی مین نہین پڑے ان اشارون مین ایک پوری خبر ہے کہ اوسکا ظہور جب ہوگا جب یہودی عیسائی ہوجاوینگے بت پرستی اور جھوٹا ایمان عیسائی گرجا کی بت سعون مین بہت جاری رہا ہے اور اوس نے یہودیون کو ایمان لانے سے بہت روکا اور بہتون کو اس جال مین ڈالدیا کہ اگر تم بت پرستی کروگے تو ظلم سے بچ جاؤگی لیکن جب یہ پیش خبری ظہور کریگی تمام پیروکین مٹ جاوینگی اور دوسرے ایمان مین آئے ہوئے یہودی احتیاط سے ان کامون کو دیکھینگے اور پھر جو کوئی عیسیٰ علیہ السلام کے برخلاف پیش خبری دینا اختیار کریگا یا بت پرستی کو ترقی دیگا تو اوسکو عیسیٰ علیہ السلام کے قانون کے موافق سزا دیجاویگی دیکھو پادری نے صاف اقرار کیا کہ حضرت زکریا علیہ السلام کے بعد یہودی بت پرستی مین نہین پڑے تو یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ کی خبر نہین ہوسکتی پھر سچ کر پادری کہتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد عیسائی گرجون مین بت پرستی بہت جاری رہے اور اسی باعث سے یہودی لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے سے رکتے تھے جب عیسائیون کو بت پرستی مین گرفتار دیکھتے تھے اب پادری راہ دیکھتا ہے کہ ایک وقت ایسا آویگا کہ یہ روکین مٹ جاوینگی آئے پادریو دین محمدی کی بدولت اس تیرہ سو برس کی مدت مین بہت یہودی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے اب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت مین بتون کا تمام زمین مین کہین نام و نشان نہین رہیگا یہ جو سولی دیئے ہوئے آدمی کی مورت تم بناتے ہو جسکو عربی مین صلیب اور فارسی مین چلیپا کہتے ہین یہ بھی بیشک بت ہے اسکو حضرت عیسیٰ علیہ السلام توڑینگے ساری زمین کے لوگ محمدی ہونگی اور جو لوگ جھوٹ موٹ پیش خبریان دیتے ہین اور روشن دل ہونیکا دعوی

کرتے ہین وہ مٹ جاوینگے حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد جب جہوٹے مسیحائیون کا زور ہوا اون مین بہت
لوگ جہوٹ موٹ کرامت کا دعوی کرتے تہے اور جہوٹی خبرین دیتے تہے ملا محمد رضا طہرانی لکہتا ہے کہ یہودی
ملاؤن نے بڑے بڑے دعوی کئے ہین یہانتک دعوی کیا ہے کہ ہمنے اللہ کو دیکہا ہے ہمارے پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم کے وقت مین اور آپ کے بعد کے وقتون مین بہت لوگون نے دعوی پیغمبری کا کیا مگر وہ مٹ
گئے اور اونکا نام ونشان نرہا اب ہمارے زمانہ مین بہی ایسے جہوٹے دعوی جابجا لوگ کر رہے ہین آخر
کو دجال پہلے پیغمبری کا پہر خدائی کا دعوی کریگا ایسے دعوے والون کو امام مہدی اور حضرت عیسی
علیہ السلام آکر مٹاوینگے پہر اگر کوئی ایسا جہوٹا دعوی زبان سے نکالیگا اوسیوقت اوسکے ماں
باپ اوسکو دہکا کر چپ کر دینگے اور اون کا لباس جو پیغمبرون کا اور کامل درویشون کا لباس ہے
اوسکو فریب دینے کی نیت سے لوگ نہین پہنینگے اور اسقدر سچائی لوگون پر غالب ہوگی کہ جن باتون
کے ظاہر کرنے کو آدمی کا جی نہین چاہتا اون باتون کو بہی لوگ ظاہر کر دینگے کوئی یون کہیگا کہ مین
غیب کی خبر دینے والا نہین ہون مین تو کسان ہون اور ایک شخص نے مجکو اپنے کہیت کے کام کیلیے
جوانی کے وقت سے زبردستی کر کے غلام بنا رکہا تہا اور کوئی پوچہیگا کہ یہ زخم تیرے ہاتہ پر کیسے ہین
تو گہر کے اندر جو لڑائے ہوئے تہے وہ اوسکا حال صاف کہدیگا اور جہوٹہ نہ بولیگا ارشاد ہوتا ہے
اے تلوار تو میرے چرواہی پر اوس انسان پر جو میرے ساتہ ہے جاگ رب العالمین فرماتا ہے اوس
چرواہی کو مار کہ گلہ پراگندہ ہو جاوے پہر مین اپنا ہاتہ چہوٹون پر چلاونگا پادری طامس سکاٹ لکہتے ہین
کہ یہ حضرت عیسی علیہ السلام کی خبر ہے اللہ تعالے اپنے تلوار کو حکم کرتا ہے کہ تو اوس انسان پر جاگ
جو میرے ساتہ ہے عبرانی مین اس جگہہ عمیتی ہے جسکا ترجمہ عربی مین معی ہے یعنے میرے ساتہ
یعنے وہ انسان جو میرا خاص بندہ ہے اور وہ ہمیشہ میرے ساتہ ہے اور میری حضوری اوسکو
ہردم حاصل ہے یہ لفظ اور نبیون کے حق مین بہی آیا ہے توراۃ شریف کی پہلی سورت کے چہٹی باب کی
نوین آیت مین ہے کہ نوح خدا کے ساتہ چلتا تہا اور اکیسوین باب کی بیسوین آیت مین حضرت
اسمعیل علیہ السلام کے ذکر مین ہے کہ خدا اوس لڑکے کے ساتہ تہا مگر اس جگہہ پادری نے
حضرت عیسی علیہ السلام کو اللہ کے برابر ٹہرانے کے لئے یون ترجمہ کر دیا کہ وہ میرا ہمتا ہے یا اللہ
پادریون کی آنکہین کہولدے پہر پادری ذ لکہا ہے کہ جب وہ چرانے والا قتل ہوگا تو گلہ بکہر جاویگا اور

اللہ اوسکی رکھوالی کریگا جس طرح چھوٹی لڑکون کی رکھوالی کیجاتی ہے اب ہم کہتے ہین کہ یہان سے حضرت
عیسیٰ علیہ السلام کا قتل ہو جانا مراد نہین ہے اتنا ہی مطلب ہے کہ ظالم لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
پر تلوارین لیکر آوین گے اور اپنی سمجھہ مین اونکو مارین گے اور اونکی امت کے لوگ بکھر جاوین گے جیساکہ متی
نے اپنی انجیل کے چھبیسوین باب مین لکھا ہے کہ اک بڑی بھیڑ تلوارین اور لاٹھیان لیکر آئے تب سارے
شاگرد آپکو چھوڑکر بھاگ گئی اب ہمکو قرآن مین اللہ نے خبر دی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اون لوگون نے
قتل نہین کیا اونکو اللہ نے زندہ آسمان پر اوٹھالیا اور آپ کی سی صورت اونکی سامنی کردی گئی یعنی دوسرا
شخص آپ کے بدلے مین مارا گیا ارشاد ہوتا ہے اور ایسا ہوگا اللہ فرماتا ہے کہ ساری سرزمین مین دو حصہ
کاٹے جاوین گے اور مرین گے اور تیسرا حصہ اوس مین باقی رہے گا اور مین تیسرے حصہ کو آگ کے درمیان
لاؤنگا اور مین اونہین یون صاف کرونگا جس طرح روپے کو صاف کرتے ہین اور یون تاؤنگا
جس طرح سونے کو تاتے ہین وہ میرا نام لین گے اور مین اونکی سنونگا مین کہونگا یہ میرے لوگ ہین اور
وہ کہین گے کہ اللہ میرا خدا پادری لکھتا ہے کہ یہہ اس بات کی پیش خبری ہے کہ یہودی جب حضرت
عیسیٰ علیہ السلام سے منکر ہوئے تو اللہ نے اون پر رومیون کو غلبہ دیا اونہون نے یہودیون کی زمین
کے بڑے حصہ کو برباد کیا لیکن تیسرا حصہ چھوڑا گیا اور جب وہ تمام آزمائشون اور تکلیفون سے نکل جاوین
گے تب وہ ثابت ہو جاوین گے اور پاک ہو جاوین گے وہ آخر کو دوسرے دین مین آجاوین گے اور
خدا کے بندے کہلاوین گے ہم کہتے ہین جو یہودی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دین مین آئے تھے اور
اونکی شریعت پر قائم رہے اور سب مصیبتون مین ثابت قدم رہے اور جن یہودیون نے محمدی وقت
پایا اون مین جو محمدی ہوتے جاتے ہین یہ سب اللہ کے خاص بندون مین داخل ہین چودہوان
باب دیکھو اللہ کا دن آتا ہے اور تیری لوٹ کا مال تیرے درمیان بانٹا جائیگا اور مین ساری قومون
کو اکٹھا کرونگا کہ یروشالم سے لڑین اور شہر لیا جائیگا اور گھر کے گھر لوٹے جاوین گے اور عورتین
بے عزت کی جاوین گی اور آدھا شہر قید ہوکر جاوے گا و بقیہ جو باقی رہجاوین گے شہر سے کاٹے نجاوینگے
تب اللہ نکلیگا اور اون قومون سے لڑائی کرے گا جس طرح سابق مین جنگ کے دن لڑا تھا پادری
طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ رومی لوگ تمام قومون کی طاقت اپنی فوج مین شامل رکھتے تھے رومیون
نے جوان اور فائدہ والا حصہ یہودیون کا باقی رکھا تھا لیکن یہہ یا تو مصر کے کھاٹون مین قید کئے گئے

یا تلوار سے مارے گئے یا شہر کے تماشون مین جنگلی درندون سے پہاڑے گئے یا غلام بناکر بیچ لیے گئے اور
چالیس ہزار جنکو اذن دیا گیا تھا کہ جہان اونکی خوشی ہو وہان جاوین وہ ادومی تھے اون سب کو
شہر سے باہر کردیا گیا جب رومیون نے شہر لے لیا ایک بڑا حصہ شہر کا برباد کیا اور بہت لوگ نکالی
گئے اور بہت لوگ عیسائی ہوگئی لیکن غالبًا بقایا یہودی وہ خیال کئی گئے ہین جو ان بربادیون سے
بچ رہی ہین اور اونکی اولاد سیکڑون برسون سے بطور ایک علیحدہ فرقے کے بچائے گئے رومی بعد
اسکے کبھی سرسبز نہین ہوئے اور اونکے خوب صورت شہرون اور صوبون کو وحشی قومون نے
لڑائیان لڑکر تباہ کردیا لڑائی کا دن وہ تھا جسدن اللہ نے مصر والون کو لال سمندر مین ڈبو دیا یا جب
اسرائیلیون کو اللہ تعالے کنعان مین لے گیا دیکھو پادری اقرار کرتا ہے کہ یہ جو اللہ فرماتا ہے کہ مین
اون لوگون سے لڑونگا جس طرح لڑائی کے دن لڑا تھا تو یہ لڑائی کا وقت ہے جس دن حضرت موسے
علیہ السلام کے وقت مین اللہ نے فرعون والون کو لال سمندر مین ڈبو دیا یا وہ دن ہے جب حضرت
یوشع علیہ السلام کو اللہ تعالے کنعان مین لے گیا اور وہان بڑے بڑے بت پرست بادشاہون کو قتل
کیا جسطرح اوس دن اللہ تعالے نے لڑائے کی تھے اوسیطرح اون لوگون سے لڑائی کریگا جو
یروشالم کو برباد کرین گے اب ہم پادریون سے پوچھتی ہین کہ رومیون سے اللہ جس دن لڑا وہ
کونسا دن ہے سارا عالم جانتا ہے کہ اللہ تعالے پانسو برس بعد محمدی تلوار کھینچ کر رومیون سے
ایسا لڑا کہ رومیون کو چکنا چور کردیا پادری یون بات بدلتا ہے کہ وحشی قومون نے لڑائیان
لڑکر رومیون کا ملک تباہ کردیا ہم کہتے ہین کہ وہ وحشی قومون کے لوگ جو بت پرست تھے اونھون
نے جو چوتھی صدی عیسوی مین روم کے جھوٹے عیسائیون پر چڑھائے کی تھی اونکی خبر یہ نہین
ہوسکتی کیونکہ اس لڑائی کی مثال اللہ اوس لڑائے سے دیتا ہے جو حضرت موسی اور حضرت یوشع
کے وقت مین ہوئے تھی اس مین صاف یہ اشارہ ہے کہ اللہ اوس پیغمبر کے وسیلہ سے لڑیگا جسکی
حق مین فرمایا ہے کہ وہ موسی کی مانند ہوگا ارشاد ہوتا ہے اور اوس کے پانون اوسی دن زیتون
کے پہاڑ پر جو یروشالم کے سامنی پورب کو ہے جمی رہین گے اور زیتون کا پہاڑ بیچون بیچ سے پچھم کی
طرف اور پورب کی طرف کو ایسا پھٹ جائیگا کہ اوس مین نہایت بڑی وادی ہوجائے گی کیونکہ
آدہا پہاڑ اوتر کیطرف سرک جائیگا اور آدہا اوسکا دکھن کیطرف پادری لکھتا ہے کہ حضرت عیسی

علیہ السلام جو انکو دشمنو سے لڑنے جاوینگے اکثر زیتون پہاڑ پر کھڑے ہوئی ہین اور وہان سے آسمان پہ چڑھ گئی ہین لہذا اپنی حواریون کے وسیلہ سے اونہون نے دنیا کے شہرون مین انجیل بھیجی اور رسمی قانون اور حضرت موسی علیہ السلام کی شریعت جو لوگون کو عیسائی دین سے روکتی تھی جس طرح گردکے پہاڑون نے یروشالم مین آنے سے روکا تھا دور ہین ورہ شریعت ہٹا دی گئی یروشالم جس مین خوشنما اور بیل دار پہاڑ زیتون کا ایک علامت ہے اوسکا خاص حق لے لیا گیا اور ہر ایک قوم مین تقسیم کیا گیا یا دکی کا مطلب یہ ہے کہ پہاڑ کے پھٹ جانے گا اور دونون طرف سرک جانے کا یہ مطلب ہے کہ حضرت موسی علیہ السلام کی شریعت جو یروشالم مین پھیلی ہوئی تھی اور یروشالم کی بڑی تعظیم تھی وہ شریعت موقوف ہوجانے گی اور اوسکے بدلی عیسائی گرجاؤن کی تعظیم ہوگی جب عیسائی دین ہر قوم مین پھیل جاوے گا آے ایمان والو اوپرکی آیت مین یہ ذکر ہے کہ اللہ تعالے رومیون سے لڑے گا اس پیشن خبری کا صاف ظہور محمدی وقت مین ہوا اوسی دن کا اشارہ صاف اوسی وقت کی طرف ہے جس وقت اللہ تعالی رومیون سے لڑی گا فرماتا ہے کہ اوسکی پانون اوسدن زیتون پہاڑ پر جمی رہین گے اسکا یہ مطلب کہ اللہ تعالی اپنی قدرت کا ظہور زیتون پہاڑ پر دکھلاویگا اور اپنے پاک بندون کو یہان لاوے گا اور آپ خود اونکے ساتھ آوے گا مولانا جلال الدین سیوطی رح فضائل بیت المقدس مین لکھتے ہین کہ مثیر الغرام والی نے یعنے امام احمد بن محمد مصری شافعی نے اولیہ تک یعنے وہ جو مسلم کی بیٹی مین اون تک سند پہونچا ئی کہ اونہون نے کہا کہ مجکو ایک بوڑہی نے خبر دی جو شداد ابن اوس انصاری کی نسل مین تھا اوس نے اپنے باپ سے سنا کہ وہ اوسکی دادا شداد رض کی زبانی نقل کرتے تھے کہ اونہون نے فرمایا کہ ہم بیت المقدس کو گھیرے ہوئے تھے حضرت عمر رض چار ہزار سوارون مین تشریف لائے اور بیت المقدس کا وہ پہاڑ جو پورب کی طرف ہے یعنے طور زیتا وہ اوسپر اوترے آے ایمان والو اللہ نے اپنی پاک بندون کے قدم کو اپنا قدم فرمایا قرآن مجید مین اللہ نے اپنے پیارے بندے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ جو لوگ تجھ سی بیعت کرتے ہین وہ اللہ سے بیعت کرتے ہین اللہ کا ہاتھ ہے اونکی ہاتھون پر اسی طرح یہان جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خادمون کے قدمون کو یون فرمایا کہ میرے قدم زیتون پہاڑ پر جمین گے اور پہاڑ کے پھٹ جانے اور سرک جانے کا یہ مطلب کہ اصل دین جو اللہ نے اپنے پاک نبیون کو بتلایا ہے وہ یروشالم سے اور زیتون پہاڑ سے آس پاس تمام شہرون مین پھیلے گا ارشاد ہوتا ہے

اور تم میرے پہاڑون کے وادی کو بہاگو گے کیونکہ پہاڑون کے وادی آصل سے جا ملینگے ہان جس
طرح سے تم شاہ یہوداعزیاکے دنون مین زلزلہ کے آگے سے بہاگی تہے اوسی طرح سی بہاگو گے اور اللہ
میرا خدا آوے گا اور سارے قدسی تیرے ساتہہ پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ بعضی کہتی ہین
کہ آصل کسی خاص جگہہ کا نام ہے جو زیتون پہار کے نزدیک ہے لیکن چونکہ یہ لفظ ایک فعل سے
نکلا ہے جسکی معنے علیحدہ کرنے کے ہین تو اوسکے معنے علیحدہ جگہہ کے ہین اور بعضی خیال کرتے ہین کہ وہ
اشراف مراد ہین جو موسائی شریعت سے علیحدہ ہوکر عیسائی دین مین داخل ہوئے لیکن شاید وہ
جگہہ مراد ہو جہان عیسائی یہودی بہاگ گئے تہے کہ اپنی تئین بے ایمان باشندون سے علیحدہ کرین
جسوقت رومیون کی فوج نے یروشالم کو گہیرا تہا ایک حصہ پہاڑ کا اوتر کو ہٹا یا گیا اور ایک حصہ دکہن
کو اور ایک گہاٹی پورب سے پچہم کی طرف ہو گئی وہ گہاٹی آصل مین پہونچی یعنے علیحدہ جگہہ مین پہونچی
ہم کہتی ہین کہ علیحدہ جگہہ کا اشارہ ظاہرا مکہ اور مدینہ کیطرف ہے یعنے یروشالم سے دین کا رستہ مکہ
اور مدینہ تک جا ملے گا اور جو لوگ اودہر سے آوینگے اونہین کے پاس یروشالم والون کو پناہ ملی
گی بہاگنی کا یہ مطلب کہ تم ڈر جاوگے اور اونکا سامہنا کر سکوگے کیونکہ محمدی فوجون کے ساتہہ اللہ
خود آویگا اور سارے قدسی یعنے فرشتے اور پاک لوگ یا اللہ تیرے ساتہہ ہونگی پادری بے انصاف
اسکو اوسوقت کی خبر ٹہراتا ہے جب روم کے بت پرستون نے یروشالم کو برباد کیا پادریون کو یروشالم
کی بربادی کی بڑی خوشی ہے جہان دین کی ترقی کی بشارت ہوتی ہے اوسکو اوسیوقت کی
خبر ٹہرا دیتے ہین آرشاد ہوتا ہے اور اوسی دن ایسا ہوگا کہ روشنی نہوگی اور نہایت تاریکی
ہوگی اور ایک دن ہوگا جو اللہ کو معلوم ہے نہ دن ہوگا اور نہ رات ہوگی اور یون ہوگا کہ شام
کیوقت روشنی ہوجاوے گی پادری لکہتا ہے کہ اوسدن سے مراد ہے عیسائی دین کے پہیلنے کا
زمانہ بہت مدت تلک نہ روشنی ہوگی نہ اندہیرا ہوگا تاریکی ہوجاوی گی جہالت سے بڑی عقیدون
سے اور بت پرستی سے اور گرجا کی حالت بہت بگڑ جاوی گی لیکن کچہہ پاکی اور نیکی بہی پائی جائیگی
ایک دن ہوگا یعنے بالکل رات کا سا اندہیرا نہین آویگا اوس دن کی حد اللہ کو معلوم ہے لوگ
مشکل سے جانینگے کہ اوسی رات کہین یا دن لیکن آخر کو دنیا کے شام کو آفتاب سچائی کا نکلیگا
اور اندہیرا جہالت اور بت پرستی کا دور ہوجائیگا آمین پادریو جہان تمنے اتنا سمجہا کہ حضرت

عیسی علیہ السلام کے بعد عیسائیون مین جہالت اور بت پرستی سے دن مین اندھیرا ہوگیا تھا اسکی
ساتھہ یہہ بھی سمجھو کہ وہ جو شام کیوقت روشنی ہو جانے کا وعدہ تھا اوسکا ظہور محمدی وقت مین
ہوا ساتوین صدی عیسوی مین سچائی کا آفتاب مکہ سے نکلا اور تمام جہان مین اوسکا نور
پھیل گیا آرشاد ہوتا ہے اور اوسدن یون ہوگا کہ جیتا پانی یروشالم مین سے جاری ہوگا
اوس کا آدھا پوربی سمندر کیطرف اور اوسکا آدھا پچھمی سمندر کیطرف گرمی مین اور جاڑے
مین ایسا ہوگا اور اللہ ساری زمین کا بادشاہ ہو جائیگا اوسدن ایک اللہ ہوگا اور
اوس کا نام احد یعنی ایک ہوگا پادری لکھتا ہے کہ اسکا یہ مطلب کہ انجیل کی تاثیر پھیلے
گی اور انجیل کی ترقی یروشالم سے شروع ہوگی اور ہر فصل مین یعنے ہر طرح کے زمانے مین
ہر طرف اوس کا راستہ جاری ہوگا اور اللہ کی بادشاہت سارے زمین مین ظاہر ہوگی
اور بتون کو اور جھوٹے مذہبون کو اور جھوٹے عیسائیون کو زور نہ رہے گا سب بادشاہ
خدا پرست ہونگی اور ایک خدا کی تابعداری مین ایک راہ پر ہونگی ہم کہتی ہین کہ اوسدن کا
اشارہ اوسیوقت کی طرف ہے جس کا اوپر ذکر ہے کہ شام کے وقت یعنے آخری زمانہ مین
نور ایمان کا پھیل جائیگا دیکھو اوسی محمدی وقت مین یروشالم مین سے محمدی فیض تمام
ملک شام مین جاری ہوا اور اللہ نے اپنی بادشاہت کو سارے زمین کے لوگون پر خوب
ظاہر کردیا اور جھوٹے عیسائیون نے جو تین خدا مشہور کر رکھے تھے اونکا زور اللہ نے
مٹایا اور تمام جہان مین ایک اللہ مشہور ہوا قل ہو اللہ احد کا جا بجا ڈنکا ہوا آرشاد
ہوتا ہے اور ساری زمین تبدیل ہو کر اوس عرابا کی یعنے جنگل کی مانند ہو جائیگی جو
جبع سے لے کے رمون تک یروشالم کے دکھن طرف ہے اور وہ بلند ہوگی اور بنیامین
کے پھاٹک سے پہلے پھاٹک کی مقام تک اور کونے کے پھاٹک تک اور حننئیل کے برج سے
بادشاہ کے انگوری کولھوؤن تک اپنی ہی موقع پر آباد کی جائیگی اور لوگ اوس
مین رہینگے اور پھر لعنت مطلق نہوگی بلکہ یروشالم امن و امان سے بسی گی پادری
لکھتا ہے کہ اسکا یہ مطلب ہے کہ اوسوقت مین حالت اور مزاج اور خصلتین یہودیون کی
بدل جاوینگے گویا ایکا بڑا ضلع بالکل برابر کردیا جائیگا میدان سے پہاڑ گرادی

جائینگے کہائیان بہردی جائینگی اندر اور باہر کی ہر ایک روک ہٹائی جائیگی جو اونکو خصلت
بدلنی سے اور اپنی زمین پر آباد ہونے سے روکتی تہی اور یروشالم جو مدتون پانون سے روندا گیا
بیعزتی کی خاک سے اوٹہایا جاویگا اور پہر تمام اپنی پہلی وسعت مین آباد کیا جاویگا اور
اندرسی آباد کیا جاویگا اور پہر اللہ کے غضب سے برباد نہوگا جیسا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کے اوٹھ جانے کے بعد ہوا تہا لیکن وہ امن وامان کا گہر ہوجائیگا بدلی ہوئے یہودیون کی
واسطے اسی پادری کو یہ سب باتین محمدی وقت مین ظاہر ہوچکین بہت یہودی اپنی گمراہی چہوڑکر
محمدی ہوگئی یروشالم خوبطرح آباد ہوا اور جو یہودی محمدی دین مین آئے وہ وہان آباد ہین
اور بت پرستون کا بالکل زور جاتا رہا جو اس پاک شہر کے دشمن تہے ارشاد ہوتا ہے کہ وہ مری
جس سے اللہ ساری قومون کو جو یروشالم پر لڑنے کو چڑہ آوین مارے گا سو یہ ہے اونکا گوشت
جسوقت وہی اپنے پاؤن پر کہڑے ہونگے فنا ہوجائیگا اور اونکی آنکہین اونکی چشم خانون مین گل جائینگی
اور اونکی زبان اونکی منہہ مین سڑ جائیگی اور اوسی دن یون ہوگا کہ اللہ کیطرف سے اون کے
درمیان بڑی گڑبڑاہٹ آپڑیگی اور اونمین سے ایک دوسری کا ہاتہہ پکڑیگا اور اوس کا
ہاتہہ دوسرے کے ہاتہہ کے مقابل اوٹہایا جائیگا اور یہودا بہی یروشالم مین لڑیگا اور سارے
غیر قومون کا مال جو آس پاس ہین کیا سونا کیا روپا کیا لباس بڑی کثرت سے جمع کیا جاویگا
اور گہوڑون اور خچرون اور اونٹون اور گدہون اور سب جانورون کو جو اون لشکر گاہون
مین ہونگی اوسطرح کی مری جیسی یہ ہے مارے گی پادری لکہتا ہے کہ یہ پیش خبری اس بات کی معلوم
ہوتی ہے کہ یہودی جب اپنی زمین مین آباد ہونگے جو لوگ اون سے مقابلہ کرینگے اونپر یہہ
عذاب آویگا اور سارے انٹی کرسٹان یعنے جہوٹی عیسائی بیرون ہوجاوینگے جو اول
شان دار ہوگئی تہے ہم کہتے ہین کہ ظاہر یون ہے کہ یہ پیش خبری اوسوقت کی ہے جب حضرت
عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ حکم بہیجیگا کہ اب مین اپنے ایسے بندون کو بہیجتا ہون جنسے لڑنے کی کسیکو
طاقت نہین ہے تو میرے بندون کو طور کی طرف سمیٹ لیجا حضرت عیسیٰ علیہ السلام مع محمدیون
کے ساتہہ طور پہار پر رہینگے یاجوج اور ماجوج نکلینگے اور بہت لوگون کو قتل کرینگے صحیح
مسلم مین ہے کہ خمر کے پہار تک پہونچینگے اور وہ پہار بیت المقدس کا ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام

اللہ سے دعا کرینگے اور آپکے ساتھ کے لوگ آمین کہین گے تب یاجوج اور ماجوج کے گردنون مین کیڑے پڑجاوینگے
اور وہ سب کے سب ایک ہی دفعہ مرجاینگے ارشاد ہوتا ہے اور یون ہوگا کہ ہر ایک جو اون سب
قومون مین سے جو یروشالم پر چڑھ آوین بچ رہیگا سال بسال بادشاہ رب العالمین کو سجدہ کرنے اور عید
خیمون کے ماننے کو جاویگا اور یون ہوگا کہ زمین کے سارے گھرانون مین سے جو بادشاہ رب العالمین کے
آگے سجدہ کرنے کو یروشالم مین نہ آوے اون پر مینہ نہ برسیگا اور اگر مصر کا گھرانا نہ چڑھ جاوے اور
نہ آوے تو اون پر بھی نہین پڑیگا بلکہ اون پر وہ مری ہوگی جس سے خداوند اون قومون کو مارے گا
جو نہین جاتی ہین کہ خیمون کی عید مانین یہی مصر کی سزا ہوگی اور ساری قومون کی سزا جو نہین جاتے
ہین کہ خیمون کی عید مانین زکریا ۱۴ باب آدم کلارک لکھتا ہے کہ نبی کی فتح یافتہ سے مراد ہے حضرت عیسی علیہ السلام
کا گھر قدرت مین بطور خیمہ کے اور معلوم ہوتا ہے کہ یہ مطلب ہے کہ آدمی خوشی سے عیسائی دین مین
داخل ہونگے وہ لوگ جو یروشالم سے لڑے تھے اون مین جو باقی رہین گے بہت عیسائی ہوجاوینگے
یہودیون کی روایت ہے کہ شکست یاجوج ماجوج کی وہی شکست معلوم ہوتی ہے جو یہان بیان کی
گئی ہے مصر کے اوپر کے حصہ مین کبھی مینہ نہین برستا لیکن میدانی تیترین یعنے دریای روم کے
نزدیک بعضے وقت کثرت سے برستا ہے تو غالب یون ہے کہ مینہ سے جسمانی اور روحانی
فیض مراد ہے ہم کہتے ہین کہ حضرت حزقیل علیہ السلام کے اڑتیسوین باب مین یاجوج ماجوج کے
نکلنے کی بڑی دھوم سے خبر ہے اور بہت قومون کے نام ہین جو انکی ساتھ ہونگی تو یہان یہ مطلب
ہے کہ جب یاجوج ماجوج مرجاوینگے تو جو باقی رہینگے وہ سب محمدی ہوجاوینگے اور ہر سال مسجد
بیت المقدس مین نماز پڑھنے کو اور تھوڑے دنون خیمون مین رہنے کو آوین گے اور جو نہ آوینگے
اون پر عذاب آویگا عید خیمہ حضرت موسی علیہ السلام کی شریعت مین ایک عید تھی کہ مصر سے نکلنے
کی بعد جو چالیس برس بیابان مین خیمون مین رہے اسکی یادگاری مین تہون اور ڈالیون
کی جھونپڑیان بناکر سات دن میدان مین رہتے تھے توریت شریف کی تیسری سورت کے
تیئیسوین باب کی اونتالیسوین آیت سے اخیر باب تک اسکا بیان ہے معلوم ہوا کہ اخیر زمانہ مین
سال بھر کے بعد ہر طرف کے محمدی لوگ مسجد بیت المقدس مین نماز پڑھنے کو آوینگے اور میدان
مین جھونپڑیون مین رہینگے اتنا ثابت ہوتا ہے اور میدان گھوڑون کی گھنٹیون پر بھی یہ معنے

که لگامون پر یہ رقم ہوگا قدس اللہ کو اور اللہ کے گہر کی دیگ اون پیالون کے برابر ہوگی جو قربانگاہ کے آگے
دہرے گئی بلکہ یروشالم اور یہودا مین کی سب دیگین رب العالمین کے لئے مقدس ہونگی اور وے سب جو
ذبیحہ کو ذبح کرتے ہین آوینگے اور اون مین سے کیکو لینگے اور اون مین پکاوینگے اور اوس دن مین
پہر کوئی کنعانی رب العالمین کے گہر مین نہوگا پادری لکہتا ہے کہ اسکا مطلب یہ ہے کہ اللہ کی نام کی عزت
ہوگی گہوڑون کی گہنٹیون پر اور اونکی باگون پر نقش ہوگا قدس اللہ کو بعضے کہتے ہین لڑائی کے گہوڑے
مراد ہین اور مطلب یہ ہی کہ وہ کام مین نہین آوینگی اونکی زیور خاص خدا کے لیے کر دیئے جاوینگے
اہل ایمان والو لڑائی کے ان گہوڑون کا پتا محمدی وقت مین ظاہر ہوا امام محمد کی سیر کبیر کی شرح جو محمد ابن
ابی سہل سرخسی رحمۃ نے لکہی ہے اوس مین لکہا ہے کہ جب حضرت عمر رضہ کی وفات ہوئی تب اون کے
ہاتھ مین تین سو گہوڑے تہے جنکی رانون پر لکہا تہا حبیس فی سبیل اللہ یعنے یہ گہوڑے روکے ہوئے
ہین اللہ کی راہ مین یعنے اور کامون سے روکے ہوئے ہین فقط جہاد کے واسطے تیار ہین دوسری
جگہہ لکہا ہے کہ عمر ابن عبد العزیز بادشاہ نے اپنی پاس سے اللہ کی راہ مین گہوڑون پر لوگون کو سواری
دی اور اون کی رانون پر داغ دیا عُدّة لله یعنے تیار ہین اللہ کے واسطے سو معلوم ہوا کہ یہ بشارت
محمدی شریعت کی ہے گہنٹیون کا لفظ جو ترجمہ مین لکہا ہے وہ عبرانی مین مصلوت ہے اسکے دوسرے
معنے پادری میتو نے لگامون کے بھی لکہی ہین بظاہر اس مطلب یہ ہے کہ لگامون کے نزدیک یعنے رانون پر
لکہا ہوگا کہ یہ اللہ کے واسطے مقدس ہین یعنے خاص اللہ کے واسطے ہین چوتہی باب کی تیسری
آیت مین ہو چکا ہے کہ دو درخت زیتون کے اوسکے اوپر ہونگے ایک کٹورے کے دہنی طرف ایک
بائین طرف اوپر کے لفظ سے یہ مطلب ہے کہ اوسکے نزدیک تہے بیان پادری [illegible] نے بہی
ترجمہ مین نزدیک کا لفظ لکہا ہے اور کیا عجیب ہے کہ امام مہدی علیہ السلام کے وقت مین
لگامون پر بہی نقش کیا جاوے اور یہ جو فرمایا کہ اللہ کے گہر کی دیگ اون پیالون کے برابر
ہوگی جو قربانگاہ کے برابر ہین اسکا مطلب پادری یون لکہتا ہے کہ ہانڈی مٹی کی پتیلی کی
ایسی پاک ہوگی جیسی پیالے جو قربانگاہ کے آگے ہین اور اسکا مطلب یہ ہے کہ نہایت
کم درجے کا عیسائی ایک صاحب کمال پادری ہوگا اون لوگونکے برابر جو اگلی زمانہ مین بڑے
درجے کے اللہ والے تہے یہ بہی کہا گیا ہے کہ وہ اون دیگون کو کام مین لاوینگے قربانیون کے واسطے

یعنے رسمی فرق منسوخ ہوجائیگا اور لوگ اپنی پاک خدمتین کرینگے ایمان اور محبت اور خوف کے ساتھ
اور کنعانی جو زر دوست خادم دین کا ہے اوسکو اوس پاک کام کا اذن نہ ملیگا اے ایمان والو
حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت مین جو قربانی کا خاص مقام تہا اوسکے آگے جو پیالے دہرے
تہے وہ پیالے سونے اور چاندی کے تہے وہ اللہ کے گہر کے تمام برتنون سے زیادہ پاک تہے توراۃ
شریف کی تیسری سورت کے چہٹے باب مین اوس قربانی کا ذکر ہے جو گناہ کی معافی کے لیے ہوتی
تہی اس باب کی اٹہائیسوین آیت مین اللہ فرماتا ہے کہ مٹی کا برتن جسمین وہ پکایا جاوے توڑا
جاوے اور اگر وہ پیتل کے برتن مین پکایا جاوے تو وہ مانجا جاوے اور پانی مین غوطہ دیا جائے
دیکہو جو اللہ کے گہر مین مٹی کی یا پیتل کی دیگ تہی وہ بہی اون خاص پیالون کے برابر پاک نہ تہی
مٹی کی ہانڈی مین جہان ایک بار گوشت پکایا گیا وہ توڑ ڈالی جاتی تہی اور پیتل کے برتن کا مانجنا
واجب ہوجاتا تہا معلوم ہوا کہ سونے چاندی کے برتن کے دہونے اور مانجنے کی ضرورت نہین
تہی اب یہ پیش خبری دیجاتی ہے کہ آخری شریعت مین اللہ کے گہر کی تمام دیگین بلکہ ساری شہر
یروشالم اور یہودا کی سب دیگین برابر پاک ہونگی جسمین چاہو قربانی کا گوشت پکاؤ کچہ
ڈر نہین یہ خاص تہا محمدی شریعت کا ہے عیسائی شریعت مین قربانی نہین تہی یہ خبر اوسوقت
کی نہین ہوسکتی اب یہہ بیان ہے کہ جناب عزرا علیہ السلام نے اور نحمیاہ نے شہر
یروشالم کو خوب طرح آباد کیا آفتاب صداقت مین لکہا ہے کہ جب مسجد بیت المقدس بن
چکی اوسکے بعد بہی بہت یہودی بابل مین رہ گئی فارس کے بادشاہ شیر شاہ نے ایک یہودی
عورت سے نکاح کیا اور اوسکے چچا کے بیٹے کو اپنا وزیر کیا اس بادشاہ کی بیٹہنے سے ساتوین برس
عزرا علیہ السلام بہت لوگون کو ساتہ لیکر بابل سے یروشالم مین آئے عزرا علیہ السلام کے
احوال کی کتاب جو توراۃ شریف کی جلد مین لگی ہوئی ہے اوسمین لکہا ہے کہ جب آپ یروشالم
مین تشریف لائے معلوم ہوا کہ بہت لوگ بت پرستون کی بیٹیان اپنی نکاح مین لائے ہین
سنکر آپکو بہت غم ہوا اور بہت روئے پہر سب لوگون کو جمع کیا اور اونکو توراۃ شریف کی
آیتین سنائین اور فرمایا کہ تم اللہ تعالےٰ کے گنہگار ہوئے اب اللہ سے توبہ کرو اور ان عورتونکو
چہوڑ دو تب اون سب لوگون نے اسکا بندوبست کیا جن جن لوگون نے کافرون کی

بیٹیان لین تہین اون سب کو جمع کیا اون سبہون نے توبہ کی اور بت پرست عورتون کو چہوڑ دیا آفتاب
صداقت مین ہے کہ بعد اسکو آس پاس کے ملکون کی لڑائی کی باعث سے یروشالم کے لوگ بڑی تکلیف
مین پڑے اور سامریون نے اونکو شہر پناہ کے بنانے سے روکا تب ایک شخص جنکا نام نحمیا تہا
اور وہ فارس کے بادشاہ کو شراب پلایا کرتے تہے اونہون نے حضرت عیسی علیہ السلام سے چارسو
چوالیس برس پہلے بادشاہ سے شہر اور شہر پناہ کے بنانے کا پروانہ حاصل کیا اور اون کے مدد سے
شہر بنگیا چنانچہ نحمیا کی احوال کی کتاب مین یہ احوال بہت پہیلا کر لکہا ہے شہر پناہ کی دسون پہاٹکون کے
دسون نام لکہے ہین پہر لکہا ہے کہ اسرائیلی لوگ پانی کے پہاٹک کے آگے جمع ہوئے اور سب نے عزرا سے
عرض کیا کہ حضرت موسی علیہ السلام کی توراۃ جو اللہ تعالی نے اسرائیلیونکو فرمائی تہی لادین
تب عزرا علیہ السلام توراۃ شریف لائے اور پو پہٹنی سے دوپہر تک مردون کو اور عورتون کو
سب کو سناتے رہے اور اوس وقت عزرا علیہ السلام ایک منبر پر کہڑے ہوئے جو اونہون نے اسے
واسطے بنایا تہا عزرا علیہ السلام نے سب لوگون کی آنکہون کے سامنی کتاب کہولی کیونکہ وہ
سب سے اونچے تہے اور اونکی کہولتی ہی سب لوگ اوٹہ کہڑے ہوئے اور عزرا علیہ السلام
نے اللہ کی تعریف کی اور سب لوگون نے ہاتہہ اوٹہا کے جواب مین آمین آمین کہا اور اونہون نے
سر جہکائے اور منہ کے بہل گر کے زمین پر اللہ کو سجدہ کیا اور لاویون نے لوگون کو توراۃ کی
معنے سمجہائے اور لوگ اپنی اپنی جگہہ کہڑے ہو رہے اور دوسرے دن سب لوگ عزرا علیہ السلام
کے پاس جمع ہوئے کہ توراۃ کی باتین پوچہین غرض سب لوگون نے ملکر توراۃ شریف
کے حکمون کو خوب جاری کیا اور بے شرع باتون کو مٹایا آفتاب صداقت مین ہے کہ جب یہہ
شہر بن چکا سامریون کے سردار نے بادشاہ کی طرف سے ایک دوسری مسجد جرزیم پہاڑ پر
بنانے کا پروانہ چاہا اور حضرت عیسی علیہ السلام سے چارسو آٹھ برس پہلے وہ مسجد بن چکی
پہر لکہا ہے کہ نحمیا کے زمانہمین ملاکی نبی علیہ السلام نے بیش خبری سنائی ملا محمد رضا طہرانی
کتاب منقول رضائی مین لکہتی ہین کہ معلوم نہین ہوتا کہ ملاکی کس زمانہمین تہے مگر بعضے مفسر
کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ ملاکی عزیر پیغمبر ہین اور راشہ مفسر بہی صاف کہتا ہے کہ ملاکی عزیر
ہین اب ملاکی علیہ السلام کے صحیفہ سے محمدی بشارتون کا بیان ہے اس

صحیفہ کے سرے پر اللہ تعالی اسرائیلیون کی شکایت کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ تم لنگڑے اور اندہی اور
بیمار جانورون کو قربانی کے لیے لاتے ہو پہر فرماتا ہے کہ مین تمسے راضی نہین ہون تمہارے ہاتہہ کا
ہدیہ ہرگز قبول نہ کرون گا کیونکہ آفتاب کے طلوع سے اوسکے غروب تک میرا نام قومون کے درمیان
بزرگ ہوگا اور ہر اک مقام مین میرے نام پر لبان اور پاک ہدیہ گذرانا جاویگا کہ میرا نام قومون
کے درمیان بزرگ ہوگا رب العالمین فرماتا ہے آے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم دیکہو اللہ تعالے
حضرت موسی علیہ السلام کی امت کی شکایت کرتا ہے اور تمہاری تعریف کرتا ہے کہ ایسا وقت
آویگا کہ ساری دنیا مین سورج کے نکلنے کی جگہہ سے ڈوبنی کی جگہہ تک میرا نام مشہور ہوگا اور ہر
جگہہ میرے نام پر نذرین گذرانے جاوینگے اور لبان سلگایا جاویگا مسجدین لبان اور خوشبو
سلگانا تمہاری شریعت کا حکم ہے تیسرے باب مین اللہ تعالے فرماتا ہے دیکہو مین اپنے پیغمبر
کو بہیجونگا اور وہ میرے آگے راہ کو درست کریگا اور ایکا ایک آویگا اپنی ہیکل یعنے مسجد کیطرف وہ
سردار جسکی تلاش مین تم ہو اور اوس قول و اقرار کا پیغمبر جس سے تم خوش ہو وہ بیشک آویگا رب
العالمین فرماتا ہے پر اوسکے آنے کے دن مین کون ٹہیر سکیگا اور جب وہ نمود ہوگا کون ہے جو کہڑا
رہیگا کیونکہ وہ سنار کی آگ اور دہوبی کے صابن کے مانند ہے اور وہ روپے کا میل کاٹتا ہوا اور
اوسی خالص کرتا ہوا بیٹہیگا اور وہ بنی لاوی کو پاک کریگا اور اونہین سونے اور روپے کے
مانند صاف کریگا تاکہ وہ راستبازی سے اللہ کے آگے ہدیہ گذرانین تب یہودا اور یروشلم کا ہدیہ
اللہ کو پسند آویگا جیسا اگلی دنون مین اور گذرے ہوئے برسون مین تہا اور مین عدالت کے لیے تمہارے
نزدیک آونگا اور جادوگرون پر اور زناکارون پر اور جہوٹی قسم کہانیوالون پر اور اون پر
جو ظلم سے مزدورون کی مزدوری نہین دیتے اور بیواؤن اور یتیمون پر ستم کرتے ہین اور مسافر
کو پہیر دیتے ہین کہ وہ اپنا حق نپاوے اور مجہسے نہین ڈرتے مستعد ہوکے گواہی دونگا رب
العالمین فرماتا ہے کیونکہ مین خداوند ہون مین بدلتا نہین اسلئے اے اولاد یعقوب تم نیست
نہین ہوئے آے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی فرماتا ہے کہ مین اپنے پیغمبر کو بہیجونگا
جناب متی نے اپنی انجیل کے سرے پر لکہا ہے کہ حضرت یحیی علیہ السلام نے حضرت عیسی علیہ السلام
سے پہلے جنگل مین منادی کی پہر گیارہوین باب مین لکہا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے حضرت

یحییٰ علیہ السلام کے حق مین فرمایا کہ یہ وہ ہے جسکی بابت لکھا ہے کہ دیکھو مین اپنے پیغمبر کو تیرے آگے
بھیجتا ہون جو تیرے آگے تیری راہ کو درست کریگا معلوم ہوا کہ یہ خبر حضرت یحییٰ علیہ السلام کی ہے
اور لوقا کی انجیل کے پہلے باب مین ہے کہ جب حضرت یحییٰ علیہ السلام پیدا ہوئے اونکے باپ حضرت زکریا
علیہ السلام نے فرمایا اے لڑکے تو اللہ تعالےٰ کا نبی کہلائیگا کیونکہ تو خداوند کے آگے اوسکی راہین
تیار کرتا چلیگا کہ اوسکے لوگون کو نجات کی خبر دیوی اسی سے بھی معلوم ہوا کہ یہ خبر حضرت یحییٰ علیہ السلام
کی ہے اور جناب متی نے اس آیت مین کچھ لفظین زیادہ لکھی ہین وہ لفظین ملاکی علیہ السلام کے
صحیفہ مین نہین ہین شاید لکھنے والون سے رہ گئین یا جناب متی نے یہ آیت اپنی یاد پر لکھدی ہے
یا کسی اور نے یہ لفظین بڑہا دین ہین مگر مطلب ان لفظون کا یون ٹھہرتا ہے کہ اے عیسیٰ مین یحییٰ کو
تیرے آگے یعنے تجھسے پہلے بھیجتا ہون تا کہ تیری راہ کو درست کرے یعنے پہلے سے تیری پیش خبری
دیوے اور تیری تعریف کرے تا کہ ایمان والے تجھپر ایمان لاوین اب اسکے بعد جو فرمایا کہ ایکا ایک آویگا
اپنی ہیکل یعنے مسجد کیطرف وہ سردار جسکی تلاش مین تم ہو یہ صاف اشارہ جناب محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کیطرف ہے کہ آپ ایکا ایک مکہ سے مدینہ کیطرف تشریف لائے جو یہودیون کا شہر تھا وہان آکر آپنے
مسجد بنوائی جو جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد کہلاتی ہے جس طرح مسجد بیت المقدس جو یروشلم
مین ہین وہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی کہلاتی ہے اپنی مسجد کا لفظ صاف بول رہا ہے کہ یہ ذکر
بیت المقدس کا نہین یہ ذکر دوسری مسجد کا ہے جو اوس رسول پاک کی مسجد کہلائیگی پہر فرمایا کہ وہ
قول و اقرار کا پیغمبر یعنے جسکی تابعداری کا اقرار تم سے تورات مین لیا گیا ہے جو موسیٰ کی مانند ہوگا اور
بت پرستون کو قتل کریگا اور اوسکے وقت مین ایمان والون کو امن و امان ہو جائیگا اسواسطے اوسکی
آنیکی تمکو بہت بڑی خوشی ہے پہر اسد یہودیون سے فرماتا ہے کہ جب وہ آویگا کون ٹہیر سکیگا یعنے
تمکو اوسکے ساتھ رہنا مشکل پڑیگا کیونکہ وہ آگ اور صابن کیطرح میل کو کاٹے گا یعنے بے ایمانون کو
قتل کریگا تب ایمان دار امن و امان سے رہین گے ایمانداروں کو بہی اللہ کی راہ مین طرح طرح کی مصیبتین
اوٹہانے ہونگی تب وہ گناہون سے پاک ہونگی پہر صاف بتا بتلایا کہ وہ بنی لاوی کو پاک کریگا
یعنے حضرت یعقوب علیہ السلام کے وہ صاحبزادے جنکا نام لاوی ہے اونکی نسل مین جو یہودی
ہونگی اونکو اس طرح پاک کریگا جسطرح بھٹی مین آگ سونے اور چاندی کے میل کو کاٹ دیتی ہے

اور سونے چاندی کو خالص کردیتی ہے یعنے بے ایمانون کو قتل کریگا اور ایمان والون کا دل دنیا
کی طمع سے اور اپنی قوم کے ڈر سے اور ضد اور شرارت کی میل سے بالکل صاف کردیگا جناب محمد صلی
اللہ علیہ وسلم جب مدینہ مین تشریف لائی یہودیون کی دو قومین اس شہر مین تہین بنی نضیر اور بنی
قریظہ یہ دونو قومین لاوی کی نسل مین تہین اسطرح پر کہ قریظہ اور نضیر دو بہائی تہے اونکی نسل مین یہ
دونون قومین تہین وہ دونون بہائی حضرت ہارون علیہ السلام کی نسل مین تہے اور حضرت ہارون
اور حضرت موسی علیہما السلام دونون بہائی لاوی کی نسل مین ہین جیساکہ توراۃ شریف سے ثابت
ہے سو قوم قریظہ اور نضیر دونون پر جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کیا جو سنگدل تہے اونہون نے
قتل ہونا قبول کیا مگر ایمان لانا قبول نہ کیا جنکو اللہ نے ایمان دیا وہ محمدی دین مین آئے اون کی
نسل مین اللہ نے برکت دی جنہون نے محصول دینا قبول کیا اور ایمان نہین لائے وہ رعیت ہو کر
رہی اونکو توبہ کے لیے مہلت ملی حضرت صفیہ جو حضرت ہارون علیہ السلام کی نسل مین تہین خیبر کے
لڑائی مین قید ہو کر آئین جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو آزاد کیا اور اون سے نکاح کیا پہر اللہ
یہ بتا دیتا ہے کہ یہودا اور یروشالم کا ہدیہ ہی اللہ کو پسند آویگا یعنے قوم یہودا جو حضرت لاوی کے
بہائی یہودا کی نسل مین ہین اون مین ہی بہت ایمان لاوینگے اور یروشالم مین رہین گے
اونکی نذرین اللہ قبول کریگا اسمین یہ اشارہ ہے کہ جب تک اللہ سے برخلاف تہے حضرت عیسی
اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن تہے تب تک اونکا کوئی نیک کام قبول نہ تہا کفر اور شرک
سے سب نیک کام اکارت ہو جاتے ہین جب ایمان دار ہو جاوینگے جب اونکی نذرین اللہ قبول
کریگا پہر یہ بتا دیا کہ مین اوس پیغمبر کے ساتہ تمہاری عدالت کرنیکو آونگا اور جادوگرون اور بد
کارون کو قائل کرون گا اللہ فرماتا ہے کہ اے یعقوب کی اولاد اسلئے مینے تمکو فنا نہین کردیا کہ
تم اوسکے ماننیکو پاؤ پہر اسی باب کی تیرہوین آیت کے بعد یون ہے تمنے تو کہا اللہ کی بندگی کرنی
عبث ہے اور کیا فائدہ ہوگا اگر ہم اوسکی حکمون کو مانین اور اب ہم مغرورون کو نیکبخت کہتے ہین
اور ہان وے جو شرارت کرتے ہین سو ترقی پاتے ہین وے خدا کو بہی آزماتے ہین تو بہی اونکو
رہائی ملتی ہے تب اون لوگون نے جو خداوند سے ڈرتے تہے آپس مین بار بار گفتگو کی اور
خداوند نے کان دہر کے سنا اور اونکے لیے جو خداوند سے ڈرتے اور اوسکے نام کو یاد کرتے تہی اوسکے

آگے یادگاری کا دفتر لکھا گیا اور وہی میرا خاص خزانہ ہونگے اوس دن میں جسے میں نے مقرر کیا ہے رب العالمین
فرماتا ہے اور جسطرح کوئی اپنی بیٹے پر جو اوسکا خدمت گذار ہے شفقت کرتا ہے میں اون پر شفقت
کرونگا تب تم پھر وگے اور صادق اور شریر کے درمیان اور اوسکے درمیان جو خدا کی بندگی کرتا ہے
اور جو اوسکی بندگی نہیں کرتا امتیاز کروگے کیونکہ دیکھو وہ دن آتا ہے جو تنور کی مانند سوزان
ہوگا تب سارے مغرور اور ہر ایک جو بدکاری کرتا ہے کہونٹی کے مانند ہونگے اور وہ دن جو
آتا ہے اونکو جلاویگا رب العالمین فرماتا ہے ایسا کہ وہ اونکی نہ جڑ چھوڑیگا نہ ڈالی لیکن تم پر جو
میرے نام سے ڈرتے ہو سچائی کا آفتاب طلوع کریگا اور اوسکے پنکھون میں شفا ہوگی اور تم نکلو
اور گاؤخانے کے بچھڑون کی طرح کودوگے پہاند وگے اور تم شریرون کو پائمال کروگے کیونکہ
جسدن میں یہہ ٹھہراؤن وہی تمہارے پاؤن تلے کی راکھہ ہونگے رب العالمین فرماتا ہے ای محمدی
بہائیوان سب آیتون کا خلاصہ یہہ ہے کہ اوسوقت میں بعضے لوگ کہتے تھے کہ ہم دیکھتے ہین کہ بدکار
لوگ دنیا میں دولت اور ترقی پاتے ہین پھر ہم اللہ کی شریعت پر کیون چلین جو دیندار تھے اونہون نے
بار بار آپس میں مشورہ کیا کہ کیا تدبیر کرین کہ ان لوگون کو ایسی باتون سے روکین اللہ کے یہان اون
دینداروں کا یہہ کام قبول ہوا اور اونکی اعمال نامی میں لکھا گیا اللہ اپنی پاک بندون سے فرماتا ہے
کہ دیکھو وہ دن بہی آتا ہے کہ کافر اور بدکار لوگ دنیا میں سے بڑی بڑی سزائین پاوینگے وہ
دن اونکو اسطرح جلادیگا جسطرح آگ کہونٹی کو یعنے کٹی ہوئی درخت کے سوکہی جڑ کو جلا دیتی ہے
اور نیک لوگ غلبہ پاوینگے جو اللہ سے ڈرنے والے ہین اون سے اللہ فرماتا ہے کہ تمپر سچی
دین کا آفتاب نکلیگا اوسکے پنکھون میں یعنے اوسکی شعاعون میں دل کے اور روح کے سب
مرضون سے شفا پاؤگے او بچھڑون کی طرح خوب طرح خوشی میں کودوگے اور پہاندوگے اور
کافرون کو روندوگے یہہ صاف خبر محمدی جہاد کی ہے صداقت کا آفتاب جناب محمد صلی اللہ
علیہ وسلم ہین اللہ تعالی نے قرآن شریف میں سورج کے حق میں چراغ کا لفظ فرمایا ہے اور اپنے
رسول پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ ای نبی ہمنی تجکو روشن چراغ بنا کر بھیجا ہے تو اسکا
یہہ مطلب ہوا کہ ای نبی ہمنی تجکو روشن آفتاب کرکے بھیجا ہے اس سچائی کے آفتاب کا نور
سارے جہان کے ایمان والے آدمیون اور جنون کے دلون میں پہیل گیا اور ہمیشہ پہیلتا رہیگا

انہیرا کفر اور جہالت کا جو تمام جہان کے دلون پر چہایا ہوا تہا اس سچے آفتاب نے الله کے حکم سے ایمان والون
کے دلون سے مٹا دیا اس سچے آفتاب نے ایمان والون کو دل کی آنکھون سے الله کا نور اور بہشت اور
دوزخ اور بہت کچہ اندیکہی چیزین دکہلا دین اس سچے آفتاب نے نیکی ایمان والون پر الله کے حکم سے
اپنا نور چمکا کر اونکو چاند کیطرح روشن کر دیا جسقدر اس سچے آفتاب کے نکلنے کے دن نزدیک آتے
گئے اوسقدر صبح کی روشنی زیادہ پہیلتی گئی یعنے پیغمبرون کی پیشین خبریان دن بدن اوسکی سب
پتون اور نشانون کے بیان مین زیادہ روشن ہوتی گئین یہان تک کہ حضرت عیسی علیہ السلام
نے اس سچے آفتاب کے صاف صاف پتے اور نشان خوب طرح تبلا دیے پہر الله نے اونکی خادم
یوحنا حواری کو اس سچے آفتاب کا نکلنا اروا حون کے عالم مین دکہا دیا یہانتک کہ یہ سچا آفتاب
مکہ سے نکلا اور مدینہ مین آکر ٹہرا اور تمام جہان پر اوسکی روشنی آج تک پہیلی ہوئی ہے اور امام
مہدی اور حضرت عیسی علیہ السلام کے وقت مین خوب طرح اس سچے آفتاب کا نور ہر شخص کو
گہیر لیگا یا الله وہ زمانہ ہم محمدیون کو بہت جلد دکہلا دے آمین پادری طامس اسکاٹ لکہتا ہے کہ
سچائی کا آفتاب حضرت عیسی علیہ السلام ہین اونہون نے سچا دین پہیلایا اور اونکی بعد
روم کے بت پرستون نے یہودیون کو قتل کیا ہای پادری کو یہ نہ سوجہا کہ حضرت عیسی علیہ السلام
کیوقت مین اور اونکی بعد سچے ایمان والون پر بے ایمانون کا غلبہ رہا بے ایمان یہودی اگر روم
کے بت پرستون کے ہاتہون قتل ہوئے تو اسکی بعد بار بار بت پرستون نے عیسائیون کا قتل عام
کیا پہر جہوٹی عیسائیون نے تین سو برس تک سچے عیسائیون پر ظلم ڈہایا جو شخص اوس زمانیکو ایمان
والون کے بڑہے غلبہ کا زمانہ ٹہراتا ہے اوسکی دل کی آنکہین بالکل پہوٹ گئی ہین یا الله اوسکو
آنکہین دے آمین ارشاد ہوتا ہے تم میرے بندے موسی کی توراۃ کو یاد رکہو جسی مینی سارے
بنی اسرائیل کے لئی حورب مین اپنے قوانین اور احکام سمیت فرمایا دیکہو الله کے بڑے اور خوفناک
دن کے آنے سے پیشتر مین الیاہ نبی کو تمہارے پاس بہیجونگا اور وہ باپ دادون کے دلکو
بیٹون کیطرف اور بیٹون کے دلون کو اونکی باپ دادون کیطرف مائل کریگا تاکہ ایسا نہو کہ
مین آؤن اور سرزمین کو لعنت سے مارون آتے ایسا نوا لوان آیتون مین یہ اشارہ ہے
کہ موسی کی شریعت پر چلے جاو جسمین بدکارون کی سزائین ہین آخری پیغمبر کی شریعت بہی

ایسی ہی ہوگی جس مین ظالمون کو سزائین ملینگے ملا محمد رضا طہرانی رہ لکہتے ہین کہ اسمین توراۃ کی
اوس آیت کیطرف اشارہ ہے جس مین فرمایا ہے کہ مین موسی کے مانند ایک پیغمبر بہیجونگا یعنے اوس بات
پر یہ بات فرمائی تہی اوسکو یاد کرو پہر فرمایا کہ وہ جو اللہ کا بڑا اور خوفناک دن ہے یعنے وہی دن جسکا
ابہی اوپر ذکر ہو چکا ہے جس مین بے ایمان لوگ ایمان والون کے پانون تلے روندے جاوینگے
اوس دن سے پہلے مین الیاہ نبی کو بہیجونگا الیاس پیغمبر وہ ہین جو حضرت سلیمان علیہ السلام کے بعد
تہے اونکا ذکر وہان ہو چکا یہان مطلب یہ ہے کہ ایک اور پیغمبر بہیجونگا جس مین الیاس علیہ السلام کی
روح کی برکت ظاہر ہوگی اسسے مراد حضرت یحیی علیہ السلام ہین لوقا نے اپنی انجیل کے سرے پر جہان
حضرت یحیی علیہ السلام کے پیدا ہونیکا احوال لکہا ہے وہان لکہا ہے کہ آپکے باپ حضرت زکریا
علیہ السلام کو جبرئیل ع نے بشارت دی کہ تیری بیوی بیٹا جنیگی اوسکا نام یحیی رکہنا وہ بنی اسرائیل
مین سے بہتون کو خداوند اونکے خدا کیطرف پہیریگا اور وہ اوسکے آگے الیاس کی روح اور قوت
کے ساتھ چلیگا کہ باپون کے دل لڑکون کیطرف اور نافرمانونکو راستبازون کی دانائی کیطرف
پہیرے اور خداوند کے لئے ایک مستعد قوم تیار کرے یہان سے معلوم ہوا کہ حضرت الیاس
علیہ السلام کی روح پاک کا اور اونکی روحانی قوت کا ظہور حضرت یحیی علیہ السلام مین ہوا تہا
اسلئے آپکا نام بہی پہلے سے اللہ نے الیاہ رکہدیا حضرت شیخ محیی الدین ابن عربی رح اور اونکے
سوا اور بہی کامل درویشون نے اپنی کتابون مین ثابت کیا ہے کہ پاک ارواحون کا ظہور
دوسرے شخص مین ہوتا ہے اوس شخص کی اپنی روح بہی اوسکے بدن مین رہتی ہے اور دوسری
پاک روح بہی رہتی ہے اوس سے اوسکے روحانی قوت بہت بڑہ جاتی ہے اب ملاکی علیہ السلام
کے بعد سے حضرت عیسی علیہ السلام کے وقت تک کا احوال ہے پادری شیرنگ نے
آفتاب صداقت مین جو احوال جابجا لکہا ہے اوس سب کا خلاصہ یہ ہے کہ خسرو بادشاہ نے حضرت
عیسی علیہ السلام سے پانسو چہتیس برس پہلے یہودیون کو قید بابل سے چہوڑ دیا اوس وقت سے
یہودی لوگ حضرت سکندر یونانی کے وقت تک فارس کے بادشاہون کے تابع رہے حضرت
سکندر نے حضرت عیسی علیہ السلام سے تین سو چونتیس برس پہلے فارس پر چڑہائی کرکے دارا
بادشاہ کو تین فوج کشیون مین شکست دیکر حضرت عیسی علیہ السلام سے تین سو اکتیس برس پہلے

فارسی سلطنت کا تخت لے لیا پادری متہر نے مفتاح الکتاب مین لکہا ہے کہ حضرت سکندر نے دارا
کی فوج کو کلکیہ مین شکست دی بعد اسکے تمام سریا یعنے ملک شام اور فونیکیہ یعنی جہان صور اور صیدا دو شہر تہے
قبضہ مین لائے اور یہودیون سے چونکہ اونکو دشمنون کو رسد پہونچا کر اونکی مدد دینے سے انکار کیا تہا
اونہون نے یہودیون پر بہی حملہ کیا آفتاب صداقت مین ہے کہ حضرت سکندر نے شہر صور پر قبضہ
کر لیا اور یہودیون کو کہلا بہیجا کہ میری اطاعت کرو سردار امام نے کہا کہ ہم فارس کے بادشاہ کے
تابعدار ہین ہم اور کسی کی تابعداری نہین کر سکتے حضرت سکندر اپنی فوج لیکر یروشلم پر چڑہ آئے
سب بیت المقدس کے سب خادم اپنے عہدہ کے لباس پہنے ہوئے اور شہر کے باشندے سفید پوشاک پہنے
مین اونکی پیشوائی کو گئے اور حضرت دانیال علیہ السلام کی پیش خبریان جو حضرت سکندر کے حق
مین تہین اونکو دکہلائین آپ بہت خوش ہوئے اور مسجد بیت المقدس مین جو عبادت ہوا اوسمین
شریک ہوئے اور وہان کے لوگون سے محصول نہین لیا اور اونکو حکم کیا کہ اپنی شریعت پر چلین اور
بہت سے یہودیون کو اپنی فوج مین بہرتی کیا فائدہ حضرت موسی علیہ السلام کی شریعت مین
عبادت خانہ کی امام کی پوشاک باریک کتان کا کرتا اور عمامہ اور پاجامہ ہوتا تہا اور جسکا
انگیٹہ بنا ہوتا تہا مفصل خروج ۲۸ مین ہے ملا احمد ایرانی رحمہ اللہ نے سیف الامۃ مین لکہا ہے کہ یوسف ابن کوریان
کی کتاب جو قبل ہجرت نوسو برس کی ہے اور حضرت سکندر ذوالقرنین علیہ السلام کے زمانے کی قریب
لکہی گئی ہے اوس مین لکہا ہے کہ سکندر یہودی باخدا تہے اسیطرح کتاب کما ... سے اونکا خدا پرست
ہونا ثابت ہوتا ہے مگر معلوم ہوتا ہے کہ حضرت موسی علیہ السلام کی شریعت پر نہ تہے اور اس مین
کچہ تعجب کی بات نہین کیونکہ حضرت موسی علیہ السلام فقط اپنی قوم بنی اسرائیل کیطرف بہیجے گئے
تہے اور حضرت سکندر بنی اسرائیل مین سے نہین تہے فائدہ یعنے حضرت سکندر حضرت یعقوب
علیہ السلام کی نسل مین سے نہین تہے بلکہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے بہائی عیصو کے نسل مین تہے
اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد کے سوا اور قومون پر حضرت موسی علیہ السلام کی شریعت کی
تابعداری ضروری نہین تہا اوس وقت ہر قوم کے واسطے شریعت جدا تہے حضرت سکندر
شاید حضرت ابراہیم علیہ السلام کی شریعت پر تہے اور بعضون نے لکہا ہے کہ بعد اسکے وہ خود
نبی ہوگئے تہے اب ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت الٰہی ساری جہان کے واسطے

دی ہے جو اس شریعت کا تابع نہیں وہ ہمیشہ آگ مین رہیگا آفتاب صداقت مین ہے کہ جب حضرت
سکندر کی بڑی سلطنت اونکی انتقال کے بعد اونکے سپہ سالارون پر تقسیم ہوئے مصر کے بادشاہ
طالمی نے حضرت عیسی علیہ السلام سے تین سو بیس برس آگے ہفتہ کے دن جب یہودی اپنی
شریعت کے لحاظ سے لڑائی پر تیار نہ تہے شہر یروشلم پر چڑھ کر قبضہ کر لیا اور بہت سے یہودیونکو
مصر مین لیجا کر شہر اسکندریہ مین بسایا حضرت عیسی علیہ السلام سے تین سو چودہ برس پہلے جبکہ
ایشیا کے بادشاہ انٹگنس نے شہر یروشلم اور اوس تمام ملک کو طالمی کے ہاتھ سے چہین لیا اور تین
برس تک چارون طرف کی لڑائیون کی کثرت سے یہودیون نے بڑی تکلیف اوٹہائی اور بہوتیرے
امن چین سے وطن چہوڑ کر ملک مصر مین جا رہے لیکن جب آس پاس کے شہر لوٹے گئے شہر یروشلم
بچ رہا غیر تاریخ لکہنے والون سے ثابت ہوگا اوس زمانہ مین آس پاس کی قومین یہودیون کا
اس باعث سے بہت لحاظ رکہتی تہین کہ وہ اپنی شریعت پر قائم تہے حضرت عیسی علیہ السلام سے
تین سو گیارہ برس پہلے جب مخالف بادشاہون مین صلح ہوئی ملک یہودا انٹگنس کی
حکومت مین آگیا پہر حضرت عیسی علیہ السلام سے تین سو دو برس پہلے مصر کے بادشاہ طالمی
نے اوسکو لے لیا اور اوسوقت سے لیکے حضرت عیسی علیہ السلام سے دو سو پانچ برس پہلے
تک ملک یہودا مصر کے بادشاہ کا تابع رہا اس عرصے مین یہودی لوگ اکثر امن و چین سے
رہتی تہے اور سردار امام حاکم کیطور پر بندوبست کرتے تہے اونہین سے بہت علم والون نے
یونانی علم کا چرچا کیا اور اونکی سبب سے حضرت موسی علیہ السلام کی کتاب کی سوا بہت روایتین
جنہین آخر کو یہودی بہت مانتے تہے اوسی زمانہ سے جاری ہونے لگی انہین دنون مین وہ
جماعت جو سنہدرن کہلاتی ہے مقرر ہوئے اسمین بہتر آدمی سردار امام اور بزرگ اور عالم
یعنی شریعت نویس شریک ہوکر دین کے مقدمون کو فیصلہ کرتے تہی آفتاب صداقت مین دوسرے
جگہہ لکہا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام سے دو سو ستر برس پہلے شہر اسکندریہ مین مصر کے بادشاہ
کے حکم کے موافق اونکی کتابین ستر آدمیون کے ہاتہ سے یونانی زبان مین ترجمہ ہوئین اور یہہ ترجمہ
آج تک موجود ہے پادری استس لکہتا ہے کہ حضرت سکندر کے بعد مصر کے دوسرے بادشاہ
طالمی فلادیلفس کے زمانہ مین توریت شریف کا ترجمہ یونانی زبان مین ہوا آفتاب صداقت

مین ہے کہ نہین معلوم اس ترجمہ کے سبب سے یا کسی اور باعث سے ہو مگر یہ بات تحقیق ہے کہ حضرت عیسی
علیہ السلام سے پہلے کچھ دیر سے ساری قومین اسکی بہت منتظر ہوئین کہ دین کا ایک نیا اوستاد
آنیوالا ہے حضرت عیسی علیہ السلام سے دوسو اونیس برس پہلے سے لیکے دوسو سولہ برس پہلے
تک سیریا کی بادشاہ انٹیاکس نے مصر کے بادشاہ طالمی چہارم سے اور حضرت عیسی علیہ السلام
سے دوسو تین برس پہلے سے لیکے ایک سو ستانوے برس پہلے تک طالمی پنجم سے لڑائی کی اس سبب سے
یہودیون کو طرح طرح کی تکلیف ہوئی آخر لڑائی مین اونہون نے مصر کے بادشاہ سے باغی ہو کر سیریا
کے بادشاہ کی تابعداری اختیار کی پہلے پہل اوسنے انکی بہت خبرداری کی اور اونکی مسجد اور دینی
رسمون کی نگہبانی کے لیے دو ایک فرمان جاری کئے بلکہ اپنی خزانہ سے اس کام کے انجام دینے
کے لیے ایک بہت سا روپیہ مقرر کیا لیکن اوسکی جانشین سلوکس چہارم نے اوسکو موقوف کرکے
مسجد کے لوٹنے کا ارادہ کیا پر کسی سبب سے رک گیا اوسکی جانشین انٹیاکس چہارم نے سردار
امام کا عہدہ روپیہ کیواسطے بیچکر یہودیون کو یہانتک ناراض کیا کہ اونہون نے اوسکی سپہ سالار
کو مسجد کے خزانہ مین مار ڈالا اسپر بادشاہ نے بائیس ہزار آدمی کی فوج بھیجکر حکم دیا کہ شہر مین جاکر
ہر اک مرد کو قتل کرین اس انٹیوکس ظالم کی شرارتون کا احوال حضرت دانیال علیہ السلام کے
آٹھوین باب مین بہت بیان ہوچکا ہے پادری اگستس نے اوسکی احوال مین لکھا ہے کہ اون لوگون
کے عقیدے مین عیاشی اور زنہ باری کا دیوتا باکس تھا جس روز اوسکی ضیافت کیجاتی تھی عشق پیچان
کی پتی لیکر اوسکی نشان کیواسطے پہننے کو اور اوسکی پوجا کے تہوار مین چلنے کو یہودیون پر جبر کیا اور
اسپر بھی جبر کیا کہ بتون کو پوجو اور انٹیوکس کی پیدائیش کے دن سور کا گوشت کھاؤ جو انکی نزدیک
ناپاک کھانا تھا اور اگر کوئی ان باتون سے انکار کرے تو اوسکی گردن مارے جاوے شہر مین دو
عورتین تھین اونہون نے اپنی لڑکون کو اللہ کی بندگی کیلیے خاص کردیا تھا اون ظالمون نے
لڑکون کو اونکی ماؤن کے گلون پر باندھکر اونہین شہر کی سڑکون مین لے گئے اور شہر پناہ تک
پہونچکر اونہین اور اون سب کو جو اونکی شریک تھی گرا دیا البعزر ایک بڑے بوڑھے عالم تھے اونکو
ناپاک چیز کھانے سے انکار کیا لوگ اونکا منہ کہولنے لگے اونہون نے کسیطرح نہ مانا تب کہا اپنا کھانا
لا کر ہمارے ساتھہ کھاؤ تاکہ لوگ سمجھین کہ تمنے حرام کھانا کھایا یہ سمجھکر لوگ کھا دین اون بزرگ نے

یہ بہی تہا تا کافرون نے اونکو مار ڈالا ایک عورت تہی اوسکی سات بیٹے تہی اونہون نے سور کا گوشت اور
بتون کا کہانا نہ کہایا وہ گرفتار ہوئے پہلے بڑا بیٹا شکنجے مین کہینچا گیا اسپر بہی اوسنے نہ مانا تب وہ مار ڈالا
گیا اور دوسرا بیٹا بہی قتل کیا گیا مرتے وقت اوسنے کہا کہ تو ظلم سے ہماری زندگی لیتا ہے لیکن وہ
جسکی شریعت مانکر ہم اپنی زندگی کو دریغ نہین کرتے وہ ہمین ہمیشہ کی زندگی بخشیگا تیسرا جب قتل
ہونے لگا تب کہنے لگا کہ یہ بہتر ہی کہ ہم مارے جاوین اور اللہ جو ہمین اوٹہاویگا اوسپر بہروسا
رکہین چوتہی نے کہا تو اس دنیا مین قدرت والا ہی لیکن تو فنا ہونیوالا ہے یہ نہ سمجہنا کہ اللہ نے ہماری
قوم کو چہوڑ دیا اوس مان کا حال یہ ہوا کہ اپنی ساتون بیٹون کو ایک دن مین قتل ہوتے دیکہکر
اللہ پر بہروسا رکہکر خاطر جمع رہی جب اوسکا چہوٹا بیٹا شکنجے مین کہینچا جاتا تہا قتل کرنے والون نے
اوس سے وعدہ کیا کہ اگر اپنی دین کو چہوڑ دیگا تو بڑا انعام پاوے گا اوسکی مان نے کہا کہ بیٹے
اس ظالم سے خوف نکر اور خاطر جمع ہوکر اپنی بہائیون کیطرح مرنا قبول کر کہ مین اونکی ساتہہ تجہکو بہی
ہمیشہ کی نیک بختی مین پاؤن آخر کو وہ مان بہی قتل کی گئی اسیطرح بہتیرون نے تکلیف اور مصیبت
اور موت بہی پائی لیکن اللہ نے اپنی لوگون کو نہ چہوڑا اونکی ایک چہوٹا انبوہ الا بعینہ بیہودلائل
کیا سید منصور علی صاحب دہلوی نے تاریخ بیت المقدس مین تفسیر ڈاٹیلی کی دوسری جلد
کے صفحہ ۹۶۷ و صفحہ ۱۰۱۷ سے نقل کیا ہے کہ ایک بوڑہا کاہن جسکا نام متاتیاس تہا اپنی پانچ
بیٹون سمیت اس ظلم کی باعث سے یروشالم کو چہوڑکر شہر مودن کو گیا انٹیوکس کے ایک عہدہ دار
نے جسکا نام اپل لیس تہا اوسکا بہیجا گیا تا کہ بادشاہ کی حکم کی زبردستی تعمیل کروادے
اپل لیس نے متاتیاس کو بڑی عزت کا وعدہ کیا اور بت پرستی پر راضی کرنا چاہا اور اوسنے
اوس وعدے کو رد کیا اور جو یہودی بت پوجنے کو چلنے لگا اوسکو قتل کیا پہر اوسنے اپنی بیٹون
کے ساتہہ بادشاہ کے اوس کارندے پر حملہ کرکے اوسے اور اوسکی سب ہمراہیون کو قتل کیا اور
بتون اور قربان گاہون کو توڑکر پہاڑون کیطرف چلا گیا جب بہت یہودی جو اپنی دین پر
قائم تہے اوسکی ساتہہ ہوئے تب یہودیہ مین سے جاکر سب شہرون مین سے بتون کی قربانگاہون
کو ڈہا دیا اور بتون کے پنڈتونکو اور دین سے پہرے ہوئی یہودیون کو قتل کیا اور حضرت
عیسی علیہ السلام سے ایک سو ستر سٹہہ برس پہلے پہر خدا کی عبادت پہر جاری کی اس کے

دوسرے سال بتاتیاس مر گئی اور اوسکا بیٹا یہودا جسکا خطاب مکابیوس تہا اوسکا جانشین ہوا اور
بہت لوگ جو اللہ کی شریعت پر گرم تہے اوسکی فوج مین شامل ہوئے وہ انٹیوکس کے کئی بہاری
لشکرون کو شکست دیکر شہر یروشالم کو قبضہ مین لایا اور مسجد کو پاک کر کے اللہ کی عبادت کو
نئے سرے سے جاری کیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ایکسو چونسٹھ برس پہلے انٹیوکس مر گیا
اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ایکسو اکسٹھ برس پہلے یہودا لڑائی مین قتل ہوا پادری آگسٹس
لکھتا ہے کہ جب یہودا نے اپنی رفیقون کو بہاگتے دیکہا تب دلشکستہ ہوا اکثرون نے اوسکو بہاگنے
کی صلاح دی لیکن اوسنے کہا کہ کبہی ایسا نہوگا کہ مین اپنی پیٹہہ دشمنون کو دکہلاؤن آخر وہ لڑائی
مین مارا گیا پادری آگسٹس کے مفتاح الکتاب کے صفحہ ایکسو چہتیس اور ایکسو سینتیس مین ہے کہ چونکہ
سردار امام جسکا نام اونیاس تہا مصر مین چلا گیا تہا یونتان نے یعنے وہ جو یہودا کا بہائی تہا یروشالم
میں حکومت اور امامت پائی اور رومیون کے ساتہہ قول و اقرار کیا جب ترفون جو سوریا یعنے
شام کے تخت پر زبردستی سے بیٹہا تہا اوسکی دغابازی سے یونتان قتل ہوا تب حضرت عیسیٰ
علیہ السلام سے ایکسو چوالیس برس پہلے شمعون اوسکا جانشین ہوا اوسنے یروشالم کا
شہر فتح کر کے یہودیون کو شامیون کی حکومت سے آزاد کیا پہر حضرت عیسیٰ علیہ السلام
سے ایکسو پینتیس برس پہلے اوسکے داماد نے اوسکو قتل کیا اوسکے بعد اوسکا بیٹا ہیرکانس
حاکم اور سردار امام ہوا اور اوسنے ادومیون کو زبردستی یہودیون کے دین مین لایا اور رومیون کے
ساتہہ اوسنے بہی قول و اقرار باندہا آخر اپنی بیٹے ارسطوبولس کو حکومت اور امامت مین جانشین
کر کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ایکسو سات برس پہلے مر گیا اوسنے یہودیہ مین اگلے
زمانہ کے دستور کے موافق بادشاہت قائم کی اوسکے مرنے کے بعد اوسکا بیٹا سکندر جنیوس تخت
نشین ہوا اوسنے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ستانوے برس پہلے فلسطیون پر جبر کر کے یہودی
دین کا اقرار کروایا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے اوناسی برس پہلے مر گیا اور جب ارسطوبولس
نے اپنی بڑے بہائی ہیرکانس کے برخلاف رومیون سے مدد چاہی تب پمپیوس نے حضرت
عیسیٰ علیہ السلام سے ترسٹہہ برس پہلے ہیرکانس کو تخت پر بٹہایا لیکن یہودیہ کو رومی بادشاہ
کا ایک خراجی صوبہ ٹہرایا بلکہ اپنی عمدہ داروں سمیت قدس الاقداس مین داخل ہوئے مین

اوسکی بے عزتی کی آفتاب صداقت مین ہے کہ شہر پناہ کو گرا دیا اور اس لڑائی مین بارہ ہزار یہودی قتل ہوے اسکے بعد پامپی نے مسجد کے سارے سامان کو بچا کر موافق دستور کے عبادت بجالانیکا حکم دیا پھر جولیوس قیصر کے وسیلہ سے انطیپتر ادومی تمام ملک یہودا کا رومیون کیطرف سے حاکم ہوا اور اوسکے تحت مین ہرکانس یہودیون کا اور شہر یروشالم کا حاکم اور سردار امام تھا حضرت عیسی علیہ السلام سے چالیس برس پہلے انطیپتر مرگیا اور اوسکا بیٹا ہیرودیس یہودیہ اور جلیل کا حاکم ہوا اون دنون مین انتگونس یہودیون کا بادشاہ اور سردار امام تھا وہ ہیرودیس سے برخلاف ہوا یہانتک کہ وہ شہر روم مین بھاگ گیا وہان وہ یہودیون کا بادشاہ ٹھہرایا گیا لیکن اپنے تخت کے لیے انتگونس سے تین برس تک لڑا آخر یروشالم کو گھیر لیا اور حضرت عیسی علیہ السلام سے چونتیس برس پہلے اوسپر قبضہ کیا اور مرمتی یہودن سے بیاہ کیا اور یہودیون کے خوش کرنیکے لیے مسجد کی بڑی آرایش کی ادومی لوگ مدت سے دین یہود کے مرید ہوگئے تھے تسپر بھی یہ بادشاہ چونکہ سنگدل اور ظالم تھا یہودی اوس سے ناخوش تھے اوس نے اپنی جورو اور اوسکے دادا اور مان اور بھائیون کو بلکہ اپنے بیٹیون کو بھی قتل کیا اوس نے اپنی مرتے وقت یہودیون کے بزرگون کو شہر اریحا مین بلایا اور بہن اور بہنوئی کو کہا کہ مین جانتا ہون کہ یہودی لوگ میرے مرنے سے بہت خوش ہونگے جب مین مرون تو ان سبھون کو قتل کیجیو تو میرے مرنے پر ملک یہودا مین بڑا ماتم اور نوحہ ہوگا یہ حکم پورا نہین ہوا یہودیون نے اسلیے اوسکی برداشت کی کہ اون دنون مین سب کوئی اوس آنے والے کے جلد آنے کی بڑی انتظاری کرتے تھے جسکی آمد کا وعدہ قدیم سے تھا اس بادشاہ کے عمل کے آخر مین حضرت عیسی علیہ السلام پیدا ہوئے دوسری جگہہ لکھا ہے کہ اگستس قیصر کے چھبیسوین برس آپ پیدا ہوئے ابوالفدا نے اس بادشاہ کا نام اغسطس لکھا ہے اب ہم کہتے ہین کہ یہان سے معلوم ہوا کہ جب ظلم کسی ظالم بادشاہ کا شدت سے ہوتا تھا اوسوقت لوگ انتظار کرتے تھے کہ وہ پیغمبر جنکا وعدہ مدتون سے ہے جو حضرت موسی علیہ السلام کی مانند غریبون کو ظالمون کے پنجے سے چھوڑاوینگے اور ظالمون کو قتل کرینگے وہ جلد تشریف لاوین اب انجیل شریف مین سے محمدی بشارتون کا بیان ہے اے ایمان والو حضرت عیسی علیہ السلام پر جو کلام اللہ فی زمانہ ہے

اوسکا نام انجیل ہے وہ کلام آپکی زبان پاک سے لوگون نے سنا اور اوسکو یاد رکھا اور لکھا آپکی کئی
خادم خاص اور عاشق با اخلاص تھے جو حواری کہلاتے تھے اللہ نے قرآن شریف مین اونکی بڑی
تعریف کی ہے اون مین سے جناب متی حواری نے جو کلام اللہ کا آپ سے سنا اوسکو لکھا اور
اوسکے ساتھہ آپکی پیدایش اور معجزون کا حال بھی لکھا وہ متی کی انجیل کہلاتی ہے اور جناب یوحنا
حواری نے جو کلام اللہ کا آپ سے سنا وہ لکھا اور معجزون کا احوال بھی لکھا وہ یوحنا کی انجیل
کہلاتی ہے اور دو انجیلین اونہون نے لکھی جنہون نے حضرت عیسی علیہ السلام کو نہین دیکھا
مگر دیکھنے والون سے جو سنا وہ لکھا ایک انجیل مرقس نے لکھی دوسرے لوقا نے ان چارون
انجیلون مین اللہ کا کلام اوتنا ہی ہے جتنا حضرت عیسی علیہ السلام نے دین کی تعلیم مین
فرمایا ہی باقی کلام متی اور یوحنا اور مرقس اور لوقا کا ہے پادری لوگ ہٹ دھرمی سے کہتے
ہین کہ یہ سب کلام اللہ کا ہے ان چارون انجیلون کے ساتھہ اور رسالے حواریون کے اور اونکے
شاگردون کے بھی اوسی جلد مین لگے ہوئے ہین پادری لوگ عقل کی آنکھہ بند کرکے کہتے ہین
کہ یہ سب اللہ کا کلام ہے اگلے زمانہ کے عیسائی جس کتاب کو حضرت عیسی علیہ السلام سے کچھہ
علاقہ رکھتی تھے اوس علاقہ کی راہ سے اوسکو بھی انجیل بولتے تھے مگر یہ بات کھلی ہوئی
ہے کہ اللہ کا کلام اوتنا ہی ہے جتنا حضرت عیسی علیہ السلام نے سنایا ہے حضرت عیسی
علیہ السلام نے صاف فرمایا کہ جو کلام تم مجھسے سنتے ہو یہ کلام اللہ کا ہے اور حواریون نے کہین
نہین فرمایا کہ یہ کلام اللہ کا ہے جو ہم تمسے کہتے ہین امام عبد الباقی زرقانی رح نے مواہب لدنیہ
کی شرح مین اور ابن خلدون رح نے اپنی تاریخ مین اسیطرح پر متی اور یوحنا اور لوقا اور
مرقس کی چارون انجیلون کا احوال لکھا ہے اے ایمان والو حضرت عیسی علیہ السلام کے خادمون
نے یہ بہت بڑا کام کیا کہ اللہ کے کلام کے ساتھہ حضرت عیسی علیہ السلام کا احوال بھی لکھدیا اور
مطلب انجیل کا خوب کھل گیا حضرت عیسی علیہ السلام کے سونے کا اور کھانے اور پینے کا
اور نماز روزہ وغیرہ کا احوال بھی لکھدیا کہ سب لوگ دیکھین کہ حضرت عیسی علیہ السلام
بشر تھے خدا نہین تھے جناب متی حواری نے اور لوقا نے آپ کی پیدا ہونیکا احوال لکھا ہے
خلاصہ اوسکا یہ ہے کہ حضرت مریم ابھی کنواری تھین کہ اللہ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو

کو اونکے پاس بھیجا اونھون نے فرمایا کہ اللہ کے فضل سے تیرے یہان بیٹا ہوگا آپ بولین یہ کیونکر ہوگا
مین تو ابھی مرد کو نہین جانتی حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ اللہ کی قدرت سے سب آسان ہے
اس مقام مین جناب متی نے یون لکھا ہے کہ حضرت مریم روح القدس سے حاملہ ہوئین اور
لوقا نے صاف لکھا ہے کہ جبرئیل آئے اور بولے کہ تو بیٹا جنیگی صاف معلوم ہوا کہ روح القدس
حضرت جبرئیل کا خطاب ہے اللہ کی حکم سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت مریم کے پیٹ مین آئے
بعد اسکے حضرت مریم بیت اللحم مین تشریف لے گئین وہان حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے اللہ تعالیٰ نے
قرآن مجید مین خبر دی ہے کہ پیدا ہونیکے بعد آپ بول اوٹھے کہ مین اللہ کا بندہ ہون اللہ نے
مجکو کتاب دی اور مجکو نبی کیا جناب متی لکھتے ہین کہ آپ یہودیہ کے بیت اللحم مین پیدا ہوئے
پھر حضرت مریم آپکو لیکر مصر مین جا کر رہین پھر وہان سے صوبہ جلیل کے اطراف مین ایک شہر
مین آکر رہین جسکا نام ناصرہ تھا پھر طبریوس قیصر کی بادشاہت کے پندرھوین برس حضرت
یحییٰ علیہ السلام جو حضرت زکریا علیہ السلام کے بیٹے تھے اون پر جنگل مین اللہ کا کلام اوترا
اور وہ صوبہ یہودیہ کے جنگل مین منادی کرنے لگے اور فرمانے لگے کہ توبہ کرو کیونکہ آسمان کی
بادشاہت نزدیک ہے پادری اسکاٹ جو ہمارے زمانہ مین ہے اردو تفسیر مین لکھتا ہے کہ
انجیل ایک قانون ہے اور اوسکا انتظام ایک بادشاہت ہے یہ بادشاہت آسمانی بادشاہت
کا نمونہ ہے بلکہ ایک حصہ ہے اور بعضی جگہہ دونون بادشاہتون کا ایسا ذکر آیا ہے گویا ایک
ہی سمجھی جاتی تھین پادری کا مطلب یہ ہے کہ شریعت کے حکمون کا جاری کرنا اللہ کی طرف کی
بادشاہت ہے اور آسمانی بادشاہت کا نمونہ ہے یعنے اللہ نے جو اپنی بادشاہت آسمان پر
اور بہشت مین ظاہر کی ہے اوسکا یہ نمونہ ہے کہ پیغمبر جو دین کے بادشاہ ہین اللہ کی طرف
سے شرعی حکمون کو جاری کرتے ہین اب ہم کہتے ہین کہ انجیل شریف مین یہ لفظ بار بار آیا ہے
کہین اوس سے صاف بہشت کے معنے سمجھے جاتے ہین کہین شریعت اور بہشت دونون کو
ملا کر آسمان کی بادشاہت فرمایا ہے کیونکہ شریعت بہشت کی راہ ہے کہین پیغمبری اور دین
کی بادشاہی کے معنے صاف سمجھے جاتے ہین حضرت یحییٰ علیہ السلام پر ایمان لانے کی ذکر مین
اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزون کے ذکر مین یہ لفظ آیا ہے مگر وہ آسمانی بادشاہت

جسکی بشارت حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام دیرہے ہین یہ بشارت وہ اپنی بادشاہت
کی نہین دیتے وہ توصاف اوس پیغمبری کی بشارت دیتے ہین جسکا زمانہ نزدیک آپہونچا ہے
جسکی ساتھہ ظاہری بادشاہت بہی ہوگی اور بے ایمانون کی بادشاہتون کو مٹادیگی پادری تریجے
لکہتا ہی کہ اسی بادشاہت کی خبر دانیال علیہ السلام نے دی ہے کہ اون بادشاہون کے دنون
مین آسمان کا خدا سلطنت قائم کریگا جو ہمیشہ تک نیست نہوگی اور وہ سلطنت دوسرے کی قبضہ
مین نہ پڑیگی وہ اون سب سلطنتون کو ٹکڑی ٹکڑی کر ڈالیگی اور ہمیشہ تک قائم رہیگی
یہودی لوگ اس بادشاہت کے انتظار مین تہے اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کے دنون مین اس
آسمانی بادشاہت کی مقدمی مین جدا جدا رائین تہین اکثر لوگ یہہ خیال کرتے تہے کہ مسیح ایک
شخص ہوگا جس مین قدرت الہی کا ظہور ہوگا اور اوس بادشاہت کا بانی ہوگا اور یہودی
یہہ بہی سمجہتے تہے کہ وہ ایک پاک بادشاہت ہوگی جو تمام سلطنتون پر غالب ہوجائیگی اور ہمیشہ
تک قائم رہیگی رومیون کی جگہہ قوم اسرائیل تمام دنیا پر غالب ہوگی حضرت یحییٰ علیہ السلام
کے زمانہ مین روم کی سلطنت سے یہودیون کو ظلم پہونچا تہا فلسطین پر ایک رومی حاکم حکومت
کرتا تہا جسکا دار السلطنت قیصریہ مین تہا اور یروشالم کی وہ قدر نرہی تہی یہودی ناراض
تہے اسلئی یہہ بڑی امید اونکو تہی کہ مسیح آویگا اور رومیون کی سلطنت کو برباد کرکے آپ ہمیشہ
تک سلطنت کریگا اور یہ آسمانی بادشاہت کی معنے جو اوسوقت کے یہودی سمجہتے تہے وہی معنے
حضرت دانیال علیہ السلام کی کتاب سے بخوبی ظاہر ہین اور تم جانتے ہو کہ حضرت عیسیٰ ع م
کے بعد رومیون کا ظلم ایمان والون پر دن بدن بڑہتا گیا پہر تم کیون نہین سمجہتی کہ یہہ
صاف بشارت محمدی بادشاہی کی ہے جس نے رومیون کی اور تمام بے ایمانون کی سلطنتین
کو برباد کردیا حضرت یحییٰ علیہ السلام اسی بادشاہت کی خبر دیتے تہی جناب متی لکہتی ہین
کہ یروشالم اور سارے یہودیہ اور اردن کے گرد نواح کے سب لوگ باہر اون کے پاس
آئے اور اپنے گناہون کا اقرار کرکے اردن مین اون سے اصطباغ پایا اصطباغ کے معنے ہین
رنگ دینا حضرت یحییٰ علیہ السلام جس سے توبہ لیتی تہے اوسکو نہر اردن مین نہلاتے تہے آپکی
برکت سے وہ شخص اسکی عشق اور محبت مین رنگین ہوجاتا تہا جناب متی لکہتی ہین کہ جب

اُنہی دیکھا کہ بہت سے فریسی اور صدوقی اصطباغ پانیکو آپ کے پاس آئے ہین تو اون سے کہا اے
سانپون کے بچو تمکو آنیوالے غضب سے بھاگنا کس نے سکھلایا پس توبہ کے لایق پھل لاؤ اور اپنے
دلمین ایسا کہنے کا خیال مت کرو کہ ابراہیم ہمارا باپ ہے کیونکہ مین تمسے کہتا ہون کہ خدا انہین
پتھرون سے ابراہیم کے لیے اولاد پیدا کر سکتا ہے اور درختون کی جڑ پر اب کلہاڑا رکھا ہے
پس ہر ایک درخت جو اچھا پھل نہین لاتا کاٹا جاتا ہے اور آگ مین ڈالا جاتا ہے یادرہے سکاٹ
لکھتا ہے کہ فریسی ایک عبرانی لفظ سے نکلا ہے جسکے معنے ہین الگ وہ لوگ دنیا سے الگ رہنے کا
دعوی کرتے تھے یوسیفس کہتا ہے کہ ہیرودیس کے مرنے پر اونکا شمار چھ ہزار تھا وہ دعوی
کرتے تھے کہ ہم ہی سیدھی راہ پر ہین وہ تمام شریعت کو حرف بحرف مانتے تھے اور ربیون کی
کل روایتون پر چلتے تھے وہ ظاہری پاکیزگی بہت دکھلاتے تھے اور خودنمائی کرتے تھے صدوقی
فرشتون کے اور قیامت کے منکر تھے اکثر یہودی ملکی بندوبست کرنے والے اسی فرقے
کے تھے آے ایمان دار حضرت یحیی علیہ السلام نے اون سے فرمایا اے سانپون کے بچو یعنے
ظالم اور بے دین لوگون کے بچو تمکو آنے والے غضب سے بھاگنا کس نے سکھلایا یعنے بڑا تعجب
ہے کہ تم توبہ کے لیے آئے ہو تو توبہ کے لایق پھل لاؤ یعنے نیک اعمال خالص اللہ کی محبت سے کرو اور
اس بات کا غرور اور گھمنڈ دل سے نکالو کہ ہم حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد ہین کیونکہ
اللہ تعالی اگر چاہے پتھرون سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد پیدا کر دے اسمین مخفی
اشارہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد تمہارے سوا اور بھی ہین حضرت ابراہیم
علیہ السلام کے بیٹے جو حضرت اسماعیل علیہ السلام ہین اونکی نسل مین عرب لوگ ہین اونکو حقیر
مت جانو اور اون پر رشک مت کرو اور فرمایا کہ جو درخت اچھا پھل نہین لاتا وہ کاٹا جاتا ہے
اسکا یہ مطلب کہ جو لوگ ایمان نہین لاتے وہ کاٹے جاوینگے اور دوزخ کی آگ مین جاوینگے
کلہاڑا جڑ پر رکھا ہے یعنے اونکی قتل ہونیکا وقت نزدیک آیا ہے محمدی تلوار سے کاٹنا ہے
اس بیان سے صاف ثابت ہوا کہ آپ محمدی بادشاہی کے بشارت دیتے تھے پھر فرمایا کہ مین
تمکو توبہ کے لیے پانی سے اصطباغ یعنے رنگ دیتا ہون لیکن وہ جو میرے بعد آتا ہے مجھسے
زورآور ہے اور مین اوسکی جوتیان اوٹھانیکے لایق نہین وہ تمہین روح القدس اور آگ سے

اصطباغ دیگا اسے ایمان والو یہ اشارہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف ہی اور مطلب یہ ہی کہ وہ
تمہارے دلون کو اور روحون کو حضرت جبرئیل علیہ السلام کے فیض سے رنگین کردیگا آگ کا
لفظ اسلیے فرمایا کہ فرشتون کو اللہ نے بڑی طاقت دی ہی جس شکل مین چاہین ظاہر ہون
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد حواریون پر آگ کے شعلہ برسے وہ فیض حضرت جبرئیل علیہ السلام
کا تہا اسیوقت سے اون کے دل آگے سے زیادہ مضبوط ہوگئی جا بجا یہودیون کو اور بت پرستونکو
وعظ سنایا اور بڑی بڑی مصیبتین اللہ کی راہ مین نہایت خوشی سے اوٹہائی پہر فرمایا کہ اوسکا
سوپ اوسکے ہاتھ مین ہے وہ اپنی کہلیان کو خوب صاف کریگا اور اپنی گیہون کو کہتی مین جمع
کریگا اور بہوسے کو اوس آگ مین جلاوے کا جو نہین بجہتی اسکا یہ مطلب کہ جو لوگ اوسپر ایمان
لاوینگی اونمین جو اوسکی راہ پر رہینگے اونکو اللہ کے حکم سے بہشت مین پہونچادیگا اور جو اوسکی
راہ پر نہین رہینگے فقط مونہہ سے اوسکا نام لینگے اون کو اللہ کے حکم سے آگ مین جلاویگا
جناب متی اور لوقا کا بیان ہے کہ پہر حضرت عیسیٰ علیہ السلام صوبہ جلیل سے نہر اردن کے
کنارے حضرت یحییٰ علیہ السلام کے پاس آئے تا کہ اون سے اصطباغ پاوین حضرت یحییٰ نے
منع کیا اور فرمایا کہ مین تم سے اصطباغ پانیکا محتاج ہون حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا
کہ ہمکو مناسب ہی کہ یون ہی سب سچائی کے کام پورے کرین حضرت عیسیٰ علیہ السلام جونہین
اصطباغ پاکر پانی سے نکلکر اوپر آئے آپ دعا مانگ رہے تہے کہ آپ کے لیے آسمان کہل گیا اور
روح القدس کو یعنے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو کبوتر کی مانند اوترتے اور اپنے اوپر آتے
دیکہا پہر آپ نے جنگل مین چالیس دن اور چالیس رات روزہ رکہا اوسوقت حضرت عیسیٰ
علیہ السلام برس تیس ایک کے تہے پہر جناب متی نے چوتہی باب مین لکہا ہے کہ جب حضرت عیسیٰ
علیہ السلام نے سنا کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام قید کئے گئے یعنے ہیرودیس نے اونکو قید کیا تب
آپ جلیل کو تشریف لیگئے اور ناصرہ کو چہوڑکر کفرناحوم مین جا رہے اسیوقت سے آپنے
منادی کرنا شروع کیا کہ توبہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہت نزدیک آئی اور مرقس نے
انجیل مین لکہا ہے کہ آپ یہ کہتے ہوئے جلیل مین آئے کہ وقت پورا ہوا اور خدا کی بادشاہت
نزدیک آئی توبہ کرو اور انجیل پر ایمان لاؤ جناب متی لکہتے ہین کہ آپ تمام جلیل مین

پہرتے تہے اونکی عبادت خانون مین تعلیم دیتے تہے اور بادشاہت کی خوشخبری کی منادی کرتے تہے
اور لوگون کے سارے دکہہ دردون کو دفع کرتے تہے لوقا کے چوتہے باب کی اخیر مین ہے کہ تمام قوم
کے لوگون نے آپکو روکا کہ ہماری پاس سے نہ جائیے آپنے فرمایا کہ مجہے ضرور ہے کہ اور شہرون مین
بہی خدا کی بادشاہت کی خوشخبری دون کیونکہ مین اسی لئے بہیجا گیا جناب متی نے بعد اسکے
پانچوین باب سے ساتوین باب تک اللہ کا کلام لکہا ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک پہاڑ
پر بیٹہہ کر سبکو سنایا پہر آٹہوین اور نوین باب مین آپ کے معجزے لکہے ہین نوین باب کے آخر مین
لکہا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سب شہرون اور سب بستیون مین اونکی عبادت خانون مین
سکہلاتے تہے اور بادشاہت کی خوشخبری کی منادی کرتے تہے دسوین باب مین لکہا ہے کہ
حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی بارہ شاگردون کو اللہ کے حکم سے ایسا فیض دیا کہ اللہ
کے حکم سے بیمارون کو اچہا کرین اور مردون کو جلا دین اور اون سے فرمایا کہ چلتے چلتے منادی
کرو اور کہو آسمان کی بادشاہت نزدیک آئے آئے محمدی بہائیو حضرت یحییٰ علیہ السلام نے
بہی یہی لفظ فرمایا تہا اوسکو پادری لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خبر ٹہراتے ہین اب حضرت
عیسیٰ علیہ السلام خود آسمان کی بادشاہت کی بار بار منادی کرتے ہین تو بیشک اپنے سوا
دوسرے پیغمبر کی بادشاہت کی خبر دیتے ہین جسکی صاف خبر حضرت دانیال علیہ السلام
دیچکے تہے نزدیک آنے کا لفظ صاف بول رہا ہے کہ وہ بادشاہت میرے بادشاہت نہین
ہے بلکہ اوسکا زمانہ نزدیک آپہونچا ہے اسے پادریو اگر تم کہتے ہو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے
اپنی بادشاہت کی خبر دی ہے تو حضرت یحییٰ علیہ السلام کی منادی کو بہی یہی کہو کہ اونہون نے
اپنی بادشاہت کی منادی کی تہی اگر وہان کہتے ہو کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام نے حضرت عیسیٰ
علیہ السلام کی بادشاہت کی منادی کی تو یہان کیون نہین کہتے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بادشاہت کی منادی کی حق یون ہے کہ حضرت یحییٰ
اور حضرت عیسیٰ دونو نے محمدی بادشاہی کی منادی کی تہے جناب متی نے گیارہوین باب
مین لکہا ہے کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام نے قید خانے سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کامون کا
حال سنکر اپنی دو شاگردون کو بہیجا اور پچہوایا کہ کیا جو آنیوالا تہا تو ہی ہے یا ہم دوسری کی

راہ تکین پادری اسکاٹ اردو تفسیر مین لکہتا ہی کہ حضرت یحیی علیہ السلام نے سنا ہوگا کہ حضرت
عیسی علیہ السلام نے تمام صوبہ یا اور فلسطین اور یہودیہ کو اپنی معجزون کی شہرت سے بہر دیا
وہ دل مین سوچتی ہون سے کہ یہ درحقیقت بڑے معجزے ہین اور کیا سبب ہی کہ خدا کی بادشاہت
ظاہر نہین ہوتی بعضی تفسیر والے یون سمجہی ہین کہ حضرت یحیی علیہ السلام نے اسلیے نہین پوچہوایا
کہ اونکو شک تہا بلکہ اسلیے پوچہوایا کہ میرے شاگردون کی خاطر جمعی ہوجاوے پہر پادری لکہتا ہی
کہ ہمارے نزدیک حضرت یحیی علیہ السلام کو دسمین شک نہین تہا کہ یہ ہمارے مسیح ہین یا نہین
بلکہ اونکو یہ شوق تہا کہ مسیح کی بادشاہت پہیلنی کی خبر سنین اور اورون کیطرح پر اونکو بہی امید
تہی کہ مسیح کی بادشاہت جلد ہیگا اور مسیح ہمیشہ صلح ڈہونڈنے والا معلوم ہوتا تہا اسلیے حضرت
یحیی علیہ السلام کو شک ہوا کہ کوئی اور رہتا یا نہ مسیح آنیکو ہی یا نہین اونکا مطلب یہ تہا کہ تو
سمجہنے دکہانیوالا اور تعلیم کرنیوالا ہی مگر کیا تو ہی اوس جلیل اور آسمانی بادشاہت کا
بادشاہ ہی جسکی پیش خبری دیگئی ہی اور جو آنیکو تہا اور جو یہ فرمایا کہ کیا جو آنیوالا تہا تو ہی
ہے اس مین شک نہین کہ اس مقام پر ملاکی علیہ السلام کے تیسرے باب کی پہلی آیت کا اشارہ
ہی جہان یہ لکہا ہی کہ وہ سردار جسکی تلاش مین تم ہو وہ اپنی ہیکل کی یعنے مسجد کے طرف
یکایک آویگا اور یہ جو فرمایا کہ یا ہم دوسرے کی راہ تکین اس سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ حضرت
یحیی علیہ السلام کے دل مین اوسیطرح کا خیال تہا جیسا پہلے زمانے کے یہودیون کے دل
مین تہا کہ دو مسیح ہونگی ایک وہ جو تکلیفین اور ذلتین اوٹہاوینگے جیسا کہ مسیح کی حق مین نبیون
کی کتابون مین لکہا ہی اور دوسرے داؤد کی بیٹے جو تمام جلال اور شان کے ساتہہ آوینگی
جیسا کہ مسیح کے حق مین نبیون کی کتابون مین لکہا ہی ہمارا مطلب یہ نہین کہ حضرت یحیی علیہ السلام
بالکل یہودیون کی اس رائے کو مانتے تہے بلکہ کسیقدر شبہہ مین تہے کہ آیا علاوہ اس مسیح کی
کوئی اور مسیح آنیوالا تہا کہ نہین اے ایمان والو یہ جو یہودیون کو خیال تہا کہ وہ پیغمبر جو بادشاہت
کی ساتہہ آوینگی وہ حضرت داؤد علیہ السلام کی نسل مین ہونگی اسکا سبب یہ تہا کہ اللہ کے
کلام کے بعضی لفظون سے اونہون نے یہ مطلب سمجہا تہا یہ اونکی سمجہ کی غلطی تہی وہان یہ
لفظ صاف نہین ہے کہ وہ داؤد کی نسل مین ہوگا جیسا کہ حضرت ارمیاہ علیہ السلام کے

تئیسوین باب مین فرمایا ہے کہ داؤد کے لیئے ایک شاخ صداقت کی نکالونگا سو حضرت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم حضرت داؤد علیہ السلام کے دادا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل مین ہین اوسی
درخت کی جڑ مین سے اللہ نے اس شاخ کو نکالا ہے جناب متی لکھتے ہین کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
نے جواب مین اون سے یعنے حضرت یحیی علیہ السلام کے شاگردون سے فرمایا کہ جو کچھہ تم سنتے
ہو اور دیکھتے ہو جا کر یحیی سے بیان کرو اندھے دیکھتے ہین اور لنگڑے چلتے ہین کوڑھی پاک
صاف ہوتی ہین اور بہرے سنتے ہین اور مردے جی اوٹھتے ہین اور غریبون کو نجات کی
خوشخبری سنائی جاتی ہے اور مبارک وہ ہے جو میرے سبب سے ٹھوکر نہ کھاوے پادری سکاٹ
لکھتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حضرت یحیی علیہ السلام کے سوال کا کچھہ صاف جواب
نہین دیا اونھون نے پوچھا تھا کہ جو آنیوالا تھا کیا تو ہی ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جواب
مین یہہ نہین فرمایا کہ ہان وہی ہون آپنے صاف جواب نہین دیا کچھہ تو تنبیہ کی غرض سے
اور کچھہ اس نظر سے کہ اپنے حق مین آپ کہنا اوس وقت مناسب نہ سمجھا آپنے معجزے بیان
کر کے قاصدون کو رخصت کیا اور یہہ جو فرمایا کہ مبارک وہ ہے جو میرے سبب ٹھوکر نکھاوے
اسکا یہہ مطلب کہ کج فہمی سے گناہ مین نہ پڑے اے ایمان والو دیکھو پادری اقرار کرتا ہے کہ حضرت
عیسیٰ علیہ السلام نے صاف نہین فرمایا کہ وہ نبی جسکا وعدہ ہے وہ مین ہون مگر پادری کے
نزدیک اسکا مطلب یہہ ہے کہ وہ مین ہی ہون اسلیئے معجزے بیان کر دئے اور یہہ جو فرمایا کہ
مبارک وہ ہے جو میرے سبب سے ٹھوکر نکھاوے اس ٹھوکر کا مطلب پادری نے صاف
نہ لکھا اسکا تو صاف مطلب یہہ ہے کہ ان معجزون کو دیکھکر یہہ نہ سمجھیو کہ وہ سردار تمام جہان کا
جو بادشاہت کی ساتھہ آویگا وہ مین ہون یہہ خیال ہرگز مت کیجیو یہہ بڑے بڑے معجزے
سنکر حضرت یحیی علیہ السلام نے یہہ گمان کیا تھا کہ وہ بڑے پیغمبر جو موسیٰ کے مانند ہین شاید
یہی ہون کیونکہ انکی ہاتھہ پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کیطرح بڑے بڑے معجزے کثرت سے
ظاہر ہو رہی ہین شاید حضرت موسیٰ اور حضرت داؤد کیطرح پر انکی لیئے بادشاہت کا سامان
بہی چند روز مین ہو جاوے اور ظالم بادشاہون پر جہاد کر کے ہمکو اون کے ظلم سے چھوڑاوینگے
حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے سمجھا دیا کہ ان معجزے کو دیکھکر ٹھوکر مت کھائیو یعنے میرے رتبہ سے

زیادہ مجکو مت بڑہا ئیو تبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ یحییٰ اصطباغ دینے والے کے دنون سے
ابتلک آسمانی بادشاہت پر زبردستی ہوتی ہی اور زبردست لوگ اوسی چہین لیتے ہین کیونکہ
نبیون اور توریت نے یحییٰ تک پیش خبری دی ہے پادری اسکاٹ لکہتا ہے کہ جب سی یحییٰ علیہ السلام
دنیا مین آئے تب سی آج تک بعضی لوگ یہی ارادہ کرتے ہین کہ خدا کی بادشاہت کو زور سی قائم
کرلین آسمان کی بادشاہت سے مراد اللہ کی بادشاہت ہے جو زمین مین ہی یعنے دین عیسائی اور
وہ ایک ایسی شہر سے نسبت دی گئی ہے جسکو دشمن نے گہیر لیا ہے یا چہاپا مارا ہی وہ لوگ جو
یحییٰ علیہ السلام کے مانند اوسکے آنیکے لیے بیتاب ہین اور تعجب کرتے ہین کہ وہ بادشاہت ابہی
تک کیون نہین آئے اور عیسیٰ علیہ السلام سی پوچہتی ہین کہ آیا وہ اب درحقیقت اپنی تئین
اوسکا بادشاہ ظاہر کرے گا وہ لوگ اوسکی لوٹنی والے ہین ایسی لوگون کے ہاتہہ سے اس
بادشاہت پر زبردستی ہوتے ہے وہ چاہتی ہین کہ اوسکو ابہی اپنی زور وقوت سی قائم
کرلین آئے محمدی بہائیو دیکہو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اون لوگون کی شکایت کرتے ہین جو
چاہتی تہے کہ وہ پیغمبر جو بادشاہی کے ساتہہ آوینگی ابہی جلد آوین اور اون کی بادشاہت
قائم ہوجاوے اس لئے کبہی حضرت یحییٰ علیہ السلام سے پوچہتی تہے کہ کیا آپ وہ نبی ہین کبہی
حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر گمان کرتے ہین کہ وہ نبی یہی ہین حضرت عیسیٰ علیہ السلام جانتی
تہے کہ ابہی اوس بادشاہت کے ظہور مین بڑی مدت باقی ہے یہ مطلب حضرت یوحنا کی انجیل
کے چہٹی باب مین بہت صاف کہل گیا ہی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پانچ روٹیان اور دو
چہوٹی مچہلیان اوٹہا کر برکت کی دعا کرکے شاگردون کو دین اور شاگردون نے اور لوگون
کو دین جو انگلون پانچ ہزار مرد تہے اور اون سبہون نے پیٹ بہر کر کہایا اور بچی ہوئے ٹکڑون
مین سے شاگردون نے بارہ ٹوکریان بہر لین تب اون لوگون نے یہ معجزہ دیکہکر کہا فی الحقیقت
وہ نبی جو جہان مین آنیوالا تہا وہ یہی ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو معلوم ہوا کہ وہ چاہتے
ہین کہ آوین اور آپ کو زبردستی پکڑ کر بادشاہ بناوین آپ اکیلے پہاڑ پر پہر گئے اس سے صاف
ثابت ہوا کہ آپ جانتی تہے کہ وہ زبردست پیغمبر جو بادشاہی کے ساتہہ آوینگے اور پہلے ایمان
بادشاہون کی سلطنتون کو مٹاوینگی وہ اور ہین پہر ساتوین باب کی چالیسوین آیت مین لکہا ہے

کہ یروشالم مین لوگون نے آپکا کلام سنکر کہا فی الحقیقت یہی وہ نبی ہین اورون نے کہا یہ مسیح ہین دیکھو
یہان سے بہی ثابت ہوا کہ دو پیغمبرون کی خبر چلی آتی تہی ایک مسیح کی اور ایک اون جلیل القدر
پیغمبر کی جو بادشاہی کے ساتھ آوینگے جاننا چاہیے کہ بادشاہون کی دو کام ہین ایک یہ کہ
اپنی رعیت کو اپنی حکم تبلاوین اور اونکا بندوبست کرین یہ دین کی بادشاہی اللہ نے سب
پیغمبرون کو دی تہی کہ اللہ کے حکم لوگون کو پہونچاتے تہی اور ایمان والون کا بندوبست
کرتے تہے یہ بادشاہت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بہی حاصل تہی متی کی بارہوین باب
کی اٹھائیسوین آیت مین ہے کہ اپنی یہودیون سے فرمایا کہ اگر مین اللہ کی روح سے یعنے
روح القدس کے زور سے دیوؤن کو نکالتا ہون یعنے انسانون کے بدن سے اونکو نکالدیتا ہون
تو البتہ خدا کی بادشاہت تمہاری پاس آ پہونچی ہے دوسرا کام بادشاہون کا یہ ہے کہ اپنی اور
رعیت کی دشمنون کا زور دباوین اگر وہ نہ مانین تو اون سے لڑائی کرین اسطرح کی دین کی
بادشاہی اللہ نے حضرت موسیٰ اور حضرت یوشع اور حضرت داؤد اور حضرت سلیمان
علیہم السلام کو دے تہے بعد اونکی اور پیغمبرون کو ایسی بادشاہی نہین ملی مگر پیغمبرون کی
کتابون سے لوگون کو معلوم تہا کہ آخر زمانے مین ایک پیغمبر اسطرح کی بادشاہی کے ساتھ آوینگی
اور رومیون کی سلطنت کو مٹا وینگی یہ لوگ رومیون کے ظلم سے تنگی مین پہسی ہوئی تہی اور
نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کے لیے بیتاب تہی جسطرح اب ہم امام مہدی علیہ السلام
کی ظہور کے لیے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اوترنے کے لیے بیتاب ہین جب وہ لوگ حضرت
عیسیٰ علیہ السلام کی بڑے بڑے معجزے دیکھتی تہے اونکو یہ گمان ہوتا تہا کہ وہ پیغمبر یہی ہین
انہین کے لیے سامان بادشاہی کا ہونیوالا ہے آؤ ہم جلدی سے انکو بادشاہ بناوین اگر
یہ اسطرح پر بادشاہ بنجاوین تو ہم فوج و لشکر کے جمع کرنیکا سامان کرین مرقس کے گیارہوین
باب مین ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام یروشالم کی طرف تشریف لئی جاتے تہے لوگ
پکارتے تہی کہ ہماری باپ داؤد کی بادشاہت جو خداوند کے نام سے آتی ہی مبارک اسجگہ
پر پادری اسکاٹ لکہتا ہی کہ وہ لوگ سمجہتی تہے کہ یہ بادشاہت ہمارے باپ داؤد کی اب پہر بڑی
شان و شوکت کے ساتھ بحال ہوگی اور داؤد کے بیٹے مسیح کے سبب سے اوسکا بڑا جلال ہوگا

جیسے داؤد علیہ السلام گرد نواح کے قومون کے فتح کرنیوالے تھے ویسا اونکا بڑا جانشین مسیح بنی اسرائیل کو چھوڑا دیگا اور رومیون کی سلطنت کو تابعدار کر لیگا اور یروشالم کو دنیا کا بادشاہی شہر بنا دیگا پس وہ یہ چاہتے تھے کہ آپ بادشاہ ہو جاوین آسے ایمان والو حضرت عیسیٰ علیہ السلام جانتے تھے کہ اسطرح کی بادشاہی میرے لیے نہین ہوگی وہ دوسرے پیغمبر کے لیے ہونے والی ہے اوسکی خوشخبری بار بار سناتے تھے اور اوسکے ظہور کیلئے دعا کرتے تھے انجیل متی کے چھٹے باب کی دسوین آیت دیکھو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے لوگون کو یون دعا کرنا سکھلایا کہ اے ہمارے باپ یعنے اے ہمارے پالنے والے جو آسمان پر ہے تیرے نام کی تقدیس ہو تیری بادشاہت آوے تیری مرضی جیسی آسمان پر ہے زمین پر ہووے یاد رہے اسکاٹ لکھتا ہے یعنے فرشتون کے مانند سب لوگ تیری تابعداری کرنے لگین تیرھوین باب مین جناب متی ایکدن کا احوال لکھتے ہین کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام گھر سے نکلکر دریا کے کنارے جا بیٹھے اور ایسی بڑی بھیڑ آپکی پاس جمع ہوئی کہ آپ ناؤ پر جا بیٹھے اور سب لوگ کنارے پر کھڑے رہے اور آپ نے کہنا شروع کیا اسکے بعد وہ کلام لکھا ہے جو اوسوقت آپنے سنایا اس باب کی تیئیس آیتون کے بعد یون ہے آسمان کی بادشاہت ایک آدمی کے مانند ہے جسنے اچھا بیج اپنے کھیت مین بویا پہر جب لوگ سو گئے اوسکا دشمن آیا اور اوسکے گیہون کے درمیان کڑوا دانہ بو کے چلا گیا جسوقت سبزی بڑہی اور بالین لگین تب کڑوے دانے بہی ظاہر ہوے تب اوس گھر والے کے نوکرون نے آکر اوسی کہا اے صاحب کیا تو نے کھیت مین اچھی بیج نہ بوئے تھے پہر کڑوے دانے کہان سے آئے اوسنے اونسی کہا کسی دشمن نے یہ کیا تب نوکرون نے کہا اگر مرضی ہو تو ہم جاکر اونہین جمع کرین اوسنے کہا نہین ایسا نہو کہ جب تم کڑوے دانونکو جمع کرو تو اونکی ساتھ گیہون بہی اوکھاڑ لو کاٹنی کے دن تک دونو کو اکھٹی بڑہنی دو کہ مین کاٹنی کے وقت کاٹنی والون کو کہونگا کہ پہلے کڑوے دانے جمع کرو اور جلانے کے واسطے اونکی گٹھی باندہو پر گیہون میرے کھتی مین جمع کرو پہر فرمایا آسمان کی بادشاہت رائی کے دانہ کے مانند ہے جسے ایک شخص نے لیکر ایک کھیت مین بویا وہ سب بیجون سے چھوٹا ہے پر جب اوگتا تو سب ترکاریون سے بڑا ہوتا ہے اور ایسا درخت ہوتا ہے کہ آسمان کے پرندے آکر اوسکی ڈالیون پر بسیرا کرتے ہین اور فرمایا کہ آسمان کی بادشاہت

خمیر کی مانند ہے جسکو ایک عورت نے لیکر آٹے کے تین پیمانون مین ملا دیا یہانتک کہ وہ سب خمیر ہو گیا
پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے لوگون کو رخصت کیا اور گھر کو گئے اور آپ کے شاگرد آپ پاس
آئے اور بولے کہ کھیت کے کڑوے دانون کی تمثیل ہمکو بتلائیے آپنے فرمایا اچھی بیج کا بونے والا
آدم کا بیٹا ہے کھیت دنیا ہے اچھی بیج اس بادشاہت کے فرزند ہین اور کڑوے دانے شریر کے
فرزند ہین وہ دشمن جسنے اونہین بویا وہ شیطان ہے کاٹنے کا وقت اس جہان کا آخر ہے
اور کاٹنے والے فرشتے ہین پس جسطرح کڑوے دانے جمع کئے جاتی ہین اور آگ مین جلائی جاتی
ہین اس جہان کے آخر مین ایسا ہی ہوگا آدم کا بیٹا اپنی فرشتون کو بھیجیگا اور وہ سب ٹھوکر
کھلانیوالی چیزون اور بدکارون کو اوسکی بادشاہت مین سے جمع کرینگے اور اونہین آگ کے تنور مین
ڈالدینگے وہان رونا اور دانت پیسنا ہوگا تب راستباز اپنی باپ کی بادشاہت مین
سورج کیطرح چمک نکلینگے جسکے کان سننے کے ہون سنے آیت محمدی ہے اس جگہہ حضرت
عیسیٰ علیہ السلام کی بادشاہت اور محمدی بادشاہت دونون کا بیان ہے انجیل پاک
مین اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آدم کا بیٹا خطاب دیا اسکا باعث یہ ہے کہ
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بن باپ کے فقط اپنی قدرت سے پیدا کیا اسلئے
اونکو آدم کا بیٹا خطاب دیا اسمین یہہ صاف اشارہ ہے کہ جسطرح حضرت آدم علیہ السلام
کو بن مان باپ کے بنایا اوسیطرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بن باپ کے حضرت مریم عذرا
سے پیدا کیا قرآن مجید مین اس مطلب کو صاف بیان فرمایا ہے سورۂ آل عمران مین فرمایا اِنَّ مَثَلَ
عِیسٰی عِندَ اللّٰہِ کَمَثَلِ اٰدَمَ خَلَقَہٗ مِن تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَہٗ کُن فَیَکُونُ یعنی کہاوت عیسیٰ کی
اللہ کے نزدیک جیسے کہاوت آدم کی بنایا اوسکو مٹی سے پھر کہا اوسکو ہوجا وہ ہوگیا اللہ تعالیٰ
نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زبان پاک سے فرمایا کہ آدم کے بیٹے نے یعنی حضرت عیسیٰ عم
نے دنیا مین اچھی بیج بوئے یعنے لوگون کے دلون مین اللہ کے حکم سے ایمان کا بیج بویا اور اللہ
کا کلام اونکی دلون مین بھر دیا پھر فرمایا کہ اچھی بیج اس بادشاہت کی فرزند ہین یعنی حضرت
عیسیٰ علیہ السلام کو جو دین کی بادشاہت اللہ نے دی تھی اوسمین اونہون نے اللہ کا کلام
سنایا جن لوگون نے اوسکو مانا وہ آپکی فرزند ہین اور کڑوے دانے شریر کے یعنی شیطان کے

فرزند ہین اور تکا بونے والا یعنے گمراہ کرنیوالا شیطان ہی اس پیشین خبری کا ظہور یون ہوا کہ حضرت
عیسی علیہ السلام کو جب اللہ نے دنیا سی اوٹھا لیا شیطان نے بہت لوگون کے دل مین ڈالا کہ
حضرت عیسی علیہ السلام اللہ کے بندے نہین تہے بلکہ معاذ اللہ خود اللہ آدمی کی شکل بنکر حضرت
مریم کے پیٹ سے پیدا ہوا اور بعضون کے دلمین یہ ڈالا کہ حضرت عیسی اللہ کی بیٹے تہے تب تو ایسے
کے سے کام کرتے تہے بیٹے کا لفظ جو انجیل پاک مین آیا ہے اوسکی معنے یہ ہین کہ وہ اللہ کی پیارے
بندے ہین یہ لفظ اور پیغمبرون اور اولیاؤن کے حق مین جا بجا آیا ہی پادری لوگ سب
جگہہ یہ معنی سمجھتی ہین کہ وہ اللہ کے پیارے بندے ہین مگر حضرت عیسی علیہ السلام کے حق مین
سمجھتے ہین کہ معاذ اللہ اللہ نے اونکو جنا ہے تو وہ معاذ اللہ دوسرے خدا ہین اور جو کام اونکو
کئی معاذ اللہ اللہ کیطرح اپنی قدرت سے اور اپنی اختیار سے کئی روح القدس حضرت جبرئیل
علیہ السلام کا خطاب ہی پادریون نے اونکو تیسرا خدا ٹھیرایا اور تین خدا اون کے قائل ہوئے
اور اللہ کا اکیلا ہونا اور حضرت عیسی علیہ السلام کا بندہ اور بشر ہونا جو جابجا انجیل پاک
سے ثابت ہی اوسکا مطلب طرح طرح سے بدل ڈالا ایک اور فرقہ پیدا ہوا جو حضرت موسی
اور حضرت سلیمان اور حضرت داؤد علیہم السلام کو نہین مانتے تہے ایسی ایسی کڑوے دانہ
عیسائی بہت مین شیطان نے بوئے پہر سبز ہوکر بڑہی اور بالین لگین تب کڑوے دانے بہی
ظاہر ہوئے یعنے سچے عیسائی اور جہوٹے عیسائی دونون دنیا مین پہیلی تب گہر کے مالک سے
نوکرون نے کہا کہ اگر مرضی ہو تو ہم جاکر اونکو جمع کرین اسکا یہ مطلب کہ اوسوقت کے لوگ
چاہتے تہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے واسطے اللہ تعالی بادشاہی کا سامان کر دے اور
آپکو جہاد کا حکم دیوے اگر ایسا ہوتا تو آپکی بعد جو عیسائی بگڑ گئی تہے اونپر بہی جہاد ہوتا
آپکو اللہ تعالی نے حکم جہاد کا نہین کیا اس مین یہ حکمت بیان فرمائی کہ ایسا نہو تم کڑوے
دانون کے ساتھ گیہون بہی اوکہاڑ ڈالو اسکا یہ مطلب کہ تمکو اتنی قوت نہین کہ یہ کام تمسی
بن پڑے تم اگر جہاد کروگے تو کیا عجب ہی کہ کافرون کے ساتھ ایمان والون کو بہی قتل کر ڈالو
جب ایک قوم مین کافر اور مومن ملے ہوئے ہین لڑائی کے وقت اونمین سے کافرون کو قتل
کرنا اور ایمانوالون کو پہچان لینا اور جو کوئی ایمان کا اقرار کرے اوسکے اقرار کو مان لینا اور نہین

لوگون کا کام ہی جنکو اللہ کی حضوری ہر وقت حاصل ہی غصہ اونپر غالب نہین جو کام کرتے ہین
تامل سے کرتے ہین ہر وقت اللہ سے ڈر رہے ہین کہ ایسا نہووے گناہ کا خون ہمارے ہاتھہ سے
نہو جاوے عیسائی لوگ اتنی عقل کامل اور اتنا تامل اور اتنی ہشیاری نہین رکھتے تھے تب
تو اونکو یہہ حکم ہوا کہ تم جھوٹی عیسائیون پر جہاد نہ کرو کیونکہ انہین کے اندر ایمان والے بھی
ملے ہوے ہین کہین تمہارے ہاتھہ سے وہ قتل نہو جاوین یون ارشاد ہوا کہ کھیت کاٹنی کے
دن تک یعنے آخری زمانے تک دونون کو اکھٹی بڑھنی دو آخری زمانہ مین آدم کا بیٹا یعنی
حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی فرشتون کو بھیجینگے وہ اونکی امت مین سے شریرون کو
چن چنکر قتل کرینگی سچی عیسائی اور جھوٹی عیسائی دونو بڑھتے گئے چھٹی صدی عیسوی کے
بعد آخری زمانہ آیا اللہ نے جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنا کلام اوتارا اور حکم
جہاد کا دیا جھوٹی عیسائیون پر خوب جہاد ہوا اللہ تعالیٰ نے جا بجا فرشتون کو مدد کے لیے
بھیجا محمدیون کے ہاتھون بہت سے جھوٹے عیسائی قتل ہوے سچے ایمان والے اونمین چھپے
ہوئے تھے اور کافرون کے ڈر سے بول نہ سکتے تھے وہ محمدی فوج مین مل گئی یہہ جو فرمایا کہ
آدم کا بیٹا اپنی فرشتون کو بھیجیگا اس سے معلوم ہوا کہ جب جھوٹے عیسائیون پر جہاد ہوا
اوس وقت جو فرشتے لوگون کو دکھائی دیتے تھے وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھہ کے
فرشتے تھے اونکو اللہ کی حکم سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے محمدیون کی مدد کے واسطے
بھیجا تھا بلکہ خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ محمدیون
کی مدد کے لیے آئے تھے جیسا کہ واقدی نے اسکندریہ کی لڑائی کے ذکر مین لکھا ہی طبرانی
اور ابن عساکر کے روایت مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کے حق مین فرمایا کہ وہ میرے نائب ہین میرے امت مین میرے بعد اور یہہ جو فرمایا کہ صدیقین
یعنے بڑے سچے ایمان والے اپنے باپ کی یعنے پیدا کرنے والے کی بادشاہت مین سورج کی طرح
چمک نکلینگے اسکا یہہ مطلب کہ اپنی ایمان کو ظاہر کرینگی اور توراۃ اور انجیل مین جو محمدی
خبرین ہین سکو سناوینگی تاریخ واقدی کو دیکھو تب اون سچے عیسائیون کا حال خوب کھل جاوے
جو محمدی فوجون مین مل گئے اور ایمان کا نور خوب چمکایا آخری اسکا ثبوت ان آیتون کا

مطلب یون لکہتا ہی کہ جہان کے آخر سے مراد قیامت ہی اوسدن اچہی لوگ الگ اور برے الگ
ہوجاوینگی اور برے لوگ آگ مین ڈالدئے جاوینگی اگر یہہ مطلب ہوتا تو یون ارشاد ہوتا کہ اوس
جہان مین یا نئی پیدایش مین یا عدالت کے دن جیسا کہ انجیل پاک مین یہ لفظین قیامت
کے حق مین آئین ہین اور آخری دنون کا لفظ حضرت اشعیا علیہ السلام کے صحیفہ مین اور
آخری وقت کا لفظ کئی جگہہ حضرت دانیال علیہ السلام کے صحیفہ مین اوسوقت کے حق مین آیا ہی
جب ایمان والون کی ترقی ہوگی اور حضرت یوحنا کے مکاشفات کے چودہوین باب کے آخیر
مین یہہ بیان ہی کہ حضرت یوحنا نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکہا کہ ایک فرشتے نے آپ سے
فرمایا کہ ہنسوا لگا اور کاٹ کہ کہیت پک گیا اور آپنے زمین کا کہیت کاٹا اور ایک فرشتے نے دوسرے
فرشتے سے کہا کہ اپنا تیز ہنسوا لگا اور انگور کے گچھے کاٹ کیونکہ انگور پک چکے اور اوس نے انگورون
کو کاٹا اور اللہ کے غضب کے کولہو مین پیرا اور خون بہکر سو کوس تک پہونچا یہان سے انجیل کا
مطلب صاف کہل گیا کہ کہیت کاٹنے کا وقت وہ ہی جب کافرون کا خون بہایا جائیگا قیامت
کا بیان ذکر نہین آپ جاننا چاہیے کہ اس مثال مین اللہ تعالیٰ نے کئی مطلب ظاہر کر دئے
ایک تو اسنے سمجہا دیا کہ کاٹنا تو عقلمندی کی اور برے کی ہمیشہ رہی ثابت ہوئی کہ جس مشکل کام کی
قوت عیسائیون کو نہین تہی وہ کام اللہ کے حکم سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے محمدیون کے
حوالے کر دیا پہر اس مثال مین جہاد کی حکمت بہی اللہ تعالیٰ نے ہمکو سمجہا دی کہ جسطرح کڑوی دانون
کو آگ مین جلانا عین حکمت ہی اسیطرح کافرون کو قتل کرنا پہر اونکو دوزخ کی آگ مین جلانا
عین حکمت ہی پہر ایک اور حکمت اس مثال مین سمجہا دی کہ اللہ تعالیٰ جو ایک پیغمبر کی زبانی
ایک حکم بہیجتا ہی پہر دوسرے پیغمبر کی زبانی دوسرا حکم بہیجتا ہی اس دوسرے حکم کو پہلی حکم کی
برخلاف مت سمجہین بعضون لوگون کو ایک کام کی قوت نہ تہی اونکو منع کیا پہر جنکو اوس کام کی قوت
دی اون کا کام ان سے مناسب وقت پر لے لیا اس دوسرے حکم سے کام پورا بن گیا ایک بڑا
مطلب اللہ تعالیٰ نے اس مثال مین یہہ سمجہا دیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی بادشاہت
مین جو کہیت بویا تہا وہ کہیت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی آسمانی بادشاہت مین صاف
کیا گیا ان دونون بادشاہتون کو ایک سمجہو آپ دیکہو کہ جب اوسوقت کا ذکر فرمایا جب یہہ

عیسائی کہیت صاف کیا جائیگا اسکی بعد فرمایا کہ آسمان کی بادشاہت رائی کے دانے کی مانند ہی جسکا
بیج بہت چہوٹا ہی اور درخت سب سے بڑا ہوتا ہی اسی یہہ مطلب ظاہر ہوا کہ یہہ اوس آسمانی
بادشاہت کا ذکر ہی جسمین وہ کہیت صاف کیا جاویگا اوس محمدی بادشاہت کی مثال ایسی
ہی جیسے رائی کا دانہ جو بہت چہوٹا ہی اور جب اوگا تب سب ترکاریون سے بڑا ہوتا ہی پادری
اسکاٹ لکھتا ہی کہ رائی کا دانہ بہت ذرا سا ہوتا ہی مگر اوسکی پیڑ کی لکڑی درخت کی طرح
سخت اور مضبوط ہوتی ہے جسپر آدمی چڑہ سکتا ہی ملک شام مین یہہ درخت ہوتا ہی اور
شاخین اوسمین بہت ہوتی ہین پرندا وسپر آرام کرتے ہین اور رہنے کے واسطے گہونسلا
بناتے ہین اے محمدی بہائیو یہہ مثال انجیل کی اللہ تعالی قرآن مجید مین یاد دلاتا ہی اور
فرماتا ہی وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَى
عَلَى سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ یعنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اونکی ساتہہ والون کی مثال انجیل
مین یون ہے جیسی ایک کہیتی کہ اوسنے اپنی کونپل نکالی پہر اوسکو مضبوط کیا پہر وہ موٹی ہوگئی
پہر اپنی لکڑیون پر سیدہی کہڑے ہوے خوش آتے ہی بونے والون کو صحیح بخاری مین ہے
کہ ایک بالی مین دس یا آٹہہ یا سات دانے نکلتے ہین پہر ایک کو ایک سے قوت ہوتی ہے
یہی معنی ہین اسکی جو اللہ فرماتا ہے فَآزَرَهُ یعنے اوسکو قوت دی اور اگر ایک ہوتا ایک
لکڑی پر کہڑا نہوتا اور یہہ مثال ہے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ آپ اکیلے نکلے
پہر اللہ نے آپ کے ساتہہ والون سے آپ کو قوت دی جسطرح دانے کو قوت دے اوسی جو اوسے
نکلا امام احمد قسطلانی رح لکھتے ہین کہ آپ اکیلے نکلے اور مکے کے کافرون کو اللہ کیطرف بلایا
پہر اللہ نے اصحابون سے آپکو قوت دی یہ جو فرمایا کہ آسمان کے پرندے اوسکی ڈالیون پر
بسیرا کرتے ہین پادری اسکاٹ اسکا مطلب یون لکہتا ہے کہ یہہ امت کی حالت ظاہر کرنے کے
واسطے ایک عمدہ مثال ہے یعنے لوگ اوسمین آکر پناہ پکڑتے ہین اور اوسکے سایہ تلے آرام
پاتے ہین پہر پادری اس آیت کی ایک اور مثال دیتا ہے حزقیل علیہ السلام کے سترہوین باب
کی تیئسوین آیت مین بہی یہ لفظین ہین کہ ساری چڑیائین اور سب پرندے اوسکے تلے
بسینگے اے محمدی بہائیو حضرت حزقیل علیہ السلام کی یہہ پیش خبر ہے پہر دیکہو وہان بہت

صاف صاف ہین اور نشان محمدی بادشاہی کے موجود ہین دیکھو پہر اور مثال یون فرمائی کہ آسمان
کی بادشاہت خمیر کی مانند ہی جسے ایک عورت نے تین پیمانے آٹے مین چھپایا پیمانے کی جگہہ پر عبرانی
مین سیاہ کا لفظ ہے پادری اسکاٹ لکھتا ہے کہ یہ پیمانہ قریب چھہ سیر وزن مین تھا اور تین پیمانے
ایک وقت کے پکانے کے مقدار معمولی اکثر ہوتی تہے توریت شریف کی پہلی سورت کے اٹھارہوین
باب کی چھٹی آیت دیکھو اے ایمان والو اس مثال کا بہی وہی مطلب ہی کہ جسطرح بہت سے آٹے مین
تھوڑا سا خمیر چھپا دیا وہ سب خمیر ہو گیا اسیطرح محمدی بادشاہی کا نور پہلی مکی مین چھپا ہوا تھا
پھیلتے پھیلتے سارے جہان مین پھیل گیا پہر اسکی بعد کھیت کی مثال کا مطلب بیان فرمایا اور
محمدی بادشاہی کا یون حال سنایا کہ اچھی لوگ اوسوقت مین سورج کی طرح چمک نکلین گے
یعنے انکا نور سارے جہان مین پھیلیگا اسکے بعد دیکھو اللہ تعالے یون فرماتا ہی پہر آسمان کی
بادشاہت اوس خزانے کی مانند ہے جو کھیت مین گڑا ہی جسے ایک شخص پاکر چھپا دیتا ہی اور
خوشی کے مارے جاکر اپنا سب کچھہ بیچتا ہے اور اوس کھیت کو مول لیتا ہے دیکھو اسکا صاف
مطلب یہ ہی کہ وہ آخری پیغمبر اور اوسکا دین بہت بڑی نعمت ہی اوسمین بہت بڑی
بڑی نعمتین چھپی ہوئے ہین جسنے اوسکی قدر جانے جان و مال سب اوس پر قربان
کیا اب یون ارشاد ہوتا ہی پہر آسمان کی بادشاہت اوس سوداگر کے مانند ہی جو قیمتی موتیون
کی تلاش مین ہی جب اوسنے ایک بیش قیمت موتی پایا تو جاکر جو کچھہ اوسکا تہا سب بیچ ڈالا اور اوسکو
مول لیا اسکا یہ مطلب کہ جو لوگ اللہ کے نبیون اور ولیون کے طالب ہین وہ جب اوس
رسول پاک کو پاوینگے جو سب پیغمبرون سے افضل اور بہتر ہین تو اونکی صحبت مین گھربار
مال و دولت عزیز اقربا سبکو چھوڑ دینگی اور اونکی رفاقت اختیار کرینگی آرشاد ہوتا ہے پہر
آسمان کی بادشاہت اوس جال کی مانند ہے جو دریا مین ڈالا گیا اور ہر طرح کی مچھلی سمیٹ
لایا جب وہ بہر گیا اوسکو دریا کے کنارے پر کھینچ لائے اور بیٹھکر اچھی مچھلیان برتنون مین
جمع کین اور بری پہینکدین اس جہان کے آخر مین ایسا ہی ہوگا فرشتے نکلین گے اور سچائی
والون مین سے شریرون کو الگ کر دینگی اور اونکو آگ کے تنور مین ڈالدینگی وہان
رونا اور دانت پیسنا ہوگا اسکا یہ مطلب کہ وہ آسمانی بادشاہی جو آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم

کو ملی گی تمام جہان مین سے ہر ہر قوم کی لوگ اوس بادشاہی کے تابعدار ہوجاوینگی اور اوس دن مین آوینگی محمدی کشش اللہ کے حکم سے اونکو کہینچ لاویگی پہر بعد اسکی جب قیامت نزدیک آویگی اور امام مہدی علیہ السلام جہاد کو قائم کرینگی اور فرشتی اونکی ساتہہ ہونگی وہ جہوٹ موٹ کے مسلمانون کو قتل کرینگی اور اونکو جہنم کی آگ مین ڈالدینگی ان تین مثالون کے سرے پر جو پہر کا لفظ ہی اسکی جگہہ پر عبرانی مین عود کا لفظ ہی اور یہہ لفظ حجی علیہ السلام کی دوسرے باب کی چہٹی آیت مین بہی آیا ہے وہان پادری مینہوں نے یون ترجمہ کیا ہی کہ ایک مرتبہ اور تو یہان بہی اس لفظ سی یہہ مطلب ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وسیلہ سے جسطرح آسمانی بادشاہت نے ظہور کیا ہی وہ آسمانی بادشاہت پہر ایک مرتبہ دوسرے طرح پر ظہور کریگی جناب متی لکہتی ہین کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہہ مثالین بیان فرماکر وہان سے روانہ ہوئے اور اپنی وطن مین آئے پادری اسکات لکہتا ہے یعنے کفرناحوم سے روانہ ہوکر ناصرہ مین تشریف لائی **حضرت یحیی علیہ السلام کی شہادت کا بیان** جناب متی نے چودہوین باب مین اور مرقس نے چہٹی باب مین لکہا ہی اون دونون کا ملا ہوا بیان یون ہی کہ اوس وقت ہیرودیس جو ملک کی چوتہائی کا حاکم تہا اوس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا شہرہ سنا تب اوسنی کہا یہہ تو یحیی ہی جسکا مینی سر کٹوایا ہی وہ مردون مین سے جی اوٹہا ہی اسلئی اوس سے معجزے ظاہر ہوتے ہین اسکا سبب یہہ تہا کہ ہیرودیس نے اپنی بہائی فیلبوس کی جورو ہیرودیاس کے سبب سی یحیی علیہ السلام کو گرفتار کیا تہا اور باندہکر قید خانے مین ڈالدیا تہا کیونکہ اوسنی ہیرودیاس سے بیاہ کیا تہا اور یحیی علیہ السلام نے اوسی کہا تہا کہ اپنی بہائی کی جورو رکہنا تجکو روا نہین اب ہیرودیس نے چاہا کہ اونکو قتل کرے پر عوام سے ڈرا کیونکہ وہ اونکو نبی جانتی ہی مرقس کا بیان ہی کہ ہیرودیاس آپ سی کینہ رکہتی تہی اور چاہتی تہی کہ آپ کو قتل کرے پر وہ نکرسکی اسواسطے کہ ہیرودیس یحیی علیہ السلام کو مرد راست باز اور مقدس جانکر اوسنی ڈرتا تہا اور اونکی پاس داری کرتا تہا اور اونکی سنکر بہت سی باتون پر عمل کرتا تہا اور اونکی باتین خوشی سی سنتا تہا آخر قابو کا دن آیا کہ ہیرودیس نے اپنی سالگرہ مین اپنے امیرون اور رسالدارون اور جلیل کے امیرون کی ضیافت کی تب ہیرودیاس کی بیٹی

اندر آئی اور اوسنی ناچ کر ہیرودیس کو اور اوسکی مہمانون کو خوش کیا تب بادشاہ نے اوس لڑکی
سے کہا جو تو چاہی سو مانگ کہ مین تجھی دونگا اور اوسنی قسم کھائی کہ میری آدہی بادشاہت تک
جو تو مجھسی مانگی مین تجھکو دونگا اور وہ چلی گئی اور اپنی مان سے پوچھا کہ مین کیا مانگون وہ بولی
کہ یحیی اصطباغ دینی والا کا سر تب وہ جلد بادشاہ کے پاس چالاکی سے آئی اور اوسی کہا کہ
مین چاہتی ہون کہ یحیی اصطباغ دینے والے کا سر ایک تھالی مین ابہی مجھکو منگوا دیو بادشاہ
بہت غمگین ہوا اور اپنی قسم اور ساتھہ بیٹھنی والون کے سبب سی نہ چاہا کہ اوسی انکار کری
بادشاہ نے جلدی سے جلاد کو حکم کرکے بہیجا کہ آپکا سر لاوے اوسنی جاکر آپکا سر قید خانے
مین کاٹا اور ایک تہالی مین رکھکر لایا اور اوس لڑکی نے اپنی مان کو دیا تب آپکے شاگرد
سنکر آئے اور آپکی لاش کو اوٹھا کر قبر مین رکھا اکیسوین باب مین جناب ستی لکھتی ہین
کہ حضرت عیسی علیہ السلام یروشالم مین تشریف لائی اور ہیکل مین یعنے مسجد بیت المقدس
مین داخل ہوئے اس باب کی بتیس آیتون کے بعد جو کلام پاک آپنی وہان سنایا وہ یہ ہے
ایک اور تمثیل سنو ایک گہر کا مالک تہا جس نے انگور کا باغ لگایا اور اوسکے چارون طرف
احاطہ باندہا اور اوس مین کولہو کہودا اور برج بنایا اور باغبانون کو سپرد کیا
اور آپ پردیس گیا اور جب میوی کا موسم قریب آیا اوسنی اپنی نوکرون کو باغبانون کے
پاس بہیجا کہ اوسکا پہل لاوین اور اون باغبانون نے اوسکے نوکرون کو پکڑکی ایک کو پیٹا
اور ایک کو مار ڈالا اور ایک پر پتہر اوکیا پہر اوسنی اور نوکرون کو جو پہلون سی بڑہ کر تھے
بہیجا اونہون نے اونکی ساتھہ بہی ویسا ہی کیا آخر اوسنی اپنی بیٹے کو اون پاس یہ کہکر بہیجا کہ وہ میرے
بیٹے سے دبین گے لیکن جب باغبانون نے بیٹے کو دیکھا آپس مین کہنے لگے کہ وارث یہی
ہی آؤ اسی مار ڈالین کہ اوسکی میراث پر قبضہ کرلین سو اوسکو پکڑکے اور باغ کے باہر نکالکر
قتل کیا جب باغ کا مالک آویگا تو ان باغبانون کے ساتھہ کیا کریگا وہ اوسی بولے ان شریرون
کو بری طرح ہلاک کریگا اور باغ کو اور باغبانون کے سپرد کریگا جو اوسکو موسم پر میوہ
پہونچاوین عیسی علیہ السلام نے اون سے فرمایا کیا تمنی نوشتون مین کبہی نہین پڑہا کہ
جس پتہر کو راج گیرون نے ناپسند کیا وہی کونی کا سرا ہوا یہہ خداوند کیطرف سی ہوا اور

ہمارے نظرون مین عجیب ہے اسلئے مین تمسے کہتا ہون کہ خدا کی بادشاہت تمسے لیلی جائیگی اور
ایک قوم کو جو اوسکی میوے لاوے دی جائیگی اور جو اس پتھر پر گریگا چور چور ہو جائیگا اور جسپر وہ
گریگا اوسکو پیس ڈالے گا اے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی نے جناب عیسی علیہ السلام
کی زبان پاک سے یہہ مثال فرمائی کہ ایک مرد نے باغ بنایا اور باغبانون پاس پہلے نوکرون کو
بھیجا پہر بیٹے کو بھیجا اس مثال کا یہہ مطلب کہ اللہ کے سب بندے ہین اوسنے نہ کسیکو جنا نہ کسیکو بیٹا
بنایا مگر اوسنے پہلے اپنے بہت بندون کو بھیجا پہر اونکے بعد اوس بندے کو بھیجا جو پہلے بندون
سے زیادہ پیارا تہا پادری لوگ عقل کی آنکہہ بند کرکے کہتے ہین کہ اس مثال سے ثابت ہوا کہ حضرت
عیسی علیہ السلام اللہ کے بندے نہین ہین معاذ اللہ اللہ کے بیٹے ہین اے پادریو یہان مرد
پر مرد کا لفظ ہی عبرانی انجیل مین یون ہے ایش بعل بیت ہایاہ ونطع ہا ایش کرم
یعنے ایک مرد گہر کا مالک تہا اور اوس مرد نے ایک باغ لگایا اب کیا تم اللہ کو معاذ اللہ مرد کیطرح
کا سمجہو گے اتنا تو تم بہی خوب سمجہتے ہو کہ اللہ تعالی مرد کی مانند نہین اور کسی چیز کی مانند نہین
مگر سمجہانیکے لیے مثال دیتا ہے کہ جسطرح مرد باغ بناتا ہے اسیطرح اللہ تعالی نے شریعت کا
باغ بنایا اور حضرت موسی علیہ السلام کو توراۃ دی یہہ شریعت کا باغ حضرت موسی علیہ السلام
کی معرفت اسرائیلیون کو سپرد کیا حضرت موسی علیہ السلام کے بعد اللہ نے بہت سے پیغمبر
بہیجے کہ اون باغبانون سے کہین کہ اوس باغ کے پہل لاؤ یعنے شریعت پر عمل کرو اون لوگون
نے پیغمبرون کے خون کرنے شروع کیے اللہ نے اور پیغمبر بہیجے اونکو بہی شہید کیا آخر کو اللہ نے
اپنے پیارے بندے عیسی کو بہیجا جو اون پہلون سے زیادہ اللہ کے پیارے تہے آدمی کو نوکر
سے اور غلام سے بیٹا بہت پیارا ہے اسیطرح اللہ کو اون اگلے بندون سے یہہ بندہ بہت پیارا
ہے پہر یہہ مثال دی کہ اون باغبانون نے اوس مرد کے بیٹے کو قتل کیا اسیطرح ان یہودیون
نے اللہ کے پیارے بندے عیسی کو اپنی سمجہہ مین قتل کیا یہودی ملاؤن نے کفر بکنی کی تہمت اور
خدائی دعوی کی تہمت اوس پاک بندے پر جوڑے اور قتل کا فتوی دیا جب آپکے گرفتار
کرنیکو آئے اللہ نے آپکو آسمان پر زندہ اوٹہا لیا دوسرے شخص پر آپکی شباہت اللہ نے ڈالدی
اوس شخص کو یہودیون نے سولی پر چڑہایا حضرت عیسی علیہ السلام کا خون یہودیون کی گردن پر

ہو چکا کیونکہ اونہون نے اپنی سمجھ مین اونہین کو قتل کیا اسلیئے کہ اونکی میراث پر قبضہ کرلین یعنی شریعت کی باغ کا بندوبست کرنے کے لیئے اللہ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بہیجا تھا کہ لوگ آپ کے حکم کے موافق شریعت پر چلین اون بے ایمان ملاؤن نے شریعت کی باغ کا مختار اپنی تئین سمجھا اور آپکو اوس باغ سی باہر نکالا یعنے یہہ فتویٰ دیا کہ یہہ شخص شریعت سی باہر ہو گیا یہہ کہکر اپنی سمجھ مین آپکو قتل کیا مرقس اور لوقا کی انجیل مین صاف یہہ لفظین ہین کہ اب باغ کا مالک اون سی کیا کریگا وہ آویگا اور ان باغبانون کو ماریگا اور باغ اورون کو دیگا لوقا کی انجیل مین ہی کہ اونہون نے یعنی یہودیون نے یہہ سنکر کہا ایسا نہووے مرقس کی انجیل مین ہے کہ اونہون نے چاہا کہ آپکو گرفتار کرلین مگر لوگون سی ڈرتے تہی کیونکہ وہ سمجھ گئی تہے کہ آپنے یہہ مثال اون پر کہی اے ایمان والو اس مثال کا مطلب یہہ ہی کہ اللہ جو شریعت کی باغ کا مالک ہی اپنی پاک بندے کے ساتہہ آویگا سو اللہ اپنی وعدے کے موافق اپنی پاک بندے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ آیا اور ان باغبانون کو یعنی یہودیون کو بری طرح قتل کیا اور شریعت کا باغ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اور اونکی قوم کو سونپا جو اوس باغ کے پہل موسمون مین دیتے رہتے شریعت کے ہر ہر حکم پر جان دینے کو طیار رہتے ہے اب دیکہو اللہ تعالیٰ انجیل مین زبور کی آیت یاد دلاتا ہی اور صاف بتاتا اون لوگون کا بتلاتا ہے جنکو یہہ باغ سپرد ہوگا فرماتا ہی کیا تمنے نوشتون مین یعنے زبور شریف مین نہین پڑہا کہ وہ پتہر جسکو راج گیرون نے ناپسند کیا وہی کونے کا سرا ہوا یہہ اللہ کیطرف سی ہوا اور ہماری نظرون مین عجیب ہی اسکا یہہ مطلب کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیوی حضرت سارہ علیہا السلام نے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو اور اونکی ماں حضرت ہاجرہ علیہا السلام کو گہر سی نکال دیا اللہ تعالیٰ نے اوس وقت حضرت سارہ کی خاطر کی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو یہی حکم کیا کہ اسمٰعیل کو اور اونکی ماں کو بیابان سی باہر کردو حضرت ابراہیم علیہ السلام اونکو ملک شام سی مکہ مین لائے اس پتہر کو اپنی عمارت مین لگایا اپنی بیٹے حضرت اسحاق علیہ السلام کے ساتہہ اونکو نہ رکہا سو اللہ کے حکم سے وہی پتہر کونے کا سرا ہوا یعنی حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد کو آخر دنیا مین اللہ نے سب سی بہتر کر دیا کہ آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اونہی

پیدا کیا حضرت داؤد علیہ السلام سے اللہ کہواتا ہے کہ یہہ بات اللہ کیطرف سے ہوئی اور ہمارے
نظرون مین عجیب ہی یعنے ہماری قوم کی نظر مین یہہ بات بہت اچھی کی ہی اونکو بڑا تعجب آتا
ہی کہ یہہ کیونکر ہوگا جنکو اللہ نے الگ کردیا پہر اونکو کیونکر بلا دیگا اور کیونکر نوازیگا پادری کہتے
ہین کہ پتہر سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہین کیونکہ رسالہ اعمال کے چوتہے باب مین لکہا ہی کہ حضرت
شمعون حواری نے وعظ مین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حق مین فرمایا کہ یہہ وہ پتہر ہی جسکو
تم معمارون نے رد کیا سو وہی کونے کا سرا ہوا یعنے یہودیون سے کہا کہ تم اونپر ایمان نہ لائے
مگر اللہ نے اونکا دین لوگون مین بہت پہیلایا اس جگہہ وہ قاعدہ یاد کرنا چاہیے جسکو پادری
اسکاٹ نے لکہا ہی کہ بعضی خبرین بابت دو شخص کی ہوتی ہین مگر حواری لوگ اوسکو اس راہ سے
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حق مین پڑہ دیتے ہین کہ یہی احوال اونپر گذرا ہے کچہہ ضرور نہین
کہ وہ خبر حقیقت مین اونہین کی ہو اس قاعدہ کا بیان زبور شریف کی دوسرے سورت کی بشارت
مین ہوچکا ہے آے ایمان والو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر پہلے ہوچکا کہ باغبانون نے
اونکو اپنی سمجہہ مین قتل کیا پہر یہان ارشاد ہوا کہ اب باغ کا مالک آدیگا اور باغ اورون کو
دیگا اسپر زبور کی آیت یاد دلائی صاف مطلب یہہ ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد
وہ باغ جنکو سپرد ہوگا اونکا بیان زبور مین موجود ہے بعد اوسکی صاف فرمایا کہ خدا کی بادشاہت
یعنے خدا کیطرف سے جو دین کی بادشاہی پیغمبرون کو ملتی ہی یہہ بادشاہی ابتلک تمہاری
قوم کے لوگون کو ملتی تہی یعنے پیغمبر تمہاری قوم مین پیدا ہوتے تہے اب یہ نعمت تم مین سے
اوٹہہ جائیگی اور دوسری قوم کو دیجائیگی یعنے وہ آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جو کونے
کا سرا ہی یعنے ختم کرنیوالا سب پیغمبرون کا ہے وہ دوسرے قوم مین ظہور فرماویگا اے
عقلمندو اس لفظ کو دیکہو کہ اسلیئے مین تمہین کہتا ہون اسکا صاف مطلب یہہ ہی کہ زبور
مین چونکہ یون لکہا ہی اسلیئے مین تم سے کہتا ہون یعنے زبور کی آیت کا یہ مطلب ہی جو مین تمکو
سناتا ہون کہ خدا کی بادشاہی یعنے پیغمبری تمہاری قوم سے اوٹہہ جائیگی اور دوسرے
قوم کو دیجائیگی اب صاف مطلب کہل گیا کہ زبور کی آیت مین دوسری قوم کا ذکر ہے کہ
آخر زمانہ مین حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بعد اللہ اونکو نوازیگا پہر صاف یہ بتادیا کہ جو اوس

پتھر پر گریگا چور چور ہوجائیگا یعنی اوس پیغمبر سے اور اوس قوم سے جو مقابلہ کریگا پاش پاش ہوجائیگا
دیکھو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نامہ خسرو پرویز نے پھاڑ ڈالا آپنے یوں دعا کی کہ مُزِّقُوا
کُلَّ مُمَزَّقٍ یعنی وہ بالکل پرزے پرزے کردی جاوین سو چند روز مین خسرو کے بیٹے شیرویہ
نے اپنے باپ خسرو کو مار ڈالا پھر چند سال مین محمدیون نے اونکو ایسی شکست دی کہ نام و
نشان اوس سلطنت کا نرہا پھر فرمایا کہ جسپر وہ گریگا اوسکو پیس ڈالے گا یعنی وہ پیغمبر اور
اوسکی امتی جس سے مقابلہ کرینگے اوسکو پیس ڈالینگے دیکھو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
نے اور اونکی امت نے عرب کے بت پرستون کو اور یہودیون کو اور روم و شام اور مصر کو
جھوٹے عیسائیون کو اور فارس اور ہندوستان کے بت پرستون کو کیسا پیس ڈالا پادری
اسکاٹ لکھتا ہے کہ مسلمانون کا یہ دعوی ہے کہ وہ باغبان جنکو اللہ نے یہہ باغ دیا وہ مسلمان
لوگ ہین پادری جواب دیتا ہے کہ دیکھو انجیل پر عمل ہمارا ہے یا تمہارا اسکا جواب یہہ ہے کہ
انجیل پر عمل ہم محمدیون کا ہے اللہ کو اکیلا جاننا اور حضرت عیسی علیہ السلام کو اللہ کا بندہ اور
اوسکا پیغام پہنچانیوالا جاننا یہی اصل مطلب انجیل کا ہے جو تمام انجیل سے ظاہر ہے اور بیٹے
کا لفظ جو ہے اسکے معنے جو ہمنے سمجھے ہین کہ وہ اللہ کے پیارے بندے ہین یہی معنے انجیل
پاک سے جابجا ظاہر ہین اور یہہ لفظ اور پیغمبرون اور اولیاؤن کے حق مین بھی آیا ہے اصل مطلب
انجیل کا ہمنے پایا تمنے نہین پایا اور انجیل پاک کی بشارتون کے موافق ہم جناب محمد صلی اللہ
علیہ وسلم پر اور قرآن مجید پر ایمان لائے ہین تم لوگ انجیل سے بالکل برخلاف ہو پھر پادری
لکھتا ہے کہ کوئی غور کرے تو معلوم ہوگا کہ عیسائی اس زمانہ مین ہر طرح سے خدا کی برکت پاتے
ہین اور جو لوگ یہودیون کیطرح حضرت عیسی علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا نہین سمجھتے وہ ہرگز
پھلتے پھولتے نہین آگے پادری یہ ہم محمدیون کا اگلا وقت یاد کرو اللہ نے محمدیون کو کیسا
غلبہ دیا تھا اور اب بھی وہ خاص ملک جہان اللہ نے یہہ باغ شریعت کا لگایا تھا یعنی کنعان
کا ملک اور یروشلم اللہ نے محمدیون کو دیا ہے یہودیون کو اور تمکو اللہ نے اوس باغ پر قبضہ
نہین دیا اب بھی کچھہ نہین گیا یہہ نشانیان دیکھو اور محمدی ہو جاؤ جناب بشپ لکھتے ہین
کہ جب سردار کاہنون نے اور فریسیون نے آپ کی یہہ مثالین سنین تو سمجھہ گئے کہ ہمارے ہی

حق مین فرماتے ہین اونہون نے چاہا کہ آپکو گرفتار کرلین پر لوگون سے ڈرے کیونکہ وہ آپکو نبی جانتے
تھے اے پادریون دیکھو اوسوقت کے عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نبی جانتے تھے خدا
نہین جانتے تھے بائیسوان باب جناب متی لکھتے ہین کہ عیسیٰ علیہ السلام اونکو پھر مثالون
مین کہنے لگے کہ آسمان کی بادشاہت اوس بادشاہ کی مانند ہے جسنے اپنے بیٹے کا بیاہ کیا اور
اوسنے اپنے نوکرون کو بھیجا کہ بلائے ہوؤن کو بیاہ مین بلالاوین پر اونہون نے نہ چاہا کہ آوین
پھر اوسنے اور نوکرون کو یہہ کہکر بھیجا کہ بلائے ہوؤن سے کہو کہ دیکھو مینے کھانا تیار کیا میرے بیل
اور موٹے جانور ذبح ہوئے اور سب کچھ تیار ہے بیاہ مین آؤ پر وے کچھ خیال مین نلاکر
چلے گئے ایک اپنے کھیت مین اور دوسرا اپنی سوداگری کو اور باقیون نے اوسکے نوکرونکو
پکڑکے ذلیل کیا اور مار ڈالا تب بادشاہ غصے ہوا اور اپنی فوج بھیجی اور اون خونیون کو مار
ڈالا اور اونکا شہر آگ سے جلا دیا پھر اوسنے اپنے نوکرون سے کہا بیاہ کی تیاری تو ہوئی پر بلائے
ہوئے نالایق تھے اب تم سڑکون پر جاؤ اور جتنے تمکو ملین بیاہ مین بلالاؤ سو اون نوکرون نے
راستون پر جاکے سب کو جو اونہین ملے کیا برے کیا بھلے جمع کرلائے اور بیاہ کا گھر مہمانون سے بھر گیا
جب بادشاہ مہمانون کے دیکھنے کو اندر آیا اوسنے وہان ایک آدمی دیکھا جو شادی کا لباس پہنے
نہ تھا اور اوسے کہا اے میان تو شادی کے کپڑے بغیر پہنے یہان کیون آیا اوسکی زبان بند
ہوگئی تب بادشاہ نے نوکرون کو کہا اوسکے ہاتھ پاؤ باندھ کے اوسے لیجاؤ اور باہر اندھیرے
مین ڈال وہ وہان رونا اور دانت پیسنا ہوگا کیونکہ وہ جو بلائے گئے بہت ہین پر برگزیدہ
تھوڑے ہین اے محمدی بھائیو اس مثال کا مطلب یہہ ہے کہ جیسے دنیا کا بادشاہ اپنے بیٹے کا بیاہ
کرتا ہے اور سبکی دعوت کرتا ہے اسیطرح اللہ کا اگرچہ کوئی بیٹا نہین وہ اکیلا ہے اوسنے اپنے فضل سے
اپنے بندون کی دعوت کی اور بہشت مین طرح طرح کی کھانے کی چیزین تیار کین ہر طرح کی
میوے بنائے اور پیغمبرون کو بھیجا کہ بلائے ہوؤن کو بلالاؤ اسکا یہہ مطلب کہ پہلے حضرت
موسیٰ علیہ السلام کی معرفت اسرائیلیون کی قوم کو بلایا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد
اور بہت سے پیغمبر بھیجے اور اونکو حکم کیا کہ بلائے ہوؤن کو پھر بلاؤ یعنی اسرائیلیون کی قوم کو بار بار
پیغمبرون نے بلایا کہ اللہ کی راہ چلو تو جنت تمہاری واسطے تیار ہے ہم تمکو جنت کیطرف بلاتے ہین

اسرائیلیون نے نبیون کا کہنا نمانا اور بہت نبیون کو قتل کیا تب اللہ تعالی جو سبکا بادشاہ ہے غصہ ہوا اور اپنا لشکر بھیجکر اون خونیون کو ہلاک کیا اسکا یہہ مطلب کہ یہودیون سے نبیون کے خون کا بدلہ لینیکو اللہ اپنا لشکر بھیجیگا یہہ صاف محمدی فوج کی خبر ہے جنہون نے یہودیون کو قتل کیا او قوم بنی نضیر جو یہودیون کی ایک قوم تہی اونکی باغ مین آگ لگادی اور اوسکو جلادیا پادری اسکاٹ اسکو رومیون کی فوج کی خبر ٹہراتا ہے جنہون نے حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد شہر یروشالم کو مسجد سمیت ویران کیا افسوس پادریون کی عقل پر کہ بت پرستون کی فوج کو اللہ کی خاص فوج ٹہراتی ہین اور جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اونکی امتی جو سب اللہ کے پوجنی والون کے سردار ہین اونکو اللہ کی فوج نہین سمجہتی افسوس ایسی عقل پر ہزار افسوس پادری لکہتا ہے کہ شاید اللہ نے اس بدکار شہر اور اوسکی باشندون کی یعنے شہر یروشالم اور یہودیون کے سزا دینی کے لیے فرشتون کو بہیجا ہو لیکن وسپاشیان اور طیطس کی فوجین اللہ کے عدل اور غضب کا وسیلہ تہین اسلئے ہم اونکو بہی اللہ کی فوج سمجہتی ہین اے پادریو یہان اپنی فوج کا لفظ ہے یہہ فضیلت بت پرستون کی حق مین مت لو اللہ سے ڈرو اللہ کا خاص لشکر محمدی لوگ ہین جنکو اللہ نے قرآن مین حزب اللہ یعنے اللہ کی فوج خطاب دیا ہے اونکو یہہ خطاب دیکر انجیل کا مطلب کہولدیا ہے اسکے بعد اس مثال کا یہہ مطلب سمجہو کہ اللہ تعالے نے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اور اونکی امت کو کہا کہ بہشت تیار ہے مگر یہہ بلائی ہوئے نالائق تہے جنہون نے قتل ہونا اور تباہ ہونا سب قبول کیا مگر ضد نہ چہوڑے اور ایمان نلائے اب تم اور قومون کو بلاؤ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اونکی خادم پہلے دس برس مکہ میں بت پرستون کو اور مدینہ مین یہودیون کو ایمان کیطرف بلاچکے تہے اب آپ نے اور آپکی طرف سے آپکی نائبون نے عرب کی اور قومون کو بلایا ہر طرف سے فوج فوج محمدی دین مین لوگ داخل ہوئے یہان تک کہ شام اور روم اور مصر اور فارس اور ہند مین ایمان پہیلا انجیل کا مطلب کہل گیا کہ گہر مہمانون سے بہر گیا جب وہ بادشاہ جو سب بادشاہون کا مالک ہے قیامت کے دن مہمانونکو دیکہنی آویگا جنکا لباس دعوت کے جانیکے لائق نہوگا یعنے جو ظاہر ایمان کرتے ہین اور دل مین ایمان نہین رکہتے وہ بہی پہلے مسلمانون میں ملے جلے ہونگی سورہ حدید

مین اللہ تعالی نے خبر دی ہے کہ منافق مرد اور منافق عورتین ایمان والون سی کہین گے کہ ہمارے طرف دیکھو کہ تمہاری روشنی مین سے ہم بہی کچھ لیوین اون سی کہا جاویگا کہ اپنی پیچھی پلٹ جاؤ اور نور کو ڈہونڈو پہر اونکی بیچ مین ایک دیوار کھڑی کر دی جاویگی آخر کو منافق دوزخ مین ڈالدیئے جاوینگی اور ایمان والی بہشت مین جاوینگی جیسا انجیل مین فرمایا کہ وہ باہر کی اندہیرے مین ڈالدیئے جاوینگی یعنی نور سی الگ کر لیے جاوینگی اور دوزخ مین ڈالدیئے جاوینگی تیئیسوین باب مین سینتیس آیتون کے بعد اللہ فرماتا ہے دیکہو تمہارا گھر تمہارے لیے ویران چھوڑا جاتا ہے کیونکہ مین تم سی کہتا ہون کہ اب سی تم مجکو پہر نہ دیکہو گے جب تک نکہوگے مبارک ہے وہ جو خداوند کے نام سی آتا ہے پادری اسکاٹ اسکا مطلب یون لکہتا ہے کہ تمہارا گھر یعنے مسجد بیت المقدس اب ویران چھوڑ دیا جاویگا اور اب سی بہی نہ دیکہو گے جب تک وہ وقت نہ آوے کہ تمہاری اولاد جو آیندہ زمانہ مین ہوگی وہ کہیگی مبارک ہے وہ جو اللہ کے نام سی آتا ہے یہہ لفظین ایک سو اٹھارہوین زبور کی چھبیسوین آیت مین آئی ہین اور اکیسوین باب کی نوین آیت مین ہے کہ لوگون نے حضرت عیسی علیہ السلام کے حق مین یہہ لفظ کہا کہ مبارک ہے وہ جو خداوند کے نام سی آتا ہے اس جگہہ پہر پادری لکہتا ہے کہ اسکا یہہ مطلب کہ اللہ کیطرف سے پیغام پہونچانے کو آتا ہے پادری لکہتا ہے کہ اس کل بیان کا مطلب یہہ ہے کہ یہودی لوگ کسی زمانہ مین حضرت عیسی علیہ السلام پر ایمان لاوینگی اور شہر یروشلم آپکے دوسرے آنے سے پہلی شاید بحال ہو جائیگا اے محمدی بہائیو اس زبور کی بائیسوین آیت یہہ ہے کہ وہ پتہر جسکو معمارون نے رد کیا وہی کونے کا سرا ہوا پہر تین آیتون کے بعد یون ہے مبارک ہے وہ جو خداوند کے نام سی آتا ہے اس محمدی بشارت کا مطلب انجیل سی اور زیادہ کہل گیا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ تم مجکو پہر نہ دیکہو گے یعنی میری عبادت اب اس مسجد مین ہوگی جبتک وہ وقت نہ آوے کہ ایک اور پیغمبر کو اللہ بہیجیگا اور تم یعنے تمہاری اولاد کی لوگ جو اوسوقت مین ایمان لاوینگی وہ کہین گے مبارک ہے وہ جو اللہ کے نام سی آتا ہے یعنے اللہ کا پیغام پہونچانیکو آتا ہے اور سوقت یہہ مسجد پہر آباد ہو جاویگی اسکا صاف ظہور محمدی وقت مین ہوا مگر پادری کے نزدیک اسکا ظہور جب ہوگا جب سب یہودی نصرانی ہو جاوین اور اس

مسیح کو لیوین یا اللہ یہود اور نصاریٰ دونوں کو ان جھوٹے خیالوں سے نجات دے آمین جناب یوحنا
حواری نے جو انجیل جمع کی ہے اوسکے شروع میں اٹھارہ آیتوں کے بعد لکھا ہے کہ یہودیوں نے یروشلم
سے کاہنوں اور لاویوں کو بھیجا کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام سے پوچھیں کہ آپ کون ہیں آپنے اقرار
کیا اور انکار نہ کیا بلکہ اقرار کیا کہ میں مسیح نہیں ہوں اور اونہوں نے آپ سے پوچھا کہ کیا آپ
الیاہ ہیں آپنے فرمایا میں نہیں ہوں پھر پوچھا کہ آپ وہ نبی ہیں فرمایا نہیں پھر پوچھا کہ آپ
کون ہیں آپنے فرمایا کہ میں جنگل میں پکارنے والے کی آواز ہوں کہ اللہ کی راہ کو سیدھا کرو
جیسا اشعیا نبی نے فرمایا اے عقلمندو یہان سے معلوم ہوا کہ اگلے پیغمبروں نے مسیح کی خبر
دی تھی اور ایک اور بڑے نبی کی خبر دی تھی اور الیاہ کی بھی خبر دی تھی سو یہودیوں نے
حضرت یحییٰ علیہ السلام سے پوچھا کہ آپ کون ہیں یعنے جن پیغمبروں کی خبر چلی آتی ہیں
یعنے مسیح اور الیاہ اور وہ نبی ان میں آپ کون ہیں آپنے صاف فرمایا کہ میں مسیح نہیں ہوں
اونہوں نے پوچھا کہ آپ الیاہ ہیں فرمایا نہیں اوس وقت تک آپکو معلوم نہ تھا کہ الیاہ اللہ نے
میرا ہی خطاب دیا ہے پھر اونہوں نے پوچھا آپ وہ نبی ہیں فرمایا نہیں معلوم ہوا کہ وہ نبی جنکی
منصب بڑا اونچا تھی وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سوا ہیں وہ نبی کا لفظ اسلیئے کہا کہ اون
نبی کی بڑی شان ہے اونکی شان و شوکت سبکے دلمیں جمی ہوئی تھی کہ وہ ساری جہان میں
ایمان پھیلاوینگے اور کافروں کی خون بہاوینگے جس شخص کی بڑی شان ہوتی ہے اوسکے ذکر
میں بہت باتیں دہنی کی حاجت نہیں پڑتی کیونکہ اوسکی سب باتیں اور نشان سبکو معلوم ہیں
ایک ہی اشارہ سے مطلب نکل آتا ہے اسلیئے پوچھنے والوں نے کہا کہ آپ وہ نبی ہیں یعنے وہ نبی
جنکا شہرہ مدت سے ہو رہا ہے اور جنکی آنیکی بڑی دھوم ہے وہ نبی آپ تو نہیں فرمایا میں نہیں
ہوں یہہ اشارہ ایسا کھلا ہوا تھا کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام وہ نبی کے لفظ سے مطلب سمجھ گئے
اور فرمایا میں نہیں ہوں پادری طامس اسکاٹ لکھتا ہے کہ یہودی غلطی کرتے تھی اور سمجھتے تھے کہ
الیاس مسیح کے سوا ایک اور نبی مانند موسیٰ کے مسیح سے پہلے آوینگے اے پادریو ان لوگون نے
یہہ لفظ نہیں کہا کہ وہ نبی مسیح سے پہلے آوینگے اور وہ لوگ جو سمجھتے تھے کہ مسیح کے سوا ایک اور
نبی آوینگے جو مانند موسیٰ کے ہیں یہہ سمجھ اونکی تمام کتابوں کے موافق ہے متی کی انجیل کے ستر ہویں

باب مین جہان یہہ بیان ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام شمعون اور یعقوب اور یوحنا کو ایک
پہاڑ پر لے گئے وہان آپکا چہرہ آفتاب کی طرح چمکنے لگا اور حضرت موسیٰ اور حضرت الیاس
آپ سے باتین کرتے ہوے دکہلائی دیے اس مقام پر پادری اسکاٹ اردو تفسیر مین
لکہتا ہے کہ اکثر یہودیون کا یہہ گمان تہا کہ دو مسیح ہونگے ایک تو جلیل القدر ہوگا اور دوسرا
تکلیف اوٹہانیوالا کیونکہ پاک کتاب مین مسیح کے مقدمہ مین جو جدا جدا بیان ہین انسے
یہودیون کو یون معلوم ہوا کہ ایک نہایت معزز شخص آنیوالا ہے اور ایک مصیبت
اوٹہانیوالا بہی ہوگا یعنے بعض آیت سے وہ ایک شان وشوکت والا بیان ہوا اور
بعض مقام سے وہ آنیوالا مسیح نہایت عاجز اور رسوا تک دکہ اوٹہانیوالا ثابت ہوا
پس وہ گمان کرتے تہے کہ دو مسیح ہونگے یہہ لکہکر پادری لکہتا ہے کہ آپکی صورت بدلنے
سے ثابت ہوا کہ آپ ہی تکلیف اوٹہانیوالے ہین آپ ہی جلیل القدر مسیح ہین پادری کا
مطلب یہہ ہے کہ دونو طرح کی خبرین آپ ہی کی تہین کیونکہ آپنے اپنی شان وشوکت
دکہلائی آسکا جواب یہ ہے کہ وہ جو بڑے بڑے نشان دوسرے پیغمبر کے ہونیکے
ایمان والون کا غالب ہوجانا اور بے ایمانونکی سلطنتون کا مٹ جانا اور دین کا فتح
ہونا اور یروشلم کا آباد ہونا ان باتون کو تم کیون بہول جاتے ہو دیکہو جو مطلب دونون
کے یہودیون نے سمجہا تہا اسی مطلب کو حضرت یحییٰ علیہ السلام نے یہودیون کے
سوال کے موافق جواب دیا کہ مین مسیح نہین ہون اور وہ نبی بہی نہین ہون اگر
یہودیون کی سمجہ حضرت یحییٰ علیہ السلام کے نزدیک غلط ہوتی تو بولتے کہ مسیح
ایک اور وہ نبی نہین ہے تم دوسرے کی راہ مت دیکہو آسے پادریو خوب غور کرو کیا
کتابون مین دو پیغمبرون کی خبرین صاف ظاہر ہین اللہ سے ڈرو اور سمجہو [illegible]
یہہ جو حضرت یحییٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ مین الیاہ نہین ہون اسکا مطلب
[illegible] معلوم نہ تہا کہ الیاہ [illegible]
انجیل کے گیارہوین باب کی چودہوین آیت مین ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے
حضرت یحییٰ علیہ السلام کے حق مین فرمایا کہ الیاہ جو آنیوالا تہا یہی ہے اور لوگ [illegible]

اپنی انجیل کے سرے پر لکھا ہے کہ زکریا علیہ السلام کو فرشتے نے بشارت دی کہ تیری بیوی بیٹا
جنیگی اور اوسکا نام یوحانان یعنے یحیی رکھنا وہ بنی اسرائیل میں سے بہتوں کو اونکی خدا کیطرف
پہیریگا اور وہ اوسکے آگے یعنے اللہ کے آگے الیاہ کی روح اور قوت سے چلیگا اسکا یہہ مطلب
کہ الیاس پیغمبر علیہ السلام کی روح پاک کا فیض اور زور یا دعلین ظاہر ہوگا وہ اونکی روح
کے زور سے چلے پہیریگا متی کی انجیل کے سترہویں باب کی بارہویں آیت میں ہے کہ الیاس
آچکا لیکن اونہوں نے اوسکو نہیں پہچانا بلکہ جو چاہا اوسکے ساتھ کیا اور جناب یوحنا انجیل کے
پہلے باب میں ہے کہ جن لوگوں کو یہودیوں نے بھیجا تھا اونہوں نے حضرت یحیی علیہ السلام سے پوچھا
تو پہر کہ آپ اگر نہ مسیح ہیں نہ الیاس اور نہ وہ نبی تو پہر کیوں آپ اصطباغ دیتے ہیں
آپنے فرمایا میں پانی سے اصطباغ دیتا ہوں پر تمہارے درمیان ایک کھڑا ہے جسکو تم نہیں
جانتے یہہ وہی ہے جو میرے بعد آنیوالا تھا اور مجھسے مقدم تھا جسکے جوتے کا تسمہ میں
کھولنے کے لائق نہیں ہوں یہہ اشارہ صاف حضرت عیسی علیہ السلام کیطرف تھا پہر لکھا
ہے کہ دوسرے دن حضرت یحیی علیہ السلام نے حضرت عیسی علیہ السلام کو اپنی پاس آتے
دیکھا اور فرمایا یہہ وہی ہے جسکے حق میں مینے کہا کہ ایک مرد میرے پیچھے آتا ہے جو مجھسے مقدم
ہوا کیونکہ مجھسے پہلے تھا اور مینے روح کو کبوتر کی مانند آسمان سے اوترتے دیکھا اور وہ اوسپر
ٹھہری اور میں اوسکو نہ جانتا تھا پر جس نے مجھے پانی سے اصطباغ دینے کو بھیجا اوسنے مجھے
کہا کہ جسپر تو روح کو اوترتے اور ٹھہرتے دیکھے وہی ہے جو روح القدس سے اصطباغ دیگا
یہاں سے معلوم ہوا کہ حضرت یحیی علیہ السلام کو پہلے معلوم نہ تہا کہ حضرت عیسی وہی
مسیح ہیں جنکی میں خبر دے چکا ہوں اللہ تعالے نے آپکو بتلایا کہ جسپر تو روح القدس کو
اوترتے دیکھے وہی مسیح ہے جب آپنے یہہ نشان دیکھا تب پہچانا اسیطرح پہلے آپکو معلوم نہ تہا
کہ الیاہ وہ [illegible] خطاب دیا ہے بارہواں باب اس باب میں یہہ بیان ہے کہ حضرت
عیسی علیہ السلام یروشلم میں تشریف لائے اٹھائیسویں آیت میں ہے کہ آپنے کہا اے
باپ اپنے نام کو جلال دے وونہیں آسمان سے آواز آئی کہ مینے جلال دیا ہے اور پہر جلال
دونگا تب لوگوں نے جو حاضر تھے یہہ سنکر کہا کہ بادل گرجا اوروں نے کہا کہ فرشتہ اوسسے بولا

آپنے فرمایا کہ یہہ آواز میرے واسطے نہین بلکہ تمہارے واسطے آئی اب اس جہان پر عدالت آئی اب اس جہان کا سردار نکال دیا جاویگا عبرانی انجیل جو بیروت مین چھاپی گئی ہے اسکی لفظین یہہ ہین عتاہ شرعا عولام ھزہ عتہ شلیط ھعولام ھزہ یشلیخ حوصاہ یعنے اب سردار اس جہان کا نکالدیا جاویگا ایک قدیم عربی ترجمہ مین یون ہے ملقی خارجا یعنے باہر نکالدیا جاویگا اسکے ایمان والو اللہ تعالےٰ نے حضرت عیسی علیہ السلام سے وعدہ کیا اور فرمایا کہ مینے اپنے نام کو جلال دیا ہے یعنے تیری باعث سے اپنے نام کی عظمت اور شان ظاہر کی ہے اور دوبارہ پھر اپنے نام کو جلال دونگا یعنے تیرے بعد آخری پیغمبر ہوویگا اوسکی باعث سے اپنے نام کی عظمت اور شان خوب پھیلاؤنگا تب حضرت عیسی علیہ السلام نے اس کلام کا مطلب بیان فرمایا کہ یہہ آواز تمہارے لیے آئی ہے کہ تم یاد رکھو اور جو لوگ آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو پاوین اونکی شریعت کے تابع ہو جاوین پھر فرمایا کہ اب اس جہان پر عدالت آئی دیکھو وہی عدالت کا پتا جو توریت اور نبیون اور صحیفون مین بڑی دھوم سے بیان فرمایا تھا وہی یہان پھر یاد دلایا پھر صاف فرمایا کہ اس جہان کا سردار یعنے وہ پیغمبر جو سارے جہان کیطرف بھیجا جاویگا اور سب آدمیون اور جنون کو اللہ کا پیغام پہونچاویگا اور اوسکی دشمنون کا یہانتک ظلم ہوگا کہ وہ اپنے وطن سے یعنے مکہ سے نکالدیا جاویگا جب اتنا ظلم دشمنون کا اوسپر ہوگا تب اوسکو عدالت کا یعنے ظالمون کے قتل کا اور جہاد کا حکم ہوگا اور سارے جہان کی عدالت ہوگی یعنے سارے جہان کے کافرون پر جہاد ہوگا صحیح بخاری مین ہے کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جب پہلے پہل حضرت جبرئیل علیہ السلام نے سورہ اقرأ کی پانچ آیتین سنائیں اور آپنے یہہ احوال ورقہ سے بیان فرمایا وہ انجیل لکھا کرتے تھے اونھون نے کہا کاشکے مین اوسوقت تک زندہ رہتا جب آپکی قوم کے لوگ آپکو نکالدینگے اور اگر مین آپکا دن پاؤنگا تو آپکی بڑی مدد کرونگا معلوم ہوتا ہے کہ ورقہ نے یہہ بات انجیل پاک کے اسی مقام سے سمجھی تھی جناب یوحنا نے اس باب مین اور تیرھوین اور چودھوین باب مین بہت کلام لکھا ہے جو آپنے یروشلم مین سنایا ہے چودھوین باب کی پندرہ آیتون کے بعد یون ہے اگر تم مجھسے محبت رکھتے ہو تو میرے حکمون پر عمل کرو اور مین اپنے باپ

مانگونگا اور وہ تمھین دوسرا فارقلیط دیگا کہ تمھارے ساتھ ہمیشہ تک رہے وہ سچائی کی روح
جسکو یہہ جہان نہین طاقت نہین رکہتا کہ اوسکو قبول کرے کیونکہ اوسکو نہین دیکہتا اور نہ اوسکو جانتا
ہے لیکن تم اوسکو جانتے ہو کیونکہ وہ تمھارے ساتھ رہنے والا ہے اور تمھارے درمیان ہوویگا
اے میری بہائیو حضرت عیسی علیہ السلام اللہ کے حکم سے فرماتے ہین کہ اللہ تعالی سے جو بہیجنے
والا ہے مانگونگا اور وہ تمکو دوسرا فارقلیط دیگا اسکا صاف مطلب یہہ ہے کہ میرے بعد دوسرے نبی
بہیجیگا عربی ترجمہ جو سن سولہ سو اکتر عیسوی مین پادریون نے چہاپا تہا اوسمین فارقلیط کا لفظ
لکہا ہے اور ترجمہ کرنیوالون نے اس لفظ کے ترجمہ مین کسی نے لکہا ہے تسلی دینے والا کسی نے
شافع کا لفظ کسی نے وکیل کا لفظ لکہا ہے اب عبرانی انجیل جو بیروت مین چہاپی گئی ہے اوسمین
[illegible] کا لفظ لکہا ہے پادری گاڈفری لکہتا ہے کہ سینٹ جیروم نے جو انجیل کا ترجمہ لاطینی زبان
مین کیا ہے اوسمین لفظ لاطینی پیرکلی طاس لکہا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اوس کتاب مین
جس سے سینٹ جیروم نے ترجمہ کیا تہا لفظ پیریکلیوطاس تہا نہ پیری کلی طاس اسوجہ سے مسلمانون
کے اوس بیان کو بہت مدد ملتی ہے جو ہاتہ کی لکہی ہوئی پرانی کتابون کے عبارت ہونیکی باب مین
وہ کرتے ہین لفظ پیری کلی طاس کے معنی پر پادریون مین بہت اختلاف ہے بشپ مارش نے لکہا
ہے کہ پیری کلی طاس کے تین ترجمے ہین اول معنی حامی کے ہین جو معتبر اور یونانی بزرگون کے
[illegible] مین دوسرے معنی مبین کے ہین یہہ وہ معنی ہین کہ انسٹائی نے بجائے اس لفظ
فارقلیط زبان خالدیہ کے کہی ہین جس سے یہہ معنی پائے جاتے ہین اور شاید خود حضرت عیسی نے
یہہ لفظ بولا تہا اور تیسرے واعظ جسکو اوسی شخص نے یعنی انسٹائی نے فانالو کی لکہی ہوئی
عبارت کا حوالہ دیکر بتلایا ہے مسلمان کہتے ہین کہ یہہ لفظ اصل مین پیری کلیوطاس تہا جسکے
معنی مشہور یا ممتاز کے ہین جو عربی مین معنے لفظ محمد کے ہین پادری گاڈفری لکہتا ہے کہ اگر حضرت
عیسی علیہ السلام نے لفظ فارقلیط فرمایا تہا اور اس لفظ کے معنے ستودہ کے ہین جیسا کہ مسلمان
کہتے ہین تو اوسکا ترجمہ اس لفظ یونانی پیری کلی طاس مین غلط ہے اور بشپ مارش اور انسٹائی نے
جو ترجمہ کیا ہے غلط ہین اور اس لفظ کو اوس لفظ سے بدلنا چاہیے جسکے معنی ستودہ کے ہین یعنی
[illegible] پیری کلیوطاس ہونا چاہیے اگر یہہ لفظ حضرت عیسی علیہ السلام کا

بولا ہوا زبان خالدیہ یا عبرانی یا عربی کا ہو تو اوس سے وہی مراد پائی جانی چاہیے جو اوسکے معنے
اون زبانوں میں تھے اگر وہ خالدیہ کا لفظ عربی مصدر سے نکلا ہے تو اوسکی وہی معنے چاہیئیں جو عربی میں
سکے ہیں اور تب اوسکی معنے ستودہ یا شخص ممتاز کے ہونگی اگر دیکھنے والے سخن [illegible] لیں گے
لفظ کلیوطاس کو ہم مراد اور پسندیدہ دونوں سے سچا ایسے ستودہ آدمی سے [illegible] کیا ہے امام احمد
قسطلانی نے مواہب لدنیہ میں لکھتے ہیں کہ بارقلیطا اور فارقلیطا کے ساتھ [illegible] اور اوسکے بدلے فے
اور رے اور قاف کے اوپر زبر اور رے ساکن اور قاف کے اوپر زبر اور رے کے اوپر زبر اور
قاف ساکن اور رے کے نیچے زیر اور قاف ساکن امام زرقانی شرح میں لکھتے ہیں کہ [illegible]
کہ یہی صحیح ہے اور شامی نے یقین کر کے اسیکو لکھا ہے قسطلانی لکھتے ہیں کہ یہ نام آپکا یوحنا کی
انجیل میں آیا ہے اور اسکی معنے ہیں روح الحق یعنے سچائی کی روح اور ثعلب نے یعنے امام احمد
ابن یحیی بغدادی نے کہا کہ اسکی معنے ہیں فرق کرنیوالا یعنے جدا کرنیوالا سچ کو جھوٹ سے امام زرقانی
لکھتے ہیں کہ بعضوں نے کہا اسکی معنے ہیں حمد کرنیوالا اور بعضوں نے کہا بہت حمد کرنیوالا [illegible]
نے کہا کہ اکثر انجیل والے کہتے ہیں کہ اسکی معنے ہیں خلاص کرنیوالا [illegible] امام احمد
ابن یحیی بغدادی نے کہی کہ فرق کرنیوالا یعنے سچ کو جھوٹ سے جدا کرنیوالا [illegible] معنی سے
ملتے ہیں جو پادری گاڈفری نے انسطائی کی زبانی لکھی ہیں یعنے [illegible] بیان کرنیوالا اور
واعظ کے معنی لکھی یعنے وعظ اور نصیحت کرنیوالا یہ معنی بھی اسی سے قریب ہیں اور جنھوں نے کہا
اسکی معنے ہیں تعریف کرنیوالا یا بہت تعریف کرنیوالا یعنے احمد کی بہت تعریف کرنیوالا یہی معنے
لفظ احمد کی ہیں جو جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرا نام ہے اور پادری سیل صاحب نے جو
معنے کہی ہیں یعنے ستودہ یعنے تعریف کیا ہوا یہ سکے بعینہ نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے [illegible]
لوگ یہ سب نشانیاں دیکھ بھال کر عقل کی آنکھ بند کر کے کہتے ہیں کہ یہ خبر روح القدس کی [illegible]
ہے جو حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد حواریوں پر اوترا تھا اب ہمکو روح القدس کے اوترنیکا
احوال لکھنا ضرور ہے تاکہ صاف ظاہر ہو جاوے کہ جو پتی اور نشان فارقلیط کے یہاں فرمائے
ہیں وہ پتی روح القدس میں ظاہر نہیں [illegible]
حضرت جبرئیل علیہ السلام کا ہے قرآن شریف [illegible]

روح القدس نے اللہ کیطرف سے اوتارا ہے دوسری جگہہ فرمایا کہ جبرئیل نے اوتارا معلوم ہوا کہ روح
القدس جبرئیل کا خطاب ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حق میں اللہ فرماتا ہے وایدناہ بروح
القدس یعنے ہمنے مدد کی عیسیٰ کی روح پاک سے پس ہای افسوس پادری لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کو دوسرا خدا جانتے ہیں اور روح القدس کو تیسرا خدا ٹھہراتے ہیں اہل ایمان والو روح القدس
جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کیطرح اللہ کے بندے ہیں وہ اللہ کے حکم سے حضرت عیسیٰ عم کے اور
حواریوں کے ساتھ رہا کرتے تھے لوقا کے تیسرے باب کی بائیسوین آیت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کی ذکر میں ہے کہ روح القدس جسم کی صورت میں کبوتر کی مانند اوسپر اوترا پھر چوتھے باب کے شروع
میں ہے کہ عیسیٰ روح القدس سے بھرے ہوے اردن سے پھرے اور روح کی رہنمائی سے بیابان
میں گئے اور متی کے دسویں باب میں ان باتوں کا بیان ہے جو آپنے شاگردوں سے فرمائیں اور انیسویں
آیت میں یون ہے کہ جب تمکو حاکموں کے پاس لیجاویں تو فکر مت کرو کہ کیا جواب دوگے کیونکہ
روح القدس [illegible] اب خوب ثابت ہوا کہ روح القدس
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ اور آپکی شاگردوں کے ساتھ رہتے تھے اب جو آپ خبر دیتے
ہیں کہ [illegible] فارقلیط آویگا یہہ خبر روح القدس کی ہرگز نہیں ہوسکتی پادری
کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد روح القدس نے نئی طرح پر ظہور کیا پہلے اسطرح
پر ظہور نہیں کیا تھا [illegible] اب تم سنلو وہ فیض روح القدس کا جو حضرت عیسیٰ عم
کے بعد [illegible] اوسکی خبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کن لفظوں سے دی تھی اور وہ
فیض حواریوں [illegible] رسالہ اعمال کے سرے پر لکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
جب جی اٹھے [illegible] چالیس دن تک اونکو دکھلائی دیتے رہے جنکو آپ نے چن لیا تھا
اور خدا کی بادشاہت کی باتیں کہتے رہے اور اونکو حکم دیا کہ یروشلم سے باہر مت جاؤ بلکہ باپکے
اوس وعدے کی جسکا ذکر تم مجھسے سن چکے ہو راہ دیکھو کہ یحییٰ نے تو پانی سے اصطباغ دیا پر تم تھوڑے
دنوں کے بعد روح القدس سے اصطباغ پاؤگے جو لوگ جمع تھے اونہوں نے پوچھا کہ کیا آپ
اسیوقت اسرائیلیوں کی بادشاہت کو پھر بحال کیا چاہتے ہیں آپنے فرمایا تمہارا کام نہیں کہ
اون وقتوں اور موسموں کو جانو جنہیں باپنے اپنے ہی اختیار میں رکھا ہے لیکن جب

روح القدس تمہارے اوپر آویگا تم قوت پاؤگے اور یروشلم اور سارے یہودیہ اور سامریہ میں بلکہ زمین کی سرحد تک میرے گواہ ہوگے اور یہہ فرما کر اونکے دیکھتے ہوئے آپ اوپر اوٹھائے گئے اور بدلی نے آپکو اونکی نظروں سے چہپا لیا تب وہ زیتون پہاڑ سے یروشلم کو پہرے اور ایک کوٹھی پر چڑھے جہاں پطرس یعنے شمعون اور یعقوب اور یوحنا اور اندریاس فیلبوس اور توما اور برتولما اور متی اور حلفا کا بیٹا یعقوب اور شمعون زیلوتیس اور یعقوب کا بہائی یہودا رہتے تھے یہہ سب ایک دل ہوکے دعا اور منت کر رہے تھے اور اونکے ساتھ عورتیں اور حضرت عیسیٰ کی ماں مریم اور اونکے بہائی بھی تھے اور جب عید پینتکوست کا دن آیا تہا وہ سب ایک دل ہوکر اکٹھی ہوئی اور یکایک آسمان سے ایک آواز آئی جیسے بڑے آندہی چلی اور اوس سے سارا گھر جہاں وہ بیٹھے تھے بھر گیا اور اونہیں جدی جدی آگ کی سی زبانیں دکھلائی دیں اور ان میں سے ہر ایک پر ٹھہریں اور وہ سب روح القدس سے بھر گئے اور غیر زبانیں بولنے لگے جیسے روح نے اونہیں بولنے کی قدرت بخشی اور خدا ترس یہودی ہر ایک قوم میں سے یروشلم میں آرہے تھے اسوقت جب یہہ آواز آئی تو بہیڑ لگ گئی اور سب دنگ ہوگئی کیونکہ ہر ایک نے اونہیں اپنی بولی بولتے سنا اور سب حیران ہوئے اور ایکدوسرے سے کہنے لگے کہ دیکھو یہہ سب جو بولتے ہیں کیا جلیل کے رہنے والے نہیں ہیں مگر ہر ایک ہم میں سے اپنی اپنے وطن کی بولی سنتا ہے پارتھی اور میدی اور عیلامی اور رہنے والے مسوپوتامیہ کے خراسان اور فارس اور عراق عجم کے اور آسیا صغیر یعنے کوچک ایشیا کے اور مصر اور روم اور عرب کے ہم اپنی اپنی زبانوں میں انسے اللہ کی بڑی باتیں بولتے سنتے ہیں تب جناب شمعون نے کہڑے ہوکر بلند آواز سے اون یہودیوں کو وعظ سنایا اور خوب سمجہایا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی معجزوں کا خوب بیان فرمایا اس وعظ کو سنکر تین ہزار آدمی کے قریب ایمان لائے پہر یہودیوں نے حضرت شمعون کو قید کیا پہر دوسرے دن چہوڑ دیا تب حواریوں نے اور سب عیسائیوں نے جمع ہوکر اللہ سے دعا مانگی کہ یا اللہ ہمکو ایسی قوت دے کہ کمال دلیری سے تیرا کلام سناویں جب وہ دعا مانگ چکے وہ مکان جہاں وہ جمع تھے لرزا اور سب روح القدس سے بھر گئے اور خدا کا کلام دلیری سے سنانے لگے اے ایمان والو اب فارقلیط کہتے اور نشان جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بتلائی ہیں اونکو دیکھتے جاؤ کہ وہ بھی احمد نشان روح القدس کے اور ترجمے میں بتایا ہے بہ غیر ہی ہے اور اس لفظ کو دیکھو کہ

اللہ تعالی تمکو دوسرا فارقلیط دیگا اسکا صاف یہہ مطلب ہی کہ ایک فارقلیط یعنے سچی باتون کا ظاہر کرنیوالا
یا انکو سکہانیوالا اور اللہ کی تعریف کرنیوالا مین ہون مین جاتا ہون میرے بعد دوسرا فارقلیط
آویگا جب یہہ مطلب ٹہرا تو یہہ بشارت ایسے شخص کی ہے جو حضرت عیسی علیہ السلام کیطرح انسان
ہوا اور سبکو دکہلائی دیوے اور اللہ کا کلام سناوے اور جناب روح القدس بشر کی شکل مین دکہلائے
نہین دیئے بلکہ اللہ کے حکم سے اونکا نور اور فیض حواریون کے روح اور دل اور بدن مین سما گیا
اور سبہہ بولیان اونکو معلوم ہوگئین اور دل اور روح کی قوت بہت بڑہ گئی اور دشمنون کا ڈر
بالکل دل سے نکل گیا ہر ہر شہر کے یہودیون اور بتپرستون مین وعظ سناتی تہی اور کسی کا ڈر
دل مین نہین لاتے تہے اللہ اور رسول کے عشق کے جوش مین طرح طرح کے صدمے دشمنون کے
ہاتہ سے خوش خوش ہوکر اوٹہاتے تہے ابن حجر رحمہ اللہ نے صواعق مین لکہا ہے کہ طبرانی نے اچہی سند
سے روایت کیا ہے کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق نبی ہین سب کی امت مین ایسے
لوگ ہوتے تہے کہ اون سے کلام کیا جاتا تہا اگر میری امت مین کوئی ہے تو عمر ہے لوگ بولے کہ اون
سے کسطرح کلام کیا جاتا تہا آپنے فرمایا فرشتے اونکی زبان پر بولتے تہے اسکے ایماندار حضرت
عیسی علیہ السلام نے جب روح القدس کے آنیکا وعدہ یاد دلایا اپنے لفظون مین بہی یاد دلا دئیے
کہ مین تمسے کہتا تہا کہ تم روح القدس سے اصطباغ پاؤگے یعنے اوس کے نور اور فیض مین رنگین ہوجاؤگے
یہان صاف فرما دیا کہ تم سمجہہ لو کہ یہہ اشارہ فارقلیط کیطرف نہین ہے جب آپنے یہہ فرمایا لوگ سمجہے کہ
شاید وہ وقت بہی آپہنچا کہ اسرائیل کے بیٹے ایمان والون کی بادشاہی قائم ہوا اور رومی
بت پرستون کی سلطنت جاتی رہے آپنے فرمایا تمہارا کام نہین کہ اون وقتون کو جانو جنکو اللہ نے
اپنے ہی اختیار مین رکہا ہے اسکے یہہ مطلب ہی کہ وہ وقت ابہی نہین آیا ابہی وہ وقت بہت دور
ہے یہہ اشارہ [illegible] کیطرف ہے پہر فرمایا کہ جب روح القدس تمہارے اوپر
آویگا تم قوت پاؤگے اور سب ملکون مین [illegible] مطلب کہ روح القدس [illegible] قوت
سے ایمان اور دل کی قوت ہوجاویگی کہ تم سب ملکون [illegible] پیغمبری [illegible] کی گواہی
دوگے اور کسی سے نہ ڈروگے دیکہو روح القدس کے حق مین یہہ لفظ فرمایا کہ تمہارے اوپر آویگا اور فارقلیط
کے حق مین کہین یہہ لفظ نہین فرمایا بلکہ فقط آنیکا لفظ فرمایا ان دونون کے آنے مین یہہ فرق ہی کہ روح القدس

کا سایہ حواریون کے اوپر پڑا اور روح القدس نے حواریون کے قالب مین ظہور فرمایا اسی باعث سے یون
فرمایا کہ تمہارے اوپر آویگا اور فارقلیط صلی اللہ علیہ وسلم جسم کے ساتھ سبکی سامنے آئے اور انکا آنا ویسا ہی
تھا جیسا عیسی علیہ السلام کا آنا تھا روح القدس کے ذکر مین فارقلیط کا لفظ نہین فرمایا اور فارقلیط
کے ذکر مین یون نہین فرمایا کہ تمہارے اوپر آویگا یا اللہ ہماری عقل کی آنکھین نور ہدایت سے روشن رکھیو
فارقلیط کے حق مین فرمایا کہ ہمیشہ تمہارے ساتھ رہیگا اسکا یہہ مطلب کہ وہ دوسرا پیغمبر ہمیشہ تمہارے ساتھ
رہیگا یعنے زمین مین دفن کیا جائیگا کہ اوسکی برکت اور اوسکا فیض ہمیشہ تمکو پہونچتا رہے سو حضرت عیسی
علیہ السلام آسمان پر چلے گئے زمین کے لوگون کے ساتھ نہین رہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو
اللہ نے زمین مین رکھا اور قرآن مین فرمادیا وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ یعنے اللہ ایسا
نہین کہ اونپر عذاب بہیجے جب تک تو اونمین ہے یا اللہ اپنے پیارے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت
اور آپکا تصور ہمارے دلون مین قائم رکھیو اور اوس رسول پاک کی برکت سے ہمکو سب بلاؤن سے بچائیو
آمین پہر فرمایا کہ وہ سچائی کی روح اسکا یہہ مطلب کہ اوسکی روح سچی ہے وہ بڑا سچا ہے اوسکو ہر
مین سچا جانیو پادری کہتے ہین کہ اس لفظ سے معلوم ہوا کہ وہ ایسا شخص ہے جو آنکھون سے دکھلائی
نہین دیتا تب تو اوسکو روح فرمایا اسکا جواب یہہ ہے کہ جناب یوحنا حواری اپنے پہلے خط کے چوتھے
باب کے سرے پر فرماتے ہین اے پیارو تم ہر ایک روح پر یقین مت کرو بلکہ روحون کو آزماؤ کہ وہ خدا
کیطرف سے ہین یا نہین چھٹی آیت مین فرماتے ہین ہم خدا کے ہین جو خدا کو پہچانتا ہے ہماری سنتا ہے
جو خدا کا نہین وہ ہماری نہین سنتا اسی سے ہم سچائی کی روح اور گمراہی کی روح کو پہچان لیتے ہین اے
محمدی بھائیو دیکھو حضرت یوحنا سب اللہ والون کے حق مین سچائی کی روح کا لفظ بولتے ہین اور انکا
مطلب یہہ ہی کہ جس آدمی کی روح سچی ہی اور اللہ سے سچی محبت رکھتی ہے وہ روح ہماری نصیحتین قبول
کرتی ہے اس نشانی سے ہم پہچان لیتے ہین کہ یہہ شخص اللہ والا ہے اسیطرح یہان بہی سچائی کی
روح کا یہی مطلب ہی کہ وہ فارقلیط سچائی کی روح ہے یعنے اللہ سے سچی محبت رکھتا ہے اور سچا ہوگا
ہے اوسکو تم ضرور سچا جانیو پہر فرمایا کہ جسکو یہہ جہان قبول نہین کرسکتا اسکا یہہ مطلب کہ یہودیون
کے سوا سارے جہان مین جو بت پرست پہیلے ہوئے ہین وہ اللہ کے پوجنے والون سے بڑے دشمن
ہین وہ اوسکو ابہی پہچان نہین سکتے اور یہودی اگرچہ اس بات کی راہ دیکھتے ہین کہ آخری پیغمبر

جلد آوین اور ہمکو دشمنون کے ہاتھہ سے چھوڑا وین لیکن جب سنتے ہین کہ اونکا ظہور دوسرے قوم مین ہوگا تو اونکو رشک بہت آتا ہی اور اس خبر دینے والون کے قتل پر مستعد ہوجاتے ہین عیسائیون سے فرمایا کہ تم اوسکا مرتبہ خوب پہچانتی ہو گویا وہ تمہارے ساتھہ رہتا ہے ہندی مین یون ترجمہ کیا ہی کہ وہ تمہارے ساتھہ رہتا ہے اور عبرانی مین شوخن کا لفظ ہے یعنے رہنے والا ہے اور اسکے بعد یہہ لفظین ہین آتْ یِفیہْ بِتوخْخِم یعنے بلکہ ہوویگا درمیان تمہارے درمیان مین ہونیکا مطلب یہی ہی کہ ظاہر مین تمکو دکھائی دیگا توراۃ شریف کی پہلی سورت کے پہلے باب کی چھٹی آیت مین ہے کہ اللہ نے فرمایا کہ پانیون کے بیچ مین پھیلاؤ ہووے یعنے آسمان پیدا ہوجاوے اور پانے سمٹکر اوپر نیچے ہوجاوے یہان بھی تَتوخ یعنے درمیان کا لفظ ہے اسیطرح یہان بھی یہی معنے ہین کہ وہ فارقلیط تمہارے درمیان مین موجود ہوگا اور سبکو دکھائی دیگا جسطرح آسمان سبکو دکھائی دیتا ہی اور یہہ جو فرمایا کہ وہ تمہارے ساتھہ رہنے والا ہے اسکی یہہ معنے بھی ہوسکتی ہین کہ اوسکی روح اب بھی تمہارے ساتھہ ہے جناب پطرس شمعون حواری رح کا پہلا خط جو انجیل پاک کی جلد مین لگا ہوا ہے اوسکے پہلے باب کی دسوین اور گیارہوین آیت مین یہہ بیان ہے کہ نبیون نے جو حضرت عیسی علیہ السلام کی پیش خبری دی ہے حضرت عیسی علیہ السلام کی روح اونمین تھی جو آپکے مصیبتون کی اور جاہ وجلال کی گواہی دیتی تھے ہم کہتے ہین جسطرح حضرت عیسی علیہ السلام کی روح اگلے پیغمبرون کے ساتھہ تھی اور پھر ظاہر مین جسم کے ساتھہ ظہور فرمایا اسیطرح جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پاک حضرت عیسی کے اور عیسائیون کے ساتھہ تھی پھر آپنے ظاہر مین جسم کے ساتھہ دنیا مین ظہور فرمایا پھر اس چودہوین باب کی تیئیسوین آیت کے بعد یون ہے جو مجھہ سے محبت نہین رکھتا میرے کلام پر عمل نہین کرتا اور یہہ کلام جو تم سنتے ہو میرا نہین بلکہ باپ کا ہے جس نے مجھی بھیجا ہے مینے یہہ باتین تمہارے ساتھہ ہوتے ہوئے تم سے کہین اور وہ فارقلیط روح قدس جسکو باپ میرے نام سے بھیجیگا وہی تمہین سب چیزین سکھلاویگا اور سب باتین جو مینے تم سے کہین ہین تمکو یاد دلاویگا پھر دو آیتون کے بعد یون ہے کہ اب مینے تمکو اوسکے واقع ہونے سے پیشتر کہا تاکہ جب ہوجاوے تم ایمان لاؤ بعد اسکے مین تم سے بہت کلام نکرونگا کیونکہ اس جہان کا سردار آتا ہے اور مجھمین اوسکے کوئی چیز نہین اے ایمان والو بیان

فارقلیط کو روح القدس خطاب دیا جسکو اوپر سچائی کی روح فرمایا اوسکو یہان پاکی کی روح فرمایا یہہ جو
فرمایا کہ میرے نام سے بھیجیگا اسکا یہہ مطلب کہ اوسکا بڑا پتہ یہہ ہے کہ میرا نام لیگا اور میری بڑی بڑی
تعریفین کریگا پھر فرمایا کہ وہ تمہین سب کچھہ سکھلائیگا اور جو کچھہ مینے کہا ہے تمکو یاد دلاویگا اسکا یہہ
مطلب کہ وہ انجیل کی باتین بھی یاد دلائیگا اور اوسکے سوا اور بھی بہت باتین دین کی باقی ہین
وہ ساری باتین سکھلائیگا یہہ مطلب سولھوین باب کی بارہوین آیت مین صاف کھولدیا ہے
یہہ پتہ صاف جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے آپنے بہت باتین قرآن حدیث مین بتلائین جو انجیل
مین نہین تہین یہہ جو فرمایا کہ مین پہلے سے کہتا ہون تاکہ اوسوقت تم ایمان لاؤ کیونکہ اس جہان
کا سردار آتا ہے اسکا صاف مطلب یہہ ہے کہ وہ پیغمبر جو سارے جہان کا سردار ہے اوسپر ایمان لائیو
عبرانی انجیل مین عولام کا لفظ ہے جسکی معنے عالم کے ہین پادری ہنری مرٹن نے یون ہی ترجمہ کیا ہے کہ
اس جہان کا سردار آتا ہے مگر ایک ترجمہ مین یون لکھدیا کہ اس دنیا کا سردار آتا ہے پادری لوگ
اس لفظ کا مطلب اسطرح پر بدلتے ہین کہ اگر آسمان پھٹ پڑے تو کچھہ تعجب نہین ہے کہتے ہین یہان
روح القدس کا بھی ذکر نہین بلکہ یہان جہان کا سردار معاذ اللہ ابلیس کو کہا ہے جسنے جہان کے
بہت سے لوگون کو اپنے پھندے مین پہانسا ہی یہہ اوسکی خبر ہے کہ وہ لوگون کو گمراہ کرنے آتا ہے اور
ایمان لانیکا یہہ مطلب سمجھتے ہین کہ اس بات پر یقین لائیو کہ جو خبر دی تھی اوسکا ظہور ہوا ایک پادری
نے اپنے رسالہ مین کئی ورق کالے کئے ہین اور لکھا ہے کہ سرداری کا لفظ بری لوگون کے
حق مین بھی آتا ہے پولوس نے جو خط افسیون کو لکھا ہو اوسکے چھٹے باب کی گیارہ آیتون کے بعد
لکھا ہے کہ ہمکو خون اور جسم سے کشتی کرنا نہین بلکہ سرداریون اور مختاریون سے اور اس دنیا
کی تاریکی کی قدرت والون سے اور شرارت کی روحون سے جو آسمانی مقامون مین ہین اسلیے
تم خدا کے سارے ہتیار اوٹھالو پولوس کا یہہ مطلب ہے کہ ہمکو کشتی لڑنا آدمیون سی نہین بلکہ
دیو اور شیطان جو آسمان تک پہونچ جاتے ہین اون سے ہمکو کشتی لڑنا ہے سو تم ایمان کی راہ
مین اور سچائی کی راہ مین خوب مضبوط رہو اور اللہ کے ذکر مین مشغول رہو اسکی راہ کے ہتیار
باندھے رہو تاکہ شیطان سے کشتی لڑسکو پادری لکھتا ہے کہ اس جگہہ شیطان کی سرداری کو ثابت
کہا ہے سو معاذ اللہ یہان بھی جہان کا سردار شیطان کو کہا ہے آنے پادریو بادشاہون کی تعریف

مین کہتے ہین کہ آپ ہمارے سردار ہین اور حاکم ہین اور بعضے لچے شہدے کی ہجو مین کہتی ہین کہ وہ شہدون
اور لچون کا سردار ہے اگر کوئی بیوقوف کہی کہ بادشاہ کو جو سردار کہا ہے یہان بادشاہ کا ذکر نہین
یہان بھی اوسی شہدون کے سردار کا ذکر ہے جو شخص یہہ کہیگا سب عقلمند یہہ کہین گے کہ اوسکی عقل
کی آنکھین بالکل پہوٹ گئی ہین ارے پادری لوس نے فقط سرداری کا لفظ کہا شیطان کو جہان کا سردار
نہین کہا اور ان پاک کتابون مین شیطان کے حق مین کہین یہہ لفظ نہین آیا یہہ کلمہ بہت
بڑی تعریف کا ہے شیطان مردود کے حق مین یہہ کلمہ کسیطرح نہین ہوسکتا یہہ بشارت بیشک
جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے اور اس جہان کا لفظ اسلئی فرمایا کہ اوس جہان کی بادشاہی
کے ساتھ اس جہان پر بہی اوسکا غلبہ ہوگا حکومت سے دین کو سارے جہان مین پہیلا دیگا
پہر اوس جہان کی بادشاہی ثابت کرینگے دیکھو کتنا بڑا کلمہ تعریف کا فرمایا عبرانی انجیل مین
یہہ لفظین ہین وبی این گو نیا ثُمَاہ اور مجہمین نہین ہے اوسکی کوئی چیز اسکا صاف مطلب
یہہ ہی کہ جو جو کمال اور خوبیان اوسمین ہین اونمین سے کوئی چیز مجہمین نہین جناب مولانا آقا نقی
محمد [illegible] علی شوکانی رحمہ نے اپنے ایک رسالے مین محمدی بشارتین توریت اور انجیل سے لکہی ہین
اوسمین یہہ بشارت بہی لکہی ہے اور لکہا ہے کہ یہہ جو فرمایا کہ مجہمین کوئی چیز نہین ہے اس لفظ مین
بہت بڑی محمدی بشارت ہے اس سے ثابت ہوا کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد جہان کا ایک
سردار آویگا کہ دین کا اور شریعت کا بندوبست اوسی سے ہوگا اور حضرت عیسی علیہ السلام
اوسکے سامنے ایسے ہین گویا اونکے واسطے کچہہ نہین اور یہہ بشارت اوسی شخص کی ہوسکتی ہے جو
حضرت عیسی علیہ السلام سے رتبہ مین بڑا ہے پولس نے جو پہلا خط قرنتیون کو لکہا ہے اوسکے تیسرے
باب کی ساتوین آیت مین ہے کہ لگانے والا یعنے آدمی جو درخت کا لگانیوالا ہے کچہہ چیز نہین
یعنے درخت کا بڑہانا اللہ کے اختیار مین ہے یہان بہی مِا ثُماہ کا لفظ ہے جسکا ترجمہ لکہا ہے
کچہہ چیز اسے محمدی بہائیو ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جب بارہ برس کی عمر مین اپنے چچا ابوطالب
کے ساتھ شہر بُصری تک پہونچے بحیرا درویش عیسائی نے آپکو پہچانا اور آپکے حق مین فرمایا ہذا
سید العالمین ہذا رسول رب العالمین یبعثہ اللہ رحمۃ للعالمین یعنے یہہ سردار
ہین تمام جہان کے یہہ پیغام پہونچانیوالے ہین تمام جہان کے مالک کے بہیجیگا اللہ انکو رحمت

بناکر تمام جہان کیواسطے جامع ترمذی وغیرہ حدیث کی کتابون مین اسکا بہت کچھہ بیان ہی معلوم ہوا کہ
اوس عیسائی درویش نے انجیل شریف کے اسی مقام کے موافق آپکو جہان کا سردار کہا ہی پندرہوین
باب اس باب کی چھبیس آیتون کے بعد یون ہے اور جب وہ فارقلیط جسکو مین تمہارے لئے باپ کیطرف
سے بھیجونگا وہ سچائی کی روح جو باپ کیطرف سے نکلتا ہے آویگا تو وہ میرے لئے گواہی دیگا اور تم بھی
گواہی دوگے کیونکہ تم شروع سے میرے ساتھہ ہو یہہ جو فرمایا کہ مین تمہارے لئے باپ کیطرف سے بھیجونگا
اسکا وہی مطلب ہی جو اوپر ہو چکا کہ مین باپ سے مانگونگا اور باپ اوسکو بھیجیگا اس جگہہ عبرانی انجیل
کی لفظین یہہ ہین انشلاحنو لاخیم مات ابی یعنے بھیجونگا اوسکو اپنے باپ کیطرف سے یہان
پادری میتھر نے صاف اُس کا ترجمہ مین یہہ لفظ لکھا ہے کہ طرف سے اسکی بعد یون ہی جیسے یہان آئی
یعنے وہ جو نکلیگا میری باپ کیطرف سے یہان پادری نے طرف کا لفظ جو اٹ کا ترجمہ تہا اوسکو اڑا
دیا اور یون لکھہ دیا کہ وہ باپ سے نکلتا ہے تاکہ نادان لوگ سمجھین کہ روح القدس جسکو پادری
لوگ تیسرا خدا کہتے ہین وہ معاذ اللہ اللہ تعالے سے نکلا ہی ہائے افسوس اپنی بات بنانے کے لیے
کیا کیا گھٹاؤ بڑھاؤ کرتے ہین یا اللہ اپنی سب بندون کو ایمان دے آمین اسکے بعد دیکھو پہلے
فرمایا کہ وہ میرے لئے گواہی دیگا پہر فرمایا کہ تم بھی گواہی دوگے اس سے صاف ظاہر ہوا کہ اوسکی گواہی
تمہاری گواہی کے سوا اور ہے گواہی یہہ روح القدس جو حواریون پر نازل ہوا کچھ گواہی
نہین دی بلکہ حواریون کا بولنا وہی روح القدس کا بولنا تہا تو یہہ خبر روح القدس کے اوترنے کی
ہرگز نہین ہو سکتی یہہ صاف بشارت جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی سولہوان باب مین یہہ
باتین تمہین کہین تاکہ تم ٹہوکر نہ کہاؤ وے تمکو عبادتخانون سے نکال دینگے بلکہ وہ گہڑی آتی
ہے کہ جو کوئی تمہین قتل کرے گمان کریگا کہ مین خدا کی بندگی بجا لاتا ہون اور وے تم سے ایسا سلوک
اسلئے کرینگی کہ اونہون نے نہ باپ کو جانا اور نہ مجکو اور مینے یہہ باتین تم سے کہین تاکہ جب وہ وقت
آوے تو تم یاد کرو کہ مینے تمسے کہین اور مینے شروع مین یہہ باتین تمہین نہ کہین کیونکہ مین تمہارے
ساتھہ تہا لیکن اب مین اوس پاس جس نے مجھے بہیجا ہی جاتا ہون اور تم مین سے کوئی مجھہ سے نہین
پوچھتا کہ تو کہان جاتا ہے بلکہ اسلئے کہ مینے یہہ باتین تم سے کہین تمہارا دل غم سے بہر گیا لیکن مین
تمہین سچ کہتا ہون کہ تمہارے لئے میرا جانا ہی فائدہ ہے کیونکہ اگر مین نجاؤن تو وہ فارقلیط

تمہاری پاس نہ آویگا پر اگر مین جاؤن تو مین اوسکو تمہارے پاس بہیجدونگا اور وہ آکر اس جہان کو گناہ کی
اور سچائی سے اور عدالت سے تقصیر وار ٹہرائیگا گناہ سی اسلیئی کہ وہ مجہپر ایمان نہین لائی سچائی سے اسلیئی
کہ مین اپنے باپ پاس جاتا ہون اور تم مجکو پہر نہ دیکہو گے عدالت سی اسلیئی کہ اس جہان کے سردار پر حکومت
کی گئی آئے ایمان والو یہہ جو فرمایا کہ تمکو عبادت خانون سے نکالدینگے اور تمہارا قتل کرنا ثواب سمجہین گے
اسکا ظہور یون ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد یہودیون نے عیسائیون کو ثواب سمجہکر شہید کیا
حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہہ خبر سنا کر فارقلیط کے آنیکی خوشی سناتے ہین اس بشارت کا مطلب یہہ
ہی کہ اگرچہ میرے جانیکے بعد یہودی لوگ تمپر ظلم کرینگے تمکو میرے جانیکا بڑا غم ہے مگر میرے جانیمین ایک
بڑا فائدہ یہہ ہی کہ مین جاکر اللہ تعالیٰ سے عرض کرونگا کہ فارقلیط کو بہیجدے اوسکا آنا میرے جانے
پر موقوف ہی تہوڑی مدت ظالمون کے ظلم پر صبر کرو یہان سی صاف ثابت ہوا کہ اوس فارقلیط
سی بڑے بڑے نعمتین دین و ایمان کی لوگون کو ملینگے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے نہین ملین
تب تو فرمایا کہ تمہارے لئی میرے جانیمین فائدہ ہے پہر فرمایا کہ وہ تین طرح پر جہان کے لوگون کو
گنہگار ٹہرائیگا ایک تو اس گناہ پر یہودیون اور بت پرستون کو گنہگار ٹہرائیگا کہ وہ مجہپر ایمان نہلائے
دوسرے یہہ سچی بات اونکو سناویگا جواب مین تم سے کہتا ہون کہ اللہ پاس جاتا ہون اور تم مجکو
پہر نہ دیکہوگے اسکا مطلب یہہ ہی کہ میرے جانیکی حقیقت تمکو صاف سنادیگا کہ عیسیٰ زندہ آسمان
پر چلے گئی اور جو شخص سولی پر چڑہایا گیا وہ شخص اور تہا اور عدالت پر اونکو یون گنہگار ٹہرادیگا
کہ اس جہان کے سردار پر حکومت کی گئی عبرانی مین یون ہی وعل مشیاط یعنی سرحا عولام
هزه مشپاط یعنی عدالت سے سلئی کہ اس جہان کے سردار پر عدالت کی گئی اسکا یہہ مطلب کہ وہ
فارقلیط جو سارے جہان کا سردار ہی اوسپر کافرون نے حکومت سی قتل کا حکم جاری کیا اپنی تئین
عدالت والا سمجہکر اور اوسکو گنہگار ٹہرا کر قتل کا حکم دیا بت پرستون نے مکی ہین اور یہودیون
نے مدینہ مین بار بار اوسکی قتل کی تدبیرین کین اس جہت سی وہ اپنے دشمنون پر حجت قائم
کرکے اللہ کے حکم سے جہاد کریگا اسکی بعد یون ہے میری اور بہت سی باتین ہین کہ مین تمسی کہون
پر اب تم اونکی برداشت نہین کر سکتے اور روح سچائی کی روح جب آویگا تو وہ تمکو ساری سچائی
کی راہ بتلاویگا اسلیئی کہ وہ اپنی نہ کہیگا لیکن جو کچہ وہ سنی گا سو کہیگا اور تمکو آیندہ کی خبرین دیگا

وہ میری تعریف کریگا اسلئی کہ وہ میری چیزون سے لیگا اور تمھین بتاویگا سب کچھ جو باپ کا ہی میرا ہے اسلئی مینی کہا کہ وہ میری چیزون سے لیگا اور تمھین بتائیگا اے محمدی بھائیون آیتون مین بہت بڑے بڑے بیتی اور نشان جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے موجود ہین اللہ نے آپ پر ایسا قرآن اوتارا جسمین یہودیون کو خوب فضیحت کیا اور جابجا طرح طرح سے الزام دیا کہ حضرت عیسی علیہ السلام پر ایمان کیون نہ لائے سورہ بقر کو دیکھو اور سورہ نسا کا آخر دیکھو حضرت عیسی علیہ السلام کے پاس اور بہت باتین اللہ کی راہ کی تہین جو اللہ نے اونکو بتلائین تہین مگر عیسائی لوگون مین اتنی قوت نہ تہی کہ اون باتون کو یاد رکہتے اور اونپر عمل کرتے دیکھو انجیل چہوٹی سی کتاب ہی اوسکو بہی اچہی طرح سے نہ لکہہ سکی اور یاد بہی نہ رکہہ سکی چار شخصون نے انجیل کو لکہا ہر ایک کی لفظین جدا ہین اگرچہ مطلب ملتا ہی بہت سی آیتین ایک نے لکہی ہین دوسرے نے چہوڑ دین ہین سو حضرت عیسی علیہ السلام نے خبر دی کہ وہ بہت باتین جو میری پاس ہین پر مینے تمکو نہین بتلائی ہین وہ ساری باتین فارقلیط تمکو بتلاویگا دیکھو قرآن اور حدیث مین انجیل کی باتین بہی موجود ہین اور بہت باتین وہ بہی ہین جو انجیل مین نہین ہین اور جو کتابین انجیل سے پہلے کی ہین تورات اور زبور اور صحیفی اونکی باتون کا بہی کہین خلاصہ اور کہین صاف بیان قرآن اور حدیث مین موجود ہی پہر دیکھو اللہ نے اپنی پیارے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مین کیسی سمائی دی اور آپکی دل مین کیسا نور بہر دیا کہ آپکے دل روشن اور سینہ نورانی کا فیض جن لوگون نے پایا اونہون نے اسطرح پر قرآن اور حدیث کو یاد رکہا اور عمل کیا کہ یاد رہین کا دل جانتا ہی اگرچہ ضد سے اقرار نہین کرتے اور انجیل کے برخلاف یہہ قاعدہ باندہا ہی کہ جو بات قرآن وحدیث مین ہی اور انجیل اور تورات مین نہین ہے تو ضد سے کہتے ہین کہ یہہ بات بے اصل ہی آگے یاد رکہو انجیل کی اس آیت کو یاد رکہو اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سب باتون مین سچا جانو دیکھو حضرت عیسی ع اللہ کے حکم سے فرماتے ہین کہ وہ اپنی نہ کہیگا لیکن جو کچھہ سنیگا سو کہیگا یعنے جو کچھہ اللہ سے یا اوسکی فرشتے سے سنیگا وہ کہیگا یہہ وہی لفظین ہین جو پندرہوین باب کے پندرہوین آیت مین اپنے حق مین فرمائی ہین کہ سب باتین جو مینی اپنی باپ سی سنین ہین مینے تمکو بتلائین ہین اس سے صاف ظاہر ہوا کہ حضرت عیسی علیہ السلام کیطرح فارقلیط بہی اللہ کے پیغام پہونچانیوالے ہین

صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک اور کھلا ہوا پتا بتلایا کہ وہ تمکو آیندہ کی خبرین دیگا دیکھو آیندہ کی خبرین جناب
محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے وقت سے قیامت تک کی اسقدر دی ہین کہ اگر سب جمع ہون تو ایک
بڑی کتاب طیار ہو انکی بہت سی خبرونکا ظہور ہوچکا اور بہت خبرونکا ظہور اب ہو رہا ہے اور بہت
خبرون کا ظہور آیندہ زمانہ مین ہوگا ایک اور بڑا پتا جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا یہہ فرمایا کہ وہ میری
تعریف کریگا دیکھو جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ نے قرآن مین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کیسی
کیسی تعریفین اتاری ہین سورۂ مریم اور سورہ آل عمران کو پڑھو اور صحیح حدیثون مین دیکھو
جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کیسی کیسی تعریفین کی ہین حضرت عیسیٰ
علیہ السلام کے آسمان سے اوترنے کی دیکھو کس دھوم سے خوشیان سنائی ہین اور فرمایا ہی کہ جو کوئی
انکا زمانہ پاوے میری طرف سے انکو سلام پہنچاوے یہہ جو فرمایا کہ وہ میری چیزون سے لیگا اور
تمہین بتلاویگا اسکا مطلب کوئی یہہ نہ سمجھے کہ انجیل سے تعلیم لیکر تمکو بتلاویگا اسلیئے ان مشکل
لفظون کا مطلب صاف کھولدیا اور فرمادیا کہ جو اللہ کا ہی وہ میرا ہی یعنے میرے لینے کا مقام بہی
اسلیئے یہی کہا کہ وہ میری چیزون سے لیویگا یعنے جہان سے مین لیتا ہون وہان سے وہ بہی لیگا اور
تمہین بتاویگا اسے یاد رکھو اب تم بتلاؤ کہ روح القدس جب حواریون پر اوتری تہی اونہون نے کیا کیا
باتین دین کی بتلائی تہین جو انجیل مین نہین تہین اگر بتلائی تہین تو وہ باتین کہان ہین اور
کس کتاب مین ہین اور آیندہ کی کیا کیا خبرین روح القدس نے دی تہین بتاؤ وہ کس کتاب
مین ہین خوب غور کرو یہہ سب کہلی کہلی باتین اور نشان جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم مین موجود ہین
اور یہہ بہی خیال کرو کہ یہان فارقلیط کی حق مین یہہ لفظ ہی کہ آویگا اور یہی لفظ حضرت عیسیٰ نے
اپنے حق مین فرمایا تہا کہ مین جہان مین نور ہوکر آیا ہون جیسا کہ بارہوین باب کی چھیالیسوین
آیت مین ہی اور روح القدس کے حق مین یون فرمایا کہ تم روح القدس سے اصطباغ پاؤگے پہر یون
فرمایا کہ روح القدس تمہارے اوپر آویگا اور رسالہ اعمال کے دوسرے باب مین یہہ بیان ہی کہ جناب
شمعون حواری اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزون کا بیان فرما رہے تہے کہ سننے والون پر روح
القدس اوترا اور وہ لوگ نئی نئی زبانون مین اللہ کی تعریف کرنے لگے اور گیارہوین باب مین
دو آیتون کے بعد یہہ کہ جناب شمعون کا فرمانا ہی کہ روح القدس ان پر ایسا جیسا شروع مین ہمپر

مجھی خداوند کی بات یاد آئی کہ اوس نے کہا تھا کہ یحیی نے تو پانی سے اصطباغ دیا پر تم روح القدس سے اصطباغ
پاؤگے دیکھو یہاں روح القدس کے حق میں یہی لفظ فرمایا کہ اونکی اوپر اوتری اور حضرت شمعون کو روح القدس
کا اوترنا دیکھکر فارقلیط کا وعدہ یاد نہیں آیا بلکہ وہی وعدہ یاد آیا جسمیں اصطباغ دینے کا لفظ ہے معلوم
ہوا کہ فارقلیط سے روح القدس مراد نہیں ہے آگے پادری صاحب ہٹ تکرار ان کہنی والیوں کو دیکھو اور
محمدی ہو جاؤ اس کتاب کا لکھنے والا کہتا ہے کہ مولوی رحمت اللہ صاحب نے [illegible]
ہجری میں مجھسے بیان فرمایا کہ ایک بار میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا آپ نے
فرمایا کہ یہہ لوگ میری پیغمبری کا کیوں انکار کرتے ہیں تیرہویں آیت کو نہیں دیکھتے کہ اوسمیں صاف میری
پیغمبری کی خبر موجود ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپکی بشارتیں تو ان کتابوں میں بہت
ہیں آپنے فرمایا ہاں یہہ تو ہے مگر تیرہویں آیت تو بہت ہی صاف ہے مولوی صاحب نے فرمایا کہ میں
بہت غور کرتا ہوں مگر معلوم نہیں ہوتا کہ آپکا یہہ اشارہ کس مقام کی تیرہویں آیت کیطرف ہے یہہ بیان
مولوی صاحب کا مجھکو یاد رہا ایک بار دہلی میں ۱۲۹۶ھ میں ایک شخص نے [illegible] بیان
فرمایا کہ یوحنا کی انجیل کے سولہویں باب کے تیرہویں آیت میں یوں ارشاد ہوا ہے [illegible] مولوی
صاحب کا خواب یاد آیا اور میں نے مکان پر آکر یوحنا کی انجیل کے سولہویں باب کی تیرہویں آیت دیکھی
اوس آیت کو دیکھکر یقین ہو گیا کہ آپنے اسی آیت کو فرمایا ہے کیونکہ بارہویں آیت میں یوں فرمایا
کہ میرے پاس اور بہت باتیں ہیں مگر تم اونکی برداشت نہیں کر سکتے اور تیرہویں آیت میں یہہ فرمایا ہے
کہ وہ سچائی کی روح جب آویگا تو تمکو ساری سچائی کی راہ بتاویگا یہہ بیان صاف جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کا ہے آپنے بہت باتیں قرآن اور حدیث میں بتلائیں جو انجیل میں نہیں ہیں اور روح القدس تو حواریوں
پر اوترے اون سے اس بات کا بالکل ظہور نہیں ہوا اور پھر یہہ بھی صاف فرما دیا کہ وہ اپنی نہ کہیگا جو کچھ
کہ یعنی اللہ سے یا فرشتے سے سنیگا وہی کہیگا اس سے صاف آپکا پیغمبر ہونا ثابت ہوا پھر بہت صاف بتلایا
کہ وہ تمکو آیندہ کی خبریں دیگا جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اسقدر آیندہ کی خبریں دیں اگر سب
جمع ہوں تو ایک بہت بڑی کتاب تیار ہو جاوے سچ ہے کہ دین محمدی پر قائم رکھیو آمین حضرت عیسی

کا دنیا سے اوٹھ جانا اور رہنا باس کی محمد سے بشارت جاننا چاہیے کہ حضرت عیسی علیہ السلام
کو اللہ نے زندہ آسمان پر اوٹھا لیا دوسرے شخص کی صورت آپکی سی ہو گئی اوسکو کافروں نے سولی پر

پڑہایا انجیل کے لکھنے والون نے انجیل کے ساتھ جو احوال لکھا ہے تو جیسا اونھون نے ظاہر مین دیکھا ویسا لکھا
اونپر کچھ الزام نہین اون سبکے بیان کا خلاصہ یہہ ہے کہ یہودیون کے بے ایمان ملاؤن نے کفر بکنے کی تہمت اور
خدائی کے دعوی کی تہمت حضرت عیسی علیہ السلام پر جوڑی اور قتل کرنے پر تیار ہوئے یہودا اسکریوطی
جو بارہ حواریون مین سے تہا وہ دین سے پھر گیا اور روپیہ کے لالچ سے یہودیون سے مل گیا یہودیون
کے ساتھ آیا اور اونکو بتلایا کہ عیسی یہی ہین انکو گرفتار کرلو لکھنے والے لکھتے ہین کہ شہر یروشالم مین آپکو
گرفتار کیا اور حاکم کے پاس لیگئے اور طرح طرح کی تہمتین جوڑین حاکم اگرچہ غیر قوم کا تہا مگر اوسنے تحقیقات
کرکے کہا کہ مجکو اوس بے گناہ کا کوئی قصور ثابت نہین ہوتا تب بے ایمان ملاؤن نے غل مچایا کہ ہم
لوگ شریعت والے ہین اور ہماری شریعت کے موافق وہ قتل کے لائق ہے اور ایک یہہ تہمت جوڑی کہ
وہ اپنے تئین بادشاہ کہتا ہے تو بادشاہ وقت سے برخلاف ہوا چاہتا ہے اور چڑہائی کیا چاہتا ہے حاکم سے کہا کہ
تو اسکو سولی دے اسکا خون ہمپر اور ہماری اولاد پر ہووے تب حاکم نے لاچار ہوکر سولی دینے کا حکم
دیا اوسکے سپاہیون نے آپکو لیجا کر سولی پر چڑہایا یہہ بیان چارون انجیل والون کا ہے مگر برناباس کی کتاب
جو اب تک پادریون کے یہان موجود ہے اوسمین اصل بہید کا بیان ہے وہ برناباس کی انجیل کہلاتی ہے کیونکہ
جس کتاب مین کچھہ احوال حضرت عیسی علیہ السلام کا یا کچھہ آپکی باتون کا بیان ہوا اوسکو بہی اس علاقہ
سے اگلے لوگ انجیل بولتے تہے پادری سیل صاحب جنہون نے قرآن مجید کا ترجمہ انگریزی مین کیا ہے اونہین
اس پاک کتاب کا ذکر کیا ہے مگر پادری مذہب کے بارے اس کتاب کو جعلی ٹہراتا ہے اور لکھتا ہے کہ یہہ
برناباس کی جعلی انجیل دیکھی وہ تو یہی عیسائیون کی جعلی بنائی ہوئی ہے مگر وہ چہوڑی گئی ہے بعد محمدیون
کے اوسمین عیسی علیہ السلام کا یہہ حال لکہا ہوا ہے اوسمین یہہ لکھا ہے کہ جب یہودیون نے عیسی کو
گرفتار کرنیکے لیے باغ مین آکر گہیر لیا وہ چار فرشتون سے اوٹہالئے گئے تیسرے آسمان پر اور وہ فرشتے
یہہ تہے جبرئیل میکائیل رفائیل اوریل وہ دنیا کے آخر تک مرنے والا نہین ہے اور اوسکے بدلے یہ
جو سولی پر کہینچا گیا وہ یہودا تہا خدا نے اوس باغی کی صورت یہودیون کی نظرون مین ایسی
بدل دی کہ اونہون نے اوسکو ملاطس کے حوالہ کیا یہہ صورت اسطور سے بدل گئی تہی جس سے
بی مریم اور حواریون نے دہوکا کہایا مگر عیسی نے بعد اسکے اللہ تعالی سے اذن لیکر اونکی ملاقات
کرکے اونکو تسلی دی جب برناباس نے پوچہا کہ کس لیے اللہ نے ایسی پاک پیغمبر کی والدہ کو اور

حواریون کو وہ بہکا دیا کہ وہ ایسی سختی کے ساتھہ قتل ہوئی تب عیسی نے یہہ جواب دیا ای برنباہ مجہہ ایمان لا کر گناہ
کتنا ہی چہوٹا ہو اللہ تعالی اوسکی باعث سی سخت سزا دیگا چونکہ اللہ تعالی گناہ سے ناراض ہی میری والدہ نے
اور حواریون نے مجکو اس دنیا کی محبت کے ساتھہ شریک کیا تہا اوس عادل خدا نے اونکی اس محبت کی سزا دینے
کے لیے اس غم مین اونکو گرفتار کیا کہ اس سے وہ لوگ دوزخ کے عذاب مین نڈالی جاوین اور میرا حال
یہہ ہی کہ مین خود دنیا مین بیگناہ ہون جب بہی لوگون نے خدا اور خدا کا بیٹا کرکے پکارا اسی خداوند
مین قیامت کو دن شیطانون سے ٹہٹہون مین اوڑایا نجاؤن جیسا اس دنیا مین یہودا کی موت کے
سبب سی ٹہٹہون مین اوڑایا جاتا ہون کہ ہر ایک جانتا ہی کہ مین سولی پر کہینچا گیا اور ٹہیٹہی اوس زمانہ
تک رہین گے محمد اللہ کی رسول کے آنے تک وہ دنیا مین آتے ہین وہ ہر ایک کو ان غلطیون سے بچاوینگے
جو کہ ایمان لاوینگے اللہ کی شریعت پر آپ محمدی بہائیو باغ کا اشارہ اوس باغ کی طرف ہی جسکا ذکر یوحنا کی
انجیل کے اٹہارہوین باب مین ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام قدرون کے نالے کے پار گئی وہان ایک
باغچہ تہا اوسمین آپ اور آپکے شاگرد داخل ہوئی اور یہودا وہ جگہہ جانتا تہا وہ سپاہیون اور پیادون
کو لیکر آیا اوسوقت فرشتے آپکو آسمان پر اوٹہا لے گئی اور یہودا آپکی جگہ سولی پر چڑہایا گیا ایک لوگون پہ
ذرا ذرا سی غلطیون پر پکڑ ہوتی ہی جو جناب مریم نے اور حواریون نے جو حضرت عیسی علیہ السلام سے محبت رکہتے
تہے اوسکی ساتھہ کچہہ دنیا کی محبت بہی تہی کیونکہ وہ لوگ چاہتی تہی کہ اللہ آپکو بادشاہت کا سامان دے
اور بت پرستون کی سلطنت مٹ جاوے اسلیے اونکو اللہ نے یہہ غم دیا کہ اونہون نے سنا کہ آپ سولی پر
چڑہائی گئی اور یہہ برنباہ وہی برنباس ہی جسکا ذکر رسالہ اعمال کے تیرہوین باب مین ہی جو پولوس
کے ساتھہ وعظ کہا کرتے تہے معلوم ہوتا ہی کہ یہہ بشارت اونکو مدتون کے بعد ہوئے تہے جیسا کہ اس بات
کے کلام سے ثابت ہوتا ہی کہ لوگون نے آپکو خدا اور خدا کا بیٹا پکارا اور جب لوگون مین سولی دی جانے کی
خبر مشہور ہوئی آپنے برنباس کو یہہ بشارت دی کہ جب اللہ کے پیغام پہونچانیوالی محمد آوینگے تب ان غلطیون
سے اون لوگون کو بچاوینگے جو اللہ کی شریعت کو اون سے سنکر ایمان لاوینگے سو ہمارے حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے ایمان والون کو ان سب غلطیون سے بچایا اور سبکو صاف سمجہا دیا کہ حضرت عیسی اور سب
پیغمبر اللہ کے بندے ہین کوئی اللہ کی بندگی اور غلامی سے باہر نہین اللہ نے کسیکو نہین جنا او کسیکو
غلامی سے باہر کرکے لے پالک بیٹا بہی نہین بنایا اور اللہ نے قرآن شریف مین جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کی زبان پاک سے یہہ بھی سنکو سنا دیا کہ مَا قَتَلُوہُ وَمَا صَلَبُوہُ وَلٰکِن شُبِّہَ لَہُم یعنے عیسی کو اُن لوگون نے
یعنے یہودیون نے قتل نہین کیا نہ سولی پر چڑہایا لیکن ویسی صورت اونکی سامنی کردی گئی وَاِنَّ الَّذِیْنَ
اخْتَلَفُوا فِیْہِ لَفِیْ شَکٍّ مِّنْہُ اور جو لوگ اس بات مین بہوٹ مین پڑے ہوئے ہین وہ اس بات سی شک
مین ہین مَا لَہُم بِہٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ نہین ہے اونکی پاس اسمین کچہہ یقینی بات مگر گمان کے پیچھے چلنا
الله نے اپنی ان پڑہ نبی صلی الله علیه وسلم کو کتاب والون کا بہید بتلا دیا کہ نصارے کا اس بات پر
ایکا نہین ہے کہ حضرت عیسی علیه السلام حقیقت مین سولی پر چڑہائی گئی بلکہ پادریون کی یہان بہی اختلاف چلا آتا ہی
کوئی یون کہتا ہی کوئی یون کہتا ہی تو ایسی بات مین شبہہ رہتا ہی پادریون کو شک ہی کہ کسکا قول ٹہیک
ہی اب الله نے ان پڑہ نبی صلی الله علیه وسلم کی زبان پاک سی اصل بات بتلا دی ایمان والون کا شبہہ مٹا دیا
ایمان والون کو بڑی خوشی ہوئی کہ الله نے حضرت عیسی علیه السلام کو دشمنون سی بچایا اور اپنی پاس زندہ
بلا لیا سیل صاحب لکہتا ہی کہ بعضے لوگ کہتے ہین کہ انجیل برنباہ کی حضرت محمد صلی الله علیه وسلم کے بعد لکہی گئی مگر
ان لوگون کا کہنا غلط ہی بہت سے لوگون کا خیال ہی کہ آپکی زمانہ سی پہلی یہہ انجیل موجود تہی عیسائی دین
کے شروع مین جو فرقے تہے بسلیدیئس اور سیرنتیئس اور کرپوکریٹیئس ان فرقون نے عیسی
علیه السلام کے سولی پر چڑہائی جانیکا انکار کیا ہی دیکہو ایرینیئس صاحب نی اپنی کتاب کی پہلی جلد کے
پہلے باب کے تیئیسوین فقرہ مین ذکر کیا ہی اور فوٹیئس گواہی دیتا ہی کہ اوسنے دیکہا پطرس یوحنا اندریا
توماس اور پولس کا رسالہ اعمال اور برناباس کی انجیل جسمین عیسی علیه السلام کے سولی دی جانیکا انکار
ہی تالیف ناظرین کی کتاب کا سترسوان صفحہ دیکہو سید منصور علی صاحب دہلوی نے ان تین
فرقون کا نام یون لکہا ہی باسلیدیہ ہی اور سرنتہی اور کارپوک راتی اور جو تہا فرقہ دوسیتی
اور پانچوان فرقہ گنا ستی لکہا ہی پادری گاڈفری لکہتا ہی کہ برناباس کی انجیلی تاریخ کا یورپ مین بہت
بڑا رواج تہا اوسمین محمد صلی الله علیه وسلم کی آمد آمد کی متواتر پیش خبری ہی ڈاکٹر ویٹ کہتا ہی کہ اوسمین
مسلمانون نے دخل کیا ہی پادری گاڈفری کہتا ہی کہ اس انجیل کو بہت سی عیسائیون نے جناب محمد
صلی الله علیه وسلم کے زمانہ سے بہت پہلے مانا ہی اسکی وجہ معلوم نہین ہو سکتی کہ علم کی سرسبزی پر رومی
پادریون نے کوئی پرانی انجیل لکہی ہوئی زبان یونانی اور عربی اور سریانی اور اوسکا ٹہیک مین یونان
اور سریا وغیرہ بیشمار عیسائی خانقاہون سے ایک بہی پیش نکی جسمین وہ عبارتین نہون جن مسلمانون نے

کیطرف سے منع ہوکر مین پادریون سے کہتا ہون کہ اس انجیل کی ایک ہی لکھی ہوئی جلد ایسی نکال دین
جسمین یہہ عبارتین نہووین یہہ جلدین پورب کی ملک مین بہت رائج ہین جہان عیسائی خانقاہ مین کثرت
سے ہین یا اونمین وہ جلدین ابہی ضرور ہونگی اگرچہ ان پوچہہ کر غارت نہ کردی گئین ہون جاننا چاہئے کہ وہ
شخص جو حضرت عیسی علیہ السلام کے بدلے سولی دیا گیا وہ کون تہا اسمین اختلاف ہے برنباس کی کتاب
سے ظاہر ہی معلوم ہوتا ہی کہ وہی یہودا آپکی بدلی سولی دیا گیا جو یہودیون کے ساتہہ گرفتار کروانیکو لیکے آیا
تہا مگر ہم محمدیون کی کتابون مین دوسرے روایت بہی ہی ابن کثیر محدث نے اپنی تفسیر مین ابن ابی حاتم
کی کتاب سے نقل کیا ہی کہ ابن ابی حاتم فرماتے ہین کہ ہمسے فرمایا احمد ابن سنان نے کہ ہمسے فرمایا ابو معاویہ
نے وہ روایت کرتے ہین اعمش سے وہ منہال ابن عمرو سے وہ سعید ابن جبیر سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ
فرمایا کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے فرمایا کون ایسا ہی کہ اوسپر میری شباہت ڈالدی جاوے اور وہ میری
جگہہ پر قتل کیا جاوے اور وہ میرے ساتہہ میرے درجہ مین ہوگا تب ایک جوان جو سب مین کمسن تہا
اوٹہا آپنی فرمایا بیٹہہ جا پہر آپ نے وہی لفظ فرمائی پہر وہی جوان اوٹہا آپنے فرمایا بیٹہہ پہر آپنے وہی بات
فرمائی پہر وہی جوان اوٹہا اور بولا مین ہون آپنے فرمایا تو ہی ہے تب حضرت عیسی علیہ السلام کی
شباہت اوسپر ڈالدی گئی اور حضرت عیسی علیہ السلام آسمان کیطرف اوٹہا لئی گئی اور یہودی لوگ
آپکی تلاش مین آئی اور اوس شخص کو پکڑا اور اوسکو قتل کیا پہر اوسکو سولی پر چڑہایا یہہ اسناد صحیح ہی
اور نسائی نے اسکو ابو کریب سے روایت کیا ہی وہ ابو معاویہ سے اور اسی طرح بہت سی اگلے لوگون نے
ذکر کیا ہی کہ آپنی اون سے فرمایا کہ کون تم مین ایسا ہی کہ اوسپر میری شباہت ڈالدی جاوی اور وہ میری
جگہہ پر قتل کیا جاوے اور جنت مین میرا وہ رفیق ہوگا ابن جریر نے فرمایا کہ ہمسے کہا ابن حمید نے کہ
ہمسے کہا سلمہ نے وہ ابن اسحاق سے کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے اپنی بارہ حواریون سے کہا یہہ بارہ
حواریون کے نام لکہی ہین پہر لکہا ہی کہ ابن اسحاق کہتے ہین کہ مجہسی جو ذکر کیا گیا ہی اوسمین یہہ بہی ہی کہ ان
مین ایک مرد تہا اوسکا نام سرجس تہا اور وہ حضرت عیسی علیہ السلام کے سوا تیرہ مرد تہی ابن اسحاق
نے کہا کہ ایک مرد نصرانی جو مسلمان ہوگیا تہا اوسنی مجہسی کہا کہ حضرت عیسی علیہ السلام کو جب اللہ کی
طرف سے یہہ وحی آئی کہ مین تجکو اپنی طرف اوٹہا لونگا آپنی فرمایا اے گروہ حواریون کے تم مین سے کون
یہہ بات چاہتا ہی کہ جنت مین میرا رفیق ہو اور وہ ان لوگون کے سامنے صورت مین میری طرحکا ہوجاوے

اور وہ اوسکو میری جگہہ پر قتل کرین مگر جس نے کہا مین ہون آپنے فرمایا کہ تو میری جگہہ مین بیٹہہ جا وہ وہان بیٹہہ گیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اوٹہالیئے گئے وہ لوگ اوس شخص پر داخل ہوئے اور اوسکو پکڑا اور سولی پر چڑہایا وہی تہا جسکو اونہون نے سولی پر چڑہایا اور اونکے سامنے اوسکی صورت آپکی سی ہوگئی اور وہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نہین پہچانتے تہے اونہون نے لیوذس زکریا یوطا کو تیس درم دیئے کہ وہ اونکو بتلادے اور آپکو پکڑوادے اوسنے کہا جب تم اونکے پاس داخل ہو تو مین اونکو چوم لونگا وہ وہی ہین جنکو مین چومون تم اونکو پکڑلیجیو جب وہ لوگ داخل ہوئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اوٹہالیئے جا چکے تہے اوسنے مگر جسکو آپکی صورت مین دیکہا اور اوسکو شک نہین تہی کہ یہی عیسیٰ علیہ السلام ہین اوسنے جہک کر اوسکو چوما اونلوگون نے اوس شخص کو پکڑا اور سولی پر چڑہایا پہر یوذس زکریا یوطا اپنی کئے پر شرمندہ ہوا اور ایک رسی سے اپنا گلا گہونٹ ڈالا اور اپنی تئین مار ڈالا اور نصارا مین ایک شخص نے یون کہا ہی کہ یوذس زکریا یوطا وہی ہے جسکی صورت آپکے مشابہ ہوگئی اوسیکو اونہون نے سولی پر چڑہایا اور وہ کہتا رہا کہ مین وہ نہین ہون مین وہ ہون جسنے تمکو راہ بتائی سو اللہ جانے کہ ان باتون مین سے کون سے بات ٹہیک ہی اور ٹہیک بات یہہ ہی کہ جب آپ اوٹہالیئے گئے جب آپ تین تیس برس کے تہی تمام ہوا بیان ابن کثیر کی تفسیر کا یہہ یوذس زکریا یوطا وہی ہے جسکا نام انجیل والون نے یہودا اسکریوطی لکہا ہی اگر یادری لوگ کہین کہ متی کے سولہوین باب کی اکیسوین آیت مین لکہا ہی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خبر دی کہ مجکو ضرور ہی کہ یروشالم مین جاؤن اور مارا جاؤن اور تیسرے دن جی اوٹہون تو اس سے معلوم ہوا کہ خود آپ ہی قتل ہوئے اور تیسرے دن جی اوٹہی اسکا جواب یہہ ہی کہ متی کے چہبیسوین باب مین یہہ بیان ہی کہ جس رات کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اوس باغ مین تشریف لے گئے جو گتسمنی کہلاتا تہا آپنے وہان تین بار نہایت عاجزی سے دعا مانگی کہ یا اللہ اگر ہوسکی تو یہہ پیالہ مجہسے گذر جاوے مرقس کی انجیل مین ہے کہ آپ جان کنی کی حالت مین پہنچی ہوئی گڑگڑا کر دعا مانگتی تہی اور پسینا لہو کی بوند کی مانند ہوکر زمین پر گرتا تہا آمی یادری حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جو نہایت عاجزی اور بیقراری سے دعا مانگی کہ یہہ پیالہ موت کا مجہسے ٹلجاوے تو ضرور آپکی دعا اللہ نے قبول کی اور وہ مصیبت دوسرے شخص پر ٹلگئی یہہ ویسی بات ہی کہ حضرت اشعیا علیہ السلام کی اڑتیسوین باب مین لکہا ہی کہ حزقیا بادشاہ بیمار ہوا حضرت اشعیا علیہ السلام نے اوسکو خبر دی کہ اللہ فرماتا ہی کہ تو مر جائیگا

اپنی گھر کا بندوبست کر لی تب حزقیا بادشاہ نے رو رو کر دعا مانگی تب حضرت اشعیا علیہ السلام کو اللہ کا حکم اوترا
کہ اللہ فرماتا ہی مینے تیری دعا سنی مینے تیرے آنسو دیکھی مین تیری عمر پر پندرہ برس اور بڑہا دیتا ہون
ای پادری حزقیا بادشاہ کی دعا اور آنسوؤن سے موت کی گھڑی اللہ نے ٹالدی پہر حضرت عیسی ع
کی اس بیقراری کی دعا سے تمکو تعجب ہی کہ آپ پر سے موت کی گھڑی اللہ نے ٹالدی اور آپکو زندہ اوٹھا
لیا ان باتون مین غور کرو اور قرآن مجید پر ایمان لاؤ اللہ خبر دیتا ہی کہ یہودیون نے عیسی کو قتل نہین کیا اور
سولی پر نہین چڑہایا اللہ نے آپکی سی صورت اونکی سامنی کر دی باقی رہی یہہ بات کہ آپکے بدلے کون
سولی پر چڑہایا گیا اسکا حال اللہ جانی مگر یہہ گمان جاتا ہی کہ وہی ہوا جو گرفتار کرنیکو آیا تہا اور متی کی انجیل
مین لکہا ہی کہ یہودہ شرمندہ ہوا اور اوسنے اپنی تئین پہانسی دی کیا عجب ہی کہ وہ اوسیوقت شرمندہ ہوا
ہوا اور آپنے فرمایا ہو کہ کون ایسا ہی جو میرے بدلے قتل ہونا قبول کرے اوس نے آپکے بدلے قتل ہونا قبول کیا ہو
یون سمجہنی مین دونون روایتین موافق ہو جاتین ہین واللہ اعلم اب یہہ بیان ہے کہ حواریون پر
روح القدس کا ظہور ہوا اور حضرت شمعون نے توراۃ کی بشارت یاد دلائی اور
بے ایمان یہودیون نے اور بت پرستون نے عیسائیون پر بڑے بڑے ظلم کیی کتاب
لب التواریخ جو کلکتہ مین ۱۸۲۹ء مین پادریون نے چہاپی ہے اوسمین لکہا ہی کہ طیباریوس بادشاہ کے
اٹھارہوین برس حضرت عیسی علیہ السلام دنیا سے اوٹہا لیے گئے پہر طیباریوس کے بعد تین بادشاہ اور ہوی
ہین چوتہا کلادیس پانچوان نیرو لکہا ہی جناب لوقا کے رسالہ اعمال سے اور پادری ولیم میور کی تاریخ سے
جو ۱۸۴۸ء مین چہپی ہی نیرو کے وقت تک کا احوال لکہا جاتا ہی لوقا کے رسالہ اعمال پاب ۱ سے پر یہہ بیان ہی
کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے مصیبت اوٹہانے کے بعد بہت سی قوی دلیلون سے اپنے تئین زندہ ظاہر
کیا اور اپنے نائبون کو چالیس دن تک دکہلائی دیتے رہے ایک دن گیا ہہ حواری ایک کوٹہی پر تہے حضرت
شمعون کی صلاح سے اونہون نے یہودا اسکریوطی کے بدلے متیاس کو بارہوان حواری ٹہرایا اور
عید پنتکوست کی دن یکایک آسمان سے آواز آئی جیسے بڑی آندہی چلی اور آگ کی سی جدی جدی زبانین
دکہلائی دین اور اونمین سے ہر ایک پر ٹہہرین اور وے سب روح القدس سے بہر گئی اور غیر بولیان بولنی
لگی اور خدا ترس یہودی جو ہر قوم سے یروشلم مین آ رہے تہے اونہون نے ہر ایک سے اونکی اپنی بولی بولتے
سنا اوسوقت حضرت شمعون حواری نے اون سبکو وعظ سنایا یہہ وعظ سنکر تین ہزار آدمی ایمان لائے

اور عیسائی ہوئی پہر ایک دن حضرت شمعون اور یوحنا مسجد مین گئی ایک مرد جو جنم کا لنگڑا تہا اوسپر نگاہ کر کے فرمایا
کہ ہماری طرف دیکہہ عیسی مسیح ناصری کے نام سے اوٹھہ اور چل پہر اوسکا ہاتہہ پکڑ کر اوٹہایا وہ چلنے لگا اور اللہ کی
تعریف کرتا ہوا مسجد مین گیا اور حضرت شمعون نے اوسوقت وعظ سنایا اوس وعظ مین یہہ بہی فرمایا کہ توبہ کرو
کہ تمہارے گناہ مٹاوے جاوین تاکہ اللہ کے حضور سے تازگی کے دن آوین اور وہ عیسی مسیح کو پہر بہیجی جسکی تمہارے
لئی آگے سے منادی ہوئی اور ضرور ہی کہ آسمان اوسکو لئی رہی اوسوقت تک کہ سب باتین جنکا خدا نے اپنے
پاک نبیون کی زبانی قدیم سے ذکر کیا اپنی حالت پر آوین کیونکہ موسی نے ہمارے باپ دادون سے کہا کہ
اللہ تمہارا خدا تمہارے بہائیون مین سے تمہارے لیے ایک نبی میری مانند اوٹہاویگا اوسکی سنو سب باتون
مین جو وہ تمکو کہی اور ایسا ہوگا کہ ہر نفس جو اوس نبی کی نہ سنی قوم مین سے ہلاک کیا جاویگا اور سب نبیون نے
شموئیل سے لیکر پچہلون تک جتنون نے کلام کیا ان دنون کی خبر بہی دی ہے تم اون نبیون کی اولاد
اور اوس عہد کے فرزند ہو جو خدا نے ہمارے باپ دادون کے ساتہہ باندہا ہی جبکہ ابراہیم کو کہا کہ تیری اولاد
سے زمین کے سارے گہرانے برکت پاوین گے سو پہلی تمہارے لئی خدا نے اپنے بندے عیسی کو اوٹہایا اور
اوسکو بہیجا کہ تمہین یہہ برکت دیوے کہ ہر ایک کو اوسکی بدیون سے پہیرے اے محمدی بہائیو عبرانی انجیل جو بیروت
مین چہپی ہے اوسمین اس جگہہ پر عبد کا لفظ ہے یعنی اپنے بندے عیسی کو اوٹہایا پادریون نے اردو
ترجمہ مین بیٹے کا لفظ لکہدیا ہی اسیطرح یہہ لوگ لفظون کو بدل دیا کرتے ہین اے ایمان والو جناب شمعون
صاف فرماتے ہین کہ ضرور ہی کہ آسمان حضرت عیسی علیہ السلام کو لئی رہیگا اوسوقت تک کہ جن باتون کی
نبیون نے خبر دی ہے اون سب باتون کا ظہور ہو جاویگا اسکی بعد توراتکی بشارت یاد دلائی کہ اللہ
ایک پیغمبر کو بہیجیگا جو موسی کی مانند ہی اسکا صاف مطلب یہہ ہی کہ پہلی اون پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا
ظہور ہوگا اونکی بعد حضرت عیسی علیہ السلام آسمان سے اوترین گے اور جب تک وہ نہ آوین گے تب تک
ضرور ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام آسمان پر رہین گے پادری طامس اسکاٹ اسکا مطلب یون لکہتا ہے
کہ وہ لوگ راہ دیکہتی تہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام پہر آوین گے اور اسرائیلیون کی بادشاہت قائم کرینگی
اور سب دشمنون کو ہلاک کرینگی جسکا سب نبیون نے ذکر کیا ہی اے ایمان والو اگر یہہ مطلب ہوتا کہ وہ
پیغمبر جو مانند موسی کے دشمنون کو ہلاک کرینگی وہ خود حضرت عیسی ہین دوبارہ اوترکر دشمنون کو
ہلاک کرینگی اگر یہہ مطلب ہوتا تو جناب شمعون یون فرماتے کہ وہ ضرور آسمان سے اوترینگی اور سب

خبرون کا ظہور ہوگا وہ تو فرماتے ہین کہ ضرور آسمان اونکو لئے رہیگا یہانتک کہ ان سب خبرون کا ظہور
ہوجائیگا پھر فرمایا کہ اللہ نے پہلے اپنے بندے عیسی کو بھیجا پہلے کا لفظ صاف بول رہا ہے کہ پہلے اللہ نے عیسی
کو بھیجا پھر دوسرے پیغمبر کو بھیجیگا جسکی خبر سب نبیون نے دی ہے جناب شمعون اس وعظ مین قیامت
کی بھی خبر دیتے تہے یہودیون کا وہ فرقہ جو صدوقی کہلاتے تہے اور قیامت کی منکر تہے اوس فرقے کے لوگ
اونپر چڑہ آئی اور شمعون اور یوحنا کو پکڑ لیا اور دوسرے دن تک قید رکہا مگر اوس وعظ کے سننے سے [illegible]
پانچ ہزار آدمی ایمان لائی دوسرے دن سب ایمان یہودیون نے جمع ہو کر پوچہا کہ تم لوگون نے کس قدرت
اور کس نام سے یہہ کام کیا یعنے لنگڑے کو کسکا نام لیکر اچہا کیا جناب شمعون نے صاف فرمایا کہ عیسی مسیح
کے نام سے یہہ شخص تمہارے سامنے چنگا کہڑا ہے یہودیون نے اونکو بہت دہمکایا کہ خبردار اس نام کو
زبان سے مت نکالیو شمعون اور یوحنا بولے کہ ہم اللہ کا حکم مانینگے اور تمہاری بات نہ سنینگے تب یہودیون
نے اونکو چہوڑ دیا تب عیسائیون نے جمع ہوکر اللہ کیطرف آواز بلند کی اور کہا یا اللہ تو ہی خدا ہے جسنے
آسمان اور زمین اور سمندر اور سب کچہہ جو اونمین ہے پیدا کیا یا اللہ اپنے بندون کو یہہ عنایت کر کہ
وہ کمال دلیری سے تیرا کلام سناوین جسکہ تو اپنا ہاتہہ چنگا کرنیکو پہیلاوے اور تیرے پاک بندے عیسی کے
نام سے نشانیان اور کرامتین ظاہر ہوون جب وہ دعا مانگ چکے وہ مکان جہان جمع تہے لرزا اور سب
روح القدس سے بہر گئے اور خدا کا کلام دلیری سے سنانے لگے عبرانی انجیل مین یہان یہی ہے کہ لفظ
ہے یعنے تیرے پاک بندے عیسی کے نام سے پادریون نے اردو ترجمہ مین بیٹے کا لفظ لکہہ [illegible]
بڑے بڑے کرامتین ظاہر ہوتی تہین یہودیون نے اونکو قید مین ڈالا رات کو اللہ کے فرشتہ نے قید خانے کے
دروازے کہول دئے اور کہا جاؤ مسجد مین کہڑے ہوکر وعظ کہو اونہون نے صبح کو مسجد مین وعظ کہا
یہودیون نے پہر اونکو پکڑا اور دہمکایا اونہون نے جواب دیا کہ اللہ کا حکم آدمیون کے حکم سے زیادہ
ماننا چاہئے یہودیون نے اونکو کوڑے مارے اور حکم کیا کہ عیسی کے نام پر بات نکرنا اور اونکو چہوڑ دیا وہ چلے
گئے اور خوش ہوئے کہ اوسکے نام کے لئے بیعزت ہونیکے لائق ٹہرے [illegible]
کہتے تہے اللہ کا کلام پہیلا اور کاہنون کا [illegible] مسجد بیت المقدس [illegible]
ہوا استیفان ایک مرد [illegible]
اوس سے بحث کی [illegible] بحث مین ہار گئے تب اونہون نے جہوٹے گواہ [illegible]

کہ ہمنے اس شخص سے سنا کہ یہہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اور اللہ تعالی کو اور مسجد بیت المقدس کو بکتا ہی
جو لوگ عدالت مین بیٹھے تھے اونکو استیفان کا چہرہ فرشتے کا سا چہرہ نظر آیا استیفان نے عدالت
کے دربار مین سب یہودیون کو وعظ سنایا اور حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ اور حضرت داؤد اور
حضرت سلیمان کا ذکر کیا پہر حضرت عیسیٰ کی تعریف کی پہر آسمان کیطرف دیکہا اور فرمایا دیکہو مین آسمان کو کہلا ہوا
دیکہتا ہون اور آدم کے بیٹے کو یعنے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالی کی داہنی طرف کہڑا دیکہتا
ہون بے ایمان یہودیون نے اپنے کان بند کر لیے اور سب ملکر دوڑے اور شہر سے باہر نکال کر
استیفان پر پتہراؤ کیا اور گواہون نے اپنے کپڑے پولوس جوان کے پاس رکہدیے استیفان گہٹنے
ٹیک کر بڑے آواز سے پکارا اے خدا یہہ گناہ اونپر ثابت مت کر یہہ کہکر سو گیا اور پولوس اونکے قتل
پر راضی تہا اوسدن یروشالم کے عیسائیون پر بڑا ظلم ہوا عیسائی لوگ یروشالم کو چہوڑکر یہودیہ
اور سامریہ کے شہرون مین ہر طرف چلے گئے دیندارون نے استیفان کو دفن کیا اور پولوس
عیسائیون پر بڑا ظلم کرتا تہا وہ ایک یہودی جوان بنیامین کے فرقہ کا اور شہر طرسوس کا رہنے والا تہا طرسوس ولایت روم
یعنے ایشیا کوچک ملک قیلیقیہ کا شہر تہا پولوس عیسائیون کو ایسا تباہ کرتا تہا کہ گہر گہر گہسکر مردون
اور عورتون کو گہسیٹ کر قید مین ڈالتا تہا جیسے دین باب مین یہہ بہی ہے کہ جب عیسائی قتل
کیے جاتے تہے تو پولوس خوشی بہرتا تہا اوسنے یہودی سردارون کو خط اور پروانے دمشق کے یہودی
سردارون کے نام پر لیے تہے اور دمشق کیطرف چلا تہا کہ اگر وہان عیسائیون کو پاؤنگا باندہکر یروشالم
مین لاؤنگا وہ رستے مین جب دمشق کے قریب پہونچا ایکا ایک آسمان سے نور اوسکے آس پاس
چمکا وہ زمین پر گر پڑا اور اوسنے ایک آواز سنی کہ اے پولوس تو مجکو کیون ستاتا ہی پولوس بولا
تو کون ہی آواز آئی کہ مین عیسیٰ ہون جسکو تو ستاتا ہی یہہ بولا اے خداوند تو کیا چاہتا ہی مین کیا
کرون فرمایا اوٹہہ اور شہر مین جا اور جو تجہے کرنا ضرور ہی تجہے کہا جائیگا جو لوگ اوسکے ساتہہ تہے
حیران کہڑے رہگئے کہ آواز سنتے تہے پر کسیکو نہین دیکہتے تہے پولوس زمین پر سے اوٹہا پر اپنے
آنکہین کہولکر کسیکو نہ دیکہا لوگ اوسکا ہاتہہ پکڑکے اوسکو دمشق مین لے گئے اور وہ تین دن تک دیکہہ
نسکا اور نہ کہاتا اور نہ پیتا تہا دمشق مین ایک عیسائی تہے اونکا نام حنانیاہ تہا اون سے حضرت
عیسیٰ علیہ السلام نے خواب مین فرمایا کہ پولوس پاس جا کہ وہ قومون اور بادشاہون اور

اسرائیلیون کے آگے میرا نام ظاہر کریگا ایک چنا ہوا وسیلہ ہے چنانچہ حنانیاہ نے آکر پولوس پر ہاتھ رکھا اور فرمایا کہ
حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے مجھکو بھیجا ہے کہ تو پہر بینائی پاوے اور روح القدس سے بھر جاوے پس فوراً
اونکی آنکھون سے کچھ چھلکا سا گر پڑا اور اونکی آنکھین پھر دیکھنے لگین پولوس عیسائی ہوگئے اور
دمشق مین عیسائیون کے ساتھ رہا اونہون نے وعظ کہنا شروع کیا دمشق کے یہودیون کو غصہ آیا
یہودیون نے اونکے قتل کی تدبیر باندھی پولوس یروشلم مین چلے آئے کہ یہان عیسائی ان سے ڈرتے تھے
تھے اور یونانی یہودیون سے بھی بحث کرتے تھے اون لوگون نے اونکے قتل کی تدبیر باندھی بھائی لوگ
اونکو قیصریہ مین لے گئے عیسائیون نے یہودیہ اور جلیل اور سامریہ مین امان پائی یا جو
عیسائی پولوس کے ظلم سے اور شہرون مین بھاگ گئے تھے اونہون نے ہر شہر مین وعظ کہنا شروع
کیا فیلبوس حواری سامریہ کے ایک شہر مین پہنچے اونکی کرامتین دیکھکر بہت لوگ ایمان لائے
ایک جادوگر جسکا نام شمعون تہا وہ ایمان لایا حضرت شمعون حواری نے ملک شام کے ایک شہر
مین جو یافہ کہلاتا تہا الله کے حکم سے ایک مری ہوئی عورت کو جلا دیا یافہ مین اکثر شہر کے
لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے قیصریہ مین کرنیلیوس نام ایک شخص جو ایماندار اور خداپرست
رومی صوبہ دار تہا اوسکو فرشتے نے بشارت دی کہ تو شمعون کو بلا اوسنے حضرت شمعون کو
بلا بھیجا جناب شمعون کو بھی بشارت ہوئی وہ قیصریہ مین تشریف لے گئے کرنیلیوس اپنے سب
رشتہ دارون اور دلی دوستون کو جمع کرکے آپکی راہ دیکھ رہا تہا جناب شمعون نے وعظ کہنا شروع
کیا جو لوگ وعظ سن رہے تھے اونپر روح القدس اوترا اور وہ ایماندار لوگ جو ختنہ کئے ہوئے
تھے اور حضرت شمعون کے ساتھ تھے حیران ہوئے کہ غیر قومون پر بھی روح القدس کی بخشش
جاری ہوئی کیونکہ اونہون نے سنا کہ وہ لوگ کئی زبانون مین بول رہے تھے اور الله کے
تعریف کر رہے تھے اونکی حیران ہونیکا یہہ باعث تہا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فقط اپنی
اسرائیلی قوم کو انجیل سنائی تھی اور ابھی تک حواریون نے بھی فقط اسرائیلیون کو وعظ سنایا
تہا اور قومون مین کا کوئی شخص عیسائی نہین ہوا تہا اسرائیلی لوگ غیر قومون سے بہت پرہیز
رکہتے تھے غیر قومون کے ساتھ کہانے سے اونکو بہت پرہیز تہا کرنیلیوس اسرائیلیون مین سے نہین
تہا وہ اور اوسکی قوم کے لوگ ایمان لائے اور اونپر روح القدس یعنے حضرت جبرئیل علیہ السلام کا

فیض اور سایہ ظاہر ہوا اس سے وہ لوگ حیران ہوئی جب حضرت شمعون یروشالم مین آئی تو ختنہ
والون نے آپسمین بحث کی کہ تم بے ختنہ لوگون کے پاس گئی اور اونکی ساتہہ کہایا حضرت شمعون نے سارے
احوال بیان فرمایا اور ارشاد کیا کہ جب اللہ نے اونکو وہ نعمت دی جیسی ہمکو دی تو مین کون تہا کہ
اللہ کو روک سکتا لوگ چپ ہو رہے اور اللہ کی تعریف کرکے کہا کہ بیشک اللہ نے غیر قومون کو بہی
زندگی کے لئی توبہ بخشی ہے آسی محمدی بہائیو اللہ تعالی کا دستور ہے کہ جو نیا معاملہ منظور ہوتا ہے پہلے
اللہ تعالی اوسکا ایک نمونہ دکہلاتا ہے پہلے یہہ نمونہ دکہلایا کہ اسرائیلیون کو سوا اور قومون پر روح القدس
کا فیض اوتارا پہر پانچ سو برس بعد خود روح القدس کو یعنی حضرت جبرئیل علیہ السلام کو اسرائیلیون
سے باہر دوسری قوم مین عرب کے ملک میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بہیجا پیغام پہنچانے
اور قرآن سنانے کو بہیجا ساری قومون مین روح القدس کا فیض بہا دیا پہر لکہا ہے کہ جو لوگ استفن
کی شہادت کے بعد یروشالم سے چلے گئی تہے وہ ملک شام اور آس پاس کے شہرون میں فقط یہودیون
کو انجیل سناتے تہے لیکن اسی سال میں یعنی سنہ ۳۳ عیسوی مین اون میں کئی شخص انطاکیہ
مین پہنچے انطاکیہ ایک بڑا شہر ہے یروشالم سے ایک سو کوس کے قریب اور ملک شام کے
اوتر کونے پر ہے وہان پہنچکر یونانیون سے حضرت عیسی علیہ السلام کی باتین کہین بہت سے یونانی
لوگ ایمان لائے انطاکیہ مین عیسائیون کا بڑا مجمع ہوا برنا باس اور پولوس انطاکیہ مین آئے اور
مرقس جو انجیل کا لکہنے والا تہا اوسکو بہی لائے سنہ ۴۴ عیسوی مین ہیرودیس بادشاہ نے عیسائیون
کے ستانے پر کمر باندہی یوحنا کے بہائی یعقوب کو تلوار سے مار ڈالا اور جب دیکہا کہ یہودی اس
بات مین خوش ہوئے تو حضرت شمعون کو قیدخانہ مین ڈالکر چاہا کہ قتل کرے حضرت شمعون کے
پاس فرشتہ آیا اور اونکو جگایا زنجیرین اونکے ہاتہون سے گر پڑین فرشتہ نے کہا میرے ساتہہ چلی
وہ اوسکے ساتہہ جب لوہے کے پہاٹک تک پہونچے وہ آپ سے آپ کہل گیا حضرت شمعون مریم
کے گہر پہونچے جو مرقس کی مان تہی پہر وہ قیصریہ مین جا رہے اور ہیرودیس مر گیا پادری اسکاٹ
کی اردو تفسیر کا بیان ہے کہ ایک ہیرودیس وہ تہا جسکی حکومت کے اخیر مین حضرت عیسی علیہ السلام
پیدا ہوئی دوسرا ہیرودیس انتیپاس تہا یہہ اوسکا بیٹا تہا اسی نے حضرت یحیی علیہ السلام کو شہید
کیا تیسرا ہیرودیس اگرپا ہے جسکا یہان ذکر ہے اسوقت مین بادشاہت نپوس بادشاہ کی تہی

جسکا نائب ہیرودیس تھا ابن اثیر نے تاریخ کامل میں لکھا ہے کہ یوحنا حواری کے بھائی یعقوب حواری
کو غایوس بادشاہ نے قتل کیا اور بہت عیسائیوں کو قتل کیا پھر لکھا ہے کہ قلودیوس بادشاہ کی سلطنت
میں شمعون الصفا قید کیے گئے پھر قید سے چھوٹے اور انطاکیہ کو گئے اور لوگوں کو عیسائی دین کی طرف
بلایا پھر رومیہ کی طرف گئے اور وہاں کے لوگوں کو عیسائی دین کی طرف بلایا وہاں کے بادشاہ کی
بیوی نے دین قبول کیا اور بیت المقدس کی طرف آئی لوقا کے رسالہ اعمال اور پادری ولیم میور
کی تاریخ کا بیان ہے کہ انطاکیہ میں بیٹھے کامل عیسائیوں کو روح القدس سے اشارہ ہوا کہ برنباس
اور ساؤل کو ایک خاص کام کے لیے الگ کرو انہوں نے اور دونوں کو رخصت کیا وہ روانہ
ہو کر قبرس کو گئے جو ایک جزیرہ یونانیوں اور رومیوں کا دریا میں انطاکیہ کے نزدیک ہے یہودیوں کو وعظ سناتے
پافس تک پہونچے جو صدر شہر ہے پہونچے وہاں کے رومی حاکم نے جسکا نام سرجیوس پولوس ہے چاہا کہ اللہ کا کلام
سنے ایک یہودی جادوگر [illegible] پولوس کے بددعا سے وہ اندھا ہو گیا تب وہ حاکم ایمان
لایا [illegible] ایشیا کو چلے جو ولایت روم کی طرف گئے پھر انہوں نے ایشیا کوچک میں
انطاکیہ تک سیر کی اس کے [illegible] شہروں میں انجیل کی منادی کی یہ دوسرا انطاکیہ ولایت
روم اور [illegible] میں ہے پولوس نے وہاں عبادت خانہ میں وعظ کہا [illegible] ایمان لائے اور لوگ بہت
خوش ہوئے دوسرے [illegible] شہر کے لوگ جمع ہوئے [illegible] ایمان [illegible] یہودی
[illegible] دیکھ کر [illegible] سے بھر گئے اور [illegible] تب پولوس نے بت پرستوں کو وعظ سنایا وہ لوگ یہ
کلام کو سنکر خوش ہوئے اور جتنے [illegible] میں ایمان تھا ایمان لائے اور اللہ کا کلام تمام ملک میں
پھیل گیا اور یہودیوں نے شہر کے رئیسوں کو ابھارا اور پولوس اور برنباس پر فساد [illegible]
اور انہیں اپنی سرحدوں سے نکال دیا وہ اقونیہ میں آئے وہاں وعظ کیا بہت سے یہودی
اور یونانی ایمان لائے پر بے ایمان یہودیوں نے غیر قوموں کے دلکو ابھارا اور بدگمان کیا
مگر وہ بہت دنوں تک وہاں رہے اور وعظ کہتے رہے جب غیر قوموں اور یہودیوں نے ظلم
ہنگامہ برپا کیا کہ انکو بے عزت کریں اور انہیں پتھراؤ کریں تب وہ اقونیہ سے شہروں لسترہ
اور دربی اور انکی گرد نواح میں گئے وہاں پولوس نے ایک جنم کے لنگڑے کو اللہ کے حکم سے
اچھا کر دیا وہاں کے بت پرست بولے یہ دیوتے ہیں آدمی کے بھیس میں ہمارے پاس اترے ہیں

لوگ بیل اور پہولون کے ہار لائی کہ اونکی لیئے قربانی کرین پولوس اور برنباس نے اپنے کپڑے پہاڑکے
اور کہا یہہ کیا کرتے ہو ہم بہی آدمی ہین اور تمہین خوشخبری دیتے ہین کہ بتون سے کنارہ کرو زندہ
خدا کیطرف رجوع کرو جسنے آسمان اور زمین اور سمندر اور جو کچہہ اونمین ہے بنایا یہہ کہکر بڑے
مشکل سے اون لوگون کو اپنی اوپر قربانی چڑہانے سے روکا تب ایمان یہودی انطاکیہ اور اقونیوم
سے آئی اور پولوس پر پتہراو کیا اور یہہ سمجہی کہ وہ مرگیا اونکو شہر کے باہر گہسیٹ لے گئی جب
عیسائی لوگ اونکی آس پاس جمع ہوئے وہ اوٹھکر شہر مین آئے پہر دربی مین جاکر وعظ کہا
بہت لوگ ایمان لائی پولوس روم کے بیچون بیچ گذرکے اوسکی تمام ملک اور بڑے بڑے شہرون
مین گشت کرکے یونانی دریا کے کنارے تک شہر ترواس مین پہونچے وہان اونکو لوقا ملا اسکی بعد وہ
پولوس کے ساتہہ رہے اور پولوس روح القدس کے اشارے سے پار جاکر مقدونیہ مین گئے
جو یونان کے اوتر طرف ایک بڑی ولایت ہے اب فرنگی ترکستان اور رومنیہ کہلاتا ہے اور شہر قسطنطنیہ
سکی اوسطرف ہے پولوس پہلے فیلپی مین آئی جو مقدونیہ کے اوس صوبہ کا پہلا شہر اور رومیون کی
بستی ہے یہان ایک عورت اپنی گہرانے سمیت ایمان لائی وہان کے لوگ پولوس اور سیلاس کو پکڑ
کر بازار مین حاکمون کے پاس کہینچ لے چلے رئیسون نے اونکو بہت مارا اور قیدخانہ مین ڈالا آدہی
رات کو زلزلہ آیا قیدخانہ کی نیو ہل گئی دروازے کہل گئی سب کی بیڑیان گر پڑین قیدخانہ کا داروغہ
اپنی لوگون سمیت ایمان لایا پہر وہ تسلونیقی مین آئی جہان یہودیون کا عبادت خانہ تہا بعض
یہودی ایمان لائی اور بہت سے یونانی مرد اور عورت ایمان لائی پر بے ایمان یہودیون نے
کئی شریر مردون کو ساتہہ لیکر بہیڑ لگا کر ہنگامہ کردیا اور کئی عیسائیون کو شہر کے رئیسون
پاس کہینچ لے گئے رئیسون نے ضمانت لیکر چہوڑ دیا پولوس اور سیلاس بریہ مین آئی یہودیون
کے عبادت خانہ مین گئی بہت یہودی اور یونانی مرد اور عورت ایمان لائی تسلونیقی کے
یہودیون کو خبر پہنچی وہ یہان بہی آن پڑے تب عیسائی لوگ پولوس کو اتہینی مین لائی یہہ
شہر علم اور حکمت اور فیلسوفی مین بہت مشہور تہا اکثر یونانی حکیم اور فیلسوف اس شہر
کے تہے یہہ بت پرست تہا اس شہر کو بتون سے بہرا ہوا دیکہا پولوس کا جی جل گیا وہان وعظ سنایا
کچہہ لوگ ایمان لائی پہر پولوس قرنت مین آئی جو ایک بڑا شہر خوش اور آباد شہر اتہینی کے

پچھم طرف ہی وہان پولوس نے وعظ سنایا یہودی کفر بکنے لگے پولوس نے غیر قوم یونانیون وغیرہ کو انجیل سنائی بہت لوگ بت پرستی چھوڑ کر ایمان لائی پولوس ڈیڑھ برس قرنت مین رہی اور اللہ کا کلام سکھلاتے رہے پھر پولوس عیسائیون سے رخصت ہو کر جہاز پر سوار ہو کر [illegible] روانہ ہوئے اور افسس مین پہونچی وہان سے قیصریہ مین اوتر کر یروشلم مین آئی اور عیسائیون کو سلام کہکر انطاکیہ مین آئی اٹھلون سن چھپن عیسوی مین پولوس نے تیسرا سفر شروع کیا پہلے ایشیا کو [illegible] گشت کرکے دوبارہ افسس مین آئی کہ وہ یونانی دریا کے کنارے پر ہے بڑی [illegible] پولوس سے ہوتی تہین کہ جکسہ ایشیا کے سب ملکون کے باشندون نے کیا یہودی کیا یونانی حضرت عیسی علیہ السلام کا کلام سنا جو اوس شہر مین کثرت آتی جاتی تھے اور حضرت عیسی علیہ السلام کا نام مشہور ہوا اور بہتون نے اون لوگون مین سے جو ایمان لائی تھے اپنی کامون کا اقرار کیا اور بہت جادوگرون نے اپنی کتابین اکٹھی کرکے سب لوگون کے آگے جلادین اور اونکی قیمت [illegible] کیا تو پچاس ہزار روپیہ ہوئے ایک سنار ارتمس کا بت خانہ چاندی سے بناتا تھا اور اوس پیشہ والون کو بہت کما دیتا تھا اوسنے سبکو جمع کرکے کہا کہ فقط افسس نہین بلکہ تمام آسیا مین اسی پولوس نے بہت لوگون کو بہکا دیا وہ کہتا ہے کہ یہہ جو ہاتھ کے بنائی ہین خدا نہین ہین بڑی دیبی ارتمس کا بت خانہ ناچیز ہو جائیگا جسکو تمام آسیا اور ساری دنیا پوجتی ہے اوسکی قدر جاتی رہیگی تمام شہر مین ہنگامہ ہوا شہر کے ایک سردار نے ہنگامہ کو ٹھنڈا کر دیا پولوس مقدونیہ اور یونان کے ملکون کا دورہ کرکے عیسائیون کو تسلی اور ہدایت دیکی پھر پلٹ کر ملک شام [illegible] شہر مین پہونچی پھر یروشلم مین پہونچی عیسائی لوگ خوش ہوئی مگر بے ایمان یہودیون نے اٹھاون سن ساٹھ عیسوی مین اونپر بہت بڑا بلوا کیا اونکو ہیکل مین یعنی مسجد بیت المقدس مین دیکھکر یہودی چلائی کہ ای اسرائیلی مردو مدد کرو یہہ وہی آدمی ہے جو سبکو ہر جگہہ [illegible] برخلاف اور شریعت کے برخلاف اور اس مقام کے برخلاف سکھلاتا ہے اور یونانیون [illegible] کو بھی مسجد مین لایا اور اس پاک مقام کو ناپاک کیا [illegible] حضرت موسی علیہ السلام کی شریعت مین حکم تھا کہ اسرائیلیون کے سوا غیر قومون کے لوگ ایمان لاوین تو بھی [illegible] نہ آوین اور حضرت عیسی علیہ السلام کی شریعت مین یہہ [illegible] یہودیون نے اس

نئی شریعت کرتا نا ملا حضرت عیسی کو اور عیسائیون کو ہر طرح ستاتا پہر لکہا ہو کہ سارے شہر مین
بلوا ہوا اور لوگ دوڑ کر جمع ہوئی رومی فوج کا صوبہ دار فوج لیکر آیا اور پولوس کو قلعہ مین لے گیا
پولوس نے صوبہ دار سے اذن لیکر قلعہ کی سیڑہی پر کہڑے ہوکر عبرانی بولی مین یہودیون کو وعظ
سنایا اور یہ بیان کیا کہ وہ پہلے مین بہی کٹر یہودی تہا پہر حضرت عیسی علیہ السلام کو دیکہا اور
اونکا معجزہ دیکہا تب مین عیسائی ہوا پہر مین یروشالم مین آیا مسجد مین دعا مانگ رہا تہا کہ مین بیہوش
ہوگیا اور مینے حضرت عیسی علیہ السلام کو دیکہا آپنے حکم دیا غیر قومون کے پاس جا یہ سنکر سب ایمان یہود
چلائے کہ اسکو زمین پر سے اوٹہا ڈال کہ اسکا جیتا رہنا اچہا نہین صوبہ دار نے اوسکو قلعہ مین بہیجا
اور صبح کو حکم کیا کہ سردار کاہن یعنی مسجد بیت المقدس کے امام اور اونکی ساری عدالت جمع ہو
اور پولوس کو اونکے بیچ مین کہڑا کیا پولوس نے دیکہا کہ یہودیون مین بعضے صدوقی اور بعضے
فریسی ہین پولوس پکارا کہ اے بہائیو مین فریسی اور فریسی کا بیٹا ہون مینے قیامت کی خبر دی تو
اسباعث سے مجہ پر الزام ہوتا ہی جب اونہون نے یہ کہا فریسیون اور صدوقیون مین تکرار ہوئی صدوقی
کہتے تہے کہ قیامت نہین اور نہ فرشتہ ہی نہ روح ہی پر فریسی دونون کا اقرار کرتے تہے فریسی بول اوٹہے
اس آدمی مین کچہ برائی نہین پاتے اگر کسی روح یا فرشتے نے اس سے کلام کیا ہو تو ہم خدا
سے نہ لڑین صوبہ دار نے پولوس کو قلعہ مین داخل کیا رات کو حضرت عیسی علیہ السلام نے پولوس کو
خوشخبری دی صبح جب دن ہوا چالیس سے زیادہ یہودیون نے قسم کہائی کہ جبتک ہم پولوس کو قتل
نہ کرینگے نہ کہاوینگے نہ پیوینگے صوبہ دار کو یہ خبر پہونچی اوسنے پولوس کو چپکے سے رات کو قیصریہ مین
فیلکس حاکم پاس بہیجدیا یہودی بہی وہان پہونچے اور فیلکس حاکم سے فریاد کی اور کہا کہ یہ مرد
بڑا فسادی ہی ہمارے دنیا کے یہودیون مین فساد پہیلاتا ہی اور ناصریون کی یعنے عیسائیون
کی بدعت کا پیشوا ہی اوسنے مسجد کے ناپاک کرنیکا بہی ارادہ کیا پولوس نے حاکم سے کہا کہ جس راہ
کو یہ لوگ بدعت کہتے ہین اوسی سے مین اللہ کی بندگی کرتا ہون اور سب کچہ جو توریت اور
نبیون کی کتابون مین لکہا ہی یقین جانتا ہون اور قیامت کا قائل ہون اسباعث سے
مجہ پر آتش ہوتی ہی فیلکس نے پولوس کو آرام سے رکہا اوسکی بیوی یہودن تہی اوسکی ساتہہ کر پولوس
کو بلا بہیجا اور عیسائی دین کی باتین سنین وہ اکثر پولوس کو بلاتا تہا اور گفتگو کرتا تہا اسطرح

دو برس گذرے فیلکس کی جگہہ پر فسطس حاکم ہوا فسطس یروشالم مین گیا یہودیون نے اوس سے پولوس کی نالش کی فسطس قیصریہ مین آیا اور پولوس کی باتین سنکر اوسکو روم کے بادشاہ پاس روم مین بہیجا وہان اوپر کچھہ سختی نہین ہوئی دو برس وہان کرائے کے گہر مین رہے اور یہودیون اور رومیون کو عیسائی شریعت کا وعظ سناتے تہے اس عرصے مین اونہون نے کئی خط ایشیا اور مقدونیہ والی عیسائیون کو لکہے اون خطون سے ثابت ہوتا ہی کہ پولوس نے روم سے چہوٹ کر پہر ملک شام اور ولایت روم اور مقدونیہ اور یونان اور شاید ہسپانیہ یعنی ملک اندلس کی بہی گشت کرکے دو برس تک وعظ سنایا آخر نیرو بادشاہ کے ظلم سے انگلون سن سرسٹھہ مین روم مین قتل کئے گئے ابن اثیر رح نے لکہا ہی کہ نیرو کی بادشاہت کے آخر مین پطرس اور پولس شہر رومیہ مین قتل کئے گئے اور اون دونون کو سولی پر چڑہایا پادری ولیم میور لکہتا ہی کہ مشہور ہی کہ اندریاس حواری نے تاتار کے ملک مین اور ترکستان کیطرف اور تہوما حواری نے خراسان اور ہندوستان اور ملیبار مین اور یہودا حواری نے آرمینیہ اور آذربیجان مین اور برتولما حواری نے ہندوستان مین اور فیلبوس حواری نے شام اور روم کے چند ملکون مین اور شمعون حواری نے مصر اور افریقہ کے اوتر طرف انجیل کی منادی کرکے بہتون کو ایمان مین داخل کیا محمد ابن اسحاق رح نے سیرت مین لکہا ہی کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عیسی علیہ السلام نے جن لوگون کو نزدیک کی جگہہ پر بہیجا اونہون نے مان لیا اور جنکو دور کی جگہہ پر بہیجا اونپر بہاری معلوم ہوا عیسی علیہ السلام نے اللہ سے شکایت کی تو جن لوگون پر بہاری معلوم ہوا تہا وہ اوس قوم کی بولی بولنے لگے جنکی طرف وہ بہیجے گئے ابن اسحاق نے کہا کہ جن لوگون کو عیسی علیہ السلام نے زمین مین بہیجا تہا حواریین سے اور اون کے تابعون مین سے جو اونکے بعد تہے وہ یہہ ہین پطرس حواری اور اونکے ساتھہ پولس تہے اور پولس تابعون مین سے ہین حواریون مین سے نہین ہین اونکو رومیہ کی طرف بہیجا اور اندراس اور متّی کو اوس زمین کیطرف بہیجا جہان کے لوگ آدمیون کو کہا جاتے ہین اور توماس کو زمین بابل کیطرف بہیجا جو پورب کی زمین مین سے ہے اور فیلبس کو قرطاجنہ کیطرف بہیجا اور وہ افریقیہ ہی اور یحنس کو افسوس کیطرف بہیجا یہہ بستی اون جوانون کی ہے جو غار والے ہین اور یعقوب کو اورشلم کیطرف بہیجا اور وہ ایلیا ہی بستی بیت المقدس کی اور ابن ثلما کو عرب کیطرف بہیجا اور وہ زمین حجاز کی ہی اور سیمن کو زمین بربر کیطرف بہیجا اور یہودا پولس کی جگہہ مقرر کیا گیا

ورہ حواریون مین بھی نہین تھا اس بیان سے معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب دنیا سے اوٹھہ گئے
تھے یہہ اوسوقت کا ذکر ہے کہ آپ حواریون کو دکھلائی دئے اور اونکو ہر ہر ملک مین بھیجا جیسا متی اور مرقس
نے لکھا ہے کہ آپنے اون سے فرمایا کہ سب قومون کو شاگرد کرو اور تمام دنیا مین ہر ایک مخلوق کے سامنے
انجیل کی منادی کرو پادری مریک کشف الآثار مین لکھتا ہے کہ متی اور توماس اور یعقوب اور متتیوس
اور مرقوس اور لوقس الگ الگ ملکون مین نئی نئی طرح پر قتل ہوئے امام طبرانی نے معجم کبیر مین اور اسحاق
نے حضرت معاذ رضہ تک سند پونچائی کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خبردار رہو چکی اسلام
کی گھومنی والی ہے سو تم کتاب کی یعنے قرآن کے ساتھہ گھومتے رہو جدہر وہ گھومے خبردار رہو کتاب
اور حاکم اب جدا ہو جائینگے تم کتاب کو مت چھوڑیو خبردار رہو اب تم پر وہ حاکم ہونگے جو اپنے لئے وہ حکم
دینگے جو تمہارے لئے نہین دینگے پھر اگر تم اونکا کہنا نمانوگے وہ تمسے لڑینگے اور اگر اونکا کہنا مانوگے
وہ تمکو بہکاوینگے لوگ بولے اے اللہ کے پیغام پہونچانیوالے ہم کیا کرین فرمایا جیسا کہ مریم کے بیٹے
عیسیٰ کے ساتھہ والون نے کیا آرون سے چیرے گئے اور سولیون پر چڑہائے گئے اللہ کی بندگی پر
مرنا اوس جینے سے بہتر ہے جو اللہ کی نافرمانی مین ہو پادری ولیم میور اپنی تاریخ مین لکھتا ہے کہ حضرت
عیسیٰ علیہ السلام کیوقت مین اور اونکے بعد ایک عرصے تک روم کی تمام سلطنت مین ملک یہودیون کے
ملک کے سوا تمام دنیا مین بت پرستی پہیلی ہوئی تھی اور یہان تک لوگ اللہ سے غافل تھے کہ بادشاہون
کو معبود اور دیوتا سمجھکر اونکی صورت بنا کر سجدہ کیا کرتے تھے روم کی صدر مجلس اور خود بادشاہ مذہب
کی باتون کا بندوبست کیا کرتا تہا اور یہہ کہ کون کون بت اور دیوتاؤن کی پوجا کرنا واجب اور
جائز ہے رومی لوگ غیر ملک کے دیوتاؤن اور پوجا کی رسمون سے کچھہ عداوت نہین رکھتے تھے کیونکہ
وہ اونکی ہم جنس تھے لیکن اونہون نے عیسائیون سے بیر باندہا عیسائیون نے چاہا کہ سب لوگ
حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لاوین اور بت پوجنا چھوڑدین جب کسیکو سرکار روم کی قسم دیجاتی
تھی تو ساتھہ ہی اوسکی سلطنت کے دیوتاؤن اور بادشاہ کی صورت کو بھی پوجنا ضرور ہوتا تھا جب
عیسائی یہہ بات نہ کرتے تو روم کے حاکم اسکو ہٹ دہرمی سمجھتے اور اونکو سزا دیتے جسقدر عیسائی
اس بات سے زیادہ انکار کرتے اوسقدر اونپر زیادہ سختی کی جاتی بت پرستون کی کچھہ تدبیر نہ چلی
تو عیسائیونکا قتل کرنا شروع کیا اگر کوئی بادشاہ کم ظلم کرتا تو اوسکی نائب بہت ظلم کرتے بلکہ عوام

لوگ بھی عیسائیون کو اپنی ٹھاکرون کا دشمن جانکر ہر طرح کی بری باتین اور جھوٹی خبرین اونکی حق
مین پھیلاتی اور جب کال اور وبا یا کوئی آفت آتی تو سب لوگ غل مچاتے کہ یہہ بات عیسائیون کی
شامت سے ہوئی ٹھاکر لئے اون سے ناخوش اور غصہ ہوکر ہمارے اوپر یہہ مصیبت بھیجی ہی اون کو
شیرون کے سامنے ڈالدو اور ایسی ایسی باتین کہکر عیسائیون کو قتل کرتے یہودی بھی لوگون کو
عیسائیون پر چڑہالاتی عیسائیون نے کسی شہر مین پناہ نپائی جہان جاتی تھے عذاب پاتی تھے
بعضی منکر ہوجاتی تھے کہ ہم عیسائی نہین ہین اور بعضی حضرت عیسی علیہ السلام کی محبت مین
مرنا قبول کرتے کتنی کوڑون سے اور کتنی آگ سے اور کتنی تلوار سے یا سولی پر چڑہ کر شہادت پاتی کبھی
شکنجی مین کینچی جاتی اور اونکی ہاتھ پاؤن اوکھیڑے جاتی اور کوئی مصیبت نہ تھی جو عیسائیون پر
نہ ہوتی تھی اور وہ دم نکلتی نکلتی اللہ تعالی کی اور حضرت عیسی علیہ السلام کی تعریفین کرتے جاتی تھے
پہلی مصیبت جو حضرت عیسی علیہ السلام کے تینتیس برس بعد واقع ہوئی اوسکا بیان طاسطس نے
اپنی تاریخون مین کیا ہی طاسطس رومی بت پرست اوسی زمانہ کا ہی اوسکی کتابین اب تک مشہور
ہین اوسمین یہہ لکہا ہی کہ ایسی آگ روم کے شہر مین لگی کہ محلی کے محلی جلکر خاک ہوگئی اور بہت آدمی
ہلاک ہوئی اوسوقت مین نیرو نام بادشاہ تہا نہایت ظالم تہا سو روم کے لوگون نے اوسپر یہہ تہمت
لی کہ اوسنی خود یہہ آگ لگائی اوسنی اس چرچے کی موقوف کرنے کے لئے عیسائیون پر تہمت لگائی
جو کرستان کہلاتی تھے اس نام کا بانی کرستوس تہا کرستوس یونانی لفظ ہی مسیح کے معنی مین
طاسطس لکھتا ہی کہ پہلی وہ گرفتار ہوئی جنہون نے عیسائی ہونیکا اقرار کیا پھر اونکی نشان دینے
پر ہزارون آدمی سزا کے لائق ٹھیرے اور یہہ سزا فقط آگ لگانے کی باعث سے نہین تھی بلکہ اس
سبب سے کہ وہ تمام خلقت سے نفرت رکھتی تھے سو کھیل اور تماشی کیطرح مارے گئی اسطور پر کہ بعضی
جنگلی جانورون کی کھال مین ڈالکر کتون سے پھڑوائی گئی اور بعضی سولی پر چڑہائی گئی بعضی
رال وغیرہ لگا کر سر شام مشعل کیطرح جلائی گئی اس تماشی کے واسطے نیرو نے اپنی باغون کو
خالی کیا اور گھوڑدوڑ کا کھیل دکھلادیا اور خود رتھ بان کی صورت بنکر بھیڑ مین مل گیا یا آپ
رتھ کو ہانکا عیسائیون کی مصیبت پر لوگون کے دل مین رحم آیا طاسطس کے لکھنے سے عیسائیون
کی مصیبت کا حال خوب ظاہر ہی مشہور ہی کہ اس ظلم مین پولوس اور شمعون پطرس اور اونکی بیوی

قتل ہوئی اب بابل والون اور طیطس رومی کے ظلم کا اور شہر یروشلم اور
مسجد بیت المقدس کی دوسری ویرانی کا بیان ہے محمد ابن اسحاق رحمہ نے جنہون نے
بعضے صحابیون کو بھی دیکھا ہے اونکی کتاب سے امام محی السنۃ بغوی رحمہ تفسیر معالم التنزیل مین نقل کرتے
ہین کہ جب حضرت عیسی علیہ السلام کو اللہ نے اوٹھا لیا اور حضرت یحیی علیہ السلام کو کافرون نے
شہید کیا اللہ نے اونکی اوپر بابل کا ایک بادشاہ بھیجا اوسکا نام خردوس تھا وہ بادشاہ بابل کے
لوگون کو لیکر آیا یہانتک کہ ملک شام مین داخل ہوا جب اوسنے ان لوگون پر غلبہ پایا اوسکے
لشکر کا ایک سردار تھا جو بیوزرازان کہلاتا تھا بادشاہ نے کہا مینے اپنے ٹھاکر کی قسم کھائی ہے کہ اگر
مین بیت المقدس والون پر قابو پاؤن تو بیشک اونکو قتل کرونگا یہانتک کہ اونکا خون میرے
لشکر کے بیچ مین بہکر پہونچے اوسنے اوس سردار کو حکم کیا کہ تو جا کر قتل کر سو وہ سردار بیت المقدس
مین داخل ہوا اور جس مکان مین یہودی لوگ قربانیان کرتے تھے وہان کھڑا ہوا وہان دیکھا
کہ ایک خون اوبل رہا ہے اوس خون کا حال یہودیون سے پوچھا اور کہا اے قوم اسرائیل یہہ خون
کیون جوش مین ہے مجکو اسکی خبر دو وہ بولے یہہ خون ایک قربانی کا ہے جو ہمنے چڑھائی تھی وہ قبول
نہوئی اس باعث سے خون جوش کر رہا ہے وہ بولا تمنے مجھسے سچ نہین کہا اوس سردار نے اوس
خون کے اوپر سات سو اور ستر مرد اونکی رئیسون مین سے ذبح کئے پہر بہی وہ خون نہ تھما پہر اوسنے
سات سو لڑکے اونکے لڑکون مین سے اوس خون پر ذبح کئے پہر بہی وہ خون نہ تھما پہر اوسنے
سات ہزار بوڑہی اور عورتین اوس خون پر ذبح کین پہر بہی وہ خون نہ تھما اوسنے کہا اے
قوم اسرائیل تم مجھسے سچ کہو اور اپنے رب کے حکم پر صبر کرو اگر سچ نہ کہوگے تو مین سب کو قتل کرونگا
تب یہودیون نے کہا یہہ خون ایک نبی کا خون ہے جو ہمکو بہت کامون سے منع کرتے تھے جن
کامون پر اللہ کا غضب ہے اگر ہم اونکا کہنا مانتے تو ہمارے لئے بہت بہتر تھا اور وہ ہمکو تمہارے
آنیکی اور اس مصیبت کی خبر دیتے تھے سو ہمنے اونکو سچا نجانا اور اونکو قتل کیا سو یہہ اونکا خون
ہے وہ سردار بولا اونکا کیا نام تھا وہ بولے یحیی بیٹے زکریا کی وہ بولا اب تمنے مجھسے سچ کہا ایسی ہی
باتون کا تمہارے رب نے تمسے بدلہ لیا وہ سردار سجدہ مین گر پڑا اور لوگون سے کہا شہر کے
دروازے بند کردو اور خردوس کے لشکر کے جتنے لوگ یہان ہین سبکو نکالدو اوسنے فقط قوم

سرائیل کو ریہنی دیا اپنے لشکر والون کو نکال دیا اور بولا اے یحیی بیٹے زکریا کے میرا اور آپکا رب جانتا ہی
جو آپکی قوم پر آپکی باعث سے گذرا اور اون میں کے اتنے قتل ہوئی سو اپنے رب کے حکم سے اس خون کو
تہما ئیے نہین تو مین آپکی قوم مین کسیکو باقی نہین رکہونگا تب اللہ کے حکم سے وہ خون تہمگیا اور اوس
سردار نے قتل کرنا موقوف کیا اور کہا کہ مین ایمان لایا اوس دین پر جسپر اسرائیلی لوگ ایمان لائی ہین
اور مینے یقین کیا کہ اللہ کے سوا کوئی مالک نہین اور اسرائیلیون سے کہا کہ بخت نصر نے مجکو حکم کیا
ہی کہ تمکو یہانتک قتل کرون کہ تمہارا خون اوسکی لشکر کے بیچ مین پہونچے اور مین اوسکے برخلاف نہین
کرسکتا وہ بولی جو تجکو حکم ہوا ہی سو تو کر اوس نے کہا ایک خندق کہودو خندق کہودی گئی اور گہوڑے
اور خچر اور گدہے اور اونٹ اور گائین اور بکریان ذبح ہوئین یہانتک کہ خون لشکر تک پہونچا اور بادشاہ
نے کہلا بہیجا کہ قتل موقوف کر پہر خردوس بابل کیطرف چلا گیا پہر یہودیون کی حکومت اسکی بعد قائم
نہوئی اور ملک شام کی حکومت رومیون اور یونانیون نے لے لی مگر یہہ کہ کچہہ اسرائیلی لوگون کی
پہر کثرت ہوئی اور اونکی ریاست بیت المقدس اور اوسکی اطراف مین رہی مگر اون مین بادشاہ
نہ تہی جب اونہون نے پہر شرارت کے کام کئی پہر اللہ نے اونپر طیطوس رومی کو غالب کر دیا اوسنے
اونکی شہر اوجاڑ دئی اور وہان سے اونکو نکال دیا اور اللہ نے یہودیون سے بادشاہت اور ریاست
چہین لی اور اونپر ذلت ڈال دے جو یہودی ہے وہ کسیکا تابعدار ہے اور محصول دیتا ہی اور
بیت المقدس حضرت عمر رض کے وقت تک ویران رہا پہر حضرت عمر رض کے حکم سے مسلمانون نے اوسکو
آباد کیا تمام ہوا بیان معالم التنزیل کا یہہ قصہ بابل کے بادشاہ کا ابن اثیر جزری رحمہ نے بہی ابن اسحاق
کی کتاب سے نقل کیا ہی اور بادشاہ کا نام جودرس لکہا ہی اور جہان اون بادشاہون کا ذکر کیا ہی
جو حضرت سکندر ذوالقرنین علیہ السلام کے بعد بابل کے حاکم تہی وہان لکہا ہے کہ علم والون نے اسمین
اختلاف کیا ہے کہ حضرت سکندر کے بعد عراق کا بادشاہ کون ہوا اور وہ گروہ بادشاہون کا جو ملک
بابل کے حاکم ہوئی تہے یعنی ہر شہر مین ایک جدا بادشاہ تہا وہ بادشاہ کتنی تہے ہشام ابن کلبی وغیرہ
نے لکہا ہے کہ حضرت سکندر کے بعد بلاقس سلیقیس بادشاہ ہوا پہر انطیخس بادشاہ ہوا جس نے شہر
انطاکیہ بنایا پہر لکہا ہے کہ انہین بادشاہون کے قبضہ مین کوفہ کا ضلع چون برس رہا پہر اشک جو
دارا کی نسل مین تہا اوسمین اور انطیخس مین لڑائی ہوئی انطیخس مارا گیا اور اشک کوفہ کی ضلع کا حاکم

ہوا اور موصل سے رے اور اصفہان تک اوسکی حکومت تہی اوسکی بعد اوسکا بیٹا سابور بادشاہ ہوا
پہر سابور کے بعد جودرزا شکان بادشاہ ہوا وہی ہے جو اسطرئیلیون سے دوسری بار لڑا جب
اونہون نے حضرت یحییٰ علیہ السلام کو شہید کیا لب التواریخ جو سکندر فریزر ٹیلیٹر کی جمع کی ہوئے
ہی اور اردو مین ترجمہ ہو کر کلکتہ مین چہپی ہے اوس مین لکہا ہے کہ یہودی لوگ چہوٹی چہوٹے
باتون پر بغاوت پر کمر باندہتی تہے نیرو نے وسپاشین کو روانہ کیا کہ اونکو اطاعت مین لاوے
جون ہی اوس نے چاہا کہ یروشالم کو گہیر لیوے روم مین اوسکی بلاہٹ ہوئی کہ سلطنت
کی باگ اپنی ہاتہ مین لاوے تب وہ چلا گیا اور اپنی بیٹے طیطس کو یروشالم کے گہیرنے کے لئے
بہیجا پادری بنا کس نے تاریخ روم مین لکہا ہے کہ طیطس نے شہر کے گہیر لیکے پانچ دن بعد
شہر پناہ کی دوسری دیوار توڑ ڈالی اور گرد نواح کی درخت کٹوا ڈالی بعد اسکی یوسیفس کو بہیجا
کہ یہودیون کو جا کر سمجہا وے یوسیفس یہودی نے اونکی سمجہانے مین بہت تقریرین اور تہاریر
اور اپنی سارے خوش بیانی خرچ کر ڈالی مگر یہودیون کو کچہہ اثر نہوا نہ بادشاہ سے صلح کرنے پر
راضی نہوئی اور باغی ہونے سے اور سرکشی سے ہاتہ نہ اوٹہایا فائدہ یہودیون کے دل مین
تو یہہ جمگیا تہا کہ ہم خدا پرست ہین اللہ ہمارے طرف ہے رومی بت پرست ہم پر غلبہ کر سکین گے
یہہ نہ سمجہی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دشمنی کی باعث سے اللہ کا غضب نازل ہو رہا
ہی پہر لکہا ہے کہ پانچ دن کے عرصہ مین فوج شہر کے اندر داخل ہوگئی اور کشت و خون کی
آگ بہڑکی اس مصیبت کا بیان یہود اور نصاری کی کتابون مین بہت لنبا ہے یہی یہودی
یوسیفس جو اس لڑائی مین موجود تہا اسنی اپنی کتاب مین اس مصیبت کا بہت کچہہ بیان
لکہا ہی متی کے انجیل کے چوبیسوین باب مین حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جب اس ویرانی
کی خبر دی تہی پہلے فرمایا تہا کہ بہوتیرے میرے نام پر آوینگے اور کہینگے مین مسیح ہون
اور بہتون کو گمراہ کرینگی اور قوم قوم پر اور بادشاہت بادشاہت پر چڑہیگی اور کال اور
وبائین اور جگہہ جگہہ زلزلی ہونگی اور بہت جہوٹی نبی اوٹہینگے اور بہتون کو گمراہ کرینگے
پادری اسکاٹ انجیل مرقس کی اردو تفسیر مین لکہتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی
بارہ برس بعد ایک مصری نے نبی ہونیکا دعوی کیا اوسکی تیس ٣٠ ہزار آدمی تابع ہوگئے

اوسکا ذکر رسالہ اعمال کے اکیسوین باب کی اڑتیسوین آیت مین ہے کہ اوس مصری نے فساد اوٹھا کر چار ہزار ڈاکوؤن کو جنگل مین لیگیا تھو دا اسیطرح ایک جھوٹے آدمی نے مسیح ہونیکا دعوی کیا جسکا ذکر یوسیفس تاریخ جاننے والے نے اسطرح پر کیا ہی کہ یہودیون مین سے بہتون کو گمراہ کیا فلیکس حاکم کے علاقی مین نیرو بادشاہ کے وقت مین ایسے مکارون کی اتنی کثرت ہوئی کہ روز کوئی انکو پکڑا جاتا تھا اور قتل ہوتا تھا جھوٹے عیسائیون مین سے دوستھیس نے کہا کہ مین وہی نبی یعنے مسیح ہون جسکی موسی نے پیش خبری دی تھے اور ہگیسپس نے لکھا ہی کہ اکثر جھوٹے مسیح آگئے پادری مریک کشف الآثار مین یوسیفس کی تاریخ سے نقل کرتا ہی کہ اس مصیبت سے پہلی یہودیون مین آپس مین بڑی بڑی لڑائیان ہوئین قیصریہ شہر مین یہودیون اور صوریون مین بادشاہت کی بابت لڑائی ہوئی ملک شام کے ہر ہر شہر مین دو لشکر ہوگئے اور بہت لوگ قتل ہوئے اور اسکندریہ مین انکمون پچاس ہزار آدمی اور دمشق مین دس ہزار آدمی قتل ہوئے اور رومیون کے ملک اٹالی مین دو برس کے اندر چار حاکم قتل ہوئے کلودیوس کی بادشاہت مین کئی بار قحط پڑا اور یہودیہ کے ملک مین بہت دنون تک بڑا قحط پڑا رہا اوسکی اب طاعون یعنے پھوڑے کی وبا آئی اسی بادشاہ کے وقت مین شہر روم ایشیا اور قریت کے ٹاپوون مین بھونچال پڑے اور نیرو کی بادشاہت مین کینڈیا اور لاودکیہ مین زلزلہ آیا اور شہر ہیرپولیس اور کلسی زلزلہ سے ویران ہوئے پادری اسکاٹ لکھتا ہی کہ اس زمانہ مین شہر روم مین دو مرتبہ زلزلہ آیا اور یروشلم مین بھی سخت زلزلہ بڑے زور شور سے بجلی اور گرج اور بھاری آندھی کے ساتھ آئی یوسیفس لکھتا ہی کہ جب وسپاشیان سردار نے ارادہ اون شہرون کا کیا حضرت عیسی علیہ السلام کے سب لوگ شہر پلہ کیطرف بھاگ گئے اور یہودی ہر طرف سے یروشلم مین جمع ہوئے تھے تا کہ عید فسح ادا کرین اور یہہ عید مصر کے ظلم سے نجات پانیکی یادگاری تھی ابھی باہر کے دشمن نہین آئی تھی کہ آپس مین لڑائی اوٹھ کھڑی ہوئی ہزارون آدمی اپنے بھائیون کے ہاتون قتل ہوئی اور دیوانہ پن سے اپنی خوراک کو جلا ڈالا اور یہودیون نے رومیون سے صلح کی کوئی شرط قبول نہ کی اور شہر سے نکلنے نہ دیا رومیون کے آٹھ ہزار کے لشکر نے انکو گھیر لیا اور انکو قتل کیا اور مسجد مین آگ لگا دی یہودی اس حال کو دیکھکر بلند آواز سے چلائی اور تین دن ہزار

قتل ہوئی اور چھہ ہزار مسجد میں آگ سے جل گئی رومیوں نے بہتوں کو قتل کیا پہر تلوار کو میان میں کر لیا اور گہروں میں آگ لگا دی شہر میں ہر جگہہ پر آگ لگی اور ہر طرف شعلی بلند ہوئی اور یروشالم میں ٹیلی ٹیلی ہو گئی اور مسجد کا پہاڑ اونچا جنگل ہو گیا یروشالم میں اوسکی آس پاس پانچ مہینی کی مدت میں دشمنوں سے اور قحط اور وبا سے گیارہ لاکھہ آدمی ضائع ہوئی یوسی فس لکہتا ہی کہ جس طرح سے یہودیوں پر ایسا عذاب آیا کہ کسی پر نہ آیا ہو ویسا ہی اونہوں نے گناہ بہی ویسی ہی کیے جو کسی نے نہ کیے ہوں طیطس رومی نے حکم کیا کہ سارا شہر جڑ سے اوکہیڑ اجاوے اوسکی لوگوں نے مسجد کو اور قربانی کے مقام کو اور شہر کی دیواروں کو نیو سے گرادیا اور اوندہا کر دیا اسلئی کہ یہودیوں نے جو خزانے گاڑ رکہی تہے وہ مل جاویں فقط تین برج اور قلعی کی دیوار کا ایک حصہ شہر کی نشانی کے لئی چہوڑ دیا بعد اسکی ایک شخص جسکا نام ترنطیس روفس تہا اوسنی شہر کی جگہہ پر کہیتی کی پادری اسکاٹ انجیل کی اردو تفسیر میں لکہتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جو فرمایا تہا کہ یہاں ایک پتہر پر نہ چہوڑی گا جو گرایا نجائیگا یہہ پیش خبری حرف بحرف پوری ہوئی تو بہی گویا یہہ نشان یہودیوں کے واسطے رہا کہ اونپر رحم ہوگا کچہہ تہا اوس مسجد کی جسکو حضرت سلیمان علیہ السلام نے بنایا تہا نیو میں چہوٹ گئی تہی یوسی فس کے لکہنی کے موافق شہر کی ویرانی سے اول اور بعد تیرہ لاکہہ آدمی ضائع ہوئی اور ستانوے ہزار آدمی قید ہو کر غلاموں کیطرح بیچی گئی رومیوں نے شہروں کو ویران کیا اور لوٹ لیا اور یہودیوں کو ملک یہودیہ سے نکال دیا اور وہ سب ملکوں میں متفرق ہو گئی ساٹھہ برس کے قریب گذرے تہی کہ یہودی پہر جمع ہو کر رومیوں سے لڑنے آئی دو برس تک لڑے پانسو اور اسی ہزار یہودی قتل ہوئی اور بڑی شکست کہا کر اپنی ملک سے نکالے گئی اور اونکی پچاس مضبوط قلعہ ڈہا دی گئی اور شہر جلا دی گئی پادری ولیم میور تاریخ کلیسیا میں لکہتا ہی کہ جب رومی لشکر نے یہودیہ کو خالی کیا تب بہت عیسائی یروشالم میں پہر آئی اگرچہ مسجد اوسمیں باقی نہیں رہی تو بہی اوسکو پاک مقام جانتی تہے اے محمدی بہائیو یہہ وہ دوسری ویرانی شہر یروشالم اور مسجد بیت المقدس کی ہے جسکی خبر اللہ نے بار بار حضرت اشعیا علیہ السلام کے صحیفہ میں دی تہی پہر جب پہلی ویرانی بخت نصر کے ہاتہہ سے ہو چکی تب پہر اس دوسری ویرانی کے خبر حضرت دانیال علیہ السلام کے نوین باب میں اور

حضرت زکریا علیہ السلام کے بیسوین باب مین اور متی کے انجیل کے چوبیسوین باب مین دی تھے اور عیسائیون
سے فرمایا تھا کہ جب یروشالم پر فوجین آوین تم وہان سے بہاگ جائیو اس حکم کے موافق جسوقت وسپاشیان
فوجین لیکر آیا اور اپنی بادشاہت کا بندوبست کرنیکے لئے پہر روم کیطرف لپٹ گیا اوسوقت عیسائی
لوگ فرصت پاکر شہر ملہ کیطرف چلے گئے بے ایمان یہودیون کو حضرت عیسی اور عیسائیون کی دشمنی
کی سزا مین اللہ نے بت پرستون کے ہاتہون قتل کروایا اونکا قتل ہونا بیشک ایمان والون کی خوشی
کا مقام ہے مگر اوس پاک مسجد اور پاک شہر کی ویرانی کا ایمان والون کی روح پر پانسو برس صدمہ
رہا آخر کو اللہ نے جناب رحمۃ اللعالمین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے اوس مسجد پر رحم کیا اور
اوسکو بڑے رونق سے آباد کیا اس بڑی آبادی کی پیش خبریان جو پاک کتابون مین دی تہین
اونکو پورا کیا لب التواریخ مین ہے کہ وسپاشیان نے عہدہ سلطنت مین طیطس کو شریک کیا
اسکی بعد سن اوناسی عیسوی مین مر گیا پہر طیطس اپنے جلوس کے تیسرے سال مر گیا اوسکے
بہائی دومشیان نے سن اکاسی عیسوی مین سلطنت پائی آپ یہ بیان ہے کہ دومشیان
بڑا ظالم تہا اوسکے وقت مین لوگون کو آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار
تہا لب التواریخ مین ہے کہ دومشیان بڑا ہی شریر اور بے مروت اور ظالم تہا سن چہیانوے عیسوی
مین قتل کیا گیا پادری ولیم میور لکہتا ہے کہ اوسکی زمانہ مین بہت عیسائی قتل کئے گئے یا دور دور
کے ٹاپوون مین قید کئے گئے دومشیان نے سنا کہ یہودا حواری کے دو پوتے ہین اور شاید یہ بہی
دریافت کیا کہ یہودی لوگ اور بادشاہ کی راہ دیکہہ رہے ہین اور عیسائی کہتے ہین کہ مسیح کی ایک
روحانی بادشاہت ہوگی دومشیان نے دونون کو یعنے یہودیون کو اور عیسائیون کو بلایا اور
عیسائیون سے پوچہا کہ جس بادشاہ کے آنیکی تم راہ دیکہتے ہو اوسکی کیسی بادشاہت ہوگی عیسائیون
نے کہا اوسکی بادشاہت اس دنیا کی ہے یہ نہین بلکہ آسمانی اور روحانی ہے جب اس دنیا کا زمانہ
پورا ہوگا وہ جلال مین آویگا یہ سنکی بادشاہ نے اونکو چہوڑ دیا لیکن عیسائیون کے حق مین
وہی سخت حکم جاری رہا اس جگہہ ولیم میور نے حاشیہ پر لکہا ہے کہ یہودی لوگ جنہون نے
حضرت عیسی علیہ السلام کو نہ مانا وہ دوسرے مسیح کا انتظار کرتے تہے اور جانتے تہے کہ اوسکی
ایک دنیوی بادشاہت ہوگی اس سبب سے اکثر وقت باغی ہوتی تہے اس سے رومیون کو رشک

اور عداوت پیدا ہوئی تہی آئے محمدی بہائیو یہودیون نے حضرت عیسی علیہ السلام کو ضد سے نہ مانا
مگر اونکو معلوم تہا کہ ابہی وہ مسیح یعنے وہ آخری پیغمبر باقی ہین جو حکومت اور بادشاہت کے ساتہہ
آوینگی اور بت پرستون کا سر توڑینگی عیسائیون نے اس بات کو صاف نہ کہا بلکہ یون کہا کہ اونکی
بادشاہت دنیا کی سے نہین بلکہ آسمانی اور روحانی ہے اونکا مطلب یہہ تہا کہ اونکی بادشاہت اللہ
کے حکم سے اور اونکا جہاد اللہ کی شریعت کے موافق ہوگا دنیا والون کیطرح اپنی جی کے چاہت کے
موافق نہوگا اسبات کو پردے مین کہکر اوس ظالم سے اپنی جان بچائی پادری ولیم میور لکہتا ہی
کہ یوحنا حواری کی کتاب مشاہداتؑ اور تواریخون سے معلوم ہی کہ وہ ایشیا مین یعنے روم مین
رہے اور سات شہر کے عیسائیون کی اونہون نے خبرداری کی دومشیان بادشاہ کے ظلم سے سن
چورانوے یا پچانوے مین وہ ایک ویران ٹاپو مین قید کیے گئے اوس بادشاہ کے مرنیکے بعد روم
مین پلٹ کر افسس مین رہے اور چہیانوے برس کی عمر مین انتقال فرمایا باقی حواریون مین سے
اکثر شہید ہوئی اب **جناب یوحنا رح کے کتاب مشاہدات** سے محمدی بشارتون کا
بیان ہی یہہ کتاب انجیل شریف کی جلد مین لگی ہوئی ہے حضرت یوحنا کو اللہ تعالی نے ارواحون
کا اور فرشتون کا عالم دکہایا اونہون نے جو کچہہ دیکہا اس کتاب مین بیان فرمایا جناب یوحنا
سرے پر لکہتے ہین کہ عیسی مسیح کا مکاشفہ جو خدا نے اوسکو دیا تاکہ اپنی بندون کو وہ باتین جنکا
جلد ہونا ضرور ہی دکہلاوے اور اوسنی اوسکو اپنی فرشتے کی معرفت بہیجکر اپنی خادم یوحنا پر ظاہر
کیا اے ایمان والو حضرت یوحنا صاف فرماتے ہین کہ حضرت عیسی علیہ السلام پر یہہ احوال آئندہ
کا اللہ نے کہول دیا یعنے حضرت عیسی خدا نہین ہین جو خود بخود غیب جانتے ہون اور حضرت
عیسی نے اپنا فرشتہ بہیجکر اپنے خادم یوحنا پر یہہ احوال ظاہر کیا اور ایک معنی یہہ بہی ہو سکتی ہین کہ
اوس نے یعنے اللہ نے اپنی فرشتے کی یعنے پیغمبر عیسی کی معرفت یوحنا پر ظاہر کیا ان کتابون مین
ملاخ کا لفظ پیغمبر کے معنی مین بہی آیا ہی جناب یوحنا فرماتے ہین کہ مین یوحنا تمہارا بہائی اور
مسیح کے دکہہ اور بادشاہت اور صبر مین تمہارا شریک خدا کے کلام اور عیسی مسیح کی گواہی
کے واسطے اوس ٹاپو مین تہا جو پتمس کہلاتا ہی اس لفظ کو عبرانی مین فطموس لکہا ہی فرماتے ہین
کہ مین خداوند کے دن روح مین آگیا اور مینی نرسنگی کی سی ایک آواز اپنی پیچہی سنی جو کہتی تہی

جو کچھ تو دیکھتا ہے لکھہ اور مینی موڑکر دیکھا تو سونے کے ساتھہ شمعدان دیکھی اور اون سات شمعدانون کے
بیچ ایک شخص انسان کے بیٹے کا سا دیکھا اوسکی آنکھین جیسی آگ کا شعلہ اور اوسکی داہنی ہاتھہ مین
سات ستارے اور اوسکے موہنہ سے دو دہاری تیز تلوار نکلتی ہے اور اوسکا چہرہ جیسی سورج اپنی
تیزی مین چمکتا ہے فائدہ انسان کا بیٹا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا خطاب انجیل پاک مین
بار بار ہو چکا ہی جناب یوحنا فرماتے ہین کہ پہر اونہون نے مجھسے فرمایا کہ یہہ سات ستارے سات
کلیسیاؤن کے فرشتے یعنے سردار پادری ہین اور سات شمعدان جو تونے دیکھی سات کلیسیا ہین
دوسرا باب افسس کے کلیسیا کے فرشتے کو یعنے وہان کی عیسائی جماعت کے سردار پادری
کو لکھہ کہ وہ جو اپنی ہاتھہ مین سات ستارے رکھتا ہے اور سونے کے سات شمعدانون کے درمیان
پہرتا ہی یہہ کہتا ہی کہ مین تیرے کام اور تیری محنت اور تیرا صبر جانتا ہون مگر تجھسے مجھے کچھہ گلہ ہے
کہ تونے اپنی اگلی محبت چھوڑدی سو یاد کر کہ تو کہان سے گرا ہی اور توبہ کر اور اگلی کام کیا کر نہین تو
مین تجھہ پر جلد آؤنگا اگر تو توبہ نکرے تو مین تیرے شمعدان کو اوسکی جگہہ سے ہٹا دونگا مگر تجھہ مین
ایک بات ہی کہ تو نقولائیون کے کامون سے عداوت رکھتا ہی جن سے مین بھی عداوت
رکھتا ہون جسکا کان ہی سنے کہ روح کلیسیاؤن سے کیا کہتی ہے مین اوسکو جو غالب ہوتا ہے
زندگی کے درخت سے پہل کہانے دونگا جو خدا کے فردوس کے بیچون بیچ ہے اے محمدی بہائیو
دیکھو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے افسس والی عیسائی جماعت سے صاف فرمایا کہ اگر تو توبہ نکری
تو مین تیرے شمعدان کو یعنے تیری جماعت کو اوسکی جگہہ سے ہٹا دونگا اسکا صاف مطلب یہہ
ہی کہ تم اپنے شہر سے نکال دی جاؤگے سو ان شہرون پر محمدی وقت مین جہاد ہوا اس خبر
کا صاف ظہور ہوا پادری ولیم میور نے حاشیہ پر لکھا ہی کہ چار پانچ سو برس گذرے ہین کہ
ترکون نے یعنے مسلمانون نے لشکر کشی کر کے اوس ملک کو قبضہ مین کر لیا افسس ور لاؤدقیہ اور
سردوس اب بالکل ویران ہو گئے یہان حالو اس سے معلوم ہوا کہ جن محمدیون کی باعث سی
افسس ویران ہوا اون محمدی فوجون کی مدد کے لیئے اللہ کے حکم سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام
آئی اور نصاری کو وہان سے نکال دیا پادری ایسٹ اس کتاب کی تفسیر مین لکھتا ہی کہ نیقلاؤ
ایک قسم کے بدعتی تھے وہ کہتی تھے کہ گناہ کا باعث شریعت ہی جب مسیح آیا اوسنے شریعت کو اوٹھا دیا

تو اب شریعت کے احکام توڑنے سے انسان گنہگار نہین ہوسکتا اس سبب سے وہ لوگ طرح طرح
کی بدی کیا کرتے تھے حضرت عیسی علیہ السلام فرماتے ہین کہ مین اونسے دشمنی رکھتا ہون پہر فرمایا
کہ جو غالب ہوتا ہے اسکا صاف مطلب یہہ ہے کہ جو شخص اس شہر پر اور اس ملک پر غلبہ پاویگا
یعنے اوسکے امتی یہان حاکم ہونگے اور اوسکا دین یہان پہیلاویگی تو وہ جو زندگی کا درخت فردوس
کے بیچون بیچ ہے اوسکا پہل مین اوس غالب کو کہانیکو دونگا یعنی اوس پہل کو حضرت عیسی
علیہ السلام جنت مین تحفہ کے طور پر جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کہانیکے لئے لاوینگے ترمذی
مین ہے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فردوس جنت مین سب سے اوپر ہے اور
اوسکی اوپر اللہ کا تخت ہے حضرت عیسی علیہ السلام فرماتے ہین اور سمرنا کے کلیسیا کے فرشتے
کو یعنے عیسائی جماعت کے سردار پادری کو لکہہ کہ مین تیرے کام اور مصیبت اور محتاجی کو جانتا
ہون پہر لکہا ہے کہ تم دس دن تک مصیبت اوٹہاؤگے پہر لکہا ہے کہ جو غالب ہوتا ہے وہ دوسری
موت سے نقصان نہ اوٹہاویگا پادری الیٹ لکہتا ہے کہ اس خبر کے موافق سمرنا مین ایک سو
چہپاسٹہ عیسوی مین دیوکلیشن جو روم کا بادشاہ تہا اوسکے وقت مین سمرنا کے عیسائیون پر
دس برس بڑی مصیبت رہی تہی پادری ولیم میور لکہتا ہے کہ سمرنا اب تک آباد ہے اور
اوسکے باشندون کی ایک چوتہائی یعنے چالیس ہزار نصرانی ہین معلوم ہوا کہ وہان ہم محمدیون
کی بہت کثرت ہے پہر فرمایا کہ جو غالب ہوتا ہے وہ دوسری موت سے نقصان نہ اوٹہاویگا یعنے
ایک بار مر کر پہر نہ مریگا یعنے مرنیکے بعد قبر مین اور قیامت مین اور جنت مین ہمیشہ نہایت عیش
اور آرام سے رہیگا پہر فرماتے ہین اور پرگمس کے کلیسیا کے فرشتہ کو یعنے سردار پادری کو لکہہ
کہ تو میرے نام کو تہامے رہتا ہے لیکن مجہکو تجہسے کچہہ گلہ بہی ہے کہ تیرے یہان وہ ہین جو بلعام کی
تعلیم کو تہام رکہتی ہین جس نے بالاق کو سکہلایا کہ اسرائیلیون کے آگے ٹہوکر ڈالے تاکہ بتون کے
قربانیان کہاوین اور حرامکاری کرین اور تیرے یہان ایسی بہی ہین جو نقولائیون کی تعلیم تہام
رکہتی ہین جس سے مین عداوت رکہتا ہون توبہ کر نہین تو مین تجہہ پر جلد آؤنگا اور مین اونکی
ساتہہ اپنی مونہہ کی تلوار سے لڑونگا جسکا کان ہے سنے کہ روح کلیسیاؤن کو کیا کہتی ہے جو غالب
ہوتا ہے اوسکو پوشیدہ من کہانے کو دونگا اور مین اوسکو ایک سفید پتہر دونگا اور اوس پتہر پر ایک

نیا نام لکہا ہوا جسے اوسکے پانیوالے کے سوا کوئی نہیں جانتا اے محمدی بہائیو دیکہو پہلے اونکی شکایت کی کہ بدکار لوگ تم میں موجود ہیں یعنے تم اونکو روکتی نہیں ہو پہر فرمایا کہ توبہ نکروگے تو مین تیرے جلد آؤنگا اور اپنی منہہ کی تلوار سے اونکی ساتہہ یعنے اونہیں نقولائیون اور حرامکارون کے ساتہہ لڑونگا پادری شیرنگ نے الکتاب کے مقامات المعروف مین لکہا ہی کہ پرگمس کو اب لوگ برگمو کہتے ہین پادری ولیم میور لکہتا ہی کہ پرگمس ہین ایک چوتہائی یعنے تین ہزار نصرانی ہین معلوم ہوا کہ وہان بہی محمدیون کی بہت بڑی کثرت ہی حضرت عیسی علیہ السلام اپنے وعدے کے موافق اللہ کے حکم سے محمدیون کی مدد کو آئی اور اپنی منہہ کی تلوار سے جہوٹی عیسائیون کے ساتہہ لڑے من اوس چیز کا نام ہے جسکو حضرت موسی علیہ السلام کے وقت مین اللہ نے آسمان سے کہانیکے لئے برسایا تہا سو حضرت عیسی علیہ السلام فرماتے ہین کہ مین اوس غالب کو پوشیدہ من کہلاؤنگا یعنے بڑی بڑی باطن کی نعمتین اللہ کے عشق اور محبت کا مزہ جس سے روح اور دل کو نئی طرح کی زندگی ملے وہ اللہ کے حکم سے اوسکو دونگا اور ظاہریون ہے کہ سفید پتہر اوس پتہر کو فرمایا جو کعبے شریف مین لگا ہوا ہی جب جنت سے آیا تہا تب وہ نہایت اُجلا اور سفید تہا اب آدمیون کی گناہون کے باعث سی سیاہ ہوگیا اور نیا نام اوس پتہر پر اسطرح لکہا ہے جسکو سوا رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اونکی نائبون کے کوئی نہیں دیکہتا سو فرماتے ہین کہ وہ پتہر اللہ کے حکم سے اوسکو دونگا کہ وہ اور اوسکی امت اوسکو چومے اور طرح طرح کا فیض اللہ کیطرف سے پاوین یہا اسلئی بتا رکہا کہ آپ جانتی تہے کہ جہوٹی عیسائی اس پاک پتہر سے بے ادبیان کرینگی اور اوس کے چومنی کو بت پرستی ٹہراوینگے جاننا چاہیئ کہ اللہ تعالی نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو اور سب پیغمبرون کو جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مددگار بنایا ہی سورہ آل عمران مین اللہ نے خبر دی ہے کہ اللہ نے سب نبیون سے اقرار لیا تہا کہ جب تمکو کتاب اور حکمت دون پہر تمہارے پاس ایک پیغامبر آوے جو تمہاری پاس والی کتاب کو سچا بتاوے تو تم ضرور اوسپر ایمان لائیو اور اوسکی مدد کیجیو اون سب نے اقرار کیا اللہ نے فرمایا تم گواہ رہو مین بہی تمہارے ساتہہ گواہ ہون سورہ تحریم مین فرمایا فَاِنَّ اللّٰہَ ھُوَ مَوْلٰہُ وَجِبْرِیْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ یعنے

اللہ وہی مددگار ہے محمد کا اور جبریل اور اچھی ایمان والے مولانا جلال الدین سیوطی رحہ نے درمنثور
مین لکھا ہی کہ امام عبد الرزاق اور عبد ابن حمید اور ابن المنذر نے قتادہ تک سند پہونچائی کہ اونھون نے
فرمایا کہ اللہ جو فرماتا ہی کہ اچھی ایمان والے وہ نبی لوگ ہین اور سعید ابن منصور اور عبد ابن حمید
اور ابن منذر نے علا ابن زیاد تک سند پہونچائی اونھون نے کہا کہ اللہ جو فرماتا ہے کہ اچھی
ایمان والے وہ نبی لوگ ہین معلوم ہوا کہ اللہ نے حضرت جبرئیل کو اور سب نبیون کو حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مددگار کیا ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہین اور تواطیرہ
کے کلیسیا کی فرشتہ کو یعنی سردار پادری کو یون لکھہ کہ مین تیرے اعمال اور محبت اور خدمت
اور ایمان اور تیرا صبر جانتا ہون پھر بہت نصیحتون کے بعد یون ہی کہ تمھین اور تواطیرہ کے
باقی لوگون کو یہہ کہتا ہون کہ مین اور کچہہ بوجہہ تمپر نہ ڈالونگا مگر جو تمہارے پاس ہے اوسکو تھامے رہو
جب تک کہ مین نہ آؤن اور وہ جو غالب ہوتا ہی اور میرے کامون کو آخر تک حفظ کر رکھتا ہی
مین اوسکو قومون پر اختیار دونگا اور وہ لوہے کے عصا سے اون پر حکومت کریگا کہ وہ کمہار
کے برتنون کی مانند چکنا چور ہوجاوین جیسی مینے بہی اپنی باپ سے پایا ہی اور مین اوسکو
صبح کا ستارہ دونگا جسکا کان ہے سنی کہ روح کلیسیاؤن سے کیا کہتی ہی آگے امت محمد
صلی اللہ علیہ وسلم بیان جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ مین آؤن یہاں وس آنیکا
ذکر ہی جو محمدی فوجون کی مدد کے لیے آپ اللہ کے حکم سے آئی یہہ جو فرمایا کہ تمپر کچہہ اور بوجہہ
نہ ڈالونگا یعنے اور کوئی نیا حکم نہین دونگا یہی حکم انجیل کے جو تمہارے پاس ہین اوسی وقت
تک قائم رہو جب تک کہ مین اوس پیغمبر غالب کے ساتھہ آؤن جو میرے کامون کو آخر تک
یاد رکہیگا مین اوسکو قومون پر اختیار دونگا اسکا صاف مطلب یہہ ہے کہ اوسکی شریعت
کا تابع ہونا سب قومون پر فرض ہوگا تم بہی اوسکے تابع ہوجائیو اور وہ لوہی کے عصا سے قومون
پر حکومت کریگا اور بے ایمانون کو قتل کریگا یہہ زبور کی دوسری سورت کی آیت یاد دلاتی کہ
یہہ آیت جسکی حق مین ہے وہ ابہی نہین آیا ہی آگے بڑہ کر آویگا اور اوسکی ساتھہ مین بہی
آؤنگا پہر فرمایا کہ جیسی مینی بہی اپنی باپ سے پایا ہی یعنے یہہ فیض سب مینے اللہ سے پایا ہی
دیکھو جہان جہان غالب کا لفظ ہی سب کا مطلب یہان صاف کہل گیا معلوم ہوا کہ یہہ

ایسی زبردست بادشاہ کی خبر ہے جو سب قوموں پر غالب ہوگا اور وہ دین کا بھی بادشاہ ہوگا کیونکہ اوسکی حق مین صاف فرمایا ہی کہ وہ بہشت کا پہل کہائیگا یہہ بشارت سوا جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کسی کی نہین ہوسکتی پادری الیٹ لکہتا ہی کہ اسکا مطلب یہہ ہی کہ جو شخص شیطان پر غالب ہوگا وہ اوسوقت حکومت پاویگا جب حضرت عیسی آسمان سے اوترینگی آگے پادریو آیندہ زمانے کی راہ مت دیکہو یہہ سب نشانیان جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہین پادری الیٹ لکہتا ہی کہ تواطیرہ آج تک آباد ہی تاریخ بیت المقدس مین ہے کہ یہہ شہر اندنون مین ایک حصار کہلاتا ہی پادری ولیم میور لکہتا ہی کہ وہان آٹہون ہزار آدمی اب نصرانی ہین معلوم ہوا کہ وہان محمدیون کی بہت کثرت ہی حضرت عیسی علیہ السلام اللہ کے حکم سے محمدیون کی مدد کو آئی اور محمدی شریعت کو وہان پہیلا دیا یہہ جو فرمایا کہ مین اوسکو صبح کا ستارہ دونگا پادری الیٹ لکہتا ہی کہ صبح کا ستارہ حضرت عیسی علیہ السلام کا نام ہی اور مطلب یہہ ہی کہ وہ شخص مجہہ مین سے حصہ پاویگا یعنے میری نجات اور وراثت اور شرکت روحانی سے فیضیاب ہوگا ای ایمان والو بیشک جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عیسی علیہ السلام کی پیغمبری کے وارث اور روحانی فیض مین شریک ہین پادریون کی عقل پر بڑا افسوس ہی کہ اس بات کو نہین سمجہتی کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے جو اپنی آنیکا وعدہ کیا اور اوسکی ساتہ ہی ایک دوسرے غالب شخص کی سلطنت کا وعدہ کیا یہہ صاف جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اور محمدیون کی مدد کے لئے آنیکا وعدہ ہے اسکو نہین سمجہتی مگر اس بات کے قائل ہین کہ جب حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد روم کے بت پرستون نے یہودیون کو قتل کیا اور شہر یروشالم اور مسجد بیت المقدس کو ویران کیا اوسوقت حضرت عیسی علیہ السلام معاذ اللہ بت پرستون کی مدد کو آئی تہے کیونکہ یہودی لوگ حضرت عیسی علیہ السلام کے دشمن تہے اسلئے اونہون نے یہودیون کی مسجد اور شہر کو ویران کر دیا اور یہودیون کی ضد سے معاذ اللہ اللہ کے گہر کو بہی کہود ڈالا پادری کہتی ہین کہ اوسیوقت سے حضرت عیسی علیہ السلام کی بادشاہی کا ظہور رہا جیسا کہ متی کے انجیل کے سولہوین باب مین لکہا ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے فرمایا کہ ان مین سے جو یہان کہڑے ہین بعضے ہین کہ جب تک ابن آدم کو اپنی بادشاہت مین آتے دیکہہ نہ لین

موت کا مزہ نہ چکھینگے اس بادشاہی کا ظہور رومیون کے غلبہ کے وقت ہوا مگر پادری اسکاٹ نے اردو تفسیر مین اس قول کو خوب طرح رد کیا ہی اور لکھا ہی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بادشاہی اسکے ساتھہ آتا یہہ ہی کہ اونکا دین زور سے زمین پر پھیل گیا آسکے پادریو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دین اگرچہ حواریون کے وعظ سے بہت قومون مین پھیلا مگر عیسائیون کا خون ہر طرف بہایا گیا اور مسجد بیت المقدس ویران رہی دیکھو خوب غور کرو حضرت عیسیٰ علیہ السلام بادشاہی کو ساتھہ محمدی وقت مین آئی اسی وقت مین اونکا اصلی دین سارے جہان مین پھیلا اور مسجد مقدس کی بڑی آبادی ہوئی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دیکھنے والون مین برتلما حواری کے بیٹے جنکا نام زرئیب ہی وہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت تک زندہ رہے اور اوسوقت تک زندہ رہینگے جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اوترینگے اونکا قصہ حدیث کی کتابون سے آگے آویگا اگر اللہ چاہی گا تمسیرا باب حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہین کہ سارد یس کے کلیسیا کے فرشتی کو یعنے سردار پادرے کو یون لکھہ کہ مینے تیرے کامون کو اللہ کے سامنے پورا نہین پایا اگر تو جاگتا نرہیگا تو مین تجپر چور کیطرح آؤنگا اور تجکو معلوم نہوگا کہ کس گھڑی تجپر آؤنگا پھر فرماتے ہین جنھون نے اپنی پوشاک آلودہ نہین کی اور وے سفید پوشاک پہن کے میرے ساتھہ سیر کرینگے کہ وہ اس لائق ہین جو غالب ہوتا ہی اوسکو سفید پوشاک پہنائی جاویگی اور مین اوسکا نام زندگی کے دفتر سے نہ کاٹونگا بلکہ اپنے باپ اور اوسکی فرشتون کے آگے اوسکی نام کا اقرار کرونگا جسکا کان ہی سنے کہ روح کلیسیائون سے کیا کہتی ہے پادری الیٹ لکھتا ہی کہ شہر سارد یس علاقہ لودیا کا پائی تخت تھا اوسکی بادشاہ کرسئس کے دولت افزونی مین ضرب المثل ہی اب وہ شہر ویران پڑا ہے چند جھونپڑے چھپر کے اب وہان ہین ترک لوگ اوس زمین پر قابض ہین پہلے وہان ایک عیسائیون کی جماعت تھی لیکن اسوقت وہان کوئی عیسائی نہین رہا تاریخ بیت المقدس مین ہے کہ یہہ شہر اسوقت مین سارت کہلاتا ہی آسکے پادریو یہہ کھلی نشانے دیکھو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے صاف فرمایا کہ مین چور کیطرح تجپر آؤنگا آخری زمانہ مین آنکی اوترنے کا یہہ ذکر نہین ہے اوسوقت تو سب کے سامنے اوترینگے یہہ پوشیدہ آنیکا ذکر ہی دیکھو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے حکم سے سب کی نظرون سے پوشیدہ ہم محمدیون کی مدد کو آئی اور وہ شہر اور

وہ ملک ہم محمدیون کے قبضہ مین آیا اور ریفارمی کو ہرگز معلوم نہوا کہ آپ کس گہری اونپر چڑہ آئی
پہر فرمایا کہ جنہون نے اپنی پوشاک آلودہ نہین کی یعنے گناہون سے بچتے رہے وہ میرے
ساتہہ رہینگے پہر فرمایا کہ جو غالب ہوتا ہی یعنے جو اس ملک پر غالب ہوگا یعنے اوسکی امتی
غالب ہونگے اوس غالب کو سفید پوشاک پہنائی جائیگی یعنے وہ پاک صاف اجلا معصوم
پاک ہوگا جیسا کہ مین ہون اوسکا نام زندگی کی کتاب سے یعنے اچھی لوگون کے دفتر سے مین
کاٹونگا یہہ اسلیئے فرمار کہا کہ نصرانی لوگ مجکو اوسکا دشمن نہ سمجھین مین ہر کام مین
اوس پیغمبر غالب کا شریک اور مددگار ہون آپ فرماتے ہین فلادلفیہ کے کلیسیا کے فرشتہ
کو یعنے سردار پادری کو یون لکھہ کہ مین تیرے کام جانتا ہون تونے میرے کلام کو یاد کیا ہی
تونے میرے صبر کی بات کو یاد کیا ہی مین بہی اوس آزمایش کی گہری سے جو تمام جہان مین
زمین کی رہنے والون کی آزمایش کے لئے آیا چاہتی ہے تیری حفاظت کرونگا دیکہہ مین
جلد آتا ہون جو تیرا ہی اوسے تہامی رہ تاکہ کوئے تیرا تاج نہ لیوے جو غالب ہوتا ہی مین
اوسکو اپنے خدا کی ہیکل کا یعنے مسجد کا ستون بناؤنگا اور وہ پہر کبہی باہر نہ نکلیگا اور
مین اپنے خدا کا نام اور اپنی خدا کے شہر نئے یروشالم کا نام جو میرے خدا کے حضور سے
آسمان پر سے اوترتا ہے اور اپنا نیا نام اوس پر لکہونگا جسکا کان ہی سنے کہ روح کلیسیاؤن
سے کیا کہتی ہے پادری الیٹ لکھتا ہے کہ آزمایش کی گہری سے مراد عدالت کا دن ہے
پادری ولیم میور لکھتا ہے کہ فلادلفیہ مین اٹکلون ہزار نصرانی ہین تاریخ بیت المقدس
مین ہے کہ یہہ شہر صوبہ لودیا کا ایک شہر ہے جو اسوقت مین الاسعد کا شہر کہلاتا ہے معلوم
ہوا کہ وہان بہی محمدیون کی کثرت ہے پہر اوس پیغمبر غالب کا ذکر سنایا کہ مین جلد آتا ہون
اور اوسکو اپنے اللہ کی مسجد کا ستون بناؤنگا مسجد سے مراد کعبہ ہی یا مسجد بیت المقدس
اور مطلب یہہ ہی کہ اللہ کے حکم سے اوسکی ایسی مدد کرونگا کہ وہ کعبہ اور بیت المقدس کا حامی
اور مددگار ہوگا وہ ستون ایسا ہوگا کہ کبہی مسجد سے باہر نہ نکلیگا یعنے اوسکی قوت اور
زور سے مسجد بیت المقدس اور کعبہ مین ہمیشہ خدا پرستی جاری رہیگی اور مین اللہ کا
نام اور نئے یروشالم کا یعنے بہشت کا نام اوسپر لکہونگا نئے یروشالم کا بیان اس کتاب کی

اکیسوین باب مین ہے وہان سے معلوم ہوا کہ مراد اوسی بہشت سے ہے وہان سب صفتین بہشت کی
بیان کین ہین بیان مطلب یہہ ہے کہ اوس پر بہشت کا نام لکھونگا اور اپنا نیا نام لکھونگا یعنے
عبرانی بولی مین آپکا نام یشوع تہا اب عربی مین عیسی ہوگیا یعنے اسد کا نام اوسکے دل پر
نقش رہیگا اور حضرت عیسی علیہ السلام کا ذکر اور بہشت کا ذکر بہت صاف صاف بیان
فرماوینگا اسد کے حکم سے ان سب کامون مین اوسکی مدد کرونگا آپ فرماتے ہین کہ لاودیقیہ
کے کلیسیا کے فرشتہ کو یعنے سردار پادری کو یون لکھہ کہ وہ جو امانت دار سچا اور بر حق
گواہ ہے اور خدا کی خلقت کا مبدا ہے یون کہتا ہے کہ مین تیرے کام جانتا ہون کہ تو
نہ ٹھنڈا نہ گرم ہے کاشکی تو ٹھنڈا یا گرم ہوتا سو اسواسطے مین تجکو اپنے منہہ سے نکال پھینک
دونگا کیونکہ تو کہتا ہے کہ مین دولتمند و مالدار ہوا ہون اور کسی چیز کا محتاج نہین
اور نہین جانتا کہ تو عاجز اور لاچار غریب اور اندہا اور ننگا ہے پہر کچہہ نصیحتون کے بعد
یون ہے کہ مین جتنون سے محبت رکہتا ہون اونکو ملامت کرتا ہون پس چالاک ہو اور
توبہ کر دیکہہ مین دروازے پر کہڑا ہون اور کہٹکہٹاتا ہون اور اگر کوئی میری آواز سنے
اور دروازہ کہولے مین اوس پاس اندر آونگا اور اوسکے ساتہہ کہاؤنگا اور وہ
میرے ساتہہ کہاویگا جو غالب ہوتا ہے مین اوسکو اپنے ساتہہ اپنے تخت پر بٹہنے
دونگا چنانچہ مین بہی غالب ہوا اور اپنے باپ کے ساتہہ اوسکے تخت پر بیٹہا ہون
جسکا کان ہو سنے کہ روح کلیسیاؤن سے کیا کہتی ہے تاریخ کامل مین جہان حضرت
عمر رضہ کی نوبت مین رومیون پر جہاد ہونیکا بیان ہے وہان حمص اور حماۃ وغیرہ کی
بیان کے بعد لکہا ہے کہ پہر مسلمان لاذقیہ کیطرف آئے اور شہر مین داخل ہوئے اور شہر
پر قبضہ کر لیا اور کچہہ نصاری بہاگ گئے پہر اونہون نے امان مانگی تب اون سے جزیہ ٹہرایا
گیا اور اونکا گرجا اونکو دیدیا گیا اور مسلمانون نے اوسمین جامع مسجد بنائی اوسکو
عبادہ ابن صامت نے بنایا پہر اوسکے بعد وہ کشادہ کی گئی قاموس مین ہے کہ لاذقیہ
ایک شہر حلب کے علاقہ مین ہے پادری ولیم میور لکہتا ہے کہ لاذقیہ اب بالکل ویران ہے
تاریخ بیت المقدس مین ہے کہ اس شہر کو آجکل اوسکی حصار کہتے ہین آؤ ایمان والو

حضرت عیسی علیہ السلام نے محمدیون کے ساتھہ ہوکر جھوٹی عیسائیون کو اپنے جماعت سے نکال
دیا حضرت عیسی علیہ السلام نے دروازہ کھٹکایا محمدیون نے اونکی آواز سنی یعنے اونکے بشارتون
کے موافق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع ہوگئے اور حضرت عیسی علیہ السلام کے لیئے
بہی اپنے دل کا دروازہ کہول دیا آپ اللہ کے حکم سے اللہ کے عشق اور محبت کی نعمتین محمدیون
کے ساتھہ کہاتے ہین اور محمدی لوگ اونکی ساتھہ کہاتے ہین اور اون سے اور سب نبیون
سے طرح طرح کا فیض پاتے ہین جیسا کہ محمدی اولیاؤن کی کتابون سے ثابت ہی آپ فرماتے
ہین کہ جو غالب ہوتا ہی یعنے وہ شخص جو اس ملک پر اور سب قومون پر غالب ہوگا مین اوسکو
اپنے تخت پر اپنے ساتھہ بیٹہنے دونگا اسکا صاف مطلب یہہ ہی کہ جن لوگون پر میری حکومت
ہی مین وہ حکومت اللہ کے حکم سے اوسکو دیدونگا اور اوسکے کامون مین شریک رہونگا پہر
فرمایا مین بہی غالب ہوا اسمین یہہ اشارہ ہے کہ مین سولی پر نہین چڑہایا گیا اللہ نے مجھکو
دشمنون سے بچالیا پہر فرمایا کہ اپنی باپ کے ساتھہ یعنے اپنے پالنے والے مالک کے ساتھہ اوسکے
تخت پر بیٹہا ہون یہان سے حضرت عیسی علیہ السلام کا معاذ اللہ خدا ہونا نہین ثابت ہوا
مالک نے اپنے بندے کو اپنے تخت پر بٹہایا تو بہی مالک مالک ہی اور غلام غلام ہی محمدی حدیث
مین بہی آیا ہی کہ قیامت کے دن اللہ اپنے پیارے بندے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ساتھہ اپنی
تخت پر بیٹہاویگا امام شمس الدین ذہبی رحمہ نے کتاب العرش والعلو مین اس حدیث کی ثبت
سندین پہونچائی ہین آگے ایمان والو حضرت عیسی علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ کی خلقت کا سبب
یعنے شروع مین ہون صاف اپنی مخلوق ہونیکا اقرار کیا کہ مین خلقت کا شروع ہون یعنی پہلے
میری روح کو پیدا کیا پہر اور چیزون کو پیدا کیا اور شروع ہونے مین یہہ ضرور نہین کہ اون سے
پہلے کوئی چیز اللہ نے پیدا نہ کی ہو محمدی حدیث مین لکہا ہی کہ اللہ نے سب چیزون سے پہلے نور
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا پیدا کیا تو یون سمجہنا چاہئی کہ نور محمدی کے بعد سب چیزون سے پہلے اللہ
نے نور حضرت عیسی علیہ السلام کا پیدا کیا یہہ ایسی بات ہی کہ توریت شریف کے [illegible]
شروع مین اللہ نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا پہر اسکی بعد یہہ ہی کہ گہرے پانی پر اندہیرا تہا اس
معلوم ہوا کہ پانی کو اللہ پہلے پیدا کرچکا تہا چوتہا باب جناب یوحنا لکہتے ہین کہ مینے آسمان پر

ایک تخت دیکھا اور اوس تخت پر کوئی بیٹھا ہی اور اوس تخت کے آس پاس چوبیس تخت تھے اور اون
تختون پر چوبیس بزرگ سفید پوشاک پہنے بیٹھے دیکھے اور اونکے سرون پر سونیکے تاج تھے اور
تخت کے گرد چار جاندار تھے جو آگے پیچھے آنکھون سے بھری تھے اور اون چار جاندارون مین سے
ہر ایک کے چھہ پر تھے وہ رات دن فراغت نہین رکھتے مگر کہتے رہتے ہین قدوس قدوس قدوس
اور جب وہ جاندار اوسکی جو تخت پر بیٹھا ہے اور ہمیشہ زندہ ہی بزرگی اور شکر گذاری کرتے ہین
تب وے چوبیس بزرگ اوسکے سامنے جو تخت پر بیٹھا ہی گر پڑتے ہین اور اوسکو جو ہمیشہ زندہ
ہی سجدہ کرتے ہین اور اپنے تاج یہہ کہتے ہوئی تخت کے آگے ڈال دیتے ہین کہ اے خداوند تو ہی
جلال اور عزت اور قدرت کے لائق ہی کیونکہ تو ہی نے ساری چیزین پیدا کین اور وے تیری
ہی مرضی سے ہین اور پیدا ہوئی ہین اے پادریو دیکھو حضرت یوحنا نے ایک ہی خدا کو دیکھا دوسرا
اور تیسرا خدا وہان ہرگز نہ تھا اس شرک سی توبہ کرو اور محمدی ہو جاؤ **پانچوان باب** جناب
یوحنا لکھتے ہین کہ جو تخت پر بیٹھا تہا مینے اوسکے دہنے ہاتھہ مین ایک کتاب دیکھی جو اندر باہر لکھی
ہوئی اور سات مہرون سے مہر کی گئی تھی اور مینے ایک زورآور فرشتہ کو دیکھا کہ بلند آواز سی پکارتا
تھا کہ کون اس لائق ہی کہ اس کتاب کو کہولے اور اوسکی مہرین توڑے کسیکو مقدور نہ تھا کہ
اوس کتاب کو کہولے یا اوسکو دیکھے پہر بہت کچھہ بیان ہی اوسکا خلاصہ یہہ ہی کہ حضرت عیسی عم
نے اوس کتاب کو لیا چھٹا باب جناب یوحنا لکھتے ہین کہ آپنے ایک مہر کو توڑا اور مینے دیکھا کہ ایک
نقرئی گہوڑا اور وہ جو اوس پر سوار تہا کمان لیے ہوئی تہا اور ایک تاج اوسی دیا گیا اور فتح کرتا
ہوا اور فتحمند ہوتا ہوا نکلا اور جب اوسنے دوسری مہر توڑی تب ایک دوسرا سرخ رنگ گہوڑا نکلا اور
اوسکے سوار کو یہہ دیا گیا کہ صلح کو زمین سے چہین لے اور لوگ ایک دوسرے کو قتل کرین اور ایک
بڑی تلوار اوسکو دی گئی جب اوس نے تیسری مہر توڑی تب مینے دیکھا کہ ایک مشکی گہوڑا اور جو
اوس پر سوار تہا ترازو ہاتھہ مین لیے ہوئی تہا اور مینے اون چارون جاندارون کے بیچ مین سے
ایک آواز یہہ کہتی سنی کہ گیہون دینار کا سیر بہر اور جو دینار کے تین سیر پر تیل اور شراب کو نقصان
مت پہونچا اور جب اوسنے چوتھی مہر توڑی مینے دیکھا کہ ایک گہوڑا پھیکی رنگ کا اور جو اوسپر سوار تہا
اوسکا نام موت تہا اور عالم ارواح اوسکی ساتھہ ہو لیا اور اونکو زمین کی چوتھائی پر اختیار دیا گیا

کہ تلوار اور بہوک اور موت اور زمین کے درندون سے ہلاک کرین جب اوسنے پانچوین مہر توڑی تو مینے قربانگاہ کے نیچے اونکی روحون کو دیکہا جو اللہ کے کلام اور اوسکی گواہی کے لیے جو اونہون نے تہام رکہی تہی قتل کیے گئے تہے اور اونہون نے بلند آواز سے چلا کے کہا کہ اے مالک پاک اور برحق تو کبتک عدالت نہ کریگا اور زمین کے رہنے والون سے ہماری خون کا بدلہ نہ لیگا تب اونمین سے ہر ایک کو سفید پیراہن دیا گیا اور اونہین کہا گیا کہ اور تہوڑی مدت تک صبر کرین جب تک کہ اونکی ہمخدمت اور اونکی بہائی جو اونکی طرح قتل ہونے پر ہین تمام ہوون آسکے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بیان حضرت یوحنا کو وہ بادشاہ دکہائی گئی جنہون نے حضرت یوحنا کے بعد عیسائیون کو قتل عام کیا مولوی رحمت اللہ صاحب نے اظہار الحق مین انگریزی تواریخون سے لکہا ہے کہ عیسائیون مین دس دفعی بڑے بڑے قتل عام ہوئی ایک نیرو بادشاہ کیوقت مین سن چونسٹہ مین اور جب تک یہہ بادشاہ زندہ رہا تب تک یہہ قتل عام برابر جاری رہا حضرت عیسی عم کا نام لینا اون لوگون کے نزدیک بہت بڑا گناہ تہا تاریخ کامل مین ہے کہ اسی نیرو کے وقت مین بیت المقدس کے بڑے پادریون مین جو پہلے تہے جنکا نام یعقوب تہا اونکو یہودیون نے قتل کیا اظہار الحق مین ہے کہ دوسرا قتل عام دومطیان بادشاہ کے وقت مین ہوا یہہ بادشاہ بہی نیرو کی طرح عیسائی دین کا دشمن تہا اوسنے قتل کا حکم دیا اور ایسا قتل عام ظاہر ہوا جس سے یہہ خوف ہوا کہ ایسا نہو حضرت عیسی علیہ السلام کا دین بالکل دنیا سے اوٹہہ جاوے حضرت یوحنا شہر سے نکالے گئے اور فلیویس کلیمنس قتل ہوے تیسرا قتل عام حضرت یوحنا کے اس معاملہ کے دیکہنے کے بعد ترجان بادشاہ کیوقت مین ہوا یہہ قتل سن ایک سو ایک عیسوی مین شروع ہوا اور اٹہارہ برس تک جاری رہا اور کلیمنٹ جو روم کا اسقف یعنی بڑا پادری تہا اور شمعون جو یروشلم کا اسقف تہا اور اگنیشس جو کورنتہیہ کا اسقف تہا یہہ سب اوسمین قتل کیے گئے چوتہا قتل عام مرقس انطونیس بادشاہ کے وقت مین ہوا یہہ قتل سن ایک سو اکسٹہ عیسوی مین شروع ہوا اور دس برس سے زیادہ جاری رہا اور یورپ پچہم کے لوگ قتل ہوئی اور یہہ بادشاہ بڑا بت پرست تہا اور بڑا اکہٹا کافر تہا پانچوان قتل عام سویرس بادشاہ کیوقت مین ہوا اور یہہ قتل سن دوسو دو عیسوی مین شروع ہوا اور ہزارون آدمی مصر مین اور فرانس مین اور کارتہیج مین قتل ہوئی اور یہہ قتل بہت شدت سے تہا یہان تک کہ

عیسائیون کو گمان ہوا کہ یہہ زمانہ دجال کا زمانہ ہی جو تہا قتل عام مسیحیین بادشاہ کے وقت مین ہوا یہہ
قتل سن دو سو ستیس عیسوی مین شروع ہوا اس قتل مین اکثر علم والے مارے گئی کیونکہ اوس
بادشاہ نے یہہ گمان کیا تہا کہ جب علم والے مارے جاوینگی تو جاہلون کا بہکانا بہت آسان ہی ای
ایمان والو حضرت یوحنا کو بہی چار بادشاہ ظالم دکہلائی گئی جسکو بڑی تلوار دی گئی وہ مرقس
انتونیس ہے اور یہہ جو فرمایا کہ تلوار سے اور بہوک سی اور زمین کے جانورون سے لوگون
کو قتل کرینگی اسکا صاف ظہور یون ہوا کہ مرقس اور سویرس نے عیسائیون کو جنگلی جانورون
سے پہڑوایا جب پانچوین مہر توڑی تب حضرت یوحنا نے شہیدون کی ارواحون کو دیکہا
جو اللہ کے کلام پر قائم رہی اور اسکی گواہی دیتے رہی اسی باعث سی کافرون نے انکو قتل
کیا اونہون نے اللہ سے فریاد کی کہ یا اللہ تو کب تک عدالت نکریگا یہہ اشارہ اوسی بڑی عدالت
کیطرف ہی جسکی بڑی بڑی بشارتین توراۃ اور زبور اور صحیفون مین اور انجیل مین دی
گئی ہین کہ وہ پیغمبر جو سارے جہان کا سردار ہی وہ آکر عدالت کریگا جب شہیدون نے اوس
عدالت کو اللہ سے مانگا تب اونکو حکم ہوا کہ تہوڑی مدت اور صبر کرو ابہی اور بہی تمہارے بہائی
ان کافرون کے ہاتہ سی شہید ہونیوالے ہین جو شہید ہولین تب اکٹہا سب کی خون کا بدلہ
لیا جائیگا اور اوس بڑے عدالت کا ظہور ہوگا تب جناب یوحنا فرماتے ہین کہ مینی دیکہا جب اوسنی
چہٹی مہر توڑی اور دیکہو بڑا بہونچال آیا اور سورج بالون کے کمل کے مانند کالا اور چاند لہو سا
ہوگیا اور آسمان کے ستارے اسطرح زمین پر گرے جسطرح انجیر کے درخت سی اوسکی کچی پہل گرجاتی
ہین جب بڑی آندہی اوسی ہلاتی ہو اور آسمان طوماری طرح جو لپیٹا ہو جاتا رہا اور سب پہاڑ اور ٹاپو
اپنی اپنی جگہہ سی ٹل گئی پہر آگے یہہ بیان ہی کہ سب لوگ ڈر گئی اور سمجہی کہ اللہ کے قہر کا بڑا دن
آپہونچا ظاہر یون ہی کہ اللہ تعالی نے جناب یوحنا کو قیامت کا دن دکہلا دیا جو آئندہ زمانہ
مین ہونیوالا ہی وہ پہلی سے آنکہون سے دکہا دیا ساتوان باب جناب یوحنا فرماتے
ہین کہ بعد اسکی مینی زمین کے چارون کونون پر چار فرشتے کہڑے دیکہی کہ زمین کی چارون
ہواؤن کو تہامتی تہی تاکہ ہوا زمین پر یا سمندر پر یا کسی درخت پر نہ چلی پہر مینی ایک اور
فرشتہ کو پورب سی اوٹہتی دیکہا جسکی پاس زندہ خدا کی مہر تہی اور اوس نے اون چارون فرشتون

جنہین یہہ دیا گیا تہا کہ زمین اور سمندر کو نقصان پہونچاوین بلند آواز سی پکار کر کہا کہ جب تک ہم اپنی
خدا کے بندون کے ماتہی پر مہر نہ کر لین تم زمین اور دریا اور درختون کو نقصان نہ پہونچانا اور مینی اونکا
شمار جن پر مہر کی گئی تہی سنا کہ اسرائیلیون کے سب فرقون مین سے ایک لاکہہ چوالیس ہزار پر مہر کی گئی
یہوداہ کے فرقے مین سے بارہ ہزار پر مہر کی گئی روبن کے فرقے مین سے بارہ ہزار پر مہر کی گئی جاد کے فرقے
سے بارہ ہزار پر مہر کی گئی آشر کے فرقے سے بارہ ہزار پر مہر کی گئی نفتالی کے فرقے سے بارہ ہزار
پر مہر کی گئی منسّا کے فرقے سے بارہ ہزار پر مہر کی گئی شمعون کے فرقے سے بارہ ہزار پر مہر کی گئی
لاوی کے فرقے سے بارہ ہزار پر مہر کی گئی اشکار کے فرقے سے بارہ ہزار پر مہر کی گئی زبلون کے
فرقے سے بارہ ہزار پر مہر کی گئی یوسف کے فرقے سے بارہ ہزار پر مہر کی گئی بنیامین کے فرقے سے
بارہ ہزار پر مہر کی گئی بعد اسکے مینے دیکہا اور دیکہو ہر قوم اور سب فرقون اور لوگون اور زبانون مین سے
ایک ایسی بڑی بہیڑ جسکو کوئی شمار نہین کر سکتا سفید جامے پہنے اور خرمے کی ڈالیان ہاتہون
مین لئی تخت کے آگے اور برّے کے یعنے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حضور کہڑے تہے پہر لکہتی ہین
کہ سب فرشتے تخت اور بزرگون اور چارون جاندارون کے گرد کہڑے تہے اون بزرگون مین سے
ایک نے مجسی پوچہا کہ یہہ جو سفید جامے پہنے ہین کون ہین اور کہان سے آئی ہین مینے کہا اے خداوند
تو ہی جانتا ہی اوسنے کہا کہ یہہ وہی ہین جو بڑی مصیبت مین سے آئی ہین اور اونہون نے
اپنے جامون کو برّے کے لہو سے دہویا اور اونکو سفید کیا ہی اسی واسطے وہ اللہ کے تخت کے آگے
ہین اور اوسکی ہیکل مین یعنے مسجد مین رات دن اوسکی بندگی کرتے ہین اور وہ جو تخت پر بیٹہا ہی
اونکی درمیان سکونت کریگا وہ پہر بہوکے نہونگے اور نہ پیاسے اور دے نہ دہوپ نہ کوئی گرمی اوٹہاوینگے
کیونکہ برّہ جو تخت کی بیچون بیچ ہی اونکی گلہ بانی کریگا اور اونہین پانیون کے زندہ سوتون پاس پہونچاویگا
اور خدا اونکی آنکہون سے ہر ایک آنسو پونچہیگا اس جگہہ ظاہر ہوتا ہی کہ حضرت یوحنا کو وہ لوگ
دکہلائی گئی جو حضرت یعقوب علیہ السلام کے بارہ صاحبزادون کی نسل مین سے امت محمدی
مین داخل ہونیوالے تہے چودہوین باب مین اس ایک لاکہہ چوالیس ہزار کا ذکر اسطرح ہے
جس سے یہہ مطلب ظاہر ہوتا ہی اور یہہ لوگ جو خرمے کی ڈالیان ہاتہون مین لئی ہوئی تہی اور وہ
ہر قوم اور ہر زبان کے لوگ تہے اس مین یہہ اشارہ تہا کہ یہہ لوگ اگرچہ سب قومون کے ہین مگر

غیرون سی علاقہ رکہتی ہین اور کہجورون کے درختون کے ڈالیان جو عرب کی نشانی ہی وہ ہاتہہ مین لئی ہوئی
ہین کیونکہ رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہین اون بزرگ نی فرمایا کہ یہہ بڑی مصیبت مین سے
آئی ہین یعنی کافرون نے اونکو اول بہت ستایا ہی پہر آخر مین اونہون نے غلبہ پایا ہی اور اپنی کپڑون
کو برہ کی یعنی حضرت عیسی علیہ السلام کے خون سی دہویا ہی یعنی آپکے خون سے راضی نہین ہین یہودیون
سی بیزار ہین اونکو اللہ کی حضوری حاصل ہی اور اللہ کی مسجد مین اللہ کی عبادت کرتے ہین
اللہ اونکو بہشت مین پہونچاویگا جہان کسیطرح کی تکلیف نہین ہے یعنی حضرت عیسی علیہ السلام
اللہ کے حکم سے اونکی نگہبانی کرینگی کیونکہ اونہون نے حضرت عیسی علیہ السلام کی پاکی اور معصومی
سب پر ظاہر کی اور بے ایمان یہودیون کے سر کاٹے اللہ کے حکم سے سب پیغمبر اونکی مددگار ہین

آٹھوان باب جناب یوحنا فرماتے ہین جب اوسنی ساتوین مہر توڑی تب آسمان مین
قریب آدہی گہڑی کی خاموشی ہوئی اور مینی اون سات فرشتون کو جو اللہ کے حضور کہڑے تہے دیکھا
کہ اونکو سات نرسنگی دی گئی پہر بہت بیان کی بعد فرماتے ہین کہ پہلی فرشتی نی نرسنگا پہونکا اور اولی
اور خون آمیز آگ موجود ہوئی اور زمین پر پہینکی گئی اور تہائی درخت جل گئی اور تمام ہری گہانس
جل گئی تفسیر والی رچرڈ منٹ والی نے یہہ خبر اوس وقت کی ٹہرائی ہی جب رومی لوگ عیسائی ہوگئی
تہی اس تفسیر مین لکہا ہی کہ نیوٹن کہتا ہی کہ اس سے مراد ہی رومیون کے ملک پر وحشی لوگون کی
چڑہائی اور تہائی درختون سی مراد ہی اوس زمین کا تیسرا حصہ اور سبز گہانس سی مراد ہی سب بوڑہی
جوان اعلی ادنا امیر غریب جب تہیودوسیوس جو سن تین سو پچانوی عیسوی مین مر گیا اوسکی
مرنے پر ہن اور گاتہ اور وحشی قومون نے اولون کی طرح کی کثرت مین جنگلی سانس مین آگ اور
خونریزی نکلتی تہی رومی سلطنت کی عمدہ صوبون پر پورب اور پچہم مین چڑہائی کی مگر اس نرسنگی سی
پورب کی چڑہائی مراد نہین بلکہ وہ چڑہائی مراد ہی جو گاتہہ کی قوم نے الارک کی سرداری مین اوسی
سال مین یعنی تین سو پچانوی مین یونان کو تباہ کیا اٹلی کو برباد کیا روم کو گہیر لیا اور لوٹ
لیا اور کئی جگہہ آگ لگا دی اس زمانہ کے تاریخ والے اس تباہی کا ایسا خوفناک بیان کرتے ہین
جسکی تشبیہ اولے اور آگ خون آمیز سے ٹہیک طور پر ہو سکتی ہی پہر فرماتے ہین دوسرے فرشتے نی
نرسنگا پہونکا اور جیسا بڑا پہاڑ آگ سی جلتا ہوا سمندر مین پہینکا گیا اور سمندر کا تیسرا حصہ لہو ہو گیا

اور لون مخلوقون کی تہائی جو سمندر مین زندہ ہین مرگئی اور جہازون کا تیسرا حصہ تباہ ہو گیا تفسیر
ڈوالی مین ہی کہ دوسرا تباہ کرنیوالا الارک گاتہک کے بعد اٹیلا اور ہن مراد ہین جنہون نے چودہ برس تک
خونریزی سے یورپ اور پچہم کو ہلا دیا اور سلطنت کے ہر ایک صوبہ کو لوٹ اور مار اور آگ لگانی سے بگاڑ
دیا اٹیلا نے پہلی یورپی سلطنت پر غلبہ کیا پہر پچہم کیطرف گیا اٹلی پر حملہ کیا روم پر بہی چڑہائی کی تیاری کر رہا
تہا مگر اسباعث سے باز رہا کہ بادشاہ روم نے محصول دینا قبول کیا ایسی آدمی کو بڑے پہاڑ آگ سی
جلتی ہوئی سے مثال دینا واجبی ہی اور سمندر مین پہاڑ کا ڈالنا اس سے مطلب ہی لڑائی کی ہل چل اور
بہت بڑا اولٹ پلٹ ہو جانا پہر فرماتے ہین تیسرے فرشتے نے نرسنگا پہونکا اور بڑا ستارہ مشعل کیطرح
جلتا ہوا آسمان سے ٹوٹا اور ندیون اور پانی کے سوتون کی تہائی پر گر پڑا اور ستارے کا نام ناگدونا
ہی اور پانیون کی تہائی ناگدونا ہو گئی اور بہت سے آدمی ان پانیون سے مر گئے کہ وہ کڑوے ہو گئے
تہے تفسیر ڈوالی مین ہی کہ اس سے مراد ہی وندال کا بادشاہ جنسرک یہہ بادشاہ اٹیلا کے اٹلی سے واپس
چلے جانے سے دو برس بعد افریقہ سے نکلا اور بیڑا لیکر رومیون کے کنارے پر فوج لایا اور روم
کا بادشاہ مکسموس اور اوسکی قوم کے لوگ اوسکی آنے سے بےخبر تہی اور وہ بآسانی شہر روم
تک پہونچ گیا اور لیلیا اور وہان کے باشندے جنگلون اور پہاڑون پر بہاگ گئی اوسنے شہر کو لٹوا دیا
اوسکو بہت لوٹ ملی اور بہت سے قیدی بہی لے گیا اور ملک کو ایسا کمزور چہوڑ گیا کہ تہوڑی
مدت مین وہ تباہ ہو گیا ندیون اور نالون سے مراد ہی مذہبی عقیدونکا ایک سے ایک کا نکلنا کہ جنسرک
آرین مذہب کا تہا اور اوسنے عیسائیون کو بہت ایذا پہونچائی فائدہ لب التواریخ والا پادری
لکہتا ہی کہ اریس ایک پادری تہا جو کہتا تہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بنائی ہوئی ہین
مگر سب بندون سے افضل ہین اونکے وسیلہ سے اللہ نے سب مخلوقات کو بنایا اور تین خدا اونکا
عقیدہ جو قسطنطین نے پہیلایا تہا اوسکو وہ نہین مانتا تہا معلوم ہوا کہ جنسرک اوسیکے مذہب پر
تہا اور ایماندار عیسائی تہا اگر یہہ اوسکی خبر ہی تو یہہ معنی ہین کہ وہ ستارے کیطرح ایمان کے
نور سے روشن تہا اور ندیون اور نالون کو اوسنے کڑوا کر دیا یعنی مشرکون کی زندگی تلخ
کر دی سولہوین باب مین بہی اسیطرح کا بیان ہی وہان لکہا ہی کہ ندیون اور نالون کا
پانی لہو ہو گیا اور فرشتے نے کہا یا اللہ تو ہی عادل ہی کہ تو نے یون عدالت کی کیونکہ اونہون نے

پاک لوگون کا خون بہایا اور تونے اونکو خون پینے کو دیا کہ وہ اسی لائق تہے اب صاف ثابت ہوا کہ دونو
جگہہ جہوٹی عیسائیون کی سزا کا بیان ہے ناگدونا کو عربی ترجمہ مین افسنتین لکہا ہے اور وہ ایک بوٹی
نہایت کڑوی ہے جس سے کیڑے مرجاتے ہین جیسا کہ انگریزی لغت مین لکہا ہے تو یہہ معنی ہوئے
کہ جو آدمی کیڑون کی طرح قابل قتل کے تہے وہ مر گئے آپ فرماتے ہین چوتہی فرشتہ نے نرسنگا پہونکا
اور تہائی سورج اور تہائی چاند اور تہائی ستارے ماری گئی یہانتک کہ اونکی تہائی تاریک
ہوگئی اور دن کی تہائی اور ویسیہی رات کی تہائی بے روشن نہ تہی تفسیر ڈوالی مین ہے کہ اس سے
یہہ مراد ہے کہ جب جنسرک سلطنت کی پچہم کے حصہ کو کمزور اور تباہ حالت پر چہوڑ کر چلا گیا منیں
برس تک وہ ملک جانکندن کی حالت مین رہا آخر کو سن چارسو چہتر مین اودواکر بادشاہ ہرولی
نے پچہم کی سلطنت کا نام و نشان مٹا کر خود اٹلیکا بادشاہ بن گیا اوسکی بادشاہت بہت ہی
تہوڑے زمانہ تک رہی اوسکو تہیودورک نے آکر دبالیا اور استروگاتہ کی بادشاہت اٹلی مین
قائم کی لب التواریخ مین اس بادشاہ کا نام اودوآسر لکہا ہے اور جس نے اوسی دبالیا اوسکا
نام تہیودورک لکہا ہے ناموں مین ایک حرف کی جگہہ دوسرا حرف بہت بدل جاتا ہے یہہ تہیودورک
ایریئس کے تابعون مین سے تہا یعنی حضرت عیسیٰ کو اللہ کا بندہ اور پیغمبر جانتا تہا تفسیر ڈوالی
مین ہے کہ پچہم کی سلطنت مین رومیون کا آفتاب بجہہ گیا اور اوسمین کچہہ چاند اور ستارے اتبک
قائم تہے کیونکہ روم مین اتبک سلطنت کی حاکم اگلی وقت کی موافق قائم تہی مگر اونکی چمک وحشی
بادشاہون کے تحت مین کم تہے آپ جناب یوحنا فرماتے ہین پہر جو مینے دیکہا تو ایک فرشتے کو
آسمان کے بیچون بیچ مین اوڑتے ہوئے اور بڑی آواز سے یہہ کہتے سنا کہ افسوس افسوس افسوس
زمین کے رہنے والون پر اون تین فرشتون کے نرسنگے کی باقی آوازون کے سبب جو پہونکنی پر
ہین افسوس افسوس افسوس نوان باب اور پانچوین فرشتے نے نرسنگا پہونکا تب مینے ایک ستارہ
جو آسمان سے زمین پر گرا تہا دیکہا اور اوس کوئین کی کنجی جسکی تہاہ نہین اوسکو دی گئی اور
اوسنے اوس کوئین کو جسکی تہاہ نہین کہولا تو اوس کوئین سے بڑے تنور کا سا دہوان اوٹہا
اور اوس کوئین کے دہوئین سے سورج اور ہوا تاریک ہوگئی اور اوس دہوئین سے زمین پر
ٹڈیان نکلین اور اونہین ویسیہی قوت دی گئی جیسی زمین کے بچہوؤن کی قوت ہے اور اونہیں

یہہ کہا گیا کہ زمین کی گہانس یا کسی سبزے یا کسی درخت کو نقصان نہ پہونچاوین مگر فقط اون آدمیون کو جنکی ماتہون پر خدا کی مہر نہیں اور اونہیں یہہ دیا گیا کہ وی اونہیں جان سی نمارین بلکہ یہہ کہ وے پانچ مہینے تک اذیت اوٹہاوین اور اونکی اذیت بچہوکے ڈنک کی سی تہی جب وہ آدمیون کو مارتا ہی اور اون دنون آدمی موت ڈہونڈہین گی اور اوسکو نپاوینگی اور مرنی کے مشتاق ہونگی اور موت اونسی بہاگی گی اور اون ٹڈیون کی صورتین اون گہوڑون کی سی تہین جو لڑائی کے لئی تیار کئی گئی ہین اور اونکی سرون پر گویا سونی کے تاج اور اونکی چہرے آدمیون کے سے چہرے تہی اور اونکی بال عورتون کی بالون کے مانند اور اونکی دانت ببر کے سے تہی اور اونکو بکتر لوہی کے بکترون کے مانند تہی اور اونکے پرون کی آواز رتہون اور بہت گہوڑون کی سی آواز تہی جو لڑائی مین دوڑتے ہین اور اونکی دم مین بچہوؤن کی سی تہین و ڈنک اونکی دمون مین تہی اور اونکا یہہ اختیار تہا کہ پانچ مہینے تک آدمیون کو ایذا پہونچاوین اور اوس اتہاہ کوئین کا فرشتہ اونپر بادشاہ تہا اوسکا نام عبرانی مین ابدون اور یونانی مین اپلیون ہی ایک افسوس گذر گیا دیکہو دو افسوس اور اوسکے بعد آتے ہین اے محمدی بہائیو اس جگہہ پادری لوگ سمجہتی ہین کہ ٹڈیون سے عرب لوگ مراد ہین اور یون سمجہتی ہین کہ اسمین کچہہ اونکی تعریف نہین بلکہ اتناہی مطلب ہی کہ اون لوگون نے شام اور روم اور مصر کے جہوٹی عیسائیون کو قتل کیا فرقہ پروٹسٹنٹ کے پادری قسطنطنین والون کو جہوٹا عیسائی کہتی ہین اس جگہہ تفسیر ڈوالی مین لکہا ہی کہ فقط اونہین آدمیون کو جنکی ماتہون پر خدا کی مہر نہین اسکا یہہ مطلب کہ وہ اللہ کے اچہی بندے نہین تہی لیکہ بدکار اور بت پرست عیسائی تہے معلوم ہوتا ہی کہ اون ایشیا اور افریقہ اور یورپ کے ملکون مین جہانتک مسلمانون نے فتوحات کو بڑہایا وہان اکثر عیسائی اولیا دون کے پوجنی مین بت پرستی کے مجرم تہی کیونکہ بتون کو نہ پوجتی ہون اور مسلمانون کا یہی قول تہا کہ ہم بت پرستی کو مٹاتے ہین اور اللہ کی توحید کو قائم کرتے ہین یہہ جو فرمایا کہ ستارہ گرا اس سے مراد یہی فرشتہ کا اوترنا یا حکم الہی کا ظہور او انبیاؤن کی زبان مین کبہی کبہی ستارے سے فرشتہ مراد ہوتا ہی اور اس بیان سے ظاہر ہوتا ہی اذن اللہ کا اون منزلون کے حق مین کہ وہ بی اذن اللہ کے نہین ہو سکتی مین تفسیر ڈوالی مین ٹڈیون سے عرب لوگون کو مراد لیا ہی

اور پادری ڈالیوڈیٹی نے عیسائیون کے گمراہ فرقون کو مراد لیا ہی اور ہمارے نزدیک سچ مچ کی ٹڈیان مراد
ہین کیونکہ سچ مچ کی ٹڈیان بہی حضرت عیسی علیہ السلام کی پیدایش سے پانسو پانچوین برس نکلی تہین
یون تو ٹڈیان نکلا ہی کرتی ہین مگر وہ ٹڈیان ایسی تہین کہ تاریخ کی کتابون مین اونکا ذکر لکہا گیا اس سے
معلوم ہوا کہ وہ ٹڈیان بہت کثرت سی تہین اور اتہاہ کوئین سے ظاہر اسمندر مراد ہی اور ٹڈیان
سمندر مین نکلتی ہین امام مالک کی موطا مین ہی کہ کعب احبار نے فرمایا کہ سمندر مین ایک مچہلی
ہی اوسکی ناک سی سال بہر مین دوبار ٹڈیان نکلا کرتی ہین تاریخ ابو الفدا جو پادریون کے نزدیک
بہی معتبر ہی اوسکا بیان ہی کہ حضرت سکندر ذو القرنین علیہ السلام نے جب دارا پر فتح پائی اوسوقت
سی تین سو چہتیس برس گذری تہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام آسمان پر تشریف لیگئی پہر
بادشاہون کا احوال لکہتی لکہا ہے کہ دوسرا تاوذوسیوس جسکی وقت مین غار والے جوان
یعنی جنکا ذکر سورہ کہف مین ہی جاگ اوٹہی اوسنی سن سات سو پچاس سکندری کے درمیان
انتقال کیا اوسکی بعد مرقیانوس سن سات سو باسٹہہ مین بادشاہ ہوا اوسکی بعد والنطیس بادشاہ
ہوا اوسنی ایک برس بادشاہت کی اوسکی بعد لاون کبیر بادشاہ ہوا اوسکی دنون مین ایک بڑا
بہونچال آیا تہا کہ بہت گہر لوگون کے انطاکیہ مین دہس گئی اوس کے بعد زینون ہوا اور سن
سات سو اٹہانوے سکندری مین مر گیا اوسکی بعد اسطیناوس ہوا ابو عیسی لکہتا ہی کہ اوسنی
ستائیس برس بادشاہت کی اوسکی بیٹہنی کے دسوین برس کال پڑا اور ٹڈی پہیلی اور سن آٹہہ سو
پچیس مین مر گیا احمد ابن یوسف قرمانی دمشقی نے بہی اخبار الدول مین لکہا ہی کہ اوسکی وقت مین
ٹڈیون کے باعث سی لوگ سخت بہوک مین گرفتار رہی زینون مین تے نہین ہی بلکہ دونون
مین یہہ بادشاہ سن سات سو اٹہانوے سکندری مین مر گیا تو حضرت عیسی علیہ السلام کی
پیدایش سے اوسوقت تک چارسو چہانوے اور آپکی اوٹہہ جانے سے چارسو باسٹہہ برس گذری
تہی اوسکی بعد اسطیناوس بادشاہ ہوا اوسکی بیٹہنی کے دسوین سال ٹڈی پہیلی اور کال پڑا
اوسوقت حساب سی سن سکندری آٹہہ سو آٹہہ تہا اور حضرت عیسی علیہ السلام کی پیدایش
سے پانسو پانچ برس ہوئی تہی حضرت یوحنا کی پیش خبری کا مطلب کہل گیا کہ اون ٹڈیون نے
اونکو جان سی نہین مارا بلکہ ایذا پہونچائی وہ ایذا یہی کال اور بہوک کی تہی اور یہہ جو ٹڈیون کی صورت

لڑائی کی گھوڑون کی سی تہی اور چہرے آدمیون کے سے اور بال عورتون کے سے یہہ اوس غیب کے
عالم کا کچہہ بہید ہی جسکو اسد ہی جانے کہ ٹڈیون کی صورت یون دکہلائی اور اتہاہ کو ئین کا یعنی سمندر
کا فرشتہ اونپر حاکم تہا جسکا نام ابدون ہی یعنے اسد کے حکم سے ہلاک کرنیوالا تفسیر ڈوالی مین ہی کہ
ٹڈیون کی عادت ہی کہ پانچ مہینے جو گرمی کی ہوتے ہین اوسی مین پیدا ہوتی ہین اور غلہ کہاتی ہین اور مر جاتے
ہین اور مسلمانون نے جب قسطنطنیہ کو گہیرا تہا سات برس تک ایسا کرتے رہی کہ جاڑون مین
واپس آتے تہے اور گرمیون مین لڑتے تہے اور اگر ایک دن سے ایک برس مراد لیا جاوے تو ڈیڑہ
سو برس ہوتے ہین مسلمانون کی سلطنت کا غلبہ ڈیڑہ سو برس رہا سن چہہ سو بارہ سی سات سو
باسٹہ تک آسے ایمان عالو پادریون نے دیکہا کہ اس جگہہ بہت تعریف کے کلمے نہین ہین بلکہ ٹڈیون
اور بچہوؤن سے مثال ہی اسلئے پادری لوگ زبردستی اسکو عربون کی خبر ٹہیراتے ہین اور جابجا
لڑائیون کی بشارتین جو بڑے بڑے تعریفون کے ساتہہ ہین جہان اوہراوہر مطلب کو پہیرتے
ہین اس جگہہ جو صاف فرمایا کہ اونکو حکم ہوا کہ اونکو جان سی نمارین اسکا یہہ مطلب سمجہتے ہین کہ اگرچہ
عربون نے بہت رومیون کو قتل کیا مگر سارے قوم کو قتل نہین کر ڈالا یہہ فقط پادریون کی زبردستی
ہی اور یہہ جو فرمایا کہ زمین کی گہانس یا کسی سبزے یا کسی درخت کو ضرر نہ پہونچاوین اس سے پادریون
نے سمجہا کہ سچ مچ کی ٹڈیان مراد نہین ہم کہتے ہین کہ ہو سکتا ہی کہ گہانس اور سبزے اور درخت سے
جوان اور لڑکے اور بوڑہے آدمی مراد ہون جیسا کہ آٹہوین باب کی ساتوین آیت مین ہو چکا ہی
کہ تہائی درخت جل گئی اور تمام ہری گہانس جل گئی اور تفسیر ڈوالی مین وہان آدمیون کو مراد
لیا ہی تو یہان بہی یہی مطلب ہی کہ وہ ٹڈیان ایمان دار آدمیون کو نہین ستاوینگی فقط اون بے
آدمیون کو ستاوینگی جو ایمان سے خالی ہین واللہ اعلم ان ٹڈیون کا احوال اور کتابون مین تلاش
کرنا چاہیی اور یہہ جو فرمایا کہ اون دنون مین لوگ مرنے کے مشتاق ہونگی اسکا یہہ مطلب کہ بادشاہ
لوگ اوسوقت مین بہت بگڑ جاوینگے اور راہ دین مین بڑی بڑی خرابیان ڈالینگے اس سبب
سی ایماندار لوگ مرنے کے مشتاق ہونگی اب جناب یوحنا فرماتے ہین اور چہٹی فرشتے نے نرسنگا پہونکا
اور مینے سونے کی قربان گاہ کے چار سینگون مین سے جو خدا کے حضور ہی ایک آواز سنی جو
اوس چہٹی فرشتے سی جس پاس نرسنگا تہا کہتی تہی کہ اون چار فرشتون کو جو فرات کی بڑی ندی پر

بند ہین کہولدی اور وہی چار فرشتے چہوٹے جو ایک گہڑی اور ایک دن اور ایک مہینے تک تیار تہی کہ آدمیون کی تہائی کو مار ڈالین اور فوجون کے سوار شمار مین بیس کروڑ تہی اور مینے اونکا شمار ویسا سنا اور گہوڑے اور اونکی سوار دیکہنے مین یون نظر آئی کہ اونکی بکتر آگ اور سنبل اور گندہک کے سے تہے اور گہوڑون کے سر ببرون کے سرون کے مانند اور اونکی منہ سے آگ اور دہوان اور گندہک نکلتی تہی ان تینون آفتون یعنے آگ اور دہوئین اور گندہک سے جو اونکے منہہ سے نکلتی تہی تہائی آدمی مارے گئے کہ اون گہوڑون کی قوتین اون کے منہ مین اور اونکی دمون مین تہین کیونکہ اونکی دمین سانپون کی سے تہین اور اونکی سر تہے اور وہ اون سے ایذا پہونچاتے تہی اور باقی آدمیون نے جو اون آفتون سے مارے نہ گئی تہا اپنے ہاتہون کے کامون سے توبہ نکی کہ دیوون اور سونے اور روپے اور پیتل اور پتہر اور لکڑی کی مورتون کی جو نہ دیکہہ سکتین اور نہ سن سکتین اور نہ چل سکتین پوجا نکرین اور اپنے خونون اور اپنے جادوگریون اور اپنی زنا اور اپنے چوریون سے جو کرتے تہے توبہ نکی اے محمدی بہائیو اوپر کی پیش خبری کا جس زمانہ مین ظہور ہوا یعنے کال پڑا اور ٹڈی پہیلی اوسے زمانکے تہوڑی دنون بعد دریای فرات پر لڑائی ہوئے ان دونون پیش خبریونکا خوب مطلب کہل گیا ابو الفدا نے اسکے بعد لکہا ہی کہ اوسکے بعد یسطینوس ہوا اور سن آٹہہ سو چونتیس سکندری مین مر گیا اوسکے بعد دوسرا یسطینوس ہوا اوسنی اڑتیس برس بادشاہت کی اوسکے وقت مین بڑی لڑائے فارس والون اور روم والون کے درمیان ہوئے اوسکے بیٹہنے کے آٹہوین برس فارس والون اور روم والون کا مقابلہ دریای فرات کے کنارے پر ہوا اس لڑائی مین بہت خلق کے لوگ قتل ہوئے اور روم کے لوگ دریای فرات مین بہت ڈوب گئی پہر یہہ بادشاہ سن آٹہہ سو بہتر سکندری مین مر گیا تاریخ کامل مین ہی کہ اسی بادشاہ کے وقت مین نوشیروان بادشاہ تہا اے عقلمندو اس بادشاہ کے بیٹہنے کے آٹہوین برس حساب سی سن سکندری آٹہہ سو بیالیس تہی اور حضرت عیسی علیہ السلام کی پیدایش سے پانسو ونتالیس برس ہوئی تہے پہر پینتیس برس بعد یا چہبیس برس بعد جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے سو اسکے بعد جو خوشخبری ہی وہ صاف محمدی بشارت ہی مگر تفسیر ڈوالی مین دریای فرات کی لڑائی کو سات سو برس بعد کی لڑائے کی خبر ٹہیرایا ہی اور لکہا ہی کہ عثمانی بادشاہون نے سن بارہ سو اکیاسی عیسوی مین یونان اور

روم کے عیسائیون پر فتح پائی پہر لکہا ہے کہ پچہم کے عیسائی جو روم کے تخت مین تہے اور رومن کا ملک کی بادشاہتین جنہون نے پوپ کی اور یونانی کلیسیاؤن کو اس طرح پر عذاب پاتے دیکہا تہا تب بہی وہ بت پرستی اور اولیا پرستی اور صورت پرستی پر اڑے ہوئے تہے بلکہ ایذا رسانی اور دغا بازی اور فریب کی اصلاح نہین کرتے تہے یہ قول بائیل کا ہے آگے پادری یہ خبر صاف اوس لڑائی کی ہی جو جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونے سے پہلے دریای فرات پر ہوئی اسکی بعد کی بشارت محمدی بشارت ہے **دسوان باب** جناب یوحنا فرماتے ہین پہر مینے ایک اور زور آور فرشتے کو آسمان سے اوترتے دیکہا جو بدلی کو اوڑہے تہا اور اوسکے سر پر دہنک تہا اور اوسکا چہرہ آفتاب سا اور اوسکے پانون آگ کے ستون کی مانند تہے اور اوسکے ہاتہ مین ایک چہوٹی کتاب کہلی ہوئی تہی اور اوسنے اپنا دہنا پانون سمندر پر اور بایان خشکی پر دہرا اور بڑی آواز سے جیسی شیر گرجتا ہے پکارا اور جب وہ پکار چکا تب سات گرجون نے اپنی آوازین دین اور جب وے سات گرجین اپنی آوازین دے چکین تو مین لکہنے پر تہا پر مینے آسمان سے آواز سنی جو مجہکو کہتی تہی کہ جو کچہہ وے سات گرجین بولین اوسپر مہر کر اور اوسے مت لکہہ تب اوس فرشتے نے جسے مینے سمندر اور خشکی پر کہڑا دیکہا اپنا ہاتہ آسمان تک اوٹہایا اور اوسکی جو ہمیشہ تک زندہ ہے جسنے آسمان کو اور جو کچہہ اوسمین ہے اور زمین کو اور جو کچہہ اوس مین ہے اور سمندر کو اور جو کچہہ اوس مین ہے پیدا کیا قسم کہائی کہ پہر اور مدت نہوگی بلکہ ساتوین فرشتے کی آواز کے دنون مین جب وہ پہونکنے پر ہو خدا کا پوشیدہ مطلب جیسا اوسنے اپنے بندون نبیون کو خوشخبری دی ہے پورا ہوگا آگے پادریو دریاے فرات کی لڑائی کے بعد بہت مدت نہین گذری تہی کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا یہی وہ خوش خبری ہے جو اللہ نے پیغمبرون کو دی تہی جو اوس فرشتے نے یاد دلائی پادری ڈاویوڈیٹی نے اسکو حضرت عیسی علیہ السلام کے اوترنیکی خبر ٹہرایا افسوس یہ کہلا ہوا مطلب اوسکی سمجہہ مین نہ آیا جناب یوحنا فرماتے ہین **گیارہوان باب** اور ایک سر کنڈا جریب کی مانند مجہی دیا گیا اور فرشتہ کہڑا کہتا تہا کہ اوٹہہ اور خدا کی ہیکل یعنے مسجد اور قربان گاہ اور اونکو جو اوس مین عبادت کرتے ہین ناپ مگر اوس دالان کو جو ہیکل کے باہر ہے

چھوڑدی اور اوسکو مت ناپ کیونکہ وہ غیر قومون کو دیا گیا ہے اور وہ مقدس شہر کو بیالیس مہینے تک پامال کرینگے سید منصور علی صاحب دہلوی نے تاریخ بیت المقدس مین پادری اسکاٹ کی رومن تفسیر سے نقل کیا ہے کہ باہر والا احاطہ غیر قومونکا کہلاتا تہا اسواسطے کہ یہان تک سب لوگون کے واسطے جانیکی اجازت تہی آگے ایمان والو مسجد بیت المقدس کو جب پہلی بار بخت نصر نے ویران کردیا تہا تو حضرت حزقیل علیہ السلام کی سامنے اس مسجد کی زمین کو فرشتے نے ناپا تہا حضرت حزقیل علیہ السلام کے صحیفہ کے چالیسوین باب سے چوتالیسوین باب تک اسکا بیان لہت تفصیل کے ساتھہ ہے چالیسوین باب کی پہلی آیت مین حضرت حزقیل علیہ السلام فرماتے ہین کہ ہمارے قید کے پچیسوین برس شروع سال مین مہینے کی دسوین تاریخ شہر کی ویرانی کے چودہوین سال اوسی دن اللہ کا ہاتہہ مجپر آیا اور مجکو وہان لے گیا اللہ کے دکہاوے مین مجکو اسرائیل کی زمین تک لے گیا پہر یہ ذکر ہے کہ مینے ایک شخص کو دیکہا اوسنے کہا جو کچہہ مین تجکو دکہاتا ہون تو دیکہہ اور جو کچہہ تو دیکہتا ہے اسرائیلیون کو خبر دے پہر اوس شخص نے ہیکل یعنے مسجد کے صحن کو اور ہیکل کو یعنے مسجد کو ناپا اس ناپنے کا ظہور اللہ نے یون دکہلایا کہ خسرو بادشاہ کے ہاتہون اللہ نے اس مسجد کو پہر آباد کردیا اب پہر رومیون نے اوسکو ویران کردیا تو جناب یوحنا کو اوسکی ناپنے کا حکم ہوا اس ناپنے مین یہہ اشارہ تہا کہ یہ مسجد پہر آباد ہوگی اور ایماندار بندے اوسمین اللہ کی عبادت کرینگے سو اوسکی آبادی پانسو برس بعد محمدیون کے ہاتہون ہوئی وہی اوسمین اللہ کی عبادت کرتے ہین اور باقی شہر مین محمدی بہی رہتے ہین اور غیر قوم یعنے یہود اور نصاری بہی رہتے ہین اور بیالیس مہینے کے ایک ہزار دو سو ساٹھہ دن ہوتے ہین اور دن سے برس مراد ہے اس کتاب کے بارہوین باب مین محمدی بشارت نہایت صاف کہلی ہوئے ہے وہان ایک ہزار دو سو ساٹھہ دن کا لفظ ہے اور اوس سے مراد بارہ سو ساٹھہ برس ہین جو دین محمدی کی ترقی کی مدت ہے اوسی کے موافق یہان بہی بیالیس مہینے وہی بارہ سو ساٹھہ برس ہم محمدیون کی ترقی کے ہین اس مدت مین ارشاد ہوا کہ غیر قومون کے لوگ اس پاک شہر کو پامال کرینگے یعنے مسجد کی باہر تمام شہر مین وہ لوگ بہی رہینگے جو ایمان سے خالی ہین مگر مسجد مین فقط ایمان والے لوگ اللہ کی عبادت کرینگے تو مسجد کے باہر کو مت ناپو فقط مسجد کو

تاپ لو اب وہ فرشتہ اللہ کی طرف سی فرماتا ہے اور مین اپنے دو گواہون کو قدرت بخشونگا اور
وے ٹاٹ اوڑھ کر ایک ہزار دو سو ساٹھ دن تک نبوت کرینگے یہہ وہ دو درخت زیتون کے اور دو
شمعدان ہین جو زمین کے خداوند کے حضور کھڑے ہین اور اگر کوئی چاہی کہ اونکو ضرر پہونچاوی تو
اونکی منہہ سے آگ نکلتی ہی اور اونکی دشمنون کو کہا جاتی ہے سو اگر کوئی چاہی کہ اونکو ضرر پہونچاوے
تو ضرور ہی کہ اسی طرح مارا جاوے اونکو اختیار ہی کہ آسمان کو بند کرین کہ اونکی نبوت کے یعنے
وعظ اور نصیحت کے دنون مین پانی نہ برسے اور پانیون پر بہی اختیار رکہتی ہین کہ اونکو لہو
بناڈالین اور جب چاہین زمین پر ہر طرح کی آفت لاوین اور وہ جب اپنی گواہی دے چکینگے
تو وہ جانور جو اتہاہ کوئین سے نکلتا ہے اونسی لڑیگا اور اونپر غالب ہوگا اور اونہین مار
ڈالیگا اور اونکی لاشین اوس بڑے شہر کے بازار مین جو روحانی جہت سی سدوم اور مصر کہلاتا
ہی جہان ہمارا خداوند بہی سولی پر کہینچا گیا پڑی رہینگی اور لوگون اور فرقون اور زبانون
اور قومون مین سے بہوتیرے اونکی لاشون کو ساڑہی تین دن تک دیکہا کرینگے اور اونکی لاشون
کو قبرون مین رکہنی نہ دینگے اور زمین کے رہنے والے اونپر خوشی اور خرمی کرینگے اور ایک دوسرے
کو سوغاتین بہیجینگے کیونکہ ان دونون نبیون نے یعنے وعظ و نصیحت کرنے والون نے زمین
کے رہنی والون کو ستایا تہا اور ساڑہی تین دن کے بعد زندگی کی روح خدا کی طرف سے
اون مین در آئی اور وہ اپنی پانون پر کہڑے ہوئے تب جنہون نے اونہین دیکہا اونپر بڑا
خوف پڑا اور اونہون نے آسمان سے بڑی آواز سنی جو اونہین کہتی تہی کہ ادہر اوپر آؤ اور
وہ بادل مین آکے آسمان پر چڑہ گئی اور اونکی دشمنون نے اونکو دیکہا پہر اوسی گہڑی ایک بڑا
بہونچال آیا اور اوس شہر کا دسوان حصہ گر گیا اور بہونچال مین سات ہزار آدمی جان سے
ماری گئی اور باقی جو تہی ہراسان ہوگئی اور اونہون نے آسمان کے خدا کی تعظیم کی اے
ایمان والو عربی مین شہید کے اصل معنے گواہ کی ہین اور جو اللہ کی راہ مین قتل کیا جاتا ہے
اوسکو بہی اسلیئی شہید کہتی ہین کہ وہ اللہ کی سچائی کا گواہ ہی کہ اوسکی نام پر جان دیتا ہے اسیطرح
عبرانی مین عدی کے معنے گواہ کی ہین اور جہان اوس شخص کا ذکر ہوتا ہے جو اللہ کی راہ
مین مارا گیا عبرانی بہی عدی کا لفظ آتا ہی رسالہ اعمال کی بائیسوین باب کی بیسوین آیت مین

جہان استیفان شہید کا ذکر ہے وہان عبرانی مین عدی کا لفظ ہی تو یہان بہی یعنے بہت صاف
ہین کہ یعنے وہ دو شہیدون کو اختیار دونگا کیونکہ اونکی قتل ہونے کا ذکر صاف موجود ہی یہہ بات
اوس فرشتے نے اللہ کیطرف سے فرمائی جسنے مسجد کے ناپنے کا حکم کیا تہا اور نبوت کی معنی ہین
خبر دینا یہان وہ معنی نہین ہین کہ اللہ کیطرف سے اونپر شریعت کی حکم اوترے ہین اور وہ
اونکی خبر دیتی ہین بلکہ یہان یہہ معنی ہین کہ وہ دونو شہید لوگون کو وعظ و نصیحت کرینگی اور
لوگون کو ایمان کی باتون کی خبر دینگی جناب پولوس نے جو خط قرنتیون کو لکہا ہے اوسکا
چودہوان باب دیکھو وہان وعظ کہنے والون کا صاف صاف ذکر ہے اونکے حق مین نبی کا لفظ
لکہا ہی یہان بہی یہی معنی ہین کہ وہ دونون شہید ٹاٹ پہنکر یعنے نہایت عاجزی اور
خاکساری اختیار کرکے بارہ سو ساٹھ برس تک جو دین محمدی کی ترقی کی مدت ہی جیسا کہ
اس کتاب کی بارہوین باب سے ظاہر ہے اس مدت مین وہ دین کی باتون سے لوگون کو خبر
دینگی اور نصیحتین کرینگی کیونکہ اگرچہ وہ شہید ہو گئی مگر وہ زندہ ہین روشن دل لوگون کو ہمیشہ
اونسے فیض پہنچتا رہیگا اور وہ اونکو تعلیم کرتے رہینگی اور اونکا کلام دیکہہ دیکہکر بہت لوگ
نصیحت پکڑینگے حضرت زکریا علیہ السلام کے صحیفہ مین یہہ بیان ہو چکا ہی کہ حضرت زکریا علیہ السلام
نے دو درخت زیتون کے اور ایک شمعدان دیکہا اور فرشتے سے پوچہا کہ یہہ دونو درخت
زیتون کے کیا ہین فرشتے نے فرمایا کہ یہہ دونون بیٹے تیل کے ہین یعنے اوس روشن تیل سے
فیض پہنچانے والے ہین جو اوس شمعدان سے نکلتا ہے وہ ساری زمین کے خداوند کے سامنے
یعنے اللہ کے حضور مین کہڑے ہین حضرت یوحنا پر اللہ نے ظاہر کر دیا کہ اون دونو
شخصون کا ظہور ابہی تک نہین ہوا ہی پہر اونکی جلال کا یون بیان فرمایا کہ اونکی منہہ
سے آگ نکلتی ہے اور اونکی دشمنون کو کہا جاتے ہی یعنے اونکی بد دعا سے اونکے دشمن جو اونکو
قتل کرینگے وہ بہی اوسیطرح قتل ہو جاوینگی اونکو اختیار ہی کہ اگر اللہ سے مانگین تو اللہ آسمان
سے پانی برسنا روک دیوے اور زمین کے پانی کو لہو بنا دیوے اور ہر طرح کی آفت اونکے دشمنون پر
لاوے مگر وہ ایسا نکرینگی کیونکہ اونکو خلقت پر نہایت رحم ہی اور جب وہ اپنی گواہی دے
چکینگی یعنے خوب طرح لوگون کو وعظ و نصیحت کر چکین گے اور اپنی بے قصوری ثابت

کر چکین گے تب وہ جانور جو اتہاہ کوئین سے یعنے سمندر سے نکلتا ہی یعنے ابلیس جو سب نیک بندون کا دشمن ہی وہی ہر طرف اپنی فوجین بہیجتا ہی وہ شہر آدمیون کو دلونمین اور رگون اور پٹہون مین گہس گہسکر نیک لوگون کو قتل کرتے ہین وہ بڑا دشمن اونسے لڑیگا اور اونکو قتل کریگا یعنے دشمنون کے ہاتہون سے اونکو قتل کرواویگا اور اونکی لاشین اوس بڑی شہر کی بازار مین پڑے رہین گے بڑا شہر بابل کا نام ہی جو کوفہ کے پاس اگلی وقت مین بڑا آباد شہر تہا بابل کے حق مین بڑے شہر کا لفظ اس کتاب کے چودہوین باب کی آٹہوین آیت مین اور اٹہارہوین باب کی دسوین آیت مین اور سولہوین آیت مین اور اٹہارہوین آیت مین اور اکیسوین آیت مین آیا ہے جب یہ لفظ صاف صاف بابل کے حق مین پانچ مقام مین آیا تو بڑا شہر بابل کا نام ہوگیا یہان بہی بیشک بڑا شہر بابل ہی کو فرمایا ہی پہر اوس شہر کا یہہ صاف پتا بتلایا کہ وہ شہر روحانی جہت سی سدوم اور مصر کہلاتا ہی یعنے ان دونو شہرون کی خصلتین اوسمین موجود ہین اسلئے اوسکی مثال ان دو شہرون سے دیجاتی ہے کیونکہ حضرت اشعیا علیہ السلام کی کتاب کے تیرہوین باب مین ہے کہ بابل سدوم اور عامورہ کی طرح ہوجائیگا جسکو اللہ نے اولٹ دیا یعنے سدوم اور عامورہ کے لوگ بدکار تہے اونہون نے حضرت لوط علیہ السلام کا کہنا نمانا اور بدکاری سے توبہ نکی اونکا تختہ اللہ نے اولٹا دیا اسیطرح بابل والی بہی بدکار اور ظالم تہے اس کتاب کی اٹہارہوین باب کی تیسری آیت مین بابل کے حق مین فرمایا ہے کہ ساری قومون نے اوسکی حرامکاری کی شراب غضب پی پہر محمدی وقت مین بابل ویرانہ جنگل ہوگیا اور حضرت اشعیا علیہ السلام کے دسوین باب مین ہے کہ آسور سے یعنے وہ جو بابل کے پاس تہا بخت نصر کے وقت سے وہ سارا ملک بابل کہلایا سو فرمایا کہ آسور سے مت ڈر وہ تجہپر اپنا ڈنڈا اوٹہاویگا مصر کے طور پر یعنے جسطرح مصر والون نے چند روز ظلم کیا پہر غارت ہوگئی اسیطرح آسور اور بابل والی بہی غارت ہوجاوینگی اور مصر سے مثال بابل کی اس راہ سے بہی ہے کہ مصر مین جادوگرون کا بہت زور تہا حضرت موسی علیہ السلام نے اللہ کے حکم سے اونکو زیر کیا اسیطرح بابل کا جادو بہی بہت زور پر تہا سارے جہان مین اوسکا

شہرہ تہا یہہ جو فرمایا کہ ہمارا خداوند یعنے حضرت عیسیٰ علیہ السلام بہی وہان سولی پر کہینچی گئی اسکا یہہ
مطلب کہ بابل کے لوگ بہی آپکے بڑے دشمن ہین آپکی قتل کی خبر سنکر نہایت خوش ہین اور اس کتاب
کے اٹھارہوین باب کے اخیر مین بابل کے حق مین صاف فرمایا ہی کہ تیری جادوگری سے زمین
کی سب قومین دغا کہا گئین اور نبیون اور پاک لوگون کا اور اون سب کا لہو جو زمین پر قتل کئی
گئی اوسمین پایا گیا یہان سے معلوم ہوا کہ جتنی پاک لوگ تمام زمین مین قتل ہوئی سب کا خون
بابل مین پایا گیا اسکا یہی باعث ہی کہ بابل والون نے نبیون پر ظلم کرنیکی بنیاد ڈالی تو سبکی
خون کا وبال اونپر بہی ہوا اسی راہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام بہی گویا اوسی شہر مین سولی
پر چڑہائی گئی اور یہہ بہی ہوسکتا ہی کہ خداوند سے مراد حضرت ابراہیم علیہ السلام ہون کیونکہ وہ
بابل کے علاقی مین پیدا ہوئے تہے اور وہان کے کافرون نے اونکو آگ مین ڈالا تہا وہ آگ
بڑی دور تک بہڑکائی تہی اور آپکو گوپہن مین رکہکر اوسمین پہینکا تہا تو یہہ بہی سولی پر چڑہانے
مین داخل ہی خلاصہ یہہ ہی کہ سب پتی اور نشان یہان بابل کے ہین یہہ پیش خبری بیشک جناب
امام حسین علیہ السلام کی اور جناب عباس علیہ السلام کی ہی کیونکہ امام حسن علیہ السلام
اس سے پہلی زہر سے شہید ہوچکی تہی اور موافق دستور کے دفن ہوئی تہی جناب امام حسین
علیہ السلام سنئے اور جناب عباس علیہ السلام نے پہلے اپنے دشمنون کو خوب وعظ سنایا پہر
دشمنون کی ہاتہ سے شہید ہوئی اور جناب امام حسین علیہ السلام کی ساتہہ آپکی کئی بہائی اور بیٹی
اور بہتیجی شہید ہوئی مگر آپکی بہائی جناب عباس علیہ السلام نے آپکے واسطے بہت بڑی محنت
کی تہی اونکی مزار پاک سے بہی اب تک کراتین ظاہر ہوتی ہین اور یہہ جو فرمایا کہ اونکی لاشین اوس
بڑے شہر کے بازار مین پڑی رہین گی جس لفظ کا ترجمہ بازار لکہا ہی وہ عبرانی مین رحوب
ہی اوسکی معنے لغت عبرانی مین لکہی ہین سڑک اور شہر کے دروازے کے سامنے کشادہ
جگہہ سو دریائے فرات کے سامنے کا مقام جہان امام حسین علیہ السلام شہید ہوئی یہہ مقام
بابل کا بازار ہوگا یا اس شہر کے باہر کا میدان ہوگا جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اس
شہادت کی خبر بہت حدیثون مین دی ہے ابن کثیر رحمہ نے اپنی تاریخ مین حضرت عائشہ رضؓ
کی زبانی ایک روایت لکہی ہی اوسمین یہہ لفظ ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسین

بابل کی زمین پر قتل کیا جائیگا اور یہ جو فرمایا کہ لوگون اور فرقون اور زبانون اور قومون مین
سے بہتیرے اونکی لاشون کو ساڑھے تین دن تک دیکھا کرینگے سو ایسا ہی ہوا اوس زمانہ مین
مسلمانون مین عربی اور فارسی اور رومی زبانون کی جاننے والے ملے جلے تھے ابن زیاد کیطرف
سے جو عمر ابن سعد فوج کا سردار تہا اوسکی کوچ کا حال بحر المصائب مین جو ہمارے وقت مین
شیعون نے چہاپی ہے یون لکہا ہے کہ کہا شیخ مفید اور سید ابن طاوس اور طبرسی رح نی کہ عمر
ابن سعد نے امام حسین علیہ السلام کا سر مبارک اسی عاشورہ کے دن خولی ابن
یزید اور حمید ابن مسلم کے ساتہہ ابن زیاد کے پاس بہیجا اور باقی شہیدون کے سر شمر وغیرہ
کے ساتہہ بہیجے اور ابن سعد عاشورہ کے باقی دن اور دوسرے دن دوپہر تک ٹہرا رہا اور
اپنی قتل کئی ہوؤن کو جمع کیا اور اونپر نماز پڑہی اور اونکو دفن کیا اور امام حسین علیہ السلام
کو اور اونکی سب مددگارون کو چہوڑ گیا اور اونکی دفن کا کچہہ بیان نہ کیا پہر لکہا ہے کہ جب
امام علیہ السلام کے جسم پر اسیطرح تین دن گذر گئے تب قوم اسد کے کچہہ لوگ نینوا سی نکلی
اونہون نے ان لوگون پر نماز پڑہی اور دفن کیا اور ملا باقر مجلسی رح نے جلا والعیون مین لکہا
ہے کہ ایک معتبر کتاب کی روایت ہے کہ قوم اسد کا ایک مرد کہتا ہے کہ مین نہر علقمی کے کنارے
پر کہیتی کرتا تہا جب عمر ابن سعد کا لشکر چلا گیا مینی عجائب چیزین اوس جنگل کے شہیدون
مین دیکہین جنکا مین ذکر نہین کر سکتا اون باتون مین سے ایک بات یہہ ہے کہ اون لاشون پر
جب ہوا چلتی تہی تو مشک اور عنبر کے خوشبو سے بہی اچہی خوشبو مجکو آتی تہی اور ہمیشہ
مین دیکہتا تہا کہ ستارے آسمان سے نیچے آتے ہین اور اون پاک جسمون کے نزدیک سے
اوپر جاتے ہین اور مین اوس جنگل مین اپنے لڑکے بالون کے ساتہہ اکیلا تہا اور جب
سورج ڈوبتا تہا تو ایک شخص کی آہٹ دکہائی دیتی تہی جو قبلہ کیطرف سی آتا تہا اور اون
لاشون کے درمیان مین داخل ہوتا تہا اور صبح کو چلا جاتا تہا مین کہتا تہا کہ لوگ کہتی
تہی کہ یہ خارجی لوگ ہین اسوقت کے حاکم سے لڑنے نکلے تہے پہر یہہ عجائب نشان کیون
نظر آتے ہین اون راتون مین سے ایک رات کو مینی عہد باندہا کہ آج ہنین سوؤنگا شاید اس حال
کی حقیقت مجپر کہل جاوے جب شام ہوئے وہ شخص ظاہر ہوا اور لاشون کے درمیان مین

داخل ہوا اور ایک جسم کے پاس گیا کہ اوس جسم نورانی سے آفتاب کا سا نور روشن تھا اوسکو
بغل میں لیا اور اوپر اپنا منھہ ملا جب بہت اندھیرا ہوا بہت سی مشعلین ظاہر ہوئین اور
آواز رونیکی بلند ہوئی ایک اونمین کا کہتا تھا واحسیناہ وااماماہ مین ڈرتا ہوا اوسکے پاس
گیا اور پوچھا کہ تم کون لوگ ہو کہا ہم جن ہین اور ہر رات صبح تک حسین پر روتے ہین
اور وہ شخص جو تو نے دیکھا وہ حضرت علی ہین کہ ہر شب کو آتی ہین اور روتی ہین اس
روایت سے معلوم ہوا کہ عمر ابن سعد جب گیارہوین تاریخ چلا گیا امام حسین علیہ السلام
کی اور آپکے ساتھہ والون کی لاشین کئی دن تک بے دفن میدان مین پڑی رہین
یہ شخص اسدیون کی قوم کا تھا ظاہر یون ہے کہ اوسنے بارہوین اور تیرہوین شب اون
لاشون کی کرامتین دیکھین پھر چودہوین شب کو جاگتا رہا اور یہ معاملہ دیکھا تب چودہوین
کو اسدیون کو خبر ہوئی اونھون نے آکر دفن کیا اور یہ جو فرمایا کہ لوگ اونکو ساڑھے تین
دن تک قبر مین رکھینگے اسکا یہ مطلب کہ آپکے دشمن بہت تھے اونکے ڈر کے مارے
کسینے دفن نہ کیا جب اسدیون کو خبر ہوئے تب اونھون نے دفن کیا اور فرمایا کہ لوگ
اونپر خوشی کرینگے سو ایسا ہی ہوا ابن زیاد کی فوج والون نے آپکے قتل پر بڑی خوشی ظاہر
کی تھی اور یہ فرمایا کہ ساڑھے تین دن کے بعد زندگی کی روح اللہ کیطرف سے اونمین
آئی اسکا یہ مطلب کہ بعد دفن کے اللہ نے اونکو قبرون مین زندہ کر دیا اور آسمان پر
اونکو بلایا ایسی احوال اوس عالم مین بہت گذرتے ہین اور فرمایا کہ اونکو دشمنون نے
اونکو دیکھا اسکا مطلب یا تو یہ ہے کہ شیاطین اور جنون نے اونکا آسمان پر جانا دیکھا اور
دو کسی یا آقا نوری نے بھی خواب مین ایسا دیکھا ہوگا ملا عبداللہ ابن نور اللہ شیعی نے
کتاب بحوالم العلوم مین حسن ابن سلیمان کی کتاب المختصر سے نقل کیا ہے کہ اونھون نے
کتاب المعراج مین اپنی سند صدوق تک پہونچائی اونکی سند بکر بن عبداللہ تک پہونچی
وہ روایت کرتے ہین سہل بن عبدالوہاب سے وہ ابو معاویہ سے وہ اعمش سے وہ امام
جعفر صادق علیہ السلام سے وہ امام محمد باقر علیہ السلام سے وہ امام زین العابدین علیہ السلام
سے کہ جناب پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات مین پانچوین آسمان پر حضرت

علی کی صورت دیکھی حضرت جبرئیل علیہ السلام نے بیان فرمایا کہ فرشتے علی کی صورت کے مشتاق ہوئے اللہ نے اونکی واسطے اونکی صورت نور سے بنا دی امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ جب امام حسین علیہ السلام شہید ہوئی فرشتے اوترے اور اونکو اوٹھا لیگئے اور اونکو حضرت علی کے صورت کے ساتھہ پانچوین آسمان مین رکھا اگر یہہ روایت ٹھیک ہی تو مطلب یہ ہی کہ دفن کرنیکے بعد اونکو آسمان پر اوٹھالے گئے اور یہ جو فرمایا کہ بھونچال آیا اور سات ہزار آدمی قتل ہوئے اسکا ظاہرا یہہ مطلب ہی کہ کوفہ مین مختار کی عملداری ہوئی اور حضرت امام حسین علیہ السلام کے سب قاتل بڑے بڑے عذابون سے قتل کئے گئے جناب یوحنا فرماتے ہین دوسرا افسوس گذر گیا دیکھو تیسرا افسوس جلد آتا ہی اسکا یہ مطلب کہ چھٹی فرشتے کے نرسنگے کا زمانہ جسمین دریاے فرات پر لڑائی ہوئی وہ زمانہ گذر گیا اب تیسرا افسوس جلد آتا ہی یعنے ساتوین فرشتے کے پھونکنی کا وقت آتا ہی جسمین ابعد کی بشارتون کے ظہور کا وعدہ ہی افسوس کا لفظ اسلئی فرمایا کہ افسوس اون لوگون پر جو ایسی رسول رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا وقت پاکر ایمان نہ لاوین اور دنیا مین قتل ہونا اور عقبی مین ہمیشہ آگ مین رہنا قبول کرین آپ فرماتے ہین اور ساتوین فرشتے نے پھونکا اور آسمان پر بڑی آوازین یہ کہتی ہوئی آئین کہ دنیا کی بادشاہتین ہمارے خداوند اور اوسکے مسیح کی ہوگئین اور وہ ہمیشہ تک بادشاہت کریگا آئی محمدی بھائیو اوپر فرمایا تھا کہ ساتوان فرشتہ جب پھونکیگا تب اللہ کا پوشیدہ مطلب جسکی اللہ نے اپنی نبیون کو خوشخبری دی تھی وہ ظاہر ہوجاویگا یہان اوس پوشیدہ مطلب کو صاف کھولدیا کہ جب ساتوین فرشتے نے پھونکا دنیا کی جتنی بادشاہتین تھین وہ سب اللہ کی اور اوسکی مسیح کی ہوگئین یعنے سب بادشاہتین اگرچہ اللہ ہی کی طرف سی تھین مگر اوسنے اپنے شریر بندون کو ڈھیل دے رکھی تھی اب وہ سب بادشاہتین خاص اللہ کی اور اوسکے مسیح کی یعنے اوس آخری پیغمبر کی ہوگئین اب آخری پیغمبر ہمیشہ تک بادشاہی کرینگے یعنے اونکا دین ہمیشہ قائم رہیگا آپ فرماتے ہین اور چوبیس بزرگ جو اپنے تخت پر اللہ کے حضور بیٹھی تھی منہہ کے

بہل گرے اور اللہ کو سجدہ کیا اور بولے کہ اے خداوند خدا قادر مطلق جو ہے اور تہا اور جو آنیوالا ہے ہم تیرا شکر کرتے ہین کیونکہ تو نے اپنی بڑی قدرت اختیار کرلی اور بادشاہت کی اور قومین غصے ہوئین اور تیرا قہر آیا اور مردون کا وقت پہونچا کہ اونکی عدالت کی جاوے اور تو اپنے بندون نبیون اور پاک لوگون کو اور اونکو جو تیری نام سے ڈرتے ہین کیا چہوٹے کیا بڑے اجر بخشے اور اونکو جو زمین کو خراب کرتے ہین خراب کرے آے ایمان والو دیکہو جب اللہ کے آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بادشاہی کی منادی آسمان پر ہوئی اوسوقت وہ چوبیس شخص جو اللہ کے حضوری مین تہے اونہون نے اللہ کے آگے سجدہ شکر کا کیا کہ یا اللہ تیرا شکر ہے کہ تو نے اپنی خاص بادشاہی کو ظاہر کیا اور کافرون کی قومون پر اپنا غضب نازل کیا اور مردون کی عدالت کا یعنی قیامت کا بہی وقت آپہونچا آپ فرماتے ہین اور اللہ کی ہیکل یعنی مسجد آسمان پر کہولی گیی اور اوسکی ہیکل مین اوسکی عہد کا صندوق نظر آیا اور بجلیان اور آوازین اور گرجین آئین اور زلزلہ ہوا اور بڑے اولے پڑے آے ایمان والو اللہ کی مسجد بیت المقدس کی شکل اللہ نے آسمان پر حضرت یوحنا کو دکہلائی اور اللہ کے عہد کا صندوق جسمین اللہ کا عہد نامہ یعنے توراۃ رکہی رہتی تہی وہ صندوق حضرت موسی علیہ السلام کیوقت سے چلا آتا تہا اور بخت نصر کے وقت سے غائب ہوگیا تہا وہ بہی اللہ نے دکہلایا اس مین یہہ اشارہ تہا کہ مسجد بیت المقدس جو ویران پڑی ہے آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بادشاہی مین بنائی جاویگی اور پہر اوس صندوق کو امام مہدی علیہ السلام آکر نکالینگے اور اوس مسجد مین رکہا جاویگا اللہ نے وہ وقت بہی حضرت یوحنا کو دکہلا دیا اب دیکہو اس بڑی عدالت اور بڑی بادشاہی کے بادشاہ کے پیدا ہونیکا وقت کس شان و شوکت سے اللہ تعالی نے جناب یوحنا کو دکہلایا **بارہوان باب** اور ایک بڑا نشان آسمان پر نظر آیا ایک عورت سورج کو اوڑہے ہوئے اور چاند اوسکی پاؤن تلے اور اوسکے سر پر بارہ ستارون کا تاج تہا اور وہ حاملہ تہی اور جننے کے درد اور پیر سے چلاتی تہی پہر ایک اور نشان آسمان پر دکہلائی دیا اور دیکہو ایک بڑا سرخ اژدہا جسکے سات سر

اور دس سینگ اور اوسکی سرون پر سات تاج تہے اور اوسکی دم نے آسمان کی تہائی ستارے
کہینچی اور اونکو زمین پر ڈالا اور وہ اژدہا اوس عورت کی آگے جو جننے پر تہی جا کہڑا ہوا تاکہ جب
وہ جنے تو وہ اوسکی بچے کو نگل جاوے اور وہ فرزند نرینہ جنی جو کہ لوہے کے عصا سے سب
قومون پر حکومت کریگا اور اوسکا لڑکا اللہ کے آگے اور اوسکی تخت کے آگے اوٹہا لیا گیا اور
وہ عورت بیابان میں جہان اللہ نے اوسکی لئے جگہہ تیار کی تہی بہاگ گئی تاکہ وہان
ایک ہزار دو سو ساٹہہ دن تک اوسکی پرورش کرین پہر آسمان پر لڑائی ہوئی میکائیل
اور وہ فرشتے جو اوسکی ساتہہ تہی اژدہے سے لڑنیکو نکلے ہوئی اور اژدہا اور اوسکے
کارندے لڑے اور غالب نہوے اور نہ آسمان پر اونکی پہر جگہہ ملی سو وہ بڑا اژدہا نکالا گیا
وہی پرانا سانپ جو ابلیس اور شیطان کہلاتا ہی اور سارے جہان کو دغا دیتا ہی وہ زمین
پر گرایا گیا اور اوسکی کارندے بہی اوسکی ساتہہ گرائی گئی اور مین نے ایک بڑی آواز آسمان
سے یہہ کہتی سنی کہ اب نجات اور قدرت اور سلطنت ہمارے خدا کی آئی اور اختیار اوسکی
مسیح کا ہوا کہ ہمارے بہائیون کا مدعی جو رات دن ہمارے خدا کے آگے اونپر تہمت
لگاتا تہا گرایا گیا اور اونہون نے برہ کی لہو کے سبب اور اپنی گواہی کی بات کے باعث
اوسکو جیت لیا اور اونہون نے اپنی جانون کو مرنے تک عزیز نہین جانا اسواسطے اے
آسمانو اور اونپر کے رہنے والو خوشی کرو افسوس خشکی اور تری کے رہنے والون پر اسلئی
کہ ابلیس تم پاس اوترا اور اوسکا بڑا غصہ ہی کہ وہ جانتا ہی کہ اوسکا وقت تہوڑا باقی
ہی اور جب اژدہے نے دیکہا کہ زمین پر گرایا گیا تو اوسنے اوس عورت کو جو فرزند نرینہ
جنی تہی ستایا اور عورت کو بڑے عقاب کے دو پر دیئے گئے تاکہ اوس سانپ کے آگے سے
بیابان مین اپنے مقام کو اوڑ جاوے جہان ایک زمان اور دو زمانون اور آدہے زمان
تک اوسکی پرورش ہوتی ہی اور سانپ نے اپنے منہہ سے پانی کی ندی عورت کے پیچہے
بہائی تاکہ اوسکو ندی سے بہا دے پر زمین نے عورت کی مدد کی اور زمین نے اپنا منہہ
کہولا اور اوس ندی کو جو اژدہے نے اپنے منہہ سے بہائی تہی پی لیا اور اژدہا عورت پر
غصے ہوا اور اوسکی باقی اولاد سے جو خدا کے حکم مانتے اور عیسیٰ مسیح کی گواہی رکہتی ہین

ڈھونڈھ گیا امو امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم دیکھو اللہ تعالی نے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے
پیدا ہونیکا وقت پہلے سے جناب یوحنا کو دکھادیا اور آپکی ماں کو حضرت یوحنا نے اس شان و
شوکت سے دیکھا کہ سورج کو اوڑھے ہوے تھیں اور چاند اونکے پاؤن تلے اور بارہ ستارون کا
تاج سر پر تھا اور جننی کا درد تھا اور اوس وقت شیطان اوس نیت سے جاکر کھڑا ہوا کہ یہ لڑکا پیدا
ہو تو اوسکو نگل جاؤن مگر اللہ نے بچالیا اور وہ لڑکا پیدا ہوا جسکے حق میں زبور شریف کی
دوسری سورت میں یون ارشاد ہوا ہو کہ تو لوہے کے عصا سے سب قومون پر حکومت
کریگا اب تو صاف کھل گیا کہ یہ خبر حضرت عیسی علیہ السلام کی نہ تھی حضرت عیسی علیہ السلام
کے بعد جناب یوحنا کو اللہ نے آئندہ زمانہ کا حال دکھایا اور یہہ بھی دکھلادیا کہ وہ
لڑکا اللہ کے آگے اور اوسکے تخت کے آگے اوٹھالیا گیا یعنی معراج کا وقت بھی اللہ نے دکھادیا اور
یہہ بھی دکھادیا کہ وہ عورت بیابان میں یعنی عرب کے اوس مقام میں چلی گئی جہان ایک ہزار
دو سو ساٹھ برس تک اوسکی پرورش کی جگہہ اللہ نے تیار کی ہی اسمین یہہ اشارہ ہی کہ
جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں ہجرت کرکے جاوینگے اور وہان دین کی ترقی ہوگی
اور بارہ سو ساٹھ برس تک غلبہ ہوگا دن سے مراد برس ہی جیسا کہ حضرت دانیال علیہ السلام
کے صحیفہ میں اسکا پورا بیان ہو چکا اور اللہ نے یہہ بھی دکھلادیا کہ حضرت میکائیل علیہ السلام
نے اور اونکے ساتھ کے فرشتون نے ابلیس کو اور اوسکے ساتھ کے شیطانون کو لڑکر زمین پر
گرادیا اور پھر آسمان پر اونکو جگہہ نہ ملی اس خبر کا صاف ظہور جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کے وقت میں ہوا کیونکہ قرآن شریف کے اوترنے سے پہلے جن آسمان تک جاکر فرشتون
کی باتین اونکی چوری سے سنتے تھے فرشتون کو جو حال آئندہ کا اللہ تعالی تبلاتا ہی وہ
احوال جن اونسے سن لیتے تھے اور آدمیون کو آکر بتاتے تھے جب سے حضرت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم پر قرآن کا اوترنا شروع ہوا اللہ تعالی نے فرشتون کو جو کے جتھے آسمان پر بٹھا
دئیے کہ جو جن باتین سننے آوے اوسپر آگ کا شعلہ تارون سے لیکر پھینکین جب جنون نے
آگ کی مار کھائی بہت سے جن محمدی ہوگئے اور جو ڈھیٹ تھے وہ منکر رہے اونکو آسمان پر
پھر جگہہ نہ ملی جو کوئی اونمین کا فرشتون کی باتین سننے جاتا ہی اوسپر آگ کا شعلہ آتا ہی

جنون کے آشنا جا بجا ملک عرب مین پیدا ہوئے تہو جنہون نے جا بجا اقرار کیا کہ آئندہ ابہی کوئی
خبر ہمکو معلوم نہین ہوتی اب جو کوئی کان لگاتا ہی اوسپر آگ کا شعلہ آتا ہی جیسا پوچہا کہ
الله تعالی نے اسیوقت کا حال دکہلایا تہا اسیوقت کی پاک اروا حون کو خوشی تہی کہ ہماری
ایمان والی بہائیو نکا دشمن جو طرح طرحکی تہمتین اونپر لگاتا تہا گرادیا گیا الله کے آگے تہمت
لگاتا تہا یعنی یون کہتا تہا کہ یہہ لوگ دین پر مضبوط نہین رہینگے جیسے ہی مین اونپر طرح طرح کا
ظلم کرونگا تو یہہ دین کو چہوڑ دینگے مگر الله والون نے اوسکی قول کو جہوٹا کر دیا بڑے بڑے
عذابون سے قتل ہونا قبول کیا مگر الله کا اور پیغمبرون کا نام لینا نہ چہوڑا اب اسکا مطلب یہہ کہ
خدا کی نجات یعنی اوسکی طرف سے بندون کی نجات آئی اور اوسکی خاص قدرت اور
سلطنت کا ظہور ہوا اور اوسکی مسیح کا یعنی اوس پیغمبر کا اختیار ہوا جسکی پیشین گوئی
ہو چکی اسبات پر آسمانون کو اور سب فرشتون کو خوشی کرنیکا حکم ہوا اوس دشمن نے
اوس رسول پاک کی مان کو ستایا اونکو الله نے عقاب کے سے دو پر دیئے تاکہ اوس سانپ
کے سامنے سے بیابان مین یعنے عرب مین اپنے مقام تک یعنی مدینہ تک اڑ جاوین وہان
ایک زمان یعنی ایک ہزار اور دو زمان یعنے دو ہزار اور آدہی زمان یعنی پانسو برس
تک پرورش ہوتی رہی یہہ لفظین حضرت دانیال علیہ السلام کے صحیفہ کی ہین وہان
اسکا پورا بیان ہوچکا ہے یہہ صورت آپکی ہجرت کی الله نے دکہلائی کہ دشمن نے طرح
طرح ستایا کافرون کو قتل کی تدبیرین بتلائین اور بار بار قتل پر مستعد کیا مگر الله نے
بچایا اور امن کے مقام مین پہونچایا اور ابلیس نے منہہ سے پانیکی ندی بہائی اسکا یہہ
مطلب کہ ہر طرف سے کافرون کی فوجین آپکے وقت مین اور آپکے نائبون کے وقت مین
جمع کین جیسا کہ سولہوین باب کی تیرہوین آیت مین فرمایا ہی کہ اژدہے کے منہہ سے
دیوون کی ناپاک روحین نکلین جو ساری دنیا کے بادشاہون کے پاس جاتی ہین کہ اونکو
الله تعالی کے بڑی دن کی لڑائی کیواسطے جمع کرین اوسی مطلب کو یہان اون دکہلایا
کہ سانپ نے اپنے منہہ سے پانیکی ندی بہائی اور زمین نے ندی کو پی لیا اسکا یہہ مطلب ہی
بہت سے کافر ہر طرف قتل ہوئی اور خاک مین مل گئی اسپر ابلیس بہت غصے مین آیا اور

اوس عورت کی باقی اولاد سے لڑنے گیا باقی اولاد کا اشارہ جناب امام حسین علیہ السلام
اور اونکے ساتھہ والون کی طرف ہی جیسا کہ گیارھوین باب کی ساتوین آیت مین جہان اونکی
شہادت کا ذکر ہی وہان یہ لفظ ہی کہ وہ جانور اونسے لڑیگا اور اونکو قتل کریگا اور جناب محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد پاک کا اور تمام امت کا یہہ بڑا پتا ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام
کی گواہی رکہتے ہین یعنی گواہی دیتے ہین کہ حضرت عیسی علیہ السلام اللہ کے بندے اور اوسکے
پیغام پہونچانیوالے ہین ہم ایمان لائے اب دیکھو پادری لوگ اس باب کی کہلی بشارت کو
کدہر بہیجتے ہین تفسیر ڈوالی مین ہی کہ پائیل کہتا ہی کہ قسطنطین کے وقت مین جو لوگ تہے
اونہون نے اس پیشخبری کو اوسسے مطابق کیا تہا اے پادریو قسطنطین اگرچہ بت پرستی
چہوڑ کر عیسائی ہوا تہا مگر اوسنے دین کے قاعدے ایسے بگاڑے کہ تمہاری کتاب مین اوسکی
ہجو سے بہری ہوئی ہین ہائے افسوس تمہاری عقلونپر کہ اس جگہہ اتنی بڑی بڑی تعریفون
کو قسطنطین کی تعریف سمجہتے ہو اللہ سے ڈرو اور اس محمدی بشارت کو سمجہو اور دیکہو
کہ اسکے بعد قسطنطین کی شرارتون کا سارا حال اللہ نے جناب یوحنا کو دکہا دیا
تیرہوان باب اور مین سمندر کی ریتی پر کہڑا تہا اور ایک جانور کو سمندر سے اوٹہتے
دیکہا جسکے سات سر اور دس سینگ تہے اور اوسکے سینگون پر دس تاج اور اوسکے سرون
پر کفر کے نام تہے اور وہ جانور جو مینے دیکہا چیتے کی شکل تہا اور اوسکے پاؤن بہالو یعنے ریچہ کے
سے تہے اور اوسکا منہہ شیر کے منہہ کا سا تہا اور اژدہے نے اپنی قوت اور اپنا تخت اور بڑا
اختیار اوسکو دیا اور مینے دیکہا اور اوسکے سرون مین سے ایک گویا موت تک زخمی ہوئے
اوسکا زخم کاری چنگا ہو گیا تہا اور ساری زمین اوس جانور کے پیچہے تعجب کرتی چلی
اور اونہون نے اوس اژدہے کی جسنے اوس جانور کو اختیار دیا پوجا کی اور اوس
جانور کو بہی پوجا اور بولی کون اوس جانور کی مانند ہی کون اوس سے لڑ سکتا ہی اور ایک
منہہ بڑا بول بولنے والا اور کفر بکنے والا اوسکو دیا گیا اور بیالیس مہینے تک لڑائی
کرنیکا اوسکو اختیار دیا گیا اور اوسنے اللہ کے حق مین کفر بکنے پر اپنا منہہ کہولدیا تاکہ
اوسکے نام اور اوسکے مقام اور اونپر جو آسمان مین رہتے ہین کفر بکے اور اوسکو یہہ دیا گیا

که پاک لوگون سے لڑے اور اونپر غالب ہووے اور سب فرقون اور زبانون اور قومون
پر اوسکو اختیار دیا گیا اور زمین کے دے سب رہنے والے اوسکی پوجا کرینگے جنکے نام برہ کی
کتاب حیات مین جو بنای عالم سے قتل ہوا نہین لکھی گئی اگر کسیکا کان ہو تو سنے اگر کوئی
قید کرنیکو لیجاتا ہی سو قید مین پڑتا ہی اگر کوئی تلوار سے قتل کرتا ہی تو ضرور ہی کہ تلوار ہی سے
قتل کیا جاوے پاک لوگون کا صبر اور ایمان یہان ہی اور مینے ایک اور جانور کو زمین
سے اوٹھتے دیکھا اور برے کے مانند اوسکے دو سینگ تھے اور اژدہے کے موافق بولتا
تھا اور وہ پہلے جانور کے سارے اختیار پر اوسکے آگے عمل کرتا ہی اور زمین اور اوسکے رہنے
والون سے پہلے جانور کو جسکا زخم کاری چنگا ہوا پوجواتا ہی اور وہ بڑے اچنبھے ظاہر
کرتا ہی یہانتک کہ آدمیون کے سامنے آسمان سے زمین پر آگ گراتا ہی اور اون اچنبھون
کے وسیلے سے جنکے دکھانیکی قدرت جانور کے سامنے اوسکو دی گئی زمین کے رہنے والون
کو دغا دیتا ہی کہ زمین کے رہنے والون سے کہتا ہی کہ تم اوس جانور کی جسمین تلوار کا
زخم تھا پر جیا ہی مورت بناؤ اور اوسکو یہ دیا گیا کہ جانور کی مورت کو جان بخشے
تاکہ جانور کی وہ مورت باتین کرے اور اون سبکو جو جانور کی مورت کو نہ پوجین
قتل کرواوے اور وہ سب چھوٹون اور بڑون اور دولتمندون اور غریبون اور
آزادون اور غلامون کے دہنے ہاتھ یا ماتھے پر ایک نشان کرواتا ہی اور یہ کہ کوئی
خرید و فروخت نکر سکے مگر وہی جسمین وہ نشان یا اوس جانور کا نام یا اوسکے نام کا
شمار ہو حکمت اسمین ہی وہ جو سمجھ رکھتا ہی اوس جانور کا عدد گن جاوے کیونکہ
وہ انسان کا عدد ہی اور اوسکا عدد چھ سو چھیاسٹھ ہی پادری ڈایوڈیٹی تفسیر مین لکھتا
ہی کہ یہ روم کے بت پرست بادشاہون کا احوال ہی اسنے حضرت یوحنا کو دکھلایا اور دس سینگون
سے مراد بت پرست رومیون کی سلطنت اور اژدہے سے مراد شیطان ہی اور سات سرون
سے مراد یہ ہی کہ روم کی سلطنتون کی سات قسمین تھین اور انمین سے ایک جماعت ور
کمیٹی تھی جو کہ سیزر کے حملے سے بدل گئی تھی اور روم کی سلطنت نے بتون کو پوجا جس سے
شیطان پوجا جاتا ہی اور بیالیس مہینے سے مراد ہی وہ مدت جسمین [illegible] روم کی بت پرستی کی

جاری رکھا اور ایک لوگون سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور اونکے حواری اور سب
عیسائی اور برہ سے یعنی بکری کے بچے سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہین مطلب یہ ہے کہ
روم کے بت پرست بادشاہ عیسائیون کو قتل کرینگے پھر آخر کو برباد ہو جاوینگے پھر جو دوسرے
جانور کا بیان ہے اوسکو پادری ڈاایوڈیٹی لکھتا ہے کہ یہ اون لوگون کا ذکر ہے جنھون نے
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نام سے زور پکڑا اور دوسرے کی قوت اونکو ملی پادری کا
مطلب ہے کہ روم کے بت پرست بادشاہ جب عیسائی ہو گئے تو وہ دوسرا جانور
تھا کیونکہ اوس پہلی سلطنت کا رنگ بدل گیا اون بادشاہون مین پہلا بادشاہ قسطنطین
ہے جسنے دین مین بڑا فساد ڈالا پادری لکھتا ہے کہ اس دوسرے جانور کی سلطنت آخر
کو فقط یورپ کے ضلع مین رہیگی اور تصویر بنانیکا یہ مطلب ہے کہ جس جگہہ روم ہے وہان اللہ تعالیٰ
کی موجود ہونیکی جگہہ مقرر کی گئی تھی اور اوسکی تعظیم ہوتی تھی اور زخم کاری کا یہ
مطلب کہ روم کی سلطنت کو اور ترکی قومون نے برباد کیا اور اچھی ہو جانیکا یہ مطلب
کہ وہ روم کی سلطنت نئی طرح پر پچھم کے ضلع مین قائم کرینگے جو اگلی سلطنت کی طرح پر
ہوگی جو برباد ہو گئی اور صورت کو جان دینگے کہ صورت بولی اسکا یہ مطلب کہ
قانون بناوینگے اور کوئی خرید فروخت نکرسکیگا جو اونکی سلطنت کے زور کو نمانیگا
خلاصہ یہ ہوا کہ پادری کے نزدیک پہلا جانور جو جناب یوحنا نے دیکھا وہ روم کے
بت پرست بادشاہون کی صورت تھی اور دوسرا جانور روم کے اون بادشاہون
کی صورت تھی جو چوتھے سو برس عیسائی ہو گئی تھی دیکھو اونکے حق مین صاف فرمایا کہ وہ
اژدہے کیطرح بولتا تھا یعنی بت پرستون کیطرح یہ لوگ بھی شیطانی باتین کرتے تھے
تفسیر ڈوالی رچرڈ منٹ مین ہے کہ رومی سلطنت پر اور ترکی قومون نے حملہ کیا وہ
زخم کاری ہے پھر یہی بادشاہت اوٹھی اور پوپون کے ہاتھ مین بادشاہت پڑی اور
رومیون کا نام پھر قوی ہو گیا اور دو سینگون والا جانور عموماً رومی سلطنت ہے
اور دو سینگون والے جانور سے خاص رومی کلیسیا یعنی عیسائی جماعت مراد ہے دس تاج
والے سینگون کا جانور رومی سلطنت ہے کیونکہ وہ دس بادشاہون مین تقسیم ہوئی تھی

اور دو سینگون والی جانور سے مراد رومی کلیسا ہے یعنے پادریون کی جماعت اسی جانور کو بعد اسکی جہوٹا نبی کہا گیا ہے سولہوین باب کی تیرہوین آیت مین اور اونیسوین باب کی بیسوین آیت مین جس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ جہوٹی عقیدے کی تعلیم دیگا اور اوسکی آواز بہت ڈرونی ہے کہ وہ بت پوجنی کا حکم کرتا ہے اور اوسکی نہ پوجنے والون کو اور حضرت حضرت عیسی علیہ السلام کے ایمانداروں کو قتل کا حکم دیتا ہے یعنے یہ دوسری سلطنت جو ایذا پہونچاتی ہے اوسکو سب اختیار پہلی سلطنت کی حاصل تہی یہ رومی کلیسیا کا بڑا فخر تہا کرامتین اور معجزے اور خواب اور مکاشفات یعنی غیب کا عالم دیکہنا اور وہان کے پادریون کی بڑی کارسازے تہی جاہلون کو فریب دینی کو اور مورت یا قائم مقام اوس جانور کا غالبًا اوس سے مراد پوپ ہے وہ دراصل اوس کلیسیا کا بت ہے کیونکہ اوسمین اوس جانور کی ساری طاقت ہے اور ساری حکومت دینی و دنیوی کا حاکم ہے وہ تو خود کچہہ نہین جیسے وہ تو انسان ہے بے اختیار اور بے قدرت جبتک کہ دو سینگ والی جانور یعنے پادریون کی جماعت اوسکو پوپ بنا کر اوسمین جان ڈالتی ہے اور اوسکو باتین کرنیکو اور حکم دینیکے لائق کرتے ہے اور اس لائق کرتے ہے کہ جو اوسکا حکم نمانے اور اوسکو نہ پوجے اوسپر عذاب کرے یہ قول نیوٹن کا ہے اور قدیم لوگون مین دستور تہا کہ غلامون کو آقا کا نشان ملتا تہا اور سپاہیون کو اپنی فوج کی سپہ سالار کا اور جو کسی دیوتا کو پوجتے ہین اونکو اوس دیوتا کا اور یہ نشانیان اکثر دہنی ہاتہہ یا ماتہی پر ہوتی تہین اس رسم پر اشارہ ہے کہ پوپون کی بت پرستی اور رشوتخواری کی تابع داری کرنا گویا نشان ہے اوس جانور کا عقیدے مین اور عمل مین اور جو کوئی اونکی رسمون پر نہ چلی وہ اوسکو قوم سے خارج کردیتی تہی عبرانی مین رومیون کو رومییت کہتی ہین اوسکی عدد چہہ سو چہیاسٹہ ہین اور یونانی لاٹینوس کے عدد تیس اور ایک اور تین سو اور پانچ اور دس اور پچاس اور ستر اور دو سو ہین تفسیر ہنری اسکاٹ مین لکہا ہے کہ ایرانیوس جو پولی کارپ کی شاگرد ہین اور پولی کارپ جناب یوحنا کی شاگرد ہین سو ایرانیوس نے لکہا ہے کہ وہ لفظ جسکا عدد چہہ سو چہیاسٹہ ہے وہ لاطینوس ہے جو اکثر روم کی پوپون کے حق مین

بولا جاتا ہی کیونکہ سوافق یونانی حرفون کی جو اسمین ہین اگر اوسکی عدد اکٹھی کیئی جاوین تو ٹھیک
چھ سو چھیاسٹھ ہوتی ہین اب ہم کہتی ہین کہ حضرت دانیال علیہ السلام کے صحیفہ مین جو ان
رومیون کے بادشاہون مین سی قسطنطین کا صاف صاف بتا دیا ہی کہ وہ پہلون سی
جدا ہوگا اور تین بادشاہون پر غالب ہوگا وہان یہ لفظ فرمایا ہی کہ اوسکا ایک منہہ تہا
جو بڑی بڑی باتین بول رہا تہا وہی لفظ یہان جناب یوحنا نے بہی فرمایا کہ ایک منہہ بڑا
بول بولنی والا اور کفر بکنی والا اوسکو دیا گیا اس سے ہمکو معلوم ہوا کہ یہان پہلی جانور سی
مراد خود قسطنطین ہی دونون مین یہ لفظ بہی فرمایا تہا کہ وہ اللہ تعالی کے پاک لوگون کو ایذا
دیگا یہان جناب یوحنا فرماتے ہین کہ وہ پاک لوگون سی مقابلہ کریگا اور اونپر غالب ہوگا
ان دونون سے خوب ثابت ہوگیا کہ یہ ذکر قسطنطین کا ہی اوسنی پاک لوگون کو بہت ستایا
سچی عیسائیون پر اتنا ظلم کیا کہ اونہون نے شہرون مین رہنا چھوڑ دیا اور جنگلون مین
جا بسی پہر اوسی قوم کے لوگ محمدیون سی بہت شدت سی لڑے اسلئے محمدیون کو غلبہ دیا
بیالیس مہینے کہ بارہ سو ساٹھہ دن ہوتی ہین جس سے بارہ سو ساٹھہ برس مراد ہین یہی
دین محمدی کی ترقی کا زمانہ ہی اس زمانہ مین بہی رومی نصاری کبہی کبہی مسلمانون
سے لڑتے رہے اور پانچوین صدی کے اخیر مین اونہون نے مسلمانون پر بڑا غلبہ کیا تہا
ہولاکو نے اونکو عاجز کر دیا پہر دوسرا جانور جو جناب یوحنا نے دیکہا وہ بقول تفسیر ڈوالی کے پادریون
کی جماعت ہی اور وہ پہلی جانور کے یعنی رومی بادشاہون کے آگی پیشکاری کرتے تہے اور اپنی
بادشاہون کو پجواتی تہے اور جھوٹ موٹ کے شعبدے دکہلا کر جاہلون کو فریب مین لاتی تہی
اور کیا عجب ہی کہ قسطنطین یا اور بادشاہون کی صورت بنا کر جادو کی زور سی اوس سی
باتین بہی کرواتی ہون جناب یوحنا نے فرمایا کہ جو تلوار سے قتل کرتا ہی وہ ضرور ہی کہ تلوار
سے قتل کیا جاوے اس پیشخبری کا صاف یون ظہور ہوا کہ رومی لوگ جو جہوٹے عیسائی تہی
محمدیون کی تلوارون سے قتل ہوئی جاننا چاہیئی کہ اس کتاب مین حضرت عیسی علیہ السلام کو
حق مین کئی جگہہ برے کا لفظ آیا ہی یعنی بکری کا بچا پانچوین باب مین یہ بیان ہی کہ جناب
یوحنا نے ایک برہ دیکہا کہ یون کہڑا تہا گویا ذبح کیا ہوا تہا اور چوبیسون بزرگ بولی کہ تو

ذبح ہوا اور اپنے لہو سے ہمکو اپنے خدا کیواسطے ہر فرقے اور زبان اور امت اور قوم مین سے مول لیا
اب اس باب کی آٹھوین آیت مین یون ہے کہ وہ بناے عالم سے یعنی جبسے دنیا کا پیدا کرنا اللہ
نے شروع کیا تب سے وہ ذبح ہوا اسکا مطلب یون سمجھنا چاہئے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کا
ظالمون کے ہاتھہ سے قتل ہونا اللہ نے مقدر مین لکھا تھا جب وہ وقت مقدر آپہونچا آپنے
صبر کیا اور اللہ کی رضا پر راضی رہے تو ثواب شہادت کا بیشک آپکو مل گیا اللہ نے آپ
پر سے اوس قضا کو ٹال دیا اور آپکے بدلے دوسرے شخص نے اپنا قتل ہونا قبول کیا جیسا کہ انجیل
پاک کی بشارتون کے بعد اسکا پورا بیان ہو چکا ہے تو آپکے خادم لوگ آپکے لہو کی برکت
سے ایمان پر مضبوط رہے جیسا کہ بارہوین باب کی گیارہوین آیت مین فرمایا ہے چودھوین
باب جناب یوحنا فرماتے ہین اور مینے نگاہ کی اور دیکھو وہ بّرہ صیہون پہاڑ پر کھڑا تھا
اور اوسکے ساتھہ ایک لاکھہ چوالیس ہزار جنکے ماتھون پر اوسکے باپ کا نام لکھا تھا اور مینے آسمان
سے ایک آواز سنی جو بہت پانیون کے شور اور بڑے گرج کی آواز کی مانند تھی اور مینے بربط
بجانے والون کی آواز جو اپنے بربط بجاتے تھے سنی اور وے تخت کے سامنے اور اون چارون
جانداروں اور بزرگون کے آگے گویا نیا گیت گا رہے تھے اور کوئی اون ایک لاکھہ چوالیس ہزار
کے سوا جو زمین سے خریدے گئے تھے اوس گیت کو سیکھہ نہ سکا یہ وے لوگ ہین جو عورتون
کے ساتھہ گندگی مین نہ پڑے کیونکہ کنوارے ہین یہ وے ہین جو برّے کے پیچھے جاتے ہین جہان
کہین وہ جاتا ہے یہ خدا اور برّے کے لیے پہلے پہل ہوکر آدمیون مین سے مول لیے گئے ہین
اور اونکے منہ مین مکر پایا نہ گیا کیونکہ وے خدا کے تخت کے آگے بے عیب ہین اے ایمان والو اس
جگہہ وہ محمدی بشارت یاد کرو جو چھیانوے زبور مین ہے کہ اللہ کے لئے ایک نیا گیت گاؤ
پھر حضرت اشعیا علیہ السلام کے بیالیسوین باب مین پہلے فرمایا خداوند کے لئے ایک نیا گیت
گاؤ پھر مکہ اور مدینہ کا صاف پتا بتلایا اوسکا ظہور حضرت یوحنا کے وقت تک نہین ہوا تھا
حضرت یوحنا نے پہلے برّے کو یعنی حضرت عیسی علیہ السلام کو دیکھا اور وہ ایک لاکھہ چوالیس
ہزار جنکا ذکر ساتوین باب مین ہو چکا ہے اونکو آپکے ساتھہ دیکھا پھر وہ لوگ دیکھے جو نیا گیت
گا رہے تھے اور اوسکو اونہین ایک لاکھہ چوالیس ہزار اسرائیلیون نے سیکھا اسرائیلیون

مین سے اونکے سوا کوئی سیکھہ نہ سکا یہ نیا گیت قرآن مجید ہے اور اسرائیلیون مین سے جو محمدی ہونے
والے تھے اور قرآن کو سیکھنے والے تھے وہ اللہ نے جناب یوحنا کو دکھلائے وہ اللہ کے اور حضرت عیسی
علیہ السلام کے پہلے پھل ہین اور اللہ نے اونکو خریدا ہے یعنی اپنا خاص بندہ بنایا ہے جناب یوحنا
فرماتے ہین اور مینے ایک اور فرشتہ کو ہمیشہ رہنے والی انجیل لیے ہوئے دیکھا کہ آسمان کے بیچون
بیچ اوڑ رہا تھا تاکہ زمین کے رہنے والون اور سب قومون اور فرقون اور زبان والون
اور لوگون کو خوشخبری سناوے اور اوسنے بڑی آواز سے کہا اللہ سے ڈرو اور اوسکا
جلال ظاہر کرو کیونکہ اوسکی عدالت کی گھڑی آلگی اور اوسکو پوجو جسنے آسمان اور زمین
اور سمندر اور پانیکے چشمے پیدا کئے اور اوسکے پیچھے ایک اور فرشتہ آکر یون بولا کہ بابل وہ بڑا
شہر گر پڑا گر پڑا کیونکہ اوسنے اپنی حرام کاری کی شراب غضب ساری قومون کو پلائے پھر
ایک تیسرا فرشتہ اونکے پیچھے آیا اور بڑی آواز سے بولا کہ جو کوئی اوس جانور اور اوسکی مورت
کی پوجا کرتا ہے اور اوسکا نشان اپنے ماتھے پر یا اپنے ہاتھ پر ہونے دیتا ہے وہ خدا کی غضب
کی اوس شراب کو جو اوسکے قہر کے پیالہ مین بے ملائی ڈھالی گئی ہے پئیگا اور پاک فرشتون کے
آگے اور برے کے سامنے آگ اور گندھک مین عذاب اوٹھاویگا اور اونکے عذاب کا دھوان ہمیشہ
اوٹھتا رہیگا اور اونکو جو اوس جانور اور اوسکی مورت کو پوجا کرتے ہین اور اوسکو جو اوسکے
نام کا نشان لیتا ہے رات دن کبھی آرام نہین پاک لوگون کا صبر اسی مین ہے یہین وہ
ہین جو خدا کے حکمون اور عیسائی ایمان کو لیے رہتے ہین اور مینے آسمان سے ایک آواز
سنی جو مجھسے کہتی تھی کہ لکھہ مبارک وے مردے جو خداوند مین ہوکے اب سے مرتے ہین روح
کہتی ہین کہ ہان وہ اپنی محنتون سے آرام پاتے ہین اور اونکے اعمال اونکے پیچھے چلے آتے ہین آگے
ایمان والو جناب یوحنا کو اللہ نے دکھلا دیا کہ ایک اور انجیل اللہ بھیجیگا جو ہمیشہ رہیگی اور
اوسکے حکم کبھی موقوف نہونگے وہ انجیل یہی قرآن مجید ہے جو اللہ نے ہمارے پیغمبر برحق محمد
صلی اللہ علیہ وسلم پر اوتارا اس قرآن کو فرشتہ لیے ہوئے تھا تاکہ زمین کے رہنے والون
ور سب قومونکو خوشخبری سناوے یہ خاص پتا قرآن مجید کا ہے کہ اسمین اللہ نے
آدمیون کی اور جنون کی سب قومون کو سمجھایا ہے دوسرا نشان یہ دیا کہ عدالت کی گھڑی

آپہونچی یعنی وہ بڑے عدالت جسمین سب کافرون پر جہاد ہوگا وہ اس کتاب کے اوترنیکے ساتھ ہوگا اور اوسمین سب کتابون کے موافق یہی حکم ہوگا کہ فقط ابد ہی کو پوجو پہر دوسرے فرشتے نے اوسوقت کا یہ پتا تبلایا کہ بابل گر پڑا یعنی وہان کے کافرون کو بڑی سزا ملیگی اور بابل ویران ہوجائیگا تیسرے فرشتے نے تاکید کردی کہ خبردار قسطنطین کو اور اوسکی مورت کومت پوجیو پادری ڈاؔیوڈیٹی لکھتا ہی کہ یہ جو ہمیشہ کی انجیل کی بشارت ہی یہان پہلا وعظ حواریون کا سمجہنا چاہئے لیکن پہر جو اوسکی بعد عجائبات سی اوسکا وعظ دنیا مین شروع ہوگا یہ اوسکی بشارت ہی دیکہو پادری سمجہ گیا ہی کہ ایک انجیل تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سنا چکی اور اونکی بعد وہی انجیل حواریون نے لوگون کو سنائی یہان اوس انجیل کا ذکر نہین ہی یہان جو حضرت یوحنا کو ہمیشہ کی انجیل دکہائی گئی یہ دوسرے کتاب کے اوترنے کی خبر ہی یہ سوچ کر پادری بات بدلتا ہی اور لکھتا ہی کہ اس سے مراد وہی پہلی انجیل ہی مگر مطلب یہ ہی کہ اوسکا وعظ نئی طرح پر عجائب طور پر شروع ہوگا اے پادری وہ عجائب طور سکا وعظ انجیل کا حواریون سی بڑہ کر بتلا وکسنی کہا چہہ سو برس تک حواریون سی افضل کون ہوا اسلئے بیشک انجیل کے بعد دوسری کتاب کے اوترنے کی بشارت ہی اور یہ جو فرمایا کہ مبارک وہ لوگ ہین جو ابسی مرتے ہین پادری لکھتا ہے کہ اسکا مطلب یہ ہی کہ انجیل اور ایمان کی قائم ہونیکی بعد ای پادری اسکا یہ مطلب ہی کہ انجیل کے بعد دوسری کتاب پر بہی ایمان لاکر جو مرے گا اوسکی بہت بڑے نصیب ہین جناب یوحنا فرماتے ہین پہر مینے دیکہا اور دیکہو ایک سفید بدلی اور اوس بدلی پر کوئی ابن آدم سا بیٹہا تہا جسکی سر پر سونے کا تاج اور اوسکی ہاتہہ مین ایک تیز ہنسوا تہا اور ایک اور فرشتہ ہیکل سے یعنی مسجد سے نکلا اور اوسکو جو بدلی پر بیٹہا تہا بڑی آواز سے پکارنے لگا کہ اپنا ہنسوا لگا اور کاٹ کیونکہ کاٹنی کی گہڑے تیرے واسطے آپہونچی ہی کہ زمین کی فصل پک گئی ہی اور اوسنی جو بدلی پر بیٹہا تہا اپنا ہنسوا زمین پر لگایا اور زمین کاٹی گئی اور ایک اور فرشتہ ہیکل سی یعنے مسجد سی جو آسمان مین ہی نکلا جس کے پاس بہی ایک تیز ہنسوا تہا اور ایک اور فرشتہ جسکا آگ پر اختیار تہا قربان گاہ سی نکلا

اور اوسکو جسکی ہاتھہ مین تیز ہنسوا تہا بڑی شور سی یہ کہکر پکارنے لگا کہ اپنا تیز ہنسوا لگا اور زمین کے انگوری درخت کی گچھی کاٹ کیونکہ اوسکی انگور پک چکی اور اوس فرشتہ نے اپنا ہنسوار زمین پر لگایا اور زمین کی انگوری درختون کے گچھون کو کاٹا اور خدا کے غضب کی بڑے کولہو مین ڈالدیا اور کولہو شہر کے باہر پیرا گیا اور کولہو سے لہو سو کوس تک ایسا بہا کہ گھوڑون کی باگون تک پہونچا پادری ڈایوڈیلی لکہتا ہی کہ اس جگہہ لڑائیون کی اور دنیا کی بربادیون کی خبر ہی جو انجیل کے قائم ہونیکی وسیلہ سے اونمین ہوئمین اے محمدی بہائیو اس جگہہ متی کی انجیل کی تیرہوین باب کی وہ مثال یاد کرو جسمین یہ خبر دی ہی کہ ابن آدم نے یعنے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جو دنیا کے کہیت مین اچھی بیج بوئی ہین اوسمین شیطان نے آکر کڑوے دانے بوئی آخری زمانہمین اس کہیت کی کاٹنی کا وقت آویگا اور ایسا ہوگا کہ ابن آدم اپنی فرشتون کو بہیجیگا وہ سب بدکارون کو جلتی تنور مین ڈالدینگے دیکہو وہی وقت اللہ نے حضرت یوحنا کو دکہلایا کہ بدلی پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بیٹھی ہوئے دیکہا کہ اونہون نے ہنسوا لگا کر کہیت کو کاٹنا شروع کیا یہ صاف محمدیون کی جہاد کا وقت اللہ نے پہلی سے جناب یوحنا کو دکہلایا اور یہ بہی دکہلایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بہی اس جہاد مین شریک ہین اور اپنی کہیت کی کڑوے دانون کو کاٹ رہی ہین یعنی جہوٹے عیسائیون کو قتل کر رہی ہین اور فرشتہ بہی اس کام مین شریک ہی فرشتے نے انگور کی گچھون کو یعنے بے ایمان لوگون کو اللہ کے غضب کی کولہو مین ڈالدیا اور بے ایمانونکا لہو اتنا بہا کہ سو کوس تک پہونچا پندرہوان باب جناب یوحنا فرماتے ہین اور مینی ایک اور نشان آسمان مین دیکہا جو بڑا اور عجیب تہا یعنی سات فرشتی جو پچہلی سات آفتین لئی ہوئے تہی کیونکہ اونمین خدا کا غضب بہرا ہوا ہی اور مینی گویا شیشہ کا ایک سمندر آگ سی ملا ہوا دیکہا اور اونکو بہی جو اوس جانور اور اوسکی مورت اور اوسکی نشان اور اوسکی نام کے عدد پر غالب آئی تہی اوس شیشہ کی سمندر پر خدا کی بربطین لئی کہڑے ہی تہی اور خدا کی بندے موسیٰ کا گیت اور برے کا گیت یہ کہکر گاتے تہی کہ اے خداوند خدا قادر مطلق تیری کام بڑے اور عجیب ہین اے پاکون کے بادشاہ تیری

ہین راست اور درست ہین اے خداوند کون تجھسی نہ ڈریگا اور تیرے نام کا جلال ظاہر کریگا
کیونکہ توہی فقط قدوس ہی کہ ساری قومین آوینگی اور تیرے آگی سجدہ کرینگی کہ تیری سچی
عدالتین ظاہر ہوئین ہین آمنوا ایمان والو پہر جناب یوحنا کو اللہ نے وہ لوگ دکہلائی کہ جو اوس
جانور پر یعنے قسطنطین پر اور اوسکی مذہب والون پر غالب ہوئی تہی وہ محمدی لوگ
ہین جنہون نے روم اور شام کی جہوٹے عیسائیون کو کاٹ ڈالا وہ لوگ حضرت داؤد
علیہ السلام کی زبور کے موافق بربط بجاتے تہی اونکا ذکر اوسکی باب مین ہوچکا ہی کہ وہ
نیا گیت گا رہی تہی یہان یون فرمایا کہ حضرت موسی علیہ السلام کا گیت اور بری کا یعنی
حضرت عیسی علیہ السلام کا گیت گاتی تہی اسمین یہ اشارہ ہی کہ محمدی لوگ حضرت موسی
اور عیسی علیہما السلام کو بہت مانینگے قرآن اور حدیث مین اونکی تعریفین پڑہینگے
وہ لوگ یہ گیت گا رہی تہی کہ یا اللہ تو بڑی بڑی کام کریگا ساری قومین آوینگی اور تیری آگی
سجدہ کرینگی اللہ نے حضرت یوحنا کو دکہلایا کہ وہ وقت جسکی زبور مین بشارت ہی وہ وقت ابہی
تک نہین آیا اگرچہ غیر قومون مین عیسائی دین پہیل چلا مگر بہت بڑا ظہور زبور کی خوشخبریون کا جب ہوگا جب اللہ کی بڑی عدالتین ظاہر ہونگی یعنی ہر قوم مین بہت کافر
قتل ہونگی اور بہت ایمان لاوینگی جناب یوحنا فرماتے ہین اور بعد اسکی مینی دیکہا اور دیکہو
گواہی کے خیمہ کی ہیکل آسمان پر کہولی گئی اور وہ سات فرشتے اون سات آفتون کو لئی
ہوئے صاف براق پوشاک پہنی ہوئے اور سونے کے سینہ بند سینون پر لگائی ہوئی ہیکل
سی نکل آئی اور اون چار جاندارون مین سے ایک نے سونیکی سات پیالی خدا کی قہر سے
بہری ہوئی جو ہمیشہ زندہ ہی اون ساتون فرشتونکو دئی اور ہیکل خدا کے جلال اور اوسکی
قدرت کی سبب دہوئین سی بہر گئی اور جبتک اون ساتون فرشتون کی سات آفتین
انجام تک نہ پہونچین کوئی ہیکل مین داخل نہو سکا آمنوا ایمان والو یہان یہ ہیکل یعنے مسجد کی
صورت آسمان پر دکہائی گئی اور وہ فرشتے جنکو عذاب کی پیالی دی گئی تہی اوسی مسجد
سے نکلی تہی یہ اشارہ صاف مسجد بیت المقدس کیطرف ہی جسکو رومی بت پرستون نے
برباد کیا تہا اور روم کی جہوٹی عیسائیون نے اوسکو کوڑ خانہ بنایا تہا اسلئی اون ظالمون پر

یہ عذاب آیا تہا اور جب تک اون ساتون عذابون کا زمانہ پورا ہنوا تب تک اوس مسجد مین
اللہ کی جلال اور قہر کا ظہور رہا اور کوئی اوسمین داخل نہ ہو سکا جب ان عذابون کا زمانہ
تمام ہوا تب رحمۃ للعالمین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قدم مبارک اوس مسجد مین آئی اور
محمدی لوگ اوسمین اللہ کی عبادت کرنے لگی سولہوان باب جناب یوحنا فرماتے ہین اور
مینی ہیکل سے ایک بڑی آواز سنی جو اون سات فرشتون کو کہتی تہی کہ چلو اور خدا کے
قہر کی سات پیالون کو زمین پر اونڈیلو اور پہلا چلا اور اپنا پیالہ زمین پر اونڈیلا تب اون
لوگون مین جن پر اوس جانور کا نشان تہا اور اونہین جو اوسکی مورت کو پوجا کرتے تہی برا
اور زبون پہوڑا پیدا ہوا آگے ایمان والو اس جگہہ آٹہوین باب کی خبرین یاد کرو وہی
خبرین یہان بہی ہین وہان پورا بیان ہو چکا ہی یہان مختصر طرح پر لکہا جاتا ہی وہان
سات فرشتون نے نرسنگی پہونکی تہی یہان سات فرشتون نے اللہ کے غضب کے
پیالی اونڈیلی وہان پہلی فرشتی کے ذکر مین فرمایا ہی کہ اولا اور آگ خون آمیز موجود ہوئی تفسیر
ڈوالی مین ہی کہ یہ خبر الارک کاتہی کے ہی جسنی روم کو برباد کیا یہان فرمایا ہی کہ بت پرستون
کی پہوڑا نکلا یہان بہی اوسکی خبر ہی اب فرماتے ہین پہر دوسری فرشتہ نے اپنا پیالہ سمندر
مین اونڈیلا اور وہ مردے کا سا لہو ہو گیا اور ہر ایک جاندار جو سمندر مین تہا مر گیا
وہان دوسری فرشتے کی ذکر مین فرمایا تہا کہ بڑا پہاڑ آگ سی جلتا ہوا سمندر مین ڈالا
گیا اور سمندر کا تیسرا حصہ لہو ہو گیا اور مخلوقات کی تہائی جتنی سمندر مین جان
رکہتی تہی مر گئی وہان تفسیر ڈوالی کی موافق اٹیلا کی خبر ہی جسنی اٹلی پر حملہ کیا اور
روم کو دبایا یہان فرمایا کہ قہر کا پیالہ سمندر مین اونڈیلا اور وہ لہو ہو گیا اور جانور
مر گئی یہان بہی اوسکی خبر ہی اب فرماتے ہین اور تیسری فرشتہ نے اپنا پیالہ ندیون اور
پانیون کے چشمون مین اونڈیلا اور وہ لہو ہو گئی اور مینی پانیون کے فرشتہ کو یہ کہتے
سنا کہ ای خداوند جو ہی اور جو تہا تو ہی عادل اور قدوس ہی کہ تونے یون عدالت کی ہی
کیونکہ اونہون نے پاکون اور نبیون کا خون بہایا ہی سو تونے پینے کو اونہین لہو دیا کہ
وہ اسی لائق ہین اور مینی ایک اور کو قربان گاہ مین سے یہ کہتے سنا کہ ہان ای خداوند

خدا قادر مطلق تیری عدالتین سچی اور راست ہین وہان بہی تیسرے فرشتے کے ذکر مین فرمایا
تہا کہ بڑا ستارہ چراغ سا جلتا ہوا آسمان سے ٹوٹا اور ندیون اور پانیکی سوتون کی تہائی
پر جا گرا وہان تفسیر ڈوالی کے موافق جنسرک بادشاہ کی خبر ہے یہان بہی قہر کا پیالہ ندیون
اور پانیون کے چشمون مین اونڈیلا یہان بہی اوسکی خبر ہے کہ اوسکی ہاتہون چہوٹے
عیسائیون پر قہر نازل ہوا آپ فرماتے ہین اور چوتہی فرشتے نے اپنا پیالہ سورج پر
اونڈیلا اور اوسکو قدرت دی گئی کہ آدمیون کو جہلساوے اور آدمی سخت گرمی سے جہلس
گئے اور خدا کے نام پر جو ان آفتون پر اختیار رکہتا ہے کفر بکتے تہے اور اونہون نے توبہ
نکی کہ اوسکا جلال ظاہر کرین وہان چوتہی فرشتے کے ذکر مین فرمایا تہا کہ تہائی سورج
اور تہائی چاند اور تہائی ستارے مارے گئے وہان تفسیر ڈوالی کے موافق اوڈواسر اور
تہیودورک اور استروگاتہہ کی خبر ہے جنکے غلبہ سے پچہم کی سلطنت مین رومیونکا
آفتاب بجہہ گیا یہان بہی فرمایا ہے کہ قہر کا پیالہ سورج پر اونڈیلا یہان بہی وہی
مطلب ہے آپ فرماتے ہین اور پانچوین فرشتے نے اوس جانور کے تخت پر اپنا پیالہ
اونڈیلا اور اوسکی بادشاہی مین تاریکی چہا گئی اور وہ مارے درد کے اپنی زبانین
چباتے تہے اور اپنی دردون اور اپنی پہوڑون کی باعث سے آسمان کے خدا پر کفر بکتے
تہے اور اپنے کامون سے توبہ نکی وہان پانچوین فرشتے کے ذکر مین فرمایا تہا کہ وہ
کنوان جسکی تہاہ نہین اوسکی دہوئین سے سورج اور ہوا تاریک ہو گئی یہان
فرمایا کہ اوس جانور کی بادشاہی مین اندہیرا چہا گیا وہان ٹڈیون کے پہیل جانیکی
خبر تہی اور فرمایا تہا کہ اونکی ایذا بچہو کے ڈنک کی سی تہی جب وہ آدمیون کو مارتا
ہے وہان تاریخ ابوالفدا اور تاریخ فرمانی کے موافق ٹڈیون کی اور قحط کی خبر تہی
یہان درد اور پہوڑونکا ذکر ہے کال اور قحط کا بہی بڑا درد ہوتا ہے یہان بہی اوسیوقت
کی خبر ہے اور کیا عجب ہے کہ وہ ٹڈیان بچہوؤن کی طرح آدمیون کو کاٹتی ہون واللہ
اعلم آپ فرماتے ہین اور چہٹی فرشتہ نے اپنا پیالہ اوس بڑے دریا دریائے فرات مین
اونڈیلا اور اوسکا پانی سوکہہ گیا تاکہ پورب کے بادشاہون کے لئے راہ تیار ہووے اور

مینڈکون کی شکل نکلتی دیکھا کہ وہ اچنبھی دیکھانے والے دیوُون کی روحین ہین
میڈ اوس اژدہی کے منہ سے اور اوس جانور کے منہ سے اور جھوٹے نبی کے منہ سے تین ناپاک روحون کو مینڈکون کی شکل نکلتی دیکھا کہ وہ اچنبھی دیکھانے والے دیوُون کی روحین ہین جو زمین کے اور ساری دنیا کے بادشاہون پاس جاتے ہین کہ اونکو قادر مطلق خدا کے بڑے دن کی لڑائی کے واسطے جمع کرین وہان چھٹی فرشتے کی ذکر مین فرمایا تھا کہ اون چارون فرشتون کو جو فرات کی بڑی ندی پر بند ہین کھول دی پھر آگی بڑی لڑائی کی خبر تھی وہان تاریخ ابوالفدا کے موافق اوس لڑائی کی خبر تھی جو سن پانسو اوتالیس عیسوی مین دریای فرات کے کنارے پر فارس والون اور روم والون مین ہوئی یہان بھی وہی دریای فرات کا اور پورب کے بادشاہون کے آنیکا ذکر ہی پادری طامس سکاٹ نے لکھا ہی کہ بیشک یہ بابل سے اوتر طرف ہی اور اوسکی پورب مین فارس ہی معلوم ہوا کہ یہان بھی فارس کے بادشاہون کی خبر ہے جو پورب کیطرف سے بابل مین دریای فرات پر رومیون سے لڑنے آئی تھی اب جناب یوحنا فرماتے ہین کہ مینڈ اژدہی کے یعنے شیطان کی منہ سے اور اوس جانور کے یعنے قسطنطین کے منہ سے اور جھوٹے نبی کے یعنے جھوٹے وعظ کہنی والی کے منہ سے یعنے وہ جھوٹے پادری جو جھوٹے عیسائیون کے مذہب کے موافق بولتے ہین اونکے منہ سے شیطانون کو نکلتی دیکھا نبی کے معنے ہین خبر دینے والا تو اصل نبی جو خبر اللہ کا کلام اوترتا ہی وہ لوگون کو اوسکی خبر دیتے ہین اونکا یہان ذکر نہین یہان نبی کی یہ معنی ہین کہ جو پڑھے ہوئے لوگ ہین وہ لوگون کو دین کی باتون کی خبر دیتے ہین پولوس نے جو خط قرنتیون کو لکھا ہی اوسکا چودہوان باب دیکھو وہان وعظ کہنی والون کا صاف ذکر ہی اور اونکی حق مین نبی کا لفظ کہا ہی اس جگہہ پر جو جھوٹے نبی کا لفظ ہی یہان ایمان کے دشمن کہتے ہین کہ معاذ اللہ یہ اشارہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہی پادری ڈایوڈیٹی اس قول کو نقل کرکے رد کرتا ہی اور لکھتا ہی کہ ٹھیک بات یون سمجھی جاتی ہے کہ یہ خاص وہ شخص ہے جو سلطنت کی تخت پر کامیابی کریگا جسکو تیرہوین باب کی گیارہوین آیت مین جانور کہا ہے یعنے جسکا ذکر اوپر ہوچکا اور مراد اوس سے فرقہ پروٹسٹنٹ کی پادریون کے نزدیک قسطنطین وغیرہ جھوٹے عیسائی ہین

یا اونکی پادریون کی جماعت ہی اور ہمارے نزدیک یہ بہی ہوسکتا ہی کہ اوس سے مراد
دجال ہو جسکی بہت خبرین ہمارے رسول پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے دین تہین
وہ مدت سی پیدا ہوچکا ہی جامع ترمذی مین ثابت ہی کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
کے زمانہ مین تمیم داری جو پہلے نصرانی تہے پہر محمدی ہوئے اونکا جہاز گردش مین آگیا
تہا وہ ایک ٹاپو مین پہونچے وہان دجال کو دیکہا اور اوس سے باتین کین اوسنے خود اقرار
کیا کہ مین دجال ہون سو وہ آخر زمانہ مین نکلیگا پہلے کہیگا کہ مین نبی ہون پہر کہیگا کہ
مین خدا ہون پولوس نے تسلونیقیون کے دوسرے خط کے دوسرے باب مین صاف
لکہا ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے آنے کے واسطے مت گہبراؤ کیونکہ وہ دن نہین
آویگا جب تک پہلے یہ بات نہولے کہ گناہ کا انسان ہلاکت کا فرزند ظاہر ہوگا وہ ہر ایک
سے جو خدا یا معبود کہلاتا ہی اپنے تئین بڑا سمجہتا ہی یہان تک کہ وہ خدا کی ہیکل مین
خدا بن بیٹہیگا اور اپنے تئین دکہلاویگا کہ مین خدا ہون پہر فرماتے ہین کہ حضرت عیسے
علیہ السلام اپنے منہہ کے دم سے اور اپنے آنیکی تجلی سے اوسکو فنا کرینگے کہ اوسکا ظہور
شیطان کی تاثیر کے موافق جہوٹہ کی بڑی قدرت اور نشانیون اور اچنبہون اور ہلاک
ہونیوالون کے درمیان شرارت کی ہر طرح کی دغابازی کے ساتہہ ہوگا اب اس
مقام مین جناب یوحنا کو یہ دکہایا گیا کہ ابلیس کے منہ سے اور رومی نصرانی بادشاہون
کے منہ سی اور جہوٹے پادریون کے منہہ سے اور دجال کے منہہ سے شیاطین نکلے یعنے جو
شیاطین اون لوگون کے بدن مین گہسے ہوئے بیٹہے تہے وہ باہر نکلے اور سارے
جہان کے بے ایمان بادشاہون کے پاس جاتے ہین کہ جب اللہ تعالی کی بڑی لڑائی کے
کا یعنے محمدیون کے جہاد کا دن آوے اوس دن ایمانوالون سے لڑنے کے لئے کافرون
کو تیار کرین اب جناب یوحنا فرماتے ہین اور ساتوین فرشتے نے اپنا پیالہ ہوا مین
اونڈیلا اور آسمان کی ہیکل مین سے تخت کی طرف سی بڑی آواز یہ کہتی ہوئی نکلی کہ
ہوچکا اور آوازین اور گرجین اور بجلیان ہوئین اور بڑا زلزلہ آیا جسکی موافق
جب سی آدمی زمین پر ہین نہوا تہا ایسا بڑا اور سخت زلزلہ ہوا اور وہ بڑا شہر

تین ٹکڑے ہو گیا اور قومون کے شہر گر گئی اور بڑا بابل خدا کے حضور یاد آیا کہ اوسکو اپنے بڑے
قہر کی شراب کا پیالہ دیوے اور ہر ایک ٹاپو بھاگا اور پہاڑ نہین پائی گئی اور آسمان سے آدمیون
پر من من بھر کے بڑے اولے گرے اور اولے کی آفت سے آدمیون نے خدا پر کفر بکا کیونکہ اون
اولون کی آفت نہایت ہی سخت تھی آے ایمان والو یہ جو فرمایا کہ ہو چکا پادری ڈالو
دیبی لکھتا ہی کہ اسکا یہ مطلب کہ اوس جانور پر جو سزا کا حکم ہو جھٹ پٹ پورا ہو جاویگا
ہم کہتے ہین کہ اسمین صاف اشارہ ہی کہ وہ جو سات آفتون کا زمانہ تھا وہ ہو چکا
اب وہ زمانہ رحمت کا آتا ہے جسمین لوگ مسجد بیت المقدس مین اللہ کی عبادت
کرینگے وہان ساتوین فرشتے کے ذکر مین فرمایا تھا کہ اون دنون مین اللہ کا پوشیدہ بھید
جسکی اللہ نے پیغمبرون کو خوشخبری دی ہے وہ ظاہر ہوگا پھر فرمایا تھا کہ ساتوین فرشتے
نے پھونکا اور آواز آئی کہ دنیا کی بادشاہتین اللہ کی اور اوسکے مسیح کی یعنی اوسکے
پیغمبر کی ہو گئین مسیح کا لفظ ان کتابون مین سب پیغمبرون کے حق مین بولا جاتا ہے
یہان اوس بادشاہت کا صاف بیہ بتا بتلایا کہ بابل پر اللہ کا قہر نازل ہوا اور سب کافرون
کی شہرون پر بڑی بڑی آفتین آئین کہ اونہون نے کفر بکا اور وہ قتل ہوئی ستر ہوان
باب جناب یوحنا فرماتے ہین کہ ایک اون سات فرشتون مین سے جنکے پاس
سات پیالے تھے آیا اور مجھسے باتین کین اور کہا کہ ادہر آمین تجکو اوس بڑی کسبی
کی سزا جو بہت پانیون پر بیٹھی ہے دکھلاؤنگا جسکے ساتھ زمین کے بادشاہون نے
حرام کاری کی اور جسکی حرام کاری کی شراب سے زمین کے رہنے والے متوالے ہوئے
اور وہ مجھے روح مین جنگل مین لے گیا اور مینے ایک عورت کو قرمزی رنگ جانور پر
جو کفر کے نامون سے بھرا تھا جسکے سات سر اور دس سینگ تھے بیٹھی دیکھا اور عورت
ارغوانی اور قرمزی جوڑا پہنے اور سونے اور جواہر اور موتیون سے آراستہ تھی اور
سونے کا پیالہ مکروہات سے اور اپنی حرام کاری کی گندگی سے بھرا ہوا اپنے ہاتھ
مین لئی تھی اور اوسکی ماتھی پر یہہ نام لکھا تھا کہ راز بابل بڑی چھنالون
اور زمین کی مکروہات کی مان اور مینے دیکھا کہ وہ عورت پاک لوگون کے خون سے

اور عیسیٰ کے شہیدون کے خون سے متوالی ہو رہی تھی اور مین اوسکو دیکھکر سخت حیرانے
مین دنگ ہو گیا اور اوس فرشتے نے مجھے کہا تو کیون دنگ ہی مین اوس عورت اور
جانور کا بھید جسپر وہ سوار ہے اور جسکی سات سر اور دس سینگ ہین تجھسے کہونگا وہ
جانور جو تو نے دیکھا سو تھا اور اب نہین ہی اور اوس اتھاہ کوئین سے نکل آویگا اور
ہلاکت مین جاویگا اور زمین کے رہنیوالے جنکے نام زندگی کی کتاب مین بنای عالم سے
لکھی نہ گئی جانور کو دیکھکے کہ وہ تھا اور نہین ہے ہر چند ہے تعجب کرینگی یہان وہ عقل
ہی جسکی حکمت ہی وہی سات سر سات پہار ہین جنپر عورت بیٹھی ہے اور سات بادشاہ
بھی ہین پانچ گر گئی اور ایک ہی دوسرا ابتک نہین آیا اور جب آویگا اوسکا رہنا تھوری
مدت تک ہوگا اور جانور جو تھا اور نہین ہے آٹھوان وہی ہے اور اون سات مین سے
ہے اور ہلاکت مین جاتا ہے اور دس سینگ جو تو نے دیکھی دس بادشاہ ہین جنہون نے
ابتک بادشاہت نہین پائی لیکن جانور کے ساتھہ ایک گھڑی تک بادشاہون کا
سا اختیار پاوینگے اون سب کی ایک ہی رای ہی اور وہ اپنی قدرت اور اختیار جانور
کو دینگی وے برّے سے لڑائی کرینگی اور برّہ اونپر غالب ہوگا کیونکہ وہ خداوندونکا
خداوند اور بادشاہونکا بادشاہ ہے اور وہ جو اوسکے ساتھہ ہین سو بلائی ہوئے
اور چنے ہوئے اور دیانتدار ہین اور اوسنے مجھے کہا وہ پانی جو تو نے دیکھے جہان
کسبی بیٹھی ہی سو لوگ اور گروہین اور قومین اور زبانین ہین اور وے دس سینگ
جو تو نے دیکھی اور جانور کسبی سے عداوت کرینگی اور اوسے بیکس اور ننگا کرینگے اور
اوسکا گوشت کھائینگی اور اوسکو آگ سے جلائینگی کیونکہ خدا نے اونکے دلون مین
یہ ڈالا کہ اوسکی مراد بر لاوین اور ایک ہی دل ہو وین اور اپنی بادشاہت جانور
کو دیوین جبتک کہ خدا کی باتین پوری ہوون اور عورت جسے تو نے دیکھا وہ بڑا
شہر ہی جو زمین کے بادشاہون پر بادشاہت رکھتا ہی پادری ڈایوڈیٹی لکھتا ہی
کہ بڑی کسبی سے روحانی بابل مراد ہی جیسا کہ قدیم بابل دریاے فرات پر تھا اسیطرح
سے روحانی بابل قومون پر اور لوگون پر حکومت رکھتا ہی اور مکروہات سے یعنے بت پرستی کر

بہا ہوا ہے جسکی طرف دنیا کو رغبت دلاتا ہے راز کا لفظ بعضے کہتے ہین کہ بیٹرا اور بعضے
کہتے ہین کہ مسٹری جو ناموں سے پہلے بولا جاتا ہو جس سے پوشیدگی کے معنی نکلتی ہین
صاف معنی نہین بلکہ روحانی یعنے چھپے ہوئے معنی ہین بابل یعنے وہ گرجا جو ستانے
والا ہی اور مغرور ہی اور تمام دنیا کی بادشاہی کا دعوی کرتا ہو وہ جانور جو تونے دیکھا یعنی
بڑا شہر روم کا جو بت پرستوں کا سردار ہی اور روم کی سلطنت اس دوسری جانور
نے روحانی حکومت کی طور پر قائم کی ہے اور سات پہاڑ کے لفظ سی صاف ظاہر
ہی کہ کون جگہہ خاص مراد ہی یعنے روم سات پہاڑون پر آباد ہی اور سات بادشاہ
یعنے سات طرح کی بادشاہتین جو روم مین تہین جیسا تواریخ سے معلوم ہوتا ہی
ایک ہی یعنے بادشاہی سلطنت دوسرا یعنے مذہبی طریقہ بادشاہت کا جو ابھی بالکل
خراب نہین ہوا اور یہ جلد بگڑ جائیگا اور آٹھوان طریقہ ہو جائیگا جیسا کہ گیارہوین
آیت مین فرمایا ہی لیکن دیکھنے مین اور شمار کرنے مین ساتوین کے موافق ہے
بعضے سات بادشاہون کو یون سمجھتے ہین کہ پہلی مصریون کی سلطنت دوسری
بت پرست بادشاہ کنعان کے تیسرے بابلی چوتھی فارسی پانچوین یونانی یہ پانچون
گر گئی چھٹی سلطنت روم کی جو موجود ہی ساتوین جو سلطنت ہو گی جھوٹے عیسائیون
کی اب ہم کہتے ہین کہ ہم اتنی دور کیون جاوین سیدھی بات یہہ ہی کہ پانچ بڑے
بادشاہ روم کے جو گر گئی وہ یہ ہین ایک اغسطس جسکے وقت مین حضرت عیسیٰ
علیہ السلام پیدا ہوئے پادری بناکس نے تاریخ روم مین لکھا ہی کہ رومیون
کا بادشاہ قیصر اول جولیس ہی اور وہ شمار مین نہین ہے کہ جلد ہی قتل ہو گیا بعد
اوسکے قیصر اول اغسطس ہی دوسرا طیباریوس اوسکے بعد کالی گیولا جسکا نام
ابو الفدا نے غانیوس لکھتا ہی تاریخ کامل مین ہی کہ اوسنے بہت عیسائیون کو قتل
کیا اوسکی بادشاہت چار برس ہی اوسکو بھی شمار نکیا تیسرے قلودیوس جسکی بادشاہت چودہ برس
رہی چوتھا نیرو اور نیرو کے بعد گلبا اور اوتہو اور وٹلیس ایک ہی سال مین
ہوئی اور قتل ہوئے جیسا کہ پادری بناکس نے لکھا ہے تو ان تینون کو شمار مین نہ لیا

کیونکہ اونکی بادشاہت چند روز تہی پانچوان وسپاشیان جسکا نائب طیطس تہا پہر طیطس کی
بادشاہت چند روز رہی اوسکو شمار نہ کیا یہ سب مر چکی وہ جو ایک موجود تہا وہ دومشیان تہا
اور جسکو فرمایا کہ اب تک نہین آیا وہ نروا ہی جسنی سولہ مہینی بادشاہت کی جیسا کہ لب التواریخ
مین ہی اوسکو فرمایا کہ اوسکا رہنا تہوڑی مدت تک ہوگا اور وہ جانور قسطنطین ہی جسکا
ذکر تیرہوین باب مین ہو چکا ہی اور دس بادشاہ جنہون نے ابہی بادشاہی نہین پائی
سو پادری ڈایوڈیٹی لکہتا ہی کہ پچہم کے حصون مین سلطنتین قائم ہوئین روم کی بربادی
کے بعد بعضی کہتے ہین کہ دس سے مراد فقط دس بادشاہ ہین بعضون کی رائی یہہ ہے
کہ کثرت مراد ہی اونکی یہ سب سلطنتین اوس سلطنت کی پاتخت ہو جاینگی بربادی سے اونکی
یعنی عیسائیون کو ستاوینگی پہر وہ خود عیسائی ہو جاوینگی اور جو نمانیگی وہ برباد ہو جاینگی
کسی سے عداوت کرینگی یعنے وہی بادشاہ سلطنت روم سے برخلاف ہوکر اوسکو
برباد کرینگی اور اپنی بادشاہی اوس جانور کو دینگی یعنے چند مدت اوس جانور کے
ماتحت رہینگے اور جب وقت پیش خبریون کے ظہور کا آویگا تب برخلاف ہوکر
لڑینگی پادری مارش مین لکہتا ہی کہ گاتہہ ایک وحشی قوم تہی جو ملک یونان کے
آس پاس رہتی تہی اوسکی دو ٹلی ہوے ایک نے روم کو شکست دی کہ اوسکی
دس شاخین ہو گئین دوسری پورپی ضلع پر اوتری خلاصہ اس باب کا یہہ ہوا
کہ روم کا شہر جو بہت بڑا تہا اور اوس زمانہ مین رومیون کی بادشاہت سب
بادشاہتون پر غالب تہی اوس شہر کے ظالم بادشاہون کا حال اللہ نے جناب یوحنا
کو دکہلایا شہر کی صورت ایک عورت کی طرح پر دکہلائی اوسکا نام پوشیدہ بابل تہا یعنے
ظاہر مین تو یہہ بابل نہین مگر بابل کی خصلتین اسمین موجود ہین اور یہہ بہی دکہلایا
کہ دس بادشاہ جو رومیون کی تابع تہی وہ اوتر سے آوینگے وہ رومیون کو برباد کرینگی
اور پہر وہ عیسائی ہو جاوینگی چنانچہ ایسا ہی ہوا پادری شیرنگ نے آفتاب
صداقت مین لکہا ہی کہ اوترکی وحشی قومین روم کے ملک پر چڑہکر غالب ہوئین
یہ قومین بت پرست اور نہایت وحشی اور جاہل تہین آخر کو یہ وحشی قومین

عیسائی ہوگئیں لب التواریخ مین ہے کہ یہ جو گاتھ کی قوم تھی وہ دو قسم تھی استروگاتھ اور
ویسوگاتھ یعنی پوربی اور پچھمی گاتھ پھر لکھا ہی کہ فرنگ لوگ ابتدا مین جرمنیون کی گروہ
تھی پھر فرنگ یعنے آزاد اونکا خطاب ہوا اونکی زمانے کا شروع کلودس کے زمانے سے ہی
جس نے اپنی سلطنت سن ۴۸۱ عیسوی مین شروع کی اور گال کو فتح کیا اور کلوتلدا سے
نکاح کرکے اوسکی باپ کو تخت پر سے اوٹھا دیا اور اوسکا ملک لے لیا کلوتلدا نے اوسکو
عیسائی بنا لیا اور فرنگ کے ساری بت پرست عیسائی ہوگئی اون دنون ویسو
گاتھ اکیتین کے مالک تھی یعنے اوس ملک کے جو درمیان دریاے رہون اور
لویر کے واقع ہے اور ہر چند اونہون نے دین عیسائی اختیار کیا تھا تو بھی چونکہ
اریئس کے قاعدی یعنے الحمد کو اکیلا جاننا اور حضرت عیسی علیہ السلام کو اوسکا بندہ
پہچاننا یہہ قاعدہ اونکی طبیعت کو پسند تھی اسلیئے وہ کلوتلدا کے عقیدے سی برخلاف
ہوئے کلودس نے چاہا کر اونکو تہس نہس کر دے مگر وہ پیرنیس پہاڑ عون کو طی کر کر
ملک اسپانیہ کو چلی گئی اور فرنگون نے اکیتین کے صوبہ کو اپنی ولایت مین داخل
کیا پر یہ ملک اونکی قبضہ مین دیر تک نہین رہا کیونکہ تھیودورک کبیر جو اریئس کے
تابعون مین سے تھا اور کلودس کی بہن سے بیاہا ہوا تھا اوسنی کلودس کا سامنا کیا
آرلس کی لڑائی مین اوسکو بھگا دیا اور اکیتین کا ملک لے لیا تھیودورک کی بیٹی
ویسوگاتھ کے شاہ سے بیاہی ہوئی تھی کلودس سن ۵۱۱ عیسوی مین مر گیا آمد ایمان
دالو اس باب مین پادریون نے بابل سے روم کو مراد لیا مگر ہمارے نزدیک ہو سکتا
ہی کہ اصلی بابل کا ذکر ہو کیونکہ صاف فرمایا کہ وہ بڑی پانیون پر بیٹھی ہی سو اصلی بابل
کے بیچ مین دریائی فرات بہتا تھا اور دریای دجلہ اوسکی پاس تھا اور یہہ جو فرمایا کہ
پانیون سے اشارہ قومون کی طرف ہی اس سے یہ نہین نکلتا کہ ظاہر مین پانیون پر
وہ شہر نہوا اور چھپا بابل اصلی کہا کہ وہ عورت جو نظرون سے پوشیدہ تھی وہ شہر
بابل کی صورت تھی اور فرمایا کہ زمین کے بادشاہون نے اوسکی ساتھ حرامکاری
کی اسکا مطلب پادری یون لکھتا ہی کہ رومیون نے دنیا کی بادشاہون سی جھوٹی [illegible]

ہم کہتے ہین کہ بابل والون نے جادوگری تمام دنیا مین پہیلائی اور پاک کتابون کے
محاورے مین بت پرستی کو زناکاری سے مثال دی ہے سو اول اول نمرود کے وقت مین
بابل والون نے بڑی بت پرستی پہیلائی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ مین ڈالا
گویا ساری قومون کو بابل والون نے بت پرستی سکہلائی چہٹی آیت مین فرمایا
کہ وہ عورت پاک لوگون کے خون سے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے شہیدون
کے خون سے متوالی ہو رہی تہی اس سے پادریون نے سمجہا ہے کہ یہ خبر رومیون
کی ہے کیونکہ عیسائیون کو اونہون نے بہت شہید کیا ہم کہتے ہین اسکا یہ مطلب
ہے کہ بخت نصر بابلی نے ساری قومون مین خون ریزی کی رسم ڈالی تو عیسائیون
کو شہید کرنیکے وبال مین بابل والے بہی شریک ہین اور یہ جو فرمایا کہ اوس جانور
کے سات سر اور دس سینگ ہین یہ بات تیرہوین باب مین اوس جانور کے حق
مین فرمائی تہی جس سے مراد قسطنطین ہے جیسا کہ وہان ثابت ہو چکا تو یہان بہی
جانور سے وہی قسطنطین مراد ہے وہان فرمایا تہا کہ وہ سمندر سے اوٹہا یہان فرمایا
کہ اتہاہ کوئین سے نکلیگا اب خوب معلوم ہوا کہ اتہاہ کوئین سے سب جگہ سمندر مراد
ہے وہان فرمایا تہا کہ ساری زمین اوسکے پیچہے تعجب کرتی چلی یہان فرمایا کہ گمراہ
لوگ اوسکو دیکہکر تعجب کرینگے اور عورت جو اوسپر سوار ہے اسکا یہ مطلب کہ بابل
والے قسطنطین پر اور اوسکے مذہب والون پر آخر کو غالب ہو جاینگے اور یہ جو
فرمایا کہ وہ عورت سات پہاڑون پر بیٹہی ہے اس سے پادریون نے سمجہا ہے کہ روم
کی خبر ہے کیونکہ شہر روم سات پہاڑون پر آباد ہے ہم کہتے ہین کہ اسکا مطلب
یہ بہی ہو سکتا ہے کہ وہی عورت جو اصلی بابل کی صورت ہے وہ یہان روم مین بہی
آبیٹہی یعنے اوسکا اثر یہان بہی آگیا ویسی ظلم کی بادشاہت یہان بہی ظاہر
ہو گئی اور فرمایا کہ دس سینگ دس بادشاہ ہین یہان یہ بہی ہو سکتا ہے کہ ایران
کے اون بادشاہون کی خبر ہو جو جانور کے یعنے قسطنطین وغیرہ کے ساتہ ایک
گہڑی تک یعنی تہوڑی سی مدت تک بادشاہون کا سا اختیار پاوینگی اور اپنی قدرت

جانور کو دینگی یعنے اول اول غلبہ رومیون کا رہیگا اور فرمایا کہ وہ بره سے یعنی حضرت عیسیٰ
علیہ السلام سے یعنے اونکے نام لینے والون سے لڑینگی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اونپر غالب
ہونگے سو ایران والے رومیون سے لڑا کرتے تہے آخر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ماننے والے
اونپر غالب ہوئے پہلے روم کے نصاریٰ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین
اونپر غالب ہوئے جسکا ذکر سورہ روم مین ہے پہر جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دعا سے
ایران کی بادشاہت پر زوال آیا اور محمدیون نے ایران والون کو قتل کیا اور فرمایا
کہ وہ بادشاہ اور جانور یعنے رومی نصرانی کسبی سے یعنی بابل سے عداوت کرینگے اللہ نے
اونکے یعنے ایران والون کے دل مین ڈالا کہ اوسکی یعنے جانور کی یعنے رومی نصرانیون
کی مراد بر لاوین اور بابل کے ویران کرنے مین دونو ایک دل ہو جاوین اور اپنی بادشاہت
رومیون کو دیوین یعنے اول اول اون سے دبی رہین دیکھو یہان صاف کہل گیا کہ
اصلی بابل مراد ہے کیونکہ اون بادشاہون کو اور جانور کو یعنے رومیون کو دونون
کو کہا کہ کسبی سے عداوت کرینگے معلوم ہوا کہ کسبی سے روم مراد نہین اصل بابل مراد ہے سو
ایسا ہی ہوا ادہر ایران والون نے بابل کو تباہ کیا اودہر رومی نصرانیون نے بابل پر چڑہائی
کی پادری میتہر نے مفتاح الکتاب مین لکہا ہے کہ چوتہی صدی عیسوی مین بابل کی دیوارین
درندے جانورون کے لئے احاطہ بنی اور وہ ملک فارس کے بادشاہون کا شکارگاہ
رہنے ہوا پادری صریک نے کشف الآثار مین لکہا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے
تین سو مین سٹہ برس بعد یولیان جو رومیون کا بادشاہ تہا اوسنے ملک بابل پر ریلا
کیا اور فرمایا کہ وہ بڑا شہر زمین کے بادشاہون پر بادشاہت رکہتا ہے سو حضرت
یوحنا کے وقت مین بابل پر ایران والون کی حکومت تہی اور اونکی بادشاہت بہی
بہت بڑی تہی اٹہارہوان باب جناب یوحنا فرماتے ہین اور اون چیزون
کے بعد مینے ایک فرشتہ کو آسمان سے اوترتے دیکہا جسکا بڑا اختیار تہا اور زمین اوسکی
جلال سے روشن ہو گئی اور اوس نے بڑی آواز سے یون کہکر زور سے پکارا کہ گر پڑا
گر پڑا بابل بڑا اور دیوون کا گہر اور ہر گندی روح کی چوکی اور ہر ایک ناپاک و مکروہ پرندے کا

بسیرا ہو گیا کیونکہ ساری قومون نے اوسکی حرامکاری کی شراب غضب پی لی اور زمین
کے بادشاہون نے اوسکے ساتھہ حرامکاری کی اور زمین کے سوداگر اوسکی عیش کی زیادتی
سے دولتمند ہوئے پھر مینے آسمان سے ایک اور آواز یہ کہتی ہوئی سنی کہ اے میرے لوگو
اوسمین سے نکل آؤ تاکہ تم اوسکی گناہون مین شریک نہو اور اوسکی آفتون مین سے کچھہ تمپر
نہ پڑے کیونکہ اوسکی گناہ آسمان تک پہونچی اور خدا نے اوسکی بدکاریان یاد کین
جیسا اوسنے تمسے سلوک کیا ویسا ہی تم اوس سے سلوک کرو اور اوسی اوسکے کامون
کے موافق دگنا دو اوس پیالی مین جسمین اوسنے بھرا اوسکے لیے دونا بھر دو جتنا اوسنے
آپکو شاندار بنایا اور عیاشی کی اوتنا ہی اوسکو عذاب اور غم دو کیونکہ وہ اپنے دلمین
کہتی ہے کہ مین ملکہ بن بیٹھی اور رانڈ نہین ہون اور غم نہ دیکھونگی اسلیئے ایکہی
دن مین اوسکی آفتین آوینگی یعنی موت اور غم اور کال اور وہ آگ سے جلائی
جائیگی کیونکہ خداوند خدا جو اوسکی عدالت کرتا ہے زور آور ہے اور زمین کے بادشاہ
جنہون نے اوسکے ساتھہ حرامکاری اور عیاشی کی ہے جب اوسکی جلنے کا دہوان
دیکھینگے اوسپر روئینگے اور چھاتی پیٹینگے اور اوسکی عذاب کے ڈر سے دور کھڑے ہوکے
کہینگے ہای ہای بابلون بڑے شہر مضبوط شہر کہ ایک ہی گھڑی مین تیرے
عدالت آپہونچی اور زمین کے سوداگر اوسپر روئینگے اور غم کرینگے کہ اب کوئی اونکی
اجناس پھر مول نہین لیتا ہے یعنی سونے اور روپے کی اور جواہرات اور موتی اور مہین کتان اور ارغوانی
اور ریشمی اور قرمزی کپڑے اور ہر طرح کی خوشبودار لکڑی اور طرح طرح کی ہاتھی دانت کی برتن اور ہر طرح کی
بیش قیمت چوبی اور تانبی اور لوہی اور سنگمرمر کے باسن اور دارچینی اور خوشبوئیان اور
عطر اور لبان اور شراب اور تیل اور صاف میدہ اور گیہون اور چارپائی اور بھیڑین
اور گھوڑے اور گاڑیان اور غلام اور آدمیون کی جانین ہین اور تیری دلپسند میوے
تجھسے الگ ہو گئی اور ساری چکنی اور خاصی خاصی چیزین تجھی چھوٹ گئین اور تو اونکو پھر کبھی
نپائیگا اون چیزون کے سوداگر جو اوسکے سبب دولتمند ہوے اوسکی عذاب کی خوف سے روتے
اور غم کرتے ہوئی دور کھڑے رہینگے اور کہینگے ہای ہای وہ بڑا شہر جو مہین کپڑے اور ارغوانی

اور قرمزی پوشاک پہنی اور سونے اور جواہر اور موتیون سے آراستہ تہا کیونکہ ایک ہی گہڑی مین اتنی
بڑی دولت برباد ہو گئی اور ہر ناخدا اور جہاز کے سب لوگ اور ڈانڈی اور جتنے کہ سمندر سے
کام رکہتے ہین دور کہڑے رہے اور اوسکے جلنے کا دہوان دیکہکر پکارتے اور کہتے تہے کون اس بڑے
شہر کی مانند تہا اور اونہون نے اپنے سرون پر خاک ڈالی اور رو رو کر اور غم کرتے ہوئے
یون پکار اوٹہے ہائی ہائی وہ بڑا شہر جسمین وہ سب جو سمندر مین جہاز چلاتے ہین اوسکے بڑی
خرچ سے دولتمند ہو گئے کہ وہ ایک ہی گہڑی مین اوجڑ گیا اے آسمان اور اے پاک رسولو اور
نبیو اوسپر خوشی کرو کیونکہ خدا نے اوس سے تمہارا بدلہ لیا اور ایک زورآور فرشتے نے ایک
پتہر بڑی چکی کے پاٹ کے مانند اوٹہایا اور یہ کہتے ہوئے سمندر مین پہینکا کہ بابل وہ بڑا شہر یون
زور سے پہینکا جائیگا اور پہر کبہی پایا نجائیگا اور بربط بجانیوالون اور گانے والون اور بانسلی
بجانیوالون اور نرسنگا پہونکنے والون کی آواز تجہمین پہر نہ سنی جائیگی اور کسی طرح کا پیشہ والا
کوئی پیشہ کیون نہو تجہمین پہر پایا نجائیگا اور چکی کی آواز تجہمین پہر نہ سنی جائیگی اور پہر تجہمین کبہی
چراغ روشن نہوگا اور پہر تجہمین دولہا اور دولہن کی آواز سنی نجائیگی کیونکہ تیرے سوداگر زمین
کی سردار تہے اور تیری جادوگری سے زمین کی سب قومین دغا کہا گئین اور نبیون اور
پاکون کا اور اون سب کا لہو جو زمین پر قتل کئے گئے اوسمین پایا گیا اے ایمان والو اسبابین
تو صاف صاف اصل بابل کا ذکر ہے وہی بابل جسکی درمیان مین دریائے فرات تہا جسکی پاس
کوفہ بنایا گیا بابل کے بادشاہ بخت نصر نے مسجد بیت المقدس کو ڈہا دیا تہا فرشتے نے صاف خبر دی
کہ بابل ایک گہڑی بہر مین اوجڑ جائیگا اور پہر نہین بنایا جائیگا یہہ وہی بابل ہے جسے حضرت ابوبکرؓ
کیوقت مین پہر حضرت عمرؓ کیوقت جہاد ہوا اور پہر وہ مقام جنگل اور ویرانہ ہو گیا اور آجتک
ویران پڑا ہوا اور جادوگری کا پتا بہت بڑا پتا ہے کہ تیری جادوگری سے زمین کی سب قومین
دغا کہا گئین بابل کا جادو ساری جہان مین مدت سے مشہور تہا اور یہہ جو فرمایا کہ نبیون کا
اور پاک لوگون کا اور جتنے لوگ زمین پر قتل ہوئے اون سب کا خون اوسمین پایا گیا اسکا
یہہ مطلب کہ بہت بڑی خونریزی رسم بابل والون سے پہلے تو جتنے خون ناحق زمین مین
ہوئے اونکی وبال مین بابل والے شریک ہین حضرت اشعیا علیہ السلام کے سینتالیسوین باب کو

دیکھو وہان اللہ نے بابل کے حق مین فرمایا تہا کہ تو اپنے دلمین کہتی تہی کہ مین ہون اور میرے سوا
کوئی نہین مین بیوہ نہ بیٹہونگی مین بے اولاد نہین ہونگی سو ایکا ایک ایک ہی دن مین یہ دو
مصیبتین تجپر پڑینگی کہ تو بے اولاد اور بیوہ ہوگی یہان جناب یوحنا کو فرشتے نے یون سنایا کہ وہ
کہتی ہی کہ مین ملکہ بن بیٹہی اور رانڈ نہین ہون اور غم نہ دیکہونگی اسلئی ایک ہی آن مین اوسکی
آفتین آوینگی یعنے موت اور غم اور کال اور وہ آگ سے جلائی جائیگی پادری ڈالیو ڈیٹی نے اس
باب کی خبر کو بہی رومیون پر جمایا ہی اگرچہ رومیون پہ بہی محمدیون نے جہاد کیا مگر روما ہی تک
ویرانہ جنگل نہین ہوا بلکہ ابتک آباد ہی تو اس اٹھارہوین باب مین صاف خبر اصلی بابل کی ہی
کیونکہ اس خبر کا صاف ظہور ہوچکا اگر پادری کہین کہ اصلی بابل مین اوسوقت ایسی بڑی
بادشاہت نہین تہی اور شہر بابل کی بڑی رونق نہین رہی تہی پہر یہ کیونکر ہوسکتا ہی کہ زمین
کر سوداگر اوسکی بدولت مالدار بنے تہے اسکا جواب یہہ ہے کہ ان دنون مین بابل مین ایران
کے بادشاہون کی حکومت تہی اور یہہ بیان ہوچکا کہ بابل کا بادشاہ خردوس جو دارا کی نسل
مین تہا اوسنے اسرائیلیون مین بہت بڑا قتل کیا پادری ہتیہر نے مفتاح الکتاب مین لکہا
ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کی پیدایش سے ایک سو تینتیس ۱۳۳ سال پہلی بابل کے سب خوشنما
حصے فارس کے ایک بادشاہ نے تباہ کئی حضرت عیسی علیہ السلام کے وقت مین بابل کے رہنے
والے بہت تہوڑی تہی اور اسٹرابو تاریخ والا لکہتا ہی کہ ان دنون اوس شہر کے اکثر اطراف
ویران تہی اس بیان سے معلوم ہوا کہ اکثر اطراف یعنے کنارے ویران تہے مگر شہر آباد
تہا پادری مریک نے کشف الآثار مین لکہا ہی کہ بابل کے آس پاس کے شہرون مین شہر
سلوکیہ تہا حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد پہلی صدی مین اوسمین چہ ۶ لاکہہ آدمی
رہتی تہی اور ایران کے بادشاہون نے اپنی رہنے کا مقام شہر تسفون یعنے مدائن
کو ٹہرایا تہا یہ شہر دریائی دجلہ کے پوربی کنارے پر تہا اور حضرت عیسی علیہ السلام کے
تین سو بیاسٹھ برس بعد یولیان جو رومیون کا بادشاہ تہا اوسنی ملک بابل پر چڑہا کیا
گبون تاریخ والا لکہتا ہی کہ اوس وقت مین یہ ملک بہت خوشنما اور بہت آباد تہا اور بہت
غلہ وہان پیدا ہوتا تہا اب ثابت ہوا کہ جناب یوحنا کے وقت مین اگرچہ شہر بابل کی بڑی

رلو نو ۔ سے پہلے تھی ویسی نہین رہی تھی مگر بابل کے آس پاس کے شہر ہی بابل کیطرح بہت آباد تھی
اور وہ بابل کا ملک کہلاتا تھا اور ایران کا بادشاہ جو آگ کے پوجنے والے تھے ملک شام کے نصاری
سے لڑا کرتے تھی اور اسرائیلی پیغمبرون کے دشمن تھی اونہون نے اپنی رہنے کا مقام مداین کو
ٹھرایا تھا معلوم ہوا کہ یہی ملک دنیا کے سارے ملکون مین نہایت آباد تھا اسد تعالی نے جناب یوحنا
کو بابل کے ویران ہونیکا احوال پہلے سے صاف بتلا دیا اور یہ بھی سنا دیا کہ پیغمبرون کو حکم
ہوا کہ تم خوشی کرو کہ اسد نے بابل سے تمہارا بدلہ لیا جس شہر کے بادشاہون نے تمہاری مسجد
کو اور تمہاری پاک شہر کو ویران کیا تھا اسد نے اوس شہر کو اوجاڑ کر ویران جنگل بنا دیا یہ
عدالت محمدی وقت مین ہوئی اسیطرح ملک دومیہ کہ لوگ اسرائیلیون پر ظلم کرنے مین بابل
والون کے شریک تھے اونکے ملک کو بھی فرمایا تھا کہ مین اوسکو ویران جنگل بنا دونگا اسکا ظہور
بھی محمدی وقت مین ہوا اسکا بیان حضرت اشعیا علیہ السلام کو چونتیسوین باب مین ہوچکا ہے

اونیسوان باب جناب یوحنا فرماتے ہین بعد اسکے مینے آسمان پر بہت بھیڑ کی سے بڑے
آواز یہہ کہتی سنی کہ ہللویاہ نجات اور جلال اور عزت اور قدرت خداوند ہماری خدا کی
ہے کیونکہ اوسکی عدالتین راست اور برحق ہین اسلیئے کہ اوسنے اوس بڑی کسبی کی جسنی
اپنی حرام کاری سے زمین کو خراب کیا عدالت کی اور اپنے بندون کے لہو کا بدلا اوسکی
ہاتھ سے لیا اور دوسری بار اونہون نے کہا ہللویاہ اور اوسکا دھوان ہمیشہ ہمیشہ اوٹھتا رہیگا
اور چوبیسون بزرگ اور چارون جاندار اوندھی منہ گرے اور خدا کو جو تخت پر بیٹھا ہے
سجدہ کیا اور کہا آمین ہللویاہ اور تخت سے آواز یہ کہتی ہوئی نکلی کہ تم سب جو اوسکی بندے
ہو اور جو اوسی ڈرتے ہو کیا چھوٹے کیا بڑے ہمارے خدا کی تعریف کرو آمنا ایمان والو
دیکھو اس عدالت محمدی پر پیغمبرون کو اور فرشتون کو بڑی خوشی ہوئی اور اونہون نے
اسد کا شکر کا سجدہ کیا اسکے بعد جناب یوحنا چند سطرون کے بعد فرماتی ہین اور مینے
آسمان کو کھلا دیکھا اور دیکھو ایک نقرئی گھوڑا اور جو اوسپر سوار تھا امانت دار اور
سچا کہلاتا ہے اور سچائی سے عدالت کرتا ہے اور لڑتا ہے اور اوسکی آنکھین آگ کے شعلہ
کی مانند اور اوسکی سر پر بہت سے تاج تھے اور اوسکا ایک نام لکھا ہوا تھا جسی اوسکو سوا

کسی نے نجانا اور وہ خون مین ڈوبا ہوا لباس پہنے تہا اور اوسکا نام کلمۃ اللہ ہے اور آسمانی فوجین صاف
اور سفید مہین لباس پہنے ہوئے نقرئی گہوڑون پر اوسکے پیچہے ہولین اور اوسکے منہ سے ایک تیز
تلوار نکلتی ہے کہ وہ اوس سے قومون کو مارے اور وہ لوہے کے عصا سے اونپر حکومت کریگا اور
وہ قادر مطلق خدا کے قہر و غضب کی شراب کے کولہو مین روندتا ہے اور اوسکے لباس پر اور اوسکی
ران پر یہ نام لکہا ہے کہ بادشاہون کا بادشاہ اور سردارون کا سردار آمنا ایمان والو اللہ نے
جناب یوحنا کو اپنے رسول پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جمال پاک دکہلایا اور یہ سب نشانیان بتلائین
کہ آپ امانتدار ہین اور سچے ہین اور آپکی لڑائی جو کافرون سے ہے عدالت اور انصاف کے ساتہہ
ہے اور فرشتے گہوڑون پر سوار ہوکر آپکی ساتہہ جہاد مین شریک ہین وہ وقت اللہ نے پہلی سے
جناب یوحنا کو دکہلا دیا اور پہر یہ آیت زبور کی یاد دلائی کہ وہ لوہے کے عصا سے قومون پر حکومت
کریگا یہی آیت بارہوین باب مین بہی یاد دلائی تہی جب آپکی پیدا ہونیکا سامان دکہلایا تہا محمد
حدیثین پڑہو اور ان خبرون کا صاف ظہور دیکہو جناب یوحنا فرماتے ہین اور مینے ایک فرشتے کو
سورج مین کہڑے دیکہا اور اوس نے بڑی آواز سے پکارا اور سب پرندون کو جو آسمان کے بیچون
بیچ اڑتے ہین کہا آؤ اور بزرگ خدا کی ضیافت مین جمع ہو تاکہ تم بادشاہون کا گوشت اور سپہ
سالارون کا گوشت اور زورآورون کا گوشت اور گہوڑون اور اونکی سوارون کا گوشت
اور سب آزادون اور غلامون اور چہوٹون اور بڑون کا گوشت کہاؤ اور مینے دیکہا کہ وہ جانور
اور زمین کے بادشاہ اور اونکی فوجین اکٹہی ہوئین تاکہ اوس سے جو گہوڑے پر سوار تہا اور اوسکی
لشکر سے لڑین اور وہ جانور پکڑا گیا اور اوسکی ساتہہ جہوٹا نبی جس نے اوسکے حضور وہ نشانیان
دکہلائین جن سے اوس نے اون لوگون کو گمراہ کیا جنہون نے جانور کا نشان لیا اور قبول
کیا اور جو اوسکی مورت کو پوجتی تہی یہ دونون اوس آگ کی جہیل مین جو گندہک سے جل
رہی ہے جیتے جی ڈالی گئی اور جو باقی تہی سو اوس گہوڑے کے سوار کی تلوار سے جو اوسکی
منہ سے نکلتی تہی قتل کی گئی اور سب پرندے اونکی گوشت سے سیر ہو گئی آمنا ایمان والو اللہ
نے یہ بہی دکہلا دیا کہ سب جانور کافرون کا گوشت کہانے کے لئے بلائی گئی اور سیر ہوئے
اور وہ جانور یعنے روم کا بادشاہ ہرقل جو جہوٹا عیسائی تہا اور زمین کے اور بادشاہ اور

اونکو لشکر جمع ہوئی اور اوس دین کے بادشاہ سے لڑنے پر تیار ہوئے اور وہ جانور یعنے روم کا بادشاہ
پکڑا گیا اور جہوٹے نبی یعنے اونکے جہوٹے پادری جو جہوٹی خبرین دیتے تہے اور بت پجواتے تہے پکڑے
گئے یعنے عاجز ہوئے اور اونکا زور جاتا رہا اور جہنم مین جلتے ڈالدیے گئے یعنے جہنم مین زندہ ہوکر
ڈالے جاینگے یہہ اون لوگون کا ذکر تہا جو لڑائی کے بعد دب گئے اور بہت سے وہ تہے جو اوس بادشاہون
کے بادشاہ کی تلوار سے قتل کیے گئے یہہ تلوار اوسکے منہ سے نکلتی ہے یعنے اصل تلوار حقیقت مین وہ ہے
ہے جو اوسکے منہ سے نکلتی ہے یعنے قرآن جو اللہ نے اوسپر اوتارا اوسکا اثر اور اوسکی دعا کا اثر
اور اوسکی زبان کے لفظون کا اثر اللہ نے دکہلایا ظاہر کی تلوار پر اوسی منہ کی تلوار کا اثر پڑتا
تہا تب وہ کافرون کو کاٹتی تہی دیکہو خالد کا نام آپنے سیف اللہ رکہدیا پہر دیکہو خالد نے کس قدر
کافرون کو کاٹا **بیسوان باب** اس باب کا خلاصہ یہہ ہے کہ جناب یوحنا نے ایک فرشتے کو آسمان سے
اوترتے دیکہا جسکے ہاتہہ مین اتہاہ کوئین کی کنجی اور ایک بڑی زنجیر تہی اوسنے شیطان کو پکڑا
اور ہزار برس تک جکڑ رکہا اور اوسکو اتہاہ کوئین مین ڈالا اور اوسپر مہر کی تاکہ آگو لوگون کو
دغا نہ دے جب تک کہ ہزار برس پورے نہون بعد اسکے چاہیے کہ وہ تہوڑی سی مدت تک چہوٹا رہے
پہر فرماتے ہین کہ مینے تخت دیکہے اور وے اونپر بیٹہے اور عدالت اونہین دی گئی اور اونکی
جانون کو دیکہا جنہون نے عیسی کی گواہی اور خدا کے کلام کے واسطے اپنا سر دیا اور جنہون نے
نہ جانور کو نہ اوسکی مورت کو پوجا اور نہ اوسکا نشان اپنے ماتہون اور اپنے ہاتہون پر قبول
کیا وے زندہ ہوئے اور مسیح کے ساتہہ ہزار برس تک بادشاہت کرتے رہے پہر کئی سطرون کے
بعد فرماتے ہین کہ جب ہزار برس پورے ہوچکین گے شیطان اپنی قید سے چہوٹیگا اور نکلیگا
تاکہ اون قومون کو جو زمین کے چارون کونون مین ہین یعنے جوج اور ماجوج کو فریب دیوے اور
اونہین لڑائی کیلئے جمع کرے اور اونکا شمار سمندر کی ریت کی مانند ہے اور وے زمین کی چوڑان
پر چڑہ گئے اور مقدسون کی چہاونی اور عزیز شہر کو گہیر لیا اور آسمان سے خدا کے پاس سے آگ
اوتری اور اونکو کہا گئی آمین ایمان والو وہ ہزار برس جسمین شیطان جکڑا ہوا تہا وہ ہمارے رسول
پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت سے ہزار برس تک کا زمانہ تہا وہ زمانہ بڑی عدالت کا
تہا اور جب عیسائی لوگ اوس وقت سے پہلے شہید ہوچکے تہے اور جو قسطنطین کے مذہب سے بچ گئے تہے

اونکی پاک روحون نے بہی اس محمدی وقت مین نہایت عیش و عشرت پایا اب آخری زمانہ ہے
اللہ سے ہر وقت پناہ مانگو کہ شیطان کے فریب سے بچاوے اور امام مہدی علیہ السلام کو اور
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جلد بہیجے اوسوقت مین یاجوج اور ماجوج نکلینگے اور عزیز شہر کو یعنے
بیت المقدس کو گہیر لینگے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا سے انکا ایک سب کے سب
مرجاوینگے اب یہہ بیان ہے کہ جناب یوحنا کے بعد روم کے بت پرست
بادشاہون نے عیسائیون پر بڑے بڑے ظلم کئے بڑی عدالت کا زمانہ
اوسوقت تک نہین آیا تہا اب التواریخ مین ہے کہ دومیشیان سن چہیانوے مین مر گیا اوسکے بعد
نروا بادشاہ ہوا اوسنی تراجن کو اپنا جانشین کیا نروا سولہ مہینے بادشاہت کر کے سن اٹہانوے
مین مر گیا پہر تراجن سن ایک سو سترہ مین مر گیا یورپ کے لوگون نے اوسکے بھتیجے آدریان
کو بادشاہ کیا پادری ولیم میور نے تاریخ کلیسیا مین لکہا ہے کہ ہیکل کے یعنے مسجد بیت المقدس کے
ویرانے کے درمیان آدریان قیصر نے ایک نئی شہر کی بنیاد ڈالی اور یروشلم کے نام سے نفرت
کی اور شہر کا نام رومی زبان مین ایلیا قیپطلیہ رکہا تاریخ کامل مین لکہا ہے کہ اوسنی اس شہر مین
رومیون اور یونانیون کی ایک جماعت کو بسایا تاریخ کلیسیا مین ہے کہ آدریان کی حکومت
مین یہودیون نے برکوکب نام ایک شخص کو مسیح مانلیا اور اوسکی تحت مین رومیون سے
پہر گئے مگر ملک یہودیہ کے عیسائیون نے اس بغاوت مین اوسکا ساتہہ ندیا اسباعث سے اوسنے
تمام عیسائیون کو جو اوسکے ہاتہہ لگے بڑی بیرحمی سے قتل کر ڈالا جب جولیس سیورس نے رومیون
کے ہاتہہ سے شکست کہائی یہودیون کے ساتہہ یہودیون کے دہوکے مین بہت عیسائی
بہی قتل ہوئے پادری اسکاٹ اردو تفسیر مین لکہتا ہے کہ اوسنے دعوی کیا کہ مین وہی مسیح ہون
جسکی یہودی راہ دیکہہ رہے ہین کچہہ کرامات بہی جادو کے زور سے اوسنے دکہلائے اور ہزار ہا
آدمی تابع ہو گئی یہانتک کہ تین اوستاد یہودیون کے اوسپر ایمان لائے اوسنے رومیون کی
سلطنت پر حملہ کیا جسکی سبب سے کشت و خون ہوا بڑی بڑی لڑائیون کے بعد ایک لڑائی
مین برکوکیبہ اپنے ساتہہ والون سمیت مارا گیا کپتان ولیم رابنسن الکین نے جو کتاب ہم محمدیون کے

برخلاف لکھی ہے اور وہ لدہیانہ مین چھپی ہے اوسمین اس سچی بات کا اقرار کیا ہے کہ مسیح کے آنیکی
دانیال نبی نے پیش خبری دی تھی اور یہودی روز بروز اوسکے آمد آمد کے منتظر تھے جو اسرائیلیون
کو روم کے بادشاہ کی تابع داری سے آزاد کرکے بے نہایت سربلندی بخشتے اسکا مطلب یہ ہے کہ
یہودی لوگ راہ دیکھتے تھے کہ وہ مسیح یعنے وہ پیغمبر آوین جو ہمکو رومیون کے ظلم سے چھوڑا دین
جنکی خبر حضرت دانیال علیہ السلام کی کتاب مین ہے اس خیال مین یہودیون نے بر کوکب کو مانلیا
تہا اور یہ سمجھی تھی کہ وہ شخص ہے آخر کو جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان والون کو
رومیون کے ظلم سے چھوڑایا پادری عمر لیہ نے کشف الآثار مین لکھا ہے کہ آدریان نے حکم
دیا کہ جو یہودی یروشلم مین داخل ہوا اوسکو مار ڈالو اتنا لوگ دور سے ہی اوس شہر کو دیکھنے نپاوین
لب التواریخ مین ہے کہ آدریان نے آخر عمر مین انتونینس کو جانشین کیا اور آدریان سن ایک
سو اٹھتیس عیسوی مین مر گیا اور ولیم میور لکھتا ہے کہ مرقس انتونینس نے اپنے سارے ملک
مین انیس برس برابر عیسائیون کو ستایا مرقس ایک مشہور فلسفی حکیم تہا اور بت پرستی مین
اور یہودیون مین بڑا پکا تہا اوسکے عمل مین عیسائیون پر وہ مصیبتین پڑین کہ پہلے کبھی نہ پڑی تہین
اوسکے ساتھ ... اور حاکم دونون نے ظلم پر کمر باندہی آگے یہ حکم تہا کہ عیسائیون
کو تلاش کرنا نچاہیے لیکن اب سرکاری حکم قطعی ہوا کہ اونکا کہوج لگاؤ جہان چھپے ہون وہان سے
نکالو بت پرستون نے چاہا کہ عیسائی لوگ عذاب پاوین گے تو اپنے دین سے منکر ہوجاوینگے اسلیئے
قتل کے حکم سے پہلا اونہون نے عیسائیون کو شکنجے مین کہچوایا اور ایسے ایسے عذاب دیتے تھے
کہ دیکھتے ہی مارنے ڈرتے اونکی جان مین جان نہ رہتی تھی حضرت عیسی علیہ السلام سے ایک
سو تیس برس بعد ازمرنہ کے عیسائیون نے بڑا عذاب اوٹہایا وہان کے عیسائیون نے
اپنی آفت کا بیان چٹھی مین لکھکر سب عیسائیون پاس بہیجا اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ ازمرنہ
کے بت پرست اوسوقت عیسائیون سے بہت دشمنی رکہتی تھی اور اونکو حاکمون کے سامنے
کہینچ لیجاتے تھے اور جنگلی جانور کہاتے تھی اسیر ہوی اگر وہ مضبوط رہتے تو قتل کا حکم ہوتا تہا
پہاڑنے والے جانورون کے سامنے پہینکے جاتے تہے یا آگ مین جلائی جاتے تہے پولی کارپ
جو جناب یوحنا حواری کے شاگرد تھے اونہون نے جب سنا کہ لوگ میری جان کے پیچھے پڑے ہین

اونھون نے چاہا کہ اوسی شہر مین رہین اور اللہ کے مرضی کے راہ دیکھین لوگون نے اونکی منت کی
تب اونھون نے بیرونجات مین ایک گھر مین پناہ لی اور اللہ کی بندگی مین مشغول ہوئے جاسوسون
نے خبر لگائی فوجدار کے لوگ جا پہونچے پولی کارب اوسوقت کوٹھی پر تھی اگر چاہتے تو چھت کی راہ
سے بھاگ جاتے لیکن اونھون نے کہا کہ اللہ کی مرضی پوری ہو یہ کہکر باہر نکلے اور گرفتار کرنیوالون
کے واسطے کھانا پینا موجود کرکے درخواست کی کہ ایک گھنٹے کی مہلت دو کہ اکیلا جا کر دعا کرون
پھر ایسی زاری اور عاجزی سے دعا مانگی کہ دو گھنٹے اوسمین گذری یہانتک کہ بت پرستونکا بھی
دل نرم ہوا پھر اونکو سوار کرکے شہر کی طرف لیچلے اور رستے مین فوجدار اپنے باپ سمیت ملا اور
پولی کارب کو اپنے ساتھ سواری پر چڑھا کر دوستی کی راہ سے کہنے لگا کہ قیصر کو اپنا رب کہنے مین اور
اوسکے پوجنے مین کیا گناہ ہے پولی کارب پہلے چپ ہو رہے جب بہت تنگ کیا تو فرمایا کہ جس بات
کی صلاح کرتے ہو مین نکرونگا تب اونکو سواری پر سے ڈالدیا اونکا پاؤن زخمی ہوا جب صوبہ دار
کے سامنے گئے وہ بولا بادشاہ کی قسم کھا اور عیسی کو گالی دے تو مین چھوڑ دونگا تب یون جواب
دیا کہ چھیاسی برس مینے عیسی کی خدمت کی اور سوائے نیکی کے اون سے کچھہ نہین پایا اب کسطرح
اوسکو جو میرا مالک اور نجات دینے والا ہے گالی دون صوبہ دار نے اونکو پھاڑنے والے جانورون
سے اور آگ سے ڈرایا تب اوسنے منادی کروائی کہ پولی کارب نے اقرار کیا کہ مین عیسائی ہون یہ
سنکر یہودی اور بت پرستون کی بھیڑ یہ کہکر چلائی کہ بددین کا سکھانے والا یہی عیسائیون کا
باپ دیوتاؤن کا دشمن ہے جو بہت لوگون کو دیوتاؤن کی پوجا اور سجدہ سے ہٹاتا ہے اسکو
شیرون مین پھینکدو جب شیر نملے تب سبھون نے کہا کہ آگ مین جلا ڈالدو پھر سبھون نے لکڑیان
جمع کین اور یہودیون نے بھی بڑی مستعدی سے مدد دی لوگون نے پولی کارب کو ستون سے باندھا
اور مشک چڑھائی اوسوقت اوسنے اسطور سے دعا مانگی اے رب خدا قادر مطلق اے باپ اپنے مبارک
بیٹے مسیح کے کہ جسکی معرفت تیری پہچان ہمکو حاصل ہوئے اے خدا فرشتون اور ساری خلقت
اور انسان اور مقدس ایمان والون کے آگے جو تیرے حضور مین رہتے ہین تیرا شکر کرتا
ہون کہ تو نے مسیح کے پیالے مین شریک ہونیکی واسطے اپنے شہیدون مین سے مجکو لائق
ٹھہرایا جب یہ کہہ چکا اونھون نے آگ مین ڈالا جب آگ بہت تمام ہوا وسیر نیزہ چلایا کہ وہ مر گیا اب سمر

کہتے ہین کہ پولی کارپ نے حضرت عیسیٰ کو اگر اللہ کا بیٹا کہا ہو تو اونکا مطلب یہی تہا کہ وہ اللہ کے پیارے بندے ہین اسکی نشانی یہہ ہی کہ اونہون نے اقرار کیا کہ حضرت عیسیٰ کی معرفت اللہ کی پہچان ہمکو ملی یہہ کہکر اللہ سے دعا مانگی اور اوسیکا شکر کیا کہ یا اللہ تو نے مجکو شہید ہونے مین حضرت عیسیٰ کے ساتہہ شریک کیا اس لفظ سے بہی ثابت ہوا کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا بندہ جانتے تہے پادری ولیم میور لکہتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ایک سو چالیس برس بعد ملک فرانس کے شہر لیونس اور ویتیہ مین ظلم برپا ہونے لگا وہان کے لوگون کی عداوت اور غضب ادہر بندوالون کے برابر تہا اور اونکے حاکم بہی اوسمین شریک تہی یہانتک نوبت پہونچی کہ عیسائی لوگ جب باہر نکلتے تہے مارے جاتے تہے اور بے عزت کئی جاتے تہے اور اونمین جو زیادہ مشہور تہے گرفتار ہوکر حاکمون کے پاس کہینچے جاتے تہے اور قید خانہ مین ڈالے جاتے تہے اوس ملک کے صوبہ دار نے چاہا کہ جو بت پرستون نے عیسائیون پر تہمتین لگائی ہین اون باتون کا عیسائیون سے اقرار لیوے اسواسطے اوسنے بڑی سخت سزا اور عذاب اونپر ڈالا ایک عزت دار جوان واگتش نام عدالت مین حاضر ہوا اور بولا کہ عیسائیون مین کچہہ بری بات نہین ہے صوبہ دار نے پوچہا تم عیسائی ہو اوسنے کہا ہان صوبہ دار نے اوسکو قید مین ڈالا پوتہینس لیونس کا اسقف یعنے پادریون کا سردار نوے برس کی عمر اور ضعف اور بیماری سے کمزور تہا اوس سے صوبہ دار نے پوچہا کہ عیسائیون کا خدا کون ہے جواب دیا تم اوسکو جانتے اگر اوسکی پہچان کے لائق ٹہرتے یہہ سنکر سب جو عدالت مین تہے اوسپر دوڑے اور قید خانہ مین ڈالا وہ دو دن بعد وہان مر گیا بندی خانہ مین بہوک پیاس سے چند آدمی مرے بعضون نے ڈر کے مارے ایمان چہوڑا مگر اونمین سے کتنے پہر مضبوط ہوئے بادشاہ کا حکم آیا کہ جو عیسائی دین سے انکار کرے اوسکو چہوڑ دو باقی کی گردن مارو صوبہ دار نے رہائی کے اقرار سے اونکو بلایا اور جو ایمان سے منکر ہو گئی تہے اونمین سے بعضون نے پہر عیسائی ہونیکا اقرار کیا اونمین بعضے رومی تہی وہ تلوار سے قتل کئی گئی باقی جانورون سے پہڑوائی گئی اونمین سے ایک چہوکری بلندینا نام اور چہوکرا پانٹکس پندرہ برس کا بت پرستون نے اوسکو بہت ڈرایا اور سب سزائین اونکو دکہلائین اونہون نے ایمان کو نہ چہوڑا وہ دونون جانورون سے پہڑوائی گئے

مردون کے بدن کے ٹکڑے جو جلانے سے بچ رہے اونہون نے عیسائیون کو دفن کرنیکے لیے ندیے لیکن کہنے لگے کہ دیوتون کے دشمنون کی چہوت سے زمین ناپاک ہوگی اونکو دریا مین بہا دیا آخر کو اتنے عیسائی مارنے سے باقی رہگئے کہ لوگ اونکے قتل سے تہک گئے اور جو بچ رہے اونہون نے کچہہ فرصت پائی ایک بستی جو لیونس کے نزدیک تہی وہان کے لوگ ایکدن بہت دہوم دہام سے کسی دیبی کا تیوہار کرتے تہے اور دیبی کی مورت رتہہ پر چڑہا کر بڑے بہیڑ کے ساتہہ راہ چلتے اور جسکے سامنے وہ مورت آجاتی اوسکو گہٹنی ٹیک کر پوجا کرنا ضرور پڑتا سو ایک جوان قوم اشراف سمفرینیس نام نے اوسکے پوجنے سے انکار کیا وہ گرفتار ہوکر کچہری مین حاضر کیا گیا صوبہ دار نے پوچہا اس چال چلن سے تم عیسائی معلوم ہوتے ہو جواب دیا کہ مین عیسائی ہون اور سچے خدا سے جو آسمان پر حکومت کرتا ہے دعا مانگتا ہون لیکن بت اور دیوتون سے دعا نہین مانگ سکتا ہون بلکہ مجہکو اختیار ہوتا تو اونہین ٹکڑے کر زمین مین چور چور کرتا اسپر وہ قتل کے لائق ٹہیر گیا صوبہ دار نے بہت چاہا کہ اوس سے عیسائی دین کا انکار کروا کر سچائی سے اور نرمی اور گرمی سے اوسکو سمجہایا اوسنے کسیطرح نمانا تو اوسکے سر کاٹنے کا حکم دیا جب وہ قتل ہونیکو جاتا تہا تب اوسکے مان نے پکارا کہ اے بیٹا بیٹا زندہ خدا کا اپنے دلمین دہیان دہار کہو تا باش اے بیٹا خوش اور مستعد ہو کر اوسپر جو اوپر حاکم ہے نظر رکہو تمہاری جان آج تمسے نہین لی جاتی ہے بلکہ اوس سے آج اچہا پاؤگے اے بیٹا اس مبارک موت سے تم آج بہشت کی زندگی حاصل کروگے حضرت عیسی علیہ السلام کے ایک سو ستائیس برس بعد مرقس مر گیا اوسکے بیٹے کومدس نے بارہ برس تک عیسائیون کو نہین ستایا مگر جس ولایت کے صوبہ دار یا رعایا عیسائیون سے دشمنی رکہتے تہے اونکو ستانیکا اختیار تہا چنانچہ ایشیا کو چک یعنے ولایت روم مین کتنے عیسائی قتل کئی گئی تاریخ کامل مین دومشیان کا نام ذومطیانس اور نروا کا نام نرواس اور تراجن کا نام طرایانوس لکہا ہے اور آدریان کا نام اندریانوس اور کومودس کا نام قومودس لکہا ہے لب التواریخ مین ہے کہ کومودس سن ایک سو تراسی عیسوی مین قتل کیا گیا پہر لکہا ہے کہ سویرس روم کا مالک ہوا مولوی رحمت اللہ صاحب نے اظہار الحق مین لکہا ہے کہ منتس عیسائی جو دوسری صدی عیسوی مین تہا اور بڑا امام ...

اور اپنے وقت مین سب سے بڑھکر پرہیزگار تہا اوس نے سن ایک سو ستہتر کے قریب ایشیا
کوچک مین پیغمبری کا دعوی کیا اور کہا مین وہی فارقلیط ہون جسکے آنیکی حضرت عیسی علیہ السلام
نے خبر دی تہی اور بہت لوگ اوس کے تابع ہوگئے پادری ولیم میور نے جو تاریخ اردو مین لکہی
ہے اور سن اٹھارہ سو اڑتالیس عیسوی مین چہپی ہے اوسکی تیسرے باب کی دوسری قسم مین
منتس عیسائی کا حال لکہا ہے کہ بعضون نے کہا کہ اوسنے دعوی کیا تہا کہ مین وہی فارقلیط ہون
جسکی خبر حضرت عیسی علیہ السلام نے دی ہے چونکہ وہ پرہیزگار اور صاحب ریاضت تہا اسباعث
سے لوگون نے اوسکی بات کو مان لیا تہا پس معلوم ہوا کہ دوسری صدی کے عیسائی فارقلیط
کے یہی معنی سمجہتے تہے کہ اللہ کیطرف سے کوئی انسان ظاہر ہونیوالا ہے جو آویگا اور اوسکو
روح القدس کے پوشیدہ آنے کی خبر نہین سمجہتے تہے تب تو منتس کو مان لیا مگر یہہ نشانیان
فارقلیط کی اوسمین نہ پائین اور جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم مین ساری نشانیان فارقلیط
کی موجود ہین سید منصور علی صاحب دہلوی نے [illegible] اردو تاریخ
کلیسیا صفحہ ۲۰۵ مین لکہا ہے کہ اوسنے یعنے مونتانس نے اپنے تئین فارقلیط ٹہرایا جس کے
ظہور کا انتظار زمین پر مسیح کے دوسری بار آنیسے پیشتر [illegible] کے لیے بہتیرے
دیندار کر رہے تہے آخر محمدی بہائیو دیکہو اس پادری نے اقرار کیا کہ اوس زمانہ مین بہت
سے دیندار عیسائیون کو انتظار تہا کہ حضرت عیسی علیہ السلام [illegible] آنے سے پہلے فارقلیط
آوینگے جو اللہ کیطرف سے وحی کو پورا کرینگے یعنے جو باتین حضرت عیسی علیہ السلام نے نہین
بتلائین وہ اللہ کیطرف سے بتلاوینگے اور حضرت عیسی علیہ السلام کی باتین بہی یاد
دلاوینگے جیسا کہ انجیل یوحنا کے سولہوین باب مین وعدہ ہوچکا ہے اخبار نور افشان جو
لدہیانہ مین [illegible] عیسوی مین چہپی ہے اوسمین نمبر [illegible] صفحہ ۷ مین
پادری [illegible] نے لکہا ہے کہ عیسائی جماعت مین کئی کئی وقتون مین چند شخصون نے
دعوی کیا تہا کہ مین فارقلیط ہون جسکی حضرت عیسی علیہ السلام نے خبر دی تہی اونمین دو
آدمی نہایت مشہور ہین ایک منتس دوسرا [illegible] پادری ولیم میور لکہتا ہے کہ سو برس نے
[illegible] شروع کیا [illegible] جو ایک ملک افریقہ کی او طرف روم کے دریا کی کنارے پر ہے

جواب تونس اور جزیرہ کہلاتا ہی وہانکی ایک شہر کی بعض عیسائی سن ایکسو ستانومی عیسوی مین صوبہ دار
کی کچہری مین پکڑے گئے اور اون سے کہا گیا تم بادشاہ کے حضور سے امان پاؤگے فقط
بادشاہی دیوتون کو قبول کرو اونمین سے ایک نے جواب دیا کہ ہمنے کسیکا کچھ قصور نہین کیا بلکہ
جو ظلم تمنے ہمپر کیا اوسکے واسطے ہمنے شکر کیا اور ہر بات کے واسطے ہم سچے رب اور مالک کی شکر
گذاری کرتے ہین صوبہ دار نے کہا ہم سب لوگ بادشاہ کی صورت کی قسم کہاتے ہین اور تمکو
بھی یہ قسم کہانا ضرور ہے جواب دیا ہم بادشاہ کی صورت کو نہین مانتی آسمان کا خدا جسکو کسی
آدمی نے نہین دیکہا اور نہ دیکہہ سکتا ہے اوسی کی ہم بندگی کرتے ہین بادشاہ ہمارا حاکم ہی جو
اوسکے حق ہین سو ہم ادا کرتے ہین لیکن خدا جو بادشاہون کا بادشاہ اور سب ملکون ہمارا [illegible]
مالک ہے اوس اکیلے کو ہم سجدہ اور پرستش کرتے ہین دوسری دن حاکم نے پہر بلایا اور سوچنے
ٹہانا تین دن کی میعاد ہوئے آخر کو اونہون نے جواب دیا کہ ہم عیسائی ہین اور خداوند
عیسی مسیح کا ایمان نہ چہوڑینگے جو تمہاری خوشی ہو سو ہمپر کرو تب اون کے قتل کا حکم ہوا
جب وہ قتل ہونیکو آئے تو گھٹنی ٹیک کر پہر خدا کی شکر گذاری کر کے مارے گئی تہوڑے برس
بعد تین مرد اور دو عورت شہر کرتاگو مین پکڑے گئی عورتون مین سے ایک کے پاس پرپتوا
نام وہ وہ بیٹا لڑکا تہا اور دوسری فلستاس نام پیٹ سے تہی سبہون نے بڑی مضبوطی
سے عیسائی ایمان کا اقرار کیا اور قیدخانہ مین ڈالے گئی پرپتوا کی مان عیسائی تہی لیکن
اوسکا بڈہا باپ بت پرست تہا وہ بولا اے میری بیٹی اپنی باپ کی سفید داڑہی پر رحم کر
اپنے باپ پر رحم کر جس نے تجکو بچپن سے جوانی تک پالا ہے اور تجکو تیرے بہائیون سے زیادہ
پیار کیا ہے اب سب کے سامنے مجکو بے عزت مت کر اپنی مان اور خالہ کو دیکہو اپنے چہوٹے
لڑکے کو دیکہو اور اوسکو اور ہم سب کو ہلاک نکرو کہ ہم پہر کسی سے شرم کے مارے بول نسکینگے
یہ کہکر اپنی بیٹی کا ہاتہہ چوما اور اوسکے پاؤن پر گر پڑا لیکن وہ مضبوط رہی جب وہ شہر سے
مین حاضر کی گئی پہر اوسکا باپ سمجہانیکو آیا حاکم نے کہا اپنی بڈہی باپ پر اپنی چہوٹے لڑکے
پہ رحم کر اور پوجا کر اوسنے جواب دیا ہم سے یہ نہین ہو سکتا حاکم نے کہا تم عیسائی ہو کہا
ہان مین عیسائی ہون سب نے اسیطرح اقرار کیا آخر اونپر قتل کا حکم جاری ہوا اور [illegible]

کہ اپنے اسلے تیوہار پر لوگون کے تماشے کے واسطے جانورون سے پہڑوا دیجاوینگی اس درمیان مین
غلطتا اس کو جنی کا درد شروع ہوا قیدخانہ کے داروغہ نے پوچہا تم یہ درد مشکل سے سہتی ہو جانورون
کے پہاڑنے کا درد کیونکر سہو گی تو بہی تم پوجا سے انکار کرتی ہو اوس نے جواب دیا کہ جسکے واسطے
مین قتل کیجاونگی یعنے حضرت عیسیٰ اوسوقت وہ میرا درد سہی گا کیونکہ مین اوسکے واسطے درد سہتی
ہون دن مقرر پر وہ سب پہڑوا لی گئے جب جانورون کے پہاڑنے سے بالکل جان نہ نکلی تلوار سے
تمام کیے گئے لب التواریخ والا پادری لکہتا ہے کہ سیویرس کے وقت مین سارے ملک مین شہیدون
کے قتل سے لہو کے پرنالے بہی سیویرس سن دوسو گیارہ عیسوی مین مرگیا مولوی رحمت اللہ صاحب
نے اظہار الحق مین دس مرتبہ قتل عام کا احوال پادریون کی کتابون سے لکہا ہے سو چہہ مرتبہ کا
احوال انتخاب خاکے چہٹی باب کی خبرون کے بیان مین ہو چکا مولوی صاحب لکہتے ہین کہ ساتوان
قتل دیسی شش بادشاہ کے وقت مین سن دوسو پچاس مین شروع ہوا اس بادشاہ نے چاہا کہ
دین عیسائی کی جڑ کٹ جاوے اس مصیبت مین بعضے عیسائی دین سے پہر گئے اور مصر اور افریقیہ
اور اٹالی اور یورپ کا ملک اوسکے ظلم کے تماشاگاہ تہے پادری ولیم میور لکہتا ہے کہ سن دوسو
چہیالیس مین دیسی شش بادشاہ ہوا اور عیسائیون کا آرام ختم ہو گیا کیونکہ اوس نے چاہا کہ عیسائی
دین کو بالکل مٹا دے اور حکم دیا کہ سب لوگ سرکاری دین اور اوسکی رسمین قبول کرین اگر کسی نے
انکار کیا تو پہلے اسکو امید تہی کہ وہ پہر جاوے ایذا دیجاتے تہے آخر کو جنہون نے پوجا کرنا قبول
نہین کیا اونپر اور خصوصاً اسقفون پر یعنے پادریون پر قتل کا حکم جاری ہوتا تہا اوسکی تعمیل
کے واسطے سب شہرون مین حاکم کے ساتہ پانچ بتپرست مقرر کیے گئے اور اوس پنچایت نے
سب عیسائیون کو اپنی کچہری مین طلب کر کے قیدخانے مین ڈالدیا تہا اونپر بڑی سختی
کیجاتی تہی بہت لوگ عیسائی دین سے پہر گئے جو دنیا کی عزت اور مال کو نجات سے زیادہ
سمجہتے تہے اور بعضون نے یا دیوتاؤن کو پوجا یا بغیر پوجنے کے عہدہ دارون سے سازش کر کے
اپنا نام عیسائیون سے باہر اور بتپرستون کی فہرست مین داخل کروایا ایسے لوگون کو ایک
چٹہی یا پرچہ ملتا تہا جسمین لکہا ہوتا کہ یہ شخص پوجا کر چکا ہے ہزارون آدمی بہاگ گئے اور
بہت لوگ قید ہوئے اور بعضے قتل کیے گئے اسیطرح سے سن دوسو پچاس برس تک عیسائیون

نے کم یا زیادہ ایذا پائی اصحاب کہف کا یعنے غار والون کا قصہ اسی بادشاہی سے علاقہ رکھتا ہے آ
یمالوا اس بادشاہ کا نام ہماری عربی کتابون مین دقیانوس لکھا جاتا ہے غار والون کا قصہ اللہ
نے سورہ کہف مین ہمارے پیغمبر برحق محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا ہے پادری لوگ قرآن
کی ضد کے مارے کہتے ہین کہ اس قصہ کی معاذ اللہ کچھ اصل نہین پادری ولیم میور اس جگہہ
حاشیہ پر لکھتا ہے کہ اس قصہ کی کچھ اصل حقیقت نہین لیکن دیر تک مشہور رہا وہ یہ ہے کہ افسس
کے سات جوانون نے دقی شہنشاہ کے بدعت سے بہاگ کر پہاڑ کے ایک غار مین پناہ لی وہان
ایسی سو گئے کہ دو سو برس کے قریب تک نہ جاگے آگے محمدی بھائیو دیکھو پادری صاحب نے پہلے لکہا کہ
اس قصہ کی اصل نہین پہر لکہتا ہے کہ دیر تک مشہور رہا معلوم ہوا کہ عیسائیون مین مدتون
یہ قصہ مشہور تہا اب قرآن کی ضد سے مکرتے ہین ابن اثیر جزری رح نے تاریخ کامل لکھا ہے کہ روم
کے بادشاہ جو اول سے قسطنطین تک ہوئے ہین انکی گنتی ٹہیک نہین ہے کوئی کچھ کہتا ہے کوئی کچھ
کہتا ہے جس طرح ان بادشاہون مین اختلاف ہے جو حضرت سکندر رح کے بعد تھے اور ہر ہر شہر
کا جدا بادشاہ تہا وہ لوگ ملوک طوائف کہلاتے تھے البتہ قسطنطین سے ہر قل تک گنتی ٹہیک ہے اور اول کے بادشاہون مین جو
لوگون نے اختلاف کیا ہے اور ایک نے دوسرے کے برخلاف کہا ہے اوسکا تہوڑا سا حال
ہمنے دقیانوس اور غار والون کے حال مین لکھدیا ہے اسی باعث سے طبری نے ذکر نہین
کیا کہ غار والے کس بادشاہ کے وقت مین تھے ابن اثیر رح نے قومودس کے اور دقیانوس کے
بیچ مین گیارہ بادشاہ لکھے ہین اور لیکن تواریخ والے پادری نے قومودس اور دقیانوس کے
بیچ مین تیئس بادشاہ لکھے ہین اور اونکا حال بہت کم لکھا ہے اظہار الحق مین ہے کہ آٹھوان
قتل عام ولریان بادشاہ کے وقت مین سن دو سو ساٹھ مین ہوا اور اوسمین ہزارون آدمی
قتل ہوگئے پادری ولیم میور لکھتا ہے کہ سن دو سو پچاس مین ولریان بادشاہ ہوا اوس نے
دو تین برس بعد یہ حکم جاری کیا کہ عیسائیون کا عبادت کے لیے جمع ہونا اور اسقف اور
قسیسون کا یعنے بڑے اور چھوٹے پادریون کا اپنے جماعت کے ساتھ جمع ہونا منع ہوا اسقفون
نے وطن سے نکل کر اپنی اپنی جلاوطنی کی جگہ سے اپنی جماعتون کو نصیحت اور تعلیم کی خط بھیجے
پادریون کے پھیل جانے سے دور دور ملکون مین انجیل پہونچی اور بہت لوگ عیسائی ہوگئے

تب بادشاہ نے یہہ حکم جاری کیا کہ اسقف اور دین کے خادم جلد قتل کیے جاوین باقی عزت دارون کا
مال ضبط اور وہ ذلیل کیے جاوین اسیر بہی اگر عیسائی رہینگے تو قتل کیے جاوینگے عزت دار
عورتین بعد ضبطی مال کے وطن سے نکالدی جاوینگی باقی نوکر سرکار اور جتنے عیسائی ہون غلام
بنا کر قید کیے جاوینگی اور اونکی پاؤنمین زنجیرین ڈالی جاوینگے اور سرکاری مشقت کرینگے کپریان
کرتا کو کا ایک اسقف دہی شش کے ظلم کیوقت مین کنارے ہو رہا تہا ولریان کے وقت مین
وہ پہر اپنی جماعت مین ملا پہلے اشتہار مین وطن سے نکالا گیا دوسرے اشتہار مین اوس ملک کو
صوبہ دار نے اوسکو بلا کر کہا شاہنشاہ اقدس نے فرمایا ہے کہ تمکو پوجا کرنا ضرور ہوگا کہا مین پوجا
نہین کرتا صوبہ دار نے حکم لکھوا کر سنایا کہ کپریان سرکاری دیوتون کا دشمن ہے جلد اوسکی گردن
کاٹی جاوے کپریان بولا اللہ کا شکر ہے پہر شہر کے باہر میدان مین لیجا کر بڑی بہیڑ کے سامنے
اوسکو قتل کیا اظہار الحق مین ہے کہ نوان قتل اریلین بادشاہ کے وقت مین سن دوسو چوہتر
مین شروع ہوا اور اوسکا حکم جاری ہوا لیکن اوسمین بہت لوگ قتل نہین ہوے کیونکہ بادشاہ
قتل کیا گیا [illegible] لکہتا ہے کہ سن دوسو چہانوے مین بہی ظلم ہونے لگا دیکلیشیان
اور [illegible] بادشاہون نے حکم دیا کہ فوج مین جتنے عیسائی ہون اونکا [illegible] اسیر بہت سے
اور عہدہ دارون [illegible] اپنی نوکری اور عزت اور روپیہ ایک سے اپنی جان بہی چہوڑدی آخر کو
سن تین سو مین یہہ اشتہار جاری ہوا کہ عیسائی اگر عبادت کے لیے جمع ہونگے قتل کیے جاوینگے
عبادتخانے مسمار اور اوجاڑے جاوین عیسائیون کی کتابین خصوصًا کلام الٰہی تلاش
کر کے جلائے جاوین عزت دار اور عہدہ دار معزول اور قید ہون اور باقی لوگ بےعزت
اور غلام کیے جاوین عیسائیون نے بڑے بڑے عذاب سہی اکثر ولایتون مین حاکمون نے
بادشاہی حکم سے بہی بڑہ کر سختیان کین بہت عبادتخانے بت پرستون نے جلا دیے
یا گرا دیے عیسائیون کی کتابین خصوصًا اللہ تعالی کی پاک کتاب کی جتنی جلدین تلاش سے
ملین جلائی گئین جسکی یہان نہین ملین یا جس نے چہپا رکہین اور دینے سے انکار کیا سخت
عذاب مین پہنسا اظہار الحق مین ہے کہ دسوان قتل سن تین سو دو مین ہوا اور زمین
پورب سے پچہم تک اس قتل سے بہر گئے اور شہر فریجیا سارا ایکہی بار جلا دیا گیا کہ اوسمین

کوئی عیسائی نہ رہا اور دیوکلیشیان نے سن تین سو تین مین حکم کیا کہ گرجے ڈہائی جاوین اور
کتابین جلادیجاوین لارڈنر اپنی تفسیر کی ساتوین جلد کے پانسو بائیسوین صفحہ مین لکہتا ہے
کہ دیوکلیشیان نے مارچ کے مہینے مین اپنے بیٹھنے کے اونیسوین برس حکم کیا کہ گرجے ڈہادیے
جاوین اور پاک کتابین جلادیجاوین یوسی بیس بڑے غم سے کہتا ہے کہ اوسنے اپنی آنکہہ سے
دیکہا کہ گرجے ڈہادیے گئے اور پاک کتابین بازارون مین جلائی گئین پادری ولیم میور
لکہتا ہے کہ دیوکلیشیان نے تین اور قیصرون کو یعنے بادشاہون کو مقرر کیا مکسیمیان اور
گلیریوس اور کانسٹینٹیس ان تین کو اپنے ساتھ سلطنت مین شریک کر لیا چار بادشاہون نے
ملک آپس مین بانٹ لیا تھا اون بادشاہون مین لڑائی ہونے لگی جس جس ملک مین
قسطنطین جو پچہم کا بادشاہ تھا فتح پاتا تھا وہان ظلم کم ہوتا تھا اگرچہ وہ اوس وقت تک عیسائی
نہ تھا لیکن عیسائیون کی طرف رغبت رکہتا تھا تو بہی سن دوسو چرانوے اور تین سو ساتوین
برس مین اکثر جگہہ اور بادشاہون نے یہ حکم جاری کیا کہ سب لوگ پوجا کرین اور عیسائی
قیدی جو کہان مین کام کرتے تہے اون سے زیادہ محنت لیجاتی تہی ایک بار اونتالیس
آدمی جو دین کے اقرار سے نہین ہٹے اکٹہے سب قتل کیے گئے پہر تین سو دسوین برس قسطنطین
جسنے عیسائی دین قبول کیا تہا تمام سلطنت روم کا بادشاہ ہوا پادری ولیم میور لکہتا ہے
کہ اس مقام پر عیسائیون کا ایمان ثابت ہوتا ہے کہ اونہون نے مال اور جان کی کچہہ پروا
نرکہی اور لوگون کی ملامت اور خلق کے طعنے اوٹہائے اون دنون مین تمام دنیا کی چہوٹے
بڑے سب پوجا جاری تہی جو کوئی عیسائی ہوا اوسنے سب لوگون کی چال چلن اور باپ
دادون کی ریت رسم کو بالکل چہوڑ دیا اور ایسے دین کو کہلم کہلا قبول کیا جو پہلے پہل یہودیون
مین شروع ہوا اور یہودیون کو بت پرست لوگ بہت حقیر اور ناکارہ جانتے تہے پہر
جس شخص نے پہلے اس دین کی بنیاد ڈالی یعنے عیسیٰ علیہ السلام اوسکا نام لوگون مین
یون مشہور تہا کہ وہ ایک شخص گنہگار تہا جو یہودیون اور رومیون کے ہاتہہ سے
سولی پر کہینچا گیا عیسائیون نے تمام خلق کے طعنے اور بے عزتی سہی جو کوئی عیسائی
ہوا اپنی قوم اور رشتہ دارون اور اگلی دوستون سے جدا ہو کر عیسائیون کے ساتہہ

ہمدرد ہوا اللہ کے لیے بے عزت ہونا ملک جان دینا اوس نے قبول کیا عیسائی لوگ اللہ کی محبت
مین آدمیون کی بدزبانی کی کچھ اصل حقیقت نہین سمجھتے تھے اور بدنامی سے نہین ڈرتے تھے
بہشت کی خوشی مین سب مصیبتین سہتے تھے اللہ کی محبت مین دنیا کے سب عزت کے چھوڑ دیتے
انجیل آنے کے بعد پورا ہوا نہ زمانہ امن و امان کا اور بڑی عدالت کا جسکا وعدہ توریت اور
زبور مین اور صحیفون مین تھا کہ ساری دنیا کے ظالمون کو سزا ملیگی سب ایمان والے
لوگ امن و امان سے اللہ کا نام لینگے کافرون کا زور ٹوٹ جاویگا وہ زمانہ حضرت
عیسیٰ کا اور عیسائیون کا ہرگز نہین ہے اوس وقت مین تو ظالمون کا ظلم اور زیادہ
بڑھ گیا اللہ کا اور حضرت عیسیٰ کا اور نبیون کا نام لینا مشکل پڑ گیا اے پادری عقل
کی آنکھ کھول کر دیکھو یہ سب بشارتین محمدی وقت کی ہین دیکھو جناب محمد صلی اللہ علیہ
وسلم نے کیسا بت پرستون کا سر توڑا اور بت پرست جو سب پیغمبرون کے دشمن تھے
اور بے ایمان یہودی جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دشمن تھے اونکو کیسا قتل کیا اور کیسا
اونکا سر کچلا محمدیون کو دیکھو جو عیسائیون کی طرح اللہ کے عشق اور محبت مین
کتنا شوق رکھتے تھے کافرون سے لڑنے مین کس خوشی سے اللہ کی راہ مین قتل ہوتے
تھے دیکھو وہ حضرت عیسیٰ جنکو جا بجا بت پرست اور بے ایمان یہودی برا کہتے تھے اونکی
کیسی کیسی تعریفین اللہ نے قرآن مین جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اوتارین حضرت
عیسیٰ کا اور سب نبیون کا نام سارے جہان مین روشن ہوا اور اللہ کا اکیلا جاننا جو
حضرت عیسیٰ کا اور سب پیغمبرون کا ایمان ہے یہ ایمان سارے جہان مین پھیلا ان
سب نشانیون کو دیکھو اور محمدی ہو جاؤ یا اللہ اپنے سب بندون کو ایمان دے
آمین اب یہ بیان ہے کہ قسطنطین جب چوتھے موتھے عیسائی ہوا اوسنے
عیسائی دین مین بڑی بڑی خرابیان ڈالین پادری ہیتھر نے رومن تواریخ
کلیسیا کے ایک سو اونچاسوین صفحہ مین لکھا ہے کہ قسطنطین سن تین سو چبیس مین
بڑی سرگرمی سے نصرانی مذہب کی حمایت کرنے لگا سن تین سو تیس مین اصطباغ
پایا یعنی دین عیسائی کا حکم ہوا اور پندرہ برس کے بعد مر گیا سیل صاحب نے

قرآن مجید کا ترجمہ جو انگریزی مین کیا ہے اوسکے شروع مین لکھا ہے کہ مجلس نائس سن تین سو پچیس
مین جمع ہوئے اور حضرت عیسے کے خدا ہونیکے مقدمہ مین جو مدت سے گفتگو درپیش تھے اس
مجلس مین اوسکا تصفیہ ہوا اس مجلس کے جمع ہونیکا باعث یہ تھا کہ اریس ایک شخص تھا
جو حضرت عیسی کی خدائی کا منکر تھا اوسنے اپنے مسئلہ کو دو نوسی ہوسون اور اور علماء وغیرہ
کی مدد سے خوب پھیلانا شروع کیا اور اتہانی شیس اوس کے مقابل ہوا تب قسطنطین نے
یہ جھگڑا دیکھکر اس مجلس کے جمع ہونیکا حکم دیا سو اس مجلس مین تیرہ سردار پادریون نے اور
ہو تیرے پادریون نے تین خدا کہنے سے انکار کیا اور بعضے لوگ تین خدا اون کے تو قائل ہوئے
مگر روح القدس کی جگہہ پر حضرت مریم کو داخل کرتے تہی اس سبب سے اونکا نام مریمانٹ
رکہا گیا لیکن جب بادشاہ نے علانیہ حکم دیا کہ جو شخص تین خداؤن کا اقرار نکریگا اوسکا
مال ضبط ہوگا اور وہ وطن سے نکال دیا جاویگا تب اکثر پادریون نے بادشاہ کے خوف
سے تین خداؤن کے عقیدے پر دستخط کر دیے اوسوقت سے یہ عقیدہ قائم ہوا اور اتہانی
شیس کا عقیدہ مشہور ہونے لگا اور عرب مین ایک فرقہ تہا جسکو کولیری ڈیئنس کہتے تھے
وہ بہی حضرت مریم کو تین خداؤن مین داخل کرتے تھے اور اونکے لیے ایک قسم کی روٹی
تیار کرتے تھے پادری مشہور تاریخ کلیسیا مین لکھتا ہے کہ قسطنطین کیوقت مین اریوس
نے یہ تعلیم دینا شروع کیا تہا کہ مسیح فقط ایک مخلوق تھے جو باقی سارے جہان سے پہلے
پیدا کیے گئے مگر اپنی خاص دینداری کی باعث سے سب دینک لوگون سے نہایت بلند
درجہ پایا اس بات کے فیصلہ کرنیکے واسطے شہر نیس مین جو کوچک ایشیا مین ہے
سن تین سو پچیس عیسوے مین بڑی مجلس جمع ہوے جسمین تین سو اٹھارہ اسقف
یعنی بڑے بڑے پادری اور سیکڑون وعظ کہنے والے جمع ہوئے اون مین سے اکثر
آدمیون کے سب نے اریوس کی تعلیم کو غلط کہا اور اوس اعتقاد نامہ کو تجویز کرکے لکھا
جو نیسین والے اعتقاد سے اب تک مشہور ہے کتنے ہی اریوس اوس اعتقاد نامہ سے منکر ہوا
آخر فقط ظاہرداری کی راہ سے قبول کیا اور جسدن وہ کلیسیا مین شامل ہونے کو تہا اوسی
ناگہانی سخت درد مین گرفتار ہوکر مر گیا اوس کے مرنے کے بعد اوس بات کا مباحثہ آخر

نہین ہوا چنانچہ کانسٹنٹین نے اوسکی رائی کو پسند کیا اور جو بڑی مجلسین سن تین سو چون اور
تین سو چھپن عیسوی مین آرلس اور میلین شہرون مین جمع ہوئین اونمین سے اکثر لوگ
اوسکو قبول کرتے تھے اس دینی مباحثہ کے سبب بہت لوگ ستائی گئی بلکہ جان سے مارے گئے اور
بڑی خونریزی کی لڑائیان ہوئین اس سے ثابت ہوتا ہی کہ بڑی مجلسون سے بہی نجات کی بابت
ہدایت پانا مصلحت نہین کیونکہ جس بات کو اکثر لوگ ملکر سچ مانتی ہین سو کبہی انجیل کی راہ سے
غلط نکلتی ہے اریوس کا طریق چہٹی یا جوتہی سوی وسی برگنڈی لنگوبردی وانڈلی لوگون کے
درمیان جاری ہوا البتہ التواریخ مین لکہا ہے کہ ایریئس جو اسکندریہ کے پادریون مین
سے تہا اوسنے تثلیث کے دوسرے اقنوم کو ایک موجود جدا اور کمتر سمجہا اور مسیح کو یون
قرار دیا کہ وہ سب مخلوقون مین افضل ہین جنکی وسیلہ سے خالق نے سارا جہان بنایا نائیس
کے مشورہ دینے اس عقیدہ کو رد کیا پر ایریئس اپنے عقیدہ کا معتقد رہا یہ اعتقاد کبہی زمانون
تک بہار رہا اور اسمین کئے فرقے چنانچہ یونومیان اور سیمی ایریئس اور یوسی بیان وغیرہ
نکلی کپتان ولیم ار برشن الکین نے جو کتاب لکہی ہے اور لدیانہ مین چہپی ہے اوسمین لکہا ہے
کہ سن تین سو پچیس عیسوی مین ایک بہاری مجلس شہر نائیس مین جمع تہی اوس نے یہی عقیدہ
یعنے تین خداون کا عقیدہ صاف صاف لکہدیا وہ شہر نائیس کا اعتقاد نامہ کہلاتا ہے پہر
سن تین سو اکہتر عیسوی مین دوسری بہاری مجلس شہر قسطنطنیہ مین جمع ہوئی تہی
اوسمین ڈیڑہ سو پادری اکہٹی ہوئی تہے اوسمین بہی وہی عقیدہ قرار پایا پہر تیسری
بہاری مجلس شہر افیسوس مین سن چار سو اکتیس عیسوی مین جمع ہوئی تہی اوس مجلس
مین یہ عقیدہ پہر قائم اور مضبوط ہو گیا آسے محمدی بہائیو یہ قسطنطین وہی کفر پہیلانیوالا
بادشاہ ہے جسکی بابت خبری حضرت دانیال علیہ السلام کے ساتوین باب مین اور گیارہوین
باب مین اور جناب یوحنا کے تیرہوین باب مین ہو چکی ہے اسنے ایمان کی جڑ چہوڑ دی اور
بہت بڑا کفر پہیلایا ایک انگریز نے تاریخ کلیسیا لکہی ہے وہ اوسمین لکہتا ہے کہ یہ جو نصرانیون
کا عقیدہ ہے کہ خدا اکیلا ہے مگر خدا کا ایک بیٹا بہی ہے جو اوس سے نکلا ہے جس نے
سبکو بنایا ہے اوسکو خدا نے کنواری کے اندر بہیجا اوس سے وہ پیدا ہوا وہ انسان بہی ہے

اور خدا ہی ہے ترتلیان پادری جو دوسری صدی کے اخیر مین تہا اوس نے اپنی کتابون مین
اسیطرح صاف صاف بیان کیا ہے پہر لکہتا ہے کہ ہمکو ضرور یہی کہنا چاہئیے کہ یہ جو تین
خداؤن کا عقیدہ پچہلے زمانہ مین اکثر نصرانیون کا ہے یہی عقیدہ اگلون کا بہی تہا اگر سیا
ہی یاد رکہنا چاہیے کہ اول عیسائیون نے اپنا عقیدہ قلمبند نہین کیا فقط زبانی بتلا دیتے
تہے اور پادری لوگ بہی اپنی عقل سے بعضی باتین بدل دیتے تہے پہر لکہتا ہے کہ اول اول کے
عیسائیون نے خود پاک کتاب سے تعلیم پائی تہی وہ لوگ فقط وہی لفظ بعینہ بولتے تہے جو اوسکی
کی کتابون مین ہین اور اوسکے بہیدون کے پیچہے نہین پڑتے تہے اونکے آپسمین پہوٹ
اور بدعت کا دخل نہ تہا وہ عقیدہ جو اول روم کے عیسائیون نے اختیار کیا ظاہر اوہ
شروع ہی زمانہ کا تہا اور چوتہی صدی کے اسطرف اکثرون نے یہ سمجہا ہے کہ یہ عقیدہ
اونہین لوگون سے نکلا ہے جو اس کام کے لئے جمع ہوئی تہے لیکن اسبات کا کوئی
ثبوت ہاتہ نہین لگتا بلکہ کتنی ہی کتاب لکہنی والون نے اسکو چہوڑ دیا ہے پہر حاشیہ پر لکہتا ہے
کہ سب سے قدیم کتاب لکہنے والے اگناشس اور جسٹن اور ارینیوس ہین اسکا کچہ بہی
ذکر نہین کرتے ہین پہر لکہتا ہے کہ حواریون کے وقت کے لوگ یہ ہین برنابا ہرمس کلیمنس
رومی ہرماس اگناشس اور پلوکرپ یہ سب حواریون کے شاگرد ہین حواریون کے زمانہ
کے بعد جو یونانی لوگ ہین جنہون نے کتابین لکہی ہین اون مین جسٹن شہید اور ارینیوس
ہین جسٹن کا زمانہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدایش سے ایکسو تین تیس برس بعد
ہے ارینیوس قریب سن ایک سو اٹہتر عیسوی کے لیونس کا پادری تہا اے محمدی بہائیو دیکہو
یہ پادری صاف اقرار کرتا ہے کہ یہ عقیدہ تین خداؤن کا قدیم عیسائیون نے کہین نہین
لکہا دوسری صدی کے اخیر مین ترتلیان نے یہ عقیدہ نکالا پہر چوتہی صدی مین قسطنطین
نے اوسکو زور زبردستی سے پہیلایا پہر اول اول کے عیسائیون کی لفظین پکڑ کر اوسکا
مطلب بگاڑ بگاڑ کر خلق کو بہکایا اسی تاریخ کلیسا مین جسٹن شہید کی کتاب تائید اول
کی عبارت نقل کی ہے اوسکو دیکہنا چاہیے جسٹن شہید فرماتے ہین ہم لوگ جو پیشتر حرام کارون
مین خوش تہے اب صرف پاک دامنی اختیار کرتے ہین ہم لوگ جو فن جادوگری کو کام مین

واسطے تھی اب خدا ہی کیا غیر معبودونکی بندگی مین مشغول ہین جو لوگ ہمسی ناحق نفرت کرتے ہین اونکو
سمجھانے مین سعی کرتے ہین کہ دین مسیحی کے عمدہ حکمون کے موافق زندگی بسر کرنے سے
وہ بھی ہم لوگون کے ساتھ اوس خدا سے جو سب سے برتر خداوند ہے ویسے خوشی پانے کی
امید رکھہ سکتی ہین آسی محمدی بھائیو دیکھو جسٹن شہید نے صاف فرمایا کہ ہم اوس خدا کو پوجتے
ہین جو معبود نہین ہے یعنے کسی کا بنایا ہوا نہین ہے معلوم ہوا کہ جسٹن شہید حضرت عیسی
کو خدا نہین سمجھتے تھی جسٹن شہید عشاء ربانی کو یون بیان کرتے ہین کہ نو مریدکو ہم بھائیون
کے مجمع مین لیجاتے ہین اور سب ملکر اپنے واسطے اور اوس کے واسطے اور تمام ایماندارون
کے لئے دعا مانگتے ہین تب بھائیون کی مجلس کے سردار کے سامنے روٹی اور شراب اور پانی
کا ایک پیالہ رکھا جاتا ہے وہ اوسکو اوٹھا کر کل کائنات کے باپ کی ثناخوانی بیٹے اور روح القدس
کے نام کے ذریعہ سے کرتا ہے پھر سب خادم اوس متبرک روٹی اور پانی اور شراب کو پیالہ
مین سے ہر ایک کو جو حاضر ہے حصہ پہنچاتے ہین اور جو حاضر نہین اون کے لئے بھی کچھہ
لیجاتے ہین اس کھانے پینے کو ہم اداے شکرانہ کہتے ہین جسٹن شہید فرماتے ہین اب مین
تمکو وہ طریقہ بتاتا ہون جس سے ہم عیسی مسیح کے ذریعہ سے نئی حیات پاکر خدا کے لئے
خاص ہو جاتے ہین جو ایمان لاتا ہے اور یقین جانتا ہے کہ ہماری تعلیم حق ہے اور وعدہ
کرتا ہے کہ اوسکے موجب زندگانی کریگا تعلیم پاتا ہے کہ دعا مانگے اور روزہ کے ساتھ خدا سے
اپنے گناہون کا استغفار کرے اور ہم بھی اوس کے ساتھ دعا مانگتے ہین اور روزہ رکھتے
ہین بعد اسکے ہم اونکو کسی مقام پر جہان پانی ہو لیجاتے ہین اور وہان اونکو نیا جنم دیتے
ہین جس طرح ہمنے نیا جنم پایا کیونکہ خداوند کل کائنات کا باپ اور ہمارے نجات دہندہ
عیسے مسیح اور روح القدس کے نام سے اونکو اوس پانی مین غوطہ دیتے ہین آسے محمدی
بھائیو دیکھو جسٹن شہید نے اللہ تعالی کو تمام جہان کا باپ کہا تو باپ کے معنے یہی ہین کہ
اللہ سب کا پیدا کرنیوالا اور سب کا پالنے والا ہے حضرت عیسی کو بھی بیٹا اسی راہ سے
کہا کہ اللہ اونکا بنانے والا اور پالنے والا ہے اور وہ اللہ کے پیارے بندے ہین اور یہ
کہا کہ ہم اللہ کی تعریف کرتے ہین حضرت عیسی اور روح القدس کے وسیلہ سے وسیلہ کا لفظ

صداقت بول رہا ہے کہ عیسیٰ اور روح القدس اللہ کے بندے ہیں خود خدا نہیں ہیں پھر آخرین
جو کہا کہ خداوند کل جہان کے باپ اور ہمارے نجات دہندہ عیسیٰ اور روح القدس کے
نام سے اوسکو غوطہ دیتے ہیں اس سے پادری لوگ سمجھتے ہیں کہ عیسیٰ اور روح القدس کا
نام اللہ کے ساتھ لیا تو معاذ اللہ وہ دونو بھی وہ خدا ہیں اللہ کا شکر ہے کہ اوسنے ہمکو اپنے
پیارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور قرآن پاک کے وسیلہ سے اس اوندھی سمجھ سے
بچایا اگر ہم کسی سے کہیں کہ ہم تجکو اللہ اور محمد اور جبرئیل کے نام سے ایمان دیتے ہیں یا داخل کرتے
ہیں تو سب محمدی لوگ ہماری اس بات کا یہی مطلب سمجھینگے کہ اللہ پاک اکیلا ہے محمد اور جبرئیل
اوس کے بندے ہیں اوسی تاریخ کلیسیا میں لکہا ہے کہ ارتیمن سن ایکسو بیاسی عیسوی کے
میں پیدا ہوا اوس کے مقدمہ میں رائے کا اختلاف ہے ایک فریق تو اوسکو علم میں ایسا
بڑا عالم تصور کرتا ہے کہ حواریوں کے زمانہ سے عیسائیوں کے درمیان ویسا کوئی ہوا
ہی نہیں اور دوسرا فریق اوسکو ارتیمن اور تمام بیدینی ملحد اور بدعت والوں کی اصل ٹھہرا کر
ملامت دیتا ہے اے ایمان والو معلوم ہوا کہ ارتیمن بھی اللہ کو اکیلا جانتا تھا اور حضرت عیسیٰ
علیہ السلام کو اللہ کا بندہ اور پیغامبر مانتا تھا تب ہی جہوٹے عیسائیوں نے اوسکو ارتیمیوں
کی اور سب بیدینوں کی اصل جڑ ٹھہرایا پھر لکہا ہے کہ دوسری صدی کے خاتمہ کے قریب
تھیودوٹس اور ارتیمن مسیح کو آدم زاد کہتے تھے اسکے بعد بھی عیسائیوں میں اللہ کو ایک کہنیوالے
صدی کے آخر سے عیسائیوں میں شرک اور کفر پھیلا مگر بہت سے ایمان دار عیسائی اوس کو
منافی رہتے تھے اور حق کو ظاہر کرتے رہتے تھے قسطنطین کے وقت سے حق بولنے والوں کو
دبا ڈالا گیا لکہا التواریخ میں ہے کہ جب قسطنطین نے عیسائیوں کا ستانا کرنا موقوف کر دیا
بہتوں نے یہ سمجھا کہ اون پر فرض تھا کہ اپنی رضا و رغبت سے جسم پر تکلیفیں اوٹھاویں
وے غاروں اور تکیوں میں جا بیٹھنے لگے اور وہاں کیا فاقہ اور کیا جاگنے سے بہت ہی
تکلیفیں اوٹھانے لگے یہ چلے پہل ملک مصر میں چوتھی صدی میں شروع ہوا اور وہاں
سے سارے پورب اور زمین افریقیہ کے اکثر ملکوں میں اور روم میں پھیل نکلا پانچوین
صدی میں ایک فرقہ اسٹائیلیٹس یعنے اسطوانہ شاہ نکلا وہ ستونوں پر رہا کرتے تھے

ملا علی قلی رح جو پہلے پادری تہے پہر محمدی ہوئے اونہون نے جو کتاب سلطان حسین صفوی رح
کیوقت مین رد نصاری مین لکہی ہے اوسمین لکہا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اصل دین
قسطنطین نے مٹا دیا یہانتک نوبت پہونچی کہ اگر کوئی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اصل دین
پر قایم تہا اوسکو یہی بن پڑتا تہا کہ آبادی اور شہر مین رہنے سے ہاتہ اوٹہاوے اور اپنے تئین
پہاڑون مین چہپاوے اور اپنی باقی عمر پوشیدہ مقامون مین بسر کرے امام عبد الرحمن
ثعالبی رح نے بسند سعید عبد اللہ ابن عباس رض کی زبانی جو احوال لکہا ہے اوسکا خلاصہ یہ ہے
کہ بادشاہون نے توراۃ اور انجیل کو بدل ڈالا تو جو لوگ صحیح پڑہنے والے تہے اون کو
بادشاہ نے بلایا اور کہا مین تمکو قتل کرونگا یا جیسا ہم پڑہتے ہین تم بہی اوسیطرح پڑہو
اونمین سے کچہہ لوگون نے کہا کہ ہمارے لئے ایک کہنبا بنا دو پہر ہمکو اوسپر چڑہا دو پہر ہمکو
کچہہ چیز دو کہ ہم اوس سے اپنا کہانا پینا اوپر چڑہا دین اور تمہارے پاس نہ آوین اور
اونمین سے کچہہ لوگون نے کہا کہ ہمکو چہوڑ دو ہم زمین مین سیر کرتے پہرین اور جانورون
کی طرح کہائین اور پئین اگر تم ہمکو اپنے ملک مین دیکہیو تو قتل کیجیو اور کچہہ لوگ بولے ہمارے
واسطے جنگلون مین گہر بنا دو ہم کوئین کہودین اور ساگ پات بودین اور تمہارے پاس
نہ آوین اون لوگون کے رشتہ دارون نے ایسا ہی کر دیا اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اوتاری
یعنی اللہ نے اپنے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سورہ حدید مین اونکا حال سنایا کہ اون
لوگون نے محنتین نکالین جو ہمنے اونپر فرض نہین کی تہین مگر اونہون نے فقط اللہ
کی خوشنودی کے واسطے ایسا کیا ابن عباس رض فرماتے ہین کہ اور لوگون نے کہا کہ ہم
بہی عبادت کرینگے جس طرح فلان شخص نے عبادت کی اور ہم بہی سیاحی کرینگے جیسے
فلان شخص نے سیاحی کی اور وہ لوگ شرک مین گرفتار تہے اونکو خبر نہ تہی کہ جنکی راہ
پر ہم چلتے ہین اون لوگون کا ایمان کیا تہا اسکا یہ مطلب کہ بہت سے جہوٹے عیسائی
جو حضرت عیسیٰ کو دوسرا خدا جانتے تہے اونہون نے یہ حرص کی کہ ہمارے وہ بزرگ
اس طرح سیاحی کرتے تہے یا اللہ کی عبادت کرتے تہے ہم بہی کرینگے مگر اپنے بزرگون کے
عقیدون سے بیخبر تہے پادری جان ڈیون پورٹ نے جو کتاب دین محمدی کی حمایت مین

لکہی ہے اوس مین لکہا ہو کر اصل عقیدہ ایمان کا جو حضرت عیسی نے بتایا تہا وہ یہی تہا کہ اللہ کو
اکیلا جانو اور فقط اوسکو پوجو نصاری نے کفر اور شرک نکالا اور حضرت عیسی کی راہ کو چہوڑدیا
اس کتاب کے آخر مین قسطنطین کے احوال مین لکہا ہے کہ اس بادشاہ نے سن تین سو چوبیس
مین ایک کونسل کی محفل جمائی اور اس کونسل مین حضرت عیسی کو خدا ٹہرایا اور سینٹ ہیلریے
جو اوس زمانہ مین یعنے چوتہی صدی عیسویہ مین گذرا ہے اور فرقہ پوپ کیرس کا شیخ یعنے
بڑا مجتہد تہا اس خرابی پر بہت افسوس کرتا ہے اور کہتا ہے کہ بڑی افسوس اور خوف کی
بات ہے کہ جتنی عقلین ہین اوتنی ہی مذہب ہین اور جتنے خطائین ہم لوگون کی ہین
اوتنی جہوٹے عقیدے پیدا ہوئے ہین اسلیئے کہ ہم لوگ اپنی عقل سے عقیدے گہڑتے ہین
اور اپنی طبیعت سے اوسکے معنے بیان کرتے ہین اور ہر سال بلکہ ہر مہینے ہم لوگ جیسی امید
بیان کرنے کے لیئے نئے نئے عقیدے ایجاد کرتے ہین آخر کو لکہتا ہے کہ ہم نے اپنے ہاتہ سے
اپنے تئین برباد کیا ملا احمد ایرانی عبرانی دافع سیف الله مین لکہتے ہین کہ بعضون نے
صاف لکہا ہے کہ قسطنطین سب یہود اور نصاری پر غالب ہوا اور انکی کتابون مین
اپنے موافق دخل اور تصرف کیا اور جو کتابین اوسکے مذہب کی برخلاف تہین تلوار کے زور
سے اور روپیہ کی طمع دیکر وہ سب کتابین اپنے قبضہ مین لایا اور اسیطرح جو لوگ قسطنطین
کی راہ پر تہے اونہون نے آہستہ آہستہ سب کتابون کو موقوف کر دیا اور یہودی چونکہ
نصرانی بادشاہون سے دبی ہوئے تہی کسی کتاب کو چہپا نہ سکتے تہے اور قسطنطین نے
یہ قاعدہ باندہا تہا کہ ہر ہر شہر مین ایک شخص اوسکی طرف سے مقرر تہا وہ شخص انکی زنتیو
کہلاتا تہا اور حکم تہا کہ جس شخص کے پاس کوئی کتاب ہو وہی وہ کتاب لیکر اوس شخص پاس
جاوے اور کتاب اوسکو دکہاوے اگر وہ کتاب قسطنطین کے مذہب کے برخلاف ہوتی
تہے انکی زنتیو اوسکو جلا دیتا تہا اور اگر برخلاف نہوتی تہی تو پہیر دیتا تہا اور حکم تہا کہ اگر
ثابت ہو جاوے کہ کسی شخص نے کوئی کتاب چہپائی اوسکو مار ڈالو سید منصور علی صاحب
دہلوی نوید جاوید مین لکہتے ہین کہ ہندی تواریخ کلیسیا صفحہ ۱۶۲ مین لکہا ہے کہ لوگون
کو دینی کتاب کا بہم پہونچانا نہایت مشکل تہا تو بہی دینی کتاب کا پڑہنا جو کتنی ہی اشد ہوتا

اس سبب سے اور بہی مشکل تہا علاوہ اسکے مارتین لوتہر کے وقت مین انجیل مشہور ہونے لگی
یہان سے معلوم ہوا کہ قسطنطین وانکے پادریون کے وقت سے پادریون کے سوا اورون
کو انجیل کا پڑہنا منع کردیا گیا تہا تاکہ سب لوگ پادریون کے پہندے مین پہنسی رہین جیساکہ
ہمارے وقت مین بہت سے فسادی مولوی کہتے ہین کہ قرآن شریف کا ترجمہ اور حدیث
شریف کی کتابین ہرگز مت پڑہو اسکا سمجہنا بہت مشکل ہے تم مطلب غلط سمجہوگے اور گمراہ
ہو جاوگے یہ لوگ اس علم کے اوستادون کو نہایت ذلیل اور گمراہ جانتے ہین یا اللہ سبکو
قرآن اور حدیث کی راہ پر رکہیو آمین پادری میریک نے کشف الآثار مین لکہا ہے کہ قسطنطین
نے حکم دیا کہ یہودیون کے کان کاٹکر اونکو اور ملکون کیطرف نکال دو مولوی رحمت اللہ صاحب
اظہار الحق مین لکہتے ہین کہ پادری طامس نیوٹن نے پاک کتابون کی آیندہ خبرون کے بیان
مین ایک کتاب لکہی ہے اور وہ لندن مین چہپی ہے اوسکی دوسری جلد کے ترسٹہوین
اور چونسٹہوین صفحہ مین جہان یہ بیان ہے کہ حضرت عمر رض نے مسجد بیت المقدس کو بنوایا
وہان لکہا ہے کہ نصرانیون نے یہودیون کی ضد کے مارے اوس جگہہ کو گوبر اور لید سے
بہر رکہا تہا حضرت عمر رض نے خود اوس مقام کا صاف کرنا شروع کیا اللہ کا شکر ہے کہ پادری
نے اقرار کیا کہ نصرانیون نے اوس پاک مقام پر گوبر اور لید کا ڈہیر لگا رکہا تہا اب اسکی
تفصیل کا بیان ہم مسلمانون کی کتابون سے سنو ابن کثیر اپنی تاریخ مین لکہتے ہین
کہ ہمارے پیغمبر برحق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے تین سو برس پہلے جب نصاری
بیت المقدس کے حاکم ہوئے قسطنطین کی مان نے قسطنطین کو حکم دیا کہ اوس نے حضرت
عیسی علیہ السلام کے پیدا ہونے کی جگہہ بیت اللحم مین مکان بنایا اور قسطنطین کی مان
نے وہان مکان بنایا جہان اپنے گمان مین سمجہا کہ حضرت عیسی علیہ السلام کی قبر ہے اور
یہودیون کا جو قبلہ تہا اوس جگہہ پر مزبلہ یعنی گوبر ڈالنے کا مقام بنایا اسکا سبب یہ تہا
کہ یہودیون نے اوس جگہہ کو کوڑا کرکٹ ڈالا تہا جہان سولی دیگئی تہی نصاری نے اپنی
سمجہہ مین یہودیون سے بدلہ لیا کہ اونکی مسجد مین گوبر ڈالنا شروع کیا ابن کثیر لکہتے ہین کہ
عورتین حیض کے لتے بہیجتی تہین کہ اوس بڑی چٹان پر ڈالدیے جاوین مولانا مجیر الدین

حنبلی بیت المقدس کی تاریخ مین لکھتے ہین کہ قسطنطین کی مان نے طورِ زیتا پر بہی گرجا بنایا جہان سے
حضرت عیسی علیہ السلام چڑہ گئے اور حضرت مریم کی قبر پر بہی ایک گرجا بنایا اور بیت المقدس
کی ہیکل یعنے مسجد زمین تک ویران کر دی اور حکم کیا کہ اوس جگہہ پر شہر کے کوڑے اور
گوبر ڈالا جاوے جو مقام اوس بڑی چٹان کا تہا وہ مزبلہ یعنے گوبر ڈالنے کا مقام ہو گیا اور
یہی حال رہا یہانتک کہ حضرت عمر رض تشریف لائے اور بیت المقدس کو فتح کیا لکہا ہے کہ
عورتین قسطنطنیہ سے حیض کے لتے بہیج دیتے تہین کہ اوس چٹان پر ڈالے جاوین سید سے
تاریخ کلیسیا جو کلکتہ مین ۱۸۴۹ مین چہپی ہے اوسکے صفحہ ۱۵۳ سے صفحہ ۱۵۸ تک لکہا ہے
کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے وقت سے پانسو برس نہ گذری تہی کہ یہہ رای غالب ہونے
لگی کہ یروشلم کی زیارت کرنا اور جہان عیسی علیہ السلام نے جان دی اور جہان دفن ہوئے
اون پاک مقامون مین دعا مانگنی کے ثواب سے گناہ معاف ہوتے ہین اس مطلب ...
اس پاک قبر کی زیارت کا دستور بہت جلد رایج ہوا یہان سے معلوم ہوا کہ شہر یروشلم
کی زیارت کو جانا مدت تک عیسائیون کا دستور نہ تہا جب نصاری اس پاک شہر کی زیارت
کرنے لگی تب بہی فقط وہان جاتے تہے جہان حضرت عیسی علیہ السلام کی موت کا پتہ
کا اونکو گمان تہا مسجد بیت المقدس کی زیارت سے محروم رہتے تہے ...
خاص محمدیون کے واسطے رکہی تہی پادری جان ڈیون پورٹ ...
پر لکہا ہے کہ قسطنطین نے اپنی جورو کو گرم پانی مین ڈلوایا اور اپنے بیٹے کو اور اپنے دو
بہنوئیون کو اور اپنے سسر کو اور اپنے بارہ برس کے بہانجی کو قتل کروایا اور اپنے
دور کے رشتہ دارون کو بہی قتل کیا لب التواریخ مین ہے کہ قسطنطین کا برتاو رعیت
شروع مین مروت کے ساتہہ تہا مگر اوس کے پچہلے دن ویسی ہی خونریزی سے بہرے ہوے
ہین اوس کے مزاج کے بدلنے سے رعایا کے دل سے اوسکی الفت اوٹہ گئی اور وہ شہر روم
سے قسطنطنیہ مین گیا اس نئے شہر کے تعمیر کے سات برس بعد فارسیون کی چڑہائی ہوئی
تیس برس کی سلطنت کے بعد سن تین سو سینتیس عیسوی مین مر گیا پادری ...
نے رد مین تاریخ کلیسیا کے ایک سو اوناسوین صفحہ مین لکہا ہے کہ اس قسطنطین ...

کانسٹنٹین دوسرا بہی بت پرستی سے بیزار تہا اوس نے بتخانے بند کروا دیے اور حکم دیا کہ
جو کوئی بتون کو قربانی گذرانیگا مارا جاویگا مگر اوس کے جانشین جولیان نے اوسی
ارادہ کثرت کی پوجا کو پہر جاری کرنا چاہا اوس نے بت پرستون کی مندر کہلوا کر بت
پوجنے کی اجازت دی اور سب بادشاہی کام اونہین کے سپرد کیے اور سب طرح سے
[illegible] حمایت کرنا [illegible] آگے یہہ بیان ہے کہ یہودیون نے چاہا کہ مسجد
بیت المقدس کو پہر بناوین اللہ نے اوپر آگ کے شعلے بہیجی اور اونکے
ہاتہہ سے اوسکو بچا لیا پادری مریک کشف الآثار مین لکہتا ہے کہ جولیان جو
روم مین بڑا بادشاہ تہا اوس نے یہودیون کو اذن کیا کہ شہر یروشالم کو اور مسجد کو بناؤ
اور ان سے وعدہ بہی کیا کہ مین تمکو تمہارے باپ دادا کے شہر مین برقرار رکہونگا اور
یہودیون کا شوق اور غیرت بادشاہ کے شوق سے کچہہ کم نہ تہی اگرچہ یہودیون نے
اس کام مین بہت سی کوشش کی اور بادشاہ کو اسکا بہت دہیان تہا مگر کچہہ بن نہ پڑا ایک
تاریخ [illegible] نقل کرتا ہے کہ آگ کے شعلے خوفناک اوس جگہہ سے نکلی اور
مزدورون کو جلا دیا تب اونہون نے کام سے اپنے ہاتہون کو روک لیا آگے محمدی بہائیو
اللہ تعالی نے یہودیون کے ہاتہہ سے اپنے گہر کو نہ بنوایا یہودیون پر تو حضرت عیسی
علیہ السلام کی دشمنی کی باعث سے اللہ کے غضب کی آگ بہڑک رہی تہی اسلئے اونکے
ہاتہون نہ بنوایا محمدی لوگ جو اللہ کے اور اوسکے سب پیغمبرون اور کتابون کے عاشق
ہین اون کے ہاتہون سے اللہ نے اوس پاک مسجد کو بنوایا اور اونہین کو وہان بسایا
انبیاء [illegible] پورا کر کے دکہایا کہ جن لوگون کی ہمنے تعریفین کین تہین وہ یہی لوگ ہین
کعب احبار جو یہودیون کے بڑے عالم تہی حضرت عمر رض کے وقت مین محمدی ہوئے
اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور قرآن پاک پر اور حضرت عیسی علیہ السلام پر اور
انجیل پاک پر ایمان لائی اونہون نے حضرت عمر رض کو اوس مسجد کا پتا بتلایا جو یہودی
محمدی ہوگئے [illegible] مین غرق ہوئے اس جگہہ پر بعضے پادری سورج پر
پردہ ڈالنے کا ارادہ رکہتے ہین ایک پادری لکہتا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے

فرمایا تھا کہ اس جگہہ پتھر پر پتھر نہین چھوٹیگا جو گرایا نجاوے یہ بات متی کی انجیل کے چوبیسوین
باب مین ہے یہہ لکھکر پادری بے انصاف لکھتا ہے کہ یہہ نہین ہو سکتا کہ جس جگہہ اوس مسجد
کی بنا تھی وہان کوئی عمارت باقی رہے جب کبھی بنائی جاویگی ٹوہی پڑیگی ہائی افسوس پادری
کی عقل پر حضرت عیسی علیہ السلام نے یون کہان فرمایا تھا کہ جب کبھی بنائی جاویگی ٹوہی پڑیگی
آپنے تو اتنا ہی فرمایا کہ اس جگہہ پتھر پر پتھر نہین چھوٹیگا جو گرایا نجاوے اسکا تو صاف یہی
مطلب ہے کہ یہ جو اب موجود ہے گرادی جاویگی دیکھو لوقا کی انجیل کے اکیسوین باب
کی چھٹی آیت مین یون ہے کہ وہ دن آوینگے کہ ان مین سے جو تم دیکھتے ہو پتھر پر
پتھر نہ چھوٹیگا جو گرایا نجاوے دیکھو صاف فرمایا کہ یہ پتھر جو اب تم دیکھہ رہے ہو یہ سب گرا
دئی جاوینگے اس صاف بیان سے پادری کا قول بالکل غلط ہو گیا یہہ پادری پھر لکھتا ہے
کہ دیکھو جولیان بادشاہ نے چاہا تھا کہ مسجد کو دوبارہ بناوے جب شروع کیا اوسکی نیو
مین سے آگ نکلی معمار ڈر کر بھاگ گئے اور بعد اسکے کسیکی جرات نہ پڑی کہ اوس نبی کی بات
کو غلط کر دے آسے پادریو حضرت عیسی علیہ السلام بیشک سچے نبی تھے اور یہ تہمت
جوڑی ہے اونکی بات سے ہرگز یہ مطلب نہین نکلتا کہ کبھی کوئی اس نیو پر نہین بنا سکیگا
پادری کا مطلب یہہ ہے کہ مسلمانون نے اوس نیو پر نہین بنایا بلکہ اوس کے قریب دوسری
جگہہ بنایا الحمد للہ کا شکر ہے کہ اوس نے پادری طامس نیوٹن کے ہاتھ سے لکھوا دیا کہ
بڑی پادری نے حضرت عمر رض کو یعقوب علیہ السلام کے پتھر سے اور سلیمانی مسجد کے
مقام سے خبردار کر دیا اسکا پورا بیان اپنے مقام پر آویگا اگر اللہ چاہے گا آسے پادریو
متی کی انجیل کے اکیسوین باب مین لکھا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام جب اس مسجد
مین تشریف لائی تو جو لوگ مسجد مین خرید و فروخت کر رہے تھے اونکو نکال دیا اور فرمایا
کہ یہ لکھا ہے کہ میرا گھر عبادت کا گھر کہلاویگا اور تمنے اوسکو چورون کا غار بنا دیا دیکھو
حضرت عیسی علیہ السلام نے حضرت اشعیا علیہ السلام کے چھپنوین باب کی آیت
یاد دلائی کہ اللہ فرماتا ہے کہ میرا گھر ساری قومون کا عبادتخانہ کہلاویگا اگرچہ اوس
مقام مین ایسے پتے اور نشان موجود ہین جن سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ بات اللہ نے

کعبہ شریف کے حق مین فرماتے ہے مگر یہان حضرت عیسی علیہ السلام نے یہ آیت مسجد
بیت المقدس کے حق مین پڑہی کیونکہ یہہ بہی اللہ کا گہر ہے اور کیا عجب ہے کہ وہان ان
دونو مسجدون کیطرف اشارہ ہوا اس پرنوحہ مین حضرت عیسی علیہ السلام نے یہ بہی خبر دیدی
کہ یہہ گہر اگرچہ پہلے ویران ہو گا مگر آخری زمانہ مین پہر آباد ہو گا اور ساری قومون کا عبادتخانہ
کہلاویگا اب جولیان بادشاہ کے بعد کے بادشاہون کا حال ہرقل بادشاہ
تک لکہا جاتا ہے لب التواریخ مین لکہا ہے کہ جولیان بادشاہ سن تین سو ترسٹھ
عیسوی مین مارا گیا اور رومیون نے جوویین یا نوینیا والے کو بادشاہ بنایا اوسکا شبدو نسبت
فقط سات مہینے رہا مسیحی مذہب پر اوسکے نگاہ تہی پہر وہ مرگیا ابو الفدا نے اور ابن
اثیر رحمہ اللہ اوسکا نام یونیانوس لکہا ہے اسکے بعد والن تی نی ئن کو سپاہ نے بادشاہ
کیا ابن اثیر رحمہ نے اوس کا نام ولنطیوس لکہا ہے پادری لکہتا ہے کہ اوس کے
خاندان کا حال نہین کہلا اوسنے اپنے بہائی والنس کو سلطنت مین اپنا شریک کیا
یورپ کا سارا ملک اوسکو دیا اور اپنے لئے یونان کا ملک رکہا وہ مذہب مسیحی پر مہربان تہا
مگر اوسکا بہائی والنس اوسکے برخلاف اریئس کی پہوٹ کیطرف مشغول ہوا اور سارے
ملکون مین اوسنے گویا ایک شعلہ برپا کیا اور گاتہہ نے اوس کے وقت مین ملک داسیہ
پر قبضہ کیا اور تب سے اونکا نام استروگاتہہ یعنے ویسوگاتہہ یعنے یورپی اور یونانی گاتہہ ہوا
آگے محمدی بہائیو اس پادری کا مطلب یہ ہے کہ وہی اریئس پادری جسکا یہ قول
تہا کہ اللہ اکیلا ہے اور حضرت عیسی علیہ السلام اوسکے بندے اور پیغام پہونچانیوالے
ہین اوس سچے دین کو والنس نے اختیار کیا اور تین خدا گننے والون کے دلون مین
آگ لگادی پادری لکہتا ہے کہ الیمانیون کی چڑہائی پر والن تی نی ئن مرگیا اور یونان
کے ملک کا بادشاہ اوسکا بیٹا گراشیان سن تین سو سرسٹھ عیسوی مین ہوا ابو الفدا
نے اوسکا نام خرطیانوس لکہا ہے پادری لکہتا ہے کہ آہالی ہنی ایک نیا فرقہ جاہل وحشیون
کا جنکی اصل تاتار یا سبیریا سے تہی یونان اور یورپ کے ملکون مین دہس پڑے گاتہہ
اونکے آگے آگے بہاگے ویسوگاتہہ نے رومیون سے پناہ چاہی والنس جنکا مذہب تہا تین

انکو بسایا استروگاتھ بھی اوس ملک مین آرہے اور یانوپل مین والنس نے اون سے مقابلہ
کیا مگر وہ جنگ ہی مین مارا گیا اب گاتھون نے ملک اخائیہ اور پانونیا پر قبضہ کر لیا گراشین
ایک سردار نیک خصلت تھا اوس نے تھیوڈوسیئس کو اپنا شریک کیا یہ شخص اسپانیہ کا رہنے
والا تھا اور بعضے مین آیا ہے کہ ترجن کے خاندان سے تھا اوس نے گراشین کے مرنے
کے بعد ملک کے دونو نواح کا خوب بندوبست کیا تھیوڈوسیئس بڑا ہی لائق تھا آٹھ برس
کی سلطنت کے بعد وہ مر گیا اور اپنے دونو بیٹون ارکاڈیئس اور ہونوریئس کو یورپ
اور ایشیا کا جدا جدا مالک کر کے چھوڑ گیا یہ واقعہ سن تین سو بانوے عیسوی مین ہوا
ابو الفدا نے تھیوڈوسیئس کا نام ثاؤدوسیوس اور اوسکے دونون بیٹون کا نام
ارقادیوس اور نوریوس لکھا ہے پادری لکھتا ہے کہ تھیوڈوسیئس کی سلطنت کی شہرت
گبرون کی بدعت کے دفع ہو جانے سے اور دین عیسائی کے رواج دینے سے ہوئی تھیوڈوسیئس
کے زمانہ مین عیسائیون اور گبرون کے مذہب کا مباحثہ روم مین مشورہ کی مجلس
مین اچھی طرح ہوا سینیٹ کا سردار پادری ایمبروس عیسائی دین کی طرف تھا او سیماکس
گبرون کا طرفدار تھا عیسائی دین نے غلبہ پایا اور مشورہ والون نے فتوی جاری کیا
کہ گبرون کا مذہب اوٹھ جاوے سب شہرون کے سردار شہر سے اس مذہب کا اوٹھ جانا
جلد اسکا سبب ہوا کہ سارے ملکون سے یہ مذہب جاتا رہا ارکاڈیئس اور ہونوریئس
کے زمانہ مین جو تھیوڈوسیئس کے بیٹے تھے جاہل وحشی قومون نے دونو یورپ اور
ایشیا کے ملکون کی حدون پر آکر قبضہ کر لیا ہنی لوگ ملک ارمینیا اور کاپادوشیا اور
سیریا مین پہلے آلارک کے زیر حکومت گاتھون نے اٹالیہ کے کنارون پر غلبہ کیا اور
اخائیہ سے لیکر پیلوپونیس تک اونھون نے ویران کر دیا ارکاڈیئس نے کچھ دلی سے
سارا ملک یونان کا آلارک کو سونپ دیا آلارک مر گیا تب ہونوریئس نے آلارک کے
جانشین اتالفس سے صلح کر لی اور اسپانیہ کے ملک کا ایک حصہ دیدیا باقی پر وندالیون کا قبضہ
ہو گیا تھا اسیطرح پر روم کے ملک کی ایشیا کی نواحین آہستہ آہستہ اپنے اگلے مالکون کے
ہاتھ سے نکلنے لگین یورپ کے نواح مین ارکادیئس سن چار سو آٹھ عیسوی مین مر گیا

اور اپنے ننہی بیٹے تھیوڈوسیئس دوسرے کے لیے سلطنت چھوڑ گیا اوس کی بہن نے چالیس
برس تک ملک کا بندوبست کیا کہ اوس کا بھائی کمزور نکلا ابن اثیر رح نے پہلے کا نام بڑا تدوس
اور اس دوسرے کا نام چھوٹا تدوس لکھا ہے ابو الفدا رح نے لکھا ہے کہ یہہ جو دوسرا تدوسیوس
ہے اوس کے وقت مین غار والے جاگ گئے سو برس سے سو رہے تھے جاگے جن کے
سونے اور جاگنے کا احوال اللہ تعالے نے سورہ کہف مین اپنے حبیب محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کو سنایا ہے اور ابن اثیر رح نے لکھا ہے کہ پہلے تدوس کے بادشاہی کے آٹھ برس
گذرے تھے کہ غار والے جاگے پادری لکھتا ہے کہ ہنوریس سن چار سو تیئیس مین
مر گیا پھر وندالی جو جنسرک کے تابع تھے اونھون نے افریقیہ مین رومیون کے قبضہ کی
ہی کی شہرون پر بالکل دخل کر لیا پھر ستھو بنے یورپ کے نواح مین چین کے کنارون سے
لیکر بالتک تک اپنا قبضہ کر لیا پھر لکھا ہے کہ آٹلا نے چاہا تھا کہ روم کی سلطنت کو بالکل
تباہ کر دے تیسرے والن تی نین نے صلح کر لی ابو الفدا نے اوسکا نام والوطیس لکھا
ہے پادری لکھتا ہے کہ تیسرے والن تی نین کے بعد یورپ کی نواح مین بہت بادشاہ
ہوئے رومیوس کے وقت مین جسکا خطاب اغسطوس ہے اور جو ارستس کا بیٹا تھا یورپ
کے نواح کی سلطنت اپنے پچھلی دورے تک پہونچی اودوآسر نے جو ہرولی کا بادشاہ تھا
اوس نے ملک اٹالیہ کو تابع و آزر کر لیا اور اس شرط پر اغسطوس کی جان بخشی کی کہ
سلطنت اوسے کو سونپ دے یہہ حال سن چار سو چھتر عیسوی مین گذرا روم کی سلطنت
کا بڑا حصہ نور کا گھٹنا تھا اور سلطنت ضعیف اندر ہو کر جاہل وحشیون کے پنجے مین پڑ گئے
تھیوڈورک استروگاتھون کا بادشاہ جو کہ بعد اسکے لیاقت کے ساتھہ کبیر کہلایا ملک اٹالیہ
سے بہت لڑائیان لڑا آخر اودوآسر نے ملک اٹالیہ اوسکو سونپ دیا تھیوڈورک بڑا عاقل
اور با مروت تھا جب گاتھی اٹالیہ کا یہہ طور تھا یورپ کے نواح کا ملک جستنین کے قبضہ مین
تھا ان وحشیون کا دبدبہ جیدسے نہ گہٹتی پایا ملک اٹالیہ میگاتھون نے توتیلا کے زیر حکومت
حملہ کر کے اوسکو لے لیا پھر شہر روم کو اپنے قبضہ مین لائے پھر توتیلا مارا گیا اور نارسس نے
اٹالیہ کا تیرہ برس انتظام کیا دوسرا جسٹن جو جستنین کا جانشین ہوا اوسنے اوسکو پھر بلایا

فارس نے لبناردیون کو بلایا ان نئے ظالمون نے سارے ملک پر اپنا دخل کر لیا یہہ احوال سن
پانسو اٹہہ ستر عیسوی مین گذرا ابو الفدا رح نے اس دوسرے جسٹنین کا نام دوسرا سیطینوس
لکہا ہے جسکا ذکر جناب یحنا کے نوین باب مین ہو چکا جسکی وقت مین فارس والون مین
اور روم والون مین بڑی لڑائی ہوئے تہی ابن اثیر نے تاریخ کامل مین پہلے کا نام
یوسطانوس لکہا ہے اور لکہا ہے کہ اوس کے وقت مین یہودی بیت المقدس پر اور
جبل جلیل پر چڑہ گئے اور بہت سے نصاری کو قتل کیا پہر لکہا ہے کہ اوس کے بعد یوسطینس
تیرہ برس بادشاہ رہا اور اوسکے وقت مین نوشیروان تہا ابو الفدا نے لکہا ہے کہ اوسکے
بیٹہنے سے سات برس گذری تہی جب فارس کا بادشاہ آکر شام کے ملک پر لڑا اور
شہر افامیہ اوس نے جلا دیا ابن اثیر رح نے دوسری جگہہ یہہ بہی لکہا ہے کہ نوشیروان
روم کے بادشاہ غطیانوس سے ستر ہزار کی فوج لیکر لڑنے گیا اور جزیرہ مین ہو کر شہر
دارا اور شہر رہا لے لیا اور ملک شام تک گیا اور منبج اور حلب اور انطاکیہ اور فامیہ اور
حمص اور بہت شہر لے لئے اور وہان کا مال بہت لے لیا اور انطاکیہ والون کو قید کر لیا
اور اونکو عراق مین لا کر بسایا ظاہر یون ہے کہ اسی دوسرے سیطینوس کا خطاب
غطیانوس بہی ہے پادری مرک نے کشف الآثار مین لکہا ہے کہ پانچوین صدی عیسوی
مین یہودی اسکندریہ مصری سے نکالے گئے اور یہہ شہر مدت تک اونکی امن کا مقام
رہا تہا اور سیطینان بادشاہ نے یہودیون کے عبادت خانون کو خراب کر دیا اور اونکو
عبادت کے لئے غارون مین بہی نجانے دیا اور اونکا مال ضبط کر کر اتنا خون یہودیون کا
بہایا کہ اوس ملک کی یہودگی کانپ گئی تاریخ کامل مین ہے کہ سیطینوس کے بعد طیباریوس نے
تین برس بادشاہت کی پہر موریق نے بیس برس بادشاہت کی پہر فوقاس نے آٹہہ
برس بادشاہت کی خسرو پرویز نے اوسپر فوجین بہیجین اور شام اور مصر کو لے لیا پہر
رومیون نے فوقاس کو قتل کیا اور ہرقل کو بادشاہ کیا لب التواریخ والا پادری جسٹین
کا احوال لکہہ کر لکہتا ہے کہ یورپ کے ملکون کی شان وشوکت اوس زمانہ سے کئی
آیندہ زمانون تک اگرچہ کمزوری اور ذلت کے ساتہہ بنی رہی چہٹی صدی کے اخیر و بانی

پورب کی نواح میں ایک نئی بادشاہت ظاہر ہوئی کہ میں سن پانسو اکہتر عیسوی میں جناب
محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے وہ اوس خاندان سے نکلے جس سے بہت سردار نامور ہوئے
تھے اور قوم قریش میں سے تھے جو عرب کے ملک میں عمدہ قوم تھی یہودیوں کو اس بات کی
امید تھی کہ ایک مسیح آنے والا ہے اور عیسائیوں کا یہہ عقیدہ تہا کہ موافق وعدہ ربانی کے
ایک تسلی دینے والا آویگا جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں وہی شخص ہون جو
سارے جہان کو آرام اور شادمانی پہونچاوے اور عربون میں بھی مشہور تہا کہ ایسا
شخص قوم قریش سے ظاہر ہوگا جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے چند سال میں سارا ملک
عرب کا تابع کر لیا اور روم کے کئی شہرون کو اپنی اطاعت میں لائے اون کے بعد حضرت
ابوبکر رض نے یورپی بادشاہ ہرکلیس کے بیٹے ہرقل کی فوج کو بہگا دیا آدہی قرن کے عرصہ
میں جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی فتحون کے شروع سے عرب کے لوگون نے رومیون
کی رہی سہی سلطنت کے نسبت بڑی ہی لمبی چوڑی سلطنت پہیلائی اے محمدی بہائیو
حضرت دانیال علیہ السلام نے دوسرے باب میں رومیون کی سلطنت کے پتے اور نشان
بتلا کر فرمایا تہا کہ وہ سلطنت کچہہ قوی کچہہ ضعیف ہوگی پہر فرمایا تہا کہ اونہین بادشاہون
کے زمانہ میں اللہ تعالے ایک اور سلطنت قائم کریگا اس کے موافق جب رومیون
کی سلطنت آخر میں کمزور ہو گئے اوسوقت محمدی سلطنت کا ظہور ہوا ساتوین باب میں
رومیون کی سلطنت کے پتے اور نشان بتلا کر فرمایا تہا کہ اللہ تعالے کے پاک لوگ
سلطنت لے لینگے سو محمدیون نے رومیون سے سلطنت لے لی معلوم ہوا کہ پاک
لوگون کا لفظ محمدیون کے حق میں فرمایا تہا دیکہو یہہ پادری اقرار کرتا ہے کہ رومیون
کی سلطنت اوسوقت تک باقی تہی اور یہودی اور نصرانی دونو انتظار میں تہی کہ وہ
پیغمبر آوین جو ایمان والون کو بے ایمانون کے ظلم سے چھوڑاوین امام محی السنۃ بغوی رح
نے معالم التنزیل میں محمد ابن اسحاق رح سے نقل کیا ہے کہ اونہون نے وہب ابن منبہ رح
سے روایت کی ہے کہ ایک مرد حضرت عیسی علیہ السلام کے دین پر باقی تہا وہ نجران
میں پہونچا اور لوگون کو بلایا اونہون نے دین قبول کیا فقط ذونواس یہودی حمیر کی زمین

پیکر اوسپر چلایا اور اون لوگون سے کہا کہ یہودی ہو جاؤ نہین تو تمکو آگ مین جلا دونگا اون لوگون نے
نہ مانا اوس نے کہائیان کہودین اور بارہ ہزار کو جلا دیا صحیح مسلم مین جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم کی زبان پاک سے ایک بادشاہ کا قصہ لکہا ہے کہ کہائیان کہدوائین اور آگ بہڑکائی
اور کہا کہ جو شخص اپنے دین سے نہ پہر جاوے اوسکو اوسمین پہینک دو یا اوس سے کہو کہ
اوسمین گر پڑ لوگون نے ایسا ہی کیا یہانتک کہ ایک عورت آئی اور اوس کے ساتھ اوسکا
ایک لڑکا تہا اوس نے گر پڑنے مین دیر کی وہ لڑکا اوس سے بولا اے مان صبر کر کہ تو حق پر ہے
معالم التنزیل کی اور تاریخ کامل کی ایک روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ یہہ معاملہ ہمارے
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونے سے ستر برس پہلے کا ہے اب پیغمبرون کے سردار
جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کا بیان ہے جنہون نے سب قومون
کو اللہ کا پیغام پہونچایا اور ظالمون کو قتل کر کر ایمان والون کو اون کے
ظلم سے چہوڑایا گویا بڑی عدالت کا وعدہ جو اللہ نے کیا سچا فرمایا تہا اوس
طرح پورا ہوا اے محمدی بہائیو اگلی زمانہ کے ایمان والون کی مصیبتین دیکہہ دیکہہ کر
ہم محمدیون پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قدر منزلت اور زیادہ کہلتی ہے اللہ کا
شکر ہے جس نے ہمکو اوس رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت مرحومہ مین داخل کیا
اور تمام جہان سے ظالمون کا سر کچلا اور ساری قومون مین نور ایمان کا پہیلایا پادری
جان ڈیون پورٹ نے جو کتاب دین محمدی کی حمایت مین لکہی ہے اوسمین لکہا ہے
کہ جس زمانہ مین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے اوس زمانہ مین عرب کی ملک
کے بہت حصے غیر قوم حاکمون کے تابع تہے عرب کے پہاڑی ملک کے اوتر طرف کے
سب حصے اور ملک شام اور فلسطین اور مصر قسطنطنیہ کے بادشاہون کے یعنی رومی
نصرانیون کے عمل مین تہے اور فارس کی نہر کے کنارے اور وہ ملک جسمین دو دریا
دجلہ اور فرات بہتے ہین اور تمام یوتہا ملک عرب کے دکہن کے ضلعے فارس کے بادشاہون
کی حکومت کے نیچے تہے اور دریائے قلزم کے کنارے کا ایک حصہ مکہ شریف کے دکہن
تک ملک حبش کے عیسائی بادشاہون کے قبضہ مین تہا فقط مکہ اور مدینہ بیچ کے ملک جہان

رستہ چلنا مشکل ہے وہ آزاد تھے یعنے کسی حاکم کے تابع نہ تھے عرب کے اکثر لوگون کا مذہب
اپنے بادشاہون کے موافق تھا جہان یونان والون اور حبشیون کی عمل داری تھی وہان
عیسائی دین کا غلبہ تھا اور جہان فارس والون کی عمل داری تھی وہان منوچہر اور مجوسیون
کا یعنے آگ پوجنے والون کا مذہب پایا جاتا تھا باقی سب مقامون مین بت پرستی کا زور
تھا اگلے زمانہ مین عرب کے لوگ ایک خدا کو پوجتے تھے جو آسمان اور زمین کا بنانیوالا ہے
مگر آخر کو اونہون نے وہ طریقہ چھوڑ دیا تھا اور دیوتون کے لیے مندر بنائے تھے ہر ایک
قوم اور ہر ایک گھرانے کے الگ الگ دیوتا تھے اور اونپر قربانیان چڑہائی جاتی تہین عرب کے
لوگون کو قیامت کا یقین نہ تھا عیاشی اور قمار بازی کا ہر طرف زور تھا وہ تو جانتے تھے کہ
مر کر جینا نہین ہے نیکی اور بدی کے بدلہ ملنے کے وہ لوگ قائل نہ تھے جو یہودی اور
نصرانی عرب مین مدت سے رہتے تھے اون مین بھی اسیطرح کے بُری مذہب اور
بُری عقیدے موجود تھے یہودیون نے روم والون کے ظلم سے اس سرزمین مین
جہان ہر ایک کو آزادی حاصل تھی پناہ پکڑی تھی عیسائی لوگ کچھ تو اریین کی مذہب
والون کی زبردستی اور تکرار سے بچنے کو یہان آ چھپتے تھے فخر الدین رازی رح نے تفسیر
کبیر مین محمد ابن اسحاق رح سے نقل کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اوٹھ جانے
کے بعد جب چالیس برس کے قریب گذری ایک بادشاہ جو طیطس کہلاتا تھا اوس نے
بیت المقدس پر لڑائی کی اور قتل کیا اور قید کیا اور شہر بیت المقدس مین پتھر پر پتھر نہین
چھوڑا اوسوقت قریظہ اور نضیر کے لوگ حجاز کی طرف نکلی پادری جان ڈیون پورٹ
لکھتا ہے کہ نصرانی مذہب سے زیادہ اوس زمانہ مین کوئی چیز خراب نہ تھی وہ دونون
شاخین نصرانی مذہب کی جو ملک ایشیا اور افریقہ مین پھیل گئی تہین اونہون نے
طرح طرح کی بدعتین اور بد اعتقادیان اختیار کر لی تہین وہ ہمیشہ آپس کے جھگڑون
اور بحثون مین مشغول رہتے تھی اور ایرین اور سبیلین اور نسطورین اور یوچین مذہب
والون کی تکرار سے نہایت دق تھے اونکے پادری لوگون کی بدوضعی اور دغابازی اور
جہالت نے نصرانی مذہب مین بڑا دہبہ لگایا تھا اور نصرانیون کو نہایت بدنما کر دیا تھا

عرب کے جنگلون مین جاہل اور دیوانی نصرانی درویش کثرت سے تھے اور بیہودہ تجربون مین اپنی اوقات خراب کیا کرتے تھی اون لوگون کے غول کے غول شہر مین آکر اپنے وہم کے باتین شہر والون کو تلوار کے زور سے سکھاتے تھے اور منوایا کرتے تھے حضرت عیسی علیہ السلام نے تو یہہ حکم فرمایا تھا کہ اللہ جو اکیلا ہے فقط اوسیکو پوجو اون نصرانیون نے اپنے خیال مین ایک نیا پہاڑ قائم کر لیا تھا اوسکو اپنے مذہب کے اولیا اور شہیدون اور فرشتون کا مقام جانتے تھے اس زمانہ مین ایسے نصرانی بھی تھے جنہون نے حضرت مریم کو خدا ٹھیرایا تھا تبرکات اور کھینچی اور تراشی تصویرون کو بہی لوگ پوجتی تھی جنکو حضرت عیسی علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ تم اپنی دعا فقط زندہ خدا سے کرو اسکندریہ اور حلب اور دمشق مین نصرانی مذہب کا یہی حال ہو رہا تھا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونے کے زمانہ مین تمام آدمیون نے اپنے مذہبون کی جڑ چھوڑ دی تھی اور جھگڑون مین اور اوپر کے باتون مین مشغول رہتے تھی خیال کرنا چاہیے کہ عرب لوگ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونے سے پہلے کیسے تھے اور آپکے بعد وہ کیسے ہو گئے اور یہہ بھی غور کرنا چاہیے کہ آپکی باتون نے کروڑون آدمیون کے دلمین کیسے گرمی یعنے نور ایمان کا پیدا کیا اور قائم رکھا تو ایسے بڑے آدمی کی تعریف نکرنا بڑی بے انصافی ہے پادری گاڈفری ہگنس جو بہت بڑا پادری ہے اوس نے سن اٹھارہ سو اونتیس عیسوی مین ایک کتاب دین محمدی کی حمایت مین لکھی ہے اوسمین لکھتا ہے کہ روم والون کے سلطنت کا پوربی حصہ کبھی اس زمانہ سے پہلے ایسا تباہ اور خراب حال نہوا ہوگا جیسا ساتوین صدی کے شروع مین ہوا روم کے حاکم جونکہ کمزور تھی اونکی سلطنت کا کل ڈہانچ بہت بگڑ گیا تھا اور پادریون کے سختی اور خرابی اونکے باعث سے عیسائی دین اسقدر سست ہو گیا تھا کہ اب مشکل سے قیاس مین آسکتا ہے اگر یہہ بات خوب اچھی طرح ثابت نہوتی تو تو اسوقت مین بالکل کوئی اسباب کا یقین نہ مانتا اوس زمانہ مین عیسائیون مین بیشمار فرقون کے جھگڑے اور عداوتین حد کو پہونچ گئی تھین آپس کے اتفاق اور ایکدلی کا کل ڈہانچ ہل گیا تھا قصبون اور شہرون مین خون بہنے لگا ہر کوئی خدا و ند سے

اور ماں باپ کو فرزند سے خلاف ہو گیا ہر گھرانے میں آپس کی پھوٹ پڑ گئی رشتوں کا جوڑ ٹوٹتا
جاتا رہا اور ان بیشمار جھگڑوں کا باعث یہہ تھا کہ دین کی باتوں میں ہلکی ہلکی باریک باریک
باتیں نکالی تھیں جو سمجھہ میں نہیں آتی تھیں ایسے وقت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دین عرب
کے ایک گوشہ میں ظاہر ہوا جو گوشہ ان جھگڑوں کے ملک سے بہت دور تھا اور غیر مشہور
تھا پھر یہی پادری اس کتاب میں دوسری جگہہ لکھتا ہے کہ ساتویں صدی کے شروع میں
جو دنیا کا حال تھا اور عیسائی دین کا جو حال تھا عیسائی لوگ ضد کی مارے اور اپنی مذہب
کی پیچ کے مارے اس حال کی طرف سے اندھی ہو کر دین اسلام اور مسلمانوں کی حکومت
کے جلد ترقی ہونے سے تعجب کرتے ہیں اوس وقت میں عیسائی دین میں عجب طرح کا ابتر
اور ڈانواں ڈول کارخانہ تھا جو قیاس میں نہیں آتا خصوصًا یورپ کے ملک میں
کہ وہاں رومی حاکموں کا اختیار نہیں چلتا تھا کہ بیشمار فرقوں کو جنکے پاس بیشمار
کتابیں تھیں سب کو ملا کر جبر سے آپس میں موافق کر دیں دو فرقوں میں سوا آپس کے
عداوت اور تکلیف دینے کے اور کچھہ نہ تھا جب عیسائی دین کا یہہ عجب ابتر حال خیال
کیا جاوے تو تعجب نہیں معلوم ہوتا کہ ایک اور دوسرا دین سرسبز ہو جاوے جس سے
اوس پہلے کی ابتری کے دفع ہونے کی امید ہو یہہ دوسرا دین عقل کے موافق اور اون کے
پکے قاعدوں پر ہے کہ سب فرقوں کا اوس میں آجانا غالب ہوا اوس وقت عیسائی
دین کی جو حالت تھی اوس کے ذکر میں اکسفورڈ کے عالم وعظ کہنے والے کا یہہ قول
ہے کہ اوس زمانے میں بہت سے بیشمار بیہودہ فرقے بیشمار جماعتیں ہو ہو کر سرخود ہوکے
سے آپس کے جھگڑے اور دشمنی سے ایک دوسرے کو ستانے لگے عقل میں ناقص
عمل میں خوار ہو گئے اسی باعث سے یہہ لوگ دین میں سوا نام کے اور زبانی اقرار کے
اور کچھہ نہ رکھتے تھے عیسائی گرجا کی کوئی نشانی باقی نہ تھی نہایت خراب قاعدے اور
بیہودہ عقلیں سب میں پھیل گئی تھیں علم کے جگہہ پر جہالت اور نیکی کی رغبت کے
عوض بدی پھیلتی جاتی تھی اور اپنے گمان میں سب کو یہہ جوش تھا کہ ہم سچے ہیں
اوس جوش میں جاہلوں کی سی غلطیاں مل گئی تھیں اور مذہبوں کے مقدمہ میں

ایسا جھگڑا دلون مین پڑ گیا تھا جس کا کوئی فیصلہ نہ کر سکے اور گناہون کے کم کرنے کے لیے
ایک عجیب سبب کا اتفاق پیدا ہوا تھا جس سے ڈرنا سب پر فرض ہے پھر وہ کہتا ہے کہ وہ
ولی جنہون نے دین کے مشہور کرنے مین محنت کی اونکی مورتین اور وہ شہید جو دین کے
مضبوط کرنے مین مر گئے تھے اون کی ہڈیان اوسوقت مین پادریون کی حکمت عملی سے
اور وہمی لوگون کی جہالت سے پوجنے کے لیے ٹھرائی گئین تھی پھر وہ کہتا ہے کہ وہم کا
جوش اس قدر تند اور تیز تھا جس سے نرم طبیعت کا چراغ گل ہو گیا تھا بے بند
شی سے قاعدہ اور بندوبست کا وقر جاتا رہا تھا اور ٹوٹ گیا تھا اور یورپی شہرون
مین خون کا ہلا آگیا تھا ڈاکٹر وسیٹ کا بیان نہایت سچا ہے کہ تعجب کی بات نہین کہ ایک
دین ایسا سبز ہو جاوے جس سے ان خرابیون کے دفع کی امید ہو پھر تیسیری جگہ لکھتا
ہے کہ اس سے انکار نہین ہو سکتا اور نہ کیا جائیگا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دین
کو جو اوسوقت مین بدل گیا تھا ایک ایسے شخص کی حاجت تھی جو دین کو پھر سنبھالے
اور درست کرے اسیطرح یہہ پادری اوس کتاب مین ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
کی بڑی بڑی تعریفین کرتا ہے لیکن اس بات کا اقرار نہین کرتا کہ قرآن آپ پر اللہ کیطرف
سے اوترا ہے مگر کہتا ہے کہ آپ نے بہت بڑا کام کیا کہ بت پرستی کو مٹا کر دنیا مین
خدا پرستی پھیلائی پھر کہتا ہے کہ مین یقین کر کے نہین کہہ سکتا ہون مگر یہہ دلیلین بہت
پکی ہین ہائے افسوس اس پادری نے اپنے قوم کی ڈر کے مارے ایمان کو قبول نہ کیا اکثر
کافرون کا یہی حال ہے کہ برادری والون سے ڈرتے ہین دوزخ مین جلنا قبول کرتے
ہین مگر اپنی قوم کا چھوڑنا قبول نہین کرتے پادری شیرنگ آفتاب صداقت مین لکھتا
ہے کہ سن چارسو عیسوی کے قریب اوتر طرف کی کئی ایک قومین سلطنت روم پر چڑھکر
اوس پر قابض ہوئین یہہ قومین بت پرست اور نہایت جاہل اور وحشی تھین اور
جہان کہین اون کا غلبہ ہوا اونہون نے ساری کتاب خانون اور مدرسون اور
کی کتابون کو بھسم کر دیا اوس بڑی آفت کے سبب اون سارے ملکون کے اوپر جہالت
کی راتون رات کی تاریکی کئی زمانے تک چھائی رہی اور عیسائی ایمان بہت بدل گیا

اس زمانے کے بیچ مین دین محمدی ظاہر ہوا آسے محمدی بھائیو یہان حضرت اشعیا علیہ السلام کا
ساٹھوان باب یاد کرو اللہ تعالے نے اپنے گھر سے فرمایا تھا کہ اندھیرا زمین پر چھا جاوے گا
اور تاریکی قومون پر اور خداوند تجھ پر طالع ہوگا اور اوسکا جلال تجھ پر نمود ہوگا پادری اقرار کرتا ہے
کہ دین محمدی کا ظہور ایسے ہی وقت مین ہوا کہ اندھیرا جہالت کا اور قومون کی طرح عیسائیون
پر بھی چھا گیا تھا آسے پادریو اتنا اور کہدو کہ نور محمدی نے اوس اندھیرے کو مٹا دیا اور اللہ
کے گھر یعنے کعبہ شریفہ پر اللہ کا جلال ظاہر ہوا کتاب التواریخ و الایام پادری صاف اقرار
کرتا ہے کہ اوس زمانے مین یہودی اور نصرانی انتظار مین تھے کہ ایک پیغمبر آیا چاہتے
ہین آسے ایمان والو اس کا یہی باعث تھا کہ حضرت دانیال علیہ السلام کے صحیفہ
مین جو مدت اوس رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلائی تھی وہ مدت پوری ہو چکی
تہی علم والی لوگ جانتے تہی کہ اب آپکا ظہور ہوا چاہتا ہے جب وہ مدت پوری ہو چکی
اللہ نے آپکو عرب کے ملک مین اوس شہر مین جس کا نام مکہ ہے حضرت اسمعیل علیہ
السلام کی نسل مین پیدا کیا حضرت اشعیا علیہ السلام کی کتاب مین یہہ سب پتے اللہ نے
پہلے سے تبلادی تھے پادری جان ڈیون پورٹ لکھتا ہے کہ قریش کا خاندان جسمین
آپ پیدا ہوئے تمام عرب کے لوگون سے عزت دار تھا اور وہ لوگ کہتے تھے کہ ہم
حضرت اسمعیل کی نسل مین ہین اور فی الحقیقت وہ لوگ حضرت اسمعیل ہی کی نسل
مین تھے تاریخ لکھنے والون کا اس پر اتفاق ہوا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
سے عدنان تک اکیس پشتین گذری ہین اور عدنان حضرت اسمعیل کی نسل مین
تھا اسمین اختلاف ہے کہ عدنان سے حضرت اسمعیل تک کے پشتین گذرین کعبہ کی
ایک بزرگی یہہ ہے کہ حضرت ابراہیم اور حضرت اسمعیل سے اوسکو نسبت دیجاتی ہے
یعنے اونکا بنایا ہوا ہے تاریخ سے ثابت ہے کہ کعبہ حضرت سلیمان کے عبادت خانے
سے یعنے مسجد بیت المقدس سے نو سو ترانوے سال پہلے اور حضرت عیسی سے
دو ہزار برس پہلے بنایا گیا آسے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپکے پیدا ہوتے وقت نوشیروان
تہا ایرن اور بابل کا بادشاہ تھا اوس کا ایک بڑا محل جو شہر مدائن مین تھا اور وہ شہر

ملک بابل مین گنا جاتا تہا جس رات مین آپ پیدا ہوئے وہ محل پہٹ گیا یہانتک کہ اوسکی
آواز سنی گئی اور چودہ کنگورے اوس کے گر پڑے بابل کی ویرانی آپکی پیدا ہوتے کے
ساتہہ ہی شروع ہو گئی اور آگ پوجنی والون کے تمام آتش خانے اللہ نے بجہا دیئے مولانا
محمد جزری رح صاحب حصن حصین اپنے مولود شریف مین لکہتے ہین کہ وہ پہٹا ہوا محل
آجتک باقی ہے اللہ نے اپنی قدرت کی نشانی باقی رکہی ہے ابن اثیر رح نے تاریخ کامل
مین لکہا ہے کہ جب آپ پیدا ہوئے نوشیروان بادشاہ کا بیالیسواں برس تہا حافظ ابن
حجر عسقلانی رح نے فتح الباری مین یعقوب ابن سفیان کی کتاب سے لکہا ہے اور یہ
کہا ہے کہ اس کی سند اچہی ہے کہ جب آپ پیدا ہوئے مکہ مین ایک یہودی رہتا تہا اوسنے
کہا کہ آج اس امت کے نبی پیدا ہوئے ہین پہر وہ آیا اور آپ کی زیارت کی اور بولا کہ
اے قریشی لوگو یہہ تمپر ایسا جہاد کرینگے جس کی خبر عرب اور عجم مین مشہور ہوگی حافظ
ابن حجر رح نے تہذیب مین ابن اسحاق کی کتاب سے لکہا ہے کہ مدینہ مین ایک یہودی
پکار کر بولا کہ احمد کا ستارہ نکلا جامع ترمذی اور ابن اسحاق وغیرہ حدیث کی کتابون
مین ثابت ہے کہ جب آپ بارہ برس کے ہوئے اپنے چچا ابو طالب کے ساتہہ ملک شام
کیطرف چلے بصری تک پہونچے وہان بحیرا درویش عیسائی نے آپکو پہچانا اور بہت بڑی
تعظیم کی اور فرمایا کہ یہہ سردار ہین تمام جہان کے اللہ انکو تمام جہان کے حق مین رحمت
کرکے بہیجیگا ابو طالب سے فرمایا کہ آپ کو رومیون کی طرف نہ لیجاوین وہ اگر دیکہین
گے نشانون سے پہچان لین گے اور قتل کرینگے ابو طالب نے آپکو پہر مکہ کی طرف بہیجدیا
جب آپ پچیس برس کے تہے پہر ملک شام کی طرف تشریف لے گئے بصری تک پہونچے
نسطورا درویش عیسائی نے آپ کو پہچانا اس کا پورا بیان اس کتاب کے سری پر
ہو چکا اللہ تعالے نے آپکو چالیس برس کی عمر تک آن پڑہہ رکہا نہ کتابین دیکہین نہ
کتابین سنی جیسا کہ اشعیا علیہ السلام کے بیالیسوین باب کی اٹہارہوین آیت مین
خبر دی تہی ظاہر مین آپکو کسی اوستاد نے تعلیم نہین کیا مگر اللہ نے آپکو لڑکپن سے اپنی
پہچان دی تہی بتون سے ہمیشہ بیزار رہتے تہی اور اللہ کی یاد مین غرق رہتے تہی آخر کو

حرا پہاڑ کے غار مین تنہا بیٹھکر اسد کی یاد مین مشغول رہنے لگے وہان اسد نے حضرت جبرئیل
علیہ السلام کو اپنے کلام کے ساتھ بھیجا اور اونھون نے پانچ آیتین سورہ اقرا کی آپکو
سنائین آپنے گھر مین آکر اپنی بیوی خدیجہ رض سے یہہ احوال بیان فرمایا ورقہ جو حضرت
خدیجہ رض کے چچا کے بیٹے تھے اور انجیل پڑھے ہوئے تھے اون کے پاس حضرت خدیجہ رض آپ کو
لے گئین جو کچھ آپنے دیکھا تھا وہ اون سے بیان فرمایا ورقہ بولے کہ یہہ وہ ناموس یعنے وہ
شریعت ہے جو اسد نے موسیٰ پر اوتاری تھی یہہ احوال صحیح بخاری وغیرہ مین موجود ہے
امام محمد ابن عبد الباقی زرقانی رح نے مواہب لدنیہ کی شرح مین سلیمان تیمی رح سے
نقل کیا ہے کہ حضرت خدیجہ رض نے عداس عیسائی سے جاکر پوچھا کہ جبرئیل کا حال تمکو کچھ
معلوم ہے اونھون نے فرمایا کہ وہ اسد کے امانت دار ہین اسد کے اور پیغمبرون کے
بیچ مین سبحان اسد اسد نے حضرت جبرئیل کو اوس شہر مین اور اون لوگون مین بھیجا
جنھون نے جبرئیل کا نام بھی کبھی نہین سنا تھا یہہ اسد نے اپنے پیارے پیغمبر محمد صلی اسد
علیہ وسلم کی سچائی کی کھلی نشانی دکھلائی اور پہلے سے آپ کی سچائی اور امانت داری
سارے شہر مین مشہور تھی چند روز کے بعد سورہ الحمد آپکو فرشتے نے سنائی جب آپنے
دیکھا کہ فرشتہ اسد کا کلام لایا ہے آپکو نہایت شوق غالب ہوا کہ جبرئیل پھر آوین اور
اسد کا کلام سناوین اسد نے ایک مدت تک آپکا شوق بڑھانے کے لیے جبرئیل کا بھیجنا
موقوف رکھا تب آپ بہت بیقرار ہوئے اسد کیطرف سے حضرت جبرئیل علیہ السلام
سورہ یا ایہا المدثر کی پانچ آیتین لائے آپکو ان آیتون مین حکم ہوا کہ اوٹھو اسد
کے عذاب سے کافرون کو ڈراؤ آپنے اللہ کا پیغام لوگون کو پہونچایا حضرت خدیجہ رض
ایمان لائین حضرت علی رض جو آپ کے چچا ابوطالب کے بیٹے تھے اون دنون مین دس
برس کے تھے وہ بھی ایمان لائے حضرت ابوبکر رض اور حضرت عثمان رض اور بہت لوگ
ایمان لائے قرآن شریف اسد نے تھوڑا تھوڑا کرکے آپ پر اوتارا جتنے آیتین اسد
بھیجتا تھا اون آیتین اسد کے حکم سے حضرت جبرئیل علیہ السلام آکر آپکو سنا دیتے تھے
ایک مرتبہ سنکر آپکے دل پر نقش ہوجاتا تھا آپ لوگون کو سناتے تھے اور پڑھاتے تھے

اور لوگون سے لکھواتے تھے آپ نے اپنے ہاتھہ سے کبھی نہین لکھا کیونکہ آپنے لکھنا کبھی
نہین سیکھا تھا بہت سورتین قرآن کی مکہ مین اوترین اور کچھہ سورتین مدینہ مین اوترین
تیئیس برس کی مدت مین سارا قرآن اوتر چکا جو سورتین اللہ نے مکہ مین اوتارین
اون مین صاف صاف سبکو سنایا کہ اللہ اکیلا ہے اوسکی کوئی سیوے نہین اور کوئی بیٹا
اور بیٹی بہی نہین سب اوسکے بندے ہین پاک بندے جو کام کرتے ہین اوسکے
حکم سے کرتے ہین اللہ کے سوا ایک ذرہ پر بہی کسی کا اختیار نہین اللہ کے سوا کوئی
مالک نہین اور قیامت مین اللہ سب کو زندہ کرکے قبرون سے اوٹھاویگا اور حسا
لیگا ایمان والون کو ہمیشہ باغ بہشت مین رکھیگا اور منکرون کو ہمیشہ جہنم کی آگ مین
رکھیگا ان باتون کا بہت صاف صاف بیان فرمایا پھر جو سورتین اللہ نے مدینہ مین
اوتارین اون مین فرض چیزون کا اور حلال اور حرام کا پورا پورا بیان فرمایا عرب کے
بت پرست کہتے تھے کہ ہمارے خدا بہت سے ہین جو کوئی کہتا تھا اللہ اکیلا ہے اوس کی
جان کے دشمن تھے مکہ مین ایک بار کافرون نے کہا کہ کوئی نشانی دکھلاؤ تو آپنے اللہ
سے مانگا اللہ تعالے نے چاند کے دو ٹکڑے کردیے حرا پہاڑ دونون ٹکڑون کے بیچ مین
ہوگیا جب سبھون نے خوب طرح دیکھہ لیا تب اللہ نے دونو ٹکڑون کو ملا دیا کافرون
نے کہا کہ یہہ بہت بڑا پکا جادو ہے مکہ مین حج کے دنون مین سارے ملک عرب کے سب
جمع ہوتے تھے کعبہ کا حج بہی کرتے تھے بتون کو بہی پوجتے تھے ایمان اور کفر کو اونہون
نے گڈ بڈ کردیا تھا آپ اون سب کو اللہ کا کلام سناتے تھی اور اللہ کا پیغام پہونچاتے
تھے جہان جہان میلون مین لوگون کا مجمع ہوتا تھا وہان وہان آپ اللہ کے کلام
کی منادی کرنے کو تشریف لیجاتے تھے بازارون مین پکارتے تھی کہ اے لوگو کہو
لا الہ الا اللہ یعنے اللہ کے سوا کوئی مالک نہین مین اللہ کا پیغام پہونچانے والا ہون
تم اوسکو پوجو اور کسی چیز کو اوسکا ساجہی نہ ٹہراؤ بت پرست لوگ ان باتون کو سنکر پتہر
مارتے تھے اور آپکے جسم پاک سے خون بہاتے تھی آپکے ساتھہ کے ایمان والون کو کافر
پکڑتے تھے اور بہت شدت سے مارتے تھی اور بڑی بڑی ایذائین پہونچاتے تھے

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اون کو بہت تکلیف مین دیکھا اون کو حکم دیا کہ ملک حبش
کیطرف نکل جاؤ اور فرمایا کہ وہان ایک اچھا بادشاہ ہے کہ ظلم نہین کرتا ہے اور اوس کے پاس
کسی پر ظلم نہین کیا جاتا ہے تم اوس کی طرف نکل جاؤ یہان تک کہ اللہ مسلمانون کے لیے
کشایش کر دے آپنے یہہ بات نجاشی کے حق مین فرمائے اوسکا نام اصحمہ تہا اور نجاشی خطاب
تہا جب آپ نے یہہ فرمایا گیارہ مرد اور چار عورتین حبش کیطرف چلے گئے پہر حضرت جعفر طیار رض
نکلے اور حبش کیطرف مسلمانون کا تار بندہ گیا بہت مسلمان حبش مین جا کر امن وامان
سے رہے مکہ کے بت پرستون نے بادشاہ کے پاس کچہہ آدمی بہیجے اونہون نے جا کر بادشاہ
سے کہا کہ تیرے ملک مین جو یہہ لوگ آئے ہین یہہ فسادی لوگ ہین اونکو مت رہنے دے
اونہون نے اپنا دین چہوڑ دیا ہے اور ایک نیا دین نکالا ہے یہہ لوگ بیوقوف لڑکے
ہین اور اون کے باپون نے اور چچاؤن نے ہمکو اے بادشاہ تیرے پاس بہیجا ہے کہ
انکو ہم اپنے ساتہہ لیجاوین بادشاہ نے سبہون کو بلوایا اور دونو فرقون کا حال سنا
حضرت جعفر طیار رض نے بادشاہ سے کہا کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک کتاب اوتری
ہے جس نے بت پرستی کو مٹایا ہے جیسی کتاب حضرت عیسی علیہ السلام پر اوتری تہی
اسباعث سے یہہ لوگ ہمارے دشمن ہوگئے ہین تب بادشاہ نے سب درویشون اور
عالمون کو بلایا جو انجیل سے خوب واقف تہے اور اون سے قسم دیکر فرمایا کہ قسم اوس اللہ کے
جس نے عیسی کو انجیل دی ہے کہ قیامت کے اور عیسی کے بیچ مین ایک پیغمبر آوینگے
وہ بولے ہان حضرت عیسی علیہ السلام نے ایک پیغمبر کی بشارت دی ہے اور فرمایا ہے
کہ جو اوسپر ایمان لایا وہ مجہپر ایمان لایا اور جو اون سے منکر ہوا وہ مجہہ سے منکر ہوا
بادشاہ نے پوچہا کہ اونہون نے تمکو کیا بتلایا ہے حضرت جعفر طیار رض نے فرمایا کہ جناب
محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو اللہ کا کلام سناتے ہین اور ہمکو اچہی کام بتلاتے ہین اور
ہمارا حال یہہ تہا کہ ہم بتون کو پوجتے تہے اور مرے ہوئے جانورکو کہاتے تہے اور
بیحیائی کے کام کرتے تہی اور رشتون کو توڑتے تہی اور بڑے ظلم کرتے تہے جو کوئی
ہم مین قوی ہوتا تہا وہ کمزور کو کہا جاتا تہا ہمارا حال ایسا ہی رہا یہان تک کہ اللہ نے

ہماری طرف ایک امانت دار پیغامبر بہیجا اوس کے باپ دادون کا حال خوب اچھی طرح ہمیں
کہلا ہوا ہے وہ سچا ہے بڑا امانت دار ہے اوس نے ہمکو اللہ کیطرف بلایا کہ اوسکو پوجو اور
اوسکو اکیلا جانو فقط اللہ ہی کو پوجو اور تم اور تمہارے باپ دادی اوس کے سوا جنکو
پوجتے تھے اونکو چہوڑ دو پتہرون اور بتون کو مت پوجو آپ نے ہمکو حکم کیا کہ سچ بولو اور
امانت ادا کرو اور اپنے رشتون کو جوڑو اور اپنے ہمسایون سے سلوک کرو اور حرام
چیزون سے بچو اور ناحق خون مت کرو اور بے حیائی کے کام مت کرو اور فریب کی
بات مت بولو اور یتیمون کا مال مت کہاؤ اور جو عورتین قید والیان ہین اونپر تہمت
زنا کی مت لگاؤ آپنے ہمکو یہہ حکم کیا کہ اللہ کو پوجو اور کسی چیز کو اوسکا شریک مت
ٹہراؤ اور آپنے ہمکو نماز اور روزہ اور زکوۃ کا حکم فرمایا ہمنے آپ کو سچا جانا اور
آپکی باتون کا یقین مانا ہمنے فقط اللہ کو پوجا اوسکا کوئی شریک نہین ہے ہم کسی
چیز کو اللہ کے ساتھہ شریک نہین ٹہراتے جو کچھہ اللہ نے ہمپر حرام کر دیا اوس کو
ہم حرام جانتے ہین اور جو اللہ نے ہمپر حلال کر دیا اوسکو ہم حلال جانتے ہین یہہ
جو ہمارے قوم کے لوگ ہین ان باتون پر ہمکو عذاب دینے لگے تا کہ ہمکو ہمارے دین
سے پہیر دین اور ہم سے بتون کو پوجوا وین اور ہم پلید چیزون کو بہی حلال سمجہین
جب اونہون نے ہمپر بہت ظلم کیا اور ہمکو ہمارے دین سے روکا ہم تیری شہر کی
طرف نکلی اور سب کو چہوڑ کر تیرے پاس رہے اے بادشاہ ہم تیرے ہمسایہ مین
رغبت سے آن پڑے تو ہمکو تجہسی یہہ امید تہی کہ تیرے پاس ہمپر ظلم نہوگا جب بادشاہ
نے یہہ کلام سنا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کا پیغام لائی ہین تب بادشاہ
بولا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے جو تمنے سنا ہے تم وہ کلام میرے سامنے پڑہو تب حضرت
جعفر طیار رض نے سورہ عنکبوت پڑہی اور سورہ روم بہی پڑہی اللہ کا کلام سنکر
بادشاہ کی اور سب کی آنکہون سے آنسو بہنے لگے اور کہنے لگے کہ اے جعفر اس پاکیزہ
کلام مین سے کچہہ اور پڑہو تب اونہون نے سورہ کہف پڑہی تب ایک دشمن بول
اوٹہا کہ یہہ لوگ حضرت عیسی اور حضرت مریم کو برا کہتے ہین بادشاہ بولا کہ حضرت عیسی

اور حضرت مریم کو کیا سمجھتی ہو تب حضرت جعفر طیار رضہ نے سورہ مریم پڑہی جب حضرت عیسیٰ اور
حضرت مریم کا ذکر آیا تب بادشاہ بولا کہ حضرت عیسیٰ نے اس سے بڑہ کر کچہہ نہین کہا ہے
امام احمد ابن حنبل کی روایت مین ہے کہ بادشاہ قرآن سنکر اسقدر رویا کہ اوسکی
داڑہی آنسوؤن سے بہیگ گئی اور اوس کے پادری اسقدر روئی کہ اون کے
ورق سب بہیگ گئے بادشاہ نے کہا قسم اللہ کی یہہ کتاب اور موسیٰ کی کتاب ایک ہی
شمعدان سے نکلی ہین وہ بادشاہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا کہ وہ اللہ
کے پیغامبر ہین جنکی انجیل مین خبر ہے بیشک یہہ وہی پیغامبر ہین جنکی حضرت عیسیٰ
خوشی سنایا کرتے تھے یقین کیا یہہ وہی ہین امام احمد نے لکہا ہے کہ جو کافر کہ سے
آئے تھے جب بادشاہ کے پاس سے نکلا اونمین کا ایک شخص بولا کہ کل مین اوس کے
پاس پہر جاؤنگا اور ان لوگون کی جڑ کہود کے اوڑنگا انکا ایسا عیب اوس سے کہونگا
کہ انکی سرسبزی رہنے نہین دونگا مین بادشاہ سے کہونگا کہ یہہ لوگ عیسیٰ کو عبد یعنے
اللہ کا بندہ اور غلام کہتے ہین دوسرے دن اوس کے پاس گیا اور بولا کہ اے
بادشاہ یہہ لوگ عیسیٰ کے حق مین ایک موٹی سے بڑے بات بولتی ہین بادشاہ نے
اون لوگون کو بلا بہیجا بی بی ام سلمہ رضہ فرماتی ہین کہ کبہی اسطرح کا معاملہ نہین پڑا تہا
جیسا یہہ معاملہ پڑ گیا ایک سے ایک پوچہتا تہا کہ جب بادشاہ تم سے پوچہیگا تو عیسیٰ
علیہ السلام کے حق مین کیا کہوگے لوگ بولے ہم ویسا ہی کہین گے جیسا اللہ نے
فرمایا ہے اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بتلایا ہے اسمین جو کچہہ ہونے ہو سو ہو
جب یہہ لوگ بادشاہ پاس گئی اوس نے پوچہا تم عیسیٰ کو کیا کہتے ہو حضرت جعفر طیار
رضہ بولے کہ ہم وہی کہتے ہین جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بتلایا ہے کہ حضرت
عیسیٰ اللہ کے عبد یعنے بندے اور غلام ہین اور وہ اللہ کی روح ہین یعنے اوسکی
بنائی ہوئی روح ہین اور وہ اللہ کا کلمہ ہین جسکو اللہ نے مریم مین ڈالدیا وہ مریم اوس
وقت تک کواری تہین اور دنیا سے الگ تہین بادشاہ نے جب یہہ کلام سنا اپنا
ہاتہہ زمین پر مارا اور ایک تنکا اوٹہا کر کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے تمہاری اس سے بڑہ کر

اتنا بھی نہین کہا بادشاہ کو لا کہ جاؤ ملک مین امن و امان سے رہو اب پہر مکہ کا حال سنو جناب
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن اوترنے کے شروع ہونیکے پانچ برس بعد حضرت عمر رض
ایمان لائی اون کے ایمان لانے کا قصہ یہہ ہے کہ اون کی بہن اور بہنوئے اون سے
پہلے مسلمان ہو چکے تھے جب اون کو خبر پہونچی بہن کے یہان گئے وہ لوگ سورہ
طہٰ پڑہ رہے تھے انہون نے بہن اور بہنوئے کو شدت سے مارا اون کے بہن غصہ
مین آکر بولین مین گواہی دیتی ہون کہ اللہ کے سوا کوئی مالک نہین اور بیشک
محمد اوس کے بندے اور اوس کے پیغام پہونچانے والے ہین تب انہون نے اوس
کتاب کو لیا اور سورہ طہٰ کو پڑہا دوسری روایت سے معلوم ہوا کہ اوس مین سورہ
حدید بھی تھے حضرت عمر رض فرماتے ہین کہ ہینے لکہا ہوا دیکہا بسم اللہ الرحمن الرحیم
جب مین نے اللہ کا نام دیکہا مین ڈر گیا اور ہینے کتاب ڈالدی پہر میرا جی ٹہیرا اپنے اوسکو
اوٹھا لیا کیا دیکہتا ہون کہ اوس مین لکہا ہے سَبَّحَ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
یعنے پاکی بولی اللہ کے لیے اون چیزون نے جو آسمانون اور زمین مین ہین پہر مین
وہشت مین آگیا حضرت عمر رض نے جب اسطرح کی تاثیر اللہ کے کلام کی اپنے دل مین
پائی اوسیوقت جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور کلمہ پڑہا اور
مسلمانون نے اس خوشی مین اسطرح اللہ اکبر کہا کہ مکہ کے رستون مین لوگون نے
سنا حضرت عمر رض کے محمدی ہو جانے سے بت پرستون کی کمر ٹوٹ گئی انکا رعب سب
کافرون پر چہا گیا جن دنون مین جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مین تہی اون
دنون مین ایران والون مین اور روم کے نصاریٰ مین لڑائی ہوئے ایران
والون نے نصاریٰ پر غلبہ کیا ایران کا بادشاہ اون دنون مین خسرو پرویز تہا
لب التواریخ والا پادری لکہتا ہے کہ سن چہہ سو سولہ عیسوی مین ایران والون
نے دوسرے خسرو کی حکومت مین یروشالم کو لے لیا پادری شیرنگ نے الکتاب
کے مقامات المعروف کے انتیسوین صفحہ مین لکہا ہے کہ سن چہہ سو تیرہ عیسوی
مین ایران کے بادشاہ خسرو نے اوس شہر یعنے یروشالم پر چڑہائی کر کے اوسکو

لے لیا اور نوّے ہزار آدمیون کو قتل کیا اور عیسائیون کے سب گرجون اور برکت کے مقامون
کو ڈہا دیا اے ایمان والو اون دلون مین اللہ نے سورہ روم مین اپنے رسول برحق
محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ رومیون پر اور رون کا غلبہ ہوا ہے اب چند برس مین
رومی غالب ہونگے اس کے بعد جسدن جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے میدان
مین مکہ کے بت پرستون پر فتح پائی اوسیدن روم کے نصاریٰ ایران والون پر غالب
ہوئے اس پیش خبری کا ظہور دیکھکر بہت لوگ مسلمان ہوئے جب جناب محمد صلی اللہ
علیہ وسلم پر قرآن کا اوترنا شروع ہونے سے ساتوان برس شروع ہوا مکہ کے کافرون
نے آپ کے قتل کرنے پر اکا کیا اور آپس مین ایک اقرار نامہ لکہا کہ ہاشم کے اولاد
کے ہاتھ ہم کوئی چیز نہ بیچین گے اور اون سے بات نکرینگے اور اون کے پاس نہ بیٹھینگے
یہانتک کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے سپرد کر دین اس خط کو کعبہ مین لٹکا دیا
تب ہاشم جو آپ کے پردادا تھے اون کے نسل کے لوگ ابوطالب کی گہاٹی مین سمٹ
گئے اور مطلب جو ہاشم کے بہائی تہی اون کی نسل کے لوگ بہی ابوطالب کے پاس
گہاٹی مین جمع ہوئے اور دشمنون نے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ کے
ساتھ والون کو گہیر لیا اور اناج کا پہونچنا بند کیا سو وہ حج کے موسم مین نکلتے تہے پہر
دوسرے حج مین نکلتے تھے یہانتک کہ اون پر انتہا کی تکلیف پہونچی اور اوس مین
تین برس ٹہیرے رہے یہانتک کہ اون کے لڑکون کے رونے کی آواز اوس گہاٹی کے
پیچہے سے سنی گئی پہر اللہ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اون کے خط کا حال
تبلا دیا کہ زمین کے کیڑے نے کہا لیا جو کچہ اوس مین زیادتی اور ظلم تہا اور جس قدر
اوس مین اللہ کا ذکر تہا وہ باقی رہ گیا آپنے ابوطالب کو اسکی خبر دی ابوطالب نے
اون لوگون کو خبر دی اور کہا کہ میرے بہتیجے نے ایسا ایسا کہا ہے پہر اگر وہ جہوٹا نکلے
گا تو ہم اوسکو تمہارے حوالے کر دین گے اور اگر سچا نکلے تو تم ہمارے رشتہ توڑنے
سے اور ظلم سے باز آؤ وہ لوگ بولے کہ تمنے انصاف کی بات کہی جب اونہون نے
اوس کاغذ کو دیکہا تو جیسا آپنے فرمایا تہا ویسا ہی پایا تب وہ سب شرمندہ ہوئے اور

بولے کہ نکلو اپنے گھرون مین آؤ تب وہ سب اپنے گھرون مین آ گئے بعد اسکے ابو طالب
مر گئے فائدہ یہہ لوگ جو اس گھاٹی مین آپکے ساتھہ تھے اون مین بعضے آپ پر
ایمان لائی تھے اور بعضے کافر تھے مگر رشتہ داری کی باعث سے اونھون نے آپکی
حمایت کی ابو طالب دلمین یقین رکہتے تھے مگر ظاہر مین کلمہ نھین پڑہا آپ نے فرمایا کہ
اونکو ٹخنون تک آگ لگی ہی اور اگر مین نہوتا تو آگ کے نیچی کے درجے مین ہوتے ابو طالب
کے مرنے کے بعد کافرون نے بہت شدت سے آپکو ستانا شروع کیا تب آپ طائف
کیطرف تشریف لے گیے وہان قوم ثقیف کے سردارون کو اللہ کیطرف بلاتے رہے
اون لوگون نے آپکو مکہ والون سے بڑھ کر بڑے بڑے ایذائین پہونچائین وہ
لوگ آپکی ایڑیون پر پتھر پھینکتے تھے آپکی دونو جوتیان خون سے رنگین ہو جاتی تھین
جب آپ طائف سے پلٹے آپکے دونو پاؤن سے خون بہتا تہا رستے مین ایک
باغ مین ٹھہرے عداس عیسائی آپکی باتین سنکر ایمان لائی اسی راستے مین آپنے
وہ دعا مانگی جو مشہور ہے جسکا شروع یہہ ہے کہ یا اللہ مین تجھسے گلہ کرتا ہون اپنے
زور کی سستی کا اور اپنے وسیلے کے کمی کا اور لوگون کے آگے اپنی بے قدری کا اے
سب رحم کرنے والون سے زیادہ رحم کرنے والے جب آپ بطن نخلہ مین پہونچے
وہان نماز پڑہ رہے تھے کچھہ جنون کا اودہر سے گذر ہوا وہ سب قرآن سنکر
ایمان لائی اونکا ذکر اللہ تعالی نے سورہ احقاف مین کیا ہے اس سے پہلے بھی
کچھہ جن قرآن سنکر ایمان لاچکی تھے اونکا ذکر سورہ جن مین ہے اوس مرتبہ آپنے
اونکو دیکہا نہین تہا یہہ جن جاب ایمان لائی یہہ جاکر بہت بڑا مجمع جنون کا لیکر
پھر آئے آپنے اون سے حجون مین رات کے آنے کا وعدہ کیا رات کو آپ
مقام حجون مین تشریف لے گئے اور تمام رات جنون کو قرآن سناتے رہے جنون
کا بار بار آپکے پاس حاضر ہونا اور ایمان لانا جا بجا حدیثون مین ثابت ہے ابن
سعد نے جعد ابن قیس سے روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ ہم چار آدمی اپنے
وطن سے حج کے ارادہ پر چلے یمن کی ملک کی راہ مین ایک جنگل مین چلے جاتے تھے

ایک آواز شعروں کی آئی جن مین یہہ مطلب تہا کہ اے سوار و جاننے والو جب زمزم اور
حطیم پر پہونچو تو ہمارا اسلام پہونچا ئیو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جنکو اللہ نے پیغامبر کیا ہے
اور یہہ کہدیجیو کہ ہم تمہارے دین کے تابع ہین اسی بات کی ہمکو تاکید کر گئے ہین مسیح
بیٹے مریم کے ابن قیم رح نے زاد المعاد مین لکہا ہے کہ آپ بطن نخلہ مین کئی دن رہے
زید ابن حارثہ رض نے عرض کیا کہ آپ کیونکر مکہ والون مین جاتے ہین اونہون نے
تو آپکو نکالدیا آپنے فرمایا کہ اے زید اللہ کشایش دینے والا ہے اور اپنے دین کی
مدد کرنے والا ہے اور اپنے نبی کو غلبہ دینے والا ہے جب آپ حرا پہاڑ تک پہونچے
ایک مرد کو مطعم ابن عدی کیطرف بہیجا کہ مین تیری پناہ مین داخل ہوتا ہون وہ بولا
اچہا پہر اوس نے اپنے بیٹون کو اور اپنے قوم کو بلایا اور کہا تیار رہو اور کعبہ کے
پاس رہو مینے محمد کو پناہ دی ہے تب آپ مکہ مین داخل ہوئے اور کعبہ کے پاس
دو رکعتین پڑہین اور اپنے گہر مین تشریف لائے اور مطعم ابن عدی اور اوس کے
بیٹے آپکو گہیرے ہوئے تہے یہانتک کہ آپ اپنے گہر مین داخل ہوئے مکہ مین ایک
رات کو اللہ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو آپ کے پاس بہیجا وہ آپکے پاس
اللہ کے حکم سے ایک سفید جانور لیکر آئے کہ جو براق کہلاتا تہا آپکو اوس پر سوار
کر کے شہر یروشالم مین مسجد بیت المقدس مین لے گئے وہان اللہ نے سب پیغمبرون
کو بہیجا آپ سب کے امام ہوئے اور سب پیغمبرون نے آپ کے پیچہے نماز پڑہی پہر حضرت
جبرئیل علیہ السلام آپکو وہان سے ساتون آسمانون کے اوپر لے گئے وہان حضرت
جبرئیل علیہ السلام نے آپکو اپنی اصلی صورت دکہلائی چہہ سو بازو پہیلا دیے اور ایک
مرتبہ زمین مین بہی یہہ اصلی صورت دکہلائی تہی امام نسائی کی روایت مین ہے
کہ آپ فرماتے ہین پہر جبرئیل مجکو لیکر سات آسمانون کے اوپر چڑہے پہر بیری کے درخت
تک آئے اور بخاری کی بہی ایک روایت مین ساتون آسمانون کے ذکر کے بعد یہہ
لفظ ہے کہ پہر وہ آپکو لیکر اوس سے اوپر اتنا چڑہے کہ اوسکو اللہ کے سوا کوئی نہین
جانتا یہان تک کہ آپ بیری کے درخت تک آئے ان دونون روایتون سے ثابت ہوا

کہ وہ درخت ساتوین آسمان سے بہت دور ہے ابن جریر نے لکہا ہے کہ کعب احبار نے فرمایا
کہ وہ درخت عرش کی جڑ مین ہے امام نسائی رح کے روایت مین ہے کہ مجکو ایک بدلی نے
ڈہانک لیا پہر مین سجدہ مین گر پڑا ابن ابی حاتم کی روایت مین یہہ لفظ ہے کہ مین اوس
درخت تک پہونچا پہر ایک بدلی نے مجکو ڈہانک لیا اوس مین ہر طرح کی رنگ تہے پہر جبرئیل
نے مجکو چہوڑ دیا اور مین اللہ کے سامنے سجدہ مین گر پڑا پہر بہت کچہہ بیان ہے اوسکا
خلاصہ یہہ ہے کہ اللہ تعالے نے آپ سے باتین کین اور پانچ نمازین آپ پر اور
آپ کی امت پر فرض کر دین یہہ احوال حدیث کی کتابون مین بہت پہیلاؤ کے ساتہہ
آتا ہے اور جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پاک سے بہت لوگون نے اسکو
سنا ہے مگر اس جگہہ مکہ سے یروشالم تک کا کچہہ احوال لکہنا بہت ضرور ہے امام نسائی
کی روایت مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین چلا پہر جبرئیل نے
کہا اوترو نماز پڑہو مینے یہی کیا وہ بولے تم جانتے ہو تمنے کہان نماز پڑہی ہے تمنے نماز
پڑہی ہے طیبہ مین یعنے مدینہ مین اور اوسیطرف گہر چہوڑکر جانا ہوگا پہر کہا اوترو
نماز پڑہو مینے نماز پڑہی وہ بولے تم جانتے ہو تمنے کہان نماز پڑہی تمنے طور سینا
پر نماز پڑہی جہان اللہ نے موسیٰ علیہ السلام سے باتین کین ہین پہر کہا اوترو
نماز پڑہو مینے نماز پڑہی وہ بولے تم جانتے ہو تمنے کہان نماز پڑہی ہے تمنے نماز پڑہی ہے
بیت لحم مین جہان عیسیٰ پیدا ہوئے پہر مین بیت المقدس مین داخل ہوا پہر
انبیا میرے واسطے جمع کئے گئے پہر جبرئیل نے مجکو آگے بڑہا دیا یہانتک کہ مینے اونکی
امامت کی پہر مجکو نیچے والے آسمان کیطرف لیکر چڑہے ابن ابی حاتم کی روایت مین
یہہ لفظ ہے کہ جب آپ بیت المقدس مین پہونچے اوس جگہہ تک پہونچے جو محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کا دروازہ کہلاتا ہے اوس پتہر کیطرف آئے جو وہان تہا جبرئیل نے اوسکو
اپنے اونگلی سے دبایا اور اوسمین چہید کر دیا پہر اوس کو یعنے براق کو باندہا پہر چڑہے
جب دونو مسجد کے صحن مین یعنے اونچی مقام مین سیدہے کہڑے ہوئے آگے بہت
کچہہ بیان ہے جاننا چاہیئے کہ وہ پاک مسجد اگرچہ اون دنون مین ویران پڑی ہوئی تہی

اگر ایسا نہین ہوا تہا کہ اوس کے نشان بالکل مٹ گئے ہون اللہ تعالے نے جو اپنی پاک کتابون
مین اس مسجد کے آباد کرنے کا وعدہ کیا تہا اوس وعدہ کا پورا کرنا یون شروع کیا کہ اللہ نے
اپنے پیارے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک وہان پہونچائے اور سب پیغمبرون کو
وہان جمع کیا سب نے وہان نماز پڑہی ہے یہہ اوس مسجد کے آباد کرنے کے بنیاد ڈالی اوس
مسجد کو اگلے بڑی بڑی مصیبتون کے بدلے اتنے بڑی نعمت عنایت فرمائی اگرچہ اون دنون
مین وہ ملک کافرون کے ہاتہہ مین تہا اور اوس پاک مسجد مین جو بڑی چٹان ہے اور
بڑے برکت کا مقام ہے جس کو اب ہم محمدی لوگ تخت رب العالمین کہتے ہین اوس کو
نصاری نے یہودیون کی ضد مین گوبر کا ڈہیر لگا رکہا تہا مگر اللہ کے نزدیک اوس
مسجد کی پاکیزگی اور عمدگی مین کچہہ فرق نہین ایا تہا اوس چٹان سے علیحدہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے سب پیغمبرون کے ساتہہ نماز پڑہی ہے مولانا جلال الدین
سیوطی رح نے جو کتاب مسجد بیت المقدس کے فضائل مین لکہی ہے اوس مین
لکہا ہے کہ حضرت صفیہ رض جو جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی تہین اونہون نے
کعب رح سے فرمایا اے ایمان والون کی مان اس جگہہ نماز پڑہو کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے نبیون کے ساتہہ نماز پڑہی ہے جب آپ آسمان تک بلائے گئے اور کعب رح نے
اوس دور کے قبہ کیطرف اشارہ کیا جو اوس چٹان کے پیچہے ہے یہان سے معلوم
ہوا کہ وہ قبہ اوس چٹان سے بہت دور ہے جہان آپنے نبیون کے ساتہہ نماز
پڑہی یہہ کعب پہلے یہودیون کے بہت بڑے عالم تہے پہر محمدی ہوئے اونکو تحقیق
معلوم تہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی جگہہ نماز پڑہی ہے پہر مولانا جلال الدین
سیوطی رح لکہتے ہین کہ روایت آئی ہے کہ جو کوئی اوس قبہ مین قصد کرکے آویگا
اور اوسکو دنیا اور عقبی کی حاجتون مین سے کوئی حاجت ہوگی پہر دو رکعت یا
چار رکعت پڑہیگا اوسکو دعا کا جلد قبول ہونا ظاہر ہو جاویگا اور اوس مقام کی
برکت کو پہچانیگا کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وہان نماز پڑہی ہے اور وہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قبہ کہلاتا ہے یعنے وہ قبہ جو اوس چٹان کے پورب طرف ہے

اور اوسکا نام قبہ سلسلہ بولا جاتا ہے اور وہی ہے جسکو عبد الملک ابن مروان نے بنایا ہے
مولانا جلال الدین رح درمنثور مین لکھتے ہین کہ ابن مردویہ نے حضرت عمر رض تک سند پہونچائی
کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مینے نماز پڑہی ہے اوس رات مین کہ مین سیر کو بلایا
گیا مسجد کے آگے کے درجہ مین پہر داخل ہوا مین اوس چٹان کے طرف اس روایت
سے یہی معلوم ہوا کہ آپنے اوس چٹان سے علیحدہ نماز پڑہی مولانا جلال الدین لکہتے
ہین کہ قبہ معراج کا ظاہر ہے اوس چٹان کے صحن مین مشہور ہے اوس کی زیارت کا
قصد کیا جاتا ہے اور مشرف نے یعنے ابو المعالی مشرف ابن مرجا مقدسی رح نے فرمایا
ہے کہ دو آدمیون نے بہی اسمین اختلاف نہین کیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
اوس قبہ کے پاس سے چڑہائی گئی ہین جو قبہ معراج کا کہلاتا ہے مولانا جلال الدین
لکہتے ہین کہ کہا جاتا ہے کہ قبہ معراج کے پہلو مین اوس چٹان کے صحن مین ایک
قبہ پاکیزہ تہا پہر جب اوس چٹان کے صحن مین پتہر بچہائی گئے وہ قبہ دور کیا گیا اور
اوس کی جگہہ پر ایک پاکیزہ محراب زمین مین بنایا گیا جسپر سرخ سنگمرمر کا خط کہینچا
ہوا ہے ایک دائرہ مین اوس چٹان کے صحن کے پتہرون کی سیدہ پر اور کہا جاتا ہے
کہ اوس محراب کی جگہہ وہی جگہہ ہے جہان ہمارے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم
نے نبیون اور فرشتون کے ساتہہ نماز پڑہی تہی آسے ایمان والو جب معراج کی
رات کی صبح ہوئی آپنے کافرون کے سامنے بیان فرمایا کہ مین آج کی رات بیت المقدس
مین گیا تہا کافرون نے کہا کہ ہم تو اونٹون پر سوار ہو کر مہینہ بہر مین وہان پہونچتے
ہین اور مہینہ بہر مین پلٹتے ہین آپ ایک رات مین کیونکر وہان تک گئے اور پلٹ
آئے اون لوگون نے کہا کہ اوس مسجد کے پتے بتلا ئیے آپ نے اوس کے سب پتے
اور نشان بتلا دیے امام بیہقی کی روایت مین یون ہے کہ ایک کافر بولا کہ مین
بیت المقدس کو سب لوگون سے زیادہ پہچانتا ہون کہ اوسکی بنا کیسی ہے اور
اوسکی وضع کیسی ہے اور وہ پہاڑ سے کس قدر نزدیک ہے آپنے سب پتے اور نشان
بتلا دئیے کہ اوس کی بنا ایسی ہے اور اوسکی وضع ایسی ہے اور وہ پہاڑ سے اسقدر

نزدیک ہے وہ بولا کہ آپنے سچ کہا اون لوگون کے کچہہ قافلے اوس طرف کو گئی ہوئی تہی
آپنے اون قافلون کے پتے اور نشان صاف صاف بتلائی جب وہ قافلے آئی وہ سب پتے
اور نشان لوگون نے ٹہیک پائے تب بہی منکرون نے کہا یہہ جادو ہے مولانا جلال الدین
لکہتی ہین کہ حضرت میمونہ رضہ جو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوے ہین اون سے
روایت ہے کہ اونہون نے کہا اے پیغام پہونچانیوالے اللہ کے ہمکو بیت المقدس
کے مقدمے مین فتوے دیجیئے آپنے فرمایا اوس تک جاؤ اور اوس مین نماز پڑہو مینے
کہا اے اللہ کے پیغام پہونچانے والے پہر کیونکر ہو اور اون دنون مین اوس مین
رومی لوگ تہی آپ نے فرمایا اگر تم سے نہو سکے تو زیتون کا تیل بہیجدو کہ اوس کی
قندیلون مین چراغ روشن کیا جاوی اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ وہان
قندیلین بہی تہین شاید اون مین چراغ روشن ہوتے ہون یا کوئی چراغ روشن
نکرتا ہو اسلیئے آپنے فرمایا کہ وہان تیل بہیجدو اور اللہ نے آپ پر آئندہ کا احوال
کہول دیا تہا کہ وہان میری امت کے لوگ جاوینگے اور قندیلون مین چراغ
روشن کرینگے تو شاید آپکا مطلب یہہ ہو کہ آئندہ زمانہ مین اگر تم وہان نجا سکو تو
وہان کی قندیلون کے واسطے تیل بہیجدیجیو اے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب
آپنے اور آپکے ساتہہ والون نے دس برس تک مکہ مین کافرون کے ظلم اوٹہائے
اور اللہ کی راہ مین جان کو نذر کرنا قبول کیا تب اللہ نے آپکو مدینہ مین بہیجا پہلے مدینہ
کے کچہہ لوگ آئے آپنے اون کو اسلام کی طرف بلایا وہ مسلمان ہوئے اور مدینہ کے
طرف پلٹ گئے مدینہ مین اسلام پہیلا پہر آپنے مصعب کو مدینہ مین قرآن پڑہانے کی
لئے بہیجا پہر بہت لوگ مدینہ سے آئی اور ایمان لائی آپنے مسلمانون کو مدینہ کیطرف
ہجرت کا اذن دیا مکہ سے سب لوگ مدینہ مین جا رہے فقط حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضہ اور حضرت علی رضہ رہگئی اور کچہہ لوگ وہ رہگئی جنکو
کافرون نے زبردستی قید کر رکہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے حکم کی راہ دیکہہ
رہی تہی کافرون نے ایک مکان مین جمع ہو کر مشورہ کیا اور سب نے آپکا قتل کرنا

ایسا کیا حضرت جبرئیل اللہ کا پیغام لائے اور فرمایا کہ آج کی رات اپنی جگہہ پر مت سوئیے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم دوپہر کے وقت حضرت ابوبکر رضہ کے گھر مین تشریف لائی اور فرمایا کہ اللہ نے مجکو نکلنے کا اذن دیا آپ نے حضرت علی رضہ سے فرمایا کہ میرے لیٹنے کی جگہہ پر رات کو رہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور ایک برتن مین کنکریان لے لین اور اونکو کافرون کی سرون پر ڈالتے گئے اور اونہون نے آپکو نہ دیکھا اور آپ یہہ ایت پڑہتے جاتے تھے وَجَعَلْنَا مِن بَيْنِ أَيْدِيهِمْ سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَأَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ یعنے اللہ فرماتا ہے کہ ہمنے بنادی اونکی آگے ایک دیوار اور اون کے پیچھے ایک دیوار پہر ہمنے اونکو ڈہانک لیا پہر وہ نہین دیکھتے ہین آپ حضرت ابوبکر رضہ کے گھر کے طرف گئے اور اونکو ساتھ لیکر رات کی وقت نکل گئے اور کافر لوگ دروازون کی دراڑون سے جہانکتے رہے اور اس فکر مین رہے کہ آپکو قتل کرین اسی فکر مین رات گذر گئی صبح کو حضرت علی رضہ اوس بچھونے سے اوٹھے اون سے کافرون نے پوچھا کہ آپ کہان ہین وہ بولے مجکو معلوم نہین جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضہ جاکر غار ثور مین داخل ہوئے کافرون نے پتا لگایا اور غار کے پاس پہونچے مگر اللہ نے اونکی آنکھون کو اندہا کر دیا آپ تین شب غار مین رہے یہانتک کہ ڈہونڈنے والے تہک کر بیٹہہ رہے تب آپ غار سے نکلے جب کافرون کا کچہہ بس نہ چلا تو لوگون سے کہدیا کہ جو کوئی ان دونو کو لے آویگا ہم اوس کو اوتنا مال دینگے جتنا اون دونو کے خون کے بدلے مین دیا جاوے سراقہ ابن مالک اوس وقت تک مسلمان نہین ہوا تہا اوسکو پتا مل گیا وہ گہوڑے پر سوار ہوکر آیا اور آپکو پایا آپ نے اوس کو بد دعا دی اوس کے گہوڑے کے دونو ہاتہہ زمین مین دہس گئے وہ بولا مینے جانا یہہ مصیبت مجپر تم دونون کی بد دعا سے آئی ہے تم میرے واسطے دعا کرو اور مین اقرار کرتا ہون کہ مین لوگون کو تمہاری طرف سے پہیر دونگا آپنے دعا کی اوسکا گہوڑا چھوٹ گیا وہ چلا گیا اور ڈہونڈنے والون سے کہتا تہا کہ مین اسطرف دیکھہ چکا یعنے وہ ادہر نہین ہے سراقہ یہہ معجزہ دیکھہ چکے تھے آخر کو مسلمان ہوئی جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضہ مدینہ مین پہونچے پہر حضرت

علی رضہ مدینہ مین آئی جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف لانے سے مدینہ کے مسلمانون
کو بہت بڑی خوشی ہوئی اللہ نے اوس دین کے بادشاہ کو ظاہر کی بادشاہی بھی عنایت
فرمائی جیسا کہ حضرت اشعیا علیہ السلام کے ترپنوین باب مین خبر دی تھی کہ پہلے آپ دشمنون
کے ہاتھہ سے بڑی بڑی ایذائین اور صدمے اوٹھاوینگے تب اللہ آپکو عروج اور
ترقی دیگا اور آپ کے ہاتھہ سے اللہ کے دین کا عروج ہوگا دن بدن لوگ ایمان قبول
کرتے جاتے تھے اور کافرون کا زور گھٹتا جاتا تھا اسکا بیان دالو یہہ آپکا اور آپکے
ساتھہ والونکا مکہ مین دشمنون کے ہاتھہ سے مصیبتون کا اوٹھانا اور اللہ کے حکم پر ہمیشہ
رہنا ایسی کھلی دلیل آپ کی سچائی کی ہے کہ بعضے بعضے پادریون کا بھی دل پگھل گیا
اور اون سے بغیر اقرار کئے رہا نہ گیا کتاب سیرت محمدی جو پادری امیرل ولیم میور
نے لندن مین ۱۸۶۱ء مین چھاپی ہے اوس کی چوتھی جلد کے تیسوین باب کی
تین سو چودہوین صفحہ مین لکھا ہے کہ ایک لحظہ کے لئے اوس زمانہ پر نظر کرین جبکہ
ہر ایک شخص جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا شریک حال تھا مکہ مین واقعہ سے باہر کر دیا گیا اور
ابوطالب کی گھاٹی مین وہ لوگ قید رہے اور وہان تین یا چار برس تک محتاجی
اور سختی کی برداشت کرتے رہے وہ تو بڑے ہی مضبوط اور قوی اسباب ہون گے
جو اس امر کے باعث ہوئے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اون تمام مخالفیون اور کھلی
ہوئی ناامیدی اور نامقصدی مین اپنے دین کی خبر پر قائم رہے جونہی وہ قید سے
چھوٹے وہ اپنے شہر سے ناامید ہو کر طائف کو چلے اور وہان کے حاکمون اور رئیسون
کو توبہ کی دعوت کی وہ تنہا اور بے مددگار تھے مگر وہ کہتے تھے کہ میرے ساتھہ اللہ کا
پیغام ہے اوس شہر سے لوگون نے اونکو ذلت سے نکالدیا اون کی پنڈلیون سے
خون جاری تھا کیونکہ شہر والون نے اونکو زخم پہونچائے تھے وہان سے چلکر وہ تھوڑے
دور پر ٹھہرے اور اللہ کے حضور شکایت کی پھر مکہ کو پھرے اور وہان پھر بھی ناامیدی
کے کام پر مگر انجام مین کامیابی کے کامل یقین پر مشغول ہوئے ہمکو زمانہ مین ایسی
مثال کی عبث تلاش ہے جس مین نبی عربی صلی اللہ علیہ وسلم کیطرح پر کوئی شخص

تیرہ برس تک نا امیدی اور خوف اور اذیت مین ایمان پر مضبوط رہکر توبہ کا وعظ کہتا رہا
ہوا اور اللہ کے غضب سے شہر والون کو ڈراتا رہا ہوا ایک چھوٹی سی گروہ مسلمان زن
و مرد کے ساتھ گالیون اور دہمکیون اور خوف کو آئندہ کے صابرانہ اور کمال کے
امید پر برداشت کرتے رہے اور جب آخرکار پیغام اون ایک دور کے ملک سے آیا تو
وہ پیغمبر تمام انتظار کرتے رہے یہانتک کہ اون کے سب ساتھ والے ہجرت کر گئے اور
تب خود بہی اوس قوم ناشکر اور ناخدا ترس کے دریان سے ہجرت کر گئے تمام ہوا قول
پادری کا آگے ایمان والے جسدن جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تشریف
لائے عبد اللہ ابن سلام رضہ جو یہودیون مین سب علم والون کے سردار تہے اور
حضرت یوسف علیہ السلام کے نسل مین تہے آپ کے آنیکی خبر سن کے بیتاب ہوکر جلد
سے حاضر ہوئے اور سچے محمدی ہوئے ابن اسحاق نے سیرت مین لکہا ہے کہ عبد اللہ
ابن سلام نے فرمایا ہے کہ مینے جب آپکا ذکر سنا مینے آپکا پتا اور آپکا نام اور آپکا زمانہ
پہچانا جسمین ہمکو آپکا انتظار تہا مین اس بات کو چہپائے ہوئے تہا یہانتک کہ آپ مدینہ
مین تشریف لائے مین حاضر ہوا اور ایمان لایا پہر مین اپنے گہر والون کیطرف گیا اور
اونکو حکم کیا وہ بہی ایمان لائے اور میری پہپہی خالدہ مسلمان ہوئین اور وہ بہت
اچہی مسلمان ہوئین صحیح بخاری مین ہے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیون
کو بلاکر پوچہا کہ عبد اللہ کیسا شخص ہے وہ بولے ہم سب سے اچہا اور اوس شخص کا بیٹا
ہے جو ہم سب سے اچہا تہا اور ہم سب سے علم مین بڑہ کر ہے اور ایسے شخص کا بیٹا ہے
جو ہم سب سے علم مین بڑہ کر تہا آپنے فرمایا بہلا اگر وہ ایمان لاوے یہودی بولے وہ
ایسا نہین ہے کہ آپ پر ایمان لاوے عبد اللہ ایک کونے مین سے نکلکر کہنے لگے کہ
مین گواہی دیتا ہون کہ اللہ کے سوا کوئی مالک نہین اور محمد اوس کے پیغام پہنچانے
والے ہین اوسیوقت یہودی کہنے لگے کہ عبد اللہ ہم سب سے بدتر ہے اور ایسے
شخص کا بیٹا ہے جو ہم سب سے بدتر تہا حضرت سلمان فارسی جو عیسائی تہے
اور بہت سے عیسائی درویشون کی خدمت مین رہے تہے خود بخود آپ پاس۔

حاضر ہوئے جو جوتیے اور ریگستان آپکے اونھون سنا ایک عیسائی درویش سے سنی تھی وہ سب
تھے آپ میں پاسے مسلمان ایمان لائے اور بعثت محمدی ہوئے تھے مدینہ میں جناب پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد بنوائی جو آپ کی مسجد کہلاتی ہے جیسا کہ حضرت زکریا علیہ السلام
کے صحیفہ میں اللہ نے فرمایا تھا کہ آئیگا ایک اور بنائیگا اپنی مسجد کیطرف وہ سردار جسکے
تلاش میں تم ہو مدینہ میں آپ کو اللہ نے جہاد کا حکم بھیجا پہلے پہل مکہ کے بت پرستون
سے لڑنے کا حکم ہوا کیونکہ اون لوگون نے دس برس تک آپ پر اور آپ کے ساتھ
والون پر بڑے بڑے ظلم کیے تھے مکہ کے بت پرستون سے بدر کے میدان میں لڑائی ہوگئی
آپکے ساتھ تین سو تیرہ آدمی تھے کافرون کیطرف ایک ہزار کا لشکر تھا اللہ تعالے
نے آسمان سے فرشتون کی فوجین بھیجین فرشتون نے بعضے کافرون کو قتل کیا
بعضون کو مشکین باندھ باندھ کر ڈالدین اور لوگون نے آنکھون سے دیکھا کہ آسمان
کیطرف سے فرشتے نے آکر سبکو باندھ لیا وہ لوگ محمدی ہوگئے جناب محمد صلی اللہ علیہ
وسلم نے تھیلی بھر کنکر اوٹھائی اور کافرون کے منھ پر پھینکے اللہ نے اون کنکرون کو
بڑی طاقت دی اون کنکرون نے کافرون میں سے کسی کو نہیں چھوڑا ہر ایک کی
آنکھون میں وہ کنکر جا پڑے کافر ستر قتل ہوئے اور ستر قید ہوئے باقی سب پیٹھ
پھیر کر بھاگے اور چودہ مسلمان شہید ہوئے دوسرے سال اُحُد پہاڑ
کے پاس مکہ کے بت پرستون سے پھر لڑائی ہوئی اس لڑائی میں ستر مسلمان شہید
ہوئے حضرت حمزہ رض آپ کے چچا اسی لڑائی میں شہید ہوئے اون دنون میں
مخیریق یہودی ایمان لایا اور محمدی ہوا ابن اسحاق نے سیرت میں لکھا ہے کہ مخیریق
عالم تھا اور جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اون کے نشانون سے پہچانتا تھا مگر اوسپر
اپنے دین کی الفت غالب آئی اور اوسی پر رہا یہانتک کہ جب اُحُد کا دن ہوا مخیریق
نے کہا اے یہودیون کی گروہ قسم اللہ کی تمکو معلوم ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی
مدد کرنا تمپر واجب ہے وہ بولے کہ آج ہفتی کا دن ہے اوس نے کہا تمپر کچھ ہفتہ نہیں
ہے پھر اوس نے اپنا ہتھیار لیا اور کہا اگر میں آج مارا گیا تو میرا مال محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کیواسطے ہے وہ اوسمین ترین جو اللہ اور اوسکے دل مین ڈالو پہر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس آیا اور جب لڑائی ہوئی وہ لڑا یہانتک کہ قتل کیا گیا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ مخیریق سب یہودیون سے بہتر ہے اور آپ نے اوسکے مال کو لیا اور اکثر خیرات
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ مین اوسی مین سے تہین آپ نے پہلے اہل یہودیون
سے صلح کی تہی کہ ہم تم سے نہین لڑینگے نہ کسی بت پرستون کی مدد کا نے سے یہودی اگر قول
توڑنے پر طیار ہوئے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کرنے کی تدبیر باندہی آپکو خبر پہونچی
آپنے قوم نضیر کے یہودیون کو مدینہ سے نکال دیا بعد اس کے کچہہ یہودی قوم نضیر کے اور
کچہہ یہودی قوم قریظہ کے مکہ مین بت پرستون کے پاس گئے اور اون سے کہا کہ ہم تمہارے
ساتہہ ہوکر محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑینگے یہودی لوگ عرب کی قومون مین پہرے یہہ
دس ہزار بت پرستون کی فوجین جمع کر کر مدینہ پر چڑہ لائے اللہ تعالیٰ نے توریت
شریف مین جابجا بت پرستون کے قتل کرنے کا اور اون کی اور بت خانون کے ڈھانے
کا حکم کیا ہے توریت کے پڑہنے والون نے توریت سے ضد باندہی بت پرستون سے مل
کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اور عیسائیون پر ظلم کر چکے تہے اب بت پرستون سے ملکر
جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مسلمانون سے لڑنے چلے ایسے بڑے اگلی بت جاہلون
سے بدتر ہین اونہون نے جان بوجہہ کر اللہ سے اور اوسکے پیغامبر سے ضد باندہی
جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہہ خبر سنی کافرون کی فوج کے اور اپنے بیچ
مین ایک خندق کہودا اور یہہ خندق سلع پہار تک آکے کہودا گیا سلع پہار مسلمانون
کی پیٹہہ کے پیچہے تہا اور خندق اون کے اور کافرون کے بیچ مین تہا اور جناب پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم تین ہزار مسلمانون کے ساتہہ نکلے قوم قریظہ کے یہودی جنہون نے
قول توڑا تہا اون کی خبر تحقیق کرنے کے لیے آپ نے سعد ابن معاذ کو اور سعد ابن عبادہ کو
کو بہیجا اونہون نے اون یہودیون سے جا کر پوچہا وہ بولے رسول اللہ کون ہین
ہم مین اور محمد مین کچہہ قول اور اقرار نہین سعد ابن معاذ نے اون سے سخت کلام کیا
وہ لوگ بہی سخت کلام کرنے لگے اون دونون نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کو آکر خبر دی کا فرون کی فوجین مہینہ بہر مسلمانون کو گہیرے رہین تہوڑی سے لڑائی ہوئے
آخر کو اللہ نے زور کی آندہی بہیجی اوس آندہی مین فرشتون کی فوجین تہین سب پر ستون
کی خیمے اوکہڑ گئے وہ سب بہاگ گئے اللہ کے حکم سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قوم قریظہ
کے یہودیون کو گہیر لیا بہت دنون تک آپ اون کو گہیرے رہے یہودی لوگ اپنے قلعے
سے اس اقرار پر اوترے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے حق مین جو چاہین وہ حکم
کرین تب قوم اوس کے مسلمانون نے کہا یا رسول اللہ یہہ لوگ ہمارے دوست ہین
آپنے فرمایا کیا تم اسمین راضی نہین ہو کہ اون کے مقدمہ مین تمہین مین کا ایک شخص
حکم کرے وہ بولے ہان ہم راضی ہین آپ نے سعد ابن معاذ کو بلایا وہ آئی اور اونہون
نے کہا مین حکم کرتا ہون کہ انکے مرد قتل کیئے جاوین اور عورتین اور لڑکے قید کر لیئے
جاوین آپنے فرمایا کہ تو نے اون کے حق مین وہ حکم کیا جو حکم اللہ کا ہے سات آسمانون
کے اوپر سے آپنے اون کے قتل کا حکم کیا وہ سب مرد قتل کیئے گئے خندق اور قریظہ کی لڑائی
مین دس مسلمانون کے قریب شہید ہوئے یہودیون کا دیکھئے ہٹ اور ضد دیکھنا چاہیے کہ
قتل ہو جانا قبول کیا مگر ایمان لانا اور محمدی ہو جانا قبول نہ کیا بعضے بعضے یہودی جو ایمان لائے اور
محمدی ہو گئے اون کو آپنے قتل نہین کیا ابن اثیر رح نے اسد الغابہ مین لکھا ہے کہ طبری نے ابو جعفر
تک سند پہونچائی کہ ثعلبہ بیٹے سعیہ کے اور اسید بیٹے سعیہ کے اور اسد بیٹے عبید کے یہہ لوگ
بنی ہدل مین سے ہین قریظہ اور نضیر مین سے نہین ہین اون کا نسب اون کے
اوپر جہدہ ان لوگون کے چچا کے بیٹے ہین وہ اسی رات کو مسلمان ہوئے جس رات مین
قریظہ والے سعد کے حکم پر اوترے تہے پادریو تم خوب جانتے ہو کہ یہودی لوگ حضرت
عیسی علیہ السلام کے بڑے دشمن ہین قوم قریظہ کے یہودیون کے قتل پر خوشی کرو
کہ حضرت عیسی کے دشمنون کو جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کیا ہمکو تمہاری
عقل پر بڑا افسوس آتا ہے کہ تم اپنے رسالون مین قوم قریظہ کے یہودیون کے قتل
کرنے پر ہمارے پیغمبر بر حق صلی اللہ علیہ وسلم سے بے ادبیان کرتے ہو حضرت عیسی کے
دشمنون کی طرفداری کرتے ہو اللہ تمکو محمدی ایمان کی ہدایت دے آمین [illegible]

تشریف لائے سے چہا برس تہا کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے مکہ کیطرف کعبہ کی زیارت کے
لئے چلے مکہ کے کافرون نے آپ کو روکا آپنے اون سے اس بات پر صلح کرلی کہ دس برس تک لڑائی
موقوف رکھین گے اور اگلے سال ہم کعبہ کی زیارت کو آوینگے صلح کرکے آپ پلٹ آئے پہر
دوسرے سال عمرہ کے لئے مکہ مین تشریف لے گئے عمرہ کرکے پلٹ آئے مدینہ مین تشریف لانے
سے ساتوین برس محرم مین آپ نے حبش کے بادشاہ نجاشی کو ایک خط لکہا اور ایک قاصد
بہیجا نجاشی رح آپکا خط پڑہکر ایمان لائے دین محمدی مین داخل ہوئے اور روم کے بادشاہ
ہرقل کو بہی آپ نے خط لکہا وہ خط دحیہ کے ہاتہہ بہیجا اور اوسکو دین اسلام کیطرف بلایا
اور اللہ کا پیغام پہونچایا اون دنون مین ہرقل بیت المقدس مین تہا اور ابوسفیان بہی
کچہہ عربون کے ساتہہ وہان تجارت کو گیا تہا اور ابہی تک مسلمان نہین ہوا تہا ہرقل نے
اون لوگون کو بلا بہیجا اور ابوسفیان سے آپکا حال پوچہا ایک بات یہہ پوچہی کہ بہلا اس بات
کے کہنے سے پہلے تم اونپر جہوٹ بولنے کا گمان کرتے تہے ابوسفیان نے کہا نہین ہرقل نے
کہا کہ مینے پہچانا کہ وہ ایسا نہین ہے کہ آدمیون پر جہوٹی تہمت باندہنا چہوڑ دیوے
اور اللہ پر جہوٹ باندہے ایک بات یہہ پوچہی کہ وہ تمکو کیا حکم کرتے ہین ابوسفیان نے
کہا وہ ہمکو حکم کرتے ہین کہ ہم فقط اللہ کو پوجین اور اوس کے ساتہہ کسی چیز کو شریک
نکرین اور وہ ہمکو منع کرتے ہین اون چیزون سے جنکو ہمارے باپ دادے پوجتے تہے
اور ہمکو حکم کرتے ہین نماز کا اور زکوۃ کا اور پرہیزگاری کا اور قول پورا کرنیکا اور
امانت ادا کرنیکا ہرقل بولا یہہ صفت نبی کی ہے اور مین جانتا تہا کہ وہ ظاہر ہونے والے
ہین لیکن میرا گمان نہ تہا کہ وہ تم مین سے ہین اور جو تو کہتا ہے اگر یہہ سچ ہے تو قریب ہے کہ
وہ میرے ان دونون قدمون کی جگہہ کے مالک ہونگے اور اگر مین امید رکہتا کہ مین اون
تلک پہونچونگا تو البتہ مین اون سے ملنے کا ارادہ کرتا اور اگر مین اون کے پاس ہوتا بیشک
اون کے پاؤن دہوتا ابوسفیان کہتے ہین کہ جب ہم وہان سے نکلے مینے اپنے ساتہہ والون
سے کہا کہ بیشک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا غلبہ ہوا کہ یہہ رومیون کا بادشاہ اون سے ڈرتا ہے
قسم اللہ کی مجہکو یقین رہا کہ اب آپکا کام غالب ہوگا یہانتک کہ اللہ نے میرے دل مین اسلام

داخل کیا صحیح بخاری مین یہہ احوال بہت پہیلاؤ کے ساتہہ ہے اور لکہا ہے کہ ہرقل پہر حمص مین
آیا وہان روم کے سردارون کو ایک کہری مین بلایا اور دروازے بند کروا دیے پہر کہا
اے روم کے لوگو کچہہ تمکو نجات کی اور بہلائی کی رغبت ہے کہ تمہاری بادشاہت قائم رہے
تم ان نبی سے بیعت کرو وہ سب بہاگے دروازون کو بند پایا بادشاہ نے جب اون کے
نفرت دیکہی اور اون کے ایمان لانے سے ناامید ہوا کہا انکو پہر بلا لاؤ اور بولا کہ مینے
ابہی یہہ بات کہی کہ تمکو آزماؤن کہ اپنے دین پر کیسے مضبوط ہو تب وہ لوگ راضی ہوئے
جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے مصر کے بادشاہ مقوقس کو بہی خط لکہا اور اوس کو
دین اسلام کیطرف بلایا اور البتہ پیغام پہونچایا یہہ بادشاہ بہی مسلمان نہین ہوا اپنے
قوم کا ڈر اوس پر غالب ہوا حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اصابہ مین ابن عبد الحکم کی فتوح مصر
سے نقل کیا ہے کہ مقوقس نے کہا کہ مین جانتا تہا کہ ایک نبی باقی ہین اور میرا گمان تہا کہ
وہ شام مین ظاہر ہونگے اب مین دیکہتا ہون کہ وہ عرب مین ظاہر ہوئے جو زمین مشقت
اور تکلیف کی ہے اور قبطی لوگ میرے کہنے سے اونکے تابع نہین ہونگے اور آپ اس شہر
پر غالب ہونگے اور آپکے ساتہہ والے لوگ آپکے بعد بہار رہے اس میدان مین اوترینگے
اور اس ملک پر غالب ہونگے اور مین قبطیون سے اسکا ایک حرف بہی نہین کہونگا
ہرقل اور مقوقس دونو بادشاہ نصرانی تہے یہہ دونو مسلمان نہین ہوئے مگر آپکے خط
کا بہت ادب کیا اور قاصد کی بڑی تعظیم کی فارس کا بادشاہ خسرو پرویز جو ہرمز کا
بیٹا نوشیروان کا پوتا تہا اوسکو بہی آپ نے خط لکہا وہ آگ پوجنے والون کا بادشاہ
تہا اوس نے بادشاہی کے غرور مین آپکا خط پہاڑ ڈالا آپنے فارس والون کے حق
مین فرمایا کہ اون کے پرزے اوڑا دیے جاوینگے اور روم والون کے حق فرمایا کہ
انکے کچہہ لوگ باقی رہینگے اور تہوڑے دنون مین خسرو کو اوس کے بیٹے شیرویہ نے قتل کیا
اور آپ بادشاہ ہوگیا باذان جو خسرو کیطرف سے یمن کا حاکم تہا وہ مسلمان ہوا
یمن کے ملک مین ایک شہر ہے جو عمان کہلاتا تہا وہان کا بادشاہ اپنے بہائی سمیت
مسلمان ہوا منذر جو بحرین کا بادشاہ تہا وہ بہی مسلمان ہوا اور بحرین کے بہت لوگ

مسلمان ہوئے مدینہ شریف سے چار منزل پر ملک شام کیطرف کو ایک بڑا شہر تہا جو خیبر کہلاتا تہا
اوس مین بہت قلعی اور کہیتیان تہین اسی محرم مین جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کیطرف
یہودیون پر جہاد کرنے کو تشریف لے گئے یہودیون پر خوب جہاد ہوا آخر کو جناب پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم نے حضرت علی رض کے ہاتہ مین جہنڈا دیا صحیح بخاری مین ہے کہ حضرت علی رض
نے عرض کیا اے پیغام پہونچانیوالے اللہ کے مین اون سے لڑون یہانتک کہ وہ ہماری
طرح ہو جاوین یعنے مسلمان ہو جاوین آپ نے فرمایا آہستگی سے جاؤ یہانتک کہ تم اونکے
میدان مین اوترو پہر اون کو اسلام کیطرف بلاؤ اور اون کو خبر دو جو کچہہ اللہ کا حق
اون کے اوپر اسلام مین واجب ہے کہ قسم اللہ کی اگر اللہ تیری باعث سے ایک مرد
کو ہدایت دے تیرے لئے اس سے بہتر ہے کہ تجکو سرخ اونٹ ملین حدیث کی کتابون مین
اس لڑائی کا بہت کچہہ بیان ہے خلاصہ سب کا یہہ ہے کہ خیبر حضرت علی کے ہاتہ پر فتح
ہوا مواہب لدنیہ مین ہے کہ مسلمانون مین سے پندرہ مرد شہید ہوئے اور ترانوے
یہودی مارے گئے اللہ نے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح دی ایک ایک قلعہ فتح ہوا
یہودی خیبر کے ایمان نہین لائے مگر آپ کی رعیت ہو کر رہنے محصول دینا قبول کیا جب
آپ خیبر مین تہے حضرت جعفر طیار رض اور اون کے ساتہ کے لوگ حبش سے آن پہونچے
امام احمد قسطلانی رح مواہب لدنیہ مین لکہتے ہین کہ اون کے ساتہ ستر مرد حبش سے آئے
وہ صوف کے یعنے اون کے کپڑے پہنے ہوئے تہے اون مین باسٹہ حبش کے اور آٹہ
شام کے لوگون مین سے تہے قتادہ نے اون کے نام یہہ بتائی ہین ابرہہ ادریس اشرف
ایمن بحیرا تمام تمیم نافع جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کے سامنے سورہ
یس آخر تک پڑہی وہ لوگ قرآن سنکر روئے اور ایمان لائے اور [illegible]
بولے یہہ کلام بہت ملتا ہے اوس کلام سے جو حضرت عیسی علیہ السلام پر اوترا تہا امام
نسائی نے ابن عباس کی زبانی جہان اون سچے عیسائیون کا حال لکہا ہے جو جنگل
مین گہر بنا کر بیٹہ رہے یعنے سیاحی کرنے [illegible]
چپکے بیٹہ رہے پہر جو سچے عیسائی بہی اون کی طرح ہوئے سیاحی اور عبادت کرتے [illegible]

وہان ابن عباس رض فرماتے ہین کہ جب جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بہیجی گئے اون مین سے
کچہہ تہوڑے باقی تہے اسکا یہہ مطلب کہ نصرانی درویشون مین جو اصل ایمان دار عیسائی
تہے وہ تہوڑے رہگئے تہے جہوٹے درویش بہت تھے ابن عباس رض فرماتے ہین کوئی مرد
اپنے صومعے یعنے ستون سے اوترا اور کوئی سیر کرنے والا اپنی سیر سے آیا اور مکان
والا اپنے مکان سے آیا وہ سب آپ پر ایمان لائے اور آپ کو سچا جانا اللہ تعالے نے یہہ
آیت اوتاری یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ وامنوا برسولہ یؤتکم کفلین من
رحمتہ یعنے اے ایمان والو ڈرو اللہ سے اور ایمان لاؤ اوسکے پیغام پہونچانیوالے
پر دیگا تمکو دو حصے اپنی رحمت سے یعنے دو اجر دیگا حضرت عیسیٰ اور توریت اور انجیل
پر ایمان لانیکا اور جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کا اجر اور اون کو سچا
جاننے کا اجر ویجعل لکم نورا تمشون بہ اور کر دیگا تمہارے لئے ایک نور کہ اوسکے
ساتھہ چلو پہرو گے یعنے قرآن اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی مواہب لدنیہ مین
ہے کہ خیبر کے بعد آپ وادی القریٰ کیطرف تشریف لے گئے اور چار دن اون کو گہیرے
رہے پہر اون کو اسلام کیطرف بلایا اونمین سے ایک مرد نکلا اوسکو زبیر رض نے قتل کیا
یہانتک کہ گیارہ مرد قتل ہوئے جب کوئے مرد قتل ہوتا تہا آپ باقیون کو اسلام کیطرف
بلاتے تھے نماز کا وقت آتا تہا آپ اپنے ساتہہ والون کو نماز پڑہاتے تھے پہر تشریف لیجاتے
تھے اور اونکو اللہ اور رسول کیطرف بلاتے تھے شام تک لڑائی رہی دوسرے دن
سویرے کے وقت آپ کو اللہ نے فتح دی وہ زمین اور کہجور کے درخت آپنے
یہودیون کے ہاتہون مین رہنے دیئے اور اوسمین اون سے معاملہ کیا پہر تیما کے لوگون
کو یہہ خبر پہونچی اونہون نے آپ سے صلح کی تیما ایک شہر ہے شام اور مدینہ کے بیچ مین
مدینہ سے سات یا آٹھہ منزل ہے مطالع مین ہے کہ وہ قوم طے کے شہرون مین تھے
ہے اور اوسی سے شام کیطرف لوگ نکلتے ہین مدینہ مین تشریف لانے سے آٹھوان
برس تہا کہ آپکا ایک قاصد بصریٰ کے بادشاہ کیطرف جاتا تہا جب وہ موتہ مین پہونچا
شرحبیل غسانی جو ہرقل کے نائبون مین تہا اوس نے اوس قاصد کو قتل کر ڈالا آپنے تین ہزار

کی فوج موتہ کیطرف بہیجی زید ابن حارثہ رضؓ کو اس فوج کا سردار کیا صحیح بخاری مین ہے
کہ آپ نے فرمایا کہ اگر یہہ مارا جاوے تو جعفر بیٹا ابو طالب کا پہر اگر وہ مارا جاوے تو عبد اللہ
بیٹا رواحہ کا پہر اگر وہ مارا جاوے تو مسلمان اپنے بیچ مین سے ایک کو پسند کر کے اپنا سردار
کر لین راویون نے کہا ہے کہ آپنے حکم کیا کہ وہان کے لوگون کو اسلام کیطرف بلاوین
اگر وہ قبول کرین اور نہین تو اونکے اوپر اللہ سے مدد مانگو اور اون سے لڑو محمد ابن اسحاق رحؒ
نے سیرت مین لکہا ہے کہ لوگ چلے یہان تک کہ مُعان مین اوترے جو زمین شام مین سے
ہے اون کو خبر پہونچی کہ ہرقل ایک لاکہہ رومیون کے ساتہہ مآب مین اوترا ہے جو زمین
بلقا مین سے ہے جب یہہ خبر پہونچی دو راتین معان مین ٹہیرے اور فکر کرتے رہے
اور بولے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو لکہین کہ یا آپ مردون کی مدد بہیجین یا جو
آپ کا حکم ہو وہ فرماوین عبد اللہ ابن رواحہ بولے کہ اے لوگو تم تو شہادت کے طالب
ہو کر نکلے ہو اور ہم لوگون سے کچہہ گنتی اور زور اور کثرت سے نہین لڑتے ہم تو اس
دین کے ساتہہ لڑتے ہین جس سے اللہ نے ہمکو عزت دی تم چلو دو اچہی باتون مین سے
ایک بات ہو گی یا غلبہ یا شہادت تب وہ لوگ چلے یہان تک کہ بلقا کی سرحد تک پہونچی ہرقل
کی کچہہ فوجین جو رومیون اور عربون مین سے تہین اون کو ایک بستی مین بلقا کی بستیون
مین سے ملین جو مشارف کہلاتی تہی پہر دشمن نزدیک آلئے اور مسلمان ایک بستی کیطرف
سمٹ گئے جو مُوتہ کہلاتی تہی اوسی کے پاس نصرانیون سے بڑی لڑائی ہوئی پہلے زید رضؓ
نے جہنڈا اوٹہایا اور لڑے اور سب مسلمان صفین باندہ کر لڑے یہانتک کہ زید شہید
ہوئے پہر حضرت جعفر رضؓ نے جہنڈا اوٹہایا پہلے گہوڑے پر لڑے پہر گہوڑے سے
اوتر کر لڑے یہانتک کہ شہید ہوئے اور وہ اون دنون مین تینتیس برس کے تہے
پہر عبد اللہ ابن رواحہ رضؓ نے جہنڈا اوٹہایا اور لڑے اور شہید ہوئے پہر مسلمانون
نے خالد ابن ولیدؓ پر اتفاق کیا اونہون نے جہنڈا اوٹہایا حاکم نے کہا ہے کہ خالد خوب
لڑے موسیٰ ابن عُقبہ نے لکہا ہے کہ پہر اللہ نے دشمنون کو بہگا دیا اور مسلمانون کو
غالب کیا صحیح بخاری مین ہے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے زید اور جعفر اور

ابن رواحہ کے مرنے کی خبر لوگون کو سنائی اس سے پہلے کہ اون کی خبر آوے آپ نے فرمایا
کہ زید نے جھنڈا لیا وہ شہید ہوا پہر جعفر نے لیا وہ شہید ہوا پہر ابن رواحہ نے لیا وہ
شہید ہوا اوسوقت آپ کی آنکھون سے آنسو بہتے جاتے تہے پہر فرمایا یہانتک کہ جھنڈا
لیا ایک تلوار نے جو اللہ کی تلوارون مین سے ہے یہانتک کہ اللہ نے اوسکو فتح دی
فائدہ اللہ کی تلوار آپ نے خالد کو خطاب دیا خالد کو اللہ نے کافرون کے کاٹنی مین
ایسا تیز کیا کہ اللہ اللہ مواہب لدنیہ مین ہے کہ پہر آپ نے عمرو ابن عاص رض کو
ذات السلاسل کی طرف بہیجا اور وہ مدینہ شریف سے دس دن کی راہ ہے وادی القریٰ کے
پیچہے اسکا سبب یہہ تہا کہ آپ کو خبر پہونچی تہی کہ قوم قضاعہ کی ایک فوج مدینہ کے لوٹنی
کے ارادہ پر جمع ہوئے ہے جب محمدی فوج اونپر پہونچی وہ بہاگ گئے پہر آپ نے کعب
ابن عمیر رض کو ذات اطلاح کیطرف بہیجا جو وادی القریٰ کے پیچہے ہے اون لوگون
کو اسلام کیطرف بلایا اونہون نے نمانا اون پر خوب طرح جہاد ہوا وہ سب قتل ہوے
مکہ کے بت پرستون نے جو آپ سے صلح کی تہی اونہون نے اوس صلح کو توڑ ڈالا ایک
اور فرقہ کافرون کا تہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے بہی صلح کی تہی مکہ
والون نے جاکر اوس فرقہ مین کشت و خون کیا وہ لوگ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس فریاد کو آئے آپ نے مکہ والون سے لڑنے کی طیاری کی دس ہزار مسلمانون
کی فوج لیکر آپ مکہ مین داخل ہوئے ابوسفیان جو اون کا سردار تہا وہ مسلمان
ہوا اور مکہ کے بہت لوگ مسلمان ہوئے بعضے کافرون نے لڑنا شروع کیا بارہ کافرون
کے قریب قتل ہوئے اور دو مسلمان شہید ہوئے آپ نے بتون کو تڑوایا کعبہ کے
پاس تین سو ساٹھہ بت رکہی تہی وہ سب توڑے گئے کعبہ کے اندر جو تصویرین
ہوئی تہین سب دہوئی گئین اور مٹائی گئین کعبہ مین اللہ کا نام خوب ظاہر
ہوا آپ کے پکارنیوالے نے پکار دیا کہ جو کوئی اللہ پر اور پچہلی دن پر ایمان رکہتا ہو وہ
اپنے گہر مین کسی بت کو بغیر توڑنے کے نہ چہوڑے اللہ تعالےٰ نے جو حضرت اشعیا
علیہ السلام کے صحیفہ کے ساٹہوین باب مین کعبہ سے وعدہ کیا تہا وہ وعدہ پورا ہوا

اللہ کے مقبول بندے جو اللہ کو اکیلا جاننے والے اور سب پیغمبرون اور سب کتابون کے
ماننے والے ہین عرب سے اور شام سے اور ہر ہر ملک سے کعبہ کے حج کو جاتے ہین فارس
اور ہندوستان اور روم اور شام اور مصر کے لوگ کعبہ کو نہین مانتے تھے اب انہین ملکون
سے بیشمار محمدی لوگ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیوقت سے آج تک کعبہ کے حج کو نہایت
شوق سے آتے ہین ہر ہر ملک کے بادشاہ جو محمدی ہین کعبہ کی طرح طرح سے خدمتین کرتے
ہین وہان کے حاکم اور عامل سب سچے دین پر ہین کسی ظالم کی مجال نہین کہ کعبہ پر ظلم
کرسکے ہمیشہ کا نور اور امن و امان اللہ نے کعبہ کو دیا ہے ان سب وعدون کا بیان
اپنے مقام پر ہو چکا ہے جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کو فتح کر چکے مناۃ جو ایک
بت تھا مشلل پہاڑ پر اور وہ پہاڑ سمندر کے کنارے پر تھا اوس بت کے توڑنے کیلیے
آپ نے آدمی بھیجے اونہون نے جا کر اوسکو ڈہا دیا اوس بت خانہ مین سے ایک عورت
ننگی کالی سر کے بال بکھیرے ہوئے ہائی واہی پکارتے تھی اور اپنا سینہ کوٹتی تھی
جو زید کے بیٹے تھے اونہون نے اوسکو قتل کیا اور آپ نے خالد رض کو عزیٰ کے بت خانہ
کے ڈہا دینے کے لیے بھیجا وہ بت خانہ مکہ سے رات بھر کی راہ پر تھا خالد رض نے اوسکو جا کر
ڈہا دیا اور حاضر ہوئے آپ نے فرمایا کہ تو نے کچھ دیکھا وہ بولے نہین آپ نے فرمایا تو نے
اوسکو نہین ڈہایا آپکا مطلب یہہ تھا کہ اصل جڑ فساد کی باقی ہے آپ کے حکم سے خالد رض
پھر وہان گئے اور تلوار نکالی ایک عورت بوڑھی ننگی کالی سر کے بال بکھیرے ہوئے
اون کی طرف نکلی خالد نے اوس عورت کو کاٹ ڈالا ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا اور آپ کے پاس
حاضر ہوئے آپ نے فرمایا وہی عزیٰ تھی اور وہ نا امید ہوئے اسبات سے کہ تمہارے
شہرون مین پھر کبھی پوجی جاوے یہہ دو باتین نمونہ کے طور پر ہین جناب محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کے نائبون نے کافر آدمیون کو بھی قتل کیا اور کافر دیوون اور جنون کو
بھی خوب قتل کیا جو جن محمدی ہین وہ محمدی انسانون کے ساتھ جہاد مین شریک ہوتے
ہین اور کافر جن جو کافر انسانون کے ساتھ ہوتے ہین اونکو قتل کرتے ہین اور
انسانون سے علیحدہ بھی محمدی جنون کے لشکر کافر جنون پر جہاد کرتے ہین اب بت

جسکا نام سواع تھا وہ مکہ سے تین کوس پچ تھا آپ نے اوس کے توڑنے کے لیے عمرو بن عاص رض
کو بھیجا اونھوں نے جاکر اوسکو توڑ ڈالا اصل مین سواع ایک اچھی بزرگ کا نام ہے جو حضرت
نوح علیہ السلام سے پہلے تھے حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کے کافر اون کی مورت بنا کر
پوجتی تھے وہی بت یہان بھی پہونچا تھا مکہ کے فتح ہونے کے بعد قوم ہوازن کے بت پرستون
نے فوجین جمع کین آپ کے ساتھ دو ہزار مکہ کے لوگ تھے اور دس ہزار وہ تھے جو
آپ کے ساتھ مدینہ سے آئے تھے آپ مکہ سے بارہ ہزار کی فوج لیکر اون سے لڑنے
کے لیے تشریف لے گیے اودہر سے بہت فوجین نکل پڑین بڑے لڑائی ہوئے امام ابو یعلی
کی مسند مین ہے کہ اوس دن حضرت علی رض سب لوگون سے بڑھ کر جناب پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم کے آگے ہو کر لڑے محب طبری رح نے ریاض النضرہ مین لکھا ہے کہ جنگ
بدر مین اور احد مین اور خیبر مین اور اکثر لڑائیون مین حضرت علی رض کا محنت
کرنا ایسی اتنی خبرین آئی ہین جو تواتر کو پہونچی ہین آخر کو جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم نے زمین سے کچھ کنکریان اوٹھائین پھر فرمایا شاہت الوجوہ یعنی بگڑ گئے
سو منھ آپ نے اون کنکرون کو کافرون کے چہرون پر پھینکا پھر فرمایا وہ بھاگ گئی
قسم محمد کے رب کی پھر اون مین ہر آدمی کی آنکھین اون کنکرون سے بھر گئین
اور اونپر شکست پڑے اور اللہ نے آپ کو فتح دی یہہ لڑائی حنین کی کہلاتی ہے اس
مین چار مسلمان شہید ہوئے اور ستر سے زیادہ کافر قتل ہوئے پھر آپ نے طائف
پہ چڑھائی کی اور قوم ثقیف کو گھیر لیا اٹھارہ دن اونکو گھیرے رہے کافرون نے تیر
پھینکی بارہ مسلمان شہید ہوئے آپ وہان سے کوچ کرکے جعرانہ مین تشریف لائے
تب قوم ہوازن کے لوگ آئے اور مسلمان ہوئے پھر مدینہ مین تشریف لانے
سے نوان برس تھا کہ آپ کو خبر پہونچی کہ روم کے بادشاہ ہرقل کے ساتھ فوجین جمع
ہوئی ہین آپ نے لڑائی کا سامان کیا تیس ہزار مسلمانون کا لشکر لیکر آپ ملک
شام کیطرف چلے اور ابو زرعہ نے فرمایا ہے کہ آپ کے ساتھ ستر ہزار تھے جب آپ تبوک
مین پہونچے جو مدینہ شریف سے چودہ منزل پر ہے ایلہ کا حاکم آیا اور اوس نے آپ سے

صلح کی اور جزیہ یعنے محصول دیا اور جربا اور اذرح کے لوگ بہی آئے اونہون نے بہی جزیہ دیا
آپ نے خالد ابن ولید کو دومہ کے بادشاہ اکیدر کندی کیطرف بہیجا وہ نصرانی تہا خالد
گئے اور اوس کو پکڑ لائے اوس نے جزیہ قبول کیا آپ نے اوسکو چہوڑ دیا امام محمد ابن
عبد الباقی رح مواہب کی شرح مین لکہتے ہین کہ حافظ ابن حجر رح نے فرمایا کہ تبوک کے
اور مدینہ کے بیچ مین شام کیطرف سے چودہ منزل ہے اور تبوک کے اور دمشق کے
بیچ مین گیارہ منزل ہے اور برہان نے کہا کہ مین حاجیون کے ساتہہ بارہ منزل کر کے
وہان پہونچا اسکا سبب یہہ ہے کہ وہ لوگ تیز چلتے تہے اور دومۃ الجندل کو لکہا ہے
کہ ایک قلعہ اور کچہہ گاؤن ہین اون کے اور دمشق کے بیچ مین پانچ راتون کی راہ ہے
اللہ تعالی نے سورہ توبہ مین جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم کیا ہے کہ کتاب والون
سے یعنے یہود اور نصاری سے لڑو یہانتک کہ وہ دیا کرین جزیہ وہ دین سو جس یہودیون
اور نصرانیون نے جزیہ دیا اور صلح کی اگرچہ مسلمان نہین ہوئے آپ نے اون سے
لڑائی موقوف کر دی اور اون کو پناہ دی اور سب مسلمانون کو تاکید فرمائی کہ انکو
ہرگز مت ستائیو کہ یہہ ہماری پناہ مین ہین اس مہلت مین یہہ حکمت ہے کہ بہت یہودی
اور نصرانی آہستہ آہستہ دین محمدی مین آلتے جاتے ہین تبوک سے آپ نے روم کے
بادشاہ کو خط لکہا اوس نے آپ کے خط کا جواب بہیجا اور قاصد بہیجا کچہہ لڑائی نہین
ہوئی آپ پلٹ کر مدینہ مین تشریف لائے اس مقام پر پادری جان ڈیون پورٹ
نے لکہا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے عیسائیون پر بڑا رحم کیا اور اون سے جزیہ
بہت تہوڑا لیا جب آپ پلٹ کر مدینہ کی طرف تشریف لائے ملک شام کے سب لوگ
آپکے رحم کی اور نیک خصلتون کی تعریف کرتے تہے تمام ہوا قول پادری کا جب آپ
وہان سے مدینہ مین تشریف لائے قوم ثقیف کے لوگ آئے اور مسلمان ہوئے طائف جو
اونکا شہر تہا وہان ایک بت تہا جو لات کہلاتا تہا وہ توڑا گیا اور بتخانہ ڈہا دیا گیا
ابن اسحاق نے فرمایا ہے کہ جب آپ نے تبوک سے فراغت کی اور قوم ثقیف کے لوگ
مسلمان ہوئے تب ہر طرف سے عرب کے لوگ آپ کے پاس حاضر ہونے لگے اور لوگ

فوج فوج الله کے دین مین داخل ہوئے سارے ملک عرب مین ایمان پہیل گیا اسی نوین سال
مین آپ نے حضرت علی رضہ کو قوم طی کیطرف بہیجا حضرت علی رضہ نے جاکر اون کا بت توڑا
اور حاتم طائی کی بیٹی کو قید کرکے لائے اور اوس کا بہائی عدی ابن حاتم مرد نصرانی تہا وہ
شام کیطرف بہاگ گیا اوسکی بہن اوس کے پاس گئی اور اوسکو بلا لائی اور وہ قوم طی کا
بادشاہ تہا اور ان سے چوتہائی لیتا تہا عدی ابن حاتم حضرت صلی الله علیہ وسلم کے پاس
حاضر ہوئے اور مسلمان ہوئے اسی نوین سال مین نجاشی بادشاہ جو محمدی ہو گئے
تہے حبش مین مر گئے اور اسیطرح جناب پیغمبر صلی الله علیہ وسلم نے مدینہ مین فرمایا کہ
تمہارا بہائی نجاشی مر گیا آپ نے لوگون کے ساتہ اون کے جنازے کی نماز پڑہی اسی
سال مین نجران کے نصاریٰ آپ کے پاس آئے اور بہت دن تک آپ سے بحث کرتے
رہے آپ کہتے تہے کہ عیسیٰ الله کے بندے ہین وہ کہتے تہے کہ معاذ الله وہ الله کے
بیٹے ہین الله نے اون کے جواب مین سورہ آل عمران کی آیتین اوتارین اور حکم فرمایا
کہ اون سے کہو کہ ہم بلاوین اپنے بیٹون کو اور تمہارے بیٹون کو اور اپنے عورتون کو
کو اور تمہاری عورتون کو اور اپنے عزیزون کو اور تمہارے عزیزون کو پہر ہم الله
کے آگے گڑگڑاوین اور الله کی پہٹکار جہوٹون پر ڈالدین جب یہہ حکم آیا تو جناب
پیغمبر صلی الله علیہ وسلم حضرت علی رضہ اور حضرت فاطمہ رضہ کو اور امام حسن اور امام حسین رضہ
کو لے گئے اون لوگون نے کہا کہ یہہ تو ایسے ہوتے ہین کہ اگر الله کو قسم دلاوینگے کہ
پہاڑون کو سرکا دیوے تو بیشک الله پہاڑون کو سرکا دیگا اون لوگون نے بد دعا مین
آپ سے مقابلہ نہ کیا اور صلح کرلی کہ ہم دو ہزار جوڑے دیا کرینگے ابن القیم رح نے
زاد المعاد مین لکہا ہے کہ فروہ ابن عمرو جذامی جو روم کے عربون کا بادشاہ تہا
اوسکا حال ابن اسحاق نے یون لکہا ہے کہ اوس نے جناب پیغمبر صلی الله علیہ وسلم
کیطرف ایک قاصد کے ہاتہ اپنے مسلمان ہونیکا حال کہلا بہیجا اور وہ رومیون کا
عامل تہا اون عربون پر جو اوسکے قریب تہے اور اوسکا مقام معان تہا اور جو اوس کے
آس پاس ہے زمین شام مین سے جب رومیون کو اوس کے مسلمان ہونے کی خبر

پہونچی اوسکو بلایا اور قید کیا اور سولی پر چڑہانی کے لیے اوسکو ایک پانی پر لے گئے جو فلسطین
مین تہا زُہری فرماتی ہین کہ جب اوسکو قتل کے واسطے لائے اوس نے یہہ شعر پڑہا جسکے
یہہ معنی ہین کہ مسلمانون کے سردارون کو خبر پہونچا دے کہ مین اپنے رب کا تابعدار رہون
پہر اون لوگون نے اوسکو اوسی پانی پر یعنے تالاب پر قتل کیا فائدہ حضرت شموئیل علیہ السلام
کے احوال کی جو پہلی کتاب ہے اوس کے پچیسوین باب مین لکہا ہے کہ حضرت داؤد
علیہ السلام فاران کے جنگل کی طرف اوترے اور وہان معون مین ایک شخص تہا اوسکا
بڑا قصہ لکہا ہے مولانا محمد امین بغدادی رحمہ سبائک الذہب مین قوم مدین کے ذکر
مین لکہتے ہین کہ اونکا ملک زمین معان کے پاس تہا ملک شام کے کنارے پر حجاز
کے نزدیک حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کی زمین کے نزدیک اونہین مین حضرت
شعیب علیہ السلام بہیجے گئے معلوم ہوا کہ وہ ٹکڑا زمین کا جس پر مکہ اور مدینہ ہے
اور وہ حجاز کہلاتا ہے اوسکی حد ان بستیون کے نزدیک تک ہے مولانا سید علی سمہودی
رح نے وفاء الوفا مین لکہا ہے کہ حجاز صنعا کی سرحد سے شام کی سرحد تک ہے یہی حجاز
اگلی زمانہ مین فاران کہلاتا تہا بادشاہون کے احوال کی پہلی کتاب کے گیارہوین باب
کی اٹہارہوین آیت مین ہے کہ مدیان سے نکل کر فاران مین آئے مدینہ مین تشریف لانے
سے دسوین برس جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ ابن جبل رض کو یمن کیطرف بہیجا
اور فرمایا کہ اب تو کتاب والے لوگون پاس آویگا پہر جب تو اون کے پاس آوے تو
اون کو اسطرف بلائیو کہ گواہی دیوین کہ اللہ کے سوا کوئی مالک نہین اور محمد اللہ کے پیغام
پہونچانیوالے ہین پہر اگر وہ اس بات مین تیرا کہنا مان لین تو اونکو خبر دیجیو کہ اللہ نے اوپر
پانچ نمازین فرض کی ہین ہر دن رات مین پہر اگر وہ اس بات مین تیرا کہنا مان لین
تو اونکو خبر دیجیو کہ اللہ نے اوپر زکوۃ فرض کی ہے کہ اون کے دولتمندون سے
لی جاوے اور اونکے محتاجون پر پہیر دیجاوے اسی سال مین آپ نے خالد ابن ولید رض
کو قوم حارث کیطرف نجران مین بہیجا اونہون نے جا کر اونکو اسلام کیطرف بلایا وے لوگ
مسلمان ہوئے اور آپکی پاس ان کو بہیجا آپ نے اون کی طرف عمرو ابن حزم رض

بھیجا کہ اونکو اسلام کے طریقے سکھلاوین اور اون سے زکوۃ لیوین ابن القیم رح نے لکھا ہے کہ آپنے
خالد کو یمن کیطرف بھیجا کہ اونکو اسلام کیطرف بلاوین اونہون نے چہہ مہینے تک اونکو اسلام کی
طرف بلایا اونہون نے نمانا آپ نے حضرت علی رض کو بھیجا اونہون نے جا کر اون مین کے بعض
مردون کو قتل کیا پہر جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا خط یمن والون کو پڑہہ سنایا قوم ہمدان
کے سب لوگ ایک ہی دن مین مسلمان ہوئے حضرت علی رض نے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم کو اونکے مسلمان ہونے کا حال لکھہ بھیجا آپ نے اللہ کے آگے شکر کا سجدہ کیا اے ایمان
والو عرب کے بیابان مین جو اللہ نے اپنا جلال اور جمال دکھلانے کا وعدہ حضرت اشعیا
علیہ السلام کے پینتیسوین باب مین فرمایا تہا اور بیالیسوین باب مین مکہ اور مدینہ کا بیتا ذکر
اللہ کی کلام کی اور اللہ کی تعریف کی آوازین بلند ہونیکا وعدہ فرمایا تہا یہہ سب وعدے
خوب طرح پورے ہوئے اللہ کا جلال اور جمال سب ایمان والون نے عرب کے بیابان مین
دلکی آنکھون سے دیکھہ لیا اور اب تک دیکھہ رہی ہین اسی دسوین باب مین جناب پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے ہزارون مسلمانون کے ساتھہ مکہ مین حج کے واسطے تشریف
لائے حج ادا کرکے پہر مدینہ کیطرف تشریف لے گئے صفر کے مہینے مین آپ بیمار ہوئے ابن اثیر رح
نے تاریخ کامل مین لکھا ہے کہ محرم کے مہینہ مین آپ نے ملک شام کیطرف بہیجنے کے لئے
رومی نصرانیون سے لڑنیکے لئے ایک بڑا لشکر طیار کیا اسامہ رض کو اوسکا سردار کیا اور
اونکو حکم کیا کہ گہوڑون کو بلقا اور داروم کی سرحد تک لیجاوین جو فلسطین کی زمین مین
سے ہے مواہب لدنیہ مین اور اوسکی شرح مین ہے کہ آپنے اسامہ رض کو ابنی کیطرف بہیجا جو
شراۃ مین ہے جو ایک جانب بلقا کا ہے آپنے فرمایا کہ تو اوس جگہہ جا جہان تیرا باپ قتل ہوا
اور اون لوگون پر گہوڑون کی فوج لیجا کہ میننے تجہکو اس لشکر کا سردار کیا بعد اسکے آپ بیمار ہوئے
تب جمعرات کی دن آپنے اسامہ کیواسطے اپنے مبارک ہاتہہ سے جہنڈا باندہ دیا تین ہزار
کا لشکر لیکر اسامہ رض جرف مین پہونچی اتوار کے دن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر مرض کی
شدت ہوئے آپ فرماتے تہے کہ اسامہ کے لشکر کو روانہ کرو تب اسامہ لشکر مین سے
پہٹ کر آپ پاس آ گئے آپ اوسوقت بولتے نہین تہے اور دونو ہاتہہ آسمان کیطرف اوٹہاتے ہے

پہر اسامہ پر رکہتے تہو اسامہ کہتے ہین کہ بیٹہ یوجاتا اگر آپ میرے واسطے دعا کرتے ہین اسامہ
پہر لشکر کیطرف پلٹ گئے پہر سکے ون پلٹ آئے اور جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہشیار
تہو آپ نے اسامہ سے فرمایا اللہ کی برکت سے سویرے جا اسامہ آپ سے رخصت ہو کے
اور لشکر مین پہونچی اور لوگون کو کوچ کا حکم دیا وہ سوار ہوا چاہتے تہے کہ اونکو خبر پہونچی
کہ آپ موت کی حالت مین ہین تب وہ پلٹ آئے اور جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال
فرمایا اور لشکر مدینہ مین پلٹ آیا پہر جب ابوبکر صدیق رض سے لوگون نے بیعت کی آپ نے
اسامہ رض کو اوس لشکر سمیت پہر روانہ کیا اسامہ رض اُبنی پر پہونچی اون لوگون کو قتل
کیا اور قید کیا اور اون کے گہر اور چہوہاروں کے درخت جلادیے اور اپنے باپ کے یعنی
زید ابن حارثہ رض کے قاتل کو قتل کیا پہر جلدی چلے اور نو شبون مین وادی القری مین
پہونچی پہر بیچ بیچ کی چال چلے اور چہہ راتون مین مدینہ شریف مین پہونچی اسے پہر بیان
ہے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد عرب کے بہت لوگ دین
سے پہر گئے اون پر جہاد ہوا جب اللہ تعالی نے اپنے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم کو دنیا سے اوٹہا لیا عرب کے ملک پر ایک بڑی مصیبت آئی مکہ اور مدینہ اور طائف
کے سوا تمام عرب کے شہرون کے لوگ دین سے پہر گئے اکثر لوگ بت پوجنے لگے اور بعضون
نے کہا ہم نماز پڑہین گے مگر زکوۃ نہ دینگی اللہ کا ایک فرض چہوڑ دیا بحرین کے علاقہ مین
ایک شہر تہا جو جواثی کہلاتا تہا وہان کے لوگ بہی دین پر قائم رہے تاریخ کامل کا بیان
ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری دنون مین اسود عنسی جو مسلمان ہو چکا
تہا وہ دین سے پہر گیا اوس نے جہوٹ موٹ دعوی پیغامبری کا کیا تہا وہ شخص یمن
مین تہا بہت لوگون کو اوس نے گمراہ کر لیا تہا باذان جو یمن کے حاکم تہے اونکا بیٹا
جسکا نام شہر تہا اون لوگون سے لڑکر شہید ہوا سارا ملک یمن کا اسود کے ہاتہ آگیا
جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کے مسلمانون کو لکہہ بہیجا کہ اسود سے لڑین
قیس اور فیروز اور ایک اور شخص جو اسود کے امیرون مین تہی اسود سے بگڑ گئے
فیروز نے گہر مین گہس کر اسود کو قتل کیا قیس اور فیروز دونون مسلمان ہو لیے تہے

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے یہان لوگون کو اسود کی قتل ہونے کی خبر دی آپ کی وفات کے
بعد وہان سے لوگون نے آکر اسود کے قتل کی خبر دی اور حضرت ابو بکر رضہ نے اون لوگون
سے لڑنے کا سامان کیا جو کہتے تھے ہم نماز پڑہین گے مگر زکوۃ نہین دینگے طلیحہ نے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی مین دعوی پیغامبری کا کیا تہا آپ نے اوس پر فوج بہیجی
تہی آپکے بعد بہت لوگ اوس کے ساتہہ ہو گئے اوسکے اکثر لوگ قوم اسد اور غطفان اور
طے کے تھے اور کچہہ لوگ ذی القصہ مین اوترے اور مدینہ مین کہلا بہیجا کہ ہم نماز پڑہین گے
مگر زکوۃ نہین دینگے حضرت ابو بکر رضہ نے اون پر جہاد کا سامان کیا اونمین بہت قتل
ہوئے باقی بہاگ گئے اور مدینہ مین زکوۃ کا مال آیا اور طلیحہ کے پاس لوگ بزاخہ مین
جمع ہوئے تب حضرت ابو بکر رضہ نے گیارہ جہنڈے باندہے ایک جہنڈا خالد ابن ولید رضہ
کے لیئے باندہ دیا اور اونکو حکم دیا کہ طلیحہ کی طرف جاؤ جب اوس سے فراغت ہو تو بطاح
مین مالک ابن نویرہ کیطرف جاؤ اور عکرمہ جو ابو جہل کے بیٹے تھے اونکو ایک جہنڈا
باندہ دیا اور اونکو مسیلمہ کے اوپر بہیجا اور خالد ابن سعید رضہ کو ایک جہنڈا باندہ دیا اور
اونکو ملک شام کے قریب مقامون کیطرف بہیجا اور عمرو ابن عاص رضہ کو جہنڈا باندہ دیا
اور اونکو قضاعہ کیطرف بہیجا اور حذیفہ ابن محصن رضہ کے لیئے جہنڈا باندہ دیا اور اونکو
دبا والون کیطرف بہیجا اور عرفجہ ابن ہرثمہ کے لیئے جہنڈا باندہ دیا اور اون کو مہرہ
کیطرف بہیجا اور اون دونو کو حکم کیا کہ اکٹہے رہین اور شرجیل ابن حسنہ رضہ کو عکرمہ رضہ
کے پیچہے بہیجا اور فرمایا کہ جب یمامہ سے فراغت ہو تو قضاعہ پر جائیو اور معن ابن
حاجز کو جہنڈا باندہ دیا اور اونکو قوم سلیم اور اون کے ساتہہ والون ہوازن پر بہیجا
اور سوید ابن مقرن رضہ کو جہنڈا باندہ دیا اور اونکو تہامہ یمن مین بہیجا اور علاء
ابن حضرمی رضہ کو جہنڈا باندہ دیا اور اونکو بحرین پر بہیجا اور حضرت ابو بکر رضہ نے عدی
ابن حاتم رضہ کو خالد رضہ سے پہلے قوم طے کیطرف بہیجا تہا اون کے پیچہے خالد رضہ کو بہیجا
اور حکم دیا کہ پہلے طے پر جاؤ وہان سے بزاخہ کیطرف پہر بطاح کیطرف جائیو پہر [illegible]
[illegible] اور عدی ابن حاتم رضہ نے قوم طے کو اسلام کیطرف بلایا وہ مسلمان ہوئے پہر [illegible]

کہ بزاخہ پر خوب لڑائی ہوئی اور طلیحہ بہاگ گیا اور شام مین گیا پہر مسلمان ہو گیا پہر لکہا ہے
کہ خالد رضہ قوم طے وغیرہ سے فراغت کر کے بُطاح کیطرف چلے گئے جہان مالک ابن نُویرہ تہا
خالد رضہ نے وہان فوج کو پہیلایا اور اونکو حکم کیا کہ لوگونکو اسلام کیطرف بلاوین آخر کو
وہ لوگ مسلمان ہوئے قوم تمیم مین ایک عورت تہی اوسکا نام سجاح تہا اوسنے بہی دعوے
پیغمبری کا کیا اور مسیلمہ کے پاس گئی اور اوس سے نکاح کیا اور اوسکی طرف سے ایک پکارنے
والے نے پکار دیا کہ مسیلمہ جو اللہ کا پیغامبر ہے اوسنے تمہیں نماز صبح اور نماز عشا کی معاف
کردی مُسیلمہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیوقت مین پہلے مسلمان ہوا تہا پہر اپنے ملک مین
جو یمامہ کہلاتا تہا پہونچ کر دین سے پہر گیا اور دعوی پیغمبری کا کیا عکرمہ رضہ جب مسیلمہ والون
سے لڑے اونکو شکست ہوئی اونہون نے تہوڑے دن تامل کیا یہانتک کہ خالد رضہ فوج
لیکر اون سے جا ملے بہت بڑی لڑائی ہوئی مسلمانون کی فوج کی یہہ نشانی تہی کہ وہ
کہتے تہے یا محمداہ خوب لڑائی ہوئی یہانتک کہ مسیلمہ قتل ہوا اور اوسکے لوگ بہاگ گئے مسیلمہ
کے لشکر کے لوگ بیس ہزار کے قریب قتل ہوئے اور مسلمانون مین چہہ سو سات سے شہید ہوئے
بحرین کا حاکم مُنذر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیوقت مین مسلمان ہوا تہا اوسنے وہان اسلام
پہیلایا تہا جب وہ مر گیا وہان کے لوگ دین سے پہر گئے قوم بکر کے لوگ کفر پر قائم رہے
اور قوم عبد القیس کو جارود ابن معلی نے جمع کیا اونکو خبر پہونچی تہی کہ وہ لوگ کہتے ہین
کہ اگر محمد نبی ہوتے تو نہ مرتے جارود نے کہا تم جانتے ہو کہ اگلے زمانہ مین بہی نبی ہوئے ہین
وہ بولے ہان کہا پہر وہ کیا ہوئے اونہون نے کہا کہ وہ مر گئے جارود نے کہا کہ محمد صلی اللہ
علیہ وسلم بہی مر گئے جس طرح وہ مر گئے اور مین گواہی دیتا ہون کہ اللہ کے سوا کوئی مالک
نہین اور محمد اللہ کے پیغام پہونچانے والے ہین تب وہ لوگ مسلمان ہوئے اور اسلام
پر قائم رہے باقی لوگ جو کفر پر اڑے رہے اون سے لڑنے کے لئے علا کو جو حضرموت کے
رہنے والے تہے حضرت ابوبکر رضہ نے بحرین کیطرف بہیجا مہینہ بہر تک جہاد ہوتا رہا آخر کو
مسلمانون نے کافرون کو بہگا دیا پہر دریا کیطرف چلے اور اللہ سے دعا کی تاریخ
کامل کا اور ابن کثیر کی تاریخ کا بیان ہے کہ حضرت علا کی دعا سے مسلمانون کا لشکر

دریا پر چلا گیا جس طرح زمین پر چلتے ہین اونٹون کے کُھر بھی نہ ڈوبے گھوڑون کے گھٹنون
تک پانی نہ پہونچا کشتی والون کو ایک دن رات کی راہ تھی مسلمان لوگ پیدل تھوڑی دیر مین
وہان پہونچے اور کافرون پر خوب جہاد کیا اور اونکو بھگا دیا ایک عیسائی درویش یہہ
کرامت دیکھہ کر مسلمان ہوا جب حضرت ابوبکر رضہ کو خبر پہونچی کہ عمان اور مہرہ اور یمن
کے لوگ دین سے پھر گئے عمان مین لقیط نے دعوی پیغامبری کا کیا تھا نادان لوگون
کو گمراہ کیا تھا جیفر نے پہاڑون مین پناہ پکڑی تھی حضرت ابوبکر رضہ نے حذیفہ رضہ
کو عمان پر بھیجا اور عرفجہ رضہ کو مہرہ پر بھیجا اور عکرمہ رضہ کو لکھہ بھیجا کہ ان دونون سے مل جاؤ
صحار مین مجاہدین کا لشکر جمع ہوا لقیط نے دبا مین فوج جمع کی بڑی لڑائی ہوئی دس ہزار
کافر مارے گئے باقی سب مسلمان ہوئے اب یہہ بیان ہے کہ صوبہ اور مہیا پر خصوصاً
قیصری پر اور زمین بابل پر جو اللہ نے اپنی تلوار کے بھیجنے کا وعدہ کیا تھا
اوسکا ظہور محمدیون کے ہاتھون ہوا محمد ابن عمر واقدی رح فتوح الشام مین
لکھتے ہین کہ حضرت ابوبکر رضہ نے یمن کے لوگ بلائے اور ملک شام کیطرف یزید ابن
ابی سفیان کو دو ہزار سوارون کے ساتھہ بھیجا وہ لوگ وادی القری کے راہ چلے
تا تبوک پر جا نکلے پھر جابیہ پھر دمشق پر پہونچے عرب کے نصاری جو مدینہ مین
[illegible] اونہون نے ہرقل کو خبر پہونچائی اوس نے آٹھہ ہزار سوارون کی فوج بھیجی یزید ابن
ابی سفیان تبوک تک پہونچے تین دن کے بعد رومیون کی فوج آئی اور اونہون نے
حملہ کیا محمدیون نے تبوک کے اطراف مین جہاد شروع کیا ربیعہ ابن عامر رضہ نے اون کے
سردار کو قتل کیا دو ہزار دو سو کافر قتل ہوئے باقی بھاگ گئے اور مسلمانون مین
سے ایک سو [illegible] شہید ہوئے پھر وہ بھاگے ہوئے لڑنے کو آئے محمدیون نے پھر اونپر
جہاد کیا واقدی رح لکھتے ہین کہ ہمکو خبر پہونچی ہے کہ اون آٹھہ ہزار مین سے کوئی نہین
بچا پھر حضرت ابوبکر رضہ نے مکہ کے لوگون کو بلایا اور عمرو ابن عاص کو فوج کا سردار کیا
اور اون سے فرمایا کہ چھپی اور کھلی مین اللہ سے ڈر اور تنہائیون مین اوس سے حیا کر
اور فرمایا کہ جس رستہ سے یزید ابن ابی سفیان گئے ہین اوس رستہ سے مت جائیو

بلکہ ایلیہ کے رستہ پر چلیو تاکہ فلسطین کی زمین تک پہونچو اور اپنے جاسوسون کو بہیجیو کہ ابو عبیدہ کی خبرین تمکو پہونچاوین اور اگر وہ مدد چاہے تو اوسکی طرف فوج پر فوج بہیجیو اور اپنے ساتہہ والون پر قرآن کا پڑہنا لازم کر دیجیو عمرو ابن عاص رضہ چلے نو ہزار کی فوج اون کے ساتہہ تہی جب عمرو ابن عاص رض ایک دن کی راہ جا چکے تب ابو عبیدہ ابن جراح رض کو سب لشکرون کا سردار کر کے بہیجا اور فرمایا کہ زمین جابیہ کا قصد کرو پہر خالد ابن ولید رض کو بلایا اور اونکو نو سو سوارون کا سردار کیا اور جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا جہنڈا اون کے واسطے باندہ دیا اور وہ سیاہ جہنڈا تہا اور فرمایا کہ زمین ایلہ اور فارس کا قصد کرو اور مین امید رکہتا ہون کہ اللہ تعالی تمہارے ہاتہون پر فتح دیوے اور تمہاری مدد کرے اگر اللہ چاہے پہر اونکو رخصت کیا فائدہ پہر ایلہ ایک عراق مین ہے اسمین الف پر پیش اور ایک نقطہ والی بے پر بہی پیش اور لام پر تشدید ہے اس شہر کیطرف خالد رض کو بہیجا اور ایلیہ جو ملک شام کیطرف ہے اوسمین الف پر زیر اور ہے دو نقطہ والی یے پر جزم ہے اسکی طرف عمرو ابن عاص رض کو بہیجا شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی رح ازالۃ الخفا مین لکہتے ہین کہ عمر ابن شبہ نے اپنے اوستادون سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابو بکر رض نے پہلے مثنی ابن حارثہ شیبانی کو فارس والون کی طرف بہیجا وہ عراق مین آئے اور فارس والون سے اور عراق کی نواح والون سے برس بہر لڑتے رہتے پہر اونہون نے حضرت ابو بکر رض سے مدد چاہی تب اون کی مدد کے لئے خالد رض کو بہیجا واقدی رح کہتے ہین کہ ہرقل کو خبر پہونچی کہ تبوک مین کتنے لوگ قتل ہوئے اور سفر روبیس کو فوج کا سردار کیا اور کہا کہ جا اور عربون کو فلسطین سے روک دے کہ وہ شہر پاکیزہ ہے اور وہی ہماری عزت اور ہمارا تاج ہے روبیس رومیون کی فوج لیکر اجنادین کیطرف چلا اور عمرو ابن عاص رض ایلہ تک پہونچے یہانتک کہ فلسطین کی زمین مین آئے وہان خبر ملی کہ زمین فلسطین کے ایک بڑے میدان مین رومیون کی فوج ایک لاکہہ کے قریب موجود ہے عمرو ابن عاص رض بولے ہم اون کے اوپر اللہ سے مدد مانگتی ہین اور اللہ جو اعلی اور عظمت والا ہے اوسکی مدد کے بغیر نہ کہین بچاؤ ہے نہ کچہہ زور ہے پہر مسلمانون سے فرمایا اللہ کے دشمنون کے

کہلاتا تہا اوسکو قتل کیا اور جو تہے وہ لڑکیون مین بندہی ہوئے تہے اونکو بہی قتل کیا اور اونکی عورتون
اور لڑکون کو قید کیا اور قلعہ مین جو کچہہ اسباب اور ہتہیار اور جانور تہے وہ لے لئے اور یہہ قلعہ جو
فتح کیے انہین کو سے تہا اس قلعہ سے زیادہ مضبوط نہین تہا اور کسی قلعہ کے لڑنے والے اس
قلعہ کے لڑنے والون سے زیادہ نہین تہے خالد رض نے اوسکو ڈہا دیا اور جلا دیا پہر ایک فوج
لیس والون کیطرف بہیجی اوس مین ایک قلعہ تہا اوس مین فارس کے بادشاہ کے کچہہ سپاہی تہے
اونکو گہیر لیا اور قلعہ فتح کیا اور لڑنے والے مردون کو نکالا اور قتل کیا اور اونکی عورتون اور
لڑکون کو قید کرلیا اور قلعہ کو ڈہا دیا اور جلا دیا جب لیس والون نے یہہ دیکہا صلح کی اور جزیہ دیا پہر خالد رض حیرہ کیطرف چلے وہانکے لوگون نے
اپنے تین محلون مین زیادہ بڑے سفید محل اور عدسیس کا محل اور ابن نفیلہ کا محل تہا انکے لوگون
نے گہوڑون سے دروازے اور دیوارون سے کوئی نہ نکلا تہا خالد رض نے ایک مرد کو سفید محل کیطرف بہیجا اوسنے
کہا کہ تم مین سے ایک مرد نکلے تا کہ مین اوس سے باتین کرون ایک مرد نے جانا اور کہا اوسکو
امان ملی گی یہانتک کہ پلٹ جاوے کہا ہان تب عبد المسیح ابن حیان ابن نفیلہ اوترا اور خالد
کے پاس آیا اور وہ بہت بوڑہا تہا اور ایاس ابن قبیصہ طائی بہی نکلا اور وہ فارس کے
بادشاہ کیطرف سے حیرہ کا حاکم تہا نعمان ابن منذر کے بعد اوسکو حاکم کیا تہا یہہ لوگ خالد رض کے
پاس آئے اور خالد رض اون سے کہا کہ مین تمکو اسلام کیطرف بلاتا ہون پہر اگر تمنے یہہ کیا تو تمہارے
واسطے ہے جو مسلمانون کے واسطے ہے اور تمہارے اوپر لازم ہے جو مسلمانون کے اوپر لازم
ہے اور اگر تم یہہ نہین مانتے تو جزیہ دو اگر تم یہہ بہی نہین مانتے تو مین تمہارے پاس ان
لوگون کو لایا ہون کہ جتنا تمکو جینے کا شوق ہے اوس سے بڑہ کر اونکو مرنے کا شوق ہے اور
عبد المسیح کے ہاتہ مین زہر تہا خالد رض نے پوچہا یہہ کیا ہے کہا یہہ زہر ہے جو مین چاہتا ہون وہ
مطلب اگر تمسے حاصل ہوگا تو مین اس زہر کو پی لونگا اور اپنی قوم مین ایسی خبر لیکر نہین جاونگا
جسکو وہ ناپسند کرین خالد رض نے وہ زہر اوسکے ہاتہ سے لے لیا اور کہا بسم اللّٰہ الذی لا
یضر مع اسمه شیء فی الارض ولا فی السماء یعنے اللہ کے نام سے جسکی نام کے ساتہہ
کوئی چیز نقصان نہین کرتی نہ زمین مین نہ آسمان مین پہر خالد اوس زہر کو نگل گئے پہر وہ
شخص اپنے قوم مین گیا اور بولا کہ مین تمہارے پاس اون لوگون کے پاس سے آتا ہون

جتنا مین زہر نہین اثر کرتا اوس لئے خالد رض سے کہا کہ ہم تجہسے نہین لڑینگے اور تمہارے دین مین
بہی داخل ہونا نہین چاہتے ہین ہم اپنے دین پر رہینگے اور تمکو جزیہ دینگے خالد رض نے اون
سے نوّے ہزار پر صلح کر لی اور یہہ پہلا جزیہ تہا جو پورب کیطرف سے حضرت ابوبکر رض کے پاس پہونچا
پہر خالد رض نے فارس والون کے حاکمون کو ایک خط لکہا اور عبد المسیح کو دیا اوس مین لکہا کہ خالد
کیطرف سے رستم اور مہران کو اور فارس کے حاکمون کو سلام اوسپر جو راہ پالے اما بعد
مین اللہ کا شکر کرتا ہون جسکے سوا کوئی مالک نہین اور بیشک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوسکے
بندے اور اوسکے پیغام پہونچانیوالے ہین اللہ کا شکر ہے جسنے تمہاری حرمت توڑ دی
اور تمہاری فوج کو جدا جدا کر دیا اور تمہاری بات مین پہوٹ ڈالدی اور تمہاری لڑائی
سست کر دی اور تمہاری بادشاہی چہین لی جسوقت میرا یہہ خط پہونچے تو میری پناہ
قبول کرو اور جزیہ بہیجو اگر ایسا نکروگے تو قسم اوس اللہ کی جسکے سوا کوئی مالک نہین
البتہ مین تمہاری طرف اون لوگون کو لیکر جاؤنگا جو مرنیکا شوق رکہتے ہین جیسے تم جینے
کا شوق رکہتے ہو پہر خالد رض چلے ایک بستی کیطرف جو فرات کے نیچے تہی وہ بانقیا کہلاتی
تہی اور اوس مین ایک قلعہ کے اندر فارس کے بادشاہ کے کچہہ سپاہی تہے اونکو گہیر لیا
اور قلعہ فتح کیا اور اوسمین جو مرد تہے اونکو قتل کیا اور اونکی عورتون اور لڑکون کو قید کر لیا
اور قلعہ کو جلا دیا اور ڈہا دیا تب بستی کے لوگون نے جزیہ دینے پر صلح چاہی ہانی ابن
جابر طائی صلح کا ذمہ دار ہوا اوس نے اونکیطرف سے تین ہزار درم پر صلح کی پہر
خالد رض چلے یہانتک کہ بانقیا اوترے جو فرات کے کنارے پر ہے وہ لوگ ایک رات کو
صبح تک لڑے خالد رض نے اونکو گہیر لیا وہ لوگ شدت سے لڑے خالد رض نے اللہ کی مدد سے
بانقیا کو فتح کیا اور لوگون کو قتل کیا اور عورتون اور لڑکون کو قید کیا اور قلعہ کو جلا دیا
اور ڈہا دیا جب بانقیا کے لوگون نے یہہ دیکہا تو صلح چاہی خالد رض نے صلح کر لی پہر ایک
اور بستی تہی اوسکی طرف جریر ابن عبد اللہ رض کو بہیجا جب وہ فرات مین داخل ہوئے تاکہ
پار جاوین اور اوس بستی کے لوگون کیطرف جاوین اوس بستی کے سردار نے کہا کہ پہلے
تم ٹہہرو مین تمہاری طرف پار اوتر کر آؤنگا وہ آپ پار اوتر کر آیا اور صلح کر لی اور جزیہ

دیا اور باروسما کے لوگون نے اور اوسکے آس پاس کی بستیون کے لوگون نے بہی صلح کرلی
جسمین جزیہ پر حیرہ والون نے صلح کرلی تہی پہر خالد رض نجف کیطرف پلٹ آئی اور حیرہ کے لوگون
مین سے راہ بتانے والون کو لے لیا یہانتک کہ عین التمر تک پہونچی وہان فارس کے بادشاہ
کے علاقہ کے کچھ لوگ ایک قلعہ مین تھے خالد نے اونکو گہیر لیا اور اونکو اوتار لیا اور قتل کیا اور
عورتون اور لڑکون کو قید کیا اور قلعہ کو جلا دیا اور ڈہا دیا اور عین التمر کا سردار عربون مین سے
تہا اوسکو قتل کیا اور اوسکی عورتون اور لڑکون اور گہر والون کو قید کرلیا اور عین التمر کے
لوگون نے جزیہ دیا پہر سعد ابن عمرو الفزاری کو ایک فوج کے ساتھہ بہیجا یہانتک کہ وہ صندود
تک پہونچی وہان کندہ اور ایاد کے کچھ لوگ تھے جو نصاری تہی اونکو گہیر لیا پہر اونسے جزیہ پر
صلح کی اور جو اونمین مسلمان ہوئے وہ مسلمان ہو رہے پادری میتھر نے مفتاح الکتاب
مین لکہا ہے کہ بخت نصر وغیرہ کے وقت مین دریای فرات بابل کے درمیان مین بہتا تہا
اور شہر مین چہہ سو پچاس چوک تھے اس سے معلوم ہوا کہ دریای فرات کے کنارے پر
جو قلعہ اور گاؤن تھے وہ سب بابل کے مقام تہی جنکو اسد کے وعدہ کے موافق محمدیون نے
فتح کیا تاریخ کامل مین عین التمر سے پہلے شہر انبار کے فتح کا ذکر کیا ہے اور لکہا ہے کہ خالد رض
نے شہر انبار کو گہیرا محمدیون نے کافرون پر تیر پہینکی ہزار آنکہین پہوٹ گئین پہر خالد رض
نے انبار والون سے اور کلواذی والون سے صلح کی پہر عین التمر کیطرف چلے خالد نے
فوج کے سردار کو قتل کیا پہر ان سب کو قتل کیا اور جتنے لوگ قلعہ مین تھے اونکو قید کرلیا اور
اون کے گرجے مین چالیس لڑکے تہے جو انجیل شریف سیکہہ رہے تہی اونکو پکڑ لیا وہ لڑکے
مسلمانون کو بانٹ دئی اونہین مین سے ہین سیرین باپ محمد کے اور نفیر باپ موسی کے
اور حمران جو حضرت عثمان رض کے آزاد غلام تہے آے محمدی بہائیو ایک سو سینتیسوین زبور
کی پیش خبری یاد کرو ای بابل کی بیٹی جو زور آور ہے مبارک وہ جو تجہسے اوس سلوک کا
بدلہ لے جو تو نے ہمسے کیا مبارک وہ جو تیرے لڑکون کو پکڑ کے سالع تک یعنے مدینہ تک
پہیلا دے لفظ سلع کے معنے عبرانی لغت مین لکہی ہین پہوڑ ڈالنا دوسرے معنے ہین پراگندہ
کرنا یہان عبرانی مین ال ہسالع کا لفظ ہے یعنے سالع تک تو یہان پراگندہ کرنے کے معنے خوب

جمتی ہین اور سلع نام مدینہ کا تہا اسکی دلیلین حضرت اشعیا علیہ السلام کی کتاب کے بیالیسوین باب
مین ہوچکین پادری مارش مَین سنے سیر الاسلام مین لکہا ہے کہ حضرت ابوبکر رض کیوقت مین جب
بابل پر جہاد ہوا اوس وقت مین المنذر نصاری کے بادشاہون کا گہرانا شہر حیرا اور انبار مین
دریای فرات کے نزدیک حبیم کے ضلعون مین اور بابل کے ویران مقامون مین بادشاہی
کرتے تہے اور ایران کے بادشاہ کے تابعدار تہے خالد رض نے پہلے اونہین پر حملہ کیا اور ستر ہزار
سکہ جزیہ یہان کا پہلے آمدنی مدینہ کے خزانہ کے ہوئے حیرہ کا لفظ عربی مین بڑی حی سے ہین
پادری نے اپنی بولی کے موافق چہوٹی ہی سے لکہا ہو اور انبار کا الف اوڑا دیا اور انبار کو انبر
لکہا دیکہو پادری نے اقرار کیا کہ حیرہ اور انبار اور وہان کے گاؤن اور قلعی یہہ سب مقام
بابل کے تہی جنکو محمدیون نے فتح کیا بابل کے فتح کرنے کی بشارتین خوب طرح محمدیون پر پوری ہوئین
تاریخ کامل مین ہے کہ پہر خالد رض نے دومتہ الجندل پر جہاد کیا اور اوسکو فتح کیا پہر خالد رض نے حصید
اور خنافس اور مضیح اور ثنی اور زمیل کو فتح کیا پہر فراض کیطرف چلے اور وہ سرحد ہے شام
اور عراق اور جزیرہ کی وہان نصاری اور فارسی لوگ جمع ہوئے دریائی فرات کے کناری پر
بڑی لڑائی ہوئی ایک لاکہہ رومی نصرانی قتل ہوئے امام ابو یوسف رح کی روایت جو اوپر
ہوچکی اوسکی اخیر مین یون ہے کہ حضرت ابوبکر رض کے پاس جب ابو عبیدہ رض کا خط مدد کی طلب
مین آیا تب اونہون نے خالد رض کو لکہہ بہیجا کہ ابو عبیدہ کے پاس جاؤ تاریخ کامل اور تاریخ ابن
جریر طبری مین اور تاریخ ابن کثیر مین لکہا ہے کہ فارس کے کافرون نے خالد رض کے نہونے کو
غنیمت جانا اور خالد رض کی نائب مثنیٰ کیطرف بڑی فوج بہیجی مثنیٰ حیرہ سے اوسکی طرف نکلی اور
بابل مین ٹہیرے کافرون کی فوج کا سردار ہرمز تہا بابل مین دونون فوجون کا مقابلہ ہوا اور
خوب لڑائی ہوئی فارس کے کافرون نے ایک ہاتہی کو مسلمانون کے گہوڑون مین چہوڑ دیا تاکہ
مسلمانون کے گہوڑے بہاگ جاوین اور اونمین پہوٹ پڑجاوے مثنی نے خود آپ اوس ہاتہی
پر حملہ کیا اور اوسکو مار ڈالا اور سب مسلمانون نے کافرون پر حملہ کیا اور اونکو بہگا دیا مسلمان
کافرون کے پیچہی اونکو قتل کرتے ہوئی چلے گئی اور بہت سا مال اونکا لوٹ مین آیا کافر بہاگتے
بہاگی کہ شہر مدائن تک پہونچی ابن جریر طبری نے یہہ حال اس سند سے لکہا ہے کہ مجہکو لکہہ بہیجا سری

ہے وہ روایت کرتے ہین شعیب سے وہ سیف سے وہ محمد سے وہ طلحہ اور مہلب سے اور لکھا ہو کہ
فرزدق شاعر نے یہ شعر کہا ہے بیان قوم بکر ابن وائل کو کہتا ہے وہان فرماتے ہین بیت
المثنی قاتل الفیل عنوۃ ببابل اذ فی فارس ملاک بابل ۔ یعنے گھر مثنی کا جو زور سے ہاتھی کو
قتل کرنے والے ہین بابل مین جب فارس مین تھا ملک بابل کا یعنے فارس کے لوگ بابل کے بھی بادشاہ
تھی تاریخ کامل مین ہے کہ یہ لڑائی سن تیرہ مین ہوئے امام ابو یوسف کی روایت مین خالد رض کے سفر کا
بیان یون ہے کہ خالد رض حیرہ سے چلے اور راہ بتانے والے اونکی ساتھ تھی اور عین التمر سے بھی
چلے یہانتک کہ صید الذین کو طے کیا تب وہ قوم تغلب کے شہرون مین جا پڑے اون مین سے بہتون
کو قتل کیا اور قید کیا پھر عانات کے شہرون مین گذرے وہان کے سردار نے صلح چاہی خالد رض
نے صلح کر لی اس شرط پر کہ اونکا گرجا نہین ڈھایا جائیگا اور یہ بھی شرط کر لی کہ تین دن تک
مسلمانون کی ضیافت کرین اور اونکو راہ بتاوین اون مین سے کتنی راہ بتانے والے نکلے اونھون نے
نقیب اور کواثل کا رستہ لیا وہان بڑی فوج تھی وہ لوگ شدت سے لڑے یہانتک کہ خالد رض
نے اون مین سے بہتون کو اپنی ہاتھ سے قتل کیا اور اونکو گھیر لیا جب اونپر بہت شدت ہوئے
تب اونھون نے صلح چاہی جن شرطون پر عانات والون نے صلح چاہی تھی خالد رض نے صلح کر لی
پھر چلے یہانتک کہ قرقیسا کے شہرون تک پہونچے مردون کو قتل کیا عورتون اور لڑکون کو قید
کیا کئی دن تک اونکو گھیرے رہے تب اونھون نے صلح چاہی جن شرطون پر عانات والون نے
صلح چاہی تھی خالد رض نے صلح کر لی اور اون لوگون نے جزیہ دیا واقدی رح لکھتے ہین کہ خالد رض
قادسیہ سے چلے اور عین التمر کی راہ لی سماوہ کی زمین مین پہونچی منزلین طے کرکے ارکہ مین پہونچے
اور وہ میدان کا سرا ہے اوس کے واسطے جو عراق سے نکلتا ہے اور رومی لوگ وہان قافلون
سے محصول لیا کرتے تھے ارکہ کے بوڑھے لوگ نکلے اور خالد رض سے صلح کر لی خالد رض نے اون
سے نرم کلام کیا اور مرحبا کہا تاکہ سخنہ اور حوران اور تدمر کے لوگ سنین اور صلح کر لین
خالد رض اوسی جگہہ رہے یہانتک کہ سخنہ اور تدمر والون نے بھی صلح کر لی اور ضیافت طیار
کی خالد رض اون کے اوپر اوترے اور صلح نامہ لکھدیا پھر حوران کی زمین کیطرف چلے اور
ابو عبیدہ رض کو خالد رض کا خط پہونچا وہ مسکرائی اور کہا اللہ کا شکر ہے مین اللہ کا اور رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب کا تابعدار ہون اونہون نے لوگون کو اپنے معزول ہونیکی خبر دی ابوعبیدہ رض
نے شرحبیل رض کو شہر بُصری کیطرف چار ہزار سوارون کے ساتھہ روانہ کر چکے تھے وہ جاکر اوسکے میدان مین
اوترے تھے وہان کا حاکم بادشاہ کے پاس اور رومیون کے پاس بڑا رتبہ والا تھا اوسکا نام روماس
تھا اوس نے اگلی کتابین پڑہی تہین شام کے شہرون مین سے رومی لوگ اوسکے پاس جمع
ہوتے تھے اور اوسکی حکمت کی باتین سنتے تھے اور بُصری آدمیون سے آباد تھا وہان بارہ ہزار
رومی تھے اور عرب لوگ تجارت کا مال لیکر حجاز اور یمن کے کنارون سے وہان آتے تھے جب موسم
کے دن آتے تھے وہ لوہے کی کرسی پر بیٹھتا تھا اور لوگ جمع ہوکر اوسکے علم سے فائدہ لیتے
تھے جسوقت لوگ اوس کے پاس جمع تھے ایکا ایک غل ہوا کہ شرحبیل لشکر لیکر آئے روماس گھوڑے
پر سوار ہوکر چلا اور شرحبیل رض کے پاس آیا اور پکار کر بولا کہ اے عرب کے لوگو مین روماس
بُصری کا حاکم ہون تمہارے سردار کو چاہتا ہون شرحبیل رض اوسکی طرف نکلے وہ بولا تم لوگ
کون ہو شرحبیل نے کہا ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ والے ہین وہ آنحضرت نبی جنکی بھیجنے کا
وعدہ توراۃ اور انجیل مین ہے روماس بولا اونکا کیا حال ہوا کہا اونکو اللہ نے اپنے پاس
اوٹھا لیا وہ بولا پھر اون کے بعد حاکم کون ہوا شرحبیل بولے اونکے بعد عبداللہ ابوبکر صدیق رض
حاکم ہوے روماس بولا مین جانتا ہون کہ تم حق پر ہو اور تم ضرور تمام ملک شام اور عراق کے مالک
ہوجاؤگے اور مجھکو تمپر خوف آتا ہے کہ تم تھوڑے لوگ ہو اور ہمارا انبوہ بڑا ہے تم اپنے ملک
کیطرف پلٹ جاؤ ہم تمکو نہین چھیڑینگے شرحبیل بولے ہم یہان سے نہین سرکینگے یہانتک
کہ تین باتون مین سے ایک بات ہو یا ہمارے دین مین داخل ہوجاؤ یا جزیہ دو یا لڑائی کرو
روماس نے کہا اگر میرا اختیار ہوتا تو مین تم سے نہ لڑتا کیونکہ مین جانتا ہون کہ تم حق پر ہو اور
یہ رومی لوگ جمع ہین مین چاہتا ہون کہ اونکو جاکر نصیحت کرون روماس نے اپنی قوم مین
جاکر اونکو جمع کیا اور کہا اے نصرانی دین والو تم جان لو کہ جس بات کو تم اپنی کتاب مین
پاتے تھے کہ عرب تمہارے شہرون مین داخل ہونگے اور تمہارے مالون کو لوٹینگے اور
تمہارے بہادرون کو قتل کرینگے یہہ وہی وقت ہے اور وہ زمانہ قریب ہے اور تمہاری
فوج اور لشکر روم بیس سے زیادہ نہین جوان تھوڑے سے عربون کیطرف زمین فلسطین میں

گیا اور مارا گیا اور اوس کے اکثر بہادر مارے گئے اور باقی بہاگ گئے بہتر یہہ ہے کہ ہم ان عربیون کو عزیز رکہین اور ہماری جان امان مین رہے جب اون لوگون نے یہہ بشارت روماس سے سنی اوسکے قتل کرنے پر طیار ہوئے روماس نے کہا مین تو تمکو آزماتا تہا کہ تمکو اپنے دین کی حمایت کسقدر ہے واقدی رح فرماتے ہین کہ رومی لوگ لڑائی پر طیار ہوئے اور شرجبیل رضنے لوگون سے فرمایا کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جنت تلوارون کے سایہ کے نیچے ہے اور اللہ کو بہت پسند وہ قطرہ خون کا ہے جو اللہ کی راہ مین بہے یا وہ آنسو ہے جو اللہ کے ڈر سے بہے ماجد ابن رویم کہتے ہین کہ اون لوگون نے بارہ ہزار رومیون مین ہمپر حملہ کیا اور ہم اون کے بیچ مین ایسے تہے جیسے کالے اونٹ کے پہلو مین سفید تل ہم اونکی لڑائی پر ٹہیرے رہے اور ہمارے اور اون کے بیچ مین لڑائی ہوتی رہی یہانتک کہ سورج آسمان کے خیمہ کے بیچون بیچ مین آگیا اور مینے دیکہا کہ شرجبیل نے دونو ہاتہ آسمان کیطرف اوٹہائے اور وہ کہہ رہے تھے یا حی یا قیوم یعنے اے زندہ اے سب کے تہامنے والے اے آسمانون اور زمین کے بنانیوالے اے جلال اور عزت والے یا اللہ تونے اپنے نبی کی زبان پر ہم سے شام اور فارس کے فتح کا وعدہ کیا ہے یا اللہ مدد کر اونکی جو تجکو اکیلا جانتے ہین اون لوگون کے اوپر جو تیرے منکر ہین یا اللہ ان منکر لوگون پر ہماری مدد کر شرجبیل نے اپنی دعا پوری نہین کی تھی کہ مدد آئی اور ایکا ایک حوران کیطرف سے غبار اوٹہا اور جہنڈے نظر آئے اور خالد ابن ولید اور ابوبکر صدیق کے بیٹے عبدالرحمان آپہونچے جب رومیون نے خالد رضکی آواز سنی اونکی آوازین بجہہ گئین خالد رضنے اور سبہون نے آرام لیا جب دوسرا دن ہوا بصری کے لشکرون نے ہجوم کیا مسلمان بہی سوار ہوئے اور لڑائی کا سامان کیا ایکا ایک رومیون کی صفون مین سے ایک سوار نکلا اور عربی زبان مین بولا اے قوم عرب میری طرف فقط تمہارا سردار آوے کہ مین بصری کا حاکم ہون تب خالد رضا اوسکی طرف نکلے اوس نے کہا تم ہی ان لوگون کے سردار ہو کہا ایسا ہی کہتے ہین اور مین اونکا سردار ہون جب تک اللہ کی تابعداری مین رہون پہر جب اللہ کی بحکمی کرون تو میرے اونپر کچہہ حکومت نہین روماس نے کہا مین رومیون کے عقلمندون مین سے ہون اور جو شخص کہ عقل اور علم رکہتا ہے اوس پر حق پوشیدہ نہین رہتا اور مینے اگلی کتابون

مین اور اگلی خبرون مین پڑہا ہے کہ اللہ تعالی بہیجیگا ایک نبی قریشی عربی اور انکا نام محمد ہے خالد رض نے
کہا وہ ہمارے نبی ہین پہر اوس نے پوچہا بہلا اون پر کوئی کتاب اوتری ہے خالد رض نے کہا ہان
اللہ نے اون پر قرآن اوتارا ہے روماس بولا بہلا اوس مین شراب حرام کر دی گئی ہے کہا ہان
جو اوسکو پیتا ہے ہم اوس پر حد لگاتی ہین روماس بولا بہلا تمپر نمازین فرض کی گئی ہین خالد رض
نے کہا ہان وہ پانچ نمازین ہین دن اور رات مین کہا تم حج کرتے ہو کہا ہان کہا تمپر جہاد فرض
کیا گیا ہے کہا ہان اور اگر یہہ نہوتا تو ہم تمسے لڑنے کے لیے نہ آتی روماس نے کہا مین جانتا ہون
کہ تم حق پر ہو اور مین تمسے محبت رکہتا ہون اور مینے اپنی قوم کو تمسے ڈرایا اونہون نے نہ مانا اور
مین اون سے ڈرتا ہون خالد رض بولے تو کہہ کہ مین گواہی دیتا ہون کہ اللہ کے سوا کوئی مالک
نہین وہ اکیلا ہے اوسکا کوئی شریک نہین اور مین گواہی دیتا ہون کہ بیشک محمد اوسکے بندے
اور اوس کے پیغام پہونچانیوالے ہین روماس نے کہا اگر مین مسلمان ہوجاؤن تو مین ڈرتا
ہون کہ وہ مجکو جلدی قتل کر ڈالینگے اور میرے گہر والون کو قید کر لینگے لیکن مین اپنی قوم
کیطرف جاتا ہون اور اونکو ڈراتا ہون اور رغبت دلاتا ہون شاید اللہ اونکو ہدایت دے روماس
نے اپنی قوم مین جاکر کہا اے لوگو تمکو عربون سے لڑنے کی طاقت نہین اور وہ ضرور ملک شام کے
مالک ہوجاوینگے سو تم اللہ سے ڈرو اور اونکی تابعداری کرو وہ لوگ یہہ سنکر روماس کے قتل
پر مستعد ہوئے اور بولے تو شہر مین داخل ہو اور اپنے محل مین بیٹہہ رہ اور ہمکو عربون سے لڑنے
دے روماس اون کے پاس سے چلا گیا اور بصری والون نے اپنے اوپر دریجان کو حاکم کیا دریجان
لڑنے کو نکلا حضرت ابوبکر صدیق رض کے بیٹے عبد الرحمان نے اوس پر حملہ کیا وہ بہاگ گیا رومیون
کے دلون مین اللہ نے دہشت کا ڈالدیا خالد رض نے اور عبد الرحمان رض نے اور سب مسلمانون نے حملہ کیا
بصری والے لاچار ہو کر لڑنے کو آئی اور رومیون مین بہت قتل ہوا اور اون کے درویش
اور پادری اپنے کفر کا کلمہ پکار اوٹہی تب شرحبیل رض نے کہا یا اللہ یہہ پلید لوگ کفر کے کلمہ سے تیرے
آگے گڑگڑاتے ہین اور تیرے ساتہہ دوسرا خدا پکارتے ہین تیرے سوا کوئی خدا نہین اور ہم
تیرے آگے یہہ کہکر گڑگڑاتے ہین کہ تیرے سوا کوئی خدا نہین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ
دیتے ہین تو اس دین کی مدد کر اپنے دشمنون کے اوپر جو منکر ہین مسلمانون نے اونکی دعا پر

ہے

آمین کہا پہر سب نے ملکر ایک حملہ کیا رومی لوگ بہاگ گئے اور زمین لاشون سے بہری ہوئی رہ گئی
اور ایک نے ایک کو دروازون پر قتل کیا بصری کے لوگ شہر مین داخل ہوئے اور شہر پناہ کو
مضبوط کر لیا عبد اللہ ابن رافع رض کہتے ہین کہ ہمنے اپنے ساتہیون کو ڈہونڈا تو ہم مین سے دوسو
تیس شہید ہوئے تہے جب جوتہائی رات گذری روماس آیا خالد رض اوسکو دیکہکر مسکرائے اور روماس
نے کہا اون لوگون نے مجکو نکالدیا اور کہا کہ اپنے محل مین بیٹہے رہو نہین تو ہم تجکو قتل کرینگے سو مین
اپنے محل مین بیٹہ رہا اور وہ شہر پناہ سے ملا ہوا ہے جب رات ہوئی مینے اپنے غلامون
سے اور لڑکون سے کہا اونہون نے شہر پناہ کو کہودا اور اوس مین ایک دروازہ کہولا اب تم
میرے ساتہ اپنے معتبر لوگون کو بہیجو کہ شہر کو اپنے قبضہ مین کر لین اگر اللہ چاہے خالد رض نے
اللہ کے آگے شکر کا سجدہ کیا اور ابو بکر صدیق رض کے بیٹے عبد الرحمان کو حکم کیا کہ سو آدمی
معتبر ساتہ لیکر روماس کے ساتہ جاوین ضرار ابن ازور رض کہتے ہین کہ جب ہم روماس کے
محل مین پہونچے اونہون نے اپنے خزانے کہلوائے اور ہمکو ہتیار بانٹ دیئے اور کہا ان لوگون کا
بہیس کر کے داخل ہو تب ہمنے اونکا لباس پہنا اور ہمنے شہر کے چارون کونے بانٹ لئے واقدی رح
لکہتے ہین کہ مجکو معتبر راویون سے پہونچا ہے کہ عبد الرحمان اور روماس اوس بیچ مین گئے
جس مین دریحان تہا عبد الرحمان نے اوسکو قتل کیا اور اللہ اکبر کہا اور روماس نے اونکو
جواب دیا اور اونکے ساتہیون نے اونکا اللہ اکبر سنا اور بصری کے کنارون سے اللہ اکبر کہا اور
رومیون مین تلوار کو کام مین لائے بصری کے لوگون نے جب یہہ دیکہا عورتین اور لڑکے
اور مرد سب چلائے اور بولے الغوث الغوث خالد رض بولے کہ یہہ کیا کہتے ہین روماس نے کہا
امان مانگتے ہین خالد رض نے کہا ان پر سے تلوار اوٹہا لو تلوار موقوف ہوئے جب صبح ہوئی شہر
کے لوگ جمع ہوئے اور بولے اگر ہم تمسے صلح کر لیتے تو یہہ کچہ نہوتا خالد رض بولے اللہ کا حکم نہین
ٹلتا لوگ بولے تمکو قسم اوس اللہ کی جسنے تمکو ہمپر فتح دی تمکو ہمارے شہر کے کہولنے پر کسنے
راہ بتلائی خالد رض کو حیا آئی کہ کہین روماس نے راہ بتائی روماس اوٹہ کہڑے ہوئے اور بولے
کہ اے اللہ کے دشمنو اور اوسکے پیغامبر کے دشمنو یہہ مینے کیا اللہ کی خوشی کے واسطی وہ بولے
کیا تم ہم مین سے نہو ہم نہین ہین روماس بولے یا اللہ تو مجکو امان مین رکہ مت کر مین صلیب سی

اور اوس کے پوجنے والون سے منکر ہوں مین اس بات سے راضی ہوا کہ اللہ مالک ہے اور اسلام دین ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیغامبر ہین اور کعبہ قبلہ ہے اور قرآن پیشوا ہے اور مسلمان بھائی ہین وہ لوگ غصہ مین آئے روماس نے خالد رض سے کہا کہ مین اون کے پاس رہنا نہین چاہتا ہون مین تمہارے ساتھہ چلونگا جہان تم جاؤگے جب اللہ تمہارے ہاتھہ پر فتح دیگا اور شام تمہارے قبضہ مین ہو جائیگا تم مجکو وہان پہر بھیجیو کیونکہ وطن سے الفت ہوتی ہے

واقدی رح فرماتے ہین کہ مجھسے بیان کیا معمر ابن سالم نے وہ اپنے دادا نجیحہ ابن مفرح سے اونہون نے کہا کہ روماس سب مقامون مین ہمارے ساتھہ رہے خوب لڑائی کرتے رہے اور اچھی طرح جہاد کرتے رہے یہانتک کہ اللہ نے شام کو فتح کر دیا اور ابو عبیدہ نے روماس کی خبر حضرت عمر رض کو لکھہ بھیجی اونہون نے روماس کو شام کا حاکم کر دیا وہ تھوڑی مدت کے بعد مر گئے اور ایک بیٹا چھوڑ گئے اور ایکبارگی روماس کی بیوی اپنے خاوند سے جھگڑتے ہوئی آئی اور اوس سے جدائی چاہتی تھی اور بولی کہ لشکر کا سردار فیصلہ کر دے لوگ اوسکو خالد رض کے پاس لائے ایک رومی جو زبان عرب کی بھی جانتا تھا وہ بولا کہ وہ اپنے خاوند روماس کے بارے آپ سے مدد چاہتی ہے ترجمہ کرنے والے نے کہا یہہ کیونکر ہے وہ بولی کہ مین آج کی رات سوتی تھی ایکبارگی مینے ایک شخص کو دیکھا کہ اون سے زیادہ خوبصورت کوئی نہین دیکھا تھا گویا چودہوین کا چاند اون کی دونو آنکھون کے بیچ مین سے نکلتا ہے اور گویا وہ کہتے ہین کہ یہہ شہر اور شام اور عراق ان عربون کے ہاتھون پر فتح ہو جائیگا مینے کہا آپ کون ہین فرمایا مین محمد ہون اللہ کا پیغام پہونچانیوالا پھر اونہون نے مجکو اسلام کیطرف بلایا مین مسلمان ہوئی پھر اونہون نے مجکو دو سورتین قرآن کی سکھلائین لوگون نے اسپر تعجب کیا خالد رض بولے کہ اوس سے کہو پڑہے تب اوسنے الحمد اور قل ہو اللہ پڑہی اور خالد رض کے ہاتھہ پر اسلام کو تازہ کیا اور خاوند سے کہا کہ یا تو میرے دین مین آجا یا مجکو چھوڑ دے خالد رض ہنسے اور کہا پاک ہے وہ اللہ جس نے اوسکو توفیق دے پھر ترجمہ کرنے والے سے کہا کہ اوس سے کہو کہ وہ تجھسے پہلے مسلمان ہو چکے ہین تب وہ خوش ہوئی خالد رض نے ابو عبیدہ رض کو لکھہ بھیجا کہ اب مین دمشق کیطرف جاتا ہون تم وہان مجھسے ملو

یادری مارش مین نے بھی سیر الاسلام مین اس لڑائی کا حال لکھا ہے اور لکھا ہے کہ رومیون

جو وہان کا حاکم تھا اوس نے پہلے ہی حملہ مین کہا کہ تم تعظیم کی اطاعت قبول کرو اور وہ مسلمانون کے
ساتھ ہو گیا آپکی امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اشعیا علیہ السلام کا چونتیسوان باب اور تریسٹھوان
باب اور حضرت ارمیا علیہ السلام کا انچاسوان باب پھر دیکھو وہ جو اللہ نے اپنی تلوار کے اوترنے کی
اور بصری مین اور صوبہ ادومیہ مین کشت و خون ہونے کی خبر دی تھی اور اوسوقت کے بتے
بتلائی تھی پھر اوسکا ظہور ہوا حضرت اشعیا علیہ السلام کے چونتیسوین باب مین یہہ بیان ہو چکا
ہے کہ صوبہ ادومیہ مین یہہ شہر بہت مشہور تھی بصری تیما ایلہ سلع اور بیالیسوین باب مین
خوب طرح ثابت ہو چکا ہے کہ سلع مدینہ شریف کا نام تھا اور تیما مدینہ شریف سے سات یا آٹھ
منزل پر ہے مواہب لدنیہ مین ہے کہ اوسی سے شام کیطرف لوگ نکلتے ہین اور واقدی نے
ایک جگہہ لکھا ہے کہ سعید ابن عامر رضہ نے کہا کہ جب مین مدینہ شریف سے دور پہونچا تبوک پر
چلا اور بیٹے کہا کہ مین بصری پر نکلونگا اور جس مقام کا نام موتہ ہے وہ بصری کے رستہ مین ہے
کیونکہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد بصری کے بادشاہ کیطرف جاتا تھا جب وہ موتہ
مین پہونچا تب شرحبیل نے اوسکو قتل کیا اور واقدی نے ایک جگہہ لکھا ہے کہ عبد اللہ جو جعفر
جعفر طیار رضہ کے بیٹے تھے جب حضرت عمر رضہ سے اور سب سے رخصت ہو کر چلے تو جب تبوک
مین آئے عبد اللہ ابن انیس سے کہا کہ تمکو میرے باپ جعفر کی قبر معلوم ہے وہ بولے ہان وہ موتہ
مین ہے کہا مین چاہتا ہون کہ اوس جگہہ کو دیکھون عبد اللہ ابن انیس کہتے ہین کہ ہم چلتے رہے
یہانتک کہ اون کے باپ کی قبر کی جگہہ پر آئے عبد اللہ اوترے اور روئی اور دوسرے دن کی
صبح تک وہان رہے معلوم ہوا کہ ملک شام کا سیدہا رستہ مدینہ شریف سے تیما تک اور وہان سے
تبوک تک اور وہان سے موتہ تک اور وہان سے بصری تک ہے تو ظاہر یون ہے کہ تبوک
اور موتہ جو تیما اور بصری کے بیچ مین ہے یہہ بھی صوبہ ادومیہ مین داخل ہے اللہ نے اپنے
وعدہ کے موافق موتہ اور تبوک اور بصری پر اپنی تلوار کو بھیجا اور کافرون کا خون بہایا اب
یہہ بیان ہے کہ شہر دمشق پر اور اجنادین کی فوج پر محمدیون نے اللہ کے نام
کے زور سے فتح پائی واقدی رح فرماتے ہین کہ خالد رضہ دمشق کیطرف چلے اور ایک ٹیلے
پر پہونچے پھر اوس سے غوطہ کیطرف اوترے اور نواح کے لوگون نے دمشق مین پناہ پکڑی تھی

اوس مین بیشمار قومون کے پیدل لوگ جمع تھے اور گھوڑے سوار بارہ ہزار کے قریب تھے ہرقل
کو خبر پہونچی اوس نے سردارون کو جمع کیا اور اون سے کہا کہ مینے تمکو ڈرایا تھا تمنے میرا کہنا نہ مانا اور
ان عربون نے حوران اور تدمر اور ارکہ اور سخنہ اور بصرے پر عمل کر لیا اور اب ارادہ ہے دمشق
کیطرف رخ کیا ہے پھر اگر اوسکو فتح کر لیا تو بڑی مصیبت ہے کیونکہ وہ ملک شام کا باغ ہے
ہرقل نے کلوص کو جو بڑا بہادر تھا پانچ ہزار سوارون کا سردار کیا کلوص انطاکیہ سے چلا اور
حمص مین آیا پھر شہر جوسیہ مین آیا پھر بعلبک کیطرف آیا پھر دمشق تک پہونچا وہان کے سردار
کا نام عزرائیل تھا تیس ہزار سوار اور پیادے اوسکے ساتھ تھے دمشق کا لشکر ٹڈیونکی طرح اوترا
مسلمانون سے لڑنا شروع کیا خالد رض نے خوب طرح حملہ کیا کلوص نکلا اور اوسکا ترجمہ کرنے
والا خالد رض سے بولا کہ ہمارے نزدیک کوئی قوم تمسے زیادہ کمزور نہین تھی کیونکہ تم بھوکے ننگے
محتاج ننگے پاؤن تھے جوار اور جو اور زیتون کا تیل کھانے کی اور چھوہارے کی گٹھلیان چوسنے کی
عادت رکھتے تھے جب تم ہمارے شہرون مین آئے اور ہمارے اناج مین سے تمنے کھایا تب تم
ہم پر شیر ہو گئے اب تم کیا چاہتے ہو خالد رض بولے کہ تونے جو ہمارے شہر کا اور اوسکے قحط کا بیان
کیا سو ایسا ہی ہے جیسا تونے کہا مگر اللہ نے ہمکو اوس کے بدلے اوس سے بہتر دیا اور جوار کے بدلے
گیہون اور میوے اور گھی اور شہد دیا اور یہہ ہماری زمین ہے ہمارے رب نے اوسکو ہمارے
لئے پسند کیا ہے اور اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر ہمسے اوسکا وعدہ کیا ہے اب
ہم یہہ چاہتے ہین کہ یا مسلمان ہو جاؤ یا جزیہ دو یا لڑو یہانتک کہ اللہ فیصلہ کرے پھر خالد رض
نے کلوص پر حملہ کیا اور لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کہکر اوسکو پکڑ لیا پھر دوسرا سردار نکلا
جسکا نام عزرائیل تھا خالد رض نے پوچھا تو کون ہے کہا مین وہ ہون کہ میرا نام موت کے فرشتہ
کے نام پر رکھا گیا ہے مین عزرائیل ہون خالد رض بولے کہ جنکی نام پر تیرا نام رکھا گیا ہے وہ تیرے
مشتاق ہین خالد رض نے اوس پر حملہ کیا وہ بھاگ گیا خالد رض دوڑے اور اوسکو قید کر لیا اور ابو عبیدہ
رض آ پہونچے دوسرے دن پھر رومیون نے لڑائی کی تیاری کی سب مسلمانون نے ملکر اون پر
حملہ کیا اور سب نے اللہ اکبر کہا کہ غوطہ اون کے اللہ اکبر کہنے سے ہل گیا اور جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ والون نے خوب جہاد کیا ایک ساعت کے بعد رومیون نے پیٹھ پھیری

دمشق کے لوگون نے اپنے لشکر کا بھاگنا دیکھکر دروازے بند کر لیے جو لوگ ابو عبیدہ رضہ کے ساتھہ آئی تھے
اور جو عمرو ابن عاص رضہ کے ساتھہ تھے اور جو خالد رضہ کے ساتھہ عراق سے آئی تھے سب ملکر سینتالیس
ہزار اور پانسو تھے خالد رضہ آدہی لشکر کے ساتھہ پوربی دروازے پر اوترے اور ابو عبیدہ رضہ آدہے
لشکر کو ساتھہ جابیہ کے دروازے پر اوترے خالد رضہ نے اون دو نو قیدی سردارون کو بلایا اور
فرمایا کہ مسلمان ہو جاؤ اونھون نے نمانا اون دونون کو قتل کیا ہرقل کو خبر پہونچی وہ انطاکیہ
مین تھا دمشقی لوگون کو جمع کر کے کہا کہ مین تمکو ان عربون سے ڈراتا تھا اور مینے تمکو خبر دی تھی کہ جو
کچہہ میرے تخت کے نیچے ہی وہ اوس کے مالک ہووینگے تمنے میرے بات کو ٹھٹھا سمجھا اور
میری قتل کا ارادہ کیا اور یہہ عرب لوگ قحط اور خشکی کے ملک سے اور جوار اور جو اور چھوہارے
کھانے سے اس ملک کیطرف نکلے ہین جو تر و تازہ ہے جہان درختون کی اور میوون کی کثرت
ہے بڑی شدت کی لڑائی ہوگی تب وہ یہان سے نکلینگے اگر مجکو بدنامی کا خوف نہوتا تو مین
ملک شام کو چھوڑ دیتا اور قسطنطنیہ کیطرف چلا جاتا یا خود نکلتا اور اون سے لڑتا لوگون نے
کہا کہ وردان جو حمص کا سردار ہے تو اوسکو بھیج کہ اوس کے برابر کوئی ہم مین نہین ہرقل نے
اوسکو بلایا اور کہا کہ مین نے تجکو بارہ ہزار رومیون کا سردار کیا شداد ابن اوس رضہ کہتے
ہین کہ ہم دمشق والون کو بیس راتون تک گھیرے رہے پہر ہمکو خبر ملی کہ رومیون کا بڑا لشکر
اجنادین مین جمع ہے خالد رضہ نے ابو عبیدہ رضہ سے مشورہ لیا کہ اجنادین کیطرف جاوین
اونھون نے فرمایا کہ اگر ہم یہان سے کوچ کر جاوینگے تو یہہ لوگ قوی ہو جاوینگی تب خالد رضہ نے
لوگون سے فرمایا کہ دمشق والون پر حملہ کرو لوگ خوب لڑے اتنے مین وہ فوج آپہونچی جسکا سردار
وردان تھا ضرار ابن ازور رضہ پانچ ہزار سوارون کے ساتھہ گئے جب رومی نزدیک آئے
ضرار نے اور سبھون نے ملکر اللہ اکبر کہا کہ مشرکون کے دل دہل گئے ضرار رضہ نے فوج کے بیچ
مین جا کر وردان پر حملہ کیا وہ بھاگا اوسکا بیٹا آیا ضرار نے اوسکو قتل کیا رومیون نے ضرار
کو قید کر لیا خالد رضہ خود لڑنے کو گئے دیکھا کہ ایک سوار رومیون کے لشکر پر اس طرح حملہ کر رہا
ہے جس طرح باز چڑیون پر حملہ کرتا ہے لوگون نے جانا کہ یہہ خالد ہین آخر کو معلوم ہوا کہ وہ
ضرار رضہ کی بہن خولہ رضہ تہین خالد رضہ نے اپنے ساتھہ والون کے ساتھہ ہو کر حملہ کیا لوگ دو پہر کے

وقت تک لڑتی رہے اللہ نے مسلمانون کو غلبہ دیا خالد رضہ کو ضرار رضہ کا پتا ملگیا رافع ابن عمیرہ طائی
سو سوارون کے ساتھہ چلے اور دیکھا کہ وہ لوگ ضرار کو گھیرے ہوئی تھی خولہ رضہ نے اللہ اکبر کہکر حملہ
کیا اور رافع نے اللہ اکبر کہا اور اون کے ساتھہ والون نے حملہ کیا ایک ساعت تک لڑائی رہی
اللہ نے ضرار کو چھوڑا لیا رومی لوگ وردان سمیت بھاگے ہرقل کو خبر پہونچی کہ وردان بھاگ گیا
اوسنے اجنادین مین نوے ہزار کی فوج بھیجی اور وردان کو اونکا سردار کیا اور وردان اجنادین
مین پہونچا خالد اجنادین کیطرف چلے دمشق والون نے بولص کو جو بڑا بہادر تھا اپنا سردار
کرلیا وہ چھہ ہزار سوارون اور دس ہزار پیادون کے ساتھہ آیا ابو عبیدہ رضہ پچھلی فوج مین تھے
وہ لوگ کچھہ عورتون اور لڑکون کو قید کر کر دمشق کیطرف لے گئے اور بولص نے ابو عبیدہ رضہ پر
حملہ کیا آپس مین زمین شحورا پر خوب لڑائی ہوئی خالد رضہ کو خبر پہونچی وہ فوج لیکر پہونچی کافرون
پر حملہ کیا اور اونکو گھیر لیا ضرار نے بولص کو قید کرلیا اور مسلمانون نے کافرون کو خوب شدت
سے قتل کیا خالد رضہ دو ہزار سوارون کے ساتھہ قیدی عورتون کی تلاش مین چلے یہان تک
کہ نہر استریاق کے قریب پہونچی اون عورتون نے یہہ کام کیا تھا کہ ایک ایک عورت خیمہ کا
ستون لیکر رومیون کیطرف چلین خولہ رضہ نے ایک مرد کے سر پر ستون مارا وہ گر پڑا جو کوئی رومی
پاس آتا تھا عورتین اوس کے گھوڑے کے پاؤن پر مارتی تھین سوار اوندھا گر پڑتا تھا وہ جلدی
سے اوسکو ستون سے قتل کر ڈالتی تھین رومیون نے ملکر عورتون پر حملہ کیا ایکا ایک خالد رضہ
پہونچی اور مسلمانون نے رومیون پر حملہ کیا اور تین ہزار مرد قتل ہوئے ضرار رضہ نے بولص کے
بھائی پطرس کو قتل کیا باقی بھاگ گئے مسلمانون نے اونکا پیچھا کیا یہان تک کہ دمشق تک پہونچے
وہان سے کوئی نہ نکلا خالد رضہ بولے اے لوگو ابو عبیدہ کیطرف چلو وہ لوگ چلے یہان تک کہ ابو عبیدہ
رضہ سے مرج راہط مین ملے مسلمانون نے اللہ اکبر کہا خالد رضہ نے اور اون کے ساتھہ والون نے
جواب دیا خالد رضہ نے بولص کو بلایا اور فرمایا کہ مسلمان ہوجا اوس نے نمانا تب اوسکو قتل کیا
جن جن لوگون کو خالد رضہ نے خط لکھی تھے وہ سب اجنادین مین جمع ہوئے ضحاک ابن عروہ
کہتے ہین کہ مین عراق مین داخل ہوا اور بیٹے فارس کے بادشاہ کی فوجین اور جبابرہ قیصر کی فوجین
دیکھین تو بیٹے گنتی مین اور ہتیارون مین رومیو نکی فوجون سے زیادہ نہین دیکھین دوسرے

اور رومیون نے طیاری کی مسلمانون کی فوج بھی طیار ہوئے ضرار نے بڑے بڑے حملے کئے بڑے بڑے
بہادر رومیون کو قتل کیا پھر اللہ اکبر کہا اور مسلمانون نے اللہ اکبر کہا عصر کے وقت تک لڑائی رہی ہے
مشرک بہت کثرت سے قتل ہوئے اجنادین کی پہلی لڑائی مین تیئیس مرد شہید ہوئے اور رومیون
کے تین ہزار قتل ہوئے وردان پلٹ گیا اور لوگون سے اس دین والون عربون کے حق مین کیا
کہتے ہو کہ مین دیکھتا ہون کہ وہ غالب ہین اور وہ تم سے زیادہ اپنے رب کے تابعدار ہین اب تمہارا
غلبہ مین نہین دیکھتا مگر ہان تمہارے دلون مین جو گناہ ہے اوسکو چھوڑ ڈالو اور اپنے رب کے آگے
گناہون کی کثرت سے توبہ کرو اگر تم نے یہہ کیا تو مین تمہارے لئے فتح کی امید رکھتا ہون اور اگر
نہ مانوگے تو ہلاک ہوجاؤ گے اللہ نے تم پر سخت عذاب بھیجا ہے کہ اون لوگون کو تم پر غلبہ دیا ہے کہ ہم
اونکو کچھ گنتی مین نہین لاتے تھے کیونکہ اونمین اکثر چرانیوالے ہو کے محتاج ہین حجاز کے قحط
نے اونکو ہماری طرف نکالا ہے اونہون نے تمہاری زمین کے میوے کہائے اور تمہاری عورتون
کو قید کر لیا وہ لوگ بولے کہ ہم سب لڑینگے اور اون لوگون کو آنے نہین دینگے وردان نے
یہہ فریب کیا کہ دس آدمی ایک جگہہ پر چھپا رکھے اور خالد رض کو بلا بھیجا کہ تم اکیلے آؤ کہ صلح کا مشورہ
کرین خالد رض کو اس فریب کی خبر مل گئی تو ضرار رض کچھہ لوگون کے ساتھہ وہان پہونچے اون دسون
کو سوتا پایا اونکو قتل کر ڈالا اور آپ اون کی جگہہ پر بیٹھے رہے صبح کو وردان آیا ادہر سے خالد رض
اوس جگہہ پاس گئے کچھہ باتین ہوئین وردان نے اوٹھکر خالد رض کے بازو پکڑ لئے خالد رض نے
اوس کے دونو بازو پکڑ لیے اوس نے اپنے لوگون کو پکارا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھہ والے لوگ جو چھپے ہوئے تھے تلوارین لیکر آئے ضرار رض نے وردان کو قتل کیا
خالد نے اوسکا سر رومیون کو دکھایا پھر خالد نے اور ضرار نے اور سب نے حملہ کیا اور اللہ
اکبر کہا رومی لوگ پیٹھہ پھیر کر بہاگے اور ہر طرف سے اونکو تلوار نے لیا چڑہتی دن کے شروع
سے عصر کی نماز کے وقت تک تلوار اونمین کام کرتی رہی واقدی رح کہتے ہین کہ اجنادین مین
رومیون کا لشکر نوے ہزار تھا اوس دن اون مین سے پچاس ہزار قتل ہوئے جو باقی
رہے بعضے قیساریہ کیطرف چلے گئے بعضون نے دمشق کو ڈھونڈا اور یہہ لڑائی اجنادین
کی ہفتہ کے دن سن تیرہ ہجری مین ہوئی جمادی الاول کی دو راتین باقی تہین ابوبکر صدیق رض

رضہ کی وفات سے تیئیں شب پہلی پہر خالد رضہ نے ابوبکر صدیق رضہ کو فتح کی بشارت لکھہ بھیجی کہ اونمین کے
پچاس ہزار قتل ہوئے اور مسلمانون مین سے پہلے اور دوسرے دن چارسو پہتر مرد شہید ہوئے
واقدی رحمہ لکھتے ہین کہ خالد رضہ نے دمشق کیطرف کوچ کیا اور ابوعبیدہ رضہ سے کہا کہ تم جاکر جابیہ کے
دروازے پر اوترو پہر خالد نے ہر ہر دروازے پر لوگ ٹہلائے اور شرحبیل کو توما کے دروازے
پر ٹہلایا اور خالد رضہ پورب کے دروازے پر رہے توما جو ہرقل کا داماد تھا اوس سے لوگون
نے مشورہ لیا کہ اگر کہو تو عربون سے صلح کرلین اوس نے نمانا اور بولا کہ ان لوگون مین لڑنے
کی کچھہ لیاقت مجکو دکہائی نہین دیتی لوگ بولے اے سردار اونمین جو بہت چہوٹا ہے وہ دس سے
اور بیس بیس سے لڑتا ہے توما بولا کہ تم شمار مین اون سے زیادہ ہو اور تمہارے پاس وہ ہتیار
اور زرہ ہین جو اون کے پاس نہین ہین کیونکہ وہ ننگے پاؤن ننگے بدن ہین لوگ بولے اون کے
پاس بہت ہتیار ہین جو اونہون نے ہمسے لوٹ لئے ہین توما نے فکر کی اور خود لڑائی کے لیے نکلا
اور اونمین کا ایک درویش تھا وہ صلیب لیکر آیا اور کچھہ لوگ انجیل شریف لیے ہوئے آئے توما
نے اپنا ہاتھہ انجیل شریف کی ایک سطر پر رکہا اور کہا یا اللہ جو ہم مین سے حق پر ہو اوسکی مدد
کر اور ہماری مدد کر اور ظالم کی مددمت کر کہ تو اوسکو جانتا ہے توما اوس دن بہت شدت سے
لڑا شرحبیل رضہ نے کہا اے مسلمانو اپنے خالق کو راضی کرو مسلمان تلوارون سے اور تیرون سے
خوب لڑے رومیون کے تین سو مرد قتل کئے تمام دن عصر کے وقت تک لڑتے رہے رات کو
توما نے اپنے لوگون سے کہا کہ تم سب دروازون سے نکل پڑو اور اون لوگون کو قتل کرلو توما
نکلا اور اوسکے سب لوگ دروازون سے نکل پڑے مسلمانون مین ایک نے ایک کو جگایا خالد رضہ
گہبراکر اوٹھے اور چارسو سوارون کے قریب لیکر چلے اور پوربی دروازے تک پہونچے کچھہ مسلمان
وہان کافرون سے لڑ رہے تھے خالد نے بھی لڑنا شروع کیا توما اور شرحبیل رضہ بڑی دیر تک لڑتے
رہے تمیم ابن عدی کہتے ہین کہ مین ابوعبیدہ رضہ کی فوج مین تھا جتنے سردار عرب مین اون کے
برابر اور اون کے ساتھہ والون کے برابر لڑنے والا نہین دیکھا جب دروازہ کھلا ابوعبیدہ رضہ نے
کہا لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم یعنے کہین بچاؤ اور کہین زور نہین مگر اللہ کی مدد سے
جو اونچا اور عظمت والا ہے یہہ کہکر وہ اور اون کے ساتھی دروازے کے قریب پہونچے ابوعبیدہ نے

اور اون کے ساتھیون نے حملہ کیا واقدی رح فرماتے ہین کہ ہمکو معلوم ہے کہ رومیون مین سے اوس لڑائی مین کوئی نہین بچا نہ چھوٹا نہ بڑا خالد رضہ خوب لڑے ضرار نے آکر کہا کہ مینے آج کی رات ڈیڑھ سو مرد قتل کئے واقدی کہتے ہین اوس رات مین ہزارون رومیون کو قتل کیا جب صبح ہوئے مسلمانون نے پھر لڑنا شروع کیا خالد اون سے لڑتے رہے یہان تک کہ وہ لوگ تنگ ہوگئے اور آپس مین بولے کہ اے لوگو اون سے امان مانگو رومیون مین ایک بوڑھا تھا جو اگلی کتابین پڑھا ہوا تھا اوس نے کہا اے لوگو قسم اللہ کی مین جانتا ہون کہ اگر بادشاہ اپنا سامان اور لشکر لیکر آوے گا تو وہ بھی انکو تیر سے ہٹا نہین سکیگا کیونکہ مینے کتابون مین پڑھا ہے کہ محمد نبیون کے ختم کرنے والے ہین اور پیغامبرون کے سردار ہین اور اب اونکا دین سب دینون پر غالب ہوگا جب لوگون نے یہہ سنا وہ سب رات کے وقت جابیہ کے دروازے پر آئے اور بولے اے عرب کے لوگو ہمکو امان دیگی کہ ہم اوترین اور تمہارے سردار سے باتین کرین تاکہ ہمارے اور تمہارے بیچ مین صلح ہوجاوے ابو ہریرہ رضہ نے ابو عبیدہ رضہ سے جاکر یہہ خبر دی وہ بولے جاؤ اور اون سے کہو تمکو امان ہے یہان تک کہ اپنے شہر مین سلامت پھر جاؤ واقدی رح کہتے ہین کہ مجھسے کہا ابو عقبہ نے وہ روایت کرتے ہین صفوان ابن عمرو سے وہ عبد الرحمان سے جو جبیر کے بیٹے وہ اپنے باپ سے اونہون نے کہا کہ ابو عبیدہ نے اوس رات مین نماز فرض پڑھی اور سوئی تو جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ فرماتے ہین کہ آج کی رات یہہ شہر فتح ہوجاوے گا اگر اللہ چاہیگا ابو عبیدہ رضہ کہتے ہین گویا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جلدی کرتے ہوئے دیکھا مینے کہا یا رسول اللہ مین دیکھتا ہون کہ آپ جلدی کر رہے ہین اسکا کیا باعث ہے آپنے فرمایا کہ مین ایا ہون کہ ابو بکر صدیق کے جنازہ پر حاضر ہون ابو عبیدہ جاگے اور ابو ہریرہ صلح کی خبر لا چکے تھے ابو ہریرہ رضہ فرماتے ہین کہ مین گیا اور مینے اون کو پکارا کہ اترو تمکو امان ہے وہ لوگ بولے تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ والون مین سے کون ہو کہ ہم تمہارا اعتبار کرین مینے کہا مین ابو ہریرہ ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ رہنے والا اور قول توڑنا ہماری خصلت نہین اگر ہمارا ایک غلام تمکو امان دیدیگا تو ہم اوسکو جاری کردینگے کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہے واوفوا بالعهد ان العهد كان مسئولا یعنے اقرار کو

پورا کرو بیشک اقرار پوچھا جاویگا وہ لوگ اوترے اور دروازہ کہولا اون مین کے سو آدمی علم والون اور
عزت دارون مین سے آئے تجب ابو عبیدہ رضہ کے خیمہ تک آئے ابو عبیدہ رضہ نے اونکو مرحبا کہا اور
اوٹھہ کھڑے ہوئے اور اونکو بٹہایا اور کہا کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اذا اتاکم کریم
قوم فاکرموہ یعنے جب تمہارے پاس کسی قوم کا عزت دار آوے تو اوسکی عزت کرو اون لوگون نے
صلح کی باتین کین اور بولے کہ ہم چاہتے ہین کہ ہمارے گرجاؤن کو ہمارے لیے چھوڑ دو ابو عبیدہ رضہ
نے اونکو صلح نامہ لکھدیا وہ لوگ بولے اب ہمارے ساتھ اوٹھو ابو عبیدہ رضہ اوٹھے اونکے ساتھہ سب
مین تین تیس صحابی یعنے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ والے اور مین سٹھہ آدمی اور لوگون مین
سے تھے سب دروازے کیطرف چلے اور شہر مین داخل ہوئے پیر کے دن جمادی الثانی کی اکیسوین
کو سن تیرہ ہجری مین ابو عبیدہ رضہ دمشق مین جابیہ کے دروازے سے داخل ہوئے اور خالد رضہ کو
یہہ خبر نہ تھی کیونکہ وہ پوربی دروازے پر شدت سے لڑ چکے تھے اور رومیون مین ایک پادری تھا
اوسکا نام یوشا تھا وہ شہر پناہ کے پاس ایک گہر مین رہتا تھا اوسکے پاس حضرت دانیال ع کی
لڑائیان تھین اور یہہ کہ اللہ تعالی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ والون کے ہاتھہ
پر شہرون کو فتح کریگا اور اونکا دین سب دینون پر اونچا ہوگا جمادی الثانی کی اکیسوین رات مین
ایک جگہہ کو کہود کر وہ نکلا اور خالد رضہ سے امان مانگی فائدہ حضرت دانیال علیہ السلام کے صحیفہ کے دوسرے
باب مین اور ساتوین باب مین رومیون کی بادشاہت کے صاف صاف پتے اور نشان تبلائے ہین
پہر صاف خبر دی ہے کہ اللہ کے اچھے بندے اوس سلطنت کو چھین لینگے اور سب پر غالب ہونگے
اسی باعث سے ہرقل بھی بار بار کہتا تھا کہ یہہ لوگ میرے قدمون کے نیچے کے ملک کے مالک ہونگے
واقدی رح لکھتے ہین کہ خالد رضہ نے اوس پادری کو امان دی اور سو مرد اوسکے ساتھہ بہیجے یہہ لوگ اوسکے
ساتھہ گئے اور دروازے کا قصد کیا اور قفلون کو توڑا اور خالد رضہ اپنے ساتھیون کے ساتھہ داخل ہوئے
اور رومیون مین تلوار سے کام لیا یہانتک کہ مریم کے گرجے تک پہونچے وہان خالد رضہ کا لشکر اور ابو عبیدہ
کا لشکر آپس مین ملے خالد رضہ نے دیکہا کہ ابو عبیدہ رضہ اور اون کے ساتھی نہین لڑتے خالد رضہ تعجب
کی نظر سے دیکہنے لگا ابو عبیدہ بولے کہ اللہ نے اس شہر کو میرے ہاتھہ پر صلح سے فتح کر لیا خالد رضہ بولے
مینے تو اوسکو تلوار کے زور سے فتح کیا ہے مین کیونکر اون سے صلح کرون ابو عبیدہ رضہ نے کہا اے سردار

اللہ سے ڈر قسم اللہ کی مینے ان لوگون سے صلح کی اور صلح نامہ لکھدیا خالد رضہ بولے کہ تمنے میرے بن حکم کیون
صلح کی اور مین تمپر حاکم تھا ابوعبیدہ رضہ نے کہا قسم اللہ کی مجکو گمان نہ تھا کہ آپ مجہسی خلاف کرینگے اب
میرے مقدمہ مین اللہ سے ڈرو مین ان سب لوگون کو اپنی پناہ دیچکا ہون اور اللہ اور رسول کیطرف
سے امان دیچکا ہون اور میرے ساتھہ کے مسلمان سب اس سے راضی رہے اور قول توڑنا ہماری
خصلت نہین اللہ تمپر رحم کرے ابوعبیدہ رضہ نے دیکھا کہ خالد کے ساتھہ والے لوگ رومیون کے
قتل پر طیار ہین ابوعبیدہ رضہ نے بلند آواز سے کہا اے مسلمانو مین تمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی قسم دلاتا ہون کہ تم اپنے ہاتھہ مت بڑہاؤ یہانتک کہ ہم دیکھین کہ مین اور خالد کس بات پر اتفاق
کرتے ہین اون لوگون نے قتل کرنا اور لوٹنا موقوف کیا اور سب مشورہ کے لیے جمع ہوئے
مسلمانون کی ایک جماعت جن مین معاذ ابن جبل بھی تھے اونھون نے کہا کہ صلاح یہ ہے کہ جو ابوعبیدہ
نے کیا اوسکو جاری رکھو پھر خالد سے کہا کہ جو تمنے تلوار سے فتح کیا اوسکو اپنے پاس رہنے دو اور جو ابوعبیدہ
کیطرف ہے وہ اوسکو رکھین اور خلیفہ کو لکھو جو وہ کہین سو کرو خالد رضہ نے کہا مینے تمہارا مشورہ قبول کیا
دمشق کے لوگون کو مینے امان دی مگر توما اور ہربیس اور اون کے لشکر کو امان نہین ابوعبیدہ رضہ بولے
یہہ دونو پہلے میری صلح مین داخل ہوئے میری پناہ کو مت توڑو اللہ تمپر رحم کرے خالد رضہ بولے کہ
اچھا یہہ دونون اس شہر سے نکل جاوین توما نے کہا کہ مجکو اور میرے ساتھہ والون کو اس شہر سے نکل
جانے دو خالد رضہ نے کہا کہ تو ہماری پناہ مین ہے جس راہ سے چاہے چلا جا پھر جب تو ہماری لڑائی کے
گہر مین پہونچ جاوے تو تو پناہ سے باہر ہے توما اور ہربیس بولے کہ ہم تین دن تک تمہاری پناہ
مین ہین پھر تین دن کے بعد ہمارے لیے پناہ نہین وہ دونو اپنا سب مال اور اسباب ساتھہ لیکر چلے
فتح سے پہلے ایک شخص جسکا نام یونس تھا دمشق سے نکلا تھا وہ مسلمان ہو گیا تھا خالد رضہ تین دن کے
بعد اوسکو اور چار ہزار آدمیون کو ساتھہ لیکر چلے رات دن چلتے تھے فقط نماز کے وقت اوترتے تھی
اوسیطرح چلے گئے یہانتک کہ یونس نے جبلہ اور لاذقیہ کو طی کیا اور سمندر کے کنارے پر پہونچا وہان
ایک گاؤن مین خبر ملی کہ ہرقل نے اون دونون کو انطاکیہ مین نہین آنے دیا اور اونکو قسطنطنیہ کی
طرف بھیجا ہے یونس نے کہا کہ مجکو امید تھی کہ ہم اون سے سوریہ اور سریہ مین ملینگے اب مینے دیکھا
کہ وہ اوس سے چڑہ گئے اور تم ہرقل کے شہر مین ہو مجکو تمپر خوف آتا ہے فائدہ ولیم ناسولیس نے جو تاریخ

واقدی کلکتہ مین چہاپی ہے اوسکی حاشیہ مین لکہا ہے کہ سوریہ ملک شام کا نام ہے جہان سے سیریا کا لفظ
نکلا ہے واقدی لکہتے ہین کہ خالد رضہ بولے کہ اللہ کے بہروسے پر چلو سب لوگ کہانتک چلے کہ خبر ملی کہ وہ
لوگ ایک میدان مین اوترے ہوئے ہین وہان سبزہ اور گہانس بہت ہے اور انہون نے انطاکیہ کو
اپنی پیٹہہ پیچہے چہوڑ دیا ہے خالد رضہ وہان پہونچے ابوبکر صدیق رضہ کے بیٹے عبدالرحمان رضہ نے توما کا سر
کاٹا اور خالد رضہ نے ہربیس کو قتل کیا عبدالرحمان رضہ نے ہربیس کے ساتہیون کو تلوار سے قتل کیا سب
لوگون سے زیادہ ضرار رضہ نے رومیون کو قتل کیا پہر خالد رضہ دمشق مین آئے اور حضرت ابوبکر صدیق
رضہ کے مرنیکی ابہی اونکو خبر نہ تہی اونہون نے حضرت ابوبکر رضہ کو خط لکہا تب حضرت عمر رضہ نے ابوعبیدہ رضہ
کو لکہہ بہیجا کہ مینے تمکو خالد کی فوج کا سردار کیا اونکی فوج کو اون سے لیلو اور خالد کا جہگڑا جو صلح اور فتح مین
ہے سو فتح صلح سے ہے نہ لڑائی سے کیونکہ تم حاکم ہو واقدی لکہتے ہین کہ مجکو خبر پہونچی ہے کہ خالد رضہ معزول
ہونیکے بعد جہاد مین اور زیادہ مضبوط رہے خصوصًا ابوالقدس کے قلعہ مین اس قلعہ کے پاس ایک بازار
لگتا تہا اوسمین سونا اور چاندی اور مال آتا تہا ابوعبیدہ کو اس بازار کی خبر ملی کہ لوس بازار کے قریب
ایک شہر ہے اوسکا نام طرابلس ہے اور وہ کنارہ شام کا ہے وہان ایک حاکم ہے کہ وہ اوس بازار
مین نہین آتا ہے ابوعبیدہ رضہ نے کہا اے لوگو تم مین کون ایسا ہے کہ اپنی جان اللہ کے واسطے
دیوے اور فوج کے ساتہہ اس بازار تک جاوے عبداللہ جو حضرت جعفر طیار رضہ کے بیٹے تہے وہ اوٹہہ
کہڑے ہوئے اور بولے مین سب سے پہلے جاونگا وہ پانسو سوارون کے ساتہہ چلے جب وہان پہونچے
خبر ملی کہ طرابلس کے حاکم کی بیٹی ایک بادشاہ کے ساتہہ بیاہی گئی وہ لوگ اوسکو وہان لائے ہین اور
اوسکے ساتہہ رومیون کے سوار ہین اور بازار مین بیس ہزار سے زیادہ ہین عبداللہ رضہ بولے کہ جو میری
مدد کریگا اوسکا اجر اللہ پر ہے اور جو پلٹ جاویگا اوسپر کچہہ الزام نہین یہہ سنکر سب لوگون نے اونکا
ساتہہ دیا عبداللہ رضہ صبح کی نماز پڑہکر اون لوگون پر جا پہونچے اور تلوار اور نیزہ سے لڑنا شروع کیا لڑائی
ہوتی رہی عبداللہ رضہ اور اون لوگون کے بیچ مین ہوگئے رومیون نے اونکو گہیر لیا اور دلنے پیٹہہ پہیری
اور عبداللہ رضہ کی تلوار مین چہید پڑگیا ابوعبیدہ رضہ کو خبر پہونچی اونہون نے خالد کو بہیجا خالد رضہ فوج
لیکر پہونچے اور رومیون کو تلوار سے قتل کیا طرابلس کے حاکم کو ضرار رضہ نے قتل کیا عبداللہ اور خالد رضہ
اور سب لوگ ابوعبیدہ رضہ کے پاس دمشق مین آگئے واقدی رحمہ دوسرے جگہہ لکہتے ہین کہ عبداللہ رضہ

جب حضرت عمر رضؓ سے اور سب سے رخصت ہوکر چلے اور موتہ مین اپنے باپ جعفر رضؓ کی قبر پر پہونچی اوترے
اور روئی اور دوسرے دن کی صبح تک وہان رہے جب وہان سے کوچ کیا مینے دیکہا کہ وہ روتی ہین
مینے پوچہا تو کہا آج کی رات مینے اپنے باپ جعفر رضؓ کو خواب مین دیکہا اور اونپر دو سبز جوڑے ہین اور دو پر ہین
اور اونکی ہاتہہ مین ننگی تلوار ہے وہ تلوار مجکو دی اور فرمایا اے بیٹا اس سے الله کے دشمنون سے اور
اپنے دشمنون سے لڑائی کر کہ مین جہاد ہی کی باعث سے اس رتبہ تک پہونچا ہون اور گویا مین
تلوار سے لڑ رہا ہون یہانتک کہ اوسمین سوراخ پڑگیا پہر آگے وہ حال گذرا جسکا اوپر بیان ہوا اب
بیان ہے قنسرین اور حمص وغیرہ کی فتح کا واقدی رحمہ کے بیان کا خلاصہ یہہ ہے کہ پہر
ابو عبیدہ اور خالد فوج لیکر حمص پر پہونچے وہان کے لوگون نے صلح کا پیغام دیا ابو عبیدہ رضؓ نے صلح کرلی
پہر ابو عبیدہ رضؓ سے قنسرین والون نے برس بہر کی امان مانگی ابو عبیدہ نے برس بہر کا صلح نامہ لکہدیا
کہ اوسکا شروع ذی الحجہ کے چاند سے سن چودہ ہجری مین تہا پہر ابو عبیدہ رضؓ کو حضرت عمر رضؓ کا خط جہاد کی
تاکید مین پہونچا ابو عبیدہ رحمہ حماۃ کیطرف آئے وہان کے لوگ اون کے پاس آئے اور اون کے ساتہہ انجیل
شریف تہی درویش اور پادری اوسکو اپنے ہاتہون پر لوگون کے آگے اوٹہائے ہوئے رکہتے تاکہ ابو عبیدہ
سے صلح طلب کرین ابو عبیدہ رضؓ نے جب اونکو دیکہا ٹہیر گئے اور فرمایا تم کیا چاہتے ہو کہا ہم چاہتے ہین
کہ تمہاری صلح مین رہین کہ تم ہمکو اپنی قوم سے زیادہ پیارے ہو ابو عبیدہ نے اون سے صلح کرلی اور چلے
یہانتک کہ شیزر مین اوترے وہان کے لوگ سامنے آئے اون سے بہی صلح کرلی ابو عبیدہ نے کہا تمکو
ہرقل کی بہی کچہہ خبر ہے وہ بولے کہ ہمکو یہہ خبر پہونچی ہے کہ قنسرین کے حاکم نے بادشاہ سے مدد مانگی ہے اور
اوسنے جبلہ غسانی کو غسانیون مین اور نصرانی عربون مین بہیجا ہے اور اوسکے ساتہہ عموریہ کا حاکم
دس ہزار کی فوج مین ہے ابو عبیدہ بولے حسبنا الله ونعم الوکیل یعنے الله ہمکو بس ہے اور اچہا
کام بنانیوالا ہے ابو عبیدہ نے لوگون سے کہا کہ اس سردار کے مقدمہ مین کیا دیکہتے ہو ہمنے اوس سے تو قول
پورا کیا اور اوسنے دغا کی خالد بولے کہ الله اوسکی تاک مین ہے دس ہزار سوارون کی جگہہ پر
حضرت رسول الله صلی الله علیہ وسلم کے ساتہہ والون مین سے دس مرد لیکر اوسکا سامنا کرنیکو
جاؤنگا ابو عبیدہ بولے کہ اس واسطے تم ہی ہو خالد نے دس مردون کا نام لیا وہ سب بولے ہم
حاضر ہین خالد نے اور اونہون نے زرہ پہنی اور اون دسون کے ساتہہ رات کو چلے جب وہان

ہو گئی صبح تک چھپی رہے خالد نے اور مسلمانون نے صبح کی نماز پڑہی یکایک وہ لشکر آیا خالد رض
اون دوسو مردون سمیت اوس فوج مین داخل ہو گئے جب قنسرین کا حاکم سامنے آیا خالد اوسکی
سامنے گئے اوسنے کہا مسیح تمکو سلامت رکھے اور صلیب تمکو باقی رکھے خالد رض بولے ہائے
تیری خرابی ہم صلیب کے پوجنے والون مین سے نہین ہین ہم محمد پیارے کے ساتھہ والون مین سے
ہین خالد نے پکار کر کہا لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ مین خالد ہون
یہہ کہکر اپنے ہاتھہ سے اوسکو مارا اور اوسکو زین پر سے کھینچ لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھہ والون نے جلدی سے اوسکے ساتھہ والون پر تلوارین کھینچین اور لا الہ الا اللہ کا
اور اللہ اکبر کا نعرہ کیا اون کافرون نے ان لوگون کو ہر طرف سے گھیر لیا خالد نے حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ والون سے فرمایا کہ یہ آس پاس ہو اور اس
مصیبت پر صبر کرو کہ بڑا خوف تمکو موت کا ہے اور اللہ کی راہ مین قتل ہونا تمہاری آرزو اور
خالد کی آرزو ہے اور جان لو کہ ہمارا رستہ اللہ تک کھلا ہوا ہے اور گویا تم رب کریم سے مل
گئے ہو اور اوس گھر مین رہے رہو جہان کا رہنے والا نہین مریگا اور وہان کا جوان بوڑہا نہین
ہوگا رافع ابن عمیرہ کہتے ہین کہ ہم اون سکے بیچ مین ایسی تھے جیسے میدان مین ایک چھلا
اور ہمکو اونکی کثرت کی کچھہ فکر نہ تھی کیونکہ ہمکو اللہ پر بھروسا تھا یکایک جبلہ نے پکار کے کہا کہ محمد صلی
اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ والون مین سے تم کون ہو خالد نے اوسکو جواب دیا جبلہ نے کہا بیٹے تمکو
اس قیدی کی باعث سے باقی رکہا ہے کہ ایسا نہو مین تمپر حملہ کرون تم اوسکو قتل کرو سو تم اوسکو
چھوڑدو کہ تم اور تمہارے ساتھہ والے قتل سے بچ جاوین کیونکہ تم تھوڑے ہو اور ہم بہت ہین
خالد بولے کہ مین اپنے قیدی کو بغیر قتل کئے نہین چھوڑونگا اور مجکو کچھہ پروا نہین کہ اسکے
بعد تو کیا کریگا اور یہہ جو تو کہتا ہے کہ ہم بہت ہین سو اگر تو لڑائی مین انصاف چاہی تو ایک کے
بعد ایک میرا سامنا کرو اگر تمنے ہمکو قتل کر لیا تو تمہارا قیدی تمہاری طرف چلا جاویگا اور اگر
اللہ نے ہمکو تمپر قابو دیدیا تو مدد اللہ کے پاس سے ہے جسکو چاہتا ہے دیتا ہے تو جب تم اوس سے
پہلے مر گئے تو اوسکا مرنا تمپر بہاری نہوگا جبلہ نے اپنا سر جھکا لیا اور بولا کہ لڑائی مین انصاف
یہی ہے ابوبکر صدیق کے بیٹے عبدالرحمن رض نکلے اور رومیون کے پانچ سوار ایک کے بعد ایک

نکلے عبد الرحمن رضہ نے پانچون کو قتل کیا بہر حیلہ سے بڑی دیر تک لڑتے رہے اور زخمی ہوئے خالد رضہ
نے قنسرین کے حاکم کو قتل کیا اور اوسکا سر پھینک دیا رومیون نے مسلمانون پر حملہ کیا اور بڑی لڑائی
ہوئے رافع ابن عمیرہ رضہ کہتے ہین کہ مینے خالد سے کہا کہ ہمپر قضا اوتری وہ بولی کہ مین وہ برکت
والی ٹوپی بھول گیا اور اوسکو ساتھہ نہ لایا اور مصیبتون مین اوسکی بڑی برکت تھی قسم اللہ کی
مین اسی سبب سے بھولا کہ یہہ قضا ٹلنی والی نہ تھی سو تلوارین چل رہی تھین ایکا ایک ایک آواز
دینے والے نے پکارا اے قرآن کے اوٹھانیوالو رحمان کی طرف سے تمکو خوشی آئی عبد اللہ حضرمی
کہتی ہین کہ ہم شیزر مین تھے اور ابو عبیدہ رضہ اپنے خیمہ مین تھے ایکا ایک وہ مسلمانون کو
پکارتے ہوئے نکلے ہم ہر طرف سے دوڑے اونہون نے کہا مین اسوقت سوتا تھا ایکا ایک حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور مجکو جھڑکا اور سختی سے فرمایا کہ تو اون لوگون
کی مدد سے غافل ہو رہا ہے اوٹھہ اور خالد سے مل جا کہ اوسکو اونہون نے گھیر لیا ہے اگر اللہ چاہے
تو تو اوس سے مل جاویگا واقدی کہتے ہین کہ ابو عبیدہ اپنے ساتھہ والون کے ساتھہ چلے ایکا
ایک دیکھا کہ ایک سوار دوڑا جاتا ہے اوسکے پاس پہونچے تو معلوم ہوا کہ وہ ام تمیم تھین بیوی
خالد کی اون سے پوچھا کہ تم کیون چلین کہا مینے تمہاری آواز سنی کہ خالد کو دشمنون نے
گھیر لیا مینے اپنے جی مین کہا کہ خالد کبھی عاجز نہین ہوتا اور اوسکے ساتھہ جناب محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کی زلف ہے ایکا ایک مینے دیکھا تو ٹوپی کو دیکھا کہ وہ اوسکو بھول گئے ہین مین اوسکو
لیکر اون کی طرف دوڑی مصعب ابن محارب کہتے ہین کہ مینے دیکھا کہ صلیب کے پوجنے والے
بھاگے جاتے ہین ایکا ایک ایک سوار آیا خالد بولے تم کون ہو کہا مین تمہاری بیوی ام تمیم
ہون وہ برکت والی ٹوپی لائی ہون جسکی باعث سے تجکو مدد پہونچتی ہے اور اللہ پاک
کیطرف تو وسیلہ پکڑتا ہے تو اللہ تیری دعا قبول کرتا ہے اسکو لے قسم اللہ کی تو اوسکو اسی
دن کے لئے بھولا تھا وہ ٹوپی اوس نے اونکو دی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی زلف ہے ایک لوز حمیکا مصعب کہتے ہین کہ جونہی خالد نے وہ ٹوپی سر پر رکھی اور اون
لوگون پر حملہ کیا اوسیوقت اون کے آگے والے پیچھے والون پر پلٹ گئے سب مسلمانون نے
حملہ کیا تھوڑی دیر مین کافرون نے پیٹھہ پھیری کوئی قتل ہوا کوئی زخمی ہوا کوئی قیدی ہوا

جیند سب سے پہلے بہاگا پہر ابو عبیدہ رض نے کہا اے لوگو اب صلاح یہہ ہے کہ جلد قنسرین کیطرف چلو قنسرین
والون نے جب یہہ دیکہا دروازے بند کرلیے اور صلح پر اور جزیہ دینے پر راضی ہوگئے اور ابو عبیدہ رض
نے قبول کرلیا اور صلح نامہ لکھدیا پہر ابو عبیدہ رض حمص کیطرف چلے دیکہا کہ اون لوگون نے مضبوطی
کرلی ہے اور بادشاہ نے اون کے لیے زبردست فوج بہیجی ہے خالد رض کو اوسکے گہیرنے کے لیے
چہوڑ کر ابو عبیدہ رض بعلبک کیطرف چلے وہان کا حاکم ہربیس سات ہزار سوارون کے ساتہہ آیا
ابو عبیدہ رض نے لوگون سے کہا اللہ نے تمہاری مدد کی ہے اور یہہ شہر اون شہرون کے بیچ مین ہے
جنکو تمنے فتح کیا ہے تم لڑو اور جان لو کہ اللہ تمہارے ساتہہ ہے تمہاری مدد کریگا ابو عبیدہ رض نے اور
مسلمانون نے حملہ کیا ہربیس تہوڑی لڑائی کے بعد زخمی ہوکر بہاگا دوسرے دن ابو عبیدہ رض نے
صلح کا پیغام بہیجا ہربیس نے نہ مانا اور لڑائی شروع کی ایک دن رومیون نے تیر پہینکے دو دن شہر سے
نکل نکل کر لڑے چوتہے دن ہربیس ننگے پاؤن سعید ابن زید رض کے پاس آیا وہ اوسکو ابو عبیدہ رض
پاس لائے اوس نے کہا کہ لڑائی کیوقت ہمارے خیال مین یہہ معلوم ہوتا تہا کہ تمہاری کثرت لشکرون
کیطرح پر ہے اور ہم ہمارے گہوڑون کو دیکہتے تہے گویا اون کے سر ہوا مین ملے ہوئے ہین اور اون پر
وہ مرد سوار ہین جنکے کپڑے سبز ہین اور سبز جہنڈے ہین جب مین تمہارے بیچ مین آیا مینے یہہ کچہہ
نہین دیکہا وہ تمہاری فوج کیا ہوئے ابو عبیدہ رض بولے کہ ہم مسلمان لوگ ہین اللہ ہماری گنتی
شریک ٹہرانے والون کی آنکہون مین بہت کردیتا ہے اور فرشتون سے ہماری مدد کرتا ہے جیسا بدر
کے دن کیا تہا اور یہہ ہمپر اللہ کا احسان اور فضل ہے اور اسی سے اللہ نے ہمیں تمہارے شہرون کو فتح
کردیا وہ بولا یہہ ملک شام جس نے فارس کے بادشاہون کو اور جرامقہ اور ترکون کو عاجز کردیا اوسکو
تمنے روندا اور ہمارا گمان نہ تہا کہ کبہی یہہ بات ہوگی اور یہہ شہر بہت مضبوط ہے اسکو سلیمان ابن
داؤد علیہ السلام نے اپنے واسطے بنایا تہا اور اوسکو اپنا مقام ٹہرایا تہا ابو عبیدہ رض نے صلح کرلی
پہر ابو عبیدہ رض رستن پر اوترے اور ایک تدبیر سے قلعہ کے اندر جاکر تلوارین کہینچین اور اللہ اکبر کی آواز
بلند کی رستن کے لوگون نے کہا کہ ہم تمسے نہین لڑینگے تم ہمارے مقدمہ مین انصاف کرو خالد رض نے
کہا کہ تم مسلمان ہوجاؤ کچہہ لوگ اون مین کے مسلمان ہوگئے اور کچہہ لوگ اپنے دین پر رہے اور جزیہ قبول
کیا شیزر والون پر ہرقل نے ایک زبردست حاکم بہیجا تہا اوس نے صلح توڑ ڈالی تہی وہ لڑنے کو نکلے

مسلمان اونکے شہر مین داخل ہوئے اور لڑائی ہوئے اور شہر فتح ہوا ابو عبیدہ رض حمص کیطرف چلے حمص کے
حاکم نے لوگون کو لڑنے کی صلاح دی صبح کو حمص کے لوگ لڑنے کو نکلے تمام دن لڑائی رہی عکرمہ جو ابو جہل
کے بیٹے تھے خوب لڑے لوگون سے کہا اللہ سے ڈرو اور اپنی جان پر رحم کرو وہ بولے مین تو بتون کیطرف
سے لڑا کرتا تھا پھر آج اللہ اور رسول کی حکم برداری مین کیونکر نہ لڑون اور مین دیکھتا ہون کہ حورین
مجکو جھانکتی ہین اگر اونمین سے ایک ظاہر ہو جاوے بیشک دنیا کے لوگ اوسکے شوق مین مر جادین اور
مین اونمین سے ایک کو دیکھ رہا ہون کہ اوسکے ہاتھ مین سندس کا ایک رومال ہے اور ایک جواہر کا پیالہ ہے اور وہ کہتی ہے
کہ ہمارے بیاہنے کے لئے جلد آ کہ ہم تیرے مشتاق ہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وعدی
مین بیشک سچے ہین پھر عکرمہ تلوار لیکر مشرکون مین ڈوب گئے ایکا ایک وہان کا حاکم مرلیس نیزہ لیکر آیا
اور اونپر پھینکا وہ اون کے دل پر پڑا وہ گر پڑے دوسرے دن پھر خوب لڑائی ہوئے ایک ہزار چھسو رومی
قتل ہوئے اونکا سردار قتل ہوا اون لوگون نے ابو عبیدہ رضہ کو شہر سونپ دیا مسلمانون مین ایک سو
مین تیس مرد شہید ہوئے تاریخ کامل مین ہے کہ مسلمانون نے اللہ اکبر کہا حمص کے بہت سے گھر ڈہی
پڑے اور دیوارین ہلنی لگین اور پھٹ گئین پھر دوسری بار اللہ اکبر کہا کچھہ اس سے بڑہکر بات ہوئے
تب وہ صلح طلب کرنے کو نکلے ابن کثیر نے اپنی تاریخ مین ہجرت کے چودہوین برس کے احوال مین
لکہا ہے کہ اسی سال مین حضرت عمر رضہ نے غزوان کے بیٹے عتبہ کو بصرہ کیطرف بھیجا اور اونکو حکم بھیجا
کہ مسلمانون کے ساتھ اوترین کہ فارس والے مدائن کو مدد نہ بھیج سکین شاہ ولی اللہ صاحب ازالۃ
الخفا مین لکھتے ہین کہ سمندر کے کنارے پر بصرہ کا بنانا اور جماعت جہاد کرنے والون کی وہان طیار
رکہنا اس باعث سے تھا کہ اوس جگہہ پر فارس اور ہندوستان کے جہاز جایا کرتے تھے ایسا
نہو فارس اور ہندوستان کے کافر وہان پہونچین اور مسلمانون پر گر پڑین مولانا جلال الدین سیوطی
رحہ تاریخ الخلفا مین لکھتے ہین کہ اسی سال مین بصرہ اور اُبلہ فتح ہوا تاریخ کامل مین ہے کہ حضرت
عمر رضہ نے عتبہ ابن غزوان کو بصرہ کیطرف بھیجا وہ اور اون کے ساتھ والے چھوٹی پل کے سامنے
پہونچے اور اوترے اور فرات کے سردار کو خبر پہونچی وہ چار ہزار کا لشکر لیکر آیا عتبہ رضہ نے پانسو
آدمیون کے ساتھ اونپر جہاد کیا اور اون سب کو قتل کیا اور سردار کو قید کر لیا پھر عتبہ مہینہ بہر
وہان ٹھہرے تب اُبلہ کے لوگ لڑنے کو نکلے عتبہ رضہ نے اونپر جہاد کیا وہ لوگ شہر چھوڑکر چلے گئے

مسلمان شہر مین داخل ہوئے اور اونکو بھگا دیا **اب یرموک کی ندی پر بہت بڑی جہاد کا بیان ہے** واقدی رح لکھتے ہین کہ ہرقل کو خبرین پہونچین کہ مسلمانون نے حمص اور رستن اور شیزر کو فتح کیا اوسنے فوجین جمع کین اور شہر قیساریہ کیطرف فوجین بھیجین جو شام کے کنارے پر ہے تاکہ صور اور عکا اور طرابلس اور بیروت اور طبریہ کی نگہبانی کرین اور ایک لشکر بیت المقدس کیطرف بھیجا اور ہرقل نے منبر پر بیٹھکر کہا کہ مینے تم لوگون کو عربون سے ڈرایا تھا تمنے نہ مانا اور ضرور جو کچھ میرے تخت کے نیچے ہے وہ اسکے مالک ہوجاوینگے اور مین تم سے ایک بات پوچھتا ہون اور اوسکا جواب چاہتا ہون سردارون نے کہا اے بادشاہ جو چاہو سو پوچھو ہرقل نے کہا تم عربون سے عدد مین بہت ہو اور گنتی مین زیادہ ہو اور جسمون مین بڑے ہو اور قوت مین زیادہ ہو پھر تم پر یہ عاجزی کیون پڑ گئی اور ترک اور فارس تمہارے حملہ سے ڈرتے تھے اور بار بار اونہون نے تمہاری طرف قصد کیا اور شکست کھا کر چلے گئے اور اب تم پر اون لوگون کا غلبہ ہوا ہے جو تمام خلق سے بڑھکر ذلیل ہین اون کے بدن ننگے ہین اور اونکی کلیجے بھوکے ہین نہ سامان ہے نہ ہتیار ہے اونہون نے تمکو بصریٰ اور حوران پر قتل کیا اور اجنادین اور دمشق اور بعلبک اور حمص مین تم پر غلبہ کیا لوگ چپکے ہو رہے ایک پادری اوٹھا اور بولا اے بادشاہ تو جانتا ہے کہ عربون کو ہمارے اوپر کیون مدد دی گئی اوس نے کہا نہین پادری بولا اسلیئے کہ ہماری قوم نے اپنے دین کو بدل ڈالا اور مسیح جو مریم کے بیٹے ہین وہ جو باتین لائے تھے اوس سے یہ لوگ منکر ہو گئے اور ایک نے ایک پر ظلم کیا اور اون مین وہ شخص نہین ہے جو نیک کام کا حکم کرے اور بری کام سے منع کرے اور اونہون نے اپنی نمازون کے وقت کو ضائع کیا اور بیاج کھایا اور زنا کیا اور اون مین گناہ اور بےحیائی کے کام پہیلے اور یہ عرب لوگ اپنے رب کے اور اپنے نبی کے تابعدار ہین رات کو درویش ہین دن کو روزہ دار ہین اپنے رب کے ذکر مین اور اپنے نبی پر رحمت بھیجنے مین سست نہین ہوتے اون مین وہ شخص نہین ہے جو زبردستی کرے اور ایک پر ایک غرور نہین کرتا سچائی اونکا لباس ہے اور اللہ کی عبادت اونکا اوڑھنا ہے اگر حملہ کرتے ہین نہین پلٹتے ہین اور اگر ہم اونپر حملہ کرتے ہین پیٹھ نہین پھیرتے ہین وہ جان چکے ہین کہ دنیا فنا ہو جاویگی اور عقبیٰ باقی رہیگی بادشاہ بولا بیشک اسی باعث سے عربون کو ہمارے اوپر مدد دی گئی اور جب تیرا یہ قول ہے تو مجکو تمہاری مدد کی کچھ حاجت نہین اور تمہارے بیچ مین مین نہین رہونگا اور مین چاہتا ہون کہ ان لشکرون کو اون کے

شہرون مین بہیجدون اور اپنے مال کو اور اپنے لوگون کو لیکر زمین سوریہ کو چہوڑکر قسطنطنیہ کیطرف اتر رون لوگ بولے اے بادشاہ یہہ مت کر ہم اس لشکر کو لیکر عربون سے لڑینگے شاید ہمپر مدد اوترے اور اگر ہمارے دشمنون کی مدد ہوگی تو ہم اپنے جان کی نجات مانگینگے تب ہرقل نے روم کے پانچ بادشاہون کے ساتھہ لشکر بہیجنے کا قصد کیا اور چہہ لاکہہ کی فوج نصاریٰ کی جمع ہوئے ۲ اور ایک راوی نے کہا ہے کہ وہ سب سات لاکہہ تھی رومیہ کا بادشاہ جو قناطر تہا او سکو طرسوس اور جبلہ اور لاذقیہ کے بڑے پہانک پر بہیجا اور جرجیر کو معرات اور سرمین پر بہیجا اور قوریر کو حلب اور حماۃ پر اور دریجان کو زمین عواصم پر بہیجا اور وہی زمین قنسرین کی ہے اور باہان ارمنی کو اون کے پیچہے لشکرون کے ساتھہ بہیجا جب یہہ لشکر شیزر مین پہونچا جاسوسون نے ابو عبیدہ کو خبر پہونچائی کہ وہ اوسوقت جابیہ مین تھے اسکو سنکر بولے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم یعنے کہین بچاؤ اور کہین زور نہین مگر اللہ کی مدد سے جو اونچا ہے عظمت والا ابو عبیدہ رضنے لوگون سے صلاح پوچہی وہ بولے اے سردار آپ کی حق مین قرآن کی کچہہ آیتین اوتری ہین آپ وہ ہین کہ آپ کے حق مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر امت کے واسطے ایک امانت دار ہے اور اس امت کا امانت دار ابو عبیدہ ہے جراح کا بیٹا سو آپ ہمکو مشورہ دیجئے ابو عبیدہ بولے کہ تم بولو پہر مین بھی بولونگا بعضون نے کہا کہ وادی القریٰ کے پاس چلئے اور مسلمان مدینہ شریف کے نزدیک رہین اور حضرت عمر رضکے پاس سے مدد پہونچیگی جب یہہ لوگ ہماری طرف آوینگے ہم اون پر غالب ہونگے ابو عبیدہ رضنے اسکو مانا قیس ابن ہبیرہ بولے کہ اللہ پر بہروسا کر و اس جگہہ سے نہ سرکو اگر فتح نہوگی تو ثواب ہاتہہ سے نہین جائیگا خالد بولے کہ یہہ جابیہ قیساریہ کے قریب ہے وہان بادشاہ کا بیٹا قسطنطین چالیس ہزار کی فوج مین ہے اور اردن والے تمہارے خوف سے جمع ہوئے ہین میری صلاح یہہ ہے کہ اس جگہہ سے چلو یہانتک کہ یرموک مین اوترو خالد کی بات کو سبنے پسند کیا ابو عبیدہ رضنے خالد کے لشکر کو آگے بہیجا جب یہہ لشکر چلا وہ رومی جو اردن مین جمع تھے اونہون نے مسلمانون کے لشکر کا غل شور سنا اونہون نے آکر خالد رض سے سامنا کیا مسلمانون نے تلوارین نکالین رومی بہاگے مسلمانون نے اونمین کے بہتون کو قتل کیا اور خالد نے اون کے بہاگنے مین اونکو اردن تک پہونچایا بہت لوگ اوس مین ڈوب گئے پہر خالد ابو عبیدہ کے لشکر مین آئے اور یرموک مین اوترے اودہر سے باہان کی فوج یرموک

مین پہونچی جب مسلمانون نے دشمنون کی کثرت دیکھی بولے لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم عطیہ ابن
عامر کہتے ہین کہ مینے دیکھا کہ مسلمانون کے رنگ بدل گئے اور بیقراری اون سے ظاہر ہوئے اور وہ لاحول
ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم کے کہنے مین سست نہین ہوتی تھے ابو عبیدہ رض اونکی طرف دیکھتے تھی
اور کہتے تھے رَبَّنَا افرغ علینا صبرًا وثبت اقدامنا یعنے اے ہمارے رب ہمارے اوپر صبر کو ونڈیل
دے اور ہمارے قدمون کو ثابت رکھہ باہان نے جرجیر کو بہیجا اوس نے آکر ابو عبیدہ رض سے کہا کہ دیکھو
تمہارے اوپر کتنی فوج آئی ہے تم اپنی شہرون کو چلے جاؤ بادشاہ تمپر احسان کرتا ہے اور اوس کے جتنی شہر تمنے
تین برس سے لے لئے وہ تمکو دیتا ہے ابو عبیدہ رض بولے کہ تو ہمکو تلوار سے ڈراتا ہے ہم تلوار سے نہین
ڈرتے اور ہمکو اپنے معاملہ مین یقین ہے اور ہم ضرور تمہاری زمین کو فتح کرین گے اور تمہارے
بادشاہ کے خزانے لیوین گے جیسا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے وعدہ کیا ہے اور
ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وعدہ خلاف نہین ہوتا باہان نے جبلہ غسانی کو بہیجا اوس نے یہی
جواب پایا کہ یا مسلمان ہوجاؤ یا جزیہ دو یا تلوار سے جبلہ لڑائی پر طیار ہوا اور قوم غسان مین کے ساٹھہ
ہزار لیکر لڑنے آیا خالد رض بولے کہ بیشک جبلہ ہم مین کے اون مردون کو دیکھی گا جو لڑائی مین اللہ کے
سوا کسی چیز کو نہین چاہتے اے مسلما نو وہ لوگ ساٹھہ ہزار ہین اور ہم تیس ۳ ہزار ہین یا ور مین
چاہتا ہون کہ اپنی فوج مین سے تیس ۳۰ مردون کو لیجاؤن ہر مرد دو ہزار نصرانیون سے لڑے لوگون
کو تعجب آیا ابو سفیان نے کہا یہہ بات کون مانے گا خالد نے کہا چپ رہ اور دیکھہ مسلمانون مین کے
سوارون مین سے مین کن لوگون کو چن لیتا ہون جب تو اونکو دیکھی گا پہچانیگا کہ وہ ایسی مرد ہین
جنہون نے اپنی جانین اللہ کے واسطے دین ہین اور لڑائی سے اللہ کے سوا کسی چیز کو نہین چاہتے
ہین اور جسکی دل کا یہہ حال اللہ جانتا ہے اوسکی مدد اللہ پر واجب ہے اگرچہ وہ آگ کے ٹکڑون
پر چلے ابو سفیان نے کہا اگر تمہارا یہی ارادہ ہے تو ساٹھہ ہزار کے واسطے ساٹھہ مردون کو لے جاؤ
ابو عبیدہ رض بولے کہ ابو سفیان نے بہت اچھا مشورہ دیا خالد رض نے نام لیلے کر ساٹھہ آدمیون کو
پکارا سب سے پہلے حضرت زبیر رض کو اور اون کے بعد فضل ابن عباس رض کو چن لیا اسیطرح واقدی
رح نے اونمین سے تین تالیس آدمیون کے نام لکھے ہین جنکو خالد رض نے پکارا اونمین عدی ابن
حاتم اور حذیفہ ابن یمان اور جابر ابن عبداللہ اور ابو ایوب انصاری اور ابوبکر صدیق رض کے

بیٹے عبد الرحمان رضہ اور حضرت عمر رضہ کے بیٹے عبد اللہ رضہ ہین اللہ اون سب سے راضی رہے یہہ سب طیار ہوئے
اور بولے قسم اللہ کی ہم اپنے دشمنون سے لڑینگے اوس شخص کیطرح پر جو اللہ پر بہروسا کرتا ہے اور
عقبی کی طلب مین جان دیتا ہے خالد رضہ اون سب کے ساتھہ چلے اور جبلہ کی فوج کے سامنے کہڑے
ہوئے جبلہ بولا کہ تم ساٹھہ آدمی ہمسے لڑنے آئے ہو اور مین تمپر ساٹھہ ہزار سے حملہ کرونگا تو تم مین
سے کوئی باقی نہین رہیگا اون ساٹھہ ہزار نے ملکر حملہ کیا اور شدت کی لڑائی ہوئی تمام دن لڑتے
رہے سورج ڈوبنے کے قریب ہوا ایکا ایک نصرانیون کی فوج بہاگی اور مسلمانون نے بلند آواز سے
کہا لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیٔ قدیر یعنے اللہ کے سوا کوئی مالک
نہین وہ اکیلا ہے اوسکا کوئی شریک نہین اوسیکے واسطے بادشاہی ہے اور اوسیکے لیے تعریف ہے
اور وہ ہر ایک شے پر قادر ہے اور میدان کو ڈہونڈا تو معلوم ہوا کہ غسانیون مین کے پانچ ہزار قتل
ہوئے اور اصحابون مین سے دس شہید ہوئے اور پانچ قید ہو گئے باہان نے جبلہ سے حال پوچہا
اوسنے کہا اے بادشاہ ہمارا اونپر غلبہ رہا جب اندہیرا شروع ہوا گویا ہمکو کسی نے پکارا اور ہماری
فوج کو پریشان کر دیا اور اون لوگون پر اللہ کی مدد ہے اگر یہہ نہوتا تو وہ مین انکے ساٹھہ مرد ساٹھہ
ہزار سے لڑنیکو نہ نکلتے واقدی فرماتے ہین کہ وہ پانچ جو قید ہوئے وہ باہان کے سامنے پہونچے باہان
نے جبلہ سے کہا کہ اون لوگون مین ایک مرد ہے کہ سب آدمی اوس سے ڈرتے ہین باہان نے کہا مین
وہ مرد اوسکو بلاتا ہون اور ان پانچون کے ساتھہ اوسکو قتل کرتا ہون باہان نے کہلا بہیجا کہ ہمارے
پاس ایک قاصد بہیجو مگر وہی آوے جسکا نام خالد ہے قاصد نے آکر کہا کہ بادشاہ نے کہا ہے کہ ایک
مرد کو ہمارے پاس بہیجو خالد بولے مین خود جاؤنگا خالد چلے اور سو مرد اون کے ساتھہ چلے اور
اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ پکارا جب رومیون کی فوج کو دیکہا خالد نے اور اون کے ساتھہ والون
نے چلا کر کہا لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ خالد باہان تک پہونچے اوسنے
کہا اللہ کا شکر ہے جس نے ہمارے سردار مسیح کو سب نبیون سے افضل کیا اور ہمارے بادشاہ کو
بادشاہون سے افضل کیا ہے خالد رضہ بولے اللہ کا شکر ہے جس نے ہمکو ایسا بنایا کہ ہم اپنے
نبی پر اور تمہارے نبی پر اور سب نبیون پر ایمان لاتے ہین اور ہمارا حاکم جسکو ہمنے اپنے کامون
کا اختیار دیا اوسکو اللہ نے ہمارے طرح کا ایک مرد بنایا اوسکو ہمپر کچھہ بڑائی نہین ہے مگر یہہ کہ

ہمسو زیادہ اللہ سے ڈرنیوالا ہو باہان بولا اے عرب کے لوگو تم مین سے کچہ لوگ آتی تہی اور ہمسے انعام مانگتی تہی
پہر ہم اون سے احسان کرتے تہے اور تمہارے مہمان کی عزت کرتے تہے اور ہمارا یہہ گمان تہا کہ عرب کی سب
قومین ہمارے احسان کے شکر گذار ہین اور اب تم لڑنے کو آئے ہو اور تم سے پہلے جو لوگ گنتی مین اور
ہتیارون مین اور مال مین تم سے زیادہ تہے وہ لڑنے آئی نا امید ہو کر چلے گئے اور تمسے زیادہ کوئی قوم کمزور نہ تہے
کیونکہ تم بالون کے اور اونٹون کے اور مشقت کے لوگ ہو خالد نے پہر دین کی باتین شروع کین باہان بولا
کہ اے خالد مین چاہتا ہون کہ تم میرے بہائی اور دوست ہو جاؤ خالد نے کہا یہہ تو بڑی خوشی ہے اگر
اللہ تیرے بات کو پورا کرے باہان بولا یہہ کیونکر ہو خالد بولے کہ تو گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی مالک نہین
وہ اکیلا ہے اوسکا کوئی شریک نہین اور محمد اللہ کے پیغام پہونچانیوالے ہین جنکی بشارت عیسیٰ مسیح نے
دی ہے جب تو یہہ کرے تو تو میرا بہائی ہے اور مین تیرا بہائی ہون باہان بولا مین اپنا دین نہین چہوڑ
سکتا خالد بولے پہر مین بہی تیرا بہائی نہین بن سکتا اور یہہ جو تونے کہا کہ تم اپنے پاس والے عربون کو
انعام دیتے تہے سو ہمکو معلوم ہے اور یہہ جو تونے ہمارا ذکر کیا کہ ہم محتاج ہین اونٹون کے چرانے والے اور اکثر
ہم مین سے چرانے والے ہین اور ہم لوگ محتاجی اور مشقت مین ہین سو ہمارا یہی حال ہے ہمکو اللہ نے
اوس جگہہ اوتارا ہے جہان نہ نہرین ہین نہ درخت ہین نہ کہیت ہین مگر بہت تہوڑے سے اور ہم لوگ جہالت مین
تہے اور ہم مین جو قوی تہا وہ کمزور کو کہا جاتا تہا اللہ کو چہوڑ کر یعنے اورون کو کام کے بنانیکا مختار جان کر
بتون کو پوجتے تہے جو نہ سنتی ہین نہ دیکہتے ہین نہ نفع دیتے ہین ہم اوپر جہکے ہوئے تہے یہانتک کہ اللہ نے
ہم مین ایک نبی عربی کو بہیجا جنکا حسب نسب ہم پہچانتے ہین وہ نبی سردار پرہیزگار اونہون نے اسلام
کو ظاہر کیا وہ ہمارے پاس قرآن لائے اور ہمکو سیدہی راہ دکہلائی اللہ نے اون پر نبیون کو ختم کر دیا اونہون
نے ہمکو حکم کیا کہ تمام جہان کے مالک کو پوجین اور اوس کے ساتہہ کسی چیز کو شریک نہ کرین اور اوسکو چہوڑ کر
یعنے کام بنانے کا مختار جان کر کسی بت کو نہ پوجین اور اوسکو چہوڑ کر یعنے اپنے کام بنانے کا اور کسیکو
مختار جان کر کسیکو دوست نہ بناوین اور نہ سجدہ کرین سورج کو نہ چاند کو نہ آگ کو نہ صلیب کو نہ قربان
کو اور نہ سجدہ کرین مگر اللہ تعالیٰ کو اور اپنی نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے کا اقرار کرین
سو ہمنے اونکا کہنا مانا اونہون نے ہمکو جو جو حکم کیے اون مین یہہ بہی ہے کہ جو ہمارے دین کا تابع نہو
اوسپر جہاد کرین جو اللہ کا منکر ہو اور اوس کے ساتہہ کوئی شریک ٹہرایا سو مین تجکو اللہ کے پوجنے

کے لیے بلاتا ہون تو اوسکو چھوڑ کر کسی کو دوست مت بنا اور اوس کے واسطے بیوی اور بیٹا مت ٹھہرا اوسکا کوئی
شریک نہین ہے اوسکو اونگھہ اور نیند نہین پکڑتی جس نے ان باتون کا اقرار کیا اور ہمارا تابع ہوا وہ ہمارا بھائی ہے
اور جس نے مسلمان ہونے سے انکار کیا تو جزیہ اوسکے خون اور مال کو بچا لیتا ہے اور جس نے اسلام سے
اور جزیہ سے انکار کیا تو تلوار ہمارے اور اوسکے بیچ مین فیصلہ کرنے والے ہی یہانتک کہ اللہ تعالی فیصلہ
کرے باہان بولا کہ تم جو چاہو سو کرو ہم اپنے دین سے نہین پھرینگے اور جزیہ بھی نہین دینگے
اب تم اللہ کی نام پر سید اٹھین تکو خالد بولے کہ مین گویا دیکھہ رہا ہون کہ تمہاری فوجین بھاگ گئین
اور تو ذلیل ہوکر حضرت عمر رض کے آگے پہونچایا جاویگا اور قتل کیا جاویگا اسپر باہان غصہ مین آگیا اور
بولا کہ اب مین تیرے ساتھہ کے پانچون کو قتل کرتا ہون خالد بولے کہ اگر تو اونکو قتل کریگا تو مین تجکو
اس تلوار سے قتل کرونگا خالد نے اور اون کے ساتھہ والون نے تلوارین کھینچین باہان چلایا اے
خالد ٹھیرجا تو قاصد ہے اور قاصد پر قتل واجب نہین ہوتا تو اپنی لشکر کیطرف چلا جا اور لڑائی کی
طیاری کر اللہ جسکو چاہیگا مدد دیگا تب خالد نے تلوار میان مین کرلی اور کہا اون قیدیون کو
کیا کریگا کہا مین اونکو چھوڑ دونگا باہان نے اون سب کو چھوڑ دیا خالد رض اپنے ساتھیون سمیت اپنے
مقام مین آئے دوسرے دن لڑائی کی طیاری ہوئے پہلے دن تھوڑے سی لڑائی ہوئی رومیون
مین تھوڑے لوگ قتل ہوئے مسلمانون مین دس شخص شہید ہوئے اون مین سے ایک کا نام
سُوید تھا جب وہ زخمی ہوی اون کے چچا نے رات کے وقت اونکو ڈھونڈا جب اونکو پایا اونہون نے اپنی چچا
سے کہا کہ حورین میرے آس پاس ہین میری روح کے نکلنے کا انتظار کر رہی ہین اون کے چچا اونکو
اوٹھا کر لشکر مین لائے وہان اونہون نے انتقال کیا باقی رات مسلمان لوگ قرآن پڑھتی رہے
اور اللہ سے مدد مانگتی رہے باہان جب اپنے لشکر مین گیا کہنے لگا کہ تم لوگون نے اپنا دین بدل
ڈالا اور تمہاری حکومت مین ظلم ہوتا ہے اسی باعث سے عربون کو تمپر غلبہ دیا گیا ہے اوسوقت
ایک مرد اوٹھہ کھڑا ہوا اور بولا اے بادشاہ مین تمہارے دین مین ہون اور میری سو بکریان
تھین میرا لڑکا اونکو چراتا تھا تمہارے ایک امیر نے وہان خیمہ کھڑا کیا اور کچھہ بکریان لیلین باقی
اوس کے ساتھہ والون نے لی لین میری بیوی اوس کے پاس شکایت کرتے ہوئے گئے اوسکو
اپنے پاس بلوایا جب اوسکو بڑی دیر لگی تو اوسکی بیٹے نے جھانک کر دیکھا تو وہ کیا دیکھتا ہی کہ وہ ایک

اوس کے مان کے ساتہہ لپٹا ہوا ہے وہ لڑکا چلایا تو اوس امیر نے اوس لڑکے کے قتل کا حکم کیا وہ قتل کیا گیا
اور مین اپنے بیٹے کو چھوڑانے کے لیے آیا تو اوس کے حکم سے مجہپر تلوار لگائی گئی اور میرا ہاتہہ کاٹا گیا اوس نے
اپنا ہاتہہ کٹا ہوا کہلا دیا باہان غصہ مین آیا اور بولا تو اوسکو پہچانتا ہے کہا ہان وہ یہہ ہے اور ایک امیر کیطرف
اشارہ کیا باہان نے اوس امیر کیطرف غصہ سے دیکہا وہ بہی غصہ مین آیا اور امیر بہی اوس کے طرفدار
ہوکر غصہ مین آئے اور اوس فریاد کرنے والے کو تلوارون سے قتل کر ڈالا اور باہان دیکہتا رہا اور
زیادہ غصہ مین آکر بولا کہ ہائی تمہاری خرابی تم کیونکر فتح کے امیدوار ہو اور تم ایسے فعل کر رہے ہو
ضرور اللہ تعالی تم سے بدلہ لیگا اور جو تمکو دیا ہے وہ تم سے چہین لیگا اور اون لوگون کو دیگا جو نیک
کام کا حکم کرتے ہین اور برے کام سے منع کرتے ہین جب صبح ہوئی باہان بولا مین ایسے لوگون کے ساتہہ
ہوکر نہین لڑتا جو ظلم کرتے ہین لوگ بولے تو لڑائی ہمپر ڈالدے یا وہ ہمکو قتل کرینگے یا ہم اونکو قتل
کرینگے باہان سات دن تک نہین لڑا آٹھوین دن اوس نے ایک نصرانی عرب کو جاسوسی کے
لئے بہیجا وہ آیا اور مسلمانون کے لشکر مین ایک دن اور ایک رات رہا اوس نے مسلمانون کو دیکہا کہ اونکو
کچہہ فکر نہین ہے مگر اپنے کام کا سنبہالنا اور نماز اور قرآن پڑہنا اور سبحان اللہ کہنا اونمین نہ ظلم ہے
نہ زبردستی ہے ابو عبیدہ رضہ کو دیکہا کہ وہ سب سے زیادہ عاجز ہین کبہی زمین پر بیٹھتے ہین کبہی زمین پر
سو رہتے ہین اور جب نماز کا وقت آتا ہے وہ لوگون کو نماز پڑہاتے ہین وہ جاسوس بادشاہ کے پاس گیا
اور کہا مین اون لوگون کے پاس سے آتا ہون جو رات کو کہڑے رہتے ہین دن کو روزہ رکہتے ہین نیک
کام کا حکم کرتے ہین برے کام سے منع کرتے ہین باہان بولا کہ یہہ لوگ مدد دئے جاوینگے مگر مینے ایک تدبیر سوچی
ہے اونپر غفلت کے وقت جا پڑون جب اون کے پاس سامان نہو باہان نے فوج طیار کی اور مسلمانون
کو کچہہ خبر نہ تہی ابو عبیدہ رضہ نے صبح کی نماز پڑہائی اور پہلی رکعت مین والفجر پڑہی یہانتک کہ یہہ آیت پڑہے
ان ربک لبالمرصاد یعنے تیرا رب بیشک تاک مین ہے تب ایک آواز دینے والے نے آواز دی کہ تمکو
اون لوگون پر قابو ملگیا اور اونکا داو کچہہ کام نہ آویگا اور اللہ نے یہہ آیت تمہارے سردار کی زبان پر تمہارے
بشارت دینے کے لیے جاری کی ہے مسلمانون نے یہہ آواز سنکر تعجب کیا ابو عبیدہ رضہ نے دوسری رکعت
مین والشمس پڑہے یہان تک پہونچے فدمدم علیہم ربہم بذنبہم فسوىها ولا یخاف عقبہا
پس ہلاکی بہیجی اونپر اون کے رب نے پہر اوس کو برابر کر دیا اور اوسکو یہہ ڈر نہین کہ وہ بدلہ لینگے

ایکایک آواز دینے والے نے کہا کہ بات پوری ہوئے یہہ نشانی مدد کی ہے جب ابو عبیدہ رض نماز پڑھ چکے بولے
اے لوگو تمنے آواز دینے والے کی آواز سنے وہ بولے ہان سنی ابو عبیدہ رض بولے قسم اللہ کی یہہ مدد کا آواز
دینے والا ہے اللہ ہماری مدد کریگا اور اون پر عذاب بھیجیگا جسطرح اگلی قومون پر بھیجا پھر ایکایک
رومیون کی فوج آپہونچی ابو عبیدہ رض بولے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پھر ابو عبیدہ رض بولے خالد رض
کہان ہین وہ بولے مین حاضر ہون خالد رض نے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ والون مین سے
پانسو سوارون کو نام لیکر پکارا وہ سب ملکر نکلے جب رومیون کی فوج نزدیک آگئی ابو عبیدہ رض نے آسمان
کیطرف دیکھا اور کہا یا اللہ ہم تجھی کو پوجتے ہین اور تجھی سے مدد مانگتے ہین اور تجھکو اکیلا جانتے ہین اور
تیرے ساتھہ کسی چیز کو شریک نہین ٹھہراتے اور یہہ دشمن تیرے اور تیرے کلام کے منکر ہین اور تیرے
واسطے بیٹا ٹھہراتے ہین یا اللہ اون سے اور ہماری مدد کر تونے اپنی کتاب مین فرمایا ہے کہ اللہ کو پکڑے
رہو وہی تمہارا مالک ہے اور بہت اچھا مالک ہے اور بہت اچھا مددگار ہے یا اللہ اون کے پاؤن
کو ہلا دے اور اون کے دلون مین دہڑکا ڈال دے اور ہمارے اوپر تسلی اوتار اور پرہیزگاری کا
کلمہ ہم سے چپٹا دے اور اپنے دشمنون سے ہمکو بچا دے وہ شخص جو وعدے کو خلاف نہین کرتا ایکایک
رومیون نے ملکر حملہ کیا اور بہت بڑی شدت کی لڑائی ہوئی آخر ضرار رض نے جاکر وریجان کو قتل کیا
واقدی رح لکہتے ہین کہ ایک راوی نے کہا ہے کہ مسلمان یرموک کے دن چھبیس ہزار تھے دوسرے راوی
نے کہا ہے کہ اکتالیس ہزار تھے اور یہی بات زیادہ معتبر ہے یرموک کی لڑائی مین تیسرا دن بہت سخت
تھا لڑتے لڑتے رات ہو گئے اور کافر بہت قتل ہوئے اور مسلمان تھوڑے قتل ہوئے جب رات کا
اندھیرا چھا گیا دونون اپنے اپنے ٹھکانے پر گئے مسلمانون کو نماز کے سوا کوئی فکر نہین تھی اور بعد اونکے
زخمیون کو باندھا اور ابو عبیدہ رض نے اون کو دو نمازین اکٹھی پڑہائین صبح کو نماز کے بعد پھر لڑائی
شروع ہوئی اس روز بہت ہی سخت لڑائی ہوئی جو اون نے بھی خوب کافرون پر تلوارین لگائین
رومیون مین چالیس ہزار ملکہ زیادہ قتل ہوئے اور خالد رض کے ہاتھہ مین اوس دن نو تلوارین
ٹوٹین خالد رض ایک کافر سے لڑ رہے تھی ایکا ایک گھوڑے پر سے گر پڑے اوس نے اون کی پیٹھہ
پر تلوار لگائی مگر اثر نہوا خالد رض اوٹھے اور اون کی ٹوپی گر پڑی وہ چلائی کہ میری ٹوپی تب ایک
شخص نے وہ ٹوپی اوٹھا دی خالد نے اپنے سر پر رکھہ لی وہ بولا اس حالت مین تم کہتے ہو کہ میری

ٹوپی خالد بولے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب رخصت کے حج مین اپنے سر کے بال اوتارے
مینے آپ کے سر کے آگے کے بال لے لیے آپ نے فرمایا اے خالد تو ان بالون کو کیا کریگا مینے کہا کہ یا
رسول اللہ مین انسے برکت لونگا اور ان سے قوت چاہونگا اپنے دشمنون سے لڑنے مین آپ نے
فرمایا تجکو ہمیشہ مدد دیجائیگی جب تک یہہ بال تیرے ساتھہ رہینگے سو مینے ان بالون کو اپنی ٹوپی
مین رکہا ہے اور جب یہہ ٹوپی میرے سر پر ہوتی ہے اور مین کسی فوج سے ملا ہون مینے اون کو
بہگا دیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے پہر خالد نے اوس کافر پر تلوار لگائی لوگ
اوسکو اوٹہا لے گئے اور وہ مر گیا واقدی لکہتے ہین کہ رومیون کے لشکر مین حمص کے لوگون مین
سے ایک مرد تہا وہ حمص کے رئیسون مین سے تہا جب رومی یرموک مین جمع ہوئے اور کہیت مین
اوترے وہ مرد اوسی جگہہ رہتا تہا کہ وہان کی ہوا اچہی تہی اوس مرد نے رومیون کی ضیافت
کی جب وہ لوگ کہانے سے فارغ ہوئے بولے کہ اپنی بیوی کو بلا اوس نے نمانا اور اونکو برا کہا اون
لوگون نے اپنی بات پر ہٹ کی اور اوسکی بیوی کو پکڑا اور سارے رات اوس کے ساتہہ کہیلتے رہے
وہ مرد رویا اور چلایا اور اونکو بد دعا دی اون لوگون نے اوسکی بیٹے کو قتل کیا اوسکی مان نے
فوج کی سردار سے فریاد کی اوس نے کچہہ نہ سنا اور نہ اوس کے لڑکے کا بدلہ نہ لیا وہ عورت بولی قسم اللہ
کی عربون کا تمپر غلبہ ہوگا وہ بد دعا دیتی ہوئے پلٹ گئے اوس مرد نے مسلمانون سے کہا کہ یہہ لشکر
جو تمہارے سامنے اوترا ہے بہت بڑا ہے مین ایک داؤ کرتا ہون اوس جگہہ ایک تالاب تہا
رومیون کو اوسکی خبر نہ تہی اوس مرد نے مسلمانون سے کہا تم رات کے وقت پانسو آدمی جاکر اونسے
لڑو اور پہر بہاگ چلو مسلمانون نے یہی کیا اوس مرد نے رومیون سے کہا دیکہو مسلمان بہاگی
جاتی ہین اون کے پیچہے دوڑو وہ لوگ گہبرا کر دوڑے اوس مرد نے اونکو اوس تالاب کے گہرے
مقام پر کہڑا کر دیا اور کہا اس مقام مین پانی تہوڑا ہے وہ لوگ پانی مین گر پڑے اور بیشمار
لوگ پانی مین ڈوب گئے صبح کو رومیون کو خبر ہوئے کہ مسلمان بہاگے نہین وہ اپنے مقام مین
ہین صبح کو ابو عبیدہ نے نماز کے بعد جہاد شروع کیا باہان لڑنے کو نکلا آخر بہاگ چلا ایک مسلمان
نے جاکر اوس کو قتل کیا ابو عبیدہ نے کافرون کی لاشون کو گنا تو وہ لاشین ایک لاکہہ پانچ ہزار
تہین اور قیدی چالیس ہزار تہی اور مسلمانون مین چار ہزار شہید ہوئے واقدی لکہتے ہین

روایت کرتے ہین کہ یرموک کی لڑائی رجب مین سن پندرہ مین تھی اس لڑائی کے بعد سب مسلمان دمشق مین جمع ہوئے ابن کثیر رح نے یرموک کے لڑائی کے ذکر مین لکہا ہے کہ جرجیر جو نصاری کے بڑے سردارون مین سے تھا نکلا اور خالد کو بلایا اور کہا سچ کہو کیا تمہارے نبی پر کوئی تلوار آسمان سے اوتری ہے اور وہ تلوار اونہون نے تمکو دی ہے کہ تم جسپر تلوار کہینچتے ہو اوسکو بہگا دیتے ہو خالد رض بولے نہین کہا پہر تمہارا نام سیف اللہ یعنے اللہ کی تلوار کیون رکہا گیا فرمایا کہ اللہ نے ہم مین اپنے نبی کو بہیجا اونہون نے ہمکو بلایا کوئی ایمان لایا کوئی نہ لایا مین اونہین لوگون مین تہا جنہون نے اونکو نہ مانا پہر اللہ نے ہمارے دلون کو پکڑا اور اون کے وسیلہ سے راہ دی اور ہمنے اون سے بیعت کی آپنے مجہسے فرمایا کہ تو اللہ کی تلوار ہے جسکو اللہ نے شریک ٹہرانیوالون پر کہینچا ہے اور آپنے مجکو مدد کی دعا دی اور میرا نام سیف اللہ رکہا گیا جرجیر نے کہا اے خالد تم کس طرف بلاتے ہو خالد نے کہا گواہی دینا اس بات کی کہ اللہ کے سوا کوئی مالک نہین اور محمد اوسکے بندے اور اوسکی پیغام پہونچانیوالے ہین اور اون باتون کا اقرار کرنا جو وہ اللہ کے پاس سے لائے ہین کہا پہر جو کوئی اس دین مین داخل ہو اوسکا کیا رتبہ ہے فرمایا ہمارا اور اوسکا رتبہ ایک ہے اوسمین جو اللہ نے ہمپر فرض کیا ہمارے اشراف اور کمینہ پر وہ بولا پہر جو کوئے تمہارے ساتھہ آج کے دن داخل ہو اوسکو اجر اور ثواب ہے فرمایا ہان اور افضل ہے کہا وہ کیونکر تمہارے برابر ہوگا اور تم اوس سے آگے بڑہ گئے فرمایا ہمنے اپنے نبی سے بیعت کی جب وہ زندہ تھے اور آسمان سے اونپر پیغام آتا تہا اور وہ ہمکو اگلی امتون کی اور آسمانی کتابون کی خبر دیتے تھے اور ہمکو نشانیان دکہاتے تھے کہ جو ہمنے دیکہا اور ہمنے سنا جو کوئے اوسکو دیکھیگا وہ کیونکر تابعدار ہوگا وہ بولا مجکو اسلام سکہلائیے خالد نے ایک مشک پانی کی اوس پر چہوڑے پہر اوسکو دو رکعتین پڑہائین پہر خالد اور جرجیر دونو سوار ہوئے پہر دونون نے چڑہتے دن کے وقت سے سورج ڈوبنے کے قریب تک کافرون کو تلوارین ماریں اور مسلمانون نے نماز اشارے سے پڑہی اور جرجیر شہید ہوئے پادری مارش نے بہی سیرالاسلام مین ان لڑائیون کا حال لکہا ہے اجنادین کا نام میدان ایزنادن اور حمص کا نام ایمس اور بعلبک کا نام ہیلیوپولس اور یرموک کی ندی کا نام ہیرومکس لکہا ہے اب پہر وہ پادری دبایل پر جہاد کا سامان ہمنے تاریخ کامل کا اور شاہ ولی اللہ صاحب کی ازالۃ الخفا کا

خلاصہ یہہ ہیکہ ہجرت کے تیرہوین برس حضرت عمر رضؓ نے چند روز تک وعظ فرمایا اور جہاد کی رغبت دلائے اور ابو عبیدہ ثقفی جو اصحابون کے دیکہنے والون مین ہین اونکو فوج کا سردار کرکے بہیجا اور اونکو تاکید کردی کہ معاملون مین اصحابون سے مشورہ لیا کیجیو مثنیٰ ابن حارثہ اور ابو عبیدہ ثقفی دونون عراق کیطرف چلے اودہر سے رستم نے بڑا لشکر بہیجا خوب لڑائی ہوئے کافر بہاگ گئے پہر ایک اور بڑا لشکر آیا ابو عبیدہ نے اونکو بہی بہگا دیا فارس کے بادشاہ نے بہمن جادو کو تیس ہزار مردون اور تیس ہاتہیون کے ساتہہ بہیجا اون مین ایک سفید ہاتہی تہا کہ وہ جہان جاتا تہا وہان فتح ہوتی تہی اور درفش کاویانی جو فریدون کے وقت سے رکہا ہوا تہا اور اوسکو نشانی فتح کی جانتے تہے وہ بہی اوسکی ساتہہ کردیا ابو عبیدہ نے بہادری کرکے دریائی فرات کے پل سے پار ہوکر لڑنا شروع کیا مسلمان کچہہ گہبرائے ایک مسلمان نے پل توڑ ڈالا کہ بہاگنے کی راہ نرہے ابو عبیدہ نے اور کچہہ سپاہیون نے گہوڑون سے اوتر کر تلوارین کہینچکر ہاتہیون کی سونڈین کاٹ ڈالین ابو عبیدہ نے اوس سفید ہاتہی کی سونڈ کاٹ ڈالی پلٹتے وقت اونکا پاؤن پہسلا وہ گر پڑے سفید ہاتہی نے اونکو کچل ڈالا اور وہ شہید ہوئے پہر سات جوان مردون نے اونکا جہنڈا اوٹہایا وہ سب شہید ہوئے آخر کو مثنیٰ نے جہنڈا اوٹہایا اور لڑنا شروع کیا کافر بہاگ گئے مسلمانون نے پہر پل کو درست کیا اور اس پار چلے آئے اس لڑائی مین چار ہزار مسلمان شہید ہوئے چند روز تک کافر لڑنے کو نہ آئے چودہوین سال جریر ابن عبد اللہ بجلی رضؓ یمن سے آئے حضرت عمر رضؓ نے چار ہزار مرد بجیلہ اور کندہ اور اور قومون سے طیار کرکے جریر کو اونکا سردار کیا اور عراق کیطرف مثنیٰ کی مدد کے لیے بہیجا اور مثنیٰ کو لکہہ بہیجا کہ جریر کی عزت اور تعظیم کرین کیونکہ اونہون نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت پائی ہے تاریخ کامل مین ہے کہ مسلمان بویب مین جمع ہوئے جو اب کوفہ کے قریب ہے اور مہران نے کہلا بہیجا کہ تم پار اوترو گے یا ہم پار اوتر کر تم تلک آوین مثنیٰ نے کہلا بہیجا کہ تم اوترو مہران پار آیا اور فرات کے کنارے پر اوترا مثنیٰ نے کہا کہ مین تین بار اللہ اکبر کہونگا تب تم طیار ہو جائیو پہر چوتہی بار مین حملہ کیجیو جب پہلے بار اللہ اکبر کہا کافر جلدی سے دوڑ پڑے مثنیٰ نے خوب جہاد کیا مہران مارا گیا اوسکی فوج بہاگی مثنیٰ پل تک پہونچی اور کافرون کا رستہ روک لیا مسلمانون نے اونکو قتل کیا مسلمانون مین

اور فارس والون مین کوئی اور لڑائی ایسی نہین ہوئے جسکی ہڈیان اس سے زیادہ باقی رہی ہون
قتل کئے ہوؤن کی ہڈیان ایک مدت تک باقی رہین اور لوگون نے اٹکل کیا کہ ایک لاکھہ قتل ہوئے
اب جس جگہہ سکون ہے اوس کے اور فرات کے کنارے کے درمیان مین کافر قتل ہوئے ازالۃ الخفا
مین ہے کہ پہر سولہوین سال فارس کے بادشاہ یزدجرد نے بہت بڑا لشکر جمع کیا اور یزدجرد
مدائن مین بیٹہا اور رستم کو فوج کا سردار کیا ادہر سے حضرت عمر رضہ نے ہر طرف سے بہادرون کو
بلایا بہت بڑا محمدی لشکر طیار کیا حضرت سعد رضہ جو ابو وقاص کے بیٹے تھے اونکو اوس لشکر کا سردار
کیا اور مثنی اور جریر کو لکہہ بہیجا کہ سب سعد کے جہنڈے کے نیچے رہین اور اوسکو عراق کے سردار اونکا
سردار سمجہین حضرت عمر بار بار پہلوانون کو اون کے پاس بہیجتے رہے تیس ہزار اور کئی ہزار مرد
سعد رضہ کے ساتہہ جمع ہو گئے اونمین ایک ہزار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ والون مین سے
تھے اور اون مین سے ننانوے وہ تھے جو بدر کی لڑائی مین آپ کے ساتہہ حاضر رہے تھے حاکم
کی کتاب مین ہے کہ قادسیہ کے دن مغیرہ ابن شعبہ رضہ فارس کے سردار کے پاس بہیجے گئے وہ بولا
کہ تم وہ لوگ ہو کہ تمکو اپنے شہرون مین اتنا کہانا نہین ملتا کہ تمہارا پیٹ بہرے سو تم اپنی حاجت
کے موافق اناج لے لو ہم تمکو دیدینگے کیونکہ ہمکو تمہارا قتل کرنا ناگوار ہے مغیرہ رضہ بولے قسم اللہ کی
ہم اسلئے نہین آئے لیکن ہم وہ لوگ تھے کہ پتہرون کو اور بتون کو پوجتے تھے پہر جب کوئی پتہر
اوس پتہر سے اچہا مل جاتا تہا اوسکو پہینک دیتے تھے اور دوسرا پتہر لے لیتے تھے اور رب کو نہین
پہچانتے تھے یہانتک کہ اللہ نے ہمارے اپنے لوگون مین سے ایک پیغام پہونچانیوالا ہماری طرف
بہیجا اوس نے ہمکو اللہ کی تابعداری کی طرف بلایا ہم اوسکے تابع ہوئے اور ہمکو حکم ہوا کہ اپنے
دشمنون سے لڑین جنہون نے اللہ کی تابعداری چہوڑ دی اور ہم اناج کے لیے نہین آئے لیکن
ہم اسلئے آئے ہین کہ تمہارے لڑنے والون کو قتل کرینگے اور تمہارے لڑکون کو قید کر لینگے اور
جو تو نے اناج کا ذکر کیا سو بیشک ہمکو اتنا اناج نہین ملتا تہا کہ اوس سے ہمارا پیٹ بہرے اور
بعضے وقت ہمکو اتنا پانی بہی نہین ملتا تہا جس سے ہم جہک جاوین پہر ہم تمہاری زمین مین
آگئے یہان ہمنے بہت اناج اور بہت پانی پایا قسم اللہ کی ہم اس سرزمین سے نہین سرکینگے
یہانتک کہ یہہ زمین ہمکو ملے یا تمکو پہر حضرت سعد نے ہر طرف فوجین بہیجین اور رستم نے ایک

پل طیار کیا اور دریا کے اسطرف آیا حضرت سعد نے لشکر کے سرداروں کو بڑی بڑی نصیحتین فرمائین اور اللہ کے وعدے یاد دلائے اور شاعرون کو حکم کیا کہ بہادری دلانیوالی شعرین پڑہین اور قرآن پڑہنے والون کو حکم کیا کہ سورہ انفال پڑہین جب اونہون نے سورہ انفال شروع کی دلون کو تسلی ہوئی پہر فرمایا کہ جب مدد کی ہواون کے چلنے کا وقت یعنے نماز کا وقت آوے مین اللہ اکبر کہونگا تم بھی اللہ اکبر کہیو اور سامان لڑائی کا طیار کیجیو جب دوسری بار اللہ اکبر کہی جاوے زرہ پہنیو اور ہتیار لڑائی کے اوٹہائیو جب تیسری بار اللہ اکبر سنو جوان لوگ لڑائی کے میدان مین آوین اور چوتھی بار اللہ اکبر سنکر کہیو لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم اور سب ملکر دشمنون سے لڑیو پہر خلاصہ یہہ ہے کہ تین دن اور ایک رات لڑائی قائم رہی چوتھے دن فتح ہوئی پہلے دن فارس والی لوگ گہوڑون پر سوار ہوکر آئے اور تیر اندازون کو ہاتہیون پر بٹہا کر لائی محمدیو نے اللہ کی مدد سے لڑنا شروع کیا پہلے غالب ابن عبداللہ اسدی اور عاصم ابن عمرو تیمی میدان مین آئے اودہر سے بھی دو سردار نکلے ایک کو غالب کمند مین باندہ کر سعد رض کے پاس لائے دوسرے پر عاصم نے حملہ کیا وہ بہاگ گیا عاصم اوس کے بدلے ایک اونٹ سوار کو پکڑ لائے کافرون مین ایک بڑا تیر انداز تہا وہ عمرو ابن معدی کرب کے ارادے پر میدان مین آیا عمرو نے ایک تیر پہینکا اور اوسکو زمین پر گرایا اور اوسکا سر کاٹا پہر مہران جو آذربایجان کا حاکم تہا گہوڑے پر اترتا ہوا آیا منذر ابن حسان نے اوسکو نیزہ مارا اتنے مین جریر ابن عبداللہ بجلی رض پہونچے اور اوسکا سر کاٹا تب کافرون نے ہاتہیون کو دوڑایا اور سبہون نے ملکر مسلمانون پر حملہ کیا اونکا ارادہ تہا کہ قوم بجیلہ کو بالکل فنا کردین کیونکہ مہران کو جریر بجلی رض نے قتل کیا تہا سعد رض نے طلیحہ اسدی کو حکم فرمایا کہ اپنی قوم کے ساتہہ جلد اون کی مدد کو پہونچو جب یہہ لوگ میدان مین پہونچی کافرون مین کا ایک بڑا سردار میدان مین نکلا طلیحہ نے نیزہ مار کر اوسکو قتل کیا پہر سبہون نے ملکر ہاتہی کے سوارون پر تیر برسائے اونمین اکثر بہاگ گئے اشعث ابن قیس کندی نے اپنی قوم کو پکارا کہ اسدیون نے شیرون کا کام کیا تمکو کیا ہوا اوس قوم نے بھی حملہ کیا ہاتہیون کو بہگا دیا بعد اوس کے کافرون مین کے سردارون مین سے ذوالحاجب اور جالینوس بڑا لشکر اور زبردست ہاتہیون کو لیکر آئے سعد رض کی طرف سے چوتھی بار اللہ اکبر کی آواز بلند ہوئے سب

مسلمان بلکر لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑہتے ہوئے کافرون پر ٹوٹ پڑے قوم اسد اور بجیلہ
اور کندہ کے لوگ خوب لڑے اون مین سے بہت شہید ہوئے سعد رض نے عاصم ابن عمرو تیمی کو
کہلا بہیجا کہ ایسی تدبیر کرو کہ ہاتہیون کے سوار عاجز ہوجاوین عاصم نے تمیم اور اسد کے تیراندازون
کو حکم کیا کہ وہ ہاتہیون پر دوڑے اور اونکا موہنہ پہیردیا پہر آواز دی کہ ہاتہیون کی رسیان کاٹ
ڈالو جب رسیان کاٹ ڈالین سوار زمین پر گرپڑے دشمن بہاگ گئے حضرت عمر رض نے ابوعبیدہ کو
لکہا تہا کہ ایک فوج طیار کرکے ہاشم ابن عتبہ ابن ابی وقاص کو اونکا سردار کرکے بہیجدو سو ایسا
اتفاق ہوا کہ دوسرے دن قعقاع جو ہاشم کے لشکر کا پیشوا تہا ڈیڑہ ہزار سوارون کے ساتہ
پہونچا لوگون کو بڑے تسلی ہوئی قعقاع میدان مین آیا اودہر سے ذوالحاجب نکلا قعقاع نے پکارا
کہ اے پل والون کے بدلہ لینے والو پہر اوسکو قتل کیا دو شخص اور نکلے حارث ابن ظبیان قعقاع
کے مدد کو پہونچی دونون نے ان دونون کافرون کو قتل کیا کافرون کے لشکر مین بڑی شکست
پڑی دوپہر کو دونون فوجون نے کچہ آرام لیا ظہر کے نماز کے بعد پہر لڑائی کی آگ بہڑکی تیسرے
دن لشکر ہاشم کا پہونچا پہلے حملہ ہوا پہر تیرون اور نیزون سے لڑائی ہوئے پہر دوڑنے مین مقابلہ
ہوا پہر کشتی ہوئی ہاشم نے کافرون کی دہنی طرف کی فوج پر حملہ کیا اور اون کی صفون کو تتر بتر
کردیا پہر عمرو ابن معدی کرب نے اپنے یارون کو لڑائی پر طیار کیا اور کافرون کی بیچ کی فوج
پر دوڑے اور بہتون کو قتل کیا کافرون کا ایک سوار نکلا اودہر سے ایک مسلمان پیستہ قد نکلا
اور اوسکو تلوار سے قتل کیا کافرون نے اپنی فوج کو دو حصہ کرکے مقابلہ کیا پہلی فوج کے آگے سفید
ہاتہی تہا وہ لوگ قعقاع اور عاصم کے سامنے آئی اور دوسری فوج کے آگے اور ایک ہاتہی تہا
وہ لوگ جمال ابن مالک اسدی کے سامنے آئے سعد کے حکم سے قعقاع اور عاصم نے نیزہ اوٹہاکر
ایک بار سفید ہاتہی سے سامنا کیا اور جمال نے دوسرے ساتہی کے ساتہ دوسرے ہاتہی کا سامنا
کیا اور ہر ایک کے ساتہ ایک جماعت ہمراہ ہوئے ان چار جوان مردون نے اپنے نیزے ہاتہیون
کے آنکہون مین بہونکدیے ہاتہی چلاتی ہوئے اپنے لشکر مین بہاگ گئے پہر اور لشکر والون کو
تتر بتر کردیا پہر مسلمانون نے بلند آواز سے اللہ اکبر کہکر لڑائی مین مشغول ہوئے رات تک یہی معاملہ
رہا اللہ نے بڑا صبر مسلمانون کے دل مین ڈالا ایک فوج دوسری فوج مین مل گئی ساری رات

اسی طرح گذری آدہی رات کو سعد رضہ نے اللہ سے دعا کی صبح کو مسلمانون کو تسلی دیکر جہاد کی رغبت
دلائی جب دن چڑہا فتح کی ہوا آئی جو تیر محمدیون کے لشکر سے چلا کافرون تک پہونچا اور دشمنونکا
جو حربہ آیا اولٹا پڑا آخر کو ہلال ابن علقمہ نے رستم کا سر کاٹا اور پکار دیا کہ مینے رستم کو قتل کیا اس
آواز کو سنکر ایرانی لوگ سب بہاگے اور مسلمانون نے اونکا پیچہا کرکے بہتون کو قتل کیا سعد رضہ
نے اللہ کا شکر کیا بعد اسکے قادسیہ کا قلعہ فتح کیا کافرون مین سے لاکہہ آدمی قتل ہوئے اور مسلمانون
مین سولہ ہزار پانسو مرد شہید ہوئے تاریخ کامل مین ہے کہ ضرار ابن خطاب نے درفش کاویانی
لے لیا اور وہ فارس والون کا بڑا جہنڈا تہا تب اوسکی عوض مین اونکو تیس ہزار دیے گئے
جاننا چاہئے کہ یہہ لڑائی بہی دریائے فرات پر تہی یہی خاص مقام شہر بابل کا ہے جسکی فتح ہونیکی
اللہ نے خبر دی تہی امام ابو یوسف کتاب الخراج مین فرماتے ہین کہ ہمسے بیان کیا اسمعیل نے
جو ابو خالد کے بیٹے ہین کہا کہ ہمسے حصین نے بیان کا اونہون نے ابو وائل سے روایت کی کہ سعد
ابن ابی وقاص رضہ آئے یہانتک کہ قادسیہ مین اوترے تو شاید ہم لوگ سات ہزار یا آٹہہ ہزار
سے زیادہ تہے اور مشرکین اوسدن ساٹہہ ہزار یا اسکے قریب تہے جب وہ اوترے اونہون نے ہمسے کہا تم
پلٹ جاؤ کہ ہم تمہارے پاس کچہہ گنتی نہین دیکہتے یعنے شمار مین تم بہت کم ہو اور ہم تمہارے پاس
کچہہ قوت اور ہتیار بہی نہین دیکہتے تم پلٹ جاؤ کہا ہم پلٹنے والے نہین ہین اونہون نے کہا تم ہمارے
پاس ایک عقلمند مرد کو بہیجو کہ وہ ہمکو خبر دیوے کہ تم کیون آئے ہو کیونکہ ہم تمہارے پاس کچہہ
گنتی اور کچہہ سامان نہین دیکہتے تب مغیرہ رضہ دریا سے پار ہوکر اون کی طرف گئے رستم نے کہا ہمکو خبر
دو تم کس باعث سے اپنی شہرون سے آئے ہو کیونکہ ہم تمہارے ساتہہ کچہہ گنتی اور سامان نہین دیکہتے
مغیرہ رضہ بولے کہ ہم لوگ کمبختی اور گمراہی مین تہے پہر اللہ نے ہم مین ایک نبی کو بہیجا اور ہمکو اونکے
وسیلہ سے راہ دکہائی اور اونکے ہاتہون پر ہمکو رزق دیا رستم بولا پہر تو ہم تمکو قتل کرینگے
مغیرہ رضہ بولے اگر تم ہمکو قتل کروگے ہم بہشت مین جاوینگے اگر ہم تمکو قتل کرینگے تم آگ
مین جاؤگے نہین تو ہمکو جزیہ دو تب وہ لوگ چلائے اور بولے ہمارے اور تمہارے بیچ مین
صلح نہین ہے مغیرہ رضہ بولے تم ہماری طرف پار اوتروگے یا ہم تمہاری طرف پار اوترین رستم
بولا ہم تمہاری طرف پار اوترینگے تب مسلمانون نے ڈہیل دی یہانتک کہ اونمین سے پار اوترے

جو لوگ پار اوترے پہر اونپر مسلمانون نے حملہ کیا اور اونکو قتل کیا اور بہگا دیا عبد اللہ ابن حجبش نے
کہا ہے کہ ہمنے اونکو بہگا دیا یہانتک کہ وہ فرات تک پہونچی ہم پہر سوار ہوئے اور اون کو ڈہونڈہا وہ
بہاگے یہانتک کہ سورا تک پہونچی اور ہمنے اونکو ڈہونڈہا اور وہ بہاگے یہانتک کہ صراۃ تک آگئی اور
ہمنے اونکو ڈہونڈہا اور وہ بہاگے یہانتک کہ وہ مدائن تک آگئے شرک والون کے سپاہیون نے ہمکو
سرحد کے نزدیک پایا اور ہمارے گہوڑے سوارون سے لڑے اور شرک والون کے سپاہی بہاگ
گئے یہانتک کہ مدائن مین پہونچی اور ہم چلے یہانتک کہ دجلہ کے کنارے پر اوترے کچہہ لوگ ہم مین سے
نکلوا دئے اور مدائن کے نیچے سے پار ہوئے اور ہمنے اونکو گہیر لیا یہانتک کہ اون لوگون کو کتون
اور بلیون کے سوا کوئی کہانے کی چیز نہ ملی تب وہ ایک رات مین اپنا اسباب لادکر چلے یہانتک کہ
جلولا تک آئی مدائن کی لڑائی کا پورا بیان ابن کثیر اپنی تاریخ مین یون لکہتے ہین کہ پہر سعد رضہ
بڑے بڑے لشکر اور بہت ہتیار لیکر اس ارادہ پر چلے کہ مدائن کو فتح کرین کچہہ دن شوال کے باقی تہے کہ
یہہ سب لوگ کوثہ مین اوترے زہرہ جو فوج کے سردارون مین تہے وہ سب ملکے آگے مدائن کی طرف
چلے واقدی نے زہرہ کی جگہہ زہیر لکہا ہے اور لکہا ہے کہ سعد رضہ نے اپنی آگی کی فوج پر زہیر ابن
حویہ کو بہیجا اور اون کے بعد عبد اللہ اور شرحبیل ابن شمط کو بہیجا اور اون کے بعد ہاشم ابن
عتبہ اور خالد ابن عرفجہ کو بہیجا آگے ایوان والواب اون سات حیروا ہون کو یعنے سات حاکمونکو
اور آٹہہ سردارون کو گنلو جن کی جناب میکا علیہ السلام نے خبر دی تہی اور فرمایا تہا کہ یہہ سات
حیروا ہے اور آٹہہ سردار قائم کرکے اس ملک پر چڑہائی کرینگے حیروا ہا ان پاک کتابون کی
بولی مین حاکم کو کہتے ہین پہلے فوج کے سات حاکمون کو گن لو حضرت ابو بکر رضہ نے مثنی ابن حارثہ
شیبانی کو بہیجا وہ عراق مین برس بہر لڑتے رہے یہہ پہلے حاکم ہین پہر خالد رضہ کو اون کی مدد کے
لئے بہیجا یہہ دوسرے حاکم ہین پہر حضرت عمر رضہ نے ابو عبیدہ ثقفی کو فوج کا سردار کرکے بہیجا یہہ
تیسرے حاکم ہین پہر جریر ابن عبد اللہ رضہ کو فوج کا سردار کرکے بہیجا یہہ چوتہے حاکم ہین پہر سعد
ابن ابی وقاص رضہ کو سردارون کا سردار کرکے بہیجا یہہ پانچوین حاکم ہین پہر ہاشم ابن عتبہ کو
فوج کا سردار کرکے بہیجا یہہ چہٹی حاکم ہین پہر پانچ برس بعد نعمان ابن مقرن رضہ کو فوج کا
سردار کرکے نہاوند کی فتح کے لیے بہیجا عراق کا ملک پورا فتح ہو چکا اب آٹہہ سردارون کو گن لو

ایک سعد ابن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ جنکو خالد نے ایک فوج کے ساتھہ بہیجا دوسرے زہیر جنکو سعد رضہ نے اپنی آگے
کی فوج پر بہیجا تیسرے عبد اللہ چوتھے شرحبیل جنکو زہیر کے بعد بہیجا پانچوین ہاشم ابن عتبہ چھٹے
خالد ابن عرفطہ جنکو اون کے بعد بہیجا ساتوین ابو موسیٰ رضہ جنکو حضرت عمر رضہ نے نہاوند کی لڑائی
پر بہیجا اور اونکو لکھہ بہیجا کہ بصرہ والون کے ساتھہ چلو آٹھوین عبد اللہ رضہ جنکو حضرت عمر رضہ نے
لکھہ بہیجا کہ کوفہ والون کے ساتھہ چلو اب پہر مدائن کیطرف چلنے والون کا حال سنو ابن کثیر
لکھتے ہین کہ زہرہ سب کے آگے مدائن کیطرف چلے ایک فوج فارس کے کافرون کی اون کو
ملی زہرہ نے اونکو بہگا دیا اور فارس کے کافر بہاگ کر بابل کیطرف گئے اور وہان بہت سی فوج
جمع تھی اون لوگون مین سے جو قادسیہ کی لڑائی کے دن بہاگے تھے اور وہان اونہون نے اپنا
فرزان کو سردار کر لیا تھا زہرہ نے حضرت سعد رضہ کو یہہ حال کہلا بہیجا حضرت سعد رضہ بابل
کیطرف چلے خوب لڑائی ہوئے جناب سعد رضہ نے اونکو بہگا دیا جتنی دیر چادر کے لپیٹنے مین
لگتی ہے اوتنی دیر بھی نہین لگی جلدی سے اونکو بہگا دیا پہر لوگ اونمین سے مدائن کیطرف
چلے گئے اور کچہہ نہاوند کیطرف بہاگ گئے اور حضرت سعد رضہ چند روز بابل مین ٹہرے پہر
بابل سے مدائن کیطرف چلے فارس والون کی ایک اور فوج ملی اون سے بھی خوب لڑائی ہوئی
فارس والون کا سردار جسکا نام شہریار تھا لڑنے کو آیا ادہر سے ایک مسلمان نے جسکا نام
نائل تھا اوسکا سامنا کیا پہلے دونون نیزہ سے لڑے پہر تلوار سے پہر کشتی لڑ کر دونون گہوڑے
پر سے گر پڑے شہریار اوس مسلمان کے سینہ پر گرا اور ایک خنجر اوسکے ذبح کرنے کے لئے
نکالا شہریار کی اونگلی مسلمان کے مونہہ مین جا پڑی اوس نے کاٹ کہایا کہ شہریار بیتاب ہو گیا
خنجر اوس کے ہاتہہ سے گر پڑا مسلمان نے خنجر لیکر شہریار کو ذبح کر ڈالا اور اوسکا گہوڑا اور
دو کنگن اور اسباب لے لیا اور اوس کے ساتھہ والے بہاگ گئے پہر حضرت سعد رضہ نے نائل کو
قسم دی کہ جب لڑائی ہووے وہ شہریار کے دونون کنگن پہن لیوے اور اوسکی گہوڑے
پر سوار ہووے اور وہ ایسا ہی کیا کرتا تھا فائدہ سونا پہننا مرد کو حرام ہے مگر تہوڑی
دیر پہننا خصوصاً کافرون کے دل جلانے کے لئے درست ہے پہر جناب سعد رضی اللہ عنہ نے زہرہ کو
کوثی سے نہر شیر تک اپنی آگے کر لیا اور چلے اور جسوقت سعد رضہ شہر نہر شیر مین اوترے

نمی ہجرت سے سولہوان برس شروع ہوا فارس کے بادشاہ کے جو دو شہر تھے اون مین سے
ایک شہر یہہ ہے جسکا نام نہر شیر ہے جو پچہم کیطرف دریائے دجلہ کے پاس تھا اوس شہر کے
لوگون نے اپنے شہر مین بڑی مضبوطی کی ہا اور مسلمانون کو شہر مین آنے سے روکا محمدیون
نے شہر کو گہیر لیا اوس شہر کے کافر نکلتے تھے اور لڑتے تھے اور قسم کہاتے تھے کہ ہم کبہی نہ بہاگینگے
اللہ نے اونکو جہوٹا کر دیا اور بہگا دیا اونہون نے اپنے شہر مین پناہ پکڑی جناب سعد رضہ
نے اونکو گہیرا یہانتک کہ اونہون نے کتے اور بلیان کہائین اون مین سے ایک مرد مسلمانون
کے سامنے کہڑا ہوا اور کہنے لگا کہ بادشاہ کہتا ہے کہ تمکو صلح منظور ہے اس بات پر کہ دجلہ کی وہ
طرف جو ہمارے نزدیک ہے وہ ہمارے پہاڑ تک ہمارے عمل مین رہے اور دجلہ کی وہ طرف
جو تمہارے نزدیک ہے وہ تمہارے پہاڑ تک تمہارے عمل مین رہے کیا ابہی تمہارے پیٹ
نہین بہرے محمدیون کیطرف ایک مرد تھے جو ابو مُقَرّن کہلاتے تھے اون کی زبان سے اللہ
نے ایسی بات کہلوادی کہ اونکو کچہہ خبر نہوئے کہ مینے کیا کہا وہ شخص بادشاہ پاس اور شہر والون
کے پاس گیا اور جو کچہہ سنا تھا اون سے بیان کیا وہ لوگ نہر شیر سے بہاگ کر مدائن کیطرف چلے
گئے لوگون نے ابو مقرن سے کہا تمنے اون سے کیا کہا وہ بولے قسم اوسکی جس نے محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کو سچے دین کے ساتہہ بہیجا ہے مجکو خبر نہین کہ مینے کیا کہا مگر یہہ کہ میرے اوپر سکینہ
ہے یعنے فرشتے ہین اور مین امیدوار ہون کہ وہ ایسی بات بولے ہون جس مین بہتری ہوا اور
لوگ اون کے پاس آتے تھے اور اون سے یہہ حال پوچہتے تھے اور اون پوچہنے والون مین
جناب سعد رضہ بہی تھے وہ وہان تشریف لائے جہان ابو مقرن اوترے ہوئے تھے اور
فرمایا اے ابو مقرن تمنے کیا کہا واللہ وہ لوگ بہاگے جاتے ہین اونہون نے قسم کہائی
کہ مجکو خبر نہین کہ مینے کیا کہا جناب سعد رضہ نے لوگون کو پکارا اور اون کے ساتہہ شہر کیطرف
گئے شہر مین سے ایک مرد نے پکارا الامان پہر ہمنے اوسکو امان دی وہ بولا قسم اللہ کی
شہر مین کوئی نہین ہے لوگون نے دیوارون پر چڑہ کر دیکہا کسی کو نہ پایا پہر وہ مدائن کی
طرف بہاگے یہہ بات صفر کے مہینہ مین تہی پہر ہمنے اوس مرد سے اور کچہہ اور قیدی آدمیون
سے پوچہا کہ یہہ لوگ کس باعث سے بہاگے وہ لوگ بولے کہ بادشاہ نے تمہاری طرف ایک مرد کو

بھیجا کہ صلح کا پیغام دیوے تم مین سے ایک مرد نے جواب دیا کہ ہمارے تمہارے بیچ مین کبھی صلح نہوگی یہانتک کہ ہم افریدین کا شہد کوثی کے ترنج کے ساتھہ کہاوین گے بادشاہ بولا کہ ہائی خرابی ہماری اون لوگون کے زبانون پر تو فرشتے بولتے ہین ہمکو عربون کیطرف سے جواب دیتے ہین پہر بادشاہ نے لوگون کو کوچ کا حکم دیا کہ یہان سے مدائن کیطرف چلو وہ لوگ کشتیون پر بیٹہکر پار ہوکر مدائن کو گئے اور وہ یہان سے بہت پاس ہے جب مسلمان نہرشیر مین داخل ہوئے اونکو مدائن کا اوجلا محل نظر آیا واقدی لکھتے ہین کہ یہہ لڑائی جو شہریار سے ہوئے یہہ کوثاریا کے پاس ہوئے جب شہریار مارا گیا تو لکھا ہے کہ جناب سعد رض کوثاریا مین اوس مکان مین اوترے جہان کافرون نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو قید کیا تھا جناب سعد رض نے وہان نماز پڑہی اور اللہ کا شکر کیا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا اور چند روز کوثاریا مین مقام کیا پہر لکھا ہے کہ سعد رض نے زہیر کو آگے بڑہایا وہ بارہ ہزار سوارون کے ساتھہ چلے اونکو ساباط کے لوگ ملے اور صلح چاہی زہیر نے صلح کرلی پہر ایک اور فوج فارس والون کی لڑنے کو آئی اونکا سردار مارا گیا مسلمان اونکے پیچھے چلے یہانتک کہ نہرشیر مین اوترے واقدی کہتے ہین کہ سعد رض نے نہرشیر پر دو مہینہ قیام کیا اور اپنی فوجین لوٹنے کے لئے فرات اور دجلہ کے کنارے پر پہیلا دین نہرشیر کے لوگون نے تیر اور پتہر اور گوہین پہینکنی شروع کین سعد رض نے بھی گوہین بنوائے اور بہت دنون تک اوس شہر کو گہیرے رہے وہ لوگ لڑنے کو نکلے مسلمان بھی خوب لڑے اور فارس کے کافرون نے تیراندازی کی اور عرب بھی تیرون سے لڑے پہر واقدی نے ابو مقرن کا قصہ لکھا ہے جو اوپر ہوچکا اور لکھا ہے کہ اون سے اللہ نے وہ بات بلوادی جسکو وہ نہین جانتے تھے اونہون نے اوسکو فارسی مین جواب دیا اور وہ فارسی کچھہ بھی نہین پہچانتے تھے اور اوسکو اچھی طرح نہین بول سکتے تھے تاریخ کامل مین ابو مقرن کا نام اسود ابن قطبہ لکھا ہے واقدی لکھتے ہین کہ مسلمان نہرشیر مین داخل ہوئے وہان کوئی نہ تھا اوس پر قبضہ کرلیا اور سعد رض نے وہان تین دن قیام کیا پہر کافرون نے کشتیان کہینچ لین مجاہدون نے دجلہ مین گہوڑے ڈالدئے اودہر سے کافرون کی فوج پانی مین آئی مسلمانون نے اونکی آنکہون مین نیزے ہولئے وہ لوگ بہاگ گئے اور اون مین کے اکثر قتل ہوئے اور تہوڑے سے بچ کر کنارے پر پہونچے پہر

سعد رضہ نے اور لوگون کو دجلہ مین اوتارا اوس مین موجین اوچھلتی تہین لوگ پیرنے مین محنت کرتے
تہے اور موجون کا اور دریا کے جوش کا کچھہ خیال نہین کرتے تھے اللہ کے بہروسے پر چلے جاتے
تھے حضرت سعد رضہ نے دعا کی تھی اون کی دعا سے سب مسلمان سلامت رہے کسی کا اسباب
بھی نہین ڈوبا ایک شخص کا لکڑی کا پیالہ بہہ گیا تھا موج اوسکو لے گئے تہی اوس نے دعا کی
کہ یا اللہ ایسا نہ کیجیو کہ ان سبھون کے بیچ مین سے میرا ہی اسباب جاتا رہے پہر اوس پیالہ کو
لہر نے اوس طرف پہینکدیا جدہر لوگ جاتے تھے لوگون نے اوسکو لے لیا اور جسکا تھا اوسکو
دیدیا ابن کثیر لکہتے ہین یہہ بہت بڑا معجزہ تھا جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا اور یہ بھی کرامت
تھی آپکے اصحابون کی اللہ اون سے راضی رہے پہر مسلمان مدائن مین داخل ہوئے یزدجرد بہاگا
اور حلوان مین جاکر ٹہرا حضرت سعد رضہ نے مدائن کے بادشاہی محل مین جمعہ کی نماز پڑہی
اور اوجلے محل مین داخل ہوئے اور مال اور خزانہ بادشاہ کا سب لوٹ لیا واقدی لکہتے ہین
کہ سعد رضہ جس دن سے محل مین داخل ہوئے اوسی دن سے نمازین پوری پڑہین یعنے چار
رکعتین پڑہین کیونکہ اونہون نے وہان رہنے کی نیت کی تھی ابن کثیر لکہتے ہین کہ اوجلے محل
کے فتح ہونے کی خبر جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی اللہ نے اپنا وعدہ پورا کیا مدائن
بہت بڑا آباد شہر تھا محمدیون کے قبضہ مین آیا واقدی مین ہے کہ یزدجرد کی بیٹی یعنے شہربانو بکڑی ہوئی آئین حضرت
عمر رضہ نے جناب امام حسین علیہ السلام کی خدمت مین دے ڈالین تاریخ کامل مین ہے
کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے عدی ابن حاتم رضہ سے فرمایا تھا کہ واللہ تو سن لیگا کہ بابل
کے اوجلے محل فتح ہوئے وہ کہتے ہین کہ مین مسلمان ہوا اور مینے دیکہا کہ اوجلے محل فتح ہوئے
ازالۃ الخفا مین ہے کہ یزدجرد بہاگا اور حلوان مین جاکر ٹہرا اور بڑا لشکر جلولا مین جمع ہوا
حضرت عمر رضہ نے بارہ ہزار کا لشکر ہاشم ابن عتبہ کو سردار کرکے جلولا کیطرف بہیجا اسی بار
لڑائی ہوئی آخر کافرون کا لشکر بہاگا یزدجرد حلوان سے رے کیطرف بہاگا کچھہ فوج حلوان
مین چہوڑ گیا تاریخ کامل مین ہے کہ جلولا اسلئے نام رکہا گیا کہ ایک لاکھہ کافر قتل ہوئے سارے
میدان کو لاشون نے ڈہانک لیا امام ابو یوسف کی روایت مین عبد اللہ ابن حجش کی زبانی
جلولا کے ذکر مین لکہا ہے کہ وہی وہ لڑائی تھی جس مین اللہ نے اونکو ہلاک کیا اور اوسدن

جو اون مین باقی تھے وہ نہاوند کیطرف چلے گئی پہر ہر شہر کے لوگ اپنی حدون اور اپنی شہرون کیطرف چلے جاتے تھے اسے ایمان والو حضرت اشعیا علیہ السلام کے تیرہوین باب کی چودہوین آیت کو پہر و پڑہو تو وہان یہہ خبر ہے کہ ہر ایک اپنے وطن کو بہاگیگا یہہ اوسکا ظہور ہوا کہ جو جو لوگ ہر ہر شہر کے جمع ہوئے تھے سب اپنے اپنے شہرون کی طرف بہاگ گئے پہر امام ابو یوسف کی روایت مین جلولا کی لڑائی کے بعد لکہا ہے کہ حیرہ اور فرات کے درمیان مین کوفہ کا خط کہینچا اور وہان اوترے تاریخ الخلفا مین ہے کہ پندرہوین سال جناب سعد رض نے شہر کوفہ بنایا ابن کثیر لکہتے ہین کہ پہلے مسجد بنائی پہر گہر بنائی امام نووی رحمہ تہذیب مین لکہتے ہین کہ قادسیہ اور کوفہ کے بیچ مین دو منزل کے قریب ہے اور قادسیہ اور بغداد مین پانچ منزل بیچ مین ہے تاریخ الخلفا مین ہے کہ سن سولہ مین تکریت فتح ہوا تاریخ کامل مین ہے کہ انطاق موصل سے تکریت کیطرف گیا اور خندق کہودا اور اوس کے ساتھ رومی اور قوم ایاد اور تغلب اور نمر تھے حضرت سعد رض نے فوج بہیجی چوبیس [۲۴] لڑائیان ہوئین قوم تغلب اور ایاد اور نمر کے لوگ مسلمان ہو گئے عبد اللہ جو فوج کے سردار تھے اونہون نے کہلا بہیجا کہ جب تم ہمارا اللہ اکبر سنو تو جان لیجیو کہ ہم نے خندق کے دروازے لے لیئے اوس وقت تم وہ دروازے لے لینا جو دجلہ کے نزدیک ہین اور اللہ اکبر کہنا اور جسیر قابو پاؤ اوسکو قتل کرنا پہر عبد اللہ اور سب مسلمان اوٹہی اور اللہ اکبر کہا اور تغلب اور ایاد اور نمر والون نے بہی اللہ اکبر کہا رومیون نے گمان کیا کہ مسلمان اون کے پیچہے سے دجلہ کے قریب سے آئی اونہون نے اون دروازون کا قصد کیا جنپر مسلمانون کی فوج تھی مسلمانون کی تلوارون نے اونکو لے لیا خندق والون مین سے کوئی نہین بچا عبد اللہ نے ربعی ابن افکل کو دو قلعون کی طرف یعنی نینوی اور موصل کیطرف بہیجا اون لوگون نے صلح قبول کر لی اور کہا گیا ہے کہ حضرت عمر رض نے عتبہ کو موصل کے ارادہ پر عامل کیا اونہون نے سن بیس [۲۰] مین اوسکو فتح کیا وہ وہان پہونچی تب نینوی کے لوگ اون سے لڑے اونہون نے اوس کا قلعہ لے لیا جو پورب کیطرف تھا اور وہ دجلہ کے پار گئے موصل جو پچہم کا قلعہ تہا وہان کے لوگون نے اونسے صلح کی اے ایمان والو اس مقام مین حضرت اشعیا علیہ السلام کا تیرہوان

باب اور سینتالیسون باب اور اڑتالیسوان باب اور حضرت ارمیا علیہ السلام کا پچاسوان
باب پھر دیکھہ لو اور جناب میکا علیہ السلام کے پانچوین باب کی پانچوین اور چھٹی آیت کو جو بہت
صاف ہی یہان ضرور دیکھو جناب میکا علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ ہم یعنے ہمارے دین والے
سات چرواہی اور آٹھہ سرگروہ قائم کرینگے اوس پر چڑہین گے اور وہ یعنے وہی سات حاکم
اور آٹھہ سردار تلوار سے آسور کی زمین کو اور نمرود کی زمین کو اوسکے مدخلون مین
ویران کرینگے یاد رہے تواریخون کی کتابون سے ثابت ہے کہ شہر نینوی دریائے دجلہ پر تھا سنخاریب
بادشاہ جسکی فوج کو اللہ کے حکم سے فرشتہ نے مار ڈالا وہ نینوی کا بادشاہ تھا اوسیکو
آسور کا بادشاہ جا بجا فرمایا ہے بابل دریائے فرات پر تھا جب بخت نصر بابل کا بادشاہ ہوا
وہ سارا ملک بابل کہلایا جناب میکا علیہ السلام نے اسور کی زمین کے اور نمرود کی زمین یعنے
بابل کے ویران کرنیکا وعدہ کیا تھا اس پیشینگوئی کا پورا ظہور ہوا محمدیون نے آسور کو یعنے دجلہ
کے پاس کے ملک کو اور نمرود کی زمین کو یعنے بابل کو جہان نمرود کے محل کا نشان باقی ہے
ان دونون کو محمدیون نے فتح کیا اور اوس کے مدخلون مین یعنے داخل ہونے کی مقامون
کو یعنے محلون کو اور مکانون کو ویران کر دیا بابل کو اللہ کے حکم سے جنگل بنا دیا اور نینوی
کو بھی ویران کر دیا جناب میکا علیہ السلام نے محمدیون کی چڑہائی کو اپنی چڑہائی فرمایا
کیونکہ محمدی لوگ سب پیغمبرون کے عاشق ہین اور سب پیغمبر اون پر مہربان ہین
اور اسمین یہہ بھی اشارہ ہے کہ اسرائیلی پیغمبرون کے پاک ارواحون نے اللہ کے حکم سے
اوسوقت بیشک محمدیون کی مدد کی ہوگی جسطرح فرشتے اللہ کے حکم سے مدد کو آتے تھے یہہ
ایسی بات ہی کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ مین یہود اور نصاری کو
عرب کے ٹاپو سے نکال دونگا اس پیشینگوئی کا ظہور حضرت عمر رض کے ہاتھہ پر ہوا اونہون نے
یہود اور نصاری کو عرب سے نکال دیا بابل کی زمین پر اللہ کا بڑا غضب تھا اسلئی ہمارے
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس مقام مین نماز پڑہنے سے منع فرمایا امام ابوداؤد
سنن مین فرماتے ہین کہ ہمسے فرمایا سلیمان نے جو داؤد کے بیٹے کہا کہ ہمکو خبر دی
ابن وہب نے کہا کہ مجھہ سے فرمایا ابن لہیعہ نے اور یحیی نے جو ازہر کے بیٹے وہ عمار سے

جو سعد کے بیٹے وہ ابو صالح غفاری سے اونھون نے کہا کہ حضرت علی رضہ بابل مین گذرے اور آپ چلے جاتے تھے اذان کہنے والے نے آکر عرض کیا کہ عصر کی نماز کا وقت ہے جب آپ اوس سے یعنے بابل سے باہر نکلے تب اذان کہنے والے کو حکم فرمایا اوس نے نماز کو قائم کیا جب آپنے نماز سے فراغت کی فرمایا کہ میرے پیارے نے یعنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو منع فرمایا ہے اسبات سے کہ زمین بابل کی زمین مین نماز پڑھون کیونکہ وہ لعنت کی ہوئی ہے یعنے اللہ کی پھٹکاری ہوئی ہے اب ... کی کتابون سے بابل کی ویرانی کا بیان کرنا بہت ضرور ہے تاکہ معلوم ہو جاوے کہ وہ پہلی چڑہائی بابل پر جو خسرو بادشاہ نے کی تھی اوس کے بعد بابل کی ویرانی نہین ہوئی تھی تو جہان جہان ویرانی کا پتہ دیا ہے وہ سب خبرین محمدی جہاد کی ہین پادری مریک کشف الآثار مین لکھتا ہے کہ خسرو نے اوس کی حصار کو ویران نہین کیا مگر اپنے جانشین کو سونپ دیا پھر حضرت سکندر علیہ السلام نے بابل کو لے لیا ایران کیطرف سے جو حاکم تھا اوس نے بن لڑائی کے شہر آپکو سونپ دیا پادری میتھر لکھتا ہے کہ حضرت سکندر کے جانشین سلیوکس نے جو شہر سوریا مین تھا شہر کی دیوارون کو گرا دیا اور شہر کو لوٹا کہ نئی بابل بناوے اس مقصد سے کئی شہر اون طرفون مین کئی بادشاہون نے بنائی جس کی باعث سے پرانی شہر کی آبادی بہت گھٹ گئی اور حضرت عیسی علیہ السلام کی پیدایش سے ایک سو تیس سال پہلے بابل کے سب خوشنما حصے فارس کے ایک بادشاہ نے تباہ کئے حضرت عیسی علیہ السلام کیوقت مین بابل کے رہنے والے بہت تھوڑے تھے اشترابو تاریخ والا لکھتا ہے کہ اون دنون مین اوس شہر کے اکثر اطراف ویران تھے اوس شہر پر دن بدن زوال آتا گیا یہانتک کہ چوتھی صدی عیسوی مین اوس کی دیوارین درندے جانورون کے پالنے کے لئے احاطہ تہی اور وہ ملک فارس کے بادشاہون کا شکاری رمنہ ہوا مدتون تک بابل کا کچھ ذکر نہ کیا گیا اتنے مین پوری تباہی کی نوبت تک پہونچا پادری مریک لکھتا ہے کہ کلدیہ یعنے بابلونیہ بابل کے شہرون کو کہتے ہین اس زمین مین بڑی آبادی تھی جتنا غلہ یہان کثرت سے پیدا ہوتا تھا اوتنا تمام دنیا مین کہین نہین پیدا ہوتا تھا جتنا بیج بویا جاتا تھا اوس سے دو سو حصہ اور بعضے وقت تین سو حصہ غلہ پیدا ہوتا تھا اور جب ایران کے بادشاہ نے بابل کو لے لیا تو یہہ ملک ایران کی ساری عملداری سے بہتر اور افضل گنا جاتا تھا اور سترہ ہزار بادشاہی گھوڑے یہان رہتے تھے جن دنوں مین بابل کے

بڑی رونق نہی اون دنون مین سلیوکیہ شہر شام کے بادشاہ سلیوکس نیکطور کے واسطے بنایا گیا جو جانشین حضرت سکندر ذو القرنین علیہ السلام کا تھا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے دو سو تر انوی برس پہلے یہہ شہر آباد ہوا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد پہلے صدی مین اس شہر مین چھہ لاکھ آدمی رہتے تھے اور بادشاہان ایران کے بادشاہون نے اپنے رہنے کا مقام شہر طیسفون یعنے مدائن کو ٹہرایا تھا یہہ شہر دریاے دجلہ کے پوربی کنارے پر تھا پہلے ایک گاؤن تھا پھر بڑا شہر ہو گیا اور بھی بڑے شہر وہان بنائے گئے جیسے ارتمیتہ جسکو دستجرد بھی کہتے ہین اور سنسیتہ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے تین سو تیتر برس بعد یولیان جو رومیون کا بادشاہ تھا اوس نے ملک بابل پر ہلا کیا گبون تاریخ والا لکھتا ہے کہ اوس وقت مین یہہ ملک بہت خوشنما اور بہت آباد تھا اور بہت غلہ وہان پیدا ہوتا تھا اور ہجرت کے دنون مین یعنے جب جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے مدینہ مین تشریف لائے اون دنون مین اور خسرو پرویز کی بادشاہت مین یہہ مقام بڑا شاندار اور بہت بڑا ملک تھا اور خسرو نے دستجرد کو پسند کیا تھا کہ مدائن کے اوتر طرف ساٹھ کوس پر تھا اسے ایمان والو مدائن دجلہ کے کنارے پر تھا تو وہی ملک تھا جو پہلے آسور کہلاتا تھا پھر بخت نصر کے وقت سے بابل سے نینوا تک سارا ملک بابل کہلایا حضرت سعد رضی اللہ عنہ چند روز بابل مین ٹہرے معلوم ہوا کہ شہر بابل اوس وقت تک اس قابل تھا کہ ایک لشکر وہان چند روز ٹہرے وہ بڑی ویرانی جس کے ذکر مین حضرت اشعیا علیہ السلام کے تیرہوین باب کی بیسوین آیت مین فرمایا تھا کہ وہان ہرگز عرب لوگ خیمے کھڑے نہین کرینگے اور وہان گڈریے گلون کو نہین ٹہلاوینگے پر بن کے جنگلی درندے وہان بیٹھین گے ایسی ویرانی محمدی جہاد کے بعد ہوئی اسی جہاد کی بشارت اور اسی ویرانی کی خبر جناب میکا علیہ السلام نے نہایت خوشی سے دی تھی اور جناب یوحنا کے اٹھارہوین باب کی بیسوین آیت کے موافق پیغمبرون کو بابل کے ویران ہونیکے بڑی خوشی ہوئی اسے ایمان والو اس جگہہ حضرت اشعیا علیہ السلام کی اکتیسوین باب کے آٹھوین آیت یاد کرو کہ آسور یعنے عراق کے حق مین فرمایا ہے کہ وہ تلوار کی دہار سے بھاگے گا یہہ خبر خسرو کی لڑائی کی نہین ہو سکتی کیونکہ اس لڑائی مین بابل والے بھاگنے نہین پائے قتل کرتے وقت شہر کے کچھ لوگ بھاگے مگر بادشاہ اور امیر بھاگنے نہین پائے جیسا کہ خسرو کے نیچے کے

ذکر مین بیان ہو چکا ہے یہ پیش خبری بشارت محمدیون کے جہاد کی ہے جسمین عراق کے بادشاہ
اور امیر بار بار بہاگے ہین پادری مرتک لکہتا ہے کہ ہر جو کئی شہر خصوصًا سلوکیہ اوسطرف
بنائی گئے سو وہ شہر بہت مدت مین چہوڑ دیا گیا اور آخر کو اسبات کا ظہور ہوا جو اللہ نے فرمایا تہا
کہ مین بابل کے بادشاہ کو اور اوسکی قوم کو اور کلدانیون کی ولایت کو اون کے گناہ کا بدلہ
دونگا اور اوسکو ہمیشہ کی ویرانیون سے بدل دونگا اور ہجرت مدینہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کے مدینہ مین تشریف لانے سے نوسو بیاسی برس گذری تہی کہ ایک مسافر اوس طرف سے گذرا
اوس نے نقل کیا کہ اون دنون مین زمین اسقدر سوکہی اور کہاری تہی کہ کہیتی نہو سکے
اور تمام مسافر اس زمانہ کے اون شہرون کا یہی حال بیان کرتے ہین سو زمین بابل کے
خشک جنگل ہو گیا ایک طرف شہر اور اوس کے ویرانیون کی جگہہ ہر طرف ریت کا جنگل ہے
مگر کہین کہین کانٹے اور روئی گہانس اوگی ہے اور بابل کے دوسری طرف سے بصرہ اور بغداد
کے بیچ مین دریائے دجلہ کے دونو کنارون مین سب جا اصل جنگل ہے اور کہیتی نہونے
سے وحشتناک جنگل دکہائی دیتا ہے اون چہوٹے شہرون مین تہوڑے سے اونٹون کے
گلے اور تہوڑے سے چہوٹے چہوٹے درخت دکہائی دیتے ہین وہ سارا مقام ایک بڑا جنگل
ہو گیا ہے جو بغداد سے حلہ تک پہونچا ہے کاریزین جو اگلی زمانہ مین زمین کو پانی دیتے
تہین وہان بہت ہین جو سوکہی پڑی ہین اینٹون کے ٹیلے ہر طرف دکہائی دیتے ہین اور
بابل کے آس پاس کی ساری زمین ایک ویران جنگل ہے بدو لوگون کا اوس راہ سے
گذر ہوتا ہے اور جنگلی جانور اب کلدانیون کی زمین مین رہتے ہین بدوون نے گڑہے ہوئے
خزانون کے گمان سے وہان گہرے گہرے گڑہے کہودے ہین فرات کا پانی اون مین
بہر جاتا ہے کیونکہ اللہ تعالے نے فرمایا تہا کہ وہان تالاب ہوجاوینگے صحرا کے عرب
وہان خیمہ کہڑا نہین کرتے اور گڈریے گلون کو نہین بٹہاتے بلکہ وہان کے پہرنے والے
لوگ جنگلی جانورون اور بہوتون اور دیوون کے خوف سے وہان رات کو رہتے ڈرتے
ہین کیونکہ فرمایا تہا کہ وہان عرب خیمہ کہڑا نہین کرینگے اور گلون کو نہین بٹہاوینگے
بیل کا بت خانہ وہان کے سب کہنڈرون سے اونچا ہے بدو لوگ اوسکو برج نمرود کہتے ہین

اوسکے اوپر اینٹون کے ڈہیر مین جو بالکل جل گئے ہین قلعی کے دیوار اور شہر عمارتون کو لوگ
اور مکانون کے لیے لے گئے مگر یہہ اینٹین اسقدر آپس مین جٹی ہین کہ جدا کرنے سے ٹوٹ
جاتی ہین اسباعث سے لوگ ایک پتہر نیو کے لیے اور گوشہ کے لیے نہین لیجا سکتے جیسا
فرمایا تہا کہ اے ہلاک کرنیوالے پہاڑ جو ساری زمین کو ہلاک کرتا ہے مین اپنا ہاتہہ تجپر
بڑہاؤنگا اور تجہے سوختہ کا پہاڑ کر دونگا اور وے نہ ایک پتہر گوشہ کے لیے نہ ایک پتہر نیو کے
لیے تجہسے لینگے یہہ وہی برج بلند بابل کا ہے جہان سے لوگ جدا جدا ہوئی اور بعد
اسکے بت خانہ بن گیا اوس کی نشانی اب تک باقی ہے اور بابل کی دیوارین بہت چوڑے
تہین کہ چہہ گاڑیان دیوار کے اوپر چل سکتی تہین اس دیوار کی نشانیان تین سو
برس ہجری تک باقی تہین اب بالکل مٹ گئین یہہ جو پادری نے لکہا ہے کہ لوگ یہان سے
جدا جدا ہوئی یہہ اشارہ اسطرف ہے کہ توراۃ شریف کی پہلی سورۃ کے گیارہوین باب
مین طوفان کے ذکر کے بعد یہہ بیان ہے کہ لوگون نے سنعار کے ملک مین ایک میدان پایا
اور کہا آؤ ہم اینٹ بناوین اور آگ مین پکاوین اور ایک شہر بناوین اور ایک اونچا برج
بناوین اور اللہ تعالے نے اون کی بولی مین پہوٹ ڈالدی تا کہ ایک دوسرے کی بات
نہ سمجہین تب اللہ تعالے نے اونکو وہان سے تمام زمین پر پراگندہ کیا اور وہ اوس شہر
کے بنانے سے باز رہے اسلیے اوسکا نام بابل ہوا کیونکہ وہان اللہ تعالی نے ساری
زمین کی زبانون مین پہوٹ ڈالدی اور وہان سے اونکو تمام زمین پر پراگندہ کیا اور
دسوین باب مین حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے حام کے ذکر مین لکہا ہے کہ حام کا بیٹا
کوش اور کوش سے نمرود پیدا ہوا وہ زمین پر جبار یعنے زبردست ہونے لگا اوسکی
بادشاہت کی بنیاد بابل اور ارک اور اکاد اور کلنہ سنعار کے زمین مین تہی پادری
بیتہ نے مفتاح الکتاب مین بابل کی ویرانی کا حال یون لکہا ہے کہ وہ پوری تباہی تک
پہونچا اور اوسکی گردن کا انتقام ہوا جیسا نبیون نے فرمایا تہا وہ مقام جس پر بابل واقع
تہا تحقیقات سے ثابت ہو سکتا ہے چنانچہ چند سمجہدار انگریزی مسافرون نے اوسکی
کہنڈرون کو دیکہکر اس حال کا بیان کیا ہے بابل جو سارے ملکون کی حشمت تہا سو

کھنڈروں کا کھنڈر ہوا اور دو ہزار چار سو برس گذری تو بھی اوسکی ویسی صورت نظر آتی ہے
جیسی اللہ تعالی کے پاک نبیون نے لکھی ہے اوسکے گھرون مین عجب طرح کے وحشی جانور
بھرے ہوئے ہین وہان خارپشت کی میراث اور اجگرون کا مقام ہے وہ سوکھی ویران زمین
ہے وہ ایک سوختہ پہاڑ اور خالی اور بالکل تباہ اور تالابون کی ڈابر اور تودی تودی اور بالکل
ہلاک کیا ہوا ہے اور ایسا ملک ہے جہان کوئی شخص نہین رہتا وہان عرب لوگ بھوتون کے
خوف سے اور ان پھاڑنے والے جانورون کی دہشت سے جو بابل کے کھنڈرون کے میدان
رہتے ہین خیمے کھڑے نہین کرتے اور گڈریے اپنے گلے وہان نہین بٹھلاتے اس عجیب شہر کے
شاہانہ محل اور مکانات بالکل تباہ ہو گئے بلکہ صرف اینٹ اور کوڑے کرکٹ کے بیڈھب ڈھیر
ہین اوسکی عالی شان کوٹھریون کے عوض اندرون بہت سے غار ہین جہان خارپشت
رینگتے ہین اور الو اور چمگادر بسیرا کرتے ہین جہان شیر اپنی ماند رکھتے ہین اور گیدڑ اور
لکڑبگھے اور دوسرے موذی جانور گوشہ مین رہتے ہین جن سے طرح طرح کی بدبو
نکلتی ہے اور ان کے گھرون کے سامنے بھیڑون اور بکرون کی ہڈیان بھی رہتی
ہین دریاے فرات کے ایک کنارے پر نہرین سوکھ گئین اور جو رہی ہوئی اینٹین بلند سوکھی
میدان پر تیز دھوپ مین پڑی رہتی ہین اور بابل ایک ویرانہ اور سوکھی زمین اور بیابان
ہے دوسرے کنارے پر ندی کی ٹوٹی ہوئی پشتہ بندیان اور محلون کے کھنڈرون کے نشان
دکھائی دیتے ہین جو بہاؤ کے زور سے بہہ گئے ہین وہان کے اکثر میدان مین دلدل
ہے اور بہت مقامات جلے گذرتے ہین خصوصاً فرات کی سالیانہ باڑھ کے وقت کوئی آدمی اوس
راہ سے نہین گذرتا باہر یا دریا بابل پر پھیلا ہے اور اوسکی بہوتیرے موجون سے چھپا ہے
برس ہیرودیتہ بلیس کا مندر جو سن عیسوی کے شروع سے بعد موجود تھا اب تک پہچانا جا سکتا
ہے انگریزی مسافرون نے اوسکو جا دیکھا اور اوسکا بیان کر کے تصویرین کھینچی ہین
بلندی کی باعث یہ اب تک اس لایق ہے کہ بڑے بابل کا ایک نمونہ ٹھیرے کیونکہ اگرچہ
وہ کھنڈرون کا ڈھیر ہے تو بھی دو سو پینتیس فٹ کا اونچا ہے ان کھنڈرون کے اوپر
اینٹون کے بڑے ڈھیر مین جو بالکل جل گئے ہین چنانچہ ٹھونکنے سے شیشہ کی آواز دیتی ہین

جس سے معلوم ہوتا ہے کہ تیز بھٹی کی آنچ ان مین لگی ہوگی ان ڈھیرون کے اوپر سے قدیم اور بڑے
بابل کے دہشتناک ڈھیر صاف دکھائی دیتے ہین پادری مریک لکھتا ہے کہ ہیرودتس یونانی تاریخ
والا لکھتا ہے کہ بابل کے آس پاس چار شہر اور بھی بڑے بڑے تھے پادری اُستس نے لکھا ہے
کہ قوم یونان مین حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے چار سو چھیالیس برس پہلے ہیرودتس ایک
مشہور اور معتبر تاریخ لکھنے والے نے اپنی تاریخ کو جاری کیا اس بیان سے معلوم ہوا کہ وہ
چار شہر سلوکیہ وغیرہ سے پہلے تھے اور بابل کی طرح وہ سب ویران ہوگئے تب ہی پادری
مریک نے چوڑے شہرون کا لفظ لکھا ہے شیخ شہاب الدین محمد ابن احمد رح جو آٹھوین صدی
مین تھے کتاب مستطرف مین لکھتے ہین کہ تاریخ والون نے لکھا ہے کہ پہلی عمارت جو زمین
پر بنائی گئی وہ محل ہے جو بتیسے نمرود نے بنایا تھا وہ کوش کا بیٹا تھا وہ حام کا بیٹا وہ حضرت
نوح علیہ السلام کے بیٹے اوس محل کا کچھ نمونہ زمین بابل مین سے مقام کوثا مین موجود ہے
اور ہمارے زمانہ تک اوس عمارت کا نشان پہاڑون کے برابر موجود ہے تاریخ والون نے
لکھا ہے کہ اوس کی لنبائی پانچ ہزار گز کی تھی نمرود نے پتھرون سے اور رانگی اور موم
اور لبان سے بنایا تھا کہ اگر طوفان آوے تو ہم اوس سے محفوظ رہین اللہ تعالیٰ نے
ایک رات مین اوس محل کو ویران کردیا ایک چیخ غیب سے آئی وہ ویران ہوگیا اور
لوگون کی زبانین جدا جدا ہوگئین اس باعث سے اوسکا نام بابل رکھا گیا اب یہ بیان
ہے کہ حضرت عمر رض شہر یروشالم مین تشریف لائے اور شہر پر قبضہ کرکے
مسجد بیت المقدس کو خوب طرح آباد کیا مولانا جلال الدین سیوطی رح تاریخ
الخلفا مین لکھتے ہین کہ سن سولہ مین حضرت عمر رض بیت المقدس کی طرف چلے اور اوسکو
فتح کیا اور آنکے رحمہ یرموک کی لڑائی کے بعد لکھتے ہین کہ مسلمانون نے مہینہ بھر دمشق مین
مقام کیا ابو عبیدہ نے حضرت عمر رض کو لکھ بھیجا کہ میرا ارادہ ہے کہ قیساریہ یا بیت المقدس
کو فتح کرون حضرت عمر رض نے اصحابون سے مشورہ لیا حضرت علی رض نے فرمایا کہ
ابو عبیدہ کو حکم بھیجو کہ مسلمانون کے لشکرون کو لیکر بیت المقدس پر جاوے تب اوسکو
[illegible] اور اون لوگون سے لڑین حضرت عمر رض نے لکھ بھیجا کہ بیت المقدس پر جاوے

حضرت ابو عبیدہ رض بیت المقدس کیطرف جانے پر خوش ہوئے اور یزید ابن ابی سفیان کو بلایا
اور پانسو سوارون کو اون کے ساتھ کیا اور فرمایا اے ابو سفیان کے بیٹے جب ایلیا کا یعنے
بیت المقدس کا تمکو سامنا ہو تو لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر مین اپنی آوازون کو بلند کیجیو
اور اللہ سے مانگیو کہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتبہ کے وسیلہ سے اور جو اچھے لوگ
اوس شہر مین رہتے ہین اون کے وسیلہ سے مسلمانون پر اوسکو آسانی سے فتح کر دے
پھر شرجیل ابن حسنہ رض جو جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے یہان کے لکھنے والے تھے
اونکو بلایا اور پانسو سوار یمن اور حضرموت اور کہلان اور لطی اور خولان وغیرہ کے اونکے
ساتھ کر دیے اسیطرح چار سردار اور بھیجے تیس ہزار کا لشکر چلا اول یزید ابن ابی سفیان
پہونچے اونہون نے اور اون کے ساتھ والون نے اللہ اکبر کہا عبید اللہ ابن عامر ابن
ربیعہ نے کہا ہے کہ مسلمانون مین جو کوئی بیت المقدس پر اوترا اوس نے اوترکر اوس کے
سامنے نماز پڑہی اور اللہ اکبر کہا اور فتح کی دعا کی تین دن تک مسلمان ٹہیرے رہے اور اون
لوگون مین سے کوئی لڑنے کو نہ نکلا ایک شخص نے پکار کر کہا کہ عرب کا حاکم تمکو کہتا ہے کہ اس
سچے کلمہ کو قبول کرو کہو لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ اللہ تمہارے اگلے سب گناہ بخشدیگا اور
اپنا خون بچاؤ اگر اس بات کو نہین مانتے تو صلح کر لو اور جزیہ دو یہہ بہی نہ مانوگے تو تمپر ہلاکت آئی
ایک پادری نے اپنے لوگون کو اس بات کی خبر دی وہ لوگ بولے کہ ہم اپنا دین نہین چھوڑینگے
اس سے تو قتل ہو جانا بہتر ہے یزید ابن ابی سفیان نے ابو عبیدہ رض کو لکھ بھیجا اونہون نے لکھا
کہ لڑائی شروع کر دو تمہاری فوج مین ہر سردار کو بہی آرزو تھی کہ بیت المقدس میرے ہاتھ پر
فتح ہووے و ہم اوس مین نماز پڑہین اور پیغمبرون کی نشانیون کی زیارت کرین دس دن
تک لڑائی ہوتی رہی گیارہوین دن ابو عبیدہ آن پہونچے لوگون نے بلند آواز سے لا الہ الا اللہ واللہ
اکبر کہا کافرون کے دل دہل گئے اپنی بڑے سردار کے پاس گئے اوس نے پوچھا یہہ شور کیسا
ہے کہا اون لوگون کا سردار آیا ہے یہہ شور اوس کے سبب سے ہے اوس سردار کا رنگ اوڑ
گیا اور بولا قسم انجیل کی اگر اونکا بڑا سردار آیا ہے تو تمہاری ہلاکت کا وقت نزدیک ہے وہ
بولے یہہ کیونکر ہے کہا وہ علم جو ہمکو اگلون سے پہونچا ہے اوس مین یہہ ہے کہ وہ شخص جو دمشق

لنبائی اور چوڑائی مین فتح کریگا وہ ایک شخص سرخ رنگ کا ہوگا وہ اون کے نبی محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کا رفیق ہے اگر وہ آیا ہے تو تمکو اوس سے لڑنے کی طاقت نہین اور مین ضرور اوسکو جا کر
دیکھتا ہون وہ بہت سے پادریون کے ساتھہ آیا وہ سب دیوار پر کھڑے ہوئے ایک نے کہا
لڑائی موقوف کرو ہم تمسے کچھ پوچھین محمدیون نے لڑنا موقوف کیا وہ مرد بولا کہ جو شخص ہمارے
شہر کو اور سب شہرون کو فتح کریگا اوسکا پتا ہمکو معلوم ہے اگر وہ ہے تو ہم تمسے نہین لڑینگے
اور یہہ شہر تمکو سونپ دینگے ابو عبیدہ رض اون کے سامنے گئے اونکا سردار بولا یہہ وہ
نہین ہے تم خوشی کرو پھر لڑائی شروع ہوئی ہمین کے لوگ تیر پھینکتے تھے رومی لوگ دیوار پر
سے اگر پڑتے تھے ابو عبیدہ رض لڑتے رہے چار مہینہ بیت المقدس پر اوترے رہے اور ہر روز
شدت کی لڑائی ہوتی تھی جاڑے کے اور مینہہ اور برف کے دن تھے مسلمان اللہ کی راہ
مین بہت صبر کر رہے تھے پھر اونکا بڑا سردار آیا اور اوس کے آس پاس پادری اور درویش تھے
اور صلیب ہاتھہ مین انجیل پاک اور خوشبو کی انگیٹھیان تھین ابو عبیدہ اوس کے پاس گئے
وہ سردار بولا تم کیا چاہتے ہو یہہ شہر پاک شہر ہے جس نے اس سے لڑنے کا ارادہ کیا تو بیشک
اللہ اوس پر غضب اوتاریگا اور اللہ اوسکو ہلاک کریگا ابو عبیدہ رض بولے ہم جانتے
ہین کہ یہہ شہر بزرگ ہے اور ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہان سے سیر کو [illegible]
اور اپنے رب کے نزدیک ہوئے اور یہہ شہر نبیون کے کہان ہے اور اون کی قبرین اسمین
ہین اور ہم تمسے زیادہ اسکے حقدار ہین اور ہم یہان اوترے رہینگے اور اللہ ہمکو اسکا مالک
کریگا جس طرح اور شہرون کا ہمکو مالک کر دیا وہ بولا تم کیا چاہتے ہو ابو عبیدہ رض نے کہا
تین باتون مین سے ایک بات چاہتے ہین اول یہہ کہ تم کہو کہ اللہ کے سوا کوئی مالک نہین
وہ اکیلا ہے اوسکا کوئی شریک نہین اور محمد اوس کے بندے اور پیغام پہونچانیوالے ہین
اوس نے کہا یہہ ہم نہ کہینگے ابو عبیدہ نے کہا پھر صلح کر لو اور روپیہ کر جزیہ دو وہ بولا یہہ
بھی ہم سے نہوگا فرمایا تو ہم بھی لڑتے رہینگے یہان تک کہ اللہ ہمکو فتح دے وہ سردار بولا
کہ اور شہر والون نے تمکو جزیہ دیا تو اون لوگون پر مسیح غضبناک ہوئے تھے اونہون نے اونکو
تمہارا تابع کر دیا اور ہم جو ہین تو ہمارے شہر مین وہ لوگ ہین کہ جب مسیح سے دعا مانگین

وہ دعا قبول کرینگے ابو عبیدہ رض بولے اے اللہ کے دشمن تو جھوٹا ہے مسیح جو مریم کے بیٹے ہین فقط اللہ کے پیغام پہونچانیوالے ہین اون سے پہلے بھی اللہ کے بہت پیغام پہونچانیوالے گذرے ہین اور اونکی مان دل کی سچی ہین وہ دونون کھانا کھاتے تھے اللہ نے اونکو مٹی سے پیدا کیا پھر فرمایا ہوجا وہ ہوگئے وہ سردار بولا تم اگر بیس برس تک لڑوگے فتح نہین کروگے جس شہر کو تو وہ شخص فتح کریگا جسکا پتا ہم اپنی کتاب مین پاتے ہین اور وہ پتا تم مین نہین ابو عبیدہ رضا بولے اگر تو اونکو دیکھیگا تو پہچان لیگا وہ بولا ہان اونکا پتا میرے پاس ہے تم خون کرنا موقوف کرو اور اونکو بلا بھیجو جب ہم اونکو دیکھینگے اور ہم اونکا پتا پہچان لینگے ہم اس شہر کو کھول دینگے اور جزیہ دینگے اب اسی احوال کو مولانا جلال الدین سیوطی رح کی کتاب سے دوبارہ سنو مولانا جلال الدین فضائل بیت المقدس مین لکھتے ہین کہ حضرت عمر رض نے جو بیت المقدس کو فتح کیا اسکا احوال معتبر کتابون مین بہت سندون سے طرح طرح کی روایتون سے آیا ہے چاہا کہ سبکو جمع کرون اور ہر سند مین جو لفظین ہین اونکو اوسی طرح لاؤن تا اس فتح کی برکت حاصل کرون جو حضرت عمر رض کے ہاتھ پر ہوئی جنکی باعث سے اللہ نے دین کو غالب کیا اور اونکی حکومت اور عدل کی برکت تمام مسلمانون کو پہونچی مولانا نے اس مقام مین اکثر روایتین امام احمد ابن محمد ابن ابراہیم مقدسی شافعی کی مثیر الغرام سے لکھی ہین اور اونہون نے ولید ابن مسلم تک سند پہونچائی ہے مولانا لکھتے ہین کہ ایک سند سے ہمکو یون پہونچا ہے کہ ابو عبیدہ رضا اردن تک آئے تھے اور وہان لشکر کو اوتارا اور ایلیا کے رہنے والون کے طرف قاصدون کو بھیجا اور اونکو لکھ بھیجا بسم اللہ الرحمن الرحیم ابو عبیدہ کیطرف سے جو جراح کا بیٹا ہے ایلیا کے سردارون اور رہنے والون کیطرف سلام ہے اوسپر جو راہ بتانے سے مان لیوے اور اللہ پر اور اوسکے پیغام پہونچانے والے پر ایمان لاوے وہ جو اسکے بعد ہے سو یہ ہے کہ مین تمکو بلاتا ہون اس گواہی کیطرف کہ اللہ کے سوا کوئی مالک نہین اور محمد اللہ کے پیغام پہونچانیوالے ہین اور یہہ کہ وہ گھڑی آنیوالی ہے اوس مین کچھ شک نہین اور بیشک اللہ اوٹھاویگا اون لوگون کو جو قبرون مین ہین پھر جب تم اسکی گواہی دوگے تو تمہارے اوپر تمہارے خون اور

مال اور اولاد حرام ہوجاویگی اور تم ہمارے بھائی ہوجاؤگے اور اگر تم نمانو تو تم سے اقرار کرو کہ
تم دبکر اپنے ہاتھ سے جزیہ دو اور اگر تم نمانو تو مین تمہارے پاس اون لوگون کو لاؤنگا کہ
اونکو مرنیکا شوق اس سے زیادہ ہے جتنا شوق تمکو شراب کا اور سور کہانیکا ہے پہر اگر اللہ
چاہیگا تو مین تمسے پلٹ کر کبہی نہین جاؤنگا یہانتک کہ تمہارے لڑنیوالون کو قتل کرونگا
اور تمہارے لڑکون کو قید کرلونگا پہر ابوعبیدہ رضؓ نے ایلیا والون کی راہ دیکہی اونہون نے
صلح کرنے سے انکار کیا تب ابوعبیدہ رضؓ چلے اور اونکو گہیر لیا اور اونکو تنگ کیا وہ لوگ ایک
دن نکلے اور مسلمانون سے لڑے پہر مسلمان ہر طرف سے اونپر دوڑے اور اون سے
لڑے یہانتک کہ اونکی قلعہ مین داخل ہوئے اور ابوسعد ان اون سے لڑنیوالی خالد ابن
ولید اور یزید ابن ابی سفیان تھے جب ایلیا والون نے دیکہا کہ ہمکو لڑنیکی طاقت نہین
اونہون نے کہا ہم تمسے صلح کرینگے ابوعبیدہ رضؓ بولے مین قبول کرونگا وہ بولے کہ اپنے
خلیفہ عمر کو کہلا بہیجو کہ وہی ہمکو یہہ اقرار دیوین اور ہمکو امان لکہہ دین معاذ رضؓ نے ابوعبیدہ رضؓ
سے کہا کہ شاید امیر المومنین آوین تب بہی یہہ لوگ صلح نکرین تم اونکو مت لکہو یہانتک کہ ان
لوگون سے پکی پکی قسمین لیلو کہ اگر امیر المومنین آوینگے اور ہمکو امان نامہ لکہدینگے
تو ہم قبول کرینگے اور جزیہ دینگی ابوعبیدہ رضؓ نے یہہ کہلا بہیجا اون لوگون نے مان لیا ابوعبیدہ
رضؓ نے حضرت عمر رضؓ کو یہہ حال لکہہ بہیجا جب حضرت عمر رضؓ کے پاس یہہ خط پہونچا آپنے لوگون سے مشورہ
لیا حضرت عثمان رضؓ بولے کہ اللہ تعالی نے اونکو عاجز کردیا ہے اگر آپ نجاوینگا تو وہ لوگ
دیکہینگے کہ آپ اونکو بہت حقیر جانتے ہین تو وہ تہوڑے دنون مین جزیہ دینگے حضرت
عمر رضؓ نے فرمایا کہ تم مین سے کسی کے پاس اسکے سوا کچہہ اور بہی صلاح ہے حضرت علی رضؓ نے
فرمایا ہان میری صلاح اسکے سوا ہے وہ یہہ ہے کہ اونہون نے وہ بات مانگی جسمین اونکی
ذلت اور حقارت ہے اور مسلمانون کے حق مین فتح اور عزت ہے وہ بالفعل راحت ہے
آپکو دیتے مین اتنی دیر ہے کہ آپ اون کے پاس جاوین اور آپکے واسطے اون پاس
جانے مین اجر ہے ہر اندہیری رات مین اور بہوک مین اور ہر نالے کے طی کرنے مین اور
ہر خرچ مین یہانتک کہ آپ اون پاس پہونچین پہر جب آپ وہان پہونچی بس امن اور راحت

اور بھلائی اور فتح ہے اور مین ڈرتا ہون کہ ایسا نہو کہ وہ آپ کی صلح سے نا امید ہوجاوین تو
اپنے قلعہ مین پناہ پکڑین اور ہمارا کوئی دشمن اون پاس آوے یا کوئی مدد آوے اور مسلمانون پر
بھوک اور مصیبت پڑجاوے حضرت عمر رض نے لشکر طیار کیا اور مدینہ پر حضرت علی رض کو نائب کیا
اور چلے اور لوگون کیطرف اپنا منہہ کیا اور فرمایا شکر ہے اللہ کا جسنے ہمکو اسلام سے عزت دی
اور ایمان سے ہمکو رتبہ دیا اور اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے ہمپر رحم کیا اور اونکی
باعث سے ہمکو راہ بتائی اور اونکی باعث سے ہمکو پھوٹ کے بعد اکٹھا کردیا اور ہمارے دلون
مین الفت دی اور دشمنون پر ہماری مدد کی اور شہرون مین ہمکو جگہہ دی اور ہمکو آپس
مین محبت والے بھائی بنادیا اے اللہ کے بندو اس نعمت پر اللہ کا شکر کرو اور اس نعمت
کا زیادہ ہونا اور اوسکا شکر کرنا اور جس کام پر تم آستے جاتے ہو اوسکا پورا ہونا اللہ سے مانگو
کہ اللہ شکر کرنیوالون پر نعمت کو پورا کرتا ہے اور اس سفر مین ہر صبح کو یہہ کلام نہین چھوڑتے تھے
واقدی نے حضرت عمر کے چلنے کا حال یون لکھا ہے کہ آپ سرخ اونٹ پر سوار ہوکر چلے
اوس پر دو گٹھڑیان تھین ایک مین ستو تھے دوسرے مین چھوہارے تھے اور آگے پانی کے
مشک اور پیچھے توشہ کا برتن تھا اور بیت المقدس کے قریب پہونچے ابوعبیدہ رض سے ملاقات
ہوئے حضرت عمر رض ایک اون کی گدڑی پہنے ہوئے تھے اوس مین چودہ پیوند تھے کوئی
پیوند چمڑے کا بھی تھا مسلمانون نے کہا کہ اگر آپ گھوڑے پر سوار ہوتے اور کپڑے پہنتے
تو دشمنون پر زیادہ رعب پڑتا آپنے گدڑی اوتاری اور سفید کپڑے پہنے اور کندہی پر
کتان کا رومال ڈالا ابوعبیدہ رض ایک رومی گھوڑا لائے حضرت عمر رض اوس پر سوار ہوئے
پھر جلدی سے اوس پر سے اوترے اور فرمایا میری خطا سے درگذر کرو اللہ قیامت کے
دن تمہاری خطاؤن سے درگذر کریگا قریب تھا کہ تمہارا بھائی ہلاک ہوجاوے اس سبب
سے کہ میرے دل مین غرور آیا اور مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے
کہ جنت مین نہین داخل ہوگا جس کے دل مین رائی کے دانے کے برابر غرور ہوگا حضرت
عمر رض نے وہ کپڑے اوتارے اور اپنی گدڑی پہن لی اور چلے مولانا جلال الدین رح اس
احوال کو یون لکھتے ہین کہ جب آپکا لشکر شام کے نزدیک پہونچا اور دیکھتے مسلمان لوگ

آپکی پیشوائی کے لیئے آئے حضرت عمر رضا ابو عبیدہ کیطرف چلے جب ابو عبیدہ کے نزدیک پہونچے ابو عبیدہ
نے اپنا ہاتھ مصافحہ کے لیے بڑہایا حضرت عمر نے بھی اپنا ہاتھ بڑہایا پھر ابو عبیدہ نے آپکا ہاتھ
پکڑکر چومنے کا ارادہ کیا تاکہ سب لوگون کے سامنے آپکی بڑائی ظاہر کرین تب حضرت عمر رضا ابو عبیدہ
کے پاؤن کی طرف جھکے ابو عبیدہ ہٹ گئے پھر دونون آپس مین گلے لگے پھر دونون سوار ہوکر
چلے اور لوگ اون دونون کے آگے چلے اور شام کے لوگون مین سے ایک نے کہا ہے کہ وہ
لوگ ترکی گھوڑا اور سفید کپڑے آپکے پاس لائے اور بولے کہ اس گھوڑے پر سوار ہوجیے
تاکہ دشمن دیکھین اور آپکا رعب اونپر پڑے اور کپڑے پہنیے اور پوستین اوتار ڈالیے آپنے
نمانا پھر اون لوگون نے ہٹ کی تب آپ پوستین اور اپنے کپڑے پہنے ہوئے اوس گھوڑے
پر سوار ہوئے پھر اوترے پھر اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے اور فرمایا کہ مجھکو اس نے بدل دیا
یہانتک کہ مجھکو ڈر ہوا کہ مجھکو غرور نہ آجاوے اور میرے جی مین فرق نہ پڑجاوے اے
مسلمانو تم جیسا ہی پہر رہو اور اوس پر رہو جس سے اللہ نے تمکو عزت دی اور طارق ابن
شہاب سے روایت ہے کہ جب حضرت عمر شام مین آئے پانی مین چلنے کا ایک مقام
آیا آپ اونٹ پر سے اوترے اور موزے اوتار کر اپنی ہاتھ مین لے لیے اور پانی کے اندر
چلے اور اونٹ ساتھ تھا ابو عبیدہ رض بولے کہ آپ نے شام والون کے سامنے ایسا کیا
آپنے ابو عبیدہ کے سینہ پر ہاتھ مارا اور بولے کہ اے ابو عبیدہ اگر تمہارے سوا کوئی اور
کہتا اے ابو عبیدہ تم لوگ تو سب لوگون سے زیادہ ذلیل اور حقیر تھے اللہ نے تمکو اسلام
سے عزت دی اور جب کسی اور چیز سے عزت ڈھونڈہوگے اللہ تمکو ذلیل کریگا واقدی رح
کہتے ہین کہ آپ وہان پہونچے جہان ابو عبیدہ اوترے ہوئے تھے آپکے لیے ایک بالون کا
خیمہ کھڑا کیا گیا اوسمین آپ مٹی کے اوپر بیٹھ گئے مسلمانون نے بلند آواز سے لا الہ الا اللہ
و اللہ اکبر کہا اور شہر کے سردار کو خبر پہونچی وہ آیا اور بولا کہ اپنے سردار سے کہو کہ قلعہ کے
سامنے سپاہ سے الگ ہوکر کھڑے ہون کہ ہم اون کو دیکھین حضرت عمر رضا اوٹھنے لگے
جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ والون نے کہا یا امیر المومنین آپ اکیلے اون کے
طرف نکلتے ہین اور آپ پر نہ اور نگہبان اون لڑائی کا نہین ہم ڈرتے ہین کہ وہ دغا کرین

آپ نے فرمایا قل لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا ھو مولانا وعلی اللہ فلیتوکل المومنون یعنے تو
کہہ ہرگز نہین پہونچیگا ہمکو مگر جو اللہ نے ہمارے لیے لکہدیا وہ ہمارا مالک ہے اور اللہ ہی پر بہروسا
کرین ایمان والے آپ جاکر قلعہ کے قریب کہڑے ہوے تو وہ سردار آپکو دیکھتے ہی بلند آواز سے
چلایا کہ یہہ وہی ہے جسکا پتا ہم اپنی کتابون مین پاتے ہین ہمارا شہر انہین کے ہاتہہ پر فتح ہوگا
رومیون نے یہہ سنتے ہی دروازہ کہول دیا اور حضرت عمر رض کے پاس آئے اور جزیہ دینا قبول
کیا فائدہ تب حضرت اشعیا علیہ السلام کے چھبیسوین باب کی پیش خبری پوری ہوئی کہ تم
دروازے کہولو تاکہ صدیق یعنے سچے دل کے لوگ جنہون نے صداقت کو یعنے سچی شریعت کو یاد
کر رکہا ہے اندر آوین مولانا جلال الدین رح لکہتے ہین کہ مثیر الغرام والے نے یعنے امام احمد
ابن محمد ابن ابراہیم مقدسی شافعی رح نے اپنی سند ولید تک پہونچائی اونہون نے کہا کہ مجھکو
خبر دی ایک بوڑہے نے جو شداد ابن اوس انصاری رض کی اولاد مین تہا کہ اوس نے
اپنے باپ سے سنا وہ اوس کے دادا شداد رض سے نقل کرتا تہا کہ حضرت عمر رض چار ہزار سوارون
مین آئے اور بیت المقدس کے پورب طرف جو پہاڑ ہے یعنے طور زیتا اوس پر اوترے خالد
اور عبادہ سے روایت ہے کہ ان دونون نے کہا کہ حضرت عمر رض نے ایلیا والون سے صلح
کی اور صلحنامہ لکہدیا پہر لکہا ہے کہ ولید نے کہا کہ مجھکو خبر دی شداد کے بیٹے نے وہ اپنے باپ سے
وہ اوس کے دادا سے کہ حضرت عمر رض جب اپنے اور بیت المقدس والون کے بیچ مین صلح
نامہ لکہنے سے فراغت کی وہان کے سردار سے فرمایا کہ مجھکو داؤد علیہ السلام کی مسجد کی راہ
بتادے وہ بولا اچہا حضرت عمر رض تلوار گلے مین ڈالے ہوے چار ہزار ہمراہیون کے ساتہہ نکلے
وہ لوگ بہی تلوارین گلے مین ڈالے ہوے تہے اور سردار حضرت عمر رض کے آگے تہا یہانتک
کہ ہم شہر بیت المقدس مین داخل ہوے اوس نے ہمکو اوس گرجے مین داخل کیا جو قمامہ
کا گرجا کہلاتا تہا اور کہا یہہ مسجد داؤد علیہ السلام کی ہے حضرت عمر رض نے تامل سے دیکہا اور
فرمایا تو جہوٹا ہے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے داؤد علیہ السلام کی مسجد کا جو پتا مجھکو
بتلایا ہے وہ اس مسجد مین نہین ہے پہر وہ ایک گرجے کی طرف چلا جو صہیون کہلاتا تہا
اور بولا یہہ مسجد داؤد علیہ السلام کی ہے آپنے فرمایا تو جہوٹا ہے پہر وہ آپکو مسجد بیت المقدس

کیطرف لے چلا یہان تک کہ مسجد کے اوس دروازے تک پہونچا جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا درواز
کہلاتا ہے اور مسجد مین جو گوبر تھا وہ اوترکر دروازے کی سیڑہیون تک پہونچ گیا تھا اور اوس گلی
تک پہنچ گیا تھا جس مین وہ دروازہ تھا اور سیڑہیون پر بہت کثرت سے ہوگیا تھا قریب تھا کہ
رواق کی یعنے ڈیہوڑہی کی چہت سے لگ جاوے وہ سردار بولا کہ آپ داخل نہین ہوسکتے
مگر گہسٹتے ہوے حضرت عمر رض نے فرمایا گہسٹتے ہی چلینگے تب وہ سردار حضرت عمر رض کے
آگے گھٹنون کے بہل گہسٹتا ہوا چلا اور ہم سب اوس کے پیچہے گھٹنون کے بہل گہسٹتے ہوے
چلے یہان تک کہ ہم مسجد بیت المقدس کے صحن مین پہونچے اور اوس مین سیدہے کھڑے
ہوے حضرت عمر رض نے بڑی دیر تک تامل سے دیکہا پہر فرمایا قسم اوس کی جس کے ہاتہہ مین
میری جان ہے یہی وہ مسجد ہے جسکا پتا ہمکو جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بتلایا ہے
فائدہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دروازہ وہ کہلاتا ہے جس سے آپ معراج کی رات میں
داخل ہوے مولانا مجیر الدین حنبلی رح نے لکہا ہے کہ یہہ دروازہ مسجد کی پچہم طرف کے کنارے پر ہے قبلہ کے
نزدیک اور یہہ باب النبی صلی اللہ علیہ وسلم کہلاتا ہے اور باب المغاربہ بھی کہلاتا ہے کیونکہ مغرب والونکی جامع مسجد کا
دروازہ اسکے پاس ہی ہے یہہ حدیث لکہی ہے کہ آپنے فرمایا کہ مین شہر مین داخل ہوا اوس دروازہ سے جو یمن کیطرف ہے پہر آیا
مسجد کی قبلہ کیطرف آئی اور جانور کو یعنے براق کو باندہا آپ فرماتے ہین کہ مین مسجد مین اوس
دروازے سے داخل ہوا جس مین سورج اور چاند جہکتا ہے بیت المقدس کے مقامون کے
تحقیق کرنے والون نے کہا ہے کہ سوا مغربیون کے دروازے کے کوئی دروازہ اس
صفت کا ہمکو معلوم نہین مولانا جلال الدین لکہتے ہین کہ شداد ابن اوس رض سے روایت ہے
کہ وہ حضرت عمر رض کے پاس حاضر تہے جسوقت وہ مسجد بیت المقدس مین داخل ہوے
جبکہ اللہ نے اوسکو اونکی صلح سے فتح کیا سو وہ اور اون کے ساتہہ والے جناب محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے سے گھٹنون کے بہل گہسٹتے ہوے داخل ہوے یہان
تک کہ اوس کے صحن تک چڑہے پہر دہنے طرف اور بائین طرف دیکہا پہر اللہ اکبر کہا پہر فرمایا
قسم اللہ کی یا یون فرمایا کہ قسم اوسکی جس کے ہاتہہ مین میری جان ہے یہی مسجد داؤد علیہ السلام
کی ہے جسکی ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ آپ اوسکی طرف سیر کو لے گئے

اور حضرت عمر رضہ اوس مسجد کے آگے کیطرف پچھم کے نزدیک آگے بڑہے اور فرمایا کہ ہم اس
جگہہ مسجد بناوین گے اسکو روایت کیا ہے ولید ابن مسلم نے ایک بوڑہے سے جو شداد ابن
اوس کی اولاد مین تھا وہ اپنے باپ سے وہ اوس کے دادا شداد رضہ سے اور اونہون نے
یعنے امام احمد ابن محمد مقدسی نے ایک اور سند ہشام ابن عمار تک پہونچائی اونہون نے
روایت کی ہیثم ابن عمران عبسی سے اونہون نے کہا کہ مینے سنا اپنے دادا عبد اللہ ابن
ابی عبد اللہ سے وہ کہتے تھے کہ حضرت عمر کعب کو ساتھہ لیکر آئے اور اون سے فرمایا ای اسحاق
کے باپ تم اوس چٹان کی جگہہ پہچانتے ہو وہ بولے کہ وہ دیوار جو جہنم کی نالے کے پاس ہے
اوس دیوار سے اتنے اتنے گز ناپو پھر کہودو کہ تم اوسکو پاؤ گے اور اون دنون مین وہ جگہہ
گوبر کے پڑ جانے سے گر پڑی تھی لوگون نے کہودا وہ چٹان ظاہر ہوئی حضرت عمر رضہ نے کعب سے فرمایا تمہاری صلاح کیا ہی ہم مسجد کس جگہہ بناوین
یا یون فرمایا کہ قبلہ کس جگہہ بناوین یعنے وہ دیوار جو قبلہ کیطرف ہوتی ہے وہ کس جگہہ ہووے
کعب نے کہا کہ چٹان کے پیچھے بنائیے کہ دو قبلہ اکٹھے ہو جاوین قبلہ حضرت موسی علیہ السلام
کا اور قبلہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت عمر رضہ نے فرمایا کہ تمنے یہودیون کی سی بات
کہی اے اسحاق کے باپ مسجدون مین افضل وہ جگہہ ہے جو آگے ہو حضرت عمر رضہ نے مسجد کے
آگے کیطرف بنایا اور رجا ابن حیوہ سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہین اوس شخص سے
جو فتح کے وقت حاضر تھا اوس نے کہا کہ حضرت عمر رضہ نے حضرت داؤد علیہ السلام کے محراب
کا قصد کیا اور وہان نماز پڑہی اور تہوڑی دیر مین صبح نکلی تب اذان کہنے والی کو حکم کیا اونے
نماز کو قائم کیا آپ آگے بڑہے اور لوگون کو نماز پڑہائی اور سورہ ص پڑہی اور اوس مین سجدہ
کیا پھر دوسری رکعت مین سورہ بنی اسرائیل کے سرے کا ایک ٹکڑا پڑہا پھر رکوع کیا پھر نماز سے
فراغت کر کے فرمایا کعب کو بلاؤ کعب لائے گئے اون سے فرمایا تمہاری صلاح کیا ہے نماز کا
مقام کہان مقرر کرین وہ بولے چٹان کیطرف فرمایا کہ تمنے یہودیون کی سی بات کہی بلکہ ہم
اوسکا قبلہ اوس کے سرے پر رکہین گے جسطرح حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے
مسجدون کا قبلہ مسجدون کے سرے پر رکہا ہے جاؤ ہمکو چٹان کا حکم نہین ہوا ہمکو تو
کعبہ کا حکم ہوا ہے امام احمد مسند مین فرماتے ہین کہ ہمسے فرمایا اسود نے جو عامر کے بیٹے

کہ ہمسے فرمایا حماد نے جو سلمہ کے بیٹے وہ ابو سنان سے وہ عبید سے جو آدم کے بیٹے اونہون نے فرمایا
کہ مینے حضرت عمر رضہ سے سنا کہ کعب سے فرما رہے تہے کہ تمہاری کیا صلاح ہے مین کہان نماز
پڑہون وہ بولے اگر میرا کہنا مانو تو چٹان کے پیچہے نماز پڑہو تو سارا قدس تمہارے سامنے ہو
حضرت عمر نے کہا کہ تمنے یہودیون کی سی بات کہی یون نہین ہوگا مین تو وہان نماز پڑہونگا
جہان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی پہر حضرت عمر رضہ قبلہ کیطرف آگے بڑہے
اور نماز پڑہی پہر آئے اور اپنی چادر بچہائی اور کوڑا اپنی چادر مین جہاڑا اور لوگون نے
بہی جہاڑا فائدہ اس روایت سے بہی ثابت ہوا کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے
معراج کی رات مین اوس چٹان سے بہت دور نماز پڑہی کیونکہ اوس چٹان پر اوسوقت
کوڑا کرکٹ ڈہیر لگا ہوا تہا اور یہہ مسجد اوس وقت مین عمارت سے خالی تہی حضرت عمر نے کعب
سے پوچہا کہ عمارت مسجد کی کہان بناؤن جہان امام کہڑا ہو کعب نے کہا کہ اس چٹان کے
پیچہے بنائیے تا کہ یہہ چٹان بہی نمازیون کے سامنے رہے اور کعبہ بہی سامنے رہے اگر یون
ہوتا تو مسجد کے بیچ مین جماعت ہوتی اور جماعت کے آگے مسجد کا صحن ہوتا حضرت عمر رضہ نے
یہہ جواب دیا کہ تمنے یہہ بات یہودیون کی سی کہی ہمکو اللہ نے کعبہ کا حکم کیا ہے اس چٹان
کا حکم نہین کیا مطلب یہہ ہے کہ اس چٹان کی بزرگی اور مرتبہ مین کچھ شک نہین مگر اللہ
تعالی نے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز مین کعبہ کیطرف منہہ کرنیکا حکم کیا ہے پہلے پہل
اللہ کے حکم سے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم بیت المقدس کیطرف منہہ کرکے نماز پڑہتے تہے
پہر اللہ تعالی نے آپ پر قرآن مین یہہ حکم بہیجا کہ کعبہ کیطرف منہہ کرکے نماز پڑہو وہان یہہ
بہی فرمایا کہ تو اون کے قبلہ کا تابع نہین یعنی اللہ نے منع کردیا کہ اب اوس قبلہ کیطرف
یعنی بیت المقدس کیطرف منہہ کرکے نماز مت پڑہو تو اب ہمکو یہہ خیال کرنا بیجا ہے کہ نماز
مین چٹان بہی ہمارے سامنے رہے کیونکہ اس قبلہ کیطرف نماز پڑہنا اللہ نے موقوف کردیا
مگر اس مسجد اور اس چٹان کی اور سب طرح سے تعظیم اور ادب لازم ہے حضرت عمر رضہ نے
اوس چٹان کے آگے مسجد کے اوس کنارے پر عمارت بنائی جو کعبہ کی طرف ہے کیونکہ
جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مسجدین بنائی ہین تو عمارت مسجد کی اور قبلہ کی دیوار

مسجد کے اوس کنارے پر رکھی ہے جو قبلہ کیطرف تھا اور صحن مسجد کا جماعت کے آگے نہین
رکہا اس مسجد سے کعبہ شریف دکھن طرف ہے حضرت عمر رضنے مسجد کے پچہم طرف ہٹ کر
مسجد کی عمارت دکھن کیطرف قبلہ رخ بنائی اور امام احمد کی روایت مین جو یہہ لفظ ہین کہ
حضرت عمر رضنے فرمایا کہ مین وہان نماز پڑہون گا جہان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
نماز پڑہی پہر حضرت عمر رض قبلہ کیطرف آگے بڑہے اور نماز پڑہی اس روایت سے ظاہر ہوتا
ہے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات مین مسجد کے اوس کنارے پر نماز
پڑہی تھی جو قبلہ کیطرف ہے اسی باعث سے حضرت عمر رض نے بھی وہان نماز پڑہی اور رجا
ابن حیوہ کی روایت مین ہے کہ حضرت عمر رض نے داؤد علیہ السلام کے محراب کا قصد کیا
اور وہان نماز پڑہی مولانا جلال الدین لکھتے ہین کہ بعضے کہتے ہین کہ وہ محراب وہ بڑا محراب
ہے جو مسجد کے قبلہ کی دیوار مین ہے اور بعضے کہتے ہین کہ وہ محراب وہ بڑا محراب ہے جو
منبر کے پاس ہے اصل مین یہہ محراب حضرت داؤد علیہ السلام کا تھا اب حضرت عمر رض کا
محراب کہلاتا ہے کیونکہ اونہون نے وہان نماز پڑہی اور ولید ابن مسلم کی روایت مین
ہے کہ گوبر یہان تک پہیل گیا تھا کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے محراب کے سامنے تک
پہونچگیا تھا تب ہرقل نے اوس کے صاف کرنیکا حکم کیا ان سب دلیلون سے یہہ گمان
پیدا ہوتا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے قبلہ کے مقام مین نماز پڑہی تھی تب
ہی حضرت عمر رضنے وہان نماز پڑہی اور وہان عمارت مسجد کی بنائی مولانا جلال الدین
دُرِ منثور مین لکھتے ہین کہ ابن مردویہ نے حضرت عمر رض سے روایت کیا ہے کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس رات کو مین سیر کو بلایا گیا یعنے نماز پڑہی مسجد کے آگے کی مقام
مین پہر مین چٹان کی طرف داخل ہوا اس روایت سے بھی صاف ثابت ہوتا ہے کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے آگے یعنے قبلہ کے طرف جو مقام ہے وہان نماز پڑہی اور
یہہ قبہ جو لوگون نے بنایا ہے اور مشہور کیا ہے کہ یہہ قبہ اوس مقام پر ہے جہان حضرت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی تھی سو مولانا جلال الدین لکھتے ہین کہ یہہ مرہی قبہ
ہے جو عبد الملک بادشاہ نے بنایا تھا جو قبہ سلسلہ کہلاتا ہے اور مولانا مجیر الدین حنبلی رح

کی تاریخ بیت المقدس جو مصر مین چھپی ہے اوس مین لکھا ہے کہ کہا جاتا ہے کہ عبد الملک بادشاہ
جب بیت المقدس مین آیا تو اوس چٹان پر جیسا قبہ بنانا اوسکو منظور تھا اوس نے کاریگرون
سے بیان کیا اونھون نے ایک چھوٹا سا قبہ نمونہ کے واسطے بنایا وہ جو چٹان کے قبہ کے پورب
طرف ہے وہ جو قبہ سلسلہ کہلاتا ہے وہ بادشاہ کو پسند آیا اور کہا اس چٹان پر بھی اسیطرح کا
قبہ بناؤ اس بیان سے معلوم ہوا کہ قبہ نمونہ کے واسطے بنایا گیا تھا اور اوس وقت تک
کسی نے یہہ بات نہین کہی تھی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہہ نماز پڑہی تھی یہہ
بات بعد اسکی مشہور ہوئے ہے اسیطرح اس چٹان کے صحن مین جو محراب زمین پر بنایا
ہے مولانا جلال الدین لکھتے ہین کہ کہا جاتا ہے کہ اسی مقام مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے نماز پڑہی ہے یہہ بات بھی ٹھیک نہین ہے بڑی دلیل اسکی یہہ ہی کہ مولانا جلال الدین
نے دُرِ منثور مین لکھا ہے کہ ابن مردویہ نے حضرت عمر رض سے روایت کی ہے کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ مینے نماز پڑہے مسجد کے آگے کے مقام مین پھر مین چٹان کیطرف
داخل ہوا مولانا جلال الدین لکھتے ہین کہ ولید نے کہا کہ سعید ابن عبد العزیز نے کہا
ہے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا خط جب روم کے بادشاہ کو آیا تھا اوسوقت
وہ بیت المقدس مین تھا اور بیت المقدس کی چٹان پر گوبر کا بڑا ڈہیر تھا کہ حضرت داؤد
علیہ السلام کے محراب کے برابر پہونچگیا تھا وہ جو نصاریٰ نے یہودیون کی ضد مین
اوپر ڈالا تھا یہان تک کہ عورتین رومیہ سے اپنی خون کے لتے بھیجتی تھی وہ اوپر ڈالدیئے
جاتے تھے روم کے بادشاہ نے جسوقت جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا خط پڑہا اوسوقت
کہا کہ اے قوم رومیون کی تم لوگ اس لائق ہو کہ اس گوبر کے ڈہیر پر قتل کئے جاؤ جیسے
تمنے اس مسجد کی حرمت توڑی ہے جسطرح اسرائیلی لوگ یحییٰ ابن زکریا علیہ السلام
کے خون پر قتل کئے گئے بادشاہ نے اوس گوبر کے دور کرنیکا حکم کیا تو لوگون نے اوسکا دور
کرنا شروع کیا اوسکا تیسرا حصہ دور کر چکے تھے کہ مسلمان لوگ شام مین آگئے پھر
حضرت عمر رض بیت المقدس مین آئے اور اوسکو فتح کیا اور وہ گوبر کا ڈہیر دیکھا
اونکو اسکا بڑا غم ہوا اور اوس کے دور کرنیکا حکم کیا ولید نے کہا کہ حضرت عمر نے مسجد

کے آگے کی طرف جہنم کے نزدیک چلے گئے پہر گوبر کو لپ بہر کر اپنی کپڑے مین رکہا لوگون نے دیکہا کہ ہمنے بہی
اونکو ساتہہ لپ بہر بہر کر اپنے کپڑون مین ڈالا اور وہ چلے اور ہم بہی چلے یہان تک کہ ہمنے اوسکو
اوس نالی مین ڈالا جو نالا جہنم کا کہلاتا ہے پہر حضرت عمر نے اوسیطرح کیا ہمنے بہی اوسیطرح کیا
یہانتک کہ ہمنے نماز پڑہی اوس مسجد کی جگہہ پر جہان جماعت کی نماز پڑہی جاتی ہے سو ہمکو حضرت
عمر رض نے وہان نماز پڑہائی ابن کثیر نے لکہا ہے کہ حضرت عمر رض نے اوس چٹان پر سے اپنی چادر
کے کونہین مٹی ڈہولی اور سب مسلمانون نے آپ کے ساتہہ مٹی ڈہولی اور اردن والون کو باقی
مٹی کے ڈہونے پر مزدوری مین لگایا ابن کثیر نے اس تمام احوال کا خلاصہ لکہکر لکہا ہی کہ یہہ سارا
احوال سندون سمیت بہاء الدین ابن ابی القاسم ابن عساکر نے اپنی کتاب مستقصی فی فضائل
الاقصی مین بیان فرمایا ہے مولانا جلال الدین لکہتے ہین کہ جبیر ابن نفیر رح نے فرمایا کہ جب حضرت
عمر رض نے گوبر کو اوس چٹان سے دور کر دیا فرمایا کہ اوسمین نماز مت پڑہنا جب تک اوس پر
تین مینہہ نہ پڑجاوین واقدی رح لکہتے ہین کہ حضرت عمر رض نے بیت المقدس مین دس دن
قیام کیا پہر مدینہ مین تشریف لائے **فائدہ** مولانا جلال الدین لکہتے ہین کہ کعب احبار پہلے یہودی
تہے پہر حضرت ابوبکر رض کیوقت مین مسلمان ہوئے اور کہا گیا ہے کہ حضرت عمر رض کیوقت مین
مسلمان ہوئے جاننا چاہیے کہ یہہ بڑے چٹان جسکو صخرہ کہتے ہین اور تخت رب العالمین بہی کہتے
ہین اسکا یہودی لوگ بہت بڑا ادب کرتے تہے اور اسی کیطرف نماز پڑہتے تہے تب ہی تو اونکی
ضد مین نصاری نے اوس جگہہ پر گوبر کا ڈہیر لگا دیا تہا اور یہہ قبلہ حضرت سلیمان علیہ السلام
کیوقت سے تہا اور کعب احبار نے فرمایا کہ موسی علیہ السلام کا قبلہ بہی یہی ہے اس سے معلوم
ہوتا ہی کہ حضرت موسی علیہ السلام بہی اسیطرف منہہ کرکے نماز پڑہتے تہے اور اسمین کچہہ تعجب
کی بات نہین کیونکہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس مسجد کو موریہ پہاڑ پر بنایا تہا جیسا کہ
تواریخ کی دوسری کتاب کے تیسرے باب مین لکہے اور موریہ پہاڑ کے پہاڑون مین سے ایک
پہاڑ کی بزرگی حضرت ابراہیم علیہ السلام کیوقت سے چلی آتی تہی توراۃ شریف کی پہلی سورۃ کے
بائیسوین باب کی دوسری آیت مین آیا ہے کہ اللہ تعالی نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے فرمایا
کہ اپنے بیٹے اسحاق کو لے اور زمین موریہ مین جا اور اوسکو وہان پہاڑون مین سے ایک پہاڑ پر

جو مین سمجھتا ہون اونکا سوختنی قربانی کے لئے چڑہایا ہے یہ بیان ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام
حضرت اسحاق علیہ السلام کو وہان لے گئے اور اون کے ذبح کرنے پر طیار ہوئے اللہ تعالی نے
اون کے بدلے مینڈھا بھیجا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اوسکو اپنے بیٹے کے بدلے ذبح کیا اور
حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اوس مقام کا نام یہوواہ یری رکھا یعنی اللہ دیکھتا ہے وہ جو آج کے دن
تک کہا جاتا ہے کہ اللہ کے پہاڑ پر دیکھا جائیگا اس جگہہ سے ثابت ہوا کہ اس جگہہ کے پہاڑون مین سے
ایک پہاڑ تھا جہان قربانی کا حکم ہوا تھا اور وہ اللہ کا پہاڑ کہلاتا تھا ظاہر یون ہے کہ وہ پہاڑ
یہی چٹان ہے جسکو کعب احبار نے فرمایا کہ حضرت موسی علیہ السلام کا قبلہ ہے اور پیغمبرون کے
احوال کی کتابمین جو توریت شریف کی جلد مین لگی ہوئی ہین اون مین یہہ بیان ہے کہ وہ صندوق
جو حضرت موسی علیہ السلام نے اللہ کے حکم سے بنایا تھا جسکو اللہ تعالی نے قرآن شریف مین
فرمایا ہے کہ اوس مین سکینہ یعنے تسلی تھی وہ صندوق حضرت موسی علیہ السلام کے وقت سے حضرت
داود علیہ السلام کیوقت تک جس مکان مین رکھا جاتا تھا وہی مکان ہیکل یعنے مسجد کہلاتا تھا
پانچوین زبور کی ساتوین آیت مین اور ایک سو اٹہتیسوین زبور کی دوسری آیت مین ہے
کہ تیری مقدس ہیکل کیطرف سجدہ کرونگا اور حضرت داود علیہ السلام کیوقت مین یہہ پاک صندوق
اوسی مقام مین تھا معلوم ہوا کہ اوسیطرف لوگ اللہ کو سجدہ کرتے تھے کیا عجب ہے کہ اسی
پاک چٹان کیطرف وہ مسجدین بنائی گئی ہون اور اسی رخ کو سجدہ ہوتا ہو پھر حضرت سلیمان علیہ السلام
نے اس پاک چٹان پر مسجد بنائی اور وہ پاک صندوق اوسپر رکھا ابن سید الناس رحمۃ نے عیون
الاثر مین لکھا ہے کہ کتاب الناسخ والمنسوخ مین ابو داود کے واسطے سے ہمکو روایت پہونچی ہے
وہ کہتے ہین کہ ہم سے فرمایا احمد ابن صالح نے کہ ہمسے فرمایا عنبسہ نے وہ روایت کرتے ہین یونس
ابن شہاب سے اونھون نے فرمایا کہ سلیمان جو عبد الملک کا بیٹا تھا مین اوسکے ساتھ چلا یعنے
بیت المقدس مین گیا اور اوسکے ساتھ خالد تھا جو یزید ابن معاویہ کا بیٹا تھا سلیمان نے کہا قسم
اللہ کی یہہ قبلہ عجائب ہے اسکی طرف مسلمانون نے اور نصاری نے نماز پڑہی خالد بولا
قسم اللہ کی مین اوس کتاب کو پڑہتا ہون جسکو اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اوتارا اور
توراۃ کو بھی پڑہتا ہون سو یہودیون نے اسکو اوس کتاب مین نہین پایا جو اللہ نے اونپر اوتارے

لیکن تابوت سکینہ اس چٹان پر تھا پہر جب اللہ تعالی نے اسرائیلیون پر غصہ کیا اوسکو اوٹھا لیا
تب اونکی نماز اس چٹان کیطرف اپنے مشورہ سے ہوئی خالد کہ اس بیان سے صاف معلوم
ہوا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اصل ہیکل یعنے مسجد کی عمارت اسی پاک چٹان پر بنائی
تھی جسمین دو درجہ تھی ایک اندر کا درجہ جو قدس الاقداس کہلاتا تھا اوسمین وہ پاک صندوق
رہتا تھا دوسرا درجہ اوسکی آگے تھا اوسمین بخوردان اور سونے کے دس شمعدان اور نذر
کی روٹی رکھنے کے میز اور بہت سے عود سوز اور کٹورے وغیرہ تھے اب خالد نے یون سمجھا
ہو کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے بعد حضرت ارمیا علیہ السلام کیوقت مین جب یہہ مسجد
بخت نصر نے ویران کر دی اور وہ پاک صندوق غائب ہو گیا تب اس چٹان کیطرف نماز
پڑھنا اپس کے مشورہ سے مقرر ہوا اب ہم کہتے ہین کہ جب یہہ پاک صندوق غائب ہو گیا
تب بھی پیغمبرون کا زمانہ تھا تو یہہ قبلہ بھی بیشک پیغمبرون کے حکم سے مقرر ہوا جب یہہ معلوم
ہو چکا کہ اس پاک چٹان پر مسجد کی اصل عمارت اور تابوت سکینہ تھا اب اس مقام کی اور
تعریفین سنو حضرت شموئیل علیہ السلام کے احوال کی دوسری کتاب کے چوبیسوین باب مین
اور تواریخ کی پہلی کتاب کے بائیسوین باب مین جو احوال لکھا ہے اوسکا خلاصہ یہہ ہے کہ حضرت
داؤد علیہ السلام کیوقت مین وبا پڑی اور ستر ہزار آدمی مر گئے اور جب فرشتہ نے اپنا ہاتھ بڑہایا
کہ یروشلم کو فنا کرے تب اللہ تعالی نے اوس سے فرمایا بس اب اپنا کہینچ لے پہر اسکا بیان یون
لکھا ہے کہ اوسوقت اللہ تعالی کا فرشتہ یبوسی ارونا کے کہلیان پر کہڑا تھا اوسکی ہاتھ مین
ایک کہینچی ہوئے تلوار تھی تب حضرت داؤد علیہ السلام نے اور آپ کے ساتھ کے لوگون نے
اللہ کے آگے سجدہ مین جا کر دعا کی تب حضرت داؤد علیہ السلام کو جاد نبی علیہ السلام کی زبان
پر اللہ کا حکم پہونچا کہ داؤد چڑہ جاوے اور یبوسی ارونا کے کہلیان پر اللہ تعالی کے لئے ایک
قربانی کا مقام بناوے حضرت داؤد علیہ السلام اوس کہلیان کے مول لینے کے لئے اوسکے پاس
چڑہ گئے اوس نے کہا مین یون ہی دیتا ہون آپ نذرانا اور قیمت دیکر وہ کہلیان مول لیا اور
وہان اللہ کے لئے قربان گاہ بنایا اور قربانیان چڑہائین اور اللہ تعالی سے دعا کی اور آسمان
سے اللہ نے اوس قربانی پر آگ بہیجی اور فرشتہ کو حکم کیا اوسنی اپنی تلوار میان مین کر لی اور

حضرت داؤد علیہ السلام نے فرمایا کہ اسی جگہہ اللہ کا گھر اور قربانی کا مقام ہوگا اور آپ نے مسجد بنانے
کے لیئے بہت کچھہ سامان جمع کیا اور حضرت سلیمان علیہ السلام کو بلایا اور فرمایا کہ اے میرے بیٹے
مینے چاہا تھا کہ اللہ تعالی کے نام کے لیے ایک گھر بناؤن سو اللہ تعالی کا کلام مجپر یون اوترا کہ تجکو
میرے نام کے لیے گھر بنانا نہوگا تجھسے ایک بیٹا ہوگا سلیمان اوسکا نام ہوگا وہی میرے نام
کے لیے ایک گھر بناویگا پہر اٹھارہوین باب مین لکھا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے حضرت
سلیمان علیہ السلام کو اس مسجد کے سب مقامون کا نقشہ دیا اور چاندی اور سونا تول دیا
اور شمع دانون اور چراغون اور پیالون وغیرہ کا سب حال لکھکر فرمایا کہ اللہ تعالی نے اپنے
ہاتھہ سے جو مجپر تھا اس نقشہ کے سب کام مجھی سکھلائے پہر تواریخ کی دوسری کتاب کے تیسرے
باب مین لکھا ہے کہ حضرت سلیمان نے اللہ کا گھر یروشالم مین موریہ پہاڑ پر جو آپ کے باپ
داؤد علیہ السلام کو دکھلایا گیا اوس جگہہ جو داؤد علیہ السلام نے ارنان یبوسی کے کھلیان مین
مقرر کی تھی بنایا بادشاہون کے احوال کی پہلی کتاب کے آٹھوین باب مین یہہ بیان ہے
کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے عہدنامہ کا صندوق دوسرے مقام سے لاکر اوس گھر کے
الہام گاہ مین یعنے قدس الاقداس مین رکھا معلوم ہوا کہ حضرت عمر رضی نے اسکو حضرت داؤد
علیہ السلام کی مسجد اسلیے کہا کہ اسکا نقشہ اللہ نے حضرت داؤد علیہ السلام کو دیا تھا اور داؤد
علیہ السلام کا محراب ظاہر اوہ مقام ہے جہان آپنے وبا کے دفع ہونے کے لیے دعا کی تھے
اور ایک روایت مین یہہ ہی کہ حضرت داؤد علیہ السلام کچھہ تھوڑی سی مسجد بنا چکے تھے
تو شاید اوسمین اللہ کی عبادت جس جگہہ کرتے ہون گے وہ محراب داؤد علیہ السلام کا کہلایا
واللہ اعلم اور یہہ لفظ جو لکھا ہے کہ داؤد چڑہ جاوے اسکا صاف مطلب یہہ ہی کہ وہ کھلیان
اونچی جگہہ تھا معلوم ہوا کہ وہ کھلیان اسی پاک چٹان پہ تھا مولانا جلال الدین نے یہی احوال
ابن اسحاق کی کتاب سے لکھا ہے اوسمین یہہ لفظ ہے کہ جب وبا موقوف ہوئی حضرت داؤد
علیہ السلام اس چٹان پر چڑہے اور اللہ کا شکر کیا اور فرمایا کہ اس سے بڑا کوئی شکر میرے
نزدیک نہین ہے کہ ایک مسجد بناوین اوسمین اللہ کی بندگی کرین حضرت اشعیا علیہ السلام
کے تیسوین باب کی اونیسوین آیت مین اللہ تعالی آخری زمانہ کی بشارت مین فرماتا ہی

کہ دل کی خوشی ایسی ہوگے جیسی اوس شخص کو جو بانسری لئے ہوئی روانہ ہو کہ خداوند کے
پہاڑ مین اسرائیل کی چٹان کو جاوے اس جگہہ اسرائیل کی چٹان کا اشارہ ظاہرا اسی
بڑی چٹان کیطرف ہی جس پر مسجد کی عمارت اور تابوت سکینہ تہا پہر حضرت ارمیا علیہ السلام
کیوقت مین بخت نصر نے جب یروشالم کو ویران کیا تب بھی اسرائیلی لوگ اسی پاک
چٹان کیطرف نماز پڑہتے تھے جیسا کہ حضرت دانیال علیہ السلام کے چہٹی باب مین ہے کہ
دانیال علیہ السلام جب بابل مین تھے آپنے اپنی کوٹہری کا دریچہ جو یروشالم کیطرف تھا
کہولکر اللہ کے سامنے دعا اور شکر کرتے رہے جناب میکا علیہ السلام کے تیسرے باب کے
آخر مین جہان یروشالم کی ویرانی کی خبر دی ہے وہان فرمایا ہے کہ ہیکل کا پہاڑ جنگل کے
اونچے مکانون کیطرح ہو جائیگا پہر فرمایا لیکن آخری دنون مین ایسا ہوگا کہ اللہ کے
گہر کا پہاڑ پہاڑون کی چوٹی پر قائم کیا جائیگا اور سارے ٹیلون سے اونچا کیا جائیگا
اس جگہہ بھی صاف اشارہ پایا جاتا ہے کہ ہیکل پہاڑ کے اوپر تھی اور ہیکل کا پہاڑ اسی
بڑی چٹان کو فرمایا ہے کہ ویرانی کے وقت جنگل کے اونچے ٹیلون کی طرح ہو گیا گوبر اور
کوڑے اور کرکٹ کے نیچے چہپ گیا تھا جب حضرت عمر رض کے ساتھ والون نے گوبر
کو ہٹایا تب وہ چٹان ظاہر ہوئے جیسا کہ ولید ابن مسلم کی روایت مین آیا ہے پہر آخری
دنون کی بشارت مین بھی یہی لفظ فرمایا کہ اللہ کے گہر کا پہاڑ یہہ بھی صاف اشارہ اسی
بڑی چٹان کیطرف ہی وہ محمدیون کے وقت مین پہاڑون کے چوٹی پر قائم کیا گیا اور
سب آس پاس کے پہاڑون اور ٹیلون سے اونچا کیا گیا اوس کے اوپر ایک بڑا اونچا
قبہ بنایا گیا مولانا مجد الدین حنبلی رح جو نوین صدی مین تھی وہ لکھتے ہین کہ ہمارے
وقت مین اوس چٹان کے اوپر جو قبہ ہے وہ مسجد کی زمین سے اٹہاون گز اونچا ہی
جن دنون مین ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تشریف لائی آپ کو بھی اللہ
کا حکم چند روز تک یہی رہا کہ بیت المقدس کیطرف منہہ کرکے نماز پڑہو پہر سولہ سترہ مہینے
کے بعد اللہ نے کعبہ شریف کیطرف نماز پڑہنے کا حکم بہیجا اب جو کوئی بیت المقدس
کیطرف نماز پڑہی کا دین سے باہر ہو جائیگا مگر بیت المقدس کی تعظیم اور ادب اور

زیارت بدستور باقی رہا اور یہہ جو نالا جہنم کا ہے یہہ مسجد بیت المقدس کے نزدیک پورب کیطرف
کو ہے جسکو کعب احبار نے فرمایا کہ وہ دیوار جو جہنم کے نالے کے قریب ہے اوس سے اتنی گز
ناپو مولانا جلال الدین رح نے کئی روایتین لکھین ہین کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے
اوس مقام مین جہنم کو دیکہا اب انگریزی کتابون سے حضرت عمر رض کے بیت المقدس
مین تشریف لانے کا بیان ہے سیر الاسلام جو ۱۸۷۳ء مین چھپی ہے جسکو انگریزی سے
منشی نور محمد صاحب نے ترجمہ کیا ہے اوس سے اور اور بھی انگریزی کتابون سے سید
منصور علی صاحب دہلوی نے نقل کیا ہے کہ اوکلی صاحب کا یہہ بیان ہے کہ خلیفہ ایک
اونٹ سرخ پر سوار ہوئی اور دو تھیلی ساتھہ لئی ایک مین ایک قسم کی غذا بہرے جس کو
عرب سویق بولتے ہین اور وہ جو یا چاول یا گیہون کوٹی اور بے بہٹکی ہوئے سے طیار
ہوتا ہے اور دوسرے کو میوہ جات سے بہر لیا اور ایک بڑے مشک پانی کی جسکی اوس
ملکمین بڑی احتیاج ہوتی ہے آگے رکہہ لی اور طباق ایک لکڑی کا پیچھے باندہ لیا خلیفہ نے
اس سامان اور طیاری کے ساتھہ کوچ کیا بعد نماز صبح کے اللہ کی تعریف کرکے وہ
طباق کو اپنے ستوؤن سے بہرتے اور بڑی فیاضی سے اپنے مصاحبون کے ساتھہ
کہلاتے جب شہر کے سامنے پہونچے اونہون نے نعرہ اللہ اکبر کا کھینچا اور کہا یا اللہ
ہمکو آسانی سے فتح دے اور اپنا خیمہ موٹے اون کا کہڑا کروا کر زمین پر بیٹھہ گئے دوسری
جگہہ لکھا ہے کہ تمام عیسائی جوق جوق بادشاہ اسلام کو دیکھنے آئے مسلمانون نے
اونکو دور رکہنا چاہا کہ ایسا نہو کوئی بدارادے سے آیا ہو اپنے فرمایا کچھہ نہین ہوتا مگر
وہی جو اللہ چاہتا ہے ایمان دارون کو اوسی پر بہروسا چاہیے امیر المومنین کی سادگی
سے رعب اور دہشت جو اون کے لشکریون کے سپاہیانہ کامون سے بیت المقدس
کے رہنے والون کے دلون مین پیدا ہوا تہا کچھہ کم نہوا قوم کے سردار نے اپنی سردارون
سے کہا کہ مقابلہ کرنا ان لوگون سے بے مدد آسمانی کے بیفائدہ ہے اونکو اون کے پیغامبر
نے یہہ حکم دیا ہے کہ وہ تحمل اور حیا اور تابعداری کو عمل مین لاوین اور ان باتون کی
باعث سے اون کی ترقی ہو گئے تہوڑی دنون مین سب قانون پر انکی شرع کو غلبہ ہوگا

اور اونکی حکومت یورپ سے پچہم تک پہیل جاویگی خلیفہ کے روبرو یہی عہد نامہ پورا ہوا شرطین
صلح کی منظور ہوئین اور اوسپر دستخط بہی ہوگئی یروشالم کے وکیل سب سامنے آئے تو
نہایت تعجب ہوا کہ یہہ ہیبت ناک سردار نہایت سادہ کپڑے پہنے بالون کے ڈیرہ مین
زمین پر بیٹہا ہے جس نے خود اپنے ہاتہہ سے شرطین لکہین یہہ شرطین ہوئین کہ نصاریٰ
زین پر سوار نہون اور کسیطرح کا ہتیار نرکہین اور اپنے گہرون پر عربی لفظین نہ کہدواوین
اور کسی قسم کی شراب نہ بیچین وہ ایک قسم کے لباس کے سوا دوسری طرح کا کپڑا انہین
نہ پہنا کرین اور کمر بند ہمیشہ اپنی کمرون مین باندہا کرین وہ اپنی عبادت خانون مین
صلیب نہ لگاوین اور صلیب کے نقش جو اونکی کتابون مین ہون اونہین مسلمانون
کے محلون مین نہ دکہلایا کرین اور گہنٹون کو موگری سے نہ بجاوین اپنے رشتہ دارون کو
مسلمان ہونے سے نہ روکین جب مسلمانون کو آتے دیکہین کہڑے ہوجاوین اور جب تک
وہ نہ بیٹہہ جاوین یہہ کہڑے رہین ہر مسلمان مسافر کو تین دن تک مفت مہمان رکہین
خلیفہ کے لئے دروازے کہول دئے گئے اور رئیس اہل اسلام اور رئیس نصاریٰ دونون
اس جگہہ کی مذہبی قدامت کے باب مین باتین کرتے ہوئے شہر مین داخل ہوئی اس جگہہ
ایک نصرانی تاریخ کا بیان ہے کہ آپ موٹے اون کے کپڑے پہنے تہے جن مین چمڑے کے
پیوند لگی تہے خلیفہ کے حکم سے حضرت سلیمان کا عبادت خانہ پہاڑا گیا اور کوڑا اوسکا صاف
کیا گیا اور ایک مسجد طیار کروائی جس کی جلد شہرت اور رونق ہوگئی اور کوئی مسجد اوسکے
برابر یورپ کے ملکون مین نہ تہی خلیفہ نے بیت المقدس مین دس مقام کئے اور وہ مدینہ
کو پہر آئے مولانا جلال الدین نے جو صلح نامہ نقل کیا ہے اوسمین بہی اسیطرح کی شرطونکا
بیان کیا ہے مولوی رحمۃ اللہ صاحب نے اظہار الحق مین لکہا ہے کہ طامس نیوٹن پادری
نے پاک کتابون کی آئندہ خبرون کے بیان مین ایک کتاب لکہی ہے اور وہ کتاب سنہ ۱۸۰۳
عیسوی مین شہر لندن مین چہپی ہے اوسکی دوسری جلد کے تریسٹہوین اور چونسٹہوین
صفحہ مین لکہا ہے کہ حضرت عمر رض نے یروشالم فتح کیا وہان کے سردار نے حضرت عمر کو
حضرت یعقوب علیہ السلام کا پتہہ بتلا دیا اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی مسجد کا مقام بتادیا

نصرانیون نے یہودیون کی ضد کے مارے اوس جگہہ کو گوبر اور لید سے بہر رکہا تہا حضرت عمرؓ
نے خود آپ اوس جگہہ کو صاف کرنا شروع کیا اور اون کے لشکر کے سردار اون کے ساتہہ اس
کام مین شریک تہے اور ایک مسجد بنائی اور یہہ وہی مسجد ہے جو یروشالم مین پہلے پہل بنے
اور عبد الملک جو مروان کا بیٹا تہا اوس نے اس مسجد کو کشادہ کیا اے پادریو دیکہو حضرت
زکریا علیہ السلام کے چہٹے باب کی پندرہوین آیت کی یہہ پیش خبری کیسی پوری ہوئی کہ وے جو
دور دور ہین سو آوینگے اور اللہ کی مسجد مین تعمیر کرینگے اس کہلی نشانی کو دیکہو اور
محمدی ہو جاؤ پادری نیوٹن کے کلام سے معلوم ہوا کہ اوسکے نزدیک وہ پتہر جس پر حضرت
یعقوب علیہ السلام سو رہی تہی اور اللہ تعالی نے خواب مین آپ سے باتین کین تہین
اور حضرت یعقوب علیہ السلام نے اوس جگہہ کا نام بیت ایل رکہا تہا جسکا بیان توارت
شریف کی پہلی سورۃ کے اٹہائیسوین باب مین ہے وہ پتہر یہی بڑی چٹان ہے جو مسجد
بیت المقدس مین ہے اور ہمارے بعضی علماؤن نے بہی ایسا ہی سمجہا ہے مگر عبرانی کتابون
مین جا بجا بیت ایل کا ذکر یروشالم سے علیحدہ آتا ہے مگر اس پادری نے یون سمجہا ہے کہ
وہ بیت ایل اور ہے اور حضرت یعقوب علیہ السلام کا بیت ایل یہی ہے جو اس پاک مسجد
مین ہے واللہ اعلم اب یہہ بیان ہے کہ حلب فتح ہوا اور وہان کے حاکم یوقنا
نے مسلمان ہو کر بڑے بڑے جہاد کئے اور انطاکیہ کو فتح کیا واقدی
لکہتے ہین کہ حضرت عمر رضہ نے ابو عبیدہ کو حلب اور انطاکیہ کیطرف بہیجا اور یزید ابن ابی
سفیانؓ کو ملک شام کے کنارے کی طرف بہیجا وہ وہان اوترے حلب مین دو بہائی سردار
تہے یوحنا اور یوقنا اونکا باپ حلب کا بادشاہ تہا اوسکے بعد یوقنا بادشاہ ہوا اور یوحنا نے
دنیا چہوڑ دی اللہ کی عبادت مین مشغول ہوا اور وہ اپنے زمانہ مین سب لوگون سے
بڑہ کر علم رکہتا تہا یوحنا نے یوقنا کو بہت سمجہایا کہ عربون سے صلح کرلے اوس نے نمانا
اور بارہ ہزار زرہ پوش کی فوج لیکر چلا ادہر سے ابو عبیدہ رضہ نے کعب ابن ضمرہ کو ہزار
سوارون کے ساتہہ بہیجا حلب تک چہہ کوس باقی تہی کہ یوقنا لشکر کے ساتہہ آپہونچا بہت
بڑی لڑائی ہوئی کعب ابن ضمرہ رضہ نشان لئے پہرتے تہے اور پکارتے تہے یا محمد یا محمد

اے اللہ کی مدد اوترا اے مسلمانو ثابت قدم رہو یہہ فقط ایک ساعت ہے اور تم غالب ہو مسلمانون
مین ایک سو ستر مرد شہید ہوئے اور حلب والون نے آپس مین صلح کی صلاح کر لی اور ان مین
کے تیس سردار دوسری راہ سے ابو عبیدہ رضہ کے لشکر مین آئے اور دیکھا کہ اونمین کے کچھہ
مرد نماز مین کھڑے ہوئے قرآن پڑہ رہے ہین تب ایک ایک سے کہنے لگے کہ یہہ لوگ اسی
کام کی باعث سے ہمارے اوپر غالب کر دیے گئے ہین اون لوگون نے نہایت عاجزی سے
صلح کر لی اور چلے گئے یوقنا کو خبر پہونچی اوس نے حلب مین جا کر لوگون کو قتل کرنا شروع کیا
یوحنا غل اور شور سنکر قلعہ سے اوترا اور اپنے بہائی کو دیکھا کہ شہر والون کو قتل کر رہا ہے
اور تین سو مرد کو قتل کر چکا ہے یوحنا نے چلا کر کہا کہ ٹہیر جا کہ عیسی علیہ السلام تیرے اوپر غصہ ہوئینگے
اونہون نے تو دشمنون کے قتل کو منع کیا ہے پہر جو ہمارے دین پر ہو اوسکا قتل کیا ہوگا
یوقنا بولا کہ اونہون نے عربون سے صلح کی ہے مین ان مین سے کسی کو نہین چھوڑونگا
یہہ کہا اور اپنے بہائی کے قتل کے لیے تلوار نکالی تب یوحنا نے اپنے بہائی کیطرف دیکھا اور
آسمان کیطرف سر اوٹھایا اور کہا یا اللہ تو گواہ رہ کہ مین تیرا تابعدار ہون ان لوگون کے دین
سے برخلاف ہون مین گواہی دیتا ہون کہ اللہ کے سوا کوئی مالک نہین اور گواہی
دیتا ہون کہ محمد اللہ کے پیغام پہونچانیوالے ہین اور عیسی اللہ کے نبی ہین پہر بہائی کو
فرمایا کہ اب جو تجکو کرنا ہو سو کر لے اگر تو مجکو قتل کریگا تو مین جنت مین جاونگا یوقنا نے اونکو
شہید کیا اور شہر والون کو قتل کرنا شروع کیا اتنے مین ابو عبیدہ رضہ اور خالد اور اور
مسلمان لوگ توحید کا کلمہ پکارتے ہوئے جا پہونچے خالد نے اون لوگون پر حملہ کیا اور پکارا
کہ اے لوگو ہمارے صلح والون سے الگ ہو جاؤ مسلمانون نے خوب تلوار سے کام لیا یوقنا
اپنے قلعہ کی طرف بہاگ گیا مخصص ابن عمرو کہتے ہین کہ یوقنا نے ہمارے صلح والون مین
سے تین سو مرد قتل کیے تھے ہمنے اوسکے ساتھہ والون مین سے تین ہزار مرد قتل
کیے مسلمان بہت خوش ہوئے ابو عبیدہ کو خبر پہونچی کہ یوقنا نے اپنے بہائی یوحنا کو اس
طرح قتل کیا ابو عبیدہ نے جا کر یوحنا پر نماز پڑہی اور دفن کیا پہر یوقنا رات کو آن پڑا
اور پچاس مسلمانون کو پکڑ لے گیا اور جب دن نکلا قلعہ کے اوپر سے مسلمانون کو دکھا دکھا

اونکو قتل کیا مسلمان اون کو دیکھ رہے تھے اور اون کی آوازین سن رہے تھے کہ وہ کہہ رہے تھے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یہان تک کہ وہ سب قتل ہوئے اللہ اون سے راضی ہے پھر یوقنا رات کو آن پڑا مسلمانون نے خوب جہاد کیا تیس مرد شہید ہوئے یوقنا کچھ جانورون کو لے گیا خالد رض فوج لیکر پہونچے وہ لوگ اپنے قلعہ کیطرف جا رہے تھے اون کافرون کو قتل کیا اور اپنے جانور چھوڑا لیے خالد رض تین سو سے زیادہ قیدی اور سات سر لائے اور لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہا ابو عبیدہ رض نے اور سب مسلمانون نے اون کے جواب مین لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہا ابو عبیدہ رض نے اون قیدیون سے کہا تم مسلمان ہو جاؤ اونھون نے نہ مانا ابو عبیدہ کے حکم سے وہ قتل کیے گئے اور یوقنا اور اوسکے ساتھی دیکھ رہے تھے پھر ابو عبیدہ نے حلب کا قلعہ گھیر لیا چار مہینے گھیرے رہے پھر حضرت عمر رض نے مدد بھیجی اون مین ایک شخص بہت بڑا بہادر تھا اوسکا نام دامس ابو الہول تھا اوس قلعہ کو سب مسلمان سینتالیس دن اور گھیرے رہے تب دامس ابو الہول نے ایک تدبیر بتلائی کہ ابو عبیدہ سے کہا کہ آپ لشکر سمیت تین کوس پر چلے جائیے اور خود ابو الہول تیس آدمیون کے ساتھ ایک غار مین چھپ رہا اور رات کو جا کر قلعہ کی دیوار پر چڑھ گیا اور کئی شخصون کو قتل کیا پچھلی رات کو رومی لوگ آن پڑے خوب لڑائی ہوئی آٹھ مرد شہید ہوئے ایکا ایک خالد رض ہزار سوارون کے ساتھ اللہ اکبر کہتے ہوئے پہونچے بہت کافرون کو قتل کیا اکثرون کو قید کر لیا رومیون نے امان مانگی مسلمانون نے قتل موقوف کیا ابو عبیدہ نے حکم کیا کہ اونکے مرد اور عورتین حاضر کی گئین ابو عبیدہ رض نے فرمایا کہ مسلمان ہو جاؤ اون سب سے پہلے اون کے سردار یوقنا نے ہتیار ڈال دیے اور اسلام قبول کیا اور ایک جماعت اون کے سردارون مین اوسکے ساتھ بھی یوقنا ابو عبیدہ کے آگے کھڑے ہوئے اور عربی بولی مین صاف فرمایا کہ اے سردار اللہ نے تمہاری مدد کی اور تمہارے دشمنون پر تمکو قابو دیا اسکا یہی باعث ہے کہ تمہارا دین سچا ہے اور تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم وہی ہین جو توراۃ اور انجیل مین مشہور ہین اور وہی ہین جنکی عیسیٰ علیہ السلام نے بشارت دی ہے

اور اللہ تعالی نے اپنی انجیل مین اونکا نام عیسی علیہ السلام کو تلایا ہے کہ وہ ختم کرنیوالے ہین نبیون کے اور وہی فاروق ہین جو سچ کو جہوٹ سے جدا کرینگے اور وہی بہشتی تعلیم ہین کہ اون کے باپ اور مان مرجاوینگے اور اون کے دادا اور چچا اونکی پرورش کرینگے بہلا یہہ بات ہوئی ہے کہا ہان اسیطرح ہے جو تمنے کہا لیکن یوقنا مین حیران ہون کہ تم کل ہمسے لڑتے تھے اور آج تم یہہ باتین کہتے ہین اور مینے سنا ہے کہ تم عربی نہین جانتے پہر تمکو عربی کہان سے آگئی یوقنا بولے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اے سردار کیا تمکو اس مین تعجب ہے کہا ہان یوقنا نے کہا مین آجکی رات تمہاری فکر مین تہا کہ کیونکر تمکو ہمپر غلبہ دیا گیا اور ہمارے نزدیک کوئی قوم تمسے زیادہ کمزور نہ تہی مین اسی سوچ مین سو گیا تو مینے ایک شخص کو دیکہا جو چاند سے زیادہ روشن تہے اور اونکی خوشبو مشک سے بڑہکر تہی اور اون کے ساتہہ کچہہ لوگ تہے مینے پوچہا یہہ شخص کون ہین مجہسے کہا گیا یہہ محمد ہین اللہ کے پیغام پہونچانے والے مینے دل مین کہا اگر یہہ سچے نبی ہین تو اپنے رب سے مانگین کہ مجکو عربی بولی سکہلا دے پہر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرف اشارہ کیا اور فرمایا اے یوقنا مین وہ محمد ہون جسکی مسیح نے بشارت دی ہے اور میرے بعد کوئی نبی نہین ہے اور اگر تجکو منظور ہے تو کہہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پہر مینے آپکا ہاتہہ پکڑا اور آپکا ہاتہہ چوما اور مین آپکے ہاتہہ پر مسلمان ہوا پہر مین جاگ اوٹہا سو میرے منہہ کی خوشبو اوسوقت سے مشک کے مانند ہوگئی اور مین عربی بولنے لگا پہر مین اپنے بہائی یوحنا کے گہر مین گیا اور اوسکا کتب خانہ کہولا تو مینے ایک کتاب مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پتے پائے اور مینے سب نشانیان صحیح پائین اور یہہ کہ تمام خلق سے زیادہ اون کے دشمن یہودی ہین اے سردار بہلا اسی طرح ہے ابو عبیدہ بولے ہان یہودی ہمسے بہت عداوت کرتے تہے یہان تک کہ ہمکو اللہ نے اون پر غلبہ دیا اور ہمنے اون کے قلعے لے لئے اور اون کے بہادرون کو قتل کیا پہر یوقنا نے فرمایا کہ مینے آپ کے حال مین دیکہا کہ اللہ تعالی نے آپکو تاکید فرمائی اپنے ساتہہ والون کے حق مین اور تاجرون کے حق مین اور باقی مسلمانون اور یتیم اور مسکین کے حق مین

بھلا یہ بات ہوئی ہے ابو عبیدہ بولے ہان یوقنا بولے اب مین اللہ کی راہ مین لڑونگا
جیسا پہلے شیطان کی راہ مین لڑتا تھا اور اس دین کی مدد کرونگا یہان تک کہ اپنے بہائی
یوحنا سے جا ملون پہر اپنے بہائی کو یاد کر کے روئی اور اپنا ظلم اونپر یاد کیا ابو عبیدہ نے فرمایا
اے یوقنا اللہ تعالے حضرت یوسف علیہ السلام کے بہائیون کے حق مین فرماتا ہے
لا تثریب علیکم الیوم یغفر اللہ لکم وهو ارحم الراحمین یعنے حضرت یوسف
علیہ السلام نے اپنے بہائیون سے فرمایا کہ تمپر آج کے دن کچھ الزام نہین اللہ تمکو بخشدے
اور وہ سب رحم کرنے والون سے بڑہکر رحم کرنیوالا ہے تمہارے بہائی حورون کے
ساتھہ اونچی جگہہ پر ہین اور جب تم مسلمان ہوئے گناہون سے پاک ہوئے جیسی
مان کے پیٹ سے پیدا ہوئے پہر یوقنا رونے لگی اور فرمایا اے مسلمانو مین تمکو گواہ
کرتا ہون کہ جسقدر مین اللہ کی راہ مین لڑون اللہ اوسکا ثواب میرے بہائی
کے اعمالنامہ مین لکہی ابو عبیدہ بولے اے اللہ کے بندے بتاؤ ہم کدہر جاوین
یوقنا نے کہا اے سردار قلعہ اعزاز کا بلند اور مضبوط اور سامان سے بہرا ہوا ہے
اور میرے چچا کا بیٹا دارس وہان کا حاکم ہے اور وہ بڑا بہادر ہے اگر اوس قلعہ
کو بغیر فتح کئی ہوئے انطاکیہ کیطرف جاؤگے تو وہ حلب اور قنسرین کو اور زمین
عواصم کو لوٹیگا اور حیلہ اوسکی فتح کا میرے نزدیک یہہ ہے کہ مین گہوڑے پر سوار
ہوکر وہان جاؤن اور تم سو سوار میرے ساتھہ کردو اور وہ سب رومیون کا
لباس پہن لین پہر تم ہزار سوار میرے پیچھے بہیجو گویا مین اون سے بہاگا جاتا ہون
اور وہ میرے پیچھے دوڑے آتے ہین جب مین اعزاز کے قلعہ مین پہونچونگا تو دارس
سے کہونگا کہ مین جھوٹ موٹ مسلمان ہوا تھا اور اب مسلمانون کو دہوکا دیکر بہاگا
ہون اور مسلمان مجکو پکڑنے آتے ہین وہ یہہ سنکر ہم سب کو قلعہ کے اوپر لیجاویگا
اور ہمارے پاس ایک گانو ہے اوسکا نام سیرہ ہے وہ ہزار سوار وہان رہ جاوین ہم
آدہی رات کو قلعہ کے لوگون کو قتل کرنا شروع کرینگے اور دروازہ کہولدینگے
جناب یوقنا نے اس حدیث پر عمل کیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے الحرب

خدعة یعنے لڑائی دہوکا دینا ہے یعنے لڑائی مین کافرون کو دہوکا دیکر قتل کرنا روا ہے واقدی
فرماتے ہین کہ روایت ہے عامر ابن زید سے اونہون نے فرمایا کہ مین فتوح شام مین اور قنسرین
اور حلب مین ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے ساتھہ تھا اور مین بہت ملتا تھا اون رومیون سے جو ہمارے دین
مین آتے تھے یعنے اون مین یوقنا سے زیادہ کسیکو جہاد پر مستعد نہین دیکھا یوقنا نے وہ کام
کئی جو اونہین کسینے نہین کیے اب خلاصہ یہہ ہے کہ یوقنا سو سوارون کو لیکر پہونچی قلعہ دار کو جا آگے
سے خبر پہونچائی تہی اوسنے یوقنا کو اور اون سو سوارون کو باندہ لیا اللہ کی قدرت دیکھو
وادرس کا بیٹا لاوُن چپکے سے یوقنا پاس آیا اور بولا اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ واشہد
ان محمدا عبدہ ورسولہ اوس نے یوقنا کو اور سب مسلمانون کو کہول دیا اور اپنے
باپ کے قتل کرنیکو گیا کیا دیکہتا ہے کہ اوسکا سر نہین ہے لاوُن کی بہنون نے کہا کہ ہمنے تیری
باتین سنی تہین ہمنے خالص اللہ کیواسطے اوسکو قتل کیا کہ ایسا نہو اوسکو خبر پہونچی اور وہ تجکو
قتل کرڈالے اور ایک راوی نے یون فرمایا ہے کہ مالک اشتر قلعہ مین گئے اور وادرس کو قتل
کیا ہوا پایا تو پوچہا کہ اسکو کسنے قتل کیا لاوُن نے کہا کہ میرے بہائی لوقا نے اور وہ عمر مین مجھسے
بڑا ہے مالک اشتر نے لوقا سے پوچہا کہ تو نے اپنے باپ کو کیون قتل کیا رومیون مین تیرے سوا
ہمنے کسیکو نہین سنا کہ اوس نے اپنے باپ کو قتل کیا ہو لوقا بولا کہ تمہارے دین کی محبت مین
مینے یہہ کام کیا کیونکہ اس قلعہ کے عبادت خانہ مین ایک بڑی عمر کا پادری ہے ہم اوس سے
انجیلین پڑہتے ہین مینے ایک دن تنہائی مین اوس سے پوچہا کہ ملک شام پر عرب کا غلبہ کیونکر
ہوا عرب سے زیادہ کوئی قوم کمزور نہین اور اللہ تعالی نے اونکی مدد کی کہین ہمنے رومیون کے
کتابون مین یہہ پڑہا ہے وہ پادری بولا کہ ہان مینے پڑہا ہے اور ہرقل بادشاہ نے مجکو پہلے
سے خبر دی تہی کہ عرب لوگ ضرور اس زمین کے مالک ہونگے مینے اوس پادری سے پوچہا کہ
اس قوم کے نبی کے حق مین تم کیا کہتے ہو کہا بیشک ہماری کتاب مین یہہ بات ہے کہ اللہ
تعالی بہیجیگا ایک نبی حجاز زمین سے اور بشارت دی ہے اونکی عیسی مسیح نے اور ہم نہین
جانتے کہ یہہ وہ ہین یا نہین لوقا نے کہا مین سمجھ گیا کہ یہہ مجھہ سے چہپاتا ہے جب مینے یوقنا کو اور اوسکی
رفیقون کو قید دیکہا تو مینے دل مین کہا کہ یوقنا نے اپنے بہائی کو مار ڈالا تہا وہ عمر دین سے

خوب بڑا انتخاب جوانکے دین مین آگیا تو اون کے دین کا حق ہونا اوسپر کھل گیا تب ہی مسلمان
ہوا پہر بیٹے اپنے باپ کو قتل کیا تمہاری دین کی محبت مین لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پہر
قیدیون مین وہ پادری بھی ملا اور وہ بھی مسلمان ہوا واقدی فرماتے ہین کہ مجھسے فرمایا عامر
نے جو یحیی کے بیٹے وہ روایت کرتے ہین اسد سے جو مسلم کے بیٹے وہ دارم سے جو عیاش کے بیٹے
وہ اپنے دادا سے اونہون نے فرمایا کہ اعزاز کے لوگ مسلمان ہوئے کیونکہ اونکا پادری
مسلمان ہوا اور یوقنا اور دوسو سوار اون کے چچازادون اور رشتہ دارون مین سے جو پکے
ایمان والے تھے انطاکیہ کیطرف چلے اور بادشاہ پاس پہونچے اور بادشاہ سے کہا کہ ہم عربون سے
بہاگے ہین اس تدبیر سے بادشاہ کے یہان اونہون نے بڑا دخل پایا اور ابو عبیدہ رضہ نے
ضرار ابن ازور کو دوسو سوارون کے ساتھہ بہیجا اور حکم کیا کہ ملک شام کے اوترطرف جاؤ
یہہ لوگ چلے اور رومیون سے خوب لڑے ضرار کو اور اون کے ساتھہ والون کو رومیون نے
قید کرلیا اور ہرقل تک پہونچایا سفینہ رضہ جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد غلام تھے وہ
بھی ضرار کے پاس حاضر تھے سفینہ رات کیوقت بہاگے تاکہ ابو عبیدہ کے پاس جاوین
ایک بڑا شیر سامنے آیا سفینہ بولے اے ابو الحارث مین سفینہ ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
آزاد غلام ہون اور میرا ایسا ایسا حال ہے تب شیر آیا اور اون کے پہلو مین کہڑا ہوا سفینہ
کہتے ہین کہ مین چلا اور وہ میرے پہلو مین رہا یہان تک کہ مین اپنے صلح کے مقام مین پہونچا
پہر اوس نے مجکو چہوڑ دیا اور چلا گیا اور اون قیدیون کا حال یہہ ہوا کہ وہ ہرقل کے سامنے
لائے گئے ہرقل نے قیس ابن عامر رضہ سے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی باتین پوچھین
اونہون نے بہت باتین بیان فرمائین اور ضرار یوقنا کے سپرد ہوئے اونہون نے اونکو کہانا
کہلایا اور پانی پلایا ادہر سے ابو عبیدہ فوج لیکر پہونچے اور اللہ کے ذکر مین آوازین بلند کین
اور کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی کثرت کی کافرون پر جہاد شروع ہوا اقلنطانوس جو
نقطانیوس کا بیٹا تھا مدائن اور بڑے رومیہ کا حاکم تھا وہ ہرقل کی مدد کے لیے چلا رومیہ
مین ایک بڑا طلسم خانہ تھا اوسمین ایک کوٹھری تھی قلنطانوس نے اوسکو کہولا اوسمین
ایک تختی پر یونانی حرفون سے لکہا تھا کہ ہمنے حکمت اور اسرار سے یہہ بات دیکھی کہ جب ایام

اور گمراہی زمین پر عام ہوگی تب ہدایت کا چراغ زمین عرب سے نکلیگا اور اندھیرا جہالت
کا دور کریگا اور لوگون کو اس بات کی طرف بلاوے گا کہ اللہ کو اکیلا جانو زمین کے اور پہاڑ کے
لوگ اوس کے تابع ہوجاینگی بعد اوسکے ایک شخص حاکم ہوگا جسکا جسم دبلا اور دل سچائی
کے نور سے روشن ہوگا وہ اوسکے دین کو مضبوط کریگا اور اوس کے بعد ایک شخص ہوگا
سیاہ آنکھون والا قیصر کا ملک لینے والا اوسکا حملہ غالب ہوگا اوس کی صفت عدل ہے
اوسکا جبہ پیوند دار ہے اوسکی تلوار درہ ہے اوسکے زمانہ مین دولتین جاتی رہین گی اور فارس کے
بادشاہون پر زوال آویگا اور اوسکے بعد وہ ہوگا جسمین یہہ حکمت کا گھر کھلیگا تو برکت والا وہ شخص
ہے جو حق کا تابع ہو اور باطل سے منہہ موڑے فلنطانوس نے جب اوسکو پڑھا دہان کے
داروغہ سے پوچھا کہ تم اس حکمت کے مقدمہ مین کیا کہتے ہو اوس نے کہا میرے نزدیک
اب ہرقل کی دولت تمام ہوئی اور اوس کی بادشاہت زمین سوریہ سے جاتی رہے
اور رومیون کی بادشاہت وہان سے استنبول مین یعنے قسطنطنیہ مین چلی گئی
فلنطانوس چلے اور ہرقل سے ملے اور رات کے وقت اپنے خاص لوگون کو بلایا اور
اون سے فرمایا کہ اب مین عرب کی فوج مین جاتا ہون اور دین محمدی مین داخل
ہوتا ہون سب اون نے کہا اے بادشاہ ہم سب ہر کام مین تیرے ساتھہ ہین فرمایا
اچھا جب کل کی رات ہو تو ہم ظاہر مین چوکی کے طور پر نکلین اور عرب سے ملجاوین
جب فلنطانوس نے یہ ارادہ کیا اونکو یوقنا ملے اور آپس مین باتین ہوئین یوقنا
کو اونکی باتون سے اسلام کے آثار ظاہر ہوئے تب یوقنا جا کر مسلمانون کے رستہ پر
کھڑے ہو رہے پھر فلنطانوس سوار ہوئے اور اپنی خیمہ سے نکلے اونہون نے دیکھا کہ چار
ہزار اون کے چچازادون اور قوم کے سردارون مین سے ایکا کر کے مسلمانون
کی فوج مین جانے کو طیار رہین جب یہہ لوگ مسلمانون کے لشکر کے قریب پہونچے
تب یوقنا اور اون کے دو سو چچازادے اون کے سامنے آئے اور اون سے باتین
کین جب یوقنا نے خوب دیکھہ لیا کہ فلنطانوس بھی مسلمان ہوچکے ہین تب اون سے
اپنا حال بیان فرمایا اور کہا ابھی جلدی مت کرو ہم مسلمانون کو اپنا حال کہلا

بھیجین اور کل تم اپنا لشکر لیکر ہرقل کے گرد کھڑے ہو جاؤ اور جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھہ والون مین سے دو سو مرد قید مین ہین جو بیس ہزار رومیون کے برابر ہین
مین انکو کھول دون اور تم ہرقل کی فوج پر حملہ کرو اور ہرقل کو پکڑ لو اور حق جہاد کا ادا
کرو اور مین اپنے ساتھیون کے ساتھہ شہر مین حملہ کرون ایکا ایک عمرو جو امیہ کے بیٹے
تے یوقنا کے پاس آئے اور یہہ خبر لائے کہ ابو عبیدہ رض نے فرمایا ہے کہ اللہ تمکو
بدلہ دے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب مین مجہہ سے رومیہ کے حاکم کا سارا
حال بیان فرمایا اور جس بات کا اوس نے ارادہ ٹھانا ہے وہ سب آپنے تبلایا اور
آپنے اوسکو بشارت دی ہے کہ اللہ نے اوسکی اگلی پچھلی گناہ بخشدی اور اگر اللہ چاہی گا
کل انطاکیہ فتح ہو جاویگا یہہ سنکر فلنطانوس کا چہرہ خوشی سے روشن ہو گیا اور ایمان
بڑہ گیا اور کہا اللہ کا شکر ہے جس نے مجکو اسلام اور ایمان کی ہدایت دی فلنطانوس
نے کہا مین گواہی دیتا ہون کہ اللہ کے سوا کوئی مالک نہین اور مین گواہی دیتا ہون
کہ محمد اوسکی بندے اور اوس کے پیغام پہونچانیوالے ہین بعد اسکے ہرقل سمندر
مین سوار ہو کر چلا گیا اور اپنے غلام کو اپنی جگہہ چہوڑ گیا اوس نے فوج طیار کی محمدیون
نے کافرون پر خوب جہاد کیا فلنطانوس نے دیکہا کہ خوب لڑائی گرم ہے اوس نے ہرقل
کے غلام کو قتل کیا رومی بہاگے ستر ہزار نصرانی قتل ہوئے اور تیس ہزار قیدی ہوئے
اور انطاکیہ کے حاکم نے جزیہ پر صلح کی راوی نے کہا ہے بعد اسکے نصاری جزیرون
مین یعنے ٹاپوؤن مین رہے اور یہہ افرنج یعنے فرنگی اونہین بہاگنیوالون کی نسل
مین ہین پہر یوقنا اور فلنطانوس اپنے لوگون کے ساتہہ آئے اور مسلمانون سے
السلام علیکم کہا اصحاب نے فلنطانوس کی تعظیم کو اوٹھہ کہڑے ہوئے اور بڑے
صحابیون نے فرمایا کہ ہمنے اپنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اذا اتاکم کریم
قوم فاکرموہ یعنے جب تم پاس کسی قوم کا عزتدار اوے تو اوسکی عزت کرو
فلنطانوس یہہ خلق اور عاجزی دیکہکر بولے واللہ حضرت عیسی علیہ السلام نے آپکی
قوم کی بشارت دی تہی پہر اون کے چچا زاد بہائی مسلمان ہوئی اور کافرون پر

جہاد کیا قلنطانوس نے کعبہ کا حج کیا پہر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پاک کی زیارت کی پہر حضرت عمر رضہ سے السلام علیکم کہا حضرت عمر رضہ اوٹھہ کھڑے ہوئے اور آپنے اور مسلمانوں نے اونسے مصافحہ کیا یعنے ہاتھ ملایا پہر قلنطانوس بیت المقدس کیطرف گئے اور وہان عبادت مین مشغول ہوئے یہان تک کہ وفات پائے ابو عبیدہ رضہ انطاکیہ کو فتح کرکے آگے بڑہے حضرت خالد نے دریائے فرات کے کنارے کے شہروں کو لوٹا اور منبج اور براعہ اور نابلس کے لوگوں نے صلح کی یادری تاریخ مین لکہتا ہے کہ ملک شام رومیون کی سلطنت کا ایک زرریز صوبہ تہا اوس کے بڑے بڑے شہرون مین سے فقط انٹی اوک یعنے انطاکیہ یونانیون کے قبضہ مین تہا فوج زیر حکم یوکنا کے گئی جس نے مذہب مسلمانون کا اختیار کر لیا اور قلعہ ارزار اور لوہی کا پل جو انٹی اوک مین دریائے اورانتیس کے اوپر تہا حملہ کرکے لے لیا اب مرج القبائل مین جہاد کا سامان ہے واقدی فرماتے ہین کہ ابو عبیدہ رضہ نے میسرہ ابن مسروق کو جہنڈا دیا تین ہزار بہادر زمین کے اون کے ساتہہ لا الہ الا اللہ واللہ اکبر پکارتے ہوئے اور قرآن پڑہتے ہوئے چلے مشکل رستے طے کئے آخر کو ہرقل کی فوج آپہونچی مرج القبائل مین بہت بڑی لڑائی ہوئی وہان خبر ملی کہ ہرقل بادشاہ قسطنطنیہ کیطرف گیا اور بولا اے زمین سوریہ تجہے سلام قیامت کے دن تک اس لڑائی مین دامس ابوالہول کو رومیون نے قید کر لیا پہر وہ چہوٹہ کر آئے اور اپنا حال مسلمانون سے بیان کیا کہ مجکو اور میرے ساتہہ والون کو رومیون نے قید کر لیا جب رات کو مین سویا تو مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا گویا آپ فرماتے ہین کہ اے دامس تجہے کچہہ ڈر نہین اور تو جان لی کہ اللہ کے نزدیک میرا مرتبہ بڑا ہے پہر آپنے اپنے مبارک ہاتہہ کو زنجیرون پر پہیرا وہ کہل گئین اور طوقون پر بہی ہاتہہ پہیرا وہ بہی جدا ہوگئے اور میرے ساتہہ والون پر بہی ایسا ہی معاملہ کیا اور فرمایا تم خوشی کرو اللہ کی مدد کی کہ مین محمد ہون اللہ کا پیغام پہونچانے والا پہر آپ پوشیدہ ہوگئے اور ہمنے تلوارین لیکر کافرون پر حملہ کیا اللہ اور رسول نے اونپر ہماری مدد کی مسلمانون نے یہہ احوال سنکر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہا اور جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بہیجا پہر رومیون سے بڑی لڑائی ہوئی اور مسلمانون کی

نشانی یہہ تھی کہ النصر النصر کہتے تھے اور سودان یعنے حبشی لوگ یا محمد یا محمد کہتے تھے آخر اللہ نے
محمدیون کو فتح دی رومی سب بھاگ گئے اور ہرقل انطاکیہ سے بھاگنے کے بعد مر گیا اور کہا
جاتا ہے کہ وہ مسلمان ہو کر مرا واقدی نے ابو سعید رض تک سند پہونچائے کہ اونہون نے
فرمایا کہ ہرقل جب انطاکیہ سے نکلا تب وہ مسلمان تھا واللہ اعلم اب یہہ بیان ہے
کہ عمرو ابن عاص نے یوقنا کی مدد سے قیساریہ اور صور کو فتح کیا واقدی لکہتے
ہین کہ عمرو ابن عاص رض فوج لیکر قیساریہ کیطرف چلے قیساریہ مین قسطنطین جو ہرقل کا
بیٹا تھا اوس کے ساتھ اسی ہزار کا لشکر جمع تھا اوس نے اون مین سے بیس ہزار کو
بہیجا اور مسلمان پانچ ہزار تھے مسلمان سوار ہوئے اور بلند آواز سے بولے لا الہ
الا اللہ واللہ اکبر تب اونکو جواب دیا پہاڑون اور ٹیلون اور پتھرون اور درختون نے
اور جو اوس مین کے بسنے والے تھے اون کی آوازین سنکر کافرون پر رعب پڑ گیا اور
خود شہزادے نے سنا اور اسلام کے لشکر کو دیکھا تو کہا پہلے تو یہہ لوگ اس کثرت سے
نہ تھے فقط پانچ ہزار تھے اب بیشک اللہ نے انکی مدد کے لئے فرشتون کی فوج بہیجی
شہزادے نے ایک پادری کو بہیجا اور کہلا بہیجا کہ اپنے کسی سردار کو بہیجو ہم اوس سے
باتین کرین عمرو ابن عاص رض شہزادے کے لشکر مین گئے اوس نے چاہا کہ اونکو اپنے
ساتھ تخت پر بٹہاوے عمرو رض زمین پر بیٹھ گئے قسطنطین بولا اے عمرو روم اور
عرب مین رشتہ داری ہے اور رشتہ دارون کو آپس مین خونریزی کرنا مناسب نہین
عمرو نے کہا جب دو بہائی دین مین برخلاف ہون تو ایک کو دوسرے کا قتل حلال ہے
اور روم اور عرب کا رشتہ کیونکر قریب ہے قسطنطین بولا ہمارے باپ آدم ع ہین پہر
نوح ع پہر ابراہیم ع اور عیص بیٹے اسحاق کے اور اسحاق بہائی اسمعیل کے اور اسحاق
اور اسمعیل دونون بیٹے ابراہیم ع کے عمرو بولے تو اس بات مین سچا ہے کہ عیص
اور ہم ایک باپ کی اولاد ہین اور باپ ہمارے اسمعیل ع تھے پہر عمرو نے سب رومیون
کو خطاب فرمایا کہ تم سب مسلمان ہو جاؤ قسطنطین بولا ہم اپنے باپ دادا کا دین نہ
چھوڑین گے عمرو بولے پہر جزیہ دو قسطنطین بولا کہ لوگ اس بات مین میرا کہنا نہ مانینگے

میرے باپ نے یہی بات کہی تھی سب نے اوسکی قتل کا ارادہ کیا تھا عمرو بولے اب تمپر جہاد ہوگا پھر
کافرون نے فوجین طیار کین محمدی فوجون نے اونپر خوب جہاد کیا قیدمون ایک سردار رومیون
کا تھا حضرت شرجیل نے اوسکو قتل کیا او طلیحہ جو خویلد کا بیٹا تھا جس نے جہوٹھہ موٹھہ پیغمبری کا
دعوی کیا تھا اوس نے توبہ کی اور محمدی دین مین آیا اور قیدمون کے قتل مین شرجیل رضہ
کی مدد کی پھر طلیحہ مدینہ شریف مین حضرت عمر رضہ کی خدمت مین حاضر رہا واقدی رحہ فرماتے ہین
کہ جسوقت قیدمون قتل ہوا مہینہ شدت کا تھا اور سردی بہت تھی تو لوگون نے جابیہ
کیطرف پناہ لی اور اوس کی دیوارون کی آڑ پکڑی اور قسطنطین کے دل مین ڈر گہر کر گیا
اور کہنے لگا کہ اے رومیو تم جانتے ہو کہ ان عربون کے سامنے یرموک کا لشکر نہ ٹھیر
سکا اور میرا باپ قسطنطنیہ مین پلٹ آیا اور یہ لوگ تمام ملک شام کے مالک ہوگیے
سوای اس کنارے کے اور کچہہ باقی نہین یہ کہکر قسطنطین اور اوسکے ساتھہ والے
قیساریہ کیطرف بھاگ گئے اور طرابلس والون نے قسطنطین سے مدد مانگی اوس نے
تین ہزار سوارون کی فوج بھیجی اور یوقنا ابو عبیدہ رضہ کے پاس سے چلے اور حلب کے
لوگ جو مسلمان ہوئے تھے وہ اون کے ساتھہ ہوئے اور وہ چار ہزار سوار تھے اور اونکے
سوا مسلمانون کے لشکر مین تین ہزار سے زیادہ اور تھے جو مسلمان ہوئے تھے یوقنا
اور اونکے ساتھہ کے مسلمان رومیون کا لباس پہنے ہوئے تھے وہ سب طرابلس کے
قلعہ مین جا پہونچے اور وہان کے سب رئیسون کو پکڑ لیا اور فرمایا اے طرابلس کے لوگو ہم
پہلے اندہیری مین تھے صلیب کو سجدہ کرتے تھے اور تصویرون اور قربان کی تعظیم کرتے
تھے اور اللہ کے لیے بیوی اور بیٹا ٹھہراتے تھے اللہ تعالی نے ہماری راہ بتانے کے لیے یہہ
لشکر عرب کا بھیجا پھر ہمنے اون سے راہ پائی اون کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے
جنکا ذکر تورات مین ہے اور حضرت عیسی علیہ السلام نے اونکی بشارت دی ہے اونکا
قول سچ ہے وہ اللہ کو ایک جانتے ہین اوسکو بیوی اور بیٹے سے پاک جانتے ہین اب
تم محمدی دین کو قبول کرو یا جزیہ دو یہ سنکر بعضے لوگ مسلمان ہوئے اور بعضون نے جزیہ قبول
کیا ادہر عمرو ابن عاص رضہ قیساریہ کے دروازے پر اوترے یوقنا نے عجب کام کیا قریب

پچاس جہازون کے سمندر کے گھاٹ پر آئے وہ اسباب اور ہتیار قسطنطین کیطرف لئے
جاتے تھے یوقنا اونسے مل گئے پھر دہوکا دیکر اون سب کو قید کر لیا پھر یوقنا جہازون پر سوار ہوکر
مقام صور کیطرف چلے جب وہان پہونچے وہان والون سے کہا ہم اسباب اور رسد لائے ہین
اور قیساریہ کیطرف بادشاہ پاس جاتے ہین یہہ کہکر اون مین مل گئے نوسو آدمی اون کے ساتھ
گئے باقیون کو جہازون پر چھوڑ گئے جب کہانے کو بیٹھے کسی جاسوس نے وہان کے حاکم پر یوقنا
کا بھید کہول دیا اوس نے سنتے ہی یوقنا کو اور اون کے ساتھیون کو قید کر لیا اور عمرو ابن
عاص مع دو ہزار سوار صور پر پہنچے صور کے حاکم نے دیکھکر کہا یہہ تہوڑے سے ہین اوسکا
نام ارمویل تھا وہ لڑنے کو نکلا اور اپنے چچا کے بیٹے باسیل کو یوقنا کی نگہبانی کے لئے مقرر کیا
باسیل اگلی کتابین پڑہے ہوئے تھے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اونہون نے بحیرا
درویش رح کے عبادت خانے مین دیکہا تھا یہ اوس وقت کا ذکر ہے جب جناب محمد صلی اللہ
علیہ وسلم پر قرآن کا اوترنا شروع نہین ہوا تھا باسیل بحیرا رح کی ملاقات کو گئے تھے اور
وہان قافلہ قریشیون کا اور اونٹ حضرت خدیجہ رض کا آیا تھا اوسکی ساتھ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم تھے بحیرا رح نے دیکہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر ابر کا ٹکڑا دہوپ سے
سایہ کئے ہوئے تھا بحیرا اوٹھے یہہ بتا اون نبی کا ہے جو تہامہ کی زمین سے بہیجا جاویگا
پھر وہ قافلہ اوترا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک سوکھے پیڑ کے نیچے اوترے اور اوسکا
تکیہ کیا وہ درخت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے سبز ہو گیا پھر بحیرا رح نے قریشیون کی
دعوت کی سب قریشی عبادت خانہ کے اندر دسترخوان پر آئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
اکیلے اونٹون کے پاس رہ گئے بحیرا رح بولے کیا تم مین کوئی شخص مقام مین رہ گیا اونہون نے
کہا کہ ہان ہم ایک جوان کو نگہبانی کے لئے چہوڑ آئے ہین کہا اوسکا کیا نام ہے کہا محمد بیٹے عبداللہ کے
بحیرا رح بولے کیا اونکی مان باپ مر گئے سب نے کہا ہان کہا کیا اونکو چچا اور دادا نے
پالا ہے سب نے کہا ہان بحیرا رح بولے اے قریشیو واللہ وہ شخص سردار ہے اور
اوسکے سبب سے تمہاری عزت بڑہیگی لوگ بولے تم نے کیونکر جانا بحیرا رح بولے جسوقت
تم اس میدان مین ظاہر ہوئے اوس شخص کے سجدہ کو ہر پتھر اور ہر درخت جھک گیا

باسیل حیران رہگیا اور اس بات کو دل مین رکہا جب حاکم صور کا شہر کے سبب انکو لیکر لڑائی کے لئے
شہر سے نکلا باسیل نے شہر کو خالی پایا یوقنا پر اپنا اسلام ظاہر کیا اور اونکو اور اونکی ساتہہ والون کو
کہول دیا اور جیلکی سے دریا کیطرف کا دروازہ کہول دیا اور دریا مین جہاز والے مسلمانون سے
جا ملے وہ لوگ آئے اور شہر مین داخل ہوئے یوقنا نے اور سب مسلمانون نے بلند آواز سے
پکارا لا اله الا الله محمد رسول الله شہر مین جو بوڑھے اور کمزور لوگ باقی تھے اونھون نے یہ آواز
سنی سب کے ہوش اوڑ گئے اور دل کانپ گئے صور کے حاکم نے یہ آواز سنی اوسکی فوج
بہاگی اور مسلمانون نے اون سبکو قتل کیا اور اونکی خیمے اور جو کچہہ اون مین تہا سب لے لیا
یوقنا نے شہر کا دروازہ کہول دیا محمدی لوگ صور مین داخل ہوئے اور رومیون کا سارا مال
سمیٹ لیا رومیون نے الامان پکارا محمدیون نے اونکو امان دی اون مین کے اکثر لوگ
مسلمان ہوئے قسطنطین کو یہ خبر پہونچی وہ بہی قسطنطنیہ کیطرف بہاگ گیا اے ایمان والو
حضرت اشعیا علیہ السلام کے تئیسوین باب کے اخیر مین الله تعالی نے وعدہ کیا تہا کہ صور
کا مال الله تعالی کے لئے پاک ہوگا اور اون لوگون کو ملے گا جو الله کے حضور مین رہتے ہین
کہ کہا کے آسودہ ہون اور عمدہ پوشاک پہنین یہ اس بشارت کا صاف ظہور ہوا واقدی فرماتے
ہین کہ قیساریہ والون نے عمرو ابن عاص سے صلح کرلی عمرو ابن عاص قیساریہ مین داخل
ہوئے پہر عمرو ابن عاص رض نے عون بن مسلمہ کو صور کا حاکم کیا وہ بوڑہے تہے اور حضرت نبی صلی
الله علیہ وسلم کے ساتہ حنین کی لڑائی مین حاضر ہو چکے تہے یہ خبرین شہر رملہ اور عکا اور عقلان
اور نابلس اور طبریہ مین پہونچین ان سب شہرون کے لوگون نے مسلمانون سے صلح کی اسیطرح
بیروت اور جبلہ اور لاذقیہ والون نے اطاعت کی الله تعالی نے محمد صلی الله علیہ وسلم
کی برکت سے محمدیون کو تمام ملک شام کا مالک کردیا واقدی رح فتوح مصر مین فرماتی
ہین کہ ملک شام مین کوئی جگہہ باقی نہین رہی سب جگہہ مسلمان مالک ہوئے اور نکال
دئے گئے اور وہان رہے الله نے اونکی نسل بڑہائی اب یہ بیان ہے کہ محمدیون نے
حلوان کو فتح کیا اور وہان ایک پہاڑ مین برتولما حواری کے صاحبزادہ سے
ملاقات ہوئی جناب شیخ محیی الدین ابن عربی رح نے فتوحات کے چہتیسوین باب مین

ابوعبداللہ حافظ تک یعنے حاکم محدث تک اپنی سند پہونچائی کہ ابوعبداللہ حافظ نے فرمایا کہ
ہمسے فرمایا ابوعمرو عثمان ابن احمد ابن سماک نے بغداد مین اونہون نے لکھوا دیا کہ ہمسے فرمایا
یحیی ابن ابی طالب نے کہا کہ ہمسے فرمایا عبدالرحمن ابن ابراہیم راسبی نے کہ ہمسے فرمایا
مالک ابن انس نے وہ روایت کرتے ہین نافع سے وہ ابن عمر رض سے اور مولانا جلال الدین
سیوطی رح نے بھی لآلی مصنوعہ مین خطیب کی کتاب سے نقل کیا ہے کہ اونہون نے عبدالرحمن
ابن ابراہیم راسبی تک سند پہونچاکر بھی سند ابن عمر رض تک پہونچائی کہ اونہون نے فرمایا
کہ سعد ابن ابی وقاص رض جب قادسیہ مین تھے تب حضرت عمر رض نے اونکو لکھہ بھیجا کہ
نضلہ ابن معاویہ کو عراق کے حلوان کیطرف بھیجو کہ اوسکی دہوب پڑتے ہوئی میدانون
کو لوٹین تب سعد رض نے نضلہ کو تین سو سوارون مین بھیجا وہ چلے اور عراق کے
حلوان تک آئے اور اوسکی دہوب پڑتے ہوئی میدانون کو لوٹا اور لوٹ کا مال اور قیدیون
کو پایا وہ لوٹ کو اور قیدیون کو لیکر چلے یہان تک کہ عصر کا وقت آیا اور قریب تھا کہ سورج
ڈوب جاوے تب نضلہ نے لوٹ کا مال ایک پہاڑ کے پاس رکھدیا اور کھڑے ہوکر اذان
کہی جب کہا اللہ اکبر اللہ اکبر تو ایک پہاڑ مین سے ایک جواب دینے والا جواب دیتا ہے
کہ اے نضلہ تونے بڑے کی بڑائی کی یہہ بولے اشہد ان لا الہ الا اللہ اوس نے کہا یہہ کلمہ
اخلاص کا ہے اے نضلہ یہہ بولے اشہد ان محمدا رسول اللہ اوس نے کہا وہی ڈرسنانے
والے ہین اور وہی ہین جن کی بشارت ہمکو عیسی ابن مریم نے سنائی اور اونہین
کی امت کی تمامی پر قیامت قائم ہوگی یہہ بولے حی علی الصلوۃ اوس نے کہا خوبی ہے
اوسکے لئے جو اوسکی طرف چلے اور اوسکو ہمیشہ پڑھے یہہ بولے حی علی الفلاح اوس نے
کہا مراد کو پہونچا جس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کہنا مان لیا اور یہی امت محمد کا
باقی رہنا ہے یہہ بولے اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ اوس نے کہا اے نضلہ تونے پورے
اخلاص کا کلمہ کہا اللہ نے اوس کے باعث سے تیرا بدن آگ پر حرام کردیا جب اونہون نے
اذان سے فراغت کی ہم اوٹھے اور ہمنے کہا تم کون ہو اللہ تم پر رحم کرے فرشتے ہو یا جنون
مین سے یہان کے رہنے والے ہو یا اللہ کے بندون مین سے کوئی یہہ آکر سنائی ہو

تمنے اپنی آواز سنائی اب ہمکو اپنی صورت دکہاؤ کہ ہم اللہ کے ایلچی ہین اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے ایلچی ہین اور عمر ابن الخطاب رضہ کے ایلچی ہین تب وہ پہاڑ پہٹ گیا اور چکی کی
طرح کا ایک سر ظاہر ہوا اونکا سر اور داڑہی سفید تہی اور اوپر اون کے دو پرانے کپڑے تہے
اونہون نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ہمنے کہا وعلیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
تم کون ہو اللہ تمپر رحم کرے فرمایا مین زریب ہون بیٹا برثملا کا وصی ہون اچہی بندی عیسی
ابن مریم کا اونہون نے مجکو اس پہاڑ مین بسایا ہے اور میرے واسطے دعا کی ہے کہ میری
عمر لنبی ہو اوسوقت تک کہ وہ آسمان سے اوترین گے اور سور کو قتل کرین گے اور صلیب کو
توڑین گے اور نصارےٰ نے جو نیا دین نکالا ہے اوس سے بیزار ہون گے اس جگہ
فتوحات کی روایت جو ابو عبد اللہ حافظ سے ہے اور لآلی مصنوعہ مین جو دوسری روایت
ابن ابی الدنیا کی کتاب سے ہے ان دونون روایتون مین اتنا زیادہ ہے کہ اونہون نے
پوچہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہے ہمنے کہا اونکو اللہ نے اوٹہا لیا تب وہ بڑی
دیر تک روئی یہانتک کہ اونکی داڑہی آنسوؤن سے تر ہو گئی پہر فرمایا کہ آپکے بعد تم مین کون
حاکم ہوا ہمنے کہا ابو بکر کہا پہر اونکا کیا حال ہے ہمنے کہا اونکو بہی اللہ نے اوٹہا لیا کہا پہر اونکی
بعد تم مین کون حاکم ہوا ہمنے کہا عمر اب یہان سے فتوحات کی روایت جو ابو عبد اللہ حافظ
سے ہے اور لآلی مصنوعہ مین جو خطیب کی روایت ہے دونون مین یون ہے کہ اونہون نے
فرمایا کہ جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات مجکو نہ ملی تو عمر کو میری طرف سے سلام کہنا اور
کہنا کہ اے عمر سیدہی راہ چلو اور بیچ بیچ کی چال چلو کہ معاملہ نزدیک ہے اور یہ خصلتین جنکی
مین خبر دیتا ہون اونکی اونکو خبر دو کہ اے عمر جب یہہ خصلتین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی
امت مین ظاہر ہون تو بہاگنا یہہ بہاگنا ہے جب مرد مردون کو لیکر اور عورتین عورتونکو
لیکر بے پروا ہو جاوین گی اور لوگ اپنی نسب کے سوا اپنا نسب بتاوین گے اور اپنے
آقاؤن کے سوا اورون کے نام سے اپنے تئین کہلاوین گے اور اونکا بڑا اون کے چہوٹے
پر رحم نہ کریگا اور اونکا چہوٹا اون کے بڑے کی عزت نہ کریگا نیک کام کا حکم نہ کیا جاویگا
اور بری کام سے منع نہ کیا جاویگا اور اونکا عالم علم اسلئے سیکہیگا کہ اوسکے وسیلے سے .

اشرفیان اور رذیلی کھینچی اور مینہ شدت کی گرمی ہوجاویگا اور بیٹا غصہ کا باعث ہوجاویگا
اور لمبی منبر بناوینگے اور قرآنون پر چاندی لگاوینگے اور مسجدون پر سونا لگاوینگے اور
رشوت پھیلاوینگے اور عمارت کو مضبوط بناوینگے اور جی کی چاہت کے تابع ہونگے
اور دین کو دنیا کے ساتھہ بیچینگے اور خون کو ہلکا سمجھینگے اور رشتون کو توڑینگے اور
حکم کو بیچینگے اور سود کھایا جاویگا اور اپنا غلبہ کر لینا فخر ہوگا اور دولتمند ہونا عزت کا باعث
ہوویگا اور مرد اپنے گھر سے نکلیگا تو اوسکی طرف وہ شخص اوٹھہ کھڑا ہوگا جو اوس سے بہتر
ہے اور اوس پر سلام کہیگا اور عورتین زینون پر سوار ہونگی پھر وہ ہمسے غائب ہوگئے
انصاریہ نے یہ حال سعد رض کو لکھہ بھیجا اور سعد رض نے حضرت عمر رض کو لکھہ بھیجا تب حضرت
عمر رض نے سعد رض کو لکھا کہ تم اور جو تمہارے ساتھہ ہجرت والے اور مدینہ والے ہین تم اور
وہ جاو یہانتک کہ اوس پہاڑ پر اوترو پھر اگر اون سے ملاقات ہو تو میری طرف سے اونکو
سلام کہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو خبر دی ہے کہ عیسی ابن مریم علیہ السلام کے
ایک وصی اوس پہاڑ مین عراق کے کنارے پر اوترے ہین پھر سعد رض چار ہزار ہجرت
والون اور مدینہ والون مین نکلے یہانتک کہ اوس پہاڑ پر چالیس دن اوترے رہے
اور ہر نماز کے وقت اذان کہتے رہے کچھہ جواب نہ سنا اسی روایت کو مولانا جلال الدین
سیوطی رح نے لآلی مصنوعہ مین دوسری سند سے یون لکھا ہے کہ ابن ابی الدنیا نے
فرمایا کہ ہمسے فرمایا محمد ابن عثمان عجلی نے کہا کہ ہمسے فرمایا سلیمان ابن احمد نے کہ ہمسے فرمایا
محمد ابن حبیب رملی نے وہ روایت کرتے ہین ابن لہیعہ سے وہ مالک ابن ازہر سے وہ نافع
سے وہ ابن عمر رض سے پھر آگے ویسا ہی بیان ہے پھر ایک اور سند یون پہونچائی کہ ابن
ابی الدنیا فرماتے ہین کہ ہمسے فرمایا صلت ابن مسعود جحدری نے کہ ہمسے فرمایا حماد ابن
زید نے کہ ہمسے فرمایا عبید اللہ ابن یحیی نے وہ روایت کرتے ہین ابو جعفر محمد ابن علی
سے یعنے امام محمد باقر علیہ السلام سے اونہون نے فرمایا کہ جب سعد عراق کے حلوان
پر غالب ہوئی پھر آگے ویسا ہی بیان ہے اس روایت مین یون ہے کہ اونہون نے
فرمایا مین زریب ہون بیٹا برثملا کا جو عیسی ابن مریم کے حواریون مین سے ہین اور مین

گواہی دیتا ہون کہ اللہ کے سوا کوئی مالک نہین اور محمد اللہ کے پیغام پہونچانیوالے ہین اور
اللہ کے پاس سے سچا دین لائے ہین مجکو اونکا مقام معلوم ہو گیا تھا اور مینے اون کے
پاس جانیکا ارادہ کیا تھا پھر میرے اور اون کے بیچ مین فارس کے کافر آڑ ہو گئے اب
تم اپنے ساتھی کو میری طرف سے سلام کہنا خطیب نے فرمایا کہ راسبی نے مالک سے
یہہ اجنبی حدیث روایت کی ہے اور ابن لہیعہ بھی لوگون سے روایت کرتے ہین اور بیچ والے
کا نام نہین لیتے اور سلیمان ابن احمد بھی ہین مولانا جلال الدین رح فرماتے ہین کہ بیہقی نے
دلائل مین اس حدیث کو پہلی سند سے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ ابو عبد اللہ حافظ
نے کہا کہ عبد الرحمن ابن ابراہیم راسبی نے اسیطرح کہا ہے کہ مالک ابن انس سے اور
کسی نے اونکی موافقت نہین کی اور یہہ حدیث مالک ابن انس سے پہچانی جاتی ہے وہ
نافع سے روایت کرتے ہین اور وہ مرد جانے ہوئے نہین ہین اس حدیث کے سوا
اونکا ذکر ہمنے نہین سنا پھر بیہقی نے ابو عبد اللہ حافظ کی زبانی سلیمان ابن احمد تک سند پہونچائی
اور یہہ حدیث بیان فرمائی پھر کہا کہ یہہ حدیث اس سند سے ٹھیک معلوم ہوتی تمنے
اور وہ بہت کچی سند ہے اور ابو نعیم نے دلائل مین یحیی ابن ابراہیم ابن ابی قبیلہ تک سند
پونچائی وہ روایت کرتے ہین زید ابن اسلم سے وہ اپنے باپ سے کہ حضرت عمر رض نے
سعد کو لکھہ بھیجا اور واقدی نے عبد العزیز ابن عمر سے روایت کی وہ معاویہ ابن نضلہ
سے اور خطیب نے امام مالک کے راویون مین ابراہیم ابن رجا تک سند پہونچائی اونہون نے
کہا کہ ہمسے فرمایا مالک ابن انس نے پھر دوسری سند ابراہیم مجری تک پہونچائی اونہون نے
کہا کہ مجکو خبر دی مالک ابن انس نے وہ نافع سے وہ ابن عمر رض سے امام ذہبی نے میزان
نے فرمایا کہ ابراہیم ابن رجا جو امام مالک سے روایت لائے وہ پہچانے نہین جاتے اور معاذ
ابن مثنی جو مسدد کی مسند کے راوی ہین اونہون نے جو اوس مین پڑہا ہے اوس مین
فرماتے ہین کہ ہمسے فرمایا حسن ابن ابی شعیب نے کہ ہمسے فرمایا عثمان ابن عبد الرحمن
حرانی نے کہ ہمسے فرمایا مقتصر ابن دینار نے وہ روایت کرتے ہین عبد اللہ ابن ابی
الہذیل سے اونہون نے کہا کہ سعد رض نے نضلہ ابن عمرو انصاری کو بھیجا آگے

بیان ہے اس روایت مین یون ہے کہ لشمنایے کہا آے زریب تم ہمکو اون باتون کی خبر دو
کہ ہم اون سے پہچانین کہ ہماری دنیا گئی اور ہماری آخرت سامنے آئی اونہون نے کہا جب تمہارے
مرد تمہارے مردون کو لیکر اور تمہاری عورتین تمہاری عورتونکو لیکر بے پروا ہوجاوینگی اور
تمہارا اناج بہت ہوگا پر اوسکی باعث سے تمہارا بہاو اور زیادہ مہنگا ہوجاویگا اور
تمہاری بادشاہت تمہارے لڑکون مین ہوگی اور تمہارے منبرون پر وعظ کہنے والے
تمہارے غلام ہونگے اور تمہارے سمجھدار لوگ تمہارے حاکمون کیطرف جھکینگے اور
اونکو واسطے حرام کو حلال کردینگے اور حلال کو اونپر حرام کردینگے اور اونکی خواہش
کے موافق اونکو فتوے دینگے اور قرآن کو اپنے آوازون سے الحان اور باجا بنا کر اونگے
اور تم اپنی مسجدون مین آرایش کروگے اور اپنے منبر لنبی بناؤگے اور اپنے قرآنون کو سونے
اور چاندی سے رونق دوگے اور تمہاری عورتین زینون پر سوار ہونگی اور تمہارے
امیر خوجون سے مشورہ لینگے اور جو بیگناہ ہے وہ اسلیے قتل کیا جاویگا کہ عام لوگ
اوسکی باعث سے نصیحت پکڑین اور مینہہ گرمی کے لیے اور بیٹا دل جلانے کے لیے
باقی رہجائیگا اور خیرات کم ہوگی کہ تو مسکین کو دیکھیگا کہ برس سے برس تک اوسکو سائل
درہم نہ دیئے جاوینگے جب یہہ حال ہوگا تب تمپر رسوائی اور بلا نازل ہوگی حافظ ابن
حجر نے مطالب عالیہ مین فرمایا کہ یہہ اس سند سے غریب ہے یعنے ایک ہی راوی ہے
مینے اس طول سے اسکو نہین دیکھا مگر اسی سند سے فائدہ یہہ جو فرمایا کہ مرد مردون کو
لیکر اور عورتین عورتون کو لیکر بے پروا ہوجاوینگے اسکا یہہ مطلب کہ مرد مردون
سے بدکاری کرینگے عورتون کی پروا نہ رکھینگے اور عورتین عورتون سے بدکاری
کرینگی مردون کی پروا نہ کرینگے اور مینہہ گرمی کے لیے ہوگا یعنے گرمی کی طرح ناگوار ہوگا
بہت کثرت سے ہوگا یا اوسکی باعث سے اناج خراب ہوجاویگا اور حکم بیچا جائیگا یعنے
شریعت کے حکم کو بدلینگے یہہ جو فرمایا کہ تم مسجدونکی آرایش کروگے اور قرآن کو
سونے چاندی سے رونق دوگے اسکا یہہ مطلب کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو
دنیا کی آرایشون سے رغبت نہتھی اور آپکے ساتھ کے لوگ بھی آپ ہی کی راہ پر رہے گو

اس امت کے پچھلی لوگون کے دلون مین دنیا کی آرائشون کی محبت رچ گئی اپنے مکانون مین بڑے
بڑی آرائشین کرنے لگی اور اعمال قرآن کے برخلاف ہونے لگے مگر قرآن شریف کو اور مسجدون
کو سونے اور چاندی سے آراستہ کیا اور پچھلے علم والون نے اونکو اس گروہ سے اسلیئے نہ روکا
کہ اسی ذریعہ سے مسجد اور قرآن کی رغبت اُن لوگون کے دلمین آوے اور جنکا ایمان
پکا ہے اونکو دل کی آنکھون سے اللہ کے نام کا اور اوس کے کلام کا نور مسجد اور قرآن مین
دکھائی دیتا ہے اونکو سونے چاندی کی کچھ حاجت نہین اور زین پر یعنی گھوڑے پر سوار ہونا عورتون
کے حق مین بہت بڑا گناہ ہے کیونکہ یہہ مردون کی وضع ہے اور زرتُب کے باپ جنکا نام
مُرتملا لکھا ہے یہہ برتولما حواری ہین اونکا نام جو متی کی انجیل کے دسوین باب مین ہے
اوس مین پہلے لام پھر میم ہے اور اس روایت مین پہلے میم پھر لام لکھا ہے اور دو نقطہ
والی تے کی بدلے تین نقطہ والی ثی لکھی ہے ایسا فرق ان نامون مین بہت ہوجاتا ہی
ایک نام کئی کئی طرح پر بولا جاتا ہے اس حدیث کے بعضے راوی اگرچہ پہچانے ہوئی نہین
ہین مگر اسکی بہت سندین پہونچی ہین ایک سند کو دوسری سند سے قوت ملتی ہے جناب شیخ
محیی الدین ابن عربی رح فتوحات مین فرماتے ہین کہ اس حدیث کی سند مین اگرچہ گفتگو
کی گئی ہے مگر ہماری طرح کے لوگون کے نزدیک اسکا صحیح ہونا کھل گیا ہے اور یہہ زریب
اون لوگون مین تھے جنکی پاس اللہ کی طرف کی کھلی دلیل ہے اونکو اللہ نے اپنے پاس سے
سکھا دیا تھا جو ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت مین اونپر فرض کیا تھا اس
بات کا مطلب یہہ ہے کہ وہ ظاہر مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر نہین
ہوئی اور آپکے ساتھ والون سے بھی تعلیم نہین پائی مگر محمدی شریعت مین جو چیزین اونپر
فرض تھین نماز روزہ وغیرہ اوسکا علم اللہ نے اونکو دیا تھا وہ محمدی شریعت پر عمل
کرتے تھے کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اللہ نے شریعت دی تو حضرت عیسیٰ ع
کی شریعت کو موقوف کر دیا جناب شیخ محیی الدین رح فرماتے ہین کہ ہمارے نزدیک ثابت
ہوگیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اون عیسائی درویشون کے قتل سے منع
فرمایا تھا جو خلقت سے الگ ہو رہے تھے آپنے فرمایا اونکو چھوڑ دو اوس حال مین جسکی طرف

وہ الگ ہورہے ہین اور آپ نے یہہ حکم نہین کیا کہ اونکو ایمان کیطرف بلاؤ اسکا یہی باعث
ہی کہ آپ کو معلوم تھا کہ وہ اپنے پروردگار کی طرف سے کہلی دلیل پر ہین اور حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کو پیغام پہونچانی کا حکم ہوا تھا تو اگر آپکو یہہ بات معلوم نہوتی کہ اللہ اونکی تعلیم کا ذمہ دار ہے
تو آپ اس طرح نہ فرماتے اور اونکو منسوخ شریعت پر برقرار نہ رکہتے فائدہ اسکا یہہ مطلب کہ
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شریعت آپکی شریعت کے اوترنے سے موقوف ہو گئی یہہ نہین
ہو سکتا تھا کہ آپ اونکو اوس موقوف کی ہوئی شریعت پر قائم رکہتے آپکو تو اللہ کا حکم تھا کہ ہمارا
پیغام سبکو پہونچاؤ آپنے جو اپنے خادمون کو ان لوگون کی تعلیم کا حکم نہین دیا اسکا یہی
باعث تھا کہ آپ کو معلوم تھا کہ ان لوگون کو محمدی شریعت کا علم اللہ کیطرف سے مل گیا ہے
وہ اوسی پر عمل کرتے ہین **اب فارس کے آگ پوجنے والون پر جہاد کا بیان ہے**
ابن کثیر لکھتے ہین کہ سترہوین سال اہواز وغیرہ فتح ہوا اسکا باعث یہہ ہوا کہ اہواز اور
فارس والون نے یزدجرد کے حکم سے ارادہ کیا کہ بصرہ پر دوڑ پڑین حضرت عمر رض کو خبر
پہونچی آپنے سعد ابن ابی وقاص رض کو لکھہ بہیجا اونہون نے کوفہ سے اہواز کیطرف نعمان
ابن مقرن کے ساتھہ بڑا لشکر بہیجا یہہ لشکر رامہرمز تک پہونچا بڑی لڑائی ہوئی ہرمزان
جو وہان کا حاکم تھا اوسکو اللہ نے بہگا دیا نعمان نے رامہرمز پر قبضہ کر لیا اور وہان کا
مال اور اسباب سب لے لیا اور ہرمزان نے تستر مین پناہ پکڑی کوفہ کے لشکر نے تستر کو گہیر
لیا بڑی لڑائی ہوئی دونون طرف بہت لوگ قتل ہوئے براء ابن مالک رض کی دعا قبول ہوتی
تھی مسلمانون نے اون سے کہا اپنے رب کو قسم دلاؤ کہ کافرون کو بہگا دیوے وہ بولے یا اللہ
اونکو بہگا دے اور مجکو شہادت نصیب کر پہر وہ شہید ہوئے اور مسلمانون نے کافرون کو
بہگا دیا مسلمان شہر مین داخل ہوئے اور ہرمزان کو قید کر کے حضرت عمر رض کے پاس
بہیج دیا اور وہ مسلمان ہوا اصطخر جو فارس والون کا قدیم بادشاہی شہر تھا وہ بہی بڑی
لڑائی کے بعد مسلمانون کے قبضہ مین آیا ابو سبرہ سوس کیطرف گئی وہان بہت سی فارسیون
کو قتل کیا ابن جریر نے لکہا ہے کہ سوس مین قبر ایک حضرت دانیال علیہ السلام کی پائی ابو موسیٰ
رض نے حضرت عمر رض کو لکھہ بہیجا آپنے لکہا کہ اونکو دفن کر دو اور اونکی قبر کا مقام لوگون سے پوشیدہ

کہا ابو موسی رض نے ایسا ہی کیا تاریخ کامل مین ہے کہ حضرت دانیال علیہ السلام بخت نصر کے بعد فارس
کے نواح مین رہے تھے اونہون نے سوس مین انتقال فرمایا تھا اور وہان کے لوگ اون کے
جسم پاک کے وسیلے سے مینہہ مانگتے تھے حضرت عمر رض نے اونکے دفن کرنیکا حکم کیا ابن القیم رح
نے اغاثۃ اللہفان مین محمد ابن اسحاق کی مغازی سے نقل کیا ہے کہ ابو العالیہ نے کہا کہ جب ہمنے
تستر کو فتح کیا ہرمزان کے خزانہ مین ایک چارپائی تھی اوسپر ایک مرد میت تھے اون کے سر کے
پاس ایک کتاب تھی اوسکو ہم حضرت عمر رض کے پاس لے گئے اونہون نے کعب کو بلایا اونہون نے
اوسکو عربی مین نقل کیا اور ہمنے تیرہ قبرین جدا جدا کھودین اور رات کے وقت اونکو دفن کیا
اور سب قبرون کو برابر کر دیا تاکہ لوگون کو معلوم نہو اور وہ قبر کو نہ کھودین ہمنے کہا وہ لوگ اون سے
کیا امید رکھتے تھے کہا جسوقت آسمان سے اونپر مینہہ روکا جاتا تھا وہ اوس چارپائی کو باہر نکالتے
تھے تو اونپر مینہہ برستا تھا ہمنے کہا تمہارے گمان مین وہ مرد کون تھے کہا دانیال علیہ السلام تھے
اور گدی کے کچھہ بالون کے سوا اونکی کسی چیز مین فرق نہین پڑا تھا نبیون کے گوشت کو زمین نہین
گلاتی اور پھاڑنے والے جانور نہین کہاتے ابن کثیر لکھتے ہین کہ جب ہی سابور جو ایک شہر تھا وہ بھی
فتح ہوا یزدجرد ہر طرف بھاگتا پھرتا تھا یہانتک کہ اصفہان مین ٹھیرا اوسکا ایک امیر تھا اوسکا نام
سیاہ تھا اوسکے ساتھہ تین سو علم والے لوگ تھے سیاہ نے اپنے لوگون سے کہا کہ یہہ لوگ ہر جگہہ غالب
ہوتے ہین بیشک انکا دین سچا ہے وہ لوگ سبکے سب مسلمان ہوئے اور بہت اچھے مسلمان ہوئے
اونہون نے اپنی قوم کے کافرون پر بڑے بڑے جہاد کئے اب ملک مصر اور اسکندریہ کے
فتح کا بیان ہے ابن کثیر لکھتے ہین کہ ابن اسحاق اور واقدی اور ابو معشر کہتے ہین کہ سن بیس
مین مصر فتح ہوا اور سیف نے کہا ہے کہ مصر سن سولہ مین فتح ہوا اور ابو الحسن ابن اثیر نے کامل
مین اسی بات کو غلبہ دیا ہے واللہ اعلم واقدی لکھتے ہین کہ حضرت عمر رض نے ابو عبیدہ کو لکھہ بھیجا
کہ یہہ جو اللہ نے مسلمانون کو فتح دی اسلئے مین خوش ہوا اور مجکو خبر پہونچی ہے کہ بدو لوگ دنیا مین
مشغول ہوئے اور عقبی کو بھول گئے یہانتک کہ نماز مین سست ہوئے اور فرضون کو بھولے سو تم
اونپر سختی کرو اور جو کوئی اللہ کی کسی فرض مین قصور کرے اوسپر اللہ کی حدون کو قائم کرو اور
جو کوئی کسی نماز کو ترک کرے اوسکو نماز کے واسطے مارو اور جب میرا یہہ خط پڑھو تو عمرو ابن عاص

کو فوج کے ساتھ مصر کیطرف بہیجا اوس نے کہا کہ ملک مصر تب خاتون اور گرجون سے بہرا ہوا تھا بادشاہ
وہان کا مقوقس نصرانی تھا جسکو جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت کا خط لکہا تہا اور اوس نے
آپکے خط کی تعظیم کی تھی مگر مسلمان نہین ہوا تھا واقدی نے مصر کے فتح کا احوال محمد ابن اسحاق
سے نقل کیا ہے اور لکہا ہے کہ یہہ احوال اونہین کو خوب معلوم تھا یہہ لکہکر لکہتے ہین کہ مقوقس کی
بیٹی ارمانوسہ سے قسطنطین نے نکاح کیا تھا وہ ملک شام کو چلی جاتی تھی جب اوسکو خبر پہونچی
کہ قسطنطین قسطنطنیہ کیطرف جاتا ہے تب وہ قلیساریہ سے پلٹ چلی یوقنا اوسکی فوج مین گئی
اور اوس سے ملے مگر اوسنے اونکی مسلمان ہونیکی خبر پائی اور فوج لیکر آئی اور یوقنا کو گہیر لیا اور ارمانوسہ
کے دربان نے یوقنا سے کہا اے سردار تمکو کیا ہوا کہ تونے دین مسیح کا چھوڑدیا اب مسیح تجہپر
غصہ ہوئی اور اونہون نے ہمکو تجہپر غلبہ دیا اب ہم تم مین کسی کو نہین چھوڑینگے یوقنا بولے
کہ مسیح اللہ کے بندے ہین کسی شی پر قدرت نہین رکہتے مگر اللہ کے حکم سے کیونکہ وہ بندی
مین حکم کئی ہوئی اب ہمپر حق کہل گیا اور ہمکو معلوم ہوا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دین سچا ہے جس
دین پر سب انبیا تھے تب قبطیون نے یوقنا پر اور اونکی ساتھ والون پر حملہ کیا یوقنا نے اور اونکے
ساتھ والون نے بلند آواز سے کہا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یہہ کہا اور خوب لڑے لڑتے لڑتے
رات ہوگئی ارمانوسہ اپنی خیمہ مین گئی مقوقس کو خبر پہونچی اوس نے اپنی ساری فوج کو
نصیحت کی کہ تم سب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاؤ اوسکا وزیر بولا کہ مین سب سے
پہلے ایمان لایا ہون بادشاہ نے فرمایا میری بیٹی کو لکہہ بہیج کہ اون لوگون پر مہربانی کرے
ارمانوسہ کو یہہ خط پہونچا اوس نے یوقنا کے پاس وہ خط بہیجدیا اونکو تسلی ہوئی ادہر سے عمرو ابن
عاص نے فوج لیکر پہونچے قبطیون کو گہیر لیا اور لا الہ الا اللہ واللہ اکبر مین آوازون کو بلند کیا
اور تلوارون سے ہزار سوارون کے قریب کو قتل کیا باقی بہاگ گئی محمدیون نے ارمانوسہ
کو مقوقس کے پاس بہت عزت کے ساتھ بہیجدیا مقوقس کا بیٹا ارسطولیس تہا اوس نے
باپ کو قتل کیا اور تخت پر بیٹہا پہر کافرون نے دہوکا دیکر مسلمانون کو نماز مین قتل کرنا شروع
کیا مگر نمازیون نے سجدہ سے سر نہین اوٹہایا پہلی صف کے لوگ تلوارون سے قتل ہوگئی
چار سو چہتیس مرد شہید ہوئی اتنے مین یوقنا آن پہونچی اور پہونچے اور سب نے ملکر کافرون کو

قتل کر ڈالا اونمین یا ایک بھی نہین بچا حضرت عمر رضہ نے ابو عبیدہ رضہ کو لکھہ بھیجا اونہون نے شام سے مصر کیطرف فوج بھیجی ان لوگون نے ایک راہ بتا نیوالا ساتھہ لیا جو شوبک اور وادی موسیٰ کا رستہ تبلاوے یہہ لوگ مصر مین پہونچے اور کافرون کی فوج مین ملگئے اور لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کی آواز بلندکی ادہر سے عمرو ابن عاص رضہ نے اور اون کے ساتھہ والون نے اللہ اکبر کہا اور کافرون پر حملہ کیا ارسطولیس مصر کے پچہم طرف اسکندریہ کیطرف بہاگا محمدی لوگ مصر مین داخل ہوئے ارجانوس جو مقوقس کا بہائی تھا وہ مسلمان ہوا اور مصر کے بہت لوگ مسلمان ہوئے پھر شہر دمر یوط جو مصر سے علاقہ رکہتا ہے یوقنا وہان پہونچے نصرانیون نے اونکو قید کر لیا جناب خالد رضہ وہان فوج لیکر پہونچے وہان کا حاکم موبدان تھا اوسکا بیٹا مسلمانون سے مل گیا اوس نے ایک تہخانہ کی راہ سے سب کو شہر مین داخل کر دیا اور وہ مسلمان ہوا اور شہر کے اکثر لوگ مسلمان ہوئے پھر جناب خالد اسکندریہ پر پہونچے ارسطولیس لڑنے کو نکلا اور کیماویل جو برقہ کا حاکم تھا اوس نے ارسطولیس کی مدد کے لیئے ایک فوج بہیجی اوس فوج مین ایک بڑے پادری کو بھی بہیجا اونکا نام سطیس تھا اور اونکی عمر ایک سو بیس برس کی تھی اور وہ زیروشا کے شاگرد تھے اور زیروشا شاگرد مرقس کے اور مرقس شاگرد یوحنا کے اور یوحنا خادم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اور سطیس پادری ایمان دار تھے اللہ کو اکیلا جانتے تھے اونہون نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خبرین سنین تھی اور آپ کے ظہور سے پہلے آپ پر ایمان رکہتے تھے یہان تک کہ اونہون نے آپکے ظہور کی خبر پائی وہ ایمان لائی وہ جانتے تھے کہ آپ نکے پہونچنے تہوڑے دنون کے بعد اونہون نے آپکی وفات کی خبر سنی تو وہ بہت روئی اور آپکے نہ دیکھنے کے غم مین ایک گوشہ مین بیٹہہ رہے اور سر راہ اونہون نے ایک عبادت خانہ بنایا تھا جب کوئی قافلہ آتا تھا مسلمانون کی لشکر کے خبر پوچھتے تھے اونہون نے حضرت ابو بکر رضہ کی حکومت کی خبر سنی پھر حضرت عمر رضہ کی خبر سنی ارسطولیس نے اون پادری کو مسلمانون کے پاس بہیجا کہ اونکی دین کو اور اونکی نبی کو آزماؤ اور اون نبی صلعم کا پیغامبر ہو پادری بولے کہ مینے اگلی کتابین پڑہی ہین اور اونمین پایا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک نبی کو تہامہ

کی زمین سے پیدا کریگا تمام زمین کے خزانون کی کنجیان اون کے آگے رکھی جاوینگی تو وہ
اونکی طرف رخ نکرینگے اور فقیری اختیار کرینگے اور امن کے رفیق اون کی راہ پر چلینگے
جب وہ پادری محمدی فوج مین پہونچے اونہون نے دیکہا کہ بعضے قرآن پڑہتے ہین اور بعضے
ذکر کرتے ہین لباس اونکا صوف ہی چہوٹا بڑے کی تعظیم کرتا ہے بڑا چہوٹے پر رحم کرتا ہے
وہ پادری خالد رض کے پاس آئے اور اونکی باتین سنین اور کہا واللہ تم وہی لوگ ہو کہ حضرت
عیسی علیہ السلام نے تمہاری بشارت دی ہے وہ پادری نئے سرے سے خالد کے ہاتہہ پر
مسلمان ہوئے اور اپنا سارا حال بیان فرمایا ابن اسحاق نے فرمایا کہ مجکو خبر پہونچی ہے کہ رکھم
بادشاہ ارسطولیس نے خواب مین دیکہا کہ ایک شخص ہین سرخ رنگ روشن صورت گویا
ابہی حمام سے نکلے ہین اونکے ساتہہ ایک اور شخص ہین کہ اونکی روشنی ظاہر ہے نور اونمین
بہت ہی نمکین چہرہ نیک خصلت خوبصورت سیاہ آنکہین چہرہ چاند سا روشن اوپر نور
چہایا ہوا ہے اونکی صورت پر ہیبت اور وقار ظاہر ہے بادشاہ نے اوس مرد سرخ رنگ
سے پوچہا کہ آپ کون ہین فرمایا مین مریم کا بیٹا عیسی مسیح ہون اور یہہ جو میرے پہلو مین
ہین یہہ وہی نبی عربی ہین جنکی مینے پہلے سے بشارت دی تہی یہہ اللہ کے پیغام پہونچانے
والے ہین سردار پیغمبرون کے تمام کرنیوالے نبیون کے جو اونپر ایمان لایا اوسنے راہ پائی
اور جو اونسے منکر ہوا وہ خراب ہوا ہم انکے دوستون کی مدد کو آئے ہین اور ہمارا مقام اوس
قبہ مین ہے جو برج کے اوپر ہے ابن اسحاق نے فرمایا کہ قبہ اسکندریہ کا برج دریا کیطرف ہے اسلیے
کہ جب حضرت سکندر نے اسکندریہ بنایا تو خضر جو آپکے وزیر تھے اونہون نے بہی ایک
دروازہ باب خضر بنایا وہ قبہ بہی بنایا اور داود اوسمین رہا کرتے تھے وہ دروازہ اور قبہ
آج تک اوسی نام سے مشہور ہے پہر حضرت عیسی علیہ السلام نے بادشاہ سے فرمایا کہ اگر تو
میری امت مین ہے تو انپر اور انکی پیغامبری پر ایمان لا آپ یہہ کہکر روانہ ہوئے
بادشاہ نے یہہ خواب لوگون سے بیان کیا لوگون نے کہا یہہ خواب خیال ہے حضرت
عیسی اوس عربی کے ساتہہ کیونکر آوینگے بادشاہ نے فوج طیار کی اور بادشاہ
نے اوس قبہ کو دیکہا کہ نور سے روشن تہا کہنے لگا واللہ یہہ نور مسیح اور محمد کا ہے لڑائی

اوسوقت بادشاہ سوار ہوکر آیا مسلمانون سے باتین کین شرحبیل رض بولے کہ دنیا مین اللہ کے ایسے
بندے ہین کہ اگر اللہ کے بھروسے پر قسم کہاوین کہ یہہ فصیل زمین مین گہس جاوے تو بیشک
ایسا ہی ہو جاوے اور شہر کی فصیل کیطرف اشارہ کیا وہ دیوار زمین سے لگ گئی اور گھر
دکہائی دیے بادشاہ کانپنے لگا اور اپنی فوج مین چلا گیا رات کو بہاگ گیا اور اقریطیش ٹاپو
کیطرف گیا جو لوگ باقی رہے اونہون نے جزیہ پر صلح کرلی پادری مارش مین نے سیر الاسلام
مین لکہا ہے کہ ہزار مسلمان اسکندریہ کی لڑائی مین شہید ہوئے عمرو نے خلیفہ کو لکھہ بہیجا کہ
بڑا شہر مغربی میرے قبضے مین آیا مین اوسکی دولت اور خوبی کا بیان نہین کرسکتا اتنا کہنا کافی
ہے کہ اسمین چار ہزار محل اور چار ہزار حمام اور چار ہزار تماشا گاہ اور بارہ ہزار
دوکانین کنجڑون کی اور چالیس ہزار یہود محصول دینے والے ہین حضرت عمر رض نے لکھہ
بہیجا کہ رعیت کے مال کو ہاتہہ نہ لگاوین مولانا جلال الدین سیوطی نے بھی تاریخ مصر
مین ابن عبد الحکم کی کتاب سے ایسا ہی احوال لکہا ہے اوسمین یون ہے کہ بارہ ہزار
بقال جو سبز ترکاری بیچتے ہین تاریخ کامل مین عین الشمس پر چہاوا ہونیکا اور اوسکو
فتح ہونیکا بھی ذکر کیا ہے اور لکہا ہے کہ مسلمانون کی فوجین مصر مین جمع ہوئین اور
فسطاط کو بنایا اور اوسمین اوترے ابن کثیر لکہتے ہین کہ پہلی دفعہ عمرو ابن عاص رض نے
خیمہ کھڑا کیا اسلیے اوسکا نام فسطاط رکہا گیا اور قدیم مصر چھوڑ دیا گیا اے ایمان والو حضرت
اشعیا علیہ السلام کی اوس کتاب کی بڑی بشارت جو مصر اور عراق کے حق مین ہے وہ بہتا
یاد کرو اور اوسکا صاف ظہور دیکھو ابن کثیر لکہتے ہین کہ جب مصر فتح ہوا تو عجم والون کے
مہینون مین سے بونہ کے مہینے مین وہان کے لوگ عمرو ابن عاص رض کے پاس آئے اور بولے
کہ ہمارے اس نیل کی ایک رسم ہے کہ بغیر اوس رسم کے یہہ جاری نہین ہوتا کہا وہ
کیا ہے کہا جب اس مہینے کی بارہوین آتی ہے تو ہم ایک کنواری لڑکی اوسکے ماں باپ
سے لیتے ہین اور اوسکے ماں باپ کو مال وغیرہ دیکر راضی کرلیتے ہین پھر اوسکو بہت
اچھے زیور اور کپڑے پہنا کر اس نیل مین ڈالدیتے ہین تو وہ بڑھ جاتا ہے اگر ہم ایسا
نکرین تو وہ ٹھیرا رہتا ہے عمرو رض نے کہا یہہ اسلام مین درست نہین ہے اور اسلام نے

پہلی باتون کو ڈہا دیتا ہے پہر وہ تین مہینے ٹہیرے رہے اور نیل جاری نہوا یہانتک کہ لوگون نے چاہا
کہ شہر سے نکل جاوین تب عمرو ابن عاص رضہ نے حضرت عمر رضہ کو لکھہ بہیجا حضرت عمر رضہ نے اونکو
لکھا کہ تمنے خوب کیا اور مینے اپنے خط کے اندر ایک پرچہ تمہارے پاس بہیجا ہے اوسکو نیل مین
ڈال دینا عمرو ابن عاص رضہ نے اوس پرچہ کو دیکھا تو اوسمین لکھا تہا کہ اللہ کے بندے امیر المومنین
عمر ابن الخطاب سے نیل مصر کیطرف اور جو کچہ اسکی بعد ہے سو پہر یہہ کہ اگر تو اپنی ذات کی
طرف سے اور اپنے حکم سے جاری ہوتا ہے تو تو مت جاری ہو اور ہمکو تیری کچہ حاجت نہین
اور اگر تو جاری ہوتا ہے اللہ کے حکم سے جو ہر شی پر قادر ہے تو اللہ جو ہر شی پر قادر
ہے اوسی سے ہم مانگتے ہین کہ تجکو جاری کردے عمرو ابن عاص رضہ نے یہہ پرچہ نیل مین
ڈالدیا اور نیل سمٹ گیا تہا اور بہت گہٹ گیا تہا پہر ہفتہ کے دن اللہ نے نیل کو ایک ہی رات
مین سولہ گز جاری کردیا اور اوس بری رسم کو اللہ تعالی نے مصر والون سے آج کے
دن تک موقوف رکہا ہے اور حدیث کے بہت سے یاد رکہنے والون نے اسکو روایت کیا ہے

اب شہر دمیاط پر جہاد کا بیان ہے واقدی لکہتے ہین کہ جب اسکندریہ فتح ہوا تو موضع رشید
اور فوہ اور محلہ اور دمیرہ اور سمنا اور حرجرا اور دمنہور اور ابیار اور بحیرہ وغیرہ کے
لوگ خالد رضہ کے پاس آئے اور صلح کی پہر خالد رضہ نے چالیس سوار بہادر جو پکے ایمان
والے تہے شہر دمیاط کیطرف بہیجے وہان حاکم کے ساتہہ چہہ ہزار کا لشکر تہا چالیس مجاہدون نے
اونکا سامنا کیا ضرار رضہ نے حاکم کے بیٹے کو قتل کیا حاکم بہاگ گیا اوسمین ایک حکیم
یعنی بڑے عقلمند آدمی تہے اونہون نے حاکم کو نصیحت کی کہ عربون سے صلح کرلے انپر
کوئی غالب نہین ہوگا حاکم نے اوس حکیم کے قتل کا حکم دیا حکیم نے دیکہا کہ موت کا سامنا ہے کہا
اے اللہ تیرا کوئی شریک نہین تیرا کوئی بیٹا اور کوئی بیبی نہین مین گواہی دیتا ہون کہ
اللہ کے سوا کوئی مالک نہین اور بیشک محمد اللہ کے پیغام پہونچانیوالے ہین حاکم نے یہہ سنکر اونکو
قتل کیا اور فوج کو لڑائی کا حکم دیا اوس حکیم کا بیٹا بڑا عقلمند تہا وہ سرنگ کہود کر مسلمانون
پاس آیا اور کہا اس سرنگ سے تم شہر مین چلو مقداد رضہ نے فرمایا کہ مینے آج خواب مین
جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا کہ ایک برج کیطرف اشارہ کر رہے ہین اور وہ

آپکے آگے ہوا اور اوسکا لباس ایسا ہی تھا جیسا لباس اس شخص کا ہے لیکن اوسکی کمر پر ایک تسمہ چمڑے کا کپڑون کے اندر بندھا تھا اوسمین چاندی کا حلقہ تھا پھر اوس نے اپنی کپڑے ہٹائے تو ویسا ہی تسمہ ظاہر ہوا جیسا مقداد نے کہا تھا وہ بولا مین گواہی دیتا ہون کہ اللہ کے سوا کوئی مالک نہین اور محمد اللہ کے پیغام پہونچانیوالے ہین پہر سب مسلمانون نے اوس سے ہاتھ ملائی اور اوسکو اوس سرنگ مین داخل کر دیا وہ سب اوسکے گہر مین چھپ رہے ابن اسحاق کہتے ہین کہ اوس حکیم زادے کے چچازادے اور باپ کے رشتہ والے اسی شخص تھے وہ سب مسلمان ہوئے تو دوسرے دن شہر کی لوگ مسلمانون سے لڑنے کو شہر کے باہر نکلے حکیم زادے کے اور اوسکی چچازادون نے شہر کا دروازہ بند کر لیا اور اصحابون نے پکارا لاالہ الا اللہ واللہ اکبر اللھم صل علی محمد وآل محمد جب اصحاب لڑنیکو نکلے حاکم نے بھی لڑائی کی طیاری کی حاکم کا ایک دوسرا بیٹا تھا اوسکا نام شطا تھا اوسکو بہت علم تھا اوسنے کبھی سور کا گوشت نہین کہایا تھا اور تصویر اور صلیب کے آگے سجدہ نہین کیا تھا وہ ہمیشہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خبرین سنا کرتا تھا جب اوسنے محمدیان کو دیکھا کہا اونمین نور ایمان کا چمکتا ہے شطا نے آسمان کیطرف دیکھا اور چیخ ماری اور گھوڑے پر سے بیہوش گر پڑا اوسکا باپ کانپ گیا جب وہ ہوش مین آیا اوسنے پوچھا کہ بیٹا تو نے کیا دیکھا کہا کہ مجہپر حق کہل گیا مینے دیکھا کہ ان عربون کے اوپر ایک بڑا نور ہے اور اون کے ساتھ بعضے آدمی گہوڑون پر مین جو سبز لباس پہنے ہوئے ہین اور ہوا مین مینے دو قبّے دیکھی کہ اون مین وہ لوگ ہین کہ اون سے زیادہ خوبصورت کبھی مینے نہین دیکھا اور ایک شخص نے کہا یہ شہید ہین اور ایک قبہ مین مینے حورون کو دیکھا کہ اگر دنیا کے لوگون پر ظاہر ہون تو اون کے شوق مین سب مر جاوین اور مین اب گواہی دیتا ہون کہ اللہ کے سوا کوئی مالک نہین اور محمد اللہ کے پیغام پہونچانیوالے ہین یہ کہکر وہ اپنے لشکر سے نکلا اور کہا کہ جو مجہہ سے محبت رکھتا ہو وہ میرے ساتھ آوے یہہ سنکر ہزار آدمی اوسکے ساتھ ہوئی اور مسلمانون پاس آئے اور اپنے ہتیار رکھدئے اور کلڈ پڑا حاکم نے کہا کہ میرے بیٹے تنے یہہ کام ہرگز کبھی نہین کیا مجکو اوسکی عقلمندی مین

شک نہین وہ بھی مسلمان ہوا یہہ دیکھکر اوسکے امیر وزیر اور شہر کے لوگ سب مسلمان ہوئے
مقداد رض نے ایک مرد وہان دین کی تعلیم کے لئے چھوڑا اور خود اسکندریہ کیطرف
گئے اور حاکم نے اپنے بیٹے شطا کو تنیس ٹاپو کیطرف بھیجا وہان کا حاکم عرب کی قوم مین کا
تھا اور نصرانی تھا جب شطا وہان پہونچے اونکے ساتھہ یزید ابن عامر رض بھی تھے اونھون نے
اوسکو سمجھایا اور فرمایا کیا تجکو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزون کی خبر نہین پہونچی کیا
اون کے لئے چاند دو ٹکڑے نہین ہوا کیا پتھر نے اور اونٹ نے اور درختون نے اونسے
کلام نہین کیا وہ بولا یہہ خبر ہمکو پہونچی ہے مگر وہ جادو تھا پھر اگر تم سچے ہو تو محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کا واسطہ دیکر اللہ سے مانگو کہ مینہہ برساوے اونھون نے دعا کی اوسیوقت
مینہہ برسا تب وہ حاکم مسلمان ہوا پھر شطا اور اون کے رفیق دمیاط کیطرف چلے آئے
تنیس کا حاکم پھر دین سے پھر گیا اور فوج لیکر آیا شطا خوب اللہ کی راہ مین لڑے آخر
شہید ہوئے اون کے باپ نے اونکو خواب مین دیکھا کہ حورین اون کے آگے مین اور
وہ کہتے ہین کہ اللہ نے مجکو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمسایہ مین رکھا ہے تنیس کا حاکم
پھر مسلمان ہوا محمدی لوگ تنیس مین داخل ہوئے وہان کے گرجے کو جمعہ کی مسجد
بنایا پھر مقداد رض عزایر گئے وہان کے حاکم نے صلح کی پھر مقداد رض موضع بلقارہ نیر
گئے وہان کا حاکم اپنے لوگون کے ساتھہ مسلمان ہوا پھر محمدی لشکر قصر الشمع کیطرف گیا
اوسکو صلح سے فتح کیا پھر عرش کیطرف گئے وہان کے لوگون نے بھی صلح کی اب دیار بکر کی
فتح کا بیان ہے پادری ولیم میور تاریخ کلیسیا مین لکھتا ہے کہ شام کے پورب طرف
ایک ملک ہے دجلہ اور فرات کے درمیان مین اوسکو میسوپوٹامیہ یعنے ما بین نہرین کہتے ہین
اوسکے پچھم طرف ملک شام اور پورب کردستان اور عراق ہے اور اوسکو جزیرہ اور
دیار بکر بھی کہتے ہین ابن کثیر رح لکھتے ہین کہ عیاض ابن غنم رض ہجرت والون مین ہین
اونھون نے جزیرہ فتح کیا ہے واقدی رح لکھتے ہین کہ مصر کی فتح کے بعد حضرت عمر رض
نے ابو عبیدہ رض کو حکم بھیجا کہ عیاض ابن غنم اشعری رض کو فوج کے ساتھہ ربیعۃ الفرس
اور دیار بکر کے ملک کیطرف بھیجو امید ہے کہ اللہ تعالی اوس ملک کو بھی فتح کر دے ابو عبیدہ رض

نے عیاض رضہ کو آٹھہ ہزار کی فوج کے ساتھہ روانہ کیا اونمین دو ہزار حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھہ والے تھے جب بالس مین پہونچی رقہ مین فوج بھیجی اون لوگون نے صلح
کا پیغام دیا عیاض رضہ نے راس العین کا ارادہ کیا اون دنون مین روم کا ایک بادشاہ
جو شہر یاص کہلاتا تھا جزیرہ کا حاکم تھا عیاض رضہ نے پہلے زبا اور زلوبیا پر فوج بھیجی یہہ
دونون قلعے پہلے یوقنا کے تحت مین تھی وہان کے حاکم کا نام اشفکیاص تھا یوقنا کی
بیٹی اوسکی نکاح مین تھی یوقنا جاکر اوس سے مل گئی اس حاکم کا وزیر شرحون بڑا پادری
تھا اوس نے اگلی کتابین اور دانیال علیہ السلام کی لڑائیان پڑھی تھین اوس نے یوقنا
کی بیٹی سے فرمایا کہ تیرے باپ نے سچا دین قبول کیا ہے دین محمدی برحق ہے اور مین
بھی اوسی دین پر ہون جب یوقنا پہونچی اونہون نے چپکی سے اپنے بیٹے سے کہدیا
کہ مین دین محمدی پر ہون وہ بولی مین گواہی دیتی ہون کہ اللہ کے سوا کوئی مالک
نہین اور محمد اللہ کے پیغام پہونچانیوالے ہین یوقنا بہت خوش ہوئی اور داماد کو قید
کرلیا اوسوقت شرحون نے پکار کر کلمہ پڑھا اور یوقنا سے کہا تو نے اللہ کو راضی کیا یوقنا
نے زبا اور زلوبیا دونون قلعے لے لیئے اور مسلمانون کو سونپ دیئے پھر یوقنا قرقیسیا مین پہونچے
اور ظاہر مین شہر یاص سے مل گئے شہر یاص نے اپنے بامون کو کہلا بھیجا اور وہ
اون دنون مین راس العین مین ربیعہ کی زمین کا بادشاہ تھا اوس نے چار ہزار
کی فوج بھیجی شہر یاص نے دو لاکھہ کی فوج جمع کی اونمین عرب کے نصاری بھی تھی وہ
سب محمدی ہوگئی نصاری پر خوب جہاد ہوا اون کا حاکم مارا گیا یوقنا جو ظاہر مین
نصرانیون مین ملے ہوئی تھی اونہون نے اپنے ساتھہ کے دو سو مسلمانون کے ساتھہ
لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہا اور دروازہ کہولدیا محمدی لشکر شہر مین داخل ہوا اور تلوار
سے کام لیا شہر والون نے امان مانگی محمدیون نے اونکو امان دی حاکم کی بیوی ارمانوسہ
مسلمان ہوگئی پھر مسلمانون سے ماکسین اور شمسانیہ والون نے صلح کی واقدی رحمہ نے
اسکے بعد لکھا ہے کہ جب خابور کے شہر فتح ہوئی عیاض رضہ نے حضرت عمر رضہ کو لکھہ بھیجا
کہ زبا اور زلوبیا اور خابور فتح ہوا پھر قلعہ ماردین کا بڑی لڑائی کے بعد محمدیون نے فتح کیا

ماردین ایک پہاڑ ہے ربیعہ کی زمین مین وہ قلعہ یون فتح ہوا کہ وہان کی شہزادی ماریہ جو
نصرانی تھی شہریاض نے اپنے بیٹے کا نکاح اوس سے کرکے اپنے بیٹے کو لڑائی پر بھیجدیا تھا
لڑائی کیوقت مسلمانون نے اوسکو قید کرلیا تب ماریہ عیاض رضہ کے پاس آئی اور جب وہ پہونچی
کہا کہ مین مسلمان ہوتی ہون تم مجکو اور میرے خاوند کو میرے قلعہ مین برقرار رکھو عیاض رضہ
مسکرائی اور فرمایا وہ تیرا خاوند کیونکر ہو سکتا ہے وہ تو تیرا بیٹا ہے عیاض رضہ نے اوسکا سارا
پوشیدہ حال بیان کردیا اوسکا حال یہ تھا کہ وہ لڑکا حرام سے پیدا ہوا تھا اوسنے اوسکو ایک جگہہ پہ
چھپا دیا تھا ایک شخص نے اوسکو پایا اور شہریاض تک اوسکو پہونچایا اوسنے اوسکو اپنا بیٹا
بنایا ماریہ نے جب یہہ حال سنا اوسکا رنگ اوڑگیا اور عیاض رضہ سے بولی کہ آپکو یہہ
کیونکر معلوم ہوا عیاض رضہ بولے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب مین تیرا
یہہ حال سب مجکو بتلادیا عیاض رضہ نے اوس جوان کو بلایا اوسکے گال پر ناخن کے
برابر ایک تل تھا اور کان مین کچھہ گوشت بڑہا ہوا تھا ان دونون پتون سے ماریہ
نے اوسکو پہچانا اور چیخ مارکر اوس سے چمٹ گئی اور بولی بیشک یہہ میرا بیٹا ہے محمد صلی اللہ
علیہ وسلم بیشک سچے ہین اوس لڑکے کا بھی خون جوش مین آیا اوسکو غش آگیا جب
ہوشیار ہوا مان اور بیٹا دونون شدت سے روئے اور دونون نے کلمہ پڑہا عیاض رضہ
نے اور سب مسلمانون نے کہا اللہ تمہارا اسلام قبول کرے اللہ نے تمہارے دلون کو
پاک کردیا اور تمہارے گناہون کو معاف کردیا ایک بڑے درویش نصرانی جنکا نام میتا
تھا وہ بھی مسلمان ہوئے اونہون نے مسلمانون کو ایک گرجے مین چھپا رکھا صبح کو
جب نصاری نماز کے لئے آئے مسلمانون نے ایک بار اس طرح اللہ اکبر کہا کہ قلعہ کانپ
گیا اور کافرون کو تلوار رون سے قتل کیا اور قلعہ پر قبضہ کرلیا ماریہ نے جب اللہ اکبر سنا
جان لیا کہ اوسکے باپ کا قلعہ بھی فتح ہوا پھر لوقنا رم نے شہر رہا کو فتح کیا اور شہر حران بھی
فتح ہوا اور وہان کا حاکم رودس مسلمان ہوا اوسکے ساتھہ حران کے سب لوگ مسلمان
ہوئے اصحابون نے اونکو دعا دی کہ یا اللہ انکو تو اپنے دین پر قائم رکھہ اور اون کے
شہر پر کسی دشمن کو قابو مت دے حران مین گرجون کو مسجدین بنایا تب شہریاض بادشاہ

راس العین مین آیا اور بولا اے رومیو محمدیون نے خابور کا سارا ملک لے لیا فقط یہہ رہ گئے
باقی ہے میری صلاح یہہ ہے کہ نینوی کی حاکم انطاق بادشاہ سے اور سنکاریہ والے سے مدد
انگون پھر اوسنے اون بادشاہون پاس قاصد بھیجے اور اپنے لشکر مین آیا فائدہ حضرت اشعیا
علیہ السلام کے وقت کے احوال مین بیان ہوچکا ہے کہ عراق کا بادشاہ اسرائیلیون کی دس
قومون کو پکڑ لے گیا تھا اور اونکو خلج اور خابور مین بسایا تھا سو خلج تو ہرات کے پاس ہے
جیسا وہان بیان ہوچکا اور خابور کا حال اب معلوم ہوا کہ اسی جزیرہ کو کہتے ہین واقدی
لکھتے ہین کہ شہر یاض کو ہر طرف سے مدد آئی اخلاط کے حاکم نے بھی فوج بھیجی اوسکا بھتیجا
یرغون اور اوسکے ساتھ بہت لوگ محمدی ہوگئے اور پکار کر بولے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
کافرون نے اونکو گھیر لیا اونہون نے خوب دل دیکر جہاد کیا محمدیون مین سے ایک سو سوار
وہان اوترے ہوئے تھے اونہون نے ان لوگون کا اللہ اکبر سنا وہ بھی لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر
پکارتے ہوئے انکی مدد کو آئے اور کافرون پر حملہ کیا کافر سب بھاگ گئے یرغون جناب پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ والون کی پاس آیا جب ماردین کے قریب پہونچے ہتیا درویش
جو پہلے مسلمان ہوچکے تھے اون سے ملاقات ہوئی اونہون نے فرمایا کہ اگر بہتر ثواب لیا
چاہتے ہو تو کفر کے بتا کو فتح کرو یرغون وہو کا دیکر کفر کے بتا مین پہونچے اور دہوکا دیکر محل مین
داخل ہوئے اور کافرون کو خوب طرح قتل کیا پھر بلند آواز سے کہا اللہ اکبر اللہ اکبر تب شہر
کانپ گیا اور کافرون کے دلون مین دہڑکا پڑ گیا یرغون نے شہر پر قبضہ کر لیا پھر
محمدیون نے کئی دن تلک اللہ کی راہ مین بڑے بڑے جہاد کئے پانسو سوار نصرانی عربون
کے شہر یاض کی مدد کو آئے تھے سعید ابن زید رض نے اونکو خوب سمجھایا وہ سب مسلمان
ہوئے اور یوقنا چھہ سو سوارون کے ساتھ نصاری کو دہوکا دیکر راس العین مین
داخل ہوئے اور اونکے گرجے مین رہے اور باہر سے محمدی فوج نے نصاری پر خوب جہاد
کیا شہر یاض بادشاہ قتل ہوا اور اسی ہزار سات سو پچاس کافر قتل ہوئے باقی بھاگ گئے
پھر عیاض رض نے عین وردہ تک کوچ کیا اور ساری رات قرآن پڑھتے رہے دنکو عین وردہ
والون پر خوب جہاد ہوا پھر وہان کا حاکم اوس گرجے مین گیا جہان یوقنا سب محمدیون کے

ساتھ بھیس بدلے ہوئے تھے نصرانیون نے گرجے کا دروازہ بند کر لیا ایکا ایک محمدیون نے اونکی
تلوارین کھینچین اور لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر کی آواز بلند کی بہت سے کافر قتل ہوئے اور
بہت مسلمان ہوئے اور ایک حکیم جسکا نام ازسالوس تھا اوسکو ایک یونانی حکیم سے
حکمت پہونچی تھی وہ بھی مسلمان ہوا عیاض رضہ راس العین سے کفرتوثا مین آئے یہ غلون
اون کے پاس آیا اونہون نے اوسکو مرحبا کہا اور اوسکو اوس شہر کا حاکم کیا اور اوسکی
بیوی بطاریون جو اوسکے چچا کی بیٹی تھے وہ بھی مسلمان ہوئے مسلمانون نے گرجون کو
مسجدین بنایا پھر عیاض رضہ دارامین گئے وہان والون نے جزیہ پر صلح کی وہان کے گرجے کو جمعہ
کی مسجد بنایا تھوڑے سے اونمین کے مسلمان ہوئے پھر بیرجا مین آئے وہان والون
نے بھی جزیہ پر صلح کی اور عیاض رضہ نے بیرجا والون سے نرمی کی تاکہ دیار بکر والونکو خبر پہونچی
اور وہ بھی صلح کر لین جب نصیبین والون نے محمدیون کی خوبیان سنین تو اون مین
کے اکثر مسلمان ہوئے اور ایک جمعہ کی مسجد بنائے اور عیاض رضہ نصیبین مین مہینہ
بھر رہے جب چلنے لگے طرباطس جو بیرجا کا حاکم تھا وہ عیاض رضہ کے پاس آیا اور
مسلمان ہوا اور اچھا مسلمان ہوا اور بادشاہت پر رہا یہانتک کہ حضرت عثمان رضہ
کیوقت مین مرگیا آمد جو ایک شہر تھا وہان کے حاکم ایک نصرانی عورت تھی اوسکا
نام مریم تھا اوسکو خبر پہونچی کہ محمدی فوج میری طرف آتی ہے اوسنے اپنے لوگون سے
کہا کہ تم جانتے ہو کہ یہہ شہر دیار بکر کا قفل ہے اگر عربون نے اسکو لے لیا تو سارا دیار بکر
لے لیا پھر نصرانیون کا دین جاتا رہیگا اور اوسکا نام و نشان ان شہرون مین
نرہیگا مریم نے فوج جمع کی عیاض رضہ چار مہینے تک اوس شہر کو گھیرے رہے اور اونکے
لشکر مین سے حکم جو شام کے بیٹے تھے عیاض رضہ سے اذن لیکر شہر میافارقین کو
فتح کرنے گئے اور سو آدمی ہجرت والون اور مدینہ والون مین سے ساتھ لیکر
نکلے اور دجلہ کے پار ہوئے اور زمین اونکی واسطے لپٹی جاتی تھے تھوڑی سے رات
بھی نہین گذری تھے کہ وہ میافارقین پر پہونچی حکم جو ہشام کے بیٹے تھے وہ بولے
کہ مین اللہ سے چاہتا ہون کہ اس شہر کو بغیر لڑائی کے فتح کردے ایکا ایک اونکے دروازہ

کہل گیا محمدی لوگ شہر مین داخل ہوئی بڑے گرجے کے دروازے پر جاکر اوترے شہر کا حاکم آیا
اوسکا نام ارسلاعوس تھا اوس نے محمدیون سے باتین کین اور اونکو گرجے کے اندر لے گیا
حکم ابن ہشام رضہ نے بلند آواز سے یہہ آیت پڑہی واذ قال اللہ یا عیسے بن مریم ءانت
قلت للناس اتخذونی وامی الہین من دون اللہ یعنے کہیگا اللہ اے عیسی بیٹے مریم
کے کیا تو نے کہا تہا کہ بنالو مجکو اور میری مان کو دو خدا سوای اللہ کے پہر حکم ابن ہشام رضہ
بولے کہ واللہ مین تو یہی کہتا ہون کہ اللہ کے سوا کوئی مالک نہین وہ اکیلا ہے اوسکا کوئی
شریک نہین اور بیشک محمد اوس کے بندے اور اوس کے پیغام پہونچانیوالے ہین
تب گرجا ہلنے لگا اور قندیلین ایک سے ایک ٹکر کہانے لگین ارسلاعوس مسلمان ہوا
اور اپنی گروہ کو بلایا وہ سب مسلمان ہوئی پہر شہر کے رئیسون کو بلایا اور کہا مسلمان
ہو جاؤ اونہون نے نہ مانا اور لڑنے پر طیار ہوئے ارسلاعوس نے اپنے لوگون کے ساتہہ
اور اصحابون کے ساتہہ ملکر خوب جہاد کیا عیاض رضہ کو جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے
خواب مین میّافارقین کا سارا حال بیان فرمایا اور حکم فرمایا کہ ایک لشکر وہان بہیجو
عیاض رضہ نے پانسو سوار بہیجے اللہ نے زمین کو اون کے لئے لپیٹ دیا وہ اوسی رات کو وہان
پہونچ گئی اور تلوار سے کام لیا کافر اپنے گہرون کیطرف بہاگے اور امان مانگی محمدیون نے اونکو
امان دی جب اونہون نے محمدیون کی خوبیان دیکہین سب مسلمان ہوئے اور بڑے
گرجے کو جمعہ کی مسجد بنایا آمد کا حال یہہ ہوا کہ خالد رضہ اسّی آدمیون کے ساتہہ ایک نالی
کی راہ سے شہر مین داخل ہوئی اور قفلون کو توڑا محمدی لشکر شہر مین داخل ہوا کافرون
کو خوب قتل کیا شہزادی جسکا نام مریم تہا وہ بہاگ گئی شہر والون نے امان مانگی محمدیون
نے انکو امان دی پہر عیاض رضہ نے اونکو وعظ سنایا اونہین کے اکثر مسلمان ہوئے پہر
عیاض رضہ نے اور زبردست حاکمون کے قلعون کیطرف کوچ کیا اور اونکو اپنا پیغام
کہلا بہیجا وہ مسلمان ہوئے اور مصرف کے بیٹے نعمان کو انکل کیطرف بہیجا وہ بہی
مسلمان ہوئے وہ ملک یمان کے بیٹے حذیفہ رضہ کے ہاتہہ پر فتح ہوا اسلئے اوس ملک
کا نام یمانیہ رکہا گیا اور جودی پہاڑ اور سیوان اور ذوالقرنین کے لوگون نے مسلمانون سے

صلح کی ہشتاج ایک شہر تھا وہان کا حاکم بڑا شریر تھا خالد رضہ نے جا کر اوسکو قتل کیا اور شہر فتح ہوا
ایک قلعہ لغوب کا بہت مضبوط تھا یوقنا رح وہان پہونچی وہان کے حاکم کو قتل کیا وہان کے
نصرانیون نے خالد رضہ کو اور مسلمانون کو دیکھا کہ مٹی پر بیٹھی ہین اور اللہ کا ذکر کثرت سے
کر رہے ہین یہہ دیکھکر وہ سب مسلمان ہوئے حاکم کی بیوی بڑی عقلمند تھی وہ بھی مسلمان
ہوئی اور اوسکی عدت کے بعد یوقنا نے اوس سے نکاح کیا طنز کے قلعہ کے لوگون نے
آکر صلح کی اور سہرد اور سعرد اور معدن اور ارزن کے لوگون نے بھی صلح کی بدلیس
کے حاکم نے بھی صلح کی آخلاط جسکو ارمینیہ بھی کہتے ہین وہان کا حاکم صلح پر راضی نہوا اور بہت
فوجین طیار کین اوسکی بیٹی طاریون جو مسلمان ہو چکی تھی دہوکا دیکر ظاہر مین باپ سے
مل گئی اوسکی باپ نے بادشاہون اور سردارون کو لڑائی کے ارادے پر جمع کیا طاریون
نے اپنے باپ کو اور اون سب کو قتل کیا پھر عیاض رضہ نے کافرون پر خوب جہاد کیا ارزان روم
کے لوگ اور اونکا سردار جسکا نام ورفشیل تھا محمدیون کے پاس آئے اور ورفشیل نے
کہا کہ مینے رات کو خواب مین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا کہ آپ مجکو محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کی تابعداری کا حکم کرتے ہین اور مجوسی فرمایا کہ وہ جوان عربون کے نبی ہین اونکی
مینے بشارت دی تھی پھر جو اونسے منہہ پھیرے وہ میرا نہین ہے ورفشیل کا یہہ کلام سنکر
یوقنا اور اون کے ساتھہ والے پیادہ ہوگئے اور اوسکو عیاض رضہ کے پاس لے گئے اور
سب احوال بیان کیا عیاض رضہ اوٹھہ کھڑے ہوئے اونہون نے اور سب مسلمانون
نے اوسسے ہاتھہ ملائے اور وہ اور اوسکے ہمراہی سب مسلمان ہوئے ورفشیل ارزن روم مین
گیا شہر والون کو سمجھایا اکثر اونمین کے مسلمان ہوئے جب اللہ تعالیٰ نے دیار بکر اور ارمینیہ
کو کہ وہی اخلاط ہے مسلمانون کے قبضہ مین کر دیا بعد ربیعہ کی زمین کے فتح کے تو
عیاض رضہ نے یرعون کو کفرنوثا سے بلایا اور اوسکو اور اوسکی بیوی طاریون کو ارمینیہ
پر حاکم کیا اور سو آدمیون کو عراق کیطرف روانہ کیا کہ وہان کے لوگون کو اسلام کی
طرف بلاوین اور عیاض رضہ سعرد اور بارون پہاڑ کیطرف تشریف لے گئی اور وہان
کے لوگون کو اسلام کیطرف بلایا اونمین کے عقلمند لوگ مسلمان ہوئی پھر عیاض رضہ

شمطا اور اساوح پیدا ہوتے ہیں اونہون نے اور اونکے ساتھہ والون نے جودی پہاڑ کی اور کشتی
کے مقام کی زیارت کی وہان کا حاکم جزیری صالح تھا وہ آیا اور مسلمان ہوا اور لوگون کو
روانہ کیا کہ اور لوگون کو اسلام کیطرف بلاوین اور عیاض رض نے موصل کے کافرون پر جہاد کیا اور نینوی
کو دیکھا کہ ایک شہر ہے اوسکی زمین نرم بھی ہے اور پہاڑ بھی ہے عیاض رض نے کہا یہہ کیا ہے
لوگون نے کہا یہہ نینوی ہے عیاض رض بولے شاید یہی شہر ہے یونس ابن متی علیہ السلام
کا واقدی فرماتے ہین کہ وہان کا حاکم اون دنون مین انطاق بادشاہ تھا جزیری صالح
نے اوسکو کہلا بھیجا کہ اگر تو نے ان لوگون کا کہنا نمانا تو مین تجکو سزا دونگا اوس نے لکھا
کہ مین چند مہینے تک اونسے صلح کرتا ہون کہ دیکھون فارس کے بادشاہ کا کیا حال ہوتا ہے
اگر مسلمانون نے اوسکا شہر فتح کر لیا تو مین اونکا تابعدار ہو جاونگا اور وہ فارس کے
بادشاہ کا تابع تھا مسلمانون نے اوس سے اس بات پر صلح کر لی اب شہر بہنسا اور
اہناس کی فتح کا بیان ہے واقدی رحمتہ اللہ علیہ کی کتاب مین اسس حکیم
پر کسی علم والے آدمی نے واقدی کا اور بھی بہت سی تاریخ والون کا حوالہ دیکر لکھا ہے کہ جب حضرت
عیسی علیہ السلام پیدا ہوئے ہیرودس بادشاہ نے آپکے قتل کا ارادہ کیا حضرت مریم
آپکو لیکر مصر مین تشریف لے گئین اور شہر بہنسا مین بارہ برس تک رہین وہان ایک
کنوان ہے کہ اوسکے پانی سے مریضون کو شفا ملتی ہے حضرت عیسی اور حضرت مریم
اوسکا پانی پیتے تھے اور نماز کے لئے وضو کرتے تھے واقدی لکھتے ہین کہ عمرو ابن عاص
رض نے چھہ ہزار سوارون کا لشکر طیار کیا اور بہنسا کا بادشاہ بطلوس نصرانی بہت سے بادشاہون
کو اور اونکی فوجون کو ساتھہ لیکر آیا دو لاکھہ سوار اور پچاس ہزار پیدل جمع ہوئے نصرانیون
کی فوجون نے ہر طرف سے مسلمانون کو گھیر لیا بڑی بڑی لڑائیان ہوئین بہنسا کا
بادشاہ مارا گیا محمدی لوگ بہنسا مین داخل ہوئے شہر اہناس بھی فتح ہوا بہت مسلمان
شہید ہوئے بہت قتل ہوئے بہنسا اور اہناس مین مسجدین طیار ہوئین اب پھر فارس کے
آگ پوجنے والون پر جہاد کا سامان ہے ابن کثیر رح لکھتے ہین کہ ہجرت سے اکیسوین
برس نہاوند مین ڈیڑہ لاکھہ کی فوج یزدجرد نے جمع کی اور رے اور کاشان کوفہ اور بصرہ مرد و دین

اودہر سے حضرت عمر رضہ کیطرف سے تیس ہزار کی فوج محمدی نہاوند کیطرف پہونچی اور حضرت عمر رضہ نے
نعمان ابن مقرن رضہ کو اون سبکا سردار کیا فتح الباری مین ہے کہ حضرت عمر رضہ نے ابو موسی
رضہ کو لکھہ بھیجا کہ بصرہ والون کے ساتہہ چلو اور حذیفہ رضہ کو لکھہ بھیجا کہ کوفہ والون کے ساتہہ
چلو یہانتک کہ نہاوند مین جمع ہووین اور جب مقابلہ ہووے تو تمہارا سردار نعمان
ابن مقرن ہے جب نہاوند مین پہونچے کسری کے حاکم بندار نے کہلا بھیجا کہ ایک مرد
کو بھیجو کہ ہم اوس سے گفتگو کرین لوگون نے مغیرہ رضہ کو بھیجا مغیرہ رضہ نہر کے پار گئے
ابن ابی شیبہ مین ہے کہ اوس نے کہا تم عرب کے لوگ تمپر بھوک اور مصیبت پڑی تب
تم آئے اگر تم چاہو ہم تمکو اناج دیدیوین اور تم پلٹ جاؤ بخاری مین ہے کہ مغیرہ رضہ نے
کہا ہم لوگ عرب ہین ہم بڑی مشقت مین اور بڑی مصیبت مین تھے بھوک سے
بہرتے تھے اور چھوہارے کی گٹھلیان چوستے تھے اور روئے پشمینے اون اور بال پہنتے تھے اور
درختون اور پتھرون کو پوجتے تھے سو ہم اسی حالت مین تھے ایکا ایک آسمانون اور
زمینون کے مالک نے ہماری طرف ایک نبی کو بھیجا جو ہمارے اپنون مین سے ہین ہم
اونکی مان اور باپ کو پہچانتے ہین سو ہمارے نبی نے جو ہمارے رب کے پیغام پہونچانیوالے
ہین اونہون نے ہمکو حکم کیا کہ تمسے لڑین یہانتک کہ تم فقط اللہ کو پوجو یا جزیہ دو اور
ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے رب کے پیغام سے ہمکو خبر دی کہ جو ہم مین سے
مارا جاویگا وہ جنت مین جاویگا اور ایسا چین پاویگا جو کبہی نہ دیکہا ہو اور جو ہم مین
سے باقی رہیگا وہ تمہاری گردنون کا مالک ہوگا اے ایمان والو دیکہو حضرت اشعیا علیہ السلام
کے بشارتون کے موافق کمزور اور محتاج لوگون کو اللہ نے بڑے بڑے زبردست بادشاہون
پر کیسا غلبہ دیا جب لڑائی کا وقت آیا تو امام ابو یوسف رح کی روایت مین ہے کہ نعمان رضہ
نے فرمایا کہ مین ایک دعا کرنیوالا ہون سو مین ہر مرد کو قسم دلاتا ہون کہ اوس پر آمین
کہے پھر اونہون نے کہا یا اللہ نعمان کو آج کے دن شہادت نصیب کر مسلمانون کی مدد
اور فتح کے ساتہہ سب لوگون نے آمین کہا ابن کثیر لکھتے ہین کہ پھر نعمان رضہ نے
اللہ اکبر کہا اور جھنڈا ہلایا لوگون نے طیاری کی پھر دوسری بار اللہ اکبر کہا اور جھنڈا ہلایا

سب لوگ طیار ہوگئے پھر تیسری بار اللہ اکبر کہا اور شرک والون پر حملہ کیا امام ابو یوسف کی
روایت مین ہے کہ نعمان نے حملہ کیا اور لوگون نے بھی حملہ کیا نعمان سب سے پہلے بچھڑے
تب فرمایا کہ مجھ ایک کپڑا اوڑہا دو اور دشمنون سے لڑنے جاؤ اور مجھ پر مشغول مت کہاؤ پھر
اللہ نے فتح دی تو نعمان نے پوچھا کہ لوگون کا کیا حال ہے کہا گیا کہ اللہ نے فتح دی وہ
بولے الحمد للہ یہہ حال حضرت عمرؓ کو لکھہ بھیجو یہہ کہکر اونکی روح جدا ہوگئی ابن کثیر لکھتے ہین کہ
حضرت عمر رضؓ کا یہہ حال تھا کہ رات دن مسلمانون کے لئے دعا مانگتے تھے جسطرح عورت
جلتے وقت دعا مانگتی ہے جب حضرت عمر رضؓ کو نعمان کی شہادت کی خبر پہونچی بہت شدت سے
روئے ابن کثیر لکھتے ہین کہ اسی سال مین اصفہان کو بھی محمدیون نے فتح کیا اور اسی سال
مین ابو موسی رضؓ نے قاشان کو فتح کیا اور عدی کے بیٹے سہیل نے شہر کرمان کو فتح کیا
ابن جریر نے واقدی سے نقل کیا ہے کہ اسی سال مین عمرو ابن عاص رضؓ طرابلس پر
یعنے برقہ پر لشکر لے گئے اور اوسکو فتح کیا اور اسی سال مین عمرو ابن عقبہ نے زویلہ کو
فتح کیا اسی سال مین خالد رضؓ نے وفات پائی پھر اٹھیسوان برس داخل ہوا اوسمین
بہت فتحین ہوئین ہمدان والون نے صلح کا قول توڑا حضرت عمر رضؓ نے فوج بھیجی
اور نعیم ابن مقرن اوس فوج کے سردار تھے ہمدان والون نے پھر صلح کی ایکبارگی
دیلم اور رے اور آذربیجان کے لوگون نے ایکبارگی فوجین جمع کین نعیم نے مسلمانون
کے ساتھ اون پر خوب جہاد کیا اور بیشمار کافرون کو قتل کیا دیلم کا بادشاہ مارا گیا اور
سب کے سب بھاگ گئے نعیم رے کیطرف گئے وہان کافرون کو خوب قتل کیا تاریخ کامل
مین ہے کہ براء ابن عازب رضؓ نے قزوین کو فتح کیا ابن کثیر لکھتے ہین کہ سوید ابن مقرن
نے جاکر قومس کو صلح سے فتح کیا پھر جرجان اور طبرستان وغیرہ کے لوگون نے اون سے
جزیہ پر صلح کی اور آذربیجان بھی فتح ہوا بیان باب الابواب کی فتح کا ابن جریر نے کہا
کہ سیف نے کہا ہے کہ اسی سال مین حضرت عمر رضؓ نے سراقہ ابن عمرو کو فوج کا سردار کرکے
الباب کیطرف بھیجا اور فوج کے آگے عبدالرحمن تھے بیٹے ربیعہ کے وہان کا بادشاہ شہربراز
تھا جو ارمینیہ کا بادشاہ تھا اور وہ اوس بادشاہ کے گھرانے مین تھا جس نے اسرائیلیون کو

قتل کیا تھا اور بیت المقدس کو ویران کیا تھا اور اگلے زمانہ مین ملک شام سے لڑا تھا
شہریار نے امان مانگی سراقہ نے اوسکو امان نامہ لکھدیا اب ترکستان کے کافرون
پر جہاد کا سامان ہے صحیح بخاری مین ہے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ قیامت نہین قائم ہوگی یہانتک کہ تم ترکون سے لڑوگے جنکی چھوٹی انکھین ہین سرخ
چہرے ہین چھوٹی ناکین ہین اون کے چہرے گویا ڈھالین ہین جبر برتہ اسکا یہہ مطلب
کہ اون کے چہرے ڈہال کیطرح پہیلے ہوئے ہین اور گول ہین اور موٹے ہین ابن کثیر رح
لکھتے ہین کہ اس پیشخبری کا یون ظہور ہوا کہ حضرت عمر رض نے ربیعہ کے بیٹے عبد الرحمن
کو لکھہ بھیجا کہ ترکون کے ملک مین جہاد کو جاؤ عبد الرحمن چلے یہانتک کہ الباب سکے وہین
طرف پہونچی شہریار نے پوچھا کہان کا ارادہ ہے کہا ترکون کے بادشاہ بلنجر کیطرف
جاتا ہون شہریار نے کہا کہ ہم تو اون سے صلح پر راضی ہین اور ہم الباب کے پیچھے ہین
عبد الرحمن بولے کہ اللہ نے ہماری طرف ایک پیغام پہونچانیوالے کو بھیجا ہے اور
اون کی زبان پر ہمسے مدد اور فتح کا وعدہ کیا ہے سو ہم ہمیشہ مدد دئیے جاوین گے پھر
وہ نہر کے پار ہوئے اور بلنجر کے شہرون مین دوسو فرسخ یعنے چھہ سو کوس چلے اور وہان
بڑی بڑی لڑائیان لڑین پھر بڑی بڑی لڑائیان حضرت عثمان رض کیوقت مین ہوئین
اور سیف نے کہا ہے کہ جب عبد الرحمن ترکون کے ملک مین داخل ہوئے اللہ نے ترکون
کو لڑائی سے روک دیا وہ لوگ بولے کہ انکے ساتھہ فرشتے ہین جو انکو مرنے سے بچاتے
ہین وہ لوگ قلعون مین بیٹھہ رہے اور بھاگ گئے پھر عبد الرحمن نے حضرت عثمان رض
کیوقت مین اونپر کئی بار جہاد کیا یہ ذکر آگے آویگا اگر اللہ چاہیگا اب خراسان
پر جہاد کا بیان ہے ابن کثیر لکھتے ہین کہ یزدجرد اصفہان سے کرمان مین پہونچا
وہان سے خراسان مین آیا پھر احنف جو قیس کے بیٹے تھے اونکو حضرت عمر رض نے
فوج کا سردار کیا اور ملک خراسان کیطرف جہاد کے لیے بھیجا احنف بڑا لشکر لیکر
آئے مرو شاہجہان کیطرف گئے یزدجرد وہان سے مروروذ کیطرف بھاگا احنف نے
مرو شاہجہان کو فتح کیا اور مروروذ کیطرف قصد کیا یزدجرد وہان سے بلخ کیطرف بھاگا

احنف نے مرو رود کو فتح کیا اور بلخ کیطرف چلے اور یزدجرد نے بڑی فوج جمع کر کے بلخ مین احنف سے سامنا کیا اللہ نے یزدجرد کو بھگا دیا وہ ماوراء النہر کے پار چلا گیا ملک خراسان پر مسلمانون کا قبضہ ہوا اور احنف مرو رود کیطرف پلٹ آئے جب یزدجرد نہر کے پار ہوا اور ترکون کے ملک مین داخل ہوا ترک اور تتار کا بادشاہ خاقان یزدجرد کے ساتھہ بڑی فوجین لیکر آیا اور بلخ تک پہونچا اور احنف کے نائب مرو رود کیطرف بھاگ گئے اور مشرک لوگ بلخ سے نکل کر مرو رود پر اوترے ادہر سے احنف بیس ہزار کی فوج لیکر نکلے اور لڑائی ہوئی آخر کو ترکون نے یزدجرد کا ساتھہ چھوڑ دیا اور اپنے ملک کو چلے گئے اور مسلمانون نے احنف سے کہا اب کیا صلاح ہے اونکا پیچھا کرین اونھون نے کہا اپنی جگہہ پر رہو اور اونکو چھوڑ دو ابن کثیر لکھتے ہین کہ احنف نے یہہ بہت خوب کیا کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ترکون کو چھوڑ دو جب تک وہ تمکو چھوڑے رہین پھر یزدجرد نے چین کے بادشاہ سے مدد مانگی اوس نے بھی مدد نہ کی یزدجرد ایک جگہہ سے دوسری جگہہ بھاگتا رہا اور اللہ کو چھوڑ کر جس آگ کو پوجتا تھا اوسکو ایک شہر سے دوسرے شہر مین لیے پھرتا تھا اور ہر شہر مین اوس کے واسطے آتش خانہ بناتا تھا آخر کو حضرت عثمان کے بعد مارا گیا جب احنف نے حضرت عمر رض کو فتح کی بشارت لکھہ بھیجی کہ ہمنے ترکون مین بہت لوگون کو قتل کیا حضرت عمر رض منبر پہ کھڑے ہوئے اور فرمایا اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سیدہی راہ کے ساتھہ بھیجا اور اونکی راہ چلنے پر دنیا اور عقبیٰ مین بدلہ دینے کا وعدہ کیا اور اپنی فوج کی مدد کی خبردار ہو جاؤ اللہ نے آگ پوجنے والون کی بادشاہت کو تباہ کر دیا اور اون کے جماؤ مین پھوٹ ڈالدی خبردار ہو جاؤ اللہ نے اونکی زمین اور اونکا ملک اور اونکا مال اور اونکی اولاد تمکو دی تاکہ دیکھے تم کیسا عمل کرتے ہو سو تم اللہ کے حکم پر ڈٹے ہوئے قائم رہو وہ تمسے اپنا اقرار پورا کریگا پھر تیسوان سال داخل ہوا سیف نے کہا ہے کہ اسی سال میں فتح طوس بڑی لڑائی سے فتح ہوا تاریخ کامل مین ہے کہ ساریہ ابن زنیم نے فسا اور دارابجرد کا ارادہ کیا یہانتک کہ اونکو گھیر لیا اور فارس والے لوگ مسلمانون پر ہر طرف سے آئے تب حضرت عمر رض نے خواب مین اوسی

رات کو اونکا میدان اور راونکا شمار دن کی ایک ساعت مین دیکھا تب دوسرے دن پکارا کہ
نماز جمع کرنیوالی ہے یہانتک کہ جب اوس ساعت مین ہوئے جسمین دیکھا تھا جو دیکھا تھا
تب حضرت عمر رضہ لوگون کے سامنے نکلے اور ابن زنیم اور مسلمان میدان مین تھے اگر وہان
ٹھیرے رہین تو گھیرے جاوین اور اگر ایک پہاڑ کیطرف ٹیک لگاوین جو اونکی پیچھے ہے تو
دشمن ایک ہی طرف سے آوین حضرت عمر رضہ کھڑے ہوئے اور فرمایا اے لوگو مین نے یہہ دونون
فوجین ساتھہ دیکھین اور اونکا حال بیان کیا اور خطبہ پڑہتے پڑہتے چلائے کہ اے ساریہ
ابن زنیم پہاڑ کو لے پہاڑ کو لے پھر لوگون کیطرف مُنہہ کیا اور فرمایا کہ اللہ کی فوجین ہین
شاید اون مین سے کوئی اون لوگون کو یہہ بات پہونچادے ساریہ نے اور اون کے ساتھہ
والون نے یہہ آواز سنی اور پہاڑ کا سہارا پکڑا اور لڑے اور اسیلئے کافرون کو بھگادیا
اس روایت کو ابن کثیر نے سیف سے نقل کیا ہے اوس مین یہہ بھی ہے کہ ساریہ کے
پاس سے قاصد آیا مدینہ کے لوگون نے اوس سے فتح کا حال پوچھا کہ لڑائی کیدن اونہون نے
کوئی آواز سنی تھی وہ بولا ہان ہمنے سنا کہ ایک کہنے والا کہتا تھا اے ساریہ پہاڑ کو لے
پہاڑ کو لے اور قریب تھا کہ ہم ہلاک ہوجاوین پھر ہمنے پہاڑ کا سہارا پکڑا اللہ نے ہمکو
فتح دی پھر لکھا ہے کہ ابن وہب نے روایت کیا ہے یحیی سے وہ ایوب سے وہ ابن
عجلان سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رضہ سے کہ حضرت عمر رضہ نے ایک لشکر بھیجا آگے وہی
مطلب ہی اور لکہا ہے کہ یہہ سند اچھی ہے عمدہ ہے اور واقدی سے اسی روایت کو نقل
کیا ہے اوس مین یہہ بھی ہے کہ حضرت عمر رضہ نے فرمایا واللہ مینے اس بات پر دل نہین
ڈالا وہ تو ایک چیز ہے کہ میری زبان پر ڈالدی گئی اے ایمان والو حدیث سے ثابت
ہے کہ حضرت عمر رضہ کی زبان پر فرشتے بولتے تھے یہہ بات بھی ویسی ہی تھی آپنے دل کے ارادہ
سے نہین کہی بے اختیار زبان پر کسی فرشتے نے ڈالدی پھر ابن جریر نے سیف سے
کران کی فتح کا ذکر کیا ہے اور سجستان کی فتح کا بھی ذکر کیا ہے کہ بڑی لڑائی کے بعد عاصم
ابن عمرو کے ہاتھہ پر فتح ہوا اوسکا شہر جدا جدا تھے سند سے بلخ کی نہر تک اور کران کی
فتح کا بھی ذکر کیا ہے مسلمانون نے سند کی بادشاہ پر جہاد کیا اللہ نے سند کی فوجون کو

بھگا دیا ابو الفدا نے تقویم البلدان مین لکھا ہے کہ سجستان بڑا ملک ہے اوس کے قصبہ کا نام
زرنج ہے اور سجستان درمیان خراسان اور درمیان مکران اور سند اور درمیان کرمان
کے ہے اور کرمان مین کاف پر زبر ہے وہ بڑا ضلع ہے فارس اور سجستان اور مکران کے
بیچ مین اور مکران مین بہت شہر ہین سند کے حساب مین اور بعضی وقت دلی کے علاقہ
مین گنے جاتے ہین ابن حوقل نے کہا ہے کہ سجستان کے پچھم طرف خراسان ہے اور پورب
کیطرف ایک میدان ہے کہ وہ سجستان اور مکران کے بیچ مین ہے اور پوربی حد کی تمامی
کچھ ملتان کے عمل مین ہے اور اوسکی اوتر طرف سند کی زمین ہے اور سجستان کے قریب
رنج ہے اور وہ ایک ملک ہے اوسمین کئے شہر ہین ابن کثیر لکھتے ہین اسی تئیسوین
سال مین حضرت عمر رضہ شہید ہوئے اونکے بعد اللہ نے حضرت عثمان رضہ کو مسلمانون کا
حاکم کیا آپ نے مصر اور مغرب اور ترکستان پر جہاد کا بیان ہے چوبیسوین سال مین روم کے نصارٰی نے شام کو مسلمانون
پر غلبہ کیا حضرت عثمان رضہ نے مدد بھیجی نصاری پر خوب جہاد ہوا پھر پچیسوان سال داخل ہوا اسکندریہ
والون نے قول توڑا عمرو ابن عاص رضہ نے اونپر جہاد کیا اور اوس زمین کو فتح کیا اسی
سال مین عمرو ابن عاص رضہ نے سعد کے بیٹے عبد اللہ کو ملک مغرب پر جہاد کرنیکو بھیجا
اوس نے افریقیہ پر جہاد کرنیکا اذن مانگا اونہون نے اذن دیا چھبیسوین سال حضرت
عثمان رضہ نے نیشاپور کو صلح سے فتح کیا ستائیسوین سال حضرت عثمان رضہ نے سعد کے
بیٹے عبد اللہ کو افریقیہ کے شہرون پر جہاد کرنیکا حکم کیا وہ بیس ہزار کی فوج لیکر گئے وہان
بہت کافرون کو قتل کیا پہاڑون کو اور نرم زمین کو فتح کیا پھر وہ لوگ سب مسلمان
ہوگئے اور بہت اچھے مسلمان ہوئے پھر حضرت عثمان رضہ نے دو شخصون کو فوج کے
ساتھ اندلس کے شہرون پر بھیجا ان دونون کا نام عبد اللہ تھا پھر دونون سمندر
کیطرف سے اندلس مین پہونچے اور حضرت عثمان نے اونکو لکھ بھیجا کہ قسطنطنیہ اندلس
کیطرف سے فتح ہوگی اور تمنے جب اندلس کو فتح کرلیا تو تم اجر مین اون لوگون کے
شریک ہو جو آخر زمانہ مین قسطنطنیہ کو فتح کرینگے پھر لوگ چلے اور اندلس کو فتح کیا
اور اتنا مال ملا جو بیان مین نہین آتا جب افریقیہ پر جہاد ہو رہا تھا بربر کا بادشاہ جسکا نام

جرجیر تھا ایک لاکھ بیس ہزار کی فوج لیکر آیا مسلمانون کو سبطرح گھیر لیا حضرت عبد اللہ جو زبیر کے
بیٹے تھے کافرون کی فوج مین گھس گئے اون لوگون نے جانا کہ کچھ پیغام لیکر بادشاہ کے پاس
جاتے ہین عبد اللہ نے جاکر جرجیر کو قتل کیا ساری فوج بھاگی جس شہر مین یہہ لڑائی ہوئی
اوسکا نام سبیطلہ ہے جو قیروان سے دو منزل ہے اٹھائیسوین سال مین قبرس فتح ہوا
وہ ایک ٹاپو ہے ملک شام کے پچھم طرف اوس مین بہت میوے ہین اور کہانین ہین بہت
عمدہ ملک ہے حضرت عثمان رض سے معاویہ نے اذن مانگا کہ سمندر پر سوار ہوکر قبرس کیطرف
جاوٗن اونہون نے حضرت عمر رض سے بھی اس بات کا اذن مانگا تھا اونہون نے اذن
نہین دیا تھا اور فرمایا تھا کہ مین مسلمانون کے لشکر کو سمندر پر سوار نہین کرونگا
کہ اگر اوس مین طوفان آوے تو سب کے سب ہلاک ہوجاوین اب حضرت عثمان رض
سے اونہون نے ہٹ کی تب آپ نے اذن دیا معاویہ جہاز مین سوار ہوکر گئے کافرون
کو قتل کیا اور بہت مال لائے پھر وہان کے لوگون سے صلح کرلی امام مالک کی موطا مین
ہے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سو رہے پھر جاگے اور فرمایا کہ کچھ لوگ میری امت کے
مجکو دکھلائی گئے جو اللہ کی راہ مین جہاد کرینگے اس سمندر کے بیچ مین سوار ہونگے
ام حرام جو ملحان کی بیٹی تھین اونہون نے کہا یا رسول اللہ اللہ سے دعا کیجئے کہ اللہ
مجکو اونمین سے کرے آپنے اونکے واسطے دعا کی پھر آپ سو رہے پھر جاگے اور فرمایا
کچھ لوگ میری امت کے مجکو دکھلائی گئے جو اللہ کی راہ مین جہاد کرینگے ام حرام
نے کہا یا رسول اللہ اللہ سے دعا کیجئے کہ اللہ مجکو اونمین سے کرے آپنے فرمایا تو پہلون
مین سے ہی صحیح بخاری مین ہے کہ آپنے فرمایا پہلا لشکر میری امت مین سے جو سمندر پر
جہاد کریگا اونہون نے واجب کرلیا یعنے جنت اونپر واجب ہوگئی صحیح بخاری مین ہے
کہ جب پہلے مرتبہ مسلمان سمندر پر معاویہ رض کے ساتھ سوار ہوئی تو ام حرام اپنے خاوند
عبادہ ابن صامت رض کے ساتھ نکلین پھر جب لوگ پلٹے اور ملک شام کے قریب پہونچی
اون کے واسطے ایک جانور لایا گیا کہ اوس پر سوار ہووین اوس نے اونکو گرا دیا وہ
مرگئین ابن کثیر لکھتے ہین کہ پھر اونتیسوین سال عامر کے بیٹے عبد اللہ نے فارس کو فتح کیا

تیسوین سال عاص کے بیٹے سعید نے طبرستان کو فتح کیا اٹھیسوین سال کا حال یہ ہے کہ عبداللہ بن سعد افریقیہ اور اندلس کے شہرون مین فرنج کو یعنے فرنگیون کو اور بربر کو مار ا اور رومی لوگ ہرقل کے بیٹے قسطنطین کے پاس جمع ہوئے پانسو جہازون پر سوار ہو کر ملک مغرب مین مسلمانون پر جا پڑے مسلمانون نے جہازون مین صفین باندہین اور اللہ کی ذکر مین اور قرآن پڑہنے مین مشغول ہوئے اور اپنے جہازون کو اون کے جہازون سے باندہ دیا اور تلوارون سے اور خنجرون سے خوب لڑائی ہوئی اور پانی کے رنگ پر خون غالب ہو گیا پہر اللہ نے مسلمانون کی مدد کی قسطنطین اور اوسکا لشکر بہاگا اسی سال مین یزدجرد مارا گیا ایک شخص کے گہر مین اوترا تہا اوس نے غافل پا کر مار لیا تیسوین سال معاویہ نے ملک روم پر جہاد کیا یہانتک کہ قسطنطنیہ کے تنگ رستہ پر پہونچی اسی سال مین حضرت عثمان رض نے عاص کے بیٹے سعید کو فوج کا سردار کر کے الباب سے لڑنے کو بہیجا اور ربیعہ کے بیٹے عبدالرحمن کو لکہہ بہیجا کہ اونکی مدد کرو وہ چلے یہانتک کہ ملک تک پہونچے وہ لوگ نکلے اور ترکون نے اون کی مدد کی شدت کی لڑائی ہوئی اور ترک لوگ مسلمانون سے ڈرتے تہے اور گمان کرتے تہے کہ وہ نہین مرینگے پہر اسکے بعد اون کے دل دلیر ہو گئی ابن کثیر نے دوسری جگہہ لکہا ہے کہ عبدالرحمن نے حضرت عثمان کیوقت مین کئی بار جہاد کیا اور اونپر فتح پائی پہر ترکون نے آپس مین کہا کہ یہ لوگ مرتے نہین ہین وہ لوگ درختون مین چہپ رہے پہر ایک مرد نے ادہر سے ایک مسلمان پر تیر پہینکا وہ قتل ہوا اور بہاگ گیا جب اونہون نے جانا کہ یہہ لوگ ہمارے ہاتہہ سے مرتے ہین تب وہ لوگ شدت سے لڑے اور ایک پکارنے والے نے جو سے یعنے آسمان اور زمین کے بیچ سے پکارا صبر کر اللہ کے واسطے اے عبدالرحمن اور تمہارے وعدہ کا مقام جنت ہے پہر عبدالرحمن شہید ہوئی اور جہنڈا ربیعہ کے بیٹے سلمان نے لیا اور لڑائی کی اور پکارنے والے نے آسمان زمین کے بیچ سے پکارا صبر کر اللہ کے واسطے اے سلمان تب وہ خوب لڑے پہر ترکون نے شدت سے تیر پہینکے اور مسلمان بہاگے پہر ترکون کا دل مسلمانون پر دلیر ہو گیا اس پر بہی ترک لوگ عبدالرحمن کو اپنے شہرون مین لے گئے

اور وہان اونکو دفن کیا سو وہ اون کی قبر کے وسیلہ سے آج تلک مینھہ مانگتی ہین اب خراسان
اور روم اور ہند اور سندھ پر جہاد کا بیان ہے تاریخ خمیس مین ہے کہ حضرت عثمان
رض کی فوج نے برذعہ جو آذربیجان کی زمین مین ہے فتح کیا اور عامر کے بیٹے عبداللہ نے
سجستان کے شہرون مین سے زالق اور شاش فتح کیا اور خراسان کا ملک فتح
کیا ہرات والون نے مقابلہ کیا شکست کہائی پہر نیشاپور کو فتح کیا اور طوس اور
سرخس اور مرو کو صلح سے فتح کیا اور شہر سابور جو فارس کے ملک مین ہے وہ بھی حضرت
عثمان رض کی فوج نے صلح سے فتح کیا اور احنف نے چار ہزار کی فوج طیار کی طخارستان
اور جوزجان اور فیریاب اور اوس طرف کے لوگ لڑنے کو جمع ہوئے خوب جہاد ہوا
کافرون نے شکست کہائی احنف نے بلخ والون سے صلح کی شاہ ولی اللہ رحمہ صاحب
ازالۃ الخفا مین لکہتے ہین کہ عامر کے بیٹے عبداللہ نے خراسان کے ہر طرف کو لشکر بہیجا
جیسے جوین اور بیہق اور باخرز اور اسفرائن اور نسا اور باورد ان سبکو فتح کیا اور
طوس کو اور نیشاپور اور سرخس کو اور ہرات کو فتح کیا پینتیسوین سال حضرت
عثمان رض شہید ہوئے اللہ تعالی نے حضرت علی رض کو مسلمانون کا حاکم کیا آپ کے
وقت مین شام کے مسلمان باغی ہوئی ادہر خارجیون نے نیا مذہب نکالا اور اپنے
سوا سب مسلمانون کو مشرک ٹہیرایا اور سب کا قتل واجب سمجھا اور مسلمانون کا
قتل کرنا شروع کیا حضرت علی رض شام کے باغیون سے اور خارجیون سے لڑتے رہے
آخر کو ایک خارجی کے ہاتھ سے شہید ہوئے آپکے بعد آپ کے صاحبزادے حضرت امام
حسن علیہ السلام کو اللہ نے مسلمانون کا حاکم کیا اونہون نے تہوڑے دنون کے بعد
اپنا ملک شام کے حاکم معاویہ کو دیدیا ہجرت سے اکتالیسوین سال مسلمانون مین
صلح ہوئی ابن کثیر لکہتے ہین کہ ابو زرعہ نے روایت کی دحیم سے وہ ولید سے وہ
سعید ابن عبدالعزیز سے اونہون نے کہا کہ معاویہ نے رومیون کی زمین پر ستر لڑائیان
لڑہین ایک فوج گرمی مین جاتی تہی اور رومیون کی زمین مین جاڑا کاٹتی تہے پہر
پلٹ آتی تہی اور اوسکی پیچھے دوسری فوج جاتی تہی اور پچھلی وصیت معاویہ کی یہ تہی

کر رومیون کا خوب زور سے گلا گھونٹو ابن کثیر رح لکھتے ہے کہ معاویہ ہر سال مین دو بار رومیون
پر جہاد کرتے تھے ایک بار گرمی مین اور ایک بار جاڑے مین آمام ذہبی رح نے کتاب العبر
مین لکھا ہے کہ اکتالیسوین سال عبدالرحمن جو سمرہ کے بیٹے تھے اونہون نے سجستان
پر جہاد کیا زرنج وغیرہ کو فتح کیا اور راشد جو عمرو کے بیٹے تھے اونہون نے سندھ کے شہرون
پر جہاد کیا اسی سال مین سجستان کی زمین مین سے رخج فتح ہوا ابن خلکان نے لکھا ہے
کہ زرنج مین زے اور رے پر زبر ہے اور نون ساکن ہے اوسکے بعد جیم ہے یہہ سجستان
کے شہرون کی کرسی ہے کتاب العبر مین ہے کہ تینتالیسوین سال عبدالرحمن جو سمرہ
کے بیٹے تھے اونہون نے شہر کابل کو فتح کیا اسی سال مین مہلب جو ابو صفرہ کے
بیٹے تھے اونہون نے ہند کی زمین پر جہاد کیا ابن کثیر لکھتے ہین کہ حکم جو عمرو کے بیٹے
تھے جو خراسان پر زیاد کے نائب تھے اونہون نے زیاد کے حکم سے جبل الاسل پر جہاد
کیا اور بہت کافرون کو قتل کیا اور بہت مال لوٹا زیاد نے اونکو لکھہ بہیجا کہ اس لوٹ
کا سونا اور چاندی بیت المال مین بہیجدو اونہون نے نمانا اور موافق شریعت کے فوج
کو بانٹ دیا سینتالیسوین برس مسلمانون نے جہاد کے واسطے روم مین جاڑا کاٹا
اڑتالیسوین سال جہاد کے واسطے انطاکیہ کے شہرون مین جاڑا کاٹا اونچاسوین
برس ایک فوج جہاد کے واسطے روم مین گئی یہان تک کہ قسطنطنیہ پر پہونچی صحیح بخاری
مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلا لشکر میری امت مین سے جو قیصر
کے شہر پر جہاد کریگا وہ لوگ بخشدی گئی ہین سو اس لشکر نے سب سے پہلے اس شہر
پر جہاد کیا اور بڑی محنت سے وہان پہونچے اب پھر ملک مغرب اور روم اور
ترکستان کے فتح کا بیان ہے ابن کثیر رح لکھتے ہین کہ پچاسوین برس عقبہ جو
نافع کے بیٹے تھے اونہون نے معاویہ رض کے حکم سے افریقیہ کو فتح کیا اور قیروان کا خط
کھینچا اوسکی جگہہ پر ایک جنگل تھا کہ پہاڑنے والے جانور اور وحشی جانور اور
بڑے بڑے سانپ وہان رہا کرتے تھے عقبہ نے اللہ تعالی سے دعا مانگی وہان
کوئی باقی نہین رہا یہان تک کہ پہاڑنے والے جانور اپنے بچون کو اوٹھا کر وہان سے

نکلنے لگے اور سانپ اپنے بلون سے نکل گئے اوسوقت قوم بربر مین سے بہت لوگ مسلمان ہوگئے
اوس جگہہ یہ شہر قیروان بنایا مولانا جلال الدین سیوطی رح تاریخ مصر مین لکھتے ہین کہ ابن
عبد الحکم نے فرمایا کہ ہمسے بیان کیا عبد الملک ابن مسلمہ نے کہ ہمسے فرمایا لیث ابن سعد نے
کہ عقبہ جو نافع کے بیٹے ہین اونہون نے افریقیہ پر جہاد کیا پھر وہ قیروان کے جنگل پر آئے
اور وہان رات کو رہے وہ بھی اور اون کے ساتھہ والے بھی جب صبح ہوئی اوس جنگل
کے کنارے پر کھڑے ہوئے اور فرمایا اے جنگل کے لوگو کوچ کرو کہ ہم اوترنے والے ہین یہ
بات تین دفعہ فرمائے تو سانپ دوڑتے ہوئے چلے گئے اور بچھو بھی اور اونکی سوا اور
جانور بھی جو پہچانے نہین جاسکتے تھے وہ سب نکلکر چلے گئے اور لوگ کھڑے ہوئے اونکو
دیکھہ رہے تھے صبح کے وقت سے یہان تک کہ دھوپ سے اونکو ایذا ہوئی یہان تک
کہ اون جانورون مین سے اونہون نے کسی کو نہین دیکھا تب اوس جنگل مین اوترے
لیث نے کہا کہ مجھسے زیاد ابن عجلان نے بیان کیا کہ افریقیہ کے لوگ بعد اسکے چالیس
برس تک وہان رہے اور اگر ایک سانپ یا ایک بچھو ہزار اشرفی کو ڈھونڈا جاتا تو
نہ ملتا ابن کثیر نے لکھا ہے کہ عقبہ ابن نافع سن باسٹھہ تک قیروان مین رہے پھر بربر
اور روم کی ایک قوم سے لڑے اور شہید ہوگئے اسی بچاسوین سال مین فضالہ ابن
عبید رض نے سمندر پر جہاد کیا پھر اکیاونوین برس ربیع ابن زیاد نے بلخ کو صلح سے
فتح کیا اور قوہستان کو لڑکر فتح کیا اور وہان کچھہ ترک بھی تھے اونکو قتل کیا اسی
سال مین ربیع ابن زیاد نے ماوراء النہر پر جہاد کیا باونوین برس روم کے ملک پر
سفیان ابن عوف رض نے جہاد کیا اور وہان جاڑا کاٹا ترپنوین برس عبد الرحمن
نے جو ام الحکم کے بیٹے تھے روم کے ملک پر جہاد کیا اور وہان جاڑا کاٹا اسی سال مین
جنادہ جو ابو امیہ کے بیٹے تھے اونہون نے رودس کا ٹاپو فتح کیا اور کچھہ مسلمانون کو وہان
قائم کیا وہ لوگ کافرون پر بہت سخت تھے سمندر پر جو کافر آتے تھے اونکو لوٹتے تھے
اور معاویہ رض اونکو بہت کچھہ روزینہ دیا کرتے تھے اور وہ لوگ فرنج سے یعنی فرنگیون سے
بہت ہشیار رہتے تھے وہ لوگ ایک بڑے قلعہ مین رہتے تھے اور وہ اسیطرح رہے

یہان تک کہ معاویہؓ مر گئے تب یزید نے اوس ٹاپو سے اونکو اوٹہا لیا چونوین برس محمد ابن
مالک نے روم کی زمین مین جاڑا کاٹا اور گرمی کا جہاد معن ابن یزید نے کیا چھپنوین
برس سعید جو حضرت عثمان رضؓ کے بیٹے تھے اونکو معاویہ نے خراسان کا حاکم کیا وہ
سمرقند مین آئے تب صغد کے ترک لوگ اونکی طرف نکلے سعید نے اونپر جہاد کیا اور اونکو
بہگا دیا تب اون لوگون نے صلح کی اکسٹھوین برس یزید بادشاہ ہوا اوس کے نائب عبید اللہ
ابن زیاد نے جناب امام حسین علیہ السلام کو اور اونکی بیٹون اور بہائیون کو اس
ظلم سے اور اس بیرحمی سے شہید کیا کہ امت محمدی کے تمام انسان اور جن بلکہ فرشتے آج
تک اس غم مین روتے ہین ابن کثیر لکہتے ہین کہ معاویہ کے مرنے کے بعد یزید نے لوگون
سے کہا کہ معاویہ تمکو جنگل اور دریا مین جہاد کے لیے بہیجتے تھے اور مین کسی مسلمان کو
سمندر مین سوار نہین کرونگا اور معاویہ تمکو روم کے ملک مین جاڑا کاٹنے کے
لیے بہیجتے تھے اور مین تمکو روم کے ملک مین جاڑا کاٹنے کے لئے نہین بہیجونگا
اب یہہ بیان ہے کہ محمدیون نے مسجد بیت المقدس مین اور اوسکے
بیچ کی بڑے چٹان مین بڑے بڑے آرائشین کین ابن کثیر لکہتے ہین
کہ ہجرت سے چہیاسٹھوین برس عبد الملک بادشاہ نے بیت المقدس کے صخرہ
پر یعنی بڑی چٹان پر قبہ کا بنانا اور مسجد اقصی کا بنانا شروع کیا اور تہتروین برس
یہہ عمارت پوری بن چکی مولانا مجیر الدین حنبلی کی تاریخ بیت المقدس جو مصر
مین چہپی ہے اوس مین لکہا ہے کہ عبد الملک نے تمام شہرون مین خط بہیجی
کہ میرا ارادہ ہے کہ بیت المقدس کی بڑی چٹان پر قبہ بناؤن جو مسلمانونکو
گرمی اور سردی سے بچاوے اور مسجد کو بناؤن اور مجکو منظور نہین کہ رعیت کے
صلاح کے بغیر یہہ کام کرون تمام شہرون سے خط آئے کہ بادشاہ کی صلاح بہت
خوب ہے بہت بہتر ہے اگر اللہ چاہی اللہ بادشاہ کی نیت کو پورا کرے بادشاہ نے
کاریگرون کو جمع کیا اور بہت سا مال جمع کیا کہا جاتا ہے کہ وہ مصر کا سات برس کا

محصول تھا اور رجا جو حیوہ کے بیٹے تھے بہت بڑے عالم تھے اور عمر ابن عبد العزیز کے
ہمنشینون مین سے تھے اونکو اس کام کا داروغہ کیا اور اون کے ساتھہ ایک اور مرد کو
ملا دیا جو یزید ابن سلام کہلاتے تھے اونہون نے قبہ کے پاس سے عمارت کا بنانا شروع
کیا مسجد کے پورب سے پچھم تک یہان تک کہ اپنا کام پورا بنا چکے اور وہ عمارت جو مسجد
کے سرے پر تھے قبلہ کے پاس وہ مسجد کے پورب سے پچھم تک تھی اوس دیوار سے جو حضرت عیسیٰ ع
کے مہد کے پاس ہے اوس مکان تک جو ابجامع مغاربہ کرکے مشہور ہے اور رجا نے
اور یزید ابن سلام نے عبد الملک کو دمشق مین لکھہ بھیجا کہ مسجد اور قبہ خوب بن چکا
اور ابھی لاکھہ اشرفیان باقی ہین عبد الملک نے لکھہ بھیجا کہ وہ تمکو انعام مین دین
اون دونون نے لکھہ بھیجا کہ ہمکو تو یہہ لائق تھا کہ اوس مین اپنی عورتون کے زیور مین
سے لیکر کچھہ بڑہا دیتے سو آپ اسکو اوس چیز مین صرف کیجیے جو سب چیزون سے زیادہ
آپکو پسند ہو عبد الملک نے لکھہ بھیجا کہ اشرفیون کو گھلا کر قبہ پر ڈالدو سو وہ اشرفیان
گھلا کر وہ سونا قبہ پر ڈالا گیا کوئی اوسکو نظر بھر کر دیکھہ نہین سکتا تھا اور رجا نے قبہ
کے آس پاس پردے ریشمی کپڑے کے ڈالے تھے اور ہر جمعرات اور پیر کے دن زعفران
پیسا جاتا تھا اور رات کو مشک اور عنبر اور گلاب مین ملایا جاتا تھا رات کو ڈھکا
ہوا رکھا رہتا تھا صبح کو خادم لوگ حضرت سلیمان عم کے حمام مین نہاتے تھے اور
عمدہ عمدہ نئی کپڑے پہنتے تھے اور وہ خوشبو بڑی چٹان پاس لاتے تھے جہان تک اونکے
ہاتھہ پہونچتے تھے وہان تک خوشبو ملتے تھے اور جہان تک ہاتھہ نہین پہونچتے تھے پانون
دہوکر وہان چڑہتے تھے یہانتک کہ باقی چٹان پر خوشبو ملتے تھے اور برتن خوشبو
کے اونڈیل دیتے تھے پھر انگیٹھیان سونے اور چاندی کی اور عود اور مشک اور
عنبر لاتے تھے پھر سب ستونون کے آس پاس پردے چھوڑے جاتے تھے اور
لوگ خوشبو لیکر آس پاس قبہ کے پھرتے تھے پھر پردے باندہ دئے جاتے تھے پھر خوشبو
پھیلتی تھی یہانتک کہ خوشبو بازار تک پہونچتی تھی پھر ایک پکارنے والا پکارتا تھا کہ
صخرہ کھولا گیا ہے جسکو اوسمین نماز پڑہنا منظور ہو وہ آوے لوگ جلدی سے آتے تھے

کوئی دو رکعت کوئی چار رکعت پڑہتا تھا پھر دروازے بند کر دئے جاتے تھے اور فقط پیر کے دن
اور جمعرات کے دن کھولے جاتے تھے اور قبہ اور مسجد کی عمارت سے ہجرت کے تہتر ہوین
برس فراغت ہوئی مولانا مجیر الدین رح لکہتے ہین کہ حافظ بہاء الدین ابن عساکر رح
نے روایت کیا ہے کہ اوسوقت مین مسجد اقصی مین جو کڑیان چھت مین لگی ہوئی تھین
وہ چھ ہزار کڑیان تھین اور پچاس دروازے تھے اور سات محراب تھے اور قندیلون
کے واسطے پندرہ کم چار سو زنجیرین تھین دو سو تیس زنجیرین مسجد اقصی مین تھین
اور باقی اوس بڑی چٹان کے قبہ مین تھین اور پانچ ہزار قندیلین تھین اور
قندیلون کے ساتھ دو ہزار شمعین روشن ہوتی تھین جمعہ کے رات مین اور رجب
اور شعبان اور رمضان کی بیچ کی رات مین اور دونون عیدون کی رات مین اور
اوس بڑی چٹان کے قبہ کے سوا پندرہ قبہ تھے یہ سب چیزین عبد الملک بادشاہ
کیوقت مین بنائی گئین اور مسجد کے بندوبست کرنیوالے تین سو خادم تھے جو
بیت المال کے پانچوین حصہ سے خریدی گئی تھے جب اونمین سے ایک مر جاتا تھا
تو اوسکا بیٹا اور اوسکا پوتا اوسکی جگہہ پر ہوتا تھا اور چوبیس بڑے بڑے حوض تھے
اور چار منارے تھے تین منارے برابر برابر مسجد کے پچہم طرف تھے اور ایک باب الاسباط
پر تھا اور دس مرد یہودی اوسکی خادم تھے جنسے جزیہ نہین لیا جاتا تھا اون کی اولاد
ہوئی تو وہ بیس ہوگئے وہ موسمون مین اور جاڑے اور گرمی مین مسجد کو جہاڑتے
تھے اور نصاریٰ کے دس گھرانا اوسکی خادم تھے یہہ خدمت اون کے ورثہ مین
چلی آتی تھی وہ بوریئے بناتے تھے اور مسجد کے بوریون کو جہاڑتے تھے اور اون
نالیون کو صاف کرتے تھے جن سے پانی حوضون تک بہہ کر جاتا تھا اور حوضون کو بھی
صاف کرتے تھے اور کچہہ یہودی خادم اسلیئے تھے کہ شیشے کی قندیلین اور پیالے
بناتے تھے اونسے جزیہ نہین لیا جاتا تھا اور عطا سے روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے نقل
کرتے ہین کہ یہودی لوگ بیت المقدس مین چراغ روشن کرتے تھے پھر جب عمر ابن
عبد العزیز بادشاہ ہوئے اونکو نکال دیا اور پانچوین حصہ مین سے مقرر کیا فائدہ نعینے

بیت المال کے پانچوین حصہ سے اس کام کے لئے غلام خریدے اور عبدالرحمن بن محمد بن
منصور ابن ثابت سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہین اپنے باپ سے وہ اون کے
دادا سے کہ سب دروازون پر سونے اور چاندی کے پترے لگے ہوئے تھے عبدالملک
کی بادشاہت مین جب منصور بادشاہ عباسی آیا اور مسجد کے پورب طرف اور پچھم طرف
سن ایک سو تیس مین زلزلہ کی باعث سے گر پڑا تھا بادشاہ سے لوگون نے عرض
کیا بادشاہ نے کہا میرے پاس کچھ نہین ہے اوسنے حکم کیا کہ سونے اور چاندی کے
پترے جو دروازون پر تھے وہ اوکھیڑے گئے اور اونکی اشرفیان اور روپیہ بنائی گئی
اور خرچ کئے گئے پھر دوبارہ زلزلہ آیا وہ عمارت جو منصور بادشاہ نے بنوائی تھی وہ
گر پڑی پھر مہدی بادشاہ آیا اوس نے حکم کیا کہ اس مسجد کی لنبائی مین سے گھٹا دو اور
چوڑائی مین بڑھا دو تب وہ عمارت اوسکی بادشاہت مین پوری بنی حافظ ابن
عساکر رحمہ نے فرمایا کہ مسجد اقصی کی لنبائی سات سو گز اور چھپن گز ہے بادشاہی گز
سے اور چوڑائی چار سو گز اور ساٹھہ گز ہے بادشاہی گز سے اور ابوالمعالی مشرف
نے بھی ایسا ہی کہا ہے ابن کثیر لکھتے ہین کہ عبدالملک بادشاہ نے قبہ مین رنگارنگ
کے سنگ مرمر بچھائے تھے اور اوس کے واسطے خادم مقرر کئے تھے جو طرح طرح کی خوشبوئین
ملا کر غالیہ بناتے تھے اور قبہ کو معطر کرتے تھے اور سونے اور چاندی کی زنجیرین بہت
گرا اوسمین بنائین اور قبہ مین اور مسجد مین طرح طرح کے رنگارنگ بچھونے بچھائے
جب کوئی مرد بیت المقدس سے اپنے شہر کو پلٹ کر جاتا تھا اوس سے چند روز
تک خوشبو آتی تھی اور پہچانا جاتا تھا کہ یہہ بیت المقدس سے آیا ہے اور صخرہ مین
داخل ہوا ہے اوس زمانہ مین کوئی عمارت تمام زمین مین اوس قبہ سے زیادہ
خوبصورت اور روشن نہین تھی آگے محمدی بھائیو نصرانیون نے تین سو برس
تک اس پاک جگہ پر گوبر اور لید اور حیض کے لتے ڈالے تھے اللہ نے اوس کے
عوض محمدیون کے ہاتھون اپنے گھر کو ایسا معطر کیا کہ ساری جہان مین اوسکی
خوشبو پھیلائی حضرت اشعیا علیہ السلام کی بشارتین پھر یاد کرو اللہ تعالے نے

بیت المقدس سے فرمایا تھا کہ سارے بادشاہ تیری شوکت دیکھینگے اور تو الیدیا کے ہاتھ مین بادشاہانہ تاج ہوگا اور جناب یحییٰ نبی علیہ السلام کے صحیفہ مین فرمایا تھا کہ چاندی میری ہے اور سونا میرا ہے رب العالمین فرماتا ہے اس پچھلے گھر کا جلال پہلے گھر کے جلال سے زیادہ ہوگا ان سب بشارتون کا ظہور محمدی وقت مین ہوا اب پھر ملک مغرب پہ اور ترکون پر جہاد کا سامان سے ابن کثیر لکھتے ہین کہ اٹھترویں برس مسلمانون نے رومی نصرانیون کے ملک پر بڑا جہاد کیا ارقلیہ فتح کیا اسی سال مین عبدالملک نے نصیر کے بیٹے موسیٰ کو ملک مغرب کے تمام شہرون پر جہاد کرنے کے لیے مقرر کیا ...تک پہونچی محمدیون نے اون شہرون کے بادشاہون کو قتل کیا پھر اناسیوین سال مین رومی نصرانیون نے مسلمانون کی فوجون کو کمزور دیکھ کر انطاکیہ مین آکر وہان کے بہت لوگون کو قتل کیا اسی سال مین ترکون کے بادشاہ رتبیل پر ابوبکرہ کے بیٹے عبیداللہ نے جہاد کیا پھر اون سے مال پر صلح کرلی پھر رتبیل کبھی صلح کرتا تھا کبھی باغی ہوتا تھا آخر کو محمدیون نے اوس کے ملک پر خوب جہاد کیا اوسکی بہت ملک چھین لیے ترکون نے پھر غلبہ کیا پھر محمدیون نے اوس پر خوب جہاد کیا اس جہاد مین بہت سے مسلمان شہید ہوئے اکیاسیوین برس عبدالملک کے بیٹے عبیداللہ نے قالیقلان کو فتح کیا اور موسیٰ ابن نصیر جو ملک مغرب کے حاکم تھے اونھون نے اندلس کے شہرون پر جہاد کیا اور بہت شہرون کو اور آباد زمینون کو فتح کیا یہانتک ملک مغرب مین جہاد کیا کہ دریائے اخضر محیط کے قریب تک پہونچی چوراسیوین برس موسیٰ ابن نصیر رحمہ نے ملک مغرب کا ایک ٹکڑا فتح کیا اوسی مین سے شہر ارزمہ ہے اور وہان کے بہت لوگون کو قتل کیا اور پچاس ہزار کے قریب کو قید کیا پچاسیوین برس قتیبہ مسلمانون نے بڑا جہاد کیا چھیاسیوین برس مسلم کے بیٹے قتیبہ نے مرو اور خراسان پر جہاد کیا اور ترکون کے بہت شہر فتح کیے اسی سال مین عبدالملک کے بیٹے مسلمہ نے رومی نصرانیون کے شہرون پر جہاد کیا اور بولق کو تاراج فتح ...

یہہ بیان ہے کہ ولید بادشاہ نے دمشق مین جمعہ کی مسجد بنائی اور حضرت یحیی
علیہ السلام کا سر مبارک وہان پایا مولانا جلال الدین لکہتے ہین کہ سن چہیاسی
مین دمشق مین جمعہ کی مسجد کا بنانا ولید بادشاہ نے شروع کیا الله اوسکو اچہا بدلہ دیوے
اور سن چہیانوے مین وہ مسجد پوری بن چکی اور پہلے اوس جگہہ یونانیون کی پوجا کا گہر
تہا وہ ساتون تارون کو پوجتے تہے پہر وہ نصاری کا گرجا ہوگیا تہا پہر ابو عبیدہ نے اوسکا
آدہا لیلیا اور وہان مسجد بنائی پہر ولید نے باقی آدہا بہی نصاری کو راضی کر کے لے لیا اور
اوسکی عمارتون کو کہود کر میدان کر دیا اور بڑی مضبوط مسجد بنائی اور اوسکو سونے
اور چاندی سے خوب آراستہ کیا اور چہت مین سونے اور چاندی کی زنجیرین
لٹکائین ابو الحسن ابن ربعی نے قاسم ابن عثمان تک سند پہونچائی اونہون نے
فرمایا کہ مینے سنا جسوقت ایک مرد نے ولید ابن مسلم سے پوچہا کہ آپ کو کیا پہونچا ہے
حضرت یحیی ابن زکریا علیہما السلام کا سر مبارک اس مسجد مین کہان ہے اونہون نے
کہا مجکو پہونچا ہے کہ وہ اس جگہہ ہے اور اپنے ہاتہہ سے اوس ستون کیطرف اشارہ
کیا جو دبایا ہوا ہے اور پوربی ستون سے چوتہا ہے اور زید ابن واقد سے روایت ہے
اونہون نے فرمایا کہ مینے حضرت یحیی علیہ السلام کا سر مبارک دیکہا جسوقت لوگون
نے دمشق کی مسجد بنانے کا ارادہ کیا اور وہ قبہ کے ایک ستون کے نیچے سے نکلا
اور بشرہ مین اور سر کے بالون مین فرق نہین پڑا تہا یہ بہی زید ابن واقد سے
روایت ہے انہون نے کہا کہ ولید نے مجکو دمشق کی مسجد بنانے پر مقرر کیا تو ہمنے اوسمین
ایک غار پایا ہمنے ولید کو خبر دی جب رات ہوئی ولید آیا اور شمع اوسکے آگے تہی اور وہ
اوترا تو کیا دیکہتا ہے کہ وہان ایک گرجا پاکیزہ ہے اور اوسمین ایک صندوق ہے
اوس پر لکہا ہوا ہے کہ یہ سر ہے یحیی کا جو زکریا کے بیٹے ہین ولید نے اوسکو کہولا تو اوسمین
ایک جامہ دانی تہی اوسمین سر حضرت یحیی علیہ السلام کا تہا ولید نے حکم کیا وہ اپنی جگہہ پر
رکہ دیا گیا اور ولید نے کہا کہ وہ ستون جو اوسکے اوپر ہے اوسمین اور اور ستونون سے تغیر
کر دو تاکہ پہچانا جاوے تب اوسکے اوپر ایک ستون بنایا گیا جسکا سر دبایا ہوا تہا پہر

لکھا ہے کہ ابومھر نے کہا کہ حضرت یحیی علیہ السلام کا سر مبارک ستون کے نیچے مسجد کے پورب طرف ہی اور وہ ستون سکاسک کہلاتا ہے فائدہ اسی کے موافق شیخ سعدی رح نے گلستان مین لکھا ہے کہ یحیی پیغمبر علیہ السلام کی قبر کے سرہانے مین اعتکاف مین تھا دمشق کی مسجد مین اسکے بعد کچھہ احوال بیان فرمایا ہے مولانا جلال الدین رح لکھتے مین کہ ابومھر نے کہا جب عمر ابن عبد العزیز بادشاہ ہوئے اور دمشق کی مسجد کو دیکھا فرمایا کہ مین دیکھتا ہون کہ بہت مال اس مسجد مین ناحق خرچ کئے گئے ہین اور مین اوس مین سے جو پاؤن گا اوسکو [illegible] مانون کے بیت المال مین داخل کرونگا یہہ زنجیرین نکال لونگا اور اوسکی جگہ [illegible] لشکاؤن گا اتفاقا بادشاہ روم کے کچھہ ایلچی آئی اور اوس مسجد کی عمارت اور [illegible] نقش دیکھی جو کبھی رومی زمین پر نہ دیکھی تھے تو انکا سردار غش مین آکر گر پڑا لوگ اوسکو اوٹھا کر لے گئے چند روز مین جب کچھہ صحت پائی تب اوسی پوچھا کہ تجکو کیا ہوا تھا اوس نے کہا مجکو گمان نہ تھا کہ مسلمان لوگ ایسی عمارت بناوینگے مین توجانتا تھا کہ اونکی مدت اس سے چھوٹی ہے جب عمر ابن عبد العزیز کو یہہ خبر پہونچی اونہون نے فرمایا کہ اس سے کافرون کا دل جلتا ہے اس مسجد کو اپنی حالت پر رہنے دو اب پھر روم اور ترک اور مغرب اور ہند پر جہاد کا سامان ہے ابن کثیر لکھتے ہین کہ اٹھاسیوین برس عبد الملک کے بیٹے مسلمہ نے رومی نصرانیون کے شہرون پر جہاد کیا اون مین سے بہتون کو قتل کیا اور بہت قلعے فتح کئے اور مسلم کے بیٹے قتیبہ نے ترکون کے شہرون پر جہاد کیا اور بیکند پر بھی جہاد کیا اور وہ بخارا کے علاقہ مین ہے وہان بہت سے ترک جمع ہوئے بڑی لڑائی ہوئے اللہ نے مسلمانون کی مدد کی بیکند فتح ہوا سونے چاندی کے برتن اور سونے کے بت بہت سے لوٹ مین آئے اونمین سے ایک بت تھا کہ گھلا یا گیا اور اوس مین سے ایک لاکھہ پچاس ہزار اشرفی کے برابر سونا نکلا پھر اٹھاسیوین برس عبد الملک کے بیٹے مسلمہ نے اور اوسکی بھتیجی عباس نے طوانیہ کا قلعہ فتح کیا یہہ قلعہ بڑا مضبوط تھا بڑی لڑائی ہوئے مسلمانون نے نصاری کو بھگا دیا نصاری بھاگ کر حمص مین جمع ہوئے محمدیون نے حمص پر بھی

فتح کیا اور قتیبہ نے ترکون کے بادشاہ پر جہاد کیا اوس کے ساتھ دو لاکھ لڑنے والے تھے
بڑی لڑائی ہوئی قتیبہ نے اونکو شکست دی پھر نواسیوین برس مسلمہ نے اور اوسکے بھتیجے
عباس نے رومی نصرانیون کے شہرون پر جہاد کیا بہت قلعے فتح کئے اسی سال مین قتیبہ
نے صغد کے شہرون پر اور نسف اور کش پر جہاد کیا وہان بہت ترکون کو قتل کیا
پھر بخارا کیطرف چلے راہ مین بہت ترک ملے دو دن اونپر جہاد کیا اور فتح پائی اور بخارا
کے بادشاہ پر جہاد کیا اور ترکون پر جہاد کیا یہان تک کہ باب الابواب تک پہونچے اور
بہت قلعے اور شہر فتح کئے اور اسی سال مین موسیٰ ابن نصیر نے اپنے بیٹے کو فرنگیون
کے بادشاہ کیطرف بھیجا اوس نے بہت شہر فتح کئے پھر نوے برس مین مسلمہ
اور عباس نے روم کے شہرون کو فتح کیا اور کئی قلعے فتح کئے اور رومی نصرانیون
مین سے ایک خلقت کو قتل کیا اور قید کیا اور اسی سال مین محمد ابن قاسم نے سندھ
کے بادشاہ کو قتل کیا اور قتیبہ نے شہر بخارا کو فتح کیا اور سب ترکون کو بھگا دیا اسی
سال مین صغد کے بادشاہ نے صلح چاہی قتیبہ نے صلح کر لی لیکن بخارا کے بادشاہ نے ترکون کی
فوجین جمع کین اور مسلمانون پر حملہ کیا مسلمانون نے اونکو خوب قتل کیا پھر ترکون
کے بادشاہ نے قول توڑا اور بہت سے بادشاہ ہوئے لڑنے پر اکٹھا کیا قتیبہ نے اونکو ایسا قتل کیا
کہ ویسا کبھی نہین سنا تھا پھر اکیانوے برس مسلمہ نے ترکون پر جہاد کیا اور
بہت شہر اور قلعے فتح کئے اور موسیٰ ابن نصیر نے مغرب کے شہرون پر جہاد کیا
اور بہت شہر فتح کئے اور اون شہرون مین داخل ہوئے یہان تک کہ بعضی ایسی
زمینون مین داخل ہوئے جہان گھرون اور محلون کے نشان تھے اور وہان کوئی
رہنے والا نہ تھا اور آثار سے معلوم ہوتا تھا کہ وہان کے لوگ بہت دولت والے
تھے سب کے سب ہلاک ہو گئے اسی سال مین قتیبہ نے ترکون پر جہاد کیا کیونکہ
اون کے بادشاہون نے اگلے سال اکٹھا کیا تھا کہ ایسا لڑین گے کہ عربون کو
اون کے ملک سے نکال دینگے قتیبہ نے اونکو شکست دی پھر ترکون کا بادشاہ اودھر

سمیت قتل کیا پھر قتیبہ نے طالقان کو لے لیا اور وہ بڑا شہر ہے پھر قتیبہ فاریاب کیطرف چلے وہانکا
بادشاہ تابعدار ہوا پھر بلخ مین داخل ہوئے وہان سے نکلکر ایک بڑا قلعہ فتح کیا پھر بانوے
برس مسلمہ نے اور اوسکے بھتیجے عمر نے جو ولید کا بیٹا تھا رومی نصرانیون کے شہر فتح کئے
اور بہت قلعے فتح کئے اور رومی لوگ اپنے ملک کے کنارے تک بھاگ گئے اور زیاد
کے بیٹے طارق جو موسی ابن نصیر کے آزاد غلام تھے وہ بارہ ہزار کی فوج لیکر اندلس
کے شہرون پر جہاد کے واسطے گئے وہان کا بادشاہ تاج اور تخت سمیت نکلا طارق
جو طنجہ کے حاکم تھے اور اپنے آقا موسی ابن نصیر کے نائب تھے اونھون نے اوسپر
جہاد کیا یہ طنجہ مغرب کے شہرون کی کنارے پر ہے پھر طارق اندلس کے ٹاپو مین
داخل ہوئے اور فرصت کو غنیمت جانا کیونکہ فرنگی آپس مین لڑ رہے تھے طارق
نے اندلس کے شہرون مین جاکر قرطبہ کو فتح کیا اور وہان کے بادشاہ کو قتل کیا پھر موسی
ابن نصیر بھی فوجون سمیت طارق سے آن ملے اور اندلس مین داخل ہوئے اور کئی
برس تک اندلس کے شہرون کو فتح کرتے رہے اور مردون کو قتل کرتے رہے اور عورتون
کو اور لڑکون کو قید کرتے رہے بڑے بڑے ملک اور شہر فتح کئے سونا اور چاندی اور
جواہر اور یاقوت اور سونے چاندی کے برتن اور گھوڑے اور خچر اسقدر لوٹ مین آئے
کہ بیان سے باہر ہین اسی سال مین مسلمہ نے اور عمر نے رومی نصرانیون کے قلعون
مین سے شوسہ اور طلغا کو قسطنطنیہ کی نہر تک فتح کیا اور قتیبہ نے سومان اور کش
اور نسف کو فتح کیا اور اپنے بھائی عبد الرحمن کو صغد کیطرف بھیجا وہان کے حاکم
نے صلح کرلی پھر صغد والون نے اوس حاکم کو معزول کیا اور دوسرے شخص کو حاکم
کیا اور قول توڑا ترانوے برس مسلمہ نے رومی نصرانیون کے شہرون کے بہت قلعے
فتح کئے اور ولید کے بیٹے عباس نے سسطیہ فتح کیا اور قتیبہ نے اپنے بھائی عبد الرحمن
کو بارہ ہزار کی فوج مین سمرقند کیطرف بھیجا پھر قتیبہ بھی جا پہونچے اور صغد کا بڑا شہر
جو سمرقند ہے اوسکے قریب پہونچے اور صغد والون سے بہت بڑی لڑائی ہوئے
آخر کو ان نے جزیہ پر صلح کی قتیبہ شہر مین داخل ہوئے اور مسجد بنائی اور بتخانہ

زیور سب اوتار لیا اور بتونکا ڈہیر لگا کر اون سبکو جلا دیا کافر چلائے اور روئے کچہ سیون
نے کہا کہ ان مین بعضے بت قدیم ہین جو کوئی اونکو جلاویگا ہلاک ہو جاویگا قتیبہ نے اپنے
ہاتہہ مین آگ کا شعلہ لیا اور کہا مین انکو اپنے ہاتہ سے جلاونگا تم سب ملکر تکبیر واذکرو
اور مجکو ڈہیل ست دو قتیبہ اللہ اکبر کہتے ہوئے اوتہے اور اون بتونمین آگ لگادے
اور وہ جل گئے اسی سال مین موسیٰ ابن نصیر نے طارق کو معزول کیا اور اونکو شہر
طلیطلہ کیطرف بہیجا تہا اونہون نے اوسکو فتح کیا اور وہان حضرت سلیمان علیہ السلام
کا دستارخان پایا اوسمین سونا اور جواہرات بہت کچہ تہا وہ ولید بادشاہ کیطرف
بہیجا ولید تک پہونچنے نہ پایا تہا کہ ولید مر گیا اور اوسکا بہائی سلیمان بادشاہ ہوا
حضرت سلیمان علیہ السلام کا دستارخوان اوسکو پہونچا اوسکو دیکہکر عقل حیران
ہوتی تہی تاریخ کامل مین ہے کہ اشبان ایک بادشاہ تہا اندلس کا وہ بیت المقدس
سے لڑا تہا وہان لاکہ آدمیونکو قتل کیا تہا اور حضرت سلیمان علیہ السلام کا
دستارخوان لوٹ لے گیا تہا وہی طارق کو لوٹ مین ملا ابن کثیر لکہتے ہین کہ موسیٰ
ابن نصیر نے طارق کی جگہہ پر اپنے بیٹے عبد العزیز کو اپنا نائب کیا اور اسی سال مین
موسیٰ ابن نصیر نے فوجین بہیجین اونکو ملک مغرب مین پہیلایا اونہون نے اندلس
کے ٹاپو کے بہت شہر فتح کیے اونہین مین سے ہے قرطبہ اور طنجہ پہر موسیٰ ابن نصیر
خود اندلس کیطرف چلے اور شہر باجہ اور شہر بیضا کو فتح کیا اور بڑے بڑے شہر اور گاؤن
بہت فتح کئے اور فوجون کو بہیجا اور پورب اور اوتر کیطرف بہیجا اونہون نے ملک مغرب
کا ایک ایک شہر اور ایک ایک ٹاپو تک فتح کیا اور بہت سا مال لوٹا اور لڑکون کو قید کیا اور
موسیٰ ابن نصیر بیشمار مال اور لوٹ اور تحفون کے ساتہہ پلٹ آئے مولانا بدر الدین
شبلی رحمہ نے آکام المرجان مین شکرہ کی کتاب سے نقل کیا ہے کہ اونہون نے نصیر
ابن موسیٰ تک سند پہونچا کر اونکی جہاد کا حال لکہا ہے اوسمین یہہ بہی لکہا ہے کہ پہلے
وہ یہودی تہے پہر وہ مسلمان ہوئے اور ملک مغرب پر حاکم کیے گئے وہ سمندر مین
جہاد کو نکلے اونہون نے اندلس کو فتح کیا اور کہا گیا کہ جسقدر کثرت سے کافرون کو

قید کر کر وہ لائے اسقدر کثرت قیدیون کی مسلمانون مین کہین سننے مین نہین آئی اے ایمان والو حضرت اشعیا علیہ السلام کے چودہوین باب کی پیش خبری یاد کرو اللہ تعالے نے وعدہ کیا تہا کہ جن لوگون نے اسرائیلیون کو قید کیا ہے وہ اونکو قید کرینگے اور اون کو غلام اور لونڈی بناوینگے دیکہو آگے بت پرست لوگ اسرائیلیون کو قید کرتے تہے اب موسیٰ ابن نصیر جو اسرائیلی تہے جب محمدی ہوے اونہون نے دیکہو کس کثرت سے اور قومون کے کافرون کو قید کیا اور لونڈی اور غلام بنایا اور حضرت اشعیا علیہ السلام کے چہیاسٹھوین باب مین فرمایا تہا کہ اللہ تعالے تلوار سے سارے بشر کی عدالت کریگا اور پچاسوین باب مین فرمایا تہا کہ اپنی نجات زمین کے کنارے تک پہونچا دونگا دیکہو اللہ نے محمدی تلوار سے تمام انسانون کی عدالت کی اور اپنا دین زمین کے کنارے تک پہیلا دیا پادری مارسٹن صاحب میر الاسلام مین لکہتا ہے کہ سن سات سو نو عیسوی سے سات سو چودہ تک اسپین یعنی اندلس فتح ہوا لکہتا ہے کہ موسیٰ نے دمشق کے بادشاہ کو خبر دی یا لنوعر لوبن اور حبشیون نے اسپین کی سرحد پر حملہ کیا پہر طارق سات ہزار ادمی لیکر اسپین کو گیا وہ چار مہینے مین سردار اسلام نے جبل الطارق سے ٹاگس تک فتح کر لیا اس سفر دور دراز مین ہزارون گروہ یہودیون کے جو تمام سلطنت مین پہیلے ہوئے تہے اور جنکو نصرانیون نے ایذا دی تہی اونہون نے اہل اسلام کی مدد کی اسے محمدی بہائیو ظاہر ہے کہ وہ یہودی مسلمان ہو گئے اور اگر مسلمان نہین ہوے تو بہی محمدیونکی امان مین رہے توبہ کی مہلت باقی رہی ابن کثیر لکہتے ہین کہ اسی ترانوین سال مین قاسم کے بیٹے محمد جو حجاج کے چچا کے بیٹے تہے انہون نے ہند کے شہرون مین سے شہر دیبل وغیرہ فتح کیا اور اونکو حجاج نے ہند کی لڑائی کا حاکم کیا تہا اور اونکی عمر سترہ برس کی تہی وہ فوجین لیکر چلے داہر بادشاہ سے مقابلہ ہوا وہ ہند کا بادشاہ تہا اوسکے ساتہ بڑی فوج تہی خوب لڑائی ہوئی اللہ نے کافرون کو بہگا دیا داہر بادشاہ بہاگا رات کو بادشاہ پہر آیا پہر بڑی لڑائی ہوئی داہر بادشاہ مارا گیا اور اوسکے اکثر ساتہی مارے گئے اور جو ہند وبہاگ گ

مسلمانون نے اوسکا پیچھا کیا اور قتل کیا پھر قاسم کے بیٹے محمد وہان سے چلے اور شہر کرج
اور برہا کو فتح کیا اور بہت سونا اور جواہر لوٹ لائے پھر چھیانوین برس ولید کے بیٹے
عباس نے رومی نصرانیون کی زمین پر جہاد کیا کہا گیا ہے کہ اندلس کو فتح کیا اور اوسکا بھائی
عبد العزیز غزالہ تک پہونچا اور ولید جو ہشام کا بیٹا تھا برج الحمام کی زمین تک پہونچا
اور ابو کبشہ کا بیٹا یزید سوریہ کی زمین تک پہونچا اور عبد الملک کے بیٹے مسلمہ نے رومی
نصرانیون کی زمین مین ستہ سندرہ فتح کیا اس سال مین اللہ تعالی نے مسلمانون کو
بڑی بڑی فتحیں دین یہانتک کہ یہ جہاد حضرت عمر رض کے زمانے کی جہاد کے مانند ہو گیا
اسی سال مین مسلم کے بیٹے قتیبہ نے شاش اور فرغانہ پر جہاد کیا یہانتک کہ خجند اور
کاشان تک پہونچے جو دونون شہر فرغانہ کے ہین پھر اون شہرون مین داخل ہوئے
اور فتح کرتے رہے یہانتک کے کابل تک پہونچے اور اوسکو گھیر لیا اور فتح کیا
مولانا جلال الدین سیوطی رح تاریخ الخلفا مین لکھتے ہین کہ ستانوے برس موقان اور شہر
الباب فتح ہوا اور چھیانوے برس طولیس وغیرہ فتح ہوا ننانوے سلیمان بیٹا عبد الملک کا
بادشاہ ہوا وہ بڑا عادل تھا اوسکے وقت مین جرجان اور حصن الحدید اور طبرستان اور
مشہور شہر صقالیہ فتح ہوا اوسکے بعد عمر جو عبد العزیز کے بیٹے تھے بادشاہ ہوئے جنکا عدل و انصاف
حضرت عمر رض کے قریب قریب تھا حسن قصاب فرماتے ہین کہ ہمنے اونکی بادشاہت مین
دیکھا بھیڑیے بکریون کے ساتھ چرتے تھے موسی بیٹے اعین کے فرماتے ہین کہ ہم کرمان مین
بکریان چراتے تھے بکریان اور بھیڑیے ایک جگہہ پر چرتے تھے ایک شب کو بھیڑیے نے
ایک بکری کو مارا پھر معلوم ہوا کہ عمر ابن عبد العزیز اوسی رات مین مرے تھے ایک
سو پانچوین برس ہشام بیٹا عبد الملک کا بادشاہ ہوا اوسکی بادشاہت کے ساتوین
برس روم کا قیصریہ تلوار سے فتح ہوا اور آٹھوین برس خنجرہ فتح ہوا اور بارہوین
برس نجرشتہ جو ملطیہ کے نواح مین ہے فتح ہوا ایک سو تینتیسوین برس سفاح جو حضرت
عباس رض کے اولاد مین تھا بادشاہ ہوا ایک سو سینتیسوین برس منصور بادشاہ
ہوا دوسری صدی کے اکتالیسوین برس طبرستان فتح ہوا چھیالیسوین برس عمورئیس پر

جہاد ہوا اٹھاونوین برس مہدی بادشاہ ہوا اٹھاونوین برس ہند مین سے ارید تلوار سے
فتح ہوا اتر سٹھوین برس اور اوسکے بعد روم مین بہت فتحین ہوئین اونہتروین
برس ہارون رشید بادشاہ ہوا چہترہوین برس شہر وثبہ امیر عبدالرحمن کے ہاتھ
پر فتح ہوا اکیاسیوین برس صفصاف کا قلعہ تلوار سے فتح ہوا اتر آسیوین برس خزر
کے لوگ ارمنیہ پر نکلے اور مسلمانون کا خون بہایا اور مسلمانون پر ایسی بڑی مصیبت
پڑی کہ اسی پہلے اس طرح کی مصیبت سننے مین نہین آئی تھی پادری کا ڈفرسی لکھتا ہے
کہ مکہ اور مدینہ والون پر ترکیون کا پہلا حملہ آٹھوین صدی عیسوی کے اخیر مین ہوا
وہ لوگ ملک شمال یعنے اوتر سے جو بحیرہ خزر اور بحیرہ اسود کے بیچ مین ہے آئے
اور یہہ لوگ اوسوقت دین محمدی نہین رکہتے تھے مگر اونہون نے تہوڑے ہی عرصہ
کے بعد محمدیون کا دین اختیار کرلیا اگرچہ مسلمان اوسوقت اون سے دبی ہوئی تھے
مطلب یہہ ہے کہ اپنی خوشی سے ایمان لائے کسی نے اونپر زور نہین کیا یہان سے
وہ بات غلط ہوگئی جو نصرانی لوگ کہتے ہین کہ دین اسلام تلوار کے زور سے پہیلا ہے
کیونکہ اس دین مین وہ لوگ بہی داخل ہوگئے جنہون نے مسلمانون پر غلبہ کیا تہا
دیکہو یورپ کی تاریخ پادری ریکاٹ صفحہ ۱۳۰۹ مولانا جلال الدین لکہتے ہین کہ ستاسیوین
برس روم کے بادشاہ نقفور نے صلح کا قول توڑا اور ہارون رشید کو لڑائی کا پیغام
لکہہ بہیجا ہارون رشید چلے اور شہر ہرقلہ پر اوترے بڑی لڑائی ہوئی نوے بین برس
مین ہارون نے ہرقلہ کو فتح کیا اور اپنی فوجین روم کی زمین مین پہیلائین شرجیل
ابن معن نے صقالیہ کا قلعہ فتح کیا یزید ابن مخلد نے ملقونیہ کو فتح کیا حمید ابن معیوف
قبرس کیطرف چلے وہان ڈہا دیا اور جلا دیا اور سولہ ہزار کو قید کرلیا ترانوین برس
ہارون رشید نے انتقال کیا اور مامون رشید بادشاہ ہوا تیسری صدی کے
پندرہوین برس مامون رشید رومی نصرانیون پر جہاد کرنے چلے قرہ کا قلعہ تلوار
سے فتح کیا اور قلعہ ماجد کا فتح کیا پہر دمشق کیطرف چلے پہر سولہوین برس روم کیطرف
چلے اور کئی قلعے فتح کئے تیئیسوین برس معتصم بادشاہ نے رومیون پر بڑا جہاد کیا

اور اون کے ملک کو ویران کیا اور عموریہ کو تلوار سے فتح کیا اڑتیسوین برس متوکل بادشاہ
کیوقت مین رومیون نے دمیاط کو دبایا اور لوٹا اور جلایا اور بہت سی عورتون کو قید کرلیا
چھپنوین برس متوکل کا بیٹا معتمد بادشاہ ہوا اوسکی وقت مین زنگی لوگ بصرہ مین
داخل ہوئے اور قتل کیا اور جلادیا اور ویران کردیا معتمد کی فوج نے اونپر بار بار جہاد
کیا سن ستر تک اونپر جہاد ہوتا رہا زنگیون کا سردار جسکا نام بہبود تہا سن ستر مین
مارا گیا ساٹھوین برس رومی نصرانیون نے شہر لولوہ لیلیا چھیاسٹھوین برس رومی
نصرانیون کی فوجین دیار بکر تک پہونچین اور لوگون کو قتل کیا اور جزیرہ اور موصل
کے لوگ بہاگ گئے سترہوین برس رومی نصرانیون کی ایک لاکہ کی فوج طرسوس مین
اوتری محمدیون نے اونپر جہاد کیا اللہ نے بہت بڑی فتح دی اسی سال مین مہدی یا
عبید اللہ جو عبیدیون کا دادا ہے اوس نے یمن مین لوگون کو بلانا شروع کیا اٹھتر
برس تک بلاتا رہا اٹھترہوین برس قرمطی لوگ کوفہ مین ظاہر ہوئی وہ لوگ بید مین
تہے کہتے تہے کہ جنابت کا غسل واجب نہین اور شراب حلال ہے اور روزہ سال
بہر مین دو دن ہے نوروز کا دن اور مہرجان کا دن اور قبلہ اور حج بیت المقدس
کیطرف ہے اناسیوین برس معتضد بادشاہ ہوا اکیاسیوین برس رومیون کے
شہرون مین سے نکوریہ فتح ہوا چھیاسیوین برس بحرین مین ابو سعید قرمطی ظاہر
ہوا اور بصرہ کو لوٹا اور بادشاہی فوج کو کئی بار بہگادیا اٹھاسیوین برس ابو عبید اللہ
شیعی مغرب مین ظاہر ہوا اوسنے قوم کنانہ کو مہدی کیطرف بلایا وہ لوگ جمع ہوے
یہ عبیدیون کا پہلا ظہور ہے جو مصر کے بادشاہ ہوئے نواسیوین برس مکتفی بادشاہ
ہوا اور یحیی قرمطی نکلا اوسنے شام کو گہیر لیا بادشاہی فوج اوسپر جہاد کرتی رہی یہانتک
کہ سن نوے مین مارا گیا پھر اوسکا بہائی اوسکی جگہہ سردار ہوا اوسنے شام مین فساد کیا اور
غلبہ کیا سن اکیانوے مین مارا گیا اسی سال مین انطالیہ جو لاذقیہ ہے روم کے
شہرون مین وہ تلوار سے فتح ہوا چھیانوے برس مقتدر بادشاہ ہوا اسی سال مین
مہدی ملک مغرب مین غالب ہوا اور افریقیہ کا حاکم بہاگ گیا اور ملک مغرب عباسی

بادشاہون کے ہاتھہ سے نکل گیا اب اَنتواریخ دالا بادری لکھتا ہے کہ آٹھوین اور نوین
صدی عیسوی مین نصرانیون کے ملک مین بت پرستی کی بابت بڑاہی فساد اور جھگڑا
پہیلا کبھی بت بنائے گئے کبھی توڑے گئے پانچویون کی شکست بہت پہلے ہوئی تھی جو
منع کرنیوالے دست بشمشیر ہوا کرتے تھے اون میں ہزارہا محمدیون کیطرف باقی رہے
اور اونہی ملکیمارہی انشاہی کوچک مین دارالسلطنت کے دروازے پر اونہون نے
تاخت وتاراج کی دہوم مچادی آے ایمان والو اس بیان سے معلوم ہوا کہ دوسری
اور تیسری صدی ہجری مین ہزارہا نصرانی لوگ محمدی ہوگئے مولانا جلال الدین
لکھتے ہین کہ چوتھی صدی کے دوسرے برس دیلم لوگ جو مجوسی یعنے آگ کے پوجنے
والے تھے سید حسن ابن علی اطروش کے ہاتھہ پر مسلمان ہوئے پانچوین برس روم
کے بادشاہ نے قاصد بھیجی اور صلح کی درخواست کی اور عہد ہی کا بیٹا سعید پر غالب ہوا
بارہوین برس فرغانہ خراسان کے حاکم کے ہاتھہ پر فتح ہوا چودہوین برس رومی
نصرانی ملطیہ مین تلوار کے زور سے داخل ہوئے اور پندرہوین برس دمیاط مین
داخل ہوئے اور جمعہ مسجد مین ناقوس بجایا اور رویلم کے لوگ رے پر اور پہاڑون
پر غالب ہوئے اور بہت لوگ قتل ہوئے اور لڑکے ذبح کیے گئے سولہوین برس
قرمطی نے ایک مکان بنایا اور دار الہجرت اوسکا نام رکہا اور ان برسون مین اوسنے
بہت فساد مچایا اور مسلمانون کو قتل کیا بادشاہی فوج کئی بار بہاگی اور حج موقوف رہا
اور مکہ کے لوگ وہان سے سرک گئے اور رومی نصرانیون نے خلاط کیطرف قصد کیا
اور جمعہ مسجد سے منبر کو نکال لیا اور اوسکی جگہہ پر صلیب کو رکہا اسی سال مین
ابوطاہر قرمطی نے ذی الحج کی آٹھوین کو کعبہ کے پاس حاجیون کو قتل کیا اور لاشون
کو زمزم کے کوئین مین پہینک دیا اور وہ سیاہ پتھر جو کعبہ مین لگا ہوا ہے اوسکو توڑا
پھر اوسکو اوکھیڑ لیا وہ سیاہ پتھر قرمطیون کے پاس بیس برس سے زیادہ رہا اور
پچاس ہزار اشرفی اونکو دیتے رہے کہ یہ پتھر ہمکو پھیر دو اون لوگون نے کسیطرح
نمانا انیسوین سال مین دیلمی لوگ دینور مین داخل ہوئے اور لوگون کو قتل کیا بیسین

پس بادشاہی بند وبست بہت بگڑ گیا ہر طرف لوگ حاکم بن بیٹھے اوسوقت کے بادشاہ
راضی باللہ کے ہاتھہ مین فقط بغداد رہگیا اور قرمطیون اور بریقیون نے غلبہ کیا اوسوقت
اندلس مین امیر عبد الرحمن ابن محمد مروانی نے ہمت کو قوی کیا اور اندلس پر غلبہ کیا
اور غلبہ کرنیوالون کی جڑ کھودی اور ستر قلعے فتح کئے اکتیسوین برس متقی لعد ابراہیم
بادشاہ کیوقت مین رومی نصرانی ارزن اور میافارقین اور نصیبین مین پہونچے
اور لوگون کو قتل کیا اونتالیسوین برس مطیع لعد فضل بادشاہ کیوقت مین سیاہ
پتھر پھر اپنی جگہہ پر رکہدیا گیا اور چاندی کے طوق سے باندہا گیا محمد ابن نافع خزاعی
نے کہا ہے کہ مینے سیاہ پتھر کو دیکہا جب وہ اوکھڑا ہوا تھا تو سیاہی فقط اوسکے سر
مین تھی اور باقی سفید تھا پانچوین صدی کے چوراسیوین برس فرنج یعنے فرنگی سسلی
کے ٹاپو پر غالب ہوئی اور نوین برس فرنگیون نے آکر قبضہ لے لیا اور پہلا شہر جو انہون
نے لیا وہ یہی ہے اور کندطاب تک پہونچے اور اوس طرف کے شہرون کو غارت
کیا یہہ فرنگیون کا شام مین پہلا غلبہ ہے بانویں برس مین فرنگیون نے بیت المقدس
پر قبضہ کیا اب یہہ بیان ہے کہ فرنگیون نے بیت المقدس مین ہزارہا
مسلمانون کو قتل کیا اور بار بار جہاد ہوتا رہا مولانا مجیر الدین حنبلی رح
جو نوین صدی مین تھے اونکی کتاب تاریخ بیت المقدس جو مصر مین چھپی ہے اوسمین
لکہا ہے کہ فرنگیون نے دس لاکہہ کی فوج مین بیت المقدس کا قصد کیا اور بیت المقدس
کو چالیس اور کئی دن گہیرے رہے اور ایک ہفتہ بہر مسلمانون کو بیت المقدس مین
قتل کرتے رہے اور مسجد اقصی مین ستر ہزار سے زیادہ مسلمان قتل ہوئے اونمین
بہت پیشوا اور بزرگ اور عابد اور زاہد تھے جو اوس پاک مقام کے مجاور تھے پھر
فرنگیون نے سارے شہر کے مسلمانون کو مسجد کے اندر گھیرا اور شرط لگادی کہ اگر
تین دن کے بعد نکلنے مین دیر لگاوینگے تو سب کے سب قتل کئے جاوینگے مسلمانون
نے جلدی جلدی نکلنا شروع کیا ہجوم کے باعث سے مسجد کے دروازہ مین بہت
مر گئے اور فرنگیون نے صخرہ یعنے اوس بڑی چٹان کے پاس سے دو ہزار

چالیس قندیلین چاندی کی اور تیئیس قندیلین سونے کی اور تنور چاندی کا لوٹ لیا اور
مسلمان لوگ ملک شام سے بھاگ کر ملک عراق کیطرف گئے اور بغداد میں رمضان
مبارک کے مہینے مین بادشاہ احمد مستظہر باللہ کیطرف فریاد کرنے کے لیے پہنچے
بغداد کے لوگ جمعہ مسجدون مین جمع ہوئے اور اللہ سے فریاد کی اور روئے اور
بادشاہ نے علماؤن سے فرمایا کہ شہرون مین جاؤ اور بادشاہون کو جہاد کی رغبت
دلاؤ امام ابوالوفا ابن عقیل حنبلی رحمہ اور بہت سے بڑے بڑے علما لوگون کو نصیحت کرنیکو
نکلے مگر کچھ فائدہ نہوا اور بیت المقدس اور اوسکے پاس کے شہر فرنگیون کے ہاتھہ
مین اکیانوے برس رہے ابن اثیر نے تاریخ کامل مین جو احوال لکھا ہے اوسکا پورا
بیان حضرت دانیال علیہ السلام کے پچھلے باب کی پیش خبری کے بیان مین ہو چکا ہے
اوسکا خلاصہ یہ ہے کہ فرنگیون سے بار بار جہاد ہوتا رہا یہانتک کہ چھٹی صدی کے چالیسوین برس
نورالدین بادشاہ نے جہاد شروع کیا اور برابر جہاد مین مشغول رہے باونوین
سال نورالدین نے بعلبک اور اوسکا قلعہ لے لیا تاریخ کامل کا بیان ہے کہ اٹھاونوین
برس نورالدین نے اکراد کے قلعہ کو گھیرا اور طرابلس کے لینے کا قصد تھا ایک دن
فرنگی اچانک ایک پہاڑ کے پیچھے سے چڑھ آئے اور مسلمانون کو خبر نہ تھی اونہون نے
قتل کرنا شروع کیا نورالدین حمص کے قریب ایک مقام پر اوترے جو لڑائی کے
میدان سے بارہ کوس پر تھا وہان پھر لڑائی کا سامان کیا فرنگیون کا ارادہ تھا
کہ حمص کو لے لین جب اونکو نورالدین کے لشکر کی خبر پہونچی وہ چلے گئے نورالدین کے
ساتھہ والون نے دیکھا کہ خرچ کی حاجت بہت ہے اون مین سے ایک نے کہا کہ آپکے
شہرون مین بہت تنخواہین اور خیراتین ہین علماؤن اور فقراؤن اور صوفیون
پر اور قرآن پڑھنے والون پر اگر اسوقت اوس سے قوت حاصل کر لیتے تو بہت مناسب
تھا نورالدین غصہ مین آئے اور فرمایا قسم اللہ کی مین اللہ کی مدد کی امید فقط
اونہین لوگون کے وسیلے سے رکھتا ہون کیونکہ تمکو فقط تمہارے کمزورون کے
وسیلہ سے رزق دیا جاتا ہے اور مدد دیجاتی ہے مین کیونکر ایسا کرون کہ اون

لوگون کا انعام موقوف کرون جو میری طرف سے اون تیرون سے لڑتے ہین جو کچھ
ہمیشہ ہین لڑ رہین اپنے بچھونے پر سوتا ہوتا ہون اور وہ انعام اونکو دون جو میری
طرف سے جب ہی لڑتے ہین جب مجھکو دیکھتے ہین اور اون تیرون کے ساتھ لڑتے
ہین مگر کبھی پہونچتے ہین اور کبھی چوک جاتے ہین پھر فرنگیون نے نورالدین سے
صلح چاہی اونھون نے نمانا انسٹھوین برس نورالدین نے قلعہ حارم کا گھیر لیا اور
خوب طرح فرنگیون پر جہاد کیا بہت فرنگی قتل ہوئے اور قید ہوئے دس ہزار سے
زیادہ قتل ہوئے اور اس سال مین قلعہ بانیاس کا جو دمشق کے قریب تھا نورالدین
نے فرنگیون سے لیا اکسٹھوین برس نورالدین نے منیطرہ کا قلعہ جو شام مین
ہے اسطرح فتح کیا کہ اونکی غفلت مین تھوڑے فوج کے ساتھ جاکر اونکو قتل کیا اور
قید کیا باسٹھوین برس نورالدین نے فوجین جمع کین اور فرنگیون کے شہرون مین
داخل ہوئے اور ہونین اور صافیثا کو فتح کیا تریسٹھوین برس فرنگیون کے بادشاہ
کی فوج شام سے مصر کیطرف چلی اور یہ ظاہر کیا کہ ہم حمص کے ارادے پر جاتے
ہین نورالدین نے یہ خبر سنکر فوجین جمع کین اور فرنگی مصر کیطرف گئے اور شہر
بلبیس کو لے لیا اور قتل کیا اور مصر کے کچھ سردارون نے فرنگیون کو لکھ بھیجا
تھا اور اونکو بلا بھیجا تھا وہ بلبیس سے مصر کیطرف گئے اور قاہرہ پر اوترے اور
اوسکو گھیر لیا وہان کے لوگ خوب لڑے اور شہر کو بچایا مصر کے حاکم عاضد نے
نورالدین سے فریاد کی اور عورتون کے بال خطون کے اندر بھیجے اور کہا یہ بال میری
عورتون کے ہین وہ تمسے فریاد کرتی ہین کہ فرنگیون سے اونکو بچاؤ نورالدین
نے فوجین جمع کین اور اسدالدین شیرکوہ کو چھ ہزار سوارون کے ساتھ بھیجا
اور صلاح الدین یوسف جو شیرکوہ کا بھتیجا تھا اوسکو بھی ساتھ کردیا جب اسدالدین
مصر کے قریب پہونچے فرنگی ناامید ہوکر اپنے شہرون مین چلے گئے اسدالدین قاہرہ
مین پہونچے عاضد نے اونکو اپنا وزیر کیا پھر اسدالدین اسی سال مین جمادی الثانی
مین مر گئے عاضد نے اون کے بھتیجے صلاح الدین کو اپنا وزیر کیا پینسٹھوین برس

مصر کے شہرون مین سے دمیاط کو فرنگیون نے گہیر لیا صلاح الدین نے فوجین جمع کین
اور نورالدین کو اپنی مصیبت سے خبردار کیا نورالدین نے لگاتار فوجین بہیجین
اور خود نورالدین نے شام مین فرنگیون کے شہرون کو خوب طرح لوٹا تب فرنگی دمیاط
سے ناامید ہوکر شام کیطرف پلٹ آئے اور اسی سال مین نورالدین نے فرنگیون
کا شہر کرک گہیر لیا فرنگی جمع ہوکر لڑنے آئے جب نورالدین اون کے قریب پہونچے
وہ پلٹ گئے اور نورالدین عشترا پر اوترے اور شہاب الدین الیاس جو قلعہ
بیرہ کے حاکم تہے وہ دو سو سوارون کے ساتہ نورالدین کیطرف چلے جب لبوہ
مین پہونچے جو بعلبک کے علاقہ مین ہے وہان اونکو فرنگیون کے تین سو سوار
ملے جو مسلمانون کو لوٹنے چلے تہے اونسے خوب طرح بہادہ ہوا فرنگی بہاگے اور بہت
قتل ہوئے اور قید ہوئے اور شہاب الدین اونکے سرون کو اور قیدیون کو لیکر
نورالدین کے پاس پہونچے چہیاسٹہوین برس نورالدین کو خبر پہونچی کہ اون کے
بہائی قطب الدین مودود جو موصل کے حاکم تہے وہ مر گئے اور اون کے بیٹے
سیف الدین غازی موصل کے حاکم ہوئے اور فخرالدین عبدالمسیح اون کے
ساتہ قائم ہوا نورالدین نے کہا کہ مین اپنے بہائی کے اولاد کا بندوبست کرونگا
وہ چلے اور فرات کے پار ہوئے اور رقہ کو لے لیا پہر خابور کو اور نصیبین کو اور
سنجار کو لے لیا اور موصل تک پہونچے اور موصل کے پورب طرف شنبولی کے قلعہ
پہ اوترے سیف الدین نے ہمدان اور اصفہان وغیرہ کے حاکم اتابک شمس الدین
سے مدد مانگی اونسے نورالدین کو کہلا بہیجا کہ تم موصل کو مت چہیڑو نورالدین نے
قاصد سے کہا کہ اپنے صاحب سے کہدیجو کہ مین اپنے بہائی کی اولاد کا تجہسے زیادہ
سنوارنے والا ہون تو اسمین دخل مت دے اور جب اونکی شہرون کو مین سنوار
لونگا تب ہمدان کے دروازے پر تجہسے باتین ہونگی کیونکہ تو نے بڑا ایسا ملک پایا اور سر
حدون کو خالی چہوڑ دیا کہ وہان کرج کا غلبہ ہو گیا اور میرے پاس تیرے ملک کی
جو تہائی کے برابر ہے اور مین فرنگیون سے لڑتا ہون جو تمام جہان سے بڑہ کر بہادر ہین

اور بعضا اونکی اکثر شہر لے لیئے اور اونکی بادشاہون کو قید کرلیا اور تمہیں چپ ہو رہنا مجکو
حلال نہین ہے کیونکہ ہمپر واجب ہے اون چیزون کی نگہبانی کرنا جنکو تونے چھوڑ دیا
اور مسلمانون پر سے ظلم کا دفع کرنا ہمپر واجب ہے پھر نور الدین موصل پر پہونچے وہان
کے امیر لوگ اسپر طیار ہوئے کہ عبد المسیح سے برخلاف ہو جاوین اور شہر نور الدین
کو سونپ دیوین عبد المسیح کو یہہ معلوم ہوا اوسنے نور الدین کو کہلا بھیجا کہ شہر سونپے
دیتا ہون اور مجکو امان ملے اوس نے شہر سونپ دیا نور الدین شہر مین داخل ہوئے
اور وہان جو جو راہ کا محصول اور اوسکے سوا ظلم کی رسمین تھین سب مٹا دین اور
ایسا ہی کیا تھا نصیبین اور سنجار اور خابور مین اور اونکی تمام شہر شام اور مصر
مین اسی طرح پر تھے اوہون نے موصل مین جمعہ کی مسجد بنائی اور حکم کیا کہ اوسکی
پاس کے گہر اور دکانین اوسمین داخل کیجاوین اور کوئی چیز بغیر مالکون کے
اختیار کے نہ لی جاوے شیخ محمد ملا اوس کے کام پر مقرر ہوئے اوہون نے وہ
زمینین مالکون سے بڑی بڑی قیمتین دیکر خریدین نور الدین پھر ملک شام کیطرف
پلٹ گئے اور فخر الدین عبد المسیح کو اپنے ساتھ لے گئے اور اوسکا نام بدلکر عبد اللہ
نام رکھا اور اوسکو بڑی جاگیر دی اور اسی سال مین صلاح الدین بھی مصر سے
فرنگیون کے شہرون کیطرف چلے اور عسقلان اور رملہ کے علاقہ کو لوٹا اور غزہ کے
کنارے پر بھی لوٹا فرنگیون کا بادشاہ اون کے ہٹانے کے لیئے آیا صلاح الدین نے
لڑکر اونکو بھگا دیا اور مصر کیطرف پلٹ آئے اور ایلہ کو گہیر لیا اور سمندر مین جہازون
کو ڈالدیا اور ایلہ کو جنگل اور دریا کیطرف سے گہیر لیا اور اوسکو فتح کیا اور کافرون
کو قتل کیا اور مصر کیطرف پلٹ آئے اور مصر مین ایک قیدخانہ تھا کہ حاکم جسکو چاہتا
تھا اوسکو قید کرتا تھا صلاح الدین نے اوسکو ڈہا دیا اور اوسکو شافعیون کا مدرسہ
بنایا اور جو جو ظلم وہان تھے اونکو مٹایا اور مصر کے قاضی جو شیعہ تھے اونکو معزول
کیا اور قاضی شافعی کو مصر مین قائم کیا اوسنی شافعی قاضیون کو سب شہرون
مین نائب کیا سترھوین برس صلاح الدین مصر سے فرنگیون پر جہاد کرنے چلے

اور قلعہ شوبک پر اوترے اور اوسکے اور کرک کے بیچ مین ایک دن کی راہ ہے اوسکو
گہیر لیا اور فرنگیون کو تنگ کیا اور لڑتے رہے فرنگیون نے دس دن کے لئے امان
مانگی اونھون نے مان لیا اور اسی سال مین دو جہاز مصر کے شام کیطرف گئے شہر
لاذقیہ مین ٹھیرے فرنگیون نے اونکو لوٹ لیا اور نور الدین سے اونھون نے صلح
کی تھی نور الدین نے فوجین جمع کین اور کچھہ فوج انطاکیہ کیطرف اور کچھہ طرابلس
کیطرف بھیجی اور خود قلعہ عرقہ کو گہیر لیا اور کچھہ فوج قلعہ صافیتا اور عریمہ کیطرف بھیجی
اور مسلمانون نے بہت لوٹ پائی اور عرقہ مین نور الدین پاس پہونچی پھر سب
ملکر طرابلس پر پہونچی فرنگیون نے جو لیا تھا وہ پھیر دیا اور نئے سرے سے صلح کی
اور سنہ ستھ مین برنس فرنگی شہر حوران کو لوٹنے چلے جو دمشق کے علاقون مین
سے ہے نور الدین فوجین لیکر پہونچی اور عشترا مین اوترے اور ایک فوج طبریہ کے
علاقون مین بھیجی اور اوسکو لوٹا اور ویران کیا فرنگی یہہ سنکر اپنے شہر کو بچانے
کے لئے آئے مسلمانون نے اونپر خوب جہاد کیا اسی سال مین صلاح الدین اپنے
سب لشکرون کو لیکر مصر سے فرنگیون کے شہرون کیطرف کرک کے گہیرنے کے
ارادے سے چلے اور کرک پر پہونچی اور اوسکو گہیر لیا اودہر سے نور الدین دمشق
سے کرک کیطرف چلے اور صلاح الدین مصر کیطرف پلٹ آئے کیونکہ اون کے
باپ بیمار تھے جب مصر مین پہونچی تو اونکے باپ مر چکے تھے اونہترین برس
نور الدین بادشاہ مر گئے اور اون کی جگہہ پر اون کے بیٹے صالح اسماعیل بادشاہ
ہوئے اور وہ گیارہ برس کے تھے ابن اثیر رح لکھتے ہین کہ مینے اگلی بادشاہون
کے احوال کی کتابین دیکھین تو مینے خلفاء راشدین اور عمر ابن عبد العزیز کے بعد
نور الدین سے زیادہ اچھی چال چلنے والا اور اون سے زیادہ عدل کرنیوالا
نہین دیکھا وہ اوسی مال مین سے کہاتے اور پہنتے تھے جو خاص اونکی ملک مین
تھا اونکا حصہ جو کافرون کی لوٹ مین سے تھا اوس سے اوسکو خریدا تھا اور اون کی
بی بی نے اونسے تنگی کی شکایت کی تو اونکو حمص مین تین دوکانین دی اور کہا انکی آمدنی ... [illegible]

اونسو بیس اشرفی کے قریب حاصل ہوتا تھا جب بیوی نے اوسکو تھوڑا سمجھا تو کہا میرے
پاس فقط یہی ہے اور سب جو میرے ہاتھ مین ہے مین اوسمین مسلمانون کا داروغہ
ہون مین اوسمین چوری نہین کرونگا اور تیرے واسطے جہنم کی آگ مین نہین
جاؤنگا اور وہ رات کو بہت نماز پڑہتے تھے سن ستر مین صلاح الدین مصر سے دمشق
مین گئے اور کہا مین صالح بادشاہ کا غلام ہون اوسکی مدد اور خدمت کے لئے
آیا ہون پھر صلاح الدین نے حلب کو گہیر لیا وہان کے لوگ لڑنے کو نکلے ملک
صالح کی فوج سے اور صلاح الدین سے لڑائی ہوئے اور اکثر ملک شام صلاح الدین
کے قبضہ مین ہو گیا حمص اور بعلبک کو لے لیا پھر صلاح الدین مین اور صالح بادشاہ
مین صلح ہو گئی کچھ ملک اونکی پاس رہا کچھ انکی پاس رہا بہتر وین برس شمس الدین
محمد جو بعلبک کے حاکم تھے اونکو خبر پہونچی کہ فرنگیون نے بعلبک کے علاقون مین
لوٹ مار مچائی شمس الدین نے جاکر بہت فرنگیون کو قتل کیا اور صلاح الدین
پاس بہیجا تہتر وین برس صلاح الدین فوجون کے ساتھ عسقلان تک
پہونچے اور فرنگیون کو قتل کیا اور رملہ تک پہونچے ایکبار ایک فرنگی آ پہونچی صلاح الدین
کا بہتیجا خوب لڑا اور شہید ہوا اکثر مسلمان بہاگے اور صلاح الدین مصر کیطرف
چلے گئے فرنگیون نے ملک کا خالی ہونا غنیمت جانا اور شہر حماۃ کو گہیر لیا اور شدت
کی لڑائی کی شہر والے بھی خوب لڑے فرنگی بہت قتل ہوئے اور نا امید ہو کر بہاگے
چوہتر وین برس فرنگیون کی بڑی فوج نے شہر حماۃ پر قتل کرنا اور لوٹنا شروع کیا
شہر والے تہوڑے تھے اونہون نے اللہ پر بہروسا کرکے خوب جہاد کیا اللہ نے
اونکو فتح دی فرنگی بہاگے اور بہت قتل ہوئے اور صلاح الدین مصر سے آ چکے تھے
اور حمص کے میدان مین تھے فرنگیون کے سر اور قیدی اونکی پاس بہیجے گئے اسی
سال مین فرنگیون نے دمشق کے علاقہ مین قتل اور غارت کیا صلاح الدین نے
اپنے بہتیجے فرخ شاہ کو بہیجا وہ فوج کے ساتھ گئے اور خوب جہاد کیا اور فرخ شاہ خود
آپ لڑے فرنگی بہاگے اور اونکی کئی سردار قتل ہوئے اوہنفری جو بڑا بہادر تھا

وہ قتل ہوا اور فرنگیون نے بانیاس کے قریب حضرت یعقوب علیہ السلام کے گھر کے پاس
ایک قلعہ بنایا تھا صلاح الدین اوس طرف چلے اور قلعہ کو گھیر لیا اور فرنگیون سے لڑنے
پچھتر وان برس شروع ہوا اور وہ بانیاس مین رہے اور اونکی فوج دشمنون سے
لڑ رہی تھی اور اونکی ایک فوج جاتی تھی کہ فرنگی نکل پڑے صلاح الدین فوجین لیکر
پہونچے اور فرنگیون پر خوب جہاد کیا اللہ نے مسلمانون کو فتح دی اور فرنگیون
کو بھگا دیا اور صلاح الدین بانیاس کیطرف آئے اور اوسکو گھیر لیا اور خوب جہاد
کیا اور قلعہ کو قبضہ مین لے لیا چھتر وین برس کرک کا حاکم فرنگی جو مسلمانون
کا بڑا دشمن تھا اوسنے فوج جمع کر کے چاہا کہ تیما کیطرف چلے اور وہان سے مدینہ شریف
کیطرف چلے فرخ شاہ جو صلاح الدین کے نائب تھے اونہون نے دمشق کی فوجین
جمع کین اور اوسکے شہر پر جاکر اوسکو لوٹا اور ویران کیا تب وہ حاکم اپنے ارادہ سے
باز رہا اسی سال مین صالح بادشاہ نے انتقال کیا اور اون کے چچا کے بیٹے
عز الدین مسعود حلب کے حاکم ہوئے پھر اونہون نے حلب عماد الدین کو سونپ دیا
اٹھتر وین برس صلاح الدین مصر سے شام کیطرف چلے جب ایلہ پر پہونچے سنا
کہ فرنگی لڑنے پر طیار ہین تب اونہون نے اونکے شہرونکے کنارون کو غارت کیا
اور شہر کرک اور شوبک مین بہت غارت کیا کوئی فرنگی اونکی طرف نہ نکلا اسی سال
مین فرخ شاہ نے فرنگیون کے شہرون کو لوٹا اور دبوریہ اور اوسکے پاس کے
گانوون کو لوٹا اور بہتونکو قتل کیا اور شقیف کو فرنگیون سے لے لیا مسلمانونکو اوس سے
بڑی ایذا پہونچتی تھی اس فتح پر مسلمانونکو بڑی خوشی ہوئی اور جب صلاح الدین
دمشق مین پہونچے وہان سے طبریہ کا ارادہ کیا فرنگی فوجین لیکر آئے طبریہ مین
اوترے صلاح الدین نے فرخ شاہ کو بیسان کیطرف بھیجا اونہون نے وہان جاکر
بہت کثرت سے قتل کیا اور قید کیا اور عرب لوگ آئے اونہون نے جبین اور
لجون کو اور اوس اطراف کو لوٹا یہان تک کہ مرج عکا کے قریب پہونچے اور فرنگی
جبل کوکب کے نیچے اوترے صلاح الدین کے دونون بھتیجے تقی الدین عمر اور عز الدین

فرخ شاہ نے اونپر حملہ کیا اور خوب جہاد کیا فرنگی چلے گئے صلاح الدین پھر دمشق مین آئے
پھر وہان سے بیروت کیطرف چلے اور اوس شہر کو لوٹا اونکو خبر پہونچی کہ فرنگیون کا ایک
جہاز دمیاط کیطرف آپڑا مسلمانون نے اونکو قید کرلیا اور بہت فرنگی ڈوب گئے اور
قیدی ایک ہزار چھہ سو تھے مولانا مجیر الدین رح تاریخ بیت المقدس مین لکھتے ہین
کہ اسی سال مین وہ فرنگی جو کرک اور شوبک مین رہتے تھے اونہون نے یہ ارادہ
کیا کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ کیطرف جاوین اور آپکا جسم پاک اپنے
شہرون مین اوٹھا لاوین اور اپنے پاس دفن کرین اور مسلمانون سے جب کچھ
انعام لے لین جب اونکو زیارت کرنے دین فرنگی اس ارادہ پر مدینہ شریف کیطرف
چلے برنس ارباط جو کرک کا حاکم تھا اوسنے جہاز بنائے اور دریای قلزم مین لے گیا
اور لوگون کو اوسمین سوار کیا صلاح الدین بادشاہ حوران مین تھے جب اونکو یہہ
خبر پہونچی سیف الدولہ جو مصر مین اونکی نائب تھے اونکو کہلا بہیجا کہ امیر حسام الدین
کو فوج کا سردار کرکے دشمنون کے پیچھے بہیجو وہ امیر فوج لیکر پہونچے اور فرنگیونکو جاکر
پکڑا اور اونمین اور مدینہ شریف مین ایک دن کا رستہ رہگیا تھا وہ تین سو کئی فرنگی
تھے اور کتنے عرب جو دین سے پھر گئے تھے اونکے ساتھ تھے وہ عرب سب بھاگ گئے اور
فرنگی ایک پہاڑ پر چڑھ گئے جہان چڑھنا مشکل تھا امیر حسام الدین دس آدمیون کے
ساتھ اوس پہاڑ پر چڑھ گئے اور اونکو قید کرلیا اور اونکو قاہرہ تک پہونچایا دو مرد
جو فرنگیون کے سردار تھے اونکو منی مین بہیجا وہ وہان قربانی کیطرح ذبح کئے گئے اور
باقیون کو درویشون نے اور عالمون نے اور دین دارون نے اپنے ہاتھون سے
قتل کیا تاریخ کامل مین ہے کہ اسی سال مین برنس نے جو کرک کا حاکم تھا اوسنے ایک
فوج ایلہ کے دریا پر قائم کی اور ایک فوج عیذاب کیطرف چلی اور مسلمانون کے جہازونکو
کو لوٹا مصر مین صلاح الدین کے بھائی ابوبکر ابن ایوب نے ایک فوج طیار کی اور
اوسکو ایلہ پر بہیجا اور کچھہ فرنگیون کو قتل کیا باقیون کو قید کرلیا اور عیذاب کیطرف
چلے وہان اونکو نپایا وہ اور جگہہ چلے گئے تھے اور مکہ اور مدینہ کیطرف کا ارادہ رکھتے تھے

تب اونکا پیچھا کیا اور رابغ اور حوزا کے کنارے تک پہونچے اونکو جوزلسے کے کنارے پر پایا
اور اونپر خوب جہاد کیا اور اکثرون کو قتل کیا اور باقیون کو قید کیا اور بعضون کو منی
مین بہیجدیا تاکہ وہان ذبح کیے جاوین اناسیوین برس مسلمانون کی ایک فوج مصر
سے سمندر مین چلے فرنگیون کا ایک جہاز ملا اونپر خوب جہاد کیا اللہ نے مسلمانون
کو فتح دی اسی سال مین فرنگیون کی ایک فوج مصر کیطرف لوٹنے کو چلی تہے مسلمان
اونسے لڑنے چلے فرنگی ایک پانی پر اوترے اور مسلمان پیاس سے مرنے کے قریب
ہوگئے تہے دیکہا کہ فرنگیون نے پانی پر قبضہ کرلیا ہے اللہ تعالی نے اپنے فضل و
کرم سے ایک بڑا ابر اوٹہایا اور اونپر مینہہ برسایا اونہون نے خوب جی بہر کر پیا اور وہ
دن شدت کی گرمی کے تہے جب مسلمانون نے یہہ دیکہا اونکے دل قوی ہوگئے اور
اللہ پر بہروسا کرکے خوب جہاد کیا اللہ نے اونکو فتح دی فرنگیون کو قتل کیا اور
لوٹا اسی سال مین صلاح الدین فوجین لیکر نہر اردن کے پار ہوئے وہان کے
لوگ ڈر کر بہاگ گئے صلاح الدین نے بیسان کا قصد کیا اور اوسکو لوٹا
فرنگی جمع ہوکر آئے جب اونہون نے لشکر اسلام کی کثرت دیکہی لڑائی کے لیے
نہین نکلے مسلمان پلٹ آئے اور علاقون کو لوٹا اور بہت لوٹین لیکر اپنے شہرون
کیطرف پلٹ آئے اور شہر کرک پر جاکر خوب جہاد کیا پہر شہر نابلس کیطرف چلے
اور راستے کے سب شہرون کو لوٹا اور نابلس مین قتل کیا اور قید کیا وہان سے
سبسطیہ کیطرف چلے وہان حضرت زکریا علیہ السلام کی درگاہ ہے اور وہان
کچہہ مسلمان قید تہے اونکو چہوڑایا اور جینین کیطرف چلے اور اوسکو لوٹا اور دمشق
مین پلٹ آئے اور برنس ارباط جو کرک کا حاکم تہا مسلمانون کا بڑا دشمن
تہا جب صلاح الدین نے بار بار اوسکو گہیرا اوسنے صلح چاہی صلاح الدین نے
صلح کرلی پہر جب بیاسیوان برس ہوا اوسنے مسلمانون کا ایک بڑا قافلہ لوٹ
لیا صلاح الدین نے منت مانی کہ اگر قابو پاؤنگا اوسکو قتل کرونگا تراسیوین
برس صلاح الدین نے تمام شہرون سے جہاد کے لیے لوگ بلائے اونکو خبر پہونچی

کہ پرنس حاجیون کے پکڑ لینے کا ارادہ رکہتا ہے صلاح الدین بصری کیطرف چلے اور وہان سے کرک اور شوبک وغیرہ کیطرف فوجین بہیجین اونہون نے شہرون کو لوٹا اور پرنس اونکو روک نہ سکا اور صلاح الدین نے اپنے بیٹے افضل کو ایک اور فوج کے ساتھ عکا کیطرف بہیجا وہ صفوریہ پر جا پہونچے وہان فرنگیون سے بڑی لڑائی ہوئی اللہ نے محمدیون کو فتح دی اور فرنگی بہاگے اور بہت قتل ہوئے اور باقی قید ہوئے پہر صلاح الدین طبریہ پر پہونچے اور خوب جہاد کیا اور شہر لے لیا اور لوٹ لیا اور مسلمان ایک پانی پر اوترے فرنگیون پر پیاس نے غلبہ کیا مسلمان رات بہر اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ کہتے رہے صبح کو خوب فرنگیون پر جہاد کیا اور اونکو گہیر لیا باقی فرنگی حطین کیطرف ایک ٹیلے پر چڑھ گئے اونپر ہر طرف سے جہاد ہوا اونکا بادشاہ اور اوسکا بہائی اور پرنس قید کئے گئے اور بہت کثرت سے فرنگی قتل ہوئے اور قید ہوئے اور سن چار سو اکانوین مین جب فرنگی لڑنے نکلے تھے اوسوقت سے اب تک ایسی شکست اونپر نہین پڑی تھی صلاح الدین نے پرنس کو اپنے ہاتھ سے قتل کیا اور کہا کہ مینے منت مانی تھی کہ اگر اوس پر قابو پاونگا اوسکو قتل کرونگا پہر صلاح الدین طبریہ کیطرف آئے اور کچہ قیدیون کو دمشق مین بہیجدیا اور کچہ قیدیون کو قتل کیا اب یہان سے تاریخ کامل کا بیان جو بہت پہیلاو کے ساتھ ہے اور اوسکو مولانا مجیر الدین نے مختصر کرکے لکہا ہے وہ سو ا مجیر الدین کی کتاب سے لکہا جاتا ہے صلاح الدین پہر عکا کیطرف آئے اور لڑائی پر مستعد ہوئے شہر والون نے امان مانگی اونکو امان دی اور امیرون کو جدا جدا پاس کے شہرون پر بہیجا مظفر الدین اربد کے حاکم ناصرہ پر پہونچے اور اوسکو فتح کیا اور لوٹا اور مردون اور عورتون کو قید کر لیا اور بدر الدین کچہ امیرون کے ساتھ قیساریہ پر پہونچے اور اوسکو تلوار سے فتح کیا اور حسام الدین نابلس کیطرف چلے اور سبسطیہ تک پہونچے اور اوس پر قبضہ کر لیا اور حضرت زکریا علیہ السلام کی درگاہ کو پایا کہ نصرانیون نے اوسکو گرجا گہر بنا لیا تہا بادشاہ نے جیسی درگاہ پہلے تہی ویسی پہر بنا دی پہر نابلس کا قصد کیا اور اوسکو گہیر لیا یہان تک کہ وہان کے لوگون نے امان مانگی پہر

شہر سونپ دیا اور نابلس اور اوسکی علاقی سب حسام الدین کے قبضہ مین آ گئے اور وہان کے
اکثر لوگ مسلمان تھے اور فرنگیون کے ہاتھ سے بڑی مصیبت مین تھے اور تبنین ایک بہت
اچھا قلعہ تھا وہ قلعہ بھی اون لوگون نے بادشاہ کے حوالے کر دیا اور اوس نواح مین جو
کچھ تھا جیسے دبوریہ اور جینین اور زرعین اور طوالیہ اور لجون اور بیسان اور قیموان سب
جو کچھ طبریہ مین ہے وہ سب حوالے کر دیا پھر بادشاہ نے اپنے بھتیجے تقی الدین کو قلعہ تبنین پر بھیجا
تقی الدین نے جا کر اوسکو گھیر لیا وہان والون نے امان مانگی اور قلعہ کو خالی کر دیا پھر
بادشاہی لشکر کے کچھ لوگون کے ساتھ صور کیطرف چلے گئے اور بادشاہ صیدا پر آیا اور
وہان کے حاکم نے کنجیان بھیجدین اور شہر خالی کر دیا بادشاہ نے اوسپر قبضہ کر لیا اسلام
کے جھنڈے وہان کھڑے ہوئے جمعہ اور جماعت قایم ہوئے پھر بادشاہ بیروت کیطرف
چلے وہان والون نے امان مانگی بادشاہ نے امان دی اور دمشق سے قایض کے بیٹے
صفی کا خط اون پاس پہونچا اوسمین لکھا تھا کہ جبیل کا حاکم شہر سونپ دیتا ہے اور کہتا ہے
مجکو چھوڑ دو وہ قید مین تھا بادشاہ نے حکم دیا کہ اوسکو حاضر کرو وہ حاضر کیا گیا اوسنے
شہر سونپنے کا اقرار کیا بادشاہ نے اوسکو چھوڑ دیا اور صیدا اور بیروت اور جبیل کے اکثر
لوگ مسلمان تھے اور فرنگیون کے ساتھ رہنے سے بڑی ذلت مین تھے اللہ نے اونکو
اس مصیبت سے نکالا اور کافرون مین سے جو کوئی امان مانگتا تھا وہ صور کیطرف
جاتا تھا وہ اونکا گھر ہو گیا جو جو شہر فتح ہوئے وہان کے لوگ سب صور مین جمع ہوئے
اور مرکیس بہت بڑا خبیث کافر تھا وہ صور تک پہونچا اور ٹاپوون تک اپنے قاصد بھیجے
کہ فوجین جمع کرو اور خندق کھودنا شروع کیا جب بادشاہ نے بیروت اور جبیل کو فتح
کر کے فراغت پائی پلٹتی مین صیدا صرفند پر اونکا گذر ہوا اور صور کیطرف آئے اور اپنے
بھائی سے ملے اور عسقلان پر اوترے اور اوسکو گھیر لیا اور خوب لڑائی ہوے پھر
نصرانی لوگ عسقلان کے دیدینے پر راضی ہوئے اور بادشاہ نے عسقلان کے طرف
چلتے مین رملہ اور یبنا اور بیت اللحم اور بلد الخلیل کو لے لیا تھا بادشاہ وہان ٹھیرے

رہو یہانتک کہ قلعہ داروم اور غزہ اور نطرون اور بیت جبریل پر قبضہ کرلیا اب یہہ بیان ہے کہ اللہ نے مسجد بیت المقدس اور شہر یروشالم اور صیہون پھر محمدیون کو دیدیا مولانا مجیرالدین لکھتے ہین کہ صلاح الدین بادشاہ نے عسقلان سے بیت المقدس کی طرف کوچ کیا شہر بیت المقدس مین جو فرنگی تھے اونکو خبر پہونچی اون کے دل مین بڑا دہڑکا پڑگیا فرنگیون کے رئیسون مین سے وہان بالیان تھا بیٹا بارزان کا بادشاہ پچھم کیطرف سے اتوار کے دن رجب کی پندرہوین کو شہر بیت المقدس پر اوترے اور شہر مین اوس دن ساٹھ ہزار لڑنے والے فرنگی تھے وہ بہت شدت سے لڑے رجب کی بیسوین کو بادشاہ اوترکیطرف گئے اور منجنیق یعنے گوپہن کھڑے کئے اور اون کو پھینکا یہان تک کہ اکثر دیوارین ڈہے پڑین پھر مسلمانون نے دیوارون کو وادی جہنم کیطرف سے کہودا اور بڑی لڑائی ہوئے فرنگیون مین سے بارزان کا بیٹا امان مانگنے کو نکلا بادشاہ نے فرنگیون سے صلح کرلی اور جمعہ کے دن نماز کے وقت رجب کی ستائیسوین کو فرنگیون نے مسلمانون کو شہر سونپ دیا اور سوال کیا کہ ہم یہان رہین اور جزیہ دین اور تمہاری پناہ مین داخل ہون بادشاہ نے مان لیا جب شہر بیت المقدس پر بادشاہ کا قبضہ ہوگیا بادشاہ نے حکم کیا کہ محراب کو ظاہر کرو اور نصرانیون نے محراب کے آگے ایک دیوار کہڑی کردی تھی اور قبلہ کی پچھم کیطرف ایک بڑا گہر اور ایک گرجا بنایا تھا بادشاہ نے محراب کے آگے کی سب عمارتین ڈہا دین اور منبر کھڑا کیا اور محراب کو ظاہر کیا اور کہنبون کے بیچ مین جو کچھ اونہون نے بنایا تھا سب توڑ ڈالا اور مسجد مین فرش بچھائے اور قندیلین لٹکائین اور بادشاہ عادل نورالدین شہید نے حلب مین ایک منبر بنایا تھا اور کہہ دیا تھا کہ یہہ بیت المقدس کے لئے ہے صلاح الدین بادشاہ نے وہ منبر منگایا اور اوس کو مسجد اقصیٰ مین رکھا مولانا مجیرالدین فرماتے ہین کہ وہ ہمارے زمانہ مین موجود ہے اور صخرہ پر یعنے اوس بڑے چٹان پر فرنگیون نے ایک گرجا بنایا تھا اور اوس مین تصویرین بنائی تہین بادشاہ نے اوس عمارت کو توڑ ڈالا اور جیسے پہلے تھا ویسا پھر بنایا اور

ایک امام اچھا پڑھنے والا وہان مقرر کیا اور بڑی چٹان مین اور مسجد اقصی کے محراب مین بہت قرآن شریف رکھدئے اور بڑی چٹان کے واسطے اور مسجد اقصی کے واسطے خادم مقرر کئے پھر بادشاہ نے عمارت بنانا شروع کیا اور مسجد اقصی کا محراب سنگ رخام سے بنوایا اور اوس پر سنہرے نگون مین یہہ لکھا جو مینے پڑہا ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم حکم کیا اس پاک محراب کے نئی سرے سے بنانے کا اور مسجد اقصی کے بنانیکا جسکی بنیاد اللہ سے ڈرکے اوپر ہے اللہ کے بندی اور اوسکے دوست یوسف نے جو ایوب کا بیٹا ہے بادشاہ ناصر صلاح الدنیا والدین جس وقت اللہ نے اوس کے ہاتھہ پر اوسکو فتح کیا سن پانسو تراسی مین اور وہ اللہ سے مانگتا ہے کہ اللہ اوسکو اس نعمت کی شکر کی توفیق دے اور اپنی بخشش اور رحمت کا بڑا حصہ دے فائدہ حقیقت مین مسجد اقصی اور بیت المقدس ساری مسجد کا نام ہے اس مسجد کے اندر جو ایک جمعہ مسجد ہے جس مین منبر اور محراب ہے اور اوس کو لوگ مسجد اقصی بولتے ہین یہان اوسی کا ذکر ہے اور بیت المقدس کا لفظ ساری شہر کے حق مین بھی بولا جاتا ہے مولانا جلال الدین رح نے بھی فضائل بیت المقدس مین اس فتح کا احوال بڑی دہوم سے لکھا ہے اور لکھا ہے کہ جس دن یہہ پاک شہر فتح ہوا قاضی محیی الدین رح جو حضرت عثمان رض کی نسل مین تھے اونھون نے صلاح الدین بادشاہ کے حکم سے خطبہ سنایا اور بہت کچھ فضیلتین اس پاک شہر کی اور اوس پاک مسجد کی بیان فرمائین وہ خطبہ مولانا نے نقل کیا ہے اوس کا خلاصہ یہہ ہی کہ پہلے قرآن کی آیتین پڑہین جن مین اللہ کی تعریف ہے پھر کلمہ شہادت کا پڑھکر چارون اصحابون کی تعریف کر کے فرمایا اے لوگو تم خوشی کرو کہ اللہ تمسے بہت خوش ہوا اور اللہ کا شکر کرو کہ اللہ نے اس پاک شہر کو کافرون کے ہاتھہ سے چھوڑا کر تمکو دیا یہہ وہ مقام ہے جہان سے تمہاری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوا اور یہہ مقام پیغمبرون اور اولیاؤن کا ہے یہان پیغمبر دفن ہوئے ہین یہان اللہ کا پیغام اوترا ہے یہہ وہ مسجد ہے جہان رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے پیغمبرون اور فرشتون کے ساتھہ نماز پڑہی ہے یہہ وہ شہر ہے جہان اللہ نے اپنی بندے اور پیغام پہونچانیوالے

عیسیٰ علیہ السلام کو بھیجا اگر تم اللہ کے پسند کیے ہوئے نہوتے تو تمکو یہہ فضیلت نہ دیتا تم وہ
لوگ ہو کہ تمہارے ہاتھہ پر حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزے ظاہر ہوئے اب تم
اس نعمت کی اچھی طرح قدر کرو اور اللہ کا شکر ادا کرو یہہ وہ فتح ہے جس مین آسمان
کے دروازے کہولے گئے اور فرشتے خوش ہوئے اور پیغمبرون کی آنکھین ٹھنڈی ہوئین
اے اللہ کے بندو اللہ کے خوشی کے واسطے اپنی جان بیچو اور خبردار یہہ خیال مت کیجیو
کہ یہہ فتح تمہاری تلوارون کے زور سے ہوئی ایسا نہین ہے قسم اللہ کی مدد فقط
اللہ کیطرف سے ہے جو زبردست ہے حکمت والا ہے اے اللہ کے بندو ایسا نہو
کہ اتنا بڑا نیک کام کرکے کوئی بڑا گناہ کرو اور خبردار جہاد مین مشغول رہو اور باقی
زمین کو ان ناپاکیون سے پاک کرو مولانا مجیر الدین لکھتے ہین کہ ایوب کی اولاد مین جو بادشاہ
تھے اونہون نے مسجد اقصیٰ مین اچھے اچھے کام کیے اونہین مین سے ہین بادشاہ
عادل سیف الدین ابو بکر جو صلاح الدین کے بہائی تھے اور تقی الدین عمر ابن
شاہنشاہ نے اچھا کام کیا صخرہ کے قبہ مین ایک جماعت کے ساتہہ حاضر ہوئے
اور اوس کی زمین کو اپنے ہاتہہ سے جہاڑا پھر اوس کو پانی سے کئی بار دہویا پھر
پانی کے بعد گلاب سے دہویا اور اوسکی دیوارون کو پاک کیا اور دہویا اور دیوارون
پاس خوشبو سلگائی پھر بہت سا مال محتاجون کو بانٹا اور اسی طرح بادشاہ افضل نور الدین
علی نے اور بادشاہ عزیز عثمان نے اس پاک مقام مین طرح طرح کے حسنات اور
خیرات کئی ہین اور وہ جو حضرت داؤد علیہ السلام کا محراب ہے جو مسجد اقصیٰ سے
باہر شہر کے دروازے کے پاس ایک قلعہ مین ہے حاکم اس قلعہ مین رہا کرتا تھا
اور یہہ دروازہ قدیم سے باب المحراب کہلاتا تھا اب باب الخلیل کہلاتا ہے بادشاہ نے
اوس محراب پاک کی بڑی خدمت کی ایک امام کو اور اذان کہنے والون کو اور خادمون
کو وہان مقرر کیا اور سب مسجدون اور درگاہون کے بنانیکا حکم کیا اور یہہ قلعہ جس
جگہہ پر ہے وہان حضرت داؤد علیہ السلام کا گھر تھا اور بادشاہ عادل یعنے سیف الدین
صیہون کے گرجے مین اور اون کی فوجین اپنے خیمون مین اوسکے دروازے پر اوتری

ہوئی تہین فائدہ پہلے یہی قلعہ صیہون کہلاتا تھا جب حضرت داؤد علیہ السلام یہان آکر
رہے تب سے سارا شہر یروشالم صیہون کہلایا مولانا مجیرالدین فرماتے ہین کہ بادشاہ
نے اپنے رفیق علماؤن سے مشورہ پوچھا کہ ایک مدرسہ شافعی علماؤن کے واسطے
اور ایک سرا صوفیون اور درویشون کے لیئے بنائی جاوے وہ گرجا جو صندحہ کہلاتا ہے
اور لوگ کہتے ہین کہ اوس مین حضرت مریم کی ماں حنّہ کی قبر ہے اور وہ گرجا باب الاسباط
کے پاس ہے اوسکو مدرسہ بنایا اور وہ جو نصاریٰ کے سردار کا گھر تھا اور وہ قمامہ کے
گرجا کے قریب تھا اوسکو سرا بنایا اور اچھی اچھی خیراتین وہان مقرر کین اور قمامہ کا گرجا
بند کر دیا اور نصاریٰ کو اوس کی زیارت سے روک دیا بعضون نے کہا تھا
کہ اسکو ڈہا دو اور بعضون نے کہا مت ڈہاؤ کیونکہ حضرت عمر رضہ نے جب بیت المقدس
کو فتح کیا تھا اسس گرجے کو نہین ڈہایا تھا فائدہ یہہ گرجا اوس مقام مین تھا
جہان وہ شخص سولی دیا گیا جس کی صورت حضرت عیسے علیہ السلام کی سی ہوگئے
تھے مولانا جلال الدین رح لکھتے ہین کہ لوگون نے جب بیت المقدس کے فتح
ہونے کی خبر سنی دور دور کے رستون سے زیارت کے لیئے آئے اور بیت المقدس
سے کعبہ شریف کا احرام باندہا اب یہہ بیان ہے کہ صلاح الدین وغیرہ نے
شام کے اور شہرون پر جہاد کیا مولانا مجیرالدین رح لکھتے ہین کہ صلاح الدین
بادشاہ بیت المقدس مین رہے اور جو قلعے وہان باقی تھے اونپر قبضہ کیا پہر
رمضان مین صور تک پہونچے اور اوس کو گہیر لیا اور کام مشکل پڑگیا اور فتح مشکل
ہوگئی اور خبر آئی کہ ہرنین کا قلعہ فتح ہوا پہر بادشاہ عکا کیطرف تشریف لے گئے
اور دارالاسبتار کو آدہا صوفیون کے واسطے سرا بنایا اور آدہا علماؤن کیواسطے
مدرسہ بنایا اور بڑے پادری کے گہر کو غریبون کا دارالشفا بنایا پہر چہٹی صدی کا
چوراسیوان برس شروع ہوا تب بادشاہ چلے اور قلعہ کوکب کیطرف اوترے
اور بہاؤالدین قراقوش کو حکم کیا کہ عکا کو بناؤ اور آدمیون سے اور مال سے اونکو
مدد دی بہاؤالدین نے عکا کا بنانا اور اوسکی دیوارون کا مضبوط کرنا شروع کیا

پھر بادشاہ نے غور کا قلعہ فتح کیا پھر انطرطوس کو لوٹا اور وہان کے لوگون کو قید کیا پھر جبلہ کو گھیرا وہان کے لوگون نے امان مانگے اور مسلمانون کو شہر سونپ دیا پھر لاذقیہ فتح کیا پھر صہیون کو گھیرا اون لوگون نے امان مانگے اور شہر سونپ دیا اور بادشاہ نے بہت قلعے فتح کیئے اللہ نے ہر جگہہ محمدیون کو فتح دے پھر ستاسیوین برس فرنگیون نے غلبہ کرکے عکا کو مسلمانون سے لے لیا اور فرنگے یافا مین اوترے وہ ایک شہر ہے بیت المقدس اور عسقلان کے بیچ مین اور بادشاہ نے اوس کو یعنے عسقلان کو ڈہا دیا کیونکہ اوسکو بچا نہ سکے اور وہ بڑا عمدہ شہر تھا سو ویران ہو گیا پھر بادشاہ نے لُدّ کو اور قلعہ رملہ کو ویران کیا مولانا مجیر الدین رح دوسری جگہہ لکھتے ہین کہ عسقلان ہمارے وقت تک آباد نہین ہوا اور لُدّ کے ذکر مین لکھتے ہین کہ وہ مضبوط شہر تھا اور صلاح الدین بادشاہ نے جب اوس کو ویران کیا تو وہ گانون ہو گیا اگرچہ وہ خوبصورت ہے اور اوس پر رونق ہے اور جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجّال کو لُدّ کے دروازے پر قتل کرینگے اور رملہ کے ذکر مین لکھا ہے کہ صلاح الدین نے اوسکے قلعہ کو ڈہا دیا تھا اور اب ہمارے وقت مین اوس شہر کی تھائی بلکہ چوتھائی بھی نہین رہے مگر وہان لوگ بیچنے اور خریدنے کا قصد کرتے ہین اور وہ رزق کی برکت سے خالی نہین ہے پیغمبرون اور اصحابون اور علماؤن اور اولیاؤن کی برکت سے جو وہان کے رہنے والے ہین مولانا مجیر الدین لکھتے ہین کہ بادشاہ ہر روز سوار ہوتے تھے اور کافرون کے قتل کرنے سے خالی نہین رہتے تھے اور بادشاہ نے ذیقعدہ مین بیت المقدس کیطرف کوچ کیا اور ایک گہری خندق کھودنے کا حکم کیا اور شہر پناہ بنائی اور نئے برج لڑائے کے قابل باب العمود سے باب المحراب تک بنائے اور باب المحراب وہی ہے جو اب باب الخلیل کہلاتا ہے بادشاہ نے بہت مال وہان خرچ کئے اور وہ برج بڑے بڑے پتھرون سے بنائی اور بادشاہ ہر روز سوار ہوتے تھے اور عمارت دیکھنے آتے اور پتھرون کو اپنے زین پر رکھکر لاتے تھے اور بہت لوگ اون کے ساتھ

نکلتے تھے اور پتھر اوٹھا اوٹھا کر لاتے تھے اور خود بادشاہ اور اون کے امیر امرا اس کام مین مشغول ہوتے تھے اور علما اور قاضی اور صوفی اور اولیا اور لشکری اور عوام لوگ سب جمع ہوتے تھے تھوڑی مدت مین وہ کچھہ بنایا جسکا برسون مین بنانا مشکل تھا پھر اٹھاسیوین برس فرنگیون نے عسقلان کی عمارت کا بنانا شروع کیا اور قلعہ داروم پر غلبہ کیا اور وہ مصر کی حد پر ہے غزہ کے پیچھے اور بادشاہ شہر بیت المقدس مین رہے اور بہت لڑائیان ہوئین پھر بادشاہ نے یافا شہر فتح کیا پھر بادشاہ نے فرنگیون سے تین برس اور آٹھہ مہینے کی صلح کی اس شرط پر کہ یافا سے قیساریہ اور عکا اور صور تک فرنگیون کے قبضہ مین رہے اور عسقلان ویران رہے پھر بادشاہ شہر بیت المقدس کیطرف پلٹ آئے اور سب فرنگیون کو قمامہ کے گرجے کی زیارت کا اذن دیا اور درویشون سے اونکا احوال پوچھا اور مدرسہ صلاحیہ اور خانقاہ کی خیراتین بڑہا دین اور وہان سے باہر نکل کر قلعہ صفد اور قلعہ تبنین کی عمارت بنانے کا حکم کیا اور عین الذہب اور مرج عیون تک اوترے اور صید اکے علاقے سے آگے بڑہ گئے اور سب جگہہ اوترتے تھے وہان کا بند وبست کرتے تھے اور اوسکی عمارتون کے بنانے کا فکر کرتے تھے نواسیوین برس صفر کے مہینے مین اونہون نے انتقال کیا مسلمانون پر اون کے مرنے کی بڑی مصیبت گذری ابن اثیر رح نے تاریخ کامل مین صلاح الدین بادشاہ کی عاجزی اور صبر اور تحمل اور سخاوت کی بہت تعریف کی ہے مولانا جلال الدین رح نے تاریخ مصر مین لکھا ہے کہ صلاح الدین بادشاہ اپنے دونون بیٹون افضل اور عزیز کو لیکر سلفی سے حدیث سننے کے لئے اسکندریہ تک گئے یہہ بات بعد ہارون رشید کے کسی بادشاہ نے نہین کی تھی البتہ ہارون رشید اپنے دونون بیٹون امین اور مامون کو لیکر امام مالک کے پاس موطا کے سننے کو گئے تھے ایسا ہی لکھا ہے سبکی نے طبقات مین اور سلفی کے احوال مین مولانا لکھتے ہین کہ وہ حافظ ابوطاہر عماد الدین احمد ابن محمد ابن احمد اصفہانی ہین اون کے سندا و رجی تھے علم حدیث مین اپنے وقت مین یکتا تھے اسکندریہ

مین رہتے تھے مولانا مجیر الدین کے بیان کا خلاصہ یہہ ہے کہ صلاح الدین کے بعد شام کا ملک کئی بادشاہون مین تقسیم ہوا پھر بادشاہ سیف الدین ابو بکر جو صلاح الدین کے بہائی تھے اونہون نے دمشق لے لیا اور تر انوے برس فرنگیون نے بیروت کے قلعہ پر غلبہ کیا اور سیف الدین بادشاہ یافا کیطرف چلے اور تلوار سے اوس کو فتح کیا اور چہیانوے برس سیف الدین بادشاہ مصر کی سلطنت پر قائم ہوئے اور حلب مین اون کے نام کا سکہ غیاث الدین بادشاہ نے جاری کیا اور سارا ملک شام اور مصر اور پورب کا اون کے قبضہ مین آیا جب چہہ سو برس پوری ہوئے تاریخ الخلفا مین ہے کہ فرنگیون نے دریائے نیل پر ہجوم کیا اور شہر فوہ کو لوٹا اور پلٹ گئے ساتوین صدی کے پہلے برس فرنگیون نے قسطنطنیہ پر غلبہ کیا اور رومیون کو وہان سے نکال دیا اور قسطنطنیہ رومیون کے ہاتھون مین تہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت سے پہلے سو وہ فرنگیون کے ہاتہہ مین ساٹھہ برس تک رہا پھر رومیون نے اون سے لے لیا مولانا مجیر الدین رح لکہتے ہین کہ ساتوین صدے کے پہلے برس مین سیف الدین بادشاہ نے یافا فرنگیون کو دیدیا اور عکا والون سے صلح کے اور چوتھے برس طرابلس والے سے صلح کی اور چودہوین برس فرنگیون نے مسلمانون کے شہرون کو بیسان سے نابلس تک لوٹا اور عکا کی طرف پلٹ گئے پھر پندرہوین برس دمیاط پر اوترے سیف الدین نے اون کو دمیاط سے لڑکر بہگا دیا پھر انتقال کیا اللہ اون پر رحم کرے بعد اون کے ملک مصر مین اونکا بیٹا کامل بادشاہ ہوا اور شام مین اون کا بہائی عیسے بادشاہ ہوا سولہوین برس فرنگیون نے دمیاط پر قبضہ کر لیا اور جمعہ کی مسجد کو گرجا بنا لیا پھر عیسی بادشاہ نے شہر بیت المقدس کی شہر پناہ کے دیوارون کو ویران کر دیا تاکہ فرنگی وہان آنیکا ارادہ نکرین اٹھارہوین برس دمیاط مسلمانون کے قبضہ مین آیا چوبیسوین برس عیسی بادشاہ نے انتقال کیا اوس کی بعد اوسکا بیٹا ناصر بادشاہ صلاح الدین داؤد بادشاہ ہوا چھبیسوین برس ایوب کے بیٹے صلاح الدین کے باپ کی اولاد

مین جو جو بادشاہ تھے سب مین پہوٹ پڑ گئے اس باعث سے فرنگیون نے زور پکڑا اور کامل
بادشاہ نے اپنے بھتیجے ناصر داؤد سے دمشق کے چھین لینے کا قصد کیا اور اپنے بہائی کو
دمشق کے گھیرنے کے لیئے بہیجا اور کامل بادشاہ نے شہر بیت المقدس انبرطون کو
سونپ دیا انبرطون فرنگی بولی مین امیرون کے سردار کو کہتے ہین سواوسکو یہہ پاک شہر
دے دیا اس شرط پر کہ شہر پناہ کی دیوارین ویران رہین اور فرنگی اونکو نہ بناوین اور
صخرہ پر کے قبہ مین اور مسجد اقصی مین دخل نہ دین مسلمانون پر اسکا بڑا صدمہ ہوا
اوس وقت ناصر داؤد گھرے ہوئے تھے تاکہ دمشق اون سے چھین لیا جاوے
ناصر داود نے اپنے چچا کامل بادشاہ کو ملامت کرنا شروع کیا اور دمشق مین شیخ
شمس الدین یوسف تھے جو ابن جوزی کے نواسے تھے وہ وعظ فرمایا کرتے تھے
لوگ اونکو بہت مانتے تھے ناصر داود نے اونکو حکم کیا کہ وعظ کی مجلس کرین اور اوسمین
شہر بیت المقدس کی فضیلتین بیان فرماوین اور یہہ بیان کرین کہ فرنگیون کے ہاتھہ
مین اوسکی دیدینے سے مسلمانون پر بڑا صدمہ ہے اونہون نے بڑی مجلس جمع کی اور
وعظ فرمایا اور بیت المقدس کی تعریفون مین ایک قصیدہ پڑہا اوس مین ایک شعر کا یہہ
مطلب تھا کہ آیتون کے پڑہنے کا مقام تلاوت سے خالی ہے اور جو اللہ کے پیغام اوترنے
کا مقام ہے اوسکا میدان خالی ہے یعنے حضرت عیسی اور حضرت داؤد اور حضرت
سلیمان علیہم السلام کا اور بہت پیغمبرون کا یہہ مقام ہے اللہ کا کلام پیغمبرون پر
یہان اوترتا رہا ہے افسوس ایسا پاک شہر کافرون کے ہاتھہ مین پڑگیا اور قرآن کا
پڑہنا یہان سے موقوف ہوگیا یہہ سنکر لوگ خوب چلا کر روئی پھر کامل بادشاہ نے دمشق
لے لیا اور اپنے بہائی موسی کو دیدیا اور ناصر داؤد کو اوس کی عوض کرک اور شوبک
اور بلقا اور صلت اور اغوار دیدیا موسے بادشاہ پینتیسوین برس مر گئے اور
اون کا بہائی صالح اسمعیل اون کے بعد دمشق کا حاکم ہوا اور کامل بادشاہ بہی
پینتیسوین مرگئے اور چہتیسوین برس بادشاہ صالح نجم الدین ایوب جو کامل
بادشاہ کا بیٹا تھا دمشق پر اور اوس کے علاقون پر غالب ہوا پھر ناصر داؤد بادشاہ

نے دمشق شہر بیت المقدس لینے کا قصد کیا اور فرنگیون نے کامل بادشاہ کے مرنے کے
بعد اوسکا قلعہ آباد کیا تھا ناصر نے اوسکو گھیرا اور فتح کیا اور قلعہ کو ویران کیا پھر اکتالیسوین
برس دمشق کے حاکم صالح اسمعیل نے ناصر داؤد کے ساتھ ایکا کیا اور دونون
نے فرنگیون سے موافقت کرلے اور طبریہ اور عسقلان اون کو دیدیا فرنگیون نے اون
دونون کا قلعہ آباد کیا اور دونون بادشاہون نے شہر بیت المقدس تمام زیارت
کے مقامون سمیت فرنگیون کو دیدیا قاضی جمال الدین نے کہا ہے کہ مین اون
دنون بیت المقدس مین گذرا تو مینے دیکھا کہ پادریون نے بڑی چٹان پر نذر کے
واسطے شراب رکھی تھی پھر بادشاہ صالح نجم الدین الیوب نے خوارزم کے لوگون
کو بلایا تاکہ اپنے چچا صالح اسمعیل سے لڑے اور وہ لوگ اوسکی مدد کرین خوارزم
کے لوگ چلے اور سن بیالیس مین غزہ تک پہونچے اور مصر کی بہت فوجین اون سے
مل گیئن اودہر سے صالح اسمعیل نے دمشق کا لشکر بھیجا اور فرنگیون کو بلایا بہت سے
فرنگی جمع ہوکر آئے اور ناصر داؤد حاضر نہین ہوا غزہ کے میدان مین لڑائے ہوئے
دمشق کا لشکر اور فرنگی بھاگے اور مصر اور خوارزم کے فوج نے اون کا پیچھا کیا اون
مین سے بہت لوگون کو قتل کیا اور بادشاہ صالح الیوب نے غزہ پر اور دریا کے
کنارے کے شہرون پر اور بیت المقدس پر غلبہ کیا پھر تین تالیسوین برس صالح
الیوب بادشاہ کے لشکر نے دمشق کو صالح اسمعیل سے لے لیا پھر مین تالیسوین
برس عسقلان کا قلعہ اور طبریہ کا قلعہ فتح ہوا اور یہہ فتح بیت المقدس کی جو بیالیسوین
برس مین ہوئی یہہ آخری فتح ہے پھر اوس وقت سے بیت المقدس اس وقت تک
مسلمانون کے ہاتھہ مین ہے مولانا جلال الدین رح تاریخ مصر مین لکھتے ہین کہ
سین تالیسوین برس فرنگیون نے دمیاط پر غلبہ کیا اور صالح بادشاہ اون پر جہاد
کرنے کو طیار رہتے کہ ایکا ایک اونکا انتقال ہوا اون کا بیٹا توران شاہ بادشاہ
ہوا اوس نے فرنگیون پر جہاد کیا اور مسلمانون کے لشکر مین شیخ عز الدین ابن عبد
السلام بھی تھے پہلے غلبہ فرنگیون کا ہوا اور مسلمانون پر زور کی آندہی چلے شیخ

عز الدین ابن عبد السلام نے اپنے ہاتھ سے ہوا کیطرف اشارہ کیا اور بلند آواز سے فرمایا
اے ہوا اون کو پکڑلے کئی بار یون فرمایا تو ہوا فرنگیون کے جہازون پر پلٹ گئی ہوا
نے جہازون کو توڑ ڈالا اور مسلمانون کی فتح ہوئی اور اکثر فرنگی ڈوب گئے اور
ایک مسلمان نے چلا کر کہا کہ اللہ کا شکر ہے جس نے ہمکو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت
مین ایسا شخص دکھلایا کہ ہوا کو اللہ نے اوسکا تابع دار کر دیا اور وہ بدہ کا دن محرم
کی تیسری تھی آب ان لڑائیون کا حال نصاریٰ کی کتابون سے لکھا
جاتا ہے سید منصور علی صاحب دہلوی نے تاریخ بیت المقدس مین تاریخ جاننے
والے نصرانیون کی کئی کتابون سے ان لڑائیون کا احوال لکھا ہے اوسکا خلاصہ
یہہ ہے کہ اوس زمانہ مین نصرانی لوگ جو یروشالم مین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدایش
کے مقام کی زیارت کے لئے اور جہان اونکو آپکی قبر کا گمان تھا اوس کی زیارت کے
لئے جاتے تھے تو ترک لوگ یعنے مسلمان اون کے ساتھ ذلت اور بیرحمی سے پیش
آتے تھے اسباعث سے ایک نصرانی فرانسیسی فقیر شہرون شہرون نصاریٰ کو لڑائی
کے لئے بہڑکاتا پھرا کہ یروشالم کو مسلمانون سے چھین لو تو تم بہشت مین جاؤ گے وہ فقیر
سن ایک ہزار چھیانوے عیسوی مین تین لاکھہ کی اور ایک کتاب مین ہے کہ اسی ہزار
کی فوج لیکر یروشالم کے لینے کے لئے روانہ ہوا نصاریٰ کے جس ملک مین یہہ لوگ
نکلتے تھے نوچ کھسوٹ اور لوٹ پاٹ مچا دیتے تھے کیونکہ اونکو یہہ گمان تھا کہ ہمارے
سب گناہ معاف ہین جب قسطنطنیہ مین پہونچے فقط بیس ہزار رہگئی یہہ فوج ایشیا مین
بھی پہونچنی نہین پائی تھی کہ سلطان سلیمان نے اونکو خوب طرح قتل کیا اور لشکر کو تکی اور
بوٹی کر ڈالا اور بھی کئی فوجین گئین سب تباہ ہوئین آٹھہ لاکھہ پچاس ہزار نصرانی اس
پہلی جنگ مین قتل ہوئی پھر اسی ہزار کی ایک فوج اور ایک کتاب مین ہے کہ سات
لاکھہ کے قریب شہر قسطنطنیہ مین جمع ہوئی اور گاڈفری فرانسیسی کے ساتھہ چلے
اونہون نے بہت شہرون کو لے لیا اور ایک ہزار ننانوے عیسوی مین یروشالم
کے قریب پہونچے اور اون کی نگاہ اوس خوبصورت شہر پر پڑی ماری خوشی سے چلا اوٹھے

کہ یروشالم پر و شالم بہت لوگ جانورون سے اوترکر ننگی پاؤن چلے او یعقوبون نے زمین چومی اور بعضے روئی جب دہاوا کیا مسلمانون نے بڑی مردانگی اور بہادری سے اونکا مقابلہ کیا مگر یہہ لوگ دیوارون کو توڑکر شہر مین گہس پڑے لڑکون اور بوڑہون اور جوانون اور عورتون کو سبکو قتل کیا کسی پر رحم نہ کیا ستر ہزار مسلمانون کو قتل کیا اور یہودیون کو اون کے گرجے مین جلا دیا اور یروشالم کو لے لیا مگر فقط ساٹھ ہزار آدمی لڑائی جیتے بچے اور گاڈفری تہوڑی دنون کے بعد مرگیا اور جو لوگ بچے اونکو روز بروز دلیمہ مسلمانون سے لڑنا پڑا یورپ کے کتنی بادشاہون نے بڑی بڑی فوجین لیکر فلسطین پر چڑہائی کی سن گیارہ سو چہیالیس مین فرانس اور جرمنی اور اٹالیہ کے لوگون مین سے دو لاکہہ آدمیون کے قریب ہیود کے زیر حکومت نکلے سلیمان بادشاہ نے اون سے خوب مقابلہ کیا اور ہیود بادشاہ مرگیا پھر فرانس اور جرمن سے چالیس لاکہہ آدمیون سے زیادہ جمع ہوئے اونکو تیموک سلطان نے جرمنیون کو تکی اور ربٹی کر ڈالا پھر سن گیارہ سو ستاسی عیسوی مین مسلمانون نے یروشالم کو لے لیا اسکے بعد پانچ لڑائیان اور ہوئین وہ سب بیکار ہوگئین ایک فوج انگلستان کی اور ایک فوج فرانس کی اکٹھی ہوئے وہ سب جو ایک لاکہہ تھے شہر یروشالم کی طرف چلے اور نصرانیون نے چاہا کہ عسقلان لے لیوین تاکہ یروشالم پر حملہ کرنا آسان ہو جاوے صلاح الدین بادشاہ تین لاکہہ کی فوج لیکر آیا لڑائی کے وقت مسلمان بہاگے اور قریب چالیس ہزار آدمیون کے میدان مین قتل ہوئے نصرانی عکا مین جا کر یافا مین اوترے فرانس کا بادشاہ بیماری کا بہانہ کر کے اپنے ملک کو چلا گیا انگلستان کا بادشاہ ریچرڈ اسقدر قریب پونہچنے کے لائق ہوا کہ جہان سے یروشالم نظر آتا تہا لیکن اوسوقت انگلستان مین اور اوسکی فوج مین ایسے جہگڑے اوٹھے کہ وہ لاچار ہو کر صلاح الدین سے صلح کر کے چلا گیا اکثر بادشاہ یورپ کے اوسکے دشمن تھے وہ فقیرون کا بہیس کر کے نکلا تب بہی ایک دشمن نے اوسکو قید کر لیا وہ بہت کچہہ روپیہ دیکر چہوٹا اور سن گیارہ سو بانوے مین لندن مین داخل ہوا پہر گیارہ سو تیرانوے مین صلاح الدین نے جسکا نصرانی بہی ادب کرتے ہین

نقال فرمایا اس بادشاہ نے جب یروشالم کو فتح کیا نصرانی قیدیون پر نہایت مہربانی کی
ورجو لوگ اپنے چھوڑوائی نہین دی سکتے تھے اونکو مفت چھوڑ دیا اور نصرانی امیرون
کو اذن دیا کہ بیمارون کے ساتھہ سرکاری شفاخانون مین حاضر ہون اوس کے مرنے کے
بعد سن گیارہ سو ستانوے مین ہنری بادشاہ چالیس ہزار کی فوج لیکر چلا اور بیروت
کو لے لیا اور امید پڑی کہ یروشالم کو اب جلد مسلمانون سے چھین لین گے لیکن جاڑے
کی آمدنی ساری ہمتین توڑ دین اوسکی عوض مین تھاران کو گھیر لیا آخر اندھیری رات
مین نصاری کا سردار بھاگ گیا صبح کو یہہ دیکھنے مین آیا کہ سارا لشکر بجلی اور گرج کا
مارا ہوا بھاگا چلا جاتا ہے پھر سن بارہ سو بارہ مین تیس ہزار لڑکے بارہ بارہ برس
کے جمع ہوئے اور لڑکیان بھی مردانہ بھیس کرکے گھوڑون پر سوار اور پیادہ جمع
ہو گئین تمام فرانس مین یہہ شعلہ بھڑک گیا یہہ سب گیت گاتی ہوئی یروشالم کے شوق
مین چلے جاتے تھے راہ مین لوٹے گئے اور دو سوداگرون نے اقرار کیا کہ ہم تم کو خدا کے
واسطے یہودیہ مین پہونچا دین گے یہہ لڑکے سات جہازون مین سوار ہو کر چلے دو جہاز
ٹوٹ گئے اور جو اون مین تھے سب ڈوب گئے پانچ جہاز مصر مین پہونچی وہان سب
غلامی مین بیچے گئے جب دو سو برسون تک یورپ کے زبردست زبردست بادشاہ
مسلمانون سے لڑ رہے تھے اور ساٹھہ لاکھہ نصرانی جان دے چکے تھے تب سن بارہ
سو اکیانوے مین ترکون نے یعنے مسلمانون نے شہر تلمیس لے لیا جو فلسطین
مین نصاری کا پچھلا قلعہ تھا یعنے فقط یہی باقی تھا اور سن چودہ سو ترپن مین سلطان
محمد بادشاہ نے قسطنطنیہ کو فتح کرکے یونانی سلطنت کو نیست کر دیا پھر
اونھون نے اپنے سلطنت کو ملک ہنگاریا تک بڑھایا اور وہان سے الیمان پر چڑھائی
کرنے کی طیاری کی اے ایمان والو دیکھو یہہ پیش خبری چورا سیوین زبور کی محمدیون
پر کیسی مطابق پڑی کہ وہ قوت پر قوت بڑھاتے ہوئے چلے جاوین گے اللہ کے آگے
صیہون مین حاضر ہونگی اور دیکھو یہہ پیش خبری چوالیسوین زبور کی کیسے پورے
ہوئے کہ صیہون کے ذکر کے بعد فرمایا تھا کہ بادشاہ جمع ہو کر آئی اور ایک ساتھہ

گذرے وہ دیکھکر فوراً دنگ ہوئے وہ حیران ہوئے اور بہاگ گئے کیکپی نے اون کو وہان پکڑا اور دیکھو حضرت زکریا علیہ السلام کے بارہوین باب کی یہہ پیش خبری کیسی پوری ہوئے کہ جب یروشالم گہیرا جاویگا تب یروشالم آس پاس کی ساری قومون کے لئے تہرتہراہت کا پیالہ ہوگا دیکھو نصرانی لڑتے لڑتے تہک گئی مگر یروشالم مین غلبہ نہ پایا اب یروشالم کے لینے کا ارادہ کرتے ہوئے کانپتی ہین پہر اللہ فرماتا ہے کہ مین اوس دن یروشالم کو ساری قومون کے لئی ایک بہاری پتہر کردونگا اور جو سب اوسکو اوٹہاوینگے ٹکری ٹکری کئے جاوینگے آے ایمان والو دیکھو اللہ نے یروشالم کو کیسا بہاری پتہر کردیا نصرانی فوجون نے کیسی کیسے زور کئے مگر اس بہاری پتہر کو اوٹہا نہ سکے اور ٹکری ٹکری کئے گئے اگر ستر ہزار مسلمانون کو قتل کیا تو اللہ نے اونکی بدلے ساٹہ لاکہ نصرانیون کو قتل کروایا دیکھو محمدیون نے اللہ کے حکم سے کلمہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زور سے اس بہاری پتہر کو کیسا اوٹہا لیا اور ابتک اللہ کے فضل و کرم سے اوٹہائے ہوئی ہین اللہ دکہلا رہا ہے کہ دیکھو محمدی لوگ جو سب پیغمبرون اور سب کتابون کے ماننے والے ہین وہی حضرت عیسی علیہ السلام کا اور سب پیغمبرون کا ورثہ لینے کے لائق ہین پہر دیکھو اللہ نے محمدیون کی حکومت بڑہاکر اونکو قسطنطینیہ تک پہونچایا دیکھو حضرت اشعیا علیہ السلام کے اونچاسوین باب کی پیش خبری کیسے پورے ہوئے کہ تیرے اوجاڑنے والے تجہسے نکل جاوینگے پہر فرمایا کہ تیرے اوجاڑنے والے تجہسے دور ہونگے دیکھو نصرانی لوگ یروشالم سے کسقدر دور ہوگئے اور محمدی کو کہانتک پہیل گئے الحمد للہ رب العالمین اب مسجد بیت المقدس کی خوبی اور

خوشنمائی کا اور اوسمین کے برکت کے مقامون کا بیان ہے

مولانا مجیر الدین حنبلی رح جو نوین صدے مین تہے وہ لکہتے ہین کہ مسجد اقصی کی اگلے زمانہ مین عجیب عجیب صفتین تہین اور ہمارے زمانہ مین بہی اوسکے عمارت بہت اچہی اور بہت مضبوط ہے اور قبلہ کے پاس مسجد کے سرے پر جو جمعہ کی مسجد ہے جس مین جمعہ کی نماز ہوتے ہے اور اب لوگ اوسیکو مسجد اقصی کہتے ہین اوس جمعہ کی مسجد مین بہی بڑی عمارت ہے

اوسمین ایک اونچا قبہ ہے جس مین رنگارنگ نگینے جڑے ہوئے ہین اور قبہ کے نیچے منبر اور
محراب ہے اور یہہ جمعہ کی مسجد قبلہ کیطرف سے اوترکیطرف تک پھیلی ہوئی ہے اوس مین
مین تالیس ستون ہین اور چھت بہت اونچی ہے اور یہہ مسجد قبلہ کیطرف سے اوترکیطرف
تک لنبی ہے اور وہ لنبان مین سو گز ہے اور چوڑان مین پوربی دروازے سے پچھمی
دروازے تک چھہتر گز ہے اور اوسکے دش دروازے ہین کہ مسجد کے صحن سے
اون دروازون مین داخل ہوتے ہین اور اس جمعہ کی مسجد کے اندر اوسکے سرے پر
پورب کیطرف ایک مقام ہے اوسمین ایک محراب ہے اوسکو جامع عمر کہتے ہین اسلئے کہ وہ عمارت
اوس عمارت مین سے باقی ہے جو حضرت عمر رضنے بنائی تھی اور اوسکے پاس اوترطرف ایک مقام
ہے کہ وہ باب عزیر کہلاتا ہے اور اوسکے پاس اوترطرف ایک مقام ہے کہ وہ حضرت زکریا
علیہ السلام کا محراب کہلاتا ہے اور اس جمعہ کی مسجد کے باہر مسجد کے صحن مین پورب
کے طرف قبلہ کیطرف کی دیوار مین ایک بڑا محراب ہے اور لوگون مین مشہور
ہے کہ وہ محراب حضرت داؤد علیہ السلام کا ہے اور وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی
مہد یعنے بچھونے سے قریب ہے اور نقل کیا گیا ہے کہ دعا اوس کے پاس قبول ہوتی
ہے مولانا مجیر الدین فرماتے ہین کہ مینے اسکا تجربہ کیا اور مینے اللہ سے اوس جگہ
دعا مانگی اور مینے اللہ سے بہت چیزین مانگین اللہ نے اپنے فضل و کرم سے قبول فرمائین
اور یہہ جو محراب حضرت داؤد علیہ السلام کا ہے اسکی پاس پورب کیطرف کو مسجد
کے کنارے پر ایک مکان ہے اوس مین ایک محراب ہے اور وہ مکان سوق المعرفت
کہلاتا ہے اور یہہ معلوم نہین کہ یہہ نام کیون رکھا ہے اوس مکان کے نیچے ایک مسجد ہے زمین
کے نیچے اوسکا نام مہد عیسیٰ علیہ السلام مشہور ہے اور کہا جاتا ہے کہ وہی حضرت مریم علیہا السلام
کا محراب ہے جہان اللہ کے پاس سے اونکو رزق ملتا تھا یعنے بن فصل کے میوے اللہ
غیب سے دیتا تھا اور اس جگہہ آپ عبادت کیا کرتی تھین اور اس جگہہ انس معلوم
ہوتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ وہان دعا قبول ہوتی ہے پھر جو شخص وہان نماز پڑھی اوسکو
چاہیئے کہ سورہ مریم پڑھے اور سجدہ کی آیت پر اللہ کے لئے سجدہ کرے جسطرح حضرت

عمر رض نے حضرت داؤد علیہ السلام کے محراب مین نماز مین سورہ ص پڑھی اور سجدہ کی آیت پر اسکو سجدہ کیا اور اس جمعہ کی مسجد سے باہر پچھم کیطرف کو مسجد کے صحن مین ایک مقام ہے کہ جامع مغاربہ کہلاتا ہے اور وہان انس اور ہیبت اور رعب معلوم ہوتا ہے اور ظاہر یون ہے کہ وہ حضرت عمر رض کی بنائی ہوئے عمارت مین سے ہے کیونکہ شداد رض سے روایت ہے کہ حضرت عمر رض جب مسجد مین فتح کیدن داخل ہوئے اوسکے آگے کیطرف بڑہے پچھم کیطرف پھر فرمایا کہ ہم یہان مسجد بنائینگے سو یہہ مقام مسجد کے آگے کیطرف پچھم کے قریب ہے اور گمان جاتا ہے کہ حضرت عمر رض کا بنایا ہوا ہو اور یہہ بھی گمان ہے کہ امیہ والون کا بنایا ہوا ہو جو مسجد کے سرے پر پورب کے طرف سے پچھم کیطرف تک تھا واللہ اعلم اور اب لوگ مسجد اقصی اسیکو کہتے ہین جو قبلہ کیطرف مسجد کے سرے پر جمعہ کی مسجد بنی ہوئی ہے جسمین منبر اور بڑا محراب ہے اور حقیقت مین مسجد اقصی ساری مسجد کا نام ہے جس پر چار دیواری کھینچی ہوئے ہے اور یہہ عمارت جو مسجد کے سرے پر ہے اور بڑی چٹان کا قبہ اور عمارتین وغیرہ پیچھے بنائی گئی ہین مولانا مجیر الدین ساری مسجد کا اندازہ یون بیان کرتے ہین کہ مینے اسمین خود بڑی کوشش کی اور یہہ مسجد میری سامنے رسیون سے ناپی گئی تو اوسکی لنبان قبلہ کی دیوار سے اوتر کیطرف کے مکان تک چھہ سو ساٹھہ گز ہے اور چوڑان پورب کی دیوار سے پچھم کے مکان تک چارسو چھہ گز ہے فائدہ بیت المقدس کعبہ شریف سے دکھن کیطرف ہے تو وہان قبلہ کی دیوار دکھن کیطرف ہے مولانا مجیر الدین فرماتے ہین کہ صخرہ یعنے بڑی چٹان مسجد کے بیچون بیچ مین ہے بڑے صحن کے اوپر اور وہ صحن مسجد کی زمین سے سات گز اونچا ہے اوس صحن پر صخرہ ہے صخرہ کے اوپر ایک قبہ نہایت خوبصورت اور مضبوط ہے کہ صحن کے اوپر سے اکاون گز کا اونچا ہے تو وہ قبہ مسجد کی زمین سے اٹھاون گز ہوا اور قبہ کے زمین اور دیوارین اندر سے اور باہر سے سنگ رخام سے بنائی ہوئے ہین اور رنگا رنگ نگینے اوس مین جڑے ہوئی ہین اور اوس قبہ کے چار دروازے ہین اور صخرہ کے نیچے ایک غار ہے قبلہ کیطرف کو کہ پتھر کی سیڑہیون سے اوتر کر اوس غار مین

سہو یحتی ہین اور اس غار مین انسر اور نشان بلکہ شوکت معلوم ہوتے ہین اور حافظ جمال الدین
احمد ابن محمد شافعی جو حدیثون کے یاد رکھنے والے بیت المقدس کے رہنے والے
ہین اونہون نے کتاب مثیر الغرام جو بیت المقدس اور شام کی زیارت کے بیان مین
لکھی ہے اوسمین لکھا ہے کہ ابو بکر ابن عربی نے امام مالک کی موطا کی شرح لکھی ہے اوسمین
لکھا ہے کہ یہہ چٹان اللہ کی قدرت کی عجائب چیزون مین سے ہے کیونکہ وہ ایک چٹان
ہے اونچی نیچے مسجد اقصیٰ کے بیچون بیچ مین ہر طرف سے جدا ہے اوسکو کوئی
نہین تھامے ہوئے رہے مگر وہی اللہ جسنے آسمان کو زمین پر گرنے سے روکا ہے وہی
اوسکو تھامے ہوئی ہے اور اوسکے نیچے ایک غار ہے کہ وہ ہر طرف سے اوس سے
جدا ہے اوسپر ایک دروازہ ہے کہ نمازون کے لیے اور اعتکاف کے لیے کھولا
جاتا ہے ایک مدت تک مین ڈر کے مارے اوسکے نیچے داخل نہین ہوا کیونکہ مین ڈرتا
تھا کہ وہ میرے گناہون کے سبب سے مجھپر گر پڑیگا پھر مینے دیکھا کہ ظالم لوگ اور
کھلم کھلا گناہ کرنیوالے لوگ اوسمین داخل ہوتے ہین پھر سلامت نکلتے ہین مینے
ارادہ کیا کہ مین داخل ہون پھر مینے کہا شاید اونکو ڈھیل دیجی گئی ہو اور مین جلد
پکڑ لیا جاؤن پھر مینے ایک مدت دیر کی پھر میرا ارادہ پکا ہوا اور مین داخل ہوا
پھر مینے عجب معاملہ دیکھا اوسکے ہر طرف ہم چلتے تھے اور اوسکو زمین سے جدا دیکھتے
تھے ایک ذرا سا بھی زمین سے لگا ہوا نہین ہے اور بعضے طرف زمین سے بہت جدا
ہے اور بعضے طرف کم جدا ہے تمام ہوا کلام ابو بکر ابن عربی کا مولانا مجیر الدین رح
فرماتے ہین کہ لوگون مین مشہور یون ہے کہ وہ چٹان آسمان اور زمین کے بیچ
مین اودھر مین لٹکے ہوئے رہے اور نقل کیا گیا ہے کہ وہ اسیطرح پر رہا یہانتک
کہ ایک حاملہ عورت اوسکے نیچے داخل ہوئے جب اوسکے نیچے بیچون بیچ مین پہونچے
ڈر گئے اور اوسکا حمل گر پڑا تب اوسکے آس پاس یہہ گول عمارت بنائی گئے کہ
لوگون کی آنکھون سے یہہ معاملہ چھپ گیا مولانا ابو البرکات جو بہار کے رہنے والے
ہین اور سن بارہ سو اٹھتر مین اونکو بیت المقدس کی زیارت میسر ہوئی اور انہون نے رسالہ

کلکتہ مین چہپا ہے اوس مین اونہون نے لکہا ہے کہ وہان یہہ دستور ہے کہ ذی الحج
کی نوین تاریخ جو حج مین عرفات مین ٹہیرنے کا دن ہے اس چٹان شریف کو جہاڑتے
ہین اور اوس خاک کو تبرک سمجھتے ہین اللہ کا شکر ہے کہ اس عاجز کو بھی تہوڑی
خاک جہاڑی ہوئے اوسدن کی اون بزرگ نے دی جو زیارت کو لے گئے
تھے اور یہہ بھی لکہا ہے کہ لوگ اوس چٹان کو تخت رب العالمین بولتے ہین
اور دائرہ اوس چٹان کا اندر سے دو سو چھبیس گز اور باہر سے دو سو چالیس گز
ہے مولانا مجیر الدین رح لکھتے ہین کہ مسجد بیت المقدس کے اخیر مین اوتر کیطرف کو
پچہم کے پاس بہت چٹانین ظاہر ہین لوگ کہتے ہین کہ وہ حضرت داؤد علیہ السلام
کے زمانہ سے ہین اور یہہ بات ظاہر ہے کیونکہ یہہ چٹانین زمین مین گڑی ہوئی ہین
اور کوئی بات ایسی نہین ہوئی جس سے وہ اپنے جگہہ سے ہٹین اور اوسطرف باب
دویدار یہ کے پاس ایک مضبوط قبہ ہے اوسکے اندر ایک چٹان ہے زمین مین گڑی ہوئی
وہ قبہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا قبہ کہلاتا ہے اور وہ چٹان جو اوسمین جمی ہوئی
ہے لوگ کہتے ہین کہ یہہ وہی چٹان ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے مسجد کے
بنوانے سے فراغت کرکے اوسپر کہڑے ہو کر دعائین مانگین اور اللہ نے اونکے
دعائین قبول فرمائین اور یہہ مقام کرسی سلیمان ع کہلاتا ہے اور مشہور ہے کہ
وہان دعا قبول ہوتی ہے اور یہہ عمارت جو اوسکے اوپر ہے قوم امیہ کی بادشاہن
کیوقت سے ہے اور بہت سے عمارتین مسجد مین ہین جنکا ذکر مولانا مجیر الدین نے
کیا ہے جو بادشاہون نے بنائی ہین اور لکہا ہے کہ مسجد مین پورب کیطرف چٹان
کے صحن کے اور پوربی دیوار کے بیچ مین زیتون کے بہت پرانے درخت ہین رومیون
کیوقت کے اور چٹان کے صحن کے نیچے پورب کیطرف زیتون کے پاس بسطامی گوشہ
ہے اوسجگہہ پر انس پایا جاتا ہے بسطامی فقیر یعنے حضرت ابو یزید بسطامی رح کے
سلسلہ کے فقیر وہان اللہ کے ذکر کے لئے جمع ہوتے تھے اب ہمارے وقت مین
اوسکا دروازہ بند کر دیا گیا اور اس مسجد مین بہت سے مقام اور عمارتین ہین جنکا

ن بہت ہے کیونکہ اس مسجد کی صفتین بہت بڑی ہین کوئی خیال مین نہین لا سکتا مگر
ی شخص جو آنکھون سے دیکھے اور یہہ جو مینے ذکر کیا یہہ نمونہ کے طور پر ہے اور اس
سجد کی بڑی خوبی یہہ ہے کہ مسجد کے اندر انسان جس جگہہ بیٹھے اوسکو یہی نظر آتا ہے کہ
یہہ جگہہ سب جگہون سے اچھی اور خوشنما ہے اسلیئے کہا گیا ہے کہ اللہ تعالے نے
اس مسجد کو جمال کی آنکھہ سے دیکھا ہے اور کعبہ شریف کو اور حرمت والی مسجد کو
جلال کی آنکھہ سے دیکھا ہے سو مسجد اقصی نہایت کشادہ اور نورانی اور خوبصورت
ہے اور کعبہ شریف اور اوسکی آس پاس کی مسجد پر نہایت جلال اور شان و شوکت
اور دہشت ظاہر ہے اے ایمان والو یہہ سارا نور اور حسن اس پاک مسجد پر
محمدی وقت مین ظاہر ہوا جب سے اللہ نے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج
کی رات مین اس مسجد مین بلایا اور آپنے سب پیغمبرون کے ساتھہ یہان نماز پڑھی
جب سے بڑی بڑی برکتین یہان ظاہر ہوئین اس پاک مسجد سے اور اس پاک شہر
سے جو جو وعدے اللہ نے کیئے تھے سب پورے ہوئے مولانا مجیر الدین رح لکھتے ہین
کہ اس مسجد کے نیچے قبلہ کیطرف کو ایک بڑا مکان ہے اوسمین دیوارین ہین اور
چھت ہے اور وہ اوس جگہہ کے نیچے ہے جس مین محراب اور منبر ہے اور یہہ
نیچے کا مکان قدیم مسجد اقصی کہلاتا ہے اور شاید یہہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے
بنائی ہوئی عمارت کی نشانی ہے اوسکی عمارت کی مضبوطی اور پختگی سے یہہ بات
معلوم ہوتی ہے اور اس جگہہ کی پہلو مین مسجد کے نیچے اوسطرف کے نیچے جسمین درخت اور
زیتون ہین ایک بڑا مکان ہے وہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا اصطبل کہلاتا ہے اور وہ
مسجد کی اکثر زمین کے نیچے داخل ہے اور ظاہر یہہ ہے کہ وہ حضرت سلیمان علیہ السلام
کی بنائی ہوئی عمارت مین سے ہے مسجد کی دیوار جو قبلہ کیطرف ہے اوسکے نیچے
سے ان دونون مکانون مین پہونچتے ہین اس مسجد مین عبد الملک بادشاہ کیوقت
مین اور اوسکے بعد چار منارے تھے اور ہمارے وقت مین بھی چار منارے ہین
اور اس مسجد کے گیارہ دروازے ہین دو دروازے تو پوربی دیوار مین ہین

دو دروازون دیوار کے اندر ہین ایک باب الرحمت دوسرا باب التوبہ کہلاتا ہے اور اب اندر دونون
مین راہ نہین ہے اور ان دونون دروازون کے اوپر مسجد کے اندر ایک مکان
ہے حضرت سلیمان علیہ السلام کا بنایا ہوا اور اس مسجد مین حضرت سلیمان علیہ السلام
کا بنایا ہوا کوئی مکان سوائے اس مکان کے باقی نہین اوس مکان کی زیارت
کا قصد کیا جاتا ہے اوس پر جلال اور شان و شوکت ظاہر ہے اور پورب دیوار
مین انہین دو دروازون کے پاس ایک دروازہ ہے جو بند کیا ہوا ہے باب الاسباط
مسجد کے اخیر مین اوتر کیطرف کے اخیر مین پورب کیطرف ہے اور وہ باب الرحمت اور
باب التوبہ کے قریب ہی اور باب حطہ اور باب شرف الانبیا دونو مسجد کے اوتر طرف ہین
اور باب شرف الانبیا اب باب دویداریہ کہلاتا ہے اور باب الغوانمہ جو قوم غانم کے محلہ
کیطرف ہی وہ پچھم کیطرف کے آخر مین اوتر طرف ہی اور باب الناظر قدیم دروازہ ہی اوسکی
عمارت عیسیٰ بادشاہ کیوقت مین نئی بنائی گئی سن چھہ سو کی حدون مین اور باب الحدید
دروازہ پاکیزہ ہی اوسکی عمارت مضبوط ہی اوسکو نئی سرے سے بنایا ہے شام کے نائب
ارغون کاملی نے اور باب القطانین روئی دالون کی بازار کیطرف ہی اسلئے اوسکا یہہ
نام رکھا گیا ہی اوسپر لکھا ہوا ہے کہ بادشاہ ناصر محمد جو قلاؤون کا بیٹا ہے اوس نے اسکی
عمارت نئے سرے سے بنائے سن سات سو سینتیس مین اس سے معلوم ہوا کہ یہہ
دروازہ قدیم ہے اور یہہ دروازہ بڑا ہے اسکی عمارت نہایت مضبوط ہے اوسکے
نزدیک باب المتوضا ہے کہ اوس سے نکل کر لوگ وضو کے مقام مین جاتے ہین اور
وہ قدیم تھا اور ڈہی پڑا تھا علاء الدین نے اوسکو نئی سرے سے بنایا جب وضو کے
مقام کو بنایا اور باب السلسلہ اور باب السکینہ دونون ایک ہین اون دونون سے
نکل کر لوگ بڑی سڑک کیطرف جاتے ہین جسکا نام خط داؤد علیہ السلام مشہور ہے اور
باب المغاربہ مغربی لوگون کے محلہ کیطرف ہے اور یہہ دروازہ پچھم کیطرف کے اخیر مین
قبلہ کے نزدیک ہے یہہ آٹھہ دروازے باب الغوانمہ سے باب المغاربہ تک مسجد
کے پچھم طرف ہین اور اس مسجد کے قبلہ کیطرف اور پورب کیطرف جنگل ہے اور

پچھم اور اوتر کیطرف مسجد کو گھر گھیرے ہوئی ہین فائدہ اسباط کے معنے ہین پوتے یعنے
حضرت یعقوب علیہ السلام کے بارہ بیٹون کی نسل مین جو لوگ تھے وہ اس دروازے
سے آسکتے ہون گے اور حطہ کے معنے ہین گناہ کا اوترنا یعنے یا اللہ ہمارا سوال
تجھسے گناہ کا اوترنا ہے یعنے ہمارے گناہون کو ہمپر سے اوتار دے یعنے
معاف کردے اللہ تعالے نے قرآن مجید مین سورہ بقر مین خبر دی ہے کہ اسرائیلیون
سے کہا گیا کہ اس بستی مین داخل ہو اور جہان چاہو کھاؤ اور دروازے مین
سجدہ کرتے ہوئے جاؤ اور حطۃ کہو ان لوگون نے حطۃ کے بدلے اور بات کہی
یعنے اناج کا نام لیا اونپر وبا پڑی ہزارون آدمی مرگئے اوپر کی آیتون مین ذکر
حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ہے اس سے ظاہر یون ہے کہ یہہ ذکر اوسیوقت کا ہے
تو وہ دروازہ بیت المقدس کا نہین ہو سکتا کیونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بیت المقدس
تک نہین پہونچے مولانا جلال الدین سیوطی رح لکھتے ہین کہ یہہ دروازہ جو باب حطہ
کہلاتا ہے یہہ وہ دروازہ ہے جو اریحا مین تھا جب اریحا ویران ہوگیا یہہ دروازہ
اس مسجد مین اوٹھا لایا گیا اس کتاب کا لکھنے والا کہتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام
اریحا تک بھی نہین پہونچے جیسا کہ توراۃ شریف سے صاف ظاہر ہے آپکے بعد حضرت
یوشع علیہ السلام نے اریحا کو فتح کیا بعضے تفسیر والے یون سمجھے ہین کہ یہہ
ذکر حضرت یوشع علیہ السلام کیوقت کا ہے اور وہ دروازہ اریحا کا تھا اللہ کا شکر
ہے کہ ہمکو اس دروازے کا پتا مل گیا عبد السلام ابن تیمیہ کی منتقی الاخبار مین لکھا
یہہ ذکر ہے کہ ہمارے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کے چھٹے برس مکہ کیطرف
تشریف لے چلے وہان حدیث مین یہہ لفظ ہے کہ آپ ٹیلے پر پہونچے اس جگہہ پر مولانا
قاضی محمد ابن علی شوکانی رح شرح مین لکھتے ہین کہ ابن اسحاق کی روایت مین یون ہے
کہ آپنے فرمایا کہ کون شخص ایسا ہے جو ہمکو ایسی رستہ پر لے چلے جس رستی مین وہ
لوگ نہون ایک شخص نے کہا مین لے چلون گا وہ آپکو ایک مشکل رستہ سے لے گیا
جب اوس مقام سے نکلے اور نرم زمین مین پہونچے آپنے فرمایا تم اللہ سے معافی مانگو لوگون نے

معافی مانگی آپنے فرمایا قسم اوسکی جسکے ہاتھہ مین میری جان ہے یہی حطہ ہے جو امرائیلیون پر پیش کیا گیا تھا وہ اوس سے رک رہے اور یہہ ٹیلا مرار کا ٹیلا تھا اور وہ پہاڑ مین رستہ سے آتی حدیث کا ایک مطلب یہہ ہوسکتا ہے کہ اللہ سے اپنے گناہون کے معافی مانگنا یہی حطہ ہے یعنے حطہ کے یہی معنے ہین اور ظاہر مطلب اس حدیث کا یہہ ہے کہ یہہ وہی مقام ہے جس جگہہ اون لوگون کو حطہ کہنے کا حکم ہوا تھا اور یہہ بات قیاس کے موافق ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا حجاز مین یعنے مکہ اور مدینہ مین آنا خوب طرح ثابت ہے اس کتاب کے سرے پر اسکا پورا بیان ہوچکا ہے معلوم ہوا کہ یہہ دروازہ مکہ شریف کے قریب تہا پھر کیا عجب ہے کہ یہہ دروازہ مکہ سے اریحا مین پہونچا ہو پھر وہان سے بیت المقدس مین پہونچا ہو مولانا مجیر الدین رح لکھتے ہین کہ وہ جمعہ کی مسجد جسکو لوگ اب مسجد اقصیٰ کہتے ہین اسکے اندر ہے اور اوسکے دروازون پر سات سو قندیلین ہین اور صخرہ شریف کے قبہ مین اور اوسکے آس پاس پانسو قندیلین ہین جو ہر شب کو عشا کیوقت اور صبح کیوقت روشن ہوتی ہین اوسکے سوا جو مسجد کے اور مقامون مین روشن ہوتی ہین اور ہمارے ملک مین اسقدر قندیلین کسی مسجد مین نہین روشن ہوتی ہین اور شعبان کی بیچون بیچ کی راتکو اس مسجد کے اندر کی جمعہ مسجد مین اور صخرہ کے قبہ مین بیس ہزار قندیلون سے زیادہ روشن ہوتی ہین اور اسیطرح معراج کی رات مین یعنے رجب کی ستائیسوین شب اور مولد شریف کی شب کو اور رمضان شریف کی ستائیسوین شب کو اتنے چراغ روشن ہوتے ہین جو کسی مسجد مین نہین ہوتے اور تنخواہین جو وہان علم پڑہانے والون کی اور خادمون کی اور اذان کہنے والون کی اور قرآن پڑہنے والون کی مقرر ہین وہ بہت کثرت سے ہین اب یہہ بیان ہے کہ اس مسجد کو نصاریٰ اور یہود بھی پہچانتے ہین کہ اپنی اصلی جگہہ پر ہے سید منصور علی صاحب دہلوی تاریخ بیت المقدس مین پادری شیرنگ کی الکتاب کے مقامات المعروف سے نقل کرتے ہین کہ مسجد کا احاطہ حرم شریف کہلاتا ہے اوس مین کوئی نصرانی ہرگز نہین جانے پاتا اور اگر

وہانسے داخل ہو اور کہل جاوے تو اوسکو ضرور قتل کرین جسوقت نصرانیون کی فوج نے یروشالم کو اپنے قبضہ مین کر لیا تھا تب سے اس زمانہ تک کوئی نصرانی اوسمین داخل نہین ہوا مگر ایک شخص یعنے ڈاکٹر ریچرڈسن جس نے اپنے طبابت کے وسیلہ سے مسلمانون کے امام سے ایسی موافقت پیدا کی تھے کہ وہ اوسکو تین بار مسجد کے اندر لے گیا یہہ ڈاکٹر کہتا ہے کہ حرم شریف لنبائی مین ایک ہزار چارسو ننانوے فٹ ہے یعنے مسجد اقصی کے نماز کے محراب سے باب الاسلام تک اور عرض مین نوسو پچانوے فٹ ہے اس احاطہ کے درمیان ایک پختہ سنگ مرمر کی کرسی جو چارسو پچاس فٹ چوکھونٹ مین ہے دہری ہے کہ احاطہ کے سطح سے بارہ چودہ فٹ اونچی ہے اوسپر چڑہنے کے لئے چارون طرف اچھی اور کشادہ سیڑہی بنی ہے اور ہر ایک سیڑہی پر اچھی اچھی محراب ہین جو نہایت خوشنما نظر آتے ہین اوسکے بالکل کرسی سفید اور آسمانی رنگ کے سنگ مرمر کی بنی ہے اوسکے پتھر بعضے بہت پرانے ہین جن سے ثابت ہوتا ہے کہ یہہ کسی قدیم عمارت کے تھے اوس کرسی کے کنارے پر بہت سے حجرے بنی ہین جنمین درویش اور ملا اور موذن اور سب سامان مرمت کے موجود رہتے ہین لیکن سب سے خوبصورت وہ مسجد ہے جو کرسی کے بیچون بیچ ہے اور صخرہ کے نام سے مشہور ہے اوسمین چار دروازے ہین ایک دروازے پر ایک اوسارا یعنے برآمدہ ہے پہلا درجہ اوسکا سنگ مرمر سے بنا ہے لیکن جو پتھر اوسمین لگے ہین وہ ایسے قدیم ہین کہ گمان ہوتا ہے کہ وہ ہیکل کی پتھر ہونگی یہہ ڈاکٹر کہتا ہے کہ اس عمارت کے دیکھنے سے مجکو ایسی خوشی ہوئی جو دوسرے عمارت سے ہرگز نہین ہوئی اس مسجد کا گنبد نوے فٹ بلند ہے اوسکی چھت شیشے کے پتون سے بنی ہوئی ہے جسپر سے تمام یروشالم دکہائی دیتا ہے اے ایمان والو دیکہو یہہ پیش خبری کیسے پوری ہوئی کہ اللہ کے گہر کا پہاڑ سب ٹیلون سے اونچا کیا جاویگا ہرٹیشیس بونارڈ یڈیجوسن اٹھارہ سو چھین عیسوی مین بیت المقدس گیا تھا اوسنے ۱۸۵۸ء مین ایک کتاب وہان کے احوال کی لندن مین چھپوائی اوسمین

صخرہ شریف کے ذکر مین لکھا ہے کہ وہ سوا تیرہ گز چوڑا ہے اور بیس گز لنبا ہے اور پونے چھہ گز اوسکی بلندی ہے اسمین سے ایک ٹکڑا فراسیسی لوگ کاٹکر قسطنطنیہ کو لے گئے اور ایک ٹکڑا اسمین سے روس کو لے گئے اور سونے کے برابر بچا کٹی ہوئی اور بے کٹی ہوئے کے رنگ مین بہت فرق ہے یہہ پتھر سب اوپر برابر نہین ہے لیکن ایسا اونچا نیچا بھی نہین ہے اور تمام گرد اسکی تھوڑا برابر کیا گیا ہے اوسکو کسی سبب سے ایسا ہی رہنے دیا ہے میری رائے مین اسکی رہنے دینے کا سبب یہہ ہے کہ یہی کھلیان ارونہ یبوسی کا تھا جہان حضرت داؤد علیہ السلام نے قربانی کی تھی اور اللہ کے فرشتے کو وہان کھڑے دیکھا تھا اسکے اندر ایک یا دو سنگ مرمر کے ستون گز بھر کے اونچی رکھی ہوئے ہین جیسی عمدہ ستون حضرت سلیمان علیہ السلام کے تھے ویسی معلوم ہوتے ہین یوسیفس کہتا ہے کہ سلیمان علیہ السلام کے ستون پیتل کے تھے لیکن انکی مشابہت اون سے کم نہین ہے انکی یہودی طرز ہونے مین کچھہ شک نہین ہے اور وہ جا ہی جس جگہہ کے ہون قدیم زمانہ مسجد کے ہین جنکو حضرت داؤد علیہ السلام کے یا حضرت سلیمان علیہ السلام کے کاریگرون نے خوب صاف کیا تھا پادری اسکاٹ متی کے انجیل کی اردو تفسیر مین تیئسوین باب کے اخیر مین لکھتا ہے کہ قدیم زمانہ مین جس جگہہ پر ہیکل یعنے مسجد بنائے گئی تھے اب اوس جگہہ کے چوگرد ایک دیوار بنی ہوئی ہے اور اس دیوار کے باہر وار ایک جگہہ ہے جو یہود کے ماتم کی جگہہ کہلاتی ہے ہر جمعہ کو سب وہان کے رہنے والے جمع ہوکر اپنی قوم کی تباہ حالی اور ہیکل کی بربادی کی باعث اوس جا پر ماتم کرنیکو جایا کرتے ہین اور اس جگہہ کے واسطے ہمیشہ کرایہ دیا کرتے ہین آے محمدی بھائیو دیکھو یہہ پادری اقرار کرتا ہے کہ محمدیون نے جہان مسجد بنائی ہے وہ وہی جگہہ ہے جہان قدیم زمانہ مین مسجد تھی اور اوس جگہہ کے چوگرد یہودی جمع ہوکر ماتم کرتے ہین کہ ہای یہہ مسجد ہمارے قبضہ سے نکل گئے اور محمدیون کو مل گئی یہودی لوگ چاہتے ہین کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حضرت عیسی علیہ السلام سے منکر رہین اور اس مسجد پر قبضہ کرلیوین

ور مسلمانون کو نکال دین افسوس یہودیون کی عقل پر اتنا نہین سوجھتی کہ جو یہودی محمدی ہو گئے ہین اونہون نے سب پیغمبرون کا ورثہ پایا ہے یہہ کہلی نشانی دیکھتے ہین اور محمدی دین مین نہین آتے ڈبلو اج بارٹلیٹ ۱۸۶۲ عیسوی مین یروشالم مین گیا تھا اوسنے ایک کتاب لکھی ہے اوسکا نام رکھا ہے زیارت بیت المقدس اوسکے صفحہ ۴۸ مین لکھا ہے کہ یہودیون کی عبادت کی جگہہ جو مسجد کی دیوار کے نیچے ہے دکھن اور پورب کیطرف کے کونے پر وہی دیوار پرانی معلوم ہوتی ہے بہت دور تک اور اوسکی قریب پل کے برج ٹوٹی ہوئی ہین وہ بھی بہت پرانے ہین اور یوسیفس نے اپنی تاریخ مین بیان اوسکا کیا ہے اور مسجد اقصی کے قریب دروازہ ہے وہ بھی نہایت پرانا معلوم ہوتا ہے اور اوسکا طرز عمارت کا دوسرا ہے اگر پہلے کا نہین ہین تو آدریان نے اوسکو اونہین پتھرون سے بنوایا ہے اور صفحہ ۴۹ مین لکھا ہے کہ پچھم کا حصہ دیوار قلعہ کا ہپکیس کا فصیلی کا اور مرمنی کا یہہ تینون قلعے رومیون نے چھوڑ دئے تھے ہیکل کا اور اوسکے گردنواح کا ایک پتھر دوسرے پر نہین رہا لیکن اوسکے گردنواح کی دیوارین اور بڑی دیوار کے گرنیکے باعث سی جگہیں تہین جو ابتک موجود ہین اور بہت زمانہ تک یروشالم کی یادداشت کیواسطے موجود رہین گے پل شاید اوسی زمانہ مین توڑ دیا گیا تھا اور اوسکا حصہ ابھی تک باقی ہے فائدہ جب قدیم عمارتون کے آثار اس مسجد مین صاف ظاہر ہین تو معلوم ہوا کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے جو فرمایا تھا کہ ایک پتھر دوسری پتھر پر نہین بچیگا یہہ بات خاص ہیکل کے حق مین فرمائی تھے یعنے وہ مسجد کی عمارت جو بیچون بیچ مین بڑی چٹان پر تھے اوسکو بالکل رومیون نے ڈہا دیا اور مسجد کی احاطہ کے دیوارین اور دروازے باقی رہے ہون تو تعجب نہین ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کیوقت مین دروازے مسجد کے موجود تھے ایک دروازے کا ذکر صحاح حدیث مین یون آیا ہے کہ آپنے فرمایا دَخَلْتُ المسجد من باب تمیل فیہ الشمس والقمر مولانا مجدالدین کی کتاب مین اور درمنثور مین تمیل کا

لفظ ہے جسکے معنے ہین جہکتا ہی اوسمین یعنے اوس دروازے مین سورج اور چاند یعنے
دونون کے لئے اوس طرف جہکتا ہے اور مولانا جلال الدین کی کتاب جو بیت المقدس
کے فضائل مین ہے اوسمین تمثیل لکہا ہے میم کے بعد ثے زیادہ ہی اسکے معنے یہہ
ہین کہ اوسمین مثال یعنے نقشہ تہا سورج اور چاند کا اگر یہہ لفظ لکہنے والے نے ٹہیک
لکہا ہے تو اوس دروازے مین سورج اور چاند کا نقشہ بنا ہوا تہا اس مین کچہہ
تعجب کی بات نہین مولانا جلال الدین نے اسی کتاب کے سترہوین باب مین
لکہا ہے کہ جو لوگ تارون کے پوجنے والے تہے اونہون نے شہر دمشق کے سات
دروازے بنائے تہے ایک دروازے پر نقشہ سورج کا ایک پر چاند کا اسیطرح
ہر ہر دروازے پر نقشہ ایک ایک تارے کا بنایا تہا پہر اس مسجد کے دروازے
پر بہی رومیون نے نقشہ سورج اور چاند کا بنایا ہو تو کیا عجب ہی اسکے سوا اور
دروازون کا ذکر بہی حدیث مین پایا جاتا ہے جن لوگون کے زبانی حدیثین چلی آئے
ہین او نپر ہم غلطی کا گمان کیون کرین درمنثور مین ابن سعد اور ابن عساکر کی کتاب سے
لکہا ہے کہ جب معراج کی صبح کو آپ سے اون لوگون نے مسجد کے پتے پوچہے آپ
فرماتے ہین کہ اللہ نے بیت المقدس کو مجہ پر ظاہر کر دیا مین اوسکو دیکہتا جاتا تہا اور
اوسکی نشانیان اونکو بتلاتا جاتا تہا ایک نے کہا مسجد کے کے دروازے ہین اور
مینے اوسکے دروازے نہین گنے تہے تو مین اوسکو دیکہنے لگا اور دروازہ دروازہ
گننے لگا اور اونکو بتلانے لگا اگر یہہ بات آپنے فرمائے ہے تو بیشک بہت سے دروازے
باقی تہے رومیون کے ہاتہہ سے بچ گئی ہون یا اون کے ڈہا دینے کے بعد آدریان
بادشاہ نے پہر بنا دئی ہون واللہ اعلم اب اس پاک شہر مین جو مدرسے
اور درویشون کے تکیے اور اور برکت کے مقام ہین اون کا بیان
ہے مولانا مجیر الدین لکہتے کہ دو مدرسے مسجد کے اندر ہین ایک فارسیہ کہلاتا ہے
جو مسجد اقصیٰ کے اندر ہے دوسرا نحویہ جو بڑی چٹان کے صحن کے کنارے
پر ہے اوسکو عیسیٰ بادشاہ کے سن چہہ سو چار مین عرب زبان

سے علم مین مشغول ہونیکے لیے بنایا ہے اور اوسپر اچھی اچھی خیراتین مقرر کی ہین اور جو
مدرسی اور درویشون کے تکیے مسجد کے اوس پاس ہین سو یہ ہین ایک تکیہ وہ جو
مسجد اقصیٰ کے قریب منبر کے پیچھے ہے اوسکو صلاح الدین بادشاہ نے مولانا جلال الدین
شاشی پر پھر اون کے بعد اون کی راہ کے چلنے والون پر وقف کر دیا تھا مولانا
بیت المقدس مین مجاور رہتے اور اللہ کی عبادت مین مشغول تھے اور وہ مدرسے
جو دیوار کے پاس پچھم کیطرف ہین سو اول خانقاہ فخریہ ہے جو قاضی فخرالدین نے
وقف کر دی ہے کہ وہ اسلام کے لشکرون کے دار وغہ تھے اصل اونکی قبطی ہے
پھر وہ مسلمان ہوئے اور بہت اچھی مسلمان ہوئے اونھون نے بہت سے وقف
کیئے اور علم والون سے احسان کئے اور سن سات سو تیس مین انتقال کیا ایک
مدرسہ تنکزیہ ہے جو امیر تنکز ناصری نے بنایا ہے جو شام کے نائب تھے یہہ مدرسہ بڑا ہے
اوسکی عمارت سب مدرسون سے زیادہ مضبوط ہے اس امیر نے مسجد مین بہت
عمارتین بنائین ایک مدرسہ وہ ہے جو امیر منکلی بغا احمدی نے بنایا ہے جو حلب
کے نائب تھے اوسکی پاس مدرسہ سلطانیہ اشرفیہ ہے جو مسجد اقصیٰ کے اندر باب
السلسلہ کے نزدیک امیر حسن ظاہری نے بنایا تھا پھر اشرف بادشاہ نے اوسمین
اوستاد کو اور صوفیون کو اور علماؤن کو مقرر کیا پھر اشرف بادشاہ نے سن آٹھہ سو
بچاسی مین اوسکو کھود کر اوس جگہہ اوس سے بڑا اور کشادہ مدرسہ بنایا مدرسہ
عثمانیہ روم کے سردارون مین سے ایک عورت نے بنایا ہے اصفہان شاہ
خاتون اوسکا نام تھا اور وہ خانم کہلاتے تھے اور اس مدرسہ پر روم وغیرہ
مین خیراتین مقرر ہین اور اوسکے دروازے پر سن آٹھہ سو چالیس کی تاریخ
لکھی ہے اس مدرسہ کے سامنے ایک سرای ہے جو خواجہ شمس الدین نے بنائی ہے
جو اشرف بادشاہ کے خواصون مین سے تھے مدرسہ خاتونیہ باب الحدید کے پاس ہے
جو اغلی خاتون نے بنایا ہے جو شمس الدین کی بیٹی بغداد کی رہنے والی تھی اور ایک بستی
کو اوسکے خرچ کے لئے وقف کر دیا مدرسہ ارغونیہ باب الحدید کے پاس ہے اوسکو

رغون کاملی نے بنایا ہے جو شام کے نائب تھے اونہون نے سن سات سو اٹھاون
مین انتقال کیا مدرسہ مزہریہ ابو بکر ابن مزہر انصاری شافعی نے بنایا ہے جو مصر
کے صاحب دفتر تھے اونہون نے سن آٹھ سو چھیاسی مین اوسکی بنا سے فراغت
کی مدرسہ جوہریہ جوہری نے سن آٹھ سو چوالیس مین بنایا ہے مدرسہ منجکیہ شام کے
نائب منجک نے بنایا اور اوسپر وقف کیا اور علماؤن کو اور تنخواہ دارون کو مقرر کیا پھر
ہمارے زمانہ مین اوسکا حال تباہ ہو گیا یہہ وہ مدرسے ہین جو مسجد کے پچھم کیطرف ہین
اور وہ مدرسے جو اوتر طرف ہین وہ یہہ ہین مدرسہ جاولیہ جو امیر علم الدین سنجر جاولی
نے بنایا ہے جو غزہ کے نائب تھے اور علم والون مین سے تھے اب اوسی مدرسے
مین بیت المقدس کا نواب رہتا ہے مدرسہ صبیبی امیر علاء الدین نے بنایا
جو قلعہ صبیبی کے نائب تھے پھر اس شہر مقدس کے نائب ہوئے مدرسہ اسعردیہ
خواجہ عبد الغنی اسعردی نے سن سات سو ستر مین بنایا ہے مدرسہ فارسیہ امیر
فارس بکی نے بنایا ہے ایک مدرسہ امین الدین نے ایک مدرسہ امیر غازی
مجاہد علم الدین نے ایک مدرسہ قاضی عبد الباسط نے بنایا ہے پہلے اوسکی
نیو شیخ شمس الدین محمد نے ڈالی تھی وہ بن نہ چکا تھا کہ وہ مر گئے تب عبد الباسط
نے اوسکو بنایا اور درویشون پر شرط کر لی کہ حضوری کے بعد سورہ فاتحہ پڑہا
کرنا اور اوسکا ثواب شیخ شمس الدین کو بخشا کرنا مدرسہ کریمیہ کریم الدین نے
بنایا ہے جو مصر کے ناظر تھے دو مدرسے شہاب الدین ظاہری نے بادشاہ ظاہر
برقوق کے وقت مین بنائے ہین اور وہ مدرسے جو شہر مین ہین بعضے ایسے ہین
کہ مسجد کی دیوار سے ملے نہین ہین مگر اوس کے نزدیک اوتر کیطرف ہین وہ یہہ
ہین مدرسہ صلاحیہ باب الاسباط کے پاس ہے جو صلاح الدین بادشاہ نے وقف
کر دیا ہے اور وہ رومیون کے زمانیکا گرجا ہے اور کہا جاتا ہے کہ اوسمین حضرت مریم
علیہا السلام کی مان حضرت حنّہ کی قبر ہے اس مدرسہ کے اوستادون کی ملک اسلام مین
عمدہ عمدہ تنخواہین ہین اوسکے قریب تکیہ شیخونیہ ہے جو امیر سیف الدین نے وقف کر دیا ہے

یک مدرسہ کاملیہ ہے جو حاجی کامل نے بنایا ہے جو طرابلس کے رہنے والے تھے ایک مدرسہ
معظم عیسیٰ نے ایک مدرسہ خواجہ مجد الدین نے ایک مدرسہ شیخ وجیہ الدین حنبلی نے
بنایا ہے ایک مدرسہ محدثیہ اوسکی پاس عزالدین اربیلی محدث نے آٹھوین صدی
مین بنایا ہے یہ وہ مدرسے ہین جو مسجد کے قریب اوتر کیطرف ہین اور وہ جو مسجد
کے پچھم طرف ہین سو یہ ہین ایک تکیہ پچھم کیطرف ہے جو شیخ کمال الدین مہازی
کا تکیہ کہلاتا ہے اور بادشاہ صالح اسمعیل ابن ناصر نے وہان کے رہنے
والے درویشون پر ایک گاؤن وقف کردیا ہے سانوین صدی مین ایک سرا
منصور قلاوون نے اور ایک سرا علاء الدین نے بنائی ہے ایک مدرسہ امیر
حسن سکشکیلی نے نوین صدی مین بنایا جو بیت المقدس کے نائب تھے آٹھوین
صدی مین ایک مدرسہ امیر تشتمر سیفے نے ایک مدرسہ بیوی حاجی سفری خاتون
نے بنایا جو شرف الدین باوردی کی بیٹی تھین اور ایک تکیہ محمدیہ محمد زکریا
ناصری نے بنایا اور امیر جہارکس خلیلی نے ایک گرجا جو رومیون کا بنایا ہوا
تھا اوسکو دو حصہ کرکے آدہا مدرسہ اور آدہا تکیہ یونسیہ یونسی فقیرون کیواسطے
بنایا مدرسہ حنبلیہ امیر سیدمر شام کے نائب نے بنایا سانوین صدی مین حدیث
شریف پڑہانیکا ایک گھر امیر شرف الدین ہکاری نے بنایا پھر آٹھوین صدی
مین اوسکے سامنے قرآن شریف پڑہانیکا گھر سراج الدین عمر نے بنایا اور ایک تکیہ
مغربیون کے محلہ مین شیخ عمر مغربی نے بنایا وہ ایک اچھی مرد تھے اونہون نے
وہ تکیہ آباد کیا اور اوسکو اپنے مال سے بنایا اور فقیرون اور مسکینون پر اوسکو
وقف کردیا ایک مدرسہ مغربیون کے محلہ مین نورالدین بادشاہ نے بنایا جو صلاح الدین
کے بیٹے تھے اور وہ مدرسے اور تکیے جو مسجد کے قریب نہین ہین اونمین سی بلاسی
تکیہ ہے جو شہر کے باہر قبلہ کیطرف ہے اور شیخ احمد بلاسی کے نام سے بلاسی کہلاتا ہے
اونکی قبر اوسی مین ہے لوگ زیارت کو جاتے ہین اوسکے پورب طرف تکیہ شیخ ابراہیم
ارزق کا ہے ایک مدرسہ بدرالدین ہکاری نے بنایا ہے جو معظم بادشاہ کے امیر

تھے ایک خانقاہ صلاحیہ ہے جسکو صلاح الدین بادشاہ نے صوفیون پر وقف کردیا ایک تکیہ اوسکے قریب ہے جو وفائی فقیرون کا تکیہ کہلاتا ہے ایک تکیہ بسطامی پورب والون کے محلہ مین شیخ عبداللہ بسطامی نے بنایا ایک مدرسہ امیر فارس الدین نے بنایا جو صلاح الدین کے خزانچی تھے ایک تکیہ ہندوستان والون کا ہے جو باب الاسباط کے باہر ہے اور وہ قدیم ہے وہ رفاعی فقیرون کا تکیہ تھا پھر اوسمین کچھ ہندی لوگ وترے تو وہ اون کے نام کا کہلایا ایک تکیہ شہر سے باہر اوتر طرف امیر حسام الدین نے بنایا جو صلاح الدین کے امیرون مین تھے اور اوسپر تنخواہین مقرر ہین اور صلاحی خانقاہ کے اوپر ایک منارہ شیخ برہان الدین ابن غانم نے بنایا ہے اور مجھسے شیخ شمس الدین بغدادی نے بیان کیا کہ جب شیخ برہان الدین نے یہہ منارہ بنایا تو شہر بیت المقدس مین جو نصرانی تھے اونپر بڑا صدمہ گذرا کیونکہ وہ قمامہ کے گرجے کے اوپر تھا تو وہ لوگ سب ملکر شیخ برہان الدین کو بہت مال دینے پر طیار ہوئے کہ اس منارے کو مت بناؤ اونہون نے نمانا اور نصرانیون کو خوب جھڑکا اور منارہ طیار کیا اور اوسکے بندوبست کرنے والے مقرر کیے تب ایک مرد نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا آپنے اوسے فرمایا کہ برہان الدین پر سلام کہنا اور اوس سے کہنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تجکو سلام کہتے ہین اور فرماتے ہین کہ تو داخل ہے آپکے عام شفاعت مین کیونکہ تونے یہہ منارہ کافرون کے سر پر بنایا اے ایمان والو اللہ تعالی نے حضرت اشعیا علیہ السلام کے چھیاسٹھوین باب کی بارہوین آیت مین وعدہ کیا تھا کہ مین قومون کی دولت پانی کی بہاؤ کے مانند اس شہر مین لاؤنگا دیکھو یہہ وعدہ کیسا پورا ہوا اور کن کن قومون کے بادشاہون کا مال اس شہر کی آبادی مین خرچ ہوا اور حضرت اشعیا علیہ السلام کے اکاونوین باب مین فرمایا تھا کہ اللہ تعالی صیہون کو تسلی دیگا وہ اوسکے سارے ویران مکانون کی دلداری دیکھو اس پاک شہر مین محمدیون کے ہاتھون کیسی کیسی آبادیان ہوئین

اے یہودیو اور اے نصرانیو یہہ کھلی نشانیان دیکھو اور محمدی ہو جاؤ اے ایمان والو
ان مدرسون مین اور ان تکیون مین اور اس پاک شہر مین حضرت عمر رضہ کے وقت
سے اسوقت تک جن محمدیون نے نور ایمان کا پھیلایا اگر اونکا احوال کتابون مین
تلاش کیا جاوے تو اوسکے لیئے بڑی کتاب چاہیئے کچھہ نمونہ کیطور پر لکھا جاتا ہے
مولانا مجیر الدین رح فرماتے ہین کہ شیخ ابو المحاسن یوسف ابن رافع شافعی جو
ابن شداد کر کے مشہور ہین صلاح الدین بادشاہ نے اونکو مدرسہ صلاحیہ کا پڑہانا
سپرد کیا تھا وہ بڑی اچھی شخص اور بڑی عبادت کرنیوالے تھے شیخ ابو منصور
عبد الرحمن محمد ابن حسین ابن عساکر دمشقی بھی مدرسہ صلاحیہ مین اس پاک شہر
مین پڑہانے پر مقرر ہوئے تھے اونکی زبان اوٹھتی بیٹھتی مین اللہ کے ذکر سے خالی
نہین رہتے تھے شیخ تقی الدین عثمان ابن صلاح الدین جو ابن الصلاح کر کے
مشہور ہین وہ مدرسہ صلاحیہ مین پڑہانے پر مقرر ہوئے تھے شیخ صلاح الدین
خلیل ابن کیکلدی حدیث کے بڑی یاد رکھنے والے تھے اونھون نے دمشق مین
پڑہا پھر بیت المقدس مین آئے اور صلاحیہ مین پڑہاتے رہے اور مدرسہ تنکزیہ مین
حدیث شریف کا پڑہانا اونہین کے سپرد ہوا امام ابو الفضل محمد ابن طاہر جو ابن
قیسرانی کر کے مشہور ہین ابن خلکان نے اونکا نام یون ہی لکھا ہے اور بعضون
نے کہا ہے کہ اونکا نام علی ابن احمد ابن محمد ابن طاہر ہے وہ شہر بیت المقدس
کے رہنے والے ہین اور وہ دنیا مین پھرتے رہی ہین اور ذہن کی تیزی اور
یاد داشت اور خوشخط لکھنا یہہ سب خوبیان اونمین جمع تہین بیت المقدس مین
سن چار سو اٹرہ تالیس مین پیدا ہوئے اور سن بساٹھہ مین حدیثین بیان فرمائین
اور حدیث کے جاننے اور پہچاننے مین اور یاد رکھنے مین مشہور تھے اور اونکے بیٹے
ابو زرعہ طاہر سند کے اونچی ہونے مین اور حدیثون کے بہت سننی مین مشہور ہین امام
محمد غزالی طوسی شافعی دمشق مین رہے پھر بیت المقدس مین آرہے اور اللہ کی
عبادت مین اور بڑی بڑی برکت کے مقامون کی زیارت مین محنت کرتے رہے

اور اونکی کتابین جو مشہور ہین وہ بناتے رہے اونہون نے طوس مین انتقال فرمایا سید بدر ابن محمد اللہ کے بڑے پہچاننے والے تھے اون کے زمانہ کے اولیا اونکے آگے جھکی اور جنگلی جانور اور پہاڑ پر رہنیوالے جانور اونکی زیارت کو آئے اور اونکی اور اونکی اولاد کی قبرون کی زیارت کے لئے بار بار آئے اور اپنا منھہ اونکی درگاہ کی دروازے پر ملا وہ اپنے تکیہ مین دفن ہوئے جو بیت المقدس سے کچھ دور ہی مولانا مجیر الدین رح نے اس کتاب مین بہت سے حدیث والون اور اولیاؤن اور اچھی لوگون کا اور عادل قاضیون کا احوال لکھا ہے جو بیت المقدس مین تھے اون کا احوال دیکھنے سے اون پیش خبریون کا مطلب خوب ظاہر ہوتا ہے جو اللہ نے حضرت اشعیا علیہ السلام کی کتاب مین وعدہ کیا تھا کہ مین یہان کے قاضیون کو عادل بناؤنگا اور اپنے اچھی بندون کو یہان بساؤنگا او ختروین زبور مین صیہون اور یہودا کی بستیون کے حق مین فرمایا تھا کہ جو اللہ کے نام کے عاشق ہین وہ وہان رہین گے ان سب تعریفون کا ظہور صاف محمدیون مین ہوا یا اللہ یہود اور نصاری کی آنکھین کھولدے آمین مولانا مجیر الدین لکھتے ہین کہ شہر بیت المقدس کا حال ہماری زمانہ مین بھی یہہ ہے کہ وہ ایک بڑا شہر ہے عمارتین اوسکی مضبوط ہین بعضے مکان اونچے جگہہ پر ہین اور اونچے ہین اور بعضے نالے مین ہین اور نیچے ہین اور اکثر مکانون کے نیچے قدیم عمارتین پائی جاتے ہین اور اونکے اوپر نئی مکان پرانے مکانون کے اوپر بنائی گئے ہین اور یہان کے مضبوط مقامون مین سے روئی والون کا بازار ہے کہ نہایت اونچا اور مضبوط ہے بہت شہرون مین ویسا نہین پایا گیا ہے اور تین بازار اور ہین کہ مسافرون نے ذکر کیا ہے کہ ان تین بازارون کیطرح کے بازار کسی شہر مین نہین دیکھی اور یہہ بیت المقدس کی شہرون مین مشہور ہے اور یہہ سارا شہر تراشی ہوئی سفید پتھرون سے بنایا ہوا ہے اوسکی عمارت مین کچی اینٹ نہین اور اوسکی چھت مین لکڑی نہین مسافرون نے ذکر کیا ہے کہ تمام ملک مین ایسا کوئی شہر نہین جو عمارت مین بیت المقدس

سے زیادہ مضبوط ہو اور دیکھنے مین اوس سے زیادہ خوشنما ہو اور حضرت ابراہیم کا شہر
بھی ایسا ہی ہے لیکن بیت المقدس اوس سے زیادہ مضبوط ہے اور شہر نابلس
بھی اوسکے قریب قریب ہے یہہ تینون شہر بہت مضبوط ہین کیونکہ پہاڑون مین ہین
اور بیت المقدس کو جب دور سے دیکھو تو عجب نورانی اور خوبصورت معلوم ہوتا ہے
پورب کیطرف سے جب انسان زیتون پہاڑ پہ ہو اور اسیطرح قبلہ کیطرف سے کچھم
اور اوتر کیطرف دور سے تھوڑا سا دکھائی دیتا ہے پہاڑون کی اوٹ کی باعث
سے کیونکہ بیت المقدس اور حضرت ابراہیم کا شہر پہاڑون مین ہے اور وہان
جانا بہت مشکل ہے جو پہاڑ ان دونو شہرون کو گھیرے ہوئی ہین اونکا راستہ لمبان مین
انکلون تین دن کا ہے اور چوڑان مین بھی اتنا ہی ہے لیکن جب زیارت کرنیوالا اللہ کے
فضل و کرم سے مسجد اقصیٰ مین اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مقام مین پہونچتا ہے تب
ان پاک مقامون کے دیکھنے سے اوسکو ایسا انس اور خوشی حاصل ہوتے ہین جو بیان
مین نہین آتی اور مشقت اور محنت سے تسلی ہو جاتی ہے حافظ ابن حجر عسقلانی رح
جب بیت المقدس کی زیارت کو آئی تب یہہ شعر پڑھے الی البیت المقدس جیت
ارجو جنان الخلد نزلا من کریم + قطعنا فی محبتہ عقابا + وما بعد العقاب سوی
النعیم + یعنے مین بیت المقدس کیطرف آیا ہمیشہ کی بہشت کی امید پر جو اللہ کریم کیطرف
سے مہمانی ہے ہمنے اوسکی محبت مین گھاٹیان طے کین اور تکلیف سے گذر لیا ہے سوا
آرام کے مولانا مجیر الدین نے اس پاک شہر کے وصل دروازے لکھی ہین اور چالیس کے
قریب محلہ لکھی ہین اونمین ایک محلہ یہودیون کا اور ایک محلہ نصاریٰ کا لکھا ہے معلوم
ہوا کہ باقی سب محلی محمدیون کے ہین مولانا مجیر الدین لکھتے ہین کہ کہا جاتا ہے کہ قبر حضرت
داؤد علیہ السلام کی صیہون کے گرجے مین ہے جو شہر بیت المقدس کے باہر ہی قبلہ کیطرف
اور وہان حضرت داؤد علیہ السلام کا گھر تھا اور اس گرجے مین ایک جگہہ ہے کہ نصاریٰ
اوسکی تعظیم کرتے ہین اور کہا جاتا ہے کہ اوسمین حضرت داؤد علیہ السلام کی قبر ہے
اور وہ جگہہ اب مسلمانون کے ہاتھ مین ہے دوسری جگہہ لکھتے ہین کہ بادشاہ ظاہر

جمعہ کیوقت مین اوسکا ایک نائب آیا صیہون کے گرجے مین جو نئی عمارت نصاری
نے بنائی تھی وہ اوس کے حکم سے ڈہا دیگئی اور قبر حضرت داؤد علیہ السلام کی نصاریٰ کے
ہاتھ سے چھین لے گئے فائدہ بادشاہون کی احوال کی پہلی کتاب کے دوسرے باب
مین ہے کہ داؤد علیہ السلام شہر داؤد مین دفن ہوئی اور اسی کتاب کے گیارہوین باب
مین ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام اپنے باپ داؤد کے شہر مین دفن ہوئی اور داؤد
کا شہر بھی صیہون کے قلعہ کا نام ہے جیساکہ حضرت شمویل علیہ السلام کے احوال کی
دوسری کتاب کے پانچوین باب مین ہے لدہیانہ مین ایک اخبار پادریون نے
سن اٹھارہ سو چہتر عیسوی مین چھپوایا تھا اوسکی چوتھی جلد صفحہ دوسو اونتیس مین ایک
پادری کی زبانی لکھا تھا کہ جو مکانات صیہون کی گڑہی پر بنی ہین اونہین عمارتون مین
حضرت داؤد علیہ السلام کا اور حضرت سلیمان علیہ السلام کا مقبرہ ہے یہ مقبرے
محمدیون کے ہاتھ مین ہین حضرت داؤد علیہ السلام کے مقبرے مین کسی نصرانی کو
اندر جانیکا اذن نہین مگر میرے پوشاک سے تمام لوگ مجکو محمدی خیال کرتے تھے
مجکو سب کچھ اچھی طرح سے دکھلایا یہ قبر اونچی بنی ہوئی ہے اور اوسپر سرخ چادر
ڈالے ہوئے تھے جب مین دوسرے وقت اوس بالاخانہ کو دیکھنے گیا جسمین
لوگ کہتے ہین کہ حواریون پر آسمان سے روح القدس اوترا تو اس کمرے کے
سایہ مین چھوٹے سے کمرے مین حضرت سلیمان علیہ السلام کی قبر ہے مولانا مجیر الدین
لکھتے ہین کہ بیت المقدس کے پاس پورب کیطرف ایک بڑا پہاڑ ہے کہ مسجد اقصیٰ
وہان سے دکھائی دیتے ہے وہ زیتا پہاڑ کہلاتا ہے یہ وہی پہاڑ ہے جس سے اللہ تعالیٰ
نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اوٹھا لیا اور اوس پہاڑ کے اندر ایک گرجا
ہے جو جسمانیہ کہلاتا ہے باب الاسباط کے باہر اوسمین حضرت مریم علیہا السلام کی قبر ہے
اور وہ جگہ مشہور ہے مسلمان اور نصاریٰ زیارت کے لئے جاتے ہین فائدہ یہ
باب الاسباط وہ نہین ہے جو مسجد مین ہے یہ باب الاسباط شہر کے دروازون
مین سے ایک دروازہ ہے مولانا عبدالوہاب شعرانی رح نے کتاب طبقات کبریٰ مین

اولیاؤن کے احوال مین لکہی ہے اوس مین جناب ابراہیم متبولی رح کی بہت کرامتین لکہی
ہین وہان یہہ بہی لکہا ہے کہ اونہون نے جب بیت المقدس کیطرف سفر کیا حضرت مریم
علیہا السلام کی زیارت کی اور اون کے پاس اوس رات کو ایک ختم کیا تب ایک قرآن
کے پڑہنے والے نے حضرت عیسی علیہ السلام کو دیکہا کہ آپ فرماتے ہین کہ ابراہیم کو
ہمارا سلام کہنا اور کہدینا کہ اللہ تجکو میری طرف سے اور میری مان کی طرف سے اچہا بدلہ
دیوے مولانا مجیر الدین لکہتے ہین کہ چشمہ سلوان کا شہر مقدس سے باہر قبلہ کیطرف
نالی مین ہے خالد بن معدان رض سے روایت ہے کہ اونہون نے فرمایا کہ جو کوئی
بیت المقدس مین آوے اوس کو چاہیے کہ سلوان کے چشمہ مین پیوے کیونکہ
وہ جنت مین سے ہے فائدہ سلوان کا چشمہ عبرانی مین سلوآم کا حوض کہلاتا ہے
اوس کا ذکر یوحنا کی انجیل کے نوین باب مین آیا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام
نے زمین پر تہوکا اور اوس سے مٹی گوندہی اور ایک شخص جو جنم کا اندہا تہا اوسکی آنکہون پر لیپ دی اور اوس سے
فرمایا جا اور سلوآم کی حوض مین نہا وہ جا کر نہایا اور دیکہنے والا ہوگیا پادری شیرنگ صاحب اپنے الکتاب کے مقامات المعرفۃ
مین لکہا ہی کہ یروشالم کی دکہن طرف سلوآم کا حوض جسکی گہرائی جو بیس فٹ ہی اوپر کو ہے بیت اللحم کا جہان حضرت عیسی
علیہ السلام پیدا ہوے مولانا مجیر الدین لکہتے ہین کہ بیت المقدس سے
جو تہائی منزل کے قریب قبلہ کیطرف ایک بستی ہے جسکو بیت اللحم کہتے ہین وہان
حضرت عیسی علیہ السلام پیدا ہوئے ہین مولانا جلال الدین لکہتے ہین کہ نسائی
نے صحیح سند سے پہونچائی ہے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کے ذکر
مین فرمایا کہ جبرئیل نے کہا کہ اوتریے نماز پڑہیے مین اوترا اور مینے نماز پڑہی اونہون نے کہا آپ جانتے ہین آپنے کہان نماز پڑہی آپنے نماز پڑہی
بیت اللحم مین جہان عیسی علیہ السلام پیدا ہوئے پہر مین بیت المقدس مین
داخل ہوا مولانا جلال الدین نے دوسری جگہہ لکہا ہے کہ عبد اللہ جو عمرو ابن عاص
کے بیٹے تہے بیت اللحم مین آئے اور نماز پڑہے اور حکم کیا کہ وہان چراغ روشن
کرنے کے لئے تیل لایا جاوے دوسری جگہہ لکہا ہے کہ عبد اللہ رض تیل بہیجا کیا
کرتے تہے بیت اللحم کیطرف جہان حضرت عیسی علیہ السلام پیدا ہوئے مولانا

ابو البرکات جو سن بارہ سو اونہتر مین بیت المقدس کی زیارت کو گئی تھے اونہون نے لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پیدا ہونے کا مقام نصاری کے اختیار مین ہے مسلمانون کو خاص وقتون مین راہ دیتے ہین اور بہت جلدی کرتے ہین اب بالفعل سن تیرہ سو نو مین ایک سید صاحب یافہ کے رہنے والے ملے اونہون نے فرمایا کہ اب عبد الحمید بادشاہ کے وقت مین وہ پاک مقام مسلمانون کے ہاتھ مین آگیا اب ذکر ہے جبرون کا جہان حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مزار پاک ہے توراۃ شریف کے پہلی سورۃ کے تیئیسوین باب مین یہ بیان ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک غار قیمت دیکر مول لیا اور حضرت سارہ کو اوس مین دفن کیا پھر پچیسوین باب مین یہ بیان ہے کہ حضرت اسحاق اور حضرت اسمٰعیل علیہما السلام نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اوسی غار مین دفن کیا پھر یہ بیان ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام مصر مین تشریف لائے حضرت یعقوب علیہ السلام کو اور اپنے بھائیون کو وہان بلایا پھر اونچاسوین باب مین لکھا ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے مرتے وقت وصیت کی کہ مجکو اوسی غار مین اپنے باپ دادا کے پاس دفن کیجیو جہان اونہون نے ابراہیم اور اون کے بیوی سارہ کو دفن کیا اور وہان اونہون نے اسحاق کو اور اونکی بیوی ربقہ کو دفن کیا ہے اور وہان مینے لیا کو دفن کیا ہے پھر پچاسوین باب مین لکھا ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام اپنے بھائیون سمیت مصر سے چلے اور حضرت یعقوب علیہ السلام کو کنعان کی زمین مین اوسی غار مین دفن کیا اور مصر کیطرف پلٹ آئے مولانا مجیر الدین لکھتے ہین کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قبر شریف پر ایک چاردیواری بنائی اور وہ چاردیواری اب مسجد ہو گئی ہے مولانا جلال الدین سیوطی رحمہ لکھتے ہین کہ صاحب باعث النفوس نے یعنے شیخ برہان الدین فزاری نے ابو المعالی سے نقل کیا ہے کہ اونہون نے اسکا نام مسجد رکھا ہے اور لکھا ہے کہ بہتر ہے کہ دو رکعتین تحیۃ المسجد کی پڑھ لے مولانا لکھتے ہین کہ اس بات کا خیال

نہ کرنا چاہیے کہ وہ مقبرہ ہے کیونکہ جو مردا وس مین ہین وہ اپنے قبرون مین زندہ ہین
اور عورتون مین اختلاف ہے اس کتاب کا لکھنے والا کہتا ہے کہ یہہ جو حدیث شریف
مین آیا ہے کہ اللہ لعنت کرے یہود اور نصاری پر اونہون نے اپنے نبیون کی
قبرون کو مسجدین بنایا سو حدیث کے سمجھنے والون نے اسکا مطلب یون بیان
فرمایا ہے کہ یہود اور نصاری اپنے نبیون کے تعظیم کے لئے اونکی قبرون کی
طرف مونہہ کرکے نماز پڑہتے تھے اور اللہ کی تعظیم مین اونکی تعظیم کو بہی ملاتے
تھے اور یہہ کہلا ہوا شرک ہے اور اگر یہہ نیت نہو اور کوئے شخص کسیے نبی یا
ولی کے قبر کے پاس مسجد بناوے اور اوسکی قبر کے پاس نماز پڑہے اس نیت
سے کہ اللہ تعالےٰ اوسکی روح پاک کا اثر میرے دل مین ڈالے گا اور اوس اثر
سے میرا دل اللہ کیطرف زیادہ لگے گا تو اس نیت مین کچھہ حرج نہین اور کعبہ
شریف کے پاس حطیم مین حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قبر ہے اور وہان
نماز پڑہنا درست ہے اس سے معلوم ہوا کہ جہان قبر کا نشان مٹ گیا ہو
اور معلوم نہو کہ قبر کس جگہہ پر ہے وہان نماز جائز ہے صحیح بخاری کی روایت
مین نصاری کے ذکر مین یہ بھی ہے کہ وہ لوگ اوس مسجد مین تصویرین
بناتے تھے قسطلانی رح نے لکہا ہے کہ جو کوئی کسی اچھی شخص کی قبر کے پاس
مسجد بناوے اور اوسکی نزدیکی سے برکت لینے کا قصد کرے اور یہہ
بات اوسکی تعظیم کے لئے اور اوسکی طرف منہہ کرنے کے لئے نہو تو وہ اس وحشت
کی بات مین داخل نہین واللہ اعلم جناب مولانا قاضی محمد ابن علی شوکانی رح
منتقی الاخبار کی شرح نیل الاوطار مین لکھتے ہین کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
نے اپنی قبر پر مسجد بنانے سے اسلئے منع فرمایا کہ ایسا نہو آپکی تعظیم کو لوگ حد سے
بڑہا دین اور گمراہ ہوجاوین اور بعضے وقت یہہ بات کفر تک پہونچا دیتے ہے جیسا کہ
اگلے امتون کا حال ہوا جب آپکے ساتہہ والون کو اور اون کے شاگردون کو
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد کے بڑہانے کی ضرورت پڑی اور

مسجد بڑہائی گئے اور آپ کے بیویون کے گہر اور حضرت عائشہ رض کا گہر جسمین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر اور حضرت ابو بکر رض اور حضرت عمر رض کی قبر ہے یہہ سب گہر مسجد مین داخل ہوگئے تب لوگون نے آپکی قبر کے آس پاس اونچے دیوارین بنادین تاکہ مسجد مین قبر ظاہر نہو ایسا نہو کہ جاہل لوگ اوس طرف کو نماز پڑہین اور وہ نوبت پہونچے جسکا ڈر ہے پہر قبر کے بائین طرف جو دو ستون تھے وہان دو دیوارین بنائین اور دونون کو ترچھا کردیا کہ دونون مل گئین تاکہ کوئے شخص قبر کیطرف منھہ کرنے کا قابو نہ پاوے مولانا مجیر الدین رح لکھتے ہین کہ شہر حبرون بیت المقدس کے سامنے قبلہ کیطرف ہے اور وہ دیکھنے مین نہایت خوبصورت اور نورانی ہے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مزار پاک پر اور آپکی بیوی حضرت سارہ علیہا السلام کے مزار پاک پر اور حضرت یعقوب علیہ السلام کے مزار پاک پر اور آپ کے بیوی لیقا کے مزار پاک پر جو قبہ بنائی ہوئے ہین سو مجکو خبر پہونچی ہے کہ قوم امیہ کے بادشاہون نے بنائی ہین اور مولانا احمد ابن حسن ترکی شافعی رح نے کتاب مصباح الظلام مین لکھا ہے کہ حضرت عمر رض نے جب ملک شام کو فتح کیا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قبر پر اور اون کے سوا اور انبیاؤن کے قبرون پر جو قبے تھے اونکو ڈہا دینے کا حکم نہین کیا اس سے معلوم ہوا کہ یہہ قبے پہلے سے تھے واللہ اعلم پادری جوزف جیکب نے جو پاک کتاب کا جغرافیہ لکھا ہے اوس مین لکھا ہے کہ وہ غار جو ممری کے میدان مین حبرون کی دکھن طرف ہے جسکو ابراہیم علیہ السلام نے قبرستان کے لئے خریدا تھا آجکل وہان ایک مسجد ہے جسمین یہودیون اور نصرانیون کو داخل ہونیکی پروانگی نہین ہے مولانا مجیر الدین رح لکھتے ہین کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی چار دیواری کے باہر پورب کیطرف کو ایک مسجد ہے نہایت خوبصورت اور یہہ مسجد امیر ابو سعید سنجر جاولی نے بنائی ہے سن سات سو بیس مین بادشاہ ناصر محمد ابن قلادون کیوقت مین اوس مسجد کے پاس قبلہ کیطرف وہ باورچیخانہ ہے جسمین مجاورون اور مسافرون کے

لئے دشیشہ بنتا ہے اور باورچیخانہ کے دروازے پر نقارخانہ عصر کے نماز کے بعد ہر
روز بجایا جاتا ہے جسوقت دستارخوان اوٹھایا جاتا ہے اور یہہ دستارخوان دنیا
کے عجائبات مین سے ہے اوسمین سب شہر والے اور مسافر کہاتے ہین ہر روز روٹی
پکائی جاتی ہے سویرے کیوقت اور ظہر کے بعد شہر والون کو اور عصر کے بعد شہر
والون کو اور مسافرون کو بانٹے جاتے ہے ہر روز چودہ ہزار روٹیان پکتے ہین اور
بعضے وقت پندرہ ہزار بھی ہوجاتے ہین دولتمند اور محتاج کو سوئے اس دستارخوان
سے روکا نہین جاتا اور جس مکان مین روٹی پکائی جاتے ہے وہ مکان بھی عجائبات
مین سے ہے اوسمین گیہون داخل ہوتے ہین اور روٹیان پک کر نکلتے ہین اوس
مکان مین کام کرنے والے بہت کثرت سے ہین گیہون کا پیسنا اور گوندہنا اور
پکانا اور لکڑیان وغیرہ لانا اور سارا سامان کرنا عجائبات مین سے ہے اسطرح کا
معاملہ زمین کے بادشاہون کے پاس پایا نہین جاتا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام
کے معجزون مین یہ کچھ بڑی بات نہین ہے مولانا ابوالبرکات جو ہمارے زمانہ مین
سن بارہ سو اوٹھتر مین بیت المقدس مین پہونچے وہ اپنے رسالہ مین لکھتے ہین
کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دستارخوان اسوقت تک جاری ہے عصر کیوقت چند
دیگین کہانے کے ہر روز تقسیم ہوتی ہین اللہ کا شکر ہے کہ یہہ تبرک اس عاجز کو بھی نصیب
ہوا اب یہہ ذکر ہے کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ملک شام
کے فتح ہونے سے پہلے شہر جبرون تمیم داری کو عنایت فرمایا جامع
ترمذی مین ہے کہ تمیم داری پہلے نصرانی تھے پھر جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت مین حاضر ہوئے اور مسلمان ہوئے امام ابوحنیفہ رح کے شاگرد امام ابویوسف
کتاب الخراج مین فرماتے ہین کہ تمیم داری رض نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ فلسطین مین
میرے کچھ ہمسائے ہین اونکی ایک بستی ہے جسکو جبری کہتے ہین اور دوسری اور
بستی ہے جسکو عینون کہتے ہین اگر اللہ ملک شام کو آپ پر فتح کردے تو وہ دونو
مجکو دیدیجیئے آپنے فرمایا وہ دونون تیرے لئے ہین عرض کیا کہ لکھدیجیئے آپنے لکھدیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہہ خط ہے محمد کیطرف سے جو اللہ کا پیغام پہونچانیوالا ہے تمیم داری کے لئے جو اوس کا بیٹا ہے کہ اوسکی لئے ہے بستی جبری کی اور بستی عینون کی ساری بستی اور نرم زمین اور پہاڑ اور سخت زمین اور جو اوسکے قریب ہے اوسکو اور اوسکے پیچھے والون کو اوسکے بعد کوئے اوس مین اوس سے برخلاف نہو پھر جو کوئے ظلم کرے اور اون سے کچھہ چھین لے تو اوس پر پھٹکار ہے اللہ کی پھر جب حضرت ابوبکر رض حاکم ہوئے اونہون نے بھی ایک خط لکھدیا اوسکی نقل یہہ ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم یہہ خط ہے ابوبکر رض کیطرف سے جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا امانت دار ہے جو آپکے بعد زمین مین نائب ہوا اوسنے یہہ لکھا داریون کے لئے کہ جو کچھہ اونکی ہاتھہ مین ہے جبری اور عینون کی بستی سے اوسکو کوئے نہ بگاڑے جو کوی سنتا ہو اور اللہ اور رسول کا کہنا مانتا ہو تو اوسمین سے کسی چیز کو نہ بگاڑے اور کچھہ لوگ اوسپر قائم رہین اور فساد کرنے والون سے اوسکو بچاتے رہین مولانا مجدالدین رح لکھتے ہین کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے تمیم داری رض کو وہ زمین جاگیر مین دی تھی جسمین حضرت ابراہیم علیہ السلام کا شہر ہے اور جو اوسکی آس پاس کی زمین ہے اور ایک چمڑے کا ٹکڑا جو حضرت علی رض کے موزہ مین کا تھا اوس پر آپنے حضرت علی رض سے لکھوا دیا تھا اوسکی لفظین تاریخ لکھنے والون نے کئی کئی طرح پر لکھی ہین اور مینے وہ چمڑی کا ٹکڑا دیکھا ہے جسکو لوگ کہتے ہین کہ حضرت علی رض کے موزی مین کا ہے اور وہ پرانا ہوگیا ہے اور اوسمین حرفون کا کچھہ نشان باقی ہے اور جس صندوق مین وہ چمڑی کا ٹکڑا رکھا تھا اوس صندوق مین اوسکی ساتھہ مینے ایک اور ورق لکھا ہوا دیکھا اوس ورق کے لکھنے کی نسبت مستنجد باللہ بادشاہ عباسی کیطرف ہے اللہ اوسکو رحمت مین غرق کرے اوسمین اوسکی نقل لکھی ہے مستنجد بادشاہ نے اپنے ہاتھہ سے جو لکھا ہے اوسکی صورت یہہ ہے الحمد للہ یہہ نقل ہے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے خط کی جو آپنے تمیم داری کو اور اونکی بھائیون کو لکھدیا تھا ہجرت کے نوین برس تبوک کی لڑائی سے پلٹنے کے بعد ایک

چمڑے کے ٹکڑے پر جو ایمان والون کے حاکم حضرت علی رض کے سوزی مین کا تہا اور اونہین کے ہاتہہ کا لکہا ہوا تہا مینے اوسکو اوسی صورت پر نقل کیا اللہ راضی رہے اون سے اور سب اصحابون سے بسم اللہ الرحمن الرحیم ھذا اما انطا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لتمیم الداری واخوتہ حبرون والمرطوم وبیت عینون وبیت ابراھیم وما فیھن نطیۃ بت بینھم ونفذت وسلمت ذلک لھم ولاعقابھم فمن اذاھم اذاہ اللہ فمن اذاھم لعنہ اللہ شھد عتیق بن ابی قحافۃ وعمر بن الخطاب وعثمان بن عفان وکتب علی بن ابیطالب وشھد یعنے اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان ہے نہایت رحم والا یہہ ہے جو دیا محمد نے جو اللہ کے پیغام پہونچانیوالے ہین اللہ اونپر درود اور سلامتی بہیجے تمیم داری کو اور اوسکی بہائیون کو حبرون اور مرطوم اور گہر عینون کا اور گہر ابراہیم کا اور جو کچہہ اون مین ہے دے ڈالا دو ٹوک اونکے بیچ مین اور مینے اوسکو جاری کر دیا اور سونپ دیا اونکو اور اون کے پیچہے والون کو پہر جو کوئی اونکو ستاوے گا اوسکو اللہ ستاویگا پہر جو کوئی اونکو ستاوے گا اللہ اوسکو پہٹکار دیگا گواہ ہوا عتیق بیٹا ابو قحافہ کا اور عمر بیٹا خطاب کا اور عثمان بیٹا عفان کا اور لکہا علی نے جو بیٹا ہے ابو طالب کا اور وہ گواہ ہوا مولانا مجیر الدین رح لکہتے ہین کہ مینے اسکو مستند با اللہ کی لکہی ہوئے سے اوسی صورت پر نقل کیا ہے اور یہہ جاگیر تمیم داری کے اولاد کی ہاتہہ مین ہمیشہ رہی ہے وہ اوسکو آج کے دن تک کہاتے ہین اور وہ لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے شہر مین رہتے ہین اور وہ بہت لوگ ہین داری کہلاتے ہین اور یہہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بہتیری ہین تمیم اور اونکی بہائی نعیم جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہجرت کے نوین برس حاضر ہوئے اور مسلمان ہوئے اور تمیم جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ رہے اور آپ کے ساتہہ ہوکر کافرون سے لڑے ہین اور آپ سے حدیث کی روایت کی ہے اور وہ مدینہ شریف مین رہے

یہانتک کہ حضرت عثمان رض کے شہید ہونیکی بعد وہ شام کیطرف چلے گئے اور بیت المقدس
کے وہ حاکم تھے اور کسی حاکم نے چاہا تہا کہ تمیم کی اولاد سے اوس زمین کو چہین لیوی
داریون نے آپکے خط کو دلیل پکڑا حاکم اور قاضی شرمندہ ہوئے اور وہ زمین داریون
کے ہاتھہ مین رہے اون دنون مین امام ابو احمد غزالی بیت المقدس مین تھے اور
قاضی ابو بکر بن عربی شام مین تھے اب ذکر ہے جناب موسی علیہ السلام اور حضرت
شمویل علیہ السلام کے مزار پاک کا توراۃ شریف کے اخیر مین جو کسی نے احوال
حضرت موسی علیہ السلام کی وفات کا لکہا ہے وہان لکہا ہے کہ موسی مواب کے
میدانون مین نبو کے پہاڑ پر پسگہ کی چوٹی پر جو یریحو کے یعنے اریحا کے سامنے ہے
چڑہ گئے اور اللہ تعالی نے ساری زمین کنعان کی اور میدان اریحا کو آپکو دکہلایا
اور مواب کی زمین مین آپ نے وفات پائی اور آپکو لوگون نے مواب کی ایک وادی
مین بیت فغور کے مقابل دفن کیا پر آج کے دن تک کوئی آپکی قبر کو نہین جانتا مولانا
جلال الدین نے قاضی امین الدین احمد کی کتاب الانس سے نقل کیا ہے کہ اونہون نے
حضرت حسن البصری رح تک سند پہونچائی اونہون نے فرمایا کہ اسرائیلیون مین سے
کسی نے نہین جانا کہ موسی علیہ السلام کی قبر کہان ہے اور محمد بن اسحاق تک سند
پہونچائی کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ موسی کی قبر کو کوئی واقف نہین ہوا
ان سب باتون سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالی نے حضرت موسی علیہ السلام کی قبر پاک
کو اونکی امت سے پوشیدہ کر لیا مگر اللہ نے یہہ نعمت خاص امت محمدی کیواسطے
چہپا رکہی تہی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کی رات مین اللہ نے آپکی
قبر دکہادی اور آپنے اوسکا پتا بتلادیا صحیح بخاری مین ہے کہ جب موسی علیہ السلام
کے پاس ملک الموت آئے آپنے اللہ تعالی سے یہہ سوال کیا کہ زمین مقدس یعنے
کنعان سے ایک پتہر کے پہینکنے کے اندازہ پر مجکو نزدیک کر دی جناب پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر مین اوس جگہہ ہوتا تو تمکو اونکی قبر دکہلا دیتا وہ رستی کے پہلو
مین سرخ ٹیلے کے پاس اور صحیح مسلم مین ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جس رات کو مین

سیر کو بلا یا گیا مین موسی پر گذرا سرخ ٹیلی کے پاس اور وہ کہڑے ہوے اپنی قبر مین نماز
پڑہ رہے تھے بخاری کی حدیث سے ثابت ہوا کہ آپ ملک کنعان مین نہین پہونچے
تب ہی تو اللہ تعالی سے مانگا کہ مین وہان تک نہین پہونچا تو تہوڑی دور تک مجکو
آگے بڑہا دی اور اوس پاک زمین سے نزدیک کر دے اور توراۃ شریف سے معلوم
ہوا کہ آپ اریحا تک بہی نہین پہونچے اریحا کا میدان اللہ نے دور سے دکہلا دیا مولانا
جلال الدین رح لکہتے ہین کہ آپکی قبر اریحا کے قریب ہے اور لوگ زیارت کو جاتے ہین
اور اوسکے پاس سرخ ٹیلا ہے اور بادشاہ بیبرس نے سن چہہ سو ساٹھہ مین ایک
قبہ اوسپر بنایا ہے اور شیخ عبد اللہ اموی نے اوس قبہ کے بنانے سے بیس برس
اور کئی برس پہلے اوس قبہ کو دیکہا اور بیان کیا کہ مینے اس قبر پاک کی زیارت کی
اور مین سو گیا تو خواب مین دیکہا کہ اوس جگہہ پر ایک قبہ ہے اور ایک شخص گیہون
رنگ دیکہا اور السلام علیکم کہا اور پوچہا آپ کلیم اللہ ہین یا یون کہا کہ آپ نبی اللہ ہین فرمایا ہان مینے کہا مجسے
کچہہ فرمائیے تب آپنے چار اونگلیون سے اشارہ کیا اور مین جاگا اور اس بات کا
کچہہ مطلب نہ سمجہا تب مین شیخ دیال کے پاس گیا اور مینے اونکو خبر دی اونہون نے
فرمایا کہ تیری چار اولادین ہونگی اور مین نکاح کر چکا تہا سو میری چار اولادین ہوئین
مولانا جلال الدین رح دوسری جگہہ لکہتے ہین کہ حافظ ضیاء الدین مقدسی نے فرمایا کہ
وہ قبر جو حضرت موسی علیہ السلام کی قبر مشہور ہے وہ پاک زمین مین اریحا کے قریب
ہے اوسکے پاس سرخ ٹیلا ہے چلتے ہوے رستے کے پہلو مین مولانا لکہتے ہین کہ آپ
بیت المقدس کے پورب طرف دفن ہوئے ہین اور آپکی قبر کی زیارت کا لوگ قصد
کرتے ہین اوس قبہ مین جسکا ذکر اوپر ہو چکا ہے اور بیت المقدس کے لوگ اور
اونکے سوا اور لوگ مرد اور عورت وہان جانیکی مشقت اوٹہاتے ہین اور وہان رات
کو رہتے ہین مولانا مجیر الدین حنبلی رح لکہتے ہین کہ آپکے قبر جہان مشہور ہے وہ
بیت المقدس سے پورب طرف ہے اوسکی اور بیت المقدس کے بیچ مین ایک منزل
ہے اوسکی اوپر عمارت ہے اوسکی اندر مسجد ہے اوسکی داہنی طرف ایک قبہ ہے اوسمین

آپکا مزار پاک ہے جب زیارت کے دن آسکتے ہین تو آپکی قبر پر ایک پردہ سیاہ ریشم کا رکہا جاتا ہے اوسپر سرخ نقش ہین اوسمین ہر طرف سونا لگا ہوا ہے اکثر لوگون کے نزدیک آپ کی قبر وہی ہے اور وہ قبہ ظاہر بیبرس نے بنایا ہے جب وہ حج سے اور بیت المقدس کی زیارت سے پلٹا سن چہہ سو اڑسٹھ مین پہر اوسکے بعد اور لوگون نے بنایا اور اوسکے گرد اور جگہہ بنائی زیارت کرنے والون کو اس سے بہت فائدہ ہوا اور یہہ مکان اریحا کے قریب بیت المقدس کے علاقہ مین ہے اور بیت المقدس کے لوگ ہر سال جاڑے کے بعد زیارت کو جاتے ہین اور سات دن وہان رہتے ہین اور اوس مکان مین بہت سے معجزے ظاہر ہین ایک یہہ ہے کہ قبہ کے اندر مزار پاک کے پاس محراب کے اوپر صورتون کا خیال ہمیشہ دکہائی دیتا ہے اون کے رنگ طرح طرح کی ہین کوئے سوار ہے کوئے پیدل ہے کسی کے کندہے پر نیزہ ہے کسی کے کپڑے سفید ہین کسی کے کپڑے سبز ہین اور وہ ایک سے ایک ہاتہہ ملاتے ہین بعضے کہتے ہین کہ وہ فرشتے ہین بعضے کہتے ہین کہ وہ ولی لوگ ہین اور سب مرد اور عورتین اور لڑکے اونکو دیکہتے ہین کسی سے وہ پوشیدہ نہین رہتے ہین اور جب مسجد مین کوئی حیض والی یا کوئی جنابت والا داخل ہوتا ہے یا مسجد کے آس پاس کوئی شخص کوئی برا فعل کرتا ہے اوس جنگل مین ایک ہوا آتی ہے کہ کوئی اپنے پاس کے شخص کو نہین دیکہہ سکتا اور خیمونکی رسیان ٹوٹ جاتی ہین اور خیمے جگہہ سے اوکہڑ جاتے ہین اور سوا اسکے اور بہی نشانیان ظاہر ہین جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اوس جگہہ دفن ہین مولانا مجیر الدین رح لکہتے ہین کہ حضرت شمویل علیہ السلام کی قبر بیت المقدس کے باہر ایک گانو مین ایک پہاڑ کی چوٹی پر ہے اور وہ مشہور ہے اور وہ گانو اوتر کیطرف ہے اوس شخص کی راہ مین جو رملہ کیطرف جاوے اور اوس گانو کا نام یہودیون کے نزدیک رامہ ہے فائدہ حضرت شمویل علیہ السلام کے احوال کی کتاب کے پچیسوین باب مین ہے کہ حضرت شمویل علیہ السلام کو اسرائیلیون نے رامہ مین آپ کے گہر مین

دفن کیا مولانا مجیرالدین رح لکہتے ہین کہ بیت المقدس اور بیت اللحم کے بیچ مین حضرت
یوسف علیہ السلام کی مان حضرت راحیل کی قبر ہے اور وہ مشہور ہے لوگ زیارت
کو آتے ہین فائدہ توراۃ شریف کی پہلی سورۃ کی پچیسوین باب مین ہے کہ حضرت
یعقوب علیہ السلام نے اپنی بیوی راحیل کو بیت اللحم کی راہ مین دفن کیا اب ذکر
ہے لبنان پہاڑ کا کہ محمدی اولیاؤن نے وہان بڑی بڑی فیض پائی بادشاہون کے
احوال کی پہلی کتاب کی ساتوین باب مین لکہا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے لبنانی
جنگل کا گہر بنایا جسکی لنبائی سو ہاتہہ اور چوڑائی پچاس ہاتہہ اور بلندی تیس ہاتہہ
تھی اور وہ سرو کی لکڑی کے ستونون کے چار صفون پر بنایا گیا اور لکڑیون کو
شہتیرون پر رکہا جو پینتالیس ستونون کے اوپر تھے ہر ایک صف مین پندرہ
ستون تھے حضرت سلیمان علیہ السلام کی برکت اور فیض اب تک وہان جاری
ہے حضرت اشعیا علیہ السلام کے ساٹھوین باب مین کعبہ شریف سے اللہ نے فرمایا
کہ لبنان کا جلال تجہہ پاس آویگا صنوبر اور شمشاد اور تقس اکہٹے تیری پاس آوینگے
اسکا یہہ مطلب کہ لبنان مین اچھی اچھی پاک لوگ رہین گے اور وہ تیری زیارت
کو آوینگی لبنان کے پہاڑ پر ہمیشہ محمدی اولیاؤن کا مقام رہا اور محمدی اولیاؤن
کو اللہ نے وہان بڑی بڑی نعمتین عنایت فرمائین کتاب بہجۃ الاسرار جو امام نورالدین
علی بن یوسف شطنوفی شافعی نے اولیاؤن کے احوال مین لکھی ہے اوسمین شیخ
احمد بطایحی تک سند پہونچائی جو ملک شام مین اوتری ہوئے تھے اونہون نے فرمایا
کہ مین سن پانسو اوناسی مین لبنان پہاڑ کیطرف گیا تا کہ وہان کی اچھی لوگون کے
زیارت کرون اون دنون مین وہان ایک اچھے مرد اصفہان کے تھے کہ اونکو لوگ
شیخ جبلی کہتے تھے کیونکہ وہ لبنان پہاڑ مین بہت رہے تھے مین اونکے پاس آیا اور
اونسے پوچھا کہ آپ یہان کتنے مدت سے ہین فرمایا ساٹھہ برس سے مینے کہا کہ عجائب
باتون مین سے آپ پر یہان کیا گذرا اونہون نے فرمایا کہ سن پانسو اونسٹھہ مین
مین یہان تھا مینے دیکھا کہ پہاڑ کے لوگ چاندنی رات مین آپس مین جمع ہوتے ہین

اور ہوا مین اوڑتے ہین عراق کیطرف ایک جماعت کے بعد دوسری جماعت جاتی ہے
اون مین سے ایک جو میرا رفیق تہا مینے اوس سے کہا تم کہان جاتے ہو کہا ہمکو خضر علیہ السلام
نے حکم کیا ہے کہ بغداد مین جاوین اور قطب کے سامنے حاضر ہووین مینے کہا وہ کون
ہین کہا شیخ عبد القادر ہین مینے کہا مین بہی تمہارے ساتہہ چلونگا کہا اچہا سو ہم ہوا مین
چلے تہوڑی دیر مین بغداد مین پہونچے اور دیکہا کہ وہ لوگ آپکے آگے صفین باندہی ہوے
ہین اور آپ جو اونکو حکم کرتے ہین وہ جلدی سے بجا لاتے ہین پہر آپنے اونکو رخصت
کیا وہ لوگ اولٹے پاؤن پہرے یہانتک کہ ہوا مین اوپنچے ہوئی اور چلے اور مین بہی
اونکے ساتہہ تہا جب ہم پلٹ کر پہاڑ تک پہونچے مینے کہا کہ مینے آج کا سا احوال کبہی
نہین دیکہا جو تمنے آپکے سامنے ادب کیا اور جلدی سے آپکا حکم بجا لائی وہ بولا اے
بہائی یہہ کیونکر نہو اونہون نے تو فرمایا ہے کہ میرا یہہ قدم اللہ کے سب ولیون کی گردن
پر ہے اور ہمکو حکم ہوا ہے اونکی تابعداری اور ادب کا امام یافعی رحمۃ روض الریاحین مین
چارسو ساتوین حکایت مین ایک بزرگ کی بابت لکہا ہے کہ وہ فرماتے ہین کہ مین لبنان پہاڑ پر چڑہا چند
آدمیون کے ساتہہ اور ہمکو تلاش تہی کہ وہان کے رہنے والون مین سے کوئی عبادت
کرنیوالا دنیا کا چہوڑ دینے والا ہمکو ملے ہم تین دن چلے میرا پاؤن تہک گیا تب مین ایک
اونچی پہاڑ پر بیٹہہ گیا اور میرے ساتہہ والے چلے گئے اور مین اکیلا رہ گیا اوس پہاڑ
کے نیچے مینے ایک چشمہ پایا اوس سے وضو کیا اور نماز شروع کی تب مینے ایک قرآن
پڑہنے والی کی آواز سنی نماز کے بعد مین آواز کیطرف گیا تب مینے ایک غار دیکہا اوس
مین ایک اندہے شخص بیٹہے ہوے تہے مینے سلام کہا اونہون نے سلام کا جواب دیا
اور یہبی فرمایا کہ تو جن ہے یا انسان ہے مینے کہا مین انسان ہون وہ بولے لا الہ
الا اللہ وحدہ لا شریک لہ مینے تیس برس سے تیرے سوا یہان کسی انسان کو نہین دیکہا
پہر جب نماز ظہر کا وقت آیا اونہون نے مجکو پکارا کہ نماز اللہ تجہ پر رحم کرے اور اونسی زیادہ کوے
نماز کیوقت کا پہچاننے والا مینے نہین دیکہا مینے اونکی ساتہہ نماز پڑہی پہر وہ عصر تک نماز
پڑہتے رہے پہر جب عصر پڑہ چکے کہڑے ہوکر دعا کرنے لگے مینے سنا وہ دعا مین کہہ رہے تہے

یا اللہ محمد کی امت کو سنوار دے یا اللہ محمد کی امت پر رحم کر یا اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت
پر سے مصیبت کو ہٹا دے پہر جب ہم مغرب پڑہ چکے میںنے کہا یہہ دعا تمکو کہان سے ملی فرمایا جو
شخص ہر روز تین بار یہہ دعا پڑہے گا اللہ اوسکو ابدالون مین لکہے گا پہر جب ہمنے عشا
پڑہی مجہسے فرمایا تو کہاویگا مین بولا ہان فرمایا کہ اس غار کی اندر جا اور جو تجکو ملی وہ کہا
مین گیا تو مینے ایک چبان دیکہی اوس پر جوز اور سوکہی انگور اور خرنوب اور سیب اور
انجیر تہی ہر چیز ایک ایک طرف کو تہی جتنا مینے چاہا اوتنا کہایا جب پچہلی رات ہوئے
اونہون نے وتر پڑہی اور وہ ساری رات نہین سوئے تہے پہر اونہون نے بہی
اونہین چیزون مین سے کہایا اور بیٹہی یہانتک کہ ہمنے صبح کی نماز پڑہی پہر وہ بیٹہی
بیٹہی سوتے رہے یہانتک کہ سورج نکلا اور دو نیزہ کے اندازہ پر بلند ہوا وہ اوٹہی
اور اونہون نے وضو کیا اور غار مین داخل ہوئے مینے کہا یہہ میوہ کہان سے آتا ہے
مینے تو اس سے زیادہ پاکیزہ نہین دیکہا فرمایا کہ اب تو آنکہون سے دیکہہ لے گا پہر ایک
اوڑتا جانور آیا اوسکے دونو بازو سفید اور سینہ سرخ اور گردن سبز تہی اور اوسکی چونچ
مین ایک دانہ سوکہی انگور کا اور دونون پاؤن کے بیچ مین ایک جوز تہا او مینے اوس
سوکہی انگور کو سوکہے انگورون پر رکہدیا اور جوز کو جوزونپر رکہدیا اونہون نے فرمایا
تونے اسکو دیکہا مین بولا ہان فرمایا کہ یہہ اوڑتا جانور یہہ میوہ میرے پاس تیس برس
سے لاتا ہے مینے کہا کہ ایکدن مین کتنی مرتبہ آتا جاتا ہے فرمایا سات مرتبہ پہر مین نے
گنا تو دیکہا کہ وہ دن بہر مین پندرہ مرتبہ آیا تب مینے اون سے کہا تو اونہون نے فرمایا
کہ ایک مرتبہ تجکو زیادہ دیا اور مینے اونکا لباس دیکہا ایک درخت کی چہال کا جو موز کی
طرحکا تہا مینے کہا یہہ آپ کو کہان سے ملا فرمایا یہہ جانور ہر عاشورے کے دن اس
چہال سے دس ٹکڑے میرے پاس لاتا ہے پہر مین اوس سے کرتہ اور تہمت بناتا
ہون اور مین اونکی پاس بیٹہا تہا اونکی پاس سات شخص آئے اونکی آنکہین لنبان مین
پہٹی ہوئی تہین اور سرخ تہین اور اونکی کپڑے اونکی بال تہے وہ بزرگ مجہسے بولے
ڈرو نہین یہہ مسلمان جن ہین اونمین سے ایک نے اون سے سورہ طہ پڑہی دوسرے

نے سورہ فرقان پڑہی اور ایک نے کچھہ آیتین سورہ رحمان کی سیکھین پہر وہ چلے گئے اور
مین اون کے پاس چوبیس دن رہا شیخ سعدی رح نے گلستان مین لکھا ہے کہ لبنان
پہاڑ کے اچھے لوگون مین سے ایک شخص تھے کہ اونکی کرامتین ملک عرب مین مشہور
تہین ایکبار کا ذکر ہے کہ وہ دریای مغرب پر چلے گئے اور اونکا پاؤن تر نہین ہوا جناب
سید اشرف جہانگیر رحمۃ اللہ علیہ کی زبان پاک کی باتین جو اونکی مرید خاص حاجی نظام یمنی
رح نے جمع کی ہین اور اوسکا نام لطائف اشرفی رکھا ہے اوسکی ہین تیسوین لطیفہ
مین جہان آپکی سیاحی کا بیان کیا ہے وہان بیت المقدس کا ذکر کرکے لکھا ہے کہ جناب
سید اشرف جہانگیر رح فرماتے تھے کہ جب ہم وہان کی نورانی قبرون کی زیارت سے
مشرف ہوئے وہ فیض جو وہان پیغمبرون کی ارواحون سے ہمکو ملا وہ کسی شہر مین
نہین ملا بہت سے پیغمبر اوس زمین مین آسودہ ہین خصوصاً مقبرہ حضرت ابراہیم
علیہ السلام کا کہ وہان کندوری زمانہ کی فقیرونکو اور شہرون کے مسافرون کو دیتے
ہین جب ہم مسجد اقصی کے طواف کے لئے آئے ایسا عجائب حال ظاہر ہوا کہ زبان
اوسکی بیان سے عاجز ہے لبنان کا پہاڑ بہشت کے پہاڑون مین سے ایک پہاڑ ہے
جو دریا کہ دنیا مین جاری ہین اکثر اونہین پہاڑونمین سے ہین اوس مین چالیس
محراب ہین اور ہر محراب مین پانی جاری ہے اور قرآن پڑہنے کی آواز سنائی دیتی ہے
کہتے ہین کہ وہ مقام ابدالون کا ہے اکثر اللہ کی راہ چلنے والونکا کام وہان آسان
ہوگیا ہے اور بزرگون کی ایک جماعت نے اوس جگہہ اپنا کام پورا کیا ہے جناب
سید اشرف رح نے دس دن وہان اعتکاف کیا فائدہ معلوم ہوتا ہے کہ وہی عمارت
حضرت سلیمان علیہ السلام کی اتبک باقی ہے جسکا ذکر جناب سید اشرف رح نے فرمایا
ہے اور حضرت سلیمان علیہ السلام نے مسجد بیت المقدس کے واسطے اسی لبنان
پہاڑ کی درختون کو کٹوا کر لکڑیان منگائی تہین سو حضرت سلیمان علیہ السلام کی برکت
اتبک وہان جاری ہے محمدی اولیاؤن کو وہان بڑی بڑی فیض اللہ دیتا ہے کیونکہ
محمدی لوگ سب پیغمبرون کے عاشق ہین اور اللہ کے حکم سے سب پیغمبر اون پر مہربان ہین

اب ذکر ہے اون محمدی بادشاہون کا جنہون نے شہر یروشالم اور شہر
جبرون کی خدمتین کی ہین مولانا جلال الدین رح فضائل بیت المقدس مین
ولید بادشاہ کے ذکر مین لکھتے ہین کہ ابراہیم بن ابی عبلہ سے روایت ہے کہ اونہون نے
فرمایا کہ ولید میرے ساتھ چاندی کے برتن بیت المقدس والون کو بہیجا کرتا تھا اور
مین اونکو اون لوگون مین بانٹ دیتا تھا اوسکو روایت کیا ہے طبرانی نے اور طبرانی
کے سوا اورون نے یہہ لفظ کہا ہے کہ بیت المقدس کے قرآن پڑھنے والون مین
بانٹ دیتا تھا مولانا مجیر الدین رح لکھتے ہین کہ مصر کے ملک مین صالح نجم الدین ایوب
بادشاہ کے بعد بہت بادشاہ ہوے پہر سن چہہ سو اٹھاون مین ظاہر بیبرس بادشاہ
ہوا ساتوین صدی کے اکسٹھوین برس اوسنے ایک لشکر بہیجا اونہون نے ناصرہ
کا گرجا ڈہا دیا اور عکا کو غارت کیا پہر بادشاہ خود سوار ہوا اور اوس شہر کو دوبارہ لوٹا
اور قیساریہ فتح کیا اور ارسوف اور صفد وغیرہ فتح کیا اور یافہ کو فرنگیون سے چہین لیا اور
انطاکیہ کو تلوار سے فتح کیا اور حج ادا کیا اور مدینہ نورانی کی زیارت کی اور بیت المقدس
مین حاضر ہوا اور اکراد کا قلعہ اور عکا کا قلعہ وغیرہ فتح کیا اور مسجد اقصی کو درست کیا
اور صخرہ شریف کے نگینے نئے لگائے اور وہ خان جو بیت المقدس کے باہر ہے اوسکو
آباد کیا وہ خان ظاہر کہلاتا ہے اور کئی گاؤن دمشق کے علاقہ کی اوس پر وقف
کیئے اور وہان کی مسجد مین امام مقرر کیا اور بہت خیراتین وہان مقرر کین ایک
یہہ کہ اوسکے دروازے پر روٹیان بانٹی جاوین اور جو لوگ وہان اوترین اونکی
کہانے پینے کی خبر لیجاوے اور مدینہ شریف مین جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
کی مسجد کو خوب طرح پر درست کیا اور منبر بنایا اور کعبہ شریف کا غلاف اچہی طرح بنایا
اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قبر پاک کو نئے سرے سے بنایا اور وہان سے لنگر
مین اتنا خرچ اور مقرر کر دیا کہ وہان کے رہنے والون کو بھی پہونچے اور صخرہ کی ٹوٹ
پہوٹ کی مرمت کی اور قبہ سلسلہ کو نئے سرے سے بنایا اور حضرت ابو عبیدہ رض کی قبر
پر ایک درگاہ بناے اور آنیوالون کے لیئے وہان کچہہ وقف کر دیا بادشاہ منصور

قلاوون صالحی جو قوم قبچاق مین سے تہا سن چہہ سو اٹہہ ہتر مین بادشاہ ہوا اوس نے مرقب کا قلعہ فتح کیا اور وہی استبار کا قلعہ ہے اور صہیون اور طرابلس کو تلوار سے فتح کیا اور فرنگیون کے ہاتہہ مین ایکسو پچاسی برس رہا تہا اور صلاح الدین وغیرہ بادشاہون نے اوسکو اور مرقب کو نہین چہیڑا تہا منصور بادشاہ نے مسجد اقصی کی چہت قبلہ کی طرف سے بنای رباط منصوری جو باب الناظر کرکے مشہور ہے یہہ سرا نہایت خوبصورت اور مضبوط ہے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حجرہ کے اندر سنگ رخام لگای اور شہر مین سرا اور شفاخانہ بنایا اوسکے بعد اوسکا بیٹا اشرف صلاح الدین خلیل بادشاہ ہوا اوس نے عکا کو تلوار سے فتح کیا اور وہان کے کافرون کو قتل کیا اور عکا کو ویران کردیا اور کتنے قلعے اور شہر فتح کئے اور فرنگیون کو صیدا اور بیروت سے نکالدیا اور شہر اپنے قبضہ مین لے لیا اسیطرح شہر صور کے لوگ بہاگے بادشاہ نے اوسکو بہی اپنے قبضہ مین کرلیا اور عثلیث اور انطرسوس کو بہی قبضہ مین کرلیا یہہ سب بڑے بڑے شہر بن لڑای فتح کرلیئے اور ان سبکو ویران کردیا اور فرنگیون کی حکومت مسلمانون کی ملک سے اور دریا کنارے کے شہرون سے بالکل جاتی رہی یہہ معاملہ سن چہہ سو نوے مین ہوا سید منصور علیصاحب نے تاریخ بیت المقدس مین ولیم فرانس کا لیر کی کتاب سے لکہا ہے کہ انگلستان کا بادشاہ اڈورڈ یروشالم کیطرف چلا ناصرہ کے مسلمانون کو قتل کیا اوسکا لشکر عاقر مین یعنے عکا مین رہا جہان اوسکو ایک زہر کا بجہا ہوا خنجر لگا اٹہارہ مہینے بیکار صرف کرکے وہ انگلستان کو چلا آیا یروشالم کی ویرانی کے بعد عاقر یعنے عکا یورپ والون کی شوکت کا مقام تہا تین تئیس دن کے محاصرہ کے بعد سلطان خلیل کے بہاری کلون نے سن بارہ سو اکیانوے عیسوی مین اوسکے دیوارون کو چور کردیا ساٹہہ ہزار نصرانی قتل ہوئے اور غلام بنائے گئے پادری جان ڈیون پورٹ اپنی کتاب کے صفحہ ۱۶ مین لکہتا ہے کہ نو لڑائیان دیوانی نصرانیون اور سگینا دترکون مین ہوئین اور قریب دو سو برس کی لڑائیان رہین اور کرورون انسان قتل ہوی مولانا مجیر الدین رحہ لکہتے ہین کہ بادشاہ

عادل الکبغا جو زین الدین کہلاتا ہے اوسکی وقت مین صخرہ شریفہ کے نگینے نئے بنائے گئے بادشاہ منصور حسام الدین لاجین کے وقت مین حضرت داؤد علیہ السلام کا محراب جو قبلہ کی دیوار کے پاس تہا نئے سرے سے بنایا گیا اور کتنے شہر فتح ہوئے ملک ارمن مین سے سیس وغیرہ فتح ہوا ناصر بادشاہ محمد بن قلاوون نے تاتاری وغیرہ کافرون سے بہت لڑائیان لڑین سیس کے ملک کو کئی بار لوٹا اور اوسکا ٹاپو جو دریائے روم مین انطرسوس کے سامنی ہے فتح کیا اور ملطیہ وغیرہ فتح کیا حضرت داؤد علیہ السلام کے محراب کے پاس جو قبلہ کی دیوار ہے اوسکے وقت مین بنای گئی اوسنے مسجد اقصیٰ کے سرے پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مسجد پر سنگ خام لگائے اور مسجد اقصیٰ کی قبہ اور صخرہ کی قبہ پر نئے سرے سے سونا لگایا اس ہمارے زمانہ تک ایک سو اسی برس سے زیادہ گذر اور وہ نہایت خوبصورت اور نورانی ہے جو کوی دیکہتا ہے گمان کرتا ہے کہ بنانیوالا ابہی بنا چکا ہے سبیل کی کاریز جو بادشاہ کے حوض کے پاس شہر مقدس کے باہر پچہم طرف ہے اوسکو آباد کیا کاریز اوسکو کہتے ہین کہ کئی کنوین برابر برابر کہودے جاتی ہین اونکا پانی زمین پر جاری ہوتا ہے اس بادشاہ نے اسکے سوا بہی اس پاک شہر مین اور اور شہرون مین عمارتین اور قلعے بنائے بادشاہ ظاہر برقوق جہارکسی آٹہوین صدی کے بانوے برس بادشاہ ہوا اوسکی وقت مین صخرہ شریف پر جو اذان کہنے والون کا چبوترہ ہے وہ بنایا گیا اور دیر اسطیا جو ایک گانو نابلس کے علاقہ مین ہے اوسکو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دستارخان پر وقف کر دیا اور شرط لگا دی کہ اسکا حاصل فقط اسی دستارخوان پر خرچ کیا جاوے اور مسجد کے دروازی کے چوکہٹ پر اس وقف کو لکہدیا بادشاہ ناصر فرج نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مسجد مین ریشمی پردی پاک مزارون پر لٹکائے بادشاہ اشرف برسبای دقماقی نوین صدی کے پچیسوین برس بادشاہ ہوا اوسکا نائب امیر ارکاس تہا اوسنے وقفون کو آباد کیا اور خوب بڑہایا اور بہت گانو وقف کے لئے مول لئے اور بادشاہ کا حکم ہوا کہ اس مین سے مستحقون کو دیا جاوے اور باقی صخرہ شریف کی مرمت مین خرچ کیا جاوے اور اشرف بادشاہ نے مسجد اقصیٰ مین ایک بڑا قرآن شریف

جامع مسجد کے اندر محراب کے سامنے رکھا اور پڑھنے والے اور خادم کے اوپر کچھ وقف مقرر کیا اور پڑھنے کے لئے شمس الدین محمد بن قطلو بغا کو مقرر کیا اور وہ یاد میں اور خوش آوازی مین بہت مشہور تھے بادشاہ جقمق نے شہر بیت المقدس اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے شہر کو وقفو مین دو ہزار اور پانسو اشرفی مقرر کی اور ایک سو بیس بوری گیہون کے مقرر کی جنکی قیمت تین ہزار چھہ سو اشرفی ہے اوسکے نائب قاضی عزالدین خلیل تھے اونہون نے مکہ شریف اور مدینہ شریف مین خوب بند و بست کیا اور تنخواہ مقررین اور وقفون کو آباد کیا اور بڑہایا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دستارخوان پر جمعہ کی رات مین مرچ پڑے ہوئے چاول اور انار دانے اور مسور کی دال ہر روز پکائی جاتی تھی اور عیدون مین عمدہ عمدہ کھانے پکائے جاتے تھے اور ایک قرآن شریف بادشاہ نے صخرہ شریف مین رکھدیا محراب کے سامنے اور ایک پڑھنے والا مقرر کیا اور وہ ہمارے وقت تک موجود ہے اوسکے وقت مین خاصکیا جس کا نام اینال بائی تھا بیت المقدس مین بادشاہ کا حکم لیکر آیا کہ صیہون مین جو نصاری نے نئے عمارت بنائے ہے اوسکو ڈہا دو اور حضرت داؤد علیہ السلام کی قبر پاک نصاری کے ہاتھہ سے چھین لو وہ نئی عمارت جو صیہون مین بنائی گئی تھے ڈہا دی گئی اور حضرت داود علیہ السلام کی قبر پاک نصاری کے ہاتھہ سے نکال لی گئی اور حضرت داؤد علیہ السلام کی قبر پاک کے پاس جو نصرانیون کے قبرین تھین اونکی ہڈیان کھود کر پہینک دی گئین اور وہ عمارت جو بیت اللحم مین اور قمامہ مین نئی بنائی گئی تھی ڈہا دی گئی بادشاہ اشرف اینال نوین صدی کی ستانوے برس بادشاہ ہوا وقفون کو اور مستحقون کو ایسا آباد کیا کہ پہلے ویسا نہین ہوا تھا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دستارخوان کا بند و بست قائم کیا اور قرآن شریف مسجد اقصیٰ مین رکھدیا اور ایک پڑھنے والا مقرر کیا اور اوسکے لئے کچھہ وقف کر دیا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اونکی اولاد پاک اور حضرت موسیٰ اور حضرت لوط اور حضرت یونس علیہم السلام کی قبرون پر سنہری پردے لٹکائے اور دونون وقفون پر ایک ہزار دو سو اردب گیہون مقرر کئے جنکی قیمت چار ہزار اور اٹھہ اشرفی ہوتی ہے اور اوسکے وقت مین مسجد اقصیٰ کی مرمت کی گئی اور روم کے

بادشاہون مین سے سلطان محمد کے بیٹے سلطان مراد نے صخرہ شریف مین قرآن شریف پڑہنے والون
کو مقرر کیا اور سلطان ابراہیم نے بہی قرآن پڑہنے والون کو مقرر کیا مولانا مجیر الدین رح
لکہتے ہین کہ ہمارے زمانہ کا بادشاہ قایتبای جو عبد اللہ کا بیٹا ہے نوین صدی کے بہتروین
برس بادشاہ ہوا ستترہوین برس اوس نے بیت المقدس مین اپنے مدرسہ مین
ساٹھہ درویش اور بہت سے علما مقرر کئی اور شہر غزہ مین اون کے لئے وقف مقرر
کئی اے ایمان والو جسوقت مین چارون طرف کے بادشاہ اس شہر کے اور اس مسجد
کے دشمن تھے اوسوقت مین اللہ تعالی نے حضرت اشعیا علیہ السلام کے چہیاسٹہوین باب
کی بارہوین آیت مین فرمایا تھا کہ مین قومون کی دولت پانی کے بہاو کی طرح پر اس شہر
مین یعنے بیت المقدس مین لاونگا اور اونچاسوین باب مین اس شہر سے فرمایا تہا کہ بادشاہ
تیری پالنی والے باپ ہونگے اور اونکی بیگمین تیری دودہ پلانیوالی مائین ہونگی دیکہو ان سب
پیش خبریونکا کیسا صاف ظہور محمدیون مین ہوا اور کن کن قومون کی محمدی بادشاہون کے
دولت اس پاک شہر کی آبادی مین خرچ ہوے مولانا سید محمد برزنجی رح جو مدینہ شریف کے
رہنے والے ہین اونہون نے جو کتاب قیامت کی نشانیون کی بیان مین لکہی ہے اوسمین
لکہا ہے کہ امام مہدی علیہ السلام کی تابعداری مین تمام زمین کی بادشاہ داخل ہونگی
اور آپ ایک فوج ہند کی طرف بہیجین گے ہند فتح ہوگا اور ہند کے بادشاہ طوق پہنای ہوے
لائے جاوینگے اور خزانے ہند کے بیت المقدس کیطرف اوٹہا لائی جاوینگے اون سے
بیت المقدس کی ارایش کیجاوی گی اب ذکر اون اسرائیلیون کا ہے جو دین محمدی
مین داخل ہوے ہمین جاننا چاہیے کہ اسرائیلی پیغمبرون کے وقت مین اسرائیلیون کے سوا
تمام قومون مین بت پرستی پہیلی ہوئی تہی اسرائیلی لوگ بار بار بت پرستون کے ہاتہون قتل
ہوتے تھے اسکا پورا بیان اس کتاب مین ہو چکا ہے ایسے وقت مین اللہ تعالی نے اپنی
پاک کتابون مین جابجا اسرائیلیون سے وعدہ کیا تہا کہ آخر زمانہ مین تمپر رحم کرونگا اور تمہارا
دل سیدہا کردونگا اور تلوار سے عدالت کرونگا تمہارے دشمن بہت قتل ہوجاوینگے اور بہت
ایمان لاوینگے حضرت اشعیا علیہ السلام کے پینسٹہوین اور چہیاسٹہوین باب مین یہہ بہی خبر

دی تھی کہ تمہاری قوم مین جو بے ایمان ہونگے وہ بھی قتل ہونگی اور جا بجا یہہ وعدہ کیا تھا
کہ تم مین جو ایمان لاوینگے وہ ایمان کے ساتھہ اور امن امان کے ساتھہ جہان چاہینگے
جاوینگے بہت سے بت پرست قتل ہو جاوینگے اور بہت سے بتون کو چھوڑ کر خدا پرست
ہو جاوینگے تم اور وہ سب ملکر اللہ کی عبادت کروگے پہر ہر قوم مین ایمان کا پہیلنا دیکھہ کر
تمہارا دل بہت خوش ہوگا مین تمہاری نسل مین برکت دونگا اور تمہین نامور کرونگا یہہ
سب وعدے اون اسرائیلیون سے پوری ہوی جو محمدی دین مین آئے اونہون نے
سب محمدیون کے ساتھہ بت پرستون پر اور آگ پوجنے والون پر اور بے ایمان یہودیون پر اور
جھوٹے عیسائیون پر غلبہ پایا اونکی نسل مین دین محمدی برابر باقی رہا ایسا نہین ہوا کہ
اونکی اولاد دین سے پہر جاوے جیسا کہ اگلی زمانہ مین بار بار ہوا کرتا تھا آخری امت سے
اس وعدہ کا ذکر اللہ کی کلام مین بار بار ہو چکا ہے حضرت اشعیا علیہ السلام کا اکاونوان
اور اونسٹھوان باب دیکھو اب محمدی اسرائیلیون کے نام جہان تک معلوم ہین لکھی جاتے
ہین جسدن ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تشریف لائے اوسی دن عبد اللہ
بن سلام رض جو یہودیون مین سب علماؤن کے سردار تھے اور حضرت یوسف علیہ السلام
کے نسل مین تھے آپ کے آنے کی خبر سنکر بیتاب ہو کر جلدی سے حاضر ہوئے اور محمدی
ہوئے اونکی ایمان لانیکا احوال صحیح بخاری مین ہے اور ابن اسحاق نے لکھا ہے کہ اونکی
صاحبزادی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین پیدا ہوی اپنے اونکا نام یوسف رکھا جب
قوم قریظہ پر جہاد ہوا اونمین سے عطیہ نابالغ تھے وہ قتل نہین کیئے گئے وہ محمدی ہو گئے
اور رفاعہ بھی محمدی ہو گئے اونکی بیٹے کا نام مسور ہے جن سے امام مالک نے موطا مین
روایت لی ہے اوسی قوم مین سے ریحانہ تہین جب وہ پکڑی ہوئی آئین اونہون نے
مسلمان ہونے سے انکار کیا پہر بعد اسکے وہ مسلمان ہوئین اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت مین رہین ابن اثیر رح نے اُسد الغابہ مین لکھا ہے کہ اسید الف پر زبر کے ساتھہ
سعیہ کی بیٹی قوم قریظہ مین سے ہین وہ مسلمان ہوے اور اچھی مسلمان ہوے اور جو یہودی
ایمان لائے اون مین سے ایک کا نام ثعلبہ ابن اسید لکھا ہے اور یہہ بھی لکھا ہے کہ طبری نے

بو اسحاق تک پہونچا ہی کہ ثعلبہ بیٹے سعیہ کے اور اسید بیٹے سعیہ کی اور اَسَد بیٹے عُبَید کے یہہ لوگ
قوم قریظہ اور نضیر مین سے نہین ہین انکا نسب اون سے اوپر ہے یہہ اونکی چچا کے بیٹے ہین وہ
بہی مسلمان ہوئے قاضی ثناء اللہ صاحب تفسیر مظہری مین لکہتے ہین کہ ثعلبہ اور ابن یامین
اور اسد اور اسید دو بیٹے کعب کے اور سعید بیٹے عمرو کے اور قیس بیٹے زید کے یہہ سب
یہودی تھے جو محمدی ہوئے امام مالک کے موطا مین عبد الرحمن کا ذکر ہے جو زَبِیر کے بیٹے
ہین قوم قریظہ مین سے ہین اونکی باپ کا نام جو زبیر ہے اوس مین زی پر زبر اور بے کے
نیچے زیر ہے اور امام عبد الکریم سمعانی رح جو چہٹی صدی مین تہی کتاب الانساب مین لکہتے
ہین کہ قُرَیظہ ایک مرد کا نام ہے اوسکی اولاد کے لوگ مدینہ شریف کے قریب ایک مضبوط
قلعہ مین اوترے اور قریظہ اور نضیر دو بہائی تھے حضرت ہارون علیہ السلام کے نسل مین
اونہین مین سے یعنی قوم قریظہ مین سے ہین کعب بیٹے سُلَیم کے مدینہ شریف کے لوگون مین
سے ہین وہ قوم قریظہ کے قتل کے دن اون لوگون مین تھے جنکی ناف کے نیچے کے بال نہین اوگے
تہے سو وہ چہوڑ دئی گئے وہ حضرت علی رض کی زبانی روایت لاتی ہین اور اون سے
اون کے بیٹے جنکا نام محمد ہے روایت کرتے ہین اور وہ ابن عباس اور ابن عمر اور
زید بن ارقم سے روایتین لاتے ہین اور وہ مدینہ شریف کے افضل لوگون مین سے تہے
علم مین اور سمجہ مین اور اون کے بہائے اسحاق بہی کعب کے بیٹے ہین مدینہ کے لوگون
مین سے ہین وہ اپنے بہائے سے روایت لاتے ہین اور اون سے یزید بن ابی
زیاد نے روایت لی ہے قَرَظَہ جو حارث کے بیٹے ہین قوم قریظہ کی لڑائی کے دن نابالغ
تہے وہ قتل نہین کئے گئے قرظہ کے بیٹے عمیر ہین جو ابن عباس اور ابن عمر اور زید بن
ارقم کی زبانی حدیثین لاتے ہین ابو جعفر ثعلبہ جو ابی مالک کے بیٹے ہین مدینہ شریف کے
رہنے والے قوم قریظہ کے امام تہی وہ ابن عمر رض سے روایت لیتے ہین اور اون سے
زہری اور ابن الہاد روایت لیتے ہین فائدہ ثعلبہ سے امام مالک کی موطا مین روایت
آئے ہے عبد اللہ جو محمد کے بیٹے وہ عُقبہ کے بیٹے وہ ابو مالک کے بیٹے ہین عبد اللہ اپنے
باپ سے یعنے محمد سے حدیثین لاتے ہین اور وہ بی بی ام سلمہ کی زبانی جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کی بیوی ہین حدیثین لاتے ہین اور اون سے یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے روایت لی ہے
ابو یحیی زکریا جو منظور کے بیٹے وہ عقبہ کے بیٹے وہ ثعلبہ کے بیٹے وہ ابی مالک کے بیٹے
مدینہ کے لوگون مین سے ہین ابو حازم سے روایت لیتے ہین اونکی روایتین بہت ان
پہچان ہوتے ہین ابو حازم سے ایسی باتین نقل کرتے ہین کہ اونکی حدیثون مین اون کی
کچھ اصل نہین اور اون سے محمد بن حسن بن زیاد نے اور عبد اللہ بن زبیر حمیدی نے اور
اسحاق بن اسرائیل وغیرہ نے روایت لی ہے اور اونکی حدیثین چھوڑدی گئی ہین عطیہ
بھی قوم قریظہ مین سے ہین وہ فرماتے ہین کہ قریظہ کے دن مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے سامنے لایا گیا سو میرے بال نہین اوگے تھے تو آپ نے مجکو قیدیون مین داخل
کردیا عطیہ کی زبانی مجاہد اور عبد الملک بن عمیر وغیرہ نے روایت لی ہے علی بن عبید اللہ
بن رفاعہ مدینہ کے لوگون مین سے ہین وہ ربیع بن معبد سے روایت لیتے ہین اور
اون سے یحیی بن سعید انصاری نے روایت لی ہے یہ وہ لوگ ہین جنکو امام سمعانی نے
قوم قریظہ مین لکھا ہے اور قوم نضیر کے بیان مین لکھا ہے کہ اونکی طرف جو نسبت ہوتی
ہے تو نضری اور نضیری کہا جاتا ہے پہلے نضری بغیر یی کے لکھا ہے کہ نون پر اور ضاد
پر زبر اور آخر مین رے ہے یہ نسبت قوم نضیر کیطرف ہے وہ ایک جماعت یہودیون کے
تھے کہ مدینہ شریف کے قریب ایک قلعہ مین رہتے تھے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو
فتح کیا اور اسی نسبت سے مشہور ابو سعد بن وہب نضری ہین اونہون نے جناب پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم کی کچھ صحبت پائی ہے اون سے اونکے بیٹے اسامہ نے روایت لی ہے
حسین بن عبد اللہ نضری وہ اسامہ بن ابی سعد بن وہب سے روایت لیتے ہین بکر بن
عبد اللہ نضری اون سے محمد بن عمر واقدی نے روایت لی ہے ابن ماکولا نے دارقطنی
کی کتاب سے نقل کیا ہے کہ یہ سب قوم نضیر مین سے ہین پھر نضیر کا لفظ یے کے
ساتھ لکھا ہے کہ نون پر زبر اور ضاد کے نیچے زیر اور نیچے دو نقطہ والی یی ساکن اور
آخر مین رے ہے پھر لکھا ہے کہ نضیر اور قریظہ دو بھائی تھے حضرت ہارون علیہ السلام
کی نسل مین اگلے لوگون کی ایک جماعت اونکی طرف نسبت کیجاتی ہے تابعین مین سے

ابو سعاد سلیمان بن ارقم نضیری وہ قوم نضیر یا قوم قریظہ کے آزاد غلام تھے اونہون نے تابعین کو یعنے اصحابون کے شاگردون کو پایا اور حسن بصری اور ابن شہاب زہری اور یحییٰ بن ابی کثیر وغیرہ کے زبانی حدیثین بیان کین اون سے علی بن حمزہ کسائے نے اور منصور بن ابی مزاحم نے روایت کی اور یحییٰ بن معین کہتے ہین کہ وہ کچھ ہین اور نسائے نے کہا کہ اونکی حدیثین چہوڑدی گئی ہین آبو الحارث صالح بن حسان قوم نضیر مین سے ہین مدینہ شریف کے رہنے والے ہین اونہون نے محمد بن کعب قرظی اور عروہ ابن زبیر سے روایت لی ہے ابن ابی حاتم نے کہا کہ وہ حجازی ہین بغداد مین آئے اور اون سے ابن ابی ذئب نے اور انس بن عیاض نے اور عائذ بن ابی حبیب نے اور سعید بن محمد وراق نے روایت لی ہے وہ کوفہ مین بہی آئے ہین اور کوفیون نے بہی اون سے حدیثین سنی ہین اور اونکی حدیثین تہوڑی ہین بخاری نے کہا کہ اون کے حدیثین ان پہچان ہین تمام ہوا کلام سمعانی رح کا یہہ ذکر اون اسرائیلیون کا ہے جن سے حدیثون کے روایتین آئی ہین کیونکہ حدیث والے لوگ فقط اونہین کا ذکر کرتے ہین باقی اور اسرائیلی لوگ جو محمدی دین مین داخل ہین نہین معلوم تمام جہان مین کہان کہان ہون گے حضرت صفیہ جو جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی ہین وہ بھی قوم اسرائیل مین سے تہین حضرت ہارون علیہ السلام کے نسل مین سے تہین خیبر کی لڑائی مین پکڑے ہوی آئین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو آزاد کیا پہر آپ نے اون سے نکاح کیا آسے ایمان والو اس جگہہ پر حضرت ملاکی علیہ السلام کے صحیفہ کی بشارت یاد کرو جہان وعدہ کئے ہوئے پیغمبر کے حق مین فرمایا ہے کہ وہ بنی لاوی کو پاک کریگا قریظہ اور نضیر دو نو بہای حضرت ہارون علیہ السلام کے نسل مین سے تھے جیسا کہ ہم محمدیون کے کتابون سے ثابت ہے اور حضرت موسی اور اونکی بہای حضرت ہارون علیہما السلام دونو لاوی کے نسل مین ہین جو حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹے ہین جیسا کہ توراۃ شریف سے ثابت ہے سو اللہ کے حکم سے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے لاوی کی نسل کو کفر اور شرک سے پاک کیا جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور قرآن شریف پر اور حضرت عیسی پر اور انجیل

پاک پر ایمان لائے اور وہ نوجہان کے فیض پائی جو جو وعدے اللہ نے اسرائیلیون سے کیے
تھے وہ سب محمدی اسرائیلیون سے پوری ہوئی آگے ظالمون کے نرغہ مین تھے اب سب
قومون کے کافرون پر غالب ہین سب قومون کی ایمان دارون نے اونکا مرتبہ پہچانا اللہ
نے انکی نسل پہیلائے اور اون کو نامور کیا اب پچھلی زمانہ کے اولیاؤن کا حال سنو کہ اون
مین کون کون لاوی کے نسل مین ہین جنکو اللہ کے حکم سے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم
نے پاک کیا جناب مولانا عبدالرحمن چشتی رح جو گیارہوین صدی مین تھے مرآۃ الاسرار
مین حضرت شیخ علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کے احوال مین لکھتے ہین کہ سلسلہ اونکی نسب
کا حضرت موسی علیہ السلام تک پہونچتا ہے جناب شیخ فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ
کے جانشینون مین وہ بہت افضل اور محبوب تھے اور حضرت شیخ اخی جمشید رحمۃ اللہ
علیہ کے احوال مین لکھتے ہین کہ وہ قوم قدوا سے ہین سے تھے اوس قوم کے نسب کا
سلسلہ اسرائیلی پیغمبرون تک پہونچتا ہے اونکا وطن زہرہ پور ہے جو دریا باد کے علاقہ
مین ملک اودہ مین ہے وہ حضرت مخدوم سید جلال بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت مین
پہونچے ہین اونکا مزار پاک راجگیر مین ہے اور لکھا ہے کہ حضرت نظام الدین اولیا رحمۃ اللہ
علیہ کے مریدون مین قاضی قوام الدین قدوائی بھی ہین وہ بھی بڑے کامل تھے اونکا
مزار پاک رسولی تخت ہے جو پرگنہ سدہور کے علاقہ مین ہے رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت نظام الدین
اولیا رح کے خاص مریدون مین قاضی عبدالکریم قدوائے ہین اونکی حق مین حضرت
نظام الدین اولیا رح فرماتے تھے کہ بدن ہاتھی کا سا اور علم جبرئیل کا سا اور وہ حضرت
قاضی قدوہ کے اولاد مین تھے اور قاضی قدوہ مرد بزرگ عالی قدر تھے اسرائیلی قوم
مین سے تھے اون کے نسب کا سلسلہ حضرت موسیٰ علیہ السلام تک پہونچتا ہے جب
ہندوستان اول اول فتح ہوا وہ ملک روم سے تشریف لائے اور شہر اودہ مین رہے
اور کہتے ہین کہ وہ مرید حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ کے ہین اور حضرت خواجہ
معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی اجازت سے اودہ مین رہے تھے اونکا مزار پاک
اوس شہر مین زیارت گاہ ہے اونکے ایک صاحبزادے ہین قاضی عزیز الدین وہ

اودہ سے اوٹھہ گئے اور ستر گہہ مین رہے اونکا مزار پاک وہان ہے اون سب سے بہت
اولاد ہوئے اور بہت سے اولیا صاحب کرامات اونکے فرزندون مین پیدا ہوئے چنانچہ
قاضی شہاب وغیرہ کا مزار اوس ملک مین زیارت گاہ ہے قاضی عبدالکریم کا احوال
سیرالاولیا مین نہین ہے مگر اون سے کمالات مشہور ہین کہ حضرت نظام الدین
اولیا رح کے بڑے یارون مین تھے آپ کے اذن سے موضع کریم پور مین آکر رہے
پہر وہان سے اوٹھہ کر موضع سرسندہ مین رہے جو پرگنہ دیوسے کے علاقہ مین ہے وہان
انتقال فرمایا اونکی کرامتین بہت ہین اونکا مزار سرسندہ مین ہے اونکی اولاد بہت ہے
مخدوم شیخ محمد آب کش دریابادی اونہین کی اولاد مین ہین رحمتہ اللہ علیہم اجمعین
آے ایمان دار او یہہ سب لوگ لاوی کی نسل مین تھے جنکو اللہ کے حکم سے جناب محمد
صلی اللہ علیہ وسلم نے پاک کیا اب ہمارے وقت مین بھی رسولی مین اور اوسکے آس
پاس کے گانؤن مین قدوائی لوگ بہت ہین وہ اپنے تئین اسرائیلی کہتے ہین اور
قاضی عبدالکریم صاحب کا مزار رسولی کے قریب سرسندہ مین مشہور ہے اب حضرت
عبداللہ بن سلام جو حضرت یوسف علیہ السلام کی نسل مین تہے اونکی نسل کا حال
سنو ہمارے وقت مین ایک صاحب علم آج کل لکھنو مین تشریف لائے ہین اونہون نے
شرح وقایہ کی شرح لکھی ہے اونہون نے اوسکے شروع مین لکہا ہے کہ میرا نام محمد حسن ہے بیٹا محمد
ظہور حسن کا وہ بیٹے شمس علے کے وہ بیٹے انتظام علی کے وہ بیٹے محمد واسع کے وہ بیٹے
شیخ محمد کے وہ بیٹے شیخ عمر کے اور وہ عالمگیر بادشاہ کے صاحب دیوان تھے اور مین
اسرائیلی ہون عبداللہ بن سلام رض کے نسل مین ہون سنبہل کا رہنے والا ہون شاہ ہلالی
اسرائیلی کی نسل مین ہون وہ شہر سنبہل مین مشہور ہین اونکی قبر کی زیارت ہوتی ہے
اور ایک محلہ کے نسبت وہان اونکے طرف ہے یعنے ایک محلہ شاہ ہلالی کا محلہ کہلاتا ہے
اب ۱۳۰۹ھ مین حیدرآباد مین مولوی عزیز احمد صاحب جو میرٹھہ کے رہنے والے ہین
اونہون نے مجہہ سے بیان فرمایا کہ میرٹھہ مین ایک محلہ بنی اسرائیل کا ہے اور سکندرآباد
ضلع بلندشہر مین بھی ایک محلہ بنی اسرائیل کا ہے وہان دو سو گھر کے قریب بنی اسرائیل کے

گہر مین اور دو سو گہر کے قریب بنی اسرائیل کے گہر علی گڑہ مین بہی ہین مولوی کرامت علی صاحب جو دہلی کے رہنے والے تہے مولوی حیات علی صاحب کے بیٹے تہے اور دہلی کے رہنے والے تہے اور مولانا شاہ عبد العزیز صاحب سے کچہہ پڑہا تہا اور علم حدیث مین مولوی اسحاق صاحب کے شاگرد تہے وہ اسرائیلی تہے ان سب کا نسب ابوالفتح یمنی تک پہونچتا ہے اور اون تک قریب بارہ تیرہ پشت کے ہین اور یہہ سب لوگ جتنے دہلی اور میرٹہہ اور سکندرآباد اور علی گڑہ مین ہین یہہ سب ایک جدی ہین اور بیاہ اور شادی اکثر اپنے ہی آپس مین کرتے ہین اور مولوی کرامت علی صاحب اور مولوی حیات علی صاحب اور مولوی نصر اللہ صاحب اور مولوی قمر الدین صاحب جو اسی خاندان کے تہے وہ کہتے تہے کہ ہم سب عبد اللہ بن سلام رض کی نسل مین ہین مولوی عزیز احمد صاحب نے فرمایا کہ مین اسرائیلی نہین ہون مگر اون کے صاحبزادے مولوی ضیاء احمد صاحب نے فرمایا کہ میرے ننہال کے لوگ اسرائیلی ہین مولوی عبد العزیز صاحب جو سید حسین صاحب کے بیٹے ہین اونہون نے مجہسے بیان فرمایا کہ کویل مین یعنے علی گڑہ مین مولوی عبد الجلیل صاحب کے خاندان کے لوگ اپنی تئین اسرائیلی کہتے ہین اور اونکے محلہ کا نام بہی یہی مشہور ہے کہ محلہ بنی اسرائیل کا اور سنبہل مین مولوی سراج کے خاندان کے لوگ اپنے تئین اسرائیلی کہتے ہین اور اسی نام سے مشہور ہین اب اون محمدی اسرائیلیون کا حال لکہا جاتا ہے جنکا یہہ حال معلوم نہین کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے کس صاحبزادے کی نسل مین ہین ابن خلکان نے اپنی تاریخ مین اور عبد الوہاب شعرانی رح نے طبقات کبری مین لکہا ہے کہ جسدن امام احمد بن حنبل رح نے وفات پائی اوس دن نصاری اور یہود اور مجوس مین سے بیس ہزار آدمی مسلمان ہوئے اللہ اکبر دیکہنا چاہئے محمدیون کی ارواحون کی تاثیرین اور برکتین مرنے کے بعد اور زیادہ اللہ نے بڑہا دین نہین معلوم اون لوگون نے اوس روح پاک کا کیسا کامل فیض اور قوی اثر اپنے دلون پر پایا اللہ تعالے نے اوس امام کی روح پاک کا اثر ہزارون کافرون پر ڈالکر اونکو محمدی بنا دیا امام نور الدین علی بن یوسف

لخمی شطنوفی شافعی رح جو ساتوین صدی مین ملک مصر مین قرآن پڑہنے والون کے اوستاد
تھے اور شطنوف جو ملک مصر مین ایک گانو ہے وہان کے رہنے والے تھے اونہون نے
کتاب بہجۃ الاسرار جو جناب محبوب سبحانی سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی کرامتون
کے بیان مین لکہی ہین اوس مین لکہتے ہین کہ ہمکو خبر دی ابو المعالی عبد الکریم بن مظفر
قرشی نے کہا کہ ہمکو خبر دی حافظ ابو عبد اللہ بن نجار نے کہا کہ مجکو لکہہ بہیجا عبد اللہ جبائی
نے اور مینے اون کے لکہی سے نقل کیا اونہون نے فرمایا کہ مجہسے فرمایا شیخ محیی الدین
عبد القادر جیلی رض نے کہ مین آرزو رکہتا ہون کہ جنگلون اور بیابانون مین ہون جسطرح مین
اول مین رہتا تہا اور خلق کو نہ دیکہون اور وہ مجکو نہ دیکہین پہر فرمایا کہ اللہ تعالے نے
یون چاہا ہے کہ مجہسی خلق کو نفع پہونچے کیونکہ میرے ہاتہہ پر پانسو سے زیادہ یہود
اور نصارے مسلمان ہو چکے ہین اور میرے ہاتہہ پر ایک لاکہہ سے زیادہ قزاق اور
ڈاکو توبہ کر چکے ہین مجکو خبر دی ابو محمد احمد بن صالح بن حسن تیمی نے کہا کہ ہمکو خبر دی
شیخ ابو الحسن بغدادی نے جو خفاف کر کے مشہور تھے کہا کہ مینے سنا شیخ عمر کیمانی سے وہ
فرماتے تھے کہ مجلسین شیخ محیی الدین عبد القادر رض کے خالی نہین رہتے تہین اون لوگون
سے جو یہود اور نصاری مین سے مسلمان ہوتے تھے اور جو رستا لوٹنے سے اور خون ناحق وغیرہ
سے توبہ کرتے تھے اور جو رافضیون وغیرہ کے کسے عقیدے سے توبہ کرتے تھے اور آپکے
پاس ایک نصرانی درویش آیا اور آپکے ہاتہہ پر مجلس مین مسلمان ہوا پہر اوسنے لوگون سے
کہا کہ مین یمن کے لوگون مین سے ہون اور اسلام میرے جی مین پڑ گیا اور میرا پکا ارادہ
ہو گیا کہ مین اوسی شخص کے ہاتہہ پر مسلمان ہونگا جو یمن کے سب لوگون سے میرے
گمان مین بہتر ہوگا مین اس فکر مین بیٹہا پہر نیند نے مجپر غلبہ کیا تب مینے عیسی ابن مریم صلوات
اللہ علیہ کو دیکہا کہ اپ فرماتے ہین اے سنان بغداد کیطرف جا اور شیخ عبد القادر جیلی کے
ہاتہہ پر مسلمان ہوجا کہ وہ اسوقت مین زمین کے سب لوگون سے بہتر ہین اور ایک بار
آپکے پاس تیرہ مرد نصرانی آئے اور آپ کے وعظ کی مجلس مین آپکے ہاتہہ پر مسلمان ہوئے
پہر اونہون نے کہا کہ ہم مغرب کے نصاری مین سے ہین اور ہمنے مسلمان ہونے کا

ارادہ کیا اور ہمنے فکر کی کہ کس کے ہاتھہ پر مسلمان ہونیکو جاوین تب ایک آواز دینے والے
نے ہمکو آواز دی ہم اوسکی اواز سنتے تھی اور اوسکا جسم نہین دیکھتے تھے وہ کہتا تھا کہ
اے سوارو مراد پانیوالو بغداد کیطرف جاو اور شیخ عبد القادر کے ہاتھہ پر مسلمان ہو جاو
کہ اوسکے پاس اوسکی برکت سے تمہارے دلون مین ایسا ایمان رکھا جاوے گا جو باقی
اور لوگون کے پاس نہین رکھا جائیگا بہجۃ الاسرار مین دوسری جگہہ لکھا ہے کہ ہمکو خبر دی
ابو محمد احمد بن علی بن یوسف تیمی بغدادی نے کہا کہ ہمکو خبر دی شریف ابو ہاشم احمد بن مسعود
ہاشمی بغدادی نے کہا کہ مینے سنا شیخ ابو احمد عبد الباقی بن عبد الجبار ہروی صوفی سے وہ
فرماتے تھے کہ شیخ مطر بادرای عراق کے بڑے بزرگون مین سے تھے اونکے پاس جو یہودی
اور نصرانی حاضر ہوا وہ مسلمان ہو گیا مولوی عبد العزیز صاحب جو سید حسین صاحب کے
بیٹے ہین اونہون نے مجھسے بیان فرمایا کہ فتح پور سکری مین حضرت شیخ سلیم چشتی رحمۃ اللہ علیہ
کے مزار پاک کے خادم اپنی تئین اسرائیلی کہتے ہین اور اسی نام سے مشہور ہین اب
یہہ بیان ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے وہ صاحبزادے جنکا نام
یہودا ہے اونکی نسل مین جو محمدی لوگ ہین اللہ کے وعدہ کے
موافق شہر یروشالم مین حضرت داود علیہ السلام کے مزار پاک کے
پاس بستے ہین — اللہ تعالے نے جابجا اسرائیلیون سے وعدہ کیا تہا کہ مین تمکو شہر یروشالم
مین اور ملک کنعان مین امن و امان کے ساتھہ بساونگا حضرت اشعیا علیہ السلام کے
پینسٹھوین باب مین فرمایا تہا کہ مین یعقوب مین سے نسل نکالونگا اور یہودا مین سے
اپنی پہاڑ کا وارث اور حضرت زکریا علیہ السلام کے دوسرے باب مین فرمایا تہا کہ اللہ تعالے
یہودا کو سرزمین مقدس مین اپنا حصہ جانکر رکھیگا اور یروشالم کو پہر پسند کریگا اور حضرت
حزقیل علیہ السلام کے سینتیسوین باب مین وعدہ کیا تھا کہ اسرائیلیون کو اور یہوداکو
ایمان کے ساتھہ اور امن امان کے ساتھہ ملک شام مین بساونگا اور حضرت یوایل علیہ
السلام کے تیسری باب مین فرمایا تہا کہ جن لوگون نے میری قوم اسرائیل کو قومون کے
درمیان پراگندہ کیا اور میرے زمین کو آپس مین بانٹ لیا ہے مین اونپر حجت ثابت کرونگا

پہر یہہ شکایت کی ہے کہ تمنے یہودا اور یروشالم کی اولاد کو یونانیون کے ہاتہہ بیچا تاکہ اونکو اون کے ملک کی سرحد سے دور کرو اور میرا سونا چاندی اپنے بتخانون مین رکہا یہہ اشارہ صاف رومیون کیطرف ہی کہ جو یہودا کے نسل کے لوگ اور اسرائیلی لوگ حضرت عیسے علیہ السلام کے دین پر تھے اونپر روم کے بت پرستون نے بڑے بڑے ظلم کئی اور اونکو اور قومون مین پریشان اور تتر بتر کر دیا اور بیت المقدس کو ویران کیا اور وہان کا سونا چاندی اپنے بتخانون مین لگایا پہر اللہ وعدہ کرتا ہی کہ جہان تمنے اونکو بیچا ہے مین وہان سے اونکو رغبت دلا کر لاؤنگا اور تمہارا بدلا تمہاری سر پر ڈالونگا اور تمہارے بیٹون اور تمہاری بیٹیون کو بھی یہودا کے ہاتہہ بیچونگا اور وہ اونکو سبائیون کے ہاتہہ جو دور ملک مین رہتے ہین بیچین گے کیونکہ خداوند نے یہہ فرمایا اے محمدی بھائیو دیکھو اللہ نے اس وعدہ کو کیسا پورا کیا کہ یہودا کی نسل مین جو محمدی ہوئی اونکو پہر یروشالم مین بسایا اور اونکو تمام محمدیون کیطرح بت پرستون پر غلبہ دیا کہ وہ اونکو خریدتے ہین اور پہر اونکو ملک سبا مین اور دور دور ملکون مین بیچتی ہین اور وہ صیہون پہاڑ کے اور یروشالم کے وارث ہین ایک رسالہ عربی کا حیدرآباد مین نواب محمد اسلم صاحب کے پاس دیکہا اونہون نے فرمایا کہ مین بیت المقدس کے زیارت کو گیا تہا وہان سے یہہ رسالہ لایا ہون وہ رسالہ قلمی تہا مگر آخر مین لکہا تہا کہ مصر کے ملک مین یہہ رسالہ چہاپا گیا میرے کے چہاپہ خانہ مین سن بارہ سو باسٹھہ مین رجب کی مہینے مین فقیر اسماعیل بن محمد افندی کے ہاتہہ سے معلوم ہوا کہ یہہ رسالہ لکہنے والے نے چہاپی ہوئے سے نقل کیا ہے اوس رسالہ مین وہ بزرگ جنکا نام عبد الرزاق ہے ور وہ حضرت یہودا کی نسل مین ہین وہ فرماتے ہین کہ اللہ کا شکر ہے بے نہایت جہل لعذ اپنے پاک نبیون سے وعدہ کیا تہا اور فرمایا تہا کہ اس وعدہ کو وقت پر پورا کرونگا سو اوس اللہ نے اپنا وعدہ پورا کیا چنانچہ قرآن مجید مین اللہ نے ہمکو یہہ دعا سکہلائی کہ تم یون کہو ربنا و اٰتنا ما وعدتنا علی رسلک اے مالک ہمارے دے ہمکو جو تونے ہمسے وعدہ کیا اپنے رسولون کی زبان پر اور یہہ بھی فرمادیا کہ ان اللہ لا یخلف المیعاد یعنے اللہ وعدہ کو خلاف نہین کرتا وہ اللہ ایسا ہے کہ ایک وقت مین ایک قوم

عزت دیتا ہے اور ایک وقت مین ایک قوم کو ذلت دیتا ہے خصوصاً قوم اسرائیلیون کی
کہ اونکو ایک مدت تک اللہ نے عزت دی اور بزرگی دی اور اکثر پیغمبر اونہین مین
سے پیدا ہوئے اور آخر زمانہ مین اللہ نے قوم عرب اور قریش کو بزرگی اور عزت
دی اور جو کچہہ اگلی کتابون مین اشارے تھے اور جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کے معجزون کا ذکر تہا اوسکی سچائی خوب ظاہر ہوئے اور ہمارے نبی محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کے بے نہایت تعریفین کرنا چاہیے جنکی بشارتین اور معجزے اگلی
کتابون مین حضرت آدم علیہ السلام کے وقت سے حضرت عیسی علیہ السلام کے
وقت تک ظاہر ہوئے جن اشارون کا اگلی کتابون مین ذکر تہا اون اشارون
مین سے ایک بات یہہ ہے کہ اسرائیلی لوگ جب اللہ کے تابعدار ہوجائینگے
تب عزت پائینگے اور بزرگ ہونگے خصوصاً ان حرفون کا لکہنے والا کہ اوسکو
اللہ نے اوپر کے منصب سے اسوقت تک عزت دی ہے اب کہتا ہے امیدوار
اپنے خالق کی بخشش کا عبدالرزاق بیٹا عبدالقادر کا کہ مین قوم اسرائیل مین سے ہون
اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین ہم مسلمان ہوئے اور ہم مین عزت
اور شرافت ہے اور مین بیت المقدس کے مجاورون کا سردار ہون اپنے نبی اور
اپنے باپ داؤد علیہ السلام کے قبہ کے پاس اور ہماری قوم کے لوگ اسی قبہ کے آس
پاس رہتے ہین اور میرے چار بیٹے ہین عبداللہ اور عبیداللہ اور عبدالرؤف اور
سلیمان اور میری ایک بیٹی ہے اوسکا نام سلما ہے اور میرے تین بہائی ہین شمس الدین
بدرالدین عبدالخالق اور میری ایک بہن ہے اوسکا نام خدیجہ ہے اور اس فقیر کا
نسب نامہ یون ہے عبدالرزاق بیٹا عبدالقادر کا وہ بیٹا عبدالسبحان کا وہ بیٹا ہاشم
کا وہ بیٹا ابوبکر کا وہ بیٹا جعفر کا وہ بیٹا حارث کا وہ بیٹا محمد کا وہ بیٹا حنیف کا وہ بیٹا حسین
کا وہ بیٹا علی کا وہ بیٹا حسن کا اور دوسرا بیٹا اوسکا یعنے حسن کا تحفہ ہے اور یہ
اوسکی بیٹی عصمہ ہے اور ان دونون کی اولاد بہت ہے اور وہ سب مصر اور شام
مین رہنے والے ہین بنی اسرائیل کرکے مشہور ہین یہہ حسن بیٹا ہے عباس کا وہ بیٹا

یحیی اکا وہ بیٹا زبیر کا وہ بیٹا عبد اللہ کا وہ بیٹا احمد کا وہ بیٹا محمد کا وہ بیٹا عبد الخالق کا وہ یعنے
عبد الخالق سب مجاوروں کا سردار مقرر ہوا تھا صلاح الدین بادشاہ کیوقت مین اور اوسکی
دو بہائی تھے ایک کا نام عبد الغفار تہا اوسکی اولاد نہ تھی اور دوسرا عبد القادر اوسکی
اولاد خلیل الرحمان مین رہنے والے ہین اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے روضۂ
نورانی کے مجاور ہین اور اونہین مین سے ہے مجاوروں کا سردار محمد صالح جو بیت
المقدس کے حاکم کا قائم مقام ہے یہہ عبد الخالق بیٹا ہے عبد الرحیم کا وہ بیٹا عبد العزیز
کا وہ بیٹا عبد الرحمن کا وہ بیٹا محمد کا وہ بیٹا عبیدہ کا وہ بیٹا ابوبکر کا وہ یعنے ابوبکر اصحابون
کے شاگردون کا شاگرد ہے امام مالک کے شاگردون مین سے ہے یہہ ابوبکر بیٹا
ہے زینب کا جو اپنے چچا کے بیٹے اسماعیل کی بی بی تہین اور وہ یعنے اسماعیل بہی
اصحابون کے شاگردون کا شاگرد ہے یہہ زینب بیٹی ہے عمر کی وہ بیٹا ہے عبد اللہ
کا اللہ اون سے راضی رہے یہی ہین جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے دوسرا
بیٹا اونکا عمران ہے اوسکا بیٹا اسماعیل ہے جنکی بی بی زینب ہین یہہ عبد اللہ بیٹے
ہین ثعلبہ کے وہ بیٹا معاد کا وہ بیٹا اسد کا وہ بیٹا قاض کا وہ بیٹا یعقوب کا وہ بیٹا الرحیم
کا وہ بیٹا سلیمان کا وہ بیٹا داؤد کا وہ بیٹا الون کا وہ بیٹا جابر کا یہان تک یہودیون کی
مذہب پر تھے دوسرا بیٹا اوسکا یعنے جابر کا منیع تہا وہ نصرانی ہوگیا تہا اور اوسکا بیٹا
یوسف تہا اور ایک لڑکی تھی یہہ جابر بیٹا ہے سلمون کا وہ بیٹا عدنان کا وہ بیٹا منیع کا وہ
بیٹا آذ کا وہ بیٹا عمرون کا وہ بیٹا برکتا کا اوسکی اولادون کے یہہ نام ہین اون مریم
فیلقوس حنانہ سلمہ یہہ برکتا بیٹا ہے خویلد کا وہ بیٹا ہے انیرابیض کا وہ بیٹا یحیی اکا وہ بیٹا
زکریا کا وہ بیٹا اون کا وہ بیٹا برکتا کا وہ بیٹا جزام کا وہ بیٹا حضرت سلیمان کا وہ بیٹے
حضرت داؤد علیہ السلام کے وہ بیٹے ایسا کے اور حضرت داؤد علیہ السلام کو اللہ
تعالے نے بادشاہی اور پیغمبری دی تھی اور اونپر زبور کتاب اوتاری ہے بعد اسکے اس
رسالہ مین حضرت داؤد علیہ السلام کا نسب نامہ حضرت یہودا تک لکہا ہے مگر نامون کے
حرف کچھ بدل گئے ہین اسلئے یہہ نسب نامہ اوس رسالہ سے لکہا جاتا ہے جو حضرت داؤد

علیہ السلام کے دادا اور پردادا کے احوال مین ہے اور توراۃ شریف کی جلد مین لگا
ہوا ہے اوسکے موافق یہہ نسب نامہ یون ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام بیٹے یسّی کے
وہ بیٹے عوبید کے وہ بیٹے بوعز کے وہ بیٹے سلمون کے وہ بیٹے نحسون کے وہ بیٹے
عمیناداب کے وہ بیٹے رام کے وہ بیٹے حصرون کے وہ بیٹے پارس کے وہ بیٹے یہودا
کے وہ بیٹے حضرت یعقوب علیہ السلام کے یہہ نسب نامہ مولانا مجیر الدین نے بھی تاریخ
بیت المقدس مین اور امام نووی رح نے بھی تہذیب مین لکھا ہے مگر حرفون مین کچھ فرق
ہوگیا ہے جیسا کہ اکثر نامون مین ہوجاتا ہے اب سن تیرہ سو نوین برس حیدرآباد مین
ایک سید صاحب سے ملاقات ہوئے اونہون نے اپنا نام سید محمد بتلایا اور فرمایا کہ مین
یافہ کا رہنے والا ہون اون کے سامنے جب مینے عبد الرزاق صاحب کے اس رسالہ
کا ذکر کیا اونہون نے فرمایا کہ مین اونکو پہچانتا ہون وہ ایک تکیہ مین رہتے ہین وہ تکیہ
عبد الرزاق کا کہلاتا ہے وہان لوگ اللہ کا ذکر کرتے ہین اور قرآن پڑھتے ہین اور مولد
شریف پڑھتے ہین اور اسی تکیہ مین حضرت داؤد علیہ السلام کی قبر ہے اور مینے اون سے
پوچھا کہ محمدی اسرائیلی اوس ملک مین اور بھی ہین فرمایا بہت ہین یافہ مین غزہ مین بیروت
مین نابلس مین حمص مین حمہ مین حوران مین اور فرمایا کہ بیت المقدس مین مسلمان بہت
ہین اور یہود اور نصاری تھوڑے ہین نواب محمد اسلم صاحب حیدرآبادی نے مجھسے
بیان فرمایا کہ سوای بیت المقدس کے اور شہرون مین بھی محمدی اسرائیلی رہتے ہین
مین وہان اور شہرون مین بھی گیا ہون بیروت اور حلب اور طنطا اور دمشق اور یافہ
اور بیت اللحم ان سب شہرون مین محمدی اسرائیلی موجود ہین مولوی عبد العزیز صاحب
کشمیری جو علم حدیث مین مولوی اسحاق صاحب کے شاگرد ہین اونہون نے حیدرآباد
مین سنہ ۱۳۰۶ مین مجھسے بیان فرمایا کہ مین اسکندریہ سے بیت المقدس کو گیا تھا اور مین
بیت المقدس وغیرہ مین لوگون سے پوچھتا تھا کہ آپ کس قوم کے ہین کسی نے کہا
کہ مین قریشی ہون بنی امیہ مین سے کسی نے کہا ہم انصاری ہین کسی نے کہا ہم اسرائیلی
ہین بیت المقدس مین اور دمشق مین اور حلب مین اور بصری مین سب جگہہ محمدی اسرائیلی

موجود ہین بلکہ ان شہرونمین سو گہرون مین چار گہر عرب کے ہون گے باقی سب اسرائیلی ہین
اب یہہ بیان ہے کہ اللہ تعالے نے مسجد بیت المقدس مین محمدی اولیاؤن
کو بڑی بڑی برکتین دکہلائین مولانا جلال الدین سیوطی رح فضائل بیت المقدس مین
لکہتے ہین کہ شیخ برہان الدین فزاری رح نے جو کتاب باعث النفوس الی زیارۃ القدس
المحروس لکہی ہے اوسمین اونہون نے فرمایا ہے کہ ہمکو مشرف نے یعنے ابو المعالی مشرف
ابن مرجا مقدسی نے خبر دی اور خبر دی ہمکو ابو الفرج نے کہا کہ ہمکو خبر دی احمد بن خلف ہمدانی نے
کہ مجسے بیان فرمایا ابو محمد خرزی رح نے اور وہ ابدالون مین شمار کیے جاتے تہے اونہون نے
فرمایا کہ مینے عاشورے کے رات مین سن تین سو تیس مین خواب مین دیکہا گویا مین
بیت المقدس کے صحن مین ہون اور مین بری چٹان کے سامنے ہون پہر ایکایک
دیکہا کہ وہ ایک بڑا اونچا قبہ ہے سفید نور کا اور اوسکی سر پر ایک موتی ہے پہر مین قبہ کی
طرف داخل ہوا تاکہ مین چٹان کو دیکہون تو ایکایک دیکہا کہ وہ ایک یاقوت ہے اور اوسمین
نور ہے مینے کہا سبحان اللہ لوگ تو اسکو چٹان دیکہتے ہین اور وہ یاقوت ہے تب مجسے
کہا گیا کہ کچہہ لوگون کو اس طرح پر دکہایا جاتا ہے پہر مینے اوس سیاہ بلاط یعنی پتہر پر نماز پڑہی تو
ایکایک نور اوسکی کنارون سے بلند ہوتا تہا اور ایکایک چار نہرین اوسکی نیچے سے
بہتی تہین مینے کہا یہہ نہرین کیا ہین تب مجہ سے کہا گیا یہہ جنت مین سے ہین پہر مین
اوس قبہ سے نکلا اور ایکایک کچہہ درخت نور کے تہی چٹان کے دروازے سے باب النبی
تک محراب کے سامنے مینے کہا یہہ درخت کیا ہین کہا گیا یہہ رستا ہے اونکا جو اللہ پر ایمان
لاے ہین مینے کہا پہر جو کوی اون سے برخلاف ہے کہا دیکہہ اونکا رستا بند کیا ہوا ہے پہر
مینے پوچہا کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس رات مین سیر کو بلائی گئے آپکے پاؤن کا
نشان نہین ہے جب آپ چلے تب مجسے کہا گیا زمین کیطرف دیکہہ تب ایکایک مینے دیکہا
کہ ایک سفید نور ہے برف کی طرح پر اور آپ اپنے دونو پاؤن سے اوسپر چلے ہین اور وہ رستا
ہو گیا ہے پہر مینے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قبہ کیطرف دیکہا تب مجسے کہا گیا کہ اپنے
انہین مقامون مین نبیون اور فرشتون کے ساتہہ نماز پڑہے پہر مینے کہا قبہ سلسلہ کیا ہے

اور سلسلہ یعنی زنجیر کہان ہے تب مجہسی کہا گیا کہ زنجیر اپنی جگہہ پر ہے اور وہ نور ہے کوی آدمی
اوسکو نہین دیکہتا ہے پہر مینے باب حطہ کا حال پوچہا تب مجہسی کہا گیا کہ جو کوی اس دروازے
مین داخل ہوا اور اوسکے طرف اوترا وہ اپنے گناہون سے نکل جاتا ہے اوس دن کے
طرح جسدن اوسکی مان نے اوسکو جنا تہا اللہ تعالی فرماتا ہے کہ اس دروازہ مین سجدہ
کرتے ہوی داخل ہوا ور حطۃ کہو ہم تمہاری گناہ بخشدینگے پہر مینے حضرت عیسی علیہ السلام
کے پیدا ہونے کے مقام کا حال پوچہا تب مجہسی کہا گیا جس نے وہان نماز پڑہی وہ جنت
مین داخل ہوا اور جو اوسمین داخل ہوا تو گویا اوسنے عیسے علیہ السلام کو دیکہا اور اسی
طرح محراب زکریا علیہ السلام کا پہر مینے باب الرحمۃ کا حال پوچہا اور ایکا ایک دیکہا کہ وہ
ایک دروازہ نور کا ہے مسجد کے نزدیک اور ایک دروازہ لوہی کا ہے نالی کے نزدیک
پہر مجہسی کہا گیا کہ نبیون مین سے ہر نبی کیواسطے اس مسجد مین سے ایک حصہ ہے اور
اسی طرح ہر ایماندار کے واسطے پہر مین مسجد مین داخل ہوا پہلی صف کے قریب تب مجہسے کہا
گیا کہ دیکہہ تب ایکا ایک کچہہ لوگ دیکہی کہ زمین اونکو نگل گئی ہے اور اون کے سر باہر ہین
مینے کہا یہہ کون لوگ ہین تب مجہسے کہا گیا جو لوگ اگلے لوگون سے بغض رکہتے ہین پہر
مجہسی چار شخصون نے باتین کین مینے اپنے جی مین کہا یہہ فرشتے ہین تب مجہسی کہا گیا یہہ
جبرائیل اور میکائیل اور اسرافیل ہین اور مینے چوتہے کو نہین پہچانا اور وہ مجہسی کہتے تہی
کہ ابو محمد کو یعنے جمعہ کی مسجد مقدس کا جو امام تہا اوسکو سلام کہنا اور اوس سے کہنا کہ
جو خطبے تو پڑہتا ہے اونکو اللہ کے واسطے کر اور اسیطرح اپنے باقی کامون کو پہر جب یہہ
بات اوس مین پوری ہوجائیگی ہم اوسکے واسطے جنت مین ایک تخت نور کا رکہدینگے
کہ وہ اوس پر چڑہیگا اور لوگون کے اوپر اونچا ہوگا اور اسیطرح ابو بکر بن علادہ اور ابو احمد
ابن عبد الرحیم قیسرانی اور وہ جس راہ پر ہین اوسی پر ہمیشہ رہین اور اسوقت مین سات شخص
ایمان والون مین سے زمین کی میخین ہین بیت المقدس مین اور اوسمین حصی مین اونکی جو
اللہ پر ایمان رکہتے ہین مینے کہا پہر حصی بد عقیون کے ہت مجہسی کہا گیا کہ جہنم کے نالی مین
پہر مینے اوس نالی کو جہانکا اور مینے کہا کہ مین چاہتا ہون کہ دیکہون تو ایکا ایک دیکہا کہ اوسمین

آگ ہے کہ بڑی بڑی جنگاریان پہنکتی ہے کہجورکے درخت کیطرح پر جب وہ آرے سے چیرا
جاتا ہے ہمکو اللہ اوس سے پناہ دیوے اپنے احسان سے اور کرم سے **فائدہ** قاموس
مین ہے کہ بلاط اون پتہرون کو کہتے ہین کہ گہر مین بچہاے جاتے
ہین اور وہ سیاہ بلاط جو اس صخرہ شریف مین ہے اوسکی ذکر مین مولانا جلال الدین رح
لکہتے ہین کہ ابراہیم ابن مہران نے روایت کیا ہے کہ ہمسے کہا نجیلہ نے اور وہ بیت المقدس
کے صخرہ مین رہا کرتی تہین کہا کہ ایکدن شامی دروازے مین سے ایک مرد داخل ہوا
کہ اوسپر نشانی سفر کی تہی اور اوسنے دو رکعتین یا چار رکعتین پڑہین مینے اوس سے کہا کہ تو نے
یہہ کس لئے کیا وہ بولا مین یمن کے لوگون مین سے ایک مرد ہون اور مین اس گہر کے
ارادہ پر نکلا تہا تو میرا گذر وہب ابن منبہ پر ہوا اونہون نے فرمایا تیرا کہان ارادہ ہے
مین بولا بیت المقدس کا اونہون نے فرمایا جب تو بیت المقدس مین داخل ہو تو صخرہ مین
بائین طرف کے دروازے سے داخل ہو پہر قبلہ کیطرف آگے بڑہ کہ تیری داہنی طرف
ایک عمود اور ایک اسطوانہ ہے اور تیرے بائین طرف ایک عمود اور ایک اسطوانہ ہے
پہر تو دیکہہ دو نو عمودون اور اسطوانہ کے بیچ مین ایک سیاہ رخام کا پتہر ہے وہ جنت کے
دروازون مین سے ایک دروازے پر ہے اوسپر نماز پڑہ اور اللہ سے دعا کر کہ اوسکے اوپر
دعا قبول ہے امام امین الدین احمد ابن محمد شافعی رح نے کتاب الانس فی فضائل القدس
مین لکہا ہے کہ یہہ پتہر سبز ہے اور اوسکو سیاہ اسواسطے کہا کہ سبز رنگ دور سے سیاہ
معلوم ہوتا ہے اور قبہ سلسلہ کے ذکر مین مولانا جلال الدین رح نے لکہا ہی کہ جس
جگہہ پر اب قبہ سلسلہ موجود ہے جسکو عبد الملک بن مروان نے بنایا ہے اس جگہہ پر ایک
عجائب زنجیر تہے وہ اس چٹان کے پورب طرف آسمان سے زمین تک لٹکی ہوی تہے یہہ
زنجیر نور کی تہی اللہ تعالے نے حضرت داؤد علیہ السلام کیواسطے اوتاری تہی جب آپ
دو آدمیون کے بیچ مین فیصلہ کرتے تہے جو حق پر ہوتا تہا وہ اوس تک پہونچ جاتا تہا اگرچہ پست
قد ہوتا تہا یہانتک کہ لوگون مین مکر پہیل گیا ایک شخص نے دوسرے کے پاس سو اشرفی امانت
رکہی پہر وہ مکر گیا اور دونون اوس زنجیر پاس آئے اور اوس نے اشرفیون کو پگہلا کر ایک لاٹہے

کے اندر گڑہا کرکے اوسکی اندر اشرفیان رکہہ دین اور اوس جگہہ آکر وہ لاٹہی اوس صاحب
امانت کو دیدی اور زنجیر کو پکڑ لیا اور اسکی قسم کہائی کہ مینے اوسکی اشرفیان دیدین پہر
صاحب امانت نے وہ لاٹہی اوسکے ہاتہہ مین دیدی اور زنجیر کو پکڑ لیا اور قسم کہائی کہ مینے اشرفیان
اوس سے نہین لین اور اوس دن سے وہ زنجیر اوٹہہ گئی اور اس روایت سے یہہ بہی ثابت ہوا
کہ چوتہی صدی تک قبہ سلسلہ علیحدہ تہا اور قبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا علیحدہ تہا اور مولانا نے
جو معراج شریف کے ذکر مین اس کتاب مین لکہا ہے کہ یہہ جو قبہ سلسلہ ہے اس جگہہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی ہے یہہ بات ٹہیک نہین ہے اور باب حطہ کا بیان مسجد کے
دروازون کے ذکر مین ہو چکا تہا ان دیکہنا چاہیے امام یافعی رحمہ روض الریاحین مین چارسو
چودہوین حکایت مین لکہتے ہین کہ ایک بزرگ نے فرمایا کہ مین ایک وقت مین رات کو بیت
المقدس کے قبہ مین داخل ہوا اور رات کو وہان رہا پہر مین کہڑا نماز پڑہ رہا تہا ایکا ایک قبہ
دو ٹکڑے ہو گیا اور ویسا ہی رہا یہانتک کہ مینے آسمان کو دیکہا اور اوس سے ایک خلقت
اوتری کہ اونکی گنتی اللہ کے سوا کوئی نہین جانتا اور وہ کہتے تہے سبحان من ہو ہو سبحان
من لیس الا ہو احیا شراہیا۔ یعنے پاک ہے وہ جو وہ وہی ہے پاک ہے وہ کہ سوا اوسکے
کچہہ نہین ہے ہمیشہ رہنے والا ایسا کہ ہمیشہ رہنے والا پہر وہ یہی کہتے رہے جب
پچہلی رات ہوئی اونمین سے ایک جو میری پہلو مین تہا اوسنے مجہسے کہا کہ تیرا قصہ کیا ہے
مینے کہا مین چاہا کہ اس جگہہ رات کو نماز پڑہون تم کون ہو وہ بولے ہم فرشتے ہین ہم کل بیت المعمور
مین داخل ہوئی تہے اور قیامت کے دن تک اوسکی طرف پہر نہین جاوینگے اور اسکا یہہ
باعث ہے کہ اوسمین ہر روز ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہین پہر قیامت کے دن تک
اوسکی طرف پلٹ کر نہین جاتے ہین پہر جب دن مین داخل ہوتی ہین اوس رات کو بیت
المقدس کیطرف اور اس چٹان کیطرف جاتے ہین پہر بیت اللہ الحرام یعنے کعبہ شریف
کیطرف جاتے ہین اور سات بار اوسکے آس پاس پہرتے ہین اور مقام کے یعنے مقام
ابراہیم کے پیچہے دو رکعتین پڑہتے ہین پہر مدینہ کیطرف جاتے ہین اور حضرت نبی صلی اللہ
علیہ وسلم پر سلام کہتے ہین پہر اپنی صفوان کیطرف پلٹ جاتے ہین پہر جب چڑہتے ہین یہہ

قبہ مل جاتا ہی اور صبح ہو جاتے ہے اور چار سو گیارہوین حکایت مین ایک بزرگ کی زبانی لکہا ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ مین صبح کی نماز مکہ مین پڑہتا ہون پہر ظہر مدینہ مین پڑہتا ہون اور عصر بیت المقدس مین اور مغرب طور سینا مین اور عشا ذی القرنین کی دیوار پر پڑہتا ہون پہر صبح تک چوکی دیتا رہتا ہون مولانا جلال الدین رحہ فضائل بیت المقدس مین لکہتے ہین کہ قاضی امین الدین احمد رحہ نے کتاب الانس فی فضائل القدس مین مشرف بن مرجا تک سند پہونچای اونہون نے ابوحفص حمصی تک سند پہونچائی اونہون نے فرمایا کہ مین بیت المقدس میں داخل ہوا آدہی رات سے پہلی تاکہ وہان نماز پڑہون ایکا ایک ایک آواز سنے کہ اے میرے رب مین محتاج ہون مین ڈرنے والا ہون پناہ مانگنے والا ہون ای میرے رب میرا نام مت بدلیو اور میرے جسم مین فرق نہ ڈالیو اور مجہپر شدت کی مصیبت مت ڈالیو تب مین دہشت مین آکر نکلا اور مسجد کے دروازے پر کچہہ لوگون پر گذر اوہ بولے تجکو کیا ہوا تب مینے اونکو خبر دی وہ بولے مت ڈر یہہ خضر علیہ السلام ہین اور یہہ وقت اونکی نماز کا ہے اور مشرف نے اوس جٹان کا ذکر کیا ہے جسکا نام بخ ہی اور وہ بجہم کے مقام کے نیچے ہے اور وہی مقام ہے خضر علیہ السلام کا فائدہ حضرت خضر علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت مین تہی اونکا ذکر سورہ کہف مین اور بہت حدیثون مین ہے اونکو اللہ نے لنبی عمر عنایت فرمائی ہے اولیاؤن کو اون سے بہت ملاقات ہوتی ہے امام یافعی رحہ ستر سوین حکایت مین لکہا ہے کہ ایک بزرگ نے مجکو خبر دی کہ وہ آس پاس کعبہ کے فرشتون کو اور انبیاؤن کو اور اولیاؤن کو دیکہتے ہین اور اکثر اونکو جمعہ کی رات مین اور پیر کی رات مین اور جمعرات کی رات مین دیکہتے ہین اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اولیاؤن کی ایک خلقت جمع ہوتی ہے کہ اونکے گنتے اللہ کے سوا کوی نہین جانتا اور باقی نبیون کے پاس اسطرح نہین جمع ہوتے اور اوس بزرگ نے ذکر کیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اونکی اولاد کعبہ کے دروازے کے پاس مقام ابراہیم کے سامنے بیٹہتی ہین اور حضرت موسی علیہ السلام اور ایک جماعت انبیاؤن کی دو نوںیمانی ستونون کے بیچ مین اور حضرت عیسے علیہ السلام اور ایک جماعت انبیاؤنکے

حطیم کیطرف بیٹھی ہین اونہون سنے جناب سرور عالم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اہل بیت اور اصحابون کے اور امت کی اولیاؤن کے ساتھہ رکن یمانی کے پاس بیٹھی دیکھا اور اون بزرگ نے یہہ بہی ذکر کیا کہ مینے دیکھا کہ حضرت ابراہیم اور حضرت عیسے سب نبیون سے زیادہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے محبت رکھتے ہین اور سب سے زیادہ انکی بزرگی سے خوش ہوتے ہین خاتمہ کتاب کا یہہ کتاب بشارت محمدی سن بارہ سو ستاسی ۱۲۸۷ھ مین تمام ہوی اور پہر بہت باتین کتابون سے ملتی گئین اور اس مین داخل ہوتی گئین یہانتک کہ سن تیرہ سو نو ۱۳۰۹ھ مین چہپ کر تمام ہوی یا اللہ اسکو محض اپنی فضل و کرم سے قبول فرما اور اپنے بندون کو اس سے ہر طرحکا فیض پہونچا یا اللہ مین تجہسی مانگتا ہون تیری پیارے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے اور تیری دوست ابراہیم علیہ السلام کے واسطے اور موسی اور عیسی اور سب نبیون اور پیغامبرون کیواسطے اور موسی کی توراۃ کیواسطے اور عیسے کی انجیل کیواسطے اور داؤد کی زبور کیواسطے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قرآن واسطے اور جتنی کلام تو نے اپنے نبیون پر اوتاری اونکی واسطے اور تیری سب ناموں کے واسطے کہ مجکو اور میری سب ساتھہ والون کو قرآن اور حدیث کا علم عطا فرما اور قرآن اور حدیث کو ہمارے گوشت اور خون مین اور رگون مین اور کان اور آنکہہ مین ملادی اور ہماری جسم کو قرآن اور حدیث کے کامون مین مشغول رکہہ اور دین محمدی پر ہمیشہ قائم رکہہ اور اسے دین پر دنیا سے اوٹہا اور اپنے پیاری پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قدمون کے نیچے ہمیشہ کے لئے جگہہ دی آمین یا اللہ تو ہی مدد کرنے والا ہے اور تو ہی سب بلاؤن سے بچانیوالا ہے آمین

تمت

الحمد للہ کہ کتاب بشارت محمدی اٹھارہوین تاریخ جمادی الثانی کی سنہ ۱۳۰۹ ہجری مین تمام ہوی اور مطبع دبدبہ احمدی واقع لکھنو محلہ مشک گنج مین باہتمام خاکسار احمد علی خان کے یہ کتاب چہپکر تیار ہوئی